لائق ہے ستایش ثنائی نازل فرمائی قرآن عربی زبان اور رونق افزائی طبقہ انسان

گوہر شاہوار بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اردو صاف سلیس زبان با فوائد و عوائد روایات صحیحہ کار آمد واعظان ہے

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد اول

تفسیر قادری

جسکو منجانب مطبع نہایت عمدگی کے ساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکسیر ہدایت جلیلہ کیمیای سعادت ... صاحب عالم ...

ضیائی صفائی نظام اعلیٰ مطبع نامی گرامی منشی نولکشور سے تابان و متجلی ہوا

اطلاع ۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحے جو سادے ہین اُنمین بعض کتب تفسیر حدیث و فقہ حنفیہ اُردو و فارسی و عربی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تفسیر اُردو

زاد الآخرت ۔ چار جلد مین منظوم مثنوی حامل المتن کامل تفسیر قرآن شریف کی ۔
تفسیر سورۂ فاتحہ ۔ منظوم ۔
تفسیر سورۂ یوسف ۔ منظوم ۔ سہ مصرعہ ۔
ایضاً ۔ چہار مصرعہ ۔
ہفت سورہ ۔ مترجم ۔
پنج سورہ ۔ مترجم و ظائف و تلاوت ۔ مطبوعہ مطبع احمدی ۱۲۸۶ء

کتب تفسیر فارسی

تفسیر حسینی ۔ یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر مین ملا حسین واعظ کاشفی کے فیوضات سے ۔ نہایت مشہور و مقبول عند العلماء ہی ۔
تفسیر بحر مواج ۔ سات پارۂ اولین قرآن کی ۔
معین الفرقان (در اصول تفسیر) ۔ از ملا محمد عثمان قلیل
تفسیر اسرار الفاتحہ ۔ مصنفۂ ملا معین ہروی ۔

کتب تفسیر عربی

تفسیر جلالین مع کمالین ۔ بہ تحشی جدید مطبوعہ عمدہ
تبیان فی اعراب القرآن ۔ مسمی بہ خلاصۃ الکشاف از شیخ عبد اللہ ۔
ترجمۂ توریت ۔ عربی و فارسی و اُردو خوشخط کاغذ سفید کندہ ۔
تفسیر عرائس البیان مع تفسیر کی ۔ یہ تفسیر عرائس البیان فی حقائق القرآن مشہور بہ تفسیر روزبہان مع تفسیر محی الدین ابن عربی حاشیہ پر بالاستیعاب چڑھی ہی تفسیر عرائس مین نکات تصوف کا ثبوت آیات قرآنی سے ہی یہ نادر الوجود تفسیر مصنفہ حضرت ابی محمد روزبہان بہت صحیح خوشخط آیات قرآنی ہر جگہ بقلم ممتاز ہین دو جلد مین ۔

(۱) جلد اول تفسیر پارۂ الم سے تا پارۂ پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل
(۲) جلد دوم ۔ تفسیر پندرہ پارہ آخری قرآن کی سورۂ کہف سے تا تمامی ۔
تفسیر سواطع الالہام ۔ مسمی بہ تفسیر بے نقطہ از فیضی نہایت نفیس و خوشخط کاغذ آہندہ سفید و حنائی ۔
فتح الخبیر ۔ از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۔
تفسیر سراج المنیر ۔ یہ تفسیر قرآن مجید کی نہایت مستند ہی چار جلد مین اُفل چھاپہ صحت مصنفہ مولانا محمد شربینی خطیب
تفسیر جلالین مسمی بہ تفسیر عضدی تصنیف مولوی ابو علی مرحوم
خلاصۃ الکشاف ۔ معروف باعراب القرآن مع رسالہ در النظیم ۔ از قاضی ابو الحسن صاحب در باب آیات سورہائے قرآن شریف ۔

کتب حدیث اُردو

تحفۃ الاخیار ۔ ترجمۂ مشارق الانوار ۔
مظاہر حق ۔ ترجمۂ مشکوۃ شریف علم حدیث مین چار جلد حدیث مین نایاب کتاب ۔
ترجمہ جامع ترمذی ۔ حامل المتن مترجمہ مولوی فضل احمد صاحب انصاری لاہوری عم فیضہ ۔

کتب حدیث فارسی

اشعۃ اللمعات ۔ ترجمۂ فارسی مشکوۃ از شیخ عبد الحق محدث دہلوی چار جلد مین ۔

کتب حدیث عربی

جامع ترمذی ۔ محشی علم حدیث مین داخل صحاح ستہ یہ کتاب مستند علماے محدثین معروف و مشہور ہی کل احادیث اس کتاب شریف کی قابل عمل ۔ از ابو عیسی ترمذی ۔
ایضاً ۔ بطرز دیگر بحسن خوشخطی و صحت تمام زیر طبع ہی عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی ۔

تیسیر الوصول الی جامع الاصول من سنن الدارمی مصنفۂ مولوی عبد العلی صاحب ۔
قسطلانی مسمی بارشاد الساری شرح صحیح بخاری تصنیف مولانا شہاب الدین احمد خطیب قسطلانی دس جلد مین طبع ہوئی ہی ۔ یہ کتاب بھی مستند علماء حدیث بانہایت صحیح و خوشخطی و وضاحت مین عمدہ کتاب ہی اہل علم قدردانون کیواسطے ایک اشارہ ہی کافی ہی زیادہ طوالت کی ضرورت نہین
دلائل الخیرات مترجم فارسی کامل مع شرح مزرع الحسنات ۔
سنن ابوداؤد ۔ ہر چہار جلد کامل دو جلد مین از امام سلیمان بن اشعث سجستانی ۔
زاد السبیل الی الجنۃ و السلسبیل ۔ از مولانا علاء الدین
عناصر الخیرات ۔ با ترجمۂ اُردو مجموعۂ درود بے نقط از مولوی ناصر علی غیاثپوری ۔

کتب فقہ حنفیہ اُردو

راہ نجات ۔ مسائل صوم و صلوۃ ۔
مفتاح الجنۃ ۔ از مولوی کرامت علی مرحوم ۔
حقیقۃ الصلوۃ ۔ نماز و روزہ کی فضیلت ۔
غایۃ الاوطار ترجمۂ اُردو در مختار از مولوی خرم علی مرحوم و مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی ۔
کشف الحاجات یعنی مالابد منہ اُردو مسائل حنفی مین
شرع محمدی منظوم ۔ عقائد اہل تسنن نماز و روزہ مولفۂ محمد خان قندھاری ۔
فتاوی ہندیہ ۔ ترجمۂ فتاوے عالمگیریہ ۔ جلد اول از مولانا احتشام الدین صاحب و باقی ہر سہ جلد مع مقدمہ از مولانا امیر علی صاحب ۔
ہزار مسئلہ ۔ مجموعۂ چند رسائل یکجائی ۔
تنبیہ الغافلین ۔ مسائل دین مین ۔
خیرت الفقہ ۔ فقہ حنفیہ مین سوال و جواب کے طور پر ترجمہ

لآلی آشنائی نازل فرمائی قرآن بعربی زبان و رونق افزائی طبق بیان

گوہر بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اردو صاف سلیس زبان با فوائد و عوائد روایات صحیحہ کا آئینہ اعظان نامی

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد اول مسمی بہ

تفسیر قادری

جسکو جناب مستطاب نہایت خوبی کے ساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکثر آیات ترجمہ کیا سعادت بھی انہیں صاحب علم کا ہی

ضیائی صفائی انطباع مطبع نامی گرامی منشی نولکشور سے تابان و متجلی ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَعُوۡذُ پناہ لیتا ہون اور التجا کرتا ہون بِاللّٰہِ ساتھ معبود برحق اور خداوند مطلوب
مِنَ الشَّیۡطٰنِ وسوسۂ شیطان کے شر سے جو سرکش فریب دینے والا ہی یا رحمت الٰہی سے
دور رہا ہوا ہی الرَّجِیۡمِ نکالا ہوا جنت کے باغون سے یا بھگایا ہوا آسمان کے طبقون سے

وَهِيَ سَبۡعُ اٰيَاتٍ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	سُوۡرَةُ الۡفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ سات آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ فاتحہ مکہ مین نازل ہوئی

اَلۡحَمۡدُ جو ثنا اور صفت کہ ازل سے ابد تک موجود اور معلوم تھی اور رہی اور رہو گی وہ سب تمام و کمال لِلّٰہِ اوس خدا کے
واسطے ہی جو سب نامون اور صفات کمالیہ کے ساتھ نام رکھا گیا اور صفت کیا گیا ہی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ پیدا کرنے والا
پالنے والا رکھنے والا تربیت کرنے والا کام بنانے والا سب اہل عالم کا کہ ملائکہ جن آدمی چرند پرند درند یا ئی جانور وغیرہ ہین
الرَّحۡمٰنِ دوبارہ ہستی بخشنے والا آخرت مین اہل جہان کے فنا ہو جانے کے بعد الرَّحِیۡمِ ۙ دوبار رحم کرنے والا مسلمانون پر
مہربانی کے ساتھ اوس جہان مین اور اونھین ہمیشہ کے واسطے داخل جنت کرنے مین مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ خداوند روز جزا
و شمار کا یعنی روز قیامت کا یا تصرف کرنے والا اوس دن جو کچھ چاہے یا بندون کے اعمال کا حافظ تاکہ نامۂ اعمال دینے لینے مین غلطی نہو
یا روز حساب کا قاضی کہ بندون کے درمیان حق حق حکم کرے یا روز جزا مین جزا دینے والا اِيَّاكَ نَعۡبُدُ تجھی کو عبادت
کرتے ہین ہم بس اسواسطے کہ تیرا غیر عبادت کا مستحق نہین وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ اور خاص تجھ سے مدد چاہتے ہین ہم
تیری عبادت مین اور سب حاجتین اور ضرورتین بر آنے مین اِهۡدِنَا ہمین راہ دکھا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ
راہ سیدھی کہ اقوال افعال اخلاق مین اولیا انبیا کی راہ ہی اسواسطے کہ افراط تفریط اور زیادتی کمی مین وہ راہ متوسط ہی یا راہ مستقیم پر
ہمین ثابت رکھ کہ وہ دین اسلام اور سنت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اور حضرت قطب العارفین غوث الواصلین ناصر الحق

والذین خواجہ عبید اللہ قدس اللہ سرہ العلی اسکے معنی مین ایک بڑا نکتہ اور بہت اچھی بات فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ دکھا تو ہمین سیدھی راہ
یعنی اپنی ذات کی محبت مشاہدے سے مشرف کر تاکہ اپنی طرف اور تیرے غیر کی جانب التفات کرنے سے آزاد ہو کر ہم بالکل تیرے ہی
گرفتار ہو جائین اور تیرے سوا نہ ہم کچھ جانین اور تیرے سوا نہ ہم کچھ دیکھین اور تیرے سوا نہ ہم کچھ خیال کرین یا یہ معنی ہین کہ
دکھا تو ہمین سیدھی راہ یعنی وہ راہ جو ہی ذات پاک کو ہر موجود کے ساتھ ہے کہ وہ موجود اوس راہ کے بغیر کچھ ظہور ہی نہین رکھتا
اور رہے اوسکے اسا کا ... کی انتہا مین پہونچا تاکہ ہر حال مین تیرے سوا ہم کچھ نہ دیکھین اور تیرے غیر کی طرف متوجہ ہونے سے
ہم آزاد ہو جائین ... الذین کھا ہمین اون لوگون کی راہ کہ اپنے فضل سے انعمت علیہم انعام کیا تو نے
او پر نبوت رسالت ... بت صدیقیت شہادت صلاحیت کی نعمت دیکر یا اون لوگون کی راہ جو اہل قرب ہین اور کمال نعمت
ظاہری سے کہ قبول ... اور جمال ذات باطن سے کہ اسرار حقیقت کی واقفیت ہے اونکو تو نے عزت دی او بزرگی بخشی غیر المغضوب
علیہم نہ اون لوگون ... وہ جنپر تو نے غضب کیا اور پیدا ہونے سے پہلے وہ تیرے غضب مین آگئے اور اسی سبب سے اونہون نے کفر پر قدم مارا
یا یہود کی راہ کہ سرکشی ... منی اور نافرمانی کرنے اور قتل انبیا اور تحریف کتب کے سبب سے تو نے اونپر غصہ کیا ولا الضالین ○
اور نہ گمراہون کی راہ ... وہ لوگ کہ ہونے کے بعد مختلف طریقون اور ٹیڑھی راہون مین پڑ گئے یا نصارا کی راہ کہ جناب مسیح یعنی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے ... مین یا دتی ... حضرت حبیب خدا یعنی سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین کمی کرنے سے گمراہ ہو گئے

سورۃ البقرۃ مدنیۃ	... وهي	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	مائتان وست وثمانون آیۃ
سورہ البقرہ مدینہ منورہ ...	... نازل ہوئی اور ...	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	دو سو چھیاسی آیتین ہین

الم ○ حروف مقطعات ... قرآن کے بھید ہین ہر ایک اونپر آگاہی نہین رکھتا بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ الم کے معنی انا اللہ اعلم ہین یعنی
خدا ہون بڑا جاننے والا ... ذلک وہ کتاب جسکے نازل کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابون مین کیا تھا الکتب یہ پوری
کتاب ہے یعنی قرآن کا ... لاریب کچھ شک و شبہہ نہین فیہ اس کتاب مین یعنی حجت اور دلیل کھلنے اور صاف ظاہر ہو جانے کے
سبب سے یہ کتاب اس شبہہ ... ہے کہ جو کوئی اسمین ذرا غور کرے وہ شبہہ سے باز رہے اور سمجھ لے کہ اسمین شبہہ کو مجال نہین ہے ھدی
دلالت کرنے والی ہے اور راہ دکھانے والی للمتقین ○ پرہیزگارون کو کہ یہ لوگ اوس سے فائدہ حاصل کرنے والے ہین الذین
وہ لوگ جو سچے عقیدے سے یؤمنون ایمان لاتے ہین بالغیب ساتھ بے دیکھے ہوے کے کہ حق تعالیٰ ہے اور فرشتے اور قیامت یا اوسکے
متعلقات یا ساتھ چھپی ہوئی ... مین ایسے کہ وحی اور بعضون نے کہا ہے کہ غیب قضا و قدر ہے کہ مسلمان اوسکا ایمان لاتے ہین ویقیمون اور قائم رکھتے ہین
اور ادا کرتے ہین الصلوۃ ... پانچون وقت کی نماز شرائط اور آداب کے ساتھ ومما رزقنھم اور اوس چیز مین سے جو کہ ہمنے اونہین عطا کی ہے
ینفقون ○ خرچ کرتے ہین ... جگہ پہونچا ... اہل و عیال اور قرابت دارون اور پڑوسیون اور حقدارون پر والذین یؤمنون
اور جو لوگ ایمان لاتے ہین ... ساتھ بما انزل ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہے الیک تیری طرف اے رسول کہ وہ قرآن ہے
وما انزل اور ساتھ اوس ... پوشیدہ ... چیز کے اوتاری گئی من قبلک پہلے تجھسے اور پیغمبرون پر جیسے صحیفے توریت زبور وغیرہ
... انبیا

ع

رکوعاتها ٤٠ آیاتها ٢٨٦ کلماتها ... حروفها ٢٥...

الجزء ١

وَبِالْاٰخِرَةِ اور ساتھ دوسرے گھر کے کہ دار الجزا ہی هُمْ وہ لوگ جو ذکر کیے گئے يُوْقِنُوْنَ ایقان رکھتے ہین یعنی اوسکے
وقوع پر یقین رکھنے والے ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو اون صفتون سے موصوف اور اون نام سے موسوم ہین جو مرقوم اور
مذکور ہوئے عَلٰى هُدًى اوپر راہ راست اور نشان درست کے ہین مِّنْ رَّبِّهِمْ پروردگار اپنے سے یعنی اوسکی
توفیق کی مدد سے اونھون نے راہ صواب پائی ہی وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی ہین چھٹکارا پانے والے
عذاب کی گھاٹیون سے اور پہونچنے والے ہین ثواب کے درجون پر کلمہ ہُم کا لانا اس قوم کے اختصاص فلاحیت کی دلیل ہی
بیت: چو ایشان را طریق رستگاریست * سزای رستگاران رستگاریست * یہ آیتین جو گذرین اہل اسلام اور اہل کتاب مومنون کی
شان مین ہین جیسے عبداللہ بن سلام اور اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مسلمانون تعریف کے بعد کافرون کی مذمت مین فرماتا ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ جن لوگون نے دشمنی کی وجہ سے كَفَرُوْا چھپایا نور ایمان کو شرک کی تاریکی سے سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ برابر ہی
اوپر اونکے ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ دھمکاؤ تم اونکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ڈراؤ سب اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا نہ ڈراؤ اور
نہ دھمکاؤ یعنی اگر خوف دلاؤ یا نہ دلاؤ وہ لَا يُؤْمِنُوْنَ ایمان نہین لاتے خَتَمَ اللّٰهُ مہر کردی ہی اللہ تعالیٰ نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اونکے دلون پر کہ بیان حق سمجھتے ہی نہین وَعَلٰى سَمْعِهِمْ اور اونکے کانون پر کہ سچی بات سنتے ہی نہین وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ
اور اونکی آنکھون پر غِشَاوَةٌ اندھیری ہی کہ راہ حق دیکھتے ہی نہین وَّلَهُمْ اور ہین اونکے واسطے ہی استحقاق کے روسے ع
عَذَابٌ عَظِيْمٌ عذاب بڑا دنیا مین تو قتل اور قید کے سبب سے اور عقبیٰ مین آزار اور قہر کے باعث سے یہ دونون آیتین اون کافرون
اور مشرکون کی شان مین ہین جنھین حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے علم قدیم سے جانا تھا کہ کفر ہی پر مرینگے جیسے ابوجہل اور وہ کافر جو جنگ بدر مین قتل کیے گئے
کافرون کی مذمت کے بعد تیرہ آیتین منافقون کی شان مین بھیجین کہ اونکی برائی مکر و فریب کے سبب سے ان کافرون سے ظاہر ہی وَمِنَ النَّاسِ اور
آدمیون مین سے بعضے مَنْ يَّقُوْلُ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ اٰمَنَّا ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ لازم
پچھلے دن کے یعنی روز قیامت کے وَمَا هُمْ حال آنکہ نہین ہین وہ بِمُؤْمِنِيْنَ ایمان والے اور یقین لانے والے يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ فریب دیتے ہین
اپنے زعم مین خدا کو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین یعنی صحابہ کو اسواسطے کہ منافق جھوٹ موٹ کا
ایمان ظاہر کرتے تھے وَمَا يَخْدَعُوْنَ اور نہین فریب دیتے ہین اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ مگر اپنی جانون کو اسواسطے کہ اونکے فریب کا وبال بھی اونھین پر
پڑتا ہی وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین جانتے کہ ایسی بات ہی فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہی بیماری ہی نفاق کی اور دین مین
شک اور مومنون سے رشک و حسد فَزَادَهُمُ اللّٰهُ پھر زیادہ کردی اللہ نے اونپر مَرَضًا بیماری یعنی جتنا قرآن اترتا آتا ہی اونکا
شک و شبہہ بڑھتا جاتا ہی اور اونکا رشک و حسد زیادہ ہوتا ہی وَلَهُمْ اور واسطے اونکے ہی اور عَذَابٌ اَلِيْمٌ عذاب
دردناک کہ اوسکی انتہا ہی نہین بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے وہ کہ مسلمانون کے سامنے کہا يَكْذِبُوْنَ جھوٹ بولتے
اور نفاق کی راہ سے ایمان اظہار کرتے تھے وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا ہی یعنی مسلمان کہتے ہین لَهُمْ منافقون کو کہ
لَا تُفْسِدُوْا نہ فساد کرو اور نہ تباہی ڈالو فِي الْاَرْضِ زمین مین کفر اور گناہ اور مومنون کے ساتھ فریب کرنے کے

دین چھوڑ دینا حق تعالی نے منافقون کے زعم کے موافق ان چیزون کو ظلمات فرمایا اور رعد وہ خوف اور شدتین ہین جو پیش آتین
اور برق غنیمتین اور فتحین ہین جو حاصل ہوتین اور صواعق تہدیدین اور وعیدین ہین جو کافرون اور منافقون کے واسطے ہین منافقون نے
ظاہر مین اسلام قبول کیا تھا جب جہاد اور قتل کفار کے احکام یا اور ایسے حکم اونپر نازل ہوئے تو اونپر خوف غالب ہوا کہ مبادا اونکے
قتل اور بدر کر دینے کو بھی حکم آلہی ہوا در ہو چاہتے تھے کہ قرآن سننے سے اپنے کان بند کر لین اور جب کثرت مال اور غنیمتین حاصل ہونے کی
برق اونپر چمکتی تو دین اسلام کو پسند کرتے اور جب مشقتون اور ریاضتون کی تاریکی اونکے خیال مین آتی تو دین کی راہ چلنے مین ٹھہر جاتے
غرض نعمت نفس کی امید پر دوست اور مداح اور دعاگو تھے اور محنت کے خوف سے دشمن اور عیب جو تھے اور ہر زمانہ مین منافقون کا
یہی حال ہے مثنوی ہنگام راحت متابع شوند + بوقت مشقت منازع شوند + چو دولت در آید ہمہ چاکر اند + بہ نکبت زہر دشمنی بدتر اند +
یا ایہا الناس اے لوگو اعبدوا عبادت اور بندگی کرو ربکم اپنے رب کی اسواسطے کہ وہی مستحق عبادت ہے الذی وہ پیدا
کرنے والا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خلقکم پیدا کیا تمہین اور نیست سے ہست کیا والذین اور پیدا کیا اون لوگون کو بھی جو تھے
من قبلکم پہلے تمسے اور یہ جو تمہین عبادت کا حکم فرمایا اسکا نتیجہ یہ ہے کہ لعلکم شاید تم تتقون پرہیز کرو اوسکے غصے اور
عذاب سے الذی وہ خداوند جسنے حکمت بالغہ سے جعل بنایا لکم تمہارے نفع اور فائدے کے واسطے الارض زمین کو فراشا
فرش بچھا ہوا اوسمین آرام کرنے اور اوسپر چلنے پھرنے کے واسطے والسماء اور بنایا آسمان کو بناء چھت اونچی وانزل اور
اوتارا من السماء آسمان سے یا ابر سے ماء پانی فائدے بھرا یعنی مینھ فاخرج پھر نکالا بہ بسبب اوس پانی کے جب وہ خاک سے
ملا من الثمرات انواع اقسام کے میوون اور پتیون سے رزقا روزی بنی جنسی لکم واسطے تمہارے فلا تجعلوا
پس نٹھہراؤ للہ واسطے خدا کے اندادا برابر اور ہمسر اوسکے ملک مین وانتم حالانکہ تم تعلمون ○ جانتے ہو کہ اوسکا مثل نہین اور
نہونا چاہیے اسواسطے کہ اوسکے سوا کوئی مخلوقات کو پیدا کرنے اور موجودات کو ظاہر کرنے پر قادر ہی نہین وان کنتم اور اگر ہو تم
فی ریب شک اور گمان مین مما نزلنا اوس چیز سے جو ہمنے اوتاری بتدریج علی عبدنا اپنے بندہ پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین اور تم کہتے ہو کہ وہ اونکی بنائی ہوئی ہے فاتوا تو لاؤ تم کہ اہل فصاحت صاحب بلاغت ہو بسورۃ ایک بات کی قدر یعنی ایک
ایسا کلام لاؤ کہ فصاحت اور بلاغت مین اور امور غیبیہ سے خبر دینے مین ہو من مثلہ مانند قرآن کے وادعوا اور پکارو تم اگر خود معارضہ
کرنے کی قدرت نہین رکھتے ہو شہداءکم حاضرین محفل اپنے کو شاعرون اور منشیون مین سے یا پکارو اپنے بتون کو مدد کے
واسطے یا جسے مدد کے واسطے چاہتے ہو پکارو من دون اللہ سوا خدا کے ان کنتم اگر ہو تم صدقین ○ سچے اس بات مین کہ یہ بشر کا کلام ہے
فان لم تفعلوا پس اگر معارضہ نکیا تمنے زمانۂ گذشتہ مین اور اوسکے مثل کوئی سورت نہ لائے ولن تفعلوا اور زمانۂ آیندہ
مین بھی ہرگز نہین معارضہ کر سکتے ہو فاتقوا تو پرہیز کرو النار آتش دوزخ سے التی وہ آگ کہ ممتاز اور تیز ہے سب آگون
سے باین وجہ کہ وقودھا ایندھن اوسکا الناس آدمی ہین یعنی کافر لوگ والحجارۃ اور پتھر
یعنی گندھک کہ اوسکی آنچ بہت سخت ہے اور اوسکی بو بہت بری اعدت طیار کی گئی ہے ایسی آگ للکفرین ○

واسطے کافرون کے وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اور خوشخبری دے اے رسول اون لوگون کو جو خدا کی توفیق سے اٰمَنُوْا ایمان لائے خدا
اور رسول اور قرآن کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور بجالائے کام نیک فرائض اور سنتین ادا کرنے سے اور مضمون بشارت یہ ہے اَنَّ
لَهُمْ کہ بیشک واسطے اونکے ہین آخرت مین جَنّٰتٍ باغ کہ اونمین ہر قسم کے میوے ہونگے تَجْرِیْ بہتی ہین مِنْ
تَحْتِهَا اونکے درختون کے نیچے سے یا اونکی کھڑکیون اور جھروکون کے نیچے سے الْاَنْهٰرُ نہرین پانی اور دودھ اور شراب طہور
اور شہد کی كُلَّمَا رُزِقُوْا جب روزی دیے جاینگے جنتی لوگ مِنْهَا اون درختون سے مِنْ ثَمَرَةٍ میوے مین سے
رِّزْقًا روزی طیار اور کھانا بنا چنا تو قَالُوْا کہین گے هٰذَا الَّذِیْ یہ وہ میوہ ہے جو رُزِقْنَا روزی دیا اور کھلایا ہمکو ہمارے
مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے دنیا مین اور بعضون نے کہا ہے کہ بہشت مین اور پہلا قول اکثر اور اشہر ہے وَاُتُوْا بِهٖ اور لائین گے
مومنون کے سامنے بہشت کے میوے مین سے مُتَشَابِهًا مانند میوون دنیا کے رنگ اور صورت مین مگر مزے مین
مختلف ہونگے اسواسطے کہ دنیا کے سب میوون کا مزہ جنت کے ایک میوے مین ہے وَلَهُمْ اور اہل بہشت کے واسطے ہین
فِیْهَآ بہشت کے باغون مین اَزْوَاجٌ جورو مین حورین اور عورتین مُّطَهَّرَةٌ پاکیزہ یعنی صاف جوہر نیک منظر اور عیبون
اور آفتون سے پاک جو دنیا کی عورتون کے واسطے ہوتی ہین وَّهُمْ فِیْهَا اور جنتی لوگ باغون مین خٰلِدُوْنَ۝
ہمیشہ رہنے والے ہین اِنَّ اللّٰهَ بیشک خدا لَا یَسْتَحْیٖٓ نہین شرماتا اور باک نہین رکھتا اَنْ یَّضْرِبَ یہ کہ بیان کرے
مَثَلًا مَّا مثل کوئی سی کسی چیز سے ہو اور کسیکے واسطے ہو لکھا ہے کہ قرآن مین مکھی اور مکڑی کا ذکر سنکر یہود ٹھٹھا کرتے تھے
کہ ان باتون کو خدا کے کلام سے کیا نسبت حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ خدا تعالی مثل دینے سے شرم نہین کھاتا اگرچہ جسکے
ساتھ مثل دے وہ ہو بَعُوْضَةً چھوٹا سا مچھر فَمَا فَوْقَهَا پھر جو اوس سے بڑھکر ہے جیسے مکھی اور مکڑی فَاَمَّا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا پھر جو لوگ ایمان لائے ہین اور قرآن کو حق تعالی کا کلام سمجھے ہین فَیَعْلَمُوْنَ تو وہ یقین کے ساتھ جانتے ہین کہ
اَنَّهُ الْحَقُّ بیشک وہ مثل یا ضرب المثل درست اور راست ہے مِنْ رَّبِّهِمْ اونکے پروردگار کے پاس سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور لیکن
جن لوگون نے چھپایا ہے حق کو فَیَقُوْلُوْنَ تو وہ کہتے ہین جدال اور عناد کی وجہ سے یا طنز اور افسوس کی راہ سے مَاذَآ کیا چیز
وقف لازم اَرَادَ اللّٰهُ چاہی اللہ نے بِهٰذَا ساتھ اسکے جو کہا مَثَلًا م ازروی مثل کے کیا کافر نہین جانتے کہ حق تعالی اپنے عدل سے یُضِلُّ
گمراہ کرتا ہے بِهٖ بسبب اوس مثل کے كَثِیْرًا بہتون کو کفار اور منافقون مین سے کہ وہ اوسمین غور نہین کرتے اور اوسکی حکمت دریافت نہین
کر لیتے وَّیَهْدِیْ بِهٖ اور اپنے فضل سے راہ دکھاتا ہے اوسی مثل سے كَثِیْرًا ط بہت لوگون کو مسلمانون مین سے کہ وہ اوسمین
غور کرتے ہین اور اوسکی حکمت دریافت کر لیتے ہین وَمَا یُضِلُّ اور گمراہ نہین کرتا حق تعالی بِهٖٓ اوس مثل سے جو دی ہے اِلَّا
الْفٰسِقِیْنَ۝ لا مگر فاسقون کو یعنی اونکو جو مقام فرمان برداری سے نکل گئے ہین الَّذِیْنَ یہ فاسق وہ لوگ ہین جو یَنْقُضُوْنَ توڑتے ہین
غدر اور خیانت سے عَهْدَ اللّٰهِ عہد کو خدا کے جو اونسے لیا ہے مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وہ عہد مضبوط ہو جانے کے بعد آیس سے وہ عہد مراد ہے
جو پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت پر بنی اسرائیل نے توریت مین کیا ہے تو یہ فاسق یہود ہونگے یا روز میثاق کا عہد مراد ہے

اِس قول پر فاسق کفار اور منافق ہونگے وَیَقْطَعُوْنَ اور کاٹتے ہین یہ بیوفا عہد شکن مَآ اَمَرَ اللّٰہُ اوس چیز کو کہ خدا نے حکم فرمایا ہی
بِہٖٓ ساتھ اوسکے اَنْ یُّوْصَلَ یہ کہ وہ ملائی جائے یعنی رشتہ داری کافر لوگ پیغمبر کے رشتے کو دشمنی سے قطع کرتے تھے اسواسطے کہ اہل عرب سے
کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کچھ قرابت نہ رکھتا ہو اور یہود بھی رشتہ منقطع کرتے تھے اسواسطے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور اونمین حضرت اسمعیل اور حضرت اسحٰق کے بھائی ہونے کے سبب سے اپنایت تھی وَیُفْسِدُوْنَ اور یہی
گروہ فساد کرتا ہی فِی الْاَرْضِ ط زمین مین مخالفت حق اور موافقت نفس کے سبب سے اُولٰٓئِکَ وہ قوم ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ تو
نقصان کے مارے ہوئے ہین دنیا او عقبیٰ مین کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ کیونکر کافر ہوتے ہو بِاللّٰہِ خدا کے ساتھ وَکُنْتُمْ حالانکہ تھے تم
اَمْوَاتًا مردے یعنی ایسے اجسام کہ اوسکے واسطے زندگی نہ تھی جیسے نطفہ اور تھکا فَاَحْیَاکُمْ ج پھر زندہ کیا اللہ نے تمھین اعضا درست کیکے
تمھارے بدنون مین روح پھونکنے کے سبب سے ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ پھر مار ڈالیگا تمھین جب تمھاری مدت منقضی ہو جائیگی ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ پھر
دوبارہ زندہ کریگا قبرون مین یا صور پھونک کر تمھین زندہ کریگا حشر و نشر کے واسطے ثُمَّ اِلَیْہِ پھر اوسیکی طرف تُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جاؤگے
جزا پانے کے واسطے ھُوَ الَّذِیْ وہ وہ خدا ہی جسنے اپنی قدرت بے علت سے خَلَقَ پیدا کین لَکُمْ تمھارے نفع کے واسطے مَّا فِی الْاَرْضِ ط بدار معون ۱۲
وہ چیزین جو زمین مین ہین جَمِیْعًا ق سب پہاڑ ندین چشمے نہرین بوٹیان جانور ثُمَّ پھر زمین پیدا کرنے کے بعد اسْتَوٰٓی قصد کیا
اِلَی السَّمَآءِ آسمان پیدا کرنے کی طرف فَسَوّٰھُنَّ پھر راست اور درست کیا اونھین بے درز اور کجی اور خلل کے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ط
سات آسمان وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ اور وہ سب چیزون کو عَلِیْمٌ ○ خوب جاننے والا ہی یعنی کہ ہر چیز کو کیون بنایا اور کسواسطے ع ۳
پیدا کیا وَاِذْ قَالَ اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رَبُّکَ تمھارے رب نے لِلْمَلٰٓئِکَۃِ واسطے سب فرشتون کے
یا فرشتون کی فقط اوس جماعت سے جو جنون کے قتل اور اخراج کے بعد زمین پر رہتی تھی کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ بیشک مین پیدا کرنے والا ہون
فِی الْاَرْضِ مکہ کی زمین مین اور صحیح تر یہ ہی کہ مطلق زمین مین خَلِیْفَۃً ط ایک بدلے کو کہ قوم بنی الجان کا بدلہ ہوگا یا کسیکو جو عمارت زمین
اور عبادت رب العالمین مین تمھارا خلیفہ ہو اور اعانت حق اور اہانت باطل مین میرا خلیفہ ہو اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ خلیفہ
کے یہ معنی ہین کہ جمیع موجودات اور تمام مخلوقات سب کے سب کا وہ بدلا ہی یہ بدلا آدمی ہو سکتا ہی اسواسطے کہ وہ عالم غیب اور عالم شہادت
کے عجائبات کا مجمع اور نادرات کا منبع ہی اور عالم جسمانی اور عالم روحانی کا خلاصہ اوسیکے ساتھ ہی اور حقائق علوی سفلی کا جامع ہی ہی
مثنوی آدمی چیست برزخ جامع + صورت خلق و حق درو لامع + متصل با دقائق جبروت + مشتمل بر حقائق ملکوت + قَالُوْٓا
کہا اون ملائکہ نے جو مخاطب تھے کہ اَتَجْعَلُ کیا پیدا کرتا ہی تو فِیْھَا زمین مین اوسے مَنْ یُّفْسِدُ جو فساد کرے اور جس سے
نافرمانی صادر ہو فِیْھَا زمین مین وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ج اور گرائے خون اپنے مثل کا ناحق اور اس بات سے فرشتون کی
واقفیت یا حکم الٰہی سے تھی یا لوح محفوظ مین اونھون نے پڑھا تھا یا اونکی عقلو مین جما ہوا تھا کہ گناہ نکرنا اونھین کا خاصہ ہی
اسی سبب سے فرشتون نے کہا کہ اے اللہ تو ایسے کو خلیفہ کیا چاہتا ہی وَنَحْنُ حالانکہ نُسَبِّحُ ہم پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہین تجھے
بِحَمْدِکَ تیرے حکم سے یا تیری توفیق سے کہ وہ حمد کا سبب ہی وَنُقَدِّسُ لَکَ ط اور ذکر کرتے ہین ہم تیرا سب ناشایستہ

باتون سے پاکی کے ساتھ قَالَ کہا اللہ نے ان ملائکہ سے اِنِّیْٓ اَعْلَمُ تحقیق کہ مین جانتا ہون اس خلیفہ کی پیدائش مین وہ حکمتیں
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو تم نہین جانتے ہو وَعَلَّمَ اور سکھایا حق تعالیٰ نے اٰدَمَ آدم کو خلیفہ اونھین سے عبارت ہے الْاَسْمَآءَ
نام مخلوقات کے كُلَّهَا سب کے سب علویات او سفلیات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ پھر پیش کیا اون نام والون کی
ذاتون کو عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اون فرشتون پر جنھون نے اَتَجْعَلُ کہا تھا فَقَالَ پھر کہا اور حکم کیا تکلیف کی رو سے نہین بلکہ
اونکے عجز پر آگاہ کرنے کی وجہ سے کہ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بتاؤ مجھے بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ نام اونکے جو تمھارے سامنے کیے گئے ہین اِنْ
كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ۝ سچے طعن کرنے مین استحقاق خلافت آدم پر حالانکہ خلیفہ کو علم چاہیے اور تھین نہین ہے
قَالُوْا کہا فرشتون نے اون نامون سے اپنی ناواقفیت بیان کرکے عذر کے طور پر کہ سُبْحٰنَكَ تنزیہ کرتے ہین ہم تیری
سب نقصانون سے تنزیہ کرنے کر لَا عِلْمَ لَنَآ کچھ علم نہین ہمکو اِلَّا مَا مگر جو کچھ عَلَّمْتَنَا سکھادیا تو نے ہمین اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَلِيْمُ بیشک تو ہی ہے دانا اور سکھانے والا الْحَكِيْمُ ۝ محکم کار اور صائب کردار قَالَ کہا اللہ تعالیٰ نے بیواسطہ کہ
يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ اے آدم بتادے تو ان ملائکہ کو بِاَسْمَآئِهِمْ نام انکے جو حاضر ہین فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ پھر جسدم بتادیے ملائکہ کو
بِاَسْمَآئِهِمْ نام اون نام والون کے تو قَالَ کہا حق تعالیٰ نے ملائکہ سے عتاب کی راہ سے کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہین
کہا تھا مین نے تسے کہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ یقینی مین جانتا ہون غَيْبَ السَّمٰوٰتِ جو کچھ پوشیدہ ہے آسمانون کا حال وَالْاَرْضِ
اور جو کچھ مخفی ہے زمین کے امور وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ اور مین جانتا ہون جو کچھ تم اَتَجْعَلُ فِيْهَا کے کلام سے ظاہر کرتے ہو
وَمَا كُنْتُمْ اور جو کچھ اپنے زعم مین تم تَكْتُمُوْنَ ۝ چھپاتے تھے حکومت زمین سے معزول ہونے کو برا جاننے کے سبب سے
وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او سے بھی کہ کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ سب فرشتون کو ایک ہی بار کہ اسْجُدُوْا
سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کو تحیۃ اور تعظیم کا سجدہ فَسَجَدُوْٓا تو سجدہ کیا سب فرشتون نے اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے قول اصح کی رو سے
یہ بات ہے کہ ابلیس قوم بنی الجان یعنی جنون مین سے تھا نافرمانی کے سبب سے حق تعالیٰ نے اوسکا لقب ابلیس کھا یعنی خدا کی رحمت سے ناامید
اَبٰى سر ہلایا یعنی انکار کیا سجدہ آدم سے وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر اور سرکشی کی وَكَانَ اور تھا خدا کے علم مین مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
کافرون مین سے وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اور کہا ہمنے اپنے کرم سے کہ اے آدم اسْكُنْ اَنْتَ سکونت کر تو وَزَوْجُكَ اور جورو تیری یعنی حوا
الْجَنَّةَ جنت مین وَكُلَا اور کھایا کرو تم دونون مِنْهَا جنت سے یعنی میوے رَغَدًا چھک کر حَيْثُ شِئْتُمَا جس جہان چاہو وَلَا تَقْرَبَا
اور نہ قریب جاؤ تم دونون هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اس درخت کے یعنی درخت انگور یا درخت انجیر کے اور بہت مشہور گیہون کا درخت ہے
فَتَكُوْنَا تو ہو جاؤ گے اگر اس درخت کے نزدیک جاؤ گے مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظلم کرنے والون مین سے اپنے نفس پر نافرمانی کے ارتکاب سے
فَاَزَلَّهُمَا پھر ڈگایا یا اور جگہ سے بہکایا آدم اور حوا کو الشَّيْطٰنُ وہ سرکش نافرمان عَنْهَا جنت سے بعد اسکے کہ مور اور سانپ کی مدد سے
جنت مین آیا تھا اور حوا اور آدم کو وسوسہ دلایا فَاَخْرَجَهُمَا پھر نکالا اون دونون کو آخراج کی اسناد شیطان کی طرف مجازا ہے اسواسطے کہ حق تعالیٰ
آدم اور حوا کو نکالا مِمَّا اوس چیز سے کہ كَانَا تھے وہ دونون فِيْهِ اوس چیز مین کہ وہ کرامت اور نعمت تھی وَقُلْنَا اهْبِطُوْا اور کہا ہمنے مور سانپ اور

آدم اور حوّا اور ابلیس کو کہ تم سب جنت سے دنیا مین اوترجاو بَعْضُكُمْ بعضے تمھارے لِبَعْضٍ بعضون کے عَدُوٌّ دشمن ہین
جیسے ابلیس اور سانپ کہ آدم و حوّا اور اولاد آدم کے دشمن ہین وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے اور تمھاری ذریت کے لیے فِي الْأَرْضِ
زمین مین ہی مُسْتَقَرٌّ جگہ قرار کی وَّمَتَاعٌ اور برخورداری اور منفعت اِلٰى حِيْنٍ ۝ اجل آنے اور عمر بسر کرنے تک فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ
پھر سیکھ لیے آدم نے مِنْ رَّبِّهٖ اپنے رب سے كَلِمٰتٍ کچھ کلمے کہ وہ بہت مشہور قول کے موافق یہ ہین رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور یہ سیکھنا اوس وقت تھا کہ آدم علیہ السّلام جنت سے اوترنے کے بعد کوہ سراندیپ دو سو برس روے
تو حق تعالیٰ نے یہ کلمات اونھین تعلیم فرمائے جب حضرت آدم نے یہ مناجات کی فَتَابَ عَلَيْهِ تو حق تعالیٰ نے اونکی توبہ قبول
فرمائی اِنَّهٗ بیشک حق تعالیٰ هُوَ التَّوَّابُ وہ ہی توبہ دینے والا ہے بندون کا الرَّحِيْمُ ۝ مہربان ہے توبہ کرنے والون پر
قُلْنَا کہا ہمنے دوبارہ اهْبِطُوْا اوترجاو مِنْهَا جنت سے یا آسمانون پر سے جَمِيْعًا تم سب فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ پھر اگر
آئے تمھارے پاس مِّنِّيْ میرے پاس سے هُدًى ہدایت اور بیان رسول بھیجنے اور کتابین اوتارنے کے سبب سے
فَمَنْ تَبِعَ پھر جو کوئی متابعت کریگا اور پیچھے پیچھے چلیگا هُدَايَ میری ہدایت اور بیان کے فَلَا خَوْفٌ تو کچھ خوف نہین
حلول مکروہات کے خیال سے عَلَيْهِمْ اوپر جنھون نے متابعت کی رسولون کی اسواسطے کہ وہ آفتون سے بیخوف ہونگے
وَلَا هُمْ اور نہین ہین وہ کہ اپنے مقاصد فوت ہونے کے سبب سے يَحْزَنُوْنَ ۝ غمناک ہون اسواسطے کہ وہ اپنی مرادون
پہونچینگے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جن لوگون نے حق تعالیٰ کی عبادت نہ کی یعنی ایمان نہ لائے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور جھٹلائین
ہماری وحدانیت کی دلیلین یا اونکیا قرآن یا وہ چیز جو ہمنے دلیل بنائی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ اَصْحٰبُ النَّارِ اہل دوزخ ہین
هُمْ فِيْهَا وہ دوزخ مین خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہینگے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اے بیٹون یعقوب کے اذْكُرُوْا یاد کرو نِعْمَتِيَ میری
نعمتین نعمت کی لفظ واحد ہے اور اوسکے معنی جمع ہین الَّتِيْٓ وہ نعمتین کہ اپنے فضل سے اَنْعَمْتُ انعام کین مین نے عَلَيْكُمْ تمھیر
اور تمھارے باپ دادا اور تمھارے اون بزرگون پر جو گذر گئے ہین اور باپ دادا کے ساتھ جو نیکی ہے وہ نیکی اولاد کے ساتھ ہے اسواسطے
کہ اون بزرگون کے سبب سے اونکو بھی فخر و مباہات حاصل ہے وَاَوْفُوْا اور پورا کرو بِعَهْدِيْٓ عہد و پیمان میرے جو پیغمبر امی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی شان مین توریت مین مین نے تمسے باندھے ہین اُوْفِ تا کہ پورا کرون مین بِعَهْدِكُمْ تمھارا عہد و پیمان یعنی وفاداری کی جزا
تمھین دون وَاِيَّايَ اور مجھسے فَارْهَبُوْنِ ۝ ڈرو نقض عہد و پیمان شکنی مین وَاٰمِنُوْا اور ایمان لاؤ بِمَآ اَنْزَلْتُ ساتھ
اوس چیز کے جو بھیجی ہین نے یعنی قرآن مُصَدِّقًا درحالیکہ وہ بھیجی ہوئی چیز موافق ہے توحید اور وعدہ اور وعید مین لِّمَا مَعَكُمْ اوس چیز کے
جو ساتھ تمھارے ہے یعنی توریت وَلَا تَكُوْنُوْٓا اور نہو جاو اَوَّلَ كَافِرٍ پہلا گروہ کافرون کا اہل کتاب مین سے بِهٖ ساتھ قرآن کے
وَلَا تَشْتَرُوْا اور نہ بدلا کرو بِاٰيٰتِيْ میری کتاب کی آیتون کے ساتھ کہ توریت ہے ثَمَنًا قَلِيْلًا تھوڑے دام کو علما یہود مخاطب ہین کہ
کعب ابن اشرف وغیرہ کے ہدیون اور صلون کے سبب سے توریت کی آیتین تحریف کر دیتے تھے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر کو چھپاتے
تھے وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ اور مجھسے ڈرو کتاب ربانی کو تھوڑے مال کے بدلے بیچنے مین وَلَا تَلْبِسُوا اور نہ ملاو الْحَقَّ سچ کو رد کیا یعنی توریت

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفتین ہین اونھین بِالْبَاطِلِ ساتھ ناحق کے جو تم اپنے ہاتھ سے لکھ لیتے ہو وَتَكْتُمُوا اور چھپاتے
ہو تم الْحَقَّ حق کو کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہے وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ اور تم جانتے ہو کہ یہ وہی پیغمبر ہے جسکی صفت
تم چھپاتے ہو وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قائم رکھو نماز مسلمانون کے ساتھ جس طور پر کہ وہ ادا کرتے ہین وَآتُوا الزَّكَاةَ
اور دو زکوۃ مال کی اہل اسلام کے طریقہ پر وَارْكَعُوا اور نماز ادا کرو مَعَ الرَّاكِعِينَ ○ ساتھ رکوع کرنے والون کے یعنی مسلمانون
کی جماعت کے ساتھ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ کیا حکم کرتے ہو لوگون کو بِالْبِرِّ ساتھ بھلائی کے وَتَنْسَوْنَ اور بھولے جاتے ہو
أَنْفُسَكُمْ اپنی جانین وَأَنْتُمْ حالانکہ تم تَتْلُونَ الْكِتَابَ پڑھتے ہو توریت أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیون اپنی عقل کو کام مین
نہین لاتے یہ آیت مدینہ کے بعضے یہود کی شان مین ہے کہ وہ اپنے اون یارون کو جو مسلمان ہوگئے تھے اطاعت احکام شرع محمدی کی ترغیب
دیتے تھے اور خود راہ اسلام پر چلنے سے انکار کرتے تھے وَاسْتَعِينُوا اور یاری چاہو بِالصَّبْرِ ساتھ صبر کرنے کے
ادای طاعت مین یا روزہ رکھنے سے وَالصَّلَاةِ اور فرائض ادا کرنے سے وَإِنَّهَا اور بیشک نماز مسلمانون کے طریقہ پر ۵
لَكَبِيرَةٌ بڑی چیز اور دشوار اور گران ہے إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ○ مگر ڈرنے والون اور عبادت سے آرام لینے والون پر کہ وہ مومن
لوگ ہین اور اونپر عبادت گران نہین ہے اسواسطے کہ اونکے نفس عبادت کی وجہ سے مرتاض ہوگئے ہین اور ریاضتون کے مقابلہ مین انعامات حق سے
عطیے اونھین پہونچے ہین بیت جہد کن تا نور تو رخشان شود ٭ تا سلوک و خدمتت آسان شود ٭ پھر خاشعون کی تعریف مین فرماتا ہے الَّذِينَ
وہ لوگ جو يَظُنُّونَ یقین جانتے ہین أَنَّهُمْ یہ کہ وہ مُلَاقُو رَبِّهِمْ پہونچنے والے ہین اپنے رب کی یعنی جزا کو وَأَنَّهُمْ اور یہ بھی خوب جانتے ہین
کہ وہ إِلَيْهِ اپنے پروردگار کی طرف لا لینے کو رَاجِعُونَ ○ حشر پھرنے والے ہین يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا اے بنی اسرائیل یاد کرو
نِعْمَتِيَ میری نیکیان الَّتِي وہ نیکیان جو أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ انعام کین مین نے تمپر وَأَنِّي اور وہ یاد کرو جو فَضَّلْتُكُمْ بزرگی دی
مین نے تمھارے باپ دادا کو اور بزرگ کیا مین نے اونھین عَلَى الْعَالَمِينَ ○ اہل عالم پر جو اونکے زمانہ مین تھے وَاتَّقُوا اور ڈرو يَوْمًا
اوس دن کے عذاب سے جسدن لَا تَجْزِي نہ حق ادا کریگی اور نہ کرسکیگی نَفْسٌ کسی مومن کی ذات عَنْ نَفْسٍ کسی کافر کی ذات سے شَيْئًا کچھ بھی
مکافات کرکے یا کفایت نکریگا کوئی کسی سے کچھ بھی عذاب مین وَلَا يُقْبَلُ اور نہ قبول کیجائیگی کچھ بھی مِنْهَا کافر کی ذات سے یعنی اوسکے واسطے
شَفَاعَةٌ کوئی درخواست اوس تقدیر پر کہ کوئی شفاعت کرے وَلَا يُؤْخَذُ اور نہ لیا جائیگا مِنْهَا اوس سے عَدْلٌ فدیہ کہ اپنے
عوض عذاب کھینچنے کو دے وَلَا هُمْ اور نہ ہونگے کافر کہ اوسدن يُنْصَرُونَ ○ مدد دیے جائین یعنی عذاب دفع کرنے مین کوئی اونکی مددگار
اور نہ مدد کرسکیگا وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب چھوڑایا ہمنے تمکو مراد اونکے اجداد ہین اور احسان اونکی اولاد پر رکھا اسواسطے
کہ اولاد ہونا آباو اجداد کے سبب سے ہوتا ہے اور اونکو چھوڑانا اسی سے تھا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے تابعون اور متعلقون سے يَسُومُونَكُمْ
عذاب کرتے تھے یا چکھاتے تھے تمھین سُوءَ الْعَذَابِ سخت اور بدتر عذاب يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ قتل کر ڈالتے تھے تمھارے بیٹون کو
بچپنے مین اوس خواب کے سبب سے جو فرعون نے دیکھا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک بیٹا پیدا ہوگا کہ قبطیون کی ہلاکت اور ملک کی خرابی اوسکے ہاتھ سے ہو وَ
يَسْتَحْيُونَ اور زندہ چھوڑتے تھے نِسَاءَكُمْ بیٹیان تمھاری اپنی خدمت کے واسطے وَفِي ذَٰلِكُمْ اور بیٹون کو قتل کرنے اور بیٹیون کو خدمت مین لانے مین

بَلَآءٌ محنت اور آزمائش تھی تمہاری مِّنْ رَّبِّكُمْ پاس سے تمہارے رب کے عَظِيْمٌ ○ بڑی اور بے نہایت وَاِذْ فَرَقْنَا اور یاد کرو اوسے بھی کہ پھاڑا ہمنے بِكُمُ ساتھ تمہارے یعنی تمہاری نجات کے واسطے الْبَحْرَ دریاے قلزم جب فرعون سے تم بھاگے تھے اور دریا تمہارے سامنے تھا اور دشمن کا لشکر تمہارے پیچھے تھا فَاَنْجَيْنٰكُمْ پھر چھڑوایا ہمنے تمھین اوس لشکر کے ضرر سے وَاَغْرَقْنَآ اور ڈبو دیا ہمنے اٰلَ فِرْعَوْنَ فرعون کے لوگون کو وَاَنْتُمْ حالانکہ تم تَنْظُرُوْنَ ○ دیکھتے تھے تم دریا کو کہ کیونکر پھٹتا تھا یا فرعون والون کو تم دیکھتے تھے کہ کسطرح ڈوبتے تھے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اور یاد کرو اوسے کہ وعدہ دیا ہمنے موسی کو کتاب دینے کے واسطے اور وعدہ دیا موسی نے ہمین طور کی طرف آنے کے لیے اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً چالیس دن رات کا اوسکے گذرنے کے بعد ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ پھر پکڑ لیا تمنے الْعِجْلَ گاے کے بچھڑے کو خدائی کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِهٖ بعد اوسکے کہ جب موسی طور پر گئے وَاَنْتُمْ اور تم لوگ ظٰلِمُوْنَ ○ ظالم ہو عبادت حق بے محل مقرر کرنے کی وجہ سے ثُمَّ عَفَوْنَا پھر عفو کیا ہمنے اور درگذرے ہم عَنْكُمْ تمسے تمہاری توبہ کے بعد اور ہمنے تمھین ہلاک نکیا مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اسکے کہ ایسا بد کام تمسے صادر ہوا اور یہ عفو اسواسطے تھی کہ لَعَلَّكُمْ مگر تم لوگ تَشْكُرُوْنَ ○ شکر کرو خدا کا نعمت عفو پر وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى اور یاد کرو اوسے بھی کہ دی ہمنے موسی کو الْكِتٰبَ توریت وَالْفُرْقَانَ اور دلیل حق و باطل مین جدائی کرنے والی لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ تاکہ مگر تم سیدھی راہ پاؤ اوس کتاب و دلیل کے سبب سے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور یاد کرو اوسے کہ کہا موسی نے لِقَوْمِهٖ اپنی قوم سے یعنی اون لوگون سے جنھون نے گوسالے کی پرستش کی تھی کہ يٰقَوْمِ اے گروہ اِنَّكُمْ بیشک تمنے ظَلَمْتُمْ ظلم کیا اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون پر بِاتِّخَاذِكُمُ بسبب اپنے لینے کے الْعِجْلَ گوسالے کو خدائی کے ساتھ فَتُوْبُوْٓا پس پھرو تم تضرع اور زاری کرتے ہوے اِلٰى بَارِئِكُمْ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف فَاقْتُلُوْٓا پھر قتل کرو تم اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کو یعنی اے لوگو کہ تمنے گوسالے کی پرستش نہین کی اون لوگون کو قتل کر ڈالو جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہے ذٰلِكُمْ قتل ہو جانا تمہارا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے زندگی دنیا سے عِنْدَ بَارِئِكُمْ نزدیک تمہارے پیدا کرنے والے کے اس حکم کے بعد گوسالے کی عبادت کرنیوالے صحرا مین گئے اور زانو کے بل بیٹھکر سر آگے جھکا دیے اور ہارون علیہ السلام دو ہزار آدمیون کے ساتھ تلوارین کھینچے ہوئے آئے اور صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمی اونمین سے قتل کر ڈالے پھر رب العزت فرماتا ہے کہ جب حق تعالی کا حکم تمنے قبول کیا فَتَابَ عَلَيْكُمْ تو اوسنے تمہاری توبہ قبول کر لی اِنَّهٗ هُوَ یقینی وہی ہے اوسکے سوا کوئی نہین التَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا گناہگارون کی الرَّحِيْمُ ○ مہربان توبہ کرنے والون پر لطائف قشیریہ مین امام قشیری نے فرمایا ہے کہ قتل نفس کے ساتھ توبہ کرنا منسوخ نہین مگر بنی اسرائیل کی توبہ یہ تھی کہ بظاہر قتل نفس کرین اور اس امت کے خاص لوگون کی توبہ یہ ہے کہ ریاضتون کے تنہا نے مین قتل نفس کرین صاحب بحر الحقائق نے لکھا ہے کہ ظاہر مین قتل نفس مومن بھی کر سکتا ہے اور کافر بھی مگر باطن مین مومن خالص کے سوا اور کسیکو میسر نہین ہوتا اور باطن مین قتل نفس آرزوئین اور مرادین قطع کرنے سے ہوتا ہے مثنوی نفس خود را کش جہان را زندہ کن ✤ خواجہ را کشت ست او را بندہ کن ✤ تو طمع داری کہ او را بے جفا ✤ بستہ داری در وفا و در وقار ✤ ہر خسے را این تمنا کے رسد ✤ موسیے باید کہ اژدرہا کشد ✤ وَاِذْ قُلْتُمْ اور یاد کرو اوس بات کو کہ کہا تمنے یعنی تمہاری قوم کے ستر نیک آدمیون نے جو موسی علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے کہ خدا کا کلام سنین اوسننے کے بعد بولے کہ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ اے موسی ہم سچا نہ جانینگے لَكَ

تجکو اس بات سے مین کہ یہ کلام جو ورای حجاب یعنی آڑ مین سے ہمنے سنا یہ خدا کا کلام ہی حَتّٰی تا وقتیکہ اپنی آنکھون سے نَرَى اللّٰهَ دیکھین خدا کو جَهْرَةً
ظاہر اور روبرو فَاَخَذَتْكُمُ پھر لے لیا تمہارے نیکون کو اس گستاخی کے سبب سے جو اونھون نے کی الصّٰعِقَةُ اوس آگ نے جو آسمان سے
اوتری وَاَنْتُمْ اور تم یعنی تمہارے وہ لوگ تَنْظُرُوْنَ ○ دیکھتے تھے وہ آگ اور بعضے کہتے ہین کہ صاعقہ ایک آواز ہیبت ناک
تھی کہ آسمان سے آئی جب اوس قوم کے لوگون نے سنی دفعۃً مر گئے اور حضرت موسٰی متحیر ہوکر اونھین دیکھتے تھے اور کہتے تھے
کہ خداوندا مین بنی اسرائیل سے کیا کہونگا کہ تمہارے بزرگ کہان ہین حق تعالیٰ نے اونھین زندہ کر دیا جیسا کہ فرمایا ہی ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ
پھر اوٹھایا اور زندہ کر دیا ہمنے تمہارے نیکون کو مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ بعد تمہاری موت کے یعنی بعد اسکے کہ مار ڈالا تھا ہمنے صاعقے کے
سبب سے لَعَلَّكُمْ تاکہ شاید تم تَشْكُرُوْنَ ○ شکر گزاری کرو خدا کی اس بات پر کہ اوسنے تمہین پھر زندہ کیا اسواسطے کہ زندگی
سب نعمتون کی جڑ ہی وَظَلَّلْنَا اور یاد کرو جب سائبان کیا ہمنے عَلَيْكُمُ تمپر الْغَمَامَ ابر کو تاکہ آفتاب کی گرمی سے تمکو ضرر نہ پہونچے
اور یہ اوسوقت ہوا تھا کہ بنی اسرائیل تیہ مین رہ گئے تھے اور اونکے ساتھ خیمہ اور سائبان کچھ نہ تھا وَاَنْزَلْنَا اور اوتارا ہمنے
عَلَيْكُمُ تمپر تیہ مین الْمَنَّ ترنجبین وَالسَّلْوٰى اور مرغ شکل سمانی پر اور وہ ایک چڑیا ہی یمن کی طرف گرگریا سے بڑی اور
کبوتر سے چھوٹی تفسیر منیر مین لکھا ہی کہ وہ چڑیان گھاس کی شاخون پر بیٹھتین اور انواع و اقسام کے نغمے اور چہچہے اونسے پیدا ہوتے
پھر اونپر ایک ہوا چلتی پر گر جاتے چڑیان پاکیزہ بھنی ہوئی رہجاتین اونمین نہ رگ ہوتی نہ خون نہ ہڈی بنی اسرائیل اونھین لیتے اور
ترنجبین مین ملاتے كُلُوْا اور کہا ہمنے کہ کھاؤ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ پاکیزہ چیزین اوسمین سے جو روزی دی ہی ہمنے تمکو یعنی
جو کچھ پہونچتا ہی خوب چکھو کل کے واسطے نہ رکھو پھر اون لوگون نے حکم کے خلاف کیا اور جمع کر رکھنے لگے اور وہ سب متعفن اور متغیر ہوجاتا تھا
وَمَا ظَلَمُوْنَا اور ظلم نہین کیا اونھون نے ہمپر اس نافرمانی کے سبب سے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ نافرمانی کی وجہ سے اَنْفُسَهُمْ
اپنی ذاتون پر يَظْلِمُوْنَ ○ ظلم کرتے تھے کہ خدا کی رزاقی پر اعتماد نہ کرکے جمع کر رکھنے مین کوشش کرتے تھے وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو جب کہا
ہمنے تمکو کہ ادْخُلُوْا داخل ہو هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اس دیہ ایلیا یا اریحا مین کہ جبارون زبردستون کا گانون ہی فَكُلُوْا پھر کھاؤ مِنْهَا
اس گانون مین سے یعنی اوس گانون کے میوے اور کھانے حَيْثُ شِئْتُمْ جہان چاہو اور جو کچھ چاہو رَغَدًا کھانا مزے سے
وَّادْخُلُوا الْبَابَ اور داخل ہو ایک دروازے سے اس گانون کے دروازون مین سے سُجَّدًا سجدہ کرتے ہوئے تیہ سے نجات پانے کے شکرانے کا
وَّقُوْلُوْا اور کہو حِطَّةٌ کہ ہماری درخواست حطہ ہی اور یہ لفظ اونکے استغفار کا کلمہ تھا اسکے معنی یہ ہین جھاڑ ڈال ہمسے گناہ ہمارے نَّغْفِرْ لَكُمْ
تاکہ بخشدین ہم تمہین خَطٰيٰكُمْ گناہ تمہارے سجدون دعا کے سبب سے وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ اور قریب ہی کہ زیادہ کرین ہم نیک کام
کرنے والون کو اونکے ثواب مین فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ پھر بدل دیا ہنسی سے اون لوگون نے جنھون نے ظَلَمُوْا ظلم کیا اپنے اوپر قَوْلًا اوس بات کو
جسکے کہنے پر مامور تھے غَيْرَ الَّذِيْ اوسکے غیر کے ساتھ جو قِيْلَ لَهُمْ کہی گئی تھی واسطے اونکے حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کہو حطۃٌ اونھون نے کہا
حنطا سمقاتا یعنی لال گیہون تعجب کو اپنے کھانے کی چیز سے جو مطلوب تھی بدل دیا فَاَنْزَلْنَا پھر اوتارا ہمنے عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون پر
جنھون نے بات بدلنے کے سبب سے ظلم کیا رِجْزًا ایک عذاب اور عقوبت مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے بِمَا اوس چیز کے سبب سے کہ كَانُوْا تھے اوس چیز کے سبب سے

يفسقون

يَفْسُقُونَ ۝ باہر نکل گئے حکم کی حد سے اور وہ عذاب ایک آگ تھی کہ اوترائی اوسکو جلا دیا یا طاعون اونپر بھیجا گیا کہ ایک ساعت میں چوبیس ہزار ع ۱۳
آدمی مر گئے اور ایک قول ہی کہ ستر ہزار آدمی مرے وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوسٰى اور یاد کرو اوسکو کہ جب موسٰی علیہ السلام نے پانی مانگا ہمسے
لِقَوْمِهٖ اپنی قوم کے واسطے کہ من و سلوٰی کھانے کے بعد پیاسی ہوئی تھی فَقُلْنَا تو کہا ہمنے اوس سے کہ اے موسٰی اضْرِبْ بِّعَصَاكَ مار
اپنے عصا سے جو حضرت شعیب علیہ السلام سے تجھے پہونچا ہی الْحَجَرَ پتھر کو کہ وہ معین تھا اور وہ ایک مربع پتھر آدمی کے سر کے برابر تھا کہ حق تعالی نے جنت سے
موسٰی کو بھیجا تھا اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ معین پتھر نہ تھا پھر حضرت موسٰی علیہ السلام نے خدا کے حکم سے پتھر پر عصا مارا فَانْفَجَرَتْ تو پھوٹ نکلے مِنْهُ
اوس پتھر میں سے اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا بارہ چشمے اسباط بنی اسرائیل کے عدد کے موافق قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ بیشک جان لیا
ہر ایک نے آدمیوں سے یعنی اسباط میں سے مَّشْرَبَهُمْ گھاٹ اپنا كُلُوْا کھاؤ من و سلوٰی وَاشْرَبُوْا اور پیو مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
روزی سے جو بے محنت و مشقت خدا نے تمھیں دی وَلَا تَعْثَوْا اور حد سے نہ گذرو فِي الْاَرْضِ زمین میں مُفْسِدِيْنَ ۝
درحالیکہ تم تباہ کار ہو وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى اور یاد کرو جو تمنے کہا تھا کہ اے موسٰی لَنْ نَّصْبِرَ ہم ہرگز صبر نہیں کر سکتے عَلٰى
طَعَامٍ وَّاحِدٍ ایک کھانے پر یعنی من و سلوٰی پر ہر چند کہ وہ دو کھانے تھے مگر دونوں کو ملا کر ایک بناتے تھے فَادْعُ لَنَا
پس پکار ہمارے واسطے رَبَّكَ اپنے رب کو اور اوس سے درخواست کر کہ اپنی قدرت سے يُخْرِجْ لَنَا نکالے ہمارے واسطے
مِمَّا اوس چیز سے جو تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اوگاتی ہی زمین زمین کی طرف اوگانے کی نسبت مجازی ہی اسواسطے کہ حقیقت میں
حق تعالی ہی اوگاتا ہی مِنْۢ بَقْلِهَا ساگ پات اوسکے وَقِثَّآئِهَا اور ککڑی کھیرے اوسکے وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا اور گیہوں
اوسکے اور مسور اوسکی وَبَصَلِهَا اور پیاز اوسکی قَالَ فرمایا اللہ نے یا حضرت موسٰی علیہ السلام نے کہ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ کیا بدلتے ہو تم
الَّذِيْ اوس چیز کو جو فی الواقع هُوَ اَدْنٰى وہ بہت ناقص اور بہت خراب ہی جیسے لہسن پیاز بِالَّذِيْ ساتھ اوس چیز کے جو فی الحقیقت
هُوَ خَيْرٌ وہ بہت خوب اور بہت اچھی ہی جیسے ترنجبین اور گوشت مرغ آور اب جو تم ایسا کرتے ہو تو اِهْبِطُوْا اترو مِصْرًا کسی شہر میں
ارض مقدسہ کے شہروں میں سے فَاِنَّ لَكُمْ پس تحقیق کہ تمھارے واسطے ہی اوس شہر میں مَّا سَاَلْتُمْ جو کچھ مانگا تمنے ساگ پات
وَضُرِبَتْ اور ماری گئی یعنی لازم ہو گئی عَلَيْهِمُ اونپر کفران نعمت کی جزا میں اور قسمت پر نہ راضی ہونے کی سزا میں الذِّلَّةُ ذلت اور
کمینہ پن جزیہ دینے کے سبب سے وَالْمَسْكَنَةُ اور اونپر ڈالی گئی فقیری اور بیچارگی اسواسطے کہ وہ کیسے ہی اپنی روزی میں تونگر ہوں
اپنے کو محتاجی اور مفلسی کے ساتھ خلق پر ظاہر کرتے ہیں وَبَآءُوْ اور پھر آئے بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ غصے کے اللہ سے یعنی
غضب الٰہی کے قابل ہو گئے ذٰلِكَ وہ ذلت اور بیچارگی اور اونپر غضب الٰہی بِاَنَّهُمْ اس سبب سے تھا کہ وہ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
تھے کہ وہ کفر کرتے تھے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ توریت کی آیتوں کے ساتھ وَيَقْتُلُوْنَ اور قتل کرتے تھے النَّبِيّٖنَ پیغمبروں کو جیسے حضرت زکریا
حضرت یحیی حضرت شعیب علیہم السلام کو بِغَيْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق اور غیر واجبی کے یعنی جو کام موجب قتل ہو وہ اونکے زعم میں بھی انبیا سے
صادر نہوا تھا ذٰلِكَ وہ کفر اور قتل اونکا بِمَا عَصَوْا اس سبب سے تھا کہ عاصی ہو گئے تھے خدا کے فرمان میں وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ ع ۲
اور تھے کہ حد [illegible] جاتے تھے آور حد فرمان سے تجاوز کرنا کثرت عصیاں کا سبب ہوتا ہی یعنی آدمی جسقدر معصیت زیادہ کرے اوتنا ہی تنگ

آئینہ دل پر زیادہ بیٹھتا ہے مثنوی ہر گنہ زنگیست بر مرآت دل ﷺ دل شود زین زنگہا خوار و خجل ﷺ چون زیادت گشت دل را تیرگی ﷺ نفس
دون را بیش گردد خیرگی ﷺ اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ جو لوگ کہ نفاق کی راہ سے اٰمَنُوْا ایمان لائے یعنی زبان ہی سے اقرار کیا
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ یہودی ہو گئے وَالنَّصٰرٰى اور عیسائی وَالصّٰبِـِٕيْنَ اور وہ لوگ جو ایک دین سے دوسرے
دین کے گرویدہ ہونے والے ہین یعنی ہر دین مین سے اونھون نے کچھ لیلیا ہے ملائکہ کو پوجتے تھے زبور پڑھتے تھے کعبہ کی طرف منہ کرکے
نماز ادا کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ صابئین زندیق لوگ ہین یا ستارون کے پوجنے والے مَنْ اٰمَنَ جو کوئی ایمان لائے
کمال خلوص کے ساتھ ان گروہون مین سے بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے اور اوسکی صفات سلبی اور ثبوتی کے ساتھ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور روز قیامت کے ساتھ اور اون چیزون کے ساتھ جو اوس دن سے متعلق ہین وَعَمِلَ صَالِحًا اور کرے کام اچھے
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ تو اونکے واسطے ہے مزدوری اونکے کام کی عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک اونکے رب کے وَلَا خَوْفٌ اور نہ خوف ہوگا عَلَيْهِمْ
اونپر حشر کے دن وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے جزا پانے کے وقت وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کرو اوسے کہ لیا ہمنے تمسے
مِيْثَاقَكُمْ عہد و پیمان تمہارا حضرت موسیٰؑ کی متابعت اور احکام توریت کی تعمیل پر وَرَفَعْنَا اور اوٹھایا ہمنے فَوْقَكُمُ
تمہارے سر پر الطُّوْرَ پہاڑ تا کہ تم عہد و پیمان کرو توریت نازل ہونے کے بعد بنی اسرائیل نے تمرد اختیار کیا اور کہنے لگے
کہ اس کلام کے احکام نہایت دشوار ہین ہم نہین قبول کرتے فلسطین کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ کہ اوسے طور کہتے تھے
اور تفسیر قرطبی مین لکھا ہے کہ وہ پہاڑ طور بن اسماعیل کی طرف منسوب تھا بہر حال حق تعالیٰ نے اوس پہاڑ کو حکم دیا حتیٰ کہ وہ
اونکے سر پر اٹھ کھڑا ہوا اور اونکے سامنے آگ روشن ہو گئی اور پیچھے دریای زخار پیدا ہوا جب اونھون نے بھاگنے کی جگہ نہ دیکھی اوندھے
منہ گر کے متحیر ہوتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ خُذُوْا پکڑو مَآ اٰتَيْنٰكُمْ جو کچھ عطا کیا ہمنے تمکو احکام شرع سے بِقُوَّةٍ کمال مضبوطی
اور نہایت درستی کے ساتھ وَّاذْكُرُوْا اور یاد کرو یا برابر یاد رکھو مَا فِيْهِ اوس چیز کو جو اسمین ہے ثواب و عقاب سے لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ۝ شاید کہ تم بچو ناشایستہ باتون سے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر منہ پھیرا تمنے میرے حکم سے مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس عہد و
پیمان کے جو تمنے کیا فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ پھر اگر نہ فضل خدا کا ہوتا عَلَيْكُمْ تمپر وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اوسکی تمہاری نسبت تو
لَكُنْتُمْ البتہ ہوتے تم مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ نقصان پانے والون مین سے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اور البتہ خوب جانا تمنے اون لوگون کو
جو داؤد علیہ السلام کے زمانے مین اعْتَدَوْا حد فرمان سے گذر گئے مِنْكُمْ تمہاری قوم مین سے شہر ایلیا مین فِی السَّبْتِ ہفتے کے
دن کے حکم مین کہ مین نے اونکو مچھلی کے شکار سے منع کیا تھا اور وہ خلاف کر کے حیلے سے اوسدن مچھلی پکڑتے تھے فَقُلْنَا لَهُمْ کہا
ہمنے اونکو کہ خلاف حکم کرنے کے سبب سے كُوْنُوْا ہو جاؤ قِرَدَةً بندر خٰسِـِٕيْنَ ۝ خوار و ذلیل اور سورۃ اعراف مین یہ قصہ پورا مذکور ہوگا
فَجَعَلْنٰهَا پھر کر دیا ہمنے اوس عقوبت کو نَكَالًا عذاب اور عبرت کہ نصیحت قبول کرین اور نصیحت کرنے والے ہون لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا اون لوگون کو جو اونکے
سامنے تھے اور اونھین دیکھتے تھے وَمَا خَلْفَهَا اور اون لوگون کو جو اونکے بعد آئین اور اونکا قصہ سنین وَمَوْعِظَةً اور ہمنے کیا اوسے نصیحت
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے جو اونکی قوم سے تھے یا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرہیزگارون کے لیے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور

یاد کرو اوسے کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم کو اوسوقت جب قوم نے اپنے مین عامیل کو مقتول پایا اور چاہا کہ اوسکا قاتل
معلوم ہو کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ بیشک خدا حکم فرماتا ہی تمھین اَنْ تَذْبَحُوْا یہ کہ ذبح کرو بَقَرَةً بچھڑا تا کہ اوسمین سے کچھ مُردے پر مارین وہ
زندہ ہو کر کہے کہ اوسکا قاتل کون ہی قَالُوْٓا کہا قوم نے حضرت موسیٰ کو کہ اَتَتَّخِذُنَا کیا پکڑتا ہی تو ہمکو هُزُوًا ٹھٹھے باز یعنی ہمارے
ساتھ مسخراپن کرتا ہی ہم تو پوچھتے ہین کہ عامیل کو کسنے قتل کیا اور تو کہتا ہی کہ بچھڑا ذبح کرو قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ کہا موسیٰ نے
پناہ لیتا ہون مین ساتھ خدا کے اَنْ اَكُوْنَ اس بات سے کہ ہو جاؤن مین مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ نادانون اور ٹھٹھے بازون مین سے
قَالُوا ادْعُ لَنَا کہا اون لوگون نے سوال کر اور پکار ہمارے واسطے رَبَّكَ اپنے رب کو کہ يُبَيِّنْ لَّنَا بیان کرے ہمارے واسطے
مَا هِيَ کہ اوس بچھڑے کی صفت کیا ہی اور اوسکی عمر کتنی ہی بچھڑے کی ماہیت سے سوال اسواسطے تھا کہ اون لوگون نے ایسی بات
ہرگز نہ دیکھی اور نہ سنی تھی کہ گائی بیل سے یہ صورت ہو سکتی ہی تو اوسے ایسی چیز کے قائم مقام کیا کہ گویا اوسکی حقیقت ہی اونھین نہین
معلوم اور درحقیقت ماہیت سے سوال نہ تھا بلکہ اوسکا سن اور رسال اور صفات پوچھتے تھے ناچار اونکے جواب مین قَالَ کہا
موسیٰ علیہ السلام نے کہ اِنَّهٗ تحقیق حق تعالیٰ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ کہتا ہی کہ وہ بچھڑا ایسا بچھڑا ہی کہ لَّا فَارِضٌ نہ بوڑھا ہی
جو کام سے گذر گیا ہو وَّلَا بِكْرٌ اور نہ بچہ جو جوانی کی حد کو نہ پہونچا ہو عَوَانٌ اوسط مین ہی بَيْنَ ذٰلِكَ درمیان اوسکے جو مذکور
ہوا بوڑھاپے اور بچپنے سے فَافْعَلُوْا پس کرو مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ جو کچھ حکم کیے گئے ہو قَالُوا کہا اونھون نے دوسری بار کہ
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ يُبَيِّنْ لَّنَا ظاہر کرے ہمارے واسطے کہ مَا لَوْنُهَا کیا ہی رنگ اوس بچھڑے کا
قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ حق تعالیٰ کہتا ہی کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ وہ بچھڑا ہی زرد فَاقِعٌ لَّوْنُهَا خوب زرد
ہی رنگ اوسکا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ○ وہ بچھڑا خوش کرتا ہی اپنے رنگ کے سبب سے اپنے دیکھنے والون کو قَالُوا ادْعُ لَنَا تیسری بار اون
لوگون نے کہا کہ پکار ہمارے واسطے رَبَّكَ اپنے رب کو کہ يُبَيِّنْ لَّنَا ظاہر کرے ہمارے واسطے کہ مَا هِيَ کیا ہی وہ بچھڑا کام دینے والا
ہی یا جنگل مین چرنے والا اِنَّ الْبَقَرَ بیشک بچھڑے تَشٰبَهَ عَلَيْنَا متشابہ ہو گئے ہین ہمپر اسواسطے کہ اوسط عمر اور زرد رنگ کے
بہت ہین وَاِنَّآ اور بیشک ہم اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر خدا چاہے تو لَمُهْتَدُوْنَ ○ ع راہ پانے والے ہون یعنی اس بچھڑے کی طرف ہم راہ
پائین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ اگر بنی اسرائیل انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہتے تو ہرگز اوس بچھڑے کو نپاتے قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ
کہا موسیٰ نے کہ کہتا ہی خدا کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ وہ بچھڑا ہی لَّا ذَلُوْلٌ نہ سدھایا ہوا اور دھیما کیا ہوا محنت کا کام لینے کو کہ تُثِيْرُ الْاَرْضَ جوتے زمین وَلَا تَسْقِي
الْحَرْثَ اور نہ بیل ہی کہ پانی دے کھیتی کو یعنی کھیت سینچنے کے واسطے پانی کھینچے مُسَلَّمَةٌ چھوڑ دیا گیا ہی سب کامون سے اپنی خوشی سے چرتا ہی
بے عیب اور تندرست ہی لَّا شِيَةَ فِيْهَا نہین ہی کوئی رنگ کہ زردی کے مخالف ہو اوسمین جب بنی اسرائیل نے یہ سنے تو وہ قَالُوا الْـٰٔنَ
بولے اب کہ یہ صفتین تو نے بیان کین جِئْتَ بِالْحَقِّ ط لایا تو سچ اور تو نے پوری علامت اور صاف صاف صفت کہدی ایسا اوس بچھڑے کا
نام مذہبہ تھا اور ایک جوان پرہیزگار کے قبضے مین تھا کہ وہ جوان اپنی مان کی خدمت کرتا تھا القصہ بنی اسرائیل نے اوس بچھڑے کو مول لیا
اس قیمت پر کہ اوسکی کھال نقد قیمت سے بھر دینگے فَذَبَحُوْهَا پھر ذبح کیا اوسے اور اوسے ذبح کرنے مین نکتہ یہ تھا کہ گوسالہ پرستون کی سرزنش ہو

ع ۱۰ اونھین نے کھا دیا کہ جسے تمنے پوجا وہ ذبح کرنے کے قابل ہی عبادت اور مدح کے لائق نہین القصہ اوسے ذبح کیا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۝ اور نہ چاہتے تھے کہ اوس بچھڑے کو ذبح کرین اوسکی قیمت گران ہونے کی وجہ سے وَإِذْ قَتَلْتُمْ یہ وہی پہلا قصہ ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ یاد کرو اوسے کہ قتل کیا تمنے نَفْسًا ایک آدمی کو کہ اوسکا نام عامیل تھا فَادَّارَأْتُمْ پھر اختلاف کیا تمنے فِيهَا اوس نفس مقتول مین یعنی اوسکے قتل مین وَاللَّهُ مُخْرِجٌ اور اللہ نکالنے والا اور ظاہر کرنے والا ہی مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ وہ چیز جو کہ تم چھپاتے ہو یعنی قتل ناحق فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ پھر کہا ہمنے کہ مارو اوس مقتول کو بِبَعْضِهَا ساتھ ایک ٹکڑے کے اوس بچھڑے مین سے کہ وہ دُم کی جڑ تھی یا زبان یا کان پھر تقدیر جب اوس مقتول پہ ٹکڑا مارا تو وہ زندہ ہوگیا اور اوسکے گلے سے خون جاری تھا اوسنے اپنے قاتلون کا نام بتا دیا وہ مقتول کے دو بھتیجے تھے کہ مال کے واسطے اوسے جنگل مین لیجا کر اونھون نے قتل کر ڈالا تھا وہ مقتول اونکا نام بتا کر پھر اوسیوقت گر پڑا اور مرگیا كَذَٰلِكَ جسطرح اوس مُردہ کو زندہ کیا اسیطرح يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ زندہ کرتا ہی حق تعالی سب مُردون کو وَيُرِيكُمْ اور دکھاتا ہی تمھین یہ خطاب اوس جماعت کی طرف ہی جو عامیل کو زندہ کرنے کی مجلس مین حاضر تھی اور شاید زمانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکرون سے فرماتا ہی کہ تم انکار حشر کرتے ہو آخر خدا تمکو دکھاتا ہی آيَاتِهِ نشانیان اپنی قدرت کی زندہ کرنے مین لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ شاید تم سوچو سمجھو کہ جو کوئی ایک نفس کو زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہی وہ بیشک سب نفسون کے زندہ کرنے پر قادر ہوگا ثُمَّ قَسَتْ پھر سخت ہوگئے قُلُوبُكُمْ تمھارے دل ای یہود مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عامیل کے زندہ ہونے کے بعد فَهِيَ تو وہ دل جو تمھارے ہین كَالْحِجَارَةِ مثل پتھر کے ہین سختی مین أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً بلکہ بہت زیادہ ہین سختی مین پتھر سے وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ اور تحقیق کہ بعضے پتھرون مین سے لَمَا يَتَفَجَّرُ البتہ وہ ہی کہ البتہ جاری ہوتی ہین مِنْهُ الْأَنْهَارُ اوس سے نہرین بڑی بڑی وَإِنَّ مِنْهَا اور بعض اونمین سے لَمَا يَشَّقَّقُ وہ کہ البتہ پھٹ جاتا ہی فَيَخْرُجُ تو نکلتا ہی مِنْهُ الْمَاءُ اوس سے پانی تھوڑا جیسے چشمے وَإِنَّ مِنْهَا اور تحقیق کہ ہی پہاڑون مین سے لَمَا يَهْبِطُ وہ کہ گر پڑتا ہی اور اوپر سے نیچے آجاتا ہی مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ خوف خدا سے وَمَا اللَّهُ اور نہین ہی خدا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ غافل اوس چیز سے جو تم ای یہود کرتے ہو أَفَتَطْمَعُونَ کیا طمع رکھتے ہو ای مومنو أَنْ يُؤْمِنُوا یہ کہ تصدیق کرین اور مضبوط اور سچا رکھین یہود لَكُمْ تمکو اوس بات مین جو تم کہتے ہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور دین اسلام کی حقیت وَقَدْ كَانَ اور حال یہ ہی کہ تھے فَرِيقٌ مِنْهُمْ گروہ اونکے اگلون مین سے کہ بیواسطہ يَسْمَعُونَ سنتے تھے كَلَامَ اللَّهِ کلام اللہ کا کوہ طور پر ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ پھر بدل ڈالتے اوس کلام کو مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ پیچھے اسکے کہ سمجھ لیا تھا اور دریافت کر لیا تھا اونھون نے اوسے جب اپنی قوم مین داخل ہوئے تو بولے کہ ہمنے خدا کا کلام اور امر و نہی سُنی آخر مین اوسنے کہدیا ہی کہ یہ جو ہمنے حکم کیا ہی اگر کر سکو تو کرو اور اگر اوسے ادا کرنے پر قادر نہو تو نہ کرو اور کچھ باک نہ رکھو وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ م اور وہ جانتے تھے کہ افترا کرتے ہین ینابیع مین لکھا ہی کہ ایک دن حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب سے یہود مدینہ مین نہ آئین کہ انکے آنے سے مدینہ مین فتنہ پیدا ہوتا ہی بعضے یہود منافق صبح کو مدینہ مین آتے اور کہتے تھے کہ ہم تمھاری طرح مسلمان ہین اور وقت شام پھر جا کر اپنے یارون مین ملجاتے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَإِذَا لَقُوا اور جب ملاقات کرتے ہین الَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قَالُوا آمَنَّا کہتے ہین کہ ہم بھی ایمان لائے ہین وَإِذَا خَلَا اور جب اکیلے ہو جاتے ہین بَعْضُهُمْ کچھ لوگ اونکے چھوٹون ع ۹

ہین ہے اِلٰی بَعْضٍ کچھ لوگون کے ساتھ اونکے بڑون مین سے جیسے کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب تھے قَالُوْٓا کہتے ہین وہ بڑے
چھوٹون سے اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ کہ کیا باتین کرتے ہو اور خبر دیتے ہو تم اصحاب محمدؐ کو بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے کہ کھولے مین اللہ نے
اوسکی سمجھ کے دروازے عَلَيْكُمْ تمپر تمھاری کتاب مین ایک قول یہ ہے کہ مدینہ کے بعضے یہود نے ابتدا زمانۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین اصحاب کو آپکی نعت اور صفت سے جو توریت مین مذکور تھی خبر دی اونکے سرداروں نے اس حال سے اطلاع پاکر خبر دینے والون کو
اوس سے ممانعت کی اور تنگ پکڑا کہ تم اون لوگون کو محمدؐ کی صفتون سے خبر دیتے ہو لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ تاکہ جھگڑا کرین اور دلیل پکڑین اوس بات
کے ساتھ جو جان گئے ہون کہان جھگڑا کرین عِنْدَ رَبِّكُمْ تمھارے رب کے پاس قیامت کے دن اور کہین کہ تمنے حق بات جانی
اور متابعت نہ کی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیون پھر نہین تم اتنا سمجھتے کہ اپنے بھید دشمن سے نہ کھولنا چاہیے اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ نصف
کیا نہین جانتے ہین یہود کہ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہے مَا يُسِرُّوْنَ جو کچھ وہ چھپاتے ہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اونکے اصحاب کی عداوت کے سبب سے وَمَا يُعْلِنُوْنَ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب
کے ساتھ منافقانہ دوستی کے سبب سے تو جو کوئی یہ جانے کہ حق تعالیٰ چھپی ہوئی اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے اوسے چاہیے کہ اپنے
ظاہر کو فرمانبرداری سے آراستہ کرے اور اپنے باطن کو ناپاکی اور ریاکی کے لوث سے بچائے رکھے بیت بکن ستر و علن را بکسی راست +
کہ دانای نہان و آشکار است + وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ اور یہود مین سے ایک جماعت ہے بے لکھے پڑھی کہ وہ لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ
نہ جانتے ہین توریت اور نہ پہچانتے ہین کہ اوسمین کیا چیز ہے اِلَّآ اَمَانِيَّ مگر آرزوئین اپنی یعنی جو چیز اونکی خواہش کے موافق
ہے یا جھوٹے وعدے جو اپنے عالمون سے سنتے ہین کہ بہشت اونھین کے واسطے خاص ہوگی اور اونکے باپ دادا اونکی شفاعت
کرینگے وَاِنْ هُمْ اور نہین ہین وہ اِلَّا يَظُنُّوْنَ مگر یہ کہ گمان کرتے ہین اور یقین نہین جانتے فَوَيْلٌ پس عذاب سخت ہے لِّلَّذِيْنَ
واسطے اون لوگون کے ہے جو يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ لکھتے ہین کتاب تحریف کی ہوئی بِاَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھون سے یعنی خود ہی لکھتے ہین
اور دوسرے سے نہین لکھاتے ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ پھر کہتے ہین کہ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یہ لکھا ہوا نزدیک سے ہے اللہ کے اور ایسا کیون کرتے ہین
لِيَشْتَرُوْا بِهٖ تاکہ مول لین رشوت لینے کے ذریعہ سے یعنی اوس تحریف کیے ہوئے کے بدلے لینا چاہتے ہین ثَمَنًا قَلِيْلًا قیمت تھوڑی سی
یعنی علمای یہود نے رشوت لینے کے ذریعہ سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو یہ صفتین توریت مین تھین کہ وہ مرد خوبصورت
گھونگھر والے بالون والا گندم گون سیاہ چشم میانہ قد ہوگا ان صفتون کو بدلکر لکھدیا کہ پیغمبر آخر الزمان ایک شخص ہوگا دراز قد نیلی آنکھون کا
سفید کھال والا سیدھے بال والا کانا اور یہ دجال کی صورت ہے اور اپنے عوام الناس سے کہا کہ توریت مین جسکا وعدہ ہے وہ یہ پیغمبر نہین ہے فَوَيْلٌ
لَّهُمْ پس وائے ہے اونکو مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ اوس چیز کے سبب سے جو لکھی اور بدل دی اونکے ہاتھون نے وَوَيْلٌ لَّهُمْ اور دوسری بار وائے ہے اونپر
مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ اوس چیز کے سبب سے جو کماتے ہین رشوت اور حرام خوری کرتے ہین وَقَالُوْا اور کہا یہود نے اپنے زعم پر لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ
ہمین نہ چھوئیگی دوزخ کی آگ اور ہمکو نہ پہونچیگی اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً مگر چند روز گنتی کے کہ وہ سات دن ہین ہر دن ہزار برس کے برابر کہ وہی سات ہزار برس
دنیا کی عمر ہے یا چالیس دن کہ اتنے ہی دنون ہماری قوم نے گوسالہ پرستی کی ہے قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو کہ اَتَّخَذْتُمْ کیا لیا ہے تمنے عِنْدَ اللّٰهِ

پاس سے خدا کے عَهْدًا کوئی عہد و پیمان کہ جو کچھ تم کہتے ہو اوس سے زیادہ وہ تم پر عذاب نہ کریگا اور اگر ایسا وعدہ ہو فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ
عَهْدَهٗٓ تو خلاف نہ کریگا اللہ اپنا وعدہ اَمْ تَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہو اور افترا کرتے ہو عَلَى اللّٰهِ خدا پر مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
جو کچھ نہیں جانتے ہو بَلٰى ایسا نہیں ہو جو یہ کہتے ہین بلکہ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً جو کوئی برائی کرے یعنی شرک کرنے لگے وَّاَحَاطَتْ بِهٖ
اور گھیرلے اوسے خَطِيْٓــئَتُهٗ گناہ اوسکا یعنی گناہ اوسپر غالب ہوجائے یہانتک کہ وہ کفر ہی پر مرے فَاُولٰۗىِٕكَ تو وہ گروہ مشرکون کے
اَصْحٰبُ النَّارِ اہل دوزخ اور دوزخ مین رہنے والے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ اوس آگ مین ہمیشہ رہنے والے ہین وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اوس چیز کا جو اوسکے پاس سے آئی ہو وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے اور پاکیزہ
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ وہ لوگ اہل جنت اور جنت کے مستحق ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ جنت مین ہمیشہ ع ۹ ۱۱
رہنے والے ہین اونکے سوا اور کوئی نہیں وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کرو تم جب لیا ہمنے یعنی توریت مین مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
عہد اور اقرار یعقوب کے بیٹونکا اور کہا ہمنے کہ لَا تَعْبُدُوْنَ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰهَ مگر اللہ کو کہ عبادت کے لائق وہی ہے
وَبِالْوَالِدَيْنِ اور نیکی کرو ماں باپکے ساتھ اِحْسَانًا احسان کرکے وَّذِي الْقُرْبٰى اور اپنون کی نسبت وَالْيَتٰمٰى
اور یتیمون کے ساتھ وَالْمَسٰكِيْنِ اور محتاجون سے وَقُوْلُوْا اور کہو لِلنَّاسِ عوام الناس کو حُسْنًا ایسی بات جسمین
بھلائی ہو یا لوگون سے ایسی بات کرو کہ تمسے باتین کرنے کو اونکا جی چاہے وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور نماز قائم رکھو
اوسکی شرطون کے ساتھ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ اوسطرح جیسا ہمنے حکم کیا ہو ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر منہ پھیر لیا تمنے اس
عہد و پیمان کے بعد اور قول و قرار سے پھر گئے اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ مگر تھوڑے تم مین سے اس سے اونکے اگلے لوگ مراد ہین جو شریعت
توریت پر ثابت قدم رہے وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ حالانکہ تم انکار کرنے والے ہو توریت کے اون احکام سے جو محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے باب مین صادر ہوتے وَاِذْ اَخَذْنَا اور اوسے بھی یاد کرو کہ لیا ہمنے مِيْثَاقَكُمْ
عہد و پیمان تمہارے اگلے لوگون سے اور اوسمین ہمنے عہد باندھا کہ لَا تَسْفِكُوْنَ نہ گراؤ دِمَاۗءَكُمْ خون اپنے قرابت والون اور
اپنے دینی بھائیون کا وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور نہ نکالدو اپنے لوگون کو ظلم کرکے مِّنْ دِيَارِكُمْ اپنے گھرون سے اور دوسرا
عہد یہ تھا کہ بنی اسرائیل کے قیدیون کو روپیہ دیکر لے لو ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ پھر اقرار کیا تمنے یعنی قبول کرلیا وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ اور
تم اے مدینہ کے یہود گواہ ہو کہ تمہارے باپ دادا نے یہ عہد کیا ہو ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ پھر تم وہ گروہ ہو کہ عہد و پیمان توڑکر تَقْتُلُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ قتل کرتے ہو اپنے لوگون کو وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا اور نکالدیتے ہو ایک گروہ کو مِّنْكُمْ اپنی قوم مین سے مِّنْ دِيَارِهِمْ
اونکے گھرون سے تَظٰهَرُوْنَ پشت پناہ ہوئے ہو عَلَيْهِمْ اوپر اوس قوم کے جو تمسے مغلوب ہو گئی ہو بِالْاِثْمِ گناہ کے ساتھ
وَالْعُدْوَانِ اور زیادہ طلبی اور تعدی کے ساتھ مدینہ مین یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ دوسرا نضیر کہ باہم کشت و خون کیا کرتے اور
ہجرت کے قبل مشرکون کے بھی دو قبیلے تھے ایک اوس دوسرا خزرج بنی قریظہ اوس کے ساتھ ملگئے اور بنی نضیر نے خزرج کے ساتھ اتفاق کرلیا اور یہود کے
ہر فرقے اپنے شریک کی اعانت سے دوسرے فرقہ کے ساتھ قتال کرنے اور غالب ہونے کے بعد اونکے مکان خراب کرنے مین کوشش کرتے

حتی کہ قوم مغلوب جلا وطن ہوجاتی اور جب کوئی قید ہوجاتا تو متفق ہو کر فدیہ دیتے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ یَّاْتُوْكُمْ
اور اگر تمھارے پاس آتے ہین اُسٰرٰی بنی اسرائیل کے قیدی تُفٰدُوْهُمْ تو اونھین فدیہ دیتے ہو یعنی دوسرے قیدی سے بدل دیتے
ہو وَهُوَ مُحَرَّمٌ یہ آیت ماقبل سے علاقہ رکھتی ہے یعنی اپنی قوم کو اونکے گھرون سے تمنے نکالدیا حالانکہ حرام کیا گیا ہے عَلَیْكُمْ
تمپر قول و قرار کی روسے اِخْرَاجُهُمْ نکالدینا اونکا اَفَتُؤْمِنُوْنَ کیا ایمان لاتے ہو بِبَعْضِ الْكِتٰبِ ساتھ ایک ٹکڑے کے
احکام توریت مین سے کہ وہ قیدیون کا فدیہ ہے وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ اور کافر ہوتے ہو دوسرے ٹکڑے کے ساتھ کہ وہ قتل اور اخراج ہے
فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ پھر کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کرے ذٰلِكَ ایسی عہد شکنی اور نافرمانی مِنْكُمْ تم مین سے کہ یہود ہو تم
اِلَّا خِزْیٌ مگر ذلت اور رسوائی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین کہ وہ بنی قریظہ کا قتل ہے اور بنی نضیر کو نکالدینا
وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور قیامت کے دن یُرَدُّوْنَ پھیرے جائینگے حشر کے مقام سے اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ سخت ترین عذاب
کی طرف کہ وہ دوزخ کا عذاب ہے اور اوسکی شدت کی ایک علامت ہمیشگی ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ اور اللہ تعالیٰ غافل نہین ہے عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو عہد شکن لوگ کرتے ہین بکرنے یعملون غائب کا صیغہ پڑھا ہے اوسکے موافق یہ تفسیر ہوئی اور
حفص نے خطاب کے ساتھ پڑھا ہے اور مخاطب بھی یہود ہین یا عام خطاب ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یہ گروہ وہ ہے کہ بیوقوفی
سے اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا مول لیا اور بدلا کیا ہے ناچیز زندگی دنیا کو بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے یعنی اوسکی
نعمت بے زوال کے ساتھ فَلَا یُخَفَّفُ پس ہلکا کیا جائیگا عَنْهُمُ الْعَذَابُ اونسے عذاب دنیا مین جزیہ کم کرنے کے
سبب سے اور نہ آخرت مین آتش دوزخ سے نکلنے کے سبب سے وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہ وہ ہونگے کہ مدد دیے جائین ع
دنیا مین اونسے آفتین دفع کرکے اور نہ محشر مین عذاب کم کرکے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى اور تحقیق کہ عطا کی ہمنے موسیٰ کو
الْكِتٰبَ توریت وَقَفَّیْنَا اور پیچھے لائے ہم مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ بعد اوسکے رسول جیسے یوشع داؤد سلیمان الیاس
زکریا یحییٰ علیہم السلام وَاٰتَیْنَا عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ اور عطا کین ہمنے عیسیٰ کو کہ مریم کا بیٹا تھا الْبَیِّنٰتِ نشانیان صاف صاف
اور معجزے کھلے ہوئے جیسے غیب کی خبر دینا اور مُردون کو زندہ کرنا وَاَیَّدْنٰهُ اور زور کردیا ہمنے اور قوت دی ہمنے اوسے بِرُوْحِ الْقُدُسِ
ساتھ جان پاکیزہ کے یا جبرئیل کے سبب سے کہ ہر وقت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس رہتے تھے یا اسم اعظم کے باعث سے کہ اوسکی
برکت سے مُردہ زندہ ہوجاتا تھا یا انجیل کے سبب سے کہ دل کی تازگی اور جان کی زندگی اوسکی وجہ سے پاتے رباعی دل تازگی
از حسن کلامت دارد + جان زندگی از سماع نامت دارد + ہر جا کہ دل واقف اسرار بود + او نور صفائی ز پیامت دارد +
اَفَكُلَّمَا کیا جبکہ ہمارے پاس سے جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ آیا تمھارے پاس پیغمبر بِمَا لَا تَهْوٰۤى ساتھ اوس چیز کے کہ نہ چاہتے تھے
اَنْفُسُكُمُ جی تمھارے اوسکو اور اوسکی بات تمھاری خواہش اور مطلب کے موافق نہوئی تو اسْتَكْبَرْتُمْ تکبر کیا تمنے تعظیم نہ کی تمنے اور
گردن نہ جھکائی تمنے فَفَرِیْقًا كَذَّبْتُمْ پھر ایک گروہ کو اوسمین سے جھٹلایا تمنے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کو
وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ اور ایک گروہ قتل کرڈالا تمنے جیسے زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو وَقَالُوْا اور کہا یہود نے قُلُوْبُنَا غُلْفٌ

دل ہمارے غلاف مین ہین یعنی پردے مین ہین فہم سے اور محمدؐ کی بات ماننے سے باز رکھے گئے ہین یہ بات کہکر قرآن کے ساتھ ایمان لانے
اور ہمارے رسولؐ کی متابعت کرنے سے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناامید کردیتے تھے حق تعالی اون یہود کے کلام کو رد کرتا ہے یعنی ایسا
نہین ہے جیسا یہ کہتے ہین بَل لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بلکہ حق تعالی نے انکو راندا ہے اور مہربانی کی مدد اونسے پھیر لی ہے بِكُفْرِهِمْ اونکے کفر کے سبب سے
فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ○ پس تھوڑے نہین سے ایمان لاتے ہین جیسے عبداللہ بن سلام اور اونکے یار وَلَمَّا جَاءَهُمْ اور جبکہ آئی
اونکے پاس كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کتاب نزدیک سے خدا کے کہ وہ قرآن ہے مُصَدِّقٌ گواہ اور موافق لِّمَا مَعَهُمْ واسطے اوس کتاب کے
جو اونکے ساتھ ہے توحید اور نبوت اور حشر اور اوس چیز مین جو اصول دین سے ہے تو نہ اوسے قبول کیا نہ اوسپر ایمان لائے وَكَانُوا مِنْ
قَبْلُ حالانکہ تھے یہ کتاب نازل ہونے کے پہلے عاجزی کے وقت مین کہ يَسْتَفْتِحُونَ فتح اور نصرت چاہتے تھے اس کتاب کے سبب
اور اوس شخص کے باعث سے جسپر یہ کتاب نازل ہو جب عرب کے کفار یہود کو قتل کرنے کا قصد کرتے اور یہود تنگ ہو جاتے تو ہاتھ اوٹھاکر
کہتے کہ بار خدایا ہم تجھسے مدد چاہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے کہ وہ رسول آخر الزمان ہے عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا اون لوگون
جو کافر ہوئے ہین عرب کے مشرکون مین سے فَلَمَّا جَاءَهُمْ پھر جبکہ آیا اونکے پاس مَّا عَرَفُوا وہ شخص جسے وہ پہچان چکے تھے
كَفَرُوا بِهٖ کافر ہوگئے ساتھ اوسکے اسواسطے کہ اونھین یہ گمان تھا کہ نبی آخر الزمان بنی اسرائیل مین سے ہوگا چونکہ وہ بنی اسمٰعیل مین سے ہوئے تو اونکے
ساتھ یہود لوگ کافر ہوگئے اور اونکا ایمان نہ لائے فَلَعْنَةُ اللّٰهِ پس لعنت خدا کی عَلَى الْكٰفِرِينَ ○ کافرون پر کہ اونھون نے
اپنی پہچان کے موافق کام نہ کیا اور نبی آخر الزمان کے ساتھ دشمنی اختیار کرلی اسم ظاہر ضمیر کی جگہہ پر لانا اثبات ہے اونکے کفر کا بِئْسَمَا اشْتَرَوْا
بِهٖ بُری چیز ہے کہ اونھون نے بیچا اوس چیز کے ساتھ اَنْفُسَهُمْ حصہ اپنی جانون کا اور وہ کیا چیز ہے اَنْ يَّكْفُرُوا یہ کہ کافر ہوتے ہین
بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری ہے خدا نے اور وہ قرآن ہے بَغْيًا حسد کی جہت سے یعنی رشک کرتے تھے اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ ساتھ
اوسکے کہ اوتارے خدا مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے کہ وہ فضل کتاب اور وحی ہے عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ جس کسی پر کہ چاہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے
بندون مین سے جو اوسکے لائق ہو فَبَآءُوْ پس پھر گئے یہ لوگ بِغَضَبٍ بسبب غصہ خدا کے یا مستحق ہوگئے ایک غصہ کے عَلٰى غَضَبٍ
دوسرے غصہ پر ایک غصہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور انجیل کے انکار کے سبب سے تھا اور دوسرا غصہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور قرآن مجید کے انکار کے سبب سے ہوا وَلِلْكٰفِرِينَ اور واسطے کافرون کے عَذَابٌ مُّهِينٌ ○ عذاب ذلیل کرنے والا ہے وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہے یہود کو اٰمِنُوْا ایمان لاؤ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو خدا نے اوتاری یعنی انجیل اور قرآن تو
قَالُوْا نُؤْمِنُ کہتے ہین کہ ایمان لاتے ہین ہم بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری گئی ہمپر یعنی توریت وَيَكْفُرُوْنَ اور وہ کافر ہوتے ہین
بِمَا وَرَآءَهٗ ساتھ اوس چیز کے جو اونکی کتاب کے سوا ہے وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ چیز جو سوا ہے یعنی انجیل اور قرآن صحیح اور درست ہے مُصَدِّقًا
سچا رکھنے والا ہے لِّمَا مَعَهُمْ واسطے اوس کتاب کے جو اونکے ساتھ ہے اور اس جگہہ توریت کے ساتھ بھی یہود کا کفر لازم آتا ہے اسواسطے کہ اوس شے کا کفر جو کسی
دوسری چیز کے موافق ہو کفر ہو جائیگا دوسری چیز کا قُلْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس بات کے جواب مین جو وہ کہتے ہین کہ ہم توریت کا ایمان
رکھتے ہین کہ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ پھر کیون قتل کرتے تھے تم اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ اللہ کے پیغمبرون کو مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے اِنْ كُنْتُمْ اگر تھے تم

مُّؤْمِنِیْنَ ○ ایمان رکھنے والے توریت کے ساتھ وَلَقَدْ جَآءَکُمْ مُّوْسٰی اور البتہ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس موسیٰ بِالْبَیِّنٰتِ درست
نشانیون اور سچے پیغامون کے ساتھ کہ وہ احکام تختیون کے ہین یعنی حکم توریت اسواسطے کہ توریت تختیون مین نازل ہوئی تھی ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ پھر پکڑ لیا تمنے بچھڑے کو معبود مِنْ بَعْدِہٖ بعد جانے موسیٰ کے طور پر وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور تم ظلم کرنے والے
اپنی جانون پر وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کرو جب لیا ہمنے مِیْثَاقَکُمْ عہد و پیمان تمھارا وَرَفَعْنَا اور اوٹھایا ہمنے فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ
اوپر تمھارے پہاڑ جو طور ابن اسماعیل کی طرف منسوب تھا اور یہ پہاڑ فلسطین کے پہاڑون مین سے ہے اور فلسطین ملک روم کے شہرون
مین سے ایک شہر ہے خُذُوْا اور کہا ہمنے کہ لو مَآ اٰتَیْنٰکُمْ جو کچھ دیا ہمنے تمکو یعنی توریت کو بِقُوَّۃٍ درست ارادے اور نہایت
مضبوطی سے وَّاسْمَعُوْا اور سنو یعنی فرمان برداری کرو تو قَالُوْا کہا اونھون نے ظاہر مین سَمِعْنَا سُنا ہمنے اور قبول کیا
ہمنے اور پوشیدہ اپنے دل مین بولے وَعَصَیْنَا اور نافرمانی کی ہمنے یا سنا ہمنے کان سے اور نافرمانی کی دل سے وَاُشْرِبُوْا
اور پلائی گئی یعنی جمائی گئی فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ اونکے دلون مین گوسالہ کی محبت بِکُفْرِھِمْ اونکی ہٹ اور انکار کے سبب سے
قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُری چیز ہے وہ جو کچھ حکم کرتا ہے تمکو بِہٖۤ اِیْمَانُکُمْ ساتھ اوسکے
ایمان تمھارا اور وہ بری چیز کفر ہے قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ اگر ہو تم ایمان رکھنے والے
خدا کے ساتھ اسواسطے کہ اگر کوئی ایمان والا ہوتا ہے تو ایمان اوسے کفر کا حکم نہین کرتا اور یہود لوگ اس سب خرابی اور رسوائی کے ساتھ
کہتے تھے کہ بہشت ہماری جگہ ہوگی اور کسیکی نہین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے اس دعوی بیجا کے
جواب مین کہ اِنْ کَانَتْ اگر ہے تمھارے زعم مین لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ تمھارے ہی واسطے گھر آخرت کا اور نعمت جنت کی عِنْدَ اللّٰہِ
نزدیک خدا کے خَالِصَۃً پاکیزہ اور خاص مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا اور لوگون کے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو تم موت کی اِنْ
کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ بہشت خاص تمھارا ہی حق ہے اسواسطے کہ بے موت کے اوس گھر مین پہونچ سکوگے
محبوب حقیقی سے ملنے کے شوق کی علامتون مین سے ایک علامت موت کی آرزو ہے جو کوئی موت کا آرزومند زیادہ ہوتا ہے
محبوب ازلی سے ملنے کا اشتیاق زیادہ ہوتا ہے بیت مرگ ست کہ دوست را رساند بادوست ✢ آن کیست کہ او بمرگ شادان نبود ✢
وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا اور ہرگز آرزو نکرینگے موت کی یہود لوگ کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ بسبب اوسکے جو آگے بھیج چکے ہین
ہاتھ اونکے قتل انبیا اور تغییر نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ○ اور اللہ جاننے والا ہے
ظالمون اور جھوٹون کو وَلَتَجِدَنَّھُمْ اور البتہ پائیگا تو یہود کو اَحْرَصَ النَّاسِ لالچی لوگون سے عَلٰی حَیٰوۃٍ زندگی دنیا پر وَمِنَ الَّذِیْنَ
اَشْرَکُوْا اور اون لوگون سے بھی جنھون نے شرک کیا یعنی عرب کے کفار اور صحیح بہت یہ قول ہے کہ یہان پر مجوس مشرک مراد ہین سو اسواسطے کہ اونسے
زیادہ کسیکو دنیا مین زندگی پیاری نہین یَوَدُّ اَحَدُھُمْ دوست رکھتا ہے ایک انمین سے یعنی مجوس کہ لَوْ یُعَمَّرُ کاش عمر دیجائے
اَلْفَ سَنَۃٍ ہزار برس کی اور اسی سے مجوس کی دعا یہ ہے کہ جب باہم ملتے ہین تو کہتے ہین کہ ہزار برس تک جیتے رہو اور بعضے عالمون کے نزدیک اس
لفظ کا کہنا مکروہ ہے وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِہٖ اور نہین ہے کہ چھڑانے والا اوسکا ہو مِنَ الْعَذَابِ عذاب سے اَنْ یُّعَمَّرَ یہ کہ عمر دیجائے یعنی

مع
عند المتاخرین ۱۲

اونکی عمر دراز ہونا عذاب کو دفع نہین کرتا وَاللّٰهُ بَصِيرٌ اور خدا دیکھنے والا ہی بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ اوس کام کو جو یہود اور مجوس وغیرہ کرتے ہین اور ع ۱۰
بعضے یہود کہتے تھے کہ محمد کا دوست جبرئیل ہی وہی محمد پر وحی لاتا ہی اور ہمارے بزرگون کو جبرئیل سے بہت محنتین پہونچی ہین اور ہمارے باپ دادا پر اکثر بلا اور عذاب اوسیکے
واسطے سے نازل ہوے اگر اوسکی جگہ پر میکائیل ہوتا تو ہم ابوالقاسم کا ایمان لاتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
مَنْ كَانَ جو کوئی ہو عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ دشمن جبرئیل کا اور یہ نام عبرانی ہی یا سریانی اوسکے معنی ہین خدا کا بندہ اور خدا کی وحی کے خزانون کا
امانت دار تو جو کوئی اوسکا دشمن ہو اوس سے کہدو کہ غصہ کی آگ مین جل مرے فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ پس تحقیق کہ وہ اوتارتا ہی قرآن عَلَىٰ قَلْبِكَ
بِإِذْنِ اللّٰهِ تیرے دل پر حکم الٰہی سے کہ وہ قرآن مُصَدِّقًا تصدیق کرنے والا ہی لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطے اوس چیز کے کہ اوس سے
پہلے نازل ہوئی اور اب اونکے پاس ہی آسمانی کتابون مین سے جیسے توریت زبور وَهُدًى اور قرآن راہ دکھانے والا ہی برحق
وَبُشْرَىٰ اور خوشخبری دینے والا ہی لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ ایماندارون کو نجات اور درجات کی مَن كَانَ جو کوئی ہو عَدُوًّا لِّلّٰهِ
دشمن خدا کا وَمَلَائِكَتِهِ اور اوسکے فرشتون کا وَرُسُلِهِ اور اوسکے رسولون کا وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ اور ان دو مقرب فرشتون کا
فَإِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝ دشمن ہی کافرون کا کہ وہ فرشتون اور رسولون کے دشمن ہین وَلَقَدْ أَنزَلْنَا
إِلَيْكَ اور البتہ بھیجین ہمنے تیری طرف آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ نشانیان کھلی ہوئی یا صحیح اور درست آیتین یعنی قرآن وَمَا يَكْفُرُ بِهَا اور
کافر نہین ہوتے ان آیتون کے ساتھ إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ مگر خدا سے باہر ہوجانے والے أَوَكُلَّمَا کیا جبکہ یہود نے عَاهَدُوا
عہد کیا عَهْدًا عہد نَّبَذَهُ توڑ ڈالا اوسے فَرِيقٌ مِّنْهُم ایک گروہ نے اونمین سے بَلْ أَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت اونمین سے لَا يُؤْمِنُونَ ۝
نہین ایمان لاتے ساتھ توریت کے وَلَمَّا جَاءَهُمْ اور جبکہ آیا اونکے پاس رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللّٰهِ رسول خدا کے پاس سے یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مُصَدِّقٌ سچا رکھنے والا لِّمَا مَعَهُمْ توریت کو کہ اونکے ساتھ ہی نَبَذَ فَرِيقٌ پھینک دی ایک گروہ نے مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
اون لوگون مین سے کہ عطا کیے گئے ہین توریت یعنی اونکے عالمون نے ڈالدیا كِتَابَ اللّٰهِ توریت کو یا قرآن کو وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ پیچھے پیٹھون اپنی کے
كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ علما لَا يَعْلَمُونَ ۝ جانتے ہی نہین کہ وہ اللہ کا کلام ہی اور محمد رسول ہین اللہ کے وَاتَّبَعُوا اور پیروی کی ان یہود نے
مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ اوس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیطان عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ بیچ زمانے بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور
وہ چیز اسطرح پر تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے مین شیطانون نے سونگ کے شعبدے کہانت کی نیرنگیون سے ملا کر لکھے تھے اور رذیل اور جاہل لوگون مین
وہ شعبدے شائع ہوگئے تھے حضرت سلیمان کو یہ حال معلوم ہوا وہ لکھے ہوے شعبدے منگائے لوگ لے آئے آپنے ایک صندوق مین مقفل کرکے
اپنے تخت کے نیچے دفن کردیے حضرت سلیمان کے انتقال کے بعد شیطان اوسے تخت کے نیچے سے نکال لائے اور یہ ظاہر کیا کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام اوسی سحر اور شعبدون کے سبب سے بادشاہی کرتے تھے بعد اوسکے یہود سلیمان علیہ السلام کو جادوگر کہنے لگے حق سبحانہ تعالیٰ نے اونھین بری الذمہ کرنے کو
فرمایا کہ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ اور ہرگز کافر نہین ہوا سلیمان یعنی سلیمان نے کوئی جادو نہین کیا وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ اور لیکن شیطان اوسکے زمانے مین كَفَرُوا
کافر ہوگئے يُعَلِّمُونَ النَّاسَ سکھاتے تھے لوگون کو السِّحْرَ جادو وَمَا أُنزِلَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اوس چیز کی
جو اوتاری گئی سحر کی قسم سے عَلَى الْمَلَكَيْنِ اوپر دو فرشتون کے بِبَابِلَ بیچ شہر بابل کے هَارُوتَ وَمَارُوتَ یہ اون دونون فرشتون کے

نام ہین یہ دونون فرشتے گنہگار آدمیون پر طعن کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ آدمی نفس اور خواہش کا پابند ہی جو آدمیون کی حالت ہی
اگر تمھاری بھی ویسی حالت ہوتی تو اونکے افعال سے بدتر افعال تمسے ممکن ہوتے ان دونون فرشتون نے تعجب کیا حق تعالیٰ نے نفس
بشری اونکو دیا اور خلق پر حکومت کرنے کو زمین پر بھیجا بیچ مین پڑا کر ایک عورت پر کہ زہرہ اوسکا نام تھا عاشق ہوگئے اور شراب خواری کے
سبب سے قتل ناحق اور بت پرستی پر قدم مارا حق تعالیٰ نے اونھین آسمان پر چڑھنے سے منع کردیا اور اسی جہان مین اونپر عذاب مقرر ہوگیا
اب چاہ بابل مین سر کے بالون سے لٹکے ہوئے ہین اور عذاب اونپر ہورہا ہی اور اونپر سحر نازل کرنا اسوجہ سے تھا کہ اوس زمانہ مین ساحر لوگ نبوت کا
دعویٰ کرتے تھے تو اون دونون فرشتون کے زمانہ حکومت مین جب اونسے گناہ سرزد نہوا تھا حق تعالیٰ نے یہ علم اونپر اوتارا بعضے کہتے ہین کہ
الہام کے طور پر اونھین اس علم کی کیفیت بتادی تاکہ زیرک لوگون کی ایک جماعت کو تعلیم کردین وہ سحر کی کیفیت اور حقیقت سے مطلع ہوکر
اون لوگون کا مقابلہ اور معارضہ کرین جو نبوت کا جھوٹا دعوی کرتے ہین وَمَا يُعَلِّمٰنِ اور نہین سکھاتے ہین یہ دونون فرشتے
اب کہ کوئین مین ہین مِنْ اَحَدٍ کسی ایک کو بھی حَتّٰى يَقُوْلَآ اسوقت تک کہ کہتے ہین سکھانے سے پہلے اوسکو کہ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ
نہین ہین ہم مگر خلق کی آزمائش خدا کی طرف سے فَلَا تَكْفُرْ پس تو نہ کافر ہوجا یا اعتقاد کرکے کہ جادو کرنے سے کچھ گناہ نہین ہوتا
فَيَتَعَلَّمُوْنَ پھر سیکھتے ہین مِنْهُمَا اون دونون فرشتون سے مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ وہ چیز کہ جدائی ڈالدیتے ہین سبب اوسکے
بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ درمیان مرد اور عورت کے وَمَا هُمْ اور نہین ہین جادوگر بِضَآرِّيْنَ بِهٖ ضرر پہونچانے والے سحر کے
سبب سے مِنْ اَحَدٍ کسیکو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھ حکم خدا کے وَيَتَعَلَّمُوْنَ اور سیکھاتے ہین مَا يَضُرُّهُمْ وہ چیز جو ضرر
پہونچائے اونھین وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور نفع نہ پہونچائے اونھین وَلَقَدْ عَلِمُوْا اور البتہ خوب جانا یہودنے لَمَنِ اشْتَرٰىهُ
اوس شخص کو جو جادو مول لے یعنی سیکھے اور کام مین لائے مَا لَهٗ نہین ہی واسطے اوسکے فِي الْاٰخِرَةِ بیچ آخرت کے مِنْ خَلَاقٍ
حصہ نیکی سے وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اور بری چیز ہی کہ وہ بیچ لین اونھون نے ساتھ اوسکے اَنْفُسَهُمْ اپنی جانین یعنی سحر کو اختیار کیا
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہین وہ کہ جانتے ہین اس نفع کے نقصان کو وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اور اگر یہ یہود لوگ ایمان لاتے
ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَاتَّقَوْا اور پرہیز کرتے سحر اور یہودی پن سے تو جزا پاتے اور ظاہر ہی کہ لَمَثُوْبَةٌ البتہ جو جزا کہ پاتے
ع ۱۲ ۷ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ پاس سے خدا کے خَيْرٌ وہ بہتر ہی اس رشوت سے جو پیغمبر آخر الزمان کی تعریف چھپانے کی بابت لیتے ہین لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
اگر ہوتے جانتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا مت کہو تم راعنا کا لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتین کرنے
کے وقت اسواسطے کہ یہود تمھاری بات کو سنکر آنحضرت کو یہ کلمہ کہتے ہین اور یہ لفظ اونکی زبان مین سخت گالی ہی اور مسلمان لوگ اس معنی پر راعنا کا لفظ
کہتے تھے کہ یارسول اللہ ہماری باتون کی مراعات کیجیے یعنی ہماری باتین متوجہ ہوکر سُنیے حق تعالیٰ نے مسلمانون سے فرمایا کہ تم یہ کلمہ کہا کرو
وَقُوْلُوا انْظُرْنَا اور کہو انظرنا یعنی یارسول اللہ ہماری طرف دیکھیے وَاسْمَعُوْا اور سنو تم خدا کا حکم کان لگا کر قبول کرنے کی نیت سے
وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور واسطے کافرون کے یعنی اون لوگون کے واسطے جو مذمت کی راہ سے یہ کلمہ کہتے ہین عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دکھ دینے والا ہی کہ
ہرگز تمام ہی نہوگا مَا يَوَدُّ دوست نہین رکھتے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جنھون نے حق بات چھپائی ہی مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب مین سے

یعنی یہود وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ مشرک لوگ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ اس بات کو کہ نازل کیجائے تم پر مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ کوئی نیکی تمہارے رب کے پاس سے نیکی سے وحی اور قرآن مجید مراد ہے جسمین سب نیکیان جمع ہین یعنی یہود یہ نہ چاہتے تھے کہ نبوت حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے جاتی رہے اور مشرکون کی یہ خواہش تھی کہ ولید مغیرہ یا نعیم سقفی کو پیغمبری ملے وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ اور اللہ خصوصیت دیتا ہے بِرَحْمَتِهٖ اپنی نبوت اور وحی کے ساتھ مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ صاحب فضل عظیم کا ہے جسپر فضل کرنا چاہا اوسے نبوت دیدی اور فضل کی صفت جو عظمت کے ساتھ لائی گئی اسمین اس طرف اشارہ ہے بیت فضل او فضلیست افزون از عدد لطف و لطفیست بیرون از شمار + مَا نَنْسَخْ جو کچھ منسوخ کردیا ہمنے مِنْ اٰيَةٍ آیات قرآنی سے خلق کی مصلحتونکے موافق یا زمانہ کا حال دیکھکر اَوْ نُنْسِهَا یا بھلا دیتے ہین ہم اوسے اور دلون سے نکال لیتے ہین نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ لاتے ہین ہم بہتر اوس منسوخ کی ہوئی آیت سے جیسے دس کافرون کے ساتھ ایک غازی کا مقابلہ منسوخ کردیا اور دو کافرون کے ساتھ مقرر کیا اَوْ مِثْلِهَا یا لاتے ہین ہم اوس منسوخ کی ہوئی آیت کے مثل نفع اور ثواب مین رعایت مصلحت کے ساتھ جیسے قبلہ کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھیر دینا اَلَمْ تَعْلَمْ کیا نہین جانتا ہے تو یہ خطاب اون لوگون کی طرف ہے جو منسوخ ہوجانے کے منکر تھے یہود لوگ آیت کے منسوخ ہوجانے پر جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ منسوخ کردینا پشیمانی ہے اور پشیمانی خدا کو روا نہین اور احکام منسوخ کردینے مین جو حکمت الٰہی اور مصلحت بادشاہی ہے اوس سے غافل اور بیخبر تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے منکر جھگڑالو کیا تو یہ نہین جانتا کہ اَنَّ اللّٰهَ کہ بیشک اللہ تعالیٰ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر محو اور اثبات اور منسوخ کرنے اور نیا حکم لکھنے مین سے قَدِيْرٌ قادر ہے کمال درجہ پر اَلَمْ تَعْلَمْ کیا نہین جانا تونے اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا بیشک لَهٗ اوسیکے واسطے ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمین کی پس جو کچھ چاہے کرے وَمَا لَكُمْ اور نہین ہے واسطے تمہارے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ اوس سے تمکو فائدہ پہونچے وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ کوئی یار کہ تمسے ضرر کو دور کرے اَمْ تُرِيْدُوْنَ کیا چاہتے ہو تم اَنْ تَسْئَلُوْا یہ کہ سوال کرو رَسُوْلَكُمْ پیغمبر اپنے سے كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسیٰ مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یہود لوگ کہتے تھے کہ جسطرح موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ کتاب لائے تھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی چاہیے کہ اوسیطرح ایک ہی بار کتاب لے آئین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے یہود تم بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ویسے ہی متعصبانہ سوال کیا چاہتے ہو جیسے تمہارے باپ دادے موسیٰ علیہ السلام سے چاہتے تھے وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ اور جو شخص بدلے کفر کو ساتھ ایمان کے یعنی کفر کو ایمان پر فوقیت دیکر قبول کرے فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق کہ وہ گمراہ ہوگیا ہے سَوَآءَ السَّبِيْلِ سیدھی راہ سے وَدَّ كَثِيْرٌ دوست رکھتے ہین بہتیرے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت مین سے جیسے فنحاص بن عازورا کہ اونمین بڑا عقلمند تھا اور اوسکے سوا اور احبار لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ یہ کہ پھیر دین تمکو یہان حذیفہ یمان اور عمار یاسر مراد ہین کہ فنحاص اور اوسکے یار انسے کہتے تھے کہ تم یہودی ہوجاؤ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہود لوگ چاہتے ہین کہ تمہین پھیر دین مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ بعد تمہارے ایمان کے كُفَّارًا کافر حَسَدًا حسد کی راہ سے مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ نزدیک سے اپنے جیون کے یعنی یہ حسد اونکی طبیعتون کی خواہش سے ہے کسیکے کہنے سے نہین مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر ہوگئی لَهُمُ الْحَقُّ اونکو وہ چیز جو راست اور درست ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی رسالت اور قرآن شریف کی حقیت اور دین اسلام کی صحت فَاعْفُوْا پس درگذر کرو ای مسلمانو اور انکے ساتھ قتال کرنا چھوڑ دو وَاصْفَحُوْا
اور منھ پھیر لو انکی طرف سے حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ یہانتک کہ لائے خدا حکم اپنا کہ وہ حکم ہے قتال کا یا حکم ہے جزیہ کا اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ سب چیزون پر عذاب کرنے اور انتقام لینے سے قَدِیْرٌ قادر ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم رکھو تم نماز وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ثلث
اور دو تم زکوۃ مال کی وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ پہلے بھیجا ہے تمنے لِاَنْفُسِکُمْ واسطے اپنے مِّنْ خَیْرٍ دنیا کے مال مین سے
صدقون اور نفقون کی راہ سے اور خیرات کی قسمون سے تَجِدُوْہُ پاؤگے تم اوسے لکھا ہوا عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک خدا کے یا اوسکا
ثواب خدا کے پاس پاؤگے اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خیر اور صدقے سے دیکھنے والا ہے
وَقَالُوْا اور کہا یہود یا نصاری نے لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ ہرگز نہ جائیگا جنت مین اِلَّا مَنْ کَانَ مگر وہ شخص جو ہو ھُوْدًا یہودی
اَوْ نَصٰرٰی یا نصرانی یعنی یہود نے کہا کہ جنت مین یہود ہی جائینگے اور نصرانیون نے کہا کہ جنت مین نصاری ہی جائینگے تِلْکَ
یہ دعوی دونون گروہ کا اَمَانِیُّھُمْ آرزوئین باطل اونکی ہین قُلْ ھَاتُوْا کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاؤ تم بُرْھَانَکُمْ
دلیل اپنی اس دعوے پر اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے اپنے قول مین بَلٰی ایسا نہین ہے جو یہ کہتے ہین بلکہ مَنْ اَسْلَمَ
جسنے سونپ دیا وَجْھَہٗ لِلّٰہِ بالکل آپکو خدا کی عبادت کے واسطے وَھُوَ مُحْسِنٌ اور وہ نیکی کرنیوالا ہے افعال اور اقوال مین
فَلَہٗ اَجْرُہٗ تو اوسکے واسطے ہے اجر اوسکے کام کا عِنْدَ رَبِّہٖ اوسکے رب کے پاس وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ اور کچھ خوف نہوگا اونپر اونکا
اجر فوت ہونے سے وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اوس اجر کے زائل ہونے سے نصاری بنی نجران کا ایک گروہ مدینہ مین ۱۳ ع ۹
آیا اور روساء یہود کے ساتھ مناظرہ کرنے لگا ہر فرقہ نے دوسرے کا دین باطل کرنے مین غایت درجہ کوشش کی تو حق تعالی نے یہ آیت نازل
فرمائی کہ وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ اور کہا یہود نے لَیْسَتِ النَّصٰرٰی نہین ہے نصاری کا گروہ عَلٰی شَیْءٍ اوپر کسی چیز کے دین حق سے
وَقَالَتِ النَّصٰرٰی اور کہا نصاری نے لَیْسَتِ الْیَھُوْدُ نہین ہین یہود عَلٰی شَیْءٍ اوپر کسی چیز کے دین سے کہ معتد بہ ہو وَّھُمْ حالانکہ وہ سب
یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ پڑھتے ہین کتاب الٰہی کو یعنی یہود توریت سے جانتے ہین کہ خدا کے واسطے زن اور فرزند ثابت کرنے کی وجہ سے نصاری
باطل پر ہین اور نصاری انجیل مین پڑھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور توریت سے انکار کرنے کے سبب سے یہود کافر ہین کَذٰلِکَ جیسا کہ
کہتے ہین قَالَ الَّذِیْنَ کہا اون لوگون نے جو لَا یَعْلَمُوْنَ کچھ نہین جانتے اور اہل کتاب نہین ہین جیسے مجوس اور عرب کے مشرک مِثْلَ قَوْلِھِمْ
مانند قول یہود اور نصاری کے یعنی کفار نے بھی انکے باب مین یہی کہا کہ یہود و نصاری حق پر نہین ہین فَاللّٰہُ یَحْکُمُ پس خدا حکم کریگا
بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ درمیان اونکے دن قیامت کے فِیْمَا کَانُوْا اوس چیز مین کہ ہین وہ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اوسمین اختلاف
کرتے حق اور باطل سے وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہے بڑا ظالم مِمَّنْ مَّنَعَ اوس شخص سے جسنے باز رکھا مَسٰجِدَ اللّٰہِ مسجدون کو
اللہ کی اَنْ یُّذْکَرَ یہ کہ ذکر کیا جائے فِیْھَا اسْمُہٗ بیچ اوس جگہ کے نام خدا کا یعنی نہ چھوڑا کہ مسجدون مین خدا کو یاد کرین
اور عبادت مین مشغول ہون وَسَعٰی اور کوشش کی بیچ فِیْ خَرَابِھَا مسجدون کے ویران کرنے مین جو شخص بخت نصر بابلی
تھا یا ططلوس رومی کہ اوسنے بیت المقدس کو خراب کیا اور احبار کو قتل کر ڈالا حق تعالی نے ایک مسجد کو لفظ جمع سے اوسکی تعظیم کے واسطے

ذکر کیا یا اسواسطے کہ سجدہ کی جگہ ہونے کے سبب سے اوسکا ہر ہر موضع ایک ایک مسجد ہر اُولٰٓئِكَ جس گروہ نے یاد الٰہی سے منع اور مسجد
خراب کرنے مین کوشش کی مَا كَانَ لَهُمْ نہین ہر اون لوگون کے واسطے اور نہین لائق ہر اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ یہ داخل ہون اون
مسجدون مین اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۵ؕ مگر ڈرتے ہوئے اور یہ صورت حکومت اسلام کے زمانہ مین ہر کہ نصاریٰ کو مسلمانون کے خوف سے مسجد قصیٰ
مین جانیکی قوت نہین لَهُمْ نصاریٰ کو ہر فِي الدُّنْيَا اس جہان مین خِزْيٌ رسوائی اور ذلت اور جزیہ دینا وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور واسطے
اونکے ہر اوس جہان مین عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ عذاب بڑا وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہر الْمَشْرِقُ آفتاب نکلنے کی جگہ وَالْمَغْرِبُ ق
اور آفتاب غروب ہونے کی جگہہ لکھا ہر کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکریون سے ایک گروہ نے ایک رات ابر اور تاریکی کی
وجہ سے قبلہ کی سمت مین اختلاف کیا ہر ایک نے خوب غور اور فکر کرکے اپنے واسطے ایک ایک محراب بنائی جب روشنی ہوئی تو اونکی محرابون
کے رخ قبلہ کی طرف سے پھرے ہوئے تھے وہ لوگ جب مدینہ منورہ مین پہونچے تو اونھون نے نماز قضا کرنے کے واسطے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے فتویٰ چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب خوب غور و فکر کرچکے ہو تو نماز اعادہ کرنے کی کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ حقیقت مین سب طرفین
خدا ہی کی ہین فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا پھر جدھر منھ کرو تم فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ تو وہین منھ خدا کا ہر یعنی وہی اوسکی عبادت کا رخ ہر اور
محققون نے اس آیت مین نکتہ لکھا ہر کہ زبان عالی بیان سے حضرت حقائق مرتبت ولایت منقبت ان ابیات مین اوس نکتہ کی طرف
اشارہ فرماتے ہین مثنوی از نبی اَيْنَمَا تُوَلُّوْا خوان * ثم وجہ اللہش متمم دان * یعنی آنسو کہ روی قصد آری * تا حق بندگیش بگزاری *
وجہ حق کان بود حقیقت او * باشد آنجا بسوی او کن رو * ہیچ جا را نکرد استثنا * پس بود عین حق عیان ہمہ جا * عارف حق شناس را باید
کہ بہر سوی دیدہ بکشاید * بیند آنجا جمال حق پیدا * یکسلد از جمال حق قطعا * اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ وَاسِعٌ بڑا مغفرت کرنے والا اور بہت بخشش کرنیوالا
عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہر مسلمانون کی مصلحتین وَقَالُوا اور کہا یہود اور نصاریٰ مین سے بیباک لوگون نے کہ اتَّخَذَ اللّٰهُ رکھتا ہر
خدا وَلَدًا بیٹا یعنی عزیر اور مسیح سُبْحٰنَهٗ پاکی اور بے عیبی اوسکے واسطے ہر بَلْ ایسا نہین جو یہ کہتے ہین بلکہ لَّهٗ اوسکے واسطے ہر
مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہر وَالْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہر اور جب اہل آسمان و زمین سب اوسکے مملوک اور اوسکے
پرورش کیے ہوئے ہین تو عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام اوسکے بیٹے نہین ہوسکتے اسواسطے کہ بیٹا باپ ہی کی جنس سے ہوتا ہر مالک سے مملوک
کہان پیدا ہوسکتا ہر كُلٌّ جو کچھ زمین و آسمان مین ہر لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○ واسطے اوسکے فرمان دار ہین یعنی اوسکی قدرت کے تحت تصرف مین مغلوب ہین
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہر آسمانون اور زمین کا وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا اور جب چاہتا ہر یا مقرر کرتا ہر کوئی کام فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ تو سوا اسکے اور کچھ نہین کہ کہتا ہر اوسے کہ كُنْ ہو فَيَكُوْنُ ○ تو وہ ہوجاتا ہر وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہا اون لوگون نے جو
لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے خدا کو اور علم نہین پڑھے ہین جیسے مکے کے مشرک لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ کہ اگر ہمین توحید کی طرف بلاتا ہر تو ہم سے کیون نہین
بات کرتا خدا ہمسے اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ یا ہم مین سے کسیکے پاس کوئی پیام کیون نہین آتا كَذٰلِكَ جیسا کہ یہ مشرک کہتے ہین قَالَ الَّذِيْنَ
کہا اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے یہود اور نصاریٰ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ مانند اونکی بات کے اور معجزے ظاہر ہونے
کے بعد انبیا علیہم السلام سے گستاخانہ کلام کیا تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ایک دوسرے کے مشابہ ہین دل کافرون

اور منکرون اہل کتاب کے سختی مین اور دشمنی اور ناصفائی کی راہ سے سوال کرنے مین قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ تحقیق کہ بیان کین ہمنے نشانیان
توحید اور نبوت کی لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو یقین کا طالب ہو اور سکے واسطے نہین جو تردد کا تابع ہو اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
بیشک ہمنے بھیجا تمھین ای محمد بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور درستی کے اور بعضون نے کہا ہر کہ مع الحق یعنی ساتھ قرآن یا دین اسلام کے
بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا مسلمانون کو وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا کافرون کو وَّلَا تُسْـَٔلُ اور نہ پوچھے جاوگے تم قیامت
کے دن عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○ اون لوگون مین سے جو اہل جحیم ہین جحیم جلانے والی آگ ہر جسمین بہت شعلے اوٹھتے ہون ایکدن
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ بات نکلی کہ اگر حق تعالی یہود پر عذاب کے دروازون مین سے کوئی دروازہ
کھولے اور اپنے غضب کا اثر اونھین دکھائے تو غالب ہر کہ عذاب دردناک کے خوف سے وہ سیدھی راہ پر آجائین تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ یہ اصحاب الجحیم ہین اور ہم تمسے ای محمد یہ نہ پوچھینگے کہ یہ کیون ایمان نہ لائے وحی پہونچا دینا اور رسالت ظاہر کردینا تمھارے
ذمہ پر ہر اور اون گمراہون کا حساب ہمارے ذمے ہر وَلَنْ تَرْضٰى اور ہرگز خوش نہونگے عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى
تمسے یہود اور نصاری حَتّٰى تَتَّبِعَ یہانتک کہ پیروی کرو تم مِلَّتَهُمْ اونکے دین کی قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت
انمین سے ہر ایک اپنے دین کی تعریف کرتا ہو کہ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ بیشک ہدایت اللہ کی هُوَ الْهُدٰى وہی ہدایت ہر تمھارے
واسطے تم مجھسے یہودی ہوجانے اور نصرانی ہوجانے کو کہتے ہو اور خدا مجھے اسلام کی ہدایت فرماتا ہو وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور اگر
متابعت کروگے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَهْوَآءَهُمْ اونکی خواہشون کی دین کے باب مین بَعْدَ الَّذِيْ بعد اوس چیز کے
کہ راستی کے ساتھ جَآءَكَ آیا ہر تمھارے پاس مِنَ الْعِلْمِ لا علم سے کہ وہ اسلام کے حق ہونے اور اونکے دین کے باطل ہونے پر
وحی ہر مَا لَكَ نہین تمھارے واسطے مِنَ اللّٰهِ عذاب خدا سے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست رہائی دینے والا وَّلَا نَصِيْرٍ ○
اور نہ کوئی یاری کرنے والا ظاہر یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہر اور معنی امت کی طرف رجوع کرتے ہین اَلَّذِيْنَ
وہ لوگ کہ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ عطا کی ہمنے اونھین کتاب یعنی توریت اوس قول کے بموجب یہ آیت عبداللہ بن سلام اور اونکے
یارون کی شان مین ہو یا انجیل اوس قول کے روسے کہ یہ آیت اون اصحاب سفینہ کی شان مین ہو جو کہ نجاشی کے ملازم جعفر بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے مدینہ مین آئے یا قرآن اوس قول کے اعتبار پر کہ یہ آیت مسلمانون کی شان مین نازل ہوئی بہر تقدیر يَتْلُوْنَهٗ
پڑھتے ہین اوس کتاب کو یا اوسکی متابعت کرتے ہین حَقَّ تِلَاوَتِهٖ جو حق پڑھنے یا متابعت کرنیکا ہر اُولٰٓئِكَ وہ گروہ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ایمان رکھنے والے ہین ساتھ کتاب کے نہ وہ لوگ جنھون نے تحریف کی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ اور جو کوئی کافر ہوجائے ساتھ کتاب کے اور اوسکے احکام
بدلے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہی ہین نقصان اوٹھانیوالے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ای بیٹو یعقوب کے اذْكُرُوْا یاد کرو ع ۹
نِعْمَتِيَ نعمتین میری الَّتِيْٓ وہ نعمتین کہ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ انعام کین مین نے تمپر اور تمھارے بزرگون پر وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ اور تحقیق کہ
مین نے تمھارے باپ دادا کو تفضیل دی عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ اوپر اہل عالم کے جو اونکے زمانہ مین تھے اس آیت کو مکرر لانا خدا کی نعمتون کو مقرر کرنے اور یاد دلانے
کے واسطے ہر وَاتَّقُوْا يَوْمًا اور ڈرو اوس دن کے عذاب سے جسکے ڈر سے لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ نہ کفایت کریگا کوئی عَنْ نَّفْسٍ کسی سے شَيْـًٔا کچھ عذاب سے

وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا اور نہ قبول کیا جائیگا کسی جی سے عَدْلٌ بدلا اوسکا یعنی ایسا بدلا جو اوسکے عوض مین عذاب کیا جائے وَلَا تَنْفَعُهَا اور فائدہ نہ دیگی کسی جی کو شَفَاعَةٌ شفاعت شفاعت کرنیوالون کی برتقدیر موجود ہونے شفیع کے وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ○ اور نہونگے کافر منع کیے گئے ہون عذاب سے یعنی اونکی کوئی یاری نکریگا کہ عذاب سے چھڑائے بیت سود ندہد یاری ہر یار کہ ہست تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ✲ وَاِذِ ابْتَلٰٓی اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس وقت کہ آزمایا یعنی حکم کیا اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ ابراہیم کو اوسکے ربنے بِكَلِمٰتٍ ساتھ باتون کے کہ امر و نہی یا مناسک حج تھے یا وہ چیزین جنھین فطرت اور طریقۂ اسلام سے شمار کرین اور وہ مانگ یعنی سر کے بالون کو دو حصے کرنا اوس شخص کے واسطے جو بال رکھے اور کُلّی کرنا ناک مین پانی ڈالنا مسواک کرنا لب کے بال چھونا ناخن لینا بغل کے بال اوکھاڑنا موے نہانی مونڈنا ختنہ کرنا پانی سے استنجا کرنا فَاَتَمَّهُنَّ پھر ابراہیم نے پورا کیا اوسے اور قائم رہا اوسپر قَالَ کہا اللہ تعالیٰ نے چونکہ تو نے حکم کی متابعت کی اِنِّیْ جَاعِلُكَ بیشک مین کرنیوالا ہون تجکو لِلنَّاسِ واسطے لوگون کے اِمَامًا پیشوا دین مین کہ سب نیک لوگ تیرے بعد تیری پیروی کرین اور وہ جو حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا اور امت مرحومہ کو بھی حکم کیا کہ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ یہی وعدہ وفا کرنے کے واسطے ہی جب حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شرف امامت سے مشرف کیا قَالَ تو کہا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے کہ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اور میرے بیٹون اور پوتون مین سے بھی امام پیدا کر قَالَ کہا حق تعالیٰ نے جواب مین لَا یَنَالُ عَهْدِی نہ پہونچیگا عہد میرا یعنی رحمت اور صحیح تر قول یہ ہی کہ رسالت یا مسلمانونکی امامت الظّٰلِمِیْنَ○ ظالمون کو یعنی تیری ذریت مین سے کافرون کو وَاِذْ جَعَلْنَا اور یاد کر اسکو کہ کیا ہمنے الْبَیْتَ خانۂ کعبہ کو مَثَابَةً جگہ پھر آنے کی یا جگہ ثواب کی لِّلنَّاسِ واسطے آدمیون کے یعنی حاجیون کے واسطے کہ ہر سال اوسکی طرف پھر آئین اور وہان سے ثواب بیحساب حاصل کرین وَاَمْنًا اور کیا ہمنے اوسے جگہ امن کی کہ اوسمین کسیکو نہ قتل کرین وَاتَّخِذُوْا اور پکڑو تم اے مسلمانو بعد اسکے کہ حرم کی بزرگی تمنے جان لی مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ اوس مقام سے جو منسوب ہی حضرت ابراہیم کی طرف مُصَلًّی نماز کی جگہ اور وہ جگہ ہی جہان ایک پتھر رکھدیا ہی اور اوسپر آنحضرت کے قدم شریف کا نشان ہی اور حفص وَاتَّخَذُوْا ماضی کا صیغہ پڑھتا ہی یعنی تمسے پہلے لوگون نے اوس مقام کو نماز کی جگہ مقرر کیا ہی وَعَهِدْنَآ اور عہد کیا ہمنے یعنی حکم بھیجا ہمنے اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ طرف ابراہیم اور اسماعیل کے اَنْ طَهِّرَا یہ کہ پاک کرو تم دونو بَیْتِیَ میرا گھر بتون اور نجاستون اور خبیث چیزون اور گناہون اور نجس اور حیض والی عورت کے طواف سے لِلطَّآئِفِیْنَ واسطے طواف کرنے والون وَالْعٰكِفِیْنَ اور واسطے قیام کرنے والون اور اعتکاف کرنے والون وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ○ اور رکوع اور سجدہ کرنے والون کے یعنی نماز پڑھنے والون کے واسطے اہل اشارت یہ بات کہتے ہین کہ خانۂ دل جو دوست کی حرم سرا ہی اوسے تعلقات کونین کی ناپاکیون سے پاک کھو اور بعضونے کہا ہی کہ خانۂ کعبہ کی صفائی اور پاکی گناہون کی نجاستون سے ہی اور دل کی طہارت خیال اغیار سے بیت اگر حریم دل از غیر دوست سازی پاک ✲ صفائی حدت صرف اندر وکنی ادراک ✲ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ اور یاد کر اوس بات کو کہ کہا ابراہیم نے یعنی دعا کی کہ رَبِّ اجْعَلْ اے رب میرے کردے تو هٰذَا اس جگہ کو کہ تیرے واسطے اوسمین مینے مکان بنایا ہی بَلَدًا اٰمِنًا شہر بیخوف قحط اور دھنس جانے اور مسخ سے یا اوس شہر کے رہنے والون کو زبردستون کے ظلم سے حفظ و امان مین رکھ وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ اور روزی دے اوس شہر کے رہنے والون کو

در سورۂ نحل ہم جا بعلاوہ ملت ابراہیم ۱۲

مِنَ الثَّمَرٰتِ میوون سے حق تعالی نے یہ دعا قبول فرمائی اور حکم فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام فلسطین کے دیہات مین سے ایک گانون جسمین بہت میوے تھے
اوسمین سے اوکھاڑ کر مکہ مین لائے اور سات بار خانۂ کعبہ کے گرد طواف دیکر اوس گانون کو تہامہ کی زمین مین جو مکہ سے تین منزل کے فاصلہ پر ہے رکھدیا خانۂ کعبہ کے
طواف کی وجہ سے اوس گانون کو طائف کہتے ہین اہل مکہ وہین کے میوے کھاتے ہین پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رزق کی تخصیص مومنون کے ساتھ کی اور کہا کہ
مَنْ اٰمَنَ روزی دے اوسے جو ایمان لاتا ہے مِنْهُمْ اون لوگون مین سے جو اس شہر کے رہنے والے ہون بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور روز آخرت کے قَالَ کہا خدا نے وَمَنْ كَفَرَ اور جو کافر ہوا فَاُمَتِّعُهٗ پس فائدہ دونگا اوسے قَلِيْلًا فائدہ تھوڑا یعنی دنیا مین
ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ پھر اوسے بیچارگی کے ساتھ ہنکا دونگا اِلٰى عَذَابِ النَّارِ طرف عذاب دوزخ کے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ اور بُری جگہ ہے پھر جانیکی
ہے دوزخ وَاِذْ يَرْفَعُ اور یاد کرو اوسے کہ اوٹھاتا ہے اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ ابراہیم نے نیوین اور بنیادین مِنَ الْبَيْتِ خانۂ کعبہ سے
وَاِسْمٰعِيْلُ یہ عطف ہے ابراہیم پر اسواسطے کہ بیٹا باپ کے ساتھ نیوین اوٹھانے مین شریک تھا اور ہر ایک اوس گھر کے ایک طرف کام کرتا تھا
یا دیوار اوٹھاتا تھا اور صحیح قول یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل پتھر جمع کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ مین دیتے تھے وہ اون پتھرون کو کام مین لاتے
القصہ وہ گھر بن چکنے کے بعد باپ بیٹے دونون نے ہاتھ اوٹھا کے تضرع کے ساتھ کہا رَبَّنَا اے رب ہمارے تَقَبَّلْ مِنَّا قبول کر ہمسے
اس کار خیر کو اِنَّكَ بیشک تو اَنْتَ السَّمِيْعُ تو ہی ہے سننے والا ہماری دعا الْعَلِيْمُ ○ تو ہی جاننے والا ہے ہماری نیتین رَبَّنَا اے رب ہمارے
وَاجْعَلْنَا اور کردے ہم دونون کو مُسْلِمَيْنِ ثابت اسلام اور خواہش اسلام پر یا کردے تو موحد اور مخلص لَكَ واسطے اپنے وَمِنْ
ذُرِّيَّتِنَآ اور کردے تو فرزندون مین سے ہمارے اُمَّةً ایک گروہ مُّسْلِمَةً لَّكَ مطیع اور منقاد واسطے اپنے وَاَرِنَا اور دکھا ہمین
مَنَاسِكَنَا وہ مقامات جہان حج کے ارکان بجا لانا چاہیے جیسے احرام کے واسطے میقات اور وقوف یعنی ٹھہرنے کے لیے عرفات اور قربانی کے
واسطے منا وَتُبْ عَلَيْنَا اور ہمسے درگذر اگر عمل مین کچھ قصور اور کوئی تقصیر واقع ہوئی اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ تحقیق کہ تو ہی ہے توبہ قبول
کرنے والا قصوروارون کا الرَّحِيْمُ ○ بخشنے والا گناہگارونکا ہے رَبَّنَا اے رب ہمارے وَابْعَثْ فِيْهِمْ اور بھیج ہماری ذریت مین یا اُمت
مسلمہ مین اور مبعوث کر رَسُوْلًا مِّنْهُمْ رسول اونمین سے اور اونکی زبان مین تاکہ میری ذریت کو اوس رسول کے سبب سے عزت اور بزرگی ہو يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ پڑھے اونپر اٰيٰتِكَ کتاب تیری یا بیان کرے اونسے تیری وحدانیت کی نشانیان وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور سکھائے انھین قرآن
وَالْحِكْمَةَ اور معنی اوسکے یا جو کچھ اوسمین امر و نہی حلال و حرام ہے وہ بیان کرے وَيُزَكِّيْهِمْ اور پاک کردے اونھین گناہ سے شرع اور احکام
بیان کرنے کے سبب سے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو ہے توانا اور غالب اور قادر ہماری دعا قبول کرنے پر الْحَكِيْمُ ○ تو ہے دانا حکمت کے ع ۱۵ ۸
ساتھ کام کرنے والا حق تعالی نے یہ دعا بھی قبول فرمائی اور حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد مین سے
مبعوث کیا اور یہ جو حدیث ہے اَنَا دَعْوَةُ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ[1] یہ اسیطرف اشارہ ہے وَمَنْ يَّرْغَبُ اور کون شخص ہے جو پھر جاے یہ استفہام استبعاد
اور انکار کے واسطے ہے یعنی کوئی شخص نہین پھرتا ہے عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ دین سے ابراہیم کے اِلَّا مَنْ سَفِهَ مگر جو کوئی ذلیل و خوار
کرے نَفْسَهٗ جان اپنی یا ہلاک کرے یا احمق اور بے عقل ہوا اپنی ذات مین وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ اور البتہ ہمنے برگزیدہ کیا ابراہیم کو
فِي الدُّنْيَا دنیا مین ساتھ کرم اور فتوت کے یا ساتھ شرف نبوت کے یا ساتھ عبادت اور خلت کے یا ساتھ خانۂ کعبہ کی عمارت کے

[1] مین دعا ہون اپنے باپ ابراہیم کی ۱۲

وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ اور تحقیق کہ وہ آخرت مین لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ البتہ مرتبہ پانے والون مین سے ہی بسبب صلاح او رفلاح کے اِذْ قَالَ
لَهٗ یاد کرو وہ وقت جب کہا ابراہیم کو رَبُّهٗ اوسکے رب نے اَسْلِمْ لاکہ فرمانبردار ہو یا ہمہ تن تسلیم ہو جا اون احکام مین جو ہمارے یہان سے تجھپر
جاری ہون قَالَ اَسْلَمْتُ کہا ابراہیم نے کہ تسلیم کیا مین نے یعنی سونپ دیا مین نے آپ کو لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ساتھ رب عالمون کے کہ وہ
جو چاہے کرے پس اگر چاہے مجھے زندہ رکھے اگر چاہے مار ڈالے بیت بگذاشتہ ام مصلحت خویش بدست ٭ گر دوست من ہر چہ پسندد بس
نیکوست ٭ وَوَصّٰی بِهَآ اور وصیت کی ساتھ ملت اپنی کے یا ساتھ کلمہ اَسْلَمْتُ کے اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ ابراہیم نے بیٹون اپنے کو
وَیَعْقُوْبُ اور یعقوب نے یٰبَنِیَّ ای میرے بیٹو اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی تحقیق کہ اللہ نے پسند کر لیا لَکُمُ الدِّیْنَ واسطے تمہارے
دین کو جس دین کے ساتھ رضامندی ہی اور شرع جاری کی گئی اور حکم کیا گیا کہ وہ دین اسلام ہی فَلَا تَمُوْتُنَّ پس مرو تم اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ○ مگر تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر رہو کہ جب موت آئے تو تمکو اسلام پر پائے پس نہی اسلام چھوڑ دینے سے ہی
مرنے سے نہین اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ کیا تم حاضر تھے اِذْ حَضَرَ جسوقت آئی یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ یعقوب کو موت یعنی موت کے سبب اور علامات
پیدا ہوے اِذْ قَالَ اوسوقت کہ کہا یعقوب نے لِبَنِیْهِ اپنے بیٹون سے مَا تَعْبُدُوْنَ کس چیز کو بندگی کروگے تم مِنْۢ بَعْدِیْ
بعد وفات میری کے قَالُوْا کہا اونھون نے نَعْبُدُ اِلٰهَكَ بندگی کرینگے ہم معبود تیرے کو وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اور معبود کو تیرے باپون کے
کہ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ہین حضرت ابراہیم جو حضرت یعقوب کے دادا تھے اونھین حضرت یعقوب کے بیٹون نے اونکا
باپ سو واسطے کہا کہ دادا باپ کا حکم رکھتا ہی اور حضرت اسمٰعیل حضرت یعقوب کے چچا تھے اونھین بھی باپ اسلیے کہا کہ عرب لوگ چچا کو اَب یعنی باپ
کہتے ہین اور چچا کی عزت باپ کے برابر کرتے ہین اور یہ بات اصل ایک ہونے کی نظر سے ہی اِلٰهًا وَّاحِدًا یعنے عبادت کرینگے ہم اوس معبود کی جو یگانہ
اور یکتا ہی وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ اور حال یہ ہی کہ ہم اوس خدا کے مطیع اور منقاد ہین طاعت مین تِلْكَ یہ جماعت یعنی ابراہیم اور یعقوب
اور اونکی اولاد اُمَّةٌ ایک گروہ تھا قَدْ خَلَتْ کہ گذر گیا لَهَا مَا كَسَبَتْ اونکے واسطے ہی جو کچھ اونھون نے کمائی کی وَلَكُمْ
مَّا كَسَبْتُمْ اور واسطے تمہارے ہی جو کچھ تمنے کمائی کی اونھین اور تمھین خدا اعمال کی جزا دیگا وَلَا تُسْئَلُوْنَ اور تم نہ پوچھے جاؤگے
عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے جو تھے وہ کہ عمل کرتے تھے یہود کا یہ اعتقاد تھا کہ اولاد کو باپ دادا کی طاعت اور عبادت کا ثواب
دینگے اور اولاد کے کفر پر اونھین عذاب کرینگے حق تعالی نے اس آیت مین فرمادیا کہ نہ تمھین اونکے اعمال کے سبب سے ثواب دینگے اور نہ اونسے تمھارے
افعال کے بدلے مواخذہ کرینگے وَقَالُوْا اور کہا یہود نے اہل اسلام کو کہ كُوْنُوْا هُوْدًا ہو جاؤ تم یہود کے گروہ مین سے اَوْ نَصٰرٰی اور نصارا نے
کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ تَهْتَدُوْا تا کہ راہ پاؤ قُلْ کہہ دو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بَلْ نہ یہودیت کرتا ہون نہ نصرانیت بلکہ متابعت
کرتا ہون اور لازم پکڑتا ہون مین مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ ملت ابراہیم کو حَنِیْفًا در حالیکہ وہ ملت پھرنے والی ہی سب کجیون سے سیدھی راہ کی
طرف یا ابراہیم سب دینون سے دین اسلام کی طرف پھرنے والے تھے وَمَا كَانَ اور نہ تھا ابراہیم مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ مشرکون مین سے
قُوْلُوْٓا کہو تم ای ملت ابراہیم کے پیروی کرنے والو یعنی یہود و نصاری کے قول سے انکار کرو اور جو اپنے اپنے دین کی طرف تمھین بلاتے ہین
اوسکے جواب مین کہو کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا اور اوس چیز کے جو اوتاری گئی ہی طرف ہمارے یعنی قرآن مجید ع

وَمَآ اُنْزِلَ اور ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہی اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ طرف ابراہیم کے کہ وہ بیس صحیفے تھے وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اور اوسکے بیٹون اسمعیل اور اسحق کی طرف وَيَعْقُوْبَ اور اوسکے پوتے یعقوب کی طرف وَالْاَسْبَاطِ اور یعقوب کے بیٹون کی طرف اگرچہ حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام کے بیٹون کی طرف کوئی کتاب نہین اوتری مگر چونکہ وہ صحیفون کے احکام کے موافق عبادت کرتے تھے تو گویا کہ وہ صحیفے اونپر بھی اوترے تھے جیساکہ قرآن شریف ہمپر بھی اوترا ہی وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى اور ایمان رکھتے ہین ہم ساتھ اوس چیز کے کہ دیے گئے ہین موسٰی اور عیسی یعنی توریت اور انجیل اور نبوت کی سب دلیلین وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ اور ایمان رکھتے ہین ہم ساتھ اوس چیز کے جو کچھ دیے گئے ہین انبیا کتابون اور معجزون سے مِنْ رَّبِّهِمْ پاس اونکے رب کے لَا نُفَرِّقُ کچھ جدائی نہین ڈالتے ہین بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ درمیان کسیکے اونمین سے وَنَحْنُ لَهٗ اور ہم واسطے خدا کے مُسْلِمُوْنَ۝ مطیع ہین فَاِنْ اٰمَنُوْا پھر اگر ایمان لائین یہود اور نصارا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ساتھ مثل اوس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اوسکے یعنی ساتھ سب کتابون اور رسولون کے فَقَدِ اهْتَدَوْا تو البتہ سیدھی راہ پائی اونھون نے وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر پھر جائین اور انکار کرین فَاِنَّمَا هُمْ پس سوا اسکے نہین کہ وہ فِيْ شِقَاقٍ محل خلاف اور عداوت مین ہین اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی دشمنی سے تم کچھ اندیشہ نکرو فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ پس قریب ہی کہ خدا کفایت کرے اور یہود و نصاری کے شر کو تمسے باز رکھے وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا ہی موحدون اور کافرون کی گفتگو اقرار اور انکار کے ساتھ الْعَلِيْمُ۝ جاننے والا ہی دونون گروہون کے اعتقاد یہ آیت نازل ہونے کے بعد یہود لوگون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعت بالکل انکار کیا اور نصارا نے بھی مخالفت پیدا کرکے مسلمانون سے گھمنڈ کرنا شروع کیا کہ ہمارے واسطے صبغہ ہی اور تمھارے واسطے صبغہ نہین اونکا صبغہ یہ تھا کہ اپنے لڑکے کو سات دن کے بعد معبودیت کے پانی مین غوطہ دیتے اس اعتقاد پر کہ وہ پانی غیر دین مسیحی سے لڑکے کو پاک کرنے والا ہی اور اوسے ختنے کے قائم مقام جانتے تھے اور کہتے تھے کہ صَبَغْنَاهُ بِالنَّصْرَانِيَّةِ حق تعالی نے فرمایا صِبْغَةَ اللّٰهِ کہو تم اے مسلمانو کہ ہم تابع ہین صبغۃ اللہ کے کہ وہ خدا کا دین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ختنہ مراد ہی اور وہ مسلمانون کی پاکی ہی وَمَنْ اَحْسَنُ اور کون بہتر ہی مِنَ اللّٰهِ اللہ سے صِبْغَةً از روی دین اور تلقین اور مسلمانون کو پاک کرنے کی رو سے ناپاکیون اور میلون سے وَنَحْنُ لَهٗ اور ہم واسطے خدا کے صبغۃ اللہ کی اتباع کے سبب سے عٰبِدُوْنَ۝ عبادت کرنے والے ہین کہا ہی کہ صبغۃ اللہ ولایت کا مرتبہ اور محبت کا درجہ ہی جسکو دوستی کے رنگ مین ڈبو دیا اور اوسے تمام عالم سے فائق اور اعلی کیا اور محققون کے نزدیک صبغۃ اللہ بےرنگی کا رنگ ہی جبتک کوئی شخص رنگ آمیزی سے پاک اور صاف نہو صبغۃ اللہ کا رنگ اوسپر نہین چڑھتا درویشون کے رسائل کا خلاصہ اور اونکے عبارات اور اشارات کا مغز اسی صبغہ کے معنی ہین اور درحقیقت وہ معنی اس رباعی سے آدمی پا سکتا ہی جو صاحب لوائح خَلَّدَتْ ظِلَالُ حَقَائِقِهٖ نے قلم کرامت رقم سے مستفیدون کے لوح افہام پر لکھدی ہی رباعی بین بیرنگ ست یار وبخواہ ای دل قانع نشوی برنگ ناگاہ ای دل اصل ہمہ رنگہا ازان بیرنگی ست۔ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ای دل یہود و نصارا نے قرآن کے بیانات اور کنایات سے دوبارہ دریائے تعصب مین غوطہ مارکے کہا نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ہمارے واسطے خدا کی دوستی کی شرافت اور فرزندی کی عزت ثابت ہی ہم مسلمانون سے زیادہ اوسکے ساتھ سزاوار ہین حق تعالی نے

اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین اَتُحَآجُّوْنَنَا کیا جھگڑتے ہو تم ہمسے فِی اللّٰہِ اللہ کے دین مین اور اس
دعوی مین کہ حق کی طرف اپنی نسبت کرنے مین اولی ہو وَھُوَ رَبُّنَا حال آنکہ وہ رب ہمارا ہی وَرَبُّکُمْ اور رب تمہارا ہی اور جبکہ اوسکی ربوبیت سبکو لازم ہی
تو اوسکی بندگی سب پر واجب ہوئی وَلَنَآ اَعْمَالُنَا اور ہمارے واسطے ہی جزا ہمارے کامون کی وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ اور تمہارے واسطے ہی بدلا تمہارے
کامون کا وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ اور ہم واسطے اوسکے اخلاص کرنے والے ہین اعتقاد اور عمل مین اَمْ تَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہین یہود اور
نصاری یہ بکر کی قرأت کے موافق ترجمہ ہوا اور حفص خطاب کے ساتھ پڑھتا ہی یعنی تم کہتے ہو اے یہود او نصاری اِنَّ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ کہ یقینی یہ پیغمبر اور پیغمبرزادے کَانُوْا ھُوْدًا تھے یہودی اور یہ قول یہودیون کا ہی اَوْ نَصٰرٰی یا نصرانی
اور یہ نصارا کا کلام ہی قُلْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ کہ کیا تم بڑے جاننے والے ہو انبیا کے دینون کو
اَمِ اللّٰہُ یا اللہ جسنے پیغمبرون کو اونکے دینون پر مبعوث کیا وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون بڑا ظلم کرنے والا ہی اپنے اوپر مِمَّنْ کَتَمَ اوس شخص سے جو چھپائے
شَھَادَۃً عِنْدَہٗ گواہی جو اوسکے نزدیک ثابت ہو مِنَ اللّٰہِ خدا سے یعنی کتاب الٰہی کے ذریعہ سے اوسنے جانا ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نبوت کے باب مین جو اہل کتاب حق بات چھپاتے تھے اور سچی گواہی نہ دیتے تھے اس آیت مین اشارۃً اوسکا بیان ہی وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ اور
نہین ہی خدا بیخبر عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو حق پوشی اور قرآن کی تکذیب اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار تِلْکَ اُمَّۃٌ وہ
وہ قوم جسکا ذکر کیا گیا ایک گروہ تھا کہ قَدْ خَلَتْ گیا گذر لَھَا مَا کَسَبَتْ اونکو وہی ملیگا جو اونھون نے اپنے خود کمائی کی وَلَکُمْ
ع ۱۶ ۱۲ مَّا کَسَبْتُمْ اور تمکو بھی وہی پہونچیگا جو تمنے کمائی کی ہی وَلَا تُسْئَلُوْنَ اور نہ پوچھے جاؤ گے عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو
اون سے جو دوسرون نے کی ہی اس آیت کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یا تنبیہ کے لیے منقول ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ مین کعبۂ شریف کی
طرف منھ کرکے نماز پڑھتے تھے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ مین حکم الٰہی پہونچا کہ بیت المقدس کی جانب منھ کرکے نماز پڑھو یہود لوگ اس بات سے
خوش ہو کر کہتے تھے کہ محمد اگرچہ ہمارا دین نہین رکھتا مگر ہمارے قبلہ کی طرف نماز تو پڑھتا ہی یا یہ کہتے تھے کہ یہ شخص اور اسکے اصحاب قبلہ کی راہ نہین پاتے
اور جب تک ہماری نماز انھون نے نہین دیکھی تھی قبلہ کا رخ نہ دریافت کیا تھا اس بات سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل رنجیدہ ہوا اور حکم الٰہی صادر ہوا کہ بیت المقدس کی
طرف سے کعبہ کی طرف منھ پھیرو یہود اور منافقون نے قبلہ پھیر دینے کے بعد زبان طعن کھولی حق تعالی اوس حال سے اس طرح پر خبر دیتا ہی
سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ قریب ہی کہ کہین کم عقل مِنَ النَّاسِ لوگون مین سے یعنی مدینہ کے یہود اور منافق مَا وَلّٰھُمْ
کس چیز نے پھیر دیا مسلمانون کو عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا قبلہ سے اونکے وہ قبلہ کہ تھے عَلَیْھَا اوپر اوسکے یعنی بیت المقدس قُلْ
کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہ خدا ہی کے واسطے ہین سب طرفین مشرق بھی کہ خانۂ کعبہ اوس طرف ہی
اور مغرب بھی کہ بیت المقدس اوس جانب ہی یَھْدِیْ راہ دکھاتا ہی مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝
سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام اور ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہی وَکَذٰلِکَ اور جسطرح اے مسلمانو تمہارے قبلہ کو ہمنے سب
قبلون سے افضل کیا ہی جَعَلْنٰکُمْ تمکو بھی کیا ہی ہمنے اُمَّۃً وَّسَطًا گروہ معتدل اور برگزیدہ لِّتَکُوْنُوْا تاکہ ہو تم قیامت کے
دن شُھَدَآءَ گواہ انبیا کے واسطے عَلَی النَّاسِ اون لوگون پر جو اونکی نبوت سے منکر ہوے وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ اور ہو رسول

الجزو الثانی

میرا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَيْكُمْ شَهِيدًا تمہارے سچے ہونے پر گواہ عادل وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہمنے قبلہ تیری عبادت کا الْقِبْلَةَ الَّتِي وہ قبلہ کہ كُنتَ عَلَيْهَا ہو تو اوس قبلہ پر یعنی کعبہ کو اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر اسواسطے کہ ممتاز کرین ہم اور جدا کرلین ہم مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ اوس شخص کو جو پیروی کرے رسول کی قبلہ کے امر مین مِمَّن يَنقَلِبُ اوس شخص سے جو پھر جائے عَلَىٰ عَقِبَيْهِ اپنی ایڑیون پر یعنی اولٹے پاؤن یہ اوس شخص کے باب مین مثل ہے جو راہ سے گمراہ کی طرف پھر جائے وَإِن كَانَتْ اور تحقیق کہ ہے قبلہ یعنی قبلہ کا پھرنا لَكَبِيرَةً البتہ بڑا امر اور سخت کام اِلَّا عَلَى الَّذِينَ مگر ان لوگون پر جنھین هَدَى اللَّهُ ہدایت کی اللہ نے کہ اونھون نے اس قبلہ کے پھیر دینے کو حق جانا بخلاف یہود کے کہ اونھون نے قبلہ کے امر مین ہر لحظہ شبہے ڈالے ایک شبہہ یہ تھا کہ یہود کہنے لگے کہ اگر کعبہ کی طرف قبلہ حق ہے تو صحابہ مین سے جسنے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور تحویل قبلہ کے قبل وفات پائی جیسے سعد بن زرارہ اور براء بن معرور رضی اللہ عنہما وہ ضلالت اور گمراہی پر مرے ہونگے حق تعالی نے فرمایا وَمَا كَانَ اللَّهُ اور نہین ہے خدائے کریم لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ کہ ضائع کردے نمازین تمہاری جسطرف کہ تمنے پڑھین یا تمہارے ایمان کو اسواسطے تباہ کردے کہ تمنے بیت المقدس کی طرف منھ رکھا ہے اِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ بِالنَّاسِ لوگون پر لَرَءُوفٌ ضرور مہربان ہے اونکے کامون کی درستی فرو گذاشت نہین کرتا رَّحِيمٌ ۝ بخشش کرنے والا ہے کہ اونکی محنت ضائع نہ کریگا قَدْ نَرَىٰ بیشک ہم دیکھتے ہین تَقَلُّبَ وَجْهِكَ تیرا منھ پھیرنا فِي السَّمَاءِ طرف آسمان کے وحی کے انتظار مین یہ آیت تحویل قبلہ کے امر مین ہے یہود یہ جو کہتے تھے کہ محمد ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہین اس بات سے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول ہوے اور تمنا کی کہ کعبہ اونکا قبلہ ہوجائے جو ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ اور دونون قبلون سے مقدم ہے اور اس باب مین آپنے جبرئیل امین سے کچھ بات کہی وہ اپنے مقام کی طرف متوجہ ہوے اور جناب سید کائنات علیہ افضل الصلوات اونکے بعد ہر گھڑی آسمان کی طرف دیکھتے اور وحی کے منتظر تھے حتی کہ جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور یہ آیت لائے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آسمان کی طرف تمہارا متوجہ ہونا دیکھتے تھے فَلَنُوَلِّيَنَّكَ تو البتہ متوجہ کردیا ہمنے تمھین قِبْلَةً تَرْضَاهَا اوس قبلہ کی طرف جو تم چاہتے ہو اور جسے تم پسند کرتے ہو فَوَلِّ وَجْهَكَ پس پھیر لو تم منھ اپنا اس سے تمام بدن مراد ہے شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ طرف مسجد حرام کے کہ خانہ کعبہ کو گھیرے ہوے ہے ہجرت کے دوسرے برس جب کے نصف مہینے مین دوشنبہ کے دن بنی سلمہ کی مسجد مین حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعتین پڑھی تھین کہ یہ حکم نازل ہوا نماز ہی مین آپنے صخرہ کی طرف سے منھ پھیر کر کعبہ کے پرنالے کی طرف روے مبارک کیا وہ مسجد ذو القبلتین یعنی دو قبلہ والی مشہور ہوئی حق تعالی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بالتخصیص خطاب فرماکر تصریح کے واسطے حکم عام کرنے کے ساتھ اونکی امت کو فرماتا ہے وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ اور جہان کہین ہو تم خشکی مین یا تری مین زمین پر یا پہاڑ پر مشرق مین خواہ مغرب مین جب نماز پڑھا چاہو فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ تو پھیر دو تم اپنے مونہون کو شَطْرَهُ طرف مسجد مذکور کے وَإِنَّ الَّذِينَ اور تحقیق کہ وہ لوگ أُوتُوا الْكِتَابَ دی گئی ہے جنھین توریت لَيَعْلَمُونَ البتہ جانتے ہین أَنَّهُ الْحَقُّ کہ یہ قبلہ کا پھیر دینا یا مسجد حرام کی طرف منھ کرنا صحیح اور درست ہے اور اوسکا حکم مِن رَّبِّهِمْ اونکے رب کے پاس سے ہے

صحرہ بڑا پتھر ۱۲ اور بیت المقدس مین ایک بڑا پتھر لٹکا ہوا ہے تعظیما اسے صخرہ معظم کہتے ہین بیان ہری ۱۲

اسواسطے کہ اونھون نے توریت مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبلون کی طرف نماز پڑھینگے اور آخر قبلہ جو ٹھیریگا وہ کعبہ ہی
وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ اور خدا غافل نہین ہی عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ○ اوس سے جو یہود کرتے ہین انکار قبلہ وَلَئِنْ اَتَیْتَ اور قسم خدا کی
کہ اگر لاؤ تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ واسطے اون لوگون کے جو دیے گئے ہین کتاب یعنی یہود و نصارا
بِکُلِّ اٰیَۃٍ ساتھ ہر معجزے اور نشانی کے یعنی کعبہ کی طرف منھ کرنے کی حقیقت پر جو دلیلین تمسے چاہتے ہین اگرچہ اونمین سے تم ہر ایک دلیل
لاؤ تو بھی مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ وہ نہ پیروی کرینگے تیرے قبلہ کی وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ اور تو بھی نہین ہی تابع قِبْلَتَھُمْ اونکے
قبلہ کا وَمَا بَعْضُھُمْ اور نہین ہین بعضے اونکے بِتَابِعٍ قِبْلَۃَ بَعْضٍ پیروی او متابعت کرنے والے بعضون کے قبلہ کی اسواسطے
کہ نصارا کے قبلہ کی سمت شرقی ہی اور یہود کے قبلہ کی طرف غربی اور ان دونون مین جمع کرنا مشکل ہی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور اگر بالفرض
پیروی کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَھْوَآءَھُمْ اونکی خواہشون کی قبلہ کے باب مین مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ بعد اس سے
کہ آیا تمھین مِنَ الْعِلْمِ علم اس بات کا کہ قبلۂ ابراہیم حق ہی تو اِنَّکَ بیشک ہو جاؤ تم اِذًا اوسوقت جبکہ اونکی متابعت کرو
لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ البتہ ظالمون مین سے ظاہر خطاب تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی مگر معنی آپکی امت کی طرف رجوع کرتے ہین وقف لازم
اَلَّذِیْنَ جو لوگ کہ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ دی ہی ہمنے اونھین توریت یَعْرِفُوْنَہٗ پہچانتے ہین قرآن کو اور صحیح معنی یہ ہین کہ پہچانتے ہین
پیغمبر آخر الزمان کو کَمَا یَعْرِفُوْنَ جیساکہ پہچانتے ہین اَبْنَآءَھُمْ اپنے بیٹون کو لڑکون مین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
باب مین خوب کھلی ہوئی پہچان رکھتے ہین وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْھُمْ اور بیشک ایک گروہ کے لوگ اونمین سے لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ البتہ چھپاتے ہین
حق بات کو عوام سے وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ اور وہ جانتے ہین کہ ہم حق چھپاتے ہین اَلْحَقُّ جو صحیح اور درست ہی مِنْ رَّبِّکَ وہ تیرے
پروردگار سے ہی فَلَا تَکُوْنَنَّ تو نہو تو یہ خطاب حضرت کی طرف ہی اور مراد امت ہی یعنی نہو تم مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ○ ع شک کرنے والون مین سے ع
اس بات مین کہ قبلہ کا امر اللہ کی طرف سے ہی وَلِکُلٍّ اور ہر گروہ کے واسطے خدا پرستون مین سے یا انبیا مین سے جو ارباب شرع ہین
یا ہر متوجہ کے واسطے وِّجْھَۃٌ ایک جہت اور قبلہ ہی ھُوَ مُوَلِّیْھَا کہ وہ اوس طرف منھ رکھتا ہی یا خدا نے اوسکا منھ
اودھر پھیر دیا ہی فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ تو ای مسلمانو پیشی کرو دوسرون پر نیکیون مین کہ اون نیکیون مین سے ایک نیکی وقف النبی صلعم
کعبہ کی طرف منھ کرنا ہی محقق لوگ اس بات پر ہین کہ ہر ایک نہاد سے ایک چیز سرزد ہوئی اور ہر ایک سویدا سے ایک سودا ظاہر ہوا کہ وہ
اوسکا قبلہ ہی اور ہر ایک اپنے اپنے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر قبلۂ حقیقی کی جانب متوجہ ہونے سے محروم رہتا ہی مگر جو حضرات حریم تجرید کے
محرم اور حرم تفرید کے محرم ہین وہ قبلہ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ سے منھ نہین پھیرتے مثنوی قبلۂ شاہان بود تاج و کمر ÷ قبلۂ ارباب دنیا سیم و زر
قبلۂ صورت پرستان آب و گل ÷ قبلۂ معنی شناسان جان و دل ÷ قبلۂ زہاد محراب قبول ÷ قبلۂ بد سیرتان کار فضول ÷ قبلۂ تن پروران خواب و
خورش ÷ قبلۂ انسان بدانش پرورش ÷ قبلۂ عاشق وصال بے زوال ÷ قبلۂ عارف جمال ذی الجلال ÷ قبلۂ اصحاب منصب
مال و جاہ ÷ قبلۂ اہل سلوک اسباب راہ ÷ قبلۂ حرص و امل باشد ہوا ÷ قبلۂ قانع توکل بر خدا ÷ صاحب حقائق نے فرمایا ہی کہ انسان کی
ہر ایک چیز کا ایک قبلہ ہی کہ وہ چیز اوس قبلہ کی طرف توجہ رکھتی ہی بدن کا قبلہ کھانے پینے سننے دیکھنے وغیرہ کی چیزین ہین جنسے حواس خمسہ لذت پاتے ہین

اور نفس کا قبلہ دنیاے غدار اور زینت متاع ناپائدار ہی دل کا قبلہ آخرت ہی روح کا قبلہ قرب اور ذوق و شوق محبت ہی قبلۂ سر توحید اور معرفت
ربانی اور کشف حقائق اور اطلاع معانی اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ہر شخص ایک ایک طرف متوجہ ہی اے موحد و تم ہمارے واسطے رہو اور ہمسے
منھ نہ پھیرو قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ اونکے باب مین شاہد ہی اور حق تعالیٰ فرماتا ہی اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا جہان کہین تم ہو اور جس قبلہ کی طرف منھ کرو تم اور
اہل کتاب یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا لائیگا خدا تم سبکو اور قیامت کے دن حق و باطل والون مین امتیاز کرنے کے واسطے تم سبکو
جمع کریگا اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز یعنی حاضر کرنے اور تمیز کر دینے پر قَدِیْرٌ ○ قادر ہی وَمِنْ حَیْثُ
خَرَجْتَ اور جس جگہ سے کہ باہر جاؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کے واسطے فَوَلِّ وَجْهَكَ تو پھیر و تم منھ اپنا نماز کے
وقت شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ طرف مسجد حرام کے وَاِنَّہٗ اور تحقیق کہ کعبہ کی طرف قبلہ کا پھیر دینا لَلْحَقُّ البتہ صحیح اور پسندیدہ
امر ہی اور یہ حکم نازل ہوا ہی مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ اور خدا بیخبر نہین عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
اوس سے جو تم کرتے ہو وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جس مقام سے اور جس زمانہ مین کہ باہر آؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فَوَلِّ وَجْهَكَ تو پھیر و تم منھ اپنا نماز ادا کرتے وقت شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ طرف مسجد حرام کے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ
اور جہان کہین ہو تم اے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ تو پھیر و تم منھ اپنے یعنی تمام بدن اپنے شَطْرَہٗ اوس
مسجد کی طرف لِئَلَّا یَکُوْنَ تاکہ نہو لِلنَّاسِ یہود یا مشرکون کو عَلَیْکُمْ تمپر مسجد اقصیٰ کی طرف منھ کرنے کے باب مین حُجَّۃٌ
کچھ خصومت اور جھگڑا یہود کہتے تھے کہ محمد ہمارے دین کے منکر اور ہمارے قبلہ کے معتقد ہین اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس مرد کو
کیا ہو گیا ہی کہ اپنے باپ دادا کے قبلہ کی طرف سے منھ پھیر لیا کعبہ کی طرف قبلہ کو پھیرنے کی وجہ سے کسیکو تمپر الزام اور حجت باقی نرہے
اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ مگر اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر عناد اور مکابرہ کی وجہ سے مدینہ کے یہود اور مکہ کے
بت پرستون مین سے یہود کہتے تھے کہ اپنے اقربا کی طرف میلان کی وجہ سے محمد نے مکہ کی جانب منھ کیا اور مشرک طعن کرتے تھے کہ محمد نے
جانا کہ ہم لوگ حق پر ہین دوبارہ ہمارے ہی قبلہ کی طرف منھ کیا فَلَا تَخْشَوْھُمْ تو نہ ڈرو تم اونسے خانہ کعبہ کی طرف منھ کرنے مین
وَاخْشَوْنِیْ اور ڈرو تم مجھسے میرے حکم کی مخالفت مین وَلِاُتِمَّ معطوف ہی لِئَلَّا یَکُوْنَ پر یعنی کعبہ کی طرف منھ کرو تاکہ تمپر کسیکو الزام
اور حجت نرہے اور تاکہ پوری کرون مین اپنے فضل و کرم سے نِعْمَتِیْ نعمت اپنی کہ ملت حنیفہ کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہی عَلَیْکُمْ تمپر
وَلَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ○ اور شاید کہ تم راہ پاؤ شرائع اور احکام دین کی طرف اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ آخرت مین تمپر مین اپنی نعمت پوری کرون
کَمَآ اَرْسَلْنَا جیسا کہ دنیا مین رسول بھیجنے اور کتابین اوتارنے سے نعمت پوری کی ہی اور بھیجا ہمنے فِیْکُمْ تم مین رَسُوْلًا مِّنْکُمْ رسول
تمہی مین سے یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ کہ پڑھتا ہی تمپر اٰیٰتِنَا آیتین ہماری کہ قرآن ہی وَیُزَکِّیْکُمْ اور پاک کرتا ہی تمکو شرک سے یا تمھارے واسطے مغفرت چاہتا ہی
تاکہ گناہ سے پاک ہو جاؤ وَیُعَلِّمُکُمُ اور تعلیم کرتا ہی تمکو الْکِتٰبَ قرآن وَالْحِکْمَۃَ اور حلال اور حرام اوسکے وَیُعَلِّمُکُمْ اور تعلیم کرتا ہی
تمھین مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا وہ چیز جو نہین ہو تم کہ آپ ہی تَعْلَمُوْنَ ○ جانتے تم اوسے فَاذْکُرُوْنِیْ تو یاد کرو تم مجھے عبادت کر کے اَذْکُرْکُمْ تاکہ
تمکو یاد کرون مین مغفرت کے ساتھ ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ حدیث مین مجھے روایت پہونچی ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مین نے اپنے بندون کو

ایسی ایک چیز دی ہی کہ اگر جبرئیل و میکائیل کو دیتا تو البتہ بڑی نعمت او نپر بوری کرتا اور وہ چیز یہ ہی کہ مین نے یہ کہا ہی فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ
اور جواہر التفسیر مین نتو وجہون کے قریب اس آیت کی ذیل مین مذکور ہین اس ترجمہ مین اختصار منظور ہی محققون کے کلام سے دو ایک نکتہ پر
اختصار کیا جاتا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ رب العزت نے فرمایا لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَذْکُرُنِیْ وَاَذْکُرُہٗ حَتّٰی عَشِقَنِیْ ہمیشہ ذکر کرنے کا نتیجہ
کمال محبت ہی کہ اوسی کو عشق کہتے ہین اور اس ذکر سے ذکر زبانی مراد نہین بلکہ ذکر دل و جان مراد ہی اور اخیر حال مین حضرت سلطان العارفین
رحمہ اللہ تعالی سے لوگون نے پوچھا کہ آپ سے زبانی ذکر ہم لوگ بہت کم سنتے ہین فرمایا کہ زبان بیگانہ ہی اوسے درمیان مین گنجایش نہین اور شیخ ابوبکر
واسطی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ ذکر کو بھی بھول جانا اور جسکا ذکر ہی اوسی کا قائم رہنا ذکر کی حقیقت ہی اور اس باب مین فرزند اعز
صفی الدین علی کی ایک رباعی ہی رباعی جز یاد تو ام از دل ناشاد برفت + وز سینہ ہوائے گل و شمشاد برفت + مستغرق ذکر تو چنانم کہ دگر
در ذکر توام ذکر تو از یاد برفت + وَاشْکُرُوْا لِیْ اور شکر کرو میری نعمتون کا وَلَا تَکْفُرُوْنِ۠ اور ناشکری نکرو یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اے گروہ مسلمانون کے اسْتَعِیْنُوْا مدد چاہو حقوق الٰہی پر قائم رہنے مین بِالصَّبْرِ ساتھ صبر کے کہ نجات کے دروازہ
کی کنجی ہی وَالصَّلٰوۃِ ؕ اور ساتھ نماز کے کہ مجمع العبادات ہی اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ساتھ صبر کرنے والون کے ہی
حفظ و حمایت نصرت و رعایت کرنے کے وَلَا تَقُوْلُوْا اور نہ کہو لِمَنْ یُّقْتَلُ اوس آدمی کو جو قتل کیا جاے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ راہ خدا مین یعنی جہاد
مین اَمْوَاتٌ کہ وہ مرے ہین صحابہ رضی اللہ عنہم جنگ بدر کے بعد شہیدون کا ذکر کرتے تھے اور حسرت سے کہتے تھے کہ بیچارے فلان مسلمان نے جنگ بدر کے
دن جان شیرین دی اور زندگی کی نعمت اور دنیا کی نعمتون کی لذت سے محروم ہو گیا حق تعالی نے فرمایا کہ اون لوگون کو مردہ نکہو بَلْ
اَحْیَآءٌ بلکہ وہ لوگ زندہ ہین ہماری جناب مین وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ اور لیکن تم نہین جانتے ہو اون زندگی کی کیفیت اسواسطے کہ
عقل سے اوس زندگی کی کیفیت دریافت کرنا ممکن نہین وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ اور البتہ آزماتے ہین ہم تمھین یعنی ہم تمھارے ساتھ آزمانے والون کا
معاملہ کرتے ہین ورنہ ہمارے علم پر کچھ پوشیدہ نہین اور وہ آزمائش کس چیز کے ساتھ ہی بِشَیْءٍ ساتھ تھوڑی سی چیز کے ہی مِّنَ الْخَوْفِ
خوف دشمن سے لڑائی مین وَالْجُوْعِ اور بھوک سے قحط اور تنگی مین وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ اور نقصان سے بعضے مالون کے کہ حادثون مین
غارت ہو جاتے ہین وَالْاَنْفُسِ اور نقصان سے جانون کے بیماری اور ضعف اور بوڑھاپے کے سبب سے وَالثَّمَرٰتِ ؕ اور نقصان میوون کے
آفات ارضی و سماوی کے سبب سے یا اولاد جو باغ دل کا پھل ہی اوسکی موت سے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ اور خوشخبری دو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صبر کرنے والون کو ہر ایک کرامت و بزرگی کی جو ممکن ہی الَّذِیْنَ جو صبر کرنے والے کہ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ جب پہونچتی ہی اونھین مُّصِیْبَۃٌ ۙ
کوئی سختی اور زحمت اور کہا ہی کہ جو حادثہ ناگوار بندہ پر واقع ہو وہ مصیبت ہی اور وہ صبر کرنے والے مصیبت پڑنے کے وقت قَالُوْٓا کہتے ہین
اِنَّا لِلّٰہِ ہم ملک ہین خدا کی یہ حکم قضا قبول کرنے سے اقرار اور تسلیم و رضا کے ساتھ متصف ہوتا ہی وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ اور ہم حقتعالی
کی طرف پھرنے والے ہین یہ بعث و نشر کا اقرار ہی اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جو مصیبت کے وقت کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ کی طرف رجوع کرتے ہین عَلَیْھِمْ اونپر ہین
صَلَوٰتٌ رحمتین مِّنْ رَّبِّھِمْ اونکے رب سے وَرَحْمَۃٌ ۟ اور نعمت اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ رحمت سے بہشت
مراد ہی اسواسطے کہ بہشت کو حق تعالی نے رحمت فرمایا ہی وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْھُھُمْ فَفِیْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ اور وہ لوگ

ھُمُ وہی ہین اونکے سوا اور کوئی نہین الْمُهْتَدُونَ ○ راہ پائے ہوے ساتھ رضا و تسلیم کے یا ساتھ کلمۂ استرجاع یعنی اِنَّا لِلّٰہِ الخ کے کہ بڑے ثواب کا موجب ہی سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حق تعالی نے کلمۂ استرجاع سب امتون مغفورہ سے خاص کر اسی امت مرحومہ کو عطا فرمایا ہی بس ورنہ چاہیے تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے گم ہو جانے کے وقت یَا اَسَفَا کی جگہ اِنَّا لِلّٰہِ کہتے اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ جب یہ آیت پڑھتے تو کہتے نِعْمَ الْعِدْلَانِ یعنی صلوۃ اور رحمت کُلی ہوئی کیا خوب دو نعمتین ہین وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ یعنی اِهتدا کیا خوب چیز علاوہ بران ہی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ تحقیق کہ صفا اور مروہ اور وہ مکہ مین دو پہاڑ ہین کہ اونکا طواف کرتے ہین مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ خانۂ خدا کے حج کی نشانیون مین سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ تو جو کوئی قصد کرے خانۂ خدا کا اعمال مخصوصۂ حج کے ساتھ حالت احرام مین اَوِ اعْتَمَرَ یا زیارت کعبہ کو متوجہ ہوا ون اعمال کے ساتھ جو عمرہ سے مختص ہین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ تو اوسپر کچھ گناہ نہین اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا اس بات مین کہ طواف کرے اون دونون کا اور دوڑے اون دونون کے بیچ مین چونکہ کفار زمانۂ جاہلیت مین ان دونون پہاڑون کا طواف کرتے تھے اسواسطے اہل اسلام کو اس رسم سے عار آتی تھی حق تعالی نے فرما دیا کہ حج اور عمرہ مین اون دونون پہاڑون کا طواف بے دغدغہ کرنا چاہیے کہ وہ حج کی نشانیون مین سے ہین وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا اور جو کوئی اپنی خوشی اور رغبت سے نیک کام کریگا بر سبیل تبرع طواف یا حج و عمرہ کی زیادتی کرکے فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ تو بیشک اللہ شکر گزار ونکو اجر دینے والا عَلِيْمٌ ○ بندون کے اعمال جاننے والا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ جو لوگ علمائے یہود مین سے کہ حسد اور عداوت کی راہ سے يَكْتُمُوْنَ چھپاتے ہین مَآ اَنْزَلْنَا وہ چیز جو اتاری ہمنے مِنَ الْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی باتون سے توریت مین جیسے رجم[له] کا حکم وَالْهُدٰى اور راہ بتانے سے اور صفت سے ساتھ نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ پیچھے سے اوس بات کے کہ بیان کیا ہمنے اون آیت کو لِلنَّاسِ واسطے بنی اسرائیل کے فِي الْكِتٰبِ توریت مین یعنی ہمنے تو ظاہر کر دیا اور اون لوگون نے مخفی کر ڈالا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو چھپاتے ہین يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ مرا ہدیتا ہی ادنھین خدا اور اپنی رحمت سے دور کرتا ہی وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○ اور لعنت کرتے ہین اونپر لعنت کرنے والے یعنی ملائکہ یا تمام مخلوقات جن اور انس یا سب مسلمان اور لعنت کرنے والون کی لعنت کیا ہی کہ خدا سے لعنت کی دعا اسطرح کرنا کہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ اور یہ سب گروہ لعنت کے لائق ہین اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جو پھرے شرک سے ایمان کی طرف یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانے سے توبہ کی وَاَصْلَحُوْا اور اصلاح کی اپنے خراب کامون کی وَبَيَّنُوْا اور بیان کر دین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ صفتین جو پوشیدہ رکھتے تھے فَاُولٰٓئِكَ تو وہی ہین کہ توبہ اور اصلاح کے سبب سے اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ پھرتا ہون مین اونکی طرف رحمت کے ساتھ وَاَنَا التَّوَّابُ اور مین ہون توبہ قبول کرنے والا بندون کی الرَّحِيْمُ ○ مہربان اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا ہون اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہو گئے یہود مین سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے انکار کے سبب سے وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اور مر گئے حالانکہ حق چھپانے کے سبب سے وہ کافر ہین اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ وہ گروہ وہ لوگ ہین کہ اونپر ہی لَعْنَةُ اللّٰهِ لعنت اللہ کی اونکے مرنے کے بعد وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور لعنت فرشتون کی وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ اور لعنت سب لوگون کی ان لوگون سے مسلمان لوگ مراد ہین اسواسطے کہ

له زناکار کو پتھر مار مار کے مار ڈالنا ۱۲

انسانیت سے اونکا انتفاع ثابت ہی خٰلِدِیْنَ فِیْہَا۔ اور یہ ملعون لوگ ہمیشہ ہین لعنت مین یا آتش دوزخ مین لَا یُخَفَّفُ ہلکا نہ کیا جایگا
عَنْهُمُ الْعَذَابُ اونسے عذاب وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ۝ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت دیے جائین یا منظور رحمت الٰہی ہون وَاِلٰهُكُمْ
اور خدا تمہارا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ہی یکتا لَآ اِلٰهَ نہین ہی کوئی معبود جو مستحق عبادت ہو اِلَّا هُوَ مگر وہ کہ احد ہی ذات مین اور واحد ہی
ع ۱۹ کمال صفات مین الرَّحْمٰنُ بخشنے والا ہی اجسام کی تربیت مین الرَّحِیْمُ۝ مہربان ہی ارواح کی تقویت پر اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
تحقیق کہ پیدا کرنے مین آسمانون کے کہ وہ ایک خیمہ بے ستون کھڑا ہی اور بے رسّی کے ہوا مین لٹکا ہی وَالْاَرْضِ اور پیدائش
زمین مین کہ وہ ایک بساط ہی مبسوط اور ایک فرش ہی مضبوط وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور پردر پی آنے مین رات دن
کے کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہی یا درازی اور کوتاہی اور سیاہی اور سفیدی مین جو رات دن کا اختلاف ہی وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ
اور دوسرے گرانبار کشتیون مین کہ چلتی ہین فِی الْبَحْرِ دریا مین بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ ساتھ اون چیزونکے کہ نفع پہونچاتی ہین لوگونکو
تجارتون اور پیشون سے وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور اوسمین جو نازل کیا اللہ نے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مِنْ مَّآءٍ
پانی سے ہوئے فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ پس جلادیا اور تازہ کیا اوس پانی کے سبب سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد اوسکی موت کے
وَبَثَّ فِیْهَا اور پراگندہ کیے زمین مین مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ہر جنبش کرنے والے سے مثل سائم اور درندا اور وحوش وغیرہ کے
وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اور پھیرنے مین ہوا کے ہر ایک طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ اور ابر مین جو حکم الٰہی کا ماتحت اور مطیع ہی
بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ درمیان آسمان اور زمین کے تاکہ جدھر حکم ہو اودھر جائے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین یعنی ان سب
چیزون مین جو ہمنے بیان کین نشانیان ہین صنایع حکمت اور بدایع فکرت سے لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ۝ اون گروہ کے واسطے جو عقل
رکھتے ہین اور موجودات پر تامل کی نظر کرتے ہین قریش کہتے تھے کہ ہم تین ہزار ساٹھ بت رکھتے ہین اور اونکو پوجتے ہین اور یہ سب معبود
ہمارے ایک شہر کا کام درست نہین کرسکتے اور محمد کہتا ہی کہ مین ایک خدا رکھتا ہون اور وہ تمام عالم کے کام بناتا ہی اگر اپنی اس بات پر
کوئی دلیل لائے اور کوئی نشانی ہمین دکھائے تو ہم اوسکے سچے ہونے کا اقرار کرین تو آیہ مذکور نازل ہوئی کہ قدرت کی نشانیون مین سے
آٹھ نشانیون پر شامل ہی حدیث مین ہی کہ افسوس اوس شخص پر جو یہ آیت پڑھے اور اوسمین غور و فکر نہ کرے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ
اور کوئی لوگون مین سے وہ ہی کہ ٹھہرالیتا ہی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز خدا کے اَنْدَادًا ہمسر اور شریک یعنی بتون کو یُّحِبُّوْنَهُمْ دوست
رکھتے ہین اونھین كَحُبِّ اللّٰهِ جیسا کہ خدا کو دوست رکھنا چاہیے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اَشَدُّ حُبًّا
لِّلّٰهِ وہ بہت قوی اور خوب ثابت ہین محبت مین خدا کے ساتھ اسواسطے کہ مشرک لوگ بتون کو دیکھتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور مومنون نے
خدا کو بے دیکھے دوست ٹھہرالیا ہی اور اوسے دیکھنے کی امید پر عمر گزارتے ہین اور دوسری علت یہ ہی کہ کافرون کی محبت فانی نفسانی ہی اور مومنون کی
محبت باقی ربّانی ہی اور اَشَدُّ حُبًّا کے معنی حقیقت مین یہ ہین کہ پہلے تو خدا نے مومنون کو دوست رکھا اسواسطے کہ وہ خود فرماتا ہی کہ یُحِبُّهُمْ حتیٰ کہ
ایمان والون نے اوسے دوست کرلیا کہ وہ خود فرماتا ہی یُحِبُّوْنَهٗ تو مومنون کی محبت خدا کے ساتھ خدا کی محبت کے سبب سے ہی مومنون کے ساتھ
پیر طریقت نے فرمایا کہ اگر یُحِبُّهُمْ کا بیج نہ بوتا تو یُحِبُّوْنَهٗ کا درخت نہ اوگتا فرد اگر از جانب معشوق نباشد کششے طلب عاشق بیچارہ

بجائے نرسد+ وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اور کبھی دیکھین اور جانینگے وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا ہو شریک کرنے کے سبب سے اِذْ
یَرَوْنَ الْعَذَابَ جب دیکھینگے عذاب دوزخ تب دیکھینگے اور جانینگے اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا یہ کہ تمام قوت اور غلبہ خدا ہی
کے واسطے ہو وَّاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی جانینگے کہ اللہ شَدِیْدُ الْعَذَابِ سخت عذاب کرنیوالا ہو اور نیز تو البتہ خدا کے شریک کرنے کا
ضرر اور زیان اور رب العباد کی عبادت سے انحراف کرنے کا نقصان جانینگے اِذْ تَبَرَّاَ یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوس وقت کو کہ بیزار ہو جائینگے الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا وہ لوگ کہ ایک جماعت نے اونکی پیروی کی ہو مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اونسی جماعت سے
جسنے اون لوگون کی پیروی کی ہو یعنی میدان حشر کے پیشوا اون ضعیفون اور کمینون سے بیزار ہونگے جو آج اونکے تابع ہین
وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے عذاب وہ لوگ بھی جنھون نے پیروی کی اور وہ لوگ بھی جنکی پیروی کی وَتَقَطَّعَتْ اور کٹ جائینگے
بِهِمُ الْاَسْبَابُ اونسے سبب اور واسطے جو کہ دنیا مین رکھتے تھے عہد و پیمان اور قرابت اور دوستی اور صحبت سے وَقَالَ الَّذِیْنَ
اتَّبَعُوْا اور کہینگے وہ لوگ جنھون نے متابعت کی تھی اپنے گمراہ کرنے والون سے یعنی پیرو لوگ جب اپنے پیشوا اون کی بیزاری دیکھینگے
تو کہینگے لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً کاشکے ہمکو اور انھین پھر جانا ہو دنیا کی طرف فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ تاکہ ہم بیزاری کرین اونسے بات
كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا جیسا کہ وہ بیزار ہوئے ہمسے یہان كَذٰلِكَ جس طرح اوسدن دکھایا عذاب اونھین اوسی طرح يُرِيْهِمُ اللّٰهُ
دکھائیگا خدا اون کافرون کو اَعْمَالَهُمْ اعمال اونکے حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ حسرتین اور پشیمانیان اونپر یعنی جو اعمال کہ اون
کافرون کے زعم مین نیک تھے جیسے حج عمرہ ضیافتین ختنہ سبکو حبط کرینگے اور یہ اونکی حسرت کا سبب ہوگا یا برے اعمال جو وہ کیا کرتے
تھے جیسے قتل غارت لڑکیون کو زندہ دفن کردینا وہ زیادہ حسرت کے سبب ہونگے وَمَا هُمْ اور نہین ہین وہ تابع اور متبوع
بِخٰرِجِیْنَ باہر آنے والے مِنَ النَّارِ آگ سے یعنی ہمیشہ دوزخ مین رہینگے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو كُلُوْا کھاؤ
مِمَّا فِي الْاَرْضِ اوس چیز سے جو زمین مین ہو حَلٰلًا طَيِّبًا پاک اور پاکیزہ یعنی جسکا کھانا درست ہو اور جسمین کچھ شبہ نہین
وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اور نہ پیروی کرو قدمون ابلیس کی یعنی اوسکے پیچھے نہ چلو عرب کے مشرک شیطان کے
وسوسے سے چیزون کو حلال اور حرام کرلیتے تھے جیسے بحیرہ اور سائبہ اور حرث کے اقسام حق تعالیٰ نے فرمایا کہ حلال کو حرام حرام کو حلال
کرنے مین شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو اور اوسکی راہ سے منھ پھیرلو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمھارے واسطے عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
دشمن ہو کھلا ہوا اسواسطے کہ تمھارے دادا کو وسوسہ دے کر بہشت سے نکالا چاہتا ہو کہ تمھین وسوسہ اور فریب سے دوزخ مین لیجائے
اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ سوا اسکے نہین کہ حکم کرتا ہو تمھین شیطان یعنی وسوسہ دیتا ہو بِالسُّوْٓءِ ساتھ بدی کے وَالْفَحْشَاۗءِ اور
برے کامون کے اور کہا ہو کہ سوء چھپے گناہ ہین اور فحشاء کھلے گناہ یا سوء میل ہو دنیا کی طرف اور فحشاء نفس اور خواہش کی متابعت ہو
اور حقیقت یہ ہو کہ سوء اور فحشاء اون سب گناہ صغیرہ اور کبیرہ کو شامل ہو جنکا حکم شیطان کرتا ہو وَاَنْ تَقُوْلُوْا اور دوسرا یہ حکم بھی کرتا ہو کہ کہو
اور افترا کرو عَلَى اللّٰهِ خدا پر خبیث چیزون کو حلال کرنے اور پاکیزہ چیزون کو حرام کرنے مین مَا لَا تَعْلَمُوْنَ وہ چیز کہ نہین جانتے ہو تم
جسکی حقیقت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اور جب کہتے ہین اونسے وہ سے حلال اور حرام کے باب مین اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ پیروی کرو تم اون چیز کی

ع ۲

۱ بحیرہ کان پھاڑی ہوئی اونٹنی ۱۲ ۲ سائبہ اونٹنی جو جرنے کو چھوڑ دی ہو ۱۲ ۳ حرث کھیتی ۱۲

جو بھیجی ہی اللہ نے یعنی قرآن اور اوسمین جو کچھ حلال وحرام ہوا اوسے سچ مانو قَالُوْا کہتے ہین کہ ہم قرآن کا ایمان نہین لاتے بَلْ نَتَّبِعُ بلکہ پیروی کرتے
ہین ہم مَآ اَلْفَيْنَا اوس چیز کی کہ پایا ہی ہمنے عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اوس چیز پر باپون اپنے کو یہ بات بنی اسد عبد الدار نے کہی
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ کیا اپنے باپون کی متابعت کرتے ہین اگرچہ تھے باپ اونکے کہ لَا يَعْقِلُوْنَ نہ سمجھتے تھے شَيْـًٔا کچھ امور دین
مین سے وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۞ اور سیدھی راہ اونھون نے نہ پائی تھی وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور صفت کافرون کے نصیحت کرنے والون کی
كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ مثل صفت اوس شخص کے ہی جو چلاتا ہی بِمَا لَا يَسْمَعُ ساتھ اوس جانور کے جو نہین سنتا اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ مگر
پکارنا اور آواز اور اوس سے کچھ فہم نہین کرتا یعنی کافر بھی اپنے ڈرانے والے اور نصیحت کہنے والے سے آواز کے سوا کچھ نہین سنتے اور اوسکے
کلام کی حقیقت دریافت نہین کرتے صُمٌّۢ بہرے ہین حق بات سننے سے بُكْمٌ گونگے ہین صحیح اور درست کہنے سے عُمْيٌ اندھے ہین
سیدھی راہ دیکھنے سے فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۞ پھر وہ نہین سمجھتے جو اونکے پیغمبر کہتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ایمان والو
كُلُوْا کھاؤ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ پاکیزہ چیزون مین سے یعنی حلال چیزین جو کچھ روزی دی ہی ہمنے تمھین وَاشْكُرُوْا
لِلّٰهِ اور شکر کرو اللہ کا حلال روزی پر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ صدق دل سے اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۞ خاص اوسی کی عبادت کرتے ہو
حلال چیزین کھانے کا حکم فرما کر اب حق تعالیٰ اون چیزون کو بیان فرماتا ہی جو حرام ہین اور ارشاد کرتا ہی اِنَّمَا حَرَّمَ سوا اسکے نہین
حرام کیا خدا نے عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ تمپر مردار اور مردار وہ چیز ہی جو ذبح نہوئی ہو بشرطیکہ وہ جانور ہو جسکا گوشت کھایا جاتا ہی
وَالدَّمَ اور خون جاری چنانچہ حدیث کی رو سے دو مردار یعنی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون جیسے تلی اور کلیجی حلال ہی اور بعضے علما نے
کلیجی پر پھیپھڑے کو قیاس کیا ہی اور اوسکا کھانا حلال جانتے ہین وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ اور سور کا گوشت اور اوسکے سب اجزا کو حرمت کا
حکم شامل ہی وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ اور حرام کی وہ چیز جسپر ذبح کے وقت آواز بلند کرین لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ واسطے غیر خدا کے بتون کے نام پر اور مین
جانور کو قتل کرین یا پیغمبرون کے نام پر فَمَنِ اضْطُرَّ پھر جو کوئی بے بس ہو اکراہ کے ساتھ یا بھوک کے مارے اس درجہ کہ جان جانے کا خوف ہو
غَيْرَ بَاغٍ درحالیکہ وہ ستمگار نہو ایک طرف کاٹ لینے کے سبب سے یا امام وقت پر خروج کرنے کے باعث سے یا گناہ کا طالب نہو وَّلَا عَادٍ
اور نہ تجاوز کرنے والا ہو حد شرع سے یا نہ تلوار کھینچنے والا ہو امت پر فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ تو کچھ گناہ نہین اوسپر یہ چیزین کھا لینے مین
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہی اوسکو جو ضرورت کے وقت ان حرام چیزون مین سے کھالے رَّحِيْمٌ ۞ مہربان ہی بندون پر
عند الضرورت حرام چیزین کھانے کی اجازت دینے مین اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ تحقیق کہ علمائے یہود چھپاتے ہین رشوت لینے کے
سبب سے مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وہ چیز جو اوتاری اللہ نے مِنَ الْكِتٰبِ توریت اور اوسکے احکام سے وَيَشْتَرُوْنَ اور مول لیتے ہین یعنی بدلے لیتے ہین
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اوس چھپانے کے عوض دام تھوڑے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ مَا يَاْكُلُوْنَ نہین کھاتے قیامت کے دن فِيْ بُطُوْنِهِمْ
اپنے پیٹون مین اِلَّا النَّارَ مگر آگ کھانے مین پیٹ کا ذکر تاکید ہی اسواسطے کہ کھانے کا لفظ پیٹ مین کھانے کے سوا اور جگہ پر بھی بولا جاتا ہی
جیسے کہتے ہین کہ فلانا آدمی فلانے آدمی کا مال کھا گیا یہ اوسوقت کہتے ہین جب اوسنے مال بار کھا ہو تو یہان پر مراد یہ ہی کہ جسطرح علمائے یہود آج رشوت
(۱) کھاتے ہین اوسی طرح کل قیامت کے دن آگ کھائینگے یا کنایہ ہی اس بات سے کہ جسطرح اونکے جسم کا باہر آگ ہوگی ویسی طرح اندر بھی آگ ہوگی وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ اور

بات نکریگا خدا اونسے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے ایسی بات جسمین وہ کچھ منفعت اور راحت پائین وَلَا یُزَکِّیْهِمْ ج اور
پاک نکریگا اونھین اعمال کی برائیون سے یعنی اونکے گناہ آتش دوزخ مین سوخت نہو جائینگے وَلَهُمْ اور اونھین کے واسطے ہوگا عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہین جنھون نے جہالت کی راہ سے اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ
مول لیا یہودی بنے کو جو محض گمراہی ہے بِالْهُدٰی عوض ایمان اور معرفت کے اور یہ دنیا کا معاملہ ہے وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ
اور مول لیا عذاب جاودانی کو بدلے بخشش ربانی کے اور یہ آخرت کا سودا ہے فَمَآ اَصْبَرَهُمْ پھر کس چیز نے صبر والا کر دیا
اونھین یا کیا صبر والے ہین وہ عَلَى النَّارِ ۝ آگ پر اور وہ ایسی آگ ہے کہ ہمیشہ اوسمین رہنا پڑیگا ذٰلِكَ یہ عذاب اون کافرون کو
بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہے کہ خدا نے نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ط اوتارا توریت کو ساتھ راستی اور حق کے اور اونھون نے اوسکا حکم
چھپایا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانے مین کوشش کی یہان تک کہ حق تعالیٰ نے قرآن نازل کیا اور اونھون نے
اوسکی متابعت نہ کی بلکہ مخالفت کرنے مین زیادتی اور مبالغہ کیا وَاِنَّ الَّذِیْنَ اور تحقیق جنھون نے اخْتَلَفُوْا اختلاف کیا
فِی الْكِتٰبِ توریت یا قرآن مین اور اگر لام جنس کا لین تو یہ معنی ہین کہ اختلاف کیا اون سب کتابون مین جو اللہ کی طرف سے اوتری ہین اور
اختلاف یہ ہے کہ اونمین سے بعضی کتابون کا ایمان لائے اور بعض کے ساتھ کافر ہو گئے تو یہ اہل اختلاف لَفِیْ شِقَاقٍۢ بَعِیْدٍ ۝ خلاف ربع ۲۱ ع ۹
اور عناد مین ہین جو دور رہی موافقت سے یا ضلالت مین ہین جو دور رہی ہدایت سے یہ آیت نازل ہونے کے بعد اہل کتاب نے کہا کہ ہم خلاف اور
گمراہی مین نہین ہین بلکہ ہم خدا کا ایمان رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور یہ تمام و کمال نیکی ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ لَیْسَ الْبِرَّ
نہین ہے بڑی نیکی کہ اور سب نیکیون کی راہون سے اوسی پر بس کرنا چاہیے ہو اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ یہ کہ پھیر لو تم منھ اپنے نماز مین قِبَلَ
الْمَشْرِقِ طرف مشرق کے جیسے نصارا وَالْمَغْرِبِ اور طرف مغرب کے جیسے یہود وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اور لیکن نیکی یعنی صاحب نیکی مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وہ شخص ہے جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اوسکی یگانگی اور یکتائی کا نہ کہ یہود و نصارا کی طرح کہ عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو
الوہیت مین شریک کرتے ہین وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور ایمان لائے ساتھ روز قیامت کے اور جو امور اوس سے متعلق ہین اور یہ بھی یہود و نصاریٰ کو
طنز اور تعریض ہے کہ بہشت مین داخل ہونے کو اپنے ہی ساتھ خاص کرتے ہین وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور فرشتون کے اور سب فرشتون کو دوست رکھے نہ یہود کی
طرح کہ حضرت جبرئیل کے ساتھ دشمنی رکھتے ہین وَالْكِتٰبِ اور ایمان لائے اوسکی سب کتابون کے ساتھ نہ کہ احبار یہود کی طرح کہ وہ اختلاف کرتے ہین
وَالنَّبِیّٖنَ ج اور ایمان لائے ساتھ سب پیغمبرون کے نہ اہل کتاب کی طرح کہ بعضے انبیا کا ایمان لاتے ہین وَاٰتَی الْمَالَ اور دے مال اپنا عَلٰی حُبِّهٖ
محبت خدا پر یا محبت مال یعنی مال کو دوست رکھتا ہے اور اوس سے باز آتا ہے اور خدا کی راہ مین دیتا ہے ذَوِی الْقُرْبٰی اپنے قرابت والون کو
جو محتاج ہین وَالْیَتٰمٰی اور یتیمون کو جو بچے ہین وَالْمَسٰكِیْنَ اور محتاجون کو جو سوال نہین کرتے وَابْنَ السَّبِیْلِ لا اور راہ چلتون کو
جو خالی ہاتھ ہین یا مہمانون کو وَالسَّآئِلِیْنَ اور سائل فقیرون کو وَفِی الرِّقَابِ ج اور مکاتبون کی قیمت مین کہ ادائے کتابت مین دے چاہین
یا غلام مول لیکر آزاد کرے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اور قائم کرے نماز جو فرض ہے وَاٰتَی الزَّكٰوةَ ج اور دے زکوۃ جو مقرر ہے اور جو کچھ اسکے
قبل مال دینے مین مذکور ہوا وہ نوافل صدقون کے بیان مین تھا وَالْمُوْفُوْنَ اور نیکی والے وہ لوگ ہین جو وفا کرنے والے ہون بِعَهْدِهِمْ اپنے

عہد و پیمان اِذَا عٰهَدُوْا جب عہد کرین اور یہ عہد حق تعالیٰ کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور خلق کے ساتھ بھی وَالصّٰبِرِيْنَ اور اسکا
نصب مدح پر ہے اور سب صفتون پر صبر کی فضیلت ظاہر کرنے کے واسطے یعنی یہ عہد وفا کرنے والے صابر ہین فِي الْبَاْسَآءِ فقر فاقے مین
وَالضَّرَّآءِ اور رنج اور سختی مین وَحِيْنَ الْبَاْسِ اور وقت لڑائی کے یعنی اہل کفر و عناد کے ساتھ جہاد اور مقاتلے مین اُولٰٓئِكَ
جو لوگ کہ ان صفتون سے موصوف ہین الَّذِيْنَ وہ لوگ ہین جنہون نے بتحقیق صَدَقُوْا سچ کہا دین مین یا عہد مین یا اتباع حق مین
وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ وہی پرہیزگار ہین سب ناشایستہ باتون سے محقق لوگون نے کہا ہے کہ بہت شاخین اور بہت
شعبے ہونے کے ساتھ کمالات انسانیہ تین چیزون مین منحصر ہین صحت اعتقاد حسن معاشرت تہذیب نفس لیکن صحت اعتقاد تصدیق ہے
حق سبحانہ تعالیٰ کی اور اون سب چیزون کی جنکا ایمان لایا گیا اور حسن معاشرت مستحقون کے ساتھ مال سے یاری اور غمخواری
کرنا ہے اور تہذیب نفس نماز قائم کرنا زکوٰۃ دینا عہد وفا کرنا اور صبر ہے اور سب اس آیت مین مذکور ہے تو یہ آیت کمالات انسانی کو
جامع ہے تو جز مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَنْ عَمِلَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو
كُتِبَ فرض کی گئی عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ تم پر برابری نہ کہ ظلم اور تعدی فِي الْقَتْلٰى بیچ مار ڈالے ہوئے لوگون کے یعنی اونکے
سبب سے جبکہ قتل بعمد ہو زمانہ اسلام کے قبل جب دو قبیلون مین لڑائی ہوتی تو جو قبیلہ عالی نسب ہوتا وہ رذیل قبیلہ سے غلام کے بدلے
آزاد اور عورت کی عوض مرد قتل کرتا ہجرت کے بعد جب یہ صورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی تو حکم الٰہی یہ صادر ہوا کہ قتل
مین قصاص یعنی برابری چاہیے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ ایک آزاد بدلے ایک آزاد کے وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ اور ایک غلام بدلے ایک غلام کے امام شافعی
اور امام مالک رحمہما اللہ اس آیت کے معنی پر نظر کرکے آزاد کو غلام کے بدلے مین نہین قتل کرتے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
اس آیت کا حکم آیہ اَلنَّفْسَ بِالنَّفْسِ کے سبب سے منسوخ ہے تو وہ تفاضل کو نفس مین اعتبار نہین کرتے وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى اور ایک عورت
بدلے ایک عورت کے اور امام مالک اور امام شافعی اجماع کی بنا پر عورت کے بدلے مرد کا قتل روا نہین رکھتے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ
حدیث اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَائُهُمْ کو دلیل پکڑ کے عورت کے بدلے مرد کے قتل کا حکم کرتے ہین فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ پھر جو کوئی معاف کرے اوسے جو قاتل ہے
مِنْ اَخِيْهِ قصاص سے اوسکے بھائی سے کہ وہ مقتول ہے شَيْءٌ کچھ اسطرف اشارہ ہے کہ معاف کرنا بعض کا دیت سے یا معاف کرنا بعض کا
ورثہ سے یا معاف کرنا بعض کا اوس خون سے مسقط قصاص ہے فَاتِّبَاعٌ تو قاتل پر ہے عفو کے بعد پیروی کرنا بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ بھلائی کے
اور وہ دیت دینے مین خوشی اور رغبت ہے وَاَدَآءٌ اور ادا کرنا ہے وجہ دیت کا اِلَيْهِ وارث مقتول کو بِاِحْسَانٍ جلدی اور خوشخوئی کے
ساتھ نہ کہ دیر مین بدخوئی کے ساتھ ذٰلِكَ یہ قصاص سے عفو کرنا اور دیت مانگنا تَخْفِيْفٌ آسانی اور سبکساری ہے مِّنْ رَّبِّكُمْ رب تمہارے سے
وَرَحْمَةٌ اور مہربانی اور بخشش ہے اوس سے کام کی آسانی اور نفع حاصل کرنے مین فَمَنِ اعْتَدٰى پس جو کوئی حد سے گذرے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اسکے کہ
معاف کر چکا ہو اور دیت لے چکا ہو یعنی قاتل کو قتل کرے یا غیر قاتل کو قصاص کے واسطے مار ڈالے یا قاتل ظلم کرے اور ایک کو قتل کرکے دیت دینے کے
بعد دوسرے کو قتل کرے فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ پس واسطے اوسکے ہے آخرت مین عذاب دردناک وَلَكُمْ اور تمہارے واسطے ہے فِي الْقِصَاصِ
حکم مین قصاص کے حَيٰوةٌ بقا اور زندگی یعنی جب کوئی کسیکو قتل کرنے کا قصد کرے اور قصاص کے خوف سے باز رہے تو وہ شخص قتل کرنے سے

جسنے عمل کیا اس آیت پر تو بتحقیق کامل کرلیا اوسنے ایمان اپنا ۱۲

بچا اور قصاص سے بخوف رہا پس قصاص کا حکم تمہاری بقا کا سبب ہے یَآ اُولِی الْاَلْبَابِ اے عقل والو لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۝ تاکہ
شاید تم قتل ناحق سے پرہیز کرو کُتِبَ عَلَیْکُمْ لکھا گیا تم پر یعنی فرض کیا گیا اِذَا حَضَرَ جب حاضر ہوں اَحَدَکُمُ ایک کو تم میں سے الْمَوْتُ
موت کے سبب اور نشانیاں بیماری وغیرہ سے اِنْ تَرَکَ خَیْرَا اِنِ اگر چھوڑے مال اس سے بہت مال مراد ہے الْوَصِیَّةُ وصیت کرنا لِلْوَالِدَیْنِ
واسطے ماں باپ کے وَالْاَقْرَبِیْنَ اور قرابت والوں اور فرزندوں کے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ انصاف کے حَقًّا لکھی گئی یہ وصیت ثابت
حق اور راستی کے عَلَی الْمُتَّقِیْنَ۝ اوپر پرہیز کرنے والوں کے ماں باپ اور اقربا کی محرومی سے زمانہ جاہلیت میں ریا اور سُمعہ یعنی دکھانے اور سنانے
کے واسطے لوگ وصیت کرتے تھے اور ماں باپ اور قرابت والوں کو محروم رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اونھیں اس بات سے منع فرمایا اور
وصیت ان سب کے واسطے مقرر کی اور پھر اس آیت کا حکم میراث کی آیتوں سے منسوخ ہو گیا اور حصّہ میراث کے موافق قرار پایا اب وصیت کرنا
افضل ہے فرض نہیں اور وہ بھی محتاجوں کے حق میں چاہیے اور ثلث مال سے زیادہ میں وصیت کرنا نہ چاہیے فَمَنْ بَدَّلَهٗ پس جو کوئی
تبدیل کرے وصیت کو یا وصیت کرنے والے کے قول کو بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ بعد اسکے کہ سنا ہو اوسے فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ پس سوا اسکے نہیں
کہ بدل دینے کا گناہ ہوگا عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ اوپر اون لوگوں کے جو وصیت کو تبدیل کرتے ہیں اور وصیت کرنے والا اوس سے
بری الذمہ ہوگا اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہے وصیت کرنے والے کے کلام کو بھی اور وصیت بدلنے والے کے کلام کو بھی عَلِیْمٌ۝ جاننے والا ہے
وصیت کرنے والے کی نیت کو بھی اور وصیت بدلنے والے کی نیت کو بھی فَمَنْ خَافَ پس جو کوئی جانے اور دریافت کرے یا ڈرے خواہ وارث خواہ وصی
یا امام یا قاضی مِنْ مُّوْصٍ وصیت کرنے والے سے جَنَفًا کچھ میلان حق سے سہو کی طرف یا قرابت والوں سے عدول اَوْ اِثْمًا
یا گناہ قصدًا یا ثلث مال سے زیادہ میں وصیت فَاَصْلَحَ پس اصلاح کرے بَیْنَهُمْ درمیان اون لوگوں کے جنکے واسطے وصیت کی ہے
اور وارثوں کے یا وصیت کرنے والے کی زندگی میں کسی نے جانا کہ یہ وصیت میں شرع کی مخالفت کرتا ہے تو اوسے اوسکے حال پر نہ چھوڑے
اور موصی اور موصٰی لہ یعنی وصیت کرنے والے اور جسکے واسطے وصیت کی گئی ہے اونکے درمیان اصلاح کرے فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ پس اوس پر
کچھ وبال اور گناہ نہیں ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے موصی کو جب حق کی طرف پھر آئے رَّحِیْمٌ۝ مہربان ہے وصی پر
وصیت کے مضمون سے نہ درگذرے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو کُتِبَ فرض کیا گیا ہے عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
تم پر روزہ رکھنا کَمَا کُتِبَ جیسا کہ فرض کیا گیا تھا عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اوپر اون لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے چونکہ روزہ
ایک سخت عبادت ہے پس عابدوں کی دلداری کے واسطے فرماتا ہے کہ یہ عبادت تمہارے ہی واسطے خاص نہیں بلکہ کوئی امت اس
عبادت سے نہیں چھوٹی اور عربی میں یہ مثل ہے کہ اَلْبَلِیَّةُ اِذَا عَمَّتْ طَابَتْ جیسے فارسی مثل ہے کہ مرگ انبوہ جشنے دارد اور روزہ تم پر منجملہ کرنے
فرض کیا ہے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۝ تاکہ شاید تم پرہیز کرو گناہوں سے اور روزہ کا آرزو اور خواہشوں کو توڑنے والا ہے لوسے شروع
کرکے تم متقی اور پرہیزگار ہو جاؤ اور تفسیر عرائس میں ہے کہ یہ اہل قلوب کو ندا ہے یعنی غیبوں کے آسمانوں میں جو لوگ مشاہدہ کا چاند دیکھا چاہتے ہیں
اونکو حضرت رب الارباب سے یہ خطاب مستطاب پہونچتا ہے اور اسی نام کے ساتھ جس سے دلوں کو فرحت اور دفع کرہت ہو حق تعالیٰ اونسے فرماتا ہے کہ اے اہل یقین تم پر
جمیع مخلوقات اور مکنونات سے امساک کرنا فرض ہے یعنی اللہ کے سوا کسی کا خیال اپنے دل میں آنے دو اسواسطے کہ تم مشاہدہ کی طلب میں ہو

ع ۲۲ ۶

لہ یعنی لاجرم [illegible] ہو جاتی ہے آرزو منقطع [illegible] ۱۲

اور یہ مطلوب حاصل کرنے کی طرف جو لوگ متوجہ ہین او نپر ا ون سب چیزون سے روزہ رکھنا اور اپنے کو بچانا واجب ہی جیسے طبیعت مالوف ہو
جیسا کہ اون انبیا اور اولیا پر واجب تھا جو تمسے پہلے ہو گذرے ہین یہان تک کہ وہ بشریت کے میل سے چھوٹ گئے اور امن و قربت کے
مقام مین پہونچ گئے آور عین القضات قدس سرہ نے تمہیدات مین بیان کیا ہی کہ شریعت مین روزہ عبارت ہی نہ کھانے نہ پینے سے اور حقیقت مین
عبارت ہی کھانے پینے سے مگر کھانا اَنَا اَبِیتُ عِنْدَ رَبِّی یُطْعِمُنِی ہی اور پینا وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ہی اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ یہ روزہ
عارفون کے سوا اور کسیکے ہاتھ نہین آتا **مثنوی** مرد عارف چو یافت لذت قرب + نہ با کلش عطش بود نہ بہ شرب + اکل و شرب شد با شہد
انس بحق + دائم اور در حق ست مستغرق + لقمہ از خوان یطعمنی + شربت از چشمہ یسقینی + اَیَّامًا مَّعْدُودٰتٍ روزہ رکھو
چند روز گنے ہوئے مراد رمضان کا روزہ ہی کہ او نتیس دن ہوتا ہی یا تیس دن آور کہتے ہین کہ یہ ہر مہینے مین ایام بیض کے روزے
اور عاشورے کے دن کا روزہ ہی کہ ان دنون کے روزے رمضان کے روزے کے قبل فرض تھے فَمَنْ كَانَ پس جو کوئی ہو
مِنْكُمْ تم مین سے کہ روزہ کے مکلف اور مامور ہو مَّرِیْضًا بیمار کہ روزہ رکھنے کی قوت نہ رکھے یا روزہ کے سبب سے اوسکی بیماری زیادہ
ہو جاسے اَوْ عَلٰى سَفَرٍ یا ایسے سفر مین ہو جسمین نماز قصر کرنا چاہیے پس جب روزہ افطار کرے فَعِدَّةٌ پس اوسپر ہی روزہ رکھنا
اون دنون کے شمار کے موافق جنمین اوسنے افطار کیا مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ اور دنون سے وَعَلَى الَّذِیْنَ اور اون لوگون پر
جو یُطِیْقُوْنَهٗ طاقت رکھتے ہین کہ روزہ رکھین اور روزہ نہ رکھا چاہین فِدْیَةٌ بدلا دینا ہی اور وہ بدلا طَعَامُ مِسْكِیْنٍ
کھانا ہی فقیر کا ہر فقیر کو ہر روزہ کے مقابلہ مین نصف صاع گیہون حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر کہ دومن کے قریب ہوتا ہی
یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا بعد اوسکے منسوخ ہو گیا آور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہان لا پوشیدہ ہی اصل مین لَا یُطِیْقُوْنَهٗ ہی
یعنی جو شخص روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے جیسے کام سے گذرے ہوئے بوڑھے آدمی وہ فدیہ دے اس صورت مین اس آیت کا حکم
منسوخ نہوگا فَمَنْ تَطَوَّعَ پس جو کوئی زیادہ کرے اپنی خوشی سے خَیْرًا نیکی اور مقدار سے زیادہ فدیہ دے یا ایک فقیر سے زیادہ کو
کھانا کھلائے یا روزہ بھی رکھے اور کھانا بھی کھلائے فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ پس یہ زیادتی بہتر ہی واسطے اوسکے اجر زیادہ ہونے کے سبب سے
وَاَنْ تَصُوْمُوْا اور یہ کہ روزہ رکھو طاقت والون کو فرماتا ہی یا ان لوگون کو جنھین افطار کرنے کی اجازت ہی خَیْرٌ لَّكُمْ
بہتر ہی واسطے تمہارے فدیہ دینے سے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہو تم کہ جانتے ہو روزہ کی فضیلت شَهْرُ رَمَضَانَ یہ روزے جو
ہمنے کہے ماہ رمضان کے ہین الَّذِیْٓ اُنْزِلَ وہ مہینا کہ اوتارا گیا فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اوسمین قرآن یعنی قرآن نازل ہونے کی ابتدا اوس مہینے مین ہی
یا ماہ رمضان مین تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور وہان سے آیت آیت یا سورہ سورہ بندون کی مصلحتون کے موافق
نازل ہوا آور اس ماہ رمضان کے ساتھ روزہ خاص ہونے مین ایک یہ حکمت لوگون نے کہی ہی کہ چونکہ اس مہینے مین یہ کلمات یعنی قرآن شریف
جو ارواح کی غذا ہی تمہارے واسطے بھیجی پس اعضا کی غذا سے امساک لازم رکھو آور ہمنے قرآن کو اوتارا ہی هُدًى لِّلنَّاسِ درحالیکہ راہ
دکھانے والا ہی لوگون کو وَبَیِّنٰتٍ اور دلیلین روشن ہین مِّنَ الْهُدٰى حلال اور حرام سے وَالْفُرْقَانِ اور حدون اور احکام اور
تمام شرائع دین سے کہ حق اور باطل مین جدائی کرنے والا ہی فَمَنْ شَهِدَ پس جو کوئی حاضر ہو مِنْكُمُ الشَّهْرَ تم مین سے اوس مہینے کو وہ روزہ رکھنے کا

حکم دیے گئے ہو یعنی جو تم مین سے شہر مین مقیم ہو ماہ رمضان مین یا یہ معنی ہین کہ پائے جو کوئی تم مین سے رمضان کا چاند فَلْيَصُمْهُ پس چاہیے کہ
روزہ رکھے اوس مہینے کا وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اور جو کوئی ہو بیمار اَوْ عَلٰى سَفَرٍ یا سفر مین ہو اور افطار کرے فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ
پس اوسپر ہی قضا اون روزون کی اون دنون کی تعداد کے موافق اور دنون مین پہلی آیت مین مقیم کو اختیار دینا جو مذکور ہو وہ اس آیت کے
حکم سے منسوخ ہوا يُرِيْدُ اللّٰهُ چاہتا ہی خدا بِكُمُ الْيُسْرَ ساتھ تمھارے آسانی وَلَا يُرِيْدُ اور نہین چاہتا ہی بِكُمُ الْعُسْرَ
ساتھ تمھارے دشواری تو ضرور مسافر اور مریض کو افطار کی اجازت دی وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اور چاہتا ہی تاکہ تم تمام کرو روزے
رمضان کے یا اون دنون کے روزے جنمین مرض اور سفر کے عذر سے تمنے افطار کیا ہی وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ اور تاکہ بزرگی کے ساتھ یاد کرو خدا کو
یا عید الفطر کی شب کو چاند دیکھنے کے وقت سے فجر تک اور فجر سے عید کی نماز ادا کرنے کے وقت تک تکبیر کہو عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ اوپر اوسکے
کہ راہ دکھائی خدا نے تمھین ساتھ روزہ کے وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝ اور تاکہ مگر تم شکر کرو آسانی کی نعمت پر یا روزہ کا ثواب واجب
کرنے کی اور اوسکا اجر خاص کرنے کی نعمت پر کہ اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ روزہ کے فضائل مین سے ایک یہ ہی کہ باوصف اسکے کہ بندے عبادت
کرتے ہین مگر اونسے حق تعالیٰ سلب کرتا ہی اور اپنے ساتھ روزہ کو خاص کرکے شرف اور بزرگی بخشتا ہی کہ اَلصَّوْمُ لِيْ اور اوسکے اجر اور ثواب کو
اپنی درگاہ کے ساتھ خصوصیت دیتا ہی کہ اَنَا اَجْزِيْ بِهٖ ۔ بیت ۔ ہر چہ آن شرع بشارت دہ است + از ہمہ حرفی انا اجزی بہ است + وَاِذَا سَاَلَكَ
اور جب پوچھین تمسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عِبَادِيْ بندے میرے عَنِّيْ میری صفت سے یا میرے معاملہ سے جو اونکے ساتھ دعا کے وقت
کرتا ہون فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ پس مین نزدیک ہون علم اور قبول کرنے کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم خدا کو کیونکر پکارین آہستہ بعضے مفسر کہتے ہین
کہ ایک اعرابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا ہمسے نزدیک ہی کہ مین اوس سے راز کہون یا دور ہی کہ زور سے چیخون تب یہ آیت نازل ہوئی کہ
مین بندون سے نزدیک ہون جسطرح وہ مجھے پکارین مجھسے اونکی پکار پوشیدہ نہین اُجِيْبُ جواب دیتا ہون مین دَعْوَةَ الدَّاعِ پکار پکارنے والے کا
اِذَا دَعَانِ جب مجھے پکارتا ہی اور اوسکی حاجت روا کردیتا ہون اگر چاہون یا اگر اوسکا سوال مرضی الٰہی کے موافق ہو یا اگر بندہ کی بھلائی
اوس دعا کے قبول کرنے مین ہو فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ پس چاہیے کہ بندے قبول کرین میرے حکم کو وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ اور چاہیے کہ ایمان رکھنے مین میرے ساتھ
ثابت رہین تاکہ اجابت کے ساتھ اونکا وثوق متحقق رہے لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۝ تاکہ شاید راہ راست پر رہین بعضے مفسرین اس بات پر ہین
کہ ان بندون اور دعا کرنے والون سے روزہ دار مراد ہین کہ اونکی دعا مقرون باجابت ہی اور یہ امر کہ اس آیت کے قبل روزہ کے دنون کا حکم اور اس آیت کے
بعد روزہ کی شبون کا حکم بیان فرمایا ہی یہ امر بھی اسی قول کی تاکید کرتا ہی کہ روزہ دار ہی اس آیت مین مراد ہین ابتداء مسلمانون کو رمضان کی راتون مین
عشا کی نماز ادا کرنے تک یا سو رہنے تک کھانے پینے جماع کرنے کی اجازت تھی اس سے زیادہ نہین صحابہ کا ایک گروہ غلبہ شہوت کی وجہ سے صبر نہ کرسکا
جسوقت کہ مباشرت حرام تھی اوسوقت اوسکے مرتکب ہوئے دوسرے دن یہ بات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین پہنچی
اور یہ آیت نازل ہوئی اُحِلَّ لَكُمْ حلال کی گئی واسطے تمھارے لَيْلَةَ الصِّيَامِ بیچ رات روزون کے الرَّفَثُ یہ کنایہ ہی
مباشرت سے اِلٰى نِسَآئِكُمْ ساتھ عورتون اپنی کے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وہ پوشش ہین واسطے تمھارے وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ
لَّهُنَّ اور تم بھی لباس ہو واسطے اونکے یہ اختلاط اور لپٹنے سے کنایہ ہی جیسا کہ لباس کو بدن سے ہوتا ہی عَلِمَ اللّٰهُ جانا خدا نے

انزل ہین اَنَّكُمْ یہ کہ تم كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ ہو کہ خیانت کروگے اَنْفُسَكُمْ ساتھ جانون اپنی کے اور بے وقت مباشرت کر کے
اپنے اوپر ظلم روا رکھوگے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس پھر آیا اوپر تمھارے رحمت کے ساتھ اور روزہ کی راتون مین کھانے پینے مباشرت
کرنے کی تمکو اجازت دی وَعَفَا عَنْكُمْ اور معاف کیا تمسے اوس خیانت کو فَالْـٰٔنَ پس اب بَاشِرُوْهُنَّ مباشرت کرو اونسے
روزون کی راتون مین وَابْتَغُوْا اور ڈھونڈھو مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ جو لکھ دیا ہی اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ مین
یعنی فرزند مراد یہ ہی کہ آدمی کو مباشرت سے غرض اصلی یہ رکھنا چاہیے کہ بقاے نسل چاہے نہ کہ شہوت سے فقط مزہ حاصل کرنا وَكُلُوْا
اور کھاؤ وَاشْرَبُوْا اور پیو روزہ کی راتون مین حَتّٰى يَتَبَيَّنَ اوسوقت تک کہ روشن ہو لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ
واسطے تمھارے تاگا سفید کہ دن کی روشنی سے کنایہ ہی مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ تاگے سیاہ سے کہ تاریکی شب کی طرف اشارہ ہی
صحیحین مین روایت ہی کہ بعضے صحابہ سفید اور سیاہ تاگا پاؤن مین باندھکر کھانے پینے وغیرہ کا شغل اوسوقت تک رکھتے تھے جب تک
سفیدی اور سیاہی مین فرق ظاہر ہوتا یہان تک کہ مِنَ الْفَجْرِ جو خیط ابیض یعنی سفید تاگے کا بیان ہی نازل ہوئی تب اونھون نے
جانا کہ سفید تاگے سے نور صبح کا ظہور مراد ہی ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ پھر تمام کرو روزہ کو رات تک وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ
اور مباشرت نکرو عورتون سے وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ لا حالانکہ تم مقیم اور معتکف ہو فِي الْمَسٰجِدِ بیچ مسجدون کے اس سے اعتکاف والے
لوگ مراد ہین کہ مباشرت کی صورت سے اونھین ممانعت ہوئی اور امام مالک رحمہ اللہ سب تلذذ معتکف پر حرام رکھتے ہین اور
محققون کے نزدیک اعتکاف کے یہ معنی ہین کہ امر و نواہی کے دائرہ مین اپنے نفس کو نگاہ رکھنا شیخ ابو بکر واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ
نفس کو روکنے جوارح کی حفاظت کرنے وقت کی رعایت کرنے کا نام اعتکاف ہی جب یہ تینون شرطین توبجا لائے تو جہان چاہے
معتکف ہو سکتا ہی ایک عزیز ایک دروازہ پر آیا اور خادم سے بولا کہ مجھے پاک جگہ بتا کہ نماز پڑھون خادم بولا کہ اپنا دل ماسوی اللہ سے
پاک کر اور جہان چاہ نماز پڑھ لے **نظم** از ان محراب بر و رو مگردان + اگر در مسجدی ور در خرابات + دلِ فارغ بباید پاک از اغیار +
کہ تا لذت بیابی در مناجات + تو گر در بندِ مال و جاہ باشی + کجا یابی صفا ہیہات ہیہات + تِلْكَ یہ جو روزہ اور اوسکے متعلقات
کے باب مین کہا گیا حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین ہین کہ اللہ تعالیٰ نے دین مین مقرر کردین فَلَا تَقْرَبُوْهَا پس اوسکے نزدیک
نہ جاؤ ان حدون سے تجاوز کرنے کی ممانعت مین مبالغہ ہی اسواسطے کہ جب اوس سے قرب ہی نہوگا تو اوس سے خود بخود تجاوز ہونے کی کیا صورت ہی
كَذٰلِكَ جیسے ان احکام کی تشریح کی ویسطرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی خدا اٰيٰتِهٖ نشانیان اپنی امر و نہی اور وعدہ و وعید لِلنَّاسِ
واسطے عام لوگون کے لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ تاکہ شاید وہ پرہیز کرین اور اللہ کی حدون سے نہ گذرین وَلَا تَاْكُلُوْٓا اور
نہ کھاؤ اَمْوَالَكُمْ مالون اپنے کو کہ واقع ہین بَيْنَكُمْ درمیان تمھارے یعنی نہ کھاؤ ایک دوسرے کا مال بِالْبَاطِلِ ساتھ برے طور کے جیسے چوری خیانت
غصب جوا اور عقود فاسد یا اپنے مالون کو خلاف شرع کامون مین صرف کرو جیسے شراب خواری زناکاری اور فسق کے اور اقسام وَتُدْلُوْا یہ
عطف ہی فعل منہی پر یعنی فرو گذاشت نہ کرو اور نہ ڈالدو بِهَآ اوس مال کو اِلَى الْحُكَّامِ طرف حکام ظالم کے یا اون مالون مین سے حکام کو کچھ رشوت ندو
لِتَاْكُلُوْا تاکہ کھاؤ اونکی حمایت سے فَرِيْقًا ایک مقدار مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ مال لوگون سے بِالْاِثْمِ ساتھ ظلم و ستم کے یا جھوٹی قسم کے ساتھ

یا جھوٹی گواہی کے ساتھ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۟ع اور تم جانتے ہو کہ ظلم کرتے ہو یَسْئَلُوْنَكَ سوال کرتے ہین تجھسے ای محمد ع ۱۳ ۶
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ نئے چاندون سے، معاذ بن جبل او ثعلبہ رضی اللہ عنہما جو بڑے انصار مین سے تھے اونھون نے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب کہ چاند کبھی باریک دکھائی دیتا ہی اور دن گذرنے سے اوسکا نور
تمام وکمال ہو جاتا ہی اور پھر گھٹنے لگتا ہی حق تعالیٰ علم سے جانتا تھا کہ اونھین چاند کے ناقص او رکامل ہونے کی حکمت جان لینا
مشکل نہین اوسکا فائدہ پہچان لینے کے باب مین یہ جواب بھیجا کہ قُلْ هِيَ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ نئے چاند مَوَاقِيْتُ
زمانون اور وقتون کے نشان ہین لِلنَّاسِ واسطے لوگون کے مزدور دن کی اجرت عورتون کی عدت حمل کی مدت دودھ پلانے
اور چھوڑانے کے زمانے قرضون کے اوقات شرطون کی تحقیق مین وَالْحَجِّ ؕ اور وقتون کی نشانیان حج کے واسطے ہین کہ اونکے
سبب سے موسم حج کو جانتے ہین وَلَيْسَ الْبِرُّ اور نہین ہی نیکی بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ بیچ اس بات کے کہ آؤ تم گھرون کو مِنْ
ظُهُوْرِهَا پشت اونکی سے زمانۂ جاہلیت مین جو کوئی حج یا عمرہ کا احرام باندھتا تو گھر مین دروازہ سے پھر آنا اوسپر حرام تھا اگر گھروالے
لوگ ہوتے تو چھت پر سے یا دیوار مین راہ کرکے گھر مین آتے اور خیمہ والے لوگ خیمون کے پیچھے سے آتے اور اپنے اعتقاد مین اس عمل کو
بڑی نیکی جانتے اور اوسکے تارک کو فاسق فاجر کہتے تھے اور یہ حکم سب عرب کے شامل تھا مگر حمس کو اور یہ چند قبیلے تھے قریش او ربنو عامر اور ثقیف
وغیرہ اپنے دین مین سختی کے سبب سے اور قبیلون کو حمس کہتے تھے ایک دن احرام کے دنون مین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دروازہ سے
نکلے اور آپکے پیچھے رفاعہ انصاری نے بھی اوسی دروازہ سے قدم باہر رکھا سب مہاجر اور انصار نے ایک ہی دفعہ رفاعہ انصاری کو فاجر
کہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفاعہ سے پوچھا کہ تمنے یہ جرأت کیون کی اونھون نے عرض کیا کہ مین نے آپکی اقتدا اور پیروی کی آپنے
فرمایا کہ مجھے دروازہ سے باہر آنا روا تھا اسواسطے کہ مین حمس سے ہون یعنی قریش ہون اور تم نہین ہو اونھون نے عرض کیا کہ ای اہل عالم کے سردار
اگر آپ حمس مین سے ہین تو مین بھی حمس مین سے ہون میرا دین آپ ہی کا دین ہی اور میرا آئین آپ ہی کا آئین ہی اوسی وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ
تم لوگون نے اس قاعدہ کا نام نیکی رکھا ہی یہ نیکی نہین ہی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ اور لیکن نیکی اوس شخص کی ہی یا نیکی والا وہ شخص ہی جو خدا کے غصہ سے
بچے یا زمانہ جاہلیت کے کامون سے پرہیز کرے وَاْتُوا الْبُيُوْتَ اور آؤ تم گھرون کے اندر حالت احرام وغیرہ مین مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ دروازون
اونکے سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اور جن باتون کا اوسنے حکم فرمایا ہی اور جن چیزون سے اوسنے منع کیا ہی اونکا لحاظ رکھو
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۟ تاکہ تم چھوٹ جانے والے ہو وَقَاتِلُوْا اور مار ڈالو اور لڑائی کرو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
اون لوگون سے جو تمسے لڑتے ہین وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اور حد سے نہ گذرو یعنی جب تک وہ لڑائی نہ شروع کرین تم بھی پہل نہ کرو آیت سیف سے یہ حکم منسوخ ہی اِنَّ اللّٰهَ
تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۟ نہین دوست رکھتا زیادتی کرنے والون کو جس سال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی
ایک جماعت کے ساتھ عمرہ کی نیت سے مکہ معظمہ کو تشریف لیے جاتے تھے عرب کے احمقون اور بے ادب مشرکون نے مکہ مین داخل ہونے سے اونھین منع کیا اور حدیبیہ مین
اس بات پر صلح ہوئی کہ اگلے سال مسلمان لوگ مکہ مین آئین اور مشرک لوگ تین دن کے واسطے شہر خالی کر دین تاکہ مسلمان فراغت سے عبادت کی رسمون پر
قیام کر سکین دوسرے سال جب عمرہ قضا کرنے کی نیت سے باہر جاتے تھے صحابہ کو تامل ہوا کہ مبادا قریش عہد شکنی کرکے لڑائی شروع کرین اور ماہ حرام اور بلدہ حرام مین

قتال کیونکر ہوگا تو پہلی آیت نازل ہوئی کہ اگر وہ لڑین تو تم بھی لڑو اور دوسرے یہ بھی فرمایا کہ وَاقْتُلُوهُمْ اور قتل کرو تم اپنے مقاتلون کو
حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ جہان پاؤ حل مین خواہ حرم مین وَأَخْرِجُوهُمْ اور باہر کردو انھین حرم سے مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ جہان سے
کہ انھون نے تمھین باہر کردیا ہی یعنی مکہ سے وَالْفِتْنَةُ اور شرک کرنا اونکا أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ بہت سخت ہی ناپسند ہونے مین اس بات سے
کہ تم انھین حرم مین قتل کرو وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ اور مقابلہ نکرو تم کافرون سے عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ نزدیک مسجد حرام کے اس سے
تمام حرم مراد ہی حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ تاوقتیکہ وہ لڑین تمسے حرم مین اور خود ہتک حرمت کرین فَإِن قَاتَلُوكُمْ پس اگر وہ
تمھین قتل کرنے مین ابتدا کرین فَاقْتُلُوهُمْ پس تم بھی انھین قتل کرو اور کچھ باک نہ رکھو اسواسطے کہ اونھین نے حرم کی حرمت بالائے طاق
رکھدی ہی اور لڑائی کے دروازے کھولدیے ہین كَذَٰلِكَ ایسی ہی ہی جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ سزا کفار ستمگار کی فَإِنِ انتَهَوْا
پس اگر شرک سے باز آئین فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ پس تحقیق کہ خدا بخشنے والا ہی اون گناہ کو جسکے زمانہ کفر مین مرتکب ہوئے ہین رَّحِيمٌ ۝
مہربان ہی کہ اسلام کی برکت سے اونھین دار السلام یعنی جنت مین پہونچائیگا وَقَاتِلُوهُمْ اور مشرکون کے ساتھ قتال کرو حَتَّىٰ
لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ یہان تک کہ کچھ فتنہ نرہے یعنی شرک کا اثر بھی باقی رہے وَيَكُونَ الدِّينُ اور رہو طاعت اور عبادت لِلَّهِ خدا کے
واسطے فَإِنِ انتَهَوْا پس اگر شرک لوگ پھر کھڑے ہون کفر سے فَلَا عُدْوَانَ پس نہین ظلم اور زیادتی یعنی اوسکی جزا إِلَّا
عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ مگر ظالمون پر الشَّهْرُ الْحَرَامُ اوہ مہینا حرمت والا یعنی اس سال ذیقعدہ کا مہینا کہ اوسین عمرہ قضا کرنے تم جاتے ہو
بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ بدلا مہینے حرمت والے کا ہی یعنی گذشتہ سال کے ذیقعدہ کے عوض مین ہی جسمین اونھون نے تمکو ممانعت کی تھی
معنی یہ ہین کہ اگر وہ جنگ کرین تو تم نہ ڈرو اسواسطے کہ اونھون نے حرمت والے مہینے مین تمھین مکہ معظمہ جانے سے باز رکھا تم بھی اگر اس
مہینے مین اونسے قتال کروگے اوس ہتک کے عوض مین تو اونسے برابر ہوجاؤگے وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ اور حرمتون کی برابری ہی یعنی
تمھارا اس مہینے کی حرمت چھوڑ دینا اونکے اوس مہینے کی حرمت چھوڑ دینے کا بدلا ہی فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ پس جو کوئی تمپر
ظلم کرے مقاتلہ مین پہل کرکے فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ پس تم بھی اوسپر ظلم کرو یعنی اوسکے ساتھ قتال کرو یہ لفظ بر سبیل مشاکلت ہی اور مراد
یہ ہی کہ اوسے اوسکے ظلم کی جزا دو بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ مانند اوس چیز کے جو اوسنے تمپر ظلم اور زیادتی کی ہی وَاتَّقُوا اللَّهَ ع
اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیزگاری کرو وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ اور جانو تم کہ خدا مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ ساتھ پرہیزگارون کے ہی یار
اور مددگار اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ قضا کرنے کا قصد کیا تو ایک جماعت نے کہا کہ ہم خرچ راہ نہین رکھتے
اور جنھین دسترس ہی وہ ہمین کچھ نہین دیتے کہ ہم زاد راہ کرین حکم ہوا کہ وَأَنفِقُوا اور خرچ دو اپنا مال اور فِي سَبِيلِ اللَّهِ
خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ اور نہ ڈالو اپنے تئین اپنے ہاتھون سے إِلَى التَّهْلُكَةِ بیچ ہلاکت مین
یعنی بخل نکرو کہ اوس سے دل خراب اور ہلاک ہو جائے البخيل بعيد من الله بعيد من الجنة قريب الى النار مثنوی بخل و خست مرد را
رسوا کند + بلکہ در چاہ ہلاکش افگند + روی جنت را کجا بیند بخیل + البتہ بہ افتادہ زیر پای پیل + اسخیا را با جہنم کار نیست + جای
ممسک جز میان نار نیست + وَأَحْسِنُوا اور نیکی کرو غازیون کے ساتھ إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

بخیل دور ہے از خدا دور ہے جنت سے دور ہے دوزخ سے قریب ۱۲ معانقہ نزد متقدمین ۱۲

دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ اور پورا کرو حج اور عمرہ یعنی اوسکے مناسک اور حدود اور فرائض اور
سنتین اور آداب تمام و کمال ادا کرو لِلّٰهِ واسطے خدا کے نہ کہ کافرون کی طرح کہ وہ بتون کے نام پر طواف کرتے ہین اور لبیک کہتے ہین
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ پس اگر باز رکھے جاؤ بیماری اور خوف دشمن کی وجہ سے اور زاد و راحلہ کم ہونے کے سبب سے فَمَا اسْتَيْسَرَ
پس تمپر ہے جو کچھ میسر ہو مِنَ الْهَدْيِ قربانی سے اور قربانی منا مین بھیجنا چاہیے کہ امام اعظم کے قول پر وہی ذبح کرنے کی
جگہ ہے وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ اور نہ منڈاؤ تم سر اپنے کو یعنی احرام سے باہر نہ آؤ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ جب تک
کہ پہونچ جاے قربانی مَحِلَّهٗ اپنی جگہ پر کہ وہ منا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ پس جو کوئی ہو تم مین سے مَرِيْضًا بیمار احرام کے
وقت اَوْ بِهٖ اَذًى یا ہو اوسے کچھ رنج و ایذا مِّنْ رَّاْسِهٖ اوسکے سر سے جیسے درد سر یا زخم یا جون کا غلبہ اس سبب سے
منظور ہے کہ سر منڈا ڈالے فَفِدْيَةٌ پس اوسپر بدلا دینا ہے اس آیت کا شان نزول یہ لکھا ہے کہ کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ جب احرام مین
تھے تو اونکے جوین پڑین اور قحط زدہ آدمیون کی طرح اونکا سر کھانے لگین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حال سے اطلاع پاکر
فرمایا کہ سر منڈا ڈال اور بھیڑ ذبح کر اور محتاجون کو کھلا اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھیڑ ذبح کرنے کی مین استطاعت نہین رکھتا
حکم صادر ہوا کہ بدلا دے مِّنْ صِيَامٍ روزہ سے اور حدیث مین حکم قرار پایا ہے کہ تین روزے رکھے اَوْ صَدَقَةٍ یا صدقہ دے اور وہ
چھ فقیرون کو کھانا دینا ہے ہر ایک کو دو من گیہون اَوْ نُسُكٍ یا قربانی اور ادنی قربانی ایک بھیڑ ہے فَاِذَآ اَمِنْتُمْ پس جب
بیخوف ہوجاؤ دشمن سے یا بیماری سے فَمَنْ تَمَتَّعَ پس جو کوئی فائدہ اوٹھائے بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ یعنی اکٹھا کرلے حج اور
عمرہ ایک ہی سفر مین تمتع کے طور پر جاننا چاہیے کہ حج اور عمرہ یا جدا جدا ہے کہ پہلے حج کا احرام کرے اور اوسکی شرطین بجالائے اور جب
حج تمام ہو تو حرم سے باہر زمین حل پر جائے اور وہان سے عمرہ کا احرام کرے اور اوسکے اعمال بجالائے اور امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ
تعالی کے نزدیک یہی افضل ہے یا قران کے طور پر کہ احرام کے وقت حج اور عمرہ دونون کی نیت کرلے اور لَبَّيْكَ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ مَعًا کہے
اور حج کے اعمال اور ارکان پر اکتفا کرے اسواسطے کہ عمرہ حج مین اسطرح داخل ہے جیسے غسل مین وضو اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی
کے نزدیک یہ صورت افضل ہے یا تمتع کے طور پر کہ موسم حج مین جب میقات پر پہونچے اور عمرہ کا احرام کرے اور مکہ مین آکر عمرہ کے اعمال سے
فارغ ہو اور احرام سے باہر ہوکر جو چیزین منع تھین اونسے بہرہ مند ہو تو یہ صورت ہے کہ مکہ کے اندر ہی ترویہ کے دن یعنی بقرعید کی
آٹھوین تاریخ حج کا احرام باندھے اور مکہ مین آکر حج سے فراغت کرے امام احمد حنبل رحمہ اللہ تعالی نے اس قسم کو اختیار کیا ہے اور اس
آیت مین حق تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص متمتع ہو فَمَا اسْتَيْسَرَ پس اوسپر ہے جو کچھ میسر ہوگا یا بھیڑ یا اونٹ مِنَ الْهَدْيِ قربانی سے
اس نعمت کا شکرانہ کہ دو عبادتین اکٹھا کرنے کی اوسے توفیق ہوئی فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پس جو کوئی نہ پائے قربانی یعنی قربانی کرنے کی
جسے قدرت نہو فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ پس حکم روزہ رکھنے کا ہے تین دن برابر فِي الْحَجِّ یعنی حج کے دنون مین وَسَبْعَةٍ اور روزہ
رکھنا سات دن اِذَا رَجَعْتُمْ جب پھرو تم اپنے وطن کو تِلْكَ یہ دن یعنی تین اور سات دن عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ دس پورے ہین یہ قید تاکید کے
واسطے ہے اور اوسے تمام کرنے مین زیادہ اہتمام کرنے کے لیے ذٰلِكَ یہ حکم قربانی کا یا روزون کا یا تمتع اور قران کا لِمَنْ اوسی شخص کے

واسطے ہی جو لَّمۡ یَکُنۡ اَهۡلُهٗ نہوا اہل اوسکا یعنی نہو مکہ کا بسنے والا حَاضِرِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ مجاور مسجد حرام کا یعنی آفاقی ہو کیونکہ نہین
اسواسطے کہ آفاقی لوگ حج کے مہینون مین دونون عبادتون سے متمتع ہوسکتے ہین اور اہل حرم حج کے زمانہ کے سوا اور دنون مین عمرہ کا
احرام باندھ سکتے ہین پس اونھین قران اور تمتع نہین ہوتا یہ قول امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے
اور جو احکام حج کے باب مین صادر ہوئے اونکا لحاظ رکھو وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ اور جانو تم کہ اللہ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ع ۸
سخت عذاب والا ہی اوس شخص پر جو امر و نہی کی پابندی نکرے اَلۡحَجُّ زمانہ حج کا اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ مہینے ہین مشہور معروف
یعنی شوال ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے نو دن اور دسوین شب صبح تک امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب پر اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے
دسوان دن بھی شمار کیا ہی فَمَنۡ فَرَضَ پس جو کوئی فرض کرلے فِیۡهِنَّ الۡحَجَّ ان مہینون مین حج لبیک کہنے اور قربانی
بھیجنے سے مذہب حنفی کے بموجب اور احرام کی نیت سے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر فَلَا رَفَثَ یہ نفی ہی نہی کے
معنی مین یعنی عورتون سے جماع اور اختلاط کرنے سے پرہیز کرے یا یہ معنی ہین کہ بیہودہ بات نکہے وَلَا فُسُوۡقَ اور حد شرع سے
نگذرے اور ممنوعات شرعی کا مرتکب نہو وَلَا جِدَالَ اور چاہیے کہ خادمون اور رفیقون سے جنگ و جدال نکرے اور خصومت
نہ اختیار کرلے فِی الۡحَجِّ حج کے دنون مین قریش بازار منا مین باہم مجادلہ کرتے تھے ہر ایک کہتا تھا کہ ہمارا ہی حج پورا ہوا تو یہ حکم نازل
ہوا کہ جدال نکرو وَمَا تَفۡعَلُوۡا اور جو کچھ کرتے ہو تم مِنۡ خَیۡرٍ نیکی سے یَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ جانتا ہی اوسے اللہ وَتَزَوَّدُوۡا
اور خرچ راہ لیا کرو تم قافلہ مین سے ایک قوم کے لوگ بے سواری اور خرچ راہ لیے حج کا قصد کرتے اور مکہ معظمہ مین احتیاج ظاہر کرکے قافلہ والون
سے کچھ نہ کچھ مانگتے حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ راہ کا خرچ لایا کرو تاکہ لوگون کے دلون پر گران نہو جایا کرو فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی
پس بہترین زاد راہ پرہیز کرنا ہی طمع سے اور لوگون کو تشویش مین نہ ڈالنے اور لوگون سے سوال نہ کرنے سے اور عارفون کے نزدیک اس آیت مین
زاد سفر آخرت لینے کا اشارہ ہی اور راہ آخرت مین بہترین زاد پرہیز گاری ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ لوث گناہ سے جسم کو دور رکھنا
عوام کا تقوی ہی اور ماسوی اللہ کے مشاہدے سے بدل اجتناب اور پرہیز کرنا خواص کا تقوی ہی اور حقیقت امر یہ ہی کہ توشہ کے بغیر راہ عشق
بسر ہو نہین سکتی اور جب تک شوق کا توشہ نہو محبت کا مرحلہ طی نہین ہوسکتا بیت زاد راہ عاشقان درد است و روی زرد و آہ + راہ
زین گونہ است بسم اللہ کہ دارد عزم راہ + وَاتَّقُوۡنِ اور ڈرو تم مجھسے یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ اے عقلمندو لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ نہین ہی تمپر
جُنَاحٌ کچھ گناہ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا اس بات مین کہ طلب کرو تم موسم حج مین فَضۡلًا روزی مِّنۡ رَّبِّکُمۡ رب اپنے سے بذریعہ
تجارت تاجر لوگ جو حج کو آتے اونھین عرب کے کچھ لوگ کہتے داج لا حاج یعنی اس آنے والے کو کچھ حاصل نہین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ
سودا اور معاملہ فیض حج سے اونھین بے نصیب نہین کرتا بشرطیکہ مقصد اصلی اور مقصود کلی حج ہو فَاِذَاۤ اَفَضۡتُمۡ پھر جب پھرو تم مِّنۡ عَرَفٰتٍ
اوس مقام سے جسکو عرفات کہتے ہین اس سبب سے کہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام وہان ہر ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوئے فَاذۡکُرُوا اللّٰهَ تو یاد کرو
خدا کو لا الہ الا اللہ اور لبیک کہکر عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ نزدیک مشعر حرام کے اور وہ ایک مقام معین ہی عرفات اور منا کے درمیان اوسے
مزدلفہ کہتے ہین وَاذۡکُرُوۡهُ اور یاد کرو تم اوسے اس مقام پر اچھی طرح کَمَا هَدٰىکُمۡ جیسے کہ اوسنے ہدایت کی تمھین ساتھ مناسک حج کے

وقف النبی صلعم

وَاِنْ كُنْتُمْ اور تحقیق کہ تھے تم مِّنْ قَبْلِهٖ پہلے ہدایت حق سے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہادی مطلق ہین اونکے بعثت کے قبل
لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ گمراہون مین سے ثُمَّ اَفِيْضُوْا پس پھرو تم یہ خطاب قریش کی طرف ہی اور اونکے خلفا کی جانب کہ سب تو عرفات پر پھرتے
اور وہ لوگ مزدلفہ مین ٹھہرتے تھے اور اس سبب سے خلق پر اپنی رفعت اور بلندی اور بڑائی کرتے تھے اور ٹھہرنے کے مقام پر سب کی برابری
ننگ و عار جانتے تھے اور پھرتے وقت بھی دوسری راہ سے پھرتے تھے حق تعالی نے حکم فرمایا کہ پھرو تم مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
اوس جگہ سے کہ پھرتے ہین سب لوگ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور مغفرت چاہو خدا سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہی
اون لوگون کے پچھلے گناہ جو مغفرت چاہنے والے ہین رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی اوسپر جو حج کرے فَاِذَا قَضَيْتُمْ اور جب حج کر چکے تم
اور بجا لا چکے تم مَّنَاسِكَكُمْ اپنے حج کے کام اور اوسکے لوازم فَاذْكُرُوا اللّٰهَ تو یاد کرو تم اللہ کو اور حمد کرو اوسکی كَذِكْرِكُمْ
مثل یاد کرنے اپنے کے اٰبَآءَكُمْ باپون اپنے کو جاہلیت کی رسم یہ تھی کہ عرب کے اشراف مناسک حج سے فراغت کرکے حرم کے سامنے یا مسجد منا
اور جبل الرحمۃ کے پاس مین کھڑے ہوتے اور اپنے آبا و اجداد کے حسب و نسب کی رفعت اور شہرت پر باہم فخر کرتے حکم ہوا کہ جسطرح اپنے باپ دادا کو
یاد کرتے ہو اوسطرح خدا کو یاد کرو اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا بلکہ اوس سے بہت زیادہ اور بڑھکر اسواسطے کہ اوسی نے تمہارے باپ دادا کو ان مراتب
اور مناقب کے ساتھ خصوصیت بخشی تھی فَمِنَ النَّاسِ پس لوگون مین سے مَنْ يَّقُوْلُ وہ شخص ہی جو کہتا ہی رَبَّنَآ اے رب ہمارے
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا دے ہمکو دنیا مین فلانی چیز اور فلانی چیز یعنی دنیا کی چیز ہی مانگتے ہین وَمَا لَهٗ اور نہین دنیا چاہنے والے کو فِي الْاٰخِرَةِ
آخرت مین مِنْ خَلَاقٍ کچھ نصیب اور حصہ اگر مانگنے والا کافر ہی تو اوس جہان کی نعمت سے بے نصیب پڑا ہی اور اگر مومن ہی تو اور
مومنون کی طرح اوسکا حصہ نہین وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اور لوگون مین کوئی ہوتا ہی جو یہ کہتا ہی رَبَّنَآ اٰتِنَا اے رب ہمارے عطا کر ہمین
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اس دنیا مین بھلائی یعنی طاعت کی توفیق وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً اور اوس جہان مین بھلائی یعنی امنیت اور
بعض مفسرون نے کہا ہی کہ اس جہان کی بھلائی قناعت ہی اور اوس جہان کی بھلائی شفاعت ہی وَّقِنَا اور بچا ہمین عَذَابَ النَّارِ ۝
آتش دوزخ کے عذاب سے حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ اس جہان کی بھلائی تو نیک عورت ہی اور اوس جہان کی بھلائی حور پسندیدہ ہی
اور عذاب النار وہ جورو ہی جو ناشائستہ بدخو سخت گو ہو مثنوی زن بد در سرای مرد نکو * ہم درین عالم ست دوزخ او * زینہار از قرین بد زنہار
وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ * اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتے ہین لَهُمْ نَصِيْبٌ واسطے اونکے حصہ ہی مِّمَّا كَسَبُوْا
اوس چیز سے جو اونھون نے عمل کیا یعنی درخواست کی وَاللّٰهُ اور خدا سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ جلد حساب کرنے والا ہی لمحہ بھر مین سب مخلوق کا
حساب کرلیگا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اور یاد کرو خدا کو یعنی تکبیر کہو فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ بیچ دنون گنے ہوے کے کہ وہ ایام تشریق ہین اور وہ
تین دن ہوتے ہین عید اضحی کے بعد اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک عرفہ کی نماز فجر سے عید اضحی کی عصر تک اور صاحبین رحمہما اللہ تعالی
نزدیک آخر ایام تشریق کے عصر تک تیئیس نمازون کے بعد تکبیر کہنا چاہیے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی اس مسئلہ مین صاحبین کے موافق ہین فَمَنْ
تَعَجَّلَ پس جو کوئی جلدی کرے اور منی سے چلا جاوے فِيْ يَوْمَيْنِ ان دو دنون مین یعنی ذی الحجہ کی گیارھوین بارھوین تاریخ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ تو اوسپر کچھ
گناہ نہین زمانہ جاہلیت مین بعضے عرب جلدی کرنے والے کو گناہگار کہتے تھے اور بعضے دیر کرنے والے کو حق تعالی نے فرمادیا کہ جلدی کرنے مین اختیار ہی

اور کچھ گناہ نہین وَمَنْ تَاَخَّرَ اور جو شخص دیر کرے اور تین راتین منا مین ہے فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ تو اوسپر بھی کچھ جرم نہین اور سختی اور
وبال مطلقاً نہو گا لِمَنِ اتَّقٰى اوس شخص پر جو پرہیز کرے اور حج کرنے کے بعد مرتے دم تک متقی اور پرہیزگار رہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو
خدا سے بقیہ عمر بھر وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اور جانو کہ تم اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ۝ اللہ تعالیٰ کی طرف حشر کیے جاؤگے اور اپنی جزا کو پہونچوگے
وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے وہ ہے مَنْ یُّعْجِبُكَ جو کہ خوش آتی ہے اور خوش کرتی ہے تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قَوْلُهٗ بات اوسکی وہ اخنس ثقفی تھا کہ جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور وہ شیرین سخن اور خوبصورت
آدمی تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسکے چہرہ کی تازگی اور گفتگو کی شیرینی خوش آئی اوسکی باتون کا مضمون یہ تھا کہ مین اسواسطے حاضر
ہوا ہون کہ بیعت اسلام کا حلقہ ارادت دل سے کان مین پہنون اور سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا غاشیہ خوشی سے کاندھے پر رکھون
اوسنے یہ باتین قسمین کھاکر خدا کو گواہ ٹھہراکر کہین اور جب پھرا اور مدینہ کی آبادی سے نکل گیا تو ایک قوم کی کھیتی کو آگ سے جلا دیا اور مسلمانون کے
جانورون کو تلوار سے ہلاک کر ڈالا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لوگون مین سے کوئی ایسا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھین بات
خوش کر دیتی ہے جو وہ کہتا ہے فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگانی دنیا کی مصلحتون مین وَیُشْهِدُ اللّٰهَ اور گواہ کرتا ہے خدا کو عَلٰى مَا
فِیْ قَلْبِهٖ اوپر اوس چیز کے جو اوسکے دل مین ہے یعنی کہتا ہے کہ میرا دل اور میری زبان ایک ہی ہے وَهُوَ حال آنکہ وہ اَلَدُّ الْخِصَامِ
بڑا جھگڑالو دشمن ہے وَاِذَا تَوَلّٰى اور جب پھرتا ہے تمھارے حضور سے سَعٰى جاتا ہے اور جلدی کرتا ہے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے
لِیُفْسِدَ فِیْهَا تاکہ فساد اور تباہی ڈالے اوسمین وَیُهْلِكَ الْحَرْثَ اور نیست و نابود کر دے کھیتیون کو جلاکر وَالنَّسْلَ
اور ہلاک کر ڈالے چارپایون کو وَاللّٰهُ اور خدا لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ۝ نہین پسند کرتا معصیت اور تباہکاری کو وَاِذَا قِیْلَ لَهُ
اور جب کہین اس منافق کو کہ اتَّقِ اللّٰهَ ڈر خدا سے اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ پکڑتی ہے اوسے جاہلیت کی حمیت بِالْاِثْمِ ساتھ ارتکاب
گناہ کے فَحَسْبُهٗ پس بس ہے اوسے جَهَنَّمُ دوزخ جہنم اوس آگ کا نام ہے جس سے دوزخیون کو عذاب کرینگے یا بڑا گھڑا کوان دوزخ مین ہے
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ۝ اور برا بچھونا ہے آگ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے ہے مَنْ یَّشْرِیْ وہ شخص جو بیچتا ہے نَفْسَهُ جان
اپنی یعنی اپنی جان خرچ کرتا ہے ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واسطے چاہنے خوشی خدا کے اور وہ زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود رضی اللہ
عنہما تھے کہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو جاتے تھے اور خبیب رضی اللہ عنہ کہ جنگ رجیع مین گرفتار ہوکر مکیون کے ہاتھ لگ گئے اور مکیون نے
اونھین سولی پر کھینچا تھا یہ دونون شخص خبیب کو سولی پر سے لیکر مدینہ منورہ کو چلے ستر سوار قریش نے انکا پیچھا کرکے لڑائی شروع کی انھونے
خبیب کو گھوڑے پر سے لیکر زمین پر رکھا زمین اونھین نگل گئی اور بلیع الارض اونکا لقب ہوا اور اون دونون جوانمردون نے ستر آدمیون
سے لڑنے کا داعیہ کیا ستر کافرون نے اون دو جوانمرد مسلمانون کی لڑائی مین اپنا بچاؤ نہ دیکھا پھر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ صہیب رومی
رضی اللہ عنہ کی شان مین یہ آیت ہے کہ جو کچھ رکھتے تھے مکہ مین کافرون کو دے ڈالا اور مدینہ کو ہجرت کرنے کی اجازت لی خدا کی رضامندی اور رسول کی
خوشنودی کو مال کے عوض مول لیا فرد بہ بند وصلش ار می توانی بخر کہ وصلش عزیز ست و زہیچ نیست اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ
عنہ کی شان مین ہے کہ غار کی شب کو حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچھونے پر لیٹ رہے اور اپنی جان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا کر دی فَقَالَ اللّٰهُ

رَءُوفٌ اور اللہ مہربان ہی بِالْعِبَادِ ○ ساتھ بندون اپنے کے جو اوسکی رضامندی کی خواہش مین اپنی جان فدا کرتے ہین یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ظاہر مین ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ داخل ہو بیچ اسلام کے کَآفَّةً سب ایک ہی بار
یا مسلمانون سے فرماتا ہی کہ اسلام پر ثابت رہو اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ ابن سلام اور اوسکے دوست احکام اسلام قبول کرنے کے
بعد توریت کے احکام کو بھی نگاہ رکھتے اور اتوار کی تعظیم کرکے گوشت اور اونٹنی کا دودھ نوش نکرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یکبارگی اسلام مین
داخل ہو جاؤ وَلَا تَتَّبِعُوْا اور نہ پیروی کرو خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ قدمون شیطان کی یعنی شیطان کے وسوسون سے احکام منسوخہ
قائم مہو اِنَّهٗ لَكُمْ تحقیق کہ شیطان واسطے تمہارے عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ دشمن ہی ظاہر کہ اپنے وسوسون سے تمہارے دل کو ڈانوا ڈول
کر دیتا ہی فَاِنْ زَلَلْتُمْ پھر اگر ڈگجاؤ تم شرع کے ڈھرے اور دین اور قرآن کے احکام سے مِّنْۢ بَعْدِ مَا بعد اسکے کہ جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ آئے تمہارے
پاس احکام حلال اور حرام کے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ پس جان لو تم یہ کہ خدا عَزِیْزٌ غالب ہی اور مخالفان دین کو سخت سزا دینے
قادر ہی حَكِیْمٌ ○ مضبوط اور محکم کام کرنے والا ہی بدلا نہین لیتا ہی مگر حق اور روا جبی هَلْ یَنْظُرُوْنَ کیا راہ دیکھتے ہین یعنی راہ نہین دیکھتے ہین وہ لوگ
جو دایرۂ اسلام مین پورے داخل نہین ہوتے اِلَّآ اَنْ مگر اس بات کی کہ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ آئے اونکے پاس اللہ یعنی اوسکا عذاب
فِیْ ظُلَلٍ بیچ سایبانون کے مِّنَ الْغَمَامِ ابر سفید باریک سے جیسا کہ شعیب علیہ السلام کی قوم پر یوم الظُّلَّة مین آیا تھا
وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور آئین فرشتے جو عذاب پر مامور ہین وَقُضِیَ الْاَمْرُ اور تمام کیا جائے کام یعنی ہر ایک کو سزا ملجائے وَاِلَى اللّٰهِ
٢٥ ع ١٤ اور طرف خدا کے یعنی اوسکی جزا کی طرف تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ پھیرے جاتے ہین کام یا یہ کہ پادشاہ اور حاکم لوگ آج رعایا پر جو حکم
کر رہے ہین قیامت کے دن یہ سب باطل اور زائل ہو جاینگے اور اوسدن خدا کے سوا اور کسی کا حکم نہوگا جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہی کہ
وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ سَلْ سوال کر یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی یا جو کوئی خطاب کی صلاحیت اور لیاقت رکھے
اوس سے فرماتا ہی کہ سوال کر بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مدینے کے یہود سے یا بنی اسرائیل کے مسلمانون سے کہ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ کتنی دی ہین ہمنے
اونکے باپ دادا کو مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ نشانیان ظاہر اور پیغام نیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین یا کھلے ہوے معجزات جیسے عصا
اور ید بیضا اور من و سلوی اور مثل اسکے وَمَنْ یُّبَدِّلْ اور جو کوئی بدل ڈالے یہود مین سے اور پھیر دے نِعْمَةَ اللّٰهِ نعمت الٰہی کو کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہی مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ بعد اسکے کہ آئی ہی اوسکے پاس توریت مین فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ
شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب والا ہی اوسکے ساتھ دنیا مین قتل اور قید اور جلا وطن کرکے اور آخرت مین بے انتہا عذاب کرکے
زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا آراستہ کی گئی واسطے ناشکرون اور حق چھپانے والون کے الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا زندگی دنیا کی کہ اوسپر فریفتہ ہو جاتے ہین اور
وقف لازم مغرور ہوتے ہین وَیَسْخَرُوْنَ اور ٹھٹھا کرتے ہین اور حسرت اور افسوس کرتے ہین مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین قریش کے
امیر لوگ غریب صحابہ جیسے حضرت بلال اور عمار وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ہنستے اور کہتے تھے کہ محمد کو دیکھو کہتا ہی کہ ان فقیرون کے ذریعے سے جہان کا کام
راست اور درست کرتا ہون اور شرفائے عرب کی عظمت کی جڑ اور اونکے رسوم اور عادات کی بنیاد اوکھاڑتا ہون اگر اوسکا کام حق ہوتا تو چاہیے تھا کہ عرب کے
سردار اور قبیلون کے سرگروہ اوسکے تابع ہوتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور جن لوگون نے پرہیزگاری کی یعنی غریب اور فقیر لوگ

فَوْقَهُمْ اونپر اونچے ہین یعنی ان افسوس کرنے والون سے بالاتر ہین يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط دن قیامت کے یعنی قیامت کے دن مسلمان لوگ جنت مین اونچے سے اونچے درجون پر ہونگے اور کافر لوگ نیچے سے نیچے گڑھے اور قیدخانے مین قید ہونگے وَاللّٰهُ يَرْزُقُ اور اللہ رزق دیتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے بِغَيْرِ حِسَابٍ بیحساب كَانَ النَّاسُ تھے لوگ یعنی آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد اُمَّةً وَّاحِدَةً امت ایک ایک ہی ملت پر بعد اوسکے مختلف ہو گئی فَبَعَثَ اللّٰهُ پھر بھیجا اللہ نے النَّبِيّٖنَ پیغمبرون کو یعنی شیث اور ادریس علیہما السلام وغیرہ کو مُبَشِّرِيْنَ خوشخبری دینے والے اہل طاعت کو ساتھ ثواب کے وَمُنْذِرِيْنَ ص اور ڈرانے والے اہل معصیت کو ساتھ عذاب کے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ جب نوح علیہ السلام رسول ہوے تو تمام عالم ملت کفر پر تھا اور ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کے وقت بھی یہی حال تھا حق تعالی نے پیغمبرون کو بھیجا وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ اور اوتارین ساتھ اونکے کتابین کہ اونکی شریعتون کے احکام اونمین بیان کیے بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور درستی کے لِيَحْكُمَ تاکہ حکم کرے ہر ایک پیغمبر بَيْنَ النَّاسِ درمیان لوگون کے فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط بیچ اوس چیز کے جسمین اختلاف کیا وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اور نہین اختلاف کیا بیچ حق کے یا بیچ کتاب کے یا امر دین مین اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مگر اون لوگون نے کہ کتابین جنھین دی تھین یہود و نصاریٰ ہین کہ وہ تبدیل اور تحریف کرتے تھے مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ بعد اسکے کہ آئے اونکے پاس الْبَيِّنٰتُ معجزے ظاہر اور دلیلین صاف اور اونکا خلاف دینداری کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ج حسد کی جہت سے جو اونمین ہے یا ظلم اور ستمگاری کی وجہ سے فَهَدَى اللّٰهُ پس ہدایت کی خدا نے الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کو جو ایمان لائے لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ واسطے اوس چیز کے کہ اختلاف کیا جسمین مِنَ الْحَقِّ حق سے یہ مختلف فیہ کا بیان ہے یعنی حق سبحانہ تعالی نے مسلمانون کو حق مختلف فیہ کی ہدایت فرمائی بِاِذْنِهٖ ط ساتھ علم اور آزادی اور حکم اپنے کے قبلہ کے باب مین یہ اختلاف تھا بعضے تو مشرق کی طرف منھ کرتے تھے اور بعضے مغرب کی جانب خدا نے کعبہ کی طرف مسلمانون کو ہدایت فرمائی کہ وہ وسط ہے یا اس بات مین مخالفت کی کہ ہفتہ بھر مین کونسا دن افضل ہے یہود نے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ نے اتوار کا روز اختیار کیا حق تعالی نے اس امت کو جمعہ کی ہدایت فرمائی کہ سب دنون سے افضل ہے وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اور خدا ہدایت کرتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ راست کے کہ وہ انبیا اور اولیا کی راہ ہے اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم اے مہاجرو کہ خانمان چھوڑے ہوے ہو اور فاقہ کی کلفت اور سفر کی مصیبت مین گرفتار ہو اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ یہ کہ داخل ہو گے بہشت مین وَلَمَّا يَاْتِكُمْ اور نہین آئی تمکو مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مانند اون لوگون کے یعنی اون لوگون کی ایسی محنت اور حالت جو گذر گئے ہین مِنْ قَبْلِكُمْ ط پہلے تمسے یعنی پیغمبر اور صدیق اور اونکے تبع آیت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ مفت ہی مین بہشت کو چلے جاؤگے حالانکہ جو تکلیف تمسے پہلے خدا کے دوستون نے کھینچی ہے وہ ابھی تمکو نہین پہونچی مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ پہونچی اونھین سختی اور ناکامی اور فقیری وَالضَّرَّآءُ اور بیماری اور شکستہ حالی اور بھوک لکھا ہے کہ مکہ اور طائف کے درمیان لوگون نے ستر پیغمبر پائے کہ وہ پیغمبر بھوک کے مارے مر گئے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ بلاؤن مین جو بہت سخت بلا ہے وہ متوجہ انبیا ہے اور نکتہ مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِيْتُ اس قول کی تائید کرتا ہے مثنوی ان بلاہا کانبیا برداشتند + سر بچرخ چارمی افراشتند + ہر کہ در راہ محبت بیشتر + بر دل او بار محنت بیشتر + پس انبیا علیہم السلام اور مسلمانون نے تکلیف اور محنت مین عمر گزاری وَزُلْزِلُوْا اور جگہ سے ہلا دیے گئے اون

ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اوسکے جو ایذا دیا گیا ہون مین ۱۲

بلاؤن کی کثرت کی وجہ سے جو اونھین پہونچین حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ یہانتک کہ کہا پیغمبر اونکے نے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور
کہا اون لوگون نے جو ایمان لائے تھے ساتھ اوس پیغمبر کے یعنی پیغمبر کے ساتھ متفق ہوکر کہا کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؕ کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے ساتھ
اور ہماری فتح دشمنون پر مسلمان فتح اور نصرت کی جلدی کرتے تھے یہ نہین کہ شک کی راہ سے اونھون نے یہ کہا حق تعالیٰ نے اونکے
رسول کو پیغام دیا کہ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ جان لو تم کہ مدد اللہ کی مومنون کو قَرِیْبٌ ۝ قریب ہے یَسْــَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجھسے ای محمد کہ
مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ کیا چیز خرچ کرین ایک مرد بزرگ مالدار عمرو بن جموح نام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پوچھا کہ یا رسول اللہ مین اسقدر مال رکھتا ہون کیا خرچ کرون حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ
اَنْفَقْتُمْ جو کچھ تم نفقہ دیا چاہتے ہو اور خرچ کیا چاہتے ہو مِّنْ خَیْرٍ مال سے فَلِلْوَالِدَیْنِ پس واسطے ماں باپ کے اولیٰ تر ہے
سوال تو وجہ خرچ سے تھا کہ ہم کیا خرچ کرین اور جواب بیان مصرف مین آیا کہ ماں باپ پر خرچ کرو اسواسطے کہ مصرف کا بڑا اہتمام ہے اسلیے
کہ نفقہ اوسی وقت معتدبہ ہوگا جب اپنے محل پر خرچ ہو اور سب مصارف سے ماں باپ کا نفقہ ضرورتر ہے وَالْاَقْرَبِیْنَ اور قرابت والون کے
کہ وارث ہوتے ہین اسواسطے کہ یہ صلہ رحم ہے وَالْیَتٰمٰی اور یتیم جو ہون کے کہ اپنا خرچ پیدا کرنے کی قدرت نہین رکھتے وَالْمَسٰکِیْنِ
اور فقیرون کے کہ اپنی معاش کی تدبیر نہین جانتے وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ اور مسافرون اور مہمانون کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ
اور جو کچھ کروگے تم بھلائی کے ساتھ ہو فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝ پس بیشک اللہ ساتھ اوسکے جاننے والا ہے اور اوسکا بدلا
دیگا کُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ فرض ہوا تم پر لڑنا دین کے دشمنون سے اور محققون کے نزدیک نفس اور شیطان سے یہ قتال ہے اسواسطے کہ
بڑے دشمن یہی ہین اور اس قتال کو تم نہایت مکروہ و برا جانتے ہو اسواسطے کہ نفس کو اچھا کھانا اور خوب سونا اور عمدہ لباس پہننا اچھا معلوم
ہوتا ہے اور نہین چاہتا ہے کہ ان باتون مین بندگی کی طرف متوجہ ہو اور اپنے کو خدا کے بندون مین سے ایک بندہ جانے پس اپنے نفس کے
خلاف کرنا تمکو مکروہ اور برا معلوم ہوتا ہے حالانکہ نفس کے خلاف کرنا سو برس عبادت کرنے سے تمہارے واسطے بہتر ہے وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ
اور وہ قتال مکروہ اور برا معلوم ہوتا ہے تمہاری طبیعت کو اور تمہارے نفس پر شاق اور ناگوار ہے اور یہ کراہت حکم خدا کے سبب سے نہین ہے بلکہ آدمی کی
طبیعت کا مقتضا یہ ہے کہ اپنا مال تلف ہونے اور اپنی جان ہلاک ہونے سے کراہت رکھتا ہے اسی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرمۃ مال المسلمین
کحرمۃ دمہ وَعَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــًٔا اور شاید کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز کو اپنی طبیعت کی نفرت کے سبب سے وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ حالانکہ وہ چیز
بہتر ہو واسطے تمہارے جیسے دین کے دشمنون سے لڑنا کہ اسے تم مکروہ اور برا جانتے ہو اور تمہاری بھلائی اسی مین ہے دنیا کے واسطے بھی فتح اور لوٹ اور دشمنون کو
مغلوب کرنے اور دین کی عزت بڑھانے کے سبب سے اور آخرت کے لیے بھی شہادت کا رتبہ اور ہمیشہ کے واسطے نعمتین اور علیین کے درجے پانے کی وجہ سے
وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا اور شاید کہ دوست رکھو تم شَیْــًٔا ایک چیز کو طبیعت کی کسل اور کاہلی کی وجہ سے کہ وہ جہاد سے منہ پھیرنا ہے وَّهُوَ
شَرٌّ لَّكُمْ ۚ اور وہ برائی ہو تمہارے واسطے دنیا مین بھی ذلت سہنے اور دشمنون کے غلبے کے سبب سے اور آخرت مین بھی ثواب جہاد سے محرومی اور درجہ ع ۲۶
شہادت سے دوری کے سبب سے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے مصلحت تمہاری وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور تم اوس مصلحت کو نہین جانتے ہو یَسْــَٔلُوْنَكَ
سوال کرتے ہین تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ مہینے حرمت والے سے قِتَالٍ فِیْهِ ؕ یعنی قتال سے بیچ اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے

دوسرے برس عبداللہ بن جحش کو صحابہ کے گروہ کے ساتھ بطن نخلہ کی طرف بھیجا اونمین اور کفار قریش کے لشکر مین جو طائف کی طرف سے آتا تھا مقابلہ
واقع ہوا اور عمرو حضرمی کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور مغرب کی نماز کے وقت جبکہ چاند مسلمانون کو دکھائی دیا نہ معلوم ہوا کہ اوس دن جمادی الاخریٰ
کی تیسوین تاریخ تھی یا رجب کی پہلی یہ خبر پھیلنے کے بعد کافرون نے مسلمانون پر طعن شروع کی کہ محمد نے ماہ حرام کو حلال کر دیا اور رجب کے مہینے مین
اپنے تابعون کو خون بہانے اور فتنہ و فساد اوٹھانے کا حکم کیا مسلمانون نے ماہ حرام مین قتال کرنے کا حکم پوچھا جواب آیا کہ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ
کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لڑائی بیچ ماہ حرام کے كَبِيرٌ بڑا کام ہے ابھی اوسوقت تک ماہ حرام مین قتال حرام تھا اور اوسکی حرمت آیت
سیف سے منسوخ ہوئی اور اگرچہ یہ قتال بڑا کام تھا مگر کافر جو کچھ کرتے تھے بے راہی سے تھا وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ اور باز رکھنا مسلمانون کو راہ خدا یعنی یعنی سخت کام اور بڑا گناہ ۱۲
ایمان سے وَكُفْرٌ بِهِ اور کفر کرنا ساتھ اوسکے وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور کفر ساتھ مسجد حرام کے یا لوگون کو اوسکے طواف اور اوسمین نماز پڑھنے سے
منع کرنا وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ اور نکالدینا اہل مسجد کو یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو مِنْهُ مسجد حرام سے بلکہ
مکہ سے جسمین مسجد واقع ہے أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ بہت بڑا گناہ ہے نزدیک اللہ کے رجب مین قتال کرنے سے اور اوسکی سزا اور عقوبت زیادہ ہے
وَالْفِتْنَةُ اور شرک خدا کے ساتھ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ بہت بڑا گناہ ہے قتل حضرمی سے وَلَا يَزَالُونَ اور ہمیشہ ہونگے مشرک لوگ
کہ تعصب اور عناد سے يُقَاتِلُونَكُمْ تمہارے ساتھ اے مسلمانو لڑائی کرینگے حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ یہانتک کہ پھیر دین تمکو عَنْ دِينِكُمْ
دین تمہارے سے کہ اسلام ہے إِنِ اسْتَطَاعُوا اگر کر سکین اور قدرت پائین وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ اور جو کوئی پھر جاوے تم مین سے
عَنْ دِينِهِ دین اپنے سے اور مرتد ہو جائے فَيَمُتْ پس مرے وَهُوَ كَافِرٌ اور حالانکہ وہ کافر ہو یعنی مرتے دم تک مرتد رہا ہو
فَأُولَٰئِكَ پس وہ گروہ مرتد حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ باطل ہو جاوینگے عمل اونکے فِي الدُّنْيَا اس جہان مین اسواسطے کہ انھین امان نہ رہیگی
اور مال اور زوجہ اور میراث کا استحقاق اونسے جاتا رہیگا وَالْآخِرَةِ اور اس جہان مین اسلیے کہ ثواب کے مستحق نہ رہینگے وَأُولَٰئِكَ
اور وہ گروہ أَصْحَابُ النَّارِ رہنے والے دوزخ کے ہین هُمْ فِيهَا وہ اُس آگ مین خَالِدُونَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہین
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے خدا اور اوسکے رسول کا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا اور جن لوگون کہ ہجرت کی اور اپنے وطن چھوڑے
وَجَاهَدُوا اور جہاد کیا فِي سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا مین یعنی عبداللہ بن جحش اور اوسکے یار أُولَٰئِكَ وہ گروہ يَرْجُونَ
امید رکھتے ہین رَحْمَتَ اللَّهِ رحمت الٰہی کی وَاللَّهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا مومنون اور مجاہدون کا ہے رَحِيمٌ ۝ مہربان ہے اونپر يَسْأَلُونَكَ
سوال کرتے ہین تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ شراب پینے اور جوا کھیلنے سے بڑے بڑے صحابہ کے ایک گروہ
جیسے حضرت عمر بن الخطاب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شراب جو
عقل زائل کرنے والی چیز اور جوا جو مال ضائع کرنے والا کام ہے الکین آپ ہمین کچھ حکم فرمایئے اوس زمانے تک شراب حلال تھی حق تعالی نے
فرمایا کہ قُلْ فِيهِمَا کہدو تم اے محمد کہ ان دونون مین إِثْمٌ كَبِيرٌ گناہ بڑا ہے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور منفعتین ہین واسطے لوگون کے
اور شراب کے منافع یا بدنی ہونگے جیسے حرارت غریزی کو بھڑکانا اور کھانا ہضم کرنا یا خلقی ہونگے جیسے متکبرون کی فروتنی اور بخیلون کی
سخاوت اور بزدلون کی جرأت یا مالی ہونگے جیسے اوسکی تجارت مین بہت فائدہ ہونا اور جوئے کا فائدہ فقیرون کو وسعت اور فراغت

دیناتھا اسواسطے کہ زمانۂ جاہلیت کی یہ رسم تھی کہ جوئے کا مال محتاجون کو تقسیم کر دیتے تھے اور حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ بڑا گناہ اونمین مشغول رہنے مین ہی اور لوگون کے واسطے منفعتین اونکے ترک مین ہین وَاِثْمُهُمَآ اور گناہ شراب اور جوئے کا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا بہت بڑا ہی نفع اونکے سے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہین تمسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ۥ کیا چیز خرچ کرین عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نے پہلی بار سوال کیا تو مصارف کی تعیین مین جواب نازل ہوا دوبارہ اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو مین نے جان لیا کہ صدقہ کسے دینا چاہیے مگر یہ مین نہین جانتا کہ کیا چیز دون پھر جواب آیا کہ قُلِ الْعَفْوَ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بچے اپنے اور اپنے عیال کے خرچ سے بعض علما کے نزدیک آیت زکوۃ سے اس آیت کا حکم منسوخ ہی كَذٰلِكَ جسطرح نفقہ دینے کے احکام بیان کیے اسیطرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی اور ظاہر فرماتا ہی اللہ لَكُمُ الْاٰيٰتِ واسطے تمھارے نشانیان اپنی مہربانی کی کہ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ شاید تم فکر کرو فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ دنیا اور آخرت کے کامون مین یعنی دنیا سے محبت نرکھو اور آخرت کو کسیطرح ہاتھ سے نہ دو سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ دنیا اور آخرت مین فکر کرنے سے یہ مراد ہی کہ آدمی جان سلے کہ یہ دونون راہ کاٹنے والے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَہْلِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلٰی اَہْلِ الدُّنْیَا وَہُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَہْلِ اللّٰہِ ؎ بیت ؎ دنیا وعقبی حجاب عاشق ست ؛ میل الشان کی ز عاشق لائق ست وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور سوال کرتے ہین تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ یتیمون سے نباہ کرنے کی کیفیت یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہی کہ آیت لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ کے سبب سے یتیم کا مال کھا جانے کی تہدید نازل ہوئی تو جو لوگ یتیمون کا مال اپنے پاس رکھتے تھے اور معاملات مین فکر کرتے تھے اپنے بری الذمہ ہونے کو اونھون نے چاہا کہ یتیمون کے امور ضروری انجام دینے سے کنارہ کش ہو جائین اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین کیفیت واقعی عرض کی پس حق تعالیٰ نے جواب نازل فرمایا کہ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ کہدو ای محمد یتیمون کے حال کی اصلاح اور اونکے مال کی حفاظت کرنا خَيْرٌ ؕ بہتر ہی اونسے پرہیز اور کنارہ کرنے کی بہ نسبت لکھا ہی کہ ایک گروہ نے یتیمون کا کھانا جدا مقرر کر دیا اور اونکے بچھونے پر بیٹھنے سے پرہیز اختیار کیا اور کسی طرح اونسے ملنے کی راہ نہ نکالتے تھے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ اور اگر ملو جلو گے تم اونکو اور اپنے کھانے کو اونکے کھانے مین ملاؤ گے فَاِخْوَانُكُمْ ؕ پس وہ بھائی تمھارے ہین دین مین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ اور خدا جانتا ہی اونکا مال تباہ کرنے والے کو مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ اونکا کام بنانے والے سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ البتہ رنج مین ڈالتا تمکو اور کام تم پر تنگ پکڑتا اسطرح پر کہ یتیمون سے میل جول حرام کر دیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ تحقیق کہ اللہ غالب اور رنج مین ڈالنے اور تنگ گیری پر قادر ہی حَكِيْمٌ ۝ جاننے والا ہی مصلحت اوسکے جو اوسنے کیا تنگ گیری چھوڑنے سے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ اور نہ نکاح مین لاؤ تم مشرکہ عورتون کو حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ یہانتک کہ ایمان لائین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرثد غنوی کو کہ بہادر آدمی تھا مکہ معظمہ مین بھیجا کہ مسلمان لوگ جو وہان رہگئے تھے کافرون سے پوشیدہ اونھین نکال لائے مرثد جب مکہ معظمہ مین پہونچے تو ایک مشرکہ عورت کہ اوسکا نام عناق تھا اور نہایت حسینہ اور جمیلہ تھی اور زمانۂ جاہلیت مین یہ دونون باہم کچھ بھید رکھتے تھے مرثد کے پاس آئی اور قدیم

محبت کو تازہ کرنا چاہا مرثد نے انکار کیا اور کہا کہ اب میرا اسلام مجھین اور تجھین حائل ہو گیا اور زنا کی وجہ سے مواصلت محال ہے عناق
مذکورہ نے کہا کہ پھر مجھے نکاح ہی مین داخل کر مرثد نے کہا کہ یہ بات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت پر موقوف ہے پس مدینہ کو سے
پھر آئے تو یہ کیفیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین عرض کی حکم الٰہی نازل ہوا کہ مشرکہ عورتین جب تک ایمان نہ لائین اونھین
نکاح مین نہ لاؤ اور راوی کہتے ہین عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی لونڈی کو بدمزاجی کی وجہ سے طمانچہ مارا تھا وہ حضرت رحمۃ
للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت مین دادخواہ حاضر ہوئی حضرت نے مہربانی اور محبت کے طور پر عبداللہ سے
اوس لونڈی کا حال دریافت فرمایا عبداللہ نے عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہے روزہ رکھتی ہے خدا اور رسول کو دوست رکھتی ہے مگر لڑاکا ہے اور میرا
حکم نہین مانتی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومنہ ہے اوسکے ساتھ بھلائی کر عبداللہ نے اسکو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا کچھ
لوگون نے طعن کرنا شروع کی کہ عبداللہ بن رواحہ نے اپنی کالی لونڈی کے ساتھ نکاح کر لیا حالانکہ فلانی عورت مشرکہ جو مال اور جمال
دونون رکھتی تھی لوگ اوسے دیتے تھے یہ آیت نازل ہوئی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ اور البتہ لونڈی مومنہ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ
بہتر ہے مشرکہ آزاد سے وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اگرچہ خوشی مین ڈالے تمکو وہ عورت مشرکہ مال اور جمال کی وجہ سے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ
اور نہ نکاح کر دو تم مومنہ عورتون کو ساتھ مشرک مردون کے حَتّٰى يُؤْمِنُوْا یہانتک کہ وہ مشرک ایمان لائین وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ
اور البتہ غلام مومن خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ بہتر ہے مرد مشرک آزاد سے وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اگرچہ خوشی مین ڈالے تمکو وہ مشرک صورت یا ثروت کے
سبب سے اُولٰٓئِكَ وہ مشرک مرد اور مشرکہ عورتین يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ بلاتے ہین طرف آگ کے یعنی کفر کی طرف کہ کفر مین مرتکب ہونا
دوزخ مین پہونچنے کا سبب ہے وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اور اللہ بلاتا ہے رسولون کی زبان سے یا خدا کے دوست بلاتے ہین اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ
طرف جنت اور مغفرت کے یعنی اون کامون کی طرف بلاتے ہین جنکے سبب سے لوگ بخشے جائین اور جنت مین پہنچین بِاِذْنِهٖ ساتھ حکم اور
ارادے اپنے کے وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ اور بیان کرتا ہے احکام اپنے حلال اور حرام سے لِلنَّاسِ واسطے لوگون کے لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ع ۵
شاید وہ نصیحت پائین وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ اور سوال کرتے ہین تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیض سے عورتون کے
یہود لوگ حیض کی حالت مین اپنی عورتون سے جدائی اختیار کرتے اور اونکے مونھ پر نگاہ نہ ڈالتے اور اونکے ساتھ کھانا کھانا اور بات کرنا
حرام جانتے تھے اور نصاریٰ اسکے برخلاف حیض کی حالت مین عورتون کے ساتھ کھانا کھاتے اور باتین کرتے تھے بلکہ مباشرت اور اختلاط
مین باکی کر دیتے تھے ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حالت حیض مین اپنی عورتون سے ہم کیونکر پیش آئین تو اوسکے جواب مین آیت
نازل ہوئی کہ قُلْ هُوَ اَذًى کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حیض مکروہ چیز ہے کہ آدمی کے نفس کو اوس سے نفرت ہوتی ہے فَاعْتَزِلُوا
النِّسَآءَ پس دور رہو اور کنارہ کرو عورتون سے فِي الْمَحِيْضِ بیچ حالت حیض اونکے کے یعنی مجامعت سے دور رہو اور کنارہ کرو پس نہین کہ اونکے
ساتھ کھانا اور بات کرنا چھوڑ دو پھر تاکید فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ اور نہ نزدیکی کرو ساتھ اونکے یعنی مباشرت نہ کرو حَتّٰى يَطْهُرْنَ
یہانتک کہ غسل کرین خون بند ہونے کے بعد اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے اور حفص نے (ط) کو جزم اور (ہ) کو پیش کے ساتھ پڑھا ہے
۱۲ یعنی جب تک پاک ہوا اور خون بند ہو جائے اور یہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ حیض کے جو زیادہ سے زیادہ دن ہین اونتے دن گذرنے کے بعد جب خون بند ہو جائے تو غسل کے

پہلے عورت سے جماع کرنا حلال ہے فَإِذَا تَطَهَّرْنَ پس جب غسل کرین یا حیض سے پاک ہو جائین فَأْتُوهُنَّ پس آؤ تم اونکے پاس
مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ اوس جگہ سے کہ حکم فرمایا تمکو خدا نے یعنی آنے کی مقرر جگہ پر کہ وہ فرج ہے غیر فرج نہین إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ
تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والون کو ممنوعات سے وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ○ اور دوست رکھتا ہے پاکیزہ لوگون کو نِسَاؤُكُمْ
بیبیان تمھاری حَرْثٌ لَّكُمْ کھیتیان ہین واسطے تمھارے یہود کہتے تھے کہ مباشرت کے وقت جب عورت کی پشت مرد کی طرف ہوگی تو
اولاد ٹیڑھی پیدا ہوگی جن مسلمانون نے اسطرح اقدام کیا تھا اونھون نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات عرض کی
حق تعالی کی جناب سے جواب پہونچا کہ تمھاری بیبیان بیج بونے اور اولاد پیدا ہونے کی جگہ ہین فَأْتُوا حَرْثَكُمْ پس آؤ اپنی کھیتیون مین
أَنَّىٰ شِئْتُمْ جسطرح چاہو چت کرکے یا پٹ کرکے یا گود مین اوٹھا کر یا جس آسن سے چاہو جبکہ آنے کی جگہ ایک ہی ہو یعنی بیج بونے اور
اولاد پیدا ہونے کی جگہ ہو بیج ضائع ہونے کا مقام نہو وَقَدِّمُوا اور آگے رکھو لِأَنفُسِكُمْ واسطے جانون اپنی کے یعنی اولاد طلب کرو
یا آگے بھیجو نیت خالص کو اور اپنے نفس کو حرام سے محفوظ رکھنے کا قصد کرو وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے امر کی مخالفت اور نہی کے
ارتکاب مین وَاعْلَمُوا أَنَّكُم اور جانو کہ تم مُّلَاقُوهُ پہونچنے والے ہو ساتھ اوس چیز کے جو پہلے سے بھیجتے ہو یا ملاقات کرنے والے
اوس سے جسکی کہ عبادت کرتے ہو یعنی عقبی مین اوسے اپنی آنکھون سے دیکھوگے یا ملاقات سے خدا کے سامنے بندون کی حاضری اور عرض مراد ہے
جیسا کہ خود اوسنے فرمایا ہے کہ وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○ اور خوشخبری دو اے محمد مسلمانون کو بہشت اور دیدار کی
وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ اور نہ کرو خدا کے نام کو عُرْضَةً بہانہ اور سند لِّأَيْمَانِكُمْ واسطے قسمون اپنی کے عبد اللہ بن رواحہ اپنے
بہنوئی بشیر بن نعمان سے رنجیدہ ہوے اور اللہ کا بڑا نام لےکر قسم کھائی کہ اپنے بہنوئی سے بات نکرونگا اور اوسکے حق مین بھلائی
نکرونگا اور اوسکو اوسکے دشمنون سے صلح نکرا دونگا حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ذکر خدا کو نہ کرو منع کرنے والا أَن تَبَرُّوا
اس بات سے کہ نیکی کرو قرابت والون اور دوستون کے ساتھ وَتَتَّقُوا اور اس بات سے کہ پرہیز کرو مروت سے اور یارون سے بات کرنا چھوڑ دو
وَتُصْلِحُوا اور اس بات سے کہ صلح کرا دو بَيْنَ النَّاسِ لوگون مین وَاللَّهُ سَمِيعٌ اور اللہ سننے والا ہے قسم کا عَلِيمٌ ○ جاننے والا ہے
اوس بات کا جو قسم کھانے والے کے دل مین ہے عبد اللہ بن رواحہ نے جو کچھ کہا تھا یہ آیت سنکر اوس سے درگذرے اور بشیر پر شفقت اور مہربانی کی
لَّا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ نہین پکڑتا ہے تمھین خدا یعنی عتاب نہین کرتا بِاللَّغْوِ ساتھ بیہودگی کے کہ واقع ہو فِي أَيْمَانِكُمْ بیچ قسمون
تمھاری کے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر لغو وہ قسم ہے کہ کوئی شخص سچ جانکر کسی بات پر قسم کھائے اور وہ بات جھوٹ نکلے اور
حضرت امام شافعی رحمہ اللہ لغو اوس قسم کو جانتے ہین کہ جلدی مین یا عادت کے طور پر بے اختیار کسی کی زبان پر آجائے جیسے نہین واللہ
یا ہان واللہ اور اوس شخص کو اوس کہنے مین قسم کا قصد نہو بہر تقدیر لغو قسم مین کفارہ نہین اور حق تعالی اوسپر مواخذہ نہ کریگا وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم
اور مگر پکڑتا ہے تمکو بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ساتھ اوس چیز کے کہ قصد کرتے ہین دل تمھارے اگر قصدًا قسم کھاؤ اور حانث ہو جاؤ تو کفارہ
دینا چاہیے اور سورہ مائدہ مین انشاء اللہ تعالی کفارہ کا بیان آئیگا وَاللَّهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہے اپنے بندون کو کہ لغو قسم پر نہین پکڑتا
حَلِيمٌ ○ تحمل والا ہے قصدًا جھوٹی قسم کھانے والون کے واسطے کہ عقوبت اور وبال مین جلدی نہین کرتا لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ واسطے اون لوگون کے جو قسم کھاتے ہین

مِنْ نِّسَآئِهِمْ عورتون اپنی سے دور ہو جانے اور رک رہنے کی زمانہ جاہلیت مین ایسا امر تھا کہ جس شخص کو اپنی بی بی کی طرف میلان نہوتا
اور یہ غیرت رکھتا کہ اوسے کیونکر چھوڑدون اور دوسرا شوہر کرے تو وہ شخص قسم کھالیتا کہ اتنے برس تک اوسکے ساتھ نزدیکی نہ کرونگا اور اتنی مدت
اوسے مقید اور سرگردان چھوڑتا وہ بیچاری عورت اوس مدت دراز تک تو بیوہ شمار کی جاتی نہ اپنے خاوند سے اپنے دل کی مراد پاتی
حق تعالی نے یہ بات ناپسند فرمائی اور حکم کیا کہ جو لوگ ایسی قسم کھائین اونکا حال دیکھنے کو تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ انتظار کرنا ہے
چار مہینے کا فَاِنْ فَآءُوْ پس اگر پھر آئین یعنی وہ قسم کھانے والے اپنی عورت کی طرف رجوع لائین اور مباشرت کرین فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے اس صورت مین قسم توڑنے والون کو رَّحِیْمٌ مہربان ہے کہ قسم کے خلاف کرنا مباح کر دیا اور کفارہ مقرر
فرمایا شرع کا حکم یہ ہے کہ اگر خاوند چار مہینے مین اپنی عورت سے نزدیکی کرے اگر قادر ہو تو جماع کرنے سے اور اگر عاجز ہو تو وعدہ کرلینے سے
تو نکاح ثابت ہے اور اوسپر قسم کے کفارہ کے سوا اور کچھہ نہین آور اگر مدت پوری ہو جائے اور بے عذر مقاربت نہ کرے تو حضرت امام اعظم
رحمہ اللہ کے نزدیک طلاق بائن واقع ہو جائیگی آور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا قول یہ ہے کہ عورت کو تقاضا کرنا پہونچتا ہے کہ پھر آوے اور جماع کرے
یا طلاق دیدے اور حاکم شرع پر لازم ہوگا کہ خاوند کو رجوع کرنے یا طلاق دینے کا حکم کرے اگر وہ نہ مانے اور امتناع کرے تو حاکم عورت کو اوس سے
چھڑا دے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ اور اگر قصد کرین طلاق کا فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ پس خدا سننے والا ہے خاوند کے قول کو عَلِیْمٌ
جاننے والا ہے خاوند کے قصد کو وَالْمُطَلَّقٰتُ اور طلاق دی ہوئی عورتین جو جوان ہون اور اونسے جماع کیا گیا ہو اور حاملہ نہون
یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ انتظار کرین ساتھ جانون اپنی کے انتظار کی تاکید ہے ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ تین قروء اور وہ امام شافعی
اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک تین طہر ہین اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک تین حیض ہین اور اختلاف کا فائدہ عدت بیٹھی ہوئی
عورت کے حال مین ظاہر ہوتا ہے کہ جب تیسرا حیض شروع ہوا تو اونکے قول پر عدت تمام ہوگئی جو قرء طہر کو کہتے ہین اور جو قرء حیض کو کہتے ہین
اونکے نزدیک تیسرا حیض بند ہونے کے بعد عدت تمام ہوگی وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اور نہین حلال ہے واسطے عورتون کے اَنْ یَّكْتُمْنَ یہ کہ
چھپائین مَا خَلَقَ اللّٰهُ اوس چیز کو جو پیدا کی اللہ نے فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ بیچ رحمون اونکے کے بچون سے اور چونکہ بچے کا چھپانا
رجعت کا حق باطل کر دینے کا سبب ہے پس عورتون کو یہ چھپانا روا نہین اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ اگر ہین عورتین ایمان رکھتی بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے وَبُعُوْلَتُهُنَّ اور شوہر اونکے اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ بہت حقدار ہین ساتھ رجوع کرنے کے
طرف اونکے فِیْ ذٰلِكَ بیچ زمانہ انتظار کے اِنْ اَرَادُوْٓا اگر چاہین شوہر اوس رجعت کے سبب سے اِصْلَاحًا کام بنانا عورتون کے
نہ کہ اونکو ضرر اور تکلیف پہونچانا ابتدا اسلام مین عورتون کو طلاق رجعی دیتے تھے اور جب عدت تمام ہونے کے دن قریب آتے تو
رجوع کرتے اور عورت کو اپنے ساتھ رکھکر پھر طلاق دیتے تھے اور اس سے عورتون کے کام بگاڑنا اون مردون کو مقصود تھا اونکے کام بنانے سے
کچھ غرض نہ تھی وَلَهُنَّ اور واسطے عورتون کے مردون پر حقوق مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ مانند اون حقوق کے ہین جو مردون کو اونپر ہین
بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ اچھی طرح نباہ کرنے اور خوشی سے گذران کرنے کے مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ عورت اوسکی فرمانبرداری کرے اور اوسکی
عزت اور ناموس کا خیال رکھے پاکدامنی اور حفاظت سے قدم باہر نہ رکھے اور عورت کا حق مرد پر یہ ہے کہ مرد بہت اچھی طرح اوسکے ساتھ عمر بسر کرے

اور علم دین سے جو کچھ درکار ہوا سے سکھائے وَلِلرِّجَالِ اور مردون کو ہی عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ عورتون پر زیادتی اور بلندی اس سبب سے کہ
اونپر مہر ہی اور نفقہ اونسے ملتا ہی یا میراث کی وجہ سے کہ عورتون کا دونا لیتے ہین یا طلاق اور رجوع کے سبب سے کہ اسکا اختیار مردون ہی کو ہی
اور حقائق نجمیہ مین لکھا ہی کہ نبوت اور کمال ولایت کی وجہ سے مردون کو عورتون پر فضیلت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مرد تو بہت کامل
ہوئے اور اگلی عورتون مین دو ہی کامل گذرین ایک آسیہ مزاحم کی بیٹی دوسری مریم رضی اللہ عنہما عمران کی بیٹی وَاللّٰهُ عَزِيزٌ اور اللہ
عزت والا ہی مردون کو عورتون پر غالب کرتا ہی اور بزرگی دیتا ہی حَكِيمٌ ۝ دانا ہی اور حکمت کے ساتھ بندون پر حکم نازل کرتا ہی ع ٢٨
اَلطَّلَاقُ طلاق شرعی جسمین رجعت ہوتی ہی مَرَّتَانِ دو بار ہی زمانہ جاہلیت مین طلاق کی تعداد مقرر نہ تھی اگر بالفرض عورت
پر دس طلاقین واقع ہوتین تو مرد کو رجوع کرنے کا حق رہتا تھا اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ عورت کو طلاق دیتے تھے جب عدت کا زمانہ
تمام ہونے کے تھوڑے دن رہتے تو مرد عورت کی طرف رجوع کر لیتے اور پھر چھوڑ دیتے ایک دن ایک عورت حضرت بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسکا شوہر برابر اوسے طلاق دیتا اور تکلیف اور ضرر پہونچانے کو ہر بار رجوع کرتا تھا
وہ عورت اپنے شوہر کے ظلم سے نالان ہوئی اس شکایت کی خبر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوش مبارک مین پہونچی تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ طلاق رجعی دو بار ہی اور دو طلاقون کے بعد فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اپنے ساتھ لینا ہی رجعت کرکے اَوْ تَسْرِيحٌ یا
بِإِحْسَانٍ ؕ یا رہا کر دینا ساتھ بھلائی کے یعنی چھوڑ دینا ہی تا کہ عدت گذر جائے اور اوسکے بعد اگر چاہے تو تازہ نکاح کرے اور اگر دوسری
طلاق دیگا تو بائن ہو جائیگی جب تک وہ عورت دوسرے شوہر کے نکاح مین نہ آئیگی پہلے مرد پر حلال نہوگی وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اور حلال
نہین ہی تمکو ای مردو اَنْ تَأْخُذُوا یہ کہ لے لو تم مِمَّآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ اوسمین سے جو دی ہین تمنے عورتون اپنی کو شَيْئًا کوئی چیز ثابت انصاری
رضی اللہ عنہ نے ایک باغ مہر کے حساب مین اپنی عورت کو دیا اوس عورت نے اونسے جدائی چاہی اور اسی قیمت پر اپنے آپکو مول لے لیا
یہ آیت نازل ہوئی کہ طلاق دیتے وقت عورت سے کچھ مانگ لینا درست نہین اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ مگر یہ کہ جانین اور ڈرین مرد عورت دونون
اَلَّا يُقِيمَا یہ کہ نہین قائم رکھ سکتے حُدُودَ اللّٰهِ ؕ احکام الٰہی کو صحبت اور باہم نباہ کرنے مین فَإِنْ خِفْتُمْ پس اگر جان لیا تمنے
ای حکام اسواسطے لینے اور دلانے کا حکم تمھارے ہاتھ ہی اَلَّا يُقِيمَا یہ کہ مرد عورت قائم نہین رکھ سکتے ہین حُدُودَ اللّٰهِ ۙ احکام
الٰہی کو نباہ کرنے مین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین کچھ گناہ اور وبال اوپر مرد اور عورت کے فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ بیچ اوس چیز کے
کہ عورت بدلا دے اپنے شوہر کو اور اپنی ملکیت سے اپنے آپ کو مول لیلے جیسا کہ ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عورت نے کیا تِلْكَ یہ احکام
جو طلاق اور رجعت اور خلع کے باب مین مذکور ہوئے حُدُودُ اللّٰهِ حدین ہین اللہ کی کہ بندون کی مصلحتون کے واسطے مقرر فرمائی ہین
فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ پس نہ گذر جاؤ اونسے وَمَنْ يَّتَعَدَّ اور جو کوئی گذر جائیگا حُدُودَ اللّٰهِ حدون سے اللہ کی فَأُولٰٓئِكَ پس وہ
گذر جانے والون کا گروہ هُمُ الظّٰلِمُونَ ۝ وہی ظلم کرنے والے ہین اپنے اوپر فَإِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے مرد اپنی عورت کو دوسری طلاق کے
بعد فَلَا تَحِلُّ لَهٗ پس وہ عورت حلال نہوگی اوس مرد پر مِنْۢ بَعْدُ بعد تیسری طلاق کے حَتّٰى تَنْكِحَ تا وقتیکہ نکاح کرے زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ
شوہر دوسرے سے اور دوسرا شوہر اوس سے مباشرت کرکے مزہ اوٹھائے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی قرطلی نام کہ تین طلاقین ملکر دوسرے

بی بی خلع کی مورد ہی ١٢

شوہر کے نکاح مین آئی تھی اوسنے چاہا کہ دوسرے شوہر سے مباشرت ہونے کے قبل پہلے شوہر سے راہ کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپنے منع فرمایا اور ارشاد
کیا کہ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ مِنْ عُسَیْلَتِہٖ وَیَذُوْقُ مِنْ عُسَیْلَتِکِ فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے دوسرا شوہر اوس عورت کو مباشرت کے بعد اپنی خوشی اور رغبت سے کراہت سے
نہین فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَآ پس کچھ گناہ نہین پہلے شوہر اور اس طلاق دی ہوئی عورت پر اَنْ یَّتَرَاجَعَآ کہ باہم رجوع کرین نیا نکاح کرکے
دوسرے شوہر کی مدت عدت گذر جانے کے بعد اِنْ ظَنَّآ اگر جانین یا گمان کرین اَنْ یُّقِیْمَا یہ کہ قائم رکھینگے حُدُوْدَ اللّٰہِ احکام الٰہی کو
اور ایک دوسرے کا حق دونون پہچانینگے وَتِلْكَ اور یہ جو کہا گیا حرام کردینا اور حلال کردینا حُدُوْدُ اللّٰہِ اندازے ہین احکام کے
کہ حق تعالی یُبَیِّنُهَا بیان کرتا ہے اونھین لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○ واسطے اوس قوم کے جو جانتی ہے کہ حق تعالی کے پاس سے یہ احکام
آئے ہین اور اوسکا ایمان لاتی ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اور جب طلاق دو تم عورتون کو فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس پہونچین
وہ عورتین مدت کے نزدیک یعنی اپنی عدت تمام ہونے کے قریب فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس رجوع کرو اونکی طرف اور
نگاہ رکھو اونکو بھلائی کرنے کی راہ سے برائی کرنے کے طور پر نہین اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ یا چھوڑ دو اونھین بِمَعْرُوْفٍ ساتھ
بھلائی کے تا اونکی عدت منقضی ہو جائے اور اپنی ذات کی مالک ہو جائین ثابت بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور
عدت گذرنے مین تین دن باقی تھے کہ اونکی طرف رجوع کی اور پھر طلاق دیدی اسی طرح نو مہینے مین تین بار طلاق دی اور تین دفعہ رجوع کی
حق تعالی نے اس آیت مین اوس فعل کی ممانعت کی اور فرمایا کہ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ اور نہ باز رکھو اونھین اور رجعت نکرو ضِرَارًا
ایذا دینے کو لِّتَعْتَدُوْا تاکہ ظلم کرو اونپر مدت عدت بڑی ہو جانے کے سبب سے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی ایسا کریگا اور کسی
مسلمان کو کچھ ضرر پہونچائیگا فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ پس اوسنے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنی جان کو خدا کے غضب مین ڈالدیا اور عورتون کو
ایذا پہونچانے والے صاحب شریعت کے نزدیک ملعون ہین اخلاق سکینہ مین لکھا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی امت مین جسکے حق مین بددعا کرنا چاہتے
اوسے بدکردار اور دل آزار کہتے اسواسطے کہ آزار پہونچانا اور ایذا دینا جسکا شیوہ اور پیشہ ہوتا ہے وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے مثنوی نکو خواہ مردم
نباشد بدش + نورزد کسی بدکہ نیک افتدش + شر انگیز ہم در سر شر شود + چو کژدم کہ تا خانہ کمتر شود + وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اور نہ ٹھہراو اٰیٰتِ اللّٰہِ
هُزُوًا احکام الہی کو ٹھٹھا یعنی اوسے انکار نہ کرو اور اوسپر عمل کرنے مین سستی نکرو یہ آیت اوس گروہ کی شان مین ہے کہ نکاح اور طلاق کے حکم کو
سست پکڑتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہنسی اور کھیل کرتے تھے وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰہِ نعمتون اللہ کو جو پہونچاتا ہے عَلَیْكُمْ
اوپر تمھارے خصوصا باہم نکاح کرنے کے باب مین سو اسواسطے کہ اگلی امتون کی شریعت مین کسیکو ایک عورت سے زیادہ نکاح مین رکھنا درست نہ تھا مگر پیغمبرون
کو اور یہان چار آزاد عورتین تک ایک آدمی کو نکاح مین درست ہین اور اگلی امتون کو طلاق کے بعد رجوع کرنا جائز نہ تھا اور یہان درست ہے اور جبتک
طلاق دی ہوئی عورت زندہ رہتی مرد کو اوسکے سوا دوسری عورت سے نکاح کرنا حلال نہ تھا اور اس شریعت مین حلال ہے وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ اور یاد کرو
اوس چیز کو جو تمپر بھیجی ہے مِّنَ الْكِتٰبِ قرآن سے وَالْحِكْمَةِ اور حکمون اور اوسکی حدون سے یَعِظُكُمْ بِهٖ نصیحت کرتا ہے تمھین خدا تعالی ساتھ
اوسکے اور منع فرماتا ہے ایذا پہونچانے اور ٹھٹھا ٹھہرانے اور اور باتون سے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو خدا سے احکام کی مخالفت مین وَاعْلَمُوْٓا
ع اَنَّ اللّٰہَ اور جان لو کہ اللہ تعالی بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ ساتھ سب چیزون کے تمھارے کامون سے اور تمھاری مصلحتون سے جاننے والا ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ

النِّسَآءَ اور جب طلاق دو عورتوں کو فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس پہونچ جائیں انتہائے عدت کو فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ تو منع نہ کرو انہیں اور باز نہ رکھو اَنْ يَّنْكِحْنَ یہ کہ نکاح میں آئیں اَزْوَاجَهُنَّ شوہروں پہلے اپنے کے اس حکم ممانعت میں عام خلق مخاطب ہے یعنی چاہیے کہ یہ منع کرنا اور باز رکھنا مطلق تم میں پیدا ہی نہو لکھا ہے کہ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بہن کو عبد اللہ بن عاصم کے نکاح میں دیا تھا اور عبد اللہ نے اوسے طلاق دیدی ہنوز عدت تمام نہوئی تھی کہ عبد اللہ نے پشیمان ہو کر رجوع کرنا چاہا معقل رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کو نہ دیا اور کہا کہ اپنی بہن کو میں نے تیرے نکاح میں دیا تھا تو نے چھوڑ دیا اور رجوع کرنے کو پھر آیا ہے قسم خدا کی وہ ہرگز تیرے پاس نہ آئیگی اور نہ تو اوسکے پاس جانے پائیگا حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اپنے خاوندوں کی طرف رجوع کرنے میں عورتوں کو منع نہ کرو اِذَا تَرَاضَوْا جب راضی ہوں بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ آپس میں ساتھ نکاح حلال اور مہر جائز اور خوش گذران قبول کرنے کے ذٰلِكَ یہ منع کرنے اور باز رکھنے کی ممانعت جو ہے کی يُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ وہ شخص جو ہو تم میں سے کہ خلوص کی وجہ سے يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ایمان لائے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور دن قیامت کے جو سب سے پچھلا دن ہے ذٰلِكُمْ یہ تمہارا نصیحت مان لینا یا ممانعت اور رنج پہونچانے سے باز آنا اَزْكٰى لَكُمْ بہت پاکیزہ بات ہے تمہارے واسطے معاش کی رو سے اسواسطے کہ میاں بی بی باہم ایک دوسرے کو دیکھا بھالا ہے لیکن کا باہم رجوع ہو جانا اوس کسیکے ساتھ نکاح کرنے سے اولیٰ اور انسب ہے جسے نہ دیکھا بھالا نہ جانا پہچانا ہو وَاَطْهَرُ اور بہت پاکیزہ بات ہے اس امر سے کہ حرام کا خیال کریں اور فسق و فجور کی فکر کریں وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کے خواہاں ہیں وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور تم نہیں جانتے ہو وَالْوَالِدٰتُ اور مائیں یعنی وہ عورتیں کہ انہیں اور اونکے شوہروں میں جدائی ہوگئی ہو اور دودھ پیتا بچہ گود میں ہو خواہ طلاق کے پہلے پیدا ہوا خواہ بعد تو حکم یہ ہے کہ يُرْضِعْنَ دودھ پلائیں اَوْلَادَهُنَّ اولاد اپنی کو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس پورے لِمَنْ اَرَادَ واسطے اوسکے جو چاہے اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ یہ کہ پورا کرے دودھ پلوانا اپنی اولاد کو وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اوسکے کہ لڑکا واسطے اوسکے جنا ہے یعنی باپ کے واسطے رِزْقُهُنَّ رزق ان دودھ پلانے والیوں کا ہے یعنی اونکا کھانا وَكِسْوَتُهُنَّ اور کپڑا اونکا بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ انصاف اور اعتدال کے لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ نہیں تکلیف دیا جاتا اور رنج پہونچایا جاتا کوئی نفس اِلَّا وُسْعَهَا مگر اوسی امر کی جسکی گنجائش اور طاقت رکھتا ہے لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ چاہیے کہ دکھ نہ پہونچائے کوئی ماں بِوَلَدِهَا دودھ پیتے بچے اپنے کو کہ اوسے اپنے سے جدا کرکے اوسکے باپ کو دیدے یا چاہیے کہ رنج نہ پہونچائی جائے ماں بسبب لڑکے کے یعنی دودھ پلانے کے واسطے مرد اوسپر جبر کرے اور اگر وہ عورت خوشی سے قبول کرے تو مرد اوس سے کھانا کپڑا پھیر نہ لے وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ اور چاہیے کہ ضرر نہ پہونچائے مولود لہ یعنی باپ بِوَلَدِهٖ ساتھ لڑکے اپنے کے کہ دودھ پینے کے ایام میں اوسے ماں سے لیلے اور یا چاہیے کہ ضرر نہ پہونچایا جائے باپ بسبب فرزند کے یعنی عورتیں کھانے کپڑے سے زیادہ اوس سے اور کچھ نہ مانگیں وَعَلَى الْوَارِثِ اور اوپر وارث باپ کے جب باپ مرجائے یا لڑکے کے وارث پر اگر بالفرض لڑکا مرجائے اور وہ وارث ہو لازم ہے مِثْلُ ذٰلِكَ مانند اوسکے جو روٹی کپڑے کی قسم سے اور رنج نہ پہونچانے کے امر میں باپ پر لازم تھا فَاِنْ اَرَادَا پس اگر چاہیں ماں باپ فِصَالًا جدا کرنا فرزند کا پستان سے یعنی دو برس گذرنے سے قبل دودھ چھوڑانا چاہیں عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا رضامندی سے دونوں کی

یعنی ماں باپ کی وَتَشَاوُرٍ اور مشورہ کرنے سے باہم دودھ پلانے اور چھوڑانے کے باب مین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس کچھ وبال نہین
اون دونون پر اس جہت سے وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اور اگر چاہو تم ای بچون کے باپ اور وہ لوگو جو دودھ پلوانے کے محتاج ہو اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا
یہ کہ دودھ پلانے کو انّا مقرر کرو اَوْلَادَكُمْ واسطے اولاد اپنی کے ماں کو دودھ پلانے سے کوئی امر مانع ہو خواہ نہین فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ پس کچھ گناہ نہین تمپر انّا مقرر کرنے مین اِذَا سَلَّمْتُمْ جب حوالہ کردو انّاؤن کو مَّآ اٰتَيْتُمْ جو کچھ ارادہ کیا ہی تمنے اونھین
دینے کا بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ بھلائی اور خوشی کے تنگی اور ترشی کے بغیر وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو حق تعالی سے مزدورون کی مزدوری
دبا رکھنے مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوسکے جو کرتے ہو تم دودھ پلوانے اور چھوڑانے اور انّا
رکھنے سے بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہی ○ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ مر جائین تم مین سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا
اور چھوڑین بیبیان تو چاہیے کہ بیبیان اونکی يَّتَرَبَّصْنَ انتظار کھینچین بِاَنْفُسِهِنَّ ساتھ ذاتون اپنی کے اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا چار مہینے اور دس دن مگر جو عورتین حاملہ ہون اسواسطے کہ اونکی عدت وضع حمل کے ساتھ تمام ہوتی ہی یا لونڈی
کہ اوسکی عدت دو مہینے پانچ دن ہوتی ہی فَاِذَا بَلَغْنَ پس جب پہونچین بیوہ عورتین اَجَلَهُنَّ انتہاے عدت اپنی کو فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ پس کچھ گناہ اور وبال نہین اوپر تمھارے ای مسلمانو یا ای وارثو اور عورتون کے ولیو فِيْمَا فَعَلْنَ بیچ اوسکے جو عورتین کرین
فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بیچ ذاتون اپنی کے شوہر کر لینے سے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ بھلائی کے یعنی ساتھ موافقت شرع کے اسسے ایجاب و قبول اور
عادل گواہون کی حضوری مراد ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو ای مردو اور عورتو خَبِيْرٌ ○ جاننے والا ہی
ای اطاعت کرنے والے جب تو نے یہ جان لیا کہ خدا تیرے کام کو جانتا ہی تو غم نہ کر اسواسطے کہ وہ جزاے خیر تجھے دیگا اور ای گناہ کرنے والے
جب تو یہ جانتا ہی کہ خدا تیرے گناہ سے واقف اور خبردار ہی تو گناہ کرنا چھوڑ دے تاکہ تجھے عذاب سے رہائی دے قطعہ آنکہ دانست
آنکہ در ہمہ وقت ÷ حق تعالی بحال او بیناست ÷ ہمہ کردار ہاش باشد خیر ÷ ہمہ گفتار ہاش باشد راست ÷ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اور کچھ گناہ نہین تمپر ای نکاح سے رغبت کرنے والو فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ بیچ اوس چیز کے کہ تعریض کرو تم ساتھ اوسکے یعنی اشارے
کنایے کے طور پر خبر دو تم مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ منگنی عورتون عدت والیون سے یعنی اونسے ایسا کلام کرو جس سے اونھین وہم گذرے
کہ تم اونسے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو مثلاً یون کہو کہ تو بے شوہر نہ رہیگی یا مجھے تیری سی جورو چاہیے یا جب تیری عدت گذر جائے
تو مجھے خبر کرنا نکاح کا صاف صاف پیام دینے سے احتراز لازم ہی مگر اسمین کچھ گناہ نہین کہ اشارۃً نکاح کی بات کہین اَوْ اَكْنَنْتُمْ
یا چھپاو تم فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اپنے دلون مین عَلِمَ اللّٰهُ جان لیا ہی اللہ نے اپنے علم قدیم سے اَنَّكُمْ یہ کہ تم سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ
قریب ہی کہ یاد کروگے اون عورتون کو بھلائی کے ساتھ یعنی شرع کے موافق نکاح کر لینے کے بعد وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ اور مگر
وعدہ نہ دو اونھین سِرًّا ساتھ ایسے کام کے جو چھپاتے ہو یعنی مباشرت مراد یہ ہی کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نکرو اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا
مگر یہ کہ کہو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا بات اچھی اشارۃً کنایۃً نہ یہ کہ صراحۃً وَلَا تَعْزِمُوْا اور قصد نکرو عُقْدَةَ النِّكَاحِ عقد نکاح اونکے کا
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ یہانتک کہ پہونچ جائے کتاب یعنی جو کچھ خدا نے لکھا اور فرض کیا عدت سے اَجَلَهٗ نہایت اپنی کو اور اوسکی مدت

تمام ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ اور جان لو تم یہ کہ اللہ تعالیٰ یَعْلَمُ مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ جانتا ہے جو کچھ بیچ دلون تمھارے کے ہے
ایسے کام کا ارادہ جو جائز نہیں فَاحْذَرُوْہُ پس ڈرو اور پرہیزگار رہو تم اوسکے عذاب و عقاب سے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ اور جان لو تم
یہ کہ خدا غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے اوسے جو ڈرے اوسکے عذاب سے حَلِیْمٌ ۝ تحمل والا ہے کہ عذاب کی جلدی نہیں کرتا ربع ع ۴
لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ کچھ گناہ اور وبال نہیں اوپر تمھارے اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اگر طلاق دو تم عورتوں اپنی کو مَا لَمْ
تَمَسُّوْھُنَّ جب تک نہ ہاتھ لگایا ہو اونھیں یعنی مس نہ واقع ہوا ہو امام اعظم رحمہ اللہ خلوت صحیحہ کو موجب مس جانتے ہیں بشرطیکہ
کوئی امر مانع نہو اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مس کرنے یعنی ہاتھ لگانے کو جماع کا اشارہ ٹھہرایا ہے اسی واسطے خلوت کے سبب سے
مہر لازم نہیں کرتے اَوْ تَفْرِضُوْا لَھُنَّ اور کچھ باک نہیں عورتوں کو طلاق دینے میں جب تک فرض کر لیا ہو اور نام نہ رکھا ہو
واسطے اونکے فَرِیْضَۃً مہر مقرر پس طلاق دو تم اونھیں وَّمَتِّعُوْھُنَّ اور فائدہ مند کرو اونھیں یعنی کچھ دو انصار میں سے
ایک مرد نے ایک عورت کی خواہش کی اور عقد نکاح کے ساتھ مہر کا نام نہیں لیا اور دخول کے قبل طلاق دیدی تو یہ آیت نازل ہوئی جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مَتِّعْھَا وَلَوْ بِقَلَنْسُوَتِکَ غرض کہ فائدہ دینا چاہیے اور طلاق دینے والے کے حال کی قدر
فائدہ چاہیے عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ اوپر مالدار مرد کے اوسکی قدرت کے موافق وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ اور فقیر مفلس پر اوسکے
دسترس کی قدر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ ایک چادر ہے اور کم سے کم ایک مقنعہ اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک ایک کرتا اور ایک چادر اور ایک اوڑھنی مگر اوس عورت کا نصف مہر مثل اوس سے کم ہو اور صحیح بات یہ ہے کہ فائدہ کی مقدار مقرر کرنا حاکم شرع کی رائے پر
موقوف ہے پس فائدہ دو تم اونھیں مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ قدرت کے موافق ایسا فائدہ دینا جو شرعًا اور عرفًا چاہیے حَقًّا یہ متاع کی صفت ہے
یعنی فائدہ واجبی یا فعل محذوف کا مصدر ہے یعنی خدا نے فائدہ دینا واجب کیا واجب کرنے کر عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اوپر نیکی کرنے والوں کے
وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ اور اگر طلاق دو تم اونھیں مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ قبل اس سے کہ ہاتھ لگاؤ تم اونھیں یعنی صحبت ہو کے ساتھ وَ
قَدْ فَرَضْتُمْ اور تحقیق کہ ٹھہرا دیا ہو تم نے لَھُنَّ فَرِیْضَۃً واسطے اونکے کچھ مہر مقرر فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس تم پر اوسکا
آدھا ہے جو مقرر کر لیا تم نے یہ آیت نازل ہونے کے قبل جو شخص دخول سے پہلے عورت کو طلاق دیتا مہر مقرر سے کچھ اوسکے ذمہ واجب الادا
نہوتا تھا بلکہ فائدہ دینا چاہیے تھا جیسا کہ سورۂ احزاب میں حکم ہوا کہ فَمَتِّعُوْھُنَّ وَسَرِّحُوْھُنَّ پس اس آیت سے اوس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا
اور آدھا مہر دینا لازم ہوا اِلَّآ اَنْ یَّعْفُوْنَ مگر یہ کہ معاف کر دیں وہ عورتیں جو معاف کرنے کے لائق ہوں بلوغ اور عقل اور تمیز کی رو سے
اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ یا یہ کہ معاف کر دے وہ شخص کہ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ ہاتھ میں اوسکے گرہ نکاح کی ہے یعنی ولی امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے
پہلے قول کے بموجب اور یہ اوس وقت ہے کہ جب عورت کنواری اور کم سن ہو اور اوسکا ولی ہو اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے شوہر مراد ہے
کہ در گذر کرے یعنی مہربانی کرے اور پورا مہر دیدے اور اسی قول کی تائید کرتا ہے یہ جو حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْ تَعْفُوْٓا اور در گذر کرو تم لوگ کہ شوہر ہو
اور پورا مہر دیدو اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی بہت قریب ہے پرہیزگاری سے جفاکاری کی نسبت وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ
اور نہ بھول جاؤ یا نہ چھوڑ دو مہربانی کو آپس میں یعنی مرد تو یہ خیال کرے کہ یہ عورت میرے نکاح میں قید تھی اور اب میرے وصال سے محروم اور مایوس ہوگئی جتنا مہر

مقرر کیا تھا وہ پورا اوسے دیکر خوش کرون اور عورت بھی یہ خیال کرسکے یہ مرد مجھ تک نہین پہونچا اور میرے وصال سے فائدہ مند نہین ہوا بہتر یہی ہو کہ اوس سے کچھ نہ لون اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بخشش اور مہربانی بَصِیْرٌ ○ دیکھنے والا ہو حَافِظُوْا محافظت کرو اور ثابت قدم رہو عَلَی الصَّلَوٰتِ اوپر نمازون فرض کے اونکے وقتون اور حدون اور حقوق کے ساتھ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی[له] اور محافظت کی شرطین خاص کر صلوٰۃ وسطیٰ کے ساتھ ادا کیا کرو اور صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ والی نماز انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور ابو امامہ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول پر فجر کی نماز ہو اسواسطے کہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی کے بیچ مین پڑھتے ہین یا اسواسطے کہ رات کی دو نمازون اور دن کی دو نمازون کے بیچ مین ہو یا اسواسطے کہ اوسکے دونون طرف ایسی نمازین ہین کہ اونمین قصر کرتے ہین اور ابن عامر اور زید بن اسامہ اور بعضے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول پر ظہر کی نماز ہو اسواسطے کہ دن کے بیچ مین پڑھتے ہین یا اسواسطے کہ دن کی نمازون کے بیچ مین ہو اور حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت بی بی عائشہ صدیقہ اور حضرت بی بی ام سلمہ اور حضرت بی بی حفصہ اور ابن مسعود اور بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دوسرے ایک گروہ کی روایت کے موافق عصر کی نماز ہو اور اس باب مین ایک حدیث صحیح وارد ہوئی بیچ جنگ احزاب کے کہ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اور عصر کی نماز کو صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ والی نماز حق تعالیٰ نے اسواسطے فرمایا کہ ایک طرف دن کی دو نمازین ہین کہ اون دونون مین سے ایک مین قصر ہو اور ایک مین نہین اور دوسری طرف رات کی دو نمازین اسی طور کی ہین یعنی مغرب و عشا کی نماز اور ابن عباس اور قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک روایت یہ ہو کہ صلوٰۃ الوسطیٰ مغرب کی نماز ہو اور وہ نمازون کی مقدار کے لحاظ سے اوسط درجہ کی نماز ہو اسواسطے کہ فرض نمازون مین بہت رکعتین چار ہین اور کم دو اور مغرب کی نماز مین تین رکعتین ہین تو وہ بہت اور کم کے بیچ مین ہو یا اسواسطے کہ دو اخفائیہ نمازین یعنی جنمین چپکے سے قرأت کی جاتی ہو اونکے اور دو جہریہ نمازون کے بیچ مین ہو یعنی جنمین پکار کر قرأت کی جاتی ہو اور ایک گروہ نماز عشا کو صلوٰۃ الوسطیٰ جانتے ہین اسواسطے کہ دو جہریہ نمازون کے درمیان مین واقع ہوئی ہو کہ رات کی عبادتون کا آغاز اور انجام اونھین دو نمازون سے ہو یا اسواسطے کہ وہ ایسی دو نمازون کے درمیان مین ہو کہ دونمین قصر نہین ہوتا اور ان نمازون مین سے ہر ایک کی تخصیص کہ یہی صلوٰۃ الوسطیٰ ہو اور اوس سے جو نکتے پیدا ہوتے ہین جواہر التفسیر مین بہت شرح اور بسط سے مذکور ہین وَقُوْمُوْا اور دوسرا حکم فرماتا ہو کہ کھڑے رہو لِلّٰہِ واسطے خدا کے قٰنِتِیْنَ حکم ماننے والے یعنی نماز پڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہو کہ قنوت کے معنی نماز مین چپ رہنے کے ہین یعنی نماز مین چپکے رہو زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین ہم مین سے ہر ایک نماز پڑھتے مین اپنے دوست سے بات کرتا تھا جب یہ حکم نازل ہوا کہ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ تو سب چپ ہوگئے فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر ڈرو لوٹنے والے دشمن یا درندے ضرر پہونچانے والے یا کیڑے ایذا دینے والے سے فَرِجَالًا پس پیادہ نماز پڑھ لو چلتے ہوئے اگر ٹھہرنا ممکن نہو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب خوف ہو تو چلتے مین نماز پڑھ سکتے ہین ٹھہرنا ممکن ہو خواہ نہو اَوْ رُکْبَانًا یا سوار نماز پڑھ لو لڑائی مین جسطرح میسر آئے قبلہ کی طرف منہ کرکے خواہ پیٹھ کرکے فَاِذَآ اَمِنْتُمْ پس جب امن مین آؤ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ تو نماز پڑھو اکثر علما اس بات پر متفق ہین کہ یہان ذکر سے نماز مراد ہو اور بعضے کہتے ہین کہ شکر مراد ہو یعنی جب امن مین آؤ تو خدا کا شکر کرو کَمَا عَلَّمَکُمْ جیسا سکھایا تمکو آداب نماز اور شرائط شکر مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ جو کچھ نہ تھے تم جانتے

[له] باز رکھا اونھون نے ہمین صلوٰۃ الوسطیٰ سے کہ نماز عصر ہی ۱۲ منہ

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ اور جو لوگ مرجائین تم مین سے وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑین عورتون کو عرب کی رسم یہ تھی کہ جنکے شوہر مرجاتے اونکی عورتین سال بھرتک عدت بیٹھتین اور پُرانے کپڑے پہنکر بناؤ سنگار چھوڑ دیتی تھین اگر گھروالیان ہوتین تو اوسی گھر مین شوہر کے قرابت والون کے ساتھ بسر کرتین یا عورت کے قرابتی وہی مکان مین اوسکے واسطے گھر بناتے اور اگر صحرائی ہوتین تو گھاس پھوس سے ایک گھر اوسکے واسطے جدا بنا دیتے اور ایک برس گھر سے وہ بیوہ عورتین باہر نہ نکلتین او شوہر کے قرابت والون سے نان ونفقہ لیتین اور جب اوس گھر سے نکلتین تو نان ونفقہ ساقط ہوجاتا تھا جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو طائف کا رہنے والا ایک مرد مرگیا اوسکی ایک عورت اور بیٹا اور ماں باپ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا ترکہ اوسکے بیٹے اور ماں باپ پر تقسیم کردیا اور عورت کا کچھ حصہ مقرر نہ فرمایا مگر یہ حکم کیا کہ اوسکے شوہر کے ترکہ مین سے سال بھرتک نفقہ اوسے دو اوس محل پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم آیا کہ جب تم مین سے لوگ مرین اور اونکی جوروین زندہ ہون تو وَّصِیَّۃً وصیت فرض کی گئی اور حفص نے زبر کے ساتھ پڑھا ہی تو یہ معنی ہوئے کہ حکم کیا خدا نے حکم کرنے کر لِّاَزْوَاجِھِمْ واسطے عورتون اونکی کے مَّتَاعًا فائدہ دینے کے ساتھ روٹی اور کپڑے اور مکان کے شوہر کے ترکہ مین اِلَی الْحَوْلِ ایک برس تک غَیْرَ اِخْرَاجٍ بدون باہر نکالنے اوسکے کے مقرر کیے ہوے گھر سے لیکن اگر سال بھر گذرنے سے قبل وہ خود گھر سے نکل جائین تو اونھین نفقہ لینے کا حق نہ رہیگا فَاِنْ خَرَجْنَ پس اگر باہر آئین سال بھر کے بعد فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ پس کچھ گناہ نہین تمپر ای شوہر کے قرابت والو فِیْ مَا فَعَلْنَ بیچ اوسکے جو وہ کرین فِیْۤ اَنْفُسِھِنَّ بیچ ذاتون اپنی کے بناؤ سنگار اور شوہر ڈھونڈھنے سے مِنْ مَّعْرُوْفٍ اُن چیزون مین سے جو شرع کے موافق ہون وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ اور اللہ غالب ہی جو اوسکے حکم کے خلاف کرتا ہی اوس سے بدلا لیگا حَکِیْمٌ ۝ پکا کام کرنے والا ہی بیچ اوس مقدمہ کے جسمین حکم فرماتا ہی اور یہ حکم منسوخ ہی اوس حکم سے جو شوہر کے ترکہ مین سے جورو کا چوتھائی یا آٹھوان حصہ میراث مقرر ہوئی اور ایک برس کی عدت چار مہینے دس دن عدت بیٹھنے کے حکم سے منسوخ ہی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا وَلِلْمُطَلَّقٰتِ اور طلاق دی ہوئی اُن عورتون کو جنھین شوہر نے مس کیا ہو مَتَاعٌۢ فائدہ دینا ہی کہ اوسکے سبب سے فائدہ مند ہون بِالْمَعْرُوْفِ اچھی طرح اوسط درجہ پر نہ زیادہ نہ کم حَقًّا سزاوار کیا ہی اللہ نے اسے سزاوار کرنے کر عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ۝ اوپر پرہیزگارون کے یہان متقی سے وہ لوگ مراد ہین جو شرک سے پرہیز کرین یعنی مسلمان کَذٰلِکَ جسطرح یہ احکام بیان کیے اسی طرح یُبَیِّنُ اللّٰہُ ظاہر کرتا ہی اللہ لَکُمْ واسطے تمہارے اٰیٰتِہٖ احکام اپنے اون چیزون مین جنکے تم محتاج ہو لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ شاید کہ تم اپنی عقلون کو وہ احکام قبول کرلینے اور انمین غور اور فکر کرنے مین مصروف کرو اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے ای دیکھنے والے یا نہین جانا تونے اور تعجب کے ساتھ نگاہ نہین کی تونے اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا طرف اُن لوگون کے جو نکل گئے مِنْ دِیَارِھِمْ اپنے مکانون اور گھرون سے وَھُمْ اُلُوْفٌ اور وہ ہزارون تھے امام سُدی کہتے ہین کہ شہر واسط کے گرد داوردان جو قریہ ہی اوسمین طاعون شروع ہوا بعضے آدمی وہان سے نکل گئے انمین سے بہت صحیح وسلامت رہے اور بعضے وہان رہے اونمین سے بہت مرگئے دوسرے برس پھر جو طاعون آیا سب گانون والے جو تیس ہزار تھے یا چالیس ہزار یا ستر ہزار ایک ہی بار گانون سے نکل گئے حَذَرَ الْمَوْتِ بچنے کو موت سے اوسی طرح جاتے تھے یہان تک کہ دو پہاڑون کے درمیان ایک میدان مین اوترے فَقَالَ لَھُمُ اللّٰہُ پس کہا اونھین خدا نے کہ مُوْتُوْا تم مرجاؤ سب ایک ہی بار مرگئے

ع ۳۱

تفسیر معالم مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے دو فرشتے بھیجے یہانتک کہ ایک نے اوس میدان کے اوپر سے اور ایک نے اوسکے نیچے سے ندا کی کہ مرجاؤ وہ سب لوگ
ایکہی بار مرگئے اپنے جانورون سمیت اطراف و جوانب سے اونھین دفن کرنے کو لوگ آئے اور عاجز ہوگئے آخر کو ایک دیوار اون سب مُردون کے
گرد کھینچدی اور وہان سے پھر آئے ایکمدت اونپر گذری اور ہڈیون کے سوا اونکے جسم کا کچھ نام و نشان نہ رہا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ پھر زندہ کردیا
اونھین اللہ نے اور یہ صورت اسطرح ہوئی کہ حزقیل ابن بوزی جو حضرت موسی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ تھے اوس جگہہ اونکا گذر ہوا تو ہڈیون کے وہ ڈھیر
دیکھے اور عرض کیا کہ یا اللہ جسطرح اپنی ہیبت کا اثر انھین تو نے دکھایا ہی اوسی طرح اپنی رحمت کی نظر فرما حق تعالی کی جناب سے جواب آیا اور خطاب
ہوا کہ اچھا فلانا کلمہ تو کہہ تو ہم انھین زندہ کردین حزقیل وہ کلمہ زبان پر لائے پس حق تعالی نے اون سب کو زندہ کردیا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ
لَذُوْ فَضْلٍ البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہی عَلَى النَّاسِ اوپر لوگون کے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ مگر بہت لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ
نہین شکر کرتے خصوصاً بنی اسرائیل کہ اونھون نے ایسے ایسے معجزے دیکھے اور حکم الٰہی نہ مانا اے مسلمانو تم عبرت پکڑو وَقَاتِلُوْا اور لڑو بیچ فی
سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے خدا کا دین ظاہر کرنے کے واسطے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو کہ خدا سَمِيْعٌ سننے والا ہی اون
لوگون کی بات جو جہاد سے منھ پھیرتے ہین اور جو لوگ دین کو مضبوط پکڑتے ہین عَلِيْمٌ جاننے والا ہی اونکے دلون کا حال
مَنْ ذَا الَّذِيْ کون شخص ہی جو خالص نیت سے يُقْرِضُ اللّٰهَ قرض دے اللہ کو یعنی اوسکے عاجز بندون کو جو قرض مانگین قَرْضًا
حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی قرض لینے مین جلدی کرے یا قرض دے کر احسان نہ رکھے یا عوض کا طالب نہو اور حدیث شریف مین وارد ہوا ہی کہ قرض
دینے کا ثواب صدقے سے زیادہ ہی بر تقدیر کہ یہی معنی ہون تو ایک مضاف محذوف ہوگا یعنی اصل مین یہ آیت یون ہوگی کہ يُقْرِضُ عِبَادَ اللّٰهِ
اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ یہان مضاف محذوف نہ ہو کوئی ضمیر پھیرتی ہی اور قرض سے صدقہ مراد ہی خدا کی راہ مین صدقہ دینے کو قرض کے ساتھ
تشبیہ دی ہی بدلا لازم ہونے مین اسواسطے کہ قرض دینے مین عوض لینا لازم ہی اور بر تقدیر یہ معنی ہون تو قرض حسن وہ قرض ہو جو خالص خدا ہی کے
واسطے دے یا مال حلال سے صدقہ کرے امام عاصم رحمہ اللہ تعالی استفہام کو تمنا پر حمل کرتے ہین یعنی یہ جو حق تعالی نے پوچھا کہ کون شخص ہی
جو قرض دے یہ تمنا کرنا ہی کہ کوئی ہی جو قرض دے خدا کو فَيُضٰعِفَهٗ پس تا کہ خدا دونا کرے اور دونے پر دونا کرے اوس قرض کا ثواب لَهٗ واسطے
اوسکے اَضْعَافًا كَثِيْرَةً دو دونے حصے بہت اسکو حق تعالی نے مبہم چھوڑا تا کہ بہت سے دو دونے حصون کو بیشمار تصور کرین جب یہ
آیت نازل ہوئی تو یہود نے طعن سے کہا کہ خدا کے پاس کچھ بھی نہین کہ وہ ہمسے قرض مانگتا ہی اور چونکہ مسلمان لوگ خدا کے وعدہ پر یقین اور
وثوق رکھتے تھے اونھون نے قرض دینے مین سبقت اور جرأت کی پہلے ابوالدحداح انصاری رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
خدائے تعالی یہ قرض کیون مانگتا ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالی چاہتا ہی کہ اس قرض کے سبب سے تمھین جنت مین لیجائے اونھون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے دو باغ ہین خیبر کے اور اونمین جو بہتر ہی اوسکا نام حنیبہ ہی اگر مین وہ باغ خدا کو قرض دون تو آپ میری بہشت کے ضامن ہوتے ہین حضرت سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان مین ضامن ہوتا ہون کہ حق سبحانہ تعالی ویسے دس باغ بہشت مین تجھے عنایت فرمائیگا عرض کیا کہ الہی سید عالم اس شرط پر کہ میرے لڑکے اور
اونکی مان میرے ساتھ ہو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان ایسا ہی ہوگا پس ابوالدحداح نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک پکڑلیا اور حنیبہ کو
خدا کی راہ مین صدقہ دیدیا اور فوراً باغ کے دروازے پر آکر لڑکون کی مان کو کہا کہ اے ام الدحداح اس باغ کو مین نے اس شرط پر صدقہ دیدیا کہ بہشت مین ایسے دس باغ لون اور تو اور

تیر سلڑکے وہان میرے ساتھ رہین ام الدحداح نے کہا کہ کیا خوب سودا ہی کر کیا تونے بارک اللہ فیما اشتریت اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکی شان مین فرمایا کہ کم من عذق رداح ودار فیاح فی الجنۃ لابی الدحداح وَاللّٰہُ یَقۡبِضُ اور اللہ لے لیتا ہی اور تنگ
کردیتا ہی روزی کو بعضے بندون پر اپنے علم اور حکمت کے ساتھ اور اون بندون کے حال کی درستی اور بھلائی اوسی مین ہی وَیَبۡصُۜطُ
اور کشادہ کردیتا ہی رزق کو کچھ لوگون پر اپنی تدبیر اور تقسیم سے کہ اون بندون کی بھلائی اور منفعت اوسی مین ہی وَ اِلَیۡہِ اور طرف
اللہ کے یعنی اوسکے جزا دینے کی طرف تُرۡجَعُوۡنَ ۝ پھیرے جاؤگے قابض اور باسط کے معنون مین محقق لوگون کے بہت اقوال ہین
بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ امیرون سے لیتا ہی تاکہ وہ جان لین کہ وہی لینے والا ہی اور فقیرون پر اپنا احسان نرکھین اور فقیرون کو دیتا ہی
تا اوسے حق تعالی ہی کی طرف سے دیکھین اور امیرون کا احسان نہ مانین وہی قابض یعنی لینے والا ہی تاکہ امیر لوگ دیدۂ شہود سے
اوسکے سوا نہ دیکھین اور وہی باسط ہی تاکہ فقیر نظر بصیرت سے اوسکے غیر کو مشاہدہ نہ کرین ایک عارف نے ایسا فرمایا ہی کہ ایک کو قبض کے
ساتھ خودی کے قیدخانہ مین گرفتار کرتا ہی اور ایک کو بسط کے ساتھ خودی کی قید سے چھوڑا کر اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہی پیر طریقت قدس سرہ نے
فرمایا ہی کہ الٰہی جب مین اپنی طرف دیکھتا ہون تو کہتا ہون کہ مجھسے زیادہ ذلیل اور خوار کون شخص ہی اور جب مین تیری طرف دیکھتا ہون تو کہتا ہون کہ
تجھسے زیادہ بزرگوار کون شخص ہی رباعی گاہی کہ بخود نگرم پست شوم + گاہی کہ بدو نگہ کنم مست شوم + در حیرتم از حالت خود با دل زار
حیران شدہ ام فتادہ و زدست شوم + اَلَمۡ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے اے محمد یعنی تو نے نہین جانا اور تیرا علم انتہا کو نہین پہونچا اِلَی الۡمَلَاِ
طرف ایک جماعت اشراف اور عقل والون کے مِنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ یعقوب کے بیٹون مین سے مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰی موسی کی
وفات کے بعد اِذۡ قَالُوۡا جب کہا ان بزرگون نے لِنَبِیٍّ لَّہُمُ واسطے پیغمبر کے جو اونکے واسطے مبعوث ہوا تھا اور وہ پیغمبر قول صحیح پر
شموئیل علیہ السلام تھے کہ حق تعالی نے حضرت الیسع علیہ السلام کے بعد اونھین بنی اسرائیل مین بھیجا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پیغمبر
یوشع بن نون علیہ السلام تھے یا شمعون بن صفیہ علیہ السلام ہر تقدیر بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ حکم خدا سے ابۡعَثۡ لَنَا
اوٹھا اور کھڑا کر ہمارے واسطے یعنی مقرر کردے ہم مین سے مَلِکًا ایک بادشاہ تاکہ اوسکی اعانت اور مدد سے نُّقَاتِلۡ لڑین ہم فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ
راہ خدا کے جالوت اور اوسکی قوم کے ساتھ اور وہ عمالقہ تھے بقیہ قوم عاد سے کہ ہمیشہ بت پوجتے تھے اور شرک کرتے تھے اور بنی اسرائیل
عداوت رکھتے تھے اور بنی اسرائیل اونکے ہاتھ سے عاجز تھے اور انمین کوئی بادشاہ اور حاکم نرہا تھا اس سبب سے اونھون نے اپنے پیغمبر سے
بادشاہ مقرر کرنے کی درخواست کی کہ اوسکی مدد سے جہاد کرسکین قَالَ کہا اُس پیغمبر نے ہَلۡ عَسَیۡتُمۡ آیا نزدیک ہی تم اِنۡ
کتب اگر فرض کردیا جائے عَلَیۡکُمُ الۡقِتَالُ تمپر لڑنا دین کے دشمنون سے اَلَّا تُقَاتِلُوۡا یہ کہ تم لڑائی نہ کرو قَالُوۡا وَمَا لَنَا
کہا اونھون نے کہ کیا ہی ہمکو اور کیا چیز اس بات پر رکھیگی اَلَّا نُقَاتِلَ کہ ہم قتال نکرین فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے
وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا اور تحقیق کہ نکالدیا ہی اونھون نے ہمین مِنۡ دِیَارِنَا گھرون اور گھرون ہمارے سے وَاَبۡنَآئِنَا اور بیٹون اپنے سے
یعنی مین ہمارے فرزندون سے جدا کردیا ہی حدیث مین ہی کہ جالوت نے اپنے زمانہ کے بادشاہون کی اولاد مین سے چار سو چالیس آدمی قید کیے تھے
اور کتنے گروہون کو اونکے گھرون سے نکالدیا تھا اسی سبب سے وہ لڑائی کرنے مین مبالغہ اور اصرار کرتے تھے فَلَمَّا کُتِبَ پس جسوقت لکھا گیا

ازمال خدم

وقف لازم

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اوپر اونکے لڑنا بھڑنا دین کے دشمنون کے ساتھ تَوَلَّوْا تو پھر گئے اور فرمانبرداری سے درگذرے اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے
اُنمین سے اور وہ تین سو تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہی بِالظّٰلِمِيْنَ ○ اُن ظالمون کو جنھون نے جہاد سے منھ پھیرا
جب اشموئیل علیہ السلام نے اونھین الزام دیا اور اونھون نے معقول جواب دیا تو حق تعالیٰ سے پیغمبر نے درخواست کی کہ ایک بادشاہ اس قوم کے
واسطے مقرر کردے حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک جریب اور ایک برتن روغن سے بھرا ہوا پیغمبر کے پاس بھیجا اور ارشاد کیا کہ جو شخص تیرے مکان مین
آوے اور یہ روغن برتن مین جوش کھاوے اور یہ جریب اوسکے قد سے برابر ہو وہ شخص اس قوم پر سلطنت کرنے کے لائق ہی حضرت اشموئیل نے
یہ خبر قوم کو پہونچائی بنی اسرائیل کے بڑے بڑے لوگون مین سے ہر ایک نے اونکے گھر مین آمد و رفت شروع کی کسی کے واسطے روغن جوش مین آیا
اور جریب کے برابر کسی کا قد نہ ٹھہرا حتیٰ کہ ایکدن ایک مرد سقا یا کھال صاف کرنے والا اشاول نام کہ دراز قد ہونے کی وجہ سے اوسے
طالوت کہتے تھے اشموئیل پیغمبر کے گھر مین آیا فورًا روغن نے جوش کھایا اور جریب اوسکے قد سے برابر ٹھہری وَقَالَ لَهُمْ اور کہا بنی اسرائیل سے
نَبِيُّهُمْ اونکے نبی نے یعنی اشموئیل علیہ السلام نے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا نے قَدْ بَعَثَ لَكُمْ مقرر کیا ہی واسطے تمھارے طَالُوْتَ
مَلِكًا طالوت کو بادشاہ حاکم قَالُوْٓا کہا اونھون نے یعنی بنی اسرائیل نے تعجب سے اَنّٰى يَكُوْنُ کیونکر ہوگی اور کہان سے ہو لَهُ الْمُلْكُ
طالوت کی بادشاہی عَلَيْنَا اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ اور حال آنکہ ہم زیادہ لائق ہین بادشاہی کے کہ یہود کے سبط مین مِنْهُ اوس سے کہ وہ ابن یامین کے
سبط سے ہی اور اس سبط مین نہ سلطنت ہی نہ نبوت اور اوسکے سبط مین نبوت نہونے کے علاوہ ایک سقا ہی وَلَمْ يُؤْتَ اور اوسے
نہین عطا کی ہی سَعَةً زیادتی اور کشائش مِّنَ الْمَالِ مال دنیا سے یعنی اگر نسب و نسبت نہین رکھتا یہ تو چاہیے تھا کہ
خزانون اور دفینون کا مالک ہوتا تا کہ لشکر کی آراستگی اور لڑائی کا سامان مہیا کر سکتا قَالَ کہا پیغمبر نے اونکے جواب مین اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ
تحقیق کہ خدا نے پسند کر لیا اوسے عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے وَزَادَهٗ اور زیادہ دی اوسے بَسْطَةً کشادگی اور افزونی فِي الْعِلْمِ
بیچ علم کے یعنی لڑائی کے فن مین اور کہتے ہین کہ امور سیاست اور تدبیر مملکت مین وہ دانا تھا وَالْجِسْمِ اور زیادہ کیا ہی اللہ نے اوسے
جسم مین لکھا ہی کہ طالوت خوبصورت اور دیدار و آدمی تھا سر اور گردن بہت خوب اپنے زمانے کے لوگون مین بہت بلند نظر آتا تھا وَاللّٰهُ
يُؤْتِيْ اور اللہ جو مالک الملک علی الاطلاق ہی دیتا ہی مُلْكَهٗ ملک اپنا مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اور جسے جانتا ہی کہ اسے سلطنت
کرنے کی صلاحیت ہی بیت ملک دہد و ملک ستان اوست بس راہ بحکمش نبرد ہیچکس وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا بڑا فضل کرنے والا
اس امر مین کہ جسے چاہتا ہی اوسکے قبضۂ قدرت مین اختیار دیدیتا ہی عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہی اوسکا استحقاق جسے برگزیدہ کر لیتا ہی بار سے
بنی اسرائیل نے اپنے داب اور عادت کے موافق عاجزی اور الحاح کے ساتھ آکر کہا کہ طالوت کے برگزیدہ ہونے پر ہمین کوئی دلیل اور
چاہیے تا کہ ہمارے دلون مین اوسکی فرمانبرداری اور خیرخواہی کی رغبت پیدا ہو اشموئیل علیہ السلام نے خدا سے دلیل اور علامت کی
کی اور خدا نے اوسکی سلطنت کی علامت کا علم دیدیا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا واسطے اونکے پیغمبر اونکے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖ تحقیق کہ نشانی
سلطنت طالوت کی اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ یہ ہی کہ آئے تمھارے پاس تابوت سکینہ اور وہ ایک صندوق تھا کہ انبیا علیہم السلام کی
تصویرین اوسمین بنی ہوئی تھین فِيْهِ سَكِيْنَةٌ بیچ اوسکے تسکین ہی مِّنْ رَّبِّكُمْ رب تمھارے کے پاس سے یعنی ایسی چیز اوسمین ہی جس سے

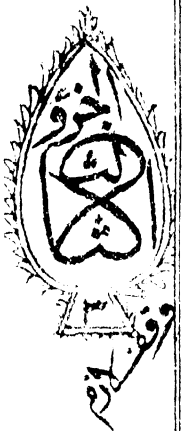
تمھارے دلون کو تسکین ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ سکینہ ایک جانور تھا بلّی کے برابر اوسکی دو آنکھین ایسی روشن تھین جیسے دو مشعلین کہ کسیکو اوسے دیکھنے کی قوت
نہ تھی اور حضرت امیر المؤمنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہو کہ اوس جانور کا منھ آدمی کے منھ سے مشابہ تھا اور دو باز و رکھتا تھا لڑائی کے وقت اُس صندوق سے
نکلتا اور آندھی کی طرح دشمنون پر جاکر اونھین پراگندہ کر دیتا اسی واسطے بنی اسرائیل ہمیشہ اُس صندوق کو لشکر کی صف کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ اور
اُس صندوق مین باقی چیز ہو مِّمَّا تَرَكَ اوسمین سے جو کچھ چھوڑا ہو آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ آل موسیٰ اور آل ہارون علیہما السلام نے شخص کی
آل لغت مین اُس شخص کی ذات کو کہتے ہین جیسے کہا اللہ تعالیٰ نے إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ یعنی نفس ابراہیم نفس عمران
اور حدیث مین آیا ہو اُوتِيتُ مِزْمَارًا مِّن مَّزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ یہان آل داود سے داود علیہ السلام کی ذات مراد ہو اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی
چیزون مین سے جو کچھ اُس صندوق مین رہگیا تھا وہ حضرت موسیٰ کی نعلین تھین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ترنجبین کا ٹکڑا جو تیہ مین اونپر اوترتی تھی
اور ریزۂ الواح اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور اوس صندوق کو عمالقہ بنی اسرائیل سے اپنی ولایت مین لے گئے تھے جس موضع مین رکھتے وہان کے
لوگون پر ایک آفت آتی آخر ایک گھوڑے کے قریب دفن کر دیا حق تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اوسے اشموئیل پیغمبر کے پاس اوٹھا لائے جیسا کہ
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ اوٹھا لائینگے فرشتے اُس تابوت کو اور تمھارے پاس لے آئینگے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ وہ صندوق
تمھارے پاس پہونچنے مین لَآيَةً لَّكُمْ البتہ دلیل ہو واسطے تمھارے اِس امر پر کہ سلطنت طالوت کے باب مین پیغمبر کی بات سچی ہو إِن
كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۞ اگر ہو تم باور کرنے والے پس بنی اسرائیل بعد پہونچنے تابوت کے اوسکے حکم کے مطیع و فرمانبردار ہوگئے اور ارادہ جالوت سے ع ۳۶ ۶
لڑنے کا کیا اور ستر ہزار آدمی طالوت کے ہمراہ ہوئے اور اوسدن ہوا نہایت تیز اور گرم چلتی تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ پس جسوقت
کہ باہر آیا طالوت اشموئیل علیہ السلام کے حکم کے ساتھ شہر ایلیا سے بِالْجُنُودِ ساتھ اون لشکرون کے جو آراستہ کیے تھے قَالَ کہا طالوت نے
اشموئیل علیہ السلام کے جتانے یا الہام ربانی سے کہ اے قوم إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُم تحقیق کہ خدا آزمانے والا ہو تمھین اِس گرم ہوا مین بِنَهَرٍ
ساتھ پانی کی نہر کے کہ اُردن اور فلسطین کے درمیان مین ظاہر ہوگی تاکہ تمھین دکھائے کہ مطیع کون شخص ہو اور عاصی کون ہو فَمَن شَرِبَ مِنْهُ
پس جو کوئی پانی پیے گا اُس نہر سے فَلَيْسَ مِنِّي پس نہین ہو وہ مجھسے یعنی میرے مذہب پر وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ اور جو کوئی نہ چکھیگا اور نہ
پیے گا پانی طعام لغت مین شراب کے معنی پر آیا ہو جیسا کہ خدا کے کلام مین ہو کہ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا یعنی شَرِبُوا فَإِنَّهُ مِنِّي پس تحقیق کہ وہ مجھسے ہو یعنی میرے
مذہب پر ہو جو کوئی پانی نہ پیے إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ مگر وہ شخص جو اوٹھالے غُرْفَةً بِيَدِهِ ایک چلو پانی بیچ ہاتھ اپنے کے لکھا ہو کہ حق تعالیٰ نے
اپنی قدرت کاملہ سے پانی کی ایک نہر اونکی راہ مین پیدا کر دی اور جب لشکر اوس گرم ہوا مین بہت شدت سے پیاسا اوس نہر پر پہونچا
فَشَرِبُوا مِنْهُ پس پی گئے اوسمین سے زیادہ ایک چلو سے إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اونمین سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے اونھون نے تو
ایک ایک چلو پانی پر قناعت کی اوسی چلو چلو بھر پانی سے سیراب بھی ہوگئے اور جسقدر پانی چلوون مین پینے سے بچا اوس سے اونکی چھاگلین
اور مشکین بھی بھر گئین اور جنھون نے ایک ایک چلو سے زیادہ پیا اونکے ہونٹ کالے ہوگئے اور پیاس حد سے زیادہ بڑھ گئی کہ جتنا زیادہ پانی پیتے تھے زیادہ
پیاسے ہوتے تھے اور نہر کے کنارے ہی پڑ رہے دشمن کے لشکر سے ملاقات تک نہ کی سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ عارف لوگ اس قصہ مین دنیا اور دین کے واسطے ایک
مثال سمجھے ہین اس طرح پر کہ قوم طالوت سالک لوگ ہین نفس اور خواہش جو لشکر جالوت کے مثل ہو اُس سے مقابلہ اور مقاتلہ کرنے کی طرف متوجہ ہین اور وہ پانی کی نہر دنیا کا مال و متاع ہو جو

سالک اوسکے سبب سے آرام مین پڑجائے اور جسقدر ضرورت معاش ہو اوس سے زیادہ کی طرف میلان کرے وہ حرص کے جلد ہر مین
گرفتار ہوگا مال و متاع دنیا جسقدر اوسکے ہاتھ آئیگا اوسے جمع کرنے کی رغبت زیادہ پیدا ہوگی کبھی اطمینان نہ پائیگا مثنوی
کاسۂ چشم حریصان پر نشد + تا صدف قانع نشد پر دُر نشد + گر بریزی بحر در یک کوزہ + چند گنجد قسمت یک روزہ + اور ایسا حریص
آدمی نہر دنیا کے کنارے پڑا رہ کے ہوا و ہوس کے لشکر سے مقابلہ اور مقاتلہ کرنے کی جو دولت ہی اوس سے محروم اور بے نصیب رہتا ہی
اور جس سالک نے نہر دنیا کے کنارے ایک ہی چلو پر قناعت کی یعنی اوسی قدر کھانے پینے پر خوش رہا جس سے چارہ ہی نہین حق تعالیٰ اوسے
اپنے قرب سے تائید پہونچا کر استغنائے باطنی عطا فرماتا ہی بیت قناعت تونگر کند مرد را + خبر کن حریص جہان گرد را + قطعہ ای قناعت
توانگرم گردان + کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست + گنج صبر اختیار لقمان ست + ہر کرا صبر نیست حکمت نیست + فَلَمَّا جَاوَزَهُ پس
جب پار اوتر گیا اوسکے هُوَ طالوت وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے تھے اور اوسکی بات مان چکے تھے مَعَهُ
گذرے ساتھ اوسکے قَالُوا کہا اون لوگون نے جو خلاف کرکے پار نہ اوترے تھے لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ نہین ہمین طاقت
آج کے دن بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ساتھ جالوت اور اوسکے لشکرون کے ایک قول یہ ہی کہ اوسکے لشکر سے چھیاسٹھ ہزار آدمی
نہر کے پار نہ اوترے اور جو چار ہزار آدمی کہ پار اوترے تھے جب اونھون نے جالوت کا لشکر دیکھا تو اونین سے تین ہزار چھ سو ستاسی
آدمی ڈر کر اور بیدل ہوکر بولے کہ ہم جالوت سے لڑنے کی طاقت نہین رکھتے قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ کہا اون لوگون نے جو یقینی
جانتے تھے کہ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ بیشک وہ ملاقات کرنے والے ہین یعنی خدا کا جزا دینا دیکھنے والے ہین اور یہ بقیہ لشکر تھے
تین سو تیرہ آدمی کہ کہنے لگے كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ بہت ہوا ہی کہ گروہ تھوڑا سا مسلمانون کا غَلَبَتْ غالب آگیا ہی فِئَةً كَثِيرَةً اوپر گروہ بہت
کافرون اور دشمنون کے بِإِذْنِ اللَّهِ ساتھ اعانت اور نصرت اور مددگاری خدا کے وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ○ اور خدا ساتھ صبر
کرنے والون کے ہی تائید اور توفیق سے چونکہ ڈرے ہوے لوگون نے انکار کیا اور جنھون نے حکم کے خلاف کیا تھا وہ نہر کے کنارے رہگئے تھے
طالوت نے اوس تھوڑے ہی گروہ سے جالوت کے لشکر کے مقابل مین صف جمائی اور صاحب تیسیر کے قول پر آٹھ لاکھ سوار جرار خنجر کش تیغ زن
نیزہ دار کا وہ لشکر تھا بیت جو شیران آہن دل الماس چنگ + جو گرگان بدگوہر آشفتہ رنگ + اور جالوت خود بھی گران ڈیل اور رعب دار
آدمی تھا اور امام حدادی کی تفسیر مین مذکور ہی کہ جالوت کے ہتھیار وزن مین ہزار رطل لوہے کے تھے اون مین سے ایک خود جو سر پر رکھتا تھا وہ تین سو رطل کا تھا
وَلَمَّا بَرَزُوا اور جب کہ ایمان والے ظاہر ہوے اور لڑائی کے واسطے صف باندھی لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ واسطے جالوت اور
لشکرون اوسکے کے قَالُوا کہا ایمان والون نے رَبَّنَا اے رب ہمارے أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا ڈال دے اوپر ہمارے صبر یہ استعارہ ہی
بہت دینے اور کمال کو پہونچانے سے یعنی بہت صبر جو کمال کے درجہ پر ہو وہ ہمین عطا فرما وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ اپنی
تائید سے قدم ہمارے میدان جنگ مین وَانْصُرْنَا اور مدد دے ہمکو عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ اوپر گروہ کافرون کے
فَهَزَمُوهُمْ پس شکست کی اور ہزیمت دی ایمان والون نے کافرون کو بِإِذْنِ اللَّهِ ساتھ مدد اور توفیق الٰہی کے وَقَتَلَ
دَاوُدُ اور قتل کیا داؤد بن ایشا علیہ السلام نے جَالُوتَ جالوت کو سنگ فلاخن سے کہ اوسکے خود پر مارا اور خود اوسکے سر مین ٹکڑ دہنسا اور

اوسکا بھیجا بکھر گیا اور اوسکا لشکر تتر بتر ہوگیا اور طالوت نے یہ شرط کرلی تھی کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے اوسے اپنی بیٹی دونگا اور اوسے اپنی سلطنت مین شریک کرونگا پس اوسنے بیٹی داؤد علیہ السلام کو دی اور آدھی سلطنت حوالہ کی آخر کو تمام سلطنت کے وہی مالک ہوگئے وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اور عطا کی خدا نے داؤد کو قتل جالوت کے بعد بادشاہی وَالْحِكْمَةَ اور اونھین حکمت عطا فرمائی یعنی نبوت یا زبور وَعَلَّمَهٗ اور سکھایا اونھین مِمَّا يَشَآءُ جس چیز سے اوسنے چاہا اور وہ علم ہی جو انبیا علیہم السلام کے کام آتا تھا اور بعضے کہتے ہین زرہ بنانے کی صنعت یا پرندون کی زبان سمجھنا وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اور اگر نہ باز رکھتا اللہ لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضے اونکو بسبب بعض کے یعنی مشرکون کو اگر جہاد کرنے والے مومنون کے سبب سے دفع نہ کردیتا لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ تو البتہ خراب ہوجاتی زمین کفر کی سیاہی کے سبب سے اور زمین کی منفعتین زائل ہوجاتین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن اللہ ذُوْ فَضْلٍ صاحب فضل اور رحمت کا ہی عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۝ اوپر اہل عالم کے تِلْكَ یہ قصے جنہین کھلے ہوے معجزے ہین اٰيٰتُ اللّٰهِ نشانیان قدرت خدا کی ہین نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ پڑھتے ہین ہم اوپر تیرے یعنی ہمارے حکم سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل تیرے پر پڑھتے ہین بِالْحَقِّ ساتھ راستی کے اس طور پر کہ مطابق واقع کے ہین اور اہل کتاب اوسے مان لیتے ہین وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝

اور تحقیق کہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست ہمارا ہی اور البتہ بھیجے ہوون مین سے ہی تمام خلائق پر +

تِلْكَ الرُّسُلُ یہ پیغمبر اور رسول جنکا اس سورہ مین ذکر کیا گیا فَضَّلْنَا بزرگی دی ہمنے بَعْضَهُمْ بعضے اونکو ساتھ خاص چیزون اور فضیلتون کے عَلٰى بَعْضٍ بعضے اورون پر مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ ان پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر تھا کہ خدا نے اوسکے ساتھ بے واسطہ اور بغیر ذریعے کے کلام کیا جیسے حضرت آدم علیہ السلام کہ اونسے خدا نے کہا اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ[1] اور جیسے حضرت موسی علیہ السلام کہ اونسے حق تعالی نے فرمایا اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ[2] اور جیسے ہمارے سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اونکو حق تعالی ارشاد فرماتا ہی فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى[3] وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا بعضے اونکو درجون پر اور انبیا علیہم السلام مین تفاوت اسی جہت سے ہی کہ بعضے اونمین سے آدمیون کے ایک ہی فرقہ کی طرف بھیجے گئے اور بعضے اکثر فرقون کی طرف یا سب آدمیون کی طرف یا جن اور آدمی سب کی طرف جیسے ہمارے سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا اور تفاوت کی دوسری وجہ یہ ہی کہ بعض انبیا علیہم السلام کو خواب مین پیغمبری ہوئی اور بعضون کو جاگتے مین اور بعضے مفسرون کے نزدیک رَفَعَ بَعْضَهُمْ سے ادریس علیہ السلام مراد ہین کہ حق تعالی نے اونھین رتبہ عالی عطا فرمایا جیسا ارشاد کیا ہی وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا[4] اور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ ظاہر یہ بات ہی کہ وہ بعض ہمارے رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ سب انبیا علیہم السلام پر اکثر فضیلتون اور بہتیرے خاص امور مین فضیلت دیے گئے ہین جیسا کہ اکثر آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی مثنوی ہمہ انبیا در پناہ تو اند + مقیم در بارگاہ تو اند + تو مہر منیری ہمہ اختر اند + تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند + حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل ہونے کی وجہین نقلا اور عقلا جواہر التفسیر مین مفصل اور مشرح بیان ہوئی ہین وَاٰتَيْنَا اور دیے ہمنے عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ عیسی بیٹے مریم کو معجزے کھلے ہوے جیسے اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا اور مُردون کو جلانا وَاَيَّدْنٰهُ اور قوت دی ہمنے اوسے بِرُوْحِ الْقُدُسِ



وقف لازم

[1] و تو اور بی بی تیری بہشت مین ۱۲
[2] تحقیق کہ مین تیرا رب ہون ۱۲
[3] پس وحی بھیجی طرف بندے اپنے کے جو بھیجی
[4] اور چڑھایا ہمنے اوسے مکان بلند مین ۱۲

ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام نے اونکی ان مین پھونک دی یا قوت دی ہمنے اوسے موافقت جبرئیل علیہ السلام کے سبب سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اور اگر چاہتا خدا تو مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ نا اختلاف کرتے وہ لوگ جو مِنْۢ بَعْدِهِمْ پیچھے انبیا سے تھے مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ
بعد اسکے کہ آئین اونکے پاس نشانیان کھلی ہوئین اونکے پیغمبرون کی نبوت پر وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا مگر اختلاف کیا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ پس
ان امتون مین سے کوئی امت تھی کہ ایمان لائی یعنی اپنے ایمان پر ثابت رہ کر اپنے پیغمبر کے دین کو اپنے اوپر لازم رکھا وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ اور ان
امتون مین سے کوئی امت تھی کہ کافر ہوگئی اور اپنے پیغمبر کے دین سے انکار کرکے راہ حق چھوڑ دی یہ اعتراض ہے یہود و نصارا پر کہ حضرت موسی
اور حضرت عیسی علیہما السلام کے بعد راہ راست سے منحرف ہوگئے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ تو مَا اقْتَتَلُوْا نہ لڑتے نہ اختلاف کرتے
مخالفت کو اقتتال کے لفظ سے جو بیان مین لایا یہ سبب کا ذکر کرنا اور سبب کو مراد لینا ہے اسواسطے کہ قتال واقع ہونا اختلاف کے سبب سے
تھا اور اقتتال کے لفظ کو مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ۠ کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنی جسے چاہتا ہے ع ۵ ۳۳
گمراہ کردیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اَنْفِقُوْا انفقہ دو یعنی خرچ کرو مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز سے جو کہ
عطا کی ہے ہمنے تمھین یعنی مال کی زکوٰۃ نکالو مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ پہلے اس سے کہ آئے تمپر یَوْمٌ دن ایسا کہ اوسکے ہول اور ہیبت سے
لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ خرید و فروخت نہوگی بیچ اوسکے کہ کوئی اپنے تئین عذاب سے مول لے لے اور چھڑا لے اور نہ دوستی ہوگی اوس
دن کہ کوئی کسی کی حمایت کرے وَّلَا شَفَاعَةٌ اور نہ درخواست اور سفارش حلول عذاب کے وقت ہوگی وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہی ظالم ہین کہ خدا کے حق کو مستحق سے روکتے ہین یا بے محل عبادت مقرر کرنے مین ظالم ہین اَللّٰهُ اللہ عبادت کے
لائق وہی اللہ ہے لَاۤ اِلٰهَ کوئی معبود نہین ہے موجود خلق کے واسطے اِلَّا هُوَ مگر وہی کہ عبادت کا استحقاق اوسی کے واسطے ثابت ہے
اَلْحَیُّ زندہ ہے سب زندون کے پہلے سے اور زندہ رہیگا سب زندون کے فنا ہوجانے کے بعد اَلْقَیُّوْمُ قائم ذات اور صفات مین
یا قائم ساتھ تدبیر اور حفاظت مخلوقات کے لَا تَاْخُذُهٗ نہین لیتی ہے اوسے سِنَةٌ وہ چیز جو نیند سے پہلے ہوتی ہے مثلاً سستی
اور اوسکے سوا جسے اونگھ کہتے ہین وَّلَا نَوْمٌ اور نہ نیند جس سے ظاہری حواس کا ادراک زائل ہوجاتا ہے لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ واسطے
اوسکے ہے جو کچھ آسمانون مین ہے مبدعات علویہ سے وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہے کائنات سفلیہ سے مَنْ ذَا الَّذِیْ
کون شخص ہے وہ جو یَشْفَعُ درخواست اور سفارش کرے انبیا اور ملائکہ وغیرہ مین سے عِنْدَهٗۤ نزدیک اوسکے قیامت کے دن کسی کی اِلَّا بِاِذْنِهٖ
مگر ساتھ حکم اوسکے کہ وہ شفاعت کی اجازت دے یَعْلَمُ جانتا ہے اللہ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ جو کچھ سامنے آسمان والون اور زمین والون کے
ہے اس جہان کے امور سے وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ ہوگا اونکے پیچھے اوس جہان کے کامون سے وَلَا یُحِیْطُوْنَ اور نہین گھیرتی مخلوقات بِشَیْءٍ
مِّنْ عِلْمِهٖۤ ساتھ کسی چیز کے اوسکی معلومات سے اِلَّا بِمَا شَآءَ مگر ساتھ اوس چیز کے کہ وہی چاہے کہ مخلوقات اوسپر محیط ہوجائے وَسِعَ سما لیا ہے
اور گنجائش پائی ہے كُرْسِیُّهُ کرسی اوسکی نے جو عرش کے نیچے اور آسمانون کے اوپر ہے یا گھیر لیا ہے اوسکے علم نے السَّمٰوٰتِ سب آسمانون کو اور اوسکو جو کچھ
اونمین ہے وَالْاَرْضَ اور تمام زمین کو اور اوسے جو کچھ اوسپر ہے وَلَا یَئُوْدُهٗ اور اوسے رنج مین نہین ڈالتی اور گران نہین گذرتی حِفْظُهُمَا
حفاظت آسمان اور زمین کی وَهُوَ الْعَلِیُّ اور وہ برتر ہے وہمون کی حد سے الْعَظِیْمُ بزرگتر ہے فہمون کی سوجھ سے یہ بہت بزرگ آیت ہے قرآن مین

حدیث شریف مین آیا ہی کہ اس آیت کی ایک بان ہی کہ ساق عرش کے قریب تقبیل کرتی ہی اور اسکے پڑھنے کی خاصیتیں اور فضیلتیں حدیثون مین بہت ہین لَآ اِكْرَاهَ
نہین کچھ زبردستی فِي الدِّيْنِ قبول کرنے مین دین اسلام کے عرب کے اسلام کے بعد یعنی یہود و نصارا اور مجوس نے دینون مین سے کسی پر اسلام
لانے مین زبردستی نہ کرنا چاہیے بشرطیکہ جزیہ دینا قبول کرین مفسرون نے کہا ہی کہ آیت قتال سے اس آیت کا حکم منسوخ ہی عرب کے سب قبیلون سے
سوا دین اسلام قبول نہو نگا اورون کے ساتھ قتال کرنا چاہیے کہ مسلمان ہو جائین یا جزیہ قبول کر لین آبو الحصین انصاری رضی اللہ
تعالی عنہ کے دو بیٹے اسلام قبول کیے ہوئے تھے ناگاہ ملک شام سے ایک نصرانی مدینہ منورہ مین آیا اور اون دونون نے اوسکی
صحبت مین بیٹھنا اختیار کیا اوسکے دم دلاسے سے مغرور ہو کر نصرانی دین اختیار کر لیا اور اوسکے ساتھ ملک شام کی طرف چل نکلے ابو الحصین
رضی اللہ تعالی عنہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اجازت چاہی کہ جائین اور اپنے دونون بیٹون کو زبردستی اوسطرف سے
پھیر لائین یہ آیت نازل ہوئی کہ جو شخص کسی دین پر مضبوط ہو گیا اوسپر زبردستی نکرو قَدْ تَّبَيَّنَ تحقیق کہ ظاہر ہو گئی ہی الرُّشْدُ سیدھی راہ
مِنَ الْغَيِّ گمراہی سے یعنی کفر ایمان سے اور حق باطل سے متمیز ہو گیا فَمَنْ يَّكْفُرْ پس جو کوئی کافر ہو یعنی منکر و بیزار ہو بِالطَّاغُوْتِ
ساتھ اوس چیز کے جسے پوجتے ہین سوا خدا کے شیطان ہو خواہ بت کاہن یا ساحر وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور ایمان لائے ساتھ اللہ کے
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ پس تحقیق کہ ہاتھ مارا اوسنے بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ساتھ پکڑ مضبوط کے کہ قرآن ہی یا سنت کی اتباع یا امر و نہی
ٹھہرنا کہ یہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی راہ پر چلنا ہی سلمی قدس سرہ کہتے ہین کہ ابتدا مین توفیق اور انتہا مین سعادت عروۂ وثقی ہی
اور حقائق بخمیہ مین ہی کہ عروۂ وثقی عوام کے واسطے تو توفیق طاعت ہی اور خواص کے واسطے محبت کے ساتھ مزید عنایت اور اخص الخواص کے
واسطے ربوبیت کے جذبے کہ اونھین وجود کی ظلمتون سے فانی کر دین اور اخلاق واجب الوجود کے انوار کے ساتھ باقی رکھین اور حضرت
خواجہ بہاء الحق والدین جو نقشبند مشہور ہین قدسنا بحقائق کلامہ کے مقامات مین مذکور ہی کہ اس راہ مین حق کے سوا سب طاغوت ہی
اوسکے ساتھ کفر اور حق کے ساتھ ایمان سالک کے واسطے ہر قدم پر شرط لازم ہی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَلْهَوٰی
عِنْدَ اللّٰهِ اَبْغَضُ مِنْ جَمِيْعِ الْاٰلِهَةِ یعنی جن خداون کو زمین مین پوجتے ہین اون سب مین بدتر اونکی خواہش ہی اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ
هَوَاهُ یعنی کیا نہین دیکھتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسے جسنے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرایا ہی اور وہ بیچارہ سمجھتا ہی کہ مین خدا کا
بندہ ہون بیت خواجہ پندارد کہ دارد حاصلے ❊ حاصل خواجہ بجز پندار نیست ❊ اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ تعس عبد الدرہم و تعس عبد الزوجہ
یعنی ہلاکت مین پڑا ہی بندہ سونے چاندی کا اور بندہ زن و فرزند کا بیشک جو جسکا بندہ ہوتا ہی اوسی چیز کو پوجتا ہی کسی نے کیا خوب کہا ہی
بیت ہر چیز کہ اندر دو جہان بندۂ آنی ❊ آن است ترا در دو جہان مونس و معبود ❊ پس سب چیزون سے ضرور قطع تعلق کرنا چاہیے اور حق سبحانہ
تعالی ہی سے ملنا چاہیے یہی فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى کا بھید ہی اور یہ عروہ یعنی دست آویز اور پکڑ ایسی ہی کہ لَا انْفِصَامَ لَهَا کہ ٹوٹنا
اور کٹنا کچھ بھی نہین اوسکے واسطے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہی اوسکی بات جو عروہ وثقی کے ساتھ توسل کرتا ہی عَلِيْمٌ جاننے والا
اوس شخص کی نیت خالص جسنے اوس عروۂ وثقی یعنی مضبوط پکڑ کو پکڑ رکھا ہی اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اللہ دوست اون لوگون کا ہی
جو ایمان لائے اوسکا یا سیدھی راہ دکھانے مین اون لوگون کے کامون کا متولی ہی يُخْرِجُهُمْ نکالتا ہی اونھین مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون کفر

اور ضلالت سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا فکر سے نکال کر معرفت کے رتبہ کی طرف پہونچاتا ہی یا شک سے نکال کر یقین پر
یا نفس کی تاریکی سے نکال کر نور دل کی طرف یا صفات بشریت سے نکال کر اخلاق ربوبیت کی جانب پہونچا دیتا ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اور جو لوگ حق بات چھپاتے ہین یعنی یہودی اور مرتد لوگ اور صحیح یہ بات ہی کہ کفروا سے سب کافرون کو عموماً مراد لین اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ
دوست اونکے الطَّاغُوْتُ طاغوت ہین کعب بن اشرف اور حی بن اخطب اور مثل اونکے یہود کے طاغوت ہین بت اور معبود باطل
بت پرستون کے طاغوت ہین شیطان مترددون کے طاغوت ہین يُخْرِجُوْنَھُمْ یہ دشمن اور بت اور شیاطین کہ طاغوت انہی سے عبارت ہی
نکالتے ہین یعنی بلاتے ہین کافرون کو مِّنَ النُّوْرِ ایمان سے جسکا وعدہ تھا اِلَى الظُّلُمٰتِ طرف تاریکی کفر کے یا یہود کو اوس ایمان سے
کفر کی طرف بلاتے ہین جو ایمان وہ توریت کے ساتھ رکھتے تھے اوسکی تکذیب کے سبب سے یا مرتدون کو اقرار سے انکار کی طرف بلاتے ہین
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ وہ کافر اپنے طاغوتون سمیت رہنے والے ہین آتش دوزخ کے ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ع وہ آگ مین ہمیشہ ع ۲۴
رہنے والے ہین اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے اور چشم بصیرت سے نظر نہین کی تونے اِلَى الَّذِيْ طرف اوس شخص کے جسنے عداوت
اور عناد کی راہ سے حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ دلیل چاہی اور جھگڑا کیا ساتھ ابراہیم کے فِيْ رَبِّهٖٓ بیچ دین خدا اوسکے کے یا پروردگار کی
ربوبیت اور وحدانیت ثابت کرنے مین اور یہ جو جھگڑا کیا اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اوس وقت جب دی تھی اوسے خدا نے بادشاہی وقف لازم
اور یا جرأت اور جھگڑا اسواسطے کیا کہ خدا نے اوسے بادشاہی دی تھی اور اوسنے بغاوت کے ہاتھ نکالے اور تکبر کا سر اوٹھایا اور نمرود
بن کنعان کا یہ جھگڑا تھا کہ وہ تمام روے زمین اپنے تصرف مین رکھتا تھا یہ جھگڑا اوس وقت ہوا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت توڑ ڈالے
اور نمرود کے جو ارکان دولت تھے اونکی یہ رائے قرار پائی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا دینا چاہیے نمرود نے کہا کہ ابراہیم کو لاؤ
جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگ لائے تو نمرود بولا کہ اے ابراہیم تونے ہمارے خداؤن کو باطل کر دیا تیرا خدا کون ہی اور مناظرہ شروع کیا
اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ یاد کر اوس وقت کو جب کہا ابراہیم نے اوسکی بات کے جواب مین رَبِّيَ الَّذِيْ رب میرا وہ شخص ہی جو اپنی قدرت سے
يُحْيٖ زندہ کرتا ہی اور عدم سے وجود مین لاتا ہی وَيُمِيْتُ ۙ اور مار ڈالتا ہی دار بقا سے میدان فنا مین لیجاتا ہی قَالَ کہا نمرود نے اَنَا اُحْيٖ
وَاُمِيْتُ ۭ مین بھی زندہ کرتا ہون اور مار ڈالتا ہون پس اوس زندہ آدمی کو جسے قتل کرنا واجب تھا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا
بلایا اور چھوڑ دیا اور کہا کہ یہ تو مردہ کو مین نے زندہ کر دیا اور دوسرے بیگناہ کو طلب کیا اور قتل کر ڈالا اور بولا کہ یہ زندہ کو مین نے مار ڈالا اوس ستمگر کا
یہ عقیدہ تھا کہ قصور معاف کر دینے سے زندہ کرنا ہی اور قتل سے مار ڈالنا ہی اور یہ نہین جانتا تھا کہ خلق کو جلانا اور مار ڈالنا زندگی اور
موت ہی اجسام مین اور وہ جلانا اور مار ڈالنا حضرت قادر مختار کے سوا اور کسیکے اختیار مین نہین پایا جاتا تھا اور حاضرین مجلس سے چھپاتا تھا
آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت کھلی ہوئی دلیل کی طرف پھرے قَالَ اِبْرٰهٖمُ کہا ابراہیم نے فَاِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يَاْتِيْ
بِالشَّمْسِ لاتا ہی آفتاب کو ہر روز مِنَ الْمَشْرِقِ اوس کنارہ سے جو آفتاب نکلنے کی جگہ ہی فَاْتِ بِهَا پس تو لا تو اوسے مِنَ الْمَغْرِبِ
اوس جگہ سے جو اوسکے ڈوبنے کی جگہ ہی فَبُهِتَ الَّذِيْ پس بھوچکا ہو گیا وہ آدمی جو كَفَرَ ۭ کافر تھا یعنی نمرود اور اوسکی حجت منقطع ہو گئی
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور اللہ ہدایت نہین کرتا حجت کرنے الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قوم ظالمون کو اَوْ كَالَّذِيْ یہ کلام پہلی آیت پر مترتب ہی

یعنی ہین کیا نہین دیکھا تو نے اوسکا قصّہ جسنے ابراہیم علیہ السلام سے حجت کی یا نہین دیکھی تو نے مثل اوس شخص کی جو مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ گذرا اوپر ایک گانون کی وَّهِيَ خَاوِيَةٌ اور وہ گانون گرا ہوا تھا عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ اوپر چھتون اپنی کے یعنی پہلے اوسکی چھتین بیٹھی تھین پھر دیوارین اونپر گری تھین اور یہ نہایت خرابی ہی اور مشہور یہ ہی کہ اس خراب گانون پر عزیر علیہ السلام کا گذر ہوا تھا توریت اونھین یاد تھی اور اکابر احبار مین سے تھے بیت المقدس کی خرابی کے بعد بخت نصر اونھین قید کر کے بابل مین لایا اور حق تعالی نے کافرون کی قید سے اونھین رہائی نصیب کی اور عزیر علیہ السلام بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوئے قریہ سائر آباد یا دیہ عنب پر کہ شہر ایلیا سے دو کوس تھا پہونچے وہان ایک موضع ویران دیکھا مگر اوسکے درخت میوہ دار تھے تھوڑے انجیر چُنے اور تھوڑے سے انگور جمع کیے اور ایک دیوار کے سایہ مین ٹھہر کے کئی انجیر کھائے اور باقی پٹاری مین رکھ لیے اور انگور نچوڑ کے کچھ عرق پیا اور باقی مشکیزہ مین ڈال دیا اور جو دراز گوش اونکی سواری مین تھا اوسے باندھ دیا اور ایک دیوار کا تکیہ لگا کر اوس اوجڑے گانون کو دیکھنے لگے چونکہ اس گانون کو نہایت ویران اور خراب دیکھا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ کہا عزیر نے کس طرح اور کس صورت سے زندہ کریگا هٰذِهِ اللّٰهُ اس گانون کو خدا یعنی اللہ تعالی کیونکر اس گانون کو پھر آباد کریگا بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ بعد خرابی اوسکی کے یا اوس گانون والون کو مر جانے کے بعد کسطرح زندہ کریگا اور عزیر علیہ السلام کا یہ قول اس وجہ سے نہ تھا کہ حق تعالی کی قدرت سے اس بات کو آپ بعید جانتے ہون بلکہ زندہ کرنے کی کیفیت پر آپ مطلع ہونا چاہتے تھے فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ پس مار ڈالا اللہ نے اونھین یہ خیال اور فکر کرنے کے وقت مِائَةَ عَامٍ سو برس اور اونکا دراز گوش بھی مر گیا ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ پھر زندہ کر دیا اونھین اوسی شکل اور صورت پر جو پہلے تھی لکھا ہی کہ حق تعالی نے اونھین اور کھانے پینے اور دراز گوش کو خلق کی نظرون سے چھپا دیا جب اونکے مرنے سے ستر برس گذرے اور بخت نصر ہلاک ہوا حق تعالی نے نوشک فارسی کو پیدا کیا یہانتک کہ تیس برس کی مدت مین بیت المقدس کی عمارت کو پہلے کی ایسی عمارت کی صورت پر اوسنے طیار کیا اور یہ دیہ عنب جیسا پہلے تھا اوس سے بھی زیادہ آباد ہوا پھر عزیر علیہ السلام کو حق تعالی نے زندہ کیا کہا ہی کہ اونھین کچھ دن چڑھے مار ڈالا تھا اور جس دن زندہ ہوے اوس دن ابھی آفتاب غروب نہوا تھا پس جب عزیر علیہ السلام زندہ ہوئے اور اپنی آنکھین ملتے تھے خدا کے حکم سے ایک فرشتے نے قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ کہا اونکو کہ یہان کتنی دیر توقف کیا تو نے قَالَ لَبِثْتُ کہا عزیر علیہ السلام نے توقف کیا مین نے یہان يَوْمًا ایک دن اور جب دیکھا کہ ابھی آفتاب باقی ہی تو کہا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ یا تھوڑا سا دن قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ کہا اوس فرشتے نے کہ جیسا تم گمان کرتے ہو ایسا نہین بلکہ توقف کیا تم نے یہان مِائَةَ عَامٍ سو برس اور اس سو برس تک تم مردہ رہے عزیر علیہ السلام آپ مین آئے اور دیکھا تو اوس موضع کو دوسری وضع پر پایا بہت تعجب ہوا اور دوبارہ اوس فرشتے نے اونسے کہا کہ فَانْظُرْ پس دیکھ تو اِلٰى طَعَامِكَ طرف کھانے اپنے کے یعنی انجیر کی طرف جسے پٹاری مین رکھا تھا وَشَرَابِكَ اور دیکھ تو اپنے پینے کو یعنی شیرہ انگور کو جسے مشکیزہ مین ڈالدیا تھا لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ کہ نہین بگڑا وہ عرق وَانْظُرْ اور دیکھ اِلٰى حِمَارِكَ طرف دراز گوش اپنے کے کہ اوسکی ہڈیان رہگئی تھین اور باقی اجزا گئے گذرے تھے اوس وقت خطاب ہوا کہ تجھے موت کے بعد مین نے زندہ کیا تاکہ میری قدرت کے آثار تیری ذات مین ظاہر ہو جائین وَلِنَجْعَلَكَ اور دوسرے یہ کہ کرین ہم تجھے اٰيَةً لِّلنَّاسِ نشانی اور عبرت واسطے اون لوگون کے جو اجسام اور اجساد کے حشر مین شک رکھتے ہین وَانْظُرْ

اِلَی الْعِظَامِ اور دیکھ طرف ہڈیون دراز گوش اپنے کے تاکہ دیکھلے تو اپنی قدرت بے علت سے کَیْفَ نُنْشِزُهَا کیونکر حرکت دیتے ہین ہم اونھین اور ایک کو دوسرے پر جماتے ہین ثُمَّ نَكْسُوهَا پھر پنہاتے ہین ہم اون ہڈیون کو لَحْمًا گوشت عزیر علیہ السلام اوٹھ یون کچ دیکھنے لگے ایک آواز سنی کہ کوئی پکار کر کہتا ہی کہ ای پوست اور گوشت اور ای بکھرے ہوئے اجزا قدرت کاملہ ربانی سے تم سب جمع ہوجاؤ سب اجزا مجتمع ہوکر جیسے تھے اوسی صورت پر برابر ہوگئے اور اوس دراز گوش کے جسم مین جان آگئی فورًا کود کر چلانے لگا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ پس جب ظاہر ہوگئے واسطے عزیر علیہ السلام کے قدرت الٰہی کے آثار مردہ زندہ کرنے مین معائنہ کے طور پر قَالَ اَعْلَمُ کہا مین جانتا ہون صریح جیسا اسکے قبل دلیل اور بیان سے سمجھا تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر زندہ کرنے اور مار ڈالنے سے قَدِيْرٌ قادر ہی پھر عزیر علیہ السلام اپنی قوم مین آئے اور اوس قبیلہ کے بوڑھے آدمیون کو پہچانا اور کہتے ہین کہ اونھین کسینے نہین پہچانا اور امتحان کیا یہانتک کہ عزیر علیہ السلام نے توریت بنلے دیکھے پڑھی اور اون لوگون نے لکھی اسواسطے کہ بخت نصر نے اونکی کتابین جلادی تھین وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ اور یاد کر اوسے کہ کہا ابراہیم نے رَبِّ اَرِنِيْ ای رب میرے دکھا مجھے اپنی قدرت کاملہ سے كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردون کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مردے زندہ کرنے کی کیفیت دیکھنے کا یہ سوال کیا نہ یہ کہ معاذ اللہ زندہ کرنے کی اصل مین اونھین شبہہ تھا قَالَ کہا اللہ نے اَوَلَمْ تُؤْمِنْ کیا تو نہین ایمان لایا ہی کہ مین مردہ کو زندہ کرتا ہون یہ استفہام ایجاب کے معنی مین ہی یعنی ای ابراہیم تو اس بات پر ایمان رکھتا ہی کہ مین اپنی قدرت سے جلاتا اور مار ڈالتا ہون اور دے تو خود کہہ چکا ہی کہ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ بَلٰى کہا ابراہیم نے کہ ہان ایمان لایا ہون مین وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ولیکن یہ سوال مینے اسواسطے کیا کہ مطمئن اور ٹھہر جائے دل میرا اوسکی کیفیت دیکھکر فتوحات مکی مین مذکور ہی کہ زندہ کرنے کی قسمین ہین جیسے کہ خلق کی ہستی کہ بعضی خلق کلمہ کن سے موجود ہوئی اور بعض کو خدا نے ایک ہاتھ سے اور بعض کو دونون ہاتھون سے ایجاد کیا اور بہتون کو پہلے ہی ہستی مین لایا اور بعضون کو اور مخلوقات کے سبب سے پیدا کیا چونکہ ابراہیم علیہ السلام نے خلق کے وجود کی قسمین ہونے کو دیکھا اور سمجھا تھا اور موت کے بعد خلق کو زندہ کرنا یہ وجود ہی اور ہر اور اسکی بھی قسمین ہو سکتی ہین تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے درخواست کی کہ ای اللہ مجھے دکھادے کہ کس قسم پر اور کس طرح تو مردہ کو زندہ کرتا ہی تاکہ مجھے وہ معلوم ہو اور میرا دل اوس سے آرام و تسکین پائے اور مفسرون نے لکھا ہی کہ ابلیس ایک دریا کے کنارے جاتا تھا ایک مردار پر اوسکی نظر پڑی کہ چرند درند اور دریائی جانور اوس مردار کے ٹکڑے نوچ لیے جاتے تھے ابلیس نے اپنے جی مین کہا کہ حیلہ اور فریب کا خوب پھندا میرے ہاتھ لگا بہتیرے کم عقل کم ظرف کو دن لوگون کو فریب دے سکتا ہون کہ آخر ان پراگندہ ٹکڑون کو پرندون کے پیٹون درندون کے پیٹون دریائی جانورون کی آنتون سے خدا کیونکر جمع کرسکتا ہی حق تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ فلانے دریا کے کنارے جا اسواسطے کہ میرے دشمن نے مکر کا دام پھیلایا ہی اور فریب دینے کا سلسلہ اوسکے ہاتھ آیا ہی چاہتا ہی بہتون کو تباہی اور پریشانی مین مبتلا کرے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام وہان آئے ابلیس نے متحیر ہوکر اپنا شبہہ اونکے دل مین ڈالا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تحیر کا کیا محل ہی جو ان اجزا کو عدم سے وجود مین لایا تھا وہ قادر ہی کہ دوبارہ ان اجزاے پراگندہ کو جمع کردے

مثنوی کوزہ گر گر کوزۂ را بشکند ✣ چون بخواہد باز قائم میکند ✣ آنکہ داند کوزہ کردن از نخست ✣ چہ عجب گر سازد اشکستہ درست ✣ پھر حضرت ابراہیم

۱۲

ك رب میرا وہ ہی جو جلاتا ہی اور مار ڈالتا ہی ۱۲

علیہ السلام نے سوال کیا کہ یا الٰہی مجھے دکھا دے کہ کیونکر تو زندہ کریگا تاکہ اس طاغی باغی کو الزام دیا جائے اور اوس سے الزام و غفلت دیگر میرا دل اطمینان اور تسکین پائے قَالَ فرمایا اللہ نے کہ اگر یہ حال تو دیکھا چاہتا ہے فَخُذْ تو لے اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ چار جانور پرند کبوتر مرغ کوا مور اور سوا انکے بھی مفسرون نے کہے ہین فَصُرْهُنَّ پھر جمع کر اونھین اِلَيْكَ طرف اپنے یعنی ان چارون جانورون کو اپنے ہاتھ مین لے اور اونکی صورت شکل مین خوب غور کر اور ہر ایک کی باریکیون کو باریک بینی کی نگاہ سے دیکھ لے تاکہ زندہ ہونیکے بعد تجھے کچھ شبہہ نرہے یا اون جانورون کے بدن ٹکڑے ٹکڑے کر کے قیمہ کر اور اونکے سر اپنی مٹھی مین رکھ ثُمَّ اجْعَلْ پھر رکھدے عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ اوپر ہر پہاڑ کے جسپر رکھنا ممکن ہو اسواسطے کہ اون ٹکڑون کو سب پہاڑون پر تقسیم کرنا مشکل ہے اور یہ ایراد عام اور ایراد خاص کے قبیل سے ہے خلاصہ کلام یہ کہ جو پہاڑ تیرے نزدیک ہون اور جسپر تو رکھ سکے رکھدے مِّنْهُنَّ اون جانورون سے جو ریزہ ریزہ ہو کر ایک دوسرے سے ملا دیے گئے ہین جُزْءًا ایک ایک ٹکڑا ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا اون جانورون کو اونکا نام لیکر [illegible] يَأْتِينَكَ سَعْيًا ط چلے آئینگے تیرے پاس دوڑتے ہوے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ اور یقین جان تو یہ کہ اللہ عَزِيزٌ غالب ہے جو تو نے مانگا اوسمین عاجز نہین حَكِيمٌ محکم کام کرنیوالا ہے جو کرتا ہے القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جانورون کو ذبح کیا اور اونکے ٹکڑے پارچے گوشت خون رگ پٹھے ہڈی پر بازو دون کو ٹکڑے کر کے باہم ملا دیا اور بعضے کہتے ہین کہ ہاون دستے مین کوٹ ڈالا یہانتک کہ وہ باریک ہو کر خوب مل گئے اور علیحدہ کر کے چار یا سات یا دس پہاڑون پر رکھے یا اون جانورون کے سر ہاتھ پر رکھکر آواز دی کہ اے کبوتر اے مور اے کوے اے مرغ اپنے سرون کی طرف دوڑو خدا کے حکم سے ہر ایک اجزا دوسرے سے جدا ہو کر اپنے مین مل گئے اور اونکے بدن درست ہوے اور اپنے سرون کی طرف زمین پر وہ جانور دوڑنے لگے دوڑنے مین یہ حکمت تھی کہ دلیل کے واسطے یہ صورت بہت ظاہر اور صاف ہے اور شبہہ سے بہت دور ہے اسواسطے کہ اگر اوڑ کر آتے تو شبہہ ہوتا کہ شاید یہ اور تھے یہ وے جانور نہون یا خیال گذرتا کہ شاید انکے پانوءں درست نہوے ہون اور اوڑنے مین جانور کی کیفیت کم دکھائی دیتی ہے اور زمین پر چلنے مین بہت اچھی طرح نظر آتی ہے پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمون تک وہ بے سر کے بدن دوڑ کر آئے اور وہ باتین اوڑ کر اپنے اپنے سرون مین جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ مین تھے پیوست ہوگئے انوار مین لکھا ہے کہ جو شخص چاہے کہ اپنی جان کو ہمیشگی کی زندگی کے ساتھ زندہ کرے اوسے چاہیے کہ اپنے بدن کی قوتون کو ریاضت کی تیغ سے بیجان کر کے بعض کو بعض مین ملادے تاکہ اونکی صورت بگڑ کر حکم کے تابع ہو جائین اور اونھین شرع اور عقل کی پکار سے یہانتک کہ خوشی کی راہ سے پھر دوڑے آئین محققون نے کہا ہے کہ یہ چارون جانور ذبح کرنے مین یہ اشارہ ہے کہ کبوتر جو ہمیشہ لوگون سے مانوس اور ہلا رہتا ہے اوسے مار ڈال اور خلق سے رشتہ الفت توڑ دے اور مرغ جو ہمیشہ شہوت کی طرف مائل رہتا ہے اوسے ذبح کر اور اپنے تئین شہوت کی قید سے چھڑا اور کوا جو بالکل حرص اور طمع ہے اوسے قتل کر ڈال اور حرص و طمع چھوڑ دے اور مور جو سراپا زینت ہے اوسکا سر اوتار لے اور دنیا کی آرائش سے اپنی ہمت کی آنکھ بند کر لے اسواسطے کہ جو شخص مجاہدہ کی تلوار سے ان چارون بری صفتون کو ذبح کر ڈالیگا وہ حیات ابدی پا کر ہمیشہ زندہ رہیگا اور کہتے ہین کہ چار رکنون کی طبیعتون سے یہ چارون صفتین آدمی مین پیدا ہوئین خلاف کرنے کی تلوار سے ان صفتون کو قتل کر ڈالنا لازم ہے پہلی سرکشی تکبر کی کہ آگ کا نتیجہ ہے دوسری نیت شہوت کی کہ ہوا کا پھل ہے تیسری دوا دوش حرص کی کہ پانی کی عادت ہے چوتھی تیرگی بخل اور امساک کی کہ

خاک کی صفت ہی حکیم سنائی روح اللہ روحہ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہی **مثنوی** چار مرغ ست چار طبع بدن + جملہ ابہر دین بزن گردن + پس بایمان و عقل و عشق و دلیل + زندہ کن ہر چہار را چو خلیل + **مَثَلُ الَّذِيْنَ** مثال خرچ کرنے اون لوگون کی جو بے شائبہ غرض اور بے قصد عوض **يُنْفِقُوْنَ** نکالتے ہین اور صرف کرتے ہین **اَمْوَالَهُمْ** مال اپنے **فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** بیچ راہ خدا کے غازیون اور مجاہدون پر اور مفسرون کی ایک جماعت کے نزدیک نیکیون کے سب دروازے خدا کی راہ مین ہین بہر تقدیر ان خرچ کرنے والون کے خرچ کی مثال **كَمَثَلِ حَبَّةٍ** جیسے مثال ایک دانہ کی ہی کہ اچھی زمین مین اوسے بوئین اور وہ دانہ **اَنْۢبَتَتْ** اگائے **سَبْعَ سَنَابِلَ** سات بالیان اسطرح کہ سات شاخین اوسکی جڑ سے پھوٹین اور ہر شاخ پر ایک بالی ہو **فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ** بیچ ہر بالی کے **مِّائَةُ حَبَّةٍ** سو دانے کہ ایک سے سات سو حاصل ہوے ہون **وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ** اور اللہ زیادہ کرتا ہی اس سات سو کو سات سات ہزار تک بلکہ اور بہت زیادہ **لِمَنْ يَّشَآءُ** واسطے جس خرچ کرنے والے کے کہ چاہے اوسکی نیت کے موافق **وَاللّٰهُ وَاسِعٌ** اور اللہ بہت بخشش کرنے والا ہی کہ ایک سے سات سو اور زیادہ دیتا ہی **عَلِيْمٌ** جاننے والا ہی خرچ کرنے والون کا اور اونکے قصد اور نیتون کو اس مثال ہی سے زیادتی کی صورت بتاتا ہی اور تصدق دینے والون کو رغبت دلاتا ہی کہ جب اجر کا خیال کرین کہ ایک کا بدلہ سات سو ہی تو ہمیشہ صدقہ دینے مین مشغول رہین **مثنوی** آنکہ بشارت بجود ت میدہد + دانہ یکی ہفتصدت می دہد + دانہ بانبازی شیطان مکار + تا زیکی ہفتصد آید ببار + **اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ** جو لوگ خرچ کرتے ہین **اَمْوَالَهُمْ** مالون اپنے کو **فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** بیچ راہ خدا کے جہاد مین یا ہر نیک کام مین **ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ** پھر پیچھے نہین لاتے **مَآ اَنْفَقُوْا** اوس چیز کے جو خرچ کی ہی **مَنًّا** احسان یعنی صدقہ دینے مین کسی پر کچھ احسان نہین رکھتے **وَّلَآ اَذًى** اور اپنے صدقہ کے پیچھے نہین لاتے ایذا یعنی صدقہ دیکر فقیر اور محتاج کے ساتھ نہ ایسی بات کہتے ہین نہ ایسا کام جس سے اوسے ایذا اور تکلیف پہونچے **لَّهُمْ اَجْرُهُمْ** واسطے اونکے ہی اجر اور ثواب اونکے صدقہ کا **عِنْدَ رَبِّهِمْ** پاس رب اونکے کے **وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ** اور نہ خوف ہی اوپر اونکے اجر اور ثواب کم ہونے سے **وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ** ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب ضائع ہو جانے سے **قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ** بات اچھی اور وعدہ نیک فقیر کے ساتھ **وَّمَغْفِرَةٌ** اور درگذر سائل کے کلام کی سختی اور درشتی سے یعنی اوسکے گڑگڑانے اور تنگ کرنے سے درگذر کرنا **خَيْرٌ** بہتر ہی اوس شخص کے واسطے جس سے سوال کیا گیا ہی فائدہ مین **مِّنْ صَدَقَةٍ** اوس صدقہ سے کہ سائل کی نسبت **يَّتْبَعُهَآ اَذًى** پیچھے آئے اوسکے ایذا اور رنج جھگڑے وغیرہ سے **وَاللّٰهُ غَنِيٌّ** اور خدا بے پروا ہی اونکے صدقہ سے جو اپنے صدقون کو احسان جتا کر اور ایذا پہونچا کر خراب کرتے ہین **حَلِيْمٌ** ۝ تحمل والا ہی احسان جتانے والون ایذا پہونچانے والون کو عقوبت اور عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** ای لوگو جو ایمان لائے ہو **لَا تُبْطِلُوْا** باطل کرو اور تباہی مین نہ ڈالو **صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ** ثواب صدقون اپنے کو ساتھ احسان رکھنے کے فقیر پر اسواسطے کہ مال اللہ کی ملک ہی اور امیر آدمی کا رتبہ اس سے زیادہ اور کچھ نہین کہ اوس مال کا حمال اور باربردار ہی احسان مالک مال کا ہی حمال اور باربردار کا کچھ احسان نہین حضرت حقائق پناہ نے سبحۃ الابرار مین اس مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہی **مثنوی** بار فقرار مگنی از یک تن + بار منت منہ غش بر گردن + چون عطا بخش خدا آمد و بس + بہ کہ دانا نہ نہد منت کس + در کرم حیلہ گری بیش مکن + جو درا رہگذری بیش مکن + پس صدقہ دینے والا خیر کا مظہر واقع ہوا تو اوسے چاہیے کہ اس نعمت کے شکرانہ مین خود احسانمند رہے نہ یہ کہ دوسرے پر اپنا احسان رکھے

وَالْاَذٰی اور نیست و نابود نہ کرو اپنے صدقون کو ساتھ ایذا کے یعنی فقیرون کو رنج پہونچا کر نہ زبان سے جھڑکنا کہ اوسکا دل دکھاؤ
نہ کام سے کہ ترش رو ہوکر تیوری بھوین چڑھاؤ اسواسطے کہ اگر فقیر نہو تو امیر صفتِ جود و کرم کا مظہر نہو سکے بسبب اوسکے توانگر بحقارت منگر سوی گدا
کہ گدائی و ے آئینہ زرداری تست + حق تعالیٰ اس آیت مین مومنون کا صدقہ کامل کرنے کو فرماتا ہو کہ اپنے خرچ کو احسان اور ایذا سے باطل
نہ کرو کَالَّذِیْ مثل باطل کرنے اوس شخص کے کہ راہ حق چھوڑ کر نفاق کی راہ اختیار کرکے یُنْفِقُ مَالَهٗ خرچ کرتا ہو مال اپنے کو رِئَآءَ
النَّاسِ واسطے دکھانے لوگون کے وَلَا یُؤْمِنُ اور حقیقت مین نہین ایمان رکھتا ہو بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا اور روز قیامت کے
اگر خدا کا ایمان لاتا تو اوسی کے واسطے صدقہ دیتا اور رون کے واسطے نہین اور اگر قیامت کا اعتقاد رکھتا تو ثواب پانے کو صدقہ دیتا
لوگون کے دکھانے کو نہین فَمَثَلُهٗ پس مثال صدقے اس صدقہ دینے والے ریاکار کی كَمَثَلِ صَفْوَانٍ جیسے مثال پتھر صاف
اور سلپٹ کی ہو کہ عَلَیْهِ تُرَابٌ اوپر اوس پتھر کے مٹی خشک ہو فَاَصَابَهٗ پس اوس پتھر کو پہونچا وَابِلٌ مینہ بڑی بڑی بوندون والا
کہ اوس سے بہت بڑی بہیا آجاتی ہو فَتَرَكَهٗ پس دھو دیا اوس خاک کو پتھر سے اور چھوڑا اوس پتھر کو صَلْدًا پاک صاف خاک اور گرد سے
سلپٹ پتھر منافق کے مثل ہو اور اوسپر جو خاک پڑی وہ منافق کے اون صدقون کے مانند ہو جو لوگون کو دکھانے کے واسطے اوسنے
دیے جب حساب کے پانی کے ابر سے عدل کا مینہ اوسپر برسیگا تو اون صدقون کا اثر بالکل دھو جائیگا اور ریاکار صدقہ دینے والا پتھر کی
طرح صاف اور بے حاصل ہو جائیگا اور ریاکارونکے سب کامون کا یہی حال ہو بیت تراز آتش فشان برقی چہ آید + کز دافروختن شمعے
نشاید + لَا یَقْدِرُوْنَ قادر نہونگے یہ خرچ کرنے والے ریاکار عَلٰی شَیْءٍ اوپر ثواب کسی چیز کے مِّمَّا كَسَبُوْا اوس چیز سے
جو صدقہ دی ہو دکھانے کو وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی اور خدا ہدایت نہین کرتا یعنی ہدایت پانے کا قصد دل ہی مین نہین ڈالتا الْقَوْمَ
الْكٰفِرِیْنَ۝ خبیث قوم کافرون کو وَمَثَلُ الَّذِیْنَ اور مثال خرچ اون لوگون کی جو اعتقاد اور اخلاص کے ساتھ یُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمُ نکالتے ہین مال اپنے اور فقیرون کو دیتے ہین ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واسطے چاہنے خوشی اللہ کے وَتَثْبِیْتًا
اور واسطے ثبات اور یقین کے صادر ہوا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ جیون اونکے سے ساتھ پانے ثواب صدقہ کے كَمَثَلِ جَنَّةٍ جیسے مثال
میوہ اور باغ کی ہو کہ واقع ہو بِرَبْوَةٍ اونچی جگہ کہ آفتاب کی گرمی بہت جلد اوسے پہونچے اور بہاری کرنے والی ہوائین اوسپر اکثر چلین
بادل سے بہت نزدیک اور پانی مین ڈوب جانے کی آفت سے بہت دور ہو اور یہ باغ ایسی زمین پر اَصَابَهَا پہونچا اوسے وَابِلٌ
مینہ بڑی بڑی بوندون کا فَاٰتَتْ پس لایا اور نکالا اُكُلَهَا میوے اپنے کو ضِعْفَیْنِ دو حصے یعنی ایک سال مین اتنا پھل دے
جتنا اور زمینین دو برس مین دین فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا پھر اگر نہ پہونچے اوس باغ کو وَابِلٌ مینہ بڑی بڑی بوندون والا فَطَلٌّ
پس اوسے پہونچے مینہ ہلکا تو وہ بھی اوسے کافی ہو یعنی وہ باغ مینہ کے اثر کو ضائع نہین کرتا اور تھوڑا ہو یا بہت فائدہ دیتا ہو
اس مثال سے مخلصون کو بدلا حاصل ہونا مقصود ہو کہ جو کچھ خدا کی خوشی کے واسطے صدقہ دیتے ہین وہ اچھے بدلے سے خالی نہین وہ
صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ ساتھ اوسکے جو تم کرتے ہو نیت خالص اور ریاکاری سے بَصِیْرٌ۝
دیکھنے والا ہو اور ہر ایک کام کے مناسب جزا دیگا اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ یہ ریاکارون کے صدقہ کی دوسری مثال ہو

حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے یہ ہمزۂ انکاری ہی یعنی کوئی دوست نہین رکھتا اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ یہ کہ ہو واسطے اوسکے
جَنَّةٌ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ کھجور سے وَّاَعْنَابٍ اور انگور ون سے یعنی ایک باغ ہو اور اوسمین کئی طرح کے درخت ہون تَجْرِيْ جاری ہون
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے نیچے درختون اوسکے سے نہرین پانی کی لَهٗ واسطے مالک باغ کے ہو فِيْهَا بیچ اوس باغ کے مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
سب میوون سے فقط یہ کھجور اور انگور ہی نہین اور کھجور اور انگور کی تخصیص اوسکی بہتری اور کثرت کی جہت سے ہو وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ
اور حال یہ ہو کہ پہونچی اوس باغ کے مالک کو ضعیفی اور بوڑھاپا وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ اور واسطے اوسکے ہین اس بوڑھاپے مین بال بچے
ضُعَفَآءُ ضعیف چھوٹے چھوٹے کم طاقت اور اوس بوڑھے باپ اور اوسکے بال بچون کی معاش اسی باغ سے ہو فَاَصَابَهَآ
اِعْصَارٌ پس پہونچی اوس باغ کو گرم ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ بگولا فِيْهِ نَارٌ بیچ اوس ہوا کے آگ اور ایسی ہی ہوا کو لُون کہتے ہین
فَاحْتَرَقَتْ پس جل گیا وہ باغ لُون سے اور باغ والا حیران اور غمگین ہوگیا منافق اور ریاکار کے عمل کی یہ مثال ہو کہ عدل الٰہی کی
لُون اونکے باغ اعمال کو جس سے پھل کے امیدوار ہین جلا دیگی اور وہ محروم اور مغموم رہجاینگے مثنوی نہ کاری کہ پابند مزدی بران
نہ مالی کہ بینند نفعی ازان ٭ ز ابر ریا برق افروختہ ٭ ہمہ کشت اعمال شان سوختہ ٭ كَذٰلِكَ جیسا بیان کہ صدقہ اور جہاد کے باب مین
کیا گیا ایسا ہی يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی اللہ لَكُمُ الْاٰيٰتِ واسطے تمہارے نشانیان اپنی مہربانی اور احسان کی لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ۝ شاید تم اوسمین فکر اور غور کرو اور عبادت مین دوسرے کو اوسکا شریک کرو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ
ایمان والون کے اَنْفِقُوْا خرچ کرو راہ خدا مین مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ پاکیزہ اور چنی ہوئی چیزون مین سے جو کچھ کمائی کرتے ہو
سوداگری اور دستکاری سے وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا اور اوس چیز سے جو نکالا ہمنے لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ واسطے تمہارے زمین سے
جیسے غلہ اور میوہ دار درخت انصار کے مالدار لوگ کھجور پکنے کے وقت جو بہت پکی پکی چنی ہوئی ہوتی تھین ایک دوسرے سے چھپا کر رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے کونے مین رکھ جاتے تھے تاکہ مہاجرین مین سے جو محتاج لوگ ہین وہ کھالین ایکدن ایک مالدار
جو دنیا کے ساتھ محبت رکھتا تھا دو سو صاع کھجور اس قسم کی جو کچھ مال نہ تھی ظاہر مین لایا اور اچھی کھجورون مین ڈال دین اور اپنے برے
مال کو اچھے مال مین ملا دیا حق تعالیٰ نے اوس معاملہ سے منع فرمایا اور حکم کیا بہت اچھا مال صدقہ دیا کرو وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ
اور نہ قصد کرو ساتھ خراب اور بری چیزون کے کم ہمتی کے سبب مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اوس سے خرچ کرو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ حال آنکہ نہین ہو تم
لینے والے ایسی چیز کے اگر تمکو تمہارے حقوق مین دین اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ مگر یہ کہ بند کرلو اپنی آنکھ اوسے لینے مین اور سہولت و سستی کرو
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو کہ اللہ غَنِيٌّ بے پرواہ ہو اوس شخص سے جو برا مال صدقہ دیتا ہو حَمِيْدٌ۝ تعریف کرنے والا ہو اوس شخص کی
جو پاکیزہ مال مین سے صدقہ دیتے ہین اَلشَّيْطٰنُ شیطان یعنی ابلیس اور تفسیر کبیر مین لکھا ہو کہ ایک شیاطین انس سے یا نفس امارہ
يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وعدہ دیتا ہو تمکو فقیری اور محتاجی کا یعنی خرچ کرتے وقت تمکو فقیر اور محتاج ہو جانے کا خوف دلاتا ہو وَ
يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ اور حکم کرتا ہو تمکو ساتھ بخل اور امساک کے اور منع کرتا ہو صدقہ دینے سے وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ
اور اللہ وعدہ دیتا ہو تمہین صدقہ دینے پر مَّغْفِرَةً بخشدینے کا تمہارے گناہ عاقبت مین مِّنْهُ اپنی طرف سے وَفَضْلًا اور

روزی زیادہ کرنے کا اور دنیا مین نیک بدلا دینے کا وَاللّٰہُ وَاسِعٌ اور اللہ بہت فضل کرنے والا ہے صدقہ دینے والون پر عَلِیْمٌ جاننے والا ہے اس بات کو کہ صدقہ دینے والے زیادہ فضل اور مغفرت کے مستحق ہین یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ دیتا ہے خدا صدقہ دینے کی حکمت مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے تاکہ وہ جان لے کہ کیا صدقہ دینا چاہیے اور کسے دینا چاہیے یا حکمت سے وہ سمجھ مراد ہے جو القاے رحمانی اور وسوسہ شیطانی مین امتیاز کر دے وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ اور جسے حکمت دی فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا پس تحقیق کہ دی اوسے نیکی بہت امام ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا کہ حق تعالی نے دنیا کے مال و متاع کو تھوڑا کہا اور فرمایا کہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ اور حکمت اور علم کو بہت نیکی کے ساتھ موصوف کیا اور فرمایا فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا پس عالم کو چاہیے کہ دنیا دارونکی ملازمت نکرے اور اونکی خدمت کا داغ اپنے ماتھے پر نہ کھینچے اسواسطے کہ عالم کو خدا نے خیر کثیر عنایت فرمائی ہے اور دنیا دار کو متاع قلیل اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے کلام مین وارد ہے شعر رَضِیْنَا قِسْمَۃَ الْجَبَّارِ فِیْنَا ÷ لَنَا عِلْمٌ وَّلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ ÷ فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ ÷ وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَّا یَزَالُ ÷ بیت علم داد بادریس و به قارون زر و سیم ÷ شد یکی فوق سماک و دگری تحت سمک ÷ وَمَا یَذَّکَّرُ اور نہین دریافت کرتے اور نہین نصیحت پکڑتے ان نصیحتون سے اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ مگر صاف اور تیز عقل والے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ نکالا تم نے اے ایمان والو مِّنْ نَّفَقَۃٍ خرچ تھوڑا یا بہت چھپا کر یا ظاہر مین فرض کے طور پر یا مستحب یا ریاکاری کی راہ سے یا خالص نیت سے خدا کی راہ مین یا غیر خدا کی راہ مین اَوْ نَذَرْتُمْ یا اپنے اوپر واجب کر لیا تم نے مِّنْ نَّذْرٍ نذر معین یا غیر معین سے طاعت مین یا معصیت مین فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ پس تحقیق خدا جانتا ہے اوسے اور بھول نہین جاتا وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ اور نہین واسطے ظالمون کے جو دکھانے کو خرچ کرتے ہین یا مال حرام مین سے صدقہ کرتے ہین یا گناہ کے ساتھ نذر کرتے ہین یا طاعت کے ساتھ جو نذر کی اوسے وفا نہین کرتے مِنْ اَنْصَارٍ یاری کرنے والون مین سے آخرت مین کہ اونسے عذاب کو روک لے اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ اگر ظاہر کرو صدقون اپنے کو ادا کرتے وقت فَنِعِمَّا هِیَ پس اچھی بات ہے اسواسطے کہ اورون کو اوسکے سبب سے رغبت ہوگی اور بخیلون پر الزام ہوگا اور بیگانون کے دل اہل حق کے ساتھ آشنائی اور دوستی کرنے پر مائل کرینگے وَاِنْ تُخْفُوْهَا اور اگر پوشیدہ رکھو صدقون اپنے کو وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ اور دو تم اوسے فقیرون کو چھپا کر فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ پس وہ چھپانا بہتر ہے واسطے تمہارے اسواسطے کہ وہ صدقہ دکھانے کی آفت سے دور رہتا ہے اور فقیر بھی لینے کی ذلت اور بے عزتی سے محفوظ رہتا ہے بعضے علما چھپا کر صدقہ دینے کو فرائض اور نوافل مین عام رکھتے ہین اسواسطے کہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین چھپا کر دینے کے واسطے بڑا اہتمام اور بہت مبالغہ کرتے تھے فرض اور نفل سب صدقون مین اور علما کا ایک گروہ اس بات پر ہے کہ چھپا کر دینا نفل ہی کے صدقون سے متعلق ہے اور فرض صدقون مین ظاہر کر کے دینا اولی ہے تاکہ لوگ یہ گمان نکرین کہ یہ زکوۃ نہین دیتا اور خدا کا حکم بجا لانے مین جلدی کرنے کی دلیل ہے اور زکوۃ ادا کرنے مین دوسرے مالدارون کو غیرت اور شوق پیدا ہونے کا سبب ہے تاہم مگر نفل صدقون مین چھپا کر دینا اولی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ چھپا کر صدقہ دینا نفل مین ستر درجے اولی اور افضل ہے ظاہر کر کے دینے سے اور حدیث شریف مین ہے کہ صَدَقَۃُ السِّرِّ تُطْفِیْ غَضَبَ الرَّبِّ اور کمال مرتبہ اللہ کا کرم ہے کہ صدقہ مین فرمایا کہ اگر اخفا کرو گے تو تمہارے واسطے بہتر ہوگا وَیُکَفِّرُ عَنْکُمْ اور ہم دور کرتے ہین تم سے اور حفص نے یکفر پڑھا ہے یعنی خدا

دور کرتا ہی وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ بعضے گناہون تمھارے مین سے یعنی جو مظالم اور حقوق عباد نہون وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ ساتھ
اوس چیز کے جو کرتے ہو صدقہ مین اظہار یا اخفا خَبِيرٌ ۝ خبردار ہی روایت ہی کہ انصار لوگ اسلام کے قبل یہود سے سمدھیانہ اور ہمشیرہ ہونے کے
سبب سے یہود کو نفقہ دیتے تھے جب انصار لوگ خلعت ایمان سے سرفراز ہوئے اور جناب سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے
کلام ہدایت التیام سے عقل اور معرفت حاصل کرکے ممتاز ہوئے تو یہود پر خرچ کرنے مین کراہت کرنے لگے اور جب یہ حال حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَّيْسَ عَلَيْكَ نہین ہی تم پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هُدَاهُمْ
راہ دکھانا یہود کو ہدایت توفیق کے ساتھ بلکہ تمھارے ذمہ فقط اونکی ہدایت دعوت ہی وَلَٰكِنَّ اللَّهَ اور مگر خدا اپنی عنایت سے يَهْدِي
مَن يَشَاءُ راہ دکھاتا ہی ایمان کی جسے چاہتا ہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تَصَدَّقُوا عَلَى أَهْلِ الْأَدْيَانِ اور بالاتفاق صدقہ کرو اوپر اہل ادیان کے ۱۲
علما کے نزدیک صدقہ نفل کافر کو دینا جائز ہی وَمَا تُنفِقُوا اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم مِنْ خَيْرٍ مال سے فَلِأَنفُسِكُمْ پس اپنی ذاتوں کے
واسطے خرچ کرتے ہو اور اوسکا ثواب تمھاری طرف رجوع کرنے والا ہی جسپر تمنے خرچ کیا وہ کافر ہو خواہ مسلمان بیت گرامی بر درویش آنکہ
سجود + تو وا پسنج امی بری دست جود + خورش دہ بہ کنجشک و کبک و حمام + کہ روزے در افتد ہمائے بدام + چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی + بہ ناگاہ
بینی کہ صیدی کنی + وَمَا تُنفِقُونَ اور نہین خرچ کرتے ہو تم لوگ جو ایمان والے ہو إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ مگر واسطے چاہنے اور جو کچھ دیتے ہو تم زکوٰۃ سے
ثواب اور خوشی اللہ کے وجہ ثواب کے معنی پر آیا ہی جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَمَا تُنفِقُوا
مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مال سے اپنے يُوَفَّ إِلَيْكُمْ پورا دیا کرتے ہین ثواب اوسکا واسطے تمھارے یعنی اوسکا تمام وکمال
اجر تمکو پہونچاتے ہین وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝ اور تم نہ مظلوم ہوگے یعنی ظلم کرکے تمھارے اعمال کے ثواب مین کچھ کم نہین کرینگے لِلْفُقَرَاءِ اور ارادہ کرتے ہو تم اوس سے ... ۱۲
تمھارا یہ صدقہ کرنا اور خرچ دینا واسطے فقیرون کے ہی الَّذِينَ أُحْصِرُوا وہ جو باز رکھے گئے ہین فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ عبادت خدا کے
یا جہاد مین لَا يَسْتَطِيعُونَ نہین کرسکتے ہین لڑائی مین مشغول ہونے یا ہمیشہ عبادت مین مصروف رہنے کے سبب سے ضَرْبًا سیر
فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے تجارت کے واسطے اور روزی ڈھونڈھنے کو اور یہ لوگ مہاجر فقیر تھے چار سو آدمی کے قریب جیسے عمار بن یاسر اور بلال اور
ابن مسعود رضی اللہ عنہم اور مثل انکے کہ مدینہ شریف مین انکے گھر نہ تھے کہ شب وہان بسر کرین مسجد نبوی کے گوشہ مین شب بسر کرتے اور دن کو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت فیضدرجت مین حاضر رہتے نہ کسیکی طرف متوجہ اور ملتفت ہوتے نہ کسی سے کچھ سوال کرتے نہ کسی طرح
اپنی روزی ڈھونڈھتے اور اسی سبب سے خدا نے فرمایا يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ جانتا ہی اونہین نادان آدمی اور جو اونکے حال سے
ناواقف ہی أَغْنِيَاءَ کہ وہ گوشہ گزین لوگ تونگر اور مالدار ہین مِنَ التَّعَفُّفِ سوال سے انکار اور خلق سے بے پروائی
کرنے کی وجہ سے تَعْرِفُهُم پہچانتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونہین بِسِيمَاهُمْ ساتھ نشانی اور علامت اونکی کے کہ رنگ کی
زردی اور ضعف جسمانی اور پشت کی خمیدگی اور آنسوون کی کثرت ہی لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ نہین سوال کرتے ہین لوگون سے اور کچھ نہین
چاہتے اونسے إِلْحَافًا منت اور عاجزی سے پیچھے پڑکر اور بے منت خوشامد کے اسواسطے کہ وہ لوگ بصفت تعفف جو سوال نکرنے کا نام ہی
۲۷۳ موصوف ہین اور ترک سوال شفقت اور مہربانی کی وجہ سے کرتے ہین کہ کہین لوگ سوال رد نہ کرین اور چھٹکارا پانے سے محروم نہ رہین اسواسطے کہ

نا اُفلع مَن دّ السَّائِلَ وَمَا تُنفِقُوا اور جو خرچ کرتے ہو تم مِنْ خَيْرٍ مال سے ابغا اصحاب صُفّہ وغیرہ مستحقون کے واسطے فَإِنَّ اللّٰهَ ۳۷
پس بیشک اللہ بِهٖ عَلِيمٌ ۝ ساتھ اوسکے دانا ہی جانتا ہی کہ کسے دیتے ہو اور کسواسطے دیتے ہو اَلَّذِيْنَ جو لوگ يُنفِقُونَ ع ربع
خرچ کرتے ہین راہ حق مین مستحق پر اَمْوَالَهُمْ مال اپنے بِالَّيْلِ رات کو وَالنَّهَارِ اور دن کو سِرًّا پوشیدہ وَّعَلَانِيَةً اور ظاہر
غرض صدقہ دینے سے وقتون کو گھیر لینا ہی اس آیت کا شان نزول یہ لکھا ہی کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چار درم تھے اپنے
ایک ظاہر مین صدقہ دیا ایک پوشیدہ ایک رات کو ایک دن کو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ کس بات نے تمھین اسطرح صدقہ دینے پر آمادہ کیا آپنے جواب دیا کہ یا رسول اللہ صدقہ دینے کا طریقہ
ان چار صورتون کے سوا مین نے اور کوئی نہ دیکھا مین نے چارون صورتون کو لازم پکڑا اس آرزو مین کہ انمین سے ایک تو قبول ہو کر محل رضا
پہونچ جاسے اور صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس ہزار دینار صدقہ دیے دس ہزار
چھپا کر دس ہزار ظاہر کرکے دس ہزار رات کے وقت دس ہزار دن کو حق تعالیٰ نے اس آیت مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
صدقون کی تعریف فرمائی فَلَهُمْ پس واسطے اون لوگون کے ہی جو ان چار طرح پر صدقہ دین اَجْرُهُمْ اجر صدقون اونکے کا عِنْدَ
رَبِّهِمْ پاس رب اونکے کے وہ جنت ہی جو ہمیشہ رہیگی اور نعمت ہی جو کبھی نہ گھٹیگی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونمین عندیت یعنی نزدیکی اور
قرب کا مقام ملیگا فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہ خوف ہوگا اوپر وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اور نہ وہ
غمگین ہونگے اَلَّذِيْنَ جو لوگ يَأْكُلُونَ الرِّبٰوا کھاتے ہین سود کا مال یعنی معاملہ کرتے ہین اور زیادہ لیتے ہین لَا يَقُوْمُوْنَ نہ اوٹھینگے
اپنی قبرون سے بعث ونشر کے واسطے اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ مگر اسطرح جیسے اوٹھتا ہی الَّذِيْ وہ شخص کہ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مارتا ہی اوسکو اور
یعنی بولا دیتا ہی جیسے شیطان پہونچتا ہی اوسے مِنَ الْمَسِّ گرنے سے یعنی آسیب اس سے درد سر اور صرع اور جنون مراد ہی عرب کو یہ زعم تھا کہ جب
جن آدمی کو مس کرتا ہی تو اوسکی عقل کو پریشان اور دماغ کو پراگندہ کر دیتا ہی حق تعالیٰ اپنے کلام کو اوسطرح جاری فرماتا ہی جو اہل عرب مین مشہور
اور متعارف امر تھا حاصل کلام یہ ہی کہ سود کھانے والے قیامت کے دن دیوانون کی صورت پر ہونگے اور لوگ اونمین اس علامت سے پہچانینگے
کہ یہ سود خوار ہین ذٰلِكَ یہ عذاب اونمین بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اس سبب سے ہی کہ اونھون نے کہا اِنَّمَا الْبَيْعُ کہ نہین بیع مگر مِثْلُ الرِّبٰوا
مثل سود کے کافر لوگ ایک درم دو درم کو بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ سود نہین ہی بیع ہی بیع اور سود مین کچھ فرق نہ کرتے تھے وَاَحَلَّ اللّٰهُ
الْبَيْعَ حالانکہ حلال کیا ہی اللہ نے بیع کو وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حرام کیا ہی سود فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ پس جو کوئی کہ آئی اوسکو
یعنی پہونچی اوسے نصیحت مِّنْ رَّبِّهٖ رب اوسکے سے کہ اوسنے سود لینے کو منع فرمایا ہی فَانْتَهٰى پس باز رہا وہ اوس سے فَلَهٗ مَا سَلَفَ
پس واسطے اوسکے ہی جو کچھ لیا ہی اوسنے سود حرام ہونے کے قبل اور وہ جو اوسنے پہلے لیا تھا اوس سے پھیر نہین لیا جا سکتا یا اوسکے
واسطے ہی جو گذر گیا یعنی اوسکے پہلے گناہ بخشدیے گئے وَاَمْرُهٗٓ اور کام اوسکا سپرد ہی اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کے یعنی اوسکے مہمات زمانہ آیندہ مین
اللہ کی حفاظت اور نگہبانی سے متعلق ہین کہ وہ توفیق کو اوسکی رفیق کریگا تاکہ وہ شخص اوس گناہ کبیرہ کا مرتکب نہو وَمَنْ عَادَ اور جو
شخص پھرے سود کو حلال کرنے کی طرف بعد اسکے کہ خدا نے سود حرام کر دیا ہی فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ حلال ٹھہرانے والے اور امر و نہی سننے والے

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ رہنے والے ہین دوزخ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ دوزخ مین ہمیشہ رہینگے اسواسطے کہ سود کو حلال جاننا کفر ہے اور
کفر کے سبب سے آدمی ہمیشہ دوزخ مین رہیگا يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا گھٹاتا ہے اللہ سود کے مال کو یعنی کتنا ہی زیادہ ہوا وسکا انجام نقصان اور خسران ہی کی
طرف کھینچتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سود کے مال مین سے آدمی جو کچھ صدقہ دے یا حج اور جہاد مین خرچ کرے وہ قبول نہین ہوتا
اور یہ بڑا نقصان ہے وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ اور زیادہ کرتا ہے اللہ صدقون کو یعنی صدقے کتنے ہی کم ہون اوسکا ثواب زیادہ ہی ہوگا
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ اور اللہ دوست نہین رکھتا كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ ہر کفر کرنے والے کو جو سود حلال ٹھہرانے والا ہو یا گنہگار کو جو سود
کھانے پر مصر ہو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے امرونہی پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل مین لائے اوامر کو بموجب
حکم کے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی نماز وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دی زکوٰۃ لَهُمْ اَجْرُهُمْ واسطے اونکے ہے اجر اونکا عِنْدَ
رَبِّهِمْ ۚ پاس رب اونکے کے قیامت کے دن وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہین خوف اونہین اوپر اوس چیز کے جو اونھون نے پہلے
بھیجی ہے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے اوسکے واسطے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے
گروہ ایمان والون کے اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو عذاب الٰہی سے وَذَرُوْا اور ہاتھ روکو مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اوس سے جو باقی رہگیا ہے
سود مین سے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم باور کرنے والے سود کی حرمت کو بنی عمر اور ثقفی اور بنی مغیرہ مخزومی سود کے ساتھ باہم
معاملہ رکھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سود حرام ہوجانے کا فتویٰ دیا بنی عمرو نے اس شرط پر صلح کی کہ اونکا
سود اوروں پر ثابت رہے اور دوسرون کا سود اونکے ذمہ سے ساقط ہوجاسے اور بنی مغیرہ سے سود ملنگتے وقت اونپر سختی اور تنگی کی
وہ نالہ و فریاد کرکے بولے کہ ہم لوگ کیا بدبخت ہین کہ سود سب لوگون سے موقوف ہوگیا اور ہم ابھی اوس بلا مین مبتلا ہین پھر اونھون نے
اپنا یہ قصہ عتاب بن اسید جو مکہ معظمہ کے حاکم تھے اونسے بیان کیا اونھون نے انکا حال اور ماجرا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
لکھ بھیجا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سود سے ہاتھ اوٹھاؤ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس اگر ایسا نہ کروگے اور بقیہ سود نہ چھوڑ دوگے فَاْذَنُوْا پس آگاہ
کردو ایک دوسرے کو اور آمادہ ہو بِحَرْبٍ ساتھ لڑائی کے مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ خدا سے اور رسول اوسکے سے حفص فَاْذَنُوْا پڑھتا ہے اذن سے
جو علم کے معنی مین ہے یعنی اگر سود لینا نہ چھوڑوگے تو آگاہ ہوجاؤ اور جان لو کہ حرب خدا اور رسول کے لائق ہوا اور حرب خدا آتش دوزخ ہے اور
حرب رسول تلوار ہے وَاِنْ تُبْتُمْ اور اگر توبہ کروگے سود لینے سے فَلَكُمْ پس واسطے تمہارے ہے رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ اصل مال
تمہارے لَا تَظْلِمُوْنَ نہ تم ظلم کرو دیندار پر کہ اصل مال سے زیادہ مانگو وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ اور نہ وہ ظلم کرین تم پر کہ اصل مال مین سے کچھ گھٹاوین
یہ آیت نازل ہوئے کے بعد بنی عمرو نے کہا کہ ہمین خدا اور رسول سے لڑنے کی طاقت نہین اور سود سے درگذرے اصل مال پر راضی ہوگئے اور بنی مغیرہ نے
نہایت مفلسی کی وجہ سے پھل ہاتھ آنے تک مہلت مانگی اور بنی عمرو اپنا اصل مال وصول کرنے مین جلدی کرتے تھے اور مہلت اور دیر کرنے سے
انکار کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو دیندار ذُوْ عُسْرَةٍ صاحب دشواری اور مفلسی کا یعنی دیندار تنگدست اور مفلس ہو
فَنَظِرَةٌ پس اوسکا حکم مہلت دینا ہے اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ توانگری اور آسانی کے وقت تک وَاَنْ تَصَدَّقُوْا اور اگر صدقہ دیدو قرضدار مفلس کو
خَيْرٌ لَّكُمْ تو بہتر ہے واسطے تمہارے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر جانتے ہو تم کہ جو کچھ حق تعالیٰ فرماتا ہے اوسمین دونو جہان کی مصلحت اور بہتری ہے کے

۱۲

واسطے کامیابی ہے وَاتَّقُوا يَوْمًا اور ڈرو اوس دن کے عذاب سے کہ تم سب تُرْجَعُونَ فِيهِ پھیرے جاؤ گے اوس دن إِلَى اللَّهِ
طرف حساب خدا کے یا اُس جزا کی طرف جو خدا نے ثواب اور عقاب سے تمھارے واسطے مقرر کر رکھی ہے ثُمَّ تُوَفَّىٰ پھر پوری دی جائیگی
كُلُّ نَفْسٍ ہر جی کو مَّا كَسَبَتْ جزا اوسکی جو عمل کیا ہو اوسنے نیک و بد وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ اور وہ یعنی اوسکی طرف ع ۸
پھرنے والے ظلم نہ کیے جائینگے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے گروہ ایمان والون کے إِذَا تَدَايَنتُم جب معاملہ کرو تم باہم بِدَيْنٍ
ساتھ قرض کے یعنی شرعی عقدون مین سے کوئی عقد باندھو کہ بدل اوسمین قرض ہے إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام رکھے گئے اور
مدت تک کہ مہینے اور برس مقرر کر دینے سے وہ مدت معلوم ہو فَاكْتُبُوهُ پس لکھوا وسے دستاویز مین کہ مشتمل ہو معاملہ کے
وصف اور معاملہ کرنے والون کے نام اور مبلغ حق اور مقدار مدت پر تا کہ حاجت کے وقت اوس دستاویز کی طرف رجوع کر لو
وَلْيَكْتُب اور چاہیے لکھے اُس دستاویز کو بَّيْنَكُمْ درمیان تمھارے كَاتِبٌ لکھنے والا بِالْعَدْلِ ساتھ انصاف اور راستی کے
یعنی مدت اور مال مین کمی یا دتی نہ کرے وَلَا يَأْبَ اور چاہیے کہ نہ انکار کرے كَاتِبٌ کوئی لکھنے والا نفی کے بعد لفظ کاتب کو نکرہ لانا
عموم کا فائدہ دیتا ہے اور یہ لکھنا بعضون کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ایک قول پر فرض عین ہے بشرطیکہ لکھنے والے کو فراغت ہو اور ایک قول
یہ ہے کہ فرض تھا مگر منسوخ ہو گیا حق تعالی کے اس کلام سے وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ اور بعضون نے کہا کہ مستحب ہے یعنی اولی یہ ہے کہ لکھنے والا انکار
نہ کرے جب کہ اُس سے کہیں أَن يَكْتُبَ یہ کہ لکھے معاملہ کی دستاویز كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ جیسا کہ علم دیا اوسے خدا نے یعنی اُس طرح جیسا کہ
حکم شرع واقع ہوا فَلْيَكْتُبْ پس چاہیے کہ لکھے وَلْيُمْلِلِ اور چاہیے کہ مطلب کہے الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وہ شخص کہ اوپر اوسکے ہے
قرض اور اپنی زبان سے اقرار کرے وَلْيَتَّقِ اللَّهَ اور چاہیے کہ ڈرے مطلب بیان کرنے والا خدا سے رَبَّهُ جو رب اوسکا ہے وَلَا يَبْخَسْ
اور کم نہ کرے اقرار کے وقت مِنْهُ شَيْئًا اُس حق سے جو اوسپر ہے کوئی چیز فَإِن كَانَ پس اگر ہو الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وہ
شخص کہ اوپر اوسکے حق ہے یعنی اوسکے ذمہ پر ہے سَفِيهًا کوئی جاہل بے وقوف یعنی بالغ بے عقل جیسے مجنون یا بیخود أَوْ ضَعِيفًا یا عاجز
ناتوان جیسے چھوٹا لڑکا یا بوڑھا اپاہج أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ یا یہ کہ بالکل طاقت نہ رکھے أَن يُمِلَّ هُوَ یہ کہ مطلب بیان کر سکے وہ جو دیندار ہے
اِس جہت سے کہ گونگا ہو یا اس وجہ سے کہ ہکلانے کا مرض اوسکی زبان مین پیدا ہو یا جو زبان قوم مین مُروّج ہے اُس زبان مین نہ بول سکے
فَلْيُمْلِلْ پس چاہیے کہ وہ حق اور مطلب بیان کر دے وَلِيُّهُ ولی کسی ایک ان لوگون کا جنکا ذکر ہوا یعنی متولی امور اوسکے کا اور قائم مقام
لڑکے اور مجنون کے واسطے اور وکیل ہونے طاقت آدمی کے لیے اور چاہیے کہ ولی اقرار کرے بِالْعَدْلِ ساتھ راستی اور انصاف کے
یعنی کم زیادہ مطلب نہ لکھوائے وَاسْتَشْهِدُوا اور گواہ کر لو اپنے معاملہ پر شَهِيدَيْنِ دو گواہ مِن رِّجَالِكُمْ مردون اپنے مین سے
یعنی دو مسلمان بالغ آزاد فَإِن لَّمْ يَكُونَا پس اگر نہون وہ دونون گواہ رَجُلَيْنِ دو مرد یعنی اتفاق سے دو مرد گواہ نہون فَرَجُلٌ
پس ایک مرد وَامْرَأَتَانِ اور دو عورتین گواہ ہون بکارت اور ولادت اور عورتون کے عیبون پر پردہ کے محل مین عورتون کی گواہی
بے مردون کے مسموع اور مقبول ہے اور مردون کے ساتھ حدود اور قصاص مین عورتون کی گواہی بالکل مسموع نہین حدود اور قصاص کے
سوا حقوق مالی اور حقوق غیر مالی جیسے نکاح طلاق عتاق وکالت وصیت اور ایسی باتون مین عورتون کی گواہی مردون کے ساتھ مسموع اور

مقبول ہی اور گواہ لینا چاہیے مِمَّنْ تَرْضَوْنَ اون لوگون مین سے جنھین تم پسند کرو اور جنسے تم راضی ہو مِنَ الشُّهَدَآءِ گواہون مین سے
پھر حق تعالی بیان فرماتا ہی علت اعتبار عدد کی دو عورتون مین یعنی دو عورتین اسواسطے چاہیین اَنْ تَضِلَّ کہ اگر بھول جائے
اِحْدٰىهُمَا ایک اون دو عورتون مین سے اوس معاملہ کو جسپر گواہ تھی فَتُذَكِّرَ پس چاہیے یاد دلاوے اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى
ایک اون دونون مین سے اوس دوسری کو چونکہ غلبہ رطوبت کی وجہسے عورتون کے مزاج پر نسیان غالب ہی پس دو عورتین گواہ
کرنا چاہیے کہ ایک کے یاد دلانے سے دوسری کا نسیان زائل ہو جائے وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اور چاہیے کہ انکار نکرین گواہ ہونے
یا گواہی دینے سے اِذَا مَا دُعُوْا جب بلائے جائین گواہ ہونے یا گواہی دینے کو وَلَا تَسْئَمُوْٓا اور رنجیدہ نہو اَنْ تَكْتُبُوْهُ
اس بات سے کہ لکھو اُس حق کو صَغِيْرًا درحالیکہ چھوٹا ہو وہ حق اَوْ كَبِيْرًا یا بڑا ہو یعنی تھوڑا بہت جو ہو اوسے لکھ لو اِلٰٓى
اَجَلِهٖ اوس مدت تک جو مدیون کے اقرار سے مقرر ہوئی ذٰلِكُمْ یہ کتابت تمھاری اَقْسَطُ بہت راست اور درست ہی عِنْدَ اللّٰهِ
نزدیک اللہ کے وَاَقْوَمُ اور بہت راست اور مضبوط کرنے والی ہی لِلشَّهَادَةِ گواہی دینے کو اسواسطے کہ کتابت گواہون کو معاملہ
یاد دلاتی ہی وَاَدْنٰٓى اور بہت نزدیک ہی اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اس بات کے کہ شک و شبہہ نکرو حق اور مدت کی مقدار اور گواہون کے تعین مین
جبکہ رجوع کرو اُس لکھے ہوئے کی طرف اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ مگر یہ کہ ہو معاملہ تِجَارَةً حَاضِرَةً سوداگری سامنے ہاتھون ہاتھ تُدِيْرُوْنَهَا
بَيْنَكُمْ کہ پھراتے ہو اوسے درمیان اپنے یعنی ہاتھون ہاتھ نقد معاملہ ہو فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ پس نہین اوپر تمھارے کچھ گناہ
اَلَّا تَكْتُبُوْهَا یہ کہ نہ لکھو اوسے وَاَشْهِدُوْٓا اور گواہ کر لو اِذَا تَبَايَعْتُمْ جب خرید فروخت کرو نقد اور اس آیت کا حکم
آیہ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا سے منسوخ ہی وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ اور چاہیے کہ نہ رنج دیا جائے لکھنے والا یعنی اوسپر جبر اور تنگی کرکے
لکھنے کو نہ کہین وَّلَا شَهِيْدٌ اور نہ گواہ کو رنج دین گواہی قبول کرنے پر اگر کوئی امر مانع وہ رکھتا ہو اور یہ معنی جو کہے گئے اوس
تقدیر پر ہین جب یُضَآرَّ فعل مجہول ہو اور اگر فعل معروف اعتبار کرین تو اوسکے معنی یہ ہین کہ کاتب کو چاہیے کہ کسیکو رنج نہ دے اور دستاویز صحیح اور درست
لکھے اور کتابت مین خیانت سے احتراز کرے اور گواہ بھی گواہی کر نا مان لے اور رنج سے نہ درگذرے اور گواہی طلب کرنے کے وقت گواہی
نہ چھپائے اور گواہی سے پھر نہ جائے وَاِنْ تَفْعَلُوْا اور اگر کروگے اے معاملہ کرنے والو یہ باتین جو ہمنے منع کی ہین کہ کاتب اور گواہ کو
رنج ندو فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ پس بیشک وہ کام جو منع کیا گیا وہ نافرمانی اور گنہگاری ہوگا تمھارے ساتھ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور
ڈرو تم سب خدا سے اور اوسکے حکم کے خلاف نکرو وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ اور سکھاتا ہی خدا تمھین تمھارے دین دنیا کی مصلحتین وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ اور خدا ساتھ سب چیزون کے عَلِيْمٌ ۝ دانا ہی وَاِنْ كُنْتُمْ اور اگر ہو تم عَلٰى سَفَرٍ بیچ سفر کے علیٰ یہان فی کے
معنی مین ہی وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم لکھنے والا کہ حقوق لکھدے یا لکھنے والا تو ہو اور قلم دوات یا کاغذ وغیرہ نہو فَرِهٰنٌ
مَّقْبُوْضَةٌ پس دستاویز ہوگی گرو قبضہ کی ہوئی یعنی لی ہوئی فَاِنْ اَمِنَ پس اگر امین جانین بَعْضُكُمْ بَعْضًا بعضے تمھارے
بعضون کو اور اوسکی خیانت سے خاطرجمع ہو فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ پس چاہیے کہ ادا کردے وہ شخص جو امین رکھا گیا ہی یعنی مدیون
اَمَانَتَهٗ قرض اوسکا اور حق سے انکار نہ کرے وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ اور چاہیے کہ ڈرے خدا سے رَبَّهٗ یعنی رب اپنے سے اور امانت مین خیانت نہ کرے ١٨١

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط اور نہ چھپاؤ گواہی کو اوسکا چھپانا گناہ کبیرہ ہی وَمَنْ يَّكْتُمْهَا اور جو چھپائیگا گواہی فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط
پس تحقیق کہ گنہگار ہی دل اوسکا اور گناہ کو جو دل کی طرف مضاف کیا بڑی تنبیہ ہی وعید ربانی پر گواہی چھپانے والے کے واسطے اسواسطے
کہ دل کے گناہ اون گناہون سے بہت سخت ہین جو اعضاے ظاہری سے متعلق ہین وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو
گواہی ظاہر کرنے اور گواہی چھپانے سے عَلِيْمٌ ع دانا ہی لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ واسطے اللہ کے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی ستارے ۳۹
اور فرشتے یا اللہ کے واسطے ہین عالم روحانیہ کہ غیب کے پردے اور باطن صفات ہین وَمَا فِي الْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمین مین ہی ارکان اور ع ۲
مو الید یا اللہ کے واسطے ہین عالم جسمانیہ کہ ظواہر اسما اور مظاہر افعال ہین وَاِنْ تُبْدُوْا اور اگر ظاہر کرو تم مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
جو کچھ جیون مین تمھارے ہی قصد اور نیتین اَوْ تُخْفُوْهُ یا پوشیدہ رکھو اوسے يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط حساب کریگا تمسے اللہ ساتھ
اون چیزون کے یا خبر دیگا اون چیزون سے تاکہ تم جان لو کہ وہ دل کی باتون کو جاننے والا اور پوشیدہ امور پر مطلع ہی لکھا ہی کہ حق تعالے
قیامت کے دن بندون کے سب اعمال کو اونپر شمار کردیگا زبان کی باتین اور اعضا کے افعال اور دل کے خطرے فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
پھر بخشدیگا اوس شمار کے بعد جسے چاہیگا اپنے فضل سے وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط اور عذاب کریگا جسپر چاہیگا اپنے عدل و انصاف
ساتھ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر بخشدینے اور عذاب کرنے سے قَدِيْرٌ ۝ قادر ہی بعضے مفسرین کہتے ہین کہ آیت
آیہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے منسوخ ہی اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ محکم ہی یعنی منسوخ نہین اسواسطے کہ اصولیون کے نزدیک
قول اصح یہی ہی کہ منسوخ ہوجانا احکام پر ہوتا ہی اخبار پر نہین اور یہ آیت خبر ہی پس منسوخ نہوگی اور آیہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کا
نزول اس آیت کے بعد اسواسطے ہی کہ لوگ یہ بات جان لین کہ خطرہ جو گذرتا ہی اوسپر مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ وہ بندہ کی طاقت سے باہر ہی
لکھا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو اسکے مضمون مین تامل اور غور کرنے سے بے اختیار رنج و الم ہوا اور بے طاقت
ہوگئے اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم اور معاذ بن جبل اور بعض سے بڑے انصار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اتفاق
کیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت سراسر رحمت مین حاضر ہوکر اپنی کیفیت عرض کرنا چاہیے اور حضرت رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ كُلِّفْنَا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا نُطِيْقُ یعنی اللہ نے ہمین ایسے کام کا
مکلف فرمایا کہ ہم اوس کام کی طاقت نہین رکھتے بلکہ ایسی خبر ہمارے پاس بھیجی کہ ہم وہ خبر سننے کی بھی تاب نہین لاسکتے حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ وہ کیا چیز اور کونسا عمل ہی صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دل کا پھیرنا ہمارے قبضۂ قدرت مین نہین اور
نہ خطرے ہمارے اختیار مین ہین کبھی گناہ کرنے کا خیال ہمارے دل مین آتا ہی اور برے کامون کا دھیان ہمارے دل مین گذرتا ہی اور ہم اُس
خیال اور دھیان کو مکروہ اور برا جانتے ہین اور اُوس فعل کے مرتکب نہین ہوتے اور حق تعالی فرماتا ہی کہ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اگر حق تعالی
ہمین اون خیالات اور خطرات کی وجہ سے پکڑیگا تو بڑی دشواری ہوگی اور کسیکی عمدہ برائی نہوگی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مگر تم لوگ بھی وہی بات کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہی تھی کہ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا یقیناً کتنی بلائین اونکی
اس بات سے پیدا ہوگئین تم کہو کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پس اصحاب کے دل سید احباب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کلام رحمت التیام سے بالکل

مطمئن ہو گئے صحابہ بولے سَمِعْنَا قولَہٗ وَاَطَعْنَا اَمْرَہٗ اس بات کی برکت سے اونکا مشکل کام آسان ہوگیا اور حق سبحانہ تعالیٰ نے اس امت کی تعریف اور اونپر تخفیف مین آیت نازل فرمائی کہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ کہ ایمان لایا اور معتقد ہوا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی طرف اوسکے مِنْ رَّبِّهٖ پاس سے رب اوسکے کے وہ قرآن کی آیتین اور دین کے احکام اور شرع کے حقوق ہین وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور اوسکی امت کے ایمان والے بھی اُن بھیجی ہوئی چیز کا ایمان لائے اور معتقد ہوئے مگر رسول علیہ السلام کا ایمان رسالت کے تحمل اور تبلیغ کے ساتھ تھا اور مسلمانون کا ایمان اقرار اور تصدیق کے ساتھ پھر مسلمانون کی تعظیم و تکریم کے واسطے ذکر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اونھین بھی ملا دیا اور ارشاد کیا كُلٌّ سب یعنی نبی اور اونکے تبع اٰمَنَ بِاللّٰهِ ایمان لائے ساتھ خدا کے یعنی اوسکے وجود ازلی و ابدی اور اسماء حسنے اور صفات جلال اور مضبوط افعال اور کامل احکام ایمان لائے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور ساتھ فرشتون اوسکے کے کہ حضرت کبریا کے مقرب ہین اوسکی بیٹیان نہین ہین اور حق تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہین انبیا کے پاس اور رسولون کے پاس وحی آنے کا سبب ہین وَكُتُبِهٖ اور ساتھ کتابون کے جو اللہ نے اوتاری ہین کہ وہ سب حق ہین اور اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے وَرُسُلِهٖ اور ساتھ رسولون اوسکے کے کہ سب پاک اور معصوم اور برگزیدہ ہین اور وحی پہنچنے والے اور راہ حق کی طرف بلانے والے ہین لَا نُفَرِّقُ کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان لوگ کہ ہم فرق نہین کرتے ایمان مین بَيْنَ اَحَدٍ درمیان کسیکے مِّنْ رُّسُلِهٖ رسولون اوسکے سے بلکہ سب کا ہم ایمان لاتے ہین بخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ حسد کی راہ سے بعضے رسولون کے منکر ہین وَقَالُوْا سَمِعْنَا اور کہا مسلمانون نے سنا ہمنے خدا کا کلام وَاَطَعْنَا اور مانا ہمنے حکم اوسکا پھر التفات کی راہ سے غیبت کے نیچے مرتبہ سے خطاب کے درجہ عالی پر آکے بولے غُفْرَانَكَ رَبَّنَا بخشش مانگتے ہین ہم تیری اے رب ہمارے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اور طرف تیرے ہے پھرنا سب کا یہ آیت نازل ہونے کا سبب جو بات ذکر کی گئی اگر اوسکا اعتبار کرین تو اس آیت کو مدنی کہنا چاہیے اور محدث لوگ اس بات پر متفق ہین کہ یہ اور اسکے بعد والی آیت مکی ہے اور شب معراج کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے واسطہ نازل ہوئی چنانچہ صحیح مسلم مین ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج مین حق تعالیٰ نے تین چیزین عطا فرمائین پانچون وقت کی نماز اور سورۂ بقرہ کے ختم کی آیتین اور یہ کہ اُمت کے گناہ یعنی گناہ کبیرہ آپکی امت مین اوس شخص کے بخشدیے جائینگے جو خدا کے ساتھ شرک نہ کرے اور ینابیع مین ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج تشریف لے گئے اور کونین کو قدم ہمت سے طے کر کے مقام قرب مین پہونچے **مثنوی** سوی عالی شد کہ عالم نماند + وز وجود درمیان سایہ ہم نماند + بیرون آمد از پردہ وجود خویش نگر گردید بے پردہ مقصود خویش جب مقام اَوْ اَدْنٰی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحیات کے جواب مین اللہ جل شانہ کا سلام اور کلام واقع ہوا تو حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی تعریف فرمائی کہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ چنانچہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مناجات کی اوسمین یہ مطلب تھا کہ یہ تعریف فرمانا جو تو میری بزرگی ظاہر فرماتا ہے بغیر مومنان امت کے یہ مجھے گوارا نہین حق تعالیٰ نے فرمایا وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ الآیۃ پھر حق تعالیٰ نے استفسار فرمایا کہ اے میرے حبیب تیری امت قبول احکام مین کیا کہتی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا کہ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا خطاب آیا کہ اے میرے رسول مین نے بھی تیری امت پر آسانی کر دی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نہین رنج مین ڈالتا اللہ نَفْسًا

کسی جی کو یا نہین حکم فرماتا کسی کام کا اِلَّا وُسْعَهَا مگر بقدر طاقت اوسکی کے لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے اُس جی کے ہوگا جو کمائے
وہ نیکیون سے وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اور اوپر اوسکے ہوگا جو کچھ حاصل کرے برائیون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس مقام پر الہام آلہی سے دعا شروع فرمائی کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمین ساتھ عذاب کے اِن نَّسِينَا اگر
بھول گئے اور کوئی نیک کام ہمسے فوت ہوگیا اَوْ اَخْطَاْنَا یا خطا کی ہمنے اور بے قصد کسی ممنوع کام کے مرتکب ہوگئے رَبَّنَا اے رب ہمارے
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اور نہ رکھ اوپر ہمارے اِصْرًا بوجھ بھاری كَمَا حَمَلْتَهٗ جیسا کہ رکھا تونے وہ بھاری بوجھ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا
اوپر اون لوگون کے جو پہلے ہمارے تھے یعنی یہود ونصارا کہ اونپر تکلیف شاقہ اور احکام سخت نازل تھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا اے رب ہمارے
اور نہ اوٹھوا ہمسے مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وہ چیز کہ نہین طاقت ہمین ساتھ اوسکے کہ وہ جی کی بات اور اوسکا وسوسہ ہے اون مفسرون کے
قول پر جو اس آیت کو مدنی جانتے ہین اور آیہ محاسبہ کا ناسخ سمجھتے ہین اور دوسرے قول پر یہ آیت مکی ہے اور نفس پر شہوات اور خواہشون کے
غلبہ کے واسطے سے غلبہ شیطان مراد ہے یا دشمنون کی شماتت یعنی بُری بات پر اونکی خوشی یا جو چیز بندہ کو حق تعالی سے مانع اور حارج ہو اور
اوسکی فرمانبرداری سے باز رکھے اور بعضون نے کہا ہے کہ مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ صراط مستقیم سے قدم کی لغزش ہے وَاعْفُ عَنَّا و تفقد اور معاف کر اور
چھوڑ دے ہمسے خطائین اور بھولین ہماری وَاغْفِرْ لَنَا و تفقد اور بخشدے گناہ ہمارے وَارْحَمْنَا و تفقد اور رحم کر ہمپر ہماری عبادت قبول
فرما کر اَنْتَ مَوْلٰىنَا تو کام بنانے والا اور یاری کرنے والا ہمارا ہے فَانْصُرْنَا پس مدد کر ہماری اور فتحمند کر ہمین عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ع اوپر گروہ کافرون کے لکھا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب اس سورت کو ختم کرتے تو آمین کہتے
اور حدیث مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج مین یہ دعا کرتے اور فرشتے آمین کہتے تھے اور حق تعالی قبول فرماتا تھا

ع ۳

آیاتها ۲۰۰ رکوعاتها ۲۰ کلماتها ... حروفها ۱۵۳۲۲

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ
سورۃ آل عمران مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اسمین دو سو آیتین ہین

الٓمّٓ ○ سورت کی کنجی یا اوسکا نام ہے یا الف حق تعالی کے آلاء عمیم اور لام اوسکے لقاے کریم اور میم اوسکی محبت قدیم کی طرف اشارہ ہے یعنی
اوسکی نعمتین دنیا مین علی العموم سبکو شامل ہین اور اوسکے لقا کی نعمت عقبی مین خاص لوگون کو پہونچیگی اور اوسکی محبت بے منتہا کا فیض
دونون جہان مین اخص الخواص لوگون کو حاصل ہے اَللّٰهُ خدا لائق عبادت کے وہی ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود مستحق
عبادت کا مگر وہ اَلْحَيُّ زندہ ہے کہ ہر زندہ کی زندگی اوسی سے ہے الْقَيُّوْمُ ○ قائم رہنے والا کہ ہر قائم رہنے والے کا قیام اوسی کے سبب سے ہے
نصارائے نجران کے ایک گروہ نے مدینہ مین آکر چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عیسی علیہ السلام کے باب مین مناظرہ کرے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملاقات کر کے اونھین دعوت اسلام کی اونھون نے کہا کہ ہم خدا کا دین اور اسلام رکھتے ہین حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی طرف زن اور فرزند کی نسبت کرتے ہو اس امر نے تمھین اسلام سے باز رکھا ہے نصارا بولے کہ ہم حضرت عیسی کو
جو حق تعالی کا بیٹا کہتے ہین اسمین ہم حق پر ہین عیسی اگر حق تعالی کا بیٹا نہین تو پھر عیسی کا باپ کون ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ ہمارے اور تمھارے مذہب مین خدا کا فنا ہو جانا روا نہین اور تم خود جانتے ہو کہ عیسی علیہ السلام شربت اجل پئین گے اور فنا ہو جائینگے

اور دوسرے یہ کہ تم اقرار کرتے ہو کہ حضرت مریم کے پیٹ مین عیسٰی مسیح کی تصویر کی صورت اوسکی تقدیر سے تھی اور تمھارے عقیدہ مین یہ بات بھی ہو کہ
پروردگار عالم مصوّر نہین ہو یعنی اوسکی صورت نہین بنائی گئی اور تیسرے یہ کہ تم خود کہتے ہو کہ عیسٰی علیہ السلام کھاتے پیتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے
تھے اور حق تعالیٰ ان سب باتون سے پاک اور منزہ ہو پس نصارا چپ ہو کر مجلس سے اوٹھ کھڑے ہوے اور نو اسّی آیتین اس سورت کے اوّل سے نازل ہوئین
اور چونکہ نصارا کا جھگڑا کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت مین اور کبھی جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین
واقع ہوا تو ابتدائے سورت مین حق تعالیٰ کی الوہیت اور حیات اور قیومیت کا ذکر نازل ہوا بعدہ حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی نبوت کا بیان فرمایا کہ نَزَّلَ اوتارا خدا نے عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اوپر تمھارے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بِالْحَقِّ ساتھ
راستی کے خبرون مین اور درستی کے دلالتون مین مُصَدِّقًا حال آنکہ موافق ہو یہ قرآن لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ واسطے اون کتابون کے
جو آگے اوسکے تھین اور وہ موافقت توحید اور نبوت اور معاد اور اصول دین مین ہو وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ اور اوتارا
توریت اور انجیل کو مِنْ قَبْلُ پہلے بھیجنے قرآن سے هُدًى لِّلنَّاسِ ہدایت کرنے والی واسطے بنی اسرائیل کے حق کی راہ اور ان
دونون کتابون مین خدا کے سوا اور کی معبودیت کی نفی مذکور ہو اور اوس نفی سے یہود کے اوس قول کا بطلان ثابت ہو جو وہ حضرت
عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام کی شان مین کہتے ہین وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۥ اور اوتارین اور کتابین کہ فرق کرنے والی ہین حق اور
باطل مین تفسیر کبیر مین لکھا ہو کہ فرقان ایک معجزہ ہو کہ کتابین اوتارنے کے ساتھ ساتھ تھا اور سچے جھوٹے دعوے مین اوس سے تمیز
ہوئی ہو اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوے بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ساتھ نشانیون قدرت الٰہی کے یا ساتھ آیات قرآنی کے
یا ساتھ انبیا علیہم السلام کے کہ اونمین سے ہر ایک ہدایت کرنے کی راہ مین علامت اور نشان ہو لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ
واسطے اونکے ہو عذاب سخت یعنی غضب ملا ہوا وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ اور اللہ غالب اور قادر ہو کفار پر عذاب کرنے مین ذُو انْتِقَامٍ ۝
کافرون پر عذاب اور غضب نازل کرنے والا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ نہین چھپی رہتی اوپر اوسکے کوئی چیز کائنات سے
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝ بیچ زمین کے بیچ آسمان کے بلکہ علم الٰہی سب معلومات اور موجودات کو گھیرے ہوے ہو اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو بعضی غائب چیزون کا علم حاصل تھا اور وہ حق سبحانہ تعالیٰ کے علم دینے سے تھا پس ایسا علم ناقص حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی ربوبیت اور معبودیت پر دلیل نہین ہو سکتا هُوَ وہ خدا جسکا علم سب موجودات کو محیط ہو الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ وہی ہو جو صورت
بناتا ہو تمھاری فِی الْاَرْحَامِ بیچ رحمون ماؤن تمھاری کے كَیْفَ یَشَآءُ ؕ جسطرح چاہتا ہو لمبی ٹھگنی مرد عورت گوری کالی دھوری
پوری بُری بھلی سعید شقی اور عیسیٰ علیہ السلام کی قدرت ایسی نہ تھی بلکہ مان کے پیٹ مین خود اونکی صورت بنی تھی اور جسکی صورت بنے وہ
خود اپنی صورت بنانے والا نہین ہو سکتا اسواسطے کہ جسکی صورت بنی وہ مخلوق ہو اور مخلوق خالق کا محتاج ہو اور خدا محتاج نہین ہوتا
اور سب کا خالق اللہ ہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہ تکرار وحدانیت کی تحقیق کے واسطے ہو نصارا کے مقابلہ پر کہ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ کے قائل ہین الْعَزِیْزُ
بے مثل اور بے مانند ہو الْحَكِیْمُ ۝ دانا مضبوط اور محکم کام والا ہو هُوَ الَّذِیْٓ وہی ہو اَنْزَلَ جسنے اوتارا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ
اوپر تیرے قرآن مِنْهُ بعض اوس قرآن مین سے اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ نشانیان روشن ہین اور آیتین مفصل اور مبیّن کہ اونکے معنون مین

کچھ مشکل نہین ہوتی هُنَّ وہ آیات محکمہ اُمُّ الْكِتٰبِ اصل اور مغز قرآن ہین وَاُخَرُ اور دوسری آیتین مُتَشٰبِهٰتٌ متشابہ ہین ایک
دوسری کی ظاہر مین اور اونکے معنی بے غور اور تامل کے حاصل نہین ہوتے بعضے مفسرین کے نزدیک آیات محکمہ وہ آیتین ہین جنمین
ایک وجہ سے زیادہ کا احتمال ہی نہو اور متشابہ وہ ہے جو کئی وجہون کا احتمال رکھے شیخ ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ آیت محکم کا
بیان عقل جانتی ہے اور آیت متشابہ ہین جنکے مدلول مین عقل دخل دینا ممکن نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ متشابہ حروف مقطعہ ہین کہ یہود و نصارا
حساب جمل کی رو سے اون حروف کے ساتھ دولت اسلام کی مدت پر استدلال کرتے تھے اور چونکہ ہر سورت کی ابتدا مقطعات غیر مکرر سے حساب مین
بڑا فرق رکھتی تھی جیسے کہ الٓمٓ مین اکہتر ٧١ ہین اور الٓمٓصٓ مین ایکسو اکسٹھ ١٦١ اور الٓرٰ مین دوسو اکتیس ٢٣١ اور الٓمّٓرٰ مین دوسو اکہتر اور جو حساب نکالتے تھے
وہ اونپر مشتبہ ہوتا جاتا تھا تو اونھون نے کہا کہ ہم اسکے ساتھ ایمان نہین رکھتے حق تعالی نے فرمایا فَاَمَّا الَّذِيْنَ پس وہ لوگ کہ تقلید اور
تعصب کی جہت سے فِيْ قُلُوْبِهِمْ بیچ دلون اونکے کے زَيْغٌ کجی اور تباہی ہے یا شک ہے کلام الٰہی مین فَيَتَّبِعُوْنَ پس پیروی کرتے ہین
مَا تَشَابَهَ اوس آیت کی کہ اوسکے لفظ متشابہ اور معنی مشکل ہین مِنْهُ قرآن سے ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنہ کے کہ وہ شک یا
قرآن کی تکذیب یا جاہلون کو شک مین ڈالنا ہے جیسا کہ یہود نے کہا کہ یہ مختلف حساب ہم پر مشتبہ ہین اور اونکی غرض یہ تھی کہ اپنی قوم کے جاہلون کو شک مین
ڈالین وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ اور متشابہات کی اتباع اس جہت سے کرتے ہین کہ اپنے مدعی اور آرزو کے موافق اوسکی تاویل چاہتے ہین وَ
مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اور نہین جانتا کوئی تاویل اوس آیت کی جو متشابہ ہے اِلَّا اللّٰهُ مگر اللہ جسنے وہ آیت اوتاری ہے امام سجاوندی رحمہ اللہ
تعالی نے فرمایا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب مین یہان پر وقف لازم ہے یعنی اِلَّا اللّٰهُ پر وقف کرنا چاہیے تاکہ راسخان علم جو اس آیت کے بعد
مذکور ہوتے ہین آیت متشابہ کی تاویل جاننے مین داخل نہو جاوین اسواسطے کہ حقیقت حق سبحانہ تعالی کے سوا اوسکی تاویل کا علم اور کسی کو نہین
وَالرّٰسِخُوْنَ اور ثابت قدم لوگ فِي الْعِلْمِ بیچ علم کے کہ مومن اہل کتاب ہین یا جس کسی کو علم مین رسوخ ہو يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین اٰمَنَّا بِهٖ ۙ
ایمان لائے ہین ہم ساتھ متشابہ کے كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ سب آیات محکمات اور آیات متشابہات پاس سے رب ہمارے کے ہین وَمَا
يَذَّكَّرُ اور یاد نہین کرتے اور نصیحت نہین لیتے اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ مگر صاحب عقل صاف کے رَبَّنَا یہ بھی اونکا قول ہے جو علم مین راسخ ہین
اور وہ ایک گروہ ہے کہ اپنے علم کو عمل سے آراستہ کرکے کہتے ہین اے رب ہمارے لَا تُزِغْ نہ پھیر اور نہ ٹیڑھا کر قُلُوْبَنَا دلون ہمارے کو دین حق سے
بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا بعد اسکے کہ ہمکو سیدھی راہ دکھائی تو نے وَهَبْ لَنَا اور دے ڈال ہمین مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اپنے پاس سے
توفیق استقامت پر کہ وہ رحمت محض اور محض رحمت ہے یا ہمین عصمت عطا فرما جو شک شبہہ سے خالی ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝
تحقیق کہ تو عطا کرنے والا ہے عطیہ کا ہو رَبَّنَآ اے رب ہمارے اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ بیشک تو جمع کرنے والا لوگون کا ہے اونکی موت کے بعد
لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ واسطے حساب کے اوس دن کہ کچھ شک نہین جسکے آنے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝
نہین خلاف کرتا وعدہ جو اوسنے بعث و نشر کے بارہ مین کیا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے یعنی یہود اور قریظہ اور نضیر
یا کفار قریش کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعن سے کہتے تھے کہ فقیر ہے اور بیٹے نہین رکھتا اور خود اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے
لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ دفع نہ کرینگے اور باز نہ رکھینگے اَمْوَالُهُمْ مال اونکے جنپر وہ ناز کرتے ہین وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ٩

اور نہ فرزند اونکے کہ اونکے سبب سے فخر و مباہات کرتے ہین مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا عذاب الٰہی سے کوئی چیز دنیا مین اگر مصیبت مین گرفتار ہوجائین تو آخرت مین اسواسطے کہ اونھین جہنم کی طرف ہنکا دینگے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ وہی ہین ایندھن دوزخ کا اور ان مشرکون یا یہود و نصارا کی عادت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب مین كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگون فرعون کے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب مین وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مثل عادت اون لوگون کے بھی ہے جو قبل اون فرعون والون کے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جھٹلایا اونھون نے نشانیون ہماری کو یا اپنے انبیا کے معجزون کو فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پس پکڑا اونھین خدا نے بِذُنُوْبِهِمْ ساتھ گناہون اونکے کے انکار اور تکذیب وغیرہ سے وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے کافرون پر قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون کو جو کافر ہے یہود مین سے اور جنگ اُحد مین اونھون نے شماتت اور زبان درازی کی سَتُغْلَبُوْنَ قریب ہے کہ مغلوب ہوتے ہو تم دنیا مین مسلمانون کی فتح سے جو میسر ہوگی وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ اور جمع کیے جاؤگے تم عقبیٰ مین طرف جہنم کے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور بُرا بچھونا ہے دوزخ پھر حق تعالیٰ کفار قریش کے ساتھ خطاب فرماتا ہے کہ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ تحقیق کہ تھی واسطے تمھارے علامت اور نشانی صحیح اور درست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا بیچ قصہ اون دو گروہون کے جو روبرو اور دوبدو ہوے جنگ بدر مین فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ایک گروہ لڑتا ہے بیچ راہ خدا کے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لشکر تھا تین سو تیرہ آدمی اونمین سے ستتر مہاجر تھے اور دو سو چھتیس ۲۳۶ انصار وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ اور ایک گروہ کافر وہ ابو جہل کا لشکر تھا نو سو پچاس ۹۵۰ آدمی يَّرَوْنَهُمْ دیکھتے تھے مسلمان لوگ اونھین یعنی لشکر کفار کو مِّثْلَيْهِمْ دو مثل اپنے رَاْيَ الْعَيْنِ دیکھنا ظاہر اگرچہ کافر مسلمانون کی بہ نسبت تین حصہ تھے مگر حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ایک مسلمان کو دو کافرون پر ہم غالب کردینگے یعنی مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ اس مقام پر مسلمانون کو کافر دونے اسواسطے نظر آئے کہ خدا کے وعدہ پر بھروسا کرکے مسلمان لوگ لڑائی پر متوجہ ہون اور دشمن پر غلبہ کرین اور علامت اور نشانی جو حق تعالیٰ نے اس آیت مین فرمائی وہ یہ تھی کہ تھوڑے مسلمان بہت کافرون پر غالب آئے لکھا ہے کہ میدان جنگ مین حق تعالیٰ نے کافرون کی نگاہ مین مسلمانون کو تھوڑا سا کردیا تاکہ کافر لڑائی پر شیر اور دلیر ہوجائین اور جب لڑائی ہونے لگی تو مسلمانون کو کافرون کی نگاہ مین کافرون سے دونا کردیا یہانتک کہ ڈر کے مارے کافر مغلوب اور پسپا ہوگئے اس تقدیر پر یرون کا فاعل کافر ہونگے اور ہم کی ضمیر مسلمانون کی طرف پھر گئی اور صحت نبوت کی علامت یہ تھی وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ اور اللہ قوت دیتا ہے بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ساتھ مدد اپنی کے جسے چاہتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک بیچ تھوڑا کردینے بہت کے اور بہت کردینے تھوڑے کے لَعِبْرَةً البتہ عبرت ہے لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ○ واسطے بینائی والون کے اس سے دل کی بینائی مراد ہے جسے بصیرت کہتے ہین زُيِّنَ لِلنَّاسِ زینت دیگئی یعنی آراستہ ہوئی ہے واسطے مشرکون کے حُبُّ الشَّهَوٰتِ محبت خواہشون نفس کی اس سے خواہش کی چیزین مراد ہین اور زینت دینے والا خدا ہوگا جو خالق افعال ہے اور زینت دینا بندون کے امتحان کے واسطے ہوگا اور بعضون نے کہا ہے کہ زینت دینے والا شیطان ہے کہ اونکی نظرون مین خواہش کی چیزون کو آراستہ کردیتا ہے مِنَ النِّسَآءِ عورتون مین سے کہ شیطان کے

پھندون مین سب سے بڑا اور سخت پھندا عورت کی ذات ہے وَالْبَنِیْنَ اور لڑکے کہ مان باپ کی طبیعت کو محبوب ہوتے ہین وَ
الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ اور خزانے اکٹھا کیے ہوئے یا گاڑے ہوئے مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ سونے اور چاندی سے
آٹھ ہزار مثقال سونا ایک قنطار یا آٹھ ہزار مثقال چاندی یا ایک گائے کی کھال بھر دینار اور درم ایک قنطار ہے وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَۃِ
اور گھوڑے نشان کیے ہوئے اس سے وہ نشان مراد ہے جس سے گھوڑے کا عیب اور ہنر ظاہر ہو جاتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مُسَوَّمَۃ
آراستہ گھوڑے کو کہتے ہین یا پورے گھوڑے کو یا را ہوا ر یا خوب طیار یا ابلق کہ عرب کو اوسکی طرف بہت رغبت تھی وَالْاَنْعَامِ
اور چارپائے اونٹ گائے بکری وَالْحَرْثِ اور کھیتیان یا زمینین کھیتی کے واسطے ذٰلِکَ یہ چیزین جو ذکر کی گئین اور
کفار کی نظرون مین آراستہ ہوئی ہین مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ایک چیز ہے کہ فائدہ پاتے ہین اوس سے دنیا کی زندگی مین وَاللّٰہُ
اور اللہ کہ معبود برحق ہے عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ پاس اوسکے ہین اچھائیان پھر ملنے کی حُسْنُ الْمَاٰبِ قرب ربّ الارباب ہی مین ہے
متصوّر ہے رباعی ای دل از درگاہ جانان رخ متاب زندگی خواہی بجانان اقتراب چند گردی کوہ و صحرا در ہوس پیش او آ اِنَّ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰب
قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ کہدے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا خبر دون مین تمھین ای غریب اصحاب بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکُمْ ساتھ بہتر کے
انسے جو چیزین کہی گئین لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا واسطے اون لوگون کے جنھون نے پرہیز کیا شرک سے کہ عوام مسلمان ہین یا وہ بری باتون کے
ارتکاب سے درگذرے یا متاع دنیا سے ہاتھ دھویا جیسے اہل صفہ اونکے واسطے ہے عِنْدَ رَبِّھِمْ نزدیک رب اونکے کے جَنّٰتٌ بہشتین
اور باغ کہ اوسکا کم بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ لَمَوْضِعُ سَوْطٍ مِّنَ الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا پھر حق تعالیٰ اون
باغون کی تعریف بیان فرماتا ہے کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ بہتی ہین نیچے محلون یا درختون اونکے سے نہرین پانی کی خٰلِدِیْنَ
فِیْھَا ہمیشہ رہینگے متقی لوگ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے کا ذکر اسواسطے ہے کہ ہمیشگی کی نعمت چھوٹ جانے کے خوف سے بے لطف نہو جائے
وَاَزْوَاجٌ اور متقیون کے واسطے بیبیان ہین حورین اور عورتین مُّطَھَّرَۃٌ پاکیزہ اون نجاستون سے جو دنیا کی عورتون مین ہوتی ہین
یا صورت اور سیرت مین پاکیزہ ہین وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اور دوسرا اونکے واسطے خوشنودی ہے اللہ سے اور یہ خوشنودی بہشت اور
اوسکی سب نعمتون سے بہتر ہے وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہے بِالْعِبَادِ ساتھ بندون کے اور اونکے احوال کے اَلَّذِیْنَ
متقی لوگ جو جنت کے مکانون مین رہینگے وہ لوگ ہین جو آرزو سے یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا کہتے ہین ای رب ہمارے اِنَّنَا اٰمَنَّا تحقیق کہ ہم
ایمان لائے ساتھ اوسکے جو تونے فرمایا فَاغْفِرْ لَنَا پس بخشدے تو واسطے ہمارے ذُنُوْبَنَا گناہ ہمارے آج اپنے فضل سے ہمارے
دفتر عصیان پر قلم ماردے وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور کل قیامت کے دن بچا ہمین عذاب دوزخ سے اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ
حق تعالیٰ اونکی اور صفت بیان فرماتا ہے کہ وہ صبر کرنے والے ہین فرض اور سنتین ادا کرنے مین یا حرام اور شبہہ کی چیزین چھوڑ دینے مین
یا اوس وقت مین جبکہ آفتین اور بلائین اونھین گھیر لیتی ہین اور سچے ہین قول فعل اور نیت مین وَالْقٰنِتِیْنَ اور فرمانبردار ہین حکم الٰہی کے
ظاہر اور باطن مین وَالْمُنْفِقِیْنَ اور خرچ کرنے والے مال حلال مستحقون پر وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ اور بخشش مانگنے والے بِالْاَسْحَارِ
فجر کی تڑکہ کہ وہ دعا قبول ہونے کا وقت ہے یا نماز پڑھنے والے اخیر تیسرے حصے رات مین یا فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے والے محققون نے کہا ہے کہ متقی لوگ

۵ کوڑے کی جگہ جو جنت مین ہے بہتر ہے دنیا اور مافیہا سے ۱۲

ریاضت کا بوجھ اوٹھانے مین صابر ہین اور سچے ہین ارادت کی سیدھی راہین چلنے مین اور فرمانبردار ہین اللہ کی طرف چلنے اور اللہ کی راہ مین
بے قصور اور بے فتور سیر کرنے مین اور خرچ کرنے والے ہین ذاتین اور صفتین محبت کی وجہ سے اور استغفار کرنے والے ہین دلون کے گناہ سے
کہ وہ گناہ توجہ ہی غیر خدا کی طرف بیت گناہ آمد شہود ما سوی اللہ + ازین نوع گناہ استغفر اللہ + اور یہ صفتین جو مذکور ہوئین انمین سے
صبر مبدء سلوک ہی اور صدق ابتداے تخلق باخلاق مالک الملک ہی اور قنوت یعنی فرمانبرداری اشتغال ہی ساتھ نقص نفس بو الفضول کے
اور انفاق یعنی خرچ کرنا تکمیل نفس کا سبب ہی مرتبۂ قبول مین اور استغفار سے توحید مین فنا ہوجانا مراد ہی اور جب تک سالک کی ہستی کا
ستارہ مغرب فنا مین نہین چھپتا بقاے ابدی کا آفتاب فیض ازلی کے مطلع سے طلوع نہین فرماتا اور فجر کا وقت جو رات کی تاریکی آخر ہونے
اور دن کی صفائی اور روشنی ظاہر ہونے کے قریب ہوتا ہی اوسکا ذکر یہ فائدہ دیتا ہی کہ جب شواہد جبروت ملک و ملکوت کے اونچے
محلون پر نمودار ہوے وجود ما سوا کی شب کہ نمود بے بود ہی زائل ہوکر شہود وحدت کی صبح مطلع حقیقت سے نمایان ہوجاتی ہی اور یہ جو سچا
کلام ہی کہ اِذَا انْطَفَأَ السِّرَاجُ فَقَدْ طَلَعَ الصُّبْحُ اسکا بھید اس مقام پر کھل جاتا ہی رباعی لمعہ نور قدم چو تافت بر اکوان + جملہ مرادات محدثات
برآمد + صبح وصال الشموس دمید در ہمہ آفاق + ہر طرفی بانگ الصّلوٰۃ برآمد + اگلی آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہی کہ دو یہود
عالم ملک شام سے مدینہ منورہ مین آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے بزرگ کلمہ اور سب سے بہتر شہادت کلام آلٰہی مین
کیا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ شَهِدَ اللّٰهُ گواہی دی خدا نے برحق یا حکم فرمایا یا اسنادی کردی یا بیان فرمایا اَنَّهٗ یہ کہ وہی ہی خداے برحق
کہ تحقیق کی روسے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود لائق عبادت کے مگر وہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور فرشتون نے بھی اسی طرح گواہی دی
وَاُولُوا الْعِلْمِ اور علم والون نے مومن اہل کتاب ہین یا سب مہاجرین اور انصار یا اس امت کے علما بھی گواہی دیتے ہین اور کہا ہی کہ حق
تعالی کی گواہی توحید پر دلیلین پیدا کرنا ہی اور فرشتون کی گواہی وحدانیت کا اقرار ہی اور علما کی گواہی وحدانیت پر ایمان لانا ہی اور دلیلین
قائم کرنا اور حق تعالی کی گواہی کے ساتھ علما کی گواہی ملے ہونے سے علما کی فضیلت آدمی معلوم کرسکتا ہی قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ درحالیکہ
یہ سب گواہ قائم ہین ساتھ انصاف کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود لائق عبادت کے مگر وہی اس کلمہ کی تکرار تاکید کے واسطے ہی
اور مزید اہتمام کے لیے توحید کی دلیلین پہچاننے مین الْعَزِيْزُ قوی ہی اور غالب یعنی ممتنع ہی اس بات سے کہ کسی موحد کی توحید اور کسی وصف
کرنے والے کا وصف اوسپر غالب اور لاحق ہو مگر حکم اور امر کی وجہ سے اسواسطے کہ کلمۂ توحید ظاہر کرنے پر سب مامور ہین الْحَكِيْمُ دانا ہی اپنی نصف
وحدانیت کی گواہی دینے مین اِنَّ الدِّيْنَ تحقیق کہ دین پسندیدہ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ نزدیک اللہ کے دین اسلام ہی یہودیت اور
نصرانیت نہین وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اور اختلاف نہین کیا اس بات مین کہ دین اسلام حق ہی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رسول
برحق ہین اون لوگون نے جنھین اُوْتُوا الْكِتٰبَ دی ہی کتاب یعنی توریت اور انجیل اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر
بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم ساتھ حقیقت امر کے یعنی قرآن شریف اونپر اوترا اور وہ اونکی کتاب سے موافق اور اوسکی تصدیق کرنے والا ہی
تو اونھون نے خلاف کرنا شروع کیا بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ حسد یا ظلم کے روسے جو اونمین ہی یا ریاست اور قوم کی سرداری کی طرف جو اونمین
میلان ہی اوسکی وجہ سے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور جو شخص کافر ہو ساتھ قرآن کے یا ساتھ اون معجزون کے جو حق تعالی نے محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق کہ اللہ سَرِیْعُ الْحِسَابِ جلدی حساب کرنے والا ہے یعنی یہ بات جلد ہوگی
کہ وہ لوگ اس عالم سے جائیں اور اللہ حساب کے بعد اونھیں اونکے کفر و انکار کی جزا دے فَاِنْ حَآجُّوْكَ پس اگر یہود تیرے ساتھ جھگڑیں
دین میں دلیل قائم ہو چکنے کے بعد یا نجران کے نصارا عیسی علیہ السلام کے واسطے خصومت اور جدال پر اڑے رہیں فَقُلْ اَسْلَمْتُ پس کہدو
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب میں کہ سونپا یا او مطیع کیا میں نے وَجْهِيَ لِلّٰهِ منہ اپنے کو یعنی اپنی خودی ذات اور افعال اور نیت
اور دل سپرد کیا میں نے خدا کو وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جس کسی نے پیروی کی میری اوسنے بھی یہی کیا جو میں نے کیا وَقُلْ اور کہدو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ واسطے اونکے جسے دی ہی کتاب یعنی یہود و نصارا کو وَالْاُمِّيّٖنَ اور کہدو عرب کے مشرکون سے جنھونے کتاب
نہیں پڑھی ءَاَسْلَمْتُمْ کیا اسلام لائے ہو تم جیسا کہ میں اسلام لایا یہ استفہام حکم کے معنی میں ہے یعنی ایمان لاؤ فَاِنْ اَسْلَمُوْا پھر اگر وہ
ایمان لائے اور حکم الٰہی کی پیروی کی فَقَدِ اهْتَدَوْا پس راہ پائی اونھون نے مقصود کلی کی طرف اور میدان ضلالت سے مقصد اصلی کی
طرف پہونچ گئے وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر انکار کیا اونھون نے اور اسلام کی طرف پیٹھ موڑ دی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے کچھ ضرر نہیں فَاِنَّمَا
عَلَيْكَ الْبَلٰغُ پس نہیں تجھپر مگر پیغام پہونچا دینا بس وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہے بِالْعِبَادِ ساتھ بندون کے اور اونکی ع ۱۱
تصدیق اور تکذیب کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ تحقیق کہ وہ گروہ جو کافر ہیں بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یا ساتھ کھلی ہوئی دلیلون کے جو حق تعالی کی وحدانیت پر حق تعالی کی کتابون میں موجود ہیں وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ اور قتل کرتے ہیں
انبیا کو بِغَيْرِ حَقٍّ بے اوسکے کہ قتل ساتھ حق اور راستی کے ہو اس کلام میں تاکید ہے اسواسطے کہ حق پر نبی قتل ہوتا ہی نہیں یعنی وہ لوگ
جانتے ہیں کہ انبیا کو ناحق قتل کرتے ہیں اور یہ صورت اوس سے بہت بُری ہے کہ یہ تصور کریں کہ ہم حق پر قتل کرتے ہیں روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبر ایک ساعت میں کچھ دن چڑھے قتل کیے پھر ایک سو بارہ عابد زاہد آدمی
اونمیں سے کھڑے ہوئے کہ بنی اسرائیل کو امر معروف اور نہی منکر کریں اونکو بھی کچھ دن رہے بنی اسرائیل نے قتل کر ڈالا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے
وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ اور قتل کرتے ہیں اون لوگون کو بھی جو حقانیت کی وجہ سے يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ حکم کرتے ہیں ساتھ عدل اور
راستی کے مِنَ النَّاسِ لوگون میں سے یعنی انبیا کے سوا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خبر دے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھیں
ساتھ عذاب دردناک کے یعنی بشارت کی جگہ پر اونھیں وعید دے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ قاتلون کا یا اونکی اولاد اور قائم مقام وہ لوگ ہیں
کہ بے شک و شبہ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ تباہ ہوئے اور نیست و نابود ہو گئے اعمال اونکے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم توریت کے احکام ماننے والے ہیں
اور موسی علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرتے ہیں فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے کہ کوئی اونکی تعریف نہیں کرتا وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت میں کہ اونکے اعمال کا
ثواب نہ ملیگا وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہ واسطے اونکے مدد کرنے والے ہیں قیامت میں کہ اونپر سے عذاب دفع کریں اَلَمْ تَرَ
کیا نہیں دیکھتا ہے تو اِلَى الَّذِيْنَ طرف اون لوگون کے جو اُوْتُوْا نَصِيْبًا دیے گئے ہیں ایک حصہ مِّنَ الْكِتٰبِ توریت سے
یعنی اوسمیں سے کچھ تھوڑا سا اونھون نے جان لیا ہے يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ بلائے جاتے ہیں طرف توریت کے
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ تا کہ حکم کرے درمیان اونکے یہود کے قصہ میں روایت ہے کہ حکم رجم کے منکر ہوئے اور انشاء اللہ تعالی

وہ قصہ سورۂ مائدہ مین مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود کی ایک جماعت کو اسلام کی دعوت کی نعمان بن ابی اوفی نے کہا کہ اے محمد تمسے علماے دین کے سامنے ہم مناظرہ کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ توریت کا وہ صحیفہ جسمین میری نعت اور صفت لکھی ہی لاؤ اور اس محکمہ مین اوسی صحیفہ کو حکم کرو اون لوگون نے اس بات سے انکار کیا اور توریت کی وہ آیتین نہ لاتے حق تعالی نے فرمایا کہ تم اون لوگون کو توریت کی طرف بلاتے ہو ثُمَّ يَتَوَلّٰى پھر منھ پھیرتا ہی فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ اونمین سے جو رؤسا یہود ہین وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ○ اور وہ انکار کرنے والے ہین حق سے ذٰلِكَ یہ انکار اونکا حکم توریت سے بِاَنَّهُمْ قَالُوْا بسبب اسکے ہی کہ وہ کہتے ہین کہ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ نہ پہونچیگی ہمین آتش دوزخ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ مگر چند روز گنے ہوئے کہ وہ سات دن ہین یا چالیس روز وَغَرَّهُمْ اور فریب دیا اونھین فِيْ دِيْنِهِمْ بیچ دین اونکے کے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ○ اون باتون نے کہ باندھ لیتے کہ عذاب کی آسانی اور اونکے واسطے اونکے باپ دادا کی شفاعت ہی فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ پس کیسا ہوگا حال اونکا اوسوقت جبکہ جمع کرینگے ہم اونھین لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ واسطے حساب کے اوس دن جسکے آنے مین کچھ شک نہین وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ اور پورا دیا جائیگا ہر جی مَّا كَسَبَتْ جزا اوسکی جو کمائی کی ہی اوسنے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ○ اور وہ مظلوم نہونگے یعنی نیکیان کم اور برائیان زیادہ کرکے اونپر ظلم نہ کیا جائیگا عمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جنگ احزاب مین ہم لوگ خندق کھودتے تھے ایک سخت پتھر نکلا اصحابہ اوسکے توڑنے سے عاجز ہوئے اور پیغمبر علیہ السلام کی طرف رجوع کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس جگہہ تشریف لائے اور بھاری گدالا دست مبارک مین لیکر قوت سوحانی بلکہ تائید ربانی سے ایسی ایک چوٹ لگائی کہ وہ سخت پتھر تھوڑا سا ٹوٹا اور لوہے اور پتھر کے بیچ مین سے ایک بجلی چمکی کہ اوس آگ کی چمک سے مدینہ کے پہاڑ روشن ہوکر بہت قریب معلوم ہوئے اور کسری کے محلون کے کنگرے اون لوگون کو نظر آئے جو وہان حاضر تھے دوبارہ آپکے چوٹ لگانے سے وہ پتھر تھوڑا اور ٹوٹ گیا اور ایسا ایک نور ظاہر ہوا کہ اوسکی روشنی مین صنعاے یمن کی عمارتین نظر آئین تیسری بار ایسی روشنی پیدا ہوئی کہ روم کے قیصرون کے محل نظر آئے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے فتح کی تکبیر کہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امر جلد ہونے والا ہی کہ میری امت ان سب شہرون پر فتح پاکر اونچے اونچے مکان اپنے قبض و تصرف مین لائین اور اہل اسلام کے دبدبہ کے آثار روم اور قسطنطنیہ کے اطراف و جوانب مین پہونچ جائین اور میری شریعت کا شقہ یمن و دولت کا سایہ اہل یمن کے سرون پر ڈالے مسلمان لوگ خوش اور مسرور ہوکر شکر الہی کی رسمین بجا لائے اور منافقون نے مسخراپن اور ٹھٹھا شروع کیا اور زبان طعن کھولی کہ عجب تماشا ہی کہ مشرکان عرب کے خوف سے یہ شخص خندق کھودتا ہی اور دشمن کے آوازہ کے ساتھ ہی دروازہ کے باہر قدم نہین رکھتا اور اپنے دستون کو روم اور فارس اور یمن فتح کر لینے کا وعدہ دیتا ہی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی قُلِ اللّٰهُمَّ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا اللہ مٰلِكَ الْمُلْكِ مالک ملک کے اور اے اوس ملک مین تصرف کرنے والے تُؤْتِي الْمُلْكَ دیتا ہی تو بادشاہی مَنْ تَشَآءُ جسے تو چاہتا ہی وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ اور چھین لیتا ہی تو ملک مِمَّنْ تَشَآءُ جس سے چاہتا ہی تو بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ اس سے بھی ظاہر بادشاہی مراد ہی کہ حق تعالی زمام ملکداری جسکے قبضۂ اقتدار مین چاہتا ہی دیتا ہی اور عنان شہریاری جسکے کف اختیار سے چاہتا ہی نکال لیتا ہی بیت

مفتاح اختیار بدست قضاے اوست + از ہر کہ خواست بستد و آنرا کہ خواست داد + اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ ملک نبوت و رسالت مراد ہی کہ بنی اسرائیل سے

اور بنی اسرائیل کو دیدیا یا مکۂ معظمہ اور اوسکے اطراف کی حکومت اور ریاست مراد ہی کہ کفار قریش کو اوس سے محروم کرکے آستان عالی شان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر باشون اور ملازمون کو عطا فرمائی یا ملکِ روم و فارس مین مقصود ہی کہ وہان کے لوگون سے چھینکر اس امت کو عنایت فرمایا اور محققون کے نزدیک ملک توفیق مراد ہی کہ جسے یہ ملک حق تعالی نے عطا فرمایا اوسے دونون جہان مین عزت حاصل ہوگئی اور جس سے یہ ملک چھین لیا وہ دونون جہان مین ذلیل اور رسوا ہوا امام احمد عرب رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ قبول قلوب کا ملک ہی کہ حضرت مقلب القلوب ہی کے قبضۂ قدرت مین ہی جسے مقبول قلوب فرماتا ہی اوسے اپنے صاحبدلون کی نظر عنایت سے سرفراز کرتا ہی اور جسے درویشون کی نظر سے گراتا ہی اوسے آتش ذلت و نکبت کے شعلون مین جلاتا ہی وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ اور عزت دیتا ہی تو جسے چاہتا ہی ایمان اور معرفت کے سبب سے جیسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے متبع لوگ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ اور ذلیل اور بیقدر کردیتا ہی تو جسے چاہتا ہی کفر و انکار کی وجہ سے جیسے ابوجہل اور اوسکی پیروی کرنے والے یا عرب اور عجم کے شہرون پر غالب ہونے کی وجہ سے اس امت کی عزت مراد ہی اور اہل فارس و روم وغیرہ کفار امم کی ذلت مقصود ہی یا یہود و نصاریٰ پر فتحمند ہونے سے مسلمانون کی عزت مراد ہی اور جزیہ قبول کرنے یا قتل ہونے یا جلاوطن ہونے کے باعث سے یہود و نصاریٰ کی ذلت مقصود ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ عزت شرف قناعت کے سبب سے اور ذلت خستِ حرص سے اسواسطے کہ قناعت کی استغنا فقیرون کو صدرنشین کرتی ہی اور حرص کی دوڑ دھوپ امیرون کو جوتون کے پاس بٹھاتی ہی تفسیر بصائر مین لکھا ہی کہ سلطان محمود غزنوی نے جب سومنات کا قصد کیا تو امام مغربی غزنوی قدس سرہ جو اپنے زمانہ مین قطب اولیا تھے اونکی خدمت مین سلطان محمود غزنوی نے حاضر ہوکر فتحمند ہونے کے واسطے دعا چاہی اور اوسی طرح صف نعال مین کھڑے کھڑے آیۂ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ کی تفسیر کا نکتہ پوچھا خواجۂ امام قدس سرہ نے جواب دیا کہ اس آیت کے معنی کی بہت کھلی ہوئی ایک صورت یہ ہی کہ تو سترہ سو جنگی ہاتھی اور پانچ ہزار فرسنگ ملک آباد اور لاکھ سوار مکمل رکھتا ہی با این ہمہ ملک کی زیادتی کی خواہش مین حق تعالی تجھے مجھ ایسے فقیر کے گھر مین لاتا ہی اور صف نعال یعنی جہان جوتیان اوتارتے ہین وہان کھڑا رکھتا ہی اور مجھے اس ہٹی کملی اور برہنہ پائی کے ساتھ ملک قناعت بخشتا ہی اور آزادی مین صدرنشین کرتا ہی رباعی آن کو بقناعت آشنا شد ✤ از فیض تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ شد ✤ وان کو رہ حرص و آز پیمود ✤ مقہور تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ شد ✤ اور محققون کے نزدیک شہود لقا اور پردۂ دوئی اوٹھ جانے سے عزت ہی اور حجاب محرومی اور عطار کے رہنے مین ذلت ہی بِيَدِكَ الْخَيْرُ بیچ ہاتھ تیرے ہی یعنی تیرے دست قدرت مین حاصل کرنا سب خیر اور بھلائیون کا ہی کہ اونمین سے ملک عطا فرمانا اور مسلمانون کو عزت دینا بھی ہی اگرچہ شر اور برائی جیسے ملک چھین لینا ذلیل کردینا بھی اوسی کے دست قدرت مین ہی مگر خیر کی تخصیص مقتضائے مقام ہی اسواسطے کہ سبب نزول سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کی طرف اشارہ کرنے اور اونھین فتح اقالیم اور مال غنیمت بکثرت عطا فرمانے کے وعدے پر اس کلام کی بنیاد ہی یا دو خلاف چیزون مین سے ایک پر اکتفا کی کہ اوس ایک سے دوسری چیز بھی مفہوم ہوجاتی ہی جیسے سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ یا خطاب مین ادب کی رعایت کی ہی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ اور حقیقت امر یہ ہی کہ شر خاص عالم مین ہی نہین بلکہ جہان مین جو شر ہی وہ امر نسبتی ہی جیسا کہ اپنی مثنوی مین حضرت مولوی معنوی فرماتے ہین مثنوی بد بہ نسبت باشد این را ہم بدان ✤ پس بد مطلق نباشد در جہان ✤ زہر ماران ماررا باشد حیات ✤ نسبتش با دیگران باشد ممات ✤ یا یہ کہ خیر وجودی اور شر عدمی اور وجودی کو عدمی سے

میل نہین ہو سکتا اسی واسطے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضی دعاؤن مین فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اور
صاحب فصوص خلدت ظلال نوالہ علی مفارق اہل الخصوص اس کلام کے بھید کی طرف ذرہ اشارہ کرتے ہین وہان پر جہان حضرت خاتم النبیین علیہ
افضل صلوٰۃ المصلّین کی نعت کی ہے **ابیات** بلبل شاخسار باغ بلاغ ✦ شاہباز نشیمن مازاغ ✦ داشت چشم سر شچ دیدہ سر ✦ روشنائی ز کحل
ابی بصر ✦ چون بنظارۂ جہان پرداخت ✦ ہر بد و نیک را کہ دید شناخت ✦ کانچہ نیک از خصائص قدم ست ✦ وانچہ بد از نقائص عدم ست ✦ گفت
اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ ✦ لیکن اَلشَّرُّ لَا یَعُوْدُ اِلَیْکَ ✦ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ تحقیق کہ تو ہر چیز پر کیا عطا کرنا کیا چھین لینا کیا عزت دینا کیا ذلیل کرنا
سب پر قَدِیْرٌ ○ قادر ہے تُوْلِجُ الَّیْلَ بیٹھا تا ہے تو رات کو فِی النَّھَارِ بیچ دن کے یعنی جاڑے کے موسم مین جو انقلاب شتا ہے اُس
انقلاب کے نقطے کی طرف جب آفتاب نزول کرے اوسوقت سے جب تک کہ گرمی کے انقلاب کے نقطہ مین آفتاب حلول کرے رات کے اجزا مین سے
تو گھٹاتا ہے اور دن کے اجزا مین بڑھاتا ہے یہانتک کہ اوّل جدی مین سال بھر کے دنون مین سب دنون سے چھوٹا دن ہوتا ہے اور اوّل سرطان مین
سال بھر کے دنون مین سب سے بڑا دن ہو جاتا ہے وَتُوْلِجُ النَّھَارَ اور بیٹھاتا ہے تو دن کو فِی الَّیْلِ بیچ رات کے یعنی باقی سال مین دن کے
اجزا تو کم کر کے رات کے اجزا مین بڑھا دیتا ہے یہان تک کہ رات آخر جوزا مین سب راتون سے چھوٹی ہوتی ہے اور آخر قوس مین سب راتون سے
بڑی ہو جاتی ہے وَتُخْرِجُ الْحَیَّ اور نکالتا ہے تو زندہ کو جیسے حیوان مثلاً مِنَ الْمَیِّتِ مردہ سے کہ وہ نطفہ ہے یا نکالتا ہے تو پرند کو بیضہ سے
اور درخت کو بیج سے وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ اور نکالتا ہے تو مردہ کو جیسے نطفہ اور بیضہ اور دانہ مِنَ الْحَیِّ زندہ سے کہ وہ حیوان
اور مرغ اور درخت ہے اور بعضون نے یہ تفسیر کہی ہے کہ پاک کو ناپاک سے تو نکالتا ہے اور ناپاک کو پاک سے یا کافر کو مومن سے تو پیدا کرتا ہے
جیسے کنعان کو حضرت نوح سے پیدا کیا اور مومن کو کافر سے تو پیدا کرتا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزر سے پیدا کیا وَتَرْزُقُ
مَنْ تَشَآءُ اور روزی دیتا ہے تو خزانۂ رحمت واسعہ سے جسے تو چاہتا ہے بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ بے شمار یعنی اسقدر کہ خلق اوسکی گنتی اور
مقدار نہین جانتی لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ چاہیے کہ نہ پکڑین مسلمان لوگ کہ دوست ہین اَلْکٰفِرِیْنَ کافرون کو کہ دشمن ہین
اَوْلِیَآءَ دوست اپنے کامون کے متولی مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوا مومنون کے یعنی مسلمان کا دوست مسلمان ہی
چاہیے پس مسلمان کو چاہیے کہ کافرون سے دوستی نکرین انصار کی ایک جماعت نے روساے یہود کے ساتھ دوستی اختیار کی تھی اور
باہم عہد کیا تھا کہ تم ہمارے ولی اور ہم تمہارے آور بھائی چارہ کر لیا تھا حق تعالیٰ نے اوس سے نہی فرما کر تہدید کی رو سے فرمایا کہ وَمَنْ یَّفْعَلْ
ذٰلِکَ اور جو کوئی کریگا یہ دوستی دشمنون کے ساتھ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ پس نہین ہے دین خدا سے فِیْ شَیْءٍ بیچ کسی چیز کے یعنی دین حق
مین سے وہ کچھ بھی نہین رکھتا اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مگر یہ کہ ڈرو اور بچو مِنْھُمْ کافرون کے ضرر سے ڈرنے اور بچنے کر ابتداے اسلام مین
امور دین کے استحکام سے قبل تُقٰىةً متقیہ یعنی کافرون سے ڈرنے اور بچنے کا حکم تھا دار الحرب کے سوا اور کسی جگہ اسکی اجازت نہین وَیُحَذِّرُکُمُ
اللّٰہُ اور ڈراتا ہے تمہین اللہ ارتکاب مناہی مین نَفْسَہٗ عذاب ذات اپنے سے یعنی اوس عذاب سے جو بے واسطۂ غیر محض تمہارے حق تعالیٰ سے
صادر ہو نفس عبارت ہر چیز کی ذات سے اور اوسکی حقیقت اور ہویت سے پس جہان کہین کہ نفس کی لفظ حق تعالیٰ کی شان مین وارد ہو تو اوسکی
ذات ہی مراد ہو گی وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ○ اور طرف جزاے الٰہی کے ہے پھرنا سب کو قُلْ اِنْ تُخْفُوْا کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ اگر چھپاؤ تم مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ جو کچھ ہی سینوں تمہارے کے یعنی تمہارے دلوں مین جو کفار کی دوستی ہی اَوْ تُبْدُوْہُ یا ظاہر کرو اپنے دل کی
بات یَعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہو اوسے خدا وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور جانتا ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اقسام علویات سے وَمَا
فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی انواع سفلیات سے وَاللّٰهُ اور اللہ جسکا علم ذاتی ان سب کو محیط ہی عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○
اوپر سب چیزون کے قادر ہی اور اوسکی قدرت سب مقدرات کو گھیرے ہوے پس جو کچھ تم کرتے ہو سب وہ جانتا ہی اور اوسکا بدلا دے سکتا ہی
پس نافرمانی نکرو اور ڈرو یَوْمَ تَجِدُ اوس دن سے کہ پائیگا كُلُّ نَفْسٍ ایک عمل کرنے والون مین مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ جو کچھ کیا ہو اوسنے
بھلائی مین سے مُّحْضَرًا حاضر کر کے نزدیک اپنے یعنی تم دیکھوگے نیکیون کے صحائف وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ اور جو کچھ
کیا ہو برائی مین سے تَوَدُّ دوست رکھیگا وہ نفس لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا یہ کہ ہو درمیان اوسکے وَبَیْنَهٗ اور درمیان اُس عمل بد کے اَمَدًۢا
بَعِیْدًا عرصہ دراز یعنی وہ یہ ہرگز نہ چاہیگا کہ اپنے عمل کو دیکھے وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمھین اللہ اپنے سے
یعنی اپنے عذاب سے فتوحات مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ اس بات سے تمھین ڈراتا ہی کہ تم اوسکی ذات مین تفکر کرو اس تاکید سے مناسبت رفع
کرتا ہی اپنی ذات مین اور خلق کی ذات مین ما للتراب و ربّ الارباب بیت چہ نسبت ذرہ را با عین خورشید ٭ چہ دعویٰ خاک را با عالم
پاک ٭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ○ اور اللہ مہربان ہی اپنے بندون پر کہ اونھین ڈرانے مین مبالغہ اور اصرار فرماتا ہی قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہو تم اے یہود و نصارا کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ کا شہرہ تمام عالم مین پھیلا رکھا ہی اور
دعویٰ کرتے ہو تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ کہ دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِیْ پس پیروی کرو میری یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تاکہ خدا تمھین دوست رکھے
وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشدے گناہ تمہارے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اونکے گناہ جو میری پیروی مین ثابت قدم ہون
رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہی اونپر اپنی رحمت خاصہ کے ساتھ یا یہ خطاب قریش کی طرف ہی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم خدا کے واسطے بتون کو دوست رکھتے ہین
اور ہم امید رکھتے ہین کہ خدائے آسمان کے نزدیک وہ ہماری شفاعت کرینگے اونکو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر حق تعالیٰ کو تم دوست رکھتے ہو تو
اوسکے حبیب کی اطاعت نچھوڑو قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اوامر اور نواہی مین
وَالرَّسُوْلَ اور رسول اوسکے کی احکام شرع مین فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جاؤگے اور انکار کروگے خدا رسول کی اطاعت سے فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ○ پس تحقیق کہ خدا دوست نہین رکھتا ہی کافرون کو اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ پر رکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ خدا
و رسول کی اطاعت سے انکار کرنا کفر ہی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ تحقیق کہ اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو کہ وہ ابو البشر ہین ساتھ تعلیم اسما اور
سجدہ ملائکہ اور انبیا اصفیا کے باپ ہونے کے وَنُوْحًا اور نوح کو ساتھ طول عمر اور کشتی بنانے اور پہلی شریعت منسوخ کرنے کے وَاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ
اور ذات ابراہیم کو خلت کے ساتھ اور آتش نمرود سے نجات دے کر اور آدمیون کا امام کر کے اور خانہ کعبہ کی بنا ڈالنے سے وَاٰلَ عِمْرٰنَ
اور آل عمران کو کہ وہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام تھے رسالت اور کلام کرنے کے ساتھ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ اوپر اہل عالم کے جو اونکے
زمانہ مین تھے اور کہا ہی کہ یہ عمران حضرت مریم کے باپ ہین اور اونکی آل مریم اور عیسیٰ علیہما السلام ہین کہ حق تعالیٰ نے اون دونون کو برگزیدہ کیا
حضرت مریم کو پاکی اور طہارت کے ساتھ اور عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور رسالت کے ساتھ ذُرِّیَّةً اور اسی طرح برگزیدہ کیا ان پیغمبرون کی اولاد کو

معانقہ
عند اہل المعرفت ۱۲

ع ۱۰

ل
ابنا یعنی بیٹے ہین اللہ کے اور دوست اوسکے ہین ۱۲

بَعْضُهَا بعضے اونکے مِنْ بَعْضٍ بعضون سے پیدا ہوے بزرگ باپون کے نیک بیٹے مراد ہین وَاللّٰهُ سَمِيعٌ اور اللہ سننے والا ہی یہود کے قول کا کہ
انھون نے کہا نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّاؤُهُ یا سننے والا ہی نصارا کی مزخرفات اور واہیات باتون کو کہ عمران کے نواسے کو انھون نے خدا کا بیٹا کہا عَلِيمٌ ○
جاننے والا ہی اوسے جو اون باتون سے اونکی غرضین تھین لکھا ہی کہ عمران مرد نیک تھا سلیمان علیہ السلام کی اولاد مین اوسکی عورت تھی حنہ نام کہ اوسکی بہن حضرت
زکریا علیہ السلام کے نکاح مین تھی ایک وقت بیت المقدس مین گئی تھی جب عبادت مین متوجہ ہوئی تو اوسکی خواہش اوسکے دل مین گذری کہ کیا خوب بات
ہوتی اگر میرے بیٹا ہوتا جب حاملہ ہوئی تو نذر مانی کہ اوس بیٹے کو خدا کے واسطے آزاد کریگی جب جنی تو لڑکی پیدا ہوئی تھی اوسے رنج ہوا حق تعالی نے اوسکی
دل شکستگی پر ترحم فرمایا اور اوسکی لڑکی مریم کو بیٹے کے عوض قبول فرمایا حق تعالی اونکی حکایت مین بھی فرماتا ہی کہ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ
یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا عمران بن ماثان کی بی بی نے کہ حنہ نام باقود کی بیٹی تھی جب کہ وہ حاملہ ہوئی رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ
ای رب میرے تحقیق کہ نذر کی مین نے لَكَ مَا فِي بَطْنِي واسطے تیرے جو کہ پیٹ مین میرے ہی مُحَرَّرًا آزاد کیا ہوا قید تعلقات دنیا سے
تا کہ خاص تیری عبادت ہی کرے اور تیری اور تیری مسجد کی خدمت بجالائے اوس زمانے مین مسجد قدس کی خدمت کو بزرگ کام جانتے تھے اور لڑکون کو
اوس کام کے واسطے نذر کرتے تھے اور اونکی شریعت مین فرزندون کو والدین کی اطاعت ایسے کامون مین فرض تھی حنہ کے نذر ماننے کے
بعد اوسکے شوہر عمران نے کہا تو نے یہ کیا کیا شاید تیرے پیٹ مین لڑکی ہو اور مسجد کی خدمت کے لائق نہو حنہ کی زبان پر جاری ہوا کہ فَتَقَبَّلْ
مِنِّي پس قبول کر مجھسے ای اللہ جو کہ مین نے نذر کی ہی إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ تحقیق کہ تو سننے والا ہی اوس بات کو جو نذر کے باب مین مینے
کہی الْعَلِيمُ ○ جاننے والا ہی میرے قصد کو جو نذر کے باب مین ہی کہ تیری رضامندی کے سوا اور کچھ مینے خواہش نہین کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا
پھر جب جنا اوسے ضمیر نام رکھی ہوئی اور نذر کی ہوئی کی طرف پھرتی ہی قَالَتْ کہا حنہ نے عذر کرنے کے طور پر اور حسرت کی راہ سے رَبِّ إِنِّي
وَضَعْتُهَا ای رب میرے تحقیق کہ جنا مین نے اوس حمل کو أُنْثَىٰ لڑکی وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور اللہ خوب جانتا ہی بِمَا وَضَعَتْ بکر نے وَضَعْتُ
پڑھا ہی یعنی جو کچھ جنی مین حفص نے وَضَعَتْ پڑھا ہی یعنی خدا خوب جانتا ہی اوسے جو حنہ جنی بکر کی قرأت مین یہ جملہ قول حنہ کا مقولہ ہی اور حفص کی
قرأت مین جملۂ مستانفہ ہی قول اللہ تعالی سے وَلَيْسَ الذَّكَرُ کہا حنہ نے کہ نہین ہی بیٹا جو مین نے کنیسہ کی خدمت کے واسطے مانگا تھا
كَالْأُنْثَىٰ مثل لڑکی کے جو ای اللہ تو نے مجھے عنایت فرمائی وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا اور تحقیق کہ مین نے نام رکھا اوسکا مَرْيَمَ
اور اس لفظ کے معنی اونکی زبان مین ہین کہ خدا کی لونڈی وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ اور تحقیق کہ مین پناہ مین دیتی ہون اوسے تیری جناب مین
وَذُرِّيَّتَهَا اور اولاد اوسکی کو مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ○ وسوسۂ شیطان سے جو راندہ ہوا ہی یا شیطان کے مس سے حنہ کی دعا کی برکت حضرت
مریم اور حضرت عیسی علیہ السلام کو پہونچی کہ شیطان کے مس سے محفوظ رہے حدیث مین ہی کہ کوئی لڑکا ایسا نہین ہوتا جسے پیدا ہوتے وقت شیطان مس
نہ کرتا ہو یہان تک کہ وہ لڑکا مس شیطان کے سبب سے رونے لگتا ہی مگر مریم اور اونکا بیٹا اس سے محفوظ رہا فَتَقَبَّلَهَا پس قبول کر لیا مریم کو رَبُّهَا رب اوسکے نے
بِقَبُولٍ حَسَنٍ ساتھ قبول اچھے کے اپنے گھر کی خدمت کے واسطے وَأَنْبَتَهَا اور اوگایا اوسے یعنی نشو ونما دیا اوسے نَبَاتًا حَسَنًا مانند نشو ونما
اچھا یعنی صلاح وعصمت اور سداد ومعرفت کے ساتھ اوسنے پرورش پائی کہ جب نو برس کے سن کو پہونچی عبادت کے اقسام مین سب عابدون پر غالب ہو گئی
اور بعضون نے کہا کہ اچھی پرورش اوسکا خلق پکڑنا تھا ساتھ اخلاق ربانی کے القصہ مریم کی مان ولادت کے بعد مریم کو بیت المقدس مین لائین اور عابد زاہد

لوگون سے کہا فقد وا ذکرتم و الذین یعنی لوا اوسکی جو تی کو جو خدا کی ملک ہو سب بزرگون نے اوسے قبول کرنے کی رغبت کی اور بزرگون مین
باہم اختلاف پڑا یہان تک کہ اسطرح پر قرعہ ڈالا کہ جن قلمون سے توریت لکھتے تھے نہر اردن کے کنارے جا اون قلمون کو نہر کے پانی مین ڈالا اسشرط پر کہ
جسکا قلم پانی پر ٹھہرے اوسے مریم کی پرورش سے تعلق ہو غرض کہ زکریا علیہ السلام کا قلم پانی پر تیرا اور مریم کی کفالت اونسے متعلق ہوئی
وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ج اور سپرد کیا حق تعالیٰ نے مریم کو زکریا کے اور حضرت زکریا علیہ السلام اونھین اپنے گھر لے گئے اونھین دودھ پلانے کے
واسطے دائی مقرر فرمائی جب حضرت مریم بڑی ہوئین اونھین مسجد مین لائے اور ایک اونچی کوٹھری اونکے واسطے ایسی بنائی
کہ بے سیڑھی لگائے اوسپر آدمی نہ چڑھ سکے جب حضرت زکریا اونکی خبرگیری اور خدمتگزاری سے فراغت پاتے تو کوٹھری کے دروازہ مین مضبوط
قفل لگا کر اوسکی کنجی اپنے ساتھ لیجاتے اور اونکی حفاظت و حراست مین کمال مرتبہ کوشش فرماتے تھے یہان تک کہ حضرت مریم بڑی ہوئین
اور انوار ولایت اونپر طاری ہوئے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا جب داخل ہوتا مریم کے پاس زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ زکریا اوس کوٹھری مین
جہان مریم رہتی تھی وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ج پاتا پاس اوسکے رزق کہ گرمیون کے میوے ہوتے تھے جاڑے مین اور جاڑے کے
میوے ہوتے تھے گرمی مین حضرت زکریا علیہ السلام نے چند مرتبہ جب یہ حال دیکھا قَالَ يٰمَرْيَمُ کہا ای مریم اَنّٰى لَكِ هٰذَا ط کہان سے
آتا ہی واسطے تیرے یہ بے فصل کا میوہ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط کہا مریم نے کہ یہ رزق جو تم دیکھتے ہو پاس سے آتا ہی اللہ کے اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَاۤءُ تحقیق کہ اللہ روزی دیتا ہی جسے چاہتا ہی بِغَيْرِ حِسَابٍ O بیشمار کثرت کی وجہ سے یا جسے روزی دیتا ہی اوسے کچھ استحقاق
ہونے کی جہت سے هُنَالِكَ جس وقت کہ زکریا علیہ السلام نے بے فصل کے تر و تازہ میوے دیکھے تو باوجود بوڑھاپے کے اونھین آرزو
ہوئی کہ اونکے یہان بیٹا پیدا ہو تو اوسی محراب مین دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج پکارا زکریا نے رب اپنے کو قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ
کہا ای رب میرے دے مجھے مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اپنے پاس سے بیٹا پاک آلائش گناہ سے اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۤءِ O
بیشک تو اپنے کرم سے سُننے والا دعا کا ہی یعنی دعا قبول فرمانے والا ہو فَنَادَتْهُ الْمَلٰۤئِكَةُ پس پکارا اوسے فرشتون نے وَهُوَ
قَاۤئِمٌ اور وہ زکریا علیہ السلام کھڑے يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ لا نماز پڑھتے تھے بیچ محراب کے جہان حضرت مریم تھین یا جو محراب خود اونکی تھی
اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى بشارت دیتا ہی تجھے ساتھ ایک فرزند کے کہ اوسکا نام یحییٰ ہی اور لفظ یحییٰ کے معنی یہ ہین کہ اوسکے
سبب سے اوسکے باپ کا نام زندہ رہے یا باپ کا دین اوسکے سبب سے زندہ رہے مُصَدِّقًا ۢ درحالیکہ یہ فرزند ماننے والا ہوگا اور ایمان
لانے والا بِكَلِمَةٍ ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ کلمہ ہین یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے ایک یہ بات خاص ہی کہ وہ بے باپ کے
تولد ہوئے اور کلمہ کن سے پیدا ہوئے مِّنَ اللّٰهِ پاس سے اللہ تعالیٰ کے لکھا ہی کہ پہلے جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایمان لایا وہ حضرت یحییٰ
علیٰ نبینا و علیہ السلام تھے اور حضرت یحییٰ کی صفت یہ ہی کہ وَسَيِّدًا اور سردار کہ حلم اور علم اور تقویٰ جو سرداری کے شرائط ہین اونسے آراستہ تھا
وَّحَصُوْرًا اور مجرد عورتون سے یا اپنے تئین لہو و لعب سے باز رکھنے والا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ O اور نبی پیدا ہونے والا صالحون سے
یعنی حضرت زکریا اور اونکے آبا علیہم السلام سے اور صالح وہ شخص ہوتا ہی جو خالق اور خلائق کے حقوق اوس طرح ادا کرے جسطرح ادا کرنا چاہیے
اور جب حضرت زکریا کو ایسے ایک بیٹے کی بشارت دی قَالَ رَبِّ کہا زکریا نے ای رب میرے اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ کہانسے ہوگا واسطے میرے بیٹا

وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ اور تحقیق کہ پہونچا ہو مجھے بوڑھاپا وَامْرَاَتِيْ اور بی بی میری یعنی ایشاع اور وہ حضرت مریم کی خالہ تھین عَاقِرٌ
بانجھ ہو یعنی ای اللہ کیا مجھے جوان کریگا اسی بوڑھاپے مین یا عنایت فرمائیگا قَالَ کہا خدا نے یا حضرت جبرئیل نے حکم خدا سے کہا كَذٰلِكَ
اسی طرح جس حال پر تم ہو اسی بڑھاپے کے حال مین اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۤءُ ۝ اللہ کرتا ہو جو چاہتا ہو اپنی عادت کے موافق یا خلاف
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً کہا حضرت زکریا علیہ السلام نے ای رب میرے ظاہر کردے واسطے میرے نشانی کہ اوس سے مجھے یہ خبر ہو جائے
کہ ایشاع کے حمل مین لڑکا ہو قَالَ اٰيَتُكَ کہا جبرئیل نے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ نشانی تیری اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ یہ ہو کہ بات نہ کر تو
لوگون سے یعنی اونسے تو بات کرنے کی قدرت ہی نرکھیگا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ تین دن اِلَّا رَمْزًا مگر یہ کہ اشارہ کرے تو آنکھ یا سر سے
یا زمین پر لکھدے جو کچھ تجھے کہنا ہو وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا اور یاد کر رب اپنے کو بہت وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ ع ۱۱
اور تسبیح کر اوسکی شام صبح اور حضرت زکریا کا باقی قصہ سورۂ مریم مین انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰۤئِكَةُ اور یاد کرو تم
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسوقت کو جب کہا جبرئیل نے یا ملائکہ مشافہیہ کے گروہ نے کہا يٰمَرْيَمُ ای مریم یعنی ای خدا کی لونڈی اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰىكِ تحقیق کہ اللہ نے برگزیدہ کیا تجھے طاعت اور عبادت کے واسطے یا قبول فرمایا تجھے خدمت کے لیے یا پرورش کیا تجھے عصمت و عفت کے ساتھ وَطَهَّرَكِ
اور پاک کیا تجھے شرک کے لوث سے یا اون ناپاکیون سے جو عورتون کو ہوتی ہین جیسے حیض و نفاس یا بری خصلتون اور قبیح عادتون سے
وَاصْطَفٰىكِ اس لفظ کی تکرار تاکید کے واسطے ہو یعنی بیشک خدا نے تجھے برگزیدہ کیا عَلٰى نِسَاۤءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اوپر عورتون اہل عالم کے
یا یہ کہ تجھے بے شوہر فرزند عطا کریگا اور حضرت جبرئیل کے نفخہ کے ساتھ تجھے خاص کریگا يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ ای مریم
فرمانبرداری کر اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے پرورش کرنے والے کی وَاسْجُدِيْ اور سجدہ کر خدا کو وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اور
رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والون کے حضرت مریم کو حکم تھا کہ بیت المقدس کے نیک مردون کے ساتھ جماعت مین نماز پڑھا کرین ذٰلِكَ یہ باتین جو ان آیتون مین
حضرت مریم اور زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کے قصہ کی بیان کی گئین مِنْ اَنْۢبَاۤءِ الْغَيْبِ چیزون غیب کی سے ہین کہ ہم تمہارا اعجاز ظاہر
کرنے کو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وحی کرتے ہین ہم اور جبرئیل کی بانی تمہارے پاس بھیجتے ہین وَمَا كُنْتَ اور
نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَدَيْهِمْ نزدیک اون احبار کے جو بیت المقدس مین عبادت کرتے تھے اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ
اوسوقت جب ڈالے اونھون نے قرعہ کے واسطے قلم اپنے لکھنے کے نہر اردن مین تاکہ جان لین کہ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کون شخص ہو
اونمین سے جو پابند ہو کفالت مریم کا وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اونکے اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝
جب وہ جھگڑتے تھے حضرت مریم کی کفالت کے واسطے اِذْ قَالَتِ الْمَلٰۤئِكَةُ دوسرے اس بات کو کہ کہا فرشتون نے اور صحیح یہ ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نے
کہا يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ای مریم تحقیق کہ خدا بشارت دیتا ہو تجھے ساتھ کلمہ کے اپنی طرف سے کلمے سے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام مراد ہین اور اونھین کلمہ اسواسطے کہتے ہین کہ وہ کلمہ کن سے پیدا ہوے بے باپ کے اگرچہ سب بنی آدم اسی کلمہ کن کے واسطے سے
پیدا کیے گئے ہین مگر باپ جو پیدا ہونے کا مشہور سبب ہو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین مفقود ہو تو ضرور اونکے پیدا
ہونے کی نسبت اور اضافت اس کلمہ کی طرف اکمل و اتم ہوسکتی ہو اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ نام اوسکا مسیح لقب

عیسیٰ اسم ہے اسم پر لقب تعظیما مقدم ہوتا ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر کا نام مصطفی محمد ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
مسیح زبان عبری میں مشحا ہے یعنی مبارک وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا صاحب جاہت اور بڑی قدر ومنزلت والا دنیا میں عبادت یا نبوت یا معجزات
یا بے باپ پیدا ہونے کے سبب سے یا آسمان پر اوٹھ جانے یا آخر زمانہ میں دین محمدی کی نصرت کرنے یا دجال کو قتل کر ڈالنے کی وجہ سے
وَالْآخِرَةِ اور صاحب وجاہت ہے آخرت میں شفاعت کرنے کی وجہ سے یا علو مرتبت کے سبب سے وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ○ حالا
اور مقرب لوگوں میں سے ساتھ کرامت الٰہی کے وَيُكَلِّمُ النَّاسَ اور بات کریگا یہ لڑکا لوگوں سے فِي الْمَهْدِ تیری گود میں جو جاے
ہنڈولے کی جگہ ہوگی یا چھٹپن میں جب ہنڈولے میں جھلانے کے قابل ہوگا وَكَهْلًا اور باتیں کریگا یہ لڑکا لوگوں سے اوس وقت جب
اڈھیڑ ہوگا اور اسکے بال کھچڑی ہو جاینگے اور ہنڈولے میں اوسکی باتیں معجزہ ہونگی اور جب ادھیڑ ہوگا تو اوسکی باتیں دعوت ہونگی یعنی لوگونکو
راہ حق کی طرف بلائیگا وَمِنَ الصّٰلِحِينَ ○ اور انبیاے صالحین میں سے ہے قَالَتْ رَبِّ کہا مریم نے استفہام کی وجہ سے یا بڑی بات
جاننے کی وجہ سے أَنّٰى يَكُونُ کہاں سے اور کیونکر ہوگا لِي وَلَدٌ واسطے میرے بیٹا وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ حالا اور حال آنکہ نہیں ہاتھ لگایا
مجھے کسی آدمی نے اور یہ بات خلاف عادت ہے کہ بے شوہر عورت لڑکا جنے قَالَ كَذٰلِكِ کہا جبرئیل نے اسی طرح جس حال پر تو ہے اسی
حال میں کہ کسی مرد کے ہاتھ لگائے اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ اللہ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے إِذَا قَضٰى أَمْرًا جب خدا حکم کرتا ہے کچھ کام کو
فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ پس سوا اسکے نہیں کہ کہتا ہے اوس چیز کو جو اوسے معلوم ہے کہ كُنْ فَيَكُونُ ○ ہو پس وہ ہو جاتی ہے مفسرون نے
کہا ہے کہ اوسکے پیدا کرنے سے اشیا کے پیدا ہو جانے میں جلدی اور سرعت سے لفظ کن اخبار یعنی خبر دیتا ہے کیا معنی کہ خلق کا موجود کر دینا
اوسپر دشوار نہیں ہے جسطرح اسباب اور مواد کے ساتھ اشیا پیدا کرنے پر وہ قادر ہے اوسی طرح بے کسی سبب اور مادے کے بھی اشیا کو پیدا
کر دینے کی قدرت رکھتا ہے ابیات آنکہ از وی پدید گشت سبب ٭ بے سبب آفرینش چہ عجب + قدرتے را کہ عجز نیست دران + ہست ازین نوع
کارہا آسان + وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ اور تعلیم کریگا اللہ اوسے کتابیں جو اوسکے پہلے اوتاری ہیں جیسے حضرت شیث اور حضرت ابراہیم
وغیرہ علیہم السلام کے صحیفے وَالْحِكْمَةَ اور حرام حلال کا علم جو حکمت شریعت ہے وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيلَ ○ اور تعلیم کریگا اوسے
توریت اور انجیل اوتاری ہوئی اور کتابوں میں ان دو کی تخصیص انکی فضیلت کی جہت سے ہے وَرَسُولًا اور کریگا اوسے رسول بر حق
إِلٰى بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ۵ طرف بنی اسرائیل کے پس اوسنے عیسیٰ یہ بات کہیگا کہ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بیشک آیا ہوں میں تمہارے پاس
بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ساتھ نشانی کے رب تمہارے کے پاس سے اور وہ نشانی میری رسالت کی گواہ ہے اور آیت یعنی نشانی سے جنس مراد ہے
فرد مراد نہیں اسواسطے پانچ نشانیاں ذکر کرتا ہے پہلی نشانی یہ کہ أَنِّيْٓ أَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ بیشک میں بناتا ہوں تصویر واسطے تمہارے
مٹی سے كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ مانند شکل پرند کے فَأَنْفُخُ فِيْهِ پس پھونکتا ہوں اپنی سانس اوس پرند میں جو مٹی سے بنایا ہے فَيَكُوْنُ طَيْرًا
پس ہو جاتی ہے وہ مٹی کی تصویر زندہ جانور اوڑنے والا بِإِذْنِ اللّٰهِ حکم خدا سے یا اوسکی مشیت سے کہتے ہیں کہ چمگادڑ کی صورت پر مٹی کا جانور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بناتے اور ہاتھ پر لیکر اوسمیں سانس پھونکتے تھے خدا کی قدرت سے وہ مٹی کا جانور اوڑنے لگتا تھا اور زمین و آسمان کے
بیچ میں اوڑا کرتا اور یہ کہا ہے کہ لوگوں کی نظر میں اوڑتا تھا اور جب نظر سے غائب ہو جاتا تو مردہ ہو کر زمین پر گر پڑتا تھا دوسری نشانی یہ ہے کہ

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ اور اچھا کردیتا ہون اندھے مادرزاد کو اوسکی بیماری سے اور تیسری نشانی یہ ہے کہ وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہون
سفید داغ والے کو اوسکی بیماری سے اور چوتھی نشانی یہ ہے کہ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى اور زندہ کرتا ہون مُردون کو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم الٰہی کے
اس لفظ کی تکرار توہم الوہیت دفع ہونے کے واسطے ہے اسواسطے کہ مُردہ کو زندہ کرنا بندہ سے نہین ہوتا اور مفسرون نے لکھا ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چودہ مُردے زندہ کیے اُنین سے ایک سام بن نوح تھا کہ اوسے مرے ہوئے چار ہزار برس کے قریب گذرے تھے
پانچوین نشانی یہ ہے کہ وَاُنَبِّئُكُمْ اور خبر دیتا ہون تمہین بِمَا تَاْكُلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کھاتے ہو وَمَا تَدَّخِرُوْنَ
اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو فِيْ بُيُوْتِكُمْ بیچ گھرون اپنے کے مشہور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مکتب مین لڑکون سے کہدیا کرتے تھے کہ تمہارے
ماں باپ نے یہ کھانا کھایا اور تمہارے واسطے فلانی چیز رکھی ہے لڑکے اپنے گھرون مین آتے اور ماں باپ سے کھائی ہوئی اور رکھی ہوئی
چیزون کی کیفیت بیان کردیتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ ان پانچ معجزون مین لَاٰيَةً لَّكُمْ البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اور
میرے دعوے کے صدق کی دلیل ہے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنے والے کہ یہ باتین معجزہ ہین یا ایمان لانے والے
کہ مین پیغمبر ہون وَمُصَدِّقًا اور آیا ہون تمہارے پاس باور کرنے والا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے تھی
مِنَ التَّوْرٰىةِ توریت سے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب ہے اور مین اوسکی شہادت بیان کرنے والا ہون وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
اور اسواسطے مین آیا ہون تا حلال کرون تمپر بَعْضَ الَّذِيْ بعضی اون چیزون کی جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین حُرِّمَ
عَلَيْكُمْ حرام کی گئی تھی اوپر تمہارے جیسے گائے بکری کی چربی اور بعضے پرند اور مچھلیان اور ہفتہ کے دن کی تعظیم اوٹھا دون
وَجِئْتُكُمْ اور آیا ہون مین تمہارے پاس بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ساتھ نشانی کے رب تمہارے سے اس سے معجزے اور دلیلین
مراد ہین اور لفظ آیت کا واحد لانا اس امر پر تنبیہ ہے کہ دلالت مین سب معجزے اور دلیلین ایک ہی نشانی کا حکم رکھتی ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ
پس ڈرو خدا سے میرے حکم کی مخالفت مین وَاَطِيْعُوْنِ اور حکم مانو میرا راہ حق کی طرف دعوت قبول کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ
تحقیق کہ اللہ رب میرا ہے وَرَبُّكُمْ اور رب تمہارا فَاعْبُدُوْهُ پس عبادت کرو اوسکی هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہ ہے راہ سیدھی
اور منزل مقصود پر پہونچا دینے والی فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى پھر جب دریافت کرلیا عیسیٰ نے مِنْهُمُ الْكُفْرَ یہود سے ایسا کلمہ جسنے دلالت کی
اونکے کفر پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل مین شورہ کرنے کو اجتماع تھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعوت اور ہدایت کرنا شروع کی
تو یہود لوگ اونھین قتل کرنے کے قصد پر اوٹھے عیسیٰ علیہ السلام ولایت شام سے مصر کی جانب بھاگ گئے اور دریائے نیل کے کنارے ماہی گیرون کا
ایک گروہ دیکھا کہ مچھلیان پکڑتے تھے عیسیٰ علیہ السلام نے اونسے کہا کہ یہان آؤ تو اس سے بہتر شکار اختیار کرین وہ بولے کہ وہ شکار کیا ہے عیسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا کہ آؤ تو دریائے توحید مین توجہ کا جال ڈالین اگر یہان شکار ماہی کرتے ہو تو وہان اَرِنَا الْاَشْيَآءَ كَمَا هِيَ کا شکار کرو اور معالم مین لکھا ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آؤ تو لوگون کو شکار کرین اونھونے پوچھا تو کون شخص ہے فرمایا کہ مین عیسیٰ بن مریم اللہ کا بندہ اور رسول ہون وہ
اسی وقت عیسیٰ علیہ السلام کا ایمان لائے اور ساتھ ہوئے قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہا عیسیٰ نے کون ہے تم مین سے یار میرا کار خدا مین تا وقتیکہ
اوسکی نصرت اور مدد سے پہونچے قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ کہا حواریون نے یعنی اون ماہی گیرون کی جماعت نے اور بعضون نے کہا ہے کہ

کہ حواری لوگ دھوبی اور رنگریز تھے اور حواری کے معنی خاص اور برگزیدہ آدمی کے ہین ان خاص لوگون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جواب مین
کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم یاری کرنے والے اللہ کے ہین یعنی اوسکے دین کی نصرت اور مدد کرنے والے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہین ہم ساتھ
اللہ کے وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ اور اے عیسیٰ تم گواہ ہو ساتھ اس بات کے کہ ہم مطیع ہین دین خدا کے پھر اون لوگون نے
دعا شروع کی رَبَّنَآ اٰمَنَّا اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہین بِمَآ اَنْزَلْتَ ساتھ اوس چیز کے جو اتاری تو نے عیسیٰ علیہ السلام پر
یعنی انجیل وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اور پیروی کی ہمنے رسول تیرے کی یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ پس لکھ لے
تو ہمین اپنے کرم عمیم کے قلم سے احسان قدیم کے دفتر مین ساتھ اون لوگون کے جو تیری وحدانیت اور تیرے انبیا کی نبوت پر گواہ ہین اور
بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ کتابت جمع کرنے کے معنی مین ہے اور شاہدین سے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی امت مرحومہ مراد ہے تو حواریون کی
دعا کے معنی یہ ہوئے کہ اے اللہ ہم مین اور امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان مین جمع کر دے کہ وہ امت آنحضرت کی برکت سے سب امتون سے
اکمل اور افضل ہے اور بحکم نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ علو لے آخر اور نمک اول ہین بیت اے ختم پیمبران مرسل ۔ حلواے پسین وملح اول ابیات
پیشواے ماست صدر المرسلین ۔ زامتان اوست بدر المومنین ۔ ہست از پیغمبران او خوبتر ۔ امت او از ہمہ محبوبتر ۔ وَمَكَرُوْا اور مکر کیا
اون لوگون نے جنسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کفر دریافت کر لیا تھا اس طرح پر کہ لوگون کو اونھون نے ابھارا کہ جہان کہین عیسیٰ علیہ السلام کو
دیکھو دفعتہً قتل کر ڈالو اور صحیح یہ ہے کہ انواع واقسام کے حیلون سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا اور گھر مین قید کر کے رات بھر پہرا رکھا اور
صبح تڑکے اکٹھا ہو کر اپنے سردار کو کہ اوسکا نام یہودا تھا گھر مین بھیجا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو باہر لائے اوسی شب حضرت عیسیٰ کو حق تعالیٰ نے
آسمان پر اوٹھا لیا تھا جیسے ہی یہودا اوس گھر مین آیا عیسیٰ علیہ السلام کو نہ پایا حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ اوسپر ڈالدی
جب باہر نکلا اور یہ کہنا چاہا کہ عیسیٰ یہان نہین ہے وہ لوگ اوس سے لپٹ گئے ہر چند وہ کہتا ہی رہا کہ مین فلانا شخص ہون اور نالہ و فریاد کیا کیا
کچھ نہوا سولی پر چڑھا کر لوگون نے تیر برسائے حق تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ اونھون نے مکر کیا وَمَكَرَ اللّٰهُ اور خدا نے مکر کی جزا اونہین دی
کہ اونھون نے اپنے ہی یار سردار کو بڑی ذلت اور رسوائی کے ساتھ قتل کر ڈالا وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ اور اللہ خوب بدلا دینے والا ہے مکارون کو
ع ۱۴ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یاد کر اوسے کہ کہا خدا نے يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ اے عیسیٰ تحقیق کہ مین لینے والا ہون تجھے دنیا سے وَرَافِعُكَ اِلَيَّ
اور اوٹھانے والا ہون تجکو طرف اپنے یعنی اپنے ملائکہ کی قرارگاہ کی طرف وَمُطَهِّرُكَ اور پاک کرنے والا اور نجات دینے والا تیرا ہون
مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قصد اور مکر سے اون لوگون کے جو کافر ہوئے اور تیرا ایمان نہ لائے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ اور کرنے والا ہون
اون لوگون کو جنھون نے پیروی کی تیری یعنی تیری امت کے مومنون کو فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اوپر اون لوگون کے جو کافر ہوئے تجسے
یعنی یہود اور یہ فوقیت اس سبب سے تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت کرنے مین حجت اور دلیل کی رو سے نصارا یہود پر غالب ہوئے
یا قیصرون کی مدد کے باعث تلوار کی رو سے نصارا یہود پر غالب آئے اور ہمیشہ غالب رہینگے اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت تک ثُمَّ
اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میرے ہی پھرنا تم سب کا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے پیرون اور منکرون کا فَاَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ پس حکم کرونگا راستی اور درستی کے ساتھ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ بیچ اوس چیز کے کہ ہو تم بیچ اوسکے

اختلاف کرتے یہود تو موسٰی علیہ السلام کی تصدیق کرتے ہین اور عیسٰی علیہ السلام کے منکر ہین اور نصارا حضرت موسٰی و حضرت عیسٰی علیہما السلام کی
تصدیق کرتے ہین اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان نہین لاتے اور ثالث ثلثہ کے قائل ہین اور مسلمان کہتے ہین کہ
اللہ تعالی ایک ہی ہر اور موسٰی اور عیسٰی علیہما السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے رسول برحق ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ ان
گروہون کی نسبت مین حکم کرونگا فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا پس جو لوگ کہ کافر ہو گئے یعنی یہود و نصارا فَاُعَذِّبُھُمْ پس
عذاب کرونگا اونکو عَذَابًا شَدِیْدًا عذاب سخت فِی الدُّنْیَا بیچ دنیا کے قتل اور قید اور جزیہ لازم ہونے اور ذلت اور خواری کے
سبب سے وَالْاٰخِرَۃِ اور آخرت مین انواع و اقسام کی سختیون اور دوزخ مین ہمیشہ رہنے کے سبب سے وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○
اور نہین ان کافرون کے واسطے یار و مددگار کہ عذاب روکنے مین اونکی مدد کرین وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور لیکن وہ لوگ جو ایمان
لائے یعنی بسنت مرحومہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے فَیُوَفِّیْھِمْ بکرنے فنوفیہم پڑھا ہر یعنی پس ہم پورے
دینگے اونھین اور حفص یُوَفِّیْھِمْ پڑھتا ہر یعنی خدا پورے دیگا اونھین اُجُوْرَھُمْ اجر اور ثواب اونکے دنیا مین نیکنامی اور عقبی مین
دوست کامی کے سبب سے وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○ اور اللہ دوست نہین رکھتا ظالمون کو ذٰلِکَ یہ کلام جو انبیاء علیہم السلام کے
قصون مین مذکور ہوا نَتْلُوْہُ عَلَیْکَ پڑھتے ہین ہم اوسے اوپر تیرے مِنَ الْاٰیٰتِ اور وہ علامت نبوت اور دلائل رسالت سے ہی
وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ○ اور ذکر سے کہ محکم ہر خلل پڑنے اور زلل پیدا ہونے سے یعنی قرآن لکھا ہر کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قصہ
بیان ہونے کے بعد نجران کے نصارا نے زبان اعتراض کھولی اور بولے کہ ای محمد تم عیسٰی کو کیون گالی دیتے ہو اور اونکا نام بندہ کہتے ہو
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ اللہ عبد اللہ نام عیسٰی کے واسطے گالی اور دشنام ہو وہ بندہ ہر ہمارے خدا کا رسول
اور کلمہ ہر ڈالا ہوا بتول عذرا یعنی حضرت مریم مین نصارا کو بڑا غصہ آیا بولے کہ بھلا کوئی بھی انسان تو نے دیکھا ہر کہ بے باپ پیدا ہو حق تعالی نے
یہ آیت نازل کی کہ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی تحقیق کہ عیسٰی کی صفت اور مثال اور اوسکی عجیب و غریب شان عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک اللہ کے
یعنی اوسکے علم و قدرت مین کہ باپ کے بغیر انسان پیدا کرتا ہر کَمَثَلِ اٰدَمَ مانند صفت اور مثال آدم کے ہر اور ای نصارا تم اس بات کی
تصدیق کرتے ہو کہ آدم بے ماں باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اوسے خدا کا بیٹا تم نہین کہتے پھر جو شخص کہ ماں کے پیٹ سے بے باپ کے
پیدا ہوا اوسے خدا کا بیٹا کیون کہتے ہو اور بعضے مفسرون نے کہا ہر کہ عیسٰی اور آدم علیہما السلام کا باہم مثل ہونا بعض اوصاف مین شریک
ہونا ہر پس عیسٰی علیہ السلام آدم علیہ السلام کے مثل ہین دو طرفون کے ایک مین کہ باپ کا نہونا ہر یا عیسٰی علیہ السلام ایک مخلوق ہین
خارج عادت مستمرہ سے اور امام قشیری قدس سرہ فرماتے ہین کہ دونون کو خاص کیا ساتھ پاک کرنے اونکی روح کے گذرنے سے گذرگاہ
اصلاب پر اور باہم مثل ہونے کی وجہ حقیقت مین ظہور دونون پیغمبرون کا ہر محض قدرت سے خلاف عادت کے طور پر پھر حق تعالی حضرت
آدم کو پیدا کرنے کا بیان فرماتا ہر کہ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا خدا نے قالب اوسکا خاک سے ثُمَّ قَالَ لَہٗ پھر کہا اوس پتلے سڈول کو
کہ میرے حکم سے کُنْ ہو جا زندہ روح کے ساتھ فَیَکُوْنُ ○ پس ہو گیا زندہ حق تعالی تنبیہ فرماتا ہر کہ خاک کو مین نے کہا کہ آدم ہو جا اور ہوا کہ کہا
کہ عیسٰی ہو جا اَلْحَقُّ یہ جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی خبر کہی گئی صحیح اور درست ہر اور پیغام ہر پہونچا ہوا مِنْ رَّبِّکَ رب تیرے سے تیرے پاس فَلَا تَکُنْ

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ پس نہو تو شک لانے والون مین سے یہ اوس خبر کا یقین زیادہ کرنے اور اوسپر ثابت رہنے کی تاکید ہی اور بہت صحیح یہ بات ہی
کہ ظاہرا یہ خطاب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی مگر اس خطاب سے مقصود امت محمدی ہی یعنی ای مسلمانو تم یون لوگون مین سے
نہو جاؤ جو شک لاتے ہین اس بات مین کہ عیسی کی مثل آدم علیہما السلام کی مثل کے مانند ہی اور ای مسلمانو تم نصارا کی طرح شک مین نہ پڑو کہ وہ تو
ظن اور گمان کی تاریکی مین پڑے ہوئے ہین اور اس تمثیل کے نور کی چمک اونھون نے نہ دیکھی **ابیات** زاسرار یقین حرفی نخواندند +
بزندان گمان محبوس ماندند + بدنیسان گشتہ ظاہر آفتابی + بہ پیش دیدہ ایشان حجابی + چہ بیند چشم نابینا زخورشید + چہ داند دیو ستر جام جمشید
فَمَنْ حَاجَّكَ پھر جو کوئی جھگڑے اور لڑے فِيْهِ بیچ باب عیسیٰ کے مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ بعد اوسکے کہ آیا تجھے مِنَ
الْعِلْمِ علم سے عیسیٰ کے حال سے کہ وہ خدا کا رسول اور بندہ ہی فَقُلْ تَعَالَوْا پس کہدے اونھین کہ آؤ باہم بد دعا کرنے کو نَدْعُ
بلائین ہم اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ بیٹون اپنے اور بیٹون تمھارے کو وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ اور عورتون اپنی اور عورتون تمھاری کو
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ وقف اور قریبون اپنے اور قریبون تمھارے کو ثُمَّ نَبْتَهِلْ پھر کوشش کرین ہم تضرع اور دعا مین یا ایک
دوسرے پر لعنت طلب کرین فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ پھر کردین ہم لعنت خدا عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ اوپر جھوٹون کے یعنی
جھوٹون پر نفرین کرین جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے پیشواؤن کو بلا کر فرمایا
کہ جسقدر ہم دلیلین زیادہ دیتے ہین تم عداوت اور نزاع بڑھاتے ہو اب آؤ تو مباہلہ مین مشغول ہون تا کہ اس بات مین امتیاز ہو جائے
کہ سچا کون ہی جھوٹا کون حق پر کون ہی باطل پر کون نصارا اس صورت پر راضی ہو گئے وقت اور جگہ بھی مقرر کردی دوسرے دن
جناب رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو گود مین اوٹھایا اور حضرت امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا
جناب سیدۃ النسا حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا پیچھے اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ساتھ چلے حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ جب مین دعا کرون تم آمین کہنا اوس طرف نصارا بڑے تامل کے بعد مباہلہ سے پشیمان ہوئے اور اپنی بہتری
صلح مین دیکھی با این ہمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر صف باندھی جب اونکے سردار نے حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوۃ
والثنا کو اہل بیت سمیت دیکھا چلایا کہ یاروان بزرگوارون کی بد دعا سے بچو قسم خدا کی مین دیکھتا ہون کہ یہ اگر خدا سے چاہین تو پہاڑون کو
جگہ سے ہٹادین اور مین یقین جانتا ہون کہ اگر انکے ساتھ بد دعا کروگے تو ایک نصرانی بھی تمام روے زمین پر زندہ نہ رہیگا پس اس
بات پر صلح کرلی کہ ہر سال دو بار کرکے دو ہزار حلے نذر دیا کرینگے اور تیس زرہین عمدہ مسلمانون کو حوالہ کیا کرینگے اس طور پر صلحنامہ لکھکر اپنے
گھرون کو پھر گئے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نجران کے سردار میرے ساتھ مباہلہ کرتے تو حق تعالی اونھین
مسخ کرکے اونپر آگ نازل کرتا اور سب نجران والے بلکہ جن چڑیون کے گھونسلے اونکے مکان کی چھت مین تھے سب ہلاک ہو جاتین اِنَّ
هٰذَا تحقیق کہ یہ قصے جو مذکور ہوئے لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ج البتہ وہ ہی خبر صحیح اور درست وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہین ہی کوئی
معبود لائق عبادت کے اِلَّا اللّٰهُ ط مگر اللہ کہ عبادت کا استحقاق اوسی کے واسطے ثابت ہی وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ تعالی لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ البتہ وہی ہی غالب اور قوی اور محکم کار فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جائین نصارا اور مباہلہ سے انکار کرین فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق

ع ۹ کہ اللہ علیم بالمفسدین ۝ جاننے والا ہو فساد تا بکارون کا ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کہنا اس بات کی تنبیہ ہو کہ راہ توحید سے انکار کرنا ہی
فساد کی حقیقت ہو بیت ہر کہ برین رہ نرفت او بجائی نبرد ۔ ہر کہ زین رخ بتافت روی ہائی ندید ۔ قل یاہل الکتب کہہ اے اہل کتاب
یہ خطاب نصارا کے ساتھ ہو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ مدینہ کے یہود بھی اس خطاب مین داخل ہین۔ اور خطاب کا مضمون یہ ہو کہ تعالوا
آؤ الی کلمۃ سواء طرف بات است و درست کے برابر ہو بیننا و بینکم درمیان ہمارے اور تمھارے یعنی ایسی بات کہ لوگون کو
اوسمین یکسان ہونا چاہیے اور بیان بات کے تین چیزین مراد ہین الا نعبد الا اللہ ایک یہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کو یہ عزیر اور عیسی
علیہما السلام کی عبادت کرنے مین یہود و نصارا کی طرف اشارہ ہو ولا نشرک بہ شیئا اور دوسری یہ کہ شریک کرین ہم خدا کے ساتھ
کسی چیز کو اور یہود اور نصارا دونون کا شرک ظاہر ہو ولا یتخذ بعضنا بعضا اور تیسری یہ کہ نہ پکڑین بعضے ہمارے بعضون کو
ارباباً من دون اللہ خدا سوا خدا کے یعنی بعض نصارا کا بعض کو خدا ٹھہرا لینا یہ تھا کہ اپنے علما اور زہاد کا سجدہ کرتے تھے
اور کہتے تھے کہ کمال ریاضت کی وجہ سے اونکی ذات مین لاہوت کے حلول کرنے کا اثر ظاہر ہوا اور بعض یہود کا بعض کو خدا ٹھہرا لینا یہ تھا کہ
حلال اور حرام کر دینے مین اپنے علما کی اطاعت کرتے تھے فان تولوا پس اگر پھر جائین اہل کتاب اس کلمہ عدل سے فقولوا اشہدوا
بانا مسلمون ۝ پس کہدو تم اے پیغمبر اور اصحاب کے گواہ رہو تم ساتھ اس بات کے کہ ہم لوگ مسلمان ہین یاہل الکتب اے یہود و نصارا
لم تحاجون فی ابرہیم کیون تم دونون گروہ جھگڑتے ہو دین ابراہیم مین یہود کا دعوی تو یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے
اور نصارا کہتے تھے کہ نہین وہ نصرانی تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اوسکے دین مین تم کیون جھگڑتے ہو اور اے یہود و نصارا کہتے ہو وما
انزلت التورىة والانجیل حالانکہ نہین بھیجی گئی توریت کہ یہود اوسکی شریعت پر عمل کرتے ہین اور نہ انجیل کہ نصارا اوسکا
حکم مانتے ہین الا من بعدہ مگر بعد زمانہ ابراہیم کے اور یہ امر تحقیق ہو کہ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ سے ہزار برس اور
حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے دو ہزار برس قبل تھے اور جب وہ ان دونون پیغمبرون سے اور اونکی شریعت اور امت سے مقدم تھے تو اونکی طرف یہودی
اور نصرانی ہونے کی نسبت کیونکر کوئی کرسکے افلا تعقلون ۝ کیا نہین دریافت کر لیتے ہو اور اپنی بات نہین سمجھتے ہو ھانتم
حق تعالیٰ آگاہ فرماتا ہو کہ سن رکھو تم ہو ھؤلاء حاججتم وہ گروہ کہ جھگڑے تم اور حجت کی تمنے فیما لکم بہ علم بیچ اوس چیز کے
کہ تمھین ساتھ اوسکے علم ہو یعنی محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والثنا کی نعت توریت اور انجیل مین تمنے پڑھی تھی اور اوسے تمنے بدل دیا فلم تحاجون
پھر کیون جھگڑتے ہو اور حجت کرتے ہو فیما لیس لکم بہ علم بیچ اوس چیز کے کہ نہین ہو تمھین ساتھ اوسکے علم یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ کہ تمھاری کتاب مین نہین ہو کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی واللہ یعلم اور خدا جانتا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تم دونون مین سے
کسکے دین پر تھے وانتم لا تعلمون ۝ اور تم نہین جانتے حقیقت حال اونکی ما کان ابرہیم نہ تھا ابراہیم یہودیا
ولا نصرانیا یہودی اور نصارا ولکن کان حنیفا ولیکن تھا پاک اور موحد اور برے عقائد سے
منحرف مسلما خلوص رکھنے والا اور تسلیم کرنے والا وما کان من المشرکین ۝ اور نہ تھا شرک کرنے والون مین سے اشارہ ہو اہل کتاب کی
طرف کہ عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام کی الوہیت کے اعتقاد کے سبب سے مشرک ہوگئے ان اولی الناس تحقیق کہ سزاوار تر لوگون کے بابرہیم ساتھ

دین ابراہیم کے لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ البتہ وہ لوگ ہین جنھون نے پیروی کی اوسکی اور اوسکے حکم کی وَهٰذَا النَّبِيُّ اور یہ پیغمبر کہ اوسکی ملت پر ہی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پیغمبر کا اہل کتاب مین سے نامی آدمیون کے ایک گروہ نے جھگڑے کے طور پر مسلمانون سے آکر کہا کہ ہم حضرت ابراہیم کی تعظیم کرنے کے زیادہ سزاوار ہین اسواسطے کہ وہ یہودی اور نصرانی تھا اور محمدؐ کو حسد آیا کہ وہ اپنے تئین ملت ابراہیم کے ساتھ منسوب کرتا ہی یہ آیت اون لوگون کا قول رد کرنے مین نازل ہوئی اور یہ بات بہت صحیح ہی کہ یہ آیت نجاشی رحمہ اللہ تعالی کے قول کے موافق نازل ہوئی اوسوقت جب کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے مسلمانون کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ معظمہ سے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور قریش نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو تحفہ دیکر نجاشی کے پاس بھیجا تا کہ مسلمانون کو انکے حوالہ کر دے غرض مجلس مقرر کی حضرت جعفر نے عمرو اور عبداللہ سے مناظرہ کر کے اونھین معقول اور ملزم کر دیا نجاشی نے حضرت جعفر کو قرآن پڑھنے کا حکم کیا نجاشی کو اور اوسکے تابعون کو قرآن شریف سُننے مین رقت اور گریہ وزاری پیدا ہوئی نجاشی نے حضرت جعفر اور اونکے گروہ سے کہا کہ تم ڈرو نہ اسواسطے کہ ابراہیم کے گروہ کو تفرقہ اور پراگندگی نہ پہونچیگی عمرو بولا کہ ابراہیم کا گروہ کون لوگ ہین نجاشی نے جواب دیا کہ یہ گروہ جنھین تو دیکھتا ہی اور وہ پیغمبر جسکے پاس سے یہ لوگ آئے ہین عمرو کو یہ بات اچھی معلوم ہوئی دعوی کیا کہ ابراہیم ہم ہین سے تھے اور ہم بھی اوسکے ساتھ بہت سزاوار ہین حق تعالی نجاشی کی اوس بات کے موافق جو اوسنے حبشہ مین کہی تھی یہ آیت مدینہ منورہ مین نازل فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بہت سزاوار ہمارا پیغمبر اور اوسکے اصحاب ہین وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اللہ مسلمانون کا دوست اور اونکے کام بنانے والا ہی وَدَّتْ آرزو کرتا ہی طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ایک گروہ یہود کا لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ یہ کہ تمھین گمراہ کر دین یہ خطاب حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالی عنہما سے ہی اسواسطے کہ یہود اونھین اپنے دین کی طرف بلاتے تھے جیسا کہ سورۂ بقر مین مذکور ہوا اور چاہتے تھے کہ راہ راست سے اونھین گمراہ کر دین وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اور گمراہ نہین کرتے مگر ذاتون اپنی کو اسواسطے کہ دوسرے کو گمراہ کرنے کا وبال اونھی پر پڑیگا وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور نہین جانتے کہ اورون کو بہکانے کا نقصان اور ضرر اپنی ہی ذات کو پہونچاتے ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے گروہ یہود و نصارا لِمَ تَكْفُرُوْنَ کیون کافر ہوتے ہو بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ قرآن کے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کے ساتھ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ حال آنکہ تم گواہی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل حق ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت دونون مین موجود ہی يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے گروہ یہود لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ کیون ملاتے ہو حق کو بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل کے یا کیون ملاتے ہو اصل توریت کو اپنی تحریف کی ہوئی سے یا کیون چھپاتے ہو اوس اقرار کو جو نبی آخر الزمان کی بعثت کے قبل تم کرتے تھے اوس انکار سے جو بعثت کے بعد کرتے ہو وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ اور کیون چھپاتے ہو سچی بات کو کہ وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور صفت ہی وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ع اور حال یہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ وہ حق ہی یا یہ جانتے ہو کہ حسد سے اوسے تم چھپاتے ہو اور عداوت سے ع ۸
پوشیدہ کرنے مین کوشش کرتے ہو اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ تم چھپاتے ہو اور جانتے ہو کہ یہ بات پوشیدہ نہ رہیگی اسواسطے کہ عنایت الٰہی سے جو چراغ روشن ہو ہر ایک ٹھنڈی سانس بھرنے والے کی پھونک سے نہین بجھتا اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ[لہ] بیت لشکر باد گر جہان گیرد + شمع خورشید زان نمی میرد + وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ اور کہا ایک گروہ نے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ یہود مین سے اور وہ بارہ آدمی تھے خیبر اور عرینہ کے

لہ اللہ پورا کرنیوالاہی نور اپنا ۱۲

ان آدمیون نے اتفاق کرلیا کہ کچھ دن چڑھے مکر اور حیلہ کی رو سے دین محمدی مین داخل ہون اور کچھ دن رہے ظاہر کرین کہ ہمنے اپنی کتاب مین غور و تامل سے دیکھا اور اپنے علما اور زہاد سے بڑا مناظرہ اور مجادلہ کیا تمھارے دین محمدی کا باطل ہونا اور تمھارے آئین کا فاسد ہونا ہمپر ظاہر ہوگیا جس نبی آخرالزمان کا وعدہ ہماری کتاب مین ہے اوسکی نشانیان تمھارے نبی مین موجود نہین تو ممکن ہے کہ اس حیلہ اور فریب سے اصحاب نبی مین سے بعضے تردد اور شبہہ مین پڑجائین اور کہین کہ یہ لوگ اہل کتاب ہین ایسی بات بیہودہ طور سے نہ کہینگے اور جو بات حق ہوجانتے ہین جھکو اوسے نہ چھپائینگے شاید کہ بعض اصحاب دین محمدی سے منحرف ہوکر ہمارے دین مین آجائین حق تعالی نے اونکے اس مکر سے مسلمانون کو اطلاع دی اور یہ آیت بھیجی کہ اہل کتاب کے ایک گروہ یعنی اون بارہ آدمیون نے آپس مین کہا ہے اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ ایمان لاؤ یعنی زبان سے اقرار کرو اوس چیز کا کہ اُنْزِلَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو اوتاری گئی ہے ایمان والون پر یعنی قرآن وَجْهَ النَّهَارِ اول دن مین وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ اور کافر ہوجاؤ اور انکار کرو آخر دن مین اوس چیز سے جسکا اول دن مین اقرار کیا ہے لَعَلَّهُمْ شاید کہ مسلمان لوگ اقرار کے بعد تمھارے انکار سے شک مین پڑکر یَرْجِعُوْنَ پھرجائین اپنے دین سے جب حبیرون نے دیکھا کہ اونکا مکر ظاہر ہوگیا تو مدینہ کے یہود کو وصیت کی وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اور تصدیق نہ کرو اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ مگر اوسی شخص کی جو پیروی کرے دین تمھارے کی کہ یہودی ہونا ہے قُلْ اِنَّ الْهُدٰى کہدے اونسے کہ بیشک دین حق هُدَى اللّٰهِ دین خدا ہے یعنی دین اسلام قول یہود اور رد قول یہود کے درمیان مین یہ جملہ معترضہ تھا پھر حق تعالی اونکے کلام کا تتمہ بیان فرماتا ہے کہ اپنے دین والون کے سوا اور کسیکی تصدیق نہ کرنا اور باور نہ کرلینا اَنْ یُّؤْتٰٓی اَحَدٌ یہ کہ دیا ہو کسیکو مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ مانند اوسکے جو تمھین دیا ہے علم فضل حکمت اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ اور یہ بھی باور نہ کرنا کہ مسلمان تمسے جھگڑینگے عِنْدَ رَبِّكُمْ پاس رب تمھارے کے اسواسطے کہ تمھارا دین بہت صحیح اور درست ہے اور تمھاری دلیل بہت کھلی ہوئی اور بہت قوی ہے قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ کہ کہ بیشک بڑی اور بہتری یا زیادتی علم و حکمت مین بِیَدِ اللّٰهِ بیچ ہاتھ اللہ کے ہے اور اوسی کے دست تصرف مین ہے یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ دیتا ہے اوسے جسکو چاہتا ہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور اللہ بہت رحمت والا ہے عَلِیْمٌ جاننے والا ہے فضل عطا فرمانے مین مستحقون کو یَّخْتَصُّ خاص کرتا ہے بِرَحْمَتِهٖ ساتھ اسلام یا قرآن یا نبوت کے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے اور جسکو جانتا ہے کہ یہ فضل کا مستحق ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہے مومنون پر وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور اہل کتاب مین سے مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ کوئی ایسا ہے کہ اگر امین کرے تو اوسے بِقِنْطَارٍ ساتھ بارہ سو اوقیہ کے مال سے یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ تو ادا کردے وہ مال طرف تیرے اور وہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ تھے کہ قریش مین سے ایک شخص نے بارہ سو اوقیہ سونا اونھین امانت دیا اور اونھون نے پھر وہ اوس شخص کو ادا کردیا وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ کوئی ایسا ہے کہ اگر اوسے امین کرے تو بِدِیْنَارٍ ساتھ ایک دینار کے لَّا یُؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ نہ ادا کرے نہ پھیر دے تجھے اِلَّا مَا دُمْتَ مگر یہ کہ جب تک ہے تو عَلَیْهِ قَآئِمًا اوسکے سر پر کھڑا تقاضے کے واسطے اور وہ فنحاص بن عازورا تھا احبار یہود مین سے کہ ایک دینار اوسے کسی نے امانت دی اور اوسنے اوسمین خیانت کی ذٰلِكَ یہ خیانت یہود کی بِاَنَّهُمْ قَالُوْا یہ سبب اسکے ہے کہ کہا اونھون نے لَیْسَ عَلَیْنَا نہین ہمپر فِی الْاُمِّیّٖنَ بیچ خیانت کے ساتھ عرب کے جو لکھ پڑھ نہین سکتے سَبِیْلٌ کچھ گناہ اور عذاب آخرت مین یہود کا اعتقاد تھا

تھے جو کوئی توریت نہ جانے وہ امّی ہے اور امّی کا مال اپنے واسطے حلال جانتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ توریت نے ہمارے واسطے یہ امر درست کر دیا ہے
کہ اپنے دین کے مخالفوں کے ساتھ ہم خیانت کریں وَيَقُولُونَ اور کہتے ہیں اس بات میں عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ اوپر خدا کے جھوٹ اس واسطے کہ
سب ملتوں اور سب شریعتوں میں امانت ادا کرنے کا حکم ہے وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ حال آنکہ وہ جانتے ہیں کہ خیانت حرام ہے بَلَىٰ نہ ایسا ہے جو تم
اعتقاد رکھتے ہو بلکہ عرب سے خیانت کرنے میں تم سے گرفت ہوگی اور حکم یہ ہے کہ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ جو کوئی وفا کرے وہ عہد جو خدا نے توریت میں
اوسکے ساتھ باندھا ہے ادائے امانت اور ترک خیانت سے وَاتَّقَىٰ اور پرہیز کرے حلال و حرام کے باب میں فَإِنَّ اللَّهَ پس تحقیق کہ
اللہ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ○ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو إِنَّ الَّذِينَ تحقیق کہ وہ لوگ جو يَشْتَرُونَ بیچتے ہیں
اور بدلا کرتے ہیں بِعَهْدِ اللَّهِ اوس عہد کو جو خدا کے ساتھ اونھوں نے باندھا ہے اور وہ عہد ایمان ہے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا وَأَيْمَانِهِمْ اور جھوٹی قسموں اپنی کو جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کے باب میں اور اون
صفتوں کو بدلنے پر کھاتے ہیں ثَمَنًا قَلِيلًا ساتھ قیمت تھوڑی کے وہ کئی صاع جو اور کئی گز کپڑا تھا کہ کعب بن اشرف نے
اونھوں سے لیا ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت بدل کر اس افترا کے ساتھ عوام الناس کے سامنے قسم کھائی
أُولَٰئِكَ وہ عہد شکن اور جھوٹی قسم کھانے والے لَا خَلَاقَ لَهُمْ کچھ نہیں واسطے اونکے فِي الْآخِرَةِ بیچ آخرت کے ثواب
میں سے وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ اور نہ بات کریگا اونسے اللہ ایسی بات جس سے وہ خوش ہوں وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ اور نہ دیکھیگا نظر
رحمت سے طرف اونکے يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور پاک کریگا اونھیں گناہ کے میل سے وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ○ اور واسطے اونکے ہوگا عذاب جسکا دکھ کبھی کاٹے کٹتے ہی نہ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا اور تحقیق کہ یہود لوگوں میں سے البتہ ایک
گروہ ہے جیسے کعب اور ابو یاسر جو کہ ناراستی کی رو سے يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ پلٹتے ہیں زبانوں اپنی کو بِالْكِتَابِ ساتھ پڑھنے کتاب کے
جو لکھی اور بنائی ہوئی اونکے علما کی ہے اور وہ جھوٹ بنائی باتیں عبری زبان میں پڑھتے ہیں لِتَحْسَبُوهُ تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں
مِنَ الْكِتَابِ توریت میں سے ہے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ حالانکہ نہیں ہے وہ توریت سے وَيَقُولُونَ اور وہ کہتے ہیں کہ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وہ تحریف اور افترا کی ہوئی پاس سے ہے خدا کے وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اور نہیں ہے وہ پاس سے خدا کے
وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ اور کہتے ہیں اوپر خدا کے جھوٹ کہ جو اوسکا کلام نہیں اوسے اوسکا کلام بتلاتے ہیں وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○
اور وہ جانتے ہیں کہ جھوٹ کہتے ہیں حق تعالیٰ یہود کی تحریف کا حال بیان فرما کر نصارا کے اوس افترا کا حال بیان فرماتا ہے جو حضرت
عیسیٰ کے حق میں وہ کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ نے خدائی کا دعویٰ کیا اور امت کو اپنی عبادت کا حکم فرمایا پس اونکا قول رد کرنے کو
حق تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ لِبَشَرٍ ہرگز نہ تھا نہ ہے نہ ہوگا نہ لائق ہے بشر کو یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ
یہ کہ دے خدا اوسے انجیل وَالْحُكْمَ اور سمجھ اوسکی اور امور اور قضیے فیصل کرنا وَالنُّبُوَّةَ اور نبوت ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ
پھر وہ بشر کہے اپنی امت کو کہ كُونُوا عِبَادًا لِي ہو جاؤ تم بندے یا عبادت کرنے والے واسطے میرے مِنْ دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے
وَلَٰكِنْ كُونُوا اور لیکن کہیگا وہ بشر کہ ہو رَبَّانِيِّينَ سچے دین میں اور مضبوط سمجھ میں بِمَا كُنْتُمْ بسبب اوسکے کہ ہو تم کہ اخلاص کی رو سے

تَعلِمُونَ الکِتٰبَ سکھاتے ہو دوسرون کو کتاب جو حق تعالیٰ کی جناب سے نازل ہوئی ہے وَبِمَا کُنتُم تَدرُسُونَ۝ اور بسبب اسکے
کہ ہو تم کہ برابر پڑھتے ہو اور درس کہتے ہو کتاب کا اس آیت کے معنی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ربانی وہ شخص ہے جو افادہ اور استفادہ کی وجہ سے علم کو
پرورش کیے اور وہ جو محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن کے وقت کہا کہ مَاتَ الیَومَ رَبَّانِیُّ ہٰذِہِ الاُمَّۃِ
وہ بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے اور عارفون کی اصطلاح مین ربانی وہ مجرد لوگ ہین جنھون نے کونین پر لات ماری اور کمال توکل سے غیر خدا کی طرف
ملتفت نہوے اور نفس فریبندہ کی صفتون پر چار حرف کہے اور خودی سے منھ پھیر کر دوست کی طرف متوجہ ہوئے **بیت** ریختہ یاران
عرفان از حجاب کرامت گذشتہ اند نفس غیر را از صفحہ پندار شستہ اند اور لطائف قشیریہ مین لکھا ہے کہ ربانی لوگ خدا کے جاننے والے اور راہ
خدا مین ہمہ بار خدا کے ساتھ قائم غیر خدا سے فانی اونکا سنا حق تعالیٰ سے ہے اور کہنا بھی اوسی سے ہے **مصرع** با او گویند نیز از او میشنوند
وَلَا یَأمُرَکُم اور نہین لائق اوسے جسے خدا نے پیغمبر کیا کہ حکم کرے تمہین اَن تَتَّخِذُوا المَلٰٓئِکَۃَ یہ کہ پکڑو فرشتون کو وَالنَّبِیّٖنَ
اَربَابًا اور پیغمبرون کو خدا فرشتہ اور نبی کی تخصیص اسواسطے ہے کہ بعضے مشرکون نے فرشتون کی عبادت کی اور یہود و نصاریٰ اسنے
پیغمبرون کی کہ وہ پیغمبر عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام ہین اَیَأمُرُکُم بِالکُفرِ کیا حکم کرتا ہے وہ پیغمبر تمہین ساتھ حق چھپانے اور
شرک کرنے کے بَعدَ اِذ اَنتُم مُّسلِمُونَ۝ بعد اسکے کہ ہو تم مطیع دین اسلام کے وَاِذ اَخَذَ اللّٰہُ اور یاد کرو تم اے ع ۸ ۹
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ لیا خدا نے مِیثَاقَ النَّبِیّٖنَ عہد و پیمان پیغمبرون کا اور امتین ان کی بیچ مین انبیا کی تابع ہین
اور یہ عہد ہے کہ حق تعالیٰ نے سب پیغمبرون سے لیا کہ تم اور تمہاری امتین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لاوین اور عہد کا مضمون
اس طرح پر ہے لَمَآ اٰتَیتُکُم جو کچھ دون مین تمہین مِّن کِتٰبٍ وَّحِکمَۃٍ کتاب اتاری ہوئی اور اوس کی سمجھ سے ثُمَّ جَآءَکُم
رَسُولٌ پھر آئے تمہارے پاس رسول جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُم باور کنندہ اور سچا کرنے والا اوس
چیز کو کہ تمہارے پاس ہے کتاب اور حکمت سے لَتُؤمِنُنَّ بِہٖ البتہ ایمان لاؤ گے ساتھ اوس کے وَلَتَنصُرُنَّہٗ اور یاری اور مددگاری کرنا
تم اوسکی اپنی ذات سے اگر تمہارے زمانہ مین آوے ورنہ اوسکی صفتین اور نعتین بیان کرکے اپنی امتون کو اوسکی یاری اور مددگاری کا
حکم دینا قَالَ کہا اللہ نے انبیا کو اوپر یہ عہد پیش کرکے ءَاَقرَرتُم کیا اقرار کیا تم نے وَاَخَذتُم اور لیا تم نے عَلٰی ذٰلِکُم اوپر
اوسکے جیسا کہ اِصرِی عہد میرا اس بات پر کہ اوسے پورا کرو قَالُوٓا اَقرَرنَا کہا انبیا علیہم السلام نے کہ اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کر لیا
ہمنے قَالَ فَاشہَدُوا کہا خدا نے کہ گواہ رہو تم ایک دوسرے کے اقرار پر یا فرشتون کو حکم فرمایا کہ گواہ ہو انبیا کے اقرار پر وَاَنَا مَعَکُم
مِّنَ الشّٰہِدِینَ۝ اور مین کہ خدا ہون تمہارے ساتھ گواہون مین سے ہون اس اقرار پر فَمَن تَوَلّٰی پھر جو کوئی پھر جائے اور انکار کریگا
اس رسول مقبول کا ایمان لانے اور اوسکی مدد کرنے سے بَعدَ ذٰلِکَ بعد اس عہد و پیمان کے فَاُولٰٓئِکَ پس وہ انکار کرنیوالے
ہُمُ الفٰسِقُونَ۝ وہ فرمان اور ایمان سے باہر نکل جانے والے ہین یا عہد و پیمان سے نکل جانے والے ہین اَفَغَیرَ
دِینِ اللّٰہِ کیا سوا دین خدا کے یَبغُونَ بکر کی قرات تَبغُونَ ہے یعنی اے عہد توڑنے والو کیا دین خدا کے سوا اور دین تم چاہتے ہو
اور حفص کی قرات یَبغُونَ ہے یعنی عہد شکن کیا دین خدا کے سوا اور دین چاہتے ہین وَلَہٗٓ اَسلَمَ اور واسطے خدا کے مطیع ہوے

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی بیچ آسمانون کے ہین وَالْاَرْضِ اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین طَوْعًا وَّكَرْهًا ساتھ رغبت کے
اور ساتھ کراہت کے یعنی چاہین خواہ نچاہین سب کو خدا کی اطاعت ہی کرنا چاہیے اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل آسمان رغبت سے فرمانبردار ہین
اور اہل زمین بعضے رغبت سے اور اکثر کراہت سے یا جن وانس کے سوا اورون سے خدا کی اطاعت خوشی سے ہو اور جن وانس سے
ناخوشی کے ساتھ وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ بصری قرات تُرْجَعُوْنَ ہے یعنی اوسکی طرف اوسکے پھیرے جاؤگے تم سب اہل زمین اور
اہل آسمان اور حفص کی قرات يُرْجَعُوْنَ ہے یعنی اللہ کی طرف پھیرے جائینگے خوشی سے اطاعت کرنے والے اور ناخوشی سے
اطاعت کرنے والے قُلْ اٰمَنَّا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ایمان لائے ہین ہم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے کہ یکتا ہے ذات مین اور بے ہمتا ہے
صفات مین وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا اور ایمان لائے ہین ہم ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری ہے اوپر ہمارے یعنی قرآن وَمَآ اُنْزِلَ
اور ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی گئی ہے عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اوپر ابراہیم اور
اوسکے دو بیٹون اور پوتون پر اور انکی کتاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وہی صحیفے تھے اسواسطے کہ یہ شریعت ابراہیم پر تھے
وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى اور ساتھ اوسکے جو دی ہے موسی کو کہ وہ توریت ہے وَعِيْسٰى اور ساتھ عیسی کے کہ وہ انجیل ہے وَالنَّبِيُّوْنَ
اور ساتھ اون کتابون کے جو دیگئی ہین اور پیغمبرون کو جیسے شیث ادریس داؤد وغیرہ شعیب علیہم السلام کو اسواسطے کہ انپر کتابین
نازل ہوئی تھین مِنْ رَّبِّهِمْ پاس سے اونکے رب کے لَا نُفَرِّقُ جدائی نہین ڈالتے ہم بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ درمیان کسی کے
اونمین سے یعنی سب انبیا کا ہم ایمان لاتے ہین یہ نہین کہ بعض کا ایمان لاتے ہین بعض کا نہین جیسے یہود ونصارا کا حال ہے
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ اور ہم واسطے خدا کے مطیع ہین امر ونہی ہین وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا اور جو کوئی چاہے
سوا دین اسلام کے اور کوئی دین فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ پس قبول نہ کیا جائیگا وہ دین اوس سے وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور دین اسلام ترک کرنے کی وجہ سے آخرت مین نقصان پانے والون مین سے ہوگا اور یہ آیت
اون لوگون کے واسطے تہدید ہی جو دین اسلام کے سوا اور کسی دین کے طالب ہین اور جو لوگ دین اسلام کی دولت سے مشرف
ہوکر دامن دولت چھوڑ دیتے ہین اور مرتد ہو جاتے ہین اونکی شان مین حق تعالی فرماتا ہے كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ کیونکر
ہدایت کرے اللہ یہ استفہام نفی کے معنی مین ہے یعنی ہدایت نہ کریگا خدا قَوْمًا كَفَرُوْا اوس گروہ کو جو کافر ہوگیا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
بعد ایمان اپنے کے کہ وہ ایمان لائے تھے اور یہ بارہ آدمی تھے کہ دین اسلام سے منہ موڑکر پھر کافرون مین ملگئے تھے جیسے حارث
بن سوید اور طعمہ بن ابیرق اور مقیس بن ضبابہ اور مثل انکے کہ پہلے تو خدا کا ایمان لائے وَشَهِدُوْٓا اور گواہی دی کہ اَنَّ الرَّسُوْلَ
بیشک رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَقٌّ حق ہین اور اونکا قول سچ ہے وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور آئی تھین اونکے پاس
دلیلین صاف اور ظاہر یعنی قرآن شریف یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اللہ
ہدایت نہین کرتا قوم ظالمون کو کہ اونھون نے ایمان کے مقام کفر قائم کیا اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ وہ گروہ مرتدون کا جزا اونکے مرتد
ہوجانے کی یہ ہے کہ اَنَّ عَلَيْهِمْ بیشک اوپر اونکے لَعْنَةَ اللّٰهِ لعنت خدا کی اور وہ دوری ہے اوسکی رحمت سے وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور لعنت

فرشتون کی وہ بیزاری ہو اونسے وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور لعنت سب لوگون کی اور وہ اونکی مذمت کرنا ہو خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ
رہینگے لعنت مین یا لعنت کے اثر مین کہ عذاب ہو لَا يُخَفَّفُ نہ ہلکا کیا جائیگا عَنْهُمُ الْعَذَابُ اونسے عذاب دوزخ کا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝
اور نہ وہ مہلت دیے جائینگے دنیا کی طرف رجوع کرنے کے واسطے یا ایک وقت سے دوسرے وقت عذاب کی تاخیر مین اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مگر وہ لوگ جو توبہ کرین جناب احدیت اور حضرت ربوبیت مین مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ پیچھے اس سے کہ پھر گئے ہین حق سے وَاَصْلَحُوْا اور اقف اور
درستی پر لائین اوس چیز کو جسمین اونھون نے فساد اور خرابی کی ہو فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ غَفُوْرٌ بخشنے والا گناہگارونکا ہو رَّحِيْمٌ
مہربان ہو اونپر حارث بن سوید کے بھائی نے یہ آیت ایک امین آدمی کے ہاتھ اپنے بھائی حارث کے پاس بھیجی حارث نے آیت پڑھکر اوس
آدمی سے کہا کہ مین نے ہرگز تجھسے کبھی جھوٹ نہین سنا اور میرا بھائی بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا نہین کرتا اور رسول بھی خدا پر
جھوٹ نہین جوڑتا اور خدا سب سے زیادہ سچا ہو پس مین کیون نا امید ہون توبہ کرتا ہوا مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوا اور رجوع کرنے کے وقت یہی
آیت اون گیارہ آدمیون پر پڑھی اونھون نے توبہ سے انکار کرکے جواب دیا کہ اب ہم مکہ مین رہتے ہین اور راہ دیکھتے ہین کہ محمد اور اونکے
یار و مددگار مغلوب ہو جائین اگر ہمارا یہ مطلب حاصل ہوا تو فھو المراد ورنہ ہم جب چاہینگے دین اسلام کی طرف رجوع کرینگے اور ہماری بھی
توبہ قبول ہو جائیگی حق تعالیٰ نے اونکی شان مین یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوئے خدا اور رسول کے ساتھ
بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ بعد ایمان اپنے کے ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا پھر زیادہ کیا اونھون نے کفر پر کفر یعنی کفر پر ثابت قدم رہے یا یہ
معنی ہین کہ اس آیت توبہ کے ساتھ بھی کافر ہوگئے لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ہرگز قبول نہ کی جائیگی اونکی توبہ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝
اور وہ لوگ جو کفر ہی پر قائم ہو رہے وہی گمراہ ہین راہ ہدایت سے یا ہلاک ہونے والے ہین بدبختی کے میدان مین اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
تحقیق کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اور مر گئے اور وہ کافر تھے یعنی کفر ہی پر مرے فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ
پس قبول نہ کیا جائیگا کسی ایک سے بھی اونمین سے مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا بھر کر زمین سونا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ اور اگرچہ بدلا دے وہ سب
سونا یعنی اسقدر سونا جس سے مشرق سے مغرب تک تمام سطح زمین بھر جائے اگر کوئی کافر عذاب دوزخ سے چھوٹنے کے واسطے فدیہ دے تو اوس سے
مقبول نہوگا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور وہ لوگ جو کافر ہین واسطے اونکے عذاب ہو اور اوس عذاب مین رنج و الم بےحساب ہو
وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اور نہوگا واسطے اونکے کوئی مدد کرنے والون مین سے کہ عذاب سے بچانے مین اونکی مدد کرے
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا ہرگز نہ پاؤگے نیکی اور جو بھلائی تم چاہتے ہو وہان تک نہ پہونچوگے یا نہ پاؤگے بہشت یہان تک
کہ خرچ کرو اور صدقہ دو مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ اوس چیز سے جسے دوست رکھتے ہو مال ہین سے کہ فقیرون پر تصدق کرو یا جاہ کہ اوسکے سبب سے عاجز
اور درماندہ لوگون کی اعانت کرو یا بدن کہ اوسکی قوت عبادت مین صرف کرو یا دل کہ اوسے محبت الٰہی کی راہ مین وقف کردو یا جان کہ رضائے
حق کی راہ مین جان پر کھیل جاؤ یا باطن کہ اوسے تعلق ماسوی اللہ کی آلائش سے پاک رکھو اور بزرگون نے کہا ہے کہ جو کوئی اپنی محبوب و مرغوب چیز کو دنیا مین
خرچ کریگا عقبیٰ مین اپنے مطلوب کو پہونچیگا اور جو کوئی دنیا عقبیٰ دونون سے درگذرے وہ حضرت مولیٰ کے قرب مین پہونچے بیت می صرف و مدت
کسی نوش کرد + کہ دنیا و عقبیٰ فراموش کرد۔ یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ع
الجزو الرابع

خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ سب مالون سے زیادہ بہتر اور خوب اور سب سے بڑھ کر محبوبتر اور مرغوب میرے پاس بیرحا ہی
جہان خدا حکم کرے وہان آپ اوسے وضع کیجیے اور بیرحا ایک باغ تھا نہایت مرغوب اور بہت تر و تازہ اور خوب کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گاہ گاہ اوس باغ مین تشریف لاتے اوسکا پانی پیتے اور میوے تناول فرماتے پس ابو طلحہ کے جواب مین فرمایا واہ شاباش یہ مال بڑے فائدہ کا ہی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ باغ اوسکے قرابت والون پر تقسیم کردیا وَمَا تُنْفِقُوا اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِنْ شَيْءٍ کسی چیز سے
تھوڑی خواہ بہت یا اپنے مال ہین سے جن چیزون کو دوست رکھتے ہو فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ○ پس تحقیق کہ خدا ساتھ اوسکے دانا ہی اور تمھاری
نیت کے موافق تمھین اوسکا بدلا دیگا كُلُّ الطَّعَامِ سب قسم کے کھانے كَانَ حِلًّا تھے حلال لِبَنِي إِسْرَائِيلَ واسطے بیٹون یعقوب کے
لکھا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ یعنی یہود کے ظلم و معصیت کی نحوست اور وبال سے
بعضے پاک اور حلال کھانے جیسے مچھلیون کے گوشت اور گاے بکری کی چربیان اور ایسی چیزین اونپر ہمنے حرام کردین یہود یہ بات سنکر
خفا ہوئے اور بولے کہ یہ چیزین تو ہمیشہ سے حرام چلی آئی ہین حق تعالی نے اونکے اس قول کی تکذیب فرمائی اور ارشاد کیا کہ کھانے کی سب
چیزین یعقوب اور اوسکی اولاد پر حلال تھین إِلَّا مَا حَرَّمَ مگر وہ چیز جو حرام کرلی إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ یعقوب نے اوپر ذات اپنی کے
اور یہ امر اس طور پر ہوا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو ایک مرض پیدا ہوا اونھون نے نذر مانی کہ اگر خدا اونھین شفا عطا فرمائے تو جو چیز
بہت شوق سے کھاتے پیتے تھے وہ اپنے اوپر حرام کرینگے حق تعالی نے اونھین شفا دی اونھون نے نذر وفا کی اونٹنی کا گوشت اور دودھ
جو سب کھانے پینے کی چیزون سے زیادہ اونھین مطبوع اور مرغوب تھا اللہ سے تقرب حاصل کرنے کو اور اپنی نذر وفا کرنے کی نیت سے
اونھون نے اپنے اوپر حرام کرلیا یہود بھی اونکی پیروی کی راہ سے ان چیزون سے پرہیز کرکے بولے کہ توریت مین ان چیزون کی حرمت کا حکم ہی حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ
جو کہتے ہین ایسا نہین ہی بلکہ یعقوب علیہ السلام نے نذر کی جسسے یہ چیزین اپنے اوپر حرام کرلین مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ پہلے سے اسکے کہ نازل
کیجائے توریت اور اگر یہود یون ہی انکار پر اصرار کرین تو قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ تو صحیح توریت فَاتْلُوهَا
پس پڑھو اوسے یعنی اوسکی وہ آیت پڑھو جسمین یہ چیزین حرام کی ہین إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ اگر ہو تم سچے اور جب یہود نے توریت لانے سے
انکار کیا تو خاص و عام پر اونکا بہتان و افترا کھل گیا فَمَنِ افْتَرَىٰ پھر جو کوئی افترا کرے اور بہتان باندھے عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ خدا پر جھوٹ
حلال و حرام کردینے مین مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا کہ حرام کرلینا خود یعقوب علیہ السلام سے واقع ہوا تھا جناب الہی سے حرمت کا
حکم نہین آیا تھا فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ پس وہ مفتری لوگ وہی ظالم ہین اور ترک انصاف سے بدتر کوئی ظلم نہین قُلْ صَدَقَ
اللَّهُ کہہ سچ کہا خدا نے تحریم کی خبر مین اور یہود کا کلام جھوٹ تھا فَاتَّبِعُوا پس پیروی کرو مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ ملت ابرہیم کی اور اونکے دین کی
حَنِيفًا یہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا بیان حال ہی کہ دین اسلام پر مستقیم اور اوسکے سوا دوسرے دین سے پھرنے والے تھے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○
اور نہ تھے ابراہیم علیہ السلام مشرکون مین سے إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ تحقیق کہ پہلا گھر جو روے زمین پر وُضِعَ تعمیر کیا گیا اور بنایا گیا لِلنَّاسِ
واسطے لوگون کے تاکہ اوسکی زیارت کرین لَلَّذِي بِبَكَّةَ وہ گھر ہی جو بکہ مین واقع ہوا اور بکہ شہر کا نام ہی جیسے مکہ یا اوسی بقعہ کا نام ہی کہ وہ گھر اوس
بقعہ مین ہی حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے لوگون نے سوال کیا کہ کیا کعبہ ہی پہلا گھر ہی جو خدا کی عبادت کے واسطے بنا آپنے فرمایا کہ نہین اسکے پہلے بھی

واقعہ حضرت یعقوب علیہ السلام

عباد تخانے تھے مگر وہ پہلا گھر اس بات مین ہے کہ حق تعالی نے لوگون کے واسطے اوسے برکت والا کیا اور اوسکی زیارت کو ہدایت اور رحمت کا سبب مقرر کر دیا جیسا کہ اوسنے فرمایا مُبٰرَكًا برکت دیا گیا ہے یعنی بڑے فائدے اور بہت خیر کا مکان ہے اور اوسکی برکت اس وجہ ہے کہ بے طواف اور نماز کے فقط اوسے یون ہی دیکھنا ثواب مین سال بھر کی نماز کے برابر ہے جو مکہ کے سوا اور کہین کیجائے وَّهُدًى اور یہ خانہ خدا ہدایت ہے لِّلْعٰلَمِيْنَ واسطے اہل عالم کے کہ قبلہ کی معرفت سے اونھین ہدایتمند کر دیتا ہے یا مسلمانون کو بہشت کی راہ دکھانے والا ہے فِيْهِ بیچ اوس گھر کے یا حرم مین اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ نشانیان ظاہر ہین اونمین ایک مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ہے اور وہ ایک پتھر ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے قدم شریف کا نشان اوسپر تھا اور وہ ایک نشانی نہین بلکہ چار نشانیان ہین ایک نشانی تو یہ کہ اوس پتھر نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قدم کا اثر قبول کر لیا دوسری یہ کہ وہ ٹخنون تک قدم ڈوب جاتا تیسری مدت دراز تک وہ نقش قدم باقی رہتا چوتھی باوصف کثرت اعداء وہ پتھر محفوظ رہتا اور نشانی یہ ہے کہ وَمَنْ دَخَلَهٗ اور جو کوئی آیا اوس گھر مین كَانَ اٰمِنًا ہو گیا ایمن قتل اور غارت سے یعنی جو گنہگار خانۂ کعبہ مین پناہ لے جب تک وہان رہے اوسے دست تعرض کوتاہ ہے کوئی تعرض نہین کر سکتا اور علماء نے کہا ہے کہ حج اور عمرہ کے سبب سے جو شخص داخل حرم ہوا وہ ایمن ہے اون گناہون کے عذاب اور مکافات سے جنکا قبل حج مرتکب ہوا تھا اسواسطے کہ قول اصح یہ ہے کہ وہ بخشدیے گئے ہین ابو النجم صوفی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ ایک رات مین کعبہ کا طواف کرتا تھا اور نہایت درجہ وقت صاف رکھتا تھا مین نے عرض کیا کہ خداوندا تو نے فرمایا ہے کہ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا حرم مین جو داخل ہوا وہ کس چیز سے ایمن ہو گیا ہاتف نے آواز دی کہ اٰمِنًا مِّنَ النَّارِ جو لوگ مقام ابراہیم کو ایک آیت یعنی ایک نشانی جانتے ہین اور حرم مین آنے والے کے امن کو دوسری آیت اور نشانی سمجھتے ہین اونکا قول یہ ہے کہ آیات بینات مین سے حق تعالی نے دو ہی کو ذکر کیا اور باقی کو پوشیدہ رکھا تاکہ دلالت کرے اس بات پر کہ آیات بینات بہت ہین شمار مین نہین آسکتین اور مفسر بعض آیات بینات ذکر کرتے ہین جیسے اوسکی طرف دلون کی رغبت اور مومنون کے قبلہ کے ساتھ اوسکا مختص ہونا اور یہ کہ اوس گھر کو جو خراب کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ شرمندہ ہوتا ہے اور کوئی پرندہ کعبہ کی چھت پر نہین بیٹھتا اور وہ مکان کبھی طواف کرنے والے سے خالی رہتا ہی نہین اور جو شخص خانۂ کعبہ کو دیکھتا ہے اوسکے آنسو جاری ہو جاتے ہین اور اولیا ہر شب جمعہ کو اوسکے گرد حاضر ہوتے ہین اور روحانی اور جنات اوسکے طواف کی طرف مائل ہوتے ہین اور ایسی کھلی ہوئی نشانیان بہت ہین بیت ہرچہ گفتیم در اوصاف وے از روی کمال ٭ ہمچنان ہیچ نگفتیم کہ صد چندان است ٭ محقق لوگ فرماتے ہین کہ سینۂ انسان جو کہ ہو اسمین وَّلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ کی منظوریت کے واسطے پہلا گھر جو بنا وہ خانۂ دل ہے اور تمام اعضاے بدن حضرت دل ہی کی برکت سے راہ حق پاتے ہین اسواسطے کہ جسوقت نظرات تجلیات ربانی کی چمک کی شعاعین کسیکے دل پر پڑتی ہین فتوح کے آثار اور کشود کے انوار اوسکے چہرہ سے ظاہر ہوتے ہین اور وَّلٰكِنْ يَّسَعُنِيْ قَلْبُ عَبْدِيْ کی وسعت کی صفت سے متصف ہو کر بِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ کے اسرار کا مظہر ہو جاتا ہے اور اسی خانۂ دل مین نشانیان ظاہر ہین کہ اون علامتون سے طالب اپنے مطلوب کی طرف راہ ڈھونڈھتا ہے اونمین سے ایک مقام ابراہیم ہے کہ مقام تسلیم ہے چنانچہ شیخ شبلی قدس سرہ فرماتے ہین کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہے جو شخص اس مقام پر پہونچتا ہے سب آفتون سے ایمن ہو جاتا ہے اور حرم ظاہری مین داخل ہونا تیغ دشمن سے امان پانے کا سبب ہے اور حرم باطنی مین داخل ہونا قطعیت دوست کی تلوار سے ایمن ہو جانے کا ذریعہ ہے اور عاشقون کیلیے فراق دوست کے رنج سے بڑھکر کوئی رنج نہین بیت بتیغم گر زنی باکے ندارم ٭ جراحت کشتی طاقت نیارم ٭ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ اور واسطے اللہ کے ہے اوپر لوگون کے حِجُّ الْبَيْتِ قصد خانۂ کعبہ کا مَنِ اسْتَطَاعَ واسطے اوس شخص کے جو استطاعت اور قدرت رکھے

إِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴿ طرف اوس گھر کے راہ کی جہت سے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر استطاعت سے زاد و راحلہ مراد ہی اور امام مالک
رحمہ اللہ تعالی کے کلام کے موجب بدن کی صحت اور چلنے کی قدرت اور ایسا کسب جس سے زاد راہ حاصل ہو اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی زاد و راحلہ
اور صحت بدن ان سب کو استطاعت کہتے ہین اور امن طریق بھی شرط حج ہی وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کافر ہو ساتھ فرضیت حج کے فَإِنَّ اللّٰهَ
بس تحقیق کہ اللہ غَنِيٌّ بے پروا ہی عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ سب اہل عالم سے اور اوس کفر سے کوئی نقصان اوسکی ذات اقدس کی طرف رجوع
نہین کرتا بلکہ تارک حج پر وبال ہی قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ کہ ای اہل کتاب لِمَ تَكْفُرُوْنَ کیون چھپاتے ہو یا کیون نہین ایمان لاتے
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ آیتون کے جو اللہ نے حج فرض ہونے کے باب مین بھیجی ہین وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ اور خدا آگاہ اور گواہ ہی عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ
اوپر اوسکے جو کرتے ہو تم حق پوشی اور آیات ربانی کا کفران قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ کہ ای اہل توریت لِمَ تَصُدُّوْنَ کیون باز رکھتے ہو
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے کہ دین اسلام ہی اور کیون منع کرتے ہو مَنْ اٰمَنَ اوسے جو ایمان لایا ساتھ خدا کے اور دین حق قبول
کیا عمار یاسر اور اونکے رفقا رضی اللہ تعالی عنہم مراد ہین کہ یہود اونھین اپنے دین کی طرف بلاتے تھے تَبْغُوْنَهَا چاہتے ہو واسطے اوسکے سیدھی
راہ کے عِوَجًا کجی اور انحراف یہود مسلمانون کو کہتے تھے کہ تمہارے دین مین کجی ہی یعنی یہ شخص تم جسکی پیروی کرتے ہو وہ پیغمبر نہین جسکا
خدا نے وعدہ فرمایا ہی اور اونکی نعت اور صفت جو اونھون نے بدل ڈالی تھی وہ اہل اسلام سے بیان کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ دین
اسلام مین تم کجی چاہتے ہو وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ حال آنکہ تم گواہ ہو اس بات پر کہ راہ راست اور دین مقبول اسلام ہی ہی اور یہ بات
حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہما السلام کی وصیت سے تمہین معلوم ہی وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ اور اللہ بیخبر نہین
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ای لوگو جو ایمان لائے ہو یہ خطاب انصار رضی اللہ عنہم کے گروہ کی
طرف ہی اور اوسے حق تعالی فرماتا ہی اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا اگر تم فرمانبرداری کروگے ایک گروہ کی مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یہودی کہ
شاس بن قیس اور اوسکے یار ہین تو يَرُدُّوْكُمْ پھیر دینگے تمہین بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ بعد ایمان تمہارے کے كٰفِرِيْنَ ○ بے ایمان
یعنی اگر شاس اور اوسکے تبعون کی متابعت کروگے تو وہ تمہین مرتد کر دینگے اور یہ شاس حاسد یہودی تھا ہمیشہ مسلمانون کی بدگوئی
اور عیب جوئی کیا کرتا اور چاہتا تھا کہ انصار کی جماعت مین تفرقہ ڈالدے اور انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج زمانہ جاہلیت مین
ان دونون کے باہم ہمیشہ جنگ و جدال قائم رہتا جبتک لوگ مسلمان ہوگئے تو وہ عداوت اتحاد اور محبت سے مبدل ہوگئی شاس نے حسد کی راہ سے
ایک تدبیر نکالی کہ وہ قدیم عداوت اون دونون گروہ مین تازہ ہو جائے ایک شخص سے کہدیا کہ اوس اور خزرج کے جوانون مین بیٹھا کرے
اور واقعہ بعاس کہ اون دونون قبیلون مین یہ ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی اسکا کچھ ذکر چھیڑے اور وہ قصیدہ جو اون دونون خزرج کی مذمت مین
کہا گیا تھا پڑھے غرض کہ جب وہین لڑائی کا ذکر ہوا اور اوس قصیدہ ہجو کے اشعار خزرجیون کے گوش زد ہوئے بڑے غصہ سے اونھون نے
بھی اوس کی ہجو کرنا شروع کی اوسیون نے ضبط نہ کیا اور خزرجیون کو برا کہنا شروع کیا جھگڑا ہوتے ہوتے لڑائی ہونے لگی دونون
طرف کے جوانمردون نے مقابلہ کی ٹہرہی بھوک کر محاربہ کا میدان آراستہ کر دیا تیر اور تلوار چلنے ہی لگی میدان جنگ سے غبار اوٹھا مثنوی
زیک جانب گروہے رزم پرواز ٭ ز دیگر سوے جمعے جنگ و تاز ٭ در افتادند چون شیر غران ٭ بگرز و نیزہ و شمشیر بران ٭ فورا حضرت جبرئیل علیہ السلام

یہ آیتین لیکر نازل ہوئے اور حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے معرکہ مین تشریف لاکر دونون صفون کے بیچ مین کھڑے ہوئے
اور فرمایا کہ باوجود اسکے کہ مین تمھارے درمیان ہون رسوم جاہلیت کا داعیہ رکھتے ہو جب خدا ے تعالی تمکو اسلام کے سبب سے معزز وممتاز
کرچکا پھر تم دینداری کا طریقہ چھوڑے دیتے ہو سنو حق تعالی کیا فرماتا ہے پھر آپ نے یہ آیتین اونکے سامنے پڑھین فورًا وہ توبہ کرنے لگے اور
ہتھیار ڈالدیے اور روتے ہوئے باہم لپٹ گئے اور سمجھے کہ اگر یہود کی فرمانبرداری کرتے ہین تو ایمان سے کفر کی طرف پھرے جاتے ہین اور
حق تعالی اونسے اس طرح خطاب فرماتا ہے وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ اور کیون کافر ہوے جاتے ہو وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ حال آنکہ تم ہو کہ پڑھا جاتا ہے
عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ اوپر تمھارے قرآن اللہ کا وَفِيكُمْ رَسُولُهُ اور درمیان تمھارے ہے رسول اوسکا وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ اور جو
کوئی مضبوط پکڑے دین خدا کو یا اوسکی کتاب کو فَقَدْ هُدِيَ پس تحقیق کہ ہدایت کیا گیا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ طرف راہ سیدھی کے ع ١٠
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو خدا سے حَقَّ تُقَاتِهِ جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے اکثر علما کے نزدیک
یہ آیت منسوخ ہے اسواسطے کہ جو تقوے کا حق ہے وہ کسی سے بھی نہین ہوسکتا پس رحمت آلہی نے اس مشقت شاق اور تکلیف مالایطاق کا بوجھ اس
اُمت پرسے اوٹھالیا اور آیت ناسخ بھیجی کہ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ یعنی پرہیزگاری کرو اوسقدر جسکی تم قدرت رکھتے ہو وَلَا تَمُوتُنَّ
اور نہ مرو إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ مگر یہ کہ تم مسلمان ہو لفظ نہی موت پر واقع ہو مگر درحقیقت اسلام پر قائم رہنے کا امر ہے
تاکہ اسلام ہی پر مرین وَاعْتَصِمُوا اور مضبوط پکڑو اے انصار بِحَبْلِ اللَّهِ دین خدا کو کہ وہ مضبوط پکڑ ہے جَمِيعًا تم سب اور
بعضون نے کہا کہ حبل اللہ سے یہان قرآن مراد ہے یا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع حق تعالی حکم فرماتا ہے کہ حضرت سید عالم
علیہ افضل الصلوۃ والسلام کی متابعت کا دامن خوب مضبوط پکڑنے مین تم سب مجتمع رہو اسواسطے کہ جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اتباع ظاہری و باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ نہ کروگے منزل مقصود کی راہ نہ پاسکوگے اور مطلوب حقیقی تک نہ پہونچ سکوگے رباعی

حقا کہ بے متابعت سید رسل + ہرگز کسے بمنزل مقصود رہ نیافت + از ہیچ رو بہیچ درسے رہ نمید ہند + آنرا کہ راستانۂ او روی دل بتافت +

وَلَا تَفَرَّقُوا اور نہ متفرق ہو اوسکی خدمت سے وَاذْكُرُوا اور یاد کرو نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ نعمتین اللہ کی جو اوپر تمھارے
افاضہ فرمائی ہین وہ اسلام ہے اور قرآن اور اونکے شہر مین رسول علیہ السلام کی ہجرت إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً اوسے یاد رکھو کہ تھے تم ایک
دوسرے کے دشمن کہ برابر جنگ کیا کرتے تھے فَأَلَّفَ پھر خدا نے الفت ڈالدی بَيْنَ قُلُوبِكُمْ درمیان دلون تمھارے کے برکت اسلام
اور بدولت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے فَأَصْبَحْتُمْ پس ہوگئے تم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ساتھ رحمت آلہی کے بھائی ایک دوسرے کے
وَكُنْتُمْ اور تھے تم ضلالت اور جہالت کے سبب سے عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ اوپر کنارے گڑھے کے مِنَ النَّارِ آتش دوزخ یعنی قریب تھا
کہ اوسمین گر پڑو اگر اوسی حال مین تمھین موت آتی تو یقینی تم دوزخ مین چلے جاتے فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا پھر چھڑایا تمھین خدا نے اوس گڑھے سے یا آتش دوزخ سے
كَذَٰلِكَ جسطرح بیان کی تمھارے حال مین قدیمی نفرت اور نئی محبت اسی طرح يُبَيِّنُ اللَّهُ بیان کرتا ہے اللہ اور ظاہر فرماتا ہے لَكُمْ آيَاتِهِ
واسطے تمھارے دلیلین اپنی وحدانیت کی لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ تاکہ شاید ہدایت پر ثابت رہو وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اور چاہیے کہ ہو تم مین سے
أُمَّةٌ ایک گروہ کہ وہ لوگ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ بلائین لوگون کو طرف نیکی کے یعنی دین اسلام کی طرف یا مومنون کی الفت باہمی کی جانب اور بعضے کہتے ہین

کہ یہ بلانے والے مؤذن لوگ ہین کہ خلق کو خدا کی عبادت کے واسطے بلاتے ہین وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ اور حکم کرین باتہ نیکی کے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط اور باز رکھین منکر سے معروف وہ ہی جو قرآن اور حدیث کے موافق ہو اور منکر وہ ہی جو قرآن اور حدیث کے مخالف ہو
اور محققون کے نزدیک معروف خدمت حق ہی اور منکر صحبت نفس ہی وَأُولَٰئِكَ اور وہ گروہ جو داعی خیر امر معروف ناہی منکر ہین
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وہی چھٹکارا پانے والے ہین وَلَا تَكُونُوا اور نہو اے مسلمانو كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا مانند اون لوگون کے
جو متفرق ہوگئے عداوت کی وجہ سے جیسے یہود و نصارا کہ ہر ایک مین فرقے پیدا ہوگئے جیسے عنانیہ اور سامریہ اور موشکانیہ یہود کے فرقے ہین
اور ملکانیہ نسطوریہ اور مار یعقوبیہ نصارا کے فرقے ہین اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہی وَاخْتَلَفُوا اور اختلاف کیا اپنے دین مین
یہود نے تو حضرت موسٰی علیہ السلام کی موت سے پانسو برس کے بعد اور نصارا نے حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اوٹھ جانے سے
تین سو برس کے بعد اور انکا یہ اختلاف تھا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ط بعد اس سے کہ آئی تھین اونکے پاس دلیلین کھلی
ہوئین اونکی کتابون مین وَأُولَٰئِكَ اور وہ متفرق اور مخالف لوگ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ واسطے اونکے ہی عذاب بڑا
يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ اوس دن کہ سفید اور روشن ہونگے منھ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ج اور کالے ہوجائینگے منھ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ
وُجُوهُهُمْ قف پس وہ لوگ کہ سیاہ ہوجائینگے منھ اونکے حق تعالی فرمائیگا کہ ملامت کرکے اونسے کہین أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ کیا کافر ہوگئے
تم بعد ایمان اپنے کے مراد اہل کتاب ہین کہ اپنے ایمان کے بعد ہمارے پیغمبر علیہ افضل الصلوۃ والسلام سے کافر ہوگئے یا منافق مراد ہین کہ زبان سے
تو اقرار کرتے تھے اور دل سے انکار یا کافر مراد ہین کہ میثاق کے دن تو حق تعالی کی ربوبیت کا اقرار کیا اور دنیا مین آکر کافر ہوگئے یا مرتد مراد ہین
کہ سعادت ایمان حاصل کرکے شقاوت اور بے نصیبی مین گرفتار ہوگئے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خارجی اور رافضی مراد ہین کہ
سنت اختیار کرکے پھر بدعت مین گر پڑے فَذُوقُوا الْعَذَابَ پس چکھو عذاب دوزخ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ بسبب
اوسکے کہ تھے تم بعد ایمان کے کافر ہوگئے وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ اور لیکن وہ لوگ کہ سفید ہوگئے منھ اونکے
یعنی مسلمان اور اہل سنت فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ط پس رہینگے بیچ رحمت خدا کے یعنی بہشت مین یہ محل کو حال کے نام کے ساتھ
بولنے کے قبیل سے ہی عارف لوگ کہتے ہین کہ رحمت روح وصال ہی اور مشاہدہ جمال هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ یہ سفید اور
روشن چہرون والے رحمت یا جنت مین ہمیشہ رہنے والے ہین تِلْكَ یہ جو مذکور ہوئین اس سورت مین خبرین اور احکام آيَاتُ اللَّهِ
آیتین اللہ کی ہین دھمکیون اور خوشخبریون اور وعدے وعید سے نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ط پڑھتے ہین ہم اوپر تیرے وحی کے
ذریعے سے راستی اور درستی کے ساتھ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ اور نہین ہی اللہ کہ ارادہ کرے ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ ○ ظلم کا اپنی
طرف سے جن و انس کے واسطے یعنی انپر ظلم نہ کریگا اور بیجرم عذاب مین نہ ڈالیگا وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ اور واسطے اللہ کے جو کچھ ہی
آسمانون مین تارے اور ملائکہ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط اور جو کچھ ہی زمین مین حیوان نبات جماد وَإِلَى اللَّهِ اور طرف خدا کے تُرْجَعُ
الْأُمُورُ ○ پھیرے جائینگے سب کام كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ہو تم بہتر گروہ کے جو غیب کے خلوتخانہ سے أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ع ۸
نکالا گیا ہی واسطے لوگون کے ایک قول یہ ہی کہ تھے تم بہترین امت سابق علم مین یا لوح محفوظ مین یا انبیا علیہم السلام کی کتابون مین

یا میثاق کے دن کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں تمنے جلدی کی اور اس اُمت کی بہتری اس جہت سے ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہی شعر لَمَّا دَعَی اللّٰہُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِہٖ + بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ + ؎ چونکہ پیغمبر ما را برحمت خوانده است +
افضل پیغمبران او گشته ما خیر الامم + اور بعضون نے کہا ہی کہ اس اُمت کی بہتری ان تین صفتون مین ہی جو حق تعالی بیان فرماتا ہی تَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرتے ہو ساتھ معروف کے اور معروف وہ ہی کہ شارع جسے مستحسن کہے وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہو
منکر سے اور منکر وہ چیز ہی کہ شارع جسے بُرا شمار کرے وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط اور ایمان لاتے ہو تحقیق کی رُو سے ساتھ خدا کے اور خدا کے ساتھ
ایمان لانا اس بات کو شامل ہی کہ ایمان رکھا ہو اون سب چیزون کا جنکا ایمان لازم ہی اسواسطے کہ خدا کے ساتھ ایمان جبھی تحقق ہوتا ہی کہ جس چیز کے
ایمان کا اوسنے حکم فرمایا ہی کہ اس چیز کا ایمان لاؤ اوسکا ایمان لائے ہون وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اور اگر ایمان لائین اور تصدیق کرین
علماے بنی اسرائیل اوسپر جو پیغمبر آخر الزمان پر اوترا یعنی قرآن لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط البتہ ہو وہ ایمان اور تصدیق بہتر واسطے اونکے
کفر و انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ بعضے اونمیں سے ایمان والے ہین یعنی ابن سلام اور اونکے یار وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝
اور اکثر اونکے نکلجانے والے دین سے ہین لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ نہ ضرر پہونچا سکینگے تمھین اِلَّآ اَذًى ط مگر تھوڑا سا رنج کہ تمھین کفر کی
طرف بلائین یا کسی مسلمان پر کچھ بہتان باندھین یا اہل ایمان کو اپنے قتال سے ڈرائین وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اور اگر قتال کرینگے تمہارے
ساتھ تو يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ قف پھیرینگے تمہاری طرف پیٹھ اور بھاگ جائینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ اور شکست کے بعد
نہ مدد دیے جائینگے نہ خلق اونکی یار ہوگی اور نہ حق تعالی مددگار ہوگا ضُرِبَتْ رکھی گئی عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اوپر یہود کے علامت ذلت کی
اونکی ذات مین اس طرح پر کہ ہرگز اوسسے جدا ہی نہو اور صحیح یہ بات ہی کہ جزیہ اونکی ذلت ہی اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا جہان پائے جائین وہ ذلت اونکے
ساتھ ہوگی اِلَّا استثناے منقطع ہی یعنی ذلت خواری اونکی ذات کو لازم ہی مگر اونھین پناہ دیتے ہین بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ عہد کے
اللہ سے کہ قبول جزیہ ہی وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ اور عہد کے مسلمانون سے ساتھ اذن الٰہی کے بعد لینے جزیہ کے وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ اور پھرے یہود ساتھ غصہ کے خدا سے یعنی غضب الٰہی کے لائق ہوگئے وَضُرِبَتْ اور رکھدی گئی عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ط
اوپر اونکے علامت فقیری اور محتاجی کی یعنی یہ علامت احاطہ کی گئی اونکے ساتھ جیسے گھر گھر والون کو محیط ہوتا ہی اور گھیرے رہتا ہی
ذٰلِكَ یہ ذلت خواری اور محتاجی اور غضب الٰہی کی طرف پھرنا بِاَنَّهُمْ كَانُوْا بسبب اسکے ہی کہ وہ لوگ ہین عداوت کی وجہ سے کہ
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کفر کرتے ہین ساتھ قرآن کے یا ساتھ احکام توریت کے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے ساتھ وَ
يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ط اور مار ڈالتے تھے پیغمبرون کو ناحق اور درحقیقت قتل انبیا ناحق ہی مگر اونکے اعتقاد کے موجب
بھی ناحق تھا اور یہ امر بہت بد ہی اوسکے بہ نسبت کہ انبیا کا قتل حق پر سمجھتے اور مفسرون نے کہا ہی کہ اگرچہ یہود مدینہ کے آبا و اجداد نے
انبیا کو قتل کیا تھا مگر چونکہ یہ اپنے بزرگون کے اس فعل پر راضی تھے تو حق تعالی نے انھین بھی قاتلون مین شمار کرلیا ذٰلِكَ یہ کفر اور قتل بِمَا
عَصَوْا بسبب اسکے تھا کہ اونھون نے نافرمانی کی وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ق اور تھے تجاوز کرتے خدا کی حدون سے لکھا ہی کہ جب عبداللہ
بن سلام اور اونکے یار جیسے ثعلبہ اور اسد اور اسید رضی اللہ عنہم دولت اسلام سے مشرف ہوئے تو یہود نے زبان طعن کھولکر کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ

ہماری قوم سے کے بدتر لوگ ہین کہ اپنے بزرگون کے خلاف کام کر کے ہمسے مخالفت اختیار کر لی حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ لَيْسُوْا سَوَآءً ط
نہین ہین مومنین اہل کتاب برابر کفار اہل کتب کے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ اہل کتاب مین سے ایکگروہ ہو قائم دین اسلام پر
یا قائم ہو حدود الٰہی پر اور بعضون نے کہا کہ مستقیم ہو قول است اور عمل خالص اور دین درست پر اور یہ گروہ کون تھا ابن سلام اور اونکے
یار یا نجران کے چالیس آدمی اور حبشہ کے بتیس اور روم کے آٹھ کہ عیسی علیہ السلام کا ایمان رکھتے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی
ایمان لائے اور شریعت اور قرآن کے احکام تعلیم پائے يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ پڑھتے ہین قرآن اٰنَآءَ الَّيْلِ گھڑیون رات مین اور بعضون نے
کہا ہو کہ مغرب اور عشا کے درمیان وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ○ اور وہ سجدہ تلاوت کرتے ہین یا ساعت شب مین نماز پڑھتے ہین اور
اکثر نماز عشا کے قائل ہین اسواسطے کہ یہ نماز اسی امت کے ساتھ مخصوص ہوئی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشا کی تاخیر فرمائی
اور لوگ نماز کے منتظر تھے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ بات جان لو کہ اور دین والون مین سے کوئی گروہ اسوقت خدا کو یاد نہین کرتا
تمھارے سوا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ حق تعالی امت قائمہ کی صفت کرتا ہو اور فرماتا ہو کہ وہ لوگ ایمان حقیقی لاتے ہین ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ اور روز قیامت کے وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرتے ہین خلق کو تصدیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ امورات
شرع کے وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہین تکذیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا تمام منہیات سے وَيُسَارِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ ط اور جلدی کرتے ہین نیکیان کرنے مین وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اور وہ گروہ یعنی وہ امت قائمہ جو موصوف ہو
ان صفات مذکورہ کے ساتھ صالحون اور برگزیدہ قومون مین سے ہو وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ بکرنے تَفْعَلُوْا پڑھا ہو یعنی اور جو کچھ
کرتے ہو نیکی مین سے فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ط بکرنے لَنْ تُكْفَرُوْهُ پڑھا ہو یعنی پس ہرگز نہ بے قدر کیے جاوگے یعنی تمھارے اعمال کے ثواب مین
کمی نہوگی ثواب کی کمی کو حق تعالی نے کفران کہا جیسا کہ پورا ثواب دینے کو شکر فرماتا ہو وَكَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا حفص دونون کلمے حرف یا سے
پڑھتا ہو یعنی يَفْعَلُوْا اور يُكْفَرُوْهُ یعنی امت قائمہ کے لوگ جو کچھ نیکیان کرتے ہین اور اونمین جلدی کرنے والے ہین اونکے عمل ضائع نہونگے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور
اللہ جاننے والا ہو بِالْمُتَّقِيْنَ ○ ع ساتھ احوال پرہیزگارون کے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوئے ساتھ قرآن
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ کعب بن الاشرف اور اوسکے یار تھے لَعَنَهُمُ اللّٰهُ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ ہرگز نہ رکھینگے اونسے
مال اونکے جو رشوت مین اپنے عالمون کو دیتے ہین یا جو مال رشوت مین لیتے ہین اپنی قوم کے کمینون سے وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور اولاد اونکی جنکی
اعانت اور امداد پر اونہین بھروسا ہو مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط عذاب الٰہی مین سے کچھ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج اور کافر رہنے والے ہین
آگ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وہ بیچ اوس آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہین مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ مثال اوسکی جو خرچ کرتے ہین یہود
اپنے علما پر یا ابوسفیان اور اوسکے یار جنگ احد مین لشکر کفار پر یا عید کے دنون مین بتون پر مشرکون کے اخراجات یا لوگون کے دکھانے سنانے کو
منافقون کے صرف فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ اس زندگی دنیا کے كَمَثَلِ رِيْحٍ مانند ہوا کے ہو کہ ہو فِيْهَا صِرٌّ بیچ اوس ہوا کے پالا
اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ پہونچے کھیتی کو اوس قوم کی جنے شرک اور معاصی کی وجہ سے ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ظلم کیا ہو جانون اپنی پر یا خدا کا حق نہین
دیا ہو فَاَهْلَكَتْهُ ط پس تباہ اور نیست و نابود کردے وہ سرد ہوا اونکی کھیتی کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ اور ظلم نہین کیا خدا نے کھیتی والون پر

اونکی کھیتی نیست و نابود ہوجانے سے وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ اور مگر وہی ہین کہ اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین وہ کام کرکے جسکے
سبب سے عقوبت کے مستحق ہوتے ہین صاحب کشاف نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے اون مالون کو جو وہ لوگ بے موقع صرف کرتے تھے عدم انتفاع مین
تشبیہ دی اوس پالا ماری ہوئی کھیتی کے ساتھ جس سے کسیکو کچھ فائدہ نہ پہونچے اور بعضون نے کہا ہے کہ ناپسندیدہ طور پر اونکے خرچ کرنے کی مثال
اونھین تباہ اور ہلاک کرنے مین ایسی ہے جیسے مہلک ہوا کھیتی کو تباہ اور نیست و نابود کردیتی ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
اے گروہ مسلمانون کے نہ اختیار کرو بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ دوست دلی سوا مسلمانون سے کہ تمھارے ابناے جنس ہین صحابہ رضی اللہ
عنہم کا ایک گروہ منافقون سے دوستی رکھتا تھا یا یہود سے اونسے عقد موالات باندھا تھا اور بسبب قرابت یا حق رضاعت یا قرب جوار کے
سبب سے رسم محبت نہین چھوڑتے تھے حق تعالیٰ نے مسلمانون کو اونکے پاس بیٹھنے سے منع کیا کہ بیگانہ ہرگز آشنا نہین ہوتا لَا يَأْلُونَكُمْ
وہ کمی نہین کرتے تمھارے باب مین خَبَالًا تباہی اور فساد ڈالنے مین وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ دوست رکھتے ہین اوس امر کو جس سے تم رنج و مشقت مین
پڑو قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ اور تحقیق کہ ظاہر ہوگئی دشمنی ساتھ اونکے یعنی عداوت کی علامت مِنْ أَفْوَاهِهِمْ منھون اونکے سے
یعنی اون باتون سے جو اونکے منھ سے نکلتی ہین یہود لوگ ہمیشہ مسلمانون کے عیب ڈھونڈھتے تھے اور منافق بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ایسی باتین کرتے تھے جنسے فتنہ و فساد پیدا ہو وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین دل اونکے
عداوت اور بغض وہ بہت بڑا ہے اور بہت زیادہ ہے اوس سے جو زبان پر لاتے ہین قَدْ بَيَّنَّا تحقیق کہ بیان کین ہمنے لَكُمُ الْآيَاتِ
واسطے تمھارے آیتین آشناؤن سے دوستی اور بیگانون سے دشمنی رکھنے مین إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ○ اگر ہو تم کہ انصاف کی
رو سے سمجھتے ہو اور دریافت کرلیتے ہو نفع کے موقعون کو کہ دوستان جانی ہین اور ضرر کے مقامون کو کہ دشمنان دلی ہین هَا أَنْتُمْ
ہا تنبیہ ہے یارون کی خطا پر کہ اغیار کے ساتھ دوستی کا دم بھرتے ہین أَنْتُمْ تعبیر ہے أُولَاءِ تحقیر ہے اور معنی یہ ہین کہ آگاہ ہو تمھی ہو وہ خطاکار
کہ جفاکارون سے دوستی کی طرح ڈالی پھر حق تعالیٰ اس طرح خطا بیان فرماتا ہے تُحِبُّونَهُمْ تم دوست رکھتے ہو اونھین اور چاہتے ہو
کہ سب سے بہتر جو چیز ہے یعنی اسلام اوس سے مشرف ہون وَلَا يُحِبُّونَكُمْ اور وہ دوست نہین رکھتے تمھین اور سب سے بدتر جو چیز ہے یعنی کفر اوسکی طرف
تمھین بلاتے ہین وَتُؤْمِنُونَ اور تم ایمان رکھتے ہو بِالْكِتَابِ كُلِّهِ ساتھ سب کتب الٰہی کے اور وہ بعض کتابون سے منکر ہین وَإِذَا
لَقُوكُمْ اور جب ملتے ہین تمھین قَالُوا آمَنَّا تو کہتے ہین کہ ہم بھی ایمان لائے ہین مثل تمھارے وَإِذَا خَلَوْا اور جب باہم خلوت کرتے ہین
تو عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ چباتے ہین اور کاٹتے ہین اوپر تمھارے اونگلیان مِنَ الْغَيْظِ غصہ اور کینہ کے مارے قُلْ کہو تم
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین کہ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ مرو ساتھ غصہ اپنے کے امر تہدید ہے اور حاصل معنی یہ ہین کہ جو غصہ اور رنج کہ
مومنون سے اپنے دل مین رکھتے ہو اوسی مین عمر بسر کررہے ہو یہ غصہ تو تمھارے واسطے مرتے دم تک ہے إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ تحقیق کہ اللہ دانا ہے
بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ اون کدورتون کو جو دلون مین ہین اور مطلع ہے اون کینون پر جو تمھارے سینون مین ہین بعضی مفسر اس بات پر ہین کہ یہ
کلام دعا ہے اونکے واسطے حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم فرمایا کہ اونکی ہلاکت کے واسطے دعا کرین پس معنی یہ ہین کہ خدا موت دے تمھین اوسی غصہ
کینہ اور رشک و حسد مین جو تم رکھتے ہو بیت بمیر ای از حسد پیوستہ غمگین * کہ جز مرگت نخواہد داد تسکین * إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ اگر پہونچے تمھین نصرت

اور غنیمت جیسا جنگ بدر مین ہوا تھا تَسُؤْهُمْ ناخوش کرتی ہی اونھین اور اونکا برا حال ہوجاتا ہی وَاِنْ تُصِبْكُمْ اور اگر پہونچے
تمھین سَيِّئَةٌ کچھ رنج وغم جیسا کہ جنگ احد مین واقع ہوا يَّفْرَحُوْا بِهَا خوش ہوتے ہین اور فرحت پہونچتی ہی اونھین بسبب اوسکے
اور یہ کمال عداوت کی علامت ہی کہ کسیکے غم پر خوش او رکسیکی خوشی پر غمناک ہون وَاِنْ تَصْبِرُوْا اور اگر تم ای مسلمانو صبر کرو یہود کے
ظلم یا منافقون کے مکر یا کفار کی ایذا پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو دشمنون کی مخالطت سے لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا نہ نقصان
پہونچائیگا تمھین مکر وحیلہ اونکا کچھ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بکرنے تَعْمَلُوْنَ پڑھا ہی یعنی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم
اور حفص نے يَعْمَلُوْنَ پڑھا ہی یعنی جو کرتے ہین مُحِيْطٌ ۝ گھیرنے والا ہی علم مین وَاِذْ غَدَوْتَ اور یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ع ۱۱
جب صبح کو نکلے تم مِنْ اَهْلِكَ گھر سے حضرت بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے جو تمھاری اہلیہ ہین بعض مفسرون کے قول پر
وہ جنگ احزاب یا جنگ بدر کا دن تھا اور اصح اور اشہر جنگ احد کا روز ہی اور شوال سن تین ہجری کی ساتوین تاریخ تھی لکھا ہی کہ ابو سفیان نے
اہل عرب کا ایک لشکر جمع کیا اور مدینہ کی طرف متوجہ ہوا تین ہزار سوار اور پیادے ساتھ تھے کہ اونمین سات سو آدمی زرہ پوش اور دو سو
گھوڑے تھے احد کے گرد یہ لشکر اوترا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ مدینہ مین توقف فرمائین اور شہر مین اونسے
مقاتلہ کرین بہادر صحابہ کا ایک گروہ جو جنگ بدر مین حاضر نہ تھا اونھون نے نکلنے مین اصرار اور مبالغہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مہاجرین اور انصار مین سے ہزار آدمی لیکر اونکے قتل کی طرف متوجہ ہوکر راہ مین عبد اللہ بن ابی اور تین سو آدمی منافق لعنہم اللہ لشکر اسلام
طرف پشت کرکے اولٹے پھرے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات سو آدمی کی صف دشمن کے برابر باندھی کوہ احد کو پشت کی جانب اور
عینین کو بائین پر چھوڑا اور منھ مدینہ منورہ کی جانب کیا اور عبد اللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیر اندازکے ساتھ اوس درہ پر مقرر فرمایا جو کوہ احد کی طرف تھا
اور اوسی مقام پر ٹھہرے رہنے اور اوسکی حفاظت کرنے کی تاکید فرمائی اور خود بنفس نفیس لشکر ہمایون پیکر کی صف درست فرمانے کو تشریف لیگئے یہ وہی
صبح ہی جسے حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے گھر سے نکلے تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ تم بناتے اور مہیا کرتے تھے مومنون کے
واسطے مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ ٹھہرنے کی جگہین واسطے لڑنے کے اور وہ اسطرح پر تھا کہ میمنہ لشکر زبیر عوام کے نامزد فرمایا
اور میسرہ مقداد اسود کو دیا اور قلب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہم کو سپرد کیا اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی ملازمت مین
متعین کرلیا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہی قول تمھارے جو مدینہ سے نکلتے اور وہان ٹھہرنے کے باب مین کہتے تھے عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہی
تمھاری نیتین اور اوسنے اپنے علم قدیم سے جانا تھا کہ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ جب قصد کیا دو گروہ نے تم مین سے کہ مسلمان ہین بنو حارثہ
اوس مین سے اور بنو سلمہ خزرج مین سے اَنْ تَفْشَلَا ۙ یہ کہ بددلی کرین اوسوقت جب کہ ابی پھرا جاتا تھا وَاللّٰهُ واو حال کا ہی یعنی کیونکر بھاگین اور
پھر جائین حال آنکہ اللہ وَلِيُّهُمَا ؕ یار اور نگہبان دونون گروہ کا تھا وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر اللہ کے اوسکے سوا اور کسی پر نہین فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ چاہیے کہ توکل کرین مسلمان تاوہ انھین نصرت اور فتح دے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ اور تحقیق کہ نصرت دی خدا نے تمھین
بِبَدْرٍ بیچ اوس جگہ کے جسے بدر کہتے ہین اور وہ ایک کوان ہی بدر بن کلدہ کی طرف منسوب وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ حال آنکہ تم تھے ذلیل وخوار
دشمنون کی نگاہ مین یعنی دشمنون کو تم تھوڑے دکھائی دیتے تھے اور وہ تمھاری لڑائی کچھ شمار مین نہ لاتے تھے فَاتَّقُوا اللّٰهَ

پس ڈرو خدا سے اور مشرکون کی کثرت اور منافقون کی مراجعت سے بد دل نہو جاؤ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ شاید کہ توفیق پاؤ اور
شکر کرو تاکہ فتح و نصرت کی نعمت تم پر زیادہ ہو پھر جنگ بدر مین جو مسلمانون کو فتح و نصرت حاصل ہوئی تھی حق تعالی اوسکی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی
کہ یاد کرو وہ وقت اِذْ تَقُولُ جب کہتا تھا تو لِلْمُؤْمِنِينَ واسطے مسلمانون کے بسبب وہ عاجز ہوگئے تھے أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ کیا ہرگز
کفایت نہین کرتا اور بس نہین أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ یہ کہ مدد دے تمھین رب تمہارا بِثَلَاثَةِ آلَافٍ ساتھ تین ہزار سوارون کے مِنَ
الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ○ فرشتون مین سے اوتارے گئے عالم بالا سے اور بعضے قائل ہین کہ بشرط صبر و تقوی جنگ احد مین یہ تین ہزار
فرشتے اوتارنے کا وعدہ تھا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہی بَلَىٰ ہان ایجاب ہو نفی کے بعد یعنی خدا مدد کریگا إِنْ تَصْبِرُوا اگر صبر کروگے جنگ دشمن پر
وَتَتَّقُوا اور پرہیز کروگے قول پیغمبر کی مخالفت سے جو لڑائی کے بارہ مین وہ فرماے اور اشہر یہی ہی کہ حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوة
والثنا نے جنگ بدر کے روز حق سبحانہ تعالی سے مدد چاہی حق تعالی نے فرشتے بھیج دیے پہلے ہزار فرشتے پھر تین ہزار کی نوبت پہونچی آخر کو پانچ ہزار
ہوے جیسا کہ اوسنے فرمایا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ اور آئین طرف تمہارے دشمن تمہارے غصہ سے جوش اونھین ہی یا فورا آئین اور کچھ دیر نہ لگائین
هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ یہ ہی کہ مدد دیتا ہی تمھین رب تمہارا بِخَمْسَةِ آلَافٍ ساتھ پانچ ہزار سوارون کے مِنَ الْمَلَائِكَةِ فرشتون سے
مُسَوِّمِينَ ○ نشان کرنے والے اپنے گھوڑون کو اور لڑنے والون مین یہ عادت جاری ہی کہ لڑائی مین اپنے اوپر یا اپنی سواری پر ربع
کچھ نشان کر لیتے ہین اور اوسدن ملائکہ کا نشان یہ تھا کہ لال صوف اپنے گھوڑون کی پیشانی پر باندھے تھے یا سفید عمامے اور دونون
شانون مین اونکے طرے لٹکتے ہوے اونھون نے اپنی نشانی مقرر کی تھی وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ اور نہین کیا خدا نے اوس مدد بھیجنے یا نازل
کرنے یا اوس وعدہ کو إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ مگر خوشخبری واسطے تمہارے جلدی فتح ہونے کی وَلِتَطْمَئِنَّ اور واسطے اسکے کہ آرام پائین قُلُوبُكُمْ
بِهِ دل تمہارے فتح و نصرت کے وعدے سے وَمَا النَّصْرُ اور نہین نصرت إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مگر نزدیک سے اللہ کے الْعَزِيزِ
جو ایسا غالب ہی کہ مغلوب ہوتا ہی نہین الْحَكِيمِ ○ ایسا حاکم کہ فتح اور شکست اوسکی طرف سے حکمت کے ساتھ ہوئی ہی لِيَقْطَعَ متعلق ہی
نصرکم سے یعنی جنگ بدر مین تمھین فتح دی تاکہ کاٹ ڈالے اور نیست و نابود کردے طَرَفًا بزرگون کے ایک گروہ کو مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
اون لوگون مین سے جو کافر تھے یا توڑ دے ایک کنارہ اونمین سے اور فی الواقع اوس واقعہ مین صنادید قریش کو شکست عظیم ہوئی کہ ستر آدمی قتل
ہوے اور ستر ہی قید ہوگئے أَوْ يَكْبِتَهُمْ یا ذلیل کرے اونھین فَيَنْقَلِبُوا پس پھر جائین اور بھاگ نکلین خَائِبِينَ ○
بے بہرہ اور نا امید ہو کر حق تعالی نے احد کے قصہ مین بدر کا قصہ اسواسطے ذکر فرمایا کہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین صبر اور شکر
دونون کرین اسواسطے کہ ان دونون قصون مین سے ایک مین تو فتح ہوئی اور غنیمت ہاتھ لگی اوسپر شکر کرنا چاہیے اور دوسرے مین
قتل اور ہزیمت ہوئی اوسپر صبر چاہیے اور جنگ احد کا حال مجملا یہ ہی کہ صفین برابر کر کے لڑنے کھڑے ہوے تو قریش کے علمدار ایک کے
بعد ایک قتل ہوگئے اور مکہ کے لشکر نے ہزیمت پائی اہل مدینہ اونکے لشکرگاہ مین گھسے اور لوٹنا شروع کیا اور تیراندازون کی
وہ جماعت جس سے درہ کوہ کی حفاظت متعلق تھی باوصف اس بات کے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال
اصرار اور تاکید سے اونھین فرما دیا تھا کہ ہم غالب ہون خواہ مغلوب زنہار تم یہان سے قدم نہ ہٹانا مگر مال غنیمت کی امید پر

لشکرگاہ کی طرف متوجہ ہوئے ہرچند عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باصرار تمام منع کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکید
یاد دلائی تا او ن لوگون نے ایک نہ سنی اور تھوڑے آدمی کہ دس سے بھی کم تھے اونکے ساتھ ٹھہرے باقی لوگون نے اپنے امیر کی بات پر
کچھ التفات نہ کی اور لوٹ کی طرف متوجہ ہوگئے حکم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کرنیکی شامت لشکر اسلام پر آپہونچی اور خالد
بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کہ بھاگ جانے کا قصد رکھتے تھے اونھون نے جب درہ کوہ کو نگہبانون سے خالی دیکھا گروہ کفار کے ساتھ
عبداللہ بن جبیر کے سر پر آپڑے اور اونھین اونکے ساتھیون سمیت شہید کر ڈالا اور پشت کی جانب سے لشکر اسلام پر آپڑے اور فتح اونکی ہوگئی
یہ خبر بھاگے ہوئے کافرون کو پہونچی وہ سب پھر پڑے اور مسلمانون کو گھیر لیا اور سید الشہدا حضرت حمزہ اور بعضے اصحاب نے
شربت شہادت پیا اور کچھ صحابہ کے قدم اوٹھ گئے اور صحابہ کی ایک جماعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہی
اور جان نثاری پر آمادہ ہوگئی القصہ لڑائی کا یہ انجام ہوا کہ اون بدگوہرون کے پتھر سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دندان
مبارک شہید ہوا **ابیات** بود لعلش سہیل رخشندہ ٭ سنگ را رنگ لعل بخشندہ ٭ چون سہیلش رفیق سنگ آمد ٭ سنگ از دم عقیق رنگ آمد ٭
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہیدون مین گر پڑے اور صحابہ کی ایک جماعت کی مدد سے احد کے ایک طرف تشریف لیگئے اور
کافر پھر کر مکہ کی جانب چلے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے چچا کی شہادت اور اونکی لاش سے کفار کی بے ادبیون کی
خبر پائی اور بعضے شہیدون کا بھی یہی حال سنا آپکے دل مبارک مین گذرا کہ اون گمراہون پر نفرین اور بددعا کرین بارگاہ جناب کبریا سے
اس آیت نے نزول اجلال فرمایا کہ **لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ** نہین ہے واسطے تیرے اس کام سے کچھ کہ وہ کام کافرون کے واسطے
بددعا ہے یعنی اس گروہ کو تباہ کردینا یا صلاحیت پر لانا تمھارے اختیار مین نہین **أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ** مفسرون نے کہا ہے کہ أو کا لفظ اس
جگہ إلّا أن کے معنی مین ہے یعنی تمسے کام نہ نکلیگا مگر یہ کہ خدا اونھین توبہ نصیب کرے اور ایک قول یہ ہے کہ أو عطف کے واسطے ہے اور یتوب معطوف ہے
لیقطع پر اور معنی اس طرح پر ہین کہ خدا نے تمھین فتح دی ان چار چیزون مین سے ایک کے ساتھ یا کفار کا پایۂ دولت ٹوٹ جانے صنادید قریش کے
قتل ہوجانے سے یا وہ بھاگ جائین لشکر اسلام کے سامنے سے یا یہ کہ خدا اونھین توبہ نصیب کرے جب کہ وہ مسلمان ہوجائین **أَوْ يُعَذِّبَهُمْ**
یا عذاب کرے اونھین اگر اپنے کفر پر وہ مصر رہین **فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ** ○ پس تحقیق کہ وہ ظالم ہین کہ جسکی عبادت کا محل نہین اوسکی عبادت
اونھون نے مقرر کی **وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ** اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے **وَمَا فِي الْأَرْضِ** اور جو کچھ زمین مین ہے
يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ بخشتا ہے جسے چاہتا ہے **وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ** اور عذاب کرتا ہے جسپر چاہتا ہے **وَاللَّهُ غَفُورٌ**
رَحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اپنے دوستون کو مہربان ہے اپنے بندون پر **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اے لوگو جو ایمان لائے ہو　ع ۱۳ ۹
لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا نہ کھاؤ مال سود کا **أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً** زیادہ زیادہ پر زیادہ اور مفسرون نے کہا ہے کہ اضعاف دراہم مین ہے
اور مضاعفہ مدت مین اسواسطے کہ زمانۂ جاہلیت مین اپنا مال سود پر وقت معین تک دیتے مدت اور سود دونون بڑھتے بڑھتے
تھوڑے دنون مین مدیون کا سب مال مستغرق ہوجاتا تھا **وَاتَّقُوا اللَّهَ** اور ڈرو خدا سے اوس بات مین جو اوسنے منع
کردی ہے **لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** ○ تاکہ تم چھٹکارا پاؤ **وَاتَّقُوا النَّارَ** اور ڈرو آگ سے یعنی جو کام تمھین آگ مین پہونچائیگا

اوس سے پرہیز کرو وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیٓ وہ آگ جو اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ؀ تیار کی گئی ہی واسطے کافرون کے اور اونکے سوا اور لوگون کے لیے
وہ آگ بالذات تو کفار کے واسطے ہی اور بالعرض عاصیان تباہ کار کے لیے یا یہ کہ کافر کو آگ سے عذاب کرنا ہی اور مومن کو ادب دینا وَاَطِیْعُوا
اللّٰہَ اور فرمانبرداری کرو خدا کی جس چیز مین وہ حکم کرے وَالرَّسُوْلَ اور اطاعت کرو رسول کی جس چیز مین وہ فرمائے لَعَلَّکُمْ
تُرْحَمُوْنَ ؀ تاکہ تم رحم کیے جاؤ اور عذاب مین نہ پڑو وَسَارِعُوْآ اور جلدی کرو اِلٰی مَغْفِرَۃٍ طرف اوس چیز کے جو تمھاری
بخشش کا سبب ہو مِّنْ رَّبِّکُمْ رب تمھارے سے ملازم کے مقام پر لازم کا قائم کرنا موجبات مغفرت کی جانب بندون کو
شوق دلاتا ہی اور وہ کلمہ شہادت ہی یا ادائے فرائض یا پہلی تکبیر جو جماعت کے ساتھ پائین یا جماعت کی پہلی صف یا اخلاص یا فتح
مکہ سے پہلے ہجرت یا متابعت سنت یا استغفار یا جہاد اور مقتضائے مقام جہاد ہی ہی اسواسطے کہ یہ آیت قصۂ احد مین نازل ہوئی
اور محقق کہتے ہین کہ یہ جلدی قدم گل سے نہین بلکہ قدم دل سے ہی بیت این راہ بپائے تن بپایان نرسد ٭ تا جان نزند قدم بجانان نرسد ٭
اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ جلدی کرو اس راہ مین قدم تقویٰ سے کہ وہ نفس کو اخلاق حیوانی سے پاک کرتا ہی اسواسطے کہ سوا اس قدم کے
قرب اور جنت کے مقام کو پہونچنا محال ہی رباعی بگذار سہ ہوا پرستی ٭ رو آر سوئے خدا پرستی ٭ در راہ محبتش روان شو ٭ بگذار رہ جفا پرستی ٭
وَجَنَّۃٍ اور جلدی کرو اوس کام مین جو تمھین بہشت مین پہونچا دے کہ عظمت کی وجہ سے عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ عرض اوسکا
آسمان ہین یعنی آسمانون کے مثل وَالْاَرْضُ اور زمین حق تعالیٰ نے جنت کا عرض یہ بیان فرمایا اسواسطے کہ اوسکے طول کی کیفیت
آدمی کے فہم مین نہین آسکتی اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ اگر آسمانون اور زمینون کو طبق طبق کرین اس حیثیت سے کہ اُن طبقون مین سے
ہر ایک اجزائے لایتجزیٰ سے مرکب ہو اور برابر بچھا کے ان طبقون کو باہم ملا دین حتی کہ سب ملکر ایک طبق ہو جائے تو بہشت کا عرض اسقدر
ہو سکتا ہی اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ؀ تیار کی گئی ہی ایسی بہشت واسطے پرہیز کرنے والون کے شرک سے اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ وہ لوگ
جو خرچ کرتے ہین فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ بیچ خوشی اور سختی کے مراد سب احوال ہین اسواسطے کہ آدمی کسی حال مین خوشی یا سختی سے خالی
نہین یعنی ہر حال مین خرچ کرتے ہین اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ وہ خرچ کرنے والے ہین تونگری اور درویشی مین یا صحت اور مرض مین یا گرانی
اور ارزانی مین وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ اور ہضم کرنے والے ہین غصے کو باوصف قدرت کے لکھا ہی کہ کسی نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کو
طمانچہ مارا امام صاحب نے فرمایا کہ مین بھی تجھے طمانچہ مار سکتا ہون مگر نہ مارونگا اور اس بات پر قادر ہون کہ خلیفۂ وقت سے تیری نالش کرون
مگر نکرونگا اور پچھلے کو تیرے اس ظلم سے جناب الٰہی مین نالہ و فریاد کر سکتا ہون لیکن نکرونگا اور ممکن ہو گا کہ قیامت کے دن تجھسے جھگڑون
اور بدلا لون لیکن نہ لونگا اگر فردائے قیامت کو مجھے چھٹکارا ملے اور حق تعالیٰ میری شفاعت قبول کرے تو تیرے بغیر جنت مین قدم نہ رکھونگا
بیت مردی گمان مبر کہ بزور ست و پردلی ٭ باخشم گر برآئی دانم کہ کاملی ٭ وَالْعَافِیْنَ اور معاف کرنے والے ہین عَنِ النَّاسِ لوگون سے مثل بیبیون
اور غلامون سے یا اوس شخص سے جسنے اونپر ظلم کیا ہو وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ؀ اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنے والون کو اور
احسان مین سب سے بہتر قسم یہ ہی کہ اون لوگون کے ساتھ بھلائی کرے جنھون نے اسکے ساتھ برائی کی ہو تیسیر مین لکھا ہی کہ ایکدن جناب امام حسین علیہ السلام جماعت کے
ساتھ کھانا تناول فرمانے بیٹھے تھے آپکا خادم جلتی ہوئی آش کا کاسہ مجلس مین لایا دہشت سے اوسکا پاؤن فرش کے کنارے لڑکھڑایا کاسہ جناب امام کے سر مبارک پر گر کر

ٹوٹ گیا اور جلتی ہوئی آش سر اطہر پر گری حضرت امام حسین علیہ السلام نے ادب سکھانے کی راہ سے خادم کی طرف دیکھا غصہ کی اوسے نسین خادم کی زبان پر جاری ہوا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ غصہ مین نے فرو کیا خادم بولا وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مین نے معاف کیا خادم نے باقی آیت پڑھی کہ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جا مین نے اپنے مال سے تجھے آزاد کردیا **ابیات** بدی را مکافات کردن بدی + بر اہل صورت بود بخردی + بمعنی کسانیکہ پے بردہ اند + بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند وَالَّذِينَ یہ معطوف ہی اَلَّذِينَ يُنْفِقُونَ پر اور اس کلام آلہی کے معنی یہ ہین کہ متقی لوگ دو گروہ ہین ایک تو وہ جو خرچ کرنے اور حلم اور عفو اور احسان کی صفتون سے موصوف ہین دوسرے گناہ سے توبہ کرنے والے اور گناہ پر اصرار نہ کرنے والے کہ خواہش نفسانی سے اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً جب کرتے ہین کوئی کام ناشائستہ اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یا ظلم کرتے ہین اپنی جانون پر گناہ کرکے اور بعضون کے نزدیک فاحشہ برا کام ہی اور ظلم بری بات یا فاحشہ گناہ کبیرہ ہین اور ظلم گناہ صغیرہ اور بعضون کے نزدیک فاحشہ سہوًا گناہ ہی اور ظلم عمدًا یا فاحشہ زنا ہی اور ظلم وہ امور جو اوس سے مقدم ہوتے ہین جیسے بدنظر ڈالنا ہاتھ لگانا لپٹنا بوسہ لینا بہر تقدیر فاحشہ اور ظلم کے بعد ذَكَرُوا اللّٰهَ یاد کرتے ہین عذاب آلہی کو یا اوسکے عتاب کو جو بندون کے ساتھ ہوگا کہ تو نے یہ کام کیون کیا یا یاد کرتے ہین وعدۂ مغفرت کو جو استغفار کے ساتھ لگا ہوا ہی فَاسْتَغْفَرُوْا پھر بخشش چاہتے ہین لِذُنُوْبِھِمْ ص واسطے گناہون اپنے کے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اور کون ہی جو بخشدے گناہ یہ استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی کوئی نہین بخشتا بندون کے گناہ اِلَّا اللّٰهُ مگر اللہ وَلَمْ يُصِرُّوْا اور نہ ہٹ کی استغفار کے بعد عَلٰی مَا فَعَلُوْا اوپر اوس گناہ کے جو کیا اونھون نے یعنی دوبارہ پھر اوس کام کے قریب نہ گئے وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ لوگ جو گناہ پر ہٹ نہین کرتے جانتے ہین کہ گناہ پر اڑے رہنے کا عذاب گناہ کے عذاب سے بڑھ کر ہی یہ آیت بنہان تمار کی شان مین نازل ہوئی ایک خوبصورت عورت اونکے پاس خرمے مول لینے آئی اور بنہان کا دل اوسپر گیا اچھے خرمون کے بہانے گھر کے گوشہ مین لیجا کر اوس سے لپٹ گئے اور بوسہ لے لیا عورت نے نصیحت کی کہ اِتَّقِ اللّٰهَ یعنی خدا سے ڈر اور میری پاکدامنی مین حرام کا دھبا نہ لگا بنہان پر خوف آلہی طاری ہوا اور نادم ہو کر فورًا حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت سراپا رحمت مین دوڑا آیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم مین ہون اور تم ایسے کام کرتے ہو حق تعالی نے تائبون کی امیدواری کی تاکید کے واسطے یہ آیت بھیجی اور بعضے مفسرون کے قول پر یہ آیت ابوالیسر کی شان مین اوتری ہی یا بہلول نباش یا ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہم کی شان مین کہ اونھون نے گناہ کا قصد کیا یا فاحشہ کے مرتکب ہو کر توبہ اور استغفار کی پناہ لی اُولٰٓئِكَ وہ متقیون کا گروہ جو دو قسمون پر ہی جَزَآؤُھُمْ جزا اونکی مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ بخشش ہی اپنے رب سے وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ اور جنتین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ نیچے سے مکانون یا درختون اوسکے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْھَا درحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ اور اچھا اجر ہی عمل کرنے والون کا اجر یعنی مغفرت اور جنت قَدْ خَلَتْ تحقیق کہ گذرے مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے سُنَنٌ واقعے اہل جہان مین غم شادی محنت راحت دولت نکبت سے اسواسطے کہ حق تعالی نے حدوث اور انواع قعون مین راہ رکھی ہی یا اہل سنن مراد ہین اور سنتون سے شریعتین مقصود ہین یعنی پہلے مختلف دینون پر امتین تھین اور سو انبیا علیہم السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے وہ امتین ہلاک ہو گئین

فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ پس جاؤ اور سیر کرو بیچ زمین کے اور عاد و ثمود کے شہر اور لوط کا بیابان دیکھو فَانْظُرُوْا پھر نظر کرو چشم عبرت سے کہ نافرمانی کی
وجہ سے كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۝ انجام تکذیب کرنے والون کا هٰذَا یہ کلام جو احد اور بدر کے قصہ مین گذرا یا گذری ہوئی
امتون اور زمانہ کے واقعون کی یہ تشریح جو ہمنے کی بَيَانٌ حق بات ظاہر ہونے کا سبب ہے لِّلنَّاسِ واسطے عام لوگون کے وَهُدًى اور زیادتی
بصیرت کی ہے وَّمَوْعِظَةٌ اور نصیحت جسمین رغبت ہے لِّلْمُتَّقِيْنَ۝ خاص واسطے پرہیزگارون کے وَلَا تَهِنُوْا اور سست اور ضعیف نہو جاؤ
جنگ احد مین حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پہاڑ کی کھوہ مین آگئے تو ابو سفیان جلدی سے پہاڑ پر چڑھا کہ اوسکے کھوہ مین لوگ ہین
اونپر مطلع ہوا اصحاب کے دل مین دغدغہ پیدا ہوا حق سبحانہ تعالی نے اونکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ سست نہو جاؤ وَلَا تَحْزَنُوْا اور غمگین نہو
زخمون اور مصیبتون کے سبب سے یا مال غنیمت ہاتھ نہ لگنے کی وجہ سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ حال آنکہ تم بلند ہو اونسے مکان کے لحاظ سے
یا محاربہ کی رو سے اونپر فوقیت اور سبقت رکھتے ہو یعنی جنگ بدر مین یا تمہاری برتری اور بلندی اسطرح پر ہے کہ تمہارے شہدا اصحاب نعیم مین ہین
اور اونکے مقتول قعر جحیم مین یا بلند درجون پر تمہارا مقام ہوگا اور اونکا ٹھکانا درک اسفل مین اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بشارت تھی مسلمانون کو
سربلند اور غالب ہونے کی یعنی تم لوگ غالب ہوگے اور وہ مغلوب ہو جاینگے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝ اگر ہو ایمان رکھنے والے خدا کے
وعدے کے ساتھ کہ اوسنے فرمایا ہے وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر پہونچا تمھین زخم اور صدمہ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ
قَرْحٌ پس تحقیق کہ پہونچا ہے کفار کو بھی جنگ بدر کے دن زخم اور رنج مِّثْلُهٗ مثل زخم اور رنج تمہارے کے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ اور یہ دن
کہ مدار زندگی او سپر ہے نُدَاوِلُهَا پھیرتے ہین ہم اونھین بَيْنَ النَّاسِ درمیان لوگون کے کہ کوئی دن دولت اور عشرت کے
ساتھ گذرتا ہے اور کوئی دن مصیبت اور عسرت مین اور یہ دورہ اور گردش اسواسطے ہے کہ نصیحت پکڑین وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ اور واسطے اسکے
کہ دیکھے اللہ یا جانے دوستا اوسکے الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صبر اون لوگون کا جو ایمان لائے ہین اوسکا وَيَتَّخِذَ اور واسطے اسکے کہ پکڑے مِنْكُمْ
شُهَدَآءَ تم مین سے گواہ یعنی ایک دوسرے کا گواہ رہے کہ معرکہ جہاد مین کسنے جان دی اور کسنے بھاگنے کی راہ لی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ
اور اللہ دوست نہین رکھتا ظالمون کو کہ مشرک ہین وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ اور دوسرا فائدہ گردش ایام مین یہ ہے کہ پاک کرے خدا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مومنون کو گناہ سے اسواسطے کہ مسلمانون کو جو سختیان اور بلائین پہونچتی ہین وہ گناہون کو زائل کردیتی ہین وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ۝
اور دوسرے یہ کہ نقصان مین ڈالے اور ہلاک کردے کافرون کو اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ یہ کہ داخل ہوگے تم
جنت مین وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ اور نہین دیکھا اللہ نے الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ اون لوگون کو جنھون نے جہاد کیا تم مین سے
وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ۝ اور نہین دیکھا صابرون کو حکم رسول پر یا ہجوم مصائب اور وقوع نوائب پر صبر کرنے والون کو خلاصہ کلام یہ ہے کہ مجاہدگی
محنت بے اوٹھائے ہوے آدمی مشاہدہ کی راحت کو نہین پہونچ سکتا بیت بلبلے کو ستم خار تحمل نکند + بہتر آنست کہ دیگر سخن گل نکند + وَلَقَدْ
كُنْتُمْ اور تحقیق کہ تھے تم کہ لقاے الٰہی کے اشتیاق کی وجہ سے تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے تھے موت کی یعنی شہید ہو جانے کی مِنْ
قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ اوسے پہلے اوس سے کہ دیکھو اوسکے اسباب کہ وہ لڑائی ہے فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ پس تحقیق کہ دیکھا تم نے جو
کچھ چاہتے تھے مقابلہ کفار سے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۝ حال آنکہ تم دیکھتے تھے اپنے دوستون اور بھائیون کو کہ شہید ہورہے تھے

له اور تحقیق کہ دن لشکر ہمارے البتہ وہی غالب ہین ۱۲ منہ

ع

یا دیکھتے تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور انھین اکیلا چھوڑکر اپنے بچاؤ کی کوشش کرتے تھے لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دندان مبارک شہید ہونے سے آپکو زخم پہونچا اور آپ شہیدون مین پوشیدہ ہو گئے ابلیس لعین نے خاص و عام مین الا ان محمداً قد قتل کہہ کر ہوا
پھیلادی جنکا ایمان ضعیف تھا اون لوگون کے ایک گروہ نے چاہا کہ عبداللہ اُبی کی طرف رجوع کرکے التماس کرین کہ ابوسفیان سے انکے واسطے
امان کا خط لیلے اور دوسرا گروہ بھاگ گیا بعد اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکست کھائے ہوئے لوگون کو ملامت کرتے تھے کہ تم
بھاگے کیون ٹھہرے کیون نہ سہے میدان جنگ سے کیون پھیرا اونھون نے عذر شروع کیا اور عرض کرنے لگے کہ ہمنے آپکی شہادت کا
آوازہ سُنا زمانہ ہمپر سخت ہوگیا خوف کے مارے ہم بھاگے حق تعالیٰ نے اونکا عذر دفع کرنے کو آیت بھیجی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اور نہین محمد
یعنی میرا بندہ و تعریف کیا ہوا اِلَّا رَسُوْلٌ مگر رسول میری طرف سے قَدْ خَلَتْ تحقیق کہ گذرے مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اوس
سے پہلے اوس سے رسول اَفَاِنْ مَّاتَ کیا اگر مرجائے یہ رسول اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ یا قتل ہوجائے تو پھرجاؤگے تم عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ
اوپر ایڑیون اپنی کے یعنی کیا جہاد چھوڑ دوگے یا مرتد ہو جاؤگے وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اور جو کوئی پھرجائے اور پیچھے
پھرے مرتد ہوکر یا جہاد چھوڑکر فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ پس ہرگز ضرر نہ پہونچائیگا اپنے اوس برگشتہ ہوجانے سے اللہ کو شَيْـًٔا کچھ اسواسطے
کہ اللہ کو ضرر اور نفع پہونچنا ممکن ہی نہین وَسَيَجْزِى اللّٰهُ اور جلدی ہی کہ جزا دیگا اللہ الشّٰكِرِيْنَ ۝ شکر کرنے والون کو
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اور نہین لائق واسطے کسی متنفس کے اَنْ تَمُوْتَ یہ کہ مرے اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھ مشیت الٰہی و رائے
حکم کے اور اللہ نے لوح محفوظ مین یہ حکم لکھا ہی كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا لکھنا وقت مقرر کیا ہوا کوئی اوس وقت سے پہلے نہ مریگا اور نہ اوس وقت
بڑھیگا اور اس آیت مین مسلمانون کو جہاد کی ترغیب و تحریص ہی اور معرکہ قتال مین انھین دشمنون پر دلیر کردیتا ہی اسواسطے جو کوئی یہ جانیگا
کہ اوسکی عمر مقرر ہی اور اوسکی اجل کا اندازہ ٹھہرا ہوا ہی یقینی وہ شخص لڑائی کے معرکہ مین دلیر ہوکے تہلکے ڈالنا شروع کردیگا حضرت اسد اللہ الغالب
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے دو شعر اسی مضمون مین ہین رباعی اَيَّ يَوْمَيَّ مِنَ الْمَوْتِ اَفِرّ + يَوْمَ لَا يُقْدَرُ اَوْ يَوْمَ قُدِرْ + يَوْمَ لَا يُقْدَرُ لَا يَاتِ
الْاَجَلُ + يَوْمَ قَدْ قُدِّرَ لَا يُغْنِي الْحَذَرُ + رباعی دو روز حذر کردن از موت روا نیست + روزیکہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست + روزیکہ قضا
باشد کوشش نکند سود + روزیکہ قضا نیست درو مرگ روا نیست + وَمَنْ يُّرِدْ اور جو کوئی چاہے اوس جہاد کے سبب سے جو وہ کرتا ہی ثَوَابَ
الدُّنْيَا ثواب دنیا کا نُؤْتِهٖ مِنْهَا دینگے ہم اوسے دنیا مین سے جو کچھ ہم مقدر کرچکے ہین وَمَنْ يُّرِدْ اور جو کوئی چاہے اپنے اعمال کے
سبب سے ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت کا نُؤْتِهٖ مِنْهَا دینگے ہم اوسے جو کچھ خواہش کریگا وہ جنت مین وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ
اور قریب ہی کہ جزا دینگے ہم نعمت جہاد پر شکر کرنے والون کو وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ اور کتنے پیغمبرون مین سے یعنی بہت پیغمبر تھے کہ راہ خدا مین
قٰتَلَ لڑے مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ساتھ اونکے ہوکر سپاہی لوگ بہت ربّی اوس سپاہ کا نام ہی جو ہزار سے کم نہو اور عین المعانی مین لکھا ہی
کہ ربّی دس ہزار سپاہی کے معنی مین ہی یا ربّی ربّانی کے معنی پر ہی یعنی فقہا علما حکما اتقیا جو اپنے پیغمبر کے ساتھ تھے فَمَا وَهَنُوْا پس سستی
نہین کی ان پیغمبرون اور اونکے اصحاب نے لِمَآ اَصَابَهُمْ واسطے اوسکے جو پہونچین اونھین تکلیفین فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کافرون کے ساتھ
جہاد کرنے مین وَمَا ضَعُفُوْا اور ضعیف نہین ہوگئے لڑائی بہت ہونے سے وَمَا اسْتَكَانُوْا اور عاجزی نہین کی

دشمنون کے ساتھ شکست کھائے ہوئے لوگون اور اون مسلمانون کی طرف اشارہ ہی جو ابن اُبی سے التجا کرکے ابوسفیان سے امان کا خط
چاہتے تھے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو جہاد پر وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اور نہ تھا قول
ربانیون کا بعد قتل اونکے پیغمبرون کے اگر قتل واقع ہوا اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ اونھون نے کہا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے رب ہمارے
بخشدے ذُنُوْبَنَا گناہ ہمارے جنکے سبب سے فتح نہوئی اور ہمارا نبی قتل ہوگیا وَاِسْرَافَنَا اور درگذر زیادتیون ہماری سے فِيْٓ اَمْرِنَا
بیچ کام ہمارے کے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ قدم ہمارے جب ہم اعداے دین سے قتال کرین وَانْصُرْنَا اور مدد دے ہمین
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ اوپر قوم کافرون کے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ پس دیا خدانے اونھین ثَوَابَ الدُّنْيَا ثواب دنیا کا یعنی
دشمنون پر فتح اور مال غنیمت وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اور عطا فرمائی اونھین نیکی ثواب آخرت کی یعنی جنت کی نعمتین
یا رضا اور لقا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ اور اللہ دوست رکھتا ہی نیک کام کرنے والون کو یعنی صبر کرنے والون کو اور محققون کے ع ۱۵ ۵
نزدیک دنیا اور آخرت کا ثواب یہ ہی کہ ان دونون سے انکار اور دونون کے آفریدگار کی طرف توجہ بیت من فارغم از ہر دو مرا وصل تو بس
اے خالق ہر دو کون فریادم رس یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والون کے اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر اطاعت
کروگے کافرون کی یہ آیت اون لوگون کی شان مین ہی جنھون نے ابوسفیان سے امان چاہی تھی اور کشاف مین ہی کہ منافق لوگ مسلمانون سے
کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے اور دولت وحکومت کفار کا جھنڈا قائم ہوگیا اور وہ غالب ہوئے تمھین پھر اپنے ہی
دین کی طرف رجوع کرنا چاہیئے یہی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے مسلمانو اگر منافقون کے کہنے کے بموجب کام کروگے تو يَرُدُّوْكُمْ
پھیر دینگے وہ تمھین عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ اوپر ایڑیون تمھاری کے یعنی کفر پر پھیر لیجائینگے فَتَنْقَلِبُوْا پس اوسوقت ہو جاؤگے تم خٰسِرِيْنَ ○
نقصان پانے والے دونون جہان مین تو دشمنون کا کہنا نہ مانو بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ بلکہ یہ بات جان لو کہ اللہ یار مددگار اور
دوستدار تمھارا ہی بس کفار سے دوستی نکرو اور غیر خدا سے مدد نہ چاہو وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○ اور خدا بہتر ہی سب مدد کرنے والون سے
سَنُلْقِيْ قریب ہی کہ ڈالین ہم فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بیچ دلون کافرون کے الرُّعْبَ خوف اور ڈر حق تعالیٰ نے جنگ
اُحد کے دن کفار کے دلون مین خوف ڈالدیا کہ باوجود فتح اور غلبہ کے بے سبب لڑائی چھوڑ کر پھر گئے اور اونکے دلون مین خوف
کیون ڈالا بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ بسبب اسکے کہ شریک لاتے ساتھ خدا کے مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ اوس چیز کو کہ نہین بھیجی خدا نے
اوس چیز کو شریک کرنے پر سُلْطٰنًا کوئی دلیل کہ اونھین عذر ہو غرض دلیل کی نفی ہی اسواسطے کہ اگر دلیل ہوتی تو حق تعالیٰ بھیجتا
وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور جگہ اونکی آتش دوزخ ہی وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ○ اور بُری جگہ رہنے ظالمون کی ہی دوزخ وَلَقَدْ
صَدَقَكُمُ اللّٰهُ اور تحقیق کہ سچا کیا تمسے خدا نے وَعْدَهٗٓ وعدہ اپنا فتح وظفر کے باب مین اسواسطے کہ فتح وظفر مین صبر شرط تھا جبتک
صبر کرتے رہے فتحمند ہوتے گئے اور جب صبر چھوڑ دیا مغلوب ہوگئے اور صحیح مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حاکم نقل کرتا ہی کہ کسی جگہ حق تعالیٰ نے
اپنے پیغمبر کی ایسی فتح نہین کی جیسے جنگ اُحد مین کی کچھ لوگون نے اس بات سے انکار کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی کتاب مین سے یہ بات کہتا ہون
خدا نے فرمایا کہ تمسے میری فتح کا وعدہ سچا ہوگیا اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ اوسوقت جب قتل کرتے تھے کافرون کو جلدی بِاِذْنِهٖ چاہنے سے خدا کے

یا اوسکے حکم سے یا اوسکی مدد سے کچھ دن چڑھے تمھاری فتح تھی حَتّٰٓی اِذَا فَشِلْتُمْ اوسوقت تک کہ تم بد دل ہوئے وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ اور مخالفت کی تمنے کام مین لڑائی کے وَعَصَیْتُمْ اور نافرمان ہوئے تم اپنے امیر کے حکم مین یعنی عبداللہ بن جبیر کا کہنا نہ مانا اور جگہ چھوڑ دی پس مغلوبیت مین مبتلا ہوگئے مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ پیچھے اسکے کہ دکھائی تمھین مَّا تُحِبُّوْنَ وہ چیز جو تم دوست رکھتے ہو فتح اور غنیمت مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا تم مین سے کوئی چاہتا ہے دنیا اور بلند نامی اور یہ وہ لوگ تھے جنھون نے حکم نہ مانا اور لوٹنے دوڑے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ اور تم مین سے کوئی چاہتا ہے فلاح آخرت اور سعادت شہادت اور یہ وہ لوگ تھے جو ثابت قدم رہے حتی کہ شہید ہوگئے ثُمَّ صَرَفَكُمْ پھر باز رکھا خدا نے تمھین اور تمھارا منھ پھیر دیا عَنْهُمْ کافرون کے قتل سے اوپر تمھارا غلبہ ہوجانے کے بعد لِيَبْتَلِيَكُمْ تاکہ آزمائے تمھین یعنی آزمائش کرنے والون کا معاملہ تمسے کرے تاکہ تمھارے صبر کی آزمائش ہوجائے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ اور تحقیق کہ معاف کیا تمکو اور تمسے درگذر کی کہ مخالفت کی نحوست سے تم سب کو کافرون نے قتل نہ کر ڈالا وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل اور رحمت کا ہے عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اوپر ایمان والون کے اور اوسکے فضل مین سے ایک یہ بات ہے کہ تم سب کو اوسنے ہلاک نہ کر ڈالا اِذْ تُصْعِدُوْنَ جسوقت کہ دور جاتے تھے تم ہزیمت مین یا پہاڑ پر بھاگے جاتے تھے تم وَلَا تَلْوٗنَ اور نہین ٹھہرتے تھے تم اور نہ التفات کرتے تھے عَلٰٓی اَحَدٍ اوپر کسی کے لوگون مین سے یا نہین دیکھتے تھے ایک کی طرف وہ ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ اور پیغمبر پکارتا تھا تمھین فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ عقب مین تمھارے اور کہتا تھا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور تم جواب نہ دیتے تھے فَاَثَابَكُمْ پس بدلا دیا تمھین خدا نے غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا غم پر غم ایک غم تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقتول ہونے کی خبر کا اور دوسرا غم بعضے صحابہ کے شہید اور زخمی ہونے کی خبر کا ایک غم ہزیمت دوسرا غم فوت غنیمت اور یہ جزا تمھین اسواسطے دی کہ شدتون اور سختیون مین تمھین صبر کی عادت ہوجائے اور پھر غمگین نہو عَلٰی مَا فَاتَكُمْ اوپر اوس چیز کے جو تمسے فوت ہوگئی فتح اور غنیمت وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ اور نہ غم کھاؤ بسبب اوسکے جو تمھین پہونچا ہے قتل اور زخم اور ہزیمت وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ اور اللہ خبردار ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ پھر بھیجا خدا نے اوپر تمھارے مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ پیچھے سے غم والم کے اَمَنَةً امن و آرام اور وہ کیا تھا نُّعَاسًا ہلکی سی نیند يَّغْشٰى جو ڈھانپتی تھی یعنی گھیرتی تھی وہ اونگھ طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ایک گروہ کو تم مین سے جو مسلمان حقیقی تھے تبیان مین لکھا ہے کہ یہ اونگھ سات آدمیون کو تھی حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور علی مرتضی اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص کو مہاجرون مین سے اور حارث بن صمہ اور سہیل بن حنیف کو انصار مین سے اور بعضون نے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی داخل کیا ہے اور اوس ہلکی سی نیند کا فائدہ یہ تھا کہ قوت پھر آجائے اور ملال دفع ہوجائے وَطَآئِفَةٌ اور گروہ دوسرا جیسے معتب بن قشیر اور اوسکے یار کہ منافق تھے قَدْ اَهَمَّتْهُمْ تحقیق کہ غم مین ڈالا تھا اونھین اَنْفُسُهُمْ ذاتون اونکی نے يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ گمان کرتے تھے ساتھ خدا کے غَيْرَ الْحَقِّ گمان ناحق نازیبا ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ گمان جو اہل جاہلیت کو ہوتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہم اتمام کو نہ پہونچیگی يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے هَلْ لَّنَا کیا ہے واسطے ہمارے یہ استفہام بسبیل انکار ہے یعنی ہمارے واسطے نہین ہے مِنَ الْاَمْرِ امر فتح و نصرت مین سے جسکا وعدہ کیا تھا مِنْ شَيْءٍ کچھ یعنی ابوسفیان کے

لشکر پر غالب ہونے کی ہم آرزو رکھتے تھے او[ر غلبہ میسر] نہوا ایک قول یہ ہے کہ ابن ابی سے لوگون نے کہا کہ قُتِلَ بَنُو الْخَزْرَجِ اوسنے جواب مین کہا
کہ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ یعنی ہم[کو] اونکے کام مین کچھ اختیار نہین ہے تو کہدیا تھا کہ مدینہ سے باہر نہ جاؤ اونھون نے ہماری بات
نہ مانی قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک سب کام غنیمت اور ہزیمت خدا ہی کے واسطے ہین اور اوسی کے حکم سے ہین
یُخْفُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ چھپاتے ہین منافق اپنے جیون مین شک اور شبہے مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ وہ چیز جو ظاہر نہین کر سکتے واسطے تیرے مسلمانون کی
تلوار کے خوف سے یا اس ڈر سے کہ اونکے بُرے کام اور خراب نیتین کھل جائینگی یَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا کہتے ہین تنہائی مین ایک دوسرے سے اگر ہوتا واسطے
ہمارے مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اپنے کام مین سے کچھ یعنی کچھ حصہ اور نصیبہ یا اگر ہمارا دین برحق ہوتا تو مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا یہان نہ قتل کیے جاتے ہم
یعنی ہمارے یار مقتول نہوتے اور ہمین شکست نہوتی یا تی قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہوتے تم ای منافق فِیْ بُیُوْتِكُمْ
بیچ گھرون اپنے کے اور نہ چاہتے کہ ہمارے ساتھ باہر نکلو لَبَرَزَ الَّذِیْنَ البتہ باہر آتے تم مین سے وہ لوگ کہ روز ازل مین كُتِبَ
عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ لکھا گیا ہے اونپر قتل ہونا اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ طرف قتلگاہ اپنی کے یا اگر تم خلاف کرتے تو وہ مسلمان لوگ جنکے
ہاتھون سے کفار کا قتل خدا نے مقدر کیا ہے باہر نکلتے اور معرکہ جنگ مین اہل شرک سے مقابلہ اور مقاتلہ کرتے پھر حق تعالی مسلمانون کی
طرف خطاب فرماتا ہے کہ جو غم والم تکو تھا ایسے غم والم کے بعد امن و آرام تمپر بھیجا تاکہ اوسکے وعدہ پر واثق رہو وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ اور واسطے اسکے
کہ ظاہر کردے اللہ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ جو کچھ ہے بیچ سینون تمہارے کے ہو اندیشے وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ اور تاکہ پاک اور
خالص کرے وہ جو دلون مین رکھتے ہو [illegible] وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتھ اوسکے
جو سینون مین ہوتا ہے بھید اور پوشیدہ بات اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ تحقیق کہ جن لوگون نے منہ پھیرا تم مین سے اور ہزیمت
اوٹھائی یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اوس دن [illegible] دو گروہ یعنی کافر اور مسلمان جنگ اُحد مین اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ
الشَّیْطٰنُ سوا اسکے نہین کہ ڈگایا اونھین شیطان نے یا انسے لغزش چاہی اور انھون نے اس امر مین اوسکی فرمانبرداری کی
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا بسبب شامت اوس چیز کے جو اونھون نے کمائی تھی یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت
وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اور تحقیق کہ معاف کیا اللہ نے اونسے یہ گناہ توبہ اور عذر کرنے کے سبب اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
حَلِیْمٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے [illegible] گناہگار پر سختی کرنے مین جلدی نہین کرتا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای گروہ ایمان والون کے
لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا نہو جاؤ مانند اون لوگون کے جو کافر ہوگئے یعنی منافق لوگ وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اور کہا اونھون نے
واسطے بھائیون مقتول اور مردہ اپنے کے وہ اونکے بھائی نسبی ہین یا سببی اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ جب گئے وہ بھائی بیچ زمین کے
تجارت کے واسطے اور [illegible] اَوْ كَانُوْا غُزًّى یا ہوئے غازی مجاہد اور مار ڈالے گئے کیا کہا اون منافقون نے کہ لَّوْ كَانُوْا
عِنْدَنَا اگر ہوتے پاس ہمارے اور سفر اور لڑائی مین نہ جاتے تو مَا مَاتُوْا نہ مرتے اوس سفر مین وَمَا قُتِلُوْا اور نہ قتل کیے جاتے
لڑائی مین پس ای مسلمانو اس قول مین تم اون منافقون کی مخالفت کرو لِیَجْعَلَ اللّٰهُ تاکہ کردے خدا ذٰلِكَ اس تمہاری
مخالفت کو یا اونکے اس گمان کو کہ اگر [illegible] پاس ہوتے تو تلف نہوتے حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ حسرت اور غم

نصف

ع ۱۶/۷

بیچ دلون اونکے کے وَاللّٰهُ یُحْیٖ اور اللہ ہی زندہ رکھتا ہو گھر مین رہنا اور جہاد سے منھ پھیرنا نہین زندہ رکھتا وَیُمِیْتُ اور وہی
مار ڈالتا ہو سفر اور لڑائی نہین مار ڈالتی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو تم اے مسلمانو صبر اور ثابت قدمی
بَصِیْرٌ ○ دیکھنے والا ہو وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ اور قسم خدا کی کہ اگر تم قتل کیے جاؤ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بیچ جہاد کے اَوْ مُتُّمْ یا مرو تم خدا کی
خوشی مین پھونچنے پر لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ البتہ مغفرت اللہ کی طرف سے وَرَحْمَةٌ اور رحمت اوسکی خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ○
بکرنے یجمعون پڑھا ہو یعنی بہتر ہو اوس سے جو جمع کرتے ہو تم دنیا کا مال اور حفص نے یجمعون پڑھا ہو یعنی تمھارے واسطے خدا کی مغفرت
اور رحمت اوس سے بہتر ہو جو متاع غرور یعنی دنیا کافر جمع کرتے ہین وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور اگر مرو تم اے مسلمانو خدا کی خوشی کے ساتھ اَوْ قُتِلْتُمْ
یا قتل کیے جاؤ کفار کی لڑائی مین لَاِلَی اللّٰهِ البتہ طرف خدا کے جو تمھارا معبود ہو تُحْشَرُوْنَ ○ حشر کیے جاؤ گے عارفون نے کہا ہو
کہ اے لوگو جو نفس اور خواہش کی مخالفت کرتے ہو اگر تمھین موت آجائے یا لقاے آلہی کی طلب مین تیغ ریاضت سے تم شہید ہو جاؤ
تو اوسی کے ساتھ تمھارا حشر ہوگا جسکی راہ مین تمنے دل و جان نثار کیا اوسکے غیر کے ساتھ نہین اور یہی کہا ہو کہ اِذَا کَانَ الْمَسِیْرُ اِلَی اللّٰهِ
طَابَ الْمَصِیْرُ اِلَی اللّٰهِ مثنوی گر مرگ رسد چرا ہراسم ✢ کان راہ بہ تست می شناسم ✢ سر کان بہ رہ تو پایمال ست ✢ شایستۂ افسر وصال ست
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ پس ساتھ رحمت کے جو تجھے پہونچی خدا سے لِنْتَ لَهُمْ نرم ہوا تو واسطے شکست کھانے ہوون اونکے
یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی کہ ہزیمت کھا کر مسلمان جب پھرے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونسے کدورت اور شدت نہ فرمائی
بلکہ دلجوئی اور خوشخوئی کے ساتھ آپ نے پیش آئے تو حق تعالی فرماتا ہو کہ تمھاری میٹھی باتین اور نیکخوئی تیری رحمت کے سبب سے تھی وَلَوْ کُنْتَ
فَظًّا اور اگر ہوتا تو بدخو یا سخت گو یا ظلم کرنے والا غَلِیْظَ الْقَلْبِ سخت دل نامہربان لَانْفَضُّوْا البتہ اصحاب تیرے پراگندہ ہو جاتے
مِنْ حَوْلِكَ من نزدیک سے تیرے اور تیرے پاس نہ ٹھہرتے فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کردے اونکی وہ تقصیر جو اونھون نے تیری خدمت میں
کی ہو وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش چاہ واسطے اونکے تجھ سے اوس سستی کی جو میرے حقوق ادا کرنے مین اونھون نے کی وَشَاوِرْهُمْ
فِی الْاَمْرِ اور مشورہ کر اونسے اوس کام مین جسمین حق تعالی کی طرف سے حکم قطعی نہین صادر ہوا کلبی کہتے ہین کہ کفار کے ساتھ محاربہ اور مقاتلہ
کرنے مین باہم مشورہ کرنے کا حکم خاص تھا فَاِذَا عَزَمْتَ پھر جب قصد کیا تو نے کسی کام کا مشورہ کے بعد فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ
پس توکل کر اوپر اللہ کے مشورہ پر نہین اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ○ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہو توکل کرنے والون کو اور
متوکل حقیقی وہ شخص ہو جو خدا کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے نہ امید رکھے اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰهُ اگر مدد دے تمھین اللہ جیسا کہ جنگ احد مین ہوا
فَلَا غَالِبَ لَکُمْ پس نہین کوئی غلبہ کرنے والا تم پر وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ اور اگر چھوڑ دے تمھین جیسا کہ جنگ بدر مین واقع ہوا فَمَنْ
ذَا الَّذِیْ پس کون ہو وہ کہ یَنْصُرُکُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ مدد دے تمھین بعد چھوڑ دینے خدا کے وَعَلَی اللّٰهِ اور اوپر فضل و کرم اللہ کے
فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ اور نہین لائق کسی نبی کو یہ
کہ خیانت کرے غنیمت مین بعضے صحابہ جو قوی تھے اونھون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے درخواست کی کہ جو غنیمت حاصل
ہوتی ہو اوسمین سے ضعیف صحابہ کے حصہ کے بہ نسبت ہمین کچھ زیادہ دیا کیجیے یہ آیت نازل ہوئی کہ غنیمت تقسیم کرنے مین پیغمبر کو خیانت کرنا

درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ بدر کی غنیمت مین سے ایک کملی یا چادر سرخ رنگ گم ہوگئی اور بعضے سیاہ دلون نے نفاق کی راہ سے سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اوسکی نسبت کی حق تعالی نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خصوصًا اور سب انبیا کو عمومًا اس خیانت سے
بری الذمہ کردیا اور فرمایا کہ کسی نبی نے غنیمت مین نہ خیانت کی تھی نہ اب خیانت کرتا ہی وَمَنْ يَّغْلُلْ اور جو کوئی خیانت کریگا غنیمت مین
يَأْتِ بِمَا غَلَّ آئیگا ساتھ اوس گناہ کے کہ خیانت کی ہو یا لائیگا اوس چیز کو جسمین خیانت کی ہو يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے
اور سبھون کے سامنے فضیحت ہوگا اگرچہ ایک سوئی یا تاگا ہو لکھا ہی کہ ایک شخص نے غنیمت تقسیم ہونے کے قبل ایک پرانی رسی اوٹھالی تھی
اور غنیمت تقسیم ہوچکنے کے بعد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا حضرت نے وہ رسی نہ قبول فرمائی اور ارشاد کیا
کہ رکھ چھوڑ تاکہ قیامت مین تو لائے ثُمَّ تُوَفّٰى پس پورا دیا جائیگا اوس دن كُلُّ نَفْسٍ ہر شخص کو مَّا كَسَبَتْ جزا اوسکی جو کمائی کی
اوسنے اچھی یا بری وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۝ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے جزا دیتے وقت اَفَمَنِ اتَّبَعَ کیا جو کوئی پیروی کرے رِضْوَانَ
اللّٰهِ رضامندی خدا کی ترک خیانت مین وہ ہوگا یعنی نہوگا كَمَنْۢ بَآءَ مثل اوسکے جو پھر جائے بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ غصے کے
خدا کے بسبب خیانت کے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ اور جگہ اوسکی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۝ اور بری جگہ پھر جانے کی ہی دوزخ
هُمْ انبیا اور امانت دار لوگ کہ رضاے الٰہی کے تابع ہین دَرَجٰتٌ صاحب درجات بلند کے ہین یا اونکے واسطے ہین درجے عِنْدَ اللّٰهِ
پاس اللہ کے وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہی بِمَا يَعْمَلُوْنَ۝ ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہون لوگ امانتداری اور
خیانت گزاری لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ البتہ تحقیق کہ احسان کیا اللہ نے عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اوپر ایمان والون کے اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ
جب کہ بھیجا درمیان اونکے رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ رسول اونھی مین سے یعنی آدمیون مین سے يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ پڑھتا ہی
رسول اونپر آیتین قرآن کی یا نشانیان توحید کی وَيُزَكِّيْهِمْ اور پاک کرتا ہی اونھین طبیعت کی خواہشون کے میل اور نجاست سے
بسبب جاری کرنے احکام شریعت کے یا زکوۃ اونسے لیتا ہی یا اونکے کامون کی اصلاح کرتا ہی یا اونکی پاکی پر گواہی دیتا ہی وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ اور تعلیم کرتا ہی اونھین قرآن یا علوم شرعیہ وَالْحِكْمَةَ اور حکمت یعنی حدیث یا علوم عقلیہ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
اور تحقیق کہ تھے سب لوگ رسول کے مبعوث ہونے کے قبل لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے نہ باطل
دور رہ سکتے تھے بیت تاریک بُد ز ظلمت باطل ہمہ جہان + عالم ز روے روشن او نور حق گرفت + اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ کیا
جسوقت پہونچی تمھین مُّصِيْبَةٌ مصیبت بسبب ہزیمت اور قتل اور زخم کے دشمنون سے اور حال آنکہ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا
پہونچے تھے تم اونسے دونے اوسکے کو یعنی کافرون مین سے تمنے دونے پائے تھے اسواسطے کہ جنگ احد مین اونھون نے تمھارے ستر آدمی
قتل کیے اور تمنے جنگ بدر مین ستر کافر قتل کیے تھے اور ستر قید کرلیے تھے قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا کہا تمنے تعجب کی راہ سے اور جزع فزع
کرکے کہ یہ مصیبت کہان سے ہمین پہونچی اور ہم لوگ مسلمان ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بیچ مین ہین قُلْ هُوَ مِنْ
عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مصیبت جو تمھین پیش آئی یہ بھی تمھاری ذات سے ہی کہ تمنے نافرمانی کی
اور مدینہ سے باہر نکل آئے یا اپنا مقام چھوڑ کر غنیمت کی خواہش مین دوڑے گئے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِیْرٌ۝ اور ہر چیز کے فتح اور غنیمت قتل اور ہزیمت پر قادر ہے وَمَآ اَصَابَکُمْ اور جو کچھ پہونچا تمھین اون چیزون مین سے جو تمھاری
طبیعتون کو مکروہ اور ناگوار تھین یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اوس دن کہ ابوسفیان کا لشکر مسلمانون کی فوج سے دوچار ہوا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ
پس خدا کے حکم اور اوسکی قضا و قدر کے ساتھ یہ ہوا تھا وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝ اور تاکہ دیکھ لے خدا مومنون کی ثابت قدمی اور ظاہر
کر دے وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اور تاکہ ظاہر کر دے خصومت اونکی جنھون نے نفاق اختیار کیا وَقِيْلَ لَهُمْ اور کہا گیا ابن ابی
اور اوسکے یارون سے راہ مدینہ سے پھرنے کے وقت کہ تَعَالَوْا آؤ اور لڑائی سے منھ [illegible] قَاتِلُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ لڑو مشرکون سے بیچ راہ خدا کے اَوِ ادْفَعُوْا یا دفع کرو مشرکون کو [illegible] لکھتے ہین قَالُوْا
لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا کہا اونھون نے کہ اگر جانتے ہم لڑائی کے ڈھنگ تو لَّاتَّبَعْنٰکُمْ البتہ متابعت کرتے ہم تمھاری یا اگر ہم
جانتے کہ وہان لڑائی ہوگی تو ہم آتے ہم سمجھے تھے کہ وہان لڑائی نہوگی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قرابت والون سے صلح کر لینگے
هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ وہ منافق طرف کفر کے جس دن کہ یہ بات کہتے تھے اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ بہت قریب تھے اپنے سے
کہ طرف ایمان کے ہون یا مدد دینے مین مسلمانون کی بہ نسبت کافرون سے اقرب ہین يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ کہتے ہین باتون اپنی
مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ جو کچھ نہین ہے دلون مین اونکے یا یہ کہ زبان سے تو کہتے تھے کہ لڑائی نہوگی اور اونکے دلون مین تھا
کہ لڑائی ہو وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا خوب جانتا ہے بِمَا يَكْتُمُوْنَ۝ جو کچھ منافق چھپاتے ہین عداوت اور حسد اور مکر کی راہ
اَلَّذِيْنَ یہ منافق وہ لوگ ہین کہ نادانی کی وجہ سے یا جاہلون کو فریب دینے کے واسطے اونھون نے قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ کہا واسطے
بھائیون اپنے کے یا اپنے اقربا اور ہمنشینون کے حق مین جو جنگ احد مین شہید ہو گئے تھے وَقَعَدُوْا اور حال یہ ہے کہ یہ کہنے والے
بیٹھے تھے اپنے گھرون مین لڑائی سے پھر کھڑے ہو کر لَوْ اَطَاعُوْنَا اگر فرمانبرداری کرتے وہ ہمارے بھائی ہماری راہ سے پھر آتے
اور گھر بیٹھ رہتے مین تو مَا قُتِلُوْا نہ قتل کیے جاتے جیسے ہم نہ قتل کیے گئے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر موت کا اختیار
تمھارے ہی ہاتھ مین ہے فَادْرَءُوْا تو ہٹا دو عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ جانون اپنی سے موت کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝
اگر ہو تم سچے کہ گھر بیٹھ رہنے مین قضا و قدر ٹل جاتی ہے کشاف مین لکھا ہے کہ منافقون نے جسدن یہ بات کہی اوسدن ستر آدمی اونمین سے
مرے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ سمجھ اون لوگون کو جو صدق نیت سے قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قتل کیے گئے بیچ راہ خدا کے
اَمْوَاتًا کہ وہ مردے ہین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تمھارے
بھائی مسلمان جو جنگ احد مین شہید ہوئے حق تعالی نے اونکی جانون کو سبز رنگ پرندون مین جگہ دی کہ جنت کی ہوا مین پھرین اور
طوبی کی ٹہنیون پر آشیانہ کرین اور جنت کی نہرون کا پانی پیین اور سونے کی قندیلین جو پایہ عرش مین لٹکی ہوئی ہین استراحت کے
وقت وہی اونکی خوابگاہ ہے وہ کہتے ہین کہ اے اللہ یہ دولت جو ہم نے پائی ہمارے بھائیون کو اسکی خبر کون پہونچائے تاکہ جہاد کی طرف
اونکی رغبت زیادہ ہو حق تعالی نے اونکا حال بتانے کو یہ آیت اوتاری یا جابر انصاری کا باپ جو شہید ہوا تھا اوسنے حق تعالی سے
درخواست کی کہ اے اللہ مجھے پھر دنیا مین بھیج تاکہ دوبارہ شربت شہادت پیون جواب ہوا کہ حکم ازلی یون ہی نافذ ہو چکا ہے کہ جو لوگ یہان آئے

پھر دنیا کی طرف رجوع کرنے سے وہ باز رہینگے پھر عرض کیا کہ بار خدایا یہ سعادت حال اور نعمت بے زوال جو تو نے مجھے عنایت فرمائی ہی میرے یارون کو اسکی خبر کردے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لوگو شہیدون کو مردہ نہ سمجھو بَلْ اَحْيَآءٌ بلکہ وہ زندہ ہین عِنْدَ رَبِّهِمْ پاس رب اپنے کے کہ ہر سال جہاد کا ثواب اونھین پہونچتا ہی یا زمین اونھین نہین کھاتی یا اور مُردون کی طرح اونھین غسل نہین دیتے یا زائرون کے سلام کا جواب دیتے ہین نہ مُردون کی طرح يُرْزَقُوْنَ ۝ روزی دیے جاتے ہین میوہاے جنت سے فَرِحِيْنَ خوش ہین بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو عطا کی ہی اونھین خدا نے مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے کہ خوشنودی خدا ہی اور یہ بڑی دولت اور وہ عطا ہی جس سے بڑھکر متصور ہی نہین اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ ارواح قدسی کو انوار الوہیت کے ساتھ جب شوق پیدا ہوتا ہی تو اونکی ذاتون کو معارف ربانی کی شعاعون سے منور کردیتے ہین يُرْزَقُوْنَ اسی کی طرف اشارہ ہی پھر اوس منبع نور اور مصدر رحمت کو دیکھنے مین فرحین اسی سے عبارت ہی اور فی الواقع مقام وصال پر پہونچنے سے زیادہ خوشی اور جمال وجہ کریم کے نظارہ سے بڑھکر مسرت کسی چیز مین نہین ہو سکتی بیت مایۂ خوشدلی آنجاست کہ دلدار آنجاست ٭ میکنم جہد کہ خود را مگر آنجا فگنم ٭ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ اور مسرور ہوتے ہین ساتھ خوشخبری کے یا خوشی کرتے ہین بِالَّذِيْنَ ساتھ اون لوگون کے جو ہنوز لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ نہین جا ملے ہین ساتھ اونکے مِّنْ خَلْفِهِمْ ولا پیچھے سے اونکے اور امید رکھتے ہین کہ جنت مین اونکے پاس پہونچینگے اور بندگی مین انکے شریک ہونگے یا اونکی خوشی اس سبب سے ہی کہ آخرت کے احوال سے بالاتفاق واقف ہو کر یقینی جانتے ہین اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ یہ کہ نہین کچھ خوف اوپر اونکے اوس چیز کا جو اونھین درپیش آئیگی وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ م اور نہ وہ غمگین ہونگے دنیا کے چھوٹنے سے اور اون چیزون سے جو دنیا مین چھوڑتے ہین يَسْتَبْشِرُوْنَ خوش ہوتے ہین بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ نعمت کے جو پہونچی ہی خدا کی طرف سے اونھین یعنی اعمال کا ثواب وَفَضْلٍ اور زیادتی اوس نعمت پر جو بقدر استحقاق ہوتی ہی اور فضل وہی ہی جو اوس نعمت سے زیادہ بندہ کو عطا ہو وَّاَنَّ اللّٰهَ اور شہید لوگ یہ خوشی رکھتے ہین کہ بیشک اللہ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ نہ ضائع کریگا اجر مومنون موحد اور مجاہد کا

وقف لازم

ع ۱۶

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا وہ لوگ جنھون نے صدق کی رو سے قبول کیا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ حکم خدا اور رسول کا اوس وقت جب کہ مدینے سے باہر نکلنے کا حکم کیا وہ اسطرح پر تھا کہ ابوسفیان جب احد سے پھر گیا تو اوسی دن کہ ہفتہ کا روز شوال کی ساتوین تاریخ تھی اخیر وقت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کو تشریف لائے اور اتوار کی صبح کو حکم فرمایا کہ احد کے لشکری دشمنون کا پیچھا کرین اور جو شخص جنگ احد مین حاضر نہ تھا وہ اس لڑائی مین باہر نہ آئے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اس حکم نبوی کی اطاعت کی اور تھکے ماندے اور زخمی ہوکے ساتھ مکہ کی راہ کی طرف متوجہ ہوئے اور حمراء الاسود مین لشکر ہمایون پیکر کا قیام ٹھہرا شب کو بہت سی آگ جلائی تاکہ لشکر اسلام کی عظمت کا آوازہ قبائل عرب کے سردارون کو پہونچے اور وہ جانین کہ مسلمانون کو کچھ عجز وانکسار نہین ہی حق تعالی اس آیت مین اونکی تعریف فرماتا ہی جنھون نے خدا اور رسول کا یہ حکم مان لیا مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ پیچھے اوس کے کہ پہونچے تھے اونھین زخم لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ واسطے اون لوگون کے کہ نیکی کی اونھون نے اونمین سے بسبب وفا کرنے عہد کے وَاتَّقَوْا اور ڈرے غضب خدا سے مخالفت حکم پیغمبر مین اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اجر بڑا ہی یعنی بہشت لکھا ہی کہ پھر آنے کے بعد ابوسفیان کو بڑی ندامت ہوئی اور لشکر اسلام کے استیصال کی نیت سے

معانقه

عند المتقدمین

پھر آنے کا عصم قصد کیا ناگاہ حمراء الاسود مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچنے کی خبر لوگون نے اون سے کہی اون لوگون کے
دل مین خوف دہراس پیدا ہوا دوحا سے کہ مکہ معظمہ کی طرف بھاگ چلے اور راہ مین تاجرون کے قافلے یا بدوون کے گروہ جو مدینہ کی طرف
آتے ہوے ملتے اونسے بڑے اصرار کے ساتھ کہدیتے کہ محمدی لوگون کو جہان دیکھنا ہماری طرف سے ڈرا دینا اور یہ ظاہر کردینا کہ وہ لوگ
لشکر آراستہ کے ساتھ پھر آتے ہین اور تمسے جدال وقتال بلکہ تمہارے استیصال پر کمر باندھے ہوے ہین وہ لوگ حمراء الاسود مین مسلمانون سے
ملے اور ابوسفیان کے کہنے کے موافق ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا عنایت آلہی مسلمانون کے شامل حال تھی کسی طرح اونکے خلوص مین
تزلزل اور فتور نہ آیا بلکہ ہمان کو جواب دیا کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ حق تعالیٰ اونکی تعریف مین فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ قبول کرنے والے وہ لوگ ہین
کہ ڈرانے کے واسطے قَالَ لَهُمُ النَّاسُ کہا واسطے اونکے لوگون نے یعنی تاجرون نے یا بدوون نے اِنَّ النَّاسَ تحقیق کہ
ابوسفیان اور اوسکے یار مددگار قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ بیشک جمع ہوے اور متفق اللفظ ہوگئے تمہارے قتال کے واسطے فَاخْشَوْهُمْ
پس ڈرو تم اونکے آنے سے اس واسطے کہ تمہین اونکی جماعت سے لڑنے کی طاقت نہین فَزَادَهُمْ پس زیادہ کردیا اس بات نے مومنون کو
اِيْمَانًا تصدیق اور یقین اپنے کام مین کہ وہ نہ ڈرے وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور بولے کہ بس ہے ہمین خدا مدد دینے والا اور
کفایت کرنے والا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ○ اور اچھا کارساز ہے اور بعضون کے نزدیک یہ آیت اور اسکے بعد جو آیت ہے وہ جنگ بدر
صغریٰ مین نازل ہوئی ہے کیونکہ ابوسفیان نے جنگ بدر کے روز یہ بات ٹھہرائی کہ ہماری لڑائی کی میعاد دوسرے برس موضع بدر ہے
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکے جواب مین کہدو کہ ایسا ہی ہوگا دوسرے برس جب وعدہ قریب آیا تو ابوسفیان نے پشیمان
ہوکر نعیم بن مسعود کو مقرر کیا کہ مدینے مین جائے اور لشکر اسلام کو قریش سے ڈرائے اور ایسا کرے کہ وہ سفر بدر کا قصد ملتوی رکھین نعیم شہر مین
آیا اور ہرچند خوف دلانے کے واسطے باتین بنائین کہ لشکر کفار بہت ہے اور ہتھیار اونکے پاس کثرت سے ہین اور باہم بڑا اتفاق ہے مگر
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کے سوا اور کچھ جواب نہ پایا اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد کے غازیون اور دوسری جماعت کے ساتھ
کہ سب ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لے گئے اور آٹھ دن وہان قیام فرمایا بازارین لگ گئین اور خرید و فروخت مین بڑا نفع ہوا اور
اہل اسلام کے خوف سے کفار وہان نہ آئے اور حق تعالیٰ نے یہ آیتین بھیجین تو جو لوگ کہ پہلی آیت مین جنسے قافلہ مراد لیا تھا اس صورت مین
یہان پر نعیم بن مسعود ہوگا اور بہر تقدیر دوسری جگہ ناس کے لفظ سے ابوسفیان اور اوسکے اتباع مراد ہین اور مسلمانون کے حال کا تتمہ یہ ہے کہ
فَانْقَلَبُوْا پس پھر گئے پہلے قول کے بموجب تو حمراء الاسود سے اور دوسرے قول پر موضع بدر سے بِنِعْمَةٍ ساتھ عافیت تمام اور ثواب کامل کے
مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے تھا وَفَضْلٍ اور ساتھ زیادتی عزت و حرمت کے یا افزائش مال و تجارت کے لَّمْ يَمْسَسْهُمْ
سُوْٓءٌ نہ لگا انہین پہونچا اونھین برائی قتل اور جرح اور ہزیمت بلکہ صحیح سلامت گئے بزرگی اور کرامت کے ساتھ پھر آئے وَّاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی خوشنودی خدا کی رسول خدا کی فرمانبرداری کرکے وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ○ اور اللہ صاحب فضل
بڑے کا ہے مشرکون کو مومنون سے دفع فرما کر اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ سوا اسکے نہین کہ وہ خوف دلانا شیطان کا تھا يُخَوِّفُ
اَوْلِيَآءَهٗ ڈراتا ہے ساتھ اوسکے دوستون اپنے کو یعنی وہ جو بدو یا قافلے والے کہتے تھے یا نعیم کہتا تھا وہ شیطان نے القا کیا تھا

مگر ڈرائے اوسکے سبب سے منافقون کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر سے منافق بچھڑ جائین اور اس سبب سے مسلمانون کو شکست ہو جائے فَلَا تَخَافُوهُمْ پس اے مسلمانو تم نہ ڈرو شیطان کے دوستون سے وَخَافُونِ اور ڈرو مجھسے میرے حکم کی مخالفت مین اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم تصدیق کرنے والے میرے وعدہ اور وعید کو وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ اور چاہیے کہ غمگین کرین تجھے وہ لوگ جو يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ جلدی کرتے ہین کافرون کی یاری اور مددگاری کرنے مین جیسے ابن اُبی اور اوسکے متبع لوگ کہ جنگ اُحد مین ڈر کر خلاف کرکے تجھے چھوڑ بھاگے اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ہرگز ضرر نہین پہونچاتے خدا کو یعنی خدا کے دوستون کو کچھ بھی کفر مین جلدی کرنے کے سبب سے يُرِيْدُ اللّٰهُ چاہتا ہے اللہ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ یہ کہ نہ کرے واسطے اونکے یعنی اونھین نہ دے حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ کچھ حصہ بیچ ثواب آخرت کے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور واسطے جلدی کرنے والون کے عذاب بڑا ہے یعنی بہت اور ہمیشہ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ تحقیق کہ جن لوگون نے مول لیا کفر یعنی بدلا کفر کو بِالْاِيْمَانِ ساتھ ایمان کے لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ہرگز ضرر نہ پہونچاوینگے خدا کو کچھ کفر مول لینے کے سبب سے بلکہ اسکا نقصان اونھی پر پڑیگا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور واسطے اونکے ہے عذاب دردناک کہ اوس عذاب کا صدمہ اُنکے دل کو پہونچیگا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور نہ سمجھین وہ لوگ جو کافر ہین یہود و نصارا اور مشرکون اور منافقون مین اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ سوا اسکے نہین کہ جو مہلت دیتے ہین ہم اونھین خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ بہتر ہے واسطے ذاتون اونکی کے اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ کہ ہم ڈھیل دیتے ہین اونھین لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا تاکہ زیادہ کرین گناہ اور اپنے دین باطل پر ثابت قدم ہو جائین وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور واسطے اونکے ہے عذاب ذلیل اور رسوا کرنے والا مَا كَانَ اللّٰهُ نہین ہے اللہ اس بات پر کہ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ چھوڑ دے مسلمانون کو عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ اوپر اوس چیز کے کہ تم اے منافقو اوس چیز پر ہو یعنی تم جو مسلمانون پر خفیہ طعن کرتے ہو اور ظاہر مین اونپر ہنستے ہو بلکہ حق تعالیٰ اپنی حکمت سے تمہارا امتحان کرتا ہے حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ یہان تک کہ جدا کردے ناپاک کو جو نفاق مین آلودہ ہے مِنَ الطَّيِّبِ پاک یعنی مومن مخلص سے اور یہ جدا کرنا یا تو جہاد کے سبب سے ہوتا ہے کہ مخالف لوگ خلاف کرکے اعداے دین سے لڑائی نہ کرین جیسا کہ جنگ اُحد مین ہوا یا اونکے دلون مین جو باتین بھری ہوئی ہین وہ وحی سے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو جائین اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اوس سے آگاہ ہو جائین اور منافقون کی دلی باتون مین سے ایک یہ بات تھی کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسطرح حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے اونکی ذریت دکھادی تھی اوسی طرح میری تمام امت کی صورت شکل سب مجھے دکھادی ہے اور مجھے الہام الٰہی کی رو سے معلوم ہو گیا کہ اونمین سے کون شخص اسلام قبول کریگا اور کون گمراہی مین پھنسا رہیگا منافق آپس مین یہ بات کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علانیہ یہ دعویٰ کرتے ہین اور ہمارے دل متزلزل کے حال سے غافل ہین اگر سچ کہتے ہین تو کہدینا چاہیے کہ ایک ایک کا حال ہمسے بیان کردین کہ کون شخص مخلص ہے اور کون منافق تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ اور ایسا نہین کہ اے منافقو اللہ مطلع کردے تمھین عَلَى الْغَيْبِ اوپر اس بھید کے کہ کون شخص ایمان لائیگا اور کون کافر رہیگا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ اور مگر اللہ

برگزیدہ کر لیتا ہے اوسپر اطلاع دینے کے واسطے مِنْ رُّسُلِهٖ رسولون اپنے مین سے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے فَاٰمِنُوْا پس تم اے مسلمانو ایمان لاؤ
بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے کہ وہ علم غیب مین یکہ و تنہا ہے وَرُسُلِهٖ اور یاد رکھو رسولون اوسکے کو کہ برگزیدہ بندے ہین اور شاید کہ کافرون یا منافقون سے
یہ خطاب ہو وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤگے اسطور پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کروگے نافرمانی سے یا شرک و نفاق سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۝
پس واسطے تمہارے ہے اجر بڑا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ سمجھین وہ لوگ جو پست ہمتی سے يَبْخَلُوْنَ بخل کرتے ہین بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ساتھ
اوس چیز کے جو خدا نے مال دیا اونھین دیا ہے مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل و کرم سے هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ کہ بخل بہتر ہے واسطے اونکے بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ
ایسا نہین بلکہ وہ بخل بدتر ہے واسطے اونکے دنیا مین بھی کہ مال سے برکت جاتی رہتی ہے اور آخرت مین بھی کہ شدائد و اہوال کے مستحق ہونگے سَيُطَوَّقُوْنَ
قریب ہے کہ اونکی گردنون مین بطور طوق ڈالی جائے مَا بَخِلُوْا بِهٖ وہ چیز کہ بخل کیا ہے ساتھ اوسکے مال مین سے اور زکوٰۃ نہین دی
اور یہ رسوائی اونھین ہوگی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ حق تعالیٰ نے جسے مال عطا کیا
اور اوسنے بخل کی وجہ سے زکوٰۃ نہ ادا کی تو قیامت کے دن اوسکے مال کو بڑے سانپ کی صورت پر بنائینگے کہ زہر کی شدت اور حدت سے
اوسکے سر پر بال نہ رہتے ہونگے اور سیاہ دو نقطے اوسکی دونون آنکھون کے نیچے ظاہر ہونگے اور ایسا کالا سانپ سب سانپون سے بدتر ہوتا ہے
وہ سانپ آئیگا اور اوس بخیل کے دونون کلے پکڑ کر کہیگا کہ مین تیرا مال ہون مین تیرا خزانہ ہون یعنی مین تیرا وہ مال دنیا ہون جسکے سبب سے تو دینگیز
مارتا تھا اور مین تیرا وہ خزانہ ہون جسکے سبب سے تو فخر کرتا تھا اپنے زمانہ کے لوگون پر بیت گنج را از دل برون کن مال خود بفگن ز چشم +
مال تو مارست در معنی و گنجت اژدہاست + وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہے مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میراث اہل آسمان
اور اہل زمین کی یعنی سب مر جائینگے اور زمین و آسمان کی مملکت مدعیون کے دعوے اور جھگڑنے والون کے جھگڑے سے چھوٹ کر
اوسی کے واسطے مسلم ہوگی لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ محقق لوگ کہتے ہین کہ میراث حقیقت مین اوس چیز کو کہتے ہین جو کسی کی ملک مین
آئے اور پہلے اوسکی مالک نہین پس اہل زمین اور اہل آسمان کے مالون کو مجازاً میراث کہا ہے اسواسطے کہ انکے پاس عاریت ہے اور در حقیقت خدا ہی کی ملک ہے وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جب اہل زمین اور اہل آسمان مر جائینگے تو اوسکی عاریت اوسے پہونچ جائیگی اور اس بات مین ایک یہ اشارہ ہے کہ فی الحقیقت
بخیل کا تو کچھ مال ہی نہین اور جو کچھ اوسکے پاس ہے حق تعالیٰ کی ملک ہے پس خدا کا مال حکم خدا کے موافق نہ خرچ مین لانا اور بخل کرنا بڑی شقاوت ہے
رباعی ای آنکہ بخیل کیسہ را بند کنی + خود را بوجود مال خرسند کنی + این مال خداست صرف کن در رہ او + امساک بہ مال دیگرے چند کنی +
۱۸ ع ۹ وقف لازم
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۝ اور خدا ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو خبردار ہے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ تحقیق کہ سن لی خدا نے
قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا بات اون لوگون کی جنھون نے کہا کہ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ بیشک اللہ فقیر ہے وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ اور ہم غنی ہین
جب آیہ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو یہود بولے کہ خدا محتاج ہے جو ہمسے قرض مانگتا ہے تو خدا نے
یہ آیت بھیجی اور تہدید کی رو سے فرمایا سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا قریب ہے کہ لکھ لین ہم یعنی فرشتون سے کہدین کہ لکھ لو جو انھون نے کہا کہ
فقیری کو ہماری طرف اور امیری کو اپنی طرف منسوب کیا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ اور ہم لکھ لینگے قتل اونکے بزرگون کا پیغمبرون کو
بِغَيْرِ حَقٍّ ناحق وَّنَقُوْلُ اور ہم کہینگے اونھین جبوقت مرنے لگین گے یا جب قبر سے اوٹھینگے کہ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ۝

چکھو عذاب آگ جلانے والی کا ذٰلِكَ ایسا عذاب تمہارے واسطے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ بسبب اوس چیز کے ہی جو آگے بھیجی
ہاتھون تمہارے نے ہاتھ کا ذکر تحقیق فعل کے واسطے ہی ورنہ فاعل وہی لوگ ہین اور افعال اونکے یہ تھے قتل انبیا اور جلد عبادت کرنا
اور مثل اسکے وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ عقوبت اس سبب سے بھی ہی کہ اللہ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ نہین ہی ظلم کرنے والا اوپر بندون
اپنے کے چونکہ تم لوگ عذاب کے مستحق ہو تو عدل کی رو سے تمپر عذاب کریگا اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اور سنو قول ون لوگون کا جنھون نے کہا
اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ تحقیق کہ اللہ نے عہد کیا ہی اور اقرار کر بھیجا ہی طرف ہمارے یعنی ہمین حکم کیا ہی اَلَّا نُؤْمِنَ
لِرَسُوْلٍ یہ کہ نہ ایمان لائین ہم اور تصدیق نکرین ہم واسطے کسی رسول کے حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ جب تک لاوے واسطے
ہمارے قربانی کہ تَاْكُلُهُ النَّارُ کھاوے اوسے آگ بنی اسرائیل کو قربانی کھانا حلال نہ تھا قربانی کو کھلے مکان کے بیچ مین رکھ دیتے
اور پیغمبر وقت اوس گھر کے بیچ مین کھڑے ہوکر مناجات کرتا اور بنی اسرائیل کے بڑے لوگ گھر کے باہر سر جھکا کر متوجہ ہوتے جب تک
قربانی مقبول نہو جاتی یہی حال رہتا اور قربانی قبول ہو جانے کی علامت یہ تھی کہ سفید آگ بے دھوین کی مہیب آواز کے ساتھ
آسمان سے اوتر کر قربانی مین لگ جاتی اور قربانی جل جاتی تو یہودی کہتے تھے کہ توریت مین مذکور ہی کہ اوس پیغمبر کے سوا اور کسی کا
ایمان نہ لانا جو قربانی اسطرح پر لائے حق تعالیٰ اونھین الزام دیتا ہی اس آیت سے کہ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ آئے تمہارے پاس رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ رسول اللہ کے میرے ظہور سے پہلے بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ معجزون ظاہر کے جیسے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ اور آئے تھے ساتھ اسکے بھی جو تم کہتے ہو یعنی قربانی جیسا کہ تمہارا مدعا ہی جیسے حضرت زکریا
اور حضرت یحییٰ علیہما السلام فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ پھر کیون قتل کر ڈالا تمنے اونھین یعنی زکریا علیہ السلام کو کہ صاحب قربانی تھے اور اونکے
بیٹے یحییٰ کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے کہ جو پیغمبر صاحب قربانی ہو اوسی کی متابعت کرنا چاہیے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پھر اگر تکذیب کی
اونھون نے تمہاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم رنجیدہ نہو فَقَدْ كُذِّبَ پس تحقیق کہ تکذیب کیے گئے رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
رسول پہلے تمسے ایسے رسول کہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ لائے تھے دلیلین روشن اور معجزے ظاہر وَالزُّبُرِ اور نصیحتین زجر کرنے والی
یا احکام شرعیہ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ اور کتاب جیسے زبور اور انجیل ظاہر کرنے والی حلال و حرام کی كُلُّ نَفْسٍ ہر جان ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ چکھنے والی موت کی ہی اور قریب ہی کہ ای تکذیب کرنے والو اور ای تصدیق کرنے والو تم سب شربت پیو وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ
اُجُوْرَكُمْ اور سوا اسکے نہین کہ پورے دیے جاؤ گے تم بدلے اپنے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قبرون سے اوٹھنے کے دن فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پھر جو کوئی
دور کیا گیا آتش دوزخ سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا گیا جنت مین فَقَدْ فَازَ پس تحقیق کہ چھٹکارا پایا اوسنے اور مراد کو
پہونچا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہین ہی زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ مگر فائدہ اوٹھانا ناپایدار حق تعالیٰ حیات دنیا کو
متاع سے تشبیہ دیتا ہی کہ اوسکے مول لینے والے کو غرور ہو جاتا ہی اور مراد یہ ہی کہ دنیا کی زندگی لوگون کو فریب دیتی ہی اور اگر دنیا کی حقیقت سے
لوگ واقف ہون تو جان لین کہ کچھ بھی نہین ہی ابیات در دیدۂ اعتبار خوابی ست * بر رہگذر اجل سرابی ست * ای مین منشین گرم بہر روش مشغول
مشو بسرخ و زر روش * لَتُبْلَوُنَّ قسم خدا کی کہ تم آزمائش کیے جاؤ گے فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ بیچ مالون اپنے کے مہاجر لوگ جب مدینے کو ہجرت کر گئے

اور مکہ مین اپنا مال چھوڑا تو مشرکون نے ہر ایک کے مال ضائع کرنے پر دست تعدی دراز کیا اور ہجو کہنے لگے اور جس مہاجر کو راہ مین پاتے اوسے سخت کہتے
حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ البتہ تم آزمائے جاؤ گے اپنے مالون مین تو نقصان اور تلف ہونے کے سبب سے وَاَنْفُسِكُمْ اور بیچ جانون
اپنی کے جہاد یا بیماریون کے سبب سے وَلَتَسْمَعُنَّ اور البتہ سنو گے مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اون لوگون سے جو دیے گئے ہین کتاب
مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے یعنی یہود و نصارا وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا اور سنو گے اون لوگون سے جو مشرک ہو گئے أَذًى كَثِيرًا
رنج بہت یعنی ایسی باتین جنسے دل کو رنج ہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مین بھی اور اپنی نسبت بھی وَإِنْ تَصْبِرُوا
اور اگر صبر کرو گے اس گروہ کی ایذا رسانی پر وَتَتَّقُوا اور پرہیز کرو گے انکا بدلا لینے سے اور منتقم حقیقی پر چھوڑو گے فَإِنَّ ذَلِكَ
پس بیشک یہ صبر و اتقا مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ مضبوطی کامون مین سے ہے اور اوسکی نشانیون کی درستی مین سے ہے یا ایمان کے
حقائق مین سے ہے وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ اور یاد کرو اوسے جب لیا اللہ نے مِيثَاقَ الَّذِينَ عہد و پیمان اون لوگون سے أُوتُوا الْكِتَابَ
دی ہے جنہین کتاب توریت و انجیل یعنی علماے بنی اسرائیل اور عہد کا مضمون یہ ہے کہ لَتُبَيِّنُنَّهُ البتہ وہ بیان کر دین لِلنَّاسِ
واسطے لوگون کے کتاب سے جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین ہے وَلَا تَكْتُمُونَهُ اور نہ چھپائین پیغمبر کے امر کو بکر نے ابو عمرو نے
فعلین کو غائب پڑھا ہے اور حفص نے دونون کو خطاب کے ساتھ پڑھا ہے یعنی حق تعالی نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ بیان کرو
نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسے چھپاؤ نہین فَنَبَذُوهُ پھر ڈال دیا اونھون نے کتاب کو یا عہد کو وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ
پیچھے پیٹھون اپنی کے پیٹھ کے پیچھے ڈال دینا مثل ہے بے التفاتی کرنے مین وَاشْتَرَوْا بِهِ اور مول لیا اونھون نے یعنی اختیار کیا
ثَمَنًا قَلِيلًا قیمت تھوڑی کو اور وہ چکھوتیان اور اونکے علما کی رشوتین تھین کہ ہر سال عوام اور کمینون سے لیتے تھے فَبِئْسَ
مَا يَشْتَرُونَ پس بُری چیز ہے جو مول لیتے ہین یعنی نعیم جاودانی تھوڑے مال فانی سے بدلتے ہین لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
يَفْرَحُونَ اور نہ سمجھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون کو جو خوش رہتے ہین بِمَا أَتَوْا ساتھ اوس چیز کے کہ آئے یعنی کی بجا
نعت پوشی وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا اور وہ دوست رکھتے ہین یہ کہ تعریف کیے جائین بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا ساتھ اوس چیز کے جو نہین کی
اونھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود سے ایک بات پوچھی یہود نے اوسکا جواب واقعی چھپا کر دوسری طرح پر بات شروع کی اور
ایسی بات بنا کر ظاہر کی کہ گویا سچا جواب دیا اور جھوٹے جواب پر تحسین کے خواہان بھی تھے تو یہ آیت نازل ہوئی یا یہ آیت منافقون کی
شان مین ہے کہ لڑائی سے منہ پھیرا اور جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامنا ہوا تو عذر کرنے لگے اور تحسین کے متوقع ہوئے
فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ پس نہ سمجھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اے مومنان لوگون کو بِمَفَازَةٍ کہ چھوٹنے والے ہین مِنَ الْعَذَابِ
عذاب قیامت سے یا عذاب دنیا سے جیسے قتل اور جلاے وطن اور ذلت اور قبول جزیہ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے اونکے ہے
عذاب دردناک قیامت کے دن وَلِلَّهِ اور واسطے اللہ کے مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بادشاہی ہے آسمان اور زمین کی وَاللَّهُ ۱۹
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر نیکون کے ثواب بُرون کے عذاب مین سے قَدِيرٌ قادر ہے لکھا ہے کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ موسی ع ۹
علیہ السلام کا کیا معجزہ تھا اونھون نے عصا اور ید بیضا کی حکایت اور معجزون کی کیفیت کے ساتھ بیان کی اور نصارا سے حضرت عیسی

علیہ السلام کے معجزے پوچھے اونھون نے احیاء اموات اور شفاء امراض کی کیفیت بیان کردی قریش جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور کہنے لگے کہ ای محمد ہمنے موسیٰ اور عیسیٰ کے معجزے سُنے تم سے معجزے مانگنے آئے ہین اگر کوہ صفا کو سونے کا
کردو تو اوسے تمہارے معبود کی یگانگی کی علامت ہم جانین حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم وحدانیت خدا کی نشانیون کے طالب ہو تو
اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ بیچ پیدائش آسمانون کے اور جو کچھ اونمین ہے وَالۡاَرۡضِ اور بیچ پیدا کرنے زمین کے اور جو
کچھ اوسپر ہے وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے دن رات کے یا روشنی و تاریکی کا جو انمین اختلاف ہے یا گھٹنے بڑھنے کا جو انمین اختلاف ہے اونمین
لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین وجود صانع اور اوسکی وحدت اور کمال علم و قدرت کی لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۝ واسطے صاحب عقلون کے
کہ اونکی عقلین حس اور وہم کے شائبون سے صاف اور دقائق اسرار و حقائق آثار پہچاننے مین کامل ہوتی ہین اَلَّذِیۡنَ یعنی صاحب عقل
وہ لوگ ہین جو خلوص کی وجہ سے یَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ یاد کرتے ہین اللہ کو قِیَامًا کھڑے ہوتے وقت وَّقُعُوۡدًا اور بیٹھتے وقت
وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ اور اوپر کروٹون اپنی کے اس سے دوام ذکر مراد ہے یعنی ہمیشہ خدا کی یاد مین اور ہمیشہ اوسکی محبت کے دریا مین ڈوبے ہوے ہین
اسواسطے کہ جو شخص جس چیز سے محبت رکھتا ہے اکثر اوسی کا ذکر کرتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے شعر در شب و روز بجز یاد تو در خاطر نیست ✝ بلکہ
در خلوت جان غیر تو کس حاضر نیست ✝ یا ذکر سے نماز مراد ہے کہ ان تینون صورت پر پڑھتے ہین اپنی طاقت کے موافق یا ذکر شکر کے معنی پر ہے
یعنی کھڑے ہونے کی قدرت پر شکر کرتے ہین اسواسطے کہ اسی پر معاش کا قیام ہے اور بیٹھنے کی نعمت پر شکر کرتے ہین اسلیے کہ صحبت کی
پائداری اسی سے ہے اور کروٹ لیٹنے اور سونے پر شکر کرتے ہین کہ اسی کے سبب سے بڑی آسائش ہے محققون نے کہا ہے کہ ذکر سے دلی ذکر
مراد ہے اسواسطے کہ زبانی ذکر ہمیشہ ممکن نہین اور دلی ذکر مین کچھ فتور اور قصور نہین ہوتا تو ان ذاکرون سے صاحبدل مراد ہین
کہ دل و جان سے ہمیشہ ذکر مین مشغول رہتے ہین قِیَامًا اوس حال مین کہ کھڑے ہین یعنی امر الٰہی کی طرف متوجہ ہین قُعُوۡدًا بیٹھے ہوے یعنی
پھر بیٹھے لہو و لعب سے عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ کروٹ اپنی لیے ہوے ہین ارتکاب منہیات کی طرف سے یا کھڑے ہین آستانۂ خدمت پر بیٹھے ہین فرش
قربت پر لیٹے ہین بارگاہ وجد و حال مین دور ہین وہم او غرور اور خیال سے ابیات حجاب کثرت از ہم بردریدہ ✝ بخلوتگاہ وحدت آرمیدہ
رہ وہم و خرد بر خویش بستہ ✝ بحق پیوستہ واز خویش رستہ ✝ وَيَتَفَكَّرُوۡنَ اور فکر کرتے ہین دلیل ڈھونڈھنے کے طور سے فِیۡ خَلۡقِ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ بیچ پیدائش آسمانون اور زمین کے تا کہ وہ فکر صانع قدیم کی طرف اونھین راہ دکھائے دوری اور
محرومی کے پردے اونکے دیدۂ دل پر سے اوٹھ کر غیبت سے حضور مین آئین اور مشاہدہ کرکے زبان نیاز سے کہین رَبَّنَا ای رب ہمارے
مَا خَلَقۡتَ هٰذَا نہین پیدا کیا تونے اس مخلوق کو کہ آسمان و زمین مین ہے بَاطِلًا ۚ پیدا کرنا باطل یا نہین پیدا کیا تونے
اِسے بے فائدہ سُبۡحٰنَكَ پاکی ہے تجھے اس بات سے کہ کسی چیز کو تو باطل پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ پس بچا لے
ہمکو اپنی مہربانی کی بدولت آتش دوزخ کے عذاب سے رَبَّنَاۤ ای رب ہمارے اِنَّكَ تحقیق کہ تو عدل کی راہ سے مَنۡ تُدۡخِلِ
النَّارَ جسے داخل کرے دوزخ مین اور وہ ہمیشہ رہے فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ ؕ پس تحقیق کہ ذلیل کیا تونے اوسے ساتھ عذاب کے وَمَا
لِلظّٰلِمِيۡنَ اور نہین ہے واسطے ظالمون کے مشرک اور یہود و نصارا وغیرہ مین سے مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝ کوئی یار اور مددگار کہ اونسے

عذاب دفع کرے رَبَّنَآ اے رب ہمارے اِنَّنَا تحقیق کہ ہمنے سَمِعْنَا مُنَادِيًا سُنی ندا پکارنے والے کی کہ علانیہ يُّنَادِيْ
لِلْاِيْمَانِ پکارتا ہے خلق کو طرف ایمان کے اور یہ پکارنے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا قرآن شریف اور قرآن عامتر ہوا سواسطے
کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار بہتون نے نہین سنی اور قرآن شریف سے سب سنتے ہین کہ زبان بیان سے پکار رہا ہے اَنْ
اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ اس طرح پر کہ ایمان لاؤ ساتھ رب اپنے کے فَاٰمَنَّا پس قبول کی ہمنے پکارنے والے کی پکار اور ایمان
لائے ہم رَبَّنَآ اے پیدا کرنے والے ہمارے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخشدے تو گناہ ہمارے اس سے گناہ کبیرہ مراد ہین یا مطلقا سب
گذرے ہوے گناہ وَكَفِّرْ عَنَّا اور دور کر او چھپا ڈال ہمسے سَيِّاٰتِنَا برائیان ہماری اس سے گناہ صغیرہ مراد ہین یا آیندہ جو
گناہ ہون وَتَوَفَّنَا اور مار ہمین مَعَ الْاَبْرَارِ ○ ساتھ نیکبختون اور نیک کام کرنے والون کے رَبَّنَآ اے تدبیر کرنے والے
اور اے ہمارے کامون کے بنانے والے وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا اور دے ہمین جو کچھ وعدہ کیا تو نے ہمسے عَلٰى رُسُلِكَ اوپر تصدیق
رسولون اپنے کے کہ وہ نعمت جاودانی ہے یا جو کچھ رسولون کی بابت مومنون کی فتح کا وعدہ فرمایا یا وہ بخشش ہم مانگتے ہین جو انبیا علیہ السلام کو تو نے
کہی کہ مانگو جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور جیسا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور جیسا ہمارے سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نے
حکم کیا کہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور رسوا نہ کر ہمین دن قیامت کے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ○ تحقیق کہ تو خلاف نہین کرتا وعدہ اپنا تیسیر مین لکھا ہے کہ پانچون دعائین جو اس آیت مین مذکور ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور آپکے چارون خلفاء بزرگوار نے ترتیب کی ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مرتبہ شہود پر دعا فرمائی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے مقام خوف مین دعا کی رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصدیق کی تحقیق سے خبر دی
کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا اور حضرت ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتبہ رجا مین مغفرت طلب فرمائی کہ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور حضرت مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ہمت کر کے وہ مانگے جو وعدہ ہین اور کہا کہ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ
وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تو ضرور یہ دعائین قبول ہوئین اور دیوانخانہ عنایت سے پروانہ رحمت اسطرح صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ
لَهُمْ رَبُّهُمْ پس قبول کین دعائین اونکی رب اونکے نے ساتھ اسکے کہ فرمایا اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ مین ضائع نہین کرتا عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ
عمل کسی عمل کرنے والے کا تم مین سے حضرت بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین نے
سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہر عمل کرنے والے کے واسطے اجر ہے یہ کیونکر ہوگا کہ مہاجر مردون کی تو خدا نے بہت تعریف کی اور مہاجرہ عورتون کو اوسمین سے
حصہ عنایت فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ مین کسی عمل کرنے والے کے عمل کو تم مین سے ضائع نہین کرتا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مردون اور عورتون مین سے
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعض تمہارے بعضون سے ہین یعنی تم سب ایک دوسرے سے ہو عورتین مردون سے اور مرد عورتون سے خلاصہ یہ ہے کہ تمھین ثواب مین ایک ہی حکم ہے
جو عمل کرے اجر لے مرد ہونے اور عورت ہونے کو اسمین کچھ دخل نہین فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا پس وہ لوگ جنھون نے ہجرت کی شرک سے یا اپنے
وطنون سے وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اور باہر کیے گئے گھرون اپنے سے یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ مسلمان جنھین مشرکون نے

ثلثة

کہ مکۂ معظمہ سے باہر کر دیا وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي اور رنج دیے گئے میری طاعت کی راہ میں اس سے اگلے مسلمان مراد ہیں جیسے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اونہیں مارا ذلّت اور صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اونہیں بال لوکر مشرک رنج پہونچاتے تھے وَقَاتَلُوا اور مقاتلہ کیا اونھون نے ساتھ کفار کے وَقُتِلُوا اور قتل کیے گئے جہاد میں یہ لوگ جو مذکور ہوئے لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ البتہ دور کرینگے ہم اونسے سَيِّئَاتِهِمْ برائیان اونکی وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ اور داخل کرینگے ہم اونہیں جَنَّاتٍ تَجْرِي بہشتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ نیچے سے اونکے درختون کے یا اونکے مکانون کے نہرین اور بدلا دینگے ہم اونہیں ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثواب پاس سے اللہ کے اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ رکھنا ثواب دینے والے کی تعظیم پر دلیل ہے اور ثواب کی اضافت عندیت کے ساتھ اور اسم اللہ کہ دال ہے ذات پر ساتھ سب صفات کے اس اسم کی قید لگانا ثواب عام ہونے کی علامت ہے وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ اور اللہ ایسا ہے کہ اجر کی نیکی اور نیک اجر اوسی کے پاس ہے تفسیرون مین لکھا ہے کہ مکہ کے مشرک فراغت اور خوشی مین تھے اور مسلمان تنگی اور تکلیف مین بسر کرتے تھے پس اونکے دل مین گذرا کہ یہ کیا بات ہے کہ بت پرست لوگ تو ناز و نعمت مین ہون اور خداشناس رنج و محنت مین اونکی تسلی کے واسطے حق تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب فرمایا اور مراد امت محمدی کے محتاج لوگ ہین لَا يَغُرَّنَّكَ چاہیے کہ فریب مین نہ ڈالے تجھے تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا آنا جانا کافرون کا اور دولتون کا فِي الْبِلَادِ ۝ بیچ شہرون کے تجارت کے واسطے اسلیے کہ اونکا آنا جانا مَتَاعٌ قَلِيلٌ تھوڑا فائدہ تھوڑا ہے کہ جلد زائل ہو جائیگا ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ پھر بعد آخرت مین جائینگے تو بازگشت اونکی دوزخ ہوگی وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اور برا بچھونا ہے دوزخ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لیکن وہ لوگ جو ڈرے عذاب پروردگار اپنے سے اور متاع دنیا پر مغرور نہوئے لَهُمْ جَنَّاتٌ واسطے اونکے ہین جنتین اسطرح پر کہ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جاری ہین اوسکے مکان یا درختون کے نیچے سے نہرین پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہینگے اون جنتون مین نُزُلًا حال ہے کہ یہ جنتین پیشکش ہونگی مِنْ عِنْدِ اللَّهِ پاس سے اللہ کے نزل اوسے کہتے ہین کہ آئے ہوئے مہمان کے گھر جو چیز بھیجین اور اوس چیز کی زیادتی اور خوبی مہمان کی عظمت اور خاطرداری کی دلیل ہوتی ہے اور جب کہ دار السلام کے مہمانون کا نزل بہشت ہوگی پس پرتو انوار لقا کے تماشے کے سوا اور کچھ نعمت کلّی نہوگی

بیت توانزال بشوی باغ بہشتم مکنی دعوت ✢ میخواہم بہشت و نعمت دیدار میخواہم ✢ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ اور جو کچھ نزدیک خدا کے ہے پوشیدہ مہربانیون سے خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ ۝ بہتر ہے نیک کام کرنے والون کے واسطے متاع فانی سے وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اور تحقیق کہ اہل کتاب مین سے لَمَنْ يُؤْمِنُ البتہ وہ شخص ہے جو ایمان لاتا ہے بِاللَّهِ ساتھ اللہ کے وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ اور ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی گئی طرف تمہارے اور وہ قرآن ہے وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ اور ساتھ اوس چیز کے بھی جو بھیجی گئی طرف اونکے کہ وہ توریت ہے یا انجیل اوس شخص سے مراد ابن سلام ہین اور اونکے یار یا نجاشی اور نجاشی کے اتباع خَاشِعِينَ لِلَّهِ درحالیکہ ڈرنے والے ہین یا فروتنی کرنے والے واسطے خدا کے لَا يَشْتَرُونَ نہین بدلا کرتے بِآيَاتِ اللَّهِ ساتھ احکام توریت یا ساتھ نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثَمَنًا قَلِيلًا قیمت تھوڑی کو جیسا کہ یہود کے علماے رشوت خوار أُولَٰئِكَ وہ گروہ مومن خاشع اور مستدین لَهُمْ

أَجْرُهُمْ واسطے اونکے ہے اجر اونکا جمع کیا ہوا عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک رب اونکے کے إِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝
جلدی لینے والا ہے حساب کا آسانی کے ساتھ اور مومنون کا حساب جھٹ پٹ کر دیگا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے گروہ ایمان والون کے
اصْبِرُوا صبر کرو فرائض ادا کرنے پر یا جہاد پر یا دشمنون کی ایذا پر اور حقیقت یہ ہے کہ احکام شرعیہ کی تعمیل پر تاکہ سب طاعتون کو
شامل ہو جائے وَصَابِرُوا اور صبر کرو دشمنون کے قتال مین اور میدان جنگ مین قدم مضبوط رکھو وَرَابِطُوا اور
طیار اور آمادہ رہو خدا کے دشمنون سے مقابلہ کرنے کو مرابطہ وہ ہے کہ مسلمانون کا لشکر اسلام کے سرحدون مین گھوڑے طیار
اور ہتھیار درست رکھین تاکہ مسلمانون سے کافرون کی ایذا کو باز رکھ سکین اور بعضون کے نزدیک مرابطہ ایک نماز کے بعد دوسری
ع ۱۱ نماز کا انتظار ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ؏ شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو
محققون نے کہا ہے کہ صبر کرو مجاہدۂ نفوس پر ساتھ منع کرنے کے خواہش سے اور حکم کرنے کے طاعت پر اور مصابرہ کرو اوپر
مراقبۂ قلوب کے اللہ کے ساتھ ساتھ تسلیم کے بیچ بلا کے اور رضا کے بیچ جاری ہونے احکام قضا کے اور قدم بڑھاؤ اوپر ادراک
حق سے مل کر اور ماسوی اللہ سے انقطاع کر کے اور تقوی اختیار کرو ساتھ محافظت اسرار کے اغیار کی طرف التفات کرنے سے تاکہ پھر چھوٹ جاؤ
وجود کے حجابون سے بسبب فنا فی اللہ کے اور فنا کے بعد پہونچو دولت بقا باللہ کو بیت گر بقا خواہی فنا شو کز فنا + کمترین چیزے کہ می زاید بقاست +

سُورَةُ النِّسَاءِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝	مِائَةٌ وَسِتٌّ وَسَبْعُونَ آيَةً
سورۂ نساء مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور اسمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ایک سو چھہتر آیتین ہین

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اتَّقُوا ڈرو اور بچو رَبَّكُمُ غصہ اور عذاب رب اپنے سے الَّذِي وہ پیدا کرنے والا کہ محض اپنی قدرت سے
خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمھین باوجود اختلاف رنگون اور شکلون اور زبانون کے مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ایک جان سے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام
ہین وَخَلَقَ مِنْهَا اور پیدا کیا اوس جان واحد سے زَوْجَهَا جوڑا اوسکا کہ حضرت حوا ہین اور اصح روایت یہ ہے کہ حضرت حوا کو حضرت
آدم علیہ السلام کی بائین پسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْهُمَا اور پھیلائے اور ظاہر کیے آدم اور حوا علیہما السلام سے توالد اور تناسل کے
ذریعہ سے رِجَالًا كَثِيرًا مرد بہت وَنِسَاءً اور عورتین بہتیری وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو حکم الٰہی کی مخالفت سے الَّذِي وہ اللہ کہ تم
ایک دوسرے سے مہربانی چاہنے اور استعانت کے وقت تَسَاءَلُونَ بِهِ حاجت مانگتے ہو اور ایک دوسرے کو قسم دیتے ہو اوسی خدا کی
وَالْأَرْحَامَ اور ڈرو قرابت چھوڑنے سے اور ہر ایک سے مہربانی کے ساتھ رشتہ کرو إِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ تھا اور ہے اور ہمیشہ رہیگا
عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ اوپر تمھارے نگہبان یعنی تمھارے سب اقوال اور افعال پر مطلع ہے اور جو کوئی یہ جان لے کہ خدا اوسکا نگہبان ہے
اوسے چاہیے کہ اپنے حرکات اور سکنات مین احتیاط کرے اور ناپاکی اور بیباکی کے قصد کے وقت اوس سے شرم کرے مثنوی ہر کہ موقن بود
بہ آنکہ خداے + حاضر و ناظرست در ہمہ جاے + در و دیوار حاجب بوّاب نیست در دیدن خدا لے حجاب + در پس پردہ ہاے تو بر تو + کے
تواند مخالفت باو + در بن چاہ و در شب تاریک + بیند او مور و رشتہ باریک + وَآتُوا الْيَتَامَىٰ اور دیدو یتیمون کو اے اونکے ولیو اور وصیو أَمْوَالَهُمْ
مال اونکے جو ولی یا وصی ہونے کی وجہ سے تمنے تصرف کرلئے لکھا ہے کہ ولی لوگ یتیمون کے مال مین تصرفات ناشایستہ کرتے تھے مثلاً اپنی دبلی

چھوٹی سی بکری یتیمون کے گلے مین چھوڑ دیتے اوسکے عوض بڑی فربہ بکری لے لیتے اور کہتے کہ شاۃٌ بشاۃٍ حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ اور نہ بدلو یتیم کے ناپاک مال کو اپنے پاک مال سے یعنی یتیم کا کھرا مال لو کہ وہ تمہارے حق مین خبیث ہو اور اوسکی جگہ اپنا خراب مال نہ رکھو کہ تمہاری نسبت مین وہ طیب ہو وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ اور نہ کھاؤ مال اونکے إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ملا کر ساتھ مالون اپنے کے إِنَّهُ كَانَ تحقیق کہ یتیم کا مال کھا جانا یا بدل لینا یا اوسمین خیانت کرنا خدا کے نزدیک ہو حُوبًا كَبِيرًا ۝ گناہ بڑا قبیلہ غطفان مین سے ایک شخص کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی اوس شخص کا بھائی ایک بیٹا چھوڑ کر مر گیا تھا اور وہ شخص چچا ہونے کی وجہ سے اوس لڑکے کا ولی ہوا اور اوسکے مال پر متصرف ہو گیا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اور اپنا مال چچا سے مانگا تو چچا نے بھتیجے کا مال دینے مین لیت و لعل کی یہ مقدمہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محکمہ مین دائر ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی غطفانی نے خدا سے ڈر کر کہا نعوذ باللہ من الحوب الکبیر اور سب مال اپنے بھتیجے کو سپرد کر دیا وَإِنْ خِفْتُمْ اور اگر ڈرتے ہو یا جانتے ہو أَلَّا تُقْسِطُوا یہ کہ نہ انصاف کرو گے اور راستی نہ برتو گے فِي الْيَتَامَىٰ بیچ مال یتیمون کے صحیح بخاری مین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ یہ آیت ایک شخص کی شان مین نازل ہوئی کہ ایک یتیمہ اوسکی تربیت مین تھی اور اوس صغیر لڑکی کے مال مین تصرف کرنے کی ولایت وہی شخص رکھتا تھا اوس شخص نے چاہا کہ اوس چھوٹی لڑکی کو اپنے عقد نکاح مین لائے اور یتیم لڑکیون کا مہر جیسا ہوتا ہو ویسا نہ باندھے انواع و اقسام کی مشقت اوس لڑکی کو زحمت پہونچاتا جو باتیں اوس لڑکی کو ناگوار ہوتی وہ وہی پیش کرتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے ہو کہ یتیم لڑکیون کا مہر معین کرنے اور اونکا مال ادا کرنے مین انصاف نہین کرتے ہو فَانْكِحُوا تو نکاح کرو مَا طَابَ لَكُمْ جو خوش آئے تمہین مِّنَ النِّسَاءِ عورتون سے مَثْنَىٰ دو دو وَثُلَاثَ اور تین تین وَرُبَاعَ اور چار چار نکاح کرنے والے کو اختیار ہو کہ ان عددون مین سے جتنی چاہے نکاح کرے فَإِنْ خِفْتُمْ پھر اگر ڈرو یا جانو أَلَّا تَعْدِلُوا یہ کہ نہ عدل کر سکو گے ان عورتون مین فَوَاحِدَةً تو اختیار کرو ایک ہی عورت أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یا حرم بنا لو اوس عورت کو جسکے مالک ہین ہاتھ تمہارے یعنی ملکیت کی وجہ سے تمہین اوسمین تصرف ہو ذَٰلِكَ یہ ایک عورت کو اختیار کرنا یا اور لونڈی کو حرم بنا لینا أَدْنَىٰ بہت نزدیک ہو أَلَّا تَعُولُوا ۝ ساتھ اسکے کہ میل نہ کرو اور بے راہ نہو جاؤ یا ظلم نہ کرو وَآتُوا النِّسَاءَ اور دو اون عورتون کو جنہین نکاح مین لائے ہو صَدُقَاتِهِنَّ مہر اونکے در حالیکہ ہین وہ مہر نِحْلَةً ہدیہ اور عطیہ حق تعالی کی طرف سے بخشا ہوا اونھین فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ پھر اگر یہ عورتین خوش ہون اور بخشدین تمہین اور درگذرین عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا کچھ چیز سے اوس مہر مین سے جی سے یعنی خوشی سے فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ۝ پس کھاؤ اور کام مین لاؤ وہ چیز سازوار خوشگوار مدارک مین لکھا ہو کہ ہنیئًا مریئًا کی تفسیر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون فرمائی ہو کہ ہنی تو وہ ہو جسمین گناہ نہو اور مری وہ ہو جسمین کچھ درد کچھ نہو وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اور نہ دو سفیہون اور کم عقلون کو أَمْوَالَكُمُ مال اپنے یہ خطاب عورتون اور یتیمون کے ولیون کی طرف ہو اور اونکی طرف مال کی اضافت اس وجہ سے ہو کہ ولایت کے حق سے اوسمین انکا تصرف ہو الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ وہ مال جو کیا ہو اللہ نے لَكُمْ قِيَامًا واسطے تمہارے قیام معیشت دنیا کا سبب اور انتظام امور دین کا رابطہ جیسے حج جہاد زکوۃ صدقے نفقے ضیافتین قواعد

پہلو مین تاہون الدی کی گتہ ہے ۱۲

خیرات کی تمہید وَّارْزُقُوْهُمْ اور کھلاؤ سفیہون کو یعنی اونکا حصہ مقرر کردو فِیْهَا اون مالون مین اونکے گذارے کی قدر وَاکْسُوْهُمْ
اور پہناؤ اور کپڑا دو اوتھین اونکی ضرورت کے موافق وَقُوْلُوْا لَهُمْ اور کہو مال رکھنے کے بعد اونکو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۝ بات
اچھی اور پسندیدہ مثلاً اگر یتیم ہو تو اوس سے کہو کہ یہ مال تیرا ہی اور مین تیرا امانتدار ہون جب تو جوان ہوگا تو یہ تیرا مال مین تجھے سپرد کردونگا
اور عورتون سے بھی وعدہ کرو کہ اونکا دل خوش رہے وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی اور آزمایا کرو یتیمون کو اگر وہ لڑکے ہین تو عقل تمیز حفاظت
مال خرید فروخت کی باریکیون سے اونکی آزمائش کیا کرو اور اگر یتیم لڑکیان ہین تو بات کرنے اور سینے پرونے اور گھر گرستی کرنے مین
حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہان تک کہ پہونچ جائین نکاح کی حد کو اور یہ کنایہ ہی بلوغ سے فَاِنْ اٰنَسْتُمْ پس اگر دیکھا تمنے اور
دریافت کرلیا مِّنْهُمْ رُشْدًا اونسے اچھا چلن یعنی صلاح دین اور اصلاح مال فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ تو دیدو اونھین اَمْوَالَهُمْ
مال اونکے جو تمہارے پاس ہین وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اور نہ کھاجاؤ ای وصیو اور ای ولیو یتیمون کے مال او تلف نکرو اِسْرَافًا
فضول طور پر اور حد سے تجاوز کرکے یعنی اوس سے زیادہ جو قاضی نے مقرر کردیا ہو وَّبِدَارًا اور تلف نہ کرو اونکے مال جلدی اور
زیادتی کرنے سے اَنْ یَّكْبَرُوْا اس خوف سے کہ وہ یتیم بڑے ہوجائین یعنی یتیمون کا مال کھاجانے مین اس خوف سے جلدی نکرو
کہ وہ کہین بڑے ہوکر تمسے مال چھین لین وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا اور جو کوئی ہو یتیمون کے ولیون اور وصیون مین سے غنی فَلْیَسْتَعْفِفْ
پس چاہیے کہ یتیم کے مال سے ہاتھ روکے اور بچاؤ اور خودداری کرے وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہو اون لوگون مین سے جنکے قبضہ مین یتیم کا مال ہی
فَقِیْرًا فقیر اور محتاج فَلْیَاْكُلْ پس چاہیے کہ کھائے یتیم کے مال مین سے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ انصاف کے یعنی حاجت کی قدر
کھانا اور کپڑا اوس قدر جتنی اوسکی محنت کی مزدوری ہو فَاِذَا دَفَعْتُمْ پھر جب حوالہ کرو اور پھیر دو اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ یتیمون کو
مال اونکے فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ پس گواہ کرلو اوپر اونکے اقرار کے کہ ہمنے اپنا مال پایا تاکہ تم مین اور اونمین جھگڑا نہ پیدا ہو وَكَفٰی
بِاللّٰهِ اور بس ہی اللہ حَسِیْبًا۝ گواہ بندون کا یا جزا دینے والا اونکے اعمال پر یا روز جزا کو اون سب کا حساب کرنے والا لکھا ہی کہ
ایام جاہلیت مین عرب کی ایسی عادت تھی کہ عورتون کو تو مطلقاً اور کمسن مردون کو میراث نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مال اوسیکے واسطے ہوتا ہی
جو دشمن کے ساتھ قتال کرسکے نیزے چلا کر اور تلوار مار کر مال غنیمت قبض و تصرف مین لاسکے اور جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مدینے مین ہجرت فرمائی تو میراث کا طریقہ اسی قانون پر جاری تھا یہان تک کہ ایک روز ام کحہ جناب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی خدمت سراپا رحمت مین
حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یارسول اللہ اوس بن صامت مشرف باسلام ہوا تھا اور مین اوس سے تین لڑکیان رکھتی ہون اور وہ بہت مال چھوڑ
مرا ہی اوسکے چچیرے بھائی سب مال اپنے قبض و تصرف مین لاکر مجھے اور اون چھوٹی چھوٹی لڑکیون کو محروم اور بے نصیب چھوڑا حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائیون کو طلب فرمایا اور اوس بیوہ کی دادخواہی کا حال اونسے بیان فرمایا
اونھون نے وہی زمانہ جاہلیت کا قانون پیش کیا اور چاہا کہ اپنے آباؤاجداد کے طریقہ بیداد کو رونق دین تو آیت نازل
ہوئی لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ واسطے مردون کے وہ چھوٹے ہون یا بڑے حصہ ہی مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ اوس
مال سے جو چھوڑین ماں باپ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور نزدیک کے قرابت والے وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ اور واسطے

عورتون کے بھی حصہ ہی مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اوس مال مین سے جو مان باپ اور قرابت والے چھوڑ مرین مِمَّا
قَلَّ مِنْهُ تھوڑا ہوا وسمین سے اَوْ كَثُرَ یا بہت حق تعالیٰ نے مقرر فرمادیا ہی واسطے اونکے نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ○ حصہ
تجویز کیے ہوئے اندازہ پر وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اور جب حاضر ہون ترکہ تقسیم ہونے کے وقت اُولُوا الْقُرْبٰى قرابت والے
جو میراث نہین پاتے وَالْيَتٰمٰى اور یتیم جو بیگانے ہون وَالْمَسٰكِيْنُ اور فقیر محتاج فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ پس دو تم اونہین
کچھ اوسمین سے جو تقسیم ہو رہا ہی تاکہ اونکا دل خوش ہوجائے مراد یہ ہی کہ جس مجلس مین تقسیم ہوتی ہو وہان جو لوگ حاضر ہون انہین بھی
تصدق کے طور پر کچھ دین علما نے کہا ہی کہ یہ حکم وجوب کے طور پر تھا میراثون اور وصیتون کی آیت سے منسوخ ہوگیا وَقُوْلُوْا
لَهُمْ اور کہو تم اون لوگون کو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ بات اچھی جو اونکی خوشدلی کا موجب ہو وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ اور چاہیے
کہ ڈرین وہ لوگ کہ لَوْ تَرَكُوْا اگر چھوڑین مِنْ خَلْفِهِمْ بعد مرنے اپنے کے ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا اولاد ضعیف اور عاجز خَافُوْا
عَلَيْهِمْ ڈرین اوپر اونکے بے معاشی اور ضائع ہوجانے کے خیال سے یعنی وارثون کو چاہیے کہ ضعیف اور عاجز قرابت والے
اور یتیم اور محتاج جو ترکہ تقسیم ہونے کی مجلس مین حاضر ہون اونکے ساتھ مرحمت اور شفقت کرین اور یہ بات سوچین کہ اگر وارثون کے
لڑکے چھوٹے اور عاجز ہون اور اونکے مرنے کے بعد ایسی مجلس مین جائین تو اونھین محروم رکھنا جائز ہی یا نہین اور یقینی انکی عقل
یہی حکم کریگی کہ جائز نہین پس چاہیے کہ جو بات اپنے واسطے روا نہ رکھین اوسے اورون کی نسبت بھی روا نہ رکھین بیت دانی کہ چیہ
خیر ست کمال مردی * مپسند بکس انچہ بخود مپسندی * فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ پس چاہیے کہ عذاب الٰہی سے ڈرین وَلْيَقُوْلُوْا اور چاہیے
کہ کہین اون لوگون سے جو تقسیم کی مجلس مین حاضر ہین قَوْلًا سَدِيْدًا ○ بات راست اور درست یعنی خوبی کے ساتھ عذر
کرین اور اچھا وعدہ کرلین اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو جرأت کرکے يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى کھاتے ہین اور تلف
کرتے ہین مال یتیمون کے ظُلْمًا ظلم اور ستم کی راہ سے اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ سوا اسکے نہین کہ کھاتے ہین فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا
بیچ پیٹون اپنے کے آگ انوار مین ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ
کچھ لوگون کو قیامت کے دن قبر سے اوٹھائیگا تو اون لوگون کے مونھون سے آگ نکلتی ہوگی صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کون
لوگ ہونگے ارشاد ہوا کہ تم نہین دیکھتے کہ خدا فرماتا ہی اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ قیامت کے دن یتیمون کا مال کھانے والے
میدان حشر مین آئینگے اور جس آگ سے اونکا درون بھرا ہوا ہی اوسکی لو اوٹھتی ہوگی اور اوسکا دھوان منھ ناک کان آنکھ سے نکلتا ہوگا
اس علامت سے سب اہل محشر پہچان لینگے کہ یہ لوگ یتیمون کا مال کھانے والے ہین پس ان باتون سے آگ کھانے کا حمل ظاہر انسب ہی
وَسَيَصْلَوْنَ بکر نے مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی قریب ہی کہ ڈالے جائینگے یتیمون کا مال کھانے والے اور حفص نے صیغہ معروف پڑھا ہی
یعنی جلد آئینگے یتیمون کا مال کھانے والے سَعِيْرًا ○ آتش دوزخ مین يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ حکم کرتا ہی تمھین خدا فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ بیچ کام اولاد ع ۱۰
تمھاری کے اور اونکی میراث کی مقدارون مین یا فرض کرتا ہی اپنے حکم سے تمھاری اولاد کے بارہ مین میراث کے حصے اس طور پر کہ لِلذَّكَرِ واسطے
ایک مرد کے مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ مانند حصہ دو عورتون کے فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً پس اگر ہوں اولاد میت اکیلی عورتین کہ مردون کے ساتھ

فَوْقَ اثْنَتَیْنِ زیادہ دو سے فَلَھُنَّ پس واسطے اونکے ہی ثُلُثَا مَا تَرَکَ دو تہائیاں اوسکی جو متوفی نے چھوڑا ہے وَاِنْ
کَانَتْ وَاحِدَۃً اور اگر ہو وارث ایک ہی بیٹی فَلَھَا النِّصْفُ پس واسطے اوسکے نصف ہے متروکہ متوفی میں سے وَلِاَبَوَیْہِ
اور واسطے ماں باپ مردے کے لِکُلِّ وَّاحِدٍ واسطے ہر ایک کے مِّنْھُمَا السُّدُسُ اون دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے مِمَّا تَرَکَ
اوس میں سے جو چھوڑا فرزند نے اِنْ کَانَ لَہٗ وَلَدٌ اگر ہو واسطے اوس مردہ فرزند کے کوئی اولاد لڑکا خواہ لڑکی فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ
لَّہٗ وَلَدٌ پس اگر نہو واسطے اوس مردہ فرزند کے کوئی اولاد وَّوَرِثَہٗ اَبَوٰہُ اور وارث ہوں اوسکے ماں باپ اوسکے فَلِاُمِّہِ
الثُّلُثُ پس واسطے ماں اوسکی کے تہائی ہو مال کی اور چونکہ حق تعالیٰ نے ماں باپ ہی پر وارثوں کو حصر کرکے فرمایا کہ ماں کا حصہ
تہائی ہے تو معلوم ہوگیا کہ باقی باپ کا حصہ۔ فَاِنْ کَانَ لَہٗ اِخْوَۃٌ پس اگر ہوں واسطے اس متوفی کے بھائی مادری اور پدری
یا بعض مادری بعض پدری فَلِاُمِّہِ السُّدُسُ پس واسطے اوسکی ماں کے واسطے چھٹا حصہ ہے ترکہ کا اور یہ حصے جو وارثوں کے
واسطے مقرر ہوئے اونھیں پہونچتے ہیں مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ بعد وصیت کے یُّوْصِیْ بِھَآ کہ یوصی پڑھا ہے یعنی کہ وصیت
کی ہی ساتھ اوسکے اور حفص نے یُوْصٰی پڑھا یعنی وصیت کرجائے مردہ ساتھ اوسکے اَوْ دَیْنٍ یا بعد ادا کرنے اوس دین کے جو مورث کے
ذمہ پر ہو اٰبَآؤُکُمْ باپ تمہارے وَاَبْنَآؤُکُمْ اور بیٹے تمہارے لَا تَدْرُوْنَ نہیں جانتے ہو تم کہ اَیُّھُمْ کون
اونمیں سے اَقْرَبُ بہت نزدیک ہے اور بہت کام آنے والا ہے لَکُمْ نَفْعًا واسطے تمہارے منفعت کی رو سے یعنی تم نہیں جانتے ہو
کہ تمہارے وارثوں میں جو تمہاری اصلیں ہیں اور جو تمہاری شاخیں ہیں اونمیں سے کسکو بہت نفع پہونچانے والا ہے دنیا میں شفقت کے
سبب سے اور آخرت میں شفاعت کرکے اور چونکہ حق تعالیٰ وارثوں اور مورث کے حال جانتا ہی پس بانٹ دیئے ترکہ کے حصے اور فرض کردیا
فَرِیْضَۃً فرض کرنے کر مِّنَ اللّٰہِ ثابت اللہ کے پاس سے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلِیْمًا جاننے والا ہر ایک وارث کا
مرتبہ حَکِیْمًا۝ حکم کرنے والا اونکے حصوں کی مقدار مقرر ہونے میں وَلَکُمْ اور واسطے تمہارے ہے اے شوہرو نِصْفُ مَا تَرَکَ
اَزْوَاجُکُمْ نصف اوسکا جو ترکہ چھوڑیں بیبیاں تمہاری اِنْ لَّمْ یَکُنْ اگر نہو لَّھُنَّ وَلَدٌ واسطے اون عورتوں کے اولاد
ایک یا بہت تمسے یا دوسرے شوہر سے لڑکا خواہ لڑکی اونہی کے پیٹ سے یا اونکے بیٹے پوتے پرپوتے کی جہاں تک انتہا ہو فَاِنْ کَانَ
لَھُنَّ وَلَدٌ پس اگر اون عورتوں کے اولاد ہو کسی طرح کی فَلَکُمُ الرُّبُعُ پس واسطے تمہارے چوتھائی ہے مِمَّا تَرَکْنَ اوس چیز سے
جو چھوڑیں بیبیاں تمہاری اور یہ نصف یا ربع جو تمہارا حصہ ہو سکے گا مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ بعد وصیت کے کہ تمہاری بیبیوں نے
یُّوْصِیْنَ بِھَآ وصیت کی ہو ساتھ اوسکے اَوْ دَیْنٍ یا بعد ادا کرنے اوس قرض کے جو اونکے ذمے ہو وَلَھُنَّ الرُّبُعُ
اور واسطے بیبیوں کے ہے چوتھائی مِمَّا تَرَکْتُمْ اوسمیں سے جو تم چھوڑ مرو ایک بی بی ہو یا زیادہ سب چوتھائی
میں شریک ہیں اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّکُمْ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمہارے اولاد ایک یا زیادہ لڑکا خواہ لڑکی اوسی بی بی سے
یا دوسری سے فَاِنْ کَانَ پس اگر ہو لَکُمْ وَلَدٌ واسطے تمہارے اولاد کسی طرح کی فَلَھُنَّ الثُّمُنُ پس واسطے ان بیبیوں کے ہے
آٹھواں حصہ مِمَّا تَرَکْتُمْ اوس مال میں سے جو تمنے چھوڑا مِّنْۢ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ بعد وصیت جاری کرنے کے

کہ تُوْصُوْنَ بِھَآ وصیت کرجاؤ تم ساتھ اوسکے اَوْ دَیْنٍ یا وہ دین ادا کرنے کے بعد جو تمھارے ذمے ہو وَاِنْ کَانَ اور اگر ہو
رَجُلٌ یُّوْرَثُ مرد جس سے تم میراث لیتے ہو کَلٰلَۃً کلالہ یعنی نہ تو اوسکے ماں باپ زندہ ہون اور نہ اولاد ہو اَوِامْرَاَۃٌ یا عورت
کلالہ ہو وَّلَهٗٓ اور واسطے اوس مرد کے اور اس حکم مین عورت بھی داخل ہے اَخٌ بھائی مادری ہے اَوْ اُخْتٌ یا بہن مادری فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
پس واسطے ہر ایک کے مِّنْھُمَا اس بھائی بہن مین سے السُّدُسُ چھٹا حصہ ہے میراث کلالہ مین سے اس صورت مین مرد عورت دونون
یکسان ہین فَاِنْ کَانُوْٓا پس اگر ہو اولاد مان کی اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ زیادہ ہو ایک بھائی یا ایک بہن سے فَھُمْ پس وہ سب
مرد ہون یا عورتین یا مرد عورت دونون ہون شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ شریک ہین تہائی مال مین نہ زیادتی مردون کے
عورتون پر اور یہ میراث اونھین پہونچتی ہے مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ بعد نافذ کرنے کے وصیت کے کہ مرتے وقت یُّوْصٰى بِھَآ
اَوْ دَيْنٍ لا وصیت کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے یا پیچھے ادائے دین کے غَيْرَ مُضَآرٍّ درحالیکہ مردہ نہ ضرر ڈالنے والا ہو وارثون کو
وصیت اور قرض کے باب مین وصیت مین تو ضرر یہ ہے کہ ثلث مال سے زیادہ مین ہو اور قرض مین ضرر یہ ہے کہ اوس شخص کے قرض کا
اقرار کرے جسکا کچھ قرض اسکے ذمے نہو وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ یاد رکھو حکم کو کہ ہے خدا کے پاس سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے
تمھاری نیتین نفع اور ضرر پہونچانے مین حَلِيْمٌ تحمل والا ہے کہ عاصیون کو عقوبت کرنے مین جلدی نہین کرتا اور توبہ کے
سبب سے اونکے گناہ معاف کردیتا ہے تِلْكَ یہ احکام جو پہلے گذرے یتیمون کے امور مین اور نکاح کے باب مین اور ترکہ کی تقسیم مین
حُدُوْدُ اللّٰهِ اندازے حکم الٰہی کے ہین کہ اونسے درگذر کرنا نہ چاہیے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی فرمانبرداری
کرے خدا کی اور اوسکے رسول کی ان احکام مین يُدْخِلْهُ داخل کریگا اوسے اللہ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتون مین کہ برابر جاری ہین
مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اونکے نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْھَا حال یہ ہے کہ اوسمین داخل ہونے والے ہمیشہ
رہینگے اوسمین وَذٰلِكَ اور مطیعون کو یہ جنت مین داخل کرنا اور اوسمین اونکا ہمیشہ رہنا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ چھٹکارا
بڑا ہے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدا کی اور اوسکے رسول کی جیسے عینیہ بن حصین فزاری کہ
لڑکون اور عورتون کی میراث پر راضی نہوا اور بولا کہ مین میراث نہ دونگا مگر اوسی شخص کو جو مرکب کی پشت پر مقاتلہ کرسکے حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ جو شخص خدا اور رسول کا حکم نہ مانے وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور گذر جائے اوسکی حدون سے جو حلال حرام اور میراث
بلکہ سب احکام مین مقرر ہوئین يُدْخِلْهُ نَارًا داخل کریگا اللہ اوسے آگ مین کہ ہی آگ خٰلِدًا فِيْھَا حال یہ ہے
کہ ہمیشہ رہیگا بیچ اوسکے صحیح مذہب یہ ہے کہ آتش دوزخ مین ہمیشہ رہنا حرام چیزون کو حلال کرلینے کی وجہ سے ہوتا ہے وَّلَهٗ اور واسطے
اوس گنہگار حلال ٹھہرانے والے کے عَذَابٌ مُّھِيْنٌ عذاب ذلیل کرنے والا ہے وَالّٰتِيْ اور وہ عورتین جو خواہش
نفسانی کی متابعت کے سبب سے يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ آتی ہین یعنی فعل قبیح کے یعنی اوسکی مرتکب ہوتی ہین مِنْ نِّسَآئِكُمْ عورتون
تمھاری مین سے اس سے محصنات یعنی شوہر والیان مراد ہین فَاسْتَشْھِدُوْا پس تم اے حکام شریعت گواہ طلب کرو عَلَيْھِنَّ اوپر
فعل فحش اون عورتون کے اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ چار مرد عاقل بالغ اپنے مین سے کہ تم لوگ مومن ہو تاکہ وہ چارون مرد اون عورتون پر

ع

گواہی دین فَاِنْ شَهِدُوْا پس اگر یہ چارون مرد اون عورتون پر زنا کی گواہی دین فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُيُوْتِ پس نگاہ رکھو
اون عورتون کو اور بند کرو گھرون مین اور صحیح قول یہ ہر کہ ابتداے زمانہ اسلام مین زناکار عورتون کو عقوبت کرنے کا حکم اسی طرح پر تھا کہ
اونھین گھرون مین بند کر رکھین حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ یہان تک کہ متوفی کرے اونھین ملک الموت یا موت اونکی ارواح
بالکل قبض کرلے اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ یا کرے خدا یعنی پیدا کرے لَهُنَّ سَبِيْلًا واسطے اونکے کوئی راہ یا کوئی حد مقرر کردے
کہ وہ قید سے چھوٹ جائین اور اوسکے بعد وحی آئی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سن لو مجھسے تحقیق اللہ نے
اِن عورتون کے واسطے راہ نکالدی صحابہ رضی اللہ عنہم متوجہ ہوے کہ وہ راہ کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ
بِالْبِكْرِ مِائَةُ جَلْدَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ پس اس حدیث کے حکم سے گھرون مین قید کرنا منسوخ ہوگیا اور گواہی دینا اور گواہی لینا باقی رہا
وَالَّذٰنِ اور وہ دونون یعنی مرد عورت جو محصن نہون يَأْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ آئین اوس فحش کام کو تم مین سے کہ تم آزاد مسلمان ہو
فَاٰذُوْهُمَا پس رنجیدہ کرو اونھین زبان سے اور سرزنش اور ملامت کرو اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا ہر کہ
اونھین ہاتھ سے بھی ایذا دینا چاہیے فَاِنْ تَابَا پس اگر توبہ کرین اوس فحش کام سے وَاَصْلَحَا اور اپنا کام صلاحیت پر لائین
فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا پس منھ پھیر لو یعنی دست بردار ہوجاؤ اون دونون سے یہ حکم بھی دُرّے مارنے اور مار ڈالنے کے حکم سے منسوخ
ہوگیا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا تحقیق خدا ہی توبہ قبول کرنے والا ہی بندون کی رَّحِيْمًا ○ مہربان ہی توبہ کرنے والون پر اِنَّمَا التَّوْبَةُ
سوا اسکے نہین کہ توبہ قبول کرنا عَلَى اللّٰهِ اوپر اللہ کے ہی واجب ہونے کے طور پر نہین بلکہ وعدہ کی رو سے کہ اوسمین خلاف ہونا متصور ہی
نہین اور قبول توبہ کا وعدہ لِلَّذِيْنَ واسطے اون لوگون کے ہی جو يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ کرتے ہین برائی بِجَهَالَةٍ ساتھ نادانی کے
اور ضیاطی نے فرمایا کہ مسلمان کا گناہ نادانی ہی سے ہی شک عناد انکار تکبر کرنے کی وجہ سے نہین اور ہوسکتا ہر کہ اوس گناہ کی عقوبت سے
نادانی ہو اور وہ نادانی سے برے کام کرتے ہین ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ پھر توبہ کرتے ہین جناب الٰہی مین مِنْ قَرِيْبٍ جلدی سے یعنی موت آنے
اور ملک الموت کو دیکھنے کے قبل یا صحت کی حالت مین یا قبل اسکے کہ گناہ کی محبت دل مین پیدا ہوجاے اور اصح قول یہ ہر کہ زمان قریب
موت کا قبل ہر اگرچہ اونٹنی کی ہچکی کی مقدار ہو تفسیر عین المعانی مین لکھا ہر کہ جو توبہ کرنے والا موت سے دم بھر پہلے بھی توبہ کرتا ہی
تو ملائکہ تحسین و آفرین کے طور پر کہتے ہین کہ تو کیا جلدی آیا اور تو نے کیا خوب عجلت کی اور اسی قول کا موید ہر وہ جو فرمایا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ قبول فرماتا ہی توبہ بندہ کی جب تک نہ گھڑلگے اور سے بزرگون نے کہا ہر کہ جب موت آنے کا وقت معلوم ہی
نہین تو ہر دم کو دم آخر ہی تصور کرنا چاہیے اور خدا کی طرف رجوع کرنے سے نہ غافل ہونا چاہیے بیت غافل مشو ای عاصی با درد و ندم باش
ہر دم دم آخر شمر و حاضر دم باش فَاُولٰٓئِكَ پس وہ گروہ جسے توفیق ہوئی اور گناہ کے بعد وہ توبہ کرتے ہین يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
توبہ قبول کرتا ہی اللہ او مغفرت کے ساتھ اونکی طرف پھرتا ہی وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا توبہ کرنے والون کی توبہ
حَكِيْمًا ○ حکم کرنے والا یہ کہ توبہ کرنے والے پر عذاب نہو وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ اور نہین ہی قبول توبہ لِلَّذِيْنَ واسطے اون لوگون کے
جو اصرار کے طور پر يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ کرتے ہین برائیان حَتّٰىٓ اِذَا حَضَرَ یہان تک کہ جب حاضر ہوئی یعنی آپہونچی اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

ایک کو اونمین سے موت تو قَالَ اِنِّیْ کہتا ہی تحقیق کہ مین تُبْتُ الْئٰنَ توبہ کرتا ہون اب کلام منافقون کی توبہ کے حق مین ہی دل سے اسلام قبول کرنا اونکی توبہ ہی اور موت کو دیکھ کر یہ اوسنے مقبول نہین وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ اور نہ توبہ قبول ہی اون لوگون سے جو مرین وَھُمْ کُفَّارٌ حال آنکہ وہ کافر ہون یعنی دم نکلنے کے وقت کسی کافر اور منافق کا ایمان مقبول نہین اسواسطے کہ وہ ایمان یأس ہی اور اوس سے کچھ فائدہ نہین اسواسطے کہ حق تعالی نے خود فرمایا ہی فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جو منافق ہو اور جو لوگ کہ کافر مرین حال یہ ہی کہ اَعْتَدْنَا لَھُمْ تیار کیا ہی ہمنے واسطے اونکے آخرت مین عَذَابًا اَلِیْمًا۝ عذاب دردناک کہ نہ کم ہوگا نہ منقطع لکھا ہی کہ رسم جاہلیت اس طرح پر تھی کہ جب کوئی مرد مر جاتا اور اوسکی زوجہ زندہ ہوتی تو مرد متوفی کا جو بیٹا دوسری عورت سے ہوتا وہ یا متوفی کا کوئی قرابت دار جو میراث کا استحقاق رکھتا مصیبت کے وقت کپڑا اوس بیوہ کے سر پر ڈالتا اور یہی کام کرکے اوسے اپنے تصرف مین لاتا پھر اگر چاہتا تو اوسی مہر پہ جو متوفی نے مقرر کیا تھا اوس عورت کو اپنے نکاح مین لاتا ور نہ اور کسی کے ساتھ نکاح کرکے اوسکا مہر معجل خود تصرف کرتا یا اوس عورت کو نکاح کرنے سے منع کرتا اور محبوس رکھتا یہان تک کہ مرد متوفی کے ترکے مین سے جو حصہ اوسے پہونچتا اُس شخص کو چھوڑ دیتی یا مر جاتی اور اوسکی میراث یہ شخص لے لیتا اور اگر وہ عورت کپڑا ڈالنے کے پہلے ہی اپنے لوگون مین ملجاتی تو زوج متوفی کے وارث کو اوسپر دسترس نہوتا ابتدا زمانۂ اسلام مین اسی قاعدہ کی رعایت کرتے تھے یہان تک کہ ابو قیس انصاری نے وفات کی اور اوسکی ایک عورت کبیشہ نام زندہ تھی ابو قیس کا بیٹا جو دوسری بی بی سے تھا کبیشہ کو اپنے تحت تصرف مین لایا اور اوس سے نباہ ایذا رسانی کے طور پر کرنے لگا اور اوسکی غرض یہ تھی کہ اسکے پاس جو کچھ ہی مجھے دیدے کبیشہ نے یہ کیفیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر پھر جا منتظر تھو صبر کر کہ حضرت رب العزت سے کیا حکم آئے کبیشہ پھر گئی اور مدینہ کی بعضی اور عورتین جو اس بلا مین مبتلا تھین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور عرض کرنے لگین کہ یا رسول اللہ ہم سب کا حال کبیشہ ہی کا ایسا ہی ہم سب اوسی کی طرح بلا اور مصیبت مین مبتلا ہین حق تعالی نے مہربانی کی راہ سے یہ آیت بھیجی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مومنون کے لَا یَحِلُّ لَکُمْ نہین روا ہی واسطے تمہارے اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ یہ کہ میراث لو عورتون کو کَرْھًا زبردستی اور اونکی کراہت کے ساتھ میراث لینے کو کراہت کی قید سے مقید کرنا اس بات پر دلالت نہین کرتا کہ خوشی اور رغبت کے ساتھ عورتون کو میراث لے سکتے ہین دلالت اس جہت سے نہین کرتا کہ کسی چیز کو ذکر کے ساتھ خاص کر دینا اوس چیز کے سوا اورون کی نفی پر دلالت نہین کرتا جیسا کہ اللہ تعالی کا قول ہی کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ یعنی نہ مار ڈالو اولاد اپنی ڈر افلاس کے سے اسواسطے کہ افلاس کا ڈر نہونے کے وقت بھی قتل اولاد جائز نہین وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اور نہ منع کرو اون عورتون کو نکاح کر لینے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خطاب اون مردون سے ہی جو اپنی عورتون کو اسواسطے تنگ کرتے تھے کہ وہ اپنے مہر سے درگذرین اونھین گھر مین روک رکھتے تھے حق تعالی فرماتا ہی کہ عورتون کو محبوس کرو اور روک نہ رکھو لِتَذْھَبُوْا واسطے اسکے کہ لو تم بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ بعض اوس چیز کا جو دیا ہی تمنے اونھین مہر اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ مگر یہ کہ آئین بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ساتھ برے کام کے کہ ظاہر کیا گیا ہو عادلون کی گواہی سے بکرنے تو دیے اکو زبر پڑھا اوسکے یہ معنی ہین اور حفص نے زیر پڑھا یعنی برا کام اونکا حال ظاہر کرنے والا اور اس آیت مین فاحشہ سے نشوز مراد ہی یعنی عورت مرد کی صحبت سے جب انکار کرے تو مرد کو اوس سے

خلع طلب کرے نادرست ہو اور بعضون نے کہا کہ فاحشہ زنا ہو اور زمانہ جاہلیت اور ابتداے اسلام مین زنا کار عورت کا مہر پھیر لینا تھا اور اب
حکم منسوخ ہو وَعَاشِرُوهُنَّ اور نباہ کرو ساتھ اون عورتون کے جو بُرے کام کی مرتکب نہین ہوئین بِالْمَعْرُوفِ ساتھ نیکی کے
قول فعل اور نفقہ اور مسکن مین یکھا او نھین شریعت کے احکام اور آداب کہ نیکی اس سے بہتر نہین فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ پس اگر نہ چاہو
او نھین تو صبر کرو فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا پس شاید کہ تم کارہ ہو کسی چیز سے وَيَجْعَلَ اللَّهُ اور کرے اللہ اور ظاہر کردے
واسطے تمھارے فِيهِ بیچ اوس چیز مکروہ کے خَيْرًا كَثِيرًا ○ بھلائی بہت یعنی مکروہات تحمل کرنے پر بڑا ثواب وَإِنْ أَرَدتُّمُ
اور اگر چاہو تم اپنی عورتون کی صحبت سے کراہت کے باعث سے اسکے کہ اونسے برائی اور صحبت سے انکار واقع ہوا اسْتِبْدَالَ
زَوْجٍ بدلا چاہنا ایک عورت مَّكَانَ زَوْجٍ جگہ دوسری عورت کے وَآتَيْتُمْ اور دیا ہو تمنے إِحْدَاهُنَّ ایک کو اونمین سے
جسے طلاق دیا چاہتے ہو قِنطَارًا مال بہت مہر کی وجہ سے فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا پس نہ لو تم اوسمین سے جو اوسے دیچکے ہو
کوئی چیز نہ تھوڑی نہ بہت أَتَأْخُذُونَهُ کیا لیتے ہو تم کچھ اوس عورت سے بُهْتَانًا ساتھ باطل اور ظلم کے وَإِثْمًا مُّبِينًا ○
اور گناہ ظاہر کے بہتان کو قول باطل مین بھی استعمال کرتے ہین اور اس آیت مین بہتان کے معنی یہ ہین کہ شوہر نے عورت کا مہر فرض کردیا
اور اوسپر گواہ بھی کردیے اگر وہ مہر پھیر لیتا ہو تو گویا اوسکا مدعا یہ ہو کہ وہ مہر فرض ہی نہ کیا تھا اور یہ صریح بہتان ہو وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ
اور کیون کس وجہ سے کس جہت سے لوگے تم مال اپنی عورتون سے وَقَدْ أَفْضَىٰ اور حال یہ ہو کہ پہونچ گیا ہو بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ
بعض تمھارا ساتھ بعض کے افضی کنایہ ہو مباشرت سے وَأَخَذْنَ مِنكُم اور لے لیا ہو اون عورتون نے تمسے نکاح کے وقت
مِّيثَاقًا غَلِيظًا ○ قول مضبوط اور عہد پکا کہ وہ کلمہ نکاح یعنی ایجاب و قبول ہو حدیث شریف مین ہو کہ اِسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ[1]
لکھا ہو کہ جاہلون مین سے کچھ لوگ زمانہ جاہلیت مین اپنے باپون کی بیبیون سے نکاح کرلیتے تھے حق تعالی نے اس کام کی ممانعت کی اور فرمایا
وَلَا تَنكِحُوا اور نہ نکاح کرو مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم اوسکو جس سے نکاح کیا ہو باپون تمھارے نے مِّنَ النِّسَاءِ عورتون مین سے
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر وہ جو گذر گیا اسے حرام کرنے کے قبل وہ معاف ہو إِنَّهُ كَانَ تحقیق کہ اپنے باپ کی بی بی سے نکاح تھا
قبل نہی کے اور ہی بعد حرام کردینے کے فَاحِشَةً برا اور ناپسند کام وَمَقْتًا اور بغض کیا گیا خدا اور مسلمانون کا یہ کام عرب کے
شرفا کے نزدیک مکروہ اور مبغوض تھا اور جو لڑکا اپنے باپ کی بی بی سے کسی کے یہان پیدا ہوتا شرفاے عرب اوسے مقیت کہتے تھے یعنی دشمن
رکھا گیا وَسَاءَ سَبِيلًا ○ ع اور بری راہ ہو علمانے کہا برائی کے تین مرتبے ہین ایک تو عقلی برائی فاحشہ اوسی کی طرف اشارہ ہو دوسری
شرعی برائی مقت اوس سے عبارت ہو تیسری عرفی برائی ساء سبیلا اوسے شامل ہو حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ حرام کیا گیا اوپر تمھارے
أُمَّهَاتُكُمْ نکاح ماؤن اپنی سے اور یہ ماں ہونا عام ہو ولادت مین جس عورت کی طرف مرد کا نسب راجع ہو مرد کی جانب سے
جیسے باپ کی ماں اور دادا کی ماں جہان تک اوپر بڑھیے یا عورت کی طرف سے جیسے ماں کی ماں اور نانی کی ماں جہان تک اوپر
بڑھیے یہ سب حرام ہونے مین ماں کا حکم رکھتی ہین وَبَنَاتُكُمْ اور بیٹیان تمھاری اور یہ بھی عام ہو جس عورت کا نسب
مرد کی طرف پھرے اولاد کی جہت سے وہ اولاد مرد ہون یا عورتین ایک پشت کا فرق ہو یا زیادہ وہ عورت بیٹی کا حکم رکھتی ہو

[1] حلال کرلین تمنے فرجین اون کی ساتھ حکم اللہ کے ۱۲

ع ۸

وَاَخَوٰتُكُمْ اور بہنین تمھاری جس رحم یا صلب سے مرد پیدا ہوا ہو اوس رحم یا صلب سے جو عورت پیدا ہو وہ اوسکی بہن ہو پس بہن عام ہو گی بعضی پدری مادری دونون بعضی فقط پدری بعضی فقط مادری وَعَمّٰتُكُمْ اور بہنین باپون تمھارے کی جو عورت کسی شخص کے باپ یا دادا کے ساتھ یا جہان تک اوپر بڑھیے صلب یا رحم مین ہوکر پیدا ہوئی وہ اوس شخص کی دادی ہو اور یہان بھی تینون طریقے متصور ہین یعنی پدری اور مادری دونون یا پدری یا مادری وَخٰلٰتُكُمْ اور بہنین ماؤن تمھاری کی جو عورت کسی مرد کی مان کے ساتھ یا نانی کے ساتھ یا جہان تک بڑھیے صلب یا رحم مین رہکر پیدا ہوئی وہ عورت اوس مرد کی خالہ ہو یہ بھی تینون صورتون سے واقع ہونا ممکن ہو وَبَنٰتُ الْاَخِ اور بیٹیان بھائیون کی تینون وجہون مین سے کسی وجہ پر جنسے بہن ہونا ثابت ہوتا ہو وہی بھائی مین بھی ہو سکتی ہو اور بیٹیان بھائی کی اولاد کی اور اونکی اولاد کی اولاد کی کیسی ہی دور ہون وہی حکم رکھتی ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بیٹیان بہنون کی جسطرح بہن ہونا متحقق ہو اور یہ بہن کی اولاد کی بیٹیون اور اوسکی اولاد کی اولاد کی بیٹیون کو شامل ہو جہانتک حد کو پہونچین بیٹیون مین داخل ہین وَاُمَّهٰتُكُمْ اور حرام کی گئین اوپر تمھارے مائین تمھاری الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وہ مائین کہ دودھ پلایا جنھون نے تمھین جسنے دودھ پلایا اوسے مان کہتے ہین حرام ہونے کی وجہ سے پس جو عورت کسی شخص کو دودھ پلائے اور جس عورت نے اس دودھ پلانے والی کو دودھ پلایا ہو اور جس عورت نے اوس دودھ پلانے والی کے شوہر کو دودھ پلایا ہو اور اوسی شوہر سے حمل ہوکر اوس دودھ پلانے والی کے دودھ اوترا ہو کہ وہ دودھ پلانے والی اوسکی زوجہ یا ام ولد ہو تو جس لڑکے نے دودھ پیا یہ سب عورتین اوسکی رضاعی مان ہین وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمھاری رضاعت کی وجہ سے یعنی دودھ شریک بہنین امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ اس بات پر ہین کہ تھوڑا خواہ بہت دودھ پینے سے رضاع کا حکم ثابت ہو اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ کے مذہب مین جب تک دفعہ دفعہ کرکے پانچ بار دودھ نہ پلایا جاسے تب تک رضاع کا حکم ثابت نہین ہوتا وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور مائین جوروون تمھاری کی اور جوروون کی نانیان دادیان جو نسب اور رضاع کی وجہ سے ہون وہ بھی یہی حکم رکھتی ہین وَرَبَآئِبُكُمُ اور بیٹیان جوروون تمھاری کی الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ وہ بیٹیان جو تمھاری گودون مین پرورش پاتی ہین اور اونکی حرمت مین شرط یہ ہو کہ پیدا ہوئی ہون مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ اون عورتون سے کہ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ کر تمنے اونکے ساتھ دخول کیا ہو فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا پس اگر نہو تم کہ خلوت مین دَخَلْتُمْ بِهِنَّ داخل ہوے ہو تم ساتھ اونکے یہ دخول مباشرت سے کنایہ ہو فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ پس گناہ اوپر تمھارے نہین بیچ نکاح جوروون کی بیٹیون کے وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ اور جو عورتین حرام ہین اونمین سے جوروین ہین تمھارے بیٹون کی الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وہ بیٹے جو تمھاری صلب سے ہین جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متبنّیٰ زید بن حارث نے اپنی بی بی زینب کو طلاق دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے عقد نکاح مین لائے تو عرب کے مشرکون نے طعن کرنا شروع کی کہ محمد نے اپنے بیٹے کی جورو سے نکاح کر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے نطفہ سے جو بیٹا ہو اوسکی زوجہ منکوحہ باپ پر حرام ہو منہ بولے بیٹے کی جورو حرام نہین وَاَنْ تَجْمَعُوْا اور حرام ہو تمپر یہ کہ جمع کرو بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ درمیان دو بہنون کے ایک نکاح مین اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر جو پہلے گذر گیا یعنی منع اور حرام ہونے سے پہلے جو یہ امر واقع ہوا

وہ معاف ہی اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ مَا قَدْ سَلَفَ سے مراد یہ ہی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دو بہنین نکاح مین جمع کی تھین ایک لیا نام یہودا کی مان اور دوسری راحیل نام حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ یہ اونکے دین مین حلال تھا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ خدا ہی غَفُوْرًا بخشنے والا اون مسلمانون کا جنھون نے زمانۂ جاہلیت مین یہ امر کیا ہی رَّحِیْمًا مہربان ہی اون لوگون پر جنھون سنے زمانۂ اسلام مین یہ عمل کیا ہی اور اوسکے بعد توبہ کی اِن دونون نامون مین غور کرنا مفلسان بے بضاعت کے واسطے سرمایۂ کامل ہی بیت سرمایۂ عاصیان بہ بازار امید + غفران تو و رحمت بے غایت تست +



وَّالْمُحْصَنٰتُ اور حرام کی گئین اوپر تمھارے شوہر والیان مِنَ النِّسَآءِ عورتون مین سے اِلَّا مَا مَلَکَتْ مگر وہ جنکے مالک ہوے اَیْمَانُکُمْ ہاتھ تمھارے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ جنگ حنین میں اوطاس کی غنیمت سے مجاہدون کو مال بے شمار ہاتھ آیا اور عورتین جنکے شوہرون کو حسب نسب کی رو سے ہم پہچانتے تھے وہ بھی ہماری قید مین آئین چونکہ شوہر والی عورتون کی حرمت ہمین معلوم ہو چکی تھی تو ان قیدی عورتون کی حلت اور حرمت مین ہم متردد ہوے اور وہ عورتین اگرچہ ہماری ملک مین تھین مگر ہم اونھین شوہر والیون مین شمار کرتے تھے جب حال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت مین ہمنے عرض کیا اوسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی کہ کافرون کی عورتین اگرچہ شوہر والی ہین مگر قید ہو آنے کی وجہ سے تمھاری ملک ہین تمھین اونمین تصرف کرنا حلال ہی اس شرط سے کہ اونکے شوہرون کے بغیر اونھین دار الحرب سے نکال لیجاؤ اور یہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہی اور باقی امام رضی اللہ عنہم فقط قیدی ہونے سے اون عورتون کو حلال جانتے ہین کِتٰبَ اللّٰہِ لازم پکڑے رہو خدا کے فرض کو نکاح کرنے کے باب مین یا یہ مصدر مؤکد ہی یعنی لکھدیا ہی خدا نے لکھنا عَلَیْکُمْ اوپر تمھارے حرام کی گئین عورتون مین وَاُحِلَّ لَکُمْ بعضنے اَحَلَّ پڑھا ہی یعنی اور حلال کر دیا تمپر اور حفص نے اُحِلَّ پڑھا ہی یعنی حلال کی گئی اوپر تمھارے مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ وہ عورت جو محرمات مذکورہ کے سوا ہی اور حدیث سے بھی وہ عورتین ثابت ہوئی ہین جنسے نکاح حرام ہی جیسے بھتیجی سے نکاح کرنا اوسکی پھوپھی پر اور بھانجی سے نکاح کرنا اوسکی خالہ پر اور پھوپھی سے نکاح کرنا اوسکی بھتیجی پر اور خالہ سے نکاح کرنا اوسکی بھانجی پر اور بے حلالہ کیے ہوے تیسری بار طلاق دی ہوئی عورت کا نکاح اور عدت والی عورت کا نکاح اور آزاد عورت نکاح مین ہونے پر لونڈی سے نکاح کرنا اور چار منکوحہ موجود ہوتے ہوے پانچوین عورت سے نکاح اور ملاعنہ یعنی لعان کی ہوئی عورت سے نکاح اور انکی تفصیل کتب فقہ مین مذکور ہی اور جب حق تعالیٰ نے حلال اور حرام کا بیان فرمادیا تو درست ہی تمھین اَنْ تَبْتَغُوْا یہ کہ طلب کرو وہ عورتین جو تمپر حرام نہون یعنی اون عورتون کو نکاح مین لاؤ اور مہر مقرر کرو بِاَمْوَالِکُمْ ساتھ مالون اپنے کے مُّحْصِنِیْنَ ایسے حال مین کہ اوس تزوج سے متعفف ہو یعنی اپنے دین کو اوس نکاح سے پناہ مین لاؤ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ اور نہو زنا کرنے والے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِہٖ پس جو کہ فائدہ اوٹھایا تمنے ساتھ اوسکے مِنْھُنَّ عورتون سے بسبب نکاح کے فَاٰتُوْھُنَّ پس دو اونھین اُجُوْرَھُنَّ مہر اونکے فَرِیْضَۃً مقرر کیے گئے اور فرض کر دیے گئے اسواسطے کہ مہر فائدہ حاصل کرنے کے مقابلہ مین ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اور کچھ وبال اور گناہ نہین اوپر تم لوگون کے کہ زوج اور زوجہ ہو فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِہٖ بیچ اوس چیز کے کہ باہم راضی ہو ساتھ اوس چیز کے مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَۃِ بعد اوس مہر کے جو فرض ہوا ہو عقد کے وقت

ف یعنی کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا تو عورت نکاح مین موجود ہوتے ہوے اس عورت کی بھتیجی بھانجی خالہ پھوپھی سے اور ... نکاح کرنا حرام ہی ۱۲

یعنی مہر مین جس کسی قدر سے عورت دست بردار ہو اور مرد اوسکے عوض مین اوسے کچھ دے یا عورت مہر مین سے کم کر دے اور مرد بڑھا دے
اور بعضون نے کہا ہی کہ باہمی رضامندی نفقہ مین ہی یا صحبت اور مفارقت مین إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا تحقیق کہ خدا ہی جاننے والا
بندون کی مصلحتین حَكِيمًا ○ محکم کار اونکے مہمات نکاح مین وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا اور جس کسی کو نہ استطاعت ہو
تم مین سے از روے توانائی اور توانگری کے أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ یہ کہ نکاح مین لائے آزاد ایمان والی عورتون کو
فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم پس چاہیے کہ چاہے اوس عورت کو جسکے مالک ہین ہاتھ تمہارے مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ
لونڈیون تمہاری مین سے کہ ایمان والی ہین وَاللَّهُ أَعْلَمُ اور اللہ دانا تر ہی بِإِيمَانِكُم ساتھ ایمان تمہارے اور ساتھ زیادتی کے
کہ درمیان تمہارے ہی ایمان مین بَعْضُكُم بعضے تمہارے کہ لونڈی غلام ہو مِّن بَعْضٍ بعض سے یعنی تم سب شریک ہو ایمان مین
یا تم سب ایک ہی ہو نسب مین اور تم سب کے باپ آدم علیہ السلام ہین فَانكِحُوهُنَّ پس نکاح مین لاؤ لونڈیون کو بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ
ساتھ اذن مالکون اونکے کے اسواسطے کہ لونڈیان دوسرے کی ملک ہین وَآتُوهُنَّ اور دو تم اون نکاح کی ہوئی لونڈیون کو
أُجُورَهُنَّ مہر اونکے بِالْمَعْرُوفِ ساتھ نیکی کے یعنی بے کمی او تنگی کے اور او نہین مہر دینا بھی اونکے مالکون کے اذن سے
چاہیے مُحْصَنَاتٍ درحالیکہ یہ لونڈیان حفاظت کرنے والی ہون اپنی فرجون کو غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ نہ زنا کرنے والی کھلم کھلا وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ اور نہ پکڑنے والی
یارون کی چوری چھپے فَإِذَا أُحْصِنَّ بکر نے اَحْصَنَّ پڑھا ہی یعنی پس جب کہ وہ نگاہ رکھین فرجون اپنی کو حرام سے بسبب نکاح کے
اور حفص نے اُحْصِنَّ پڑھا ہی یعنی جب کہ شوہر کے پاس کر دی گئین فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پھر اگر آئین ساتھ زنا کے فَعَلَيْهِنَّ
تو اوپر اونکے لازم ہوگا نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ نصف اوسکا جو لازم ہی بے شوہر والی آزاد عورتون پر مِنَ الْعَذَابِ
حد سے جو خدا نے مقرر فرمائی ہی اور بے شوہر والی آزاد عورت کی حدِ زنا سو کوڑے ہین تو لونڈی کی حد زنا پچاس کوڑے ہوے
اور آزاد عورت کو سال بھر کے واسطے شہر بدر کر دینا ہی امام شافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ لونڈی کے واسطے چھ مہینے شہر بدر
کر دینا ہوتا ہی امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ کوڑے مارنا اور شہر بدر کر دینا اکٹھا نہ کرینگے مگر سیاست کے واسطے اور سب مذہبون مین
لونڈی غلامون کی زنا مین سنگساری نہین ہی ذَٰلِكَ وہ نکاح لونڈیون کا لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ واسطے اوسکے ہی جو ڈرے
رنج سخت سے یعنی اوس مصیبت سے کہ زنا مین پڑ جاے مِنكُمْ تم مین سے کہ غریب لوگ ہو وَأَن تَصْبِرُوا اور یہ کہ صبر کرو لونڈیون کے
ساتھ نکاح سے خَيْرٌ لَّكُمْ تو بہتر ہی واسطے تمہارے اور احتیاط کے ساتھ بہت قریب ہی اپنی اولاد لونڈی پن اور غلامی سے
بچانے مین وَاللَّهُ غَفُورٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اوس شخص کو جو لونڈیون کے ساتھ نکاح کرنے مین صبر نہ کر سکے رَّحِيمٌ ○ ع
مہربان ہی بندون کو اوسکی اجازت دینے کے ساتھ يُرِيدُ اللَّهُ ارادہ کرتا ہی اللہ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ یہ کہ بیان کرے واسطے تمہارے احکام
حلال حرام کے وَيَهْدِيَكُمْ اور دکھائے تمہین سُنَنَ الَّذِينَ راہین اون لوگون کی جو تھے مِن قَبْلِكُمْ پہلے تمسے
آپ سے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کا دین مراد ہو یا اگلے اہل حق اور اہل باطل کا چلن وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ
اور پھرے اوپر تمہارے مشکلین سہل کرنے اور بوجھ اوتار لینے کے ساتھ اور احکام کی تخفیف کرنے اور گناہ بخشدینے کے ساتھ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہے تمہاری مصلحت اوسمین جو فرماتا ہے حَكِيْمٌ ○ درست کام اور راست کلام والا ہے جس چیز مین
حکم کرتا ہے وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اور اللہ ارادہ کرتا ہے اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ تفسیر یہ کہ توبہ عنایت کرے تمھین یا ایسی چیز بتاوے جو تمھاری
توبہ کا سبب ہو جائے وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ اور ارادہ کرتے ہین وہ لوگ جو غفلت کی وجہ سے یا عادت کے سبب سے يَتَّبِعُوْنَ
الشَّهَوٰتِ پیروی کرتے ہین خواہشون نفس کی اَنْ تَمِيْلُوْا یہ کہ جھک جاؤ تم راہ راست کی طرف سے مَيْلًا عَظِيْمًا ○
جھک جانا بڑا جب بھانجی اور بھتیجی کے ساتھ نکاح حرام ہونے کی آیت نازل ہوئی تو یہود نے اعتراض کیا کہ جس طرح خالہ پھوپی حرام ہے
اوسی طرح بہن حرام ہے خالہ پھوپی کی بیٹیون سے نکاح درست ہے تو بہن کی بیٹی یعنی بھانجی سے نکاح کیون حرام ہوا یہ شبہہ پیدا کر کے
چاہا کہ اہل اسلام کو باطل کی طرف جھکا دین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا تو چاہتا ہے کہ تمھین توبہ عنایت کرے اور یہود چاہتے ہین
کہ تمھین منحرف کر دین يُرِيْدُ اللّٰهُ چاہتا ہے خدا اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ج یہ کہ تخفیف کرے تمسے احکام نکاح مین اس طرح پر کہ تم سبکبار
ہو جاؤ شیخ منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبادت کے بوجھون مین تخفیف اور برائیون سے توبہ اور عذاب کر کے استیصال
نہ کرنا مراد ہے بخلاف اگلی امتون کے کہ اونھین عذاب اور ہلاکتین بہت تھین وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ اور پیدا کیا گیا آدمی
ضَعِيْفًا ○ ناتوان اور عاجز بار تکلیف کھینچنے مین تو ضرور ہمین نے اوس تخفیف کر دی کہا ہے کہ آدمی کا ضعف یہ ہے کہ وہ حقیر پانی سے
پیدا کیا گیا فرمایا حق تعالیٰ نے خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ یا عورتون کی ہم مین آدمی ضعیف ہے اور یہ قوت نہین رکھتا کہ عورتون کی طرف میل
کرنے سے اپنے تئین باز رکھے یا خوشی اور سختی اور نعمت اور مصیبت کا متحمل نہین محقق لوگ کہتے ہین کہ حق تعالیٰ کمال مہربانی
جو بندون پر رکھتا ہے اوسکے سبب سے ضعف و ناتوانی کے ساتھ آدمی کو نامزد کیا تا کہ اگر عبادت مین کچھ تقصیر کرے یا خواہش نفسانی کی
متابعت کے سبب سے اوسکے حال مین کچھ نقصان پیدا ہو تو جو ضعیفی اوسکے شامل حال کر دی ہے اوسے پیش کر کے معذرت کرے اور
ظلوم و جہول جو آدمی کا نام ہے وہ بھی یہی بات ہے بیت من آن ظلوم و جہولم کہ اولم گفتی * چہ آید از ضعفا ای کریم و جہّال * يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ایمان والون کے لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا بَيْنَكُمْ درمیان اپنے
بِالْبَاطِلِ اوس طور پر جو حلال نہو شریعت مین جیسے غصب و سود و جوا خیانت چوری یا فاسد معاملون کے ساتھ یا جھوٹی قسم کھا کر
یا باطل دعوے کر کے اور جعلی گواہ بنا کر غرضکہ ایک دوسرے کے مال مین ناحق تصرف نہ کرو اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ مگر یہ کہ ہو تصرف کا سبب تِجَارَةً
سوداگری اور بیع ہونے والی عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ قف خوشی اور رضامندی سے ہر ایک کے تم مین سے کہ معاملہ کرنے والے ہو وَلَا
تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط اور نہ مارو جانین اپنی یعنی اپنے قرضدارون کو نہ قتل کرو اسواسطے کہ سب مسلمان حقیقت مین ایک ہین
اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ یا اپنی جانین مارو اور اپنے تئین ہلاک نکرو جیسا کہ ہندوستان کے جاہل بت پرست بت کے واسطے اپنی قربانی
کرتے ہین یا اپنے تئین ہلاکت اور خطرے کے محل مین نہ ڈالو یا ایسے کام کے مرتکب نہو جسکے سبب سے قتل کیے جاو اہل تحقیق نے فرمایا ہے کہ گناہون کے
ارتکاب سے یا حرام کا مال کھانے کے سبب سے یا خواہش نفسانی کی پیروی کرنے سے یا جو کام غضب الٰہی کے سبب ہون وہ کام کرنے سے اپنی جان
نہ مارو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہے بِكُمْ ساتھ تمہارے اے امت محمدی رَحِيْمًا ○ مہربان اور جو امر و نہی فرماتا ہے وہ کمال مہربانی سے ہے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کرے ممنوع کام عُدْوَانًا تعدی کی راہ سے اور حدود سے تجاوز کرکے وَّظُلْمًا اور ظلم و ستم کی
راہ سے فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا پس قریب ہے کہ لائین ہم اوسے آگ مین یعنی آتش دوزخ مین وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہ دوزخ مین
ڈالنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اوپر اللہ کے آسان اِنْ تَجْتَنِبُوْا اگر کنارہ کش ہوگے اور پہلوتہی کروگے یعنی بچوگے كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ
کبیرہ گناہون سے کہ منع کیے گئے ہو عَنْهُ اوس سے نُكَفِّرْ دور کرینگے اور معاف کردینگے ہم عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ تمسے گناہ صغیرہ تمہارے
ایک نماز سے دوسری نماز تک اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْكُمْ اور داخل کرینگے
ہم تمہین مُّدْخَلًا كَرِيْمًا جگہ بزرگ مین کہ وہ بہشت ہے اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہون سے پرہیز کریگا اوسکے
گناہ صغیرہ معاف ہوجائینگے یہ معاف ہوجانا واجب ہونے کے طور پر نہین ہے بلکہ جائز ہونے کے طور پر ہے اسواسطے کہ شاید حق تعالی کبیرہ گناہ
معاف فرماوے اور گناہ صغیرہ پر مواخذہ کرے یا اوسکے برعکس کرے کبیرہ گناہون مین علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ جس گناہ کی حق تعالی
ممانعت فرمائی وہ کبیرہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جسکا ختم ساتھ آگ کے ہو جیسا کہ يُدْخِلْهُ نَارًا یا ساتھ غضب اور لعنت کے جیسے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ یا ساتھ عذاب
اور وبال کے جیسے کہ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وہ گناہ کبیرہ ہے اوسکے سوا اور گناہون کو صغیرہ کہتے ہین اور انوار مین فرمایا ہے کہ سب قولون سے زیادہ صحت کو
جو قول پہونچا وہ یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے کہ شارع نے جسکے واسطے کوئی حد مقرر کی ہے یا اوسکے باب مین تصریحا وعید وارد ہوئی یا اوسکی حرمت دلیل
قطعی سے ثابت ہوئی اور تاویلات کاشی مین مذکور ہے کہ اگر پرہیز کرو کبائر سے کہ وہ وجود مین غیر کو ثابت کرنا اور غیر کے وجود کا اقرار ہے تو تمہاری
برائیون کو ہم معاف کردینگے یعنی ظہور نفس و قلب کے تلونات مٹا دینگے اسواسطے کہ ظہور نور توحید کے بعد انکی صفتون کو ثبات نہین رہتا اور
داخل کرینگے ہم تمہین بزرگ جگہ مین کہ وہ حضرت جمع ہے بیت تا بکے درتفرقہ سوزی چو شمع + غرقہ شو در لجۂ دریاے جمع + اور لوائح مین فرمایا ہے
کہ تفرقہ اوس سے عبارت ہے کہ متعدد امور کے تعلق کے سبب سے دل کو تو پراگندہ کرے اور جمعیت یہ ہے کہ سب سے ایک ہی کے مشاہدہ مین تو مشغول ہو
رباعی اے در دل تو ہزار مشکل ز ہمہ + مشکل شود آسودہ ترا دل ز ہمہ + چون تفرقہ دل ست حاصل ز ہمہ + دل را بیکے سپار بگسل ز ہمہ +
لکھا ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت مین عرض کیا کہ مرد شرف
جہاد سے مشرف ہین اور عورتین اس ثواب سے محروم اور مرد مال غنیمت جمع کرتے ہین اور کسب و محنت کی قوت رکھتے ہین با وصف اسکے
مال میراث مین عورتون کی بہ نسبت دونا حصہ لیتے ہین اور عورتین ضعیف حال اور بہت محتاج ہین با این ہمہ مردون کی بہ نسبت
نصف حصہ لیکر افسوس اور حسرت کرتی ہین کاشکے ہم عورتون کو مرد ہونے مین داخل ہوتا کہ ثواب جہاد سے اور میراث زیادہ پاکر ہم بہرہ مند
ہوتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَتَمَنَّوْا اور نہ آرزو کرو مَا فَضَّلَ اللّٰهُ اوس چیز کی کہ زیادتی دی ہے اللہ نے بِهٖ ساتھ اوسکے
کہ وہ امور مالی مین سے ہے یا امور جاہی مین سے بَعْضَكُمْ بعض کو تم مین سے کہ مرد ہین عَلٰى بَعْضٍ اوپر بعض کے کہ عورتین ہین
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ واسطے مردون کے حصہ ہے مقدر مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ثواب سے اوسکے جو کمائی کرتے ہین جیسے جہاد اور سب نیک کام
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ اور واسطے عورتون کے حصہ ہے مقدر مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ثواب سے اوسکے جو اونکے عمل سے علاقہ رکھے جیسے
عفت اور اپنے شوہرون کی اطاعت پھر جب تم ہر ایک اپنا اپنا مقرری اور واجبی ایک ایک حصہ رکھتی ہو تو دوسرے کے حصہ کی

آرزو نکرو وَسْئَلُوا اللّٰہَ اور چاہو خدا سے اور مانگو مِنْ فَضْلِہٖ کرم اور بخشش اوسکی ہین سے تاکہ تمہاری مراد برلائے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ خدا ہے بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ساتھ سب چیزون کے دانا اور جب معلوم ہوا کہ وہ دانا ہے پس جو کچھ دے اور جسے دے وہی دینا چاہیے اور اُسکے سوا نچاہیے بیت گر مفلس وگر توانگرت گرداند + او مصلحت تو از تو بہ میداند + لکھا ہے کہ زمانۂ جاہلیت مین فرزند اجنبی کو اپنا مُنھ بولا بیٹا بنا لیتے اور میراث مین وہ بھی سب وارثون کا شریک ہوتا حق تعالیٰ نے یہ منع کردیا اور فرمایا وَلِکُلٍّ اور واسطے ہر ایک کے تم مین سے جَعَلْنَا مَوَالِیَ پیدا کیا ہمنے عصبہ اور میراث لینے والے کہ وہ اپنا حصہ لین مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ اوس چیز مین سے جو چھوڑ مرین ماں باپ وسکے وَالْاَقْرَبُوْنَ اور قرابت والے اور عرب مین یہ بھی رسم تھا کہ باہم شرط باندھ لیتے اور قسم کھا کر فیمابین عہد کر لیتے اور دونون گرہ باندھنے والون مین سے ہر ایک دوسرے سے کہتا کہ تیرا دوست میرا دوست اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے تو میری میراث لینا مین تیری میراث لونگا تو معین اور شریک میرا رہ مین تیرا رہون اور ان باتون کو قسمون سے مستحکم اور مضبوط کر لیتے اور ایک کو دوسرے کی میراث مین سے چھٹا حصہ مقرر تھا جب میراثون کی آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم ہین سے باہم قسمین رکھنے والے ہین کہ میراث لینے پر باہم عہد و پیمان باندھے ہوئے ہین اور میراث کے باب مین جو حکم الٰہی اوترا اوسمین کہین گرہ باندھنے کا ذکر نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اور جن لوگون کو باہم قسم کھانے مین گرہ باندھی اَیْمَانُکُمْ ہاتھون تمہارے نے ہاتھون کی طرف باہم گرہ باندھنے کی اسناد بطریق مجاز کے ہے اور اس اسناد مین سبب یہ ہے کہ قسم کھانے والے بیعت کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے تھے فَاٰتُوْھُمْ پس دو تم اونھین نَصِیْبَھُمْ حصہ اونکا کہ میراث کا چھٹا حصہ ہے اور اس آیت کا حکم آیۂ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ کے حکم سے منسوخ ہوگیا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ اللہ ہے عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اوپر سب چیزون کے عہدون اور باہمی قسمون سے شَھِیْدًا گواہ لکھا ہے کہ ع ۸
حبیبہ زوجۂ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ یا جمیلہ زوجۂ ثابت بن قیس نے صحبت سے انکار کرکے اپنے شوہر سے بہت بے رائی اور مخالفت کی شوہر نے نہایت مضطرب ہوکر جورو کے منہ پر طمانچہ مارا جورو اپنے باپ پاس شکایت لیگئی اور اپنے باپ کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر سارا قصہ عرض کیا حضرت نے اوسکے شوہر سے قصاص لینے کا حکم فرمایا باپ بیٹی دونون قصاص لینے کے ارادہ پر مسجد کے دروازہ کی طرف چلے اور جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ مرد لوگ کارگزار ہین تسلط پاکر عَلَی النِّسَآءِ اوپر عورتون کے اور قائم ہین اونکی معیشت کے امور پر پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون باپ بیٹی کو آواز دی کہ پھر آؤ مین نے کچھ چاہا اور خدا نے کچھ چاہا اور جو اللہ نے چاہا وہی بہتر ہے اور اس آیت کا مطلب عورتون پر مردون کی تفضیل ہے اسواسطے کہ مرد ادب سکھانے والے اور کارفرما عورتون کے ہین بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بسبب اوس چیز کے کہ تفضیل دی اور زیادتی عنایت کی خدا نے بَعْضَھُمْ بعضے اونکے کو کہ مرد ہین عَلٰی بَعْضٍ اوپر بعض کے کہ عورتین ہین اور مردون کی تفضیل کمال عقل اور علم اور حلم اور ذکاوت اور فہم کی وجہ سے ہے اور جہاد اور صوم و صلوٰۃ پوری ادا کرنے اور جمعہ جماعت اذان خطبہ اعتکاف نماز عیدین نماز جنازہ حدود و قصاص ہین گواہی میراث مین زیادتی کی وجہ سے اور ایسی باتون کے باعث سے اور اس نظر سے کہ انبیا

علیہم السلام اور ائمہ مردون ہین سے ہین سب سے افضل اور اکمل اور اشرف وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا اور عورتون پر مردون کو فضیلت بسبب اس بات کے ہے
کہ خرچ کرتے ہین اوپر اونکے مِنْ اَمْوَالِهِمْ مالون اپنے مین سے کیا مہر مین کیا نفقہ مین فَالصّٰلِحٰتُ پس نیکبخت عورتین قٰنِتٰتٌ
فرمانبردار ہین خدا کی یا قائم رہنے والی ہین شوہرون کے حقون پر حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ نگہبان غیبت ازواج کی یعنی اپنے شوہر کی
غیبت مین اپنی عصمت عفت کی حفاظت اور رعایت رکھتی ہین بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ بسبب اوسکے کہ حفاظت کی خدا نے اونکی
وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ اور جو عورتین کہ جانتے ہو تم یا ڈرتے ہو تم نُشُوْزَهُنَّ نافرمانی اور تسلط اونکے کو فَعِظُوْهُنَّ پس
نصیحت کرو اونھین ایسے الفاظ سے جو اونکے دلون کو نرم کردین یا اونھین تعلیم کرو اور اس بات سے آگاہ کردو کہ شوہرون کے تمیز
بڑے حقوق ہین وَاهْجُرُوْهُنَّ اور جدا کرو اونھین فِي الْمَضَاجِعِ بیچ خوابگاہون کے یعنی اونکے ساتھ ایک اوڑھنے بچھونے مین
نہ رہو یا اونکی جانب پیٹھ کردو وَاضْرِبُوْهُنَّ اور مارو اونھین ایسی مار کہ نہ چھیلے اور نہ توڑے اور اونکے کسی عضو کو خراب
نہ کردے علما نے کہا ہے کہ جب نافرمانی کا خوف ہو تو نصیحت ہے اور جب نافرمانی کا ظہور ہو تو جدائی ہے اور جب بار بار نافرمانی ہو تو مار ہے فَاِنْ
اَطَعْنَكُمْ پس اگر فرمانبرداری کرین تمھاری اور جو بات تمھین بری معلوم ہو اوس سے باز آئین فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا
تو نہ ڈھونڈھو اوپر اونکے راہ ظلم کی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ ہے اللہ عَلِيًّا برتر اس بات سے کہ اونپر ظلم ہونے سے راضی ہو كَبِيْرًا
بزرگتر اس بات سے کہ مظلوم کو چھوڑ دے وَاِنْ خِفْتُمْ اور اگر جانو تم اے حکام شرع یا اے زوجین کے ولیو شِقَاقَ بَيْنِهِمَا ناموافقت
اور خلاف درمیان مرد عورت کے فَابْعَثُوْا پس مقرر کرو واسطے تحقیق بدخوئی کے حَكَمًا ایک حکم حکم کرنے کو مِّنْ اَهْلِهٖ
لوگون مین سے شوہر کے تاکہ مرد کے دل کی بات دریافت کرلے کہ اوسے عورت سے رغبت ہے یا نفرت وَحَكَمًا اور ایک حکم جو حکومت کی
صلاحیت اور لیاقت رکھتا ہو مِّنْ اَهْلِهَا عورت کے قرابتدارون اور کنبے مین سے کہ وہ عورت کا مکنون خاطر دریافت کرلے کہ اوسے
شوہر کی صحبت منظور ہے یا مفارقت چاہتی ہے اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا اگر چاہین دونون حکم اصلاح کار زوجین کی يُّوَفِّقِ اللّٰهُ
بَيْنَهُمَا بنا و کردیگا اللہ درمیان مرد عورت کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق اللہ ہے عَلِيْمًا خَبِيْرًا جاننے والا جورو خاوند کی مصلحتین آگاہ
دونون حکمون کے قصد سے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ اور عبادت کرو خدا کی وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اور نہ شریک کرو ساتھ اوسکے کسی چیز کو
بتون غیرہ مین سے وَّبِالْوَالِدَيْنِ اور بھلائی کرو ساتھ ماں باپ کے اِحْسَانًا بھلائی قول وفعل سے وَّبِذِي الْقُرْبٰى اور ساتھ قرابت والون کے
رشتہ داری کرکے وَالْيَتٰمٰى اور ساتھ یتیمون کے دلنوازی اور کارسازی کرکے وَالْمَسٰكِيْنِ اور ساتھ فقیرون کے صدقے اور
زکوۃ دے کر وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى اور ساتھ پڑوسی قرابت والون کے ساتھ شفقت اور مہربانی کے وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھ
پڑوسی اجنبی کے یعنی جو قرابت نہ رکھے اور ساتھ پڑوسی کافر کے اور پڑوس کی حد چالیس گھرون تک مقرر کی ہے مطلقًا حق ہمسایہ یہ ہے
کہ اونھین خیر پہونچانے اور اونکا ضرر دفع کرنے کا ارادہ رکھے اور صحیح مسلم مین انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ جب پڑوس مین رہنے والا اسکا مستحق ہے کہ تو اوسکے ساتھ احسان کرے
پس تیرے نفس کا ہمسایہ دل ہے تجھے اوسکا حق بطریق اولیٰ ادا کرنا چاہیے تو پراگندہ خطرے اور برے خیال دل مین نہ آنے دے

اور دل کا ہمسایہ روح ہی اوسکے ساتھ بھلائی کر اور اوسے مخلوقات کے ساتھ ہمنشین اور موجودات کے ساتھ ہمسایہ ہونے دے
اور روح کا ہمسایہ سِر ہی اسے مقامات شہود کی غیبت اور مکاشفات کے حجاب سے روک اور سب سے زیادہ یہی بات لائق اور سزاوار ہی
کہ وہ ہو متکلم کے سِر سے تو غافل نہو جا اور یقین جان کہ رباعی ہمسایہ و ہمنشین و ہمرہ ہمہ اوست ❖ با دلق گدا و اطلس شہ ہمہ اوست ❖ در انجمن
فرق و نہانخانۂ جمع ❖ باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست ❖ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ اور بھلائی کرو ساتھ ہمنشین اور ہم صحبت کے
صاحب کشاف نے کہا کہ مصاحب مراد ہی اور یہ ہو سکتا ہی کہ رفیق سفر ہو یا شریک علم پڑھنے اور دستکاری سیکھنے مین یا مسجد وغیرہ مین جو شخص
پاس بیٹھے اوسکے ساتھ بھلائی اوسکے حق صحبت کی رعایت کرنا ہی اور اوسکی بنا مہربانی پر ہی وَابْنِ السَّبِيْلِ اور ساتھ راہ چلتون
اور مہمان مسافر کے وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اور ساتھ لونڈی غلامون کے جو تمھارے دست تصرف مین ہین اِنَّ اللّٰهَ
تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ دوست نہین رکھتا مَنْ كَانَ مُخْتَالًا اوسے جو ہو چلنے والا ساتھ تکبر کے کہ مان باپ اور قرابت والون
اور پڑوسیون اور مہمانون اور لونڈی غلامون سے ننگ و عار رکھے اور اونکے ساتھ بھلائی نہ کرے فَخُوْرَا ۙ ناز کرنے والا
خودستایندہ یعنی اپنے منہہ میان مٹھو کہ حقوق الٰہی ادا نہ کرے اور خلق کے ساتھ بھلائی کرنے مین مشغول نہو اور فخر و تکبر کیا کرے اَلَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ دوست نہین رکھتا خدا اون لوگون کو جو بخل کرتے ہین لکھا ہی کہ یہود و نصارا کا ایک گروہ نصیحت کے طور پر کہتا تھا کہ اپنا مال
اس مرد پر یعنی جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر اور اونکے یارون اور مہاجرون پر خرچ نہ کرو کہ تھوڑے ہی زمانہ مین عاجز محتاج
ہو جاؤ اور انجام کار معلوم نہین کہ کیا ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا اون لوگون کو دوست نہین رکھتا جو خود بخیل ہین وَيَأْمُرُوْنَ
النَّاسَ اور حکم کرتے ہین لوگون کو بِالْبُخْلِ ساتھ بخل کے وَيَكْتُمُوْنَ اور چھپاتے ہین خلق سے مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
جو کچھ دیا ہی اونہین خدا نے مِنْ فَضْلِهٖ اپنی نعمت سے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور صفت کا بیان مقصود ہی
کہ حق تعالیٰ نے اونہین توریت مین عطا کی اور اونھون نے اوسے چھپا ڈالا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ اور تیار کیا ہی
ہمنے واسطے یہود کے کہ عطاے الٰہی مین اونھون نے بخل اختیار کیا یا جناب ختم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی نعت چھپاتے ہین
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ عذاب ذلیل کرنے والا کہ عذاب دوزخ ہی وَالَّذِيْنَ اور واسطے اون لوگون کے بھی جو جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت پر يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ خرچ کرتے ہین مال اپنے رِئَآءَ النَّاسِ واسطے دکھانے
لوگون کے اور ننگ و ناموس کے لحاظ سے اور وہ مکے کے مشرک تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی پر بہت لشکر جمع کرتے
تھے اور اپنے مال اونمین خرچ کرتے تھے یا منافق لوگ تھے کہ اونکا خرچ کرنا لوگون کے دکھانے سنانے کو تھا یا حق تعالیٰ یہود کے
حال مین فرماتا ہی کہ وہ اپنی قوم پر غرضون اور بدلون کی طمع سے خرچ کرتے تھے وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور نہین ایمان لاتے ہین
حقیقت کی روسے ساتھ خدا کے وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اور نہ ساتھ دن آخرت کے کہ قیامت کا روز ہی وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ اور جو
شخص کہ ہو شیطان لَهٗ قَرِيْنًا واسطے اوسکے یار اور دمساز فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝ پس برا ہی یار کہ وہ دنیا مین بھی ساتھ ہی اور آخرت مین بھی
اوسکے ساتھ ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ مثنوی ہر کہ این جا نگہ قرین تو ہست ❖ آن سرا نیز ہمنشین تو است ❖

دوستی جو کہ جان بیفزاید + در دو عالم ترا بکار آید + دیو راہمنشین خویش مکن + نفس بد را قرین خویش مکن + وَمَاذَا عَلَيْهِمْ
اور کیا ہوتا اونپر اور کیا نقصان ہوجاتا اونکا لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ اگر ایمان لاتے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ روز قیامت کے
اور یہ تصدیق کرتے کہ اوسدن جزاے اعمال پائینگے وَاَنْفَقُوْا اور نکالتے خدا کا حق بے غرض اور بے ریا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ
اوسمین سے جو کچھ دیا ہے اونھین اللہ نے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝ ساتھ اونکے اور اونکے اقوال افعال احوال کے
دانا اونکے موافق جزا دیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ تحقیق کہ اللہ ظلم نہ کریگا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ برابر ایک ذرّہ کے تول مین اور ذرّہ
لال چیونٹی کو کہتے ہین جو نہایت چھوٹی ہونے کی وجہ سے بے خوب غور کیے ہوے دیکھنے والے کو دکھائی نہین دیتی اور بہت مشہور
یہ بات ہے کہ ذرّہ ایک چیز ہے جو آفتاب کی شعاع کے ساتھ روزن سے گرتی ہے اور ہوا مین ظاہر ہوجاتی ہے اور ایسا اوسکا وزن نہین ہوتا
کہ تول مین آئے یہ کلام در حقیقت ظلم نہ کرنے مین مبالغہ ہے یعنی نہ تو ثواب معین سے ذرہ برابر کم ہوجائیگا اور نہ عذاب سقر مین ذرّہ
برابر زیادتی ہوگی اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ منافق اور کافر کے عمل مین ذرّہ برابر ظلم واقع نہوگا وَاِنْ تَكُ اور اگر ہوگی ذرّہ برابر
حَسَنَةً نیکی بندۂ مومن کے نامۂ اعمال مین يُّضٰعِفْهَا تو اوسکا ثواب زیادہ کریگا اور زیادہ پر زیادہ کریگا وَيُؤْتِ اور دیگا اوسے
زیادہ ثواب عمل سے مِنْ لَّدُنْهُ اپنے پاس سے اپنی رحمت اور اپنے فضل کے سبب سے بے استحقاق اوس بندۂ مومن کے اَجْرًا
عَظِيْمًا ۝ عطا بڑی اور بے اندازہ عطا کو اجر فرمایا اس جہت سے کہ اوسکا تابع ہے اور اوسپر زیادہ ہے فَكَيْفَ پس کیونکر ہوگا حال
کافرون اور ظالمون کا اِذَا جِئْنَا جب لائینگے ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر امت سے پہلی امتون مین سے بِشَهِيْدٍ گواہ کہ وہ ان کے
پیغمبر ہونگے اور اپنی امت کے اقوال اور افعال پر گواہی دینگے وَّجِئْنَا بِكَ اور لائینگے ہم تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ اوپر اس گروہ کے تیری امت مین سے شَهِيْدًا ۝ گواہ تاکہ ایمان والون کے ایمان پر تم گواہی دو لطائف قشیریہ مین
مذکور ہے کہ جسطرح جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو امت کا شفیع یعنی شفاعت کرنے والا کیا ہے اوسی طرح شہید یعنی گواہی دینے والا
بھی کیا ہے اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی اسطرح ادا فرمائینگے کہ شفاعت کرنے کی مجال اور گنجائش باقی رہے
يَوْمَئِذٍ جسدن کہ واقع ہوگی انبیا کی گواہی اور وہ قیامت کا دن ہے يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دوست رکھینگے یعنی چاہینگے وہ لوگ
جنھون نے کفر کیا خدا کے ساتھ وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ اور نافرمانی کی رسول کی لَوْ تُسَوّٰى یہ کہ برابر کردیجاے بِهِمُ الْاَرْضُ
ساتھ اونکے زمین یعنی اونھین مُردون کی طرح دفن کردین اور وہ اوٹھائے نجائین یا یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ وہ آرزومند ہونگے
کہ خاک ہوجائین اسواسطے کہ زمین خاک سے برابر کیجاتی ہے وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ اور نہ چھپائینگے یعنی اس بات پر قادر نہونگے کہ خدا سے
چھپائین حَدِيْثًا ۝ کوئی بات يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ
نہ قریب جاؤ نماز کے وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حال آنکہ تم مست ہو شراب سے یا اور سب مسکرات سے یہ نماز کی ممانعت نہین ہے اسواسطے کہ
نماز تو ایک عبادت ہے کیا اوسکے ادا کرنے کا حکم کیا گیا بلکہ ممانعت ہے نشا پینے کی کہ وہ عبادت ادا کرنے سے مانع ہے ایک دن صحابہ کا ایک گروہ
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم کے گھر مین شراب پیتے تھے اوس زمانہ مین شراب پینا مباح تھا مستی اور بیہوشی کی حالت مین اذان مغرب کی

وقف النبی علیہ السلام

ع ۹

آواز صحابہ کے کان مین پہونچی نماز کو اوٹھے اونکے امام نے بیہوشی کے عالم مین قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ جو پڑھنا شروع کی تو لا کا لفظ جو چار جگہ ہی اوسے نہ پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جسوقت نشا غالب ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ حَتّٰی تَعْلَمُوْا یہان تک کہ جانو تم مَا تَقُوْلُوْنَ اوس چیز کو جو نماز مین پڑھتے ہو محقق لوگ کہتے ہین کہ قواے روحانی جو ایمان شہودی کا نقش جان کے صفحہ پر رکھتے ہین اونکی طرف حق تعالیٰ یہ خطاب فرماتا ہی کہ دل کی جامع مسجد مین نماز قربت کے قریب اوس وقت نہ جاؤ جب کہ مست ہو غفلت کے نشے مین جب تک کہ ہوا و ہوس کی مستی سے ہوشیار ہو کر یہ جانو کہ تم کیا کہتے ہو اور پہچانو کہ کس سے بات کرتے ہو اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ رباعی ای کہ ز مستی ہستی ماندۂ + دائما در خود پرستی ماندۂ + بر سر دیوان وحدت کی رسی + چون تو در زندان ہستی ماندۂ + وَلَا جُنُبًا اور قریب جاؤ نماز کے اوس حال مین جب ناپاک ہو اور غسل کی حاجت رکھتے ہو اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ مگر یہ کہ چلنے والے ہو راہ کے یعنی مسافر ہو اور تمھارے پاس پانی نہو اوس محل پر تیمم سے نماز پڑھ سکتے ہو سوا اسکے جنابت کی حالت مین اور کسی طرح پر نماز پڑھنا روا نہین حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا یہانتک کہ غسل کرو تم اور بعضون نے کہا کہ نماز سے نماز کی جگہ مراد ہی یعنی مسجد مین ناپاک نہ جاؤ مگر یہ کہ مسجد مین راہ ہو وَاِنْ کُنْتُمْ اور اگر ہو تم ناپاکی کی حالت مین مَّرْضٰی بیمار اس سے وہ بیماری مراد ہی جسمین پانی کے استعمال سے ضرر کا خوف ہو اَوْ عَلٰی سَفَرٍ یا ہو تم سفر مین اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یا آوے کوئی تم مین سے مِّنَ الْغَآئِطِ جاے ضرور سے اور بے وضو ہو گیا ہو دونون راہون سے نکلنے والی چیزون مین سے کوئی چیز نکلنے سے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یا ہر گاہ ہو تمنے عورتون کو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ مرد کا کچھ بھی بدن جب نامحرم اور اجنبی اور صغیرسن عورت کے بدن سے ملجائے تو مرد عورت دونون کا وضو ٹوٹ جائیگا اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ شہوت کے ساتھ مساس وضو توڑ دیتا ہی اور بے شہوت نہین توڑتا اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ مرد عورت کے عضو مخصوص کا ملنا بے حائل کے استادگی کے ساتھ ناقض وضو ہی ہر تقدیر تم جب ناپاک ہو یا بیمار یا مسافر یا لمس وغیرہ کی وجہ سے بے وضو ہو فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پس نہ پاؤ پانی فَتَیَمَّمُوْا پس قصد کرو صَعِیْدًا طَیِّبًا مٹی پاک کا تیمم کا حکم کسی لڑائی مین نازل ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ بنی المصطلق کی لڑائی ہی کہ شب کو فوج اسلام بے پانی کی جگہ اوتری تھی اور فجر سے پہلے ہی کوچ کا ارادہ تھا کہ نماز کے وقت تک کہین پانی تک پہونچ جائین اتفاقاً حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے سے کوڑی کا ہار گم ہو گیا اوسکے کھو جانے سے دن چڑھے تک توقف کرنا پڑا اور لوگ بعضے بے وضو اور بعضے ناپاک تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس بات کی شکایت لیگئے وہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمہ مین آئے دیکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے زانوے مبارک پر سر اطہر رکھے سو رہے ہین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بی بی عائشہ رض کو کلمات طعن فرمائے ناگاہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے حال پرملال سے مطلع ہو کر عالم غیب کی طرف متوجہ ہوے متوجہ ہوتے ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام آ پہونچے اور حکم لائے اگر پانی نہ پاؤ فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا تو قصد کرو زمین کے اجزا مین سے کسی چیز کا کہ وہ پاک مٹی ہو اور اوسپر ہاتھ مارو فَامْسَحُوْا پھر مسح کرو اپنے ہاتھ کو بِوُجُوْھِکُمْ ساتھ تمام مونہون اپنے کے وَاَیْدِیْکُمْ اور مسح کرو ہاتھون اپنے کو کہنیون تک اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ خدا ہی

عَفُوًّا معاف کرنے والا تمسے اور تخفیف کرنے والا غَفُوْرًا ○ بخشنے والا اون لوگون کو جو تیمم کرین اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہو تو
اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا طرف اون لوگون کے جنھین دیا ہو نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ حصہ علم توریت سے يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ
مول لیتے ہین گمراہی یعنی ہدایت کو ضلالت سے بدلتے ہین اور اونکی ہدایت یہ تھی کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت اور صفت
جانتے تھے اور ضلالت یہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد انکار کر گئے وَيُرِيْدُوْنَ اور چاہتے ہین
یہ گمراہ حسد اور عداوت کی رو سے اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ○ یہ کہ ای مسلمانو تمھین بھی گمراہ کر دین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اللہ
خوب جانتا ہی بِاَعْدَآئِكُمْ دشمنون تمھارے کو کہ یہود ہین وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا اور بس ہی اللہ دوست تمھارا او متولی
تمھارے کامون کا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ○ اور بس ہی اللہ یاری اور مددگاری کرنے والا تمھارے دشمنون پر مِنَ الَّذِيْنَ
هَادُوْا بعضے اون لوگون سے جو دین یہودی پر متدین ہو گئے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ پھیرتے ہین کلمات کو اور بدل ڈالتے ہین
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ جگھون اونکی سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت بدل ڈالنا مراد ہی یا توریت کے الفاظ کو اپنی
رائے اور طبیعت کے موافق تاویل کرنا مقصود ہی یا رسول مقبول علیہ السلام کے کلام کو بدل دینا یا آیۂ رجم چھپانا لکھا ہی کہ یہود کا
ایک گروہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوتا اور اوس گروہ کے لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
جس امر مین سوال کرتے حضرت جو کچھ اوسکا ارشاد فرماتے وہ لوگ ہان تو جواب قبول کر لیتے جب اوس مجلس مبارک سے پھرتے
اونھی کلمات متبرکہ کو وہ لوگ بدل ڈالتے حق تعالی نے اونکا حال کھول دیا اور ارشاد کیا کہ ای میرے حبیب تیرے دشمن یہود تیری
باتین اپنے محل اور موقع سے بدل ڈالتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین سَمِعْنَا سنا ہمنے تیرا قول وَعَصَيْنَا اور نافرمانی کی
تیرے حکم کی اور عَصَيْنَا کا لفظ کھُلم کھُلا کہتے تھے عناد کی راہ سے اور تیسیر مین لکھا ہی کہ ظاہر مین تو کہتے تھے کہ ہمنے اطاعت کی اور
چھپا کر کہتے تھے کہ ہمنے نافرمانی کی اور حقیقت یہ ہی کہ اونکی زبان مقال تو سَمِعْنَا کہتی تھی یعنی سُنا ہمنے اور اونکی لسان حال عَصَيْنَا کے
ساتھ گویا تھی یعنی نافرمانی کی ہمنے اور کہتے تھے وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور سُن در حالیکہ نہ سنا گیا ہو تو یہ کلمہ دو رخ رکھتا ہی ایک رخ تو مدح کی
طرف رکھتا ہی اور ایک رخ مذمت کی جانب مدح کا رخ تو یہ ہی کہ اسماع کے معنی گالی دیتا ہون تو اس کلمے کے یہ معنی ہوے کہ گالی دیا ہوا
اور بُری بات سننے والا نہو تو اس تقدیر پر تو دعا واسطے اوسکے ہوگی اور مذمت کا رخ اس طرح پر ہی کہ اسماع کے معنی سنا تا ہون تو یہ مطلب ہوا کہ
یہود کہتے ہین کہ سُن در حالیکہ نہ سنا یا گیا ہو یعنی گونگا اور یہ بد دعا ہی او سپر یہود نے مدح کے رخ کو نفاق کا پردہ بنایا او منظور اونھین مذمت تھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہود رَاعِنَا کے عین کے زیر کو بڑھا کر رَاعِيْنَا کہتے تھے یعنی ای ہمارے چرواہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم پر گلے بکری چرانے کے ساتھ طعن اور تعریض کرتے تھے بہر تقدیر یہ کلمہ کہتے تھے وَّرَاعِنَا لَيًّاۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ بات کو پھیر اور لپیٹ کر
اپنی زبانون کے ساتھ یعنی جو لفظ زبان عرب مین مراعات سے مشتق ہی اوسے اپنی زبان مین رعونت کی طرف پھیرتے ہین یا زبان عرب کو اوسکی
فصاحت سے پیچ دیکر لحن کے طریق پر رَاعِيْنَا کہتے ہین اور سا اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مذمت چاہتے ہین وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ
اور قدح اور طعن دین اسلام مین چاہتے ہین یعنی اونکا مقصود یہ تھا کہ جس دین کا پیغمبر چرواہے پن کی طرف منسوب ہو وہ دین کیا ہوگا

حال آنکہ وہ خود اس بات کے مقر تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چرواہے کا کام کرتے تھے وَلَوْ اَنَّھُمْ قَالُوْا اور اگر وہ کہتے کہ سَمِعْنَا
سنا ہمنے کلام تیرا وَاَطَعْنَا اور اطاعت کی ہمنے حکم تیرے کی وَاسْمَعْ اور سن ہماری بات وَانْظُرْنَا اور دیکھ ہمین تو لَکَانَ
خَیْرًا لَّھُمْ یہ کہنا ہوتا بہتر واسطے اونکے حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہنسنے اور دین اسلام پر طعن و تعریض کرنے سے
وَاَقْوَمَ اور بہت سیدھی ہوتی بات اونکی وَلٰکِنْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ اور لیکن لعنت کی ہے اونکو اور اپنی رحمت سے دور کردیا بِکُفْرِھِمْ
بسبب کفر اونکے کے اور جزا دینے کے اوس کفر پر۔ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ پس نہین ایمان لاتے وہ اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑا سا ایمان
یعنی ضعیف ایمان کہ وہ نہ کچھ شمار مین ہے نہ اعتبار مین اور وہ بعضی کتابون اور بعضے رسولون پر ایمان ہے اور بعضی کتابون اور بعضے رسولون کو
نہین یا یہ معنی ہین کہ ایمان نہین لاتے مگر تھوڑے اونمین سے جیسے ابن سلام اور اونکے یار رضی اللہ عنہم اور اکثر تفسیرون مین وارد ہے کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علماء یہود کو طلب فرمایا جیسے ابن صوریا اور کعب بن اشرف اور اونسے ارشاد کیا کہ اے گروہ یہود خدا سے
ڈرو اور دائرہ اسلام مین قدم رکھو اسواسطے کہ مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ مین یہ کلام اور یہ احکام جو خالق انام کے پاس سے
لایا ہون حق ہے اور تمہین توریت مین حق تعالیٰ نے میرے حال سے خبر دی ہے اور میرا ایمان لانے پر تمسے عہد لیا ہے یہود نے عداوت
عناد کی روسے کہا کہ ہم نہ تجھے جانتے ہین نہ تیری نعت اور قرآن کی صفت سے ہمین اطلاع ہے تو یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ اے وہ لوگو کہ تمہین کتاب دی ہے یعنی توریت اٰمِنُوْا تصدیق کرو اور ایمان لاؤ بِمَا نَزَّلْنَا ساتھ اوس چیز کے
جو اوتاری ہمنے اوپر بندہ اپنے کے کہ وہ قرآن ہے مُصَدِّقًا درحالیکہ وہ باور رکھنے والا اور تصدیق کرنے والا ہے لِّمَا مَعَکُمْ
واسطے اوس چیز کے جو تمہارے ساتھ ہے یعنی کہ قرآن مطابق توریت کے ہے اصول دین مین پس قرآن کا ایمان لاؤ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ نَّطْمِسَ پہلے اس سے کہ مٹا ڈالین ہم وُجُوْھًا مونہون کو یعنی صورتین ہم نیست کردین یہان تک کہ ابرو آنکھ ناک ہونٹ
دہن چہرہ پر نہ رہے فَنَرُدَّھَا پھر پھیرین ہم ان مونہون کو عَلٰٓی اَدْبَارِھَآ اوپر ہیئت گدیون اونکی کے یعنی چہرہ کی شکل
گدی کی صورت پر بدل دینگے یا چہرہ پر جو چیزین بنی ہین جیسے آنکھ ناک اون چیزون کو چہرہ سے مٹا کر گدی پر ہم بنادین تاکہ گدی کی
طرف اونکا چہرہ ہوجاوے اور تیسیر مین لکھا ہے کہ ہاتھ پانون پیٹ پیٹھ اونکی تو اپنی جگہ پر رہینگی اور اونکے چہرے سر کے پیچھے ہوجائینگے اور
یہ صورت نہایت بری اور ذلیل ہے اَوْ نَلْعَنَھُمْ یا ہنکا دین ہم ایسے چہرہ والون کو اپنی رحمت کی طرف سے یا مسخ کردین ہم کَمَا لَعَنَّآ
جیسا کہ ہنکا دیا یا مسخ کردیا ہمنے اَصْحٰبَ السَّبْتِ ہفتہ کے دن والون کو یعنی اون لوگون کو جنھون نے حکم الٰہی سے انحراف کیا
اور ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار مین مشغول ہوے وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ اور ہے حکم خدا کا یا وعید اوسکی مَفْعُوْلًا ہونے والی اور
البتہ ہوگی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ تحقیق کہ اللہ نہین بخشتا اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ اس بات کو کہ شرک کرین ساتھ اوسکے اور اوسکی عبادت مین
شریک کرین وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ اور بخشدیتا ہے اوس گناہ کو جو شرک کے سوا ہو لِمَنْ یَّشَآءُ واسطے جسکے
کہ چاہے فضل و احسان کی وجہ سے عبادت اور عرفان کے ذریعہ سے نہین شیخ امام زاہد نے فرمایا ہے کہ عذاب کے قبل خدا جسے چاہتا ہے
بخشدیتا ہے اور عذاب کے بعد تو سبھی گناہ گارون کو بخشدیگا وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ اور جو شخص شرک لائے ساتھ خدا کے

اور کسی کو اوسکا شریک ٹھہرائے فَقَدِ افْتَرٰٓى پس تحقیق کہ افترا کیا اوسنے اور باندھا اِثْمًا عَظِيْمًا ○ جھوٹ بڑا کہ اوسکے
سبب سے بڑے عذاب کا مستحق ہوجائیگا اور یہود جو گوسالہ کے بندے اور عزیر کی عبادت کرنے والے تھے جب اونھین اس آیت کے مضمون سے
کہ شرک نہ بخشا جائیگا بڑی وعید اور تہدید حاصل ہوئی تو شرک سے منکر ہو کر بولے کہ ہم تو مشرک نہین ہین بلکہ اپنے تئین حضرت رب العزت کے
خاص بندون اور مقربون مین سے ہم جانتے ہین ہمارے باپ دادا ممالک نبوت کے مالک اور مسالک فتوت کے سالک تھے اور ہم اونھی کے
طور پر معزز اور مکرم ہین حق تعالی نے اونکی یہ خودستائی ناپسند فرمائی اور ارشاد کیا کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ کیا نہین دیکھتا ہے تو
یا نہین نگاہ کرتا ہے تو دیدۂ بصیرت سے طرف اون لوگون کے جو اپنی مفاخرت اور بڑائی کی وسے يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ثنا اور صفت
کرتے ہین ذاتون اپنی کی اس بات کے ساتھ کہ ہم بیٹے ہین اللہ کے اور اوسکے دوست ہین یا اپنی ذاتون کو پاکیزگی اور بے گناہی کے ساتھ
منسوب کرتے ہین جیسا کہ منقول ہے کہ بحر بن عمرو اور نعمان بن اوفی اور فوحب بن زید اپنے لڑکون کو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور مین لائے اور بولے کہ بھلا ان لڑکون کے واسطے کچھ بھی گناہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لڑکے
بے گناہ ہین پس اون لوگون نے کہا کہ قسم ہے موسی کے خدا کی کہ ہم بھی بے گناہ ہونے مین انھی لڑکون کے مثل ہین اسواسطے کہ ہمارے
رات کے گناہ دن کو خدا معاف کردیتا ہے اور دن کے گناہ رات کو محو کردیتا ہے حق تعالی نے فرمایا کہ تم لوگ جو اپنے تئین آپ پاک
کہتے ہو اسکا کچھ بھی اعتبار نہین بَلِ اللّٰهُ بلکہ اللہ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہے یا تعریف کرتا ہے جسکی چاہتا ہے اور
جسے اوسکا مستحق جانتا ہے وَلَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ لوگ جو اپنے تئین ناحق پاک کرتے ہین ظلم نہ کیے جائینگے عقاب اور عذاب مین فَتِيْلًا ○
اوس باریک تاگے کی قدر جو خرمے مین ہوتا ہے یا میل کی اوس بتی کے برابر جو ملنے سے دو اونگلیون مین پیدا ہوتی ہے مراد یہ ہے اپنے تئین
جو ناحق پاک بناتے ہین اسکی عقوبت کھینچینگے اور اونکی مکافات اور پاداش مین ذرہ بھی کمی نہوگی اُنْظُرْ دیکھ ان یہود کو کہ عناد کی
وجہ سے كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ کیسا افترا کرتے ہین اور باندھتے ہین عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اوپر خدا کے جھوٹ یعنی یہ جو کہتے ہین
کہ خدا ہمارے دن رات کے گناہ بخشدیتا ہے وَكَفٰى بِهٖٓ اور بس ہے یہ افترا اور جھوٹ اونھین اِثْمًا مُّبِيْنًا ○ گناہ کھلا ہوا ع ۸
کہ کسی پر پوشیدہ نہ رہیگا لکھا ہے جب بنی نضیر کو جلاوطن کردینے کے باب مین حکم الٰہی صادر ہوا تو کچھ لوگ جیسے حیی بن اخطب اور سلام
بن مشکم اور کنانہ بن ابی الحقیق خیبر مین جارہے اور مدت کے بعد بیس آدمی شرفاے قوم مین سے ساتھ لیکر مکہ معظمہ مین گئے اور ابوسفیان
اور اوسکے تابعون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب کے ساتھ لڑنے کی ترغیب و تحریص کرنے لگے اور قبائل قریش
مین سے پچاس آدمی ساتھ لیکر بیت الحرام مین آئے اور حرم کے پردون کے پیچھے خانہ کعبہ کی دیوار سے سینے لگا کر سخت اور مضبوط قسمین
کھائین کہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ و جدال ضرور کرینگے اور اس بات پر حلف ہوگئی اور اس امر سے فارغ ہو کر خاطر جمعی سے بیٹھے اس
مجلس مین بعض قریش نے بعضے اہل کتاب سے پوچھا کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ حرم کے زائرون کی مہمانداری کرتے ہین اور کعبہ کو بنا رکھتے ہین
اور رشتہ داری کا حق ادا کرتے ہین اور اپنے آباے کرام کے طریق پر بت پرستی مین مشغول رہتے ہین یہ ہمارا طریقہ ہدایت سے بہت نزدیک ہے
یا محمد کا دین جو فی زمانہ اوسنے نیا نکالا ہے اور بدعت کا نام سنت رکھا ہے اور ہمارے باپ دادا کو برا جانتا ہے اور ہمین کافر اور جاہل کہتا ہے

یہ بات سنکر یہود بولے کہ تمھارا ہی دین بہت حق ہی ابو سفیان نے یہود سے کہا کہ ہم تمھاری اس بات پر جب اعتماد اور اعتقاد کرینگے کہ
تم ہمارے بتون کو سجدہ کرو یہود نے جبت اور طاغوت کو سجدہ کیا کہ یہ قریش کے بُت تھے حق تعالیٰ اونکے عناد او رکفر اور بے ایمانی سے
خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین جانتا ہی تو اور نہین دیکھتا ہی تو اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا طرف اون لوگون کے کہ دیا ہی
اونھین نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ حصہ توریت سے کہ مسلمانون کی عداوت کے واسطے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین
بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ ساتھ اون دو بتون کے جو قریش کے ہین اور بعضون نے کہا کہ جبت سحر ہی اور یہود اوسکے
معتقد تھے اور طاغوت شیطان ہی اور یہود اوسکی متابعت کرتے تھے اور محققون کے نزدیک جبت نفس امّارہ ہی اور طاغوت خواہشین
وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین یہ یہود لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا حق مین کافرون کے اور واسطے اونکے کہ ہمارے اجتہاد کی رو سے
هٰٓؤُلَآءِ یہ کفار قریش کا گروہ اَهْدٰى بڑی ہدایت پر ہی مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون سے جو ایمان لائے یعنی ساتھ
نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب کے سَبِيْلًا ۝ راہ کی جہت سے یعنی بہت راہ پائے ہوے اور بہت پہنچے
ہوے ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ متعصب اور خود رائے الَّذِيْنَ وہ لوگ ہین کہ ذلت کے ساتھ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ دور کر دیا ہی
اللہ نے اونھین اپنی رحمت سے وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ اور جسے اللہ ہنکا دے اور دور کر دے فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ پس ہرگز نہ پائیگا
واسطے اوسکے نَصِيْرًا ۝ کوئی یار مددگار جو اوس سے عذاب دفع کرے اَمْ لَهُمْ کیا واسطے اونکے ہی یعنی یہود کے نَصِيْبٌ
مِّنَ الْمُلْكِ حصہ بادشاہی دنیا مین سے یہ استفہام انکار کی راہ سے ہی یہود کو یہ زعم تھا کہ وہ اپنے غیرون کی نسبت سلطنت
اور نبوّت کے زیادہ مستحق ہین اسی سبب سے عرب کی متابعت سے ننگ و عار رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر نبوت اور سلطنت اور حکومت کا
منصب ہمھی کو پہونچیگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ملک دنیا و آخرت مین اونکو کچھ حصہ نہین ہی بیت دولت ہی کہ تو مبنی بسر آید روز سے
دولتِ آل نبی تا بقیامت باشد ÷ اور اگر بالفرض ملک و مال سے بہرہ مند ہون بھی فَاِذًا پس اوسوقت وہ لَّا يُؤْتُوْنَ
النَّاسَ نہ دینگے لوگون کو یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب کو نَقِيْرًا ۝ کھجور کی لکیر برابر اور یہ اونکے بخل مین کمال درجہ
مبالغہ ہی کہ بادشاہی کی حالت مین مقیر سے ایک نقیر کی تنگی کرین تو تنگدستی اور فقیری کی حالت مین ظاہر ہی کہ کسی کو کیا دینگے اَمْ يَحْسُدُوْنَ
النَّاسَ بلکہ حسد کرتے ہین لوگونکا یعنی قبائل عرب کا عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ اوپر اوس چیز کے جو دی ہی اونھین خدا نے
مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے کہ وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہی اونمین سے اور بنی اسرائیل مین سے نہوئی
بلکہ بنی اسمٰعیل مین سے ہوئی یا عرب کے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد کرتے تھے کہ ابو طالب کے یتیم پوتے کا پایہ اور مرتبہ ایسا بلند ہو جائے
چاہیے تھا کہ جبرئیل علیہ السلام ہمپر نازل ہوتے مگر مصرع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد ÷ لکھا ہی کہ اس آیت مین ناس یعنی
لوگون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مراد ہین اسواسطے کہ عرب لوگ جمع کو ایسے شخص واحد پر بولتے ہین جسمین اتنی نیک خصلتیں
جمع ہون جو بہت لوگون مین جمع ہوسکین جیسے اللہ تعالیٰ کا قول کہ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً اور فضل سے نبوت اور کتاب اور اعزاز دین مراد ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ فضل یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر چار بیبیون سے زیادہ اکٹھا کرنا مباح کر دیا اور یہود اس بات پر

حسد کرتے تھے اور طعن سے کہتے تھے کہ اگر محمدؐ نبی ہوتا تو یہ بہت عورتین نہ کرتا اور انکے کام مین نہ مشغول ہوتا حضرت رب العزت نے
فرمایا کہ اگر یہود کو نبوت اور کتاب کی وجہ سے ہمارے پیغمبر پر حسد ہے تو چاہیے کہ اگلے پیغمبرون پر بھی حسد کرتے اسواسطے کہ یہ بات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص نہین اور اگر بیبیون کی وجہ سے حسد ہے تو یہ بات آپ ہی کے واسطے خاص ہے اور کسی کو یہ کرنا نہین پہونچتا
اور یہ خدا کا فضل ہے بیت حسد چہ می بری ای سست نظم بر حافظ + قبول خاطر لطف سخن خدا داد است + فَقَدْ اٰتَيْنَآ پس تحقیق کہ عطا کی
ہمنے اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ اولاد ابراہیم کو کہ موسیٰ اور داؤد اور عیسیٰ علیہم السلام ہین الْكِتٰبَ یعنی توریت زبور انجیل وَالْحِكْمَةَ اور
علم حلال اور حرام کا وَاٰتَيْنٰهُمْ اور دیا ہمنے انھین باوجود نبوت کے مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ سلطنت بڑی جیسے کہ حضرت یوسف
اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام رکھتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ بڑی سلطنت بیبیون کی کثرت ہے جیسا کہ یہ بات صحت کو
پہونچی کہ حضرت داؤد علیہ السلام سو بیبیان رکھتے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام ہزار بیبیان اور اس بات پر یہود پر تعریض ہے
کہ اگر بہت بیبیان ہونے کے سبب سے تمھین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد ہے تو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام پر
زیادہ حسد کرنا چاہیے اور تیسیر مین لکھا ہے کہ آل ابراہیم سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین اور کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکام شرعی
اور ملک عظیم سے دوام شریعت تا بہ قیامت یا ملائکہ کے سبب سے تائید فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ پس یہود مین کوئی تو ایسا ہے کہ ایمان لایا
آل ابراہیم کی بات پر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ اور اونمین سے کوئی ہے کہ انکار کر گیا عورتون کے
باب مین انبیا علیہم السلام کی خبر سے اور اوسکی تصدیق نہ کی یا انبیا کی متابعت سے منہ پھیرا وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ اور بس ہے دوزخ سَعِيْرًا ۝
آگ جلائی ہوئی کافرون کے عذاب کو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جن لوگون نے حق چھپایا اور نہ ایمان لائے بِاٰيٰتِنَا ساتھ
دلیلون وحدت کے یا ساتھ آیات قرآن کے یا ساتھ معجزات نبی آخر الزمان کے سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ قریب ہے کہ لائین ہم
انھین آگ مین کیسی آگ کہ كُلَّمَا نَضِجَتْ جب پک جائین یا جل جائین جُلُوْدُهُمْ کھالین اونکی اوس آگ سے بَدَّلْنٰهُمْ
بدل دین ہم واسطے اونکے جُلُوْدًا غَيْرَهَا کھالین سوا اون کھالون کے جو پک گئین اور جل گئین اور یہ بدل دینا ہر ساعت مین ہوگا
حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ دن رات مین ستر ہزار بار کھالین بدل جائینگی اور تحقیق طور پر کھالون کا بدل دینا یہ ہے
کہ اوس سے جلنے لیکر پھر پہلے حال پر لائینگے تو یہ تبدیل وصف کی ہے اصل کھال کی تبدیل نہین اور اس حالت کی تجدید عذاب کے سنے کو اور عذاب
محسوس ہونے کے واسطے ہے یعنی ہر لحظہ اونکی کھال کو تازہ کر دینگے لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ تاکہ چکھین عذاب اور یہ عذاب چکھنا ہمیشہ ہوگا
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہے عَزِيْزًا غالب کہ کوئی اوسے کافرون پر عذاب کرنے سے منع نہ کر سکیگا حَكِيْمًا ۝ جاننے والا ربع
دوزخیون کی عقوبت موافق حکمت کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور بجا لائے
طاعتین موافق حکم کے سَنُدْخِلُهُمْ قریب ہے کہ داخل کرین ہم اونھین جَنّٰتٍ تَجْرِيْ باغون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون یا مکانون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ در حالیکہ ہمیشہ رہینگے یہ مومن بیچ اون باغون کے
اَبَدًا ؕ ہمیشہ یعنی اتنی مدت کہ اوسکی انتہا ہی نہین لَهُمْ فِيْهَآ واسطے اون جنتیون کے ہین بیچ اون باغون کے اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

عورتین پاکیزہ حیض و نفاس بلکہ سب ناپاکیون اور میلون سے وَّنُدْخِلُهُمْ اور داخل کرینگے ہم اونھین ظِلًّا ظَلِيلًا سایۂ پایدار مین کہ آفتاب سے وہ سایہ نہ جاتا رہیگا بلادِ عرب مین بڑی گرمی ہوتی ہی اور سایہ کو اسباب راحت مین سب سے زیادہ جانتے ہین تو ظل ظلیل آسائش و آرام سے کنایہ ہی اور اس نکتہ سے وہ بات دفع ہو جاتی ہی جو بعضے لوگ کہتے ہین کہ جنت مین آفتاب ہی نہین کہ اوسکی گرمی سے تکلیف ہو تو سایہ کیون ہوگا اور پھر سایہ سے فائدہ کیا اور محققون کے نزدیک ظل ظلیل حمایت الٰہی اور عنایت بادشاہی کی طرف اشارہ ہی کہ ہمیشہ جنتیون کے سر پر مبسوط رہیگی اور یہ سایہ زوال سے مبرا اور نقص و انتقال سے منزہ اور معرا ہی بیت

این سایہ بازوال پذیرد عاقبت * در سایہ گریز کہ آنرا زوال نیست * اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ تحقیق کہ اللہ حکم کرتا ہی تمھین اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ یہ کہ ادا کرو امانتین اِلٰٓى اَهْلِهَا طرف صاحبان اونکے کے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا کہ خانہ کعبہ کی کنجی عثمان بن طلحہ سے مانگ لو اور وہ کنجی اونکی مان سلافہ کے پاس تھی عثمان بن طلحہ اپنی مان کے پاس گئے اور اونکی مان اونھین کنجی نہ دیتی تھی کہ بیٹا اگر تمسے یہ کنجی لے لینگے تو پھر تمھین نہ دینگے اور خانہ کعبہ کی کنجی عبد الدار کے عہد سے ارث کے طور پر ہمین پہونچی ہی عثمان بن طلحہ اپنی مان سے مبالغہ اور اصرار کرتے اور اونکی مان انکار کرتی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد الحرام مین اوسکے منتظر تھے آخر حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سلافہ کے دروازہ پر آئے اور حضرت فاروق اعظم رض نے پکار کے کہا کہ ای عثمان باہر آ کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انتظار حد سے گذرا جاتا ہی سلافہ نے کنجی بیٹے کو دیدی اور بولی کہ تو لے اچھا کہ تیم اور عدی لے لین پھر عثمان وہ کنجی لے کر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آنحضرت ص نے وہ کنجی لینے کو دست مبارک پھیلایا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ جسطرح آب زمزم پلانے کا منصب آپنے مجھے سپرد فرمایا خانہ کعبہ کی دربانی بھی مجھے عنایت کیجیے عثمان نے یہ بات سنتے ہی اپنا ہاتھ کنجی دینے سے روکا اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عثمان کنجی مجھے دے عثمان نے ہاتھ بڑھایا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر وہی بات عرض کی عثمان نے چاہا کہ پھر اپنا ہاتھ کھینچے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر خدا اور رسول کا ایمان تو رکھتا ہی تو خانہ کعبہ کی کنجی مجھے دیدے عثمان نے عرض کیا کہ لیجیے امانت الٰہی غرض کہ اسکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور کنجی آپ کے ہاتھ مین تھی حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ آگے بڑھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ دربانی کا منصب بھی اہل بیت کو عطا فرمائیے جیسے زمزم کا پانی پلانے کی خدمت اونھین عطا فرمائی فوراً حضرت جبرئیل امین یہ آیت لیکر نازل ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ ای علی مین تمسے ایک کام کو کہونگا کہ اوسسے لوگون کو نفع پہونچے نہ یہ کہ تم گمان کرو کہ لوگون سے تمھین نفع پہونچیگا پھر عثمان کو آپنے طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ لو یہ کنجی ای بنی طلحہ ہمیشہ نہ پھیر لیگا یہ کوئی تمسے مگر ظالم پھر عثمان نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ملازمت اختیار کی اور کنجی اپنے بھائی شیبہ کو دیدی اور آج تک کعبہ کی کنجی اوسی قوم کے پاس ہی اگرچہ امانت ادا کرنے کا حکم خاص اسی قصہ مین نازل ہوا مگر سب امانتین اس حکم مین داخل ہین بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ظل ظلیل جو وجود حقیقی ہی اوسکے بیان کے بعد امانت کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ امانت وجود مجازی سے عبارت ہی جیسے چھاؤن کا وجود آفتاب کی بہ نسبت پس جسطرح سایہ کا وجود آفتاب کی امانت ہی اور جب آفتاب نے تجلی کی اور عالم کو

روشن کرنے والی شعاعون کے ساتھ افق سے طالع ہوکر زبان حال سے کہتا ہی کہ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَہْلِہَا سائے یکسے زائل ہوجاتے ہین اور اونکا اثر بالکل محو ہوجاتا ہی اسی طرح وجود حقیقی جو بے مثال ہی اوسکے آفتاب کی شعاع جب غناے ذاتی وَاللّٰہُ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ کے افق سے پھیلتی ہی وجودات ظلیہ کی امانتین اون امانت والے کی طرف پھر جاتی ہین اور لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کا بھید کھل جاتا ہی **ابیات** جملہ سرہا را بہ پیش او نہید ✦ ملک ملک او وست ملک او راد ہید ✦ خصم ہر شیر آمد و ہر روبہ او ✦ کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ

وَاِذَا حَکَمْتُمْ اور حق تعالیٰ حکم کرتا ہی کہ جب تم حکم کیا چاہو **بَیْنَ النَّاسِ** درمیان لوگون کے **اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ** یہ کہ حکم کرو ساتھ عدل کے **اِنَّ اللّٰہَ** تحقیق کہ اللہ **نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ** کیا اچھی چیز ہی کہ تمھین ساتھ اوس چیز کے نصیحت کرتا ہی یعنی امانتین ادا کرنا اور عدل کے ساتھ حکم کرنا **اِنَّ اللّٰہَ کَانَ** تحقیق کہ اللہ ہی **سَمِیْعًا** سننے والا امینان کی بات کو جو اوسنے کہی کہ لیجیے امانت آلہی **بَصِیْرًا** ۝ دیکھنے والا اوسے کبھی پھیر دینے کو **یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا** اے گروہ ایمان والو کیجے **اَطِیْعُوا اللّٰہَ** اطاعت کرو اللہ کی فرائض مین **وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ** اور فرمانبرداری رسول کی کرو سنتون مین **وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ** اور اطاعت کرو صاحبون حکم کی کہ جو تم مین سے ہین اس سے مسلمان حکام مراد ہین جنھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانہ مین مقرر فرماتے تھے چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کا سبب لکھا ہی کہ حضرت سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سریہ پر حاکم کیا اور عمار یاسر کو اونکے ساتھ بھیجا جس گروہ کی طرف خالد رضی اللہ عنہ عازم تھے وہ اونکی آمد سن کر بھاگ گیا اونمین ایک شخص جو مسلمان تھا عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ میرے قبیلہ کے لوگ تو بھاگ گئے مین ایمان کو پشت پناہ بناکر اپنے گھر مین رہ گیا ہون اگر اسلام میری دستگیری کرے تو مین رہون ورنہ مین بھی بھاگون اور اپنی راہ لون عمار رضی اللہ عنہ نے اوسے امان دیدی اور وہ شخص اونکے حکم کے موافق اپنے گھر مین رہا خالد رضی اللہ عنہ نے دوسرے دن صبح لشکر کو حکم دیا کہ اس قبیلہ کو لوٹ لو لشکر کے لوگون نے سوا اوس پناہ گیر کے اور سب کو وہان نہ پایا اوسے قید کیا اور اوسکے عیال و اطفال کو خالد رضی اللہ عنہ کے پاس پکڑ لائے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ مسلمان ہی اور میرے حکم سے امان مین رہا ہی خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات ادب سے بعید معلوم ہوتی ہی کہ امیر لشکر کے ہوتے ہوے بے اوسکے مشورہ اور بے اوسکی اجازت کوئی کسی کو امان دیدے خالد اور عمار رضی اللہ عنہما مین گفتگو بڑھی اور حضرت سلطان الانبیا کی خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوکر صورت حال عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ کی امان برقرار رکھی اور منع کردیا کہ حاکم کے سوا اور کوئی کسی کو امان نہ دے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فرمانبرداری کرو حاکمون کی یعنی لشکرون کے حکام کی ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ اولوالامر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر سچے تھے اور اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کا اشارہ انھی کی شان مین نافذ ہوا اور ابوبکر وراق رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ اولوالامر خلفاے اربعہ ہین اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی کہا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمُ اہْتَدَیْتُمْ یا فقہا اور علما ہین یا ارباب عقول اور اہل راے اور عارفون کے نزدیک اولوالامر مشائخ اور پیران طریقت ہین کہ اہل سلوک کی تعلیم اور تربیت مین مشغول رہتے ہین اور سالک کو اونکی فرمانبرداری لازم ہی **نظم** ہر کہ سر بر خط فرمان دلیلے نہ نہد ✦ کی میسر شود ش روی براہ آوردن ✦ ہر کہ خواہد کہ بسر

[Handwritten marginal notes in right margin:] سریہ لشکر جس مین چار سے زیادہ اور چار سو آدمی تک کا لشکر اور اہل حدیث کی اصطلاح مین اوس لشکر کو سریہ کہتے ہین جسمین خود جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہون اور کسی صحابی کو امیر اور حاکم کرکے دے ۱۲ ۔ روایت نسائی ۔ اقتدا کرو ساتھ اون دونون کے جو بعد میرے ہین یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ۱۲ ۔ اصحاب میرے مثل تارون کے ہین جسکی اونمین سے اقتدا کیگی ہدایت پائی ترجمہ ۱۲ منہ مرفوع

منزل مقصود رسد ÷ بابرش پیروی راہ نمایان کہ دن ÷ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ پھر اگر اختلاف کرو فِیْ شَیْءٍ بیچ کسی چیز کے امور دین مین سے
فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ پس پھیرو اوسے طرف کتاب آلہی کے وَالرَّسُوْلِ اور رجوع کرو طرف رسول کے اونکی زندگی مین اور
اونکی سنت کی طرف بعد وفات کے اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ اخلاص کی روسے تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ایمان لاتے ہو ساتھ خدا کے
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط اور ساتھ دن قیامت کے اسواسطے کہ خدا اور روز قیامت کا ایمان اس بات کو مقتضی ہو کہ امور متنازع فیہ مین خدا
ورسول کی طرف رجوع کرین اور اپنی راے ناقص پر اعمال اور اقوال مین مغرور نہ رہین ذٰلِكَ خَیْرٌ یہ رجوع بہتر ہو تمھین وَّاَحْسَنُ
تَاْوِیْلًا ع اور بہت خوب ہو عافیت کی جہت سے لکھا ہو کہ ایک یہود اور ایک منافق مین جھگڑا واقع ہوا اپنا جھگڑا فیصل کرنے کو ایک حاکم کی اونھین ع ۹
احتیاج پڑی یہودی تو اس منافق کو محکمہ نبوت کی طرف کھینچتا تھا اور منافق کو کعب بن اشرف کی طرف رغبت تھی کہ وہ یہ قصہ
فیصل کرے آخر جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کے حضور مین حاضر ہوے اور یہود کے حسب مدعا حکم نافذ ہوا جب محکمہ
نبوت سے باہر نکلے تو منافق یہود کا دامنگیر ہوا کہ مین محمدؐ کے حکم سے راضی نہین ہون آ عمرؓ کے پاس چلین اور دوبارہ مرافعہ کرین
غرضکہ وہ دونون حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر گئے اور یہودی نے دعوی اور حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کا حکم
بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منافق سے استفسار فرمایا کہ یہ جو یہودی کہتا ہو بیان واقعی ہو منافق نے تصدیق کی کہ ہان
کیفیت واقعی ہو مگر مین اس حکم سے راضی نہین ہون اور تجسے حکم چاہتا ہون حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم یہین ٹھہرے رہو
جب تک مین گھر سے باہر آؤن اور راستی کے ساتھ تم دونون مین فیصلہ کردون وہ دونون ٹھہرے رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
تلوار کھینچکر گھر سے باہر آئے اور منافق کا سر کاٹ کر صحرا مین پھینک دیا اور فرمایا کہ جو ایسے قاضی کے حکم سے راضی نہو اوسے یہی سزا دینا چاہیے
اوسی دن حضرت سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق لقب دیا اور حق تعالیٰ نے یہ
آیت نازل فرمائی اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ کیا نہین دیکھا اور نظر نہین کی تو نے طرف اون لوگون کے جو یَزْعُمُوْنَ گمان کرتے ہین
اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا یہ کہ وہ ایمان لائے ہین بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی گئی تجپر یعنی قرآن وَمَاۤ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ اور ساتھ اوسکے جو تجسے پہلے بھیجی ہو انبیا کی کتابون مین سے یُرِیْدُوْنَ چاہتے ہین باوجود اسکے کہ ایمان کا
دعوی رکھتے ہین اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا یہ کہ مرافعہ کرین اِلَی الطَّاغُوْتِ طرف کعب بن اشرف کے جو نہایت طاغی اور باغی تھا
وَقَدْ اُمِرُوْۤا حال آنکہ ایمان کا دعوی کرنے والے مامور تھے اور سب مکلف بھی مامور ہین اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ ط ساتھ انکار اسکے
کہ نہ گرویدہ ہون ساتھ حکم طاغوت کے وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اور چاہتا ہو شیطان اَنْ یُّضِلَّهُمْ یہ کہ گمراہ کردے اونھین جو طاغوت کی
طرف مائل اور راغب ہین ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ۝ گمراہی دور کہ ہرگز اوس سے راہ راست کی طرف رجوع کر ہی نہ سکین وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ
اور جب کہین ان منافقون سے کہ حکم چاہنے کے وقت تَعَالَوْا اِلٰی مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ طرف اوس حکم کے جو نازل کیا ہو خدا نے اپنی
کتاب مین وَاِلَی الرَّسُوْلِ اور طرف اوس حکم کے جو اوسکا رسول کرتا ہو اوسکے حکم سے رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ
دیکھتا ہو تو منافقون کو کہ عناد کی وجہ سے یَصُدُّوْنَ عَنْكَ انکار کرتے ہین تجسے صُدُوْدًا ۝ جھنے انکار کرنے کر

عداوت کی وجہ سے فَكَيْفَ پھر کیونکر ہوگا اور کیا کرینگے اِذَآ اَصَابَتْهُمْ جب پہونچیگی اونھیں مُّصِيْبَةٌۢ عقوبت انکار کی
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اوس چیز کے جو آگے بھیجی ہے ہاتھون اونکے نے یعنی طاغوت سے حکم چاہنا اور بعضون نے کہا کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اوس منافق کو قتل کر ڈالا اوسپر یہ مصیبت تھی ثُمَّ جَآءُوْكَ پھر آتے ہین تیرے پاس اور عذر کرتے ہین
یا مقتول کی دیت مانگتے ہین يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ قسم کھاتے ہین ساتھ خدا کے اور اونکی قسم کا مضمون یہ ہے کہ اِنْ اَرَدْنَآ نہ چاہا ہمنے
تمھارے محکمہ سے پھر کر یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر مرافعہ کے واسطے جاکر اِلَّآ اِحْسَانًا مگر بھلائی کہ ہمین لاحق ہو وَ
تَوْفِيْقًا ۝ اور تالیف اور موافقت کہ متخاصمین مین ہوجائے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ منافقون اور جھوٹی قسمین کھانے والون کا
الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ وہ لوگ ہین کہ جانتا ہے اللہ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وہ جو دلون مین اونکے ہے نفاق اور جھوٹ فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ پس انکار کر اونکا عذر قبول کرنے سے وَعِظْهُمْ اور نصیحت کر اونھین برملا یعنی نفاق اور جھوٹ سے اونھین منع کر
وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اور کہہ واسطے اونکے خلوت مین اونکے ناپاک نفسون کے باب مین قَوْلًا بَلِيْغًا ۝ کلام بلیغ جو اونکے
دلون مین موثر ہو اس درجہ کہ اوس کلام سے غمگین ہون اور وہ اونکے قتل کی دھمکی ہے یا اگر وہ توبہ نہ کرین تو اونپر مصائب و مکارہ
واقع ہوتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی رسول اپنے بندون کی طرف اِلَّا لِيُطَاعَ مگر واسطے
اسکے کہ اوسکی فرمانبرداری کرین بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم الٰہی کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر وہ منافق اِذْ ظَّلَمُوْٓا اوس وقت جب ظلم کیا
اونھون نے اَنْفُسَهُمْ جانون اپنی پر تیرے حکم سے انکار کرکے یا طاغوت سے حکم چاہ کر جَآءُوْكَ آتے تیری جناب مین فَاسْتَغْفَرُوا
اللّٰهَ پھر بخشش چاہتے خدا سے وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ اور بخشش چاہتا واسطے اونکے رسول یعنی اونکی شفاعت کرتا تو
لَوَجَدُوا اللّٰهَ البتہ پاتے یعنی جانتے خدا کو تَوَّابًا قبول کرنے والا گناہگارون کی توبہ کا رَّحِيْمًا ۝ مہربان توبہ کرنے والون کی
بخشش کے سبب سے معالم مین لکھا ہے کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ مین جھگڑا پڑا پانی کے نالے پر کہ دونون اوسی نالے سے اپنی
کھیتیان سینچتے تھے جب اونکا مقدمہ حضرت سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے محکمے مین پہونچا تو آپ نے فرمایا کہ اے زبیر اپنی زمین کو
پانی دے لے پھر ہمسایہ کے واسطے چھوڑ دے حاطب کو غصہ آیا بے ادبانہ ایسا کلام کیا کہ اوسکا مضمون یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کو زبیر رضی اللہ عنہ کی طرفداری ہے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فَلَا نہین ہے حقیقت ایمان کی جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین وَرَبِّكَ
قسم رب تیرے کی کہ وہ لَا يُؤْمِنُوْنَ ایمان نہ لائینگے ایمان حقیقی حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ جب تک کہ تجھے حکم کرین فِيْمَا شَجَرَ
بَيْنَهُمْ بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف پڑے اونکے درمیان اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا يَجِدُوْا پھر نہ پائین فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ بیچ جیون
اپنے کے حَرَجًا کچھ شک یا بیچ دلون اپنے کے کچھ تنگی اور گرانی مِّمَّا قَضَيْتَ اوس چیز سے کہ تو نے حکم کیا ہرچند کہ وہ اونکی طبیعت کے
مخالف ہو وَيُسَلِّمُوْا اور مان لین اور مطیع ہون تیرے حکم کے تَسْلِيْمًا ۝ فرمانبرداری کرکے ظاہر مین بھی باطن مین بھی بے اعتراض
اور مخالفت کے لکھا ہے کہ جب زبیر اور حاطب محکمہ نبوّت سے باہر نکلے تو مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونسے پوچھا کہ کسکے واسطے حکم صادر ہوا
حاطب نے جواب دیا کہ اونکی پھوپی کے بیٹے کے واسطے اور یہ بات کہنے مین گردن ٹیڑھی کرتا اور منہ سکوڑتا تھا ایک یہودی وہان حاضر تھا بولا

کہ خدا انھین قتل کرے یہ کیسے لوگ ہین کہ اس مرد کی رسالت پر گواہی دیتے ہین اور اسی کے حکم سے بدگمانی رکھتے ہین قسم خدا کی کہ بنی اسرائیل نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین گناہ کیا تھا اور موسیٰ علیہ السلام نے حکم کیا کہ تم لوگون کی توبہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کر ڈالو فورًا
بنی اسرائیل نے اوس حکم کی تعمیل کی اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا یہان تک کہ ستر ہزار آدمی قتل ہوگئے اور اپنے پیغمبر سے بدگمانی
نہ رکھی ثابت بن قیس نے جب یہ بات سنی تو بولے کہ قسم ہے محمدؐ کے خدا کی کہ اگر محمدؐ مجھے حکم فرمائے کہ اپنے تئین مار ڈال تو مین اپنے تئین
مار ڈالون اور عمار یاسر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی یہی بات کہی اور حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اور
اگر ہم فرض کر دیتے ان لوگون پر جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہین اَنِ اقْتُلُوْٓا یہ کہ مار ڈالو اَنْفُسَكُمْ جانین اپنی جیسا کہ بنی اسرائیل نے
کیا تھا اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ یا نکلجاؤ گھرون اپنے سے جس طرح بنی اسرائیل نکل گئے تھے تو نہ کرتے جو کہ فرض کیا ہو
ہمنے اوپر اونکے اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اونمین سے جیسے ثابت بن قیس اور عمار اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم وَلَوْ
اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ کہ منافق ہین فَعَلُوْا کرتے مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ وہ چیز کہ نصیحت کرتے ہین اور تکلیف دیتے ہین جسکی تو
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ البتہ بہتر ہوتا واسطے اونکے دنیا اور عقبیٰ مین وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ اور بہت نزدیک ہوتا اونکے ایمان کی
تصدیق اور تحقیق کی جہت سے وَّاِذًا اور جب اونھین اپنے دین مین تحقیق اور تصدیق حاصل ہوجاتی تو لَّاٰتَيْنٰهُمْ البتہ دیتے ہم
اونھین مِّنْ لَّدُنَّآ پاس سے اپنے اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اجر بڑا اور ثواب بہت کہ نعیم جنت ہے وَّلَهَدَيْنٰهُمْ اور البتہ دکھاتے ہم
اونھین صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ راہ سیدھی کہ اوس سے منزل مقصود کو پہونچین یا جنت مین چلے جائین لکھا ہے کہ ثوبان رضی اللہ
عنہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے ایکدن اپنے آقا سے نعمت کی خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوے یعنی رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب ستطاب مین شرف حضوری سے مشرف ہوے نہایت زار ونحیف ہوگئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا کہ اے ثوبان مَا غَيَّرَ لَوْنَكَ یعنی کس چیز نے تیرا رنگ بدل دیا اور تیرا چہرہ جو سرخ تھا کس رنج ومحنت سے
زرد ہوگیا عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ مین جتنی دیر آپکا جمال باکمال نہین دیکھتا ہون اوتنے زمانہ کو زندگی کے حساب مین نہین شمار کرتا
بیت بے تو اے آرام جانم زندگانی مشکل ست + بے تماشاے جمالت کامرانی مشکل ست + اب اس سوچ مین ہون کہ جب موت آئیگی اور
ضرور مفارقت ہوجائیگی تو مین کیا کرونگا اور کس حیلہ سے دل کو تسکین دونگا بیت از مرگ غمے نیست ازان می ترسم + کز ہجر تو دیدار تو می مانم
دور + اور بڑی فکر اور تردد یہ ہے کہ اگر اوس جہان مین دوزخیون مین سے ہونگا تو آپکو کیونکر دیکھونگا اور اگر جنت مین جاؤنگا تو وہان آپکا بہت بلند درجہ
ہوگا آپ تک کیونکر پہونچونگا اور بعضون نے ثوبان کی جگہ عبداللہ انصاری کو لکھا ہے کہ وہ صاحب اذان اور مستجاب الدعوات تھے وہ جناب
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت فیضدرجت مین روتے ہوے آئے اور استفسار کے بعد رونے کا سبب بیان کیا کہ یا رسول اللہ میری
جان مال اولاد سب سے زیادہ آپ مجھے پیارے ہین آج تو آپ کے جمال باکمال کے مشاہدہ سے صبر نہین کر سکتا ہون اس بات سے
ڈرتا ہون کہ جنت مین آپ اعلیٰ درجہ پر ہونگے اور مین صف نعال مین اپنے ہم رتبہ اور امثال کے پاس بیٹھا ہوا آپ کے
دیدار پر انوار سے محروم رہونگا حق تعالیٰ نے شکستہ دلان فراق کو مژدہ وصال سے خوش فرماکر یہ آیت بھیجی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور

جو کوئی فرمانبرداری کریگا اللہ کی اوامر اور نواہی مین وَالرَّسُوْلَ اور اطاعت کریگا رسول کی دین کے حدود اور احکام مین
فَاُولٰٓئِكَ پس مطیع اور فرمانبردارون کا وہ گروہ ہوگا قیامت کے دن مَعَ الَّذِيْنَ ساتھ اون لوگون کے کہ اَنْعَمَ اللّٰهُ
انعام کیا ہو اللہ نے عَلَيْهِمْ اوپر اونکے مِّنَ النَّبِيّٖنَ انبیا مین سے اور اولوالعزم رسول بھی انہین داخل ہین وَالصِّدِّيْقِيْنَ
اور سچّون مین سے جنھون نے سب سے پہلے انبیا علیہم السّلام کی تصدیق کی ہو وَالشُّهَدَآءِ اور شہیدون مین سے اس سے
جنگ اُحد کے شہدا مراد ہین اور بہتون کے نزدیک یہ عام ہو اور سب شہیدون کو شامل ہو وَالصّٰلِحِيْنَ اور صالحون مین سے
یعنی جنکے اعمال اور احوال اچھے ہین اور یہ بھی عام ہین وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ اور کیا اچھے ہین یہ لوگ رفیق اور ہمنشین
رفیق کا لفظ واحد اور جمع سب پر بولتے ہین یا یہ کہ انمین سے ہر ایک اچھا رفیق ہو معالم مین ہو کہ نبیین سے ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم مراد ہین اور صدیقین اشارہ ہو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اور شہدا حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہین اور صالحین سب صحابہ ہین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آیت کا خلاصہ یہ ہو کہ جو کوئی آج جسے دوست رکھتا ہو
کل قیامت کے دن اوسی کے ساتھ ہوگا ابیات ہمچو بلبل دوستی گل گزین + تا شوی با خرمن گل ہمنشین + زاغ چون ارا شد ہمنفس
یار او مردار خواہد بود و بس ذٰلِكَ یہ گروہ مذکور کے ساتھ ہونا الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ فضل ہو اللہ کی طرف سے وَكَفٰى بِاللّٰهِ
اور بس ہو اللہ عَلِيْمًا ۝ جاننے والا مقصد اور نیتین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو ساتھ قتال دشمنون کے ع ١١
خُذُوْا حِذْرَكُمْ لو ہتھیار اپنے یعنی لڑائی پر آمادہ ہو جاؤ فَانْفِرُوْا پھر باہر جاؤ دشمنون کے قتال پر ثُبَاتٍ
گروہ گروہ ادھر اودھر اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝ یا جہاد کے واسطے سیر کرو اکٹھا ہو کر ایک ہی طرف وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ
لَّيُبَطِّئَنَّ اور تحقیق کہ تم مین سے کوئی ہو کہ دیر کرتا ہو باہر جانے مین لڑائی پر اور تاخیر کرتا ہو جہاد مین اس سے ابن ابی اور اوسکے
یار مراد ہین کہ اونھون نے جنگ اُحد کے دن خلاف کیا فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ پھر اگر پہونچے تمھین اے مسلمانو مُّصِيْبَةٌ مصیبت
جیسے قتل یا ہزیمت قَالَ کہتا ہو وہ دیر کرنے والا منافق قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ تحقیق کہ خدا نے احسان کیا مجھپر اِذْ لَمْ اَكُنْ
مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ اسواسطے کہ مین نہ تھا ساتھ مسلمانون کے حاضر معرکہ قتال مین وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ اور اگر پہونچتا ہو تمھین
فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ فضل خدا کی طرف سے یعنی بہت بھلائی جیسے فتح اور غنیمت تو لَيَقُوْلَنَّ البتہ کہتا ہو لڑائی مین خلل کرنے والا
اسطرح پر كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ کہ گویا نہیں بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ درمیان تمھارے اور درمیان اوسکے مَوَدَّةٌ دوستی یعنی اپنے تئین
علاحدہ کرتا ہو اور بات اس طرح پر کہتا ہو کہ گویا اوسنے ہرگز تمھین دیکھا ہی نہین اور تمھاری صحبت مین وہ پہونچا ہی نہین اور
کلام اوسکا یہ ہو کہ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ اے کاشکے مین ہوتا اس لڑائی مین ساتھ مسلمانون کے فَاَفُوْزَ فَوْزًا
عَظِيْمًا ۝ پس کامیاب ہوتا مین کامیابی بڑی یعنی غنیمت مین سے بڑا حصہ پاتا فَلْيُقَاتِلْ پس چاہیے کہ قتال کرین فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے دین کے دشمنون سے الَّذِيْنَ وہ لوگ جنھون نے معاملہ کے بازار مین يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
بیچا ہو زندگی دنیا کو جو فانی ہو بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے جو باقی ہو اور نعمتون کے جو لازوال ہین وَمَنْ يُّقَاتِلْ اور جو کوئی

قتال کرے فِي سَبِيلِ اللّٰهِ راہ دین مین فَيُقْتَلْ پھر قتل ہو جائے اور شہادت کا درجہ پائے اَوْ يَغْلِبْ یا غالب آئے دشمن پر
اور متمند ہو فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ پس قریب ہی کہ دینگے ہم اوسے یعنی آخرت مین اَجْرًا عَظِيمًا ۝ اجر بڑا جسکی صفت نہین ہو سکتی
وَمَا لَكُمْ اور کیا ہی واسطے تمہارے ای اہل اسلام کہ جد و جہد کامل سے لَا تُقَاتِلُونَ جہاد نہین کرتے ہو اور لڑائی مین مشغول
نہین ہوتے ہو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے وَالْمُسْتَضْعَفِينَ اور واسطے بیچارون کے جو کفار کے ہاتھ مین گرفتار ہین
اور ان بیچارون کی ایک جماعت تھی مکہ معظمہ مین کہ یہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے اور اونکے لوگ اونھین ہجرت کر کے مدینہ منورہ مین
نہ جانے دیتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردون مین سے جیسے سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید اور عباس بن ابی ربیعہ اور ابو جندل
بن سہیل اور مثل انکے وَالنِّسَاءِ اور عورتون مین سے جیسے ام شریک وغیرہ کے وَالْوِلْدَانِ اور لڑکون مین سے جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہ
کہ فرماتے ہین کہ مین اور میری مان بے بس اور ناچار تھے عورتون اور لڑکون مین الَّذِينَ اور یہ بیچارے وہ لوگ ہین کہ
عاجزی اور تضرع کی راہ سے يَقُولُونَ کہتے ہین یعنی دعا کرتے ہین کہ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا ای رب ہمارے نکال ہمین مِنْ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ اس دیہ یعنی مکہ سے الظَّالِمِ أَهْلُهَا ایسا دیہ کہ ظالم ہین اوس دیہ والے شرک کے سبب سے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہی
حق تعالیٰ خود فرماتا ہی اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَاجْعَلْ لَنَا اور کر واسطے ہمارے مِنْ لَدُنْكَ اپنے پاس سے وَلِيًّا کوئی دستدار اور ہمارا
متولی کار وَاجْعَلْ لَنَا اور کر واسطے ہمارے مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۝ اپنے پاس سے کوئی یار اور مددگار کہ دشمنون کا شر ہم پر سے دفع کرے
حق تعالیٰ نے اونکی دعا قبول فرمائی بعضون کو تو مکہ معظمہ سے نکلنا ممکن ہو گیا اور بعضے جو وہان رہگئے تھے اونکے واسطے رسول مقبول سا
دوست بھیجدیا کہ فتح مکہ کے دن سبھون کی دلنوازی کر کے اونکے مہمات سرانجام فرما دیے اور اونکے واسطے حامی اور مددگار مقرر کر دیا یعنی عتاب بن اسید کو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کا حاکم کر دیا اور وہ اون ضعیفون اور بیچارون کا یار اور مددگار رہا اَلَّذِينَ آمَنُوا جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا يُقَاتِلُونَ
لڑتے ہین فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کافر ہوئے بت پرست اور یہودی اور نصارا يُقَاتِلُونَ
وہ مقاتلہ کرتے ہین فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ بیچ راہ شیطان کے جو طاغی باغی ہی یعنی شیطان کے حکم سے لڑتے ہین فَقَاتِلُوا
پس قتل کرو ای خدا کے دوستو اَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ شیطان کے دوستون اور فرمانبردارون کو اور اونکے مکر اور فریبون سے ڈرو
اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ تحقیق کہ حیلہ اور وسوسہ شیطان کا كَانَ ضَعِيفًا ۝ ہی سست اور بے زور اسواسطے کہ فریب ہی بے دلیل اَلَمْ تَرَ ع ۱۰ ۶
کیا نہین دیکھا تو نے اِلَى الَّذِينَ طرف اون لوگون کے جو مکہ مین اصرار اور مبالغہ کرتے تھے جیسے عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن
ابی وقاص اور مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مثل اونکے کہ یا رسول اللہ ہمین اجازت دیجیے کہ مشرکون سے ہم لڑین اسواسطے کہ اونکی
ایذا رسانی اور تکلیف دہی حد سے گذر گئی اور حکم الٰہی سے قِيلَ لَهُمْ کہا گیا واسطے اونکے کہ کفار کی لڑائی سے كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ
باز رکھو ہاتھ اپنے جب تک کہ حکم الٰہی آئے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قائم کرو نماز وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو مستحقون کو زکوۃ فَلَمَّا
كُتِبَ پھر جب کہ مدینہ مین آئے اور لکھا گیا یعنی واجب کر دیا گیا عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اوپر اونکے قتال کافرون کے ساتھ اِذَا فَرِيقٌ
مِنْهُمْ اوس وقت جب ایک گروہ اونمین سے يَخْشَوْنَ النَّاسَ ڈرتے تھے اوس گروہ کے مشرکون کی لڑائی سے كَخَشْيَةِ اللّٰهِ ایسا

ڈرتا کہ خدا ہی سے ویسا ڈرنا چاہیے اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ بلکہ ڈر اوس سے بھی بہت زیادہ اور اس ڈر کو ضعف بشریت پر حمل کرنا چاہیے حکم خدا کو مکروہ جاننے پر نہیں یعنی فوت اور موت سے بالطبع ڈرتے تھے وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا اونھون نے ای رب ہمارے لِمَ كَتَبْتَ کس واسطے واجب کر دیا تو نے عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ اوپر ہمارے مقاتلہ کفار کا لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ کیون نہ چھوڑ دیا تو نے ہمین امن اور فارغ نہ رکھا اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ ایک وقت تک نزدیک ہر سب کو اگر منافقون سے یہ سوال صادر ہوا تو کچھ عجب نہیں اور اگر مسلمانون سے واقع ہوا ہو تو خوف اور بدلی سے اونھون نے ایسی بات کہی اور پھر توبہ کر لی ایک قول یہ ہے کہ مسلمانون کا ایک گروہ آیت قتال نازل ہونے کے بعد منافق ہو گیا اور جہاد سے انکار کر گیا یہ اونھی کا قول تھا اور صحیح تر یہ بات ہے کہ اس سوال کو تخفیف تکلیف کی تمنا پر محمول رکھین وجہ انکار پر نہیں قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ڈرنے والون سے جنھون نے دنیا کے ساتھ دل اٹکایا ہے کہ مَتَاعُ الدُّنْيَا جس سے فائدہ اوٹھاتے ہین دنیا مین وہ قَلِيْلٌ ۚ تھوڑی چیز ہے آخرت کے سامنے وَالْاٰخِرَةُ اور آخرت خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ بہتر ہے دنیا سے اور افضل ہے واسطے اوس شخص کے جو پرہیز کرے شرک سے یا سب بری باتون سے وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جاؤگے ای مجاہدو یعنی ثواب جہاد کا جن مین سے خدا کم نہ کریگا فَتِيْلًا ۝ اوس دورے کے برابر بھی جو کھجور پر ہوتا ہے پس پورا ثواب پانے کی امید پر بھروسا کیے رہو اور موت جو ضرور آنے والی ہے اوس سے نہ ڈرو اسواسطے کہ کسی گردن کو اس کمند سے رہائی میسر نہیں اور کسی آدمی اس واقعہ سے چھٹکارا متصور نہیں اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا جہان ہوگے تم مدینہ مین خواہ مکہ مین يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ پا جائیگی تمھین موت وَلَوْ كُنْتُمْ اگرچہ ہو تم فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ بیچ حصارون مضبوط کے یا بیچ کوشون آراستہ کے یا بیچ بارہ برجون آسمان کے یعنی کسی جگہ اور کسی حال مین آدمی کو موت سے چارہ نہیں رباعی گر کاخ تو بر سپہر اعظم سازند + ور کار تو چون سلسلہ درہم سازند + ہم عاقبت این حجرۂ فانی ترا + ترکان اجل سرای ماتم سازند + حکیم سنائی کہتے ہین بیت چہ کنی خانۂ دل آبادان + دل من اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا خوان + بیت چون در آید اجل چہ بندہ چہ شاہ + وقت چون در رسد چہ بام چہ چاہ + وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی ہے منافقون کو حَسَنَةٌ نعمت بہت اور ارزانی یا دشمنون پر فتح جیسا کہ جنگ بدر مین ہوا تھا تو يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ کہتے ہین کہ یہ بھلائی پاس سے ہے اللہ کے وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ اور اگر پہونچتی ہے اونھین تنگدستی اور قحط یا ہزیمت جیسا کہ جنگ احد مین ہوا تھا تو يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ کہتے ہین کہ یہ سختی تیرے پاس سے ہے ای محمد اور تیری تدبیرین جو صائب نتھین اونکے سبب سے انوار مین لکھا ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ مین ہجرت فرمائی اور اوس سال پچھلے برسون کی طرح میوے نہوئے اور نرخ گران ہونے لگی تو یہود اور منافقون نے اس حال کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی جانب منسوب کیا حق تعالی اونکا قول جھوٹا کرنے کو حکم فرماتا ہے قُلْ كُلٌّ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تنگی اور کشائش اور گرانی اور ارزانی اور ہزیمت اور غنیمت مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ نزدیک سے ہے خدا کے اور اوسی کے ارادہ کے ساتھ ہے فَمَالِ پس کیا ہے اور کیسا حال ہے هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ واسطے اس گروہ یہود اور منافقون کے لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ نزدیک نہین ہین کہ سمجھین حَدِيْثًا ۝ بات جسمین اونکے واسطے نصیحتین ہین یا یہ کہ نہین ہین کہ بات سمجھین بلکہ بہائم کی طرح سنتے ہین اور سمجھتے نہین اور اونکی نافہمی سے ہے جو کہتے ہین مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ جو کچھ پہونچتی ہے تجھے غنیمت اور فتح

فَمِنَ اللّٰهِ پس فضل خدا سے ہے وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ اور جو کچھ پہونچتی ہے تجھے اصحاب کی ہزیمت اور قتل فَمِنْ
نَّفْسِكَ پس تیری ذات سے ہے اور بعضے مفسر اس آیت کے معنی اسطرح پر کہتے ہین کہ اے انسان جو بھلائی تجھے پہونچتی ہے وہ خدا کے
فضل وکرم سے ہے اور جو بلا تجھے پیش آتی ہے تیرے گناہون کے باعث سے ہے وَاَرْسَلْنٰكَ اور بھیجا ہمنے تجھے لِلنَّاسِ واسطے
سب آدمیون کے رَسُوْلًا رسول کہ احکام پہونچادے تو کچھ تقدیر کرنے والا نہین کہ بھلائی برائی کی نسبت تیری طرف کرین
وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہے اللہ شَهِيْدًا ۝ گواہ تیری رسالت پر مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ جو کوئی اطاعت کریگا رسول کی فَقَدْ
اَطَاعَ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اوسنے اطاعت کی اللہ کی اسواسطے کہ رسول خدا ہی کی طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہے خدا ہی کے
حکم سے تو رسول کی فرمانبرداری خدا کی فرمانبرداری ہے اور بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنا فی اللہ
اور بقا باللہ کے وصف سے موصوف تھے اور جو شخص قائم باللہ ہو بیشک وہ اللہ کا خلیفہ ہے تو حق تعالی کی خلافت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ثابت تھی ہر معاملہ مین جو خلق کے ساتھ آپ کرتے جیسا کہ اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
اور بیشک جو معاملہ خلق آپ کے ساتھ کرتی اوسمین بھی آپ اللہ کے خلیفہ تھے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ
اللّٰهَ اور ایسے خلیفہ کی اطاعت بعینہٖ اوسی کی اطاعت ہے جسکا یہ خلیفہ ہے مثنوی چون تہی شد از خود و پر شد ز دوست * بیشکے فرمان این
فرمان اوست * مَا رَمَيْتَ فاش گو بر بلا * کہ نیفگندی تو افگندیم ما * تو در افگندن نہ جز آلتے * فعل فاعل را بود بے علتے * عقل
اینجا رہ ندارد وہم نیز * چشم بکشا لب فرو بند ای عزیز * وَمَنْ تَوَلّٰى اور جو کوئی پھر جائے تیرے حکم سے فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ پس نہین
بھیجا ہمنے تجھے عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ اوپر اونکے نگاہبان کہ اونہین گناہ کرنے سے تو محافظت کرے بعضے علما اس حکم کو آیت
سیف سے منسوخ جانتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین منافق تیرے حضور مین طَاعَةٌ ذکر ہمارا کام فرمانبرداری اور تیرا کام حکم فرمانا ہے
فَاِذَا بَرَزُوْا پھر جب باہر جاتے ہین مِنْ عِنْدِكَ پاس سے تیرے بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ رات کو باہم کہتا ہے ایک گروہ
اونمین سے غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ سوا اوسکے جو مین کو تجھسے کہتے ہین یا کہتے ہین سوا اوسکے جو تو اونسے کہتا ہے تَقُوْلُ مؤنث غائب کا صیغہ
اور اوسکا فاعل ضمیر ہے کہ طَآئِفَةٌ کی طرف پھرتی ہے یا مذکر مخاطب کا صیغہ ہے کہ وہ مذکر مخاطب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وَاللّٰهُ يَكْتُبُ
اور اللہ لکھتا ہے لوح محفوظ مین یا نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے خدا کے حکم سے لکھتے ہین مَا يُبَيِّتُوْنَ جو کچھ وہ کہتے ہین اور تدبیر کرتے ہین
رات کو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر لے اونپر عتاب کرنے سے اسواسطے کہ اسلام ظاہر کرنے کی وجہ سے اونپر قتل کرنے کا حکم جاری
نہین ہے وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر خدا پر اور اپنا کام اوسی پر چھوڑ وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہے خدا وَكِيْلًا ۝ قائم ساتھ
کام بندون کے اور اونکے احوال مین تصرف کرنے والا اور متوکلون کی مہمات مین کفایت کرنے والا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ
آیا کیون غور نہین کرتے یہ منافق بیچ قرآن کے اور فکر نہین کرتے بیچ اوسکے تا کہ اعجاز کے آثار سے اونہین ظاہر ہو جائے کہ حق تعالی ہی کا
کلام ہے وَلَوْ كَانَ اور اگر ہوتا قرآن مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ پاس سے غیر خدا کے یعنی اگر مخلوق کا کلام ہوتا جیسا کہ
کافرون اور منافقون کو گمان ہے تو لَوَجَدُوْا البتہ پاتے عقل اور فہم والے فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ بیچ اوسکے

اختلاف بہت معنی مین تناقض اور نظم مین تفاوت ہونے سے اسواسطے کہ آدمی تفاوت اور خلل سے خالی نہین خواہ بحسب لفظ خواہ بحسب معنی
وَاِذَا جَآءَهُمْ اور جب آتا ہی منافقون کو اَمْرٌ کوئی کام یعنی کوئی خبر یا کوئی مہم پیش آتی ہی مِّنَ الْاَمْنِ امن کا ہو اون یعنی ایسی
جو امنی کے باعث ہون جیسے کسی قوم سے مصالحہ کرنے پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قصد یا لشکر اسلام کی فتح و ظفر اَوِ الْخَوْفِ
یا اوسمین سے جو ڈر اور خوف کے سبب ہون جیسے دشمنون کا اجتماع یا مسلمانون کے لشکرون مین سے کسی لشکر کی کمی اَذَاعُوْا بِهٖ
افشا کر دیتے ہین وہ خبر تحقیق کرنے کے پہلے ہی اور اوس افشا مین ضرر اور فساد ہی اسواسطے کہ مسلمانون کی اچھی خبر سے دشمنون مین
فتنہ برپا ہوتا ہی اور بدخواہی کی وجہ سے مسلمانون کے ساتھ جنگ کرنے پر وہ آمادہ ہوتے ہین اور مسلمانون کی خبر بد مسلمان کو سست
اور پریشان کر دیتی ہی وَلَوْ رَدُّوْهُ اور اگر پھیر دین اوس چیز کو اِلَى الرَّسُوْلِ رسول کی راے صائب پر کہ اگر صلاح جانیگا تو وہ
خود ہی آشکارا کر دیگا وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ یا تدبیر پر صاحبون حکم کے مسلمانون مین سے جیسے شریعت صحابہ یا لشکرون کے
حاکم تو لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ البتہ جان لین اوسے وہ لوگ جو يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ نکالتے ہین خبر اور خوب تحقیق کر لیتے ہین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اولوالامر وہ لوگ ہین جو جانتے ہین کہ کس خبر کو افشا اور کسے اخفا کرنا چاہیے وَلَوْ لَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور اگر نہوتا فضل خدا کا تمپر رسول بھیجنے کے سبب سے وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اوسکی قرآن نازل کرنیکے باعث اور بعضون نے
کہا ہی کہ فضل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہی یا اسلام اور رحمت قرآن شریف ہی یا توفیق کہ اگر اونکی برکت نہوتی تو لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّيْطٰنَ البتہ پیروی کرتے تم شیطان کی اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑے تم مین سے کہ عصمت ربانی کی مدد کے بدولت وساوس شیطانی سے
ایمن رہتے اور بعضون نے کہا ہی کہ قلیل تھوڑی سی جماعت ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے قبل اور قرآن نازل
ہونے سے پہلے محض عنایت الٰہی سے اونھون نے راہ رست پائی تھی جیسے ورقہ بن نوفل اور قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور زید
بن عمرو اور سیف بن یزن اور مثل اونکے فَقَاتِلْ پس لڑ تو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ اطاعت اور رضاے الٰہی کے بدر مین جب
لڑائی کا وعدہ ہوا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کا عزم فرمایا اور نعیم بن مسعود لوگون کو ابوسفیان کے
لشکر سے ڈراتا تھا اور بعضے صحابہ جانے سے کراہت کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر کوئی نہین جاتا تو مین
تنہا جاتا ہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ کفار کے ساتھ لڑنے سے انکار کرین تو تو ہی تنہا جا اور لڑ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا
نَفْسَكَ نہین تکلیف دیا جاتا ہی جہاد پر مگر اپنی ذات مین پس اورون کی مخالفت سے غمناک نہو وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
اور ترغیب دے مسلمانون کو اوپر قتل مشرکون کے اسواسطے کہ تیرے ذمہ ترغیب ہی تکلیف نہین عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ شاید کہ خدا
باز رکھے مسلمانون سے بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا شدت جنگ کفار کو یعنی کفار قریش کو اس طور پر کہ خوف اونکے دل مین ڈالدے
اور بدر صغریٰ مین یہی حال ہوا تھا کہ ابوسفیان ڈرا اور جنگ بدر کے میدان مین نہ آیا جیسا کہ سورۃ آل عمران مین مذکور ہو چکا ہی
وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا اور اللہ سخت تر ہی ہیبت اور صولت مین قریش سے وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ اور سخت تر ہی اونپر
عقوبت اور عذاب کرنے مین مَنْ يَّشْفَعْ جو کوئی درخواست کرے شَفَاعَةً حَسَنَةً درخواست اچھی کہ اوس سے

کوئی حق ثابت ہوا اور کسی کو نفع پہونچے اور کسی سے ضرر دفع ہو تو یَّکُنْ لَّهٗ ہوگا اوس درخواست کرنے والے کو نَصِیْبٌ مِّنْهَا
حصہ ثواب مین سے اوس درخواست کے وَمَنْ یَّشْفَعْ اور جو کوئی درخواست کرے شَفَاعَةً سَیِّئَةً درخواست بُری
کہ اوسکے سبب سے حقوق مین سے کوئی حق فوت ہوا اور کسی کو ضرر پہونچے اور کسی کی بھلائی رُک رہے تو یَّکُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا
ہوگا واسطے اوس سفارش کرنے والے کے حصہ وبال اوسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا اور ہر چیز پے
توانا اور صاحب قدرت یا نگہبان سب چیزون کا یا گواہ سب چیزون پر وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ اور جب دعا دیے جاؤ تم
ساتھ سلام کے فَحَیُّوْا تو تم بھی اپنے دعا کرنے والے کو دعا دو بِاَحْسَنَ مِنْهَا ساتھ بہتر کے اوس دعا سے اگر وہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ تو تم جواب دو وَعَلَیْكُمُ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور اگر وہ رحمت کے ساتھ سلام کرے تو تم اوسکے جواب مین برکاتہ زیادہ کردو اَوْ رُدُّوْهَا یا وہی دعا پھیر دو یعنی اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ کے جواب مین کہو وَعَلَیْكَ السَّلَامُ اسقدر فرض ہے اور جو پہلے کہا گیا وہ سنت ہے شرائط سلام اور جواب کی فضیلت اور اوسکے
آداب جواہر التفسیر مین مفصل مذکور ہین اور بعضے علما اس بات پر ہین کہ اگر سلام کرنے والا مسلمان ہو تو اوسے بہتر جواب دینا چاہیے
نصف اور اگر مسلمان نہو تو وعلیک کے لفظ کے ساتھ اوسے پھیر دینا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا تحقیق کہ خدا ہی
اوپر سب چیزون کے حساب کرنے والا ہے تمسے سلام اور اوسکے جواب کا حساب لیگا اَللّٰهُ اللہ ہے کہ بے شبہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی
معبود لائق عبادت کے مگر وہ لَیَجْمَعَنَّكُمْ قسم خدا کی کہ جمع کریگا تمھین قبرون مین اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ روز قیامت تک کہ اوسدن
اوٹھائے لَا رَیْبَ فِیْهِ کچھ شک نہین اوس دن مین یا اوس جمع ہونے مین وَمَنْ اَصْدَقُ اور کون شخص ہے بہت سچا
ع ۱۱ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ع اللہ تعالی سے یعنی اوس سے زیادہ کوئی سچا نہین بات اور وعدہ کی رو سے یعنی اللہ کی بات اور وعدہ مین
جھوٹ کو راہ نہین اسواسطے کہ جھوٹ نقص ہے اور حق تعالی نقص سے پاک ہے لکھا ہے کہ ایک قوم نے مکہ سے ہجرت کی اور پشیمان ہوکر
راہ سے پھر آئے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ مین اپنے اسلام کا پیام بھیجا مسلمانون کو اونکے باب مین اختلاف ہوا
کچھ مسلمان تو اونکے اسلام کے قائل تھے اور کچھ اونکے نفاق کا حکم کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَا لَكُمْ پس کیا ہے واسطے تمھارے
فِی الْمُنٰفِقِیْنَ بیچ شان منافقون کے کہ متفرق ہوگئے ہین فِئَتَیْنِ ساتھ دو فرقہ کے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بعضے مسلمانون نے
مدینہ کی ہوا ناموافق ہونے کا بہانہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت چاہی کہ ہم لوگ جنگل مین ہین اور مدینہ سے باہر
نکل کر مکہ کے مشرکون سے مل گئے صحابہ کو اونکا اسلام مین تردد پیدا ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تم لوگ دو گروہ کیون ہوگئے اونکے
نفاق پر اتفاق کیون نہین کر لیتے ہو وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ اور حال یہ ہے کہ اللہ نے رد کیا اونھین ساتھ حکم کفر کے طرف قتل اور
قید ہونے کے بِمَا كَسَبُوْا بسبب اوسکے جو عمل کیا اونھون نے اور مسلمانون سے مونھ پھیر کر کافرون کی طرف رجوع کر گئے
اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا کیا چاہتے ہو تم کہ ہدایت کرو مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ اوسکو جسے گمراہ کر دیا خدا نے وَمَنْ
یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے گمراہ کرتا ہے خدا فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا پس نہین پاتا ہے تو واسطے اوسکے راہ حق وَدُّوْا
اور دوست رکھتے ہین یہ لوگ جو پھر گئے ہین دین سے لَوْ تَكْفُرُوْنَ یہ کہ کافر ہو جاؤ تم كَمَا كَفَرُوْا جیسے کافر ہوگئے وہ

فَتَكُونُونَ سَوَاءً تاکہ ہوجاؤ برابر ایک دوسرے کے گمراہی مین فَلَا تَتَّخِذُوا پس نہ پکڑو تم مِنْهُمْ اونمین سے اَوْلِيَاءَ
دوست حَتّٰى يُهَاجِرُوا تا وقتیکہ ایمان لائین اور اونکا ایمان اسطرح تحقیق ہوجاے کہ وہ ہجرت کرین فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
بیچ راہ رضاے الٰہی کے ایسی ہجرت جو خالی ہو غرض اور ریا سے فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر انکار کرین ایمان اور ہجرت سے فَخُذُوهُمْ
تو پکڑو اونھین اور قید کرو وَاقْتُلُوهُمْ اور قتل کرو اونھین حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ جہان پاؤ حرم کے باہر خواہ حرم کے
اندر وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ اور نہ پکڑو اونمین سے کسی کو وَلِيًّا دوستدار وَّلَا نَصِيرًا اور نہ یار اور مددگار بلکہ اونھین
پکڑو اور قتل کرڈالو اِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ مگر اون لوگون کو جو جاملین اور پناہ لین اِلٰى قَوْمٍ طرف اوس گروہ کے کہ واقع
ہواہی بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ درمیان تمہارے اور اونکے عہد و پیمان اور وہ قبیلۂ خزاعہ کے لوگ تھے یا بنی بکر کے
یا بنی اسلم کے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے اقرار کرلیا تھا کہ جو شخص اونکے جوار مین آجائے وہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار مین ہوا اَوْ جَاءُوكُمْ یا ملین اوس قوم سے جسکے لوگ آئے تمہارے پاس حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ
حالانکہ تنگ تھے سینے اونکے اور مکروہ جانتے ہین اَنْ يُقَاتِلُوكُمْ اس بات کو کہ لڑین تم سے اَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ
یا قتال کرین ساتھ قوم اپنی کے کفار مین سے اور یہ لوگ بنی مدلج تھے کہ اونھون نے عہد و پیمان کرلیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مقاتلہ نہ کرینگے اور قریش سے بھی اسی طرح پر عہد کرلیا تھا وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ تو لَسَلَّطَهُمْ
عَلَيْكُمْ البتہ مسلط کردیتا اونھین اوپر تمہارے یا کہ اونکے دلون سے تمہارا خوف نکال دیتا فَلَقَاتَلُوكُمْ تو البتہ وہ
تمہارے ساتھ قتال کرتے فَاِنِ اعْتَزَلُوكُمْ پھر اگر کنارہ کرین تمسے یہ مرتد اور وہ لوگ بھی جنھونے تمسے عہد کرکے حلف کرلی ہو
فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ پھر قتال نکرین وہ مرتد ساتھ تمہارے وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ اور ڈالین طرف تمہارے اطاعت اور اسلام
قبول کرنا یعنی تمسے امان مانگین فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ پس نہین کی اور نہین دی اللہ نے تمھین عَلَيْهِمْ سَبِيلًا اوپر
اونکے راہ اونکی جانین مارنے اور اونکا مال لوٹنے مین اس آیت کا حکم آیۂ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ سے منسوخ ہی سَتَجِدُونَ
قریب ہی کہ پاؤ تم اٰخَرِينَ دوسری قوم کو یعنی قبیلۂ غطفان یا بنی اسد کو کہ مدینہ مین آکر اسلام ظاہر کرینگے يُرِيدُونَ اَنْ يَاْمَنُوكُمْ
چاہتے ہین کہ امین ہین تمسے اور جب مدینہ سے پھر جائین تو کافر ہوجائین وَيَاْمَنُوا قَوْمَهُمْ اور چاہتے ہین کہ امین ہوجائین قوم اپنی سے
كُلَّمَا رُدُّوا جب بلاتے ہین اونھین اِلَى الْفِتْنَةِ طرف کفر کے یا اہل اسلام قتال کرنے کو تو اُرْكِسُوا فِيهَا پھر جاتے ہین طرف اوس
فتنہ کے فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ پس اگر تمہارے قتال سے کنارہ نکرین وَيُلْقُوا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ اور نہ ڈالین طرف تمہارے صلح
اور امان کی طلب وَيَكُفُّوا اَيْدِيَهُمْ اور باز نہ رکھین ہاتھ اپنے تمہارے قتال سے فَخُذُوهُمْ تو پکڑو اونھین وَاقْتُلُوهُمْ
اور قتل کرڈالو اونھین حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ جہان کہین اونپر قابو پاؤ وَاُولٰٓئِكُمْ اور وہ گروہ جَعَلْنَا لَكُمْ دی ہی ہمنے تمھین عَلَيْهِمْ
اوپر اونکے سُلْطَانًا مُّبِينًا دلیل کھلی ہوئی اونکے قتل اور قید کرنے کو اور وہ دلیل اونکے کفر کا ظاہر ہوجانا ہی اور غدر اور مکر کا واقع ہونا ع
وَمَا كَانَ اور نہین ہی سزاوار اور نہین درست لِمُؤْمِنٍ واسطے مومن کے اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا یہ کہ قتل کرے مومن کو ناحق اِلَّا خَطَـًٔا مگر خطا

ساتھ خطا اور نادانی کے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً اور جو کوئی مار ڈالے کسی مومن کو نادانی سے فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ پس اوسپر ہے
آزاد کرنا بندہ مُّؤْمِنَةٍ مومن کا وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اور اوپر اوسکے ہے دیت پوری ادا کی ہوئی إِلَىٰ أَهْلِهِ ورثہ مقتول کو کہ
بانٹ لیں آپس میں اور سب میراثوں کی طرح إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا ۚ مگر یہ کہ وارث تصدق کر دیں قاتل پر اور دیت اوسے معاف
کر دیں اس آیت کا نزول عیاش بن ربیعہ کی شان میں ہے کہ ہجرت کے قبل مسلمان ہوا تھا اور اپنے قرابت والوں سے اسلام چھپاتا تھا
ایک رات بھاگا اور مدینہ کی راہ لی اوسکی ماں نے اوسکے فراق میں نالہ و فریاد شروع کی اور ابو جہل اور اوسکا بھائی حارث کہ
عیاش کے مادری بھائی تھے اونھوں نے ماں کی جزع فزع دیکھکر عیاش کا پیچھا کیا اور مدینہ منورہ کے پاس سے اوسے دم دلاسا دیکر پھیر لائے
اور مکہ میں لاکر اوسکے ہاتھ پاؤں باندھکر دھوپ میں ڈالدیا تاکہ اسلام سے پھر جائے حارث بن زید ایک دن اودھر نکلے اور پوچھا کہ ای
عیاش یہ مصیبت تو کیوں کھینچتا ہے دین اسلام چھوڑ دے اور آرام سے رہ غرض کہ ایذا اور تکلیف کی شدت سے عیاش نے وہ کلمہ
کہدیا جو وہ کافر چاہتے تھے دوبارہ حارث نے اوسے ملامت کی کہ جس دین پہ تو پھر گیا اگر حق تھا تو تو نے دین حق چھوڑ دیا
اور اگر باطل تھا تو تو نے دین باطل اختیار کیا تھا عیاش اوسپر غصہ میں آیا اور قسم کھائی کہ اگر کسی دن تجھپر قابو پاؤنگا تو میں
جس حال میں ہوں تجھے قتل ہی کر ڈالونگا پھر عیاش نے ہجرت کی اور اسلام کی تجدید کر لی اور حارث بھی مدینہ میں آئے
اور مسلمان ہوئے عیاش اونکے مسلمان ہوتے وقت موجود نہ تھے ایک دن عیاش نے حارث کو محلہ قبا میں تنہا پایا
اور قسم کے موافق اونھیں قتل کر ڈالا اصحابہ رضی اللہ عنہم نے عیاش کو ملامت کی کہ ایک مسلمان کو تو نے ناحق
قتل کر ڈالا قیامت میں کیا جواب دیگا عیاش یہ سنکر نادم ہوئے اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر تمام قصہ عرض کیا اور کہا کہ حارث کے اسلام سے مجھے خبر نہ تھی نادانی سے یہ امر مجھسے سرزد ہوا
اس خطا کی جزا کا امیدوار ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی اور جو قتل خطا اور نادانی سے ہوا اوسکا حکم بیان ہو گیا فَإِن
كَانَ پس اگر ہو مقتول مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ اوس گروہ سے جو دشمن تمھارے ہیں یعنی کافر وَهُوَ
مُؤْمِنٌ اور قاتل مومن ہو فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ تو اوسکے قاتل پر ہے آزاد کرنا بندہ مومن کا اور مقتول کے وارثوں کو
دیت دینا نہ چاہیے اسواسطے کہ مسلمان اور کافر میں وراثت نہیں وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ اور اگر ہو مقتول اوس قوم میں سے کہ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ درمیان تمھارے اور درمیان اوس قوم کے لوگوں کے عہد و پیمان ہے یا ذمی ہو تو اوسکا حکم دیت اور
کفارہ میں مسلمانوں کا حکم ہے فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ تو قاتل پر ہے دیت ادا کی ہوئی إِلَىٰ أَهْلِهِ اوسکے لوگوں کو وَتَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ اور آزاد کرنا بندہ مومن کا فَمَن لَّمْ يَجِدْ پس جو کوئی نہ پائے بندہ اور مول لینے کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تو اوسپر ہیں روزے دو مہینے کے پے در پے تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ اور یہ حکم کیا خدا نے تاکہ تو نصیب کرے
تمھیں جلد اور یہ توبہ عطا کرنا خدا کی طرف سے ہے اور اوسی کی توفیق سے وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا اور ہے خدا جاننے والا قاتل اور مقتول کا
حال حَكِيمًا ۝ حکم کرنے والا دیت اور کفارہ کے باب میں لکھا ہے کہ مقیس بن ضبابہ نے اپنے بھائی ہشام کو بنی النجار کے محلہ میں

مقتول ہوا یا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر کیفیت عرض کی حضرت نے زہیر فہری کو اوسکے ساتھ کرکے
بنی النجار کے سردارون کے پاس بھیجا کہ اگر تم ہشام کے قاتل کو جانتے ہو تو اوسے مقیس کے حوالہ کرو ورنہ شریعت کے موافق اوسکی دیت
ادا کرو بنی النجار کو یہ پیغام پہونچا سو اونٹ مقیس کو دیے مقیس نے زہیر کے ساتھ مدینہ منورہ کی راہ لی جب شہر کے قریب پہونچے تو مقیس کو
یہ شیطانی وسوسہ آیا کہ زہیر فہری بیگناہ کو قتل کیا اور اپنے دل مین کہا کہ جان کے قصاص مین مین نے جان ماری اور مجھے دیت فائدہ حاصل
ہوئی پھر مرتد ہو کر مکہ کو پھرا اور یہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَّقْتُلْ اور جو کوئی قتل کرے مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مومن کو قصداً اور
عمداً اوسکے قتل کو حلال جانے فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ پس جزا اوسکی دوزخ ہی خَالِدًا فِيْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہیگا بیچ اوسکے
وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اور غصہ کیا خدا نے اوپر اوسکے وَلَعَنَهٗ اور ہنکا دیا اوسے اور دور کردیا اپنی رحمت سے وَ
اَعَدَّ لَهٗ اور تیار کر رکھا واسطے اوسکے عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ عذاب بڑا یہ بڑا گناہ کرنے کے سبب سے لکھا ہی کہ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قوم پر لشکر بھیجا اور مرداس نامی اوس قوم مین مسلمان تھا اوسکی قوم بھاگ گئی اور وہ اپنا مال
متاع بکریان لیکر ایک پہاڑ پر اطمینان سے جا رہا جیسے ہی لشکر اسلام تکبیر کہتا ہوا پہونچا اور مرداس نے تکبیر کی آواز سنی اوسنے بھی
تکبیر کہی اور مومنون پر سلام کہکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہوا پہاڑ سے اوترا اُسامہ بن زید فوراً اوسپر دوڑ پڑے اور تلوار سے
اوسکا سر اوڑا دیا جو کچھ اوسکے پاس تھا سب لوٹ لیا اوسکی بکریان ہانک لائے یہ خبر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپکو
نہایت رنج اور صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اُسامہ تو نے اوسے قتل کیا جو بیگانگی شرک سے بری ہو کر یگانگی حق کا مقر تھا اُسامہ اپنے اس
فعل پر نادم ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ میری بخشش طلب فرمایئے حضرت نے تین بار فرمایا فکیف بلا الٰہ الا اللہ اور ایک
روایت یہ ہی کہ اسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مرداس کا کلمہ کہنا میری تلوار کے خوف سے تھا حضرت نے فرمایا ہلا شققت قلبہ کچھ دل اوسکا
تو نے پھاڑا تھا کہ تجھے معلوم ہوا کہ وہ سچ کہتا ہی یا جھوٹ اور یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای گروہ ایمان والون کے
اِذَا ضَرَبْتُمْ جب سفر کرو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے یعنی جہاد کو جاؤ فَتَبَيَّنُوْا پس اچھی طرح پوچھو اور آہستگی سے دریافت
کرو وَلَا تَقُوْلُوْا اور نہ کہو لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ واسطے اوس شخص کے جو القا کرے طرف تمہارے سلام یعنی اہل اسلام کی
تحیت اور دعا کرے یہ بات کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ نہیں ہی تو مومن بلکہ ہمسے امن ہونے کے واسطے تو نے یہ کلمہ کہا تَبْتَغُوْنَ چاہتے ہو
تم ای مجاہدو عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ عارضی اور فانی مال دنیا کا اس سے مرداس کی غنیمت اور بکریان مراد ہین اگر تم غنیمت کے
طالب ہو فَعِنْدَ اللّٰهِ تو اللہ کے پاس مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ غنیمتین بہت ہین کہ تمہارے قبضہ مین دیگا تاکہ مال کے واسطے مسلمانون کو
قتل کرنے کی تمھین حاجت نہ رہے اور بالفرض مرداس نے تلوار کے خوف ہی سے کلمہ کہا اور سلام کیا تو كَذٰلِكَ كُنْتُمْ اسی طرح تھے تم بھی
مِّنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی پہلے جب تم اسلام مین داخل ہوے تو اپنی جان اور مال بچانے کے لیے کلمہ شہادت کو وسیلہ پکڑتے تھے فَمَنَّ
اللّٰهُ عَلَيْكُمْ پھر احسان کیا خدا نے تم پر اس طرح کہ دین مین تمکو مضبوطی دیدی فَتَبَيَّنُوْا پس خوب تحقیق اور مفصل دریافت کر لو اس بات کو
اور لوگون کو قتل کر ڈالنے مین جلدی نکرو اپنے گمان پر اسواسطے کہ ہزار کافرون کو زندہ چھوڑ دینے کا وبال بہت کم ہی ایک مسلمان کو مار ڈالنے کے

وبال سے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو تم خبردار ہی لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ
نہیں برابر ہین بیٹھ رہنے والے اپنے گھرون مین کہ وہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون مین سے ہین غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ کہ نہون
بیماری اور عجز والے وَالْمُجٰهِدُوْنَ اور جہاد کرنے والے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے بِاَمْوَالِهِمْ ساتھ مالون اپنے کے
کہ اسباب جنگ مہیا اور مقاتلہ کا سامان تیار کرتے ہین وَاَنْفُسِهِمْ اور ساتھ جانون اپنی کے کہ اپنے تئین معرض قتل مین لاتے ہین
اور جو شخص مرتبہ راحت مین تن پروری کرے وہ اوس شخص سے کیونکر برابر ہو سکتا ہی جو معرکہ مجاہدت مین جانبازی کرے زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہ آیت اوتری اور غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ کا لفظ اسمین نہ تھا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
میرا کیا حال ہوگا کہ مین اندھا ہون اور دشمنون سے مقاتلہ کرنے کی دولت سے محروم ہون اوسی وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
وحی کے آثار ظاہر ہوے اور وہ حال مکشوف ہونے کے بعد آپنے فرمایا کہ لکھو مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ فَضَّلَ اللّٰهُ فضیلت دی ہی خدا نے
الْمُجٰهِدِيْنَ جہاد کرنے والون کو جو جہاد کرتے ہین بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے
عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً اوپر بیٹھنے والون کے عذر کے سبب سے درجہ عالی ہین کہ وہ غنیمت اور فتح اور نیکنامی ہی وَكُلًّا
اور سب کو جو عذر کے سبب گھر بیٹھے ہین اور جہاد کی رغبت رکھتے ہین اور جہاد کر نہین سکتے اور مجاہدون کو جو جہاد مین مشغول ہین
وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وعدہ کیا ہی اللہ نے جزاے خیر کا کہ وہ بہشت ہی مگر درجون کا تفاضل اور مرتبون کا تفاوت عمل کی زیادتی سے
ہوگا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ اور فضیلت دی اللہ نے مجاہدون کو عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اوپر بیٹھنے والون بے عذر کے
اَجْرًا عَظِيْمًا اجر بڑا کہ وہ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ درجے بلند ہین خدا کی جانب سے آخرت مین اور مفسرون نے کہا ہی کہ ستر
درجے ہین ہر دو درجون مین تیز رو گھوڑے کی دوڑ سے ستر برس کی راہ ہی وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً اور مغفرت اور رحمت ہی وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا اور ہی خدا بخشنے والا گذرے ہوے گناہ اونکے رَّحِيْمًا مہربان اوپر اونکا اجر زیادہ کرنے مین لکھا ہی کہ مسلمانون کی ع ۱۳ ۵
ایک جماعت جیسے قیس بن فاکہ اور قیس بن ولید اور اونکے مثل اور مسلمانون نے باوصف قدرت رکھنے کے مکہ سے مدینہ کو ہجرت نہ کی اور جب کفار
قریش بدر کی جانب جاتے تھے تو یہ مسلمان بھی کفار قریش کے ساتھ لڑائی کے مقام پر حاضر ہوے اور مسلمانون کی تلوار سے قتل ہوگئے
حق تعالی نے اونکی شان مین یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق وہ لوگ کہ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جان نکالتے ہین اونکی
فرشتے جو ملک الموت کے مددگار ہین ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ درحالیکہ وہ لوگ ظلم کرنے والے تھے اپنی جانون پر ہجرت نہ کرنے کی وجہ سے
اوس وقت ہجرت فرض تھی یا کافرون کی موافقت کرکے اور وہ ممنوع تھی قَالُوْا کہا ملائکہ نے ملامت کرنے کی رو سے اونکو فِيْمَ كُنْتُمْ
کس کام مین تھے تم دین کے کامون مین سے اور کس گروہ کے ساتھ تھے تم مشرکون مین سے یا موحدون مین قَالُوْا كُنَّا کہا اون لوگون نے کہ تھے ہم
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ضعیف اور عاجز مکہ کی زمین مین اور کفار ہم پر غالب تھے قَالُوْٓا کہا ملائکہ نے اونہین جھوٹا کرنے کو
اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً کیا نہ تھی زمین اللہ کی وسعت رکھنے والی اور بہت سی دنیا مین کہ فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا پس تم ہجرت کرتے
دوسری طرف اوس سے جیسے حبشہ اور مدینہ کے مہاجرون نے ہجرت کی یعنی بعض لوگ جو ایمان لاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے

فرمایا تھا کہ تم لوگ کافرون مین نہ رہو بلکہ تم اور کسی جگہ جا رہو پھر جب مجھے ہجرت کا حکم ہو تو تم بھی آؤ اون لوگون مین سے بعضے تو حبشہ کی طرف
ہجرت کر گئے اور بعضے مدینہ کی جانب چلے گئے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی تو حضرت سے وہ لوگ آ ملے جو حبشہ اور
مدینہ مین تھے فَاُولٰٓئِكَ پس جس گروہ نے ہجرت نہ کی اوسکے لوگ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جگہ اونکی دوزخ ہے وَسَآءَتْ
مَصِيْرًا ۝ اور بری پھر جانے کی جگہ ہے اونھین دوزخ اور یہ عذاب اون سب لوگون کے واسطے مقرر ہے جنھون نے ہجرت ترک کی اِلَّا
الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مگر جو لوگ فی الواقع ضعیف اور عاجز ہین مِنَ الرِّجَالِ مردون مین سے وَالنِّسَآءِ اور عورتون مین سے
وَالْوِلْدَانِ اور لڑکون مین سے لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً نہین استطاعت رکھتے حیلہ سازی کی وَّلَا يَهْتَدُوْنَ
سَبِيْلًا ۝ اور نہین جانتے راہ مدینہ کی یا نکلنے کا طریقہ نہین جانتے فَاُولٰٓئِكَ پس وہ بیچارے عَسَى اللّٰهُ شاید خدا اَنْ
يَّعْفُوَ عَنْهُمْ یہ کہ بخشدے اونسے عفو کا لفظ اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ ترک ہجرت خطرناک کام تھا حتیٰ کہ مضطر الیمن نہین ہوسکتا
وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا اور ہے خدا معاف کرنے والا معذورون کو غَفُوْرًا ۝ بخشنے والا گناہ اونکے وَمَنْ يُّهَاجِرْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جو کوئی ہجرت کرے بیچ راہ طاعت خدا کے يَجِدْ فِي الْاَرْضِ پائیگا بیچ زمین کے مُرٰغَمًا كَثِيْرًا
جگہ بہت یعنی آرام کی جگہین وَّسَعَةً اور کشائش بیچ روزی کے یا کشادگی اظہار دین مین اور کلمہ توحید بلند کرنے مین عمر بن دینار
عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مکہ معظمہ مین بہت لوگ ایمان لائے تھے اور ہجرت کرنے کی قدرت نہ رکھتے تھے جب ہجرت
نہ کرنے پر تہدید کی آیت نازل ہوئی اور لکھی ہوئی مکہ معظمہ کے ضعیفون کو پہونچی تو جندع بن ضمرہ نے اپنے بیٹون سے کہا کہ ہر چند مین
بوڑھا اور بیمار ہون مگر عاجز بیچارون مین نہین چلنے کی تدبیر کرسکتا ہون اور مدینہ کی راہ جانتا ہون ڈرتا ہون کہ ناگاہ موت آجائے
اور مر جاؤن اور ہجرت نہ کرنے سے میرے ایمان مین خلل پڑے مین جس تخت پر پڑا ہون اسی پر مجھے باہر لیچلو بیٹے باپ کے مطیع ہوے
اور لیچلے منزل تنعیم مین پہونچکر جندع پر موت کے آثار ظاہر ہوے تو اوسنے اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھکر کہا کہ ای اللہ یہ ہاتھ
تیری ملک ہے اور دوسرا ہاتھ تیرے رسول کا ہے مین تیری بیعت کرتا ہون اوس چیز کے ساتھ کہ بیعت کی اوسی چیز کے ساتھ تیرے رسول نے
یہ کہا اور مر گیا اور اوسکی خبر مدینہ پہونچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر وہ مدینہ مین پہونچ جاتا تو اوسکا اسلام بہت کامل اور اوسکا اجر بہت زیادہ
ہوتا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ اور جو کوئی نکلا اپنے گھر سے مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
درحالیکہ ہجرت کرنے والا ہو طرف اللہ اور اوسکے رسول کے اللہ اور رسول کے واسطے نکلے یعنی اللہ اور رسول سے تقرب حاصل کرنے کے
واسطے نکلے ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ پھر پالیوے اوسے موت اثناے راہ مین اور ہجرت کی جگہ تک نہ پہونچے فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ
پس تحقیق کہ ثابت ہو گیا اجر اوسکا عَلَى اللّٰهِ اوپر اللہ کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا اور ہے اللہ بخشنے والا گناہ اوس شخص کے جسنے ہجرت مین
تاخیر کی رَّحِيْمًا ۝ مہربان اوسے ثواب دینے کے وعدہ مین اوسکی نیک سعی پر وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ اور جب سفر کرو زمین مین ع ٤
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ پس نہین ہے تمھارے کچھ گناہ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ بیچ اسکے کہ کوتاہ کرو نماز سے یعنی چار رکعتین
جسمین ہین اوسکی دو ہی رکعتین پڑھو اِنْ خِفْتُمْ اگر ڈرو اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یہ کہ تمھین مار ڈالین وہ لوگ جو کافر ہین یہ شرط

باعتبار غالب کے ہی اسواسطے کہ اوس زمانہ مین مدینہ منورہ کے گرد مسلمانون کے بہت دشمن تھے اور اب بےخوف بھی قصر کرنا چاہیے اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ تحقیق کہ کافر کَانُوْا لَکُمْ ہین واسطے تمہارے عَدُوًّا مُّبِیْنًا۝ دشمن ظاہر وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ اور جب تو ہوا اونمین دشمنون سے خوف کے وقت فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ پس چاہیے تو کہ قائم کرے واسطے اونکے نماز تو اپنے لشکر کے دو گروہ کرے فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ پس چاہیے کھڑا ہو ایک گروہ اونمین سے ساتھ تیرے اور نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے روبرو کھڑا رہے وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ذ اور چاہیے کہ لین ہتھیار اپنے احتیاطاً فَاِذَا سَجَدُوْا پھر جب سجدہ کرین نماز پڑھنے والے فَلْیَكُوْنُوْا پس چاہیے کہ وہ لوگ جو نماز نہین پڑھتے ہین مِنْ وَّرَآئِكُمْ ص پیچھے تمہارے دشمن کے برابر آور یہ گروہ ایک رکعت پڑھ لے تو صف لشکر مین پھر جاے وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی اور چاہیے کہ آئے وہ دوسرا گروہ جسنے لَمْ یُصَلُّوْا نماز نہین پڑھی اور لشکر کی نگہبانی کرتا تھا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ پس چاہیے کہ اس گروہ کے لوگ پڑھ لین ساتھ تیرے ایک رکعت دوسری وَلْیَاْخُذُوْا اور چاہیے کہ یہ بھی لین اپنے ساتھ حِذْرَهُمْ وہ ہتھیار جسکے سبب سے دشمن سے بچ سکتے ہین جیسے سپر خود زرہ وَاَسْلِحَتَهُمْ ج اور ہتھیار اپنے جنسے لڑتے ہین جیسے تلوار تیر کمان وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا دوست رکھتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوے ہین لَوْ تَغْفُلُوْنَ یہ کہ غافل ہو جاؤ تم عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ ہتھیارون اپنے سے وَاَمْتِعَتِكُمْ اور اسباب اپنے سے جیسے کپڑے فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ پس حملہ کرین اوپر تمہارے مَّیْلَةً وَّاحِدَةً ط حملہ ایک اور رجوع کیجیو پائین لیجائین روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی پر تشریف لیگئے تھے جیسے ہی عسفان مین پہونچے عرب کے مشرکون کو دیکھا کہ صف باندھے ہوے جدال و قتال پر مہیا ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حکم فرمایا لشکر اسلام نے بھی دشمن کے مقابلہ پر صف جمائی اور ظہر کی نماز کا وقت آیا اور کافرون کا لشکر قبلہ اور اہل اسلام کے لشکر کے بیچ مین تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی کفار ان حضرات کے رکوع اور سجود کو دیکھتے تھے جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے تو کافرون نے افسوس کیا کہ ہمنے ایسے مین انپر دھاوا کیون نہ کیا کفار کے لشکر مین سے ایک کافر نے آواز دی کہ اس نماز کے بعد ان لوگون مین دوسری نماز اور ہی کہ اوس نماز کے اعزاز اور اکرام مین یہ لوگ بڑا اہتمام کرتے ہوئے دیکھتے رہو اوس وقت ناگہانی انکے سر پر ہم جا پڑینگے اور دل کھول کر انسے بدلا لینگے ابھی نماز عصر کا وقت نہ آیا تھا کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوے اور خوف کی حالت مین نماز پڑھنے کا طریقہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرمادیا اور فقہا کو اس نماز کی کیفیت مین بہت اختلاف ہی کتب فقہ مین وہ اختلاف لکھا ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اور تمپر گناہ نہین تمپر اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًی اگر ہو تمھین رنج مِّنْ مَّطَرٍ مینہ سے کہ بھاری کردے تمہارے ہتھیارون کو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓی یا ہو تم بیمار اور ناتوان ہتھیار اوٹھانے مین اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ج یہ کہ رکھدو ہتھیار اپنے وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ط اور ہر حال مین لیے رہو آلات اپنی حفاظت کے تاکہ دشمن تمپر دھاوا نہ کردے اور بعضون نے کہا ہی کہ خیال رکھو اور ڈرتے رہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ نے اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا۝ تیار کیا ہی واسطے کافرون کے عذاب ذلیل کرنے والا فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ پھر جب ادا کر چکے تم نماز خوف اور اوس سے فارغ ہوئے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ پس یاد کرو اللہ کو قِیٰمًا حالت قیام مین کہ تلوار مارتے ہو وَّقُعُوْدًا اور بیٹھنے کی حالت مین کہ تیر مارتے ہو

وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ ج اور اوپر کروٹون اپنی کے جب زخم کھا کر گر پڑے ہو اور مفسرون نے کہا کہ اس سے ہر حال مین خدا کو یاد کرنا مراد ہی زاد المسیر مین
لکھا ہی کہ ذکر خوف کے معنی پر ہی یعنی ڈرو خدا سے قیاماً یعنی کام کرتے وقت وَّقُعُوْدًا یعنی کھاتے پیتے وقت اور جب خلق کے ساتھ بیٹھو وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ
جب سونے کا ارادہ کرو اور ایسے ہی خوف کا نتیجہ اَلَّا تَخَافُوْا کا مژدہ ہی ابیات ہر کہنے در خوف گم شد ہوش او + بشنود اَلَّا تَخَافُوْا گوش او
خائفان اَلَّا تَخَافُوْا گشت درس ہر کہ نبوفش نیست چون گوئی مترس + فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ پھر جب آرام پایا تمنے اور خوف سے امین ہوگئے تم
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج پس نماز پڑھو اچھی طرح ارکان ادا کرکے اور شرطون کا لحاظ رکھ کر اِنَّ الصَّلٰوةَ تحقیق کہ نماز كَانَتْ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ہی اوپر مومنون کے كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝ فرض وقت مقرر کی گئی یعنی وقتون کے ساتھ حد باندھی ہوئی کہ اوسکے
وقتون سے اوسے نکال دینا درست نہین وَلَا تَهِنُوْا اور سستی نہ کرو اور کمزور نہ بنجاؤ فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ط بیچ ڈھونڈھنے کافرون کے
اور اونسے لڑنے مین یہ آیت حمراء الاسود کی لڑائی مین نازل ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ احد کے بعد جاتے تھے
کہ ابوسفیان کے پیچھے جائین اور صحابہ زخمون کی وجہ سے تکلیف اور رنج مین تھے حق تعالی فرماتا ہی اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ
اگر ہو تم اے مسلمانو کہ دردمند ہوگئے ہو زخمون سے فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ پس تحقیق کہ کافر بھی دردمند اور زخمی ہین كَمَا تَاْلَمُوْنَ ج جیسے تم
دردمند ہو وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ اور تم باوجود درد دکھ کے امید رکھتے ہو اللہ سے مَا لَا يَرْجُوْنَ ط وہ کہ جو کافر امید نہین رکھتے
ثوابِ آخرت اور دنیا مین فتح و نصرت کی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا جاننے والا تمھارے دل کی باتین حَكِيْمًا۝ع محکم کار ع ١٥
امور نہی مین لکھا ہی طعمہ بن ابیرق جو بنی ظفر سے تھا اوسنے ایک رات کو قتادہ بن نعمان کے گھر مین نقب لگائی اور ایک زرہ جو آٹے کے
تھیلے مین چھپا کر رکھی تھی چرائی اتفاقاً تھیلا پھٹا تھا راہ بھر آٹا گرتا گیا طعمہ کے گھر تک طعمہ اوسے اپنے گھر لے گیا مگر وہان رکھا نہین وہان سے
لاکر ایک یہودی کے گھر مین امانت رکھدی اوس یہودی کو زید بن السمین کہتے تھے صبح ہوتے قتادہ آٹے کے نشان پر چلے اور طعمہ کے گھر
پہونچے اور زرہ مانگی طعمہ نے قسم کھائی کہ زرہ میں نے نہین چرائی ہی اور مجھے خبر بھی نہین قتادہ آٹے کے نشان پر وہان سے یہودی کے گھر
پہونچے یہودی کو پکڑا یہودی نے کہا کہ کل طعمہ البتہ ایک زرہ آٹے کے تھیلے مین رکھی ہوئی لایا اور میرے پاس امانت رکھوا گیا ہی اور لوگون نے
اس بات پر گواہی دی قتادہ نے اس مقدمہ کی کیفیت محکمہ عالیہ نبوی مین عرض کی اور بنو ظفر جو طعمہ کی قوم تھے اوسکی رسوائی کے خوف سے نہ چاہتے
کہ طعمہ مجرم ہو اور یہودی پاکدامن نکلے یہودی پر بہت بگاڑ کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ یہودی کا جرم ثابت ہو اور مسلمان
اوس سے بری رہے جیسے ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کو سزا دینی چاہی اور قصد کیا کہ اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمائین جناب الٰہی سے
یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ ہمنے نازل کیا ہی اِلَيْكَ الْكِتٰبَ طرف تیرے قرآن بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور درست حکم
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ تاکہ حکم کرے تو درمیان لوگون کے بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ط ساتھ اوس چیز کے جو خدا نے تجھے پہنچائی اور وحی بھیجی
وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ اور نہو واسطے خیانت کرنے والون کے خَصِيْمًا۝ دشمن اوسکا جو بیگناہ ہی اور جو خائن ہی اوس سے خیانت کو
دفع کرنے کا ارادہ نہ کرو وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ط اور بخشش چاہ اللہ سے اوسکی کہ یہودی کو سزا دینے کا تونے ارادہ کیا اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ تحقیق کہ خدا ہی غَفُوْرًا بخشنے والا اوسے جو بخشش چاہے رَّحِيْمًا۝ مہربان اوسپر وَلَا تُجَادِلْ اور نہ جھگڑ

عَنِ الَّذِیْنَ اون لوگون کی طرف سے جو یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ خیانت کرتے ہین ساتھ جانون اپنی کے یعنی طعمہ کی قوم کہ
اونھون نے اوسکی خیانت رد کی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ تحقیق کہ خدا دوست نہین رکھتا اوس شخص کو مَنْ كَانَ خَوَّانًا
جو ہے بڑا خائن یعنی خیانت کرنے پر مصر ہے اور اڑا ہوا ہے اَثِیْمًا ۙ گنہگار اپنے گناہ مین مستغرق یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ
شرم کرتے ہین لوگون سے اور خیانت چھپاتے ہین وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ اور نہین شرم کرتے اللہ سے وَهُوَ مَعَهُمْ
حال آنکہ اللہ ساتھ اونکے ہے اور اونکے دلون کی چھپی ہوئی باتین اوس سے پوشیدہ نہین ہین پس بہت سزاوار ہے کہ اُس سے شرم رکھین اور
اُس سے شرم نہین رکھتے اِذْ یُبَیِّتُوْنَ جس وقت کہ رات کو مکر اور تزویر کی تدبیر کرتے ہین مَا لَا یَرْضٰى وہ چیز کہ نہین پسند کرتا ہے
اللہ مِنَ الْقَوْلِ ؕ کہنے جھوٹ سے بنوظفر آپس مین رات کو مشورہ کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کھائے اسواسطے کہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اوس قسم کو باور کرینگے کہ وہ مسلمان ہے اور یہودی جو کافر ہے اوسکی بات کی طرف التفات نہ فرماینگے وَكَانَ اللّٰهُ
اور ہے اللہ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس کام کے جو کرتے ہین وہ تدبیر مُحِیْطًا ۝ گھیرنے والا ساتھ علم قدیم اپنے کے اور کوئی چیز
اوسکے علم سے باہر نہین هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تم ہو اے گروہ بنی ظفر کہ جاہلیت کی وجہ سے جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ دور کرتے ہو خائنون کی
خیانت ازبسکہ مکر فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ بیچ زندگی دنیا کے فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ پس کون شخص ہے وہ جو جھگڑیگا ساتھ خدا کے
اور خیانت دور کریگا عَنْهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اونسے قیامت کے دن اَمْ مَّنْ یَّكُوْنُ آیا کون ہے جو ہوگا عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ۝
اوپر اونکے نگہبان اس طرح پر کہ اونھین نہ چھوڑے کہ اونپر عذاب کرین یا حمایتی کہ عذاب اونپر سے روک رکھے
وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اور جو کوئی کرے برائی کہ اُس سے کسی کو ضرر پہونچے اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ یا ظلم کرے اپنی جان پر
ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ پھر بخشش چاہے اللہ سے توبہ کرکے یَجِدِ اللّٰهَ پائیگا خدا کو غَفُوْرًا بخشنے والا گناہون کا رَّحِیْمًا ۝
مہربان اوسپر اپنے فضل سے اس آیت مین حق تعالیٰ نے طعمہ اور اوسکی قوم کو توبہ اور استغفار کی ترغیب فرمائی وَمَنْ یَّكْسِبْ
اِثْمًا اور جو کوئی کرے گناہ اور چاہے کہ کسی بیگناہ کو اوسکی تہمت لگادے فَاِنَّمَا یَكْسِبُهٗ پس سوا اسکے نہین کہ کرتا ہے وہ کام
عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ اوپر جان اپنی کے اسواسطے کہ اوس گناہ کا ضرر اوسکی جان سے دوسرے کی طرف تجاوز نہین کرتا
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا اور ہے اللہ جاننے والا زرہ کے چور کو حَكِیْمًا ۝ حکم کرنے والا اوسکی جزا کا ہاتھ کاٹنے سے
وَمَنْ یَّكْسِبْ خَطِیْٓئَةً اور جو کوئی کرے گناہ صغیرہ یا وہ گناہ جو نادانستگی مین ہو جائے اَوْ اِثْمًا یا گناہ کبیرہ
یا وہ گناہ جو عمداً اوس سے سرزد ہو ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ پھر تہمت لگائے ساتھ اوس گناہ کے بَرِیْٓئًا کسی بیگناہ کو جیسے
طعمہ نے اپنا گناہ زید یہودی کی طرف نسبت کردیا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا پس تحقیق کہ اوٹھایا اوسنے جھوٹ کہ
اوس سے متحیر اور مبہوت ہوتے ہین بیگناہ وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ع اور دوسرے اوٹھانے والا ہوا گناہ ظاہر کا وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہوتا فضل خدا عَلَیْكَ اوپر تیرے کہ اوسنے وحی بھیجی اور تجھے حقیقت حال سے اطلاع دیدی
وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اوسکی کہ زید یہودی پر عذاب کرنے کا اور سزا دینے کا جو تو نے قصد کیا تھا اور طعمہ کو توسچا کیا چاہتا تھا

ع ۸

اس سے خدا نے تجھے پھیر دیا لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ البتہ قصد کیا تھا ایک گروہ نے مِّنْهُمْ بنو ظفر مین سے اَنْ يُّضِلُّوْكَ یہ کہ پھیرین
تجھے صحیح اور راست حکم سے وَمَا يُضِلُّوْنَ اور خطا اور ضلالت مین نہین ڈالتے اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ مگر جانون اپنی کو اسواسطے کہ اس کام کا
وبال اونھی کے حال کی طرف پھرنے والا ہی وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ اور تجھے نقصان نہین پہونچا سکتے ہین کسی چیز سے
اسواسطے کہ تو تو عصمت آلہی کی پناہ مین ہی وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اور نازل کیا خدا نے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اوپر تیرے قرآن وَالْحِكْمَةَ
اور اوسکے احکام کا بیان وَعَلَّمَكَ اور تعلیم کر دیا تجھے مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ جو نہ تھا تو کہ آپ سے جان لیتا چھپی ہوئی باتین
اور دلون کے بھید اور بہت علما نے کہا ہی کہ وہ علم ہی ربوبیت حق اور اوسکے جلال کا اور پہچاننا عبودیت نفس اور اوسکے حال کا اور بحر الحقائق مین
لکھا ہی کہ جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا یہ اوسکا علم ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے شب معراج مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا جیساکہ
معراج کی حدیثون مین وارد ہوا ہی کہ مین عرش کے نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق مین ڈالدیا پس جان لیا مینے جو کچھ ہوگیا ہی اور جو کچھ ہووے گا
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ اور ہی فضل اللہ کا عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ اوپر تیرے بڑا اسواسطے کہ جو نبوت کاملہ تجھے ہی اس سے بڑھکر کوئی فضل نہین ثلثة
لَا خَيْرَ نہین ہی بھلائی فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ بیچ بہت کے بھید کہنے اونکے سے یعنی طعمہ کی قوم نے جو رات کو مشورے کیے
طعمہ کی رہائی کے باب مین اور بعضون نے کہا ہی کہ نجوی متناجیون کا اسم ہی یعنی اون بھید کہنے والون مین کچھ بھلائی نہین ہی اِلَّا مَنْ
اَمَرَ مگر وہ شخص جو حکم کرے بِصَدَقَةٍ ساتھ صدقہ دینے کے اَوْ مَعْرُوْفٍ یا حکم کرے ساتھ معروف کے اور معروف وہ چیز ہی
جو شرع مین مستحسن ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان معروف سے قرض دینا مراد ہی یا عاجز بیچارون کی دستگیری اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ
یا حکم کرے صلح کر دینے کا لوگون مین اور اونکے دلون سے کدورت رفع کر دے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کرے ان امور مین سے
جو مذکور ہوے ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واسطے چاہنے خوشنودی خدا کے فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ پس قریب ہی کہ دین ہم اوسے
اَجْرًا عَظِيْمًا ○ اجر بڑا وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ اور جو کوئی مخالفت کرے ساتھ رسول کے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
بعد اس سے کہ ظاہر ہوگئی لَهُ الْهُدٰى واسطے اوسکے راہ راست معجزات اور کھلی ہوئی دلیلون پر واقف ہونے سے وَيَتَّبِعْ اور
پیروی کرے غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ سوا اوس راہ کے جسپر مومن ہین اعتقاد او عمل مین سے اور یہ آیت بھی طعمہ کی شان مین ہی کہا ہی کاتنے
خوف سے بھاگا مکہ کی طرف اور مرتد ہو گیا اور وہان بھی کسی کے گھر مین نقب لگا تا تھا اوسپر دیوار پھٹ پڑی اور اوسکے نیچے دبگیا دوسرے دن
لوگون نے اوسے دیوار کے نیچے سے نکالا اور چاہا کہ مار ڈالین بعضے اہل مکہ نے سفارش کی کہ یہ مدینہ سے بھاگا اور یہان پناہ لی ہی اسکا
مار ڈالنا مناسب نہین پھر اوسے مکہ سے نکالدیا قضاعہ کے تاجرون کے ساتھ شام کی طرف جانے کا اوسنے قصد کیا اور ایک منزل مین
قافلہ کو غافل پاکر کچھ اونکے اسباب مین سے چرا لیا اور بھاگا آخر گرفتار ہوا اور لوگون نے اوسے سنگسار کیا اور ایک قول یہ ہی کہ
جدہ سے کشتی پر سوار ہوا اور کشتی مین دینار کی ایک تھیلی چرائی یہ بات تحقیق ہونے کے بعد کشتی والون نے اوسے دریا مین ڈالدیا یہ تو دنیا کا
عذاب تھا اور عذاب آخرت کو حق تعالی فرماتا ہی کہ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى چھوڑ دینگے ہم اوسے اوس جہان میں اوس چیز کے ساتھ جسے دوست رکھتا ہی اس جہان مین
کہ وہ کفر اور مرتد ہو جانا ہی یعنی اوسے کافرون اور مرتدون مین ہم داخل کر دینگے وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ اور داخل کر دینگے اوسے ہم جہنم مین وَسَآءَتْ

مَصِيْرًا ۝ اور بُری جگہ پھر جانے کی ہو جہنم اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ تحقیق کہ خدا نہین بخشتا اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ اوسے کہ شرک کرے ساتھ ع ۱۳
خدا کے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ اور بخشدیتا ہو وہ گناہ جو شرک کے سوا ہو لِمَنْ يَّشَآءُ واسطے جسکے کہ چاہتا ہو یہ آیت ایک بوڑھے
اعرابی کی شان مین نازل ہوئی کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللّٰہ
مین بوڑھا ہون گناہون مین ڈوبا ہوا مگر جبسے مین نے خدا کو پہچانا کسی کو اوسکا شریک مین نے نہین کیا اور اوسکے سوا اور کسی کو
مین نے دوست نہین رکھا اور خدا کے ساتھ جرأت اور بے ادبی کرکے مین نے گناہ نہین کیے اور یہ تصور مین نے نہین کیا ہو کہ پلک
مارتے بھی مین بھاگ کر خدا کو عاجز کردونگا اب گناہون سے پشیمان ہوکر اللہ جل شانہ کی درگاہ مین توبہ کرنے حاضر ہوا ہون آپ میرا
حال کیسا دیکھتے ہین حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر وعدہ کرلیا کہ شرک کے سوا سب گناہ بخشدیے جانے کی امید ہو وَمَنْ يُّشْرِكْ
بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے ساتھ اللہ کے فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق گمراہ ہوگیا حق سے ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ گمراہی دور یعنی نہایت گمراہی حق کیا
پھر مشرکون کے حال سے خبر دیتا ہو کہ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ نہین پوجتے سوا اللہ کے اِلَّآ اِنٰثًا ۚ مگر عورتون کو بتون کو
حق تعالیٰ عورت فرماتا ہو اونکے نامون مین تانیث ہونے کی وجہ سے جیسے لات عزّیٰ منات اسی طرح ہر قبیلہ کا ایک بت تھا کہ اوسے
کہتے تھے کہ فلانے قبیلہ کی عورت اور تفسیر منیر مین لکھا ہو کہ بتون کو عورت کی صورت پر بناتے تھے اور بعضون نے کہا ہو کہ اناث سے
ملائکہ مراد ہین اونکے گمان کے بموجب کہ کہتے تھے فرشتے خدا کی بیٹیان ہین وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اور نہین پوجتے اِلَّا شَيْطٰنًا
مَّرِيْدًا ۝ مگر شیطان سرکش کو اسواسطے کہ وہی مشرکون کو بت پرستی کا حکم کرتا ہو لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ لعنت کی اوسپر اللہ نے وَقَالَ وقف لازم
اور کہا شیطان نے لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ البتہ لیتا ہون مین بندون تیرے مین سے نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝
حصہ مقرر کیا ہوا کہ اوسے بعث النار کہتے ہین اور ہزار آدمیون مین سے نوسو ننانوے ۹۹۹ بعث النار ہونگے چنانچہ حدیث مین آیا ہو
کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہزار آدمیون مین سے کتنے آدمی بہشت مین جائینگے آپنے
فرمایا کہ ہزار مین نوسو ننانوے دوزخ مین جائینگے اور ایک جنت مین جائیگا صحابہ رضی اللہ عنہم مضطرب ہوکر رونے لگے پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سب امتون مین سے اور باقی یاجوج ماجوج کی امت مین سے وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ اور راہ اونہین گمراہ
کرتا ہون راہ حق سے وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ اور آرزو مین ڈالتا ہون مین اونہین اور دکھاتا ہون مین اونہین امانی باطل جیسے طول حیات
یا تاخیر توبہ یا یہ کہ بعث و نشر کچھ بھی نہین یا دخول بہشت یا ارتکاب ذنوب وَلَاٰمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرتا ہون مین اونہین فَلَيُبَتِّكُنَّ
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ پس چیرتے ہین کان چارپایون کے اور جو کچھ خدا نے حلال کیا ہو اوسے حرام کرلیتے ہین یہ اشارہ ہو اسطرف کہ
عربنے بحیرہ اور وصیلہ وغیرہ جانورون کو حرام کرلیا ہو جیسا کہ اسکا ذکر سورۂ مائدہ مین انشاء اللہ تعالیٰ آیا چاہتا ہو وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
اور البتہ حکم کرتا ہون مین اونہین فَلَيُغَيِّرُنَّ پس تغیر دیتے ہین خَلْقَ اللّٰهِ ۚ مخلوق خدا کو صورت مین یا صفت مین جیسے
آدمی کا خصی کرنا اور دانت کاٹے کرلینا اور لواطت[1] اور سحق[2] اور چہرہ اور ہاتھ پاؤن پر نیل گدوانا یا ہوٹون پر مسّی کی دھڑی
جمانا یا فطرت یعنی اسلام کا تغیر دینا یا اعضا اور قویٰ کو امور باطلہ مین استعمال کرنا وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ

[1] مرد کا مرد سے مجامعت کرنا ۱۲
[2] عورت کا عورت سے مجامعت کرنا ۱۲

وَلِيًّا اور جو کوئی پکڑے شیطان کو دوست مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ بدون خدا کے یعنی جو کچھ شیطان کہے وہی کرے فَقَدْ خَسِرَ
پس تحقیق کہ اوسنے نقصان کیا خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ○ نقصان ظاہر اسواسطے کہ زندگی اور قوت کی پونجی تو ہاتھ سے کھوتا ہی
اور نفع کچھ نہ حاصل ہوگا یا بہشت کو ہاتھ سے کھو کر نقصان کرتا ہی اور نفع مین دوزخ ملیگی يَعِدُهُمْ وعدہ دیتا ہی اونھین شیطان اوس
چیز کا جو وفا نہ کرے وَيُمَنِّيْهِمْ اور آرزو مین ڈالتا ہی اونھین اوس چیز کی جو وہ نہ پائین وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اور
وعدہ نہین دیتا اونھین شیطان اِلَّا غُرُوْرًا ○ مگر فریب یعنی نفع اوس چیز مین ظاہر کرتا ہی جسمین نقصان ہی اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جو بت پرست اور شیطان کے تابع ہین مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ٹھکانا اونکی دوزخ ہی وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا اور نہ پائینگے
دوزخ سے مَحِيْصًا ○ بھاگ جانے کی جگہ کہ وہان چلے جائین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کام کیے اچھے سَنُدْخِلُهُمْ قریب ہی کہ داخل کرین ہم اونھین جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتون مین کہ جاری ہین
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ درحالیکہ یہ داخل ہونے والے ہمیشہ رہینگے
بیچ اوسکے اَبَدًا ہمیشہ یہ تاکید ہی یعنی ہمیشہ بے انقطاع وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا اللہ نے وعدہ کرنے کر اور سچ کی اپنی بات حَقًّا
سچ کرنے کر وَمَنْ اَصْدَقُ اور کون ہی بڑا سچا مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ○ اللہ سے اپنی بات مین ابو صالح روایت کرتے ہین
کہ مسلمانون اور اہل کتاب کا ایک گروہ ایک مجلس مین اکٹھا ہوا یہود و نصارا فخر کرنے لگے کہ ہمارا پیغمبر تمہارے پیغمبر سے پہلے مبعوث ہوا
اور ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے نازل ہوئی اور یہود و نصارا اسکے سوا کوئی بہشت مین نجائیگا مسلمانون نے
جواب دیا کہ ہمارا نبی خاتم الانبیا ہی اور ہماری کتاب تمہاری کتابون کی ناسخ ہی تو ہم ہی بہشت کے سزاوار بہت ہین
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ جو کچھ وعدہ کیا ہی خدا نے ثواب دینے کا وہ پایا نجائیگا تمہاری آرزوون سے
ای مسلمانو وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور نہ آرزوون سے اہل کتاب کی کہ کہتے ہین لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى یعنی کوئی کام آرزو سے بر نہین آتا بلکہ جسے ریاض بہشت چاہیے ہو اوسے ریاضت کرنا چاہیے
بیت بآرزو وہوس برنیاید این معنی + بآب دیدہ و خون جگر توان بود + مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا جو کوئی کرے بُرا کام يُّجْزَ بِهٖ جزا
دیا جائیگا ساتھ اوسکے جلدی اور دیر کو اور یہ حکم عام ہی سب کام کرنے والون کو لکھا ہی کہ جب آیت نازل ہوئی تو صحابہ کو رنج و الم ہوا اور حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد چھٹکارا کیونکر ملیگا اسواسطے کہ برے کام سے کوئی خالی نہین
پس اوسکی جزا کا کون متحمل ہوگا جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے فرمایا کہ کیا نہ تو بیمار ہوتا ہی نہ غمناک ہوتا ہی نہ تجھپر بلا آتی ہی
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ یہ تو سب ہوتا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ چیزین
اوس برے کام کی جزا ہین اور تیسیر مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوبکر تجھے اور تیرے یارون کو اور سب مسلمانون کو
گناہ کی جزا دنیا ہی مین دینگے تا کہ جب خدا کے پاس پہونچو تو تمہارے واسطے کچھ گناہ نہو اور دوسرون کے واسطے اونکی جزا جمع کرتے ہین اور
قیامت کے دن اونھین جزا دینگے اور حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ عمل بد شرک ہی اس دلیل سے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا

بجزیہ وَلَا يَجِدْ لَهٗ اور نہ پائیگا برا کام کرنے والا اپنی ذات کے واسطے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے وَلِيًّا کوئی دوستدار جو اوسکی مدد کرے وَّلَا نَصِيْرًا۝ اور نہ کوئی یار مددگار کہ اوسکو عذاب سے چھوڑائے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ اور جو کوئی کرے بعضے کام نیک اسواسطے کہ کسی کو سب نیک کام کرنے کی قوت نہیں مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد یا عورت سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ اوس حال مین کہ وہ مومن ہو اسواسطے کہ ایمان کے بغیر عمل کا اعتبار نہیں فَاُولٰٓئِكَ پس وہ نیک عمل کرنے والے يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بکر نے يُدْخَلُوْنَ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جائینگے جنت مین اور حفص نے يَدْخُلُوْنَ پڑھا ہے یعنی داخل ہونگے جنت مین وَلَا يُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جائینگے اپنے عمل کے ثواب مین نَقِيْرًا۝ لکیر کی قدر بھی جو خرمے کی پشت پر ہوتی ہے یعنی اونکے ثواب مین سے کچھ بھی کم نہوگا وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا اور کون ہے بہتر دین کی رو سے مِّمَّنْ اَسْلَمَ اوس شخص سے جسنے خالص کر دیا وَجْهَهٗ ذات اپنی کو لِلّٰهِ واسطے اللہ کے یا صرف کیا اپنا منھ خدا کے سجدون مین وَهُوَ مُحْسِنٌ اور حال یہ ہے کہ وہ نیکی کرنے والا ہے اور برائیان چھوڑنے والا وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا اور پیروی کی اوسنے دین ابراہیم کی اوس حال مین کہ ابراہیم یا یہ پیروی کرنے والا سب دینون سے دین اسلام ہی کی طرف مائل ہے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اور کر لیا ہے اللہ نے اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا۝ ابراہیم کو دوست یعنی اونھین برگزیدہ اور ایسی کرامت کے ساتھ خاص کر لیا جو مشابہ ہے اوس عنایت اور کرامت سے جو دوست کو دوست کے ساتھ ہوتی ہے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مین قحط پڑا چونکہ لوگ ہمیشہ حضرت ابراہیم کے خوان نعمت سے حصہ پاتے تھے اوس سال بھوک کے مارے بہتون نے رجوع کی جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام رکھتے تھے سب اونپر خرچ کر دیا جب غلہ ہو چکا چند قطار اونٹ مصر کو روانہ فرمائے اپنے ایک دوست کے پاس بھیجے کہ اوسکی دوستی پر اعتماد تھا کہ کچھ غلہ مصر اور شام سے بھیجدے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیام دوست مصری کے پاس پہونچا تو اوسنے جواب دیا کہ ہمارے ملک مین قحط اور گرانی کے آثار پیدا ہین اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ غلہ اپنی ذات خاص کے واسطے طلب فرماتے تو جسطرح ہوتا مین تدبیر کر دیتا مگر مینے سنا ہے کہ بہت فاقہ زدون نے اونکی طرف التجا کی ہے اور وہ اپنے کرم دلی اور ہمت جبلی سے چاہتے ہین کہ یہ غلہ اونپر صرف کرین القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ملازمون کو اوسنے گیہون نہ دیے اور ان لوگون نے قیمت دیکر بھی نہ پائے ناچار ہوے پھر اون ملازمون کو شرم آئی کہ خالی اونٹ شہر مین لیجائین اسواسطے کہ بہت سے فقیر اور محتاج راہ دیکھتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اونٹ مصر سے بہت غلہ لائینگے شتربانون نے شہر کے قریب جوالون مین ریت بھر لی اور مکان پر اونٹ لے آئے اور جو حال گذرا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مفصل عرض کر دیا حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ حال سنکر تنگدل ہوے اور مسجد کی طرف گئے اوسوقت حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سوتی تھین جب جاگین تو جوالون کو بھرا ہوا دیکھا خوش ہوئین ایک جوال کا منھ کھولا اوسمین سے نہایت سفید اور پاکیزہ آٹا نکلا کچھ آٹا گوندھ کر روٹیان پکائین اور فقیرون کے عیال و اطفال کو کھلائین جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مسجد سے پھر آئے اور روٹی کی بو آپ کو پہونچی پوچھا کہ یہ روٹیان کہان سے آئین حضرت سارہ بولین کہ تمہارے دوست مصری کے یہان سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بولے کہ یہ میرے دوست اللہ کے یہان سے آئی ہین حق تعالی نے اونھین اسطرح دوست کر لیا تھا بزرگون نے کہا ہے کہ

خلّت کی شرط یہ ہی کہ بندہ ہر حال مین ذو الجلال کا مطیع ہو اور یہ مقام ابراہیمی تھا لاجرم آپ لقب خلیل سے ملقب ہوئے اور محبت کی
شرط حبیب کا فنا ہوجانا ہی محبوب مین اور بقا حبیب کی ساتھ محبوب کے اور یہ مقام محمدی ہی لابد اس مقام کے موافق آپکا اسم مبارک حبیب مقرر ہوا
اور یہی وجہ ہی کہ حق تعالی نے حضرت ابراہیم کی خلت کا ذکر تو ظاہر مین فرمایا کہ وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا اور ہمارے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کی محبت اشارہ اور کنایہ سے بیان فرمائی کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور اسی مضمون مین کسی نے کہا ہی بیت عجب آن نیست کہ محبوب
جہانی تو بہ لطف ٭ عجب آنست محبان تو محبوبانند ٭ خلیل سالک تھے اور حبیب مجذوب سلوک ہستی اور تفرقہ کی نشانی ہی
اور جذب نیستی اور جمعیت کی علامت ہی حضرت خلیل کے سلوک سے اس عبارت کے ساتھ حق تعالی نے خبر دی کہ اِنِّیْ ذَاھِبٌ
اِلٰی رَبِّیْ اور جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے جذب سے اس بشارت کے ساتھ آگاہی دی کہ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا یقینا جس جگہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی نظر پہونچی کہ نُرِیْ اِبْرٰھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ اوس جگہ جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قدم پہونچا کہ دَنٰی فَتَدَلّٰی
بیت خلیل از خلیل تا شان سیاہش ٭ مسیح از حیا و شان بارگاہش ٭ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی
وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی پس اہل آسمان اور اہل زمین مین سے جسے چاہتا ہی دوستی کے ساتھ برگزیدہ کر لیتا ہی وَکَانَ اللّٰہُ
اور ہی اللہ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ع ساتھ سب چیزون کے گھیرنے والا علم اور قدرت کی رو سے وَیَسْتَفْتُوْنَکَ اور فتوی
ع ۱۱
پوچھتے ہین تجھسے فِی النِّسَآءِ عورتون کی میراث کے باب مین یعنی ام کحہ کی لڑکیون کے بارہ مین جیساکہ مذکور ہوا اور عیینہ بن حصین کا
اعتراض کہ بیٹی اور بہن کو تو آدھا دیتا ہی اور جواب کہ ہم نہین دیتے مگر اوسے جو جنگ در قتال کرکے غنیمت حاصل کرے قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ
کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اللہ فتوی دیتا ہی یعنی بیان فرماتا ہی اپنا حکم فِیْھِنَّ اونکے باب مین وَمَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ اور
فتوی دیتا ہی یعنی بیان فرماتا ہی اوپر تمھارے جو کچھ پڑھا جاتا ہی تم پر فِی الْکِتٰبِ بیچ قرآن کے فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ بیچ شان یتیم
کی عورتین مین یعنی لڑکیان الّٰتِیْ وہ عورتین کہ لَا تُؤْتُوْنَھُنَّ نہین دیتے ہین اونھین مَا کُتِبَ لَھُنَّ جو کچھ فرض کیا گیا ہی
واسطے اونکے میراث مین سے وَتَرْغَبُوْنَ اور رغبت کرتے ہو اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ یہ کہ نکاح مین لاؤ اونھین اگر خوبصورت ہون
اور اونکا مال کھاؤ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ اور فتوی دیتا ہی قرآن ضعیف بیچارون کے باب مین مِنَ الْوِلْدَانِ چھوٹے لڑکون سے
کہ لوگ اونھین میراث نہین دیتے ہین وَاَنْ تَقُوْمُوْا اور حکم کرتا ہی قرآن ساتھ اس بات کے کہ قائم رہو لِلْیَتٰمٰی واسطے یتیمون کے اونکے
مہر اور میراث مین بِالْقِسْطِ ساتھ عدل اور راستی کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ اور جو کرتے ہو تم بھلائی مین سے یتیمون اور لڑکون
وغیرہ کے باب مین فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِہٖ عَلِیْمًا پس تحقیق کہ خدا ہی ساتھ اوسکے دانا اور اوسکی جزا دیگا یہ آیت نازل ہونے کا
سبب لکھا ہی کہ ایک مرد اپنی زوجہ کو طلاق دینے کا بہانہ ڈھونڈھتا تھا اور زوجہ کو اپنے لڑکون سے چونکہ محبت زیادہ تھی تو وہ اپنے شوہر سے جدا ہونے پر
راضی نہ تھی اور کہتی تھی کہ تو مجھے طلاق نہ دے جہان چاہے جا کہ مین نے تجھے بحل اور معاف کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی کو اوسکا
شوہر رافع بن خدیج طلاق دینا چاہتا تھا وہ اپنے شوہر سے یہ بات کہتی تھی کہ تو مجھے نہ چھوڑ مین نے اپنی باری تیری دوسری زوجہ کو بخشدی حق تعالی نے
یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنِ امْرَاَۃٌ خَافَتْ اور اگر کوئی عورت جانے اور دریافت کرے مِنْ بَعْلِھَا شوہر اپنے سے نُشُوْزًا انکار صحبت

اَوْ اِعْرَاضًا یا انکار اوسکے پاس بیٹھنے اور اوس سے بات چیت کرنے سے فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَآ تو کچھ گناہ نہین اوپر اونکے اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا یہ کہ مصالحہ کرلین درمیان ایک دوسرے کے صُلْحًا ساتھ صلح کے یعنی میل کرلین اسطرح کہ عورت اپنے مہر مین سے کچھ معاف کردے یا اپنی باری اوسکی دوسری بی بی کو دیدے اور شوہر قدیمی حقوق کو نگاہ رکھے اور اوسے اپنے سے جدا نہ کرے وَالصُّلْحُ خَیْرٌ اور صلح بہتر ہی خصومت اور مفارقت سے ارباب سیر اس بات پر ہین کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی سودہ بنت ربیعہ کو طلاق دی وہ اوس راہ پر جا بیٹھین جدھر سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وہان پہونچے تو حضرت بی سودہ نے تضرع اور عاجزی سے کہا کہ یا رسول اللہ میرے ساتھ آپ رجعت کرلین قسم خدا کی کہ مرد کی خواہش اور محبت میرے دل مین ہرگز نہین رہی مین یہ چاہتی ہون کہ کل قیامت کے دن آپ کے ازواج طاہرات کے زمرہ مین حشر کیجاؤن اور اپنی باری مین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشتی ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی طرف رجعت کرلی اور اونکی باری کے دن آپ حضرت بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین رہنے لگے یہ آیت اونکے قصہ مین نازل ہوئی وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کی گئی ہین جانین ساتھ بخل کے یعنی جانین بخیلی کے ساتھ مخلوق ہین اسی سبب سے ہی کہ شوہر اور زوجہ دونون مین سے ہر ایک مجامعت اور مروت مین بخل کرتا ہی وَاِنْ تُحْسِنُوْا اور اگر بھلائی کرنا اختیار کرو تم زندگی مین وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو تم انکار صحبت سے فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ اللہ ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ○ ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو تم احسان اور خصومت خبردار ہی وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اور نہین استطاعت رکھتے ہو تم ای لوگو جو ایک عورت سے زیادہ رکھتے ہو اَنْ تَعْدِلُوْا یہ کہ عدل کرو اور راستی نگاہ رکھو بَیْنَ النِّسَآءِ درمیان عورتون کے اسواسطے کہ البتہ عدل یہ ہی کہ کسی کی طرف زیادہ میلان نہو اور یہ متعذر ہی اور اسی اسطے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ازواج طاہرات مین تقسیم فرماتے تو عدل کا لحاظ رکھتے اور کہتے ای اللہ یہ تقسیم تو اوس چیز مین ہی جسکا مین مالک ہون یعنی صحبت اور نفقہ مین اور جس چیز کا تو ہی مالک ہی مین نہین ہون اوسمین مجھسے مواخذہ نہ کر یعنی بعض کے ساتھ محبت مین جیساکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سب بیبیون سے زیادہ دوست رکھتے تھے وَلَوْ حَرَصْتُمْ اور اگر حرص کرو تم عدل کرنے مین اور اوسپر قادر رہو فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ پس نہ میلان کرو تم پورا میلان اوسکی طرف جو تمھین محبوب اور مرغوب ہی یعنی تقسیم اور نفقہ مین اپنی محبوبہ کی طرف زیادہ نہ جھک جاؤ اور میلان دل کو میلان فعل کے ساتھ اکٹھا نہ کرلو کہ اگر ایسا ہوگا فَتَذَرُوْهَا تو چھوڑ دیتے ہو تم اوس دوسری کو كَالْمُعَلَّقَةِ مانند اوس عورت کے جو محبوس ہو یعنی ایسی عورت نہ تو طلاق دی ہوئی ہوتی ہی اور نہ شوہر والی وَاِنْ تُصْلِحُوْا اور اگر درستی پر لے آؤ تم جو کچھ بگاڑے ہین عورتون کے امور تمنے زمانہ گذشتہ مین وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو زمانہ آیندہ مین ویسے کام کرنے سے فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ ہی اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا پچھلے گناہ رَّحِیْمًا ○ مہربان زمانہ آیندہ مین طاعت کی توفیق دینے کے ساتھ وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا اور اگر جدا ہو جائین ہر ایک اون دونون مین سے اپنے ساتھی سے طلاق کے سبب سے تو یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا بے پروا کردیگا خدا ہر ایک کو مِّنْ سَعَتِهٖ اپنی بخشش سے جو وسیع ہی اور اپنی قدرت سے جو کامل ہی یعنی اللہ تسلی دیتا ہی ہر ایک کو یا اللہ ہر ایک کو بدلا دیگا یعنی مرد کو

دوسری زوجہ اور عورت کو دوسرا شوہر وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا اور ہے اللہ وسعت کے ساتھ بخشش کرنے والا اپنے بندون پر حَكِيمًا ؁
محکم کار افعال اور احکام مین وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانون مین ہین جواہر علوی وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ
اور جو کچھ زمین مین ہین کائنات سفلی وَلَقَدْ وَصَّيْنَا اور تحقیق کہ وصیت کی ہے ہمنے اور حکم دیا ہے ہمنے الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ
اون لوگون کو جنھین دی ہے کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے یہود و نصارا کو اور اونھین بھی جو اونسے پہلے تھے وَإِيَّاكُمْ اور تمھین بھی ہم وصیت
کرتے ہین اور حکم فرماتے ہین أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ یہ کہ پرہیز کرو خدا کے ساتھ شرک کرنے سے وَإِنْ تَكْفُرُوا اور اگر کافر ہو جاؤ گے فَإِنَّ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ پس تحقیق کہ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ ہے آسمانون مین وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ اور جو کچھ زمینون مین ہے سب مخلوق
اور مملوک اوسی کے ہین پس تمھارے کفر اور گناہ سے خدا کا کچھ ضرر نہوگا جسطرح تمھارے ایمان اور عبادت سے اوسے کچھ فائدہ
نہین ہوتا وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا اور ہے خدا بے نیاز اپنی سب خلق سے خلق اگر حکم مانے خواہ نہ مانے حَمِيدًا ؏ تعریف کیا گیا
ہے ذات اپنی کے خلق اوسکی حمد اور تعریف کرے خواہ نہ کرے وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور جو کچھ آسمانون مین ہے
فرشتے اور ستارے وغیرہ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ اور جو کچھ زمینون مین ہے نباتات حیوانات جمادات وغیرہ وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہے اللہ
وَكِيلًا ۝ کفایت کرنے والا بندون کی مہمات کو إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ اگر چاہے تو لیجائے خدا تمھین اور فنا کردے
أَيُّهَا النَّاسُ ای لوگو وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ؕ اور لائے یعنی پیدا کرے اور رون کو جو بڑے فرمانبردار ہین جب یہ آیت نازل ہوئی
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک ایک مسلمان کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا کہ وہ لوگ یہ قوم ہے یعنی پارسا وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا
عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيرًا ۝ اوپر فنا کرنے اور پیدا کرنے کے قادر مَنْ كَانَ يُرِيدُ جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل سے ثَوَابَ
الدُّنْيَا ثواب دنیا کا جیسے مجاہد مثلاً کہ جہاد غنیمت کے واسطے کرین فَعِنْدَ اللّٰهِ پس پاس خدا کے ہے ثَوَابُ الدُّنْيَا ثواب دنیا کا
اور یہ ثواب خسیس اور ناچیز ہے وَالْآخِرَةِ ؕ اور ثواب آخرت کا اور یہ ثواب شریف اور عزیز ہے پس وہ چیز جو سب سے زیادہ خسیس اور
ناچیز ہو اوسے کوئی کیون طلب کرے اور جو چیز سب چیزون سے زیادہ شریف اور عزیز ہو اوسسے کیون باز رہے اور اگر اشرف چیز کی طرف مائل ہوگا
تو خسیس اور کمتر چیز اوسکے تابع ہوگی سواسطے کہ اگر مثلاً مجاہد خدا کے واسطے جہاد کرے تو اوسکے واسطے آخرت مین اتنی نعمت ہے کہ دنیا کی
غنیمت اوسکے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتی اور نہایت حقیر چیز ہے اور دنیا کی غنیمت بھی اوسے ملیگی پس اصل کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ فرع
توخود اوسکے ساتھ لگی ہوتی ہے وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا اور ہے خدا سننے والا سب باتون کا بَصِيرًا ۝ ؏ دیکھنے والا سب کامون کا ع ۱۹ ۸
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای گروہ مومنون کے كُونُوا قَوّٰمِينَ ہو جاؤ قائم رہنے والے بِالْقِسْطِ ساتھ عدل کے یعنی عدالت کے
مراسم قائم کرنے مین کوشش کرنے والے رہو شُهَدَاءَ لِلّٰهِ ہو جاؤ گواہ واسطے خدا کے یعنی گواہی دو سچائی کے ساتھ وَلَوْ عَلٰى
أَنْفُسِكُمْ اگرچہ اوپر ذاتون تمھاری کے وہ گواہی ہو اور اپنی ذات مین گواہی یہ ہے کہ جو حق اوسکے ذمہ پر ہو اوسکا اقرار کرے تیسیر مین ابو العالیہ سے
منقول ہے کہ انصار مین سے ایک مرد نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے باپ پر کسی کا حق ہے اور مین اوسپر گواہ ہون اور باپ کی مفلسی اور محتاجی فقط مجھے اوس گواہی سے
باز رکھتی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ گواہی سے باز نہ رہو اگرچہ اپنی ذاتون پر گواہی دینا ہو أَوِ الْوَالِدَيْنِ یا ماں باپ پر وَالْأَقْرَبِينَ ؏ اور قرابتیون پر إِنْ يَكُنْ

اگر ہو مشہود علیہ یعنی وہ شخص جسپر گواہی دی گئی ہی یا مشہود علیہ او مشہود لہ یعنی جسکے واسطے گواہی دی گئی ہی دونون غَنِيًّا
مالدار اَوْ فَقِيرًا یا محتاج یعنی غنی کی حرمت اور عزت اوسکی مالداری کی وجہ سے نہ کرو اور فقیر پر اوسکی محتاجی کی وجہ سے
ترحم نہ کرو فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا تفسیر پس اللہ بہت سزاوار اور بہت مہربان ہی ساتھ اون دونون کے یعنی غنی اور فقیر کو
اگر جانتا کہ اونپر یا اونکے واسطے گواہی دینا مصلحت نہین ہی تو گواہی کا حکم ہی نہ فرماتا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى
پس تم متابعت خواہش نفسانی کی نہ کرو اَنْ تَعْدِلُوْا یہ کہ جھک جاؤ جانب حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اور اگر
پلٹو گے اپنی زبانون کو سچی گواہی سے اَوْ تُعْرِضُوْا یا انکار کروگے گواہی دینے سے اور حق بات چھپاوگے فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوسکے جو تم کرتے ہو عدل یا میل جانب حق سے خَبِيْرًا ۝ خبردار اور
تمھین اوسکی جزا دیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو یہ خطاب مسلمانون کی طرف ہی یا منافقون سے
یا اہل کتاب مومنون کے ساتھ جو کہتے تھے یا رسول اللہ آپکا اور قرآن اور موسٰی اور عزیر اور زبور اور توریت کا فقط
ہم ایمان رکھتے ہین اور کسی رسول اور کتاب کا ایمان نہین رکھتے اور بعض مفسر کہتے ہین کہ یہ خطاب کافرون سے بھی ہونا چاہیے
مسلمانون سے تو حق تعالیٰ یہ فرماتا ہی کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو دل اور زبان سے اٰمِنُوْا ثابت رہو اپنے
ایمان پر اور منافقون سے فرماتا ہی کہ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو فقط زبان سے ایمان لاؤ دل سے بھی اور اہل کتاب
مومنون سے فرماتا ہی کہ ایمان لائے ہو بعضی کتابون اور رسولون کا ایمان لاؤ سب کتابون اور سب رسولون کا اور کافرون سے
فرماتا ہی کہ ایمان لائے ہو لات وعزّی کا ایمان لاؤ بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے کہ محمد ہی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ اور ساتھ اوس کتاب کے جو نازل کی خدا نے عَلٰى رَسُوْلِهٖ اوپر رسول اپنے کے
یعنی قرآن وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اور اون کتابون کا بھی اَنْزَلَ جو نازل کین مِنْ قَبْلُ پہلے قرآن سے اور محققون نے
اس آیت کے یہ معنی کہے ہین کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو دلیل کی رو سے ایمان لاؤ کشف اور ظاہر ہو جانے کی وجہ سے
یا ایمان لائے ہو تصدیق کی رو سے ایمان لاؤ تحقیق کی راہ سے اور حضرت ولایت مآب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے منقول ہی کہ فرماتے تھے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا اسطرف اشارہ ہی کہ ہر بار یک مارنے مین اس وجود بشری کی نفی کرنا چاہیے اور حضرت واجب الوجود
جل شانہ کا اثبات کرنا چاہیے وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ[1] اور حضرت سیّد الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ سے
منقول ہی کہ اونھون نے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا کے معنی مین فرمایا کہ پچاس[۵۰] برس ہوے ایمان لانے مین ہون اور
ایمان تازہ کرنے مین اور ہنوز اوسی مین ہون **مثنوی** دمے بے حق زدن محض گناہ است ✤ بخود مشغول گشتن کفر راہ است
ترا ہر دم کشد پندار ہستی ✤ سوئے ظلمت سرای خود پرستی ✤ خودی کفر ست نفی خویش کن زود ✤ کہ جز حق در حقیقت نیست موجود
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی کافر ہو ساتھ اللہ کے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور اوسکے فرشتون کے وَكُتُبِهٖ اور اوسکی
کتابون کے وَرُسُلِهٖ اور اوسکے رسولون کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے فَقَدْ ضَلَّ پس

[1] ہستی تیری گناہ ہی کہ نہین قیاس کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے کوئی گناہ ۱۲

تحقیق کہ وہ گمراہ ہو گیا ضَلٰلًا بَعِيدًا ۝ گمراہ ہونا جو نہایت دور ہی مقصد سے اور بہت بعید ہی مقصود سے اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا
تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام کا یعنی یہود ثُمَّ كَفَرُوا پھر کافر ہوگئے گوسالہ پوجنے کے سبب سے ثُمَّ اٰمَنُوا
ثُمَّ كَفَرُوا پھر ایمان لائے اور توبہ کی پھر کافر ہوگئے عیسیٰ علیہ السلام کی شان مین اور اونھین قتل کرنے کا قصد کیا ثُمَّ ازْدَادُوا
كُفْرًا پھر زیادہ کیا اونھون نے کفر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار کرکے اور اونپر حسد کرنے کی وجہ سے لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ
لِيَغْفِرَ لَهُمْ نہین ہی اللہ کہ بخشدے اونھین اسواسطے کہ ہر کام کا اعتبار اوسکے خاتمہ پر ہی اور حق تعالیٰ نے جان لیا ہی کہ اونکا
خاتمہ کفر پر ہی وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝ اور نہین ہی کہ راہ دکھائے اونھین وہ جو حق کی طرف ہو بَشِّرِ الْمُنٰفِقِينَ
بشارت دے منافقون کو یہ بسبیل تحکم ہی یا خبر کردے بجائے بشارت بِاَنَّ لَهُمْ ساتھ اس بات کے کہ واسطے اونکے ہی عَذَابًا
اَلِيمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا اِلَّذِينَ اور منافق وہ لوگ ہین کہ يَتَّخِذُونَ الْكٰفِرِينَ پکڑتے ہین کافرون کو
اَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ دوست بدون مسلمانون کے اَيَبْتَغُونَ کیا چاہتے ہین عِنْدَهُمُ
الْعِزَّةَ نزدیک کافرون کے اونکی دوستی سے عزت اور قوت فَاِنَّ الْعِزَّةَ پس تحقیق کہ عزت لِلّٰهِ جَمِيعًا ۝ واسطے اللہ کے ہی
سب اور جسے عزت ملتی ہی اوسی سے ملتی ہی اور اوسنے اپنے دوستون کو عزت کا پروانہ دیا ہی کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِينَ
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ اور تحقیق کہ خدا نے بھیجا اوپر تمھارے اے مومنو فِي الْكِتٰبِ بیچ قرآن کے حق تعالیٰ نے مکہ معظمہ مین
ایک آیت نازل فرمائی کہ قرآن مین جو لوگ بحث اور تکرار کرین اور اوسپر جو لوگ ٹھٹھا کرین اونکے ساتھ نشست برخاست نہ کرو
اور وہ آیت یہ ہی وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ الآیہ یہان مدینہ منورہ مین اوسکا ذکر فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ خدا نے قرآن مین
یہ حکم بھیجا تھا کہ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ بیشک جب سنو تم اٰيٰتِ اللّٰهِ آیتون اللہ کو قرآن مین سے يُكْفَرُ بِهَا کفر کیا جاتا ہی ساتھ
اونکے وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا اور ٹھٹھا کیا جاتا ہی ساتھ اونکے فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ پس نہ بیٹھو تم ساتھ کفر کرنے والون کے اور
ٹھٹھا کرنے والون کے حَتّٰى يَخُوضُوا تاوقتیکہ بحث کرین اور شروع کردین فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖ بیچ بات کے سوا ٹھٹھے کے
اِنَّكُمْ اِذًا تحقیق تم ہو جاؤگے اوسوقت جب نشست برخاست کروگے ساتھ اونکے مِثْلُهُمْ مانند اونکے بیچ گناہ کے اسواسطے
کہ تم اوسنے اعراض اور انکار کرنے پر قادر رہو اور باوجود اسکے اونکی صحبت سے راضی ہو اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِينَ تحقیق کہ اللہ
جمع کرنے والا منافقون کا ہی وَالْكٰفِرِينَ اور کافرون کا فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ بیچ دوزخ کے ان سب کو اِلَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ
بِكُمْ وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہین ساتھ تمھارے خرابی واقع ہونے کی فَاِنْ كَانَ لَكُمْ پس اگر ہو واسطے تمھارے فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
فتح اور نصرت خدا کی طرف سے تو قَالُوْا کہا منافقون نے تمھین اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ کیا نہ تھے ہم ساتھ تمھارے اور ہمنے
مدد نہین کی پس غنیمت مین سے ہمارا حصہ دیو وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِينَ نَصِيبٌ اور اگر ہو واسطے کافرون کے حصہ لڑائی سے
یعنی غلبہ مومنون پر قَالُوْا کہا اونھون نے کافرون کو اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ کیا نہین غالب تھے ہم تمپر اور ہم قدرت رکھتے تھے کہ
تمھین قتل کرڈالین مگر ہمنے ہاتھ کھینچا وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ اور رکھا ہمنے تمکو یعنی ممنوع اور محفوظ کردیا تمھین مومنون سے

لہ اور واسطے اللہ کے عزت ہی اور اوسکے رسول کے واسطے اور مسلمانون کے بیلے ۱۲

اسطرح پر کہ مومنون کی مدد کرنے مین ہمنے سستی کی اور ادنے ایسی باتین کہین کہ وہ شکستہ دل ہوگئے یہانتک کہ تم غنیمت پاکر آئے
پس ہمین اپنی غنیمتون مین شریک کرو فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ پس اللہ حکم کیا چاہتا ہے اے مومنو تم مین اور منافقون مین يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے کہ خدا کے سوا اور کسی کو حکومت کا دعوےٰ نہوگا وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ اور ہرگز نہ کریگا اللہ یعنی ہرگز نہ دیگا
ع ۷ لِلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافرون کے عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اوپر مومنون کے قیامت کے دن سَبِيْلًا ؏ کوئی بات اور دلیل کہ
اوس سے مسلمانون کو ملزم کرین یا نہ دیگا دنیا مین منافقون کو مسلمانون پر غلبہ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ تحقیق منافق لوگ يُخٰدِعُوْنَ
اللّٰهَ مکر اور فریب کرتے ہین اللہ کے دوستون کے ساتھ اسلام ظاہر کرکے اور کفر چھپا کر وَهُوَ خَادِعُهُمْ اور اللہ جزا دینے والا ہے
اونھین اونکے مکر اور فریب کی اور وہ جزا یہ ہے کہ قیامت کے دن منافقون کو بھی نور دینگے جیسا مومنون کو دیا ہوگا جب صراط پر قدم
رکھینگے تو مومنون کا نور باقی رہجائیگا اور اوس نور مین مومن صراط پر سے گذر جائینگے اور منافقون کا نور صراط پر غائب ہوجائیگا
اندھیرے مین رہجائینگے اونکے پانون لغزش کھائینگے اور وہ دوزخ مین گر پڑینگے وَاِذَا قَامُوْۤا اور جب اوٹھتے ہین منافق
اِلَى الصَّلٰوةِ طرف نماز کے قَامُوْا كُسَالٰى اوٹھتے ہین کاہل اور سست جیسے کسی کام سے کراہت رکھتے ہین اگر رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے کسی نے اونھین دیکھ لیا تو نماز پڑھ لیتے ہین نہین تو نہین پڑھتے يُرَآءُوْنَ النَّاسَ
دکھاتے ہین اپنے تئین لوگون کو اور ریا کرتے ہین تاکہ لوگ جانین کہ یہ مومن ہین وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اور یاد نہین کرتے
اللہ کو اِلَّا قَلِيْلًا ؁ مگر تھوڑا سا اور وہ بھی لوگون کے سامنے تنہائی مین نہین یا زبان ہی سے اللہ کا ذکر کرتے ہین اور
زبان کا ذکر دل کے ذکر کے بہ نسبت تھوڑا سا ہے اور قوت القلوب مین لکھا ہے کہ منافقون کے ذکر کو حق تعالیٰ نے تھوڑا اس اعتبار سے فرمایا
کہ غیر خالص ہے بلکہ اونھون نے اوس ذکر کو طمع دنیا کے ساتھ ملا رکھا ہے اور دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہے نہایت تھوڑا اور مختصر ہے اور خدا کا
ذکر سب چیزون سے بڑا ہے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور منافق لوگ نقصان کرتے ہین مُّذَبْذَبِيْنَ اوس حال مین کہ متحیر اور متردد ہین بَيْنَ
ذٰلِكَ ؔ بیچ درمیان کفر اور ایمان کے لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ نہ ساتھ مسلمانون کے کہ انکے واسطے بھی ہووہی جو کچھ اونکے لیے ہے
وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ اور نہ کافرون کے ساتھ ہین کہ انپر ہو وہی جو اونپر ہے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے گمراہ کرے اللہ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ؁ پس نہ پائیگا واسطے اوسکے راہ حق اور صواب کی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مومنون کے
لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ نہ پکڑو کافرون کو اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ دوست بدون مومنون کے اسواسطے کہ منافقون کا
کام ہے کہ خدا کے دشمنون سے دوستی کرتے ہین اَتُرِيْدُوْنَ کیا چاہتے ہو اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ یہ کہ دو تم اللہ کو عَلَيْكُمْ اوپر
عذاب لینے کے سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ؁ دلیل کھلی ہوئی اور وہ کافرون کی دوستی ہے کہ عقوبت اور عذاب کا سبب ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ تحقیق کہ
منافق فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ بیچ اخیر درجے نیچے کے ہین دوزخ سے پس اونپر کفار سے بہت زیادہ عذاب ہے کا اسواسطے
کہ منافق دل سے کافر ہین اور کفر کو مسلمانون سے مکر و فریب اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اکٹھا کیا ہے کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ منافقون کو جب
دوزخ مین جانے کا حکم ہوگا اور پہلے درجے مین پہونچینگے تو مالک داروغہ دوزخ کہیگا کہ اے دوزخ انھین لے دوزخ کہیگی کہ مجھے زبان پر کلمہ ہے

اور انکی زبان پر کلمہ جاری تھا ہر چند انھون نے دل سے کلمہ نہین کہا مگر مین انکے جلانے مین دخل نہین کرتی اسی طرح ہر طبقہ مین منافقون کو لائینگے اور آگ اونھین جلانے سے انکار ہی کریگی یہانتک کہ ساتوین طبقہ مین پہونچینگے اوس طبقکی آگ کہیگی کہ میرا حکم دل پر ہی زبان پر نہین لاؤ دیکھون مین دل مین کیا نشان رکھتے ہین چونکہ اونکے دل مین نشان شرک کے سوا اور کچھ نہوگا آگ اونکے دل مین لپٹ جائیگی اور ابدالآباد عذاب ہی مین رہینگے وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اور تو نہ پائیگا واسطے اونکے نَصِيرًا ۝ کوئی یار و مددگار کہ حمایت کرکے اونھین اوس طبقہ سے نکالے اور سب منافق اسی عذاب مین رہینگے اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر وہ لوگ جو توبہ کرین نفاق سے وَأَصْلَحُوا اور درستی پر لائین اوسے جو بگڑ گیا ہی اونکا حال وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ اور مضبوط پکڑین دین آلہی کو اور سنت نبوی کو وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ اور خالص اور پاکیزہ کرلین دین اپنا واسطے اللہ کے یعنی محض رضاے آلہی کے واسطے عبادت کرین فَأُولَٰئِكَ پس وہ لوگ جو توبہ اور اصلاح اور اعتصام اور اخلاص کی صفتون سے موصوف ہین مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ساتھ مومنون کے ہونگے اور اونھی کے شمار مین رہینگے دو جہان مین وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ اور قریب ہی کہ دے اللہ مومنون کو أَجْرًا عَظِيمًا ۝ اجر بڑا اور یہ لوگ بھی اوسمین شریک ہون مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کرتا ہی اللہ ساتھ عذاب تمھارے کے یعنی کیون عذاب کرے تمھین إِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کرو اوسکا ساتھ فرمانبرداری کے وَآمَنْتُمْ اور تصدیق کرو اوسکی وحدانیت کی تحقیق کی روسے یا ایمان لاؤ اس بات کا کہ تمھاری نجات اوسکے فضل پر ہی تمھارے شکر پر نہین وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا اور ہی خدا ثواب دینے والا شاکرون کو عَلِيمًا ۝ جاننے والا شکر اور ایمان کے حق



لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ دوست نہین رکھتا اللہ آشکارا کرنا بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ بری بات کو إِلَّا مَنْ ظُلِمَ مگر آشکارا کرنا اوسکا جسپر ظلم کیا ہی اسواسطے کہ اوسے درست ہی کہ ظالم کی برائی آشکارا کرے یا اوسکی فریاد کرے اور لکھا ہی کہ ایک مرد مسافر نے ایک قوم سے ضیافت چاہی اوسے کسی نے کھانا نہ دیا اوسنے شکایت کرنا شروع کی جہان جاتا اوس قوم کی بیمروتی کا حال زبان پر لاتا صحابہ نے اوسپر اس شکایت کے سبب سے غصہ کیا اوسکے عذر مین یہ آیت نازل ہوئی کہ مظلوم کو ظلم کی شکایت درست ہی وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا اور ہی خدا سننے والا مظلوم کی بات عَلِيمًا ۝ جاننے والا ظالم ظلم کو إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا اگر ظاہر کرو تم بھلائی اور طاعت کو أَوْ تُخْفُوهُ یا پوشیدہ بجا لاؤ اوسے أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ یا معاف کردو وہ برائی کہ تمھین اوس برائی پر مواخذہ کرنا پہونچتا ہی فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہی عَفُوًّا معاف کرنے والا عاصیون سے باوصف اسکے کہ اوسے انتقام لینے پر قدرت کاملہ رکھتا ہی قَدِيرًا ۝ قادر ظالمون کو عذاب کرنے پر اور معاف کرنے والون کو ثواب دینے پر اس آیت مین مظلومون کو معاف کرنے کی ترغیب و تحریص ہی تا کہ اونمین اخلاق ربانی پیدا ہوجائین یا یہ کہ فریاد کرنے کی اجازت رکھتے ہین اور اوس سے درگذر رین إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ تحقیق کہ جو لوگ کفر کرتے ہین ساتھ خدا کے وَرُسُلِهِ اور اوسکے رسولون کے ساتھ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا اور چاہتے ہین یہ کہ جدائی ڈالین بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ درمیان خدا کے اور اوسکے رسولون کے اور کفر کرین ساتھ پیغمبرون کے وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین کہ ایمان لاتے ہین ہم ساتھ بعضے پیغمبرون کے وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کفر کرتے ہین ہم ساتھ بعضے اورون کے اس سے یہود مراد ہین کہتے تھے

ہم ایمان رکھتے ہین موسیٰ اور عزیر علیہما السلام پر اور کفر کرتے ہین ہم عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا
اور چاہتے ہین کہ پکڑین بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا درمیان ایمان اور کفر کے ایک راہ اور حال یہ ہی کہ خدا کے ساتھ ایمان پورا
نہین ہوتا مگر اوسکے رسولون کی تصدیق کے سبب سے أُولَٰئِكَ وہ لوگ جو کفر اور ایمان کے درمیان مین ایک راہ ڈھونڈھتے ہین
هُمُ الْكَافِرُونَ وہ کافر ہین حَقًّا اونکا کفر محقق ہو گیا ہی یعنی اپنے کفر مین کامل ہین اور اونھین کسی طرح مومن نہین کہہ سکتے
اسواسطے کہ جو ایمان اونھین حاصل ہی وہ معتبر نہین وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے کافرون کے عَذَابًا
مُّهِينًا عذاب سوا اور ذلیل کرنے والا وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین بِاللَّهِ ساتھ خدا کے
وَرُسُلِهِ اور اوسکے رسولون کے ساتھ وَلَمْ يُفَرِّقُوا اور نہین جدائی کی اونھون نے بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ درمیان کسی کے
اونمین سے ایمان مین بلکہ سب کا ایمان لائے أُولَٰئِكَ وہ لوگ حقیقی مسلمان ہین سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ کرنے نُؤْتِيهِمْ
پڑھا ہی یعنی قریب ہی کہ دین ہم اور حفص نے يُؤْتِيهِمْ پڑھا ہی یعنی خدا دے أُجُورَهُمْ اجر اونکے اپنے وعدہ کے موافق وَ
كَانَ اللَّهُ غَفُورًا اور ہی اللہ بخشنے والا اونکے گناہ رَّحِيمًا مہربان کہ اونکی نیکیان دونی کر دے اکثر تفسیرون مین لکھا ہی ع ۱۱
کہ علمای یہود جیسے کعب بن اشرف اور فنحاص بن عازورا اور اونکے مثل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے
اور بولے کہ اگر تو سچ کہتا ہی کہ پیغمبر ہی تو ایک ہی بار آسمانی خط مین لکھی ہوئی کتاب لا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے
تو یہ آیت نازل ہوئی يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ سوال کرتے ہین تجھسے اہل کتاب یعنی درخواست کرتے ہین أَن تُنَزِّلَ
عَلَيْهِمْ یہ کہ اوتارے تو اوپر اونکے كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ کتاب آسمان سے ایک ہی بار جیسے توریت یا کتاب لکھی ہوئی آسمانی خط مین
جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لوحین یا ایسی کتاب جسے ہم اوترتے دیکھین یا ہم مین سے ہر ایک کے نام پر کتاب لا کہ اوسمین یہ لکھا ہو
کہ تو رسول خدا ہی چونکہ یہ درخواست عیب جوئی کی راہ سے تھی قبول نہوئی اور حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی فرماتا ہی
کہ انکے سوال سے تم رنجیدہ نہو فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ پس تحقیق کہ اونھون نے یعنی بنی اسرائیل نے کہ یہ لوگ بھی اونھی مین سے ہین
درخواست کی ہی موسیٰ سے أَكْبَرَ مِن ذَٰلِكَ بہت بڑی اس سے وہ درخواست اوسوقت کی تھی جب حق تعالیٰ کا کلام سنا فَقَالُوا
أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً پس کہا اونھون نے کہ دکھا دے ہمین خدا کو ظاہر مین فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ پس پکڑا اونھین بجلی نے یعنی آسمان سے
ایک آگ آئی اور اوسنے اونھین جلا دیا بِظُلْمِهِمْ بسبب اونکے ظلم کے یعنی اونکے سوال محال کے سبب سے کہ دنیا مین خدا کو دیکھنے کی درخواست کی
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ پھر پکڑا اونھون نے گوسالہ کو خدائی کے ساتھ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بعد اس سے کہ آئے تھے اونکے
سامنے معجزے موسیٰ علیہ السلام کے فَعَفَوْنَا عَن ذَٰلِكَ پھر معاف کر دیا ہمنے اونسے یہ گناہ اس سبب سے کہ اونھون نے توبہ کی وَآتَيْنَا مُوسَىٰ
اور دیا ہمنے موسیٰ کو سُلْطَانًا مُّبِينًا تسلط ظاہر اونپر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جو گوسالہ کو پوجتے ہین اونھین قتل کر ڈالو
اونھون نے فرمانبرداری کی وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ اور اوٹھایا ہمنے اوپر اونکے طور کو بِمِيثَاقِهِمْ واسطے اسکے کہ عہد و پیمان
قبول کرین اور اونھون نے وہ عہد و پیمان قبول کیا اور قبول کرنے کے بعد توڑ ڈالا وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ اور کہا ہمنے اونھین

یوشع علیہ السلام کی زبان سے کہ آئین شہر اریحا کے دروازہ مین سُجَّدًا ایسے حال مین کہ سجدہ کرنے والے ہون پر اونھون نے اس حکم سے انکار کیا وَّقُلْنَا لَهُمْ اور کہا ہمنے اونسے حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے کہ لَا تَعْدُوْا ظلم نہ کرو اور حد سے نہ گذرو فِي السَّبْتِ بیچ ہفتہ کے دن کے یعنی اسدن کسب اور کمائی نکرو اور مچھلی نہ پکڑو اونھون نے اس امر سے بھی تجاوز کیا وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ اور لیا ہمنے اونسے اس ہر ایک حکم مین مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ عہد و پیمان مضبوط فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ پس بسبب توڑنے اونکے کے عہد اپنے کو کیا ہمنے اونکے ساتھ جو کچھ کیا لعنت اور مسخ اور اقسام کے عذاب وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور بجہت کفر اونکے کے ساتھ توریت یا ساتھ قرآن کے وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ اور بسبب قتل کرنے اونکے کے پیغمبرون کو بِغَيْرِ حَقٍّ ناحق وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ اور بسبب کہنے اونکے کے دل ہمارے ظرف ہین علوم کے یعنی علم سے بھرے ہوئے ہین اور کسی کے علم کی ہمین احتیاج نہین یا دل ہمارے غلاف مین ہین اور محمد کی بات نہین سمجھتے جو یہ کہتے ہین ایسا نہین بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بلکہ مُہر کردی ہی اللہ نے اونکے دلون پر بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر اور انکار اونکے کے اور علم سے آڑ مین کردیا ہی اور آیات مین غور اور نصیحتون مین فکر کرنے کی توفیق کی مداد اونسے منقطع کرلی ہی فَلَا يُؤْمِنُوْنَ پس ایمان نہین لاتے ہین اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑے لوگ جیسے عبداللہ بن سلام اور اونکے یار رضی اللہ عنہم یا تھوڑے آدمیون کا ایمان غیر معتبر ہی وَّبِكُفْرِهِمْ اور اونکی عقوبت بسبب کفر اونکے کے ہی جو اونھون نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ اور بسبب کہنے اونکے کے اوپر مریم کے بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ بہتان بڑا کہ زنا کا اتہام تھا وَّقَوْلِهِمْ اور بسبب کہنے اونکے کے کہ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ ہمنے قتل کرڈالا مسیح عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عیسیٰ بیٹے مریم کو رَسُوْلَ اللّٰهِ کہ رسول اللہ کا ہی یہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ کا وصف کرتا ہی یہود کا قول نہین وَمَا قَتَلُوْهُ اور نہین قتل کیا اونھون نے اوسے وَمَا صَلَبُوْهُ اور نہ سولی دی اونھون نے اوسے وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور لیکن مشتبہ ہوا اونپر اور شبہہ ڈالا گیا واسطے اونکے اوسوقت جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ اونکے سردار یہودا نام پر پڑی آور یہ قصّہ سورۂ آل عمران مین ذکر ہوچکا ہی وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اور تحقیق کہ جن لوگون نے اختلاف کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مین لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک اور تردد مین تھے اوس قتل سے اسواسطے کہ جب اونھون نے اپنے سردار کو دار پر چڑھا دیا یہ جانکر کہ یہی عیسیٰ ہی اور پھر اپنے سردار کو ڈھونڈھنے لگے جب کچھ پتا نپایا تو مضطرب اور متردد ہوے کہ اگر جسے ہمنے سولی دی یہ عیسیٰ ہی تو ہمارا سردار کہان ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ یہودا کے چہرے ہی پر پڑی تھی اور بدن پر نہین دوسرے دن وہ لوگ آئے اور مقتول کو لائے اور دیکھا تو بولے کہ مُنھ تو عیسیٰ کا ہی اور بدن ہمارے سردار کا ہی مَا لَهُمْ بِهٖ نہین یہود کو ساتھ عیسیٰ اور اوسکے قتل کے مِنْ عِلْمٍ علم میں سے کچھ بھی اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ مگر یہ کہ پیروی گمان کی کرتے ہین وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ اور نہین قتل کیا اونھون نے عیسیٰ کو یقینا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ بلکہ اوٹھا لیا اوسے خدا نے اور محل کرامت پر لے گیا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہی اللہ غالب بیچ اوس چیز کے جو وہ چاہتا ہی حضرت عیسیٰ کو اوٹھا لینا اور یہودا سے انتقام لینا حَكِيْمًا ۝ حکم کرنے والا ساتھ لعنت یہودا کے

یا تدبیر کرنے والا حکمت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہم مین وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اور نہین ہے اہل کتاب مین سے کوئی
إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ مگر یہ کہ ایمان لائیگا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے قَبْلَ مَوْتِهٖ پہلے موت اپنی سے وہ ایمان موت معائنہ
کرنے کے وقت ہوتا ہے کہ اوسے ایمان یاس کہتے ہین اور وہ ایمان کچھ فائدہ نہین رکھتا اور بعضون نے کہا ہے کہ اہل کتاب حضرت عیسیٰ کا
ایمان حضرت عیسیٰ کی موت کے قبل لائینگے اور وہ اوسوقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اور دجال کو قتل کرینگے
توسب اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایمان لائینگے اور یقین جانینگے کہ وہ پیغمبر تھے اور حضرت عیسیٰ اہل کتاب کو دین اسلام کی طرف
بلائینگے اور مختلف ملّتین لوگون مین سے اوٹھ جائینگی اور ملت اسلام کے سوا اور کوئی ملت نہ رہیگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے
حضرت سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب اور سنت کے موافق عمل کرینگے اور چالیس برس زمین پر رہینگے پھر انتقال
کرینگے اور مسلمان اونپر نماز پڑھینگے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور دن قیامت کے يَكُوْنُ ہوگا عیسیٰ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ اوپر اونکے
یعنی اہل کتاب کے گواہ یعنی یہود پر تکذیب کی گواہی دینگے اور نصاریٰ پر اس بات کی گواہی دینگے کہ انھون نے اونھین خدا کا بیٹا کہا ہے
فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا پس بسبب ظلم کے جو واقع ہوا اونسے جو دین یہودیت پر متدین ہے حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ حرام کردی
ہمنے اوپر اونکے طَيِّبٰتٍ کھانے پاکیزہ یعنی پرندا ورسب جانور أُحِلَّتْ لَهُمْ جو اونپر حلال تھے حرام ہوگئے اور اسکی تفصیل
انشاءاللہ تعالیٰ سورۂ انعام مین آئیگی وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بسبب باز رکھنے اور منع کرنے اونکے راہ خدا سے
كَثِيْرًا ۝ بہتون کو لوگون مین سے یعنی اونھون نے توریت کے حکم اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت مین
تحریف کردی اور لوگون سے کہنے لگے کہ اس شخص کا ایمان نہ لاؤ اسواسطے کہ یہ وہ پیغمبر نہین جسکا وعدہ کیا گیا ہے وَّأَخْذِهِمُ الرِّبٰوا
اور بسبب لینے اونکے سود کو وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ حال آنکہ یقینی منع کیے گئے ہین سود لینے سے توریت مین وَأَكْلِهِمْ
أَمْوَالَ النَّاسِ اور بسبب کھانے اونکے مال لوگون کا بِالْبَاطِلِ ساتھ رشوت اور غصب اور سب حرام طورون پر
وَأَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہے ہمنے لِلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافرون کے مِنْهُمْ یعنی بنی اسرائیل مین سے عَذَابًا أَلِيْمًا ۝ عذاب جسمین
بہت درد دکھ ہو لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ لیکن راسخ لوگ بیچ علم کے یعنی وہ لوگ جو علم شریعت سیکھتے ہین اور اخلاص کے ساتھ
عمل مین لاتے ہین مِنْهُمْ بنی اسرائیل مین سے جیسے عبداللہ بن سلام اور اوسکے یار وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور مومن لوگ مہاجر اور انصار سے
يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ایمان لاتے ہین ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی گئی ہے طرف تیرے یعنی قرآن وَمَا أُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ اور ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی گئی پہلے تجھسے یعنی سب کتب ربانی وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ اور ایمان لائے ہین
ساتھ ادا کرنے والون اور قائم کرنے والون نماز کے یعنی انبیا علیہم السلام کہ سب کی شریعتون مین نماز مقرر تھی وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
اور دینے والے زکوٰۃ کے وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور ایمان لانے والے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ روز آخر کے کہ قیامت کا دن ہے أُولٰٓئِكَ
جو لوگ کہ تصدیق اور تصدیق کرنے والے ہین سَنُؤْتِيْهِمْ قریب ہے کہ دین ہم اونھین أَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اجر بڑا کہ رضائے الٰہی کی ع ۱۰
دولت اور لقائے الٰہی کی سعادت ہے إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ تحقیق کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَمَا أَوْحَيْنَا

اِلٰی نُوْحٍ جیسے وحی بھیجی ہمنے طرف نوح کے کہ آدم ثانی او شیخ المرسلین ہی پہلے جسنے کافرون کو خوف دلایا اور جسکی دعا سے اوسکی امت
ہلاک ہوئی وہ حضرت نوح علیہ السلام ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ بات اہل کتاب کا جواب ہی کہ کہتے تھے ایک ہی بار کتاب لا تو حق تعالیٰ فرماتا ہی
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی مین تمہارا کام حضرت نوح کا سا ہی وَالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ اور پیغمبرون کے پیچھے اوسکے جیسے حضرت ہود
حضرت صالح حضرت شعیب علیہم السلام وَاَوْحَيْنَآ اور وحی بھیجی ہمنے اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
طرف ابراہیم اور اونکے دونون بیٹون اور پوتون کے اور یعقوب علیہ السلام کے فرزندون کی طرف وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ
وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ج یہ سب پیغمبر النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ مین داخل ہین مگر ذکر کرنا انکی تخصیص انکی تفضیل و تعظیم کی وجہ سے ہی اسواسطے کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام انبیا اولوا العزم مین پہلے نبی ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت ہین اور انکی شریعت ناسخ ہی اور باقی انبیا صاحب شرافت اور
مشاہیر مین سے ہین وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ اور عطا کی ہمنے داؤد کو زَبُوْرًا ۝ ایک کتاب کہ اوسکا نام زبور تھا اور اوسمین حق تعالیٰ کی
حمد و ثنا تھی فقط اوامر و نواہی کچھ نہ تھے بلکہ حضرت داؤد کی شریعت وہی توریت کی شریعت تھی وَرُسُلًا اور بھیجا ہمنے رسولون کو کہ قرآن مین قَدْ
قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ تحقیق کہ نام لیے ہین ہمنے اونکے اور اونکے قصے تجھپر ظاہر کیے ہین مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے جیسے حضرت یوسف حضرت
زکریا یا حضرت یحیٰی حضرت الیاس حضرت الیسع حضرت عزیر علیہم السلام وغیرہ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ اور رسول کہ
اونکی خبر ہمنے تیرے پاس نہین بھیجی اور اونکے نام تجھپر ہمنے نہین ظاہر کیے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى اور کلام کیا اللہ نے ساتھ موسیٰ کے
تَكْلِيْمًا ۝ کلام کرنا بے واسطہ اور مراتب وحی مین یہ نہایت کا مرتبہ ہی اور اگر حضرت موسیٰ کے تئین یہ کلام کرنا کوہ طور پر تھا تو حضرت سلطان الانبیا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خلوت خانہ نور مین ہوا فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى حضرت موسیٰ کے اوس کلام سے تمام بنی اسرائیل کو خبر ہوئی
اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس وحی سے کسی عارف اور کامل نے بے تعلیم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطلاع نہین پائی بیت
موسیٰ بطور اگرچہ سخن گفت با خدا ۔ بالاے عرش پایۂ طور محمد ست ۔ اور بھیجا ہمنے رُسُلًا رسولون کو مُّبَشِّرِيْنَ خوشخبری دینے والے
اہل ایمان کو وَمُنْذِرِيْنَ اور ڈرانے والے کافرون اور منافقون کو لِئَلَّا يَكُوْنَ تاکہ نہو لِلنَّاسِ واسطے لوگون کے عَلَى اللّٰهِ
حُجَّةٌ اوپر اللہ کے کوئی حجت بَعْدَ الرُّسُلِ بعد بھیجنے رسولون کے یعنی لوگ یہ نہ کہین کہ ہمارے پاس پیغمبر نہین آئے جو ایمان کی
طرف ہمین بلاتے اور شرک سے باز رکھتے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہی اللہ غالب ہی اوس چیز کے جو چاہی اوسنے رسولون کے بھیجنے سے
حَكِيْمًا ۝ محکم کار ہی اوس چیز کے جو اوسنے تدبیر کی امر نبوت مین اور حکمت کی رعایت فرمائی ہر پیغمبر کو ایک نوع وحی اور اعجاز کے ساتھ
خاص کرنے مین لکھا ہی کہ روسا کفار کی ایک جماعت حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئی اور اون
کفار نے عرض کی کہ یا محمد ہمنے علما یہود سے تیرے دین اور آئین کا حال پوچھا اور تیری نبوت اور کتاب کا استفسار کیا وہ
کہتے ہین کہ ہم اوسے نہین پہچانتے اور اوسکا ذکر ہماری کتاب مین نہین ہی اس گفتگو کے ساتھ ہی کچھ یہود حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آئے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ مین رسول خدا ہون
وہ بولے ہم نہین جانتے اور کچھ گواہی نہین رکھتے آیت نازل ہوئی کہ یہ عداوت کے سبب سے گواہی نہین دیتے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ

مگر خدا گواہی دیتا ہو اور تیری نبوت بیان کرتا ہو بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی ہو طرف تیرے کہ وہ قرآن ہو کھلا ہوا
معجزہ اور دلالت کرنے والا نبوت پر اَنْزَلَهٗ نازل کیا قرآن بِعِلْمِهٖ ملا ہوا ساتھ علم خاص کے اور مخصوص ہو ساتھ علم خاص کے
اور وہ علم ہو قرآن نازل کرنے کا ایسے نظم پر جسکے مثل لانے مین ارباب بلاغت عاجز آجائین وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ
اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہین تیری نبوت پر وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور بس ہو خدا گواہ اوسپر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
تحقیق کہ جو لوگ کافر ہو گئے تیری نبوت سے یعنی یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور باز رکھا اونھون نے لوگون کو راہ خدا سے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپا کر اور بدل کے قَدْ ضَلُّوْا تحقیق کہ گمراہ ہو گئے وہ ضَلٰلًا بَعِيْدًا گمراہی نہایت درجہ کو
پہونچی ہوئی اسواسطے کہ گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کو اونھون نے اکٹھا کر لیا ہو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جن لوگون نے
چھپایا حق بات کو کہ وہ نبوت ہو وَظَلَمُوْا اور ظلم کیا اونھون نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اونکی نبوت سے انکار کرکے
یا لوگون پر ظلم کیا راہ حق سے اونھین باز رکھ کر لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ نہین ہو خدا کہ بخشدے اونھین وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ
اور نہ راہ دکھائیگا اونھین طَرِيْقًا کوئی راہ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ مگر راہ دوزخ کی کہ وہ دوزخ مین چلے جائین خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہونگے اوسمین ہمیشہ وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہو یہ حکم اونکے دوزخ مین داخل ہونے اور ہمیشہ رہنے کا
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اوپر خدا کے آسان يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ تحقیق کہ آیا ہو اوپر تمہارے رسول
بِالْحَقِّ ساتھ حق بات کے کہ وہ کلمہ شہادت ہو یا قرآن مِنْ رَّبِّكُمْ پاس سے رب تمہارے کے فَاٰمِنُوْا پس ایمان لاؤ اوسکا
خَيْرًا لَّكُمْ ایمان کہ وہ خیر اور بہتر ہوگا واسطے تمہارے وَاِنْ تَكْفُرُوْا اور اگر کافر ہوگے فَاِنَّ لِلّٰهِ پس تحقیق کہ واسطے
اللہ کے ہو مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہو بیچ آسمانون اور زمینون کے تو تمہارے کفر سے وہ کچھ نقصان نہ اوٹھائیگا
جیسے تمہارے ایمان سے کچھ فائدہ نہ پائیگا وَكَانَ اللّٰهُ اور ہو اللہ عَلِيْمًا جاننے والا تمہارا احوال حَكِيْمًا حکم کرنے والا تمہارے
باب مین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ یہ خطاب یہود و نصارا کی طرف ہو حق تعالی اونسے فرماتا ہو لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ نہ غلو کرو تم اپنے
دین مین یہود کو تو فرماتا ہو کہ عزیر کی مدح مین تم غلو نہ کرو اسطور پر کہ عزیر کو ابن اللہ کہتے ہو اور عیسی کی برائی اور مذمت مین غلو کرتے ہو
یہان تک کہ اوسے بدکار عورت کا بیٹا کہتے ہو اور نصارا سے فرماتا ہو کہ تم عیسی کی تعریف مین غلو نہ کرو اسدرجہ کہ اوسے خدا کا بیٹا
کہو وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اور تم مین سے کوئی نہ کہے خدا پر اِلَّا الْحَقَّ مگر جو حق بات ہو اور حق یہ ہو کہ عزیر اور عیسی خدا کے بیٹے نہین ہین
بلکہ اوسکے بندے ہین اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ سوا اسکے نہین کہ عیسی مسیح بیٹا مریم کا رَسُوْلُ اللّٰهِ رسول اللہ کا ہو وَ
كَلِمَتُهٗ اور کلام اوسکا ہو مفسرون نے کہا ہو کہ کلمہ سے وہ خوشخبری مراد ہو جو حضرت مریم کو ہوئی تھی کہ تیرے لڑکا پیدا ہوگا بے کسی مرد کے
ہاتھ لگائے ہوے اَلْقٰهَآ پہونچا دیا اوس کلمہ کو اللہ نے اِلٰى مَرْيَمَ طرف مریم کے یعنی بشارت دی اونھین وَرُوْحٌ مِّنْهُ
اور عیسی صاحب روح ہو وہ روح جو حق تعالی سے بے واسطہ اسباب صادر ہوئی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھ خدا کے
اور اوسکے رسولون کے یہ خطاب خاص نصارا سے ہو کہ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اور نہ کہو کہ ہمارے خدا تین ہین بعضے نصارا کا اعتقاد تھا

کہ تین خدا ہین اللہ عیسٰی مریمؑ اور بعضے نصارا اس بات پر تھے کہ اللہ تین چیزون سے عبارت ہی اقنوم الاب یعنی باپ کی ذات اور
اقنوم الابن یعنی علم اور اقنوم الحیوۃ یعنی روح القدس اور انھین اقانیم ثلثہ کہتے تھے حق تعالی نے فرمایا اِنْتَهُوْا باز رہو تثلیث سے خَیْرًا
لَّكُمْ ط باز رہنا کہ بہتر ہو واسطے تمھارے اِنَّمَا اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ اللہ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط الٰہ واحد ہی یعنی یگانہ ہی اپنی ذات مین کہ تعدد کسی وجہ سے
اوسمین ممکن ہی نہین ہی سُبْحٰنَهٗٓ یاد کرتے ہین ہم اوسے پاکی کے ساتھ یاد کرنا اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ م اس بات سے کہ اوسکے بیٹا ہو
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط واسطے اوسکے ہی جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہی سب اوسی کے مخلوق ہین اور مخلوق
خالق کے مانند نہین ہوتا اور بیٹے کو باپ کے مثل ہونا چاہیے پس اہل آسمان اور اہل زمین اوسکی اولاد نہین ہین وَكَفٰی بِاللّٰهِ
وَكِیْلًا ع اور بس ہی اللہ کفایت کرنے والا بندون کی مہمات کو یعنی بندون کی حفاظت کرنے والا اور بندون کے کام بنانے والا
یہ تنبیہ اور آگاہ کرنا ہی اس بات پر کہ حق تعالی صاحب اولاد ہونے سے مستغنی ہی اسواسطے کہ بیٹا باپ کے مہمات کی کفایت کرنے کے
واسطے چاہیے اور حق تعالی تو حفاظت اشیا کے ساتھ خود قائم ہی اور کافی امور ہی اور مستغنی ہی یار اور مددگار سے حدیث مین ہی
کہ نجران کے نصارا نے کہا کہ محمد کیون عیسی کو عیب لگاتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین کیا کہتا ہون عیسی کو جسے تم
اونکی شان مین عیب جانتے ہو وہ بولے کہ تم کہتے ہو کہ عیسی خدا کا بندہ ہی اور بندگی عیب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ خدا کی بندگی عیب اور عار نہین اور کسی نے اوسے عیب نہین گنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے موافق یہ آیت
نازل ہوئی کہ لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ ننگ و عار نہ رکھیگا عیسی اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ اس بات سے کہ وہ بندہ ہو اللہ کا
اور چونکہ ملائکہ کی پرستش کرنے والے بھی ملائکہ کو خدا کے فرزند جانتے تھے تو حق تعالی فرشتون کا بندہ ہونا بھی ثابت کرتا ہی اور
کہتا ہی کہ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط اور نہ اوسکی بندگی سے عار رکھتے ہین ملائکہ جو بارگاہ ربوبیت کے مقرب ہین معالم مین ہی
کہ یہ ملائکہ حاملان عرش ہین انھی کو ملائکہ پرست خدا کا فرزند جانتے تھے اور انوار مین ہی کہ یہ ملائکہ کروبی ہین عرش کے گرد وَمَنْ
یَّسْتَنْكِفْ اور جو کوئی عار رکھتا ہی عَنْ عِبَادَتِهٖ عبادت سے خدا کی وَیَسْتَكْبِرْ اور سرکشی کرتا ہی اوس سے فَسَیَحْشُرُهُمْ
پس قریب ہی کہ حشر کرین ہم اونھین یعنی ننگ و عار رکھنے والون کو اِلَیْهِ اپنی طرف جَمِیْعًا ○ اون سب کو تاکہ جزا اور مکافات
اونھین پہونچائین فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پس لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور جنھون نے عمل نیک کیے
فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ پس پورے دیگا اللہ اجر اونکے جو وعدے کیے ہین وَیَزِیْدُهُمْ اور زیادہ بھی کریگا اونکی جزا پر
مِّنْ فَضْلِهٖ فضل اپنے سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا اور لیکن وہ لوگ جنھون نے اللہ کی عبادت سے ننگ و عار
اور سرکشی کی ہی فَیُعَذِّبُهُمْ پس عذاب کریگا اونھین عَذَابًا اَلِیْمًا ۵ عذاب دردناک وَّلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ اور نہ پائینگے واسطے
اونکے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے وَلِیًّا کوئی دوستدار وَّلَا نَصِیْرًا ○ اور نہ کوئی یار مددگار یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے آدمیو
قَدْ جَآءَكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ دلیل پاس سے رب تمھارے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا اونکے
معجزات یا دین اسلام وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ اور نازل کیا ہمنے طرف تمھارے نُوْرًا مُّبِیْنًا ○ نور ظاہر کہ قرآن ہی فَاَمَّا الَّذِیْنَ

وقف لازم
ع ۲۳
۹
آیت شافی ۱۲

اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ پس وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ خدا کے وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ اور مضبوط پکڑا اوسکی کتاب کو
یا اوسکے ساتھ پناہ لی اونھون نے وسوسۂ شیطان سے فَسَیُدْخِلُھُمْ پس قریب ہی کہ داخل کرے اونھین فِیْ رَحْمَۃٍ
مِّنْہُ بیچ ثواب کے جو اونکے ایمان کے مقابلہ مین مقرر ہوا وَفَضْلٍ اور زیادتی کے اوس ثواب پر محض اپنے فضل اور احسان سے
وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ اور دکھائیگا اونھین اپنی طرف یا اوس چیز کی طرف جو وعدہ کی ہی صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ؕ راہ سیدھی کہ
اسلام اور طاعت ہی دنیا مین اور راہ جنت کی عقبیٰ مین جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہی کہتے ہین کہ مین بیمار ہوا اور حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے واسطے تشریف لائے مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس مال ہی اور مین کلالہ ہون
یعنی نہ میرے والدین ہین نہ اولاد کوئی بہنین ہین پس مین اپنا مال بہنون کو کیونکر تقسیم کرون تو یہ آیت نازل ہوئی یَسْتَفْتُوْنَکَ
فتویٰ پوچھتے ہین تجسے کلالہ کی میراث مین قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ کہہ کہ خدا حکم کرتا ہی فِی الْکَلٰلَۃِ ؕ بیچ میراث کلالہ کے کہ اِنِ امْرُؤٌا
ھَلَکَ اگر کوئی مرد مرے ایسا مرد کہ لَیْسَ لَہٗ وَلَدٌ نہو واسطے اوسکے کوئی فرزند یعنی بیٹا اسواسطے کہ اگر بیٹی ہوگی تو بہن کو
درجۂ وراثت سے ساقط نہین کرتی وَّلَہٗٓ اُخْتٌ اور واسطے اوسکے ہو ایک بہن فَلَھَا نِصْفُ مَا تَرَکَ ۚ پس واسطے
بہن کے نصف اوس مال کا ہی جو چھوڑا وَھُوَ یَرِثُھَآ اور وہ مرد میراث لیتا ہی بہنون کی اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھَا وَلَدٌ ؕ اگر نہو اوسکی
بہن کے کوئی فرزند اگر میراث سے کل مال مراد ہی تو فرزند سے بیٹا مراد ہو خواہ بیٹی یعنی کچھ نہو اور اگر کل مال مراد نہین تو فرزند سے بیٹا ہی
مراد ہوگا کہ بیٹا نہو اسواسطے کہ بیٹی اپنی ماں کے بھائی کو محجوب نہین کرتی فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ پس اگر ہون بہنین اوس مرد کی دو
فَلَھُمَا الثُّلُثٰنِ پس واسطے اونکے دو تہائیان ہین مِمَّا تَرَکَ ؕ اوسمین سے جو چھوڑا ہی مرد نے وَاِنْ کَانُوْٓا اِخْوَۃً
اور اگر ہون وارث اوسکے بھائی اور بہنین رِّجَالًا وَّنِسَآءً مرد اور عورتین فَلِلذَّکَرِ پس واسطے مرد کے ہی میراث مین سے مِثْلُ
حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ مانند حصے دو عورتون کے یُبَیِّنُ اللّٰہُ بیان کرتا ہی اللہ احکام میراث کے لَکُمْ واسطے تمھارے اَنْ
تَضِلُّوْا ؕ تاکہ گمراہ نہو جاؤ تم یا یہ کہ بیان کرتا ہی جو بات راست اور درست ہی اس امر کو مکروہ جانکر کہ تم گمراہ ہو جاؤ وَاللّٰہُ اور اللہ
بِکُلِّ شَیْءٍ ساتھ سب چیزون کے زندگی اور موت مین جو بندون کی مصلحتین ہین عَلِیْمٌ ۧ جاننے والا ہی

ع ٥ ٢٤

وَھِیَ مِائَۃٌ وَعِشْرُوْنَ اٰیَۃً	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ مَدَنِیَّۃٌ
اور اوسمین ایک سو بیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ مائدہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

آیاتہا ١٢٠ — رکوعاتہا ١٦ — کلماتہا ٢٨٠٤ — حروفہا ١٢٤٦٤

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ وفا کرو عہد جو باہم کرتے ہو یا عقود شرعیہ جیسے
عقد شرکت عقد نکاح عقد بیع اور مثل اسکے اُحِلَّتْ لَکُمْ حلال کیے گئے واسطے تمھارے بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ چار پائے
کہ وہ ازواج ثمانیہ ہین اونٹ گائے بھیڑ بکری یا وحشی جانور جیسے ہرن نیل گاو گور خر یا بچے جو چار پایون کے پیٹ سے زندہ نکل پڑین
اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ مگر وہ جو پڑھا جائیگا اوپر تمھارے بیچ اسی سورت کے اور وہ آیہ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ سے آخر تک غَیْرَ
مُحِلِّی الصَّیْدِ نہ ایسا کہ حلال رکھنے والے ہو شکار وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ حال آنکہ تم احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا یعنی سب چار پائے

منزل ٢

تمپر حلال ہین مگر وحشی ہون اور تم اونھین شکار کرو حالت احرام مین وہ تمپر حرام ہین اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی
حلال اور حرام مین مَا یُرِیْدُ۝ جو چاہتا ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مسلمانون کے لَا تُحِلُّوْا نہ حلال رکھو اور
حرمت نہ توڑو شَعَآئِرَ اللّٰهِ مناسک حج کی یا دین حق کے نشانون کی لکھا ہی کہ حطیم کندی کہ اوسکا نام شریح بن ضبیعہ تھا وہ سفاہت
اور بیباکی اور جہالت او ناپاکی کے ساتھ عرب مین بڑی شہرت رکھتا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت فیضدرجت مین
حاضر ہوا اور بولا کہ ای محمد امت کو کس چیز کی طرف دعوت کرتے ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بات کی طرف کہ خدا کو
ایک جانین اور مجھے خدا کا رسول مانین اور ہمیشہ نماز پڑھا کرین زکوۃ دیا کرین حطیم بولا کہ یہ جو تمنے فرمایا اچھی بات ہی مگر میرے امین
اور حاکم لوگ ہین کہ اونکے مشورہ سے مین کام انجام دیتا ہون مین جاؤن اور اونسے یہ بات کہون اگر اونکا دل بھی اسے قبول کرے
تو مین تمھارا دین اختیار کرونگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے آنے کے قبل فرمایا تھا کہ آج وہ شخص آئیگا جو شیطان کی
زبان سے بات کریگا کافر آئیگا اور غدار جائیگا پس حطیم آپکی خدمت سے باہر آیا اور صدقہ کے اونٹ اور جو کچھ پایا مدینہ کے چارپایون سے
لوٹ لیگیا اور علم الفقیہ مین ہی جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ عمرہ قضا کرنے تشریف لیے جاتے تھے جب موضع تنعیم مین
پہونچے تو یمامہ کے حاجیون کے تلبیہ کی آواز سنی اور حطیم کندی کو دیکھا کہ لوٹے ہوئے اونٹون کو قلادون سے آراستہ کیے ہوے
قربانی کی رسم سے کعبہ شریف مین لیے جاتا ہی صحابہ نے چاہا کہ اوس سے وہ اونٹ چھین لین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اونسے
قربانی کی نقل کی ہی یہ امر تمھین لائق نہین اور آیت نازل ہوئی کہ شعائر الٰہی کی حرمت نہ توڑو وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ اور ماہ
حرام مین قتال کرکے اوسے حلال نہ کرو وَلَا الْهَدْيَ اور نہ ہدی کو جو کعبہ کے نامزد ہو وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ قلادہ والی
ہدی کو اور قلادہ ایک چیز ہوتی ہی کہ چارپایون کی گردن مین ڈالدیتے ہین درخت خرما وغیرہ کی چھال سے بنا کرتا کہ معلوم ہوجائے
کہ یہ جانور ہدی ہی اور کوئی اوس جانور سے تعرض نہ کرے وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ اور نہ اون لوگون کو جو عازم ہین حرمت والے
گھر کے کہ اوس گھر کی زیارت کا قصد رکھتے ہین یَبْتَغُوْنَ چاہتے ہین بیت الحرام کا قصد کرنے والے فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ
اگر مومن ہین تو زیادتی ثواب کی خدا سے اور روزی تجارت کے سبب سے اور اگر کافر ہین تو روزی ہی چاہتے ہین وَرِضْوَانًا
اور چاہتے ہین مومن رضامندی اللہ کی اور کافر معیشت دنیا کی اصلاح تبیان مین لکھا ہی کہ رضوان حج ہی وَاِذَا حَلَلْتُمْ اور
جب احرام سے باہر آؤ اور حلال ہوجاؤ فَاصْطَادُوْا تو شکار کرو اگر چاہو وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ اور اوسپر نہ آمادہ کرے تمھین
شَنَاٰنُ قَوْمٍ دشمنی کسی گروہ کی کفار قریش مین سے اَنْ صَدُّوْكُمْ واسطے اسکے کہ باز رکھا اونھون نے تمھین سال حدیبیہ مین
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف سے اَنْ تَعْتَدُوْا امر یہ کہ حد سے گذر جاؤ اور اوسکا انتقام چاہو کہ جو لوگ حرم کے
عازم ہین اونکے مال لے لینے کا ارادہ کرو اور اس آیت کا حکم اس مقام تک منسوخ ہی مگر جب احرام سے نکل آئین تو شکار کرنے کا حکم منسوخ نہین
اور کافرون کو ہدی اور قلادہ کی وجہ سے امان نہین ہی وَتَعَاوَنُوْا اور یاری اور مددگاری کرو ایک دوسرے کی عَلَی الْبِرِّ اور بھلائی کی
کہ اتباع حکم ہی اور امتناع بدعت یا بھلائی سنت کی پیروی ہی وَالتَّقْوٰی اور پرہیزگاری اور خواہش نفسانی کی مخالفت میں وَلَا تَعَاوَنُوْا

عَلَی الْاِثْمِ اور یاری اور مددگاری نہ کرو اوپر بدی کے کہ ترک فرمان ہے یا حب دنیا یا کفر وَالْعُدْوَانِ اور اوپر ظلم و تعدی کے
یا اتباع بدعت پر وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا کی نافرمانی سے اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عقوبت ربع
کرنے والا ہے نافرمانون پر حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ حرام کیا گیا تمپر مردار اور مردار وہ جانور ہے کہ بے ذبح کیے جسکی روح نکل گئی ہو
وَالدَّمُ اور خون جاری وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ اور گوشت سور کا اپنے سب اجزا سمیت یعنی ہڈی چربی وغیرہ سب وَمَآ اُهِلَّ
لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور جو پکارا گیا ہو یعنی نام لیا ہو غیر خدا کا اوسے ذبح کرتے وقت اس سے کفار کا ذبیحہ مراد ہے کہ لات و عزی وغیرہ کے
نام پر ذبح کرتے تھے وَالْمُنْخَنِقَةُ اور حرام کیا گیا ہے تمپر وہ جانور جو گردن مروڑنے سے مرجائے کفار بکریون کا گلا گھونٹ کر مار ڈالتے
تھے اور کھاتے تھے وَالْمَوْقُوْذَةُ اور وہ جانور جسے لاٹھی یا پتھر مارا ہو اور وہ مر گیا ہو وَالْمُتَرَدِّیَةُ اور جو جانور اونچے سے
گرکر مر گیا یا کنوے مین گرکر مر گیا ہو وَالنَّطِیْحَةُ اور وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا اور وہ مر گیا وَمَآ اَكَلَ
السَّبُعُ اور درندہ کے کھانے کے بعد جو بچ رہا ہو اور مردہ ہو اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ مگر وہ جانور جسے تم ذبح کر پاؤ انمین سے
اور اوسمین جان باقی ہو اسقدر بھی کہ اپنی آنکھ پھیرے یا اپنی دم ہلائے وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ اور حرام ہے جو جانور ذبح کیا گیا ہو
اوپر اون پتھرون کے جو بیت الحرام کے گرد گڑے تھے اور وہ تین سو ساٹھ پتھر تھے بیت الحرام کے گرد کہ اہل جاہلیت اون پتھرون کی
تعظیم کرتے تھے اور اوپر قربانی کیا کرتے تھے اور مفسرون نے یہ بھی کہا ہے کہ نُصُب سے بت مراد ہین اس تقدیر پر علی لام کے معنی پر ہوگا
یعنی وہ جانور حرام ہے جو بت کے واسطے قتل کرین وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا اور یہ بھی حرام ہے کہ قسمت دریافت کرو بِالْاَزْلَامِ
ساتھ تیرون کے جاننا چاہیے کہ اہل عرب کے واسطے تیر تھے بے پر اور بے پیکان کے کہ اون تیرون کو ازلام اور اقداح کہتے تھے
جب اہل عرب کو کوئی مہم پیش آتی تو اون تیرون کی طرف رجوع کرتے اور یہ تین تیر ایک تھیلی مین ڈال کر اوسے دیتے جو ہبل کا مجاور ہوتا ایک تیر پر لکھا ہوتا تھا
کہ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ یعنی حکم کیا مجھے میرے رب نے اور دوسرے پر لکھا ہوتا تھا نَهَانِیْ رَبِّیْ یعنی منع کیا مجھے میرے رب نے اور تیسرے پر کچھ نہ
لکھا ہوتا تھا اوس تیر کو منیح کہتے تھے پھر جب کوئی شخص کسی کام کا قصد کرتا تو ہبل کے مجاور پاس جاتا اور اوسکے واسطے تحفہ اور
ہدیہ لاتا اور تیرون کی اوس تھیلی مین ہاتھ ڈالتا اور ایک تیر نکالتا اگر اوس تیر پر لکھا ہوتا کہ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ تو فورًا اوس کام مین وہ تیر نکالنے والا مشغول ہوتا
اور اگر تیر پر نَهَانِیْ رَبِّیْ لکھا ہوتا تو سال بھر تک اوس کام کو ترک کرتا اور اگر منیح یعنی بے لکھا تیر نکلتا تو وہ شخص پھر تھیلی کی طرف رجوع کرتا اور بعضون نے کہا ہے کہ
استقسام سے انصبا بمعلومہ اونٹ قتل کرنا مراد ہے یعنی اونٹون کو قتل کرتے اور ازلام کو بانٹتے اور اون لوگون کے ازلام بہت تھے ہر ہر کام کے واسطے نکاح کے واسطے ختنہ
کے لیے نسب مین جو اختلاف ہو اوسکے واسطے اور انکے سوا اور کامون کے لیے بھی ذٰلِكُمْ یہ استقسام فِسْقٌ باہر نکل جانا ہے دائرہ
اسلام سے اسواسطے کہ حق تعالی پر افترا ہے اگر رب کی طرف اوسے منسوب اور مشہور کرتے ہین اور شرک ہے اگر غیر خدا کی طرف منسوب کرتے ہین
اَلْیَوْمَ آج کہ جمعہ کا دن یا عرفہ کا روز ہے یَئِسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ناامید ہوگئے کافر مِنْ دِیْنِكُمْ تمہارے دین کے بطلان سے
یا اونکے دین کی طرف تمہارے رجوع کرجانے سے فَلَا تَخْشَوْهُمْ پس نہ ڈرو تم اونکے فتنہ سے وَاخْشَوْنِ اور ڈرو تم مجھسے
یہ آیت حجۃ الوداع مین عرفہ کے دن عصر کی نماز کے وقت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناقہ غضبا پر سوار تھے اور یہ آیت نازل ہونے کے بعد

اکا اسی دن آپ نے دیا ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ آج کامل کر دیا مین نے واسطے تمھارے دِيْنَكُمْ دین تمھارا کہ اب اوسکے احکام منسوخ نہونگے وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ اور تمام کر دی مین نے اوپر تمھارے نِعْمَتِيْ نعمت اپنی کہ حج ادا کرو بے خوف ہوکر اور مطمئن رہو اور کوئی مشرک تمھارے ساتھ حج نہ کریگا وَرَضِيْتُ اور اختیار کیا مین نے لَكُمُ الْاِسْلَامَ واسطے تمھارے اسلام کو دِيْنًا دین کہ سب دینون سے پاکیزہ تر ہی فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو کوئی بے بس اور بیچارہ رہگیا فِيْ مَخْمَصَةٍ بیچ بھوک کے اور نہ پایا کھانے کو اور یہ حرام چیزین جو مذکور ہوئین انھین سے کچھ اوسنے کھا لیا غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ اور حال مین مائل نہو طرف کسی گناہ کے یعنی لذت حاصل کرنے کے واسطے نہ کھائے یا سد رمق سے زیادہ نہ کھا جائے فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے اوسے اس گناہ مین رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے اوسپر کہ اسقدر کھانے کی اجازت دی لکھا ہے کہ عدی بن حاتم اور زید الخیل طائی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا نام زید الخیر رکھا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم ایسی جگہ رہتے ہین کہ کتون اور شکاری پرندون کے ذریعہ سے مہمانداری کرتے ہین آل فریحہ اور آل جریرہ کے کتے جنگلی جانور پکڑتے ہین اونمین سے بعض جانور تو قبل اسکے کہ کتے اوسے ہلاک کر ڈالین ہمارے ہاتھ آتے ہین اوس جانور کو ہم ذبح کر لیتے ہین اور بعضے جانور کو ہمارے پہونچنے تک کتا تلف کر ڈالتا ہی اور حق تعالی نے فرمایا کہ مردار حرام ہی تو اوس جانور کا کیا حکم ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَسْئَلُوْنَكَ تجھسے پوچھتے ہین کہ کھانے کی چیزون مین سے مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ کیا چیز حلال کی گئی ہی واسطے اونکے قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ کہدے کہ حلال کیے گئے واسطے تمھارے قبل کیے ہوے جانور پاکیزہ جنھین خدا کے نام کے ساتھ ذبح کیا ہو وَمَا عَلَّمْتُمْ اور حلال ہی شکار اوسکا جسے تعلیم دی ہو تمنے مِّنَ الْجَوَارِحِ شکار کرنیوالے جانورون مین سے وہ خواہ درندے ہون جیسے کتا اور چیتا اور خواہ طیور مین سے ہون جیسے باز چرغ وغیرہ مُكَلِّبِيْنَ اوس حال مین کہ ادب و تعلیم دینے والے تُعَلِّمُوْنَهُنَّ سکھاتے ہو تم اون شکاری جانورون کو مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ اوس چیز مین سے جو خدا نے تمھین سکھائی ہی ادب دینے کی راہ سے اور وہ اسطرح پر کہ جانور شکاری کو جو اوسکا صاحب چھوڑے تو وہ شکار کے پیچھے جائے اور جب وہ بلائے تو چلا آئے اور شکار کو کھائے نہین پکڑ رکھے فَكُلُوْا پس کھاؤ تم پاک اور حلال مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ اوس شکار مین سے جو شکاری جانورون نے پکڑ رکھا واسطے تمھارے اور کھایا نہین اور بعضے فقہا نے شکاری پرند مین یہ شرط نہین کی ہی اسواسطے کہ پرند کو اسقدر ادب سکھانا متعذر ہی وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور یاد کرو تم نام اللہ کا اوپر اوس جانور کے جسے تمنے تعلیم کیا ہی شکار پر چھوڑتے وقت اور بعضون نے کہا کہ بسم اللہ اللہم اہد صدورنا کہنا چاہیے اور فقط بسم اللہ کہہ لینا بھی کافی ہی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے وہ چیز کھانے مین جو اوسنے حرام کی ہی اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ تحقیق اللہ جلدی حساب کرنے والا ہی اور حلال حرام سے سوال کریگا اَلْيَوْمَ آج یعنی یہ آیت نازل ہونے کے دن اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ حلال کیے گئے واسطے تمھارے ذبح کیے ہوے جانور ساتھ نام خدا کے وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور کھانا اون لوگون کا جنھین کتاب دی ہی یعنی یہود و نصارا کا ذبیحہ حِلٌّ لَّكُمْ حلال ہی واسطے تمھارے وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ اور تمھارا کھانا

بھی حلال ہی اونھین اونکے دین مین اسواسطے کہ تم خدا کے نام کے ساتھ ذبح کرتے ہو وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال ہین واسطے تمھارے
عورتین آزاد اور پارسا مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ اون عورتون مین سے جو ایمان لائی ہین اور یہ بر سبیل اولویت ہی ورنہ مسلمان
لونڈی بھی حلال ہی وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال ہین پاکدامن عورتین مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون مین سے
جنھین دی ہی کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک محصنات آزاد عورتین ہین پس وہ لونڈی
جو اہل کتاب ہو اونکے مذہب مین حرام ہی اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک محصنات پاکدامن اور عفیفہ عورتین ہین تو اونکے
نزدیک اہل کتاب عورت آزاد ہو خواہ لونڈی سب برابر ہین اور سبسے نکاح کرسکتے ہین اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ جب دو اونھین اُجُوْرَهُنَّ
مہر اونکے مُحْصِنِيْنَ اوس حال مین کہ تم اوس نکاح سے عفت اور صلاحیت ڈھونڈھو غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ نہ بدکاری کرنے والے
وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنے والے آشنا پوشیدہ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ اور جو شخص کافر ہو ساتھ اوس
چیز کے جسکا ایمان لانا واجب ہو یا شرائع اسلام کی انکار کرے حلال حرام مین سے فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ پس تحقیق کہ باطل ہوگئے
عمل اوسکے وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اور وہی بیچ آخرت کے ہی مِنَ الْخٰسِرِيْنَ نقصان اوٹھانے والون مین سے ع ۵
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والون کے اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ جب چاہو کہ کھڑے ہو تم طرف نماز کے
اور تم بے وضو ہو فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ تو دھوؤ تم منھ اپنے جہان سے سر کے بال جمتے ہین ٹھوڑی کی انتہا تک طول مین
اور دونون کانون کی دونون کنپٹیون کے درمیان عرض مین وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ اور دھوؤ دونون ہاتھ اپنے کہنیون تک
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اور مسح کرو سرون اپنے کو امام مالک رحمہ اللہ تعالی ظاہر آیت پر نظر کرکے کہتے ہین کہ تمام سر کا مسح کیا چاہیے
اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح فرض ہی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ جسقدر پر مسح کا نام بولا جائے
کافی ہی وَاَرْجُلَكُمْ اور دھوؤ پاؤن اپنے کو اِلَى الْكَعْبَيْنِ ٹخنون تک اور قرأت بکر پر اَرْجُلِكُمْ کے لام کا زیر جوار کے زیر کے
طریقہ پر ہی جیساکہ وہ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٍ اور حفص نے زبر کے ساتھ پڑھا ہی اور وُجُوْهَكُمْ پر عطف کیا ہی وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا اور اگر
ہو تم ناپاک فَاطَّهَّرُوْا تو غسل کرلو تم وَاِنْ كُنْتُمْ اور اگر ہو تم مَّرْضٰٓى بیمار اور پانی کا استعمال تمھین مضر ہو اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
یا سفر مین اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یا آئے کوئی تم مین سے مِّنَ الْغَآئِطِ جائے ضرور سے یعنی بے وضو ہو اَوْ لٰمَسْتُمُ
النِّسَآءَ یا رگڑا ہو تمنے عورتون کو ساتھ مباشرت فاحشہ کے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پھر نہ پاؤ تم پانی ڈھونڈھنے کے بعد یا پانی
مین اور تم مین کوئی حائل ہو دشمن یا درندہ کہ اوس سے جان جانے کا یقین ہو یا پانی کنوے مین ہو اور پانی بھرنے کا سامان مثلاً
ڈول رسی وغیرہ نہ پائی جائے یا پانی بکتا ہی اور تمھارے پاس قیمت نہو فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تو قصد کرو تم مٹی پاک کا
یا زمین کی جنس سے جو چیز پاک ہو مگر راکھ فَامْسَحُوْا پھر مسح کرو تم بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مونھون اپنے کو اور ہاتھون
اپنے کو مِّنْهُ اوس خاک سے دو بار ہاتھ مار کر ایک بار مونھ پر مسح کرنے کے لیے ایک بار ہاتھون پر مسح کرنے کو مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ نہین چاہتا ہی
اللہ بیچ اوس چیز کے جو تمپر فرض ہی غسل و وضو و تیمم لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ کہ تمپر تنگی کرلے وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ اور لیکن چاہتا ہی اللہ

لِيُطَهِّرَكُمْ تاکہ تمھین پاک کردے بے وضو ہونے سے یا گناہ سے اسواسطے کہ وضو گناہون کا کفارہ ہے وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ اور تاکہ
پوری کردے نعمت اپنی عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے بسبب اسکے کہ تمھین تیمم کی اجازت دیتا ہے لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ شاید کہ
تم شکر کرو اوسکی نعمتون پر اور صاحب بحر الحقائق نے لکھا ہے کہ اہل اشارت کی زبانی اس آیت کے معنی یہ ہین کہ جب اوٹھو تم خواب غفلت سے
اور متوجہ ہو اوس نماز کی طرف ہو جو تمھاری معراج ہے مقام قرب کی طرف رجوع کرنے مین پس اپنے ادن مونہون کو جنسے دنیا کی طرف تمنے
توجہ کی ہے توبہ اور استغفار کے پانی سے دھو ڈالو اور دونون جہان کے علاقے اور جو کچھ دو جہان مین ہے اوس سے تعلق پکڑنے سے
ہاتھ دھو ڈالو اور اپنے سر کو مسح کرو یعنی خدا کی راہ مین اپنی جان دیدو اور بُری طینت اور انانیت پر قیام کرنے سے پانون کو غسل دو
اور اگر تمھین غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے نجاست پہونچی ہے تو پاک کرلو تم اپنے نفس گناہون سے اور اپنے دل طاعات کی طرف
دیکھنے سے اور اپنی روح مین غیر خدا کے باعث آرام پانے سے اور اپنے اسرار لوث وجود سے اسواسطے کہ کوئی آلائش اور آلودگی اوس سے
زیادہ کثیف نہین بیت ای پندار وجود آلودہ خود را پاک ساز + کین طہارت سالکِ رہ را نمازی میکند + وَاذْكُرُوا اور یاد کرو
نِعْمَةَ اللّٰهِ نعمتین اللہ کی جو اوسنے انعام کین عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے اسلام اور اوسکے شرائع احکام وَمِيثَاقَهُ اور یاد کرو اوسکے
عہد و پیمان کو الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ ایسا عہد و پیمان کہ قول لیا تمسے ساتھ اوسکے یعنی روز الست مین خدا نے جو تمسے عہد لیا یا
لیلۃ العقبہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو تمنے عہد کیا کہ سننے اور اطاعت کرنے پر تمنے بیعت کی إِذْ قُلْتُمْ جب کہا تمنے
سَمِعْنَا سنا ہمنے قول آپکا وَأَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے آپکے حکم کی اور بعضون نے کہا ہے کہ بیعت رضوان مراد ہے جو تحت شجرہ
واقع ہوئی حدیبیہ کے سال اور ان دونون بیعتون کا ذکر اپنے محل پر آئیگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے نعمت بھول جانے
اور عہد توڑنے مین إِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ جاننے والا ہے وہ چیز جو سینون مین چھپی ہے يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو كُونُوا قَوَّامِينَ رہو قیام کرنے والے حق پر لِلّٰهِ واسطے خدا کے شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ
گواہ ساتھ راستی کے وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ اور نہ رکھے تمھین یعنی نہ لائے تمھین شَنَآنُ قَوْمٍ دشمنی کسی گروہ کی مشرکون مین سے
عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اوپر اس بات کے کہ عدل نکرو تم اونکے باب مین اور نقض عہد کرو اِعْدِلُوا عدل کرو هُوَ أَقْرَبُ
لِلتَّقْوَىٰ اپنی کہ عدل بہت قریب ہے واسطے پرہیزگاری کے اور جب کافرون کے ساتھ عدل کرنا مرتبہ تقوی سے بہت قریب ہے تو قیاس
کرنا چاہیے کہ مسلمان کے ساتھ عدل کرنے کا کیا درجہ ہوگا مثنوی عدل کن زانکہ در ولایت دل + در پیغمبری زند عادل + عدل
مشاطہ ایست ملک آرای + دین و دولت زعدل ماند بجای + وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے ظلم و ستم کرنے مین إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ
تحقیق کہ اللہ خبردار ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو تم ظلم اور عدل وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وعدہ کیا
خدا نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے ہین انھون نے نیک اور وعدہ یہ ہے کہ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ واسطے اونکے مغفرت ہے گناہ سے وَأَجْرٌ عَظِيمٌ اور اجر بڑا ہے فضل الٰہی سے وَالَّذِينَ كَفَرُوا
اور جو لوگ کافر ہوے وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور تکذیب کی انھون نے ہماری آیتون کی یعنی قرآن کی أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝

وہ گروہ صاحب ہین دوزخ کے یعنی اوسمین رہنے والے لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ غطفان ہین محارب
بنی ثعلبہ کے ایک گروہ سے لڑنے کو متوجہ ہوے اور اونھون نے خبر پائی تو اپنے سردار وعثور یا غورث نام کے ساتھ پہاڑون ہین جگہ پکڑی اور
لشکر اسلام کو دیکھتے تھے اوسوقت جب پانی برسا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لشکر سے بہت دور ایک درخت کا تکیہ لگائے ہوے تھے
اور اپنے بھیگے کپڑے درخت پر پھیلا دیے تھے کفار نے دیکھا اور اپنے سردار سے بولے کہ دیکھو محمدؐ تنہا اوس درخت کا تکیہ لگائے ہی
اور اوسکے یار اوس سے بہت دور ہین ایسے موقع پر بے تکلف اوسپر قابو پا سکتے ہین غورث تلوار کھینچے ہوے آیا اور رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بولا مَن یَّمنَعُکَ الیَومَ مِنِّي یعنی کون ہی کہ تیری حمایت کرے اور میرے شر سے تجھے بچائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ یَمنَعُکَ رَبِّي یعنی میرا رب تجھے باز رکھیگا کہ مانع اور کافی وہی ہی فوراً حضرت جبرئیل امین کو حکم پہونچا کہ بچالے میرے
حبیب کو حضرت جبرئیل نے غورث کے سینے پر ہاتھ مارا چنانچہ اوسکے ہاتھ سے تلوار چھوٹ پڑی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
وہی تلوار اوٹھالی اور اوس کافر کے سر پر پہونچے اور فرمایا مَن یَّمنَعُکَ مِنِّي کہ اب تو بتا کہ کون بچائیگا تجھے مجھسے وہ بولا لَا اَحَدَ یَمنَعُکَ
مِنِّي کوئی نہین روک سکتا تجھے مجھسے پھر اوسنے کلمہ شہادت پڑھا اور اپنی قوم مین پھر گیا اور اونھین اسلام کی دعوت کی اور یہ
آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اے گروہ مسلمانون کے اذۡكُرُوا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ یاد کرو وہ نعمتین جو اللہ نے
تمھین عنایت فرمائین اِذۡ هَمَّ قَوۡمٌ جب قصد کیا ایک قوم نے یعنی غورث اور اوسکے تابعون نے اَنۡ یَّبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡكُمۡ
یہ کہ بڑھائین طرف تمھارے اَیۡدِیَهُمۡ ہاتھ اپنے فَكَفَّ اَیۡدِیَهُمۡ پس خدا نے باز رکھا اونکے ہاتھون کو عَنۡكُمۡ تمسے
اور اونکا ضرر تمھاری طرف سے پھیر دیا اور بعضے اس بات پر ہین کہ قصہ بنی نضیر مین یہ آیت نازل ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب اونکے محاصرے مین آگئے تو اونھون نے آپکے قتل کرنے کا قصد کیا عامریون کی دیت کی جہت سے اور یہ قصہ انشاء اللہ
تعالیٰ سورہ حشر مین ذکر ہوگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اور ڈرو خدا سے کفران نعمت کرنے مین وَعَلَی اللّٰهِ اور اوپر خدا کے فَلۡیَتَوَكَّلِ
الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ ع چاہیے کہ توکل کرین مومن لوگ اسواسطے کہ خبر پہونچانے والا اور شر سے بچانے والا اللہ ہی ہی وَلَقَدۡ ع ۲
اَخَذَ اللّٰهُ اور تحقیق کہ لیا اللہ نے مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۚ عہد پیمان بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
موافقت اور جبارون سے جنگ کرنے کے باب مین وَبَعَثۡنَا مِنۡهُمُ اور اوٹھا کھڑے کیے اونمین سے اثۡنَیۡ عَشَرَ نَقِیۡبًا ؕ
بارہ سردار ہر ایک ایک سبط سے کہ اپنی قوم کے احوال کی تفتیش کرین یا اوس عہد وپیمان پر اپنی قوم کی وفا کے پابند رہین اور یہ قصہ
مختصر طور پر اسطرح ہی کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ ارض مقدسہ یعنی ایلیا اور اریحا یا تمام ولایت شام بنی اسرائیل کو
عطا فرمائیگا اور ان مواضع مین اوسوقت جبار لوگ رہتے تھے اور اونھین عمالقہ کہتے تھے وہ لوگ لمبے قد کے بہت قوی تھے بقیہ قوم عاد مین سے
جب فرعون کا لشکر غرق ہوگیا اور مصر بنی اسرائیل کے قبضہ مین آیا تو حکم الٰہی ہوا کہ ارض مقدسہ مین جاؤ کہ اوسمین ہزار گانون ہین ہر گانون مین
ہزار باغ اور جبارون کے ساتھ جہاد کرو پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لشکر مین سے بارہ نقیب یعنی سردار چنے کہ ہر ایک ایک سبط کی مہمات کا
متکفل ہو اور وہ بارہون سردار اپنی قوم کے ساتھ اریحا کے قریب تک گئے اور نقیبون کو عمالقہ کے حالات دریافت کرنے کو بھیجا سردارون نے

اون جبارون مین سے ایک سے ملاقات کی کہ اوسے عوج یا عاج بن عناق کہتے تھے تین ہزار تین سو تیس گز لمبا اوسکا قد تھا اور تین ہزار برس کی عمر تھی
اور باقی عادی لوگ بھی دراز قد تھے اور تیسیر مین لکھا ہی کہ آٹھ سو گز سے اسّی گز تک تھا پھر اونکے باغون کو دیکھا انگور کا ایک خوشہ اتنا بڑا تھا
کہ پانچ آدمی نہ اوٹھا سکتے اور ایک انار کے آدھے چھلکے مین پانچ آدمی سما جاتے تھے نقیبون نے یہ حال دیکھا اور پھر آئے اور آپس مین
کہا کہ بنی اسرائیل کو اس قوم کے حالات سے خبر نہ کرنا چاہیے کہ مبادا اونپر خوف غالب ہو اور نافرمانی کر کے مصر کو بھاگ جائین غرض کہ
نقیبون نے باہم عہد کر لیا کہ انکے حالات پوشیدہ رکھین اور بنی اسرائیل کو اس قوم سے لڑنے پر آمادہ کرین پھر اپنے لشکر مین آکر
حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو حقیقت حال سے اطلاع دی اور دس نقیبون نے بزدلی کر کے جبّارون کے جو حالات دیکھے تھے اپنی
قوم سے کہدیے اور دو نقیب کہ اونمین سے ایک یوشع بن نون تھے سبط یوسف مین سے اور دوسرے کالب بن یوفنا سبط یہودا مین سے
یہ دونون اپنے عہد اور اقرار پر قائم رہے بنی اسرائیل مین غدغہ پڑگیا اور اضطراب پیدا ہوا کہ ہم ان جبارون سے کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللّٰهُ اور
کہا خدا نے کہ اِنِّیْ مَعَكُمْ بیشک مین ساتھ تمھارے ہون دشمنون پر تمھین فتح دونگا اور فرمایا کہ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
اور بخدا کہ اگر قائم رکھوگے تم نماز اوسکی شرطون کے ساتھ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ اور دوگے زکوٰۃ مستحقون کو وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ
اور تصدیق کروگے میرے رسولون کی وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اور تقویت دوگے اونھین اور تعظیم کر کے اونکے حکم بجا لاؤگے اسواسطے
کہ اونکا حکم خدا کا حکم ہی اور خدا کے حکم کی تعظیم واجب ہی وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ اور قرض دوگے خدا کو یعنی اوسکی راہ مین خرچ کروگے
قَرْضًا حَسَنًا خرچ کرنا اچھا تو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ البتہ دور کر دینگے ہم تم سے سَيِّاٰتِكُمْ گناہ تمھارے وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ
اور داخل کرینگے ہم تمھین جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون کے
نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ پھر جو کوئی کافر ہو جائیگا اس شرط تاکیدی کے بعد مِنْكُمْ تم مین سے فَقَدْ ضَلَّ پس
بیشک وہ بھول گیا ہی سَوَآءَ السَّبِيْلِ سیدھی راہ بنی اسرائیل نے یہ عہد وفا نہ کیا اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَبِمَا نَقْضِهِمْ
پھر بسبب توڑ ڈالنے اونکے مِّيْثَاقَهُمْ عہد و پیمان اپنا لَعَنّٰهُمْ دور کر دیا ہمنے اونھین اپنی رحمت سے یا مسخ کر دیا ہمنے اونکو یا جزیہ
دینے کی ذلّت اونکے اوپر ہمنے ڈالدی وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ اور کر دیے ہمنے دل اونکے قٰسِيَةً سخت اسقدر کہ نشانیان
دیکھنے اور خوف کی باتین سننے سے اونکے دل مین کچھ اثر نہین ہوتا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ لا پھیرتے ہین کلمات
توریت کو یا حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا کی نعت کو اوسکی جگہ سے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کی جگہ پر دوسری
صفت رکھدیتے ہین یا توریت کے کلمات مین تاویلات فاسدہ کرتے ہین وَنَسُوْا حَظًّا اور چھوڑ دیا پورا حصہ مِّمَّا ذُكِّرُوْا
بِهٖ اوس چیز سے کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اوسکے توریت مین کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تم متابعت کرنا
وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ اور ہمیشہ مطلع ہوگا تو عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اوپر خیانت کے جو یہود سے ہوئی اِلَّا قَلِيْلًا
مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اونمین خیانت نہین کرتے جیسے ابن سلام اور اوسکے یار فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر اور درگذر اونسے اگر توبہ کرین
اور ایمان لائین وَاصْفَحْ اور منھ پھیر لے اونمین ایذا دینے سے اگر جزیہ دینے کا التزام کرین اور بعضون نے کہا کہ مطلق معاف کرنا

اور منہ پھیر لینا آیت سیف سے منسوخ ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو
وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اور اون لوگون مین سے جنھون نے کہا ہے کہ اِنَّا نَصٰرٰٓی ہم نصاریٰ ہین اپنے تئین خود اونھون نے نصرانی
کہا یا دیہ نصران یا ناصر کی طرف اونھون سنے اپنے تئین منسوب کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اوسوقت اوس دیہ مین رہتے تھے یا یہ
کہتے تھے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ اور پھر تقدیر اَخَذْنَا مِیْثَاقَھُمْ لیا ہے ہمنے عہد و پیمان اونسے جسطرح یہود سے ہمنے لیا تھا
فَنَسُوْا حَظًّا پھر اونھون نے بھی چھوڑ دیا پورا حصہ مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِہٖ اوس چیز سے جو نصیحت کیے گئے تھے بیچ انجیل کے
ساتھ اوس چیز کے کہ وہ فارقلیطا یعنی احمد مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے فَاَغْرَیْنَا پس اوٹھا کھڑی کی ہمنے عہد شکنی کی
نحوست کے سبب سے بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ درمیان نصارا کے دشمنی کھلی ہوئی وَالْبَغْضَآءَ اور بغض چھپا ہوا دل مین اِلٰی
یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ روز قیامت تک اور وہ اسطرح پر ہے کہ نصارا کے تین فرقے ہو گئے ہر ایک دوسرے کا دشمن اور بعضے مفسرین یہ
تفسیر کرتے ہین کہ عداوت پیدا کر دی ہمنے یہود و نصارا مین وَسَوْفَ یُنَبِّئُھُمُ اللّٰہُ اور قریب ہے کہ خبر دے اور آگاہ کر دے
اونھین اللہ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین اور وہ خبر دینا جزا اور مکافات کے ساتھ ہوگی
یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ ای یہود و نصارا قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا تحقیق کہ آیا تمہارے پاس رسول ہمارا یُبَیِّنُ لَکُمْ ظاہر کرتا ہے واسطے
تمہارے کَثِیْرًا بہت مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ اوس چیزون سے کہ ہو تم کہ چھپاتے ہوا وسے مِنَ الْکِتٰبِ توریت مین سے
جیسے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور آیت رجم اور انجیل مین سے جیسے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بشارت حضرت
عیسی علیہ السلام نے دی تھی وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ اور معاف کرتا ہے بہتیری تمہاری چھپی باتون مین سے اور اوسکی خبر نہین دیتا
جس سے دنیا کا کوئی کام متعلق نہین نقل ہے کہ ایک یہودی سنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ بہتیری باتین کون سی ہین
جس سے تمنے درگذر کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی طرف التفات نہ کیا دوسری تیسری بار اوسنے اصرار اور مبالغہ کیا او حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی طرف سے منہ پھیر لیا اور یہودی کا قصد یہ تھا کہ آپ سے مناقضہ پیدا ہو جا ساتھ ترک عفو کے
جب اپنے سوال کے جواب مین تین بار بے التفاتی کے سوا اور کچھ اوسنے نہ دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدق اوسے
متیقن ہو گیا فوراً وہ ایمان لایا قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ تحقیق کہ آیا تمہارے پاس خدا کے نزدیک سے نُوْرٌ نور جو گمراہی کے اندھیرے کو
دور کرنے والا ہے وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ○ اور کتاب روشن کرنے والی اور جو خود روشن ہے مفسرون نے کہا ہے کہ نور تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین
اور کتاب مبین قرآن شریف ہے اور بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک نور جو ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز حق تعالی
بسبب نور قدم کے ظلمتکدۂ عدم سے وجود مین لایا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ بعد اوسکے عالم کو اوسکے
نور کے ظہور اور اوسکے ظہور کے نور کے واسطے موجود کیا اور نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مین مذکور ہے کہ سب خلائق کے منشا اور معاد کی اصل
حضرت حقیقۃ الحقائق ہے اور وہ حقیقت محمدی اور نور احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ صورت واحدی احدی ہے جامع سب کمالات الٰہی وکیانی کے
اور وافع میزان سب اعتدالون ملکی اور حیوانی اور انسانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین عالم اور اہل عالم صورتین اور اجزا ہین اوسکی

تفصیل کے آدم اور آدمی مسخر ہین واسطے اوسکی تکمیل کے اور اسی کی طرف اشارہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقولہ کہ انا سید ولد
آدم اور آدم و من دونہ تحت لوائی نظم آنکہ اول شد پدید از جیب غیب * بود نور جان او بے ہیچ ریب * بعد ازان آن نور مطلق زد علم * گشت
عرش و کرسی و لوح و قلم * یک علم از نور پاکش عالم است * یک علم ذریت است و آدم است * نور او چون اصل موجودات بود * ذات او چون معطی
ہر ذات بود * واجب آمد دعوت ہر دو جہانش * دعوت ذرات پیدا و نہانش * یھدی بہ اللہ ہدایت کرتا ہی اللہ بسبب اس نور
یا کتاب کے من اتبع رضوانہ اوسے جو پیروی کرتا ہی اوسکی رضامندی اور خوشنودی کی سبل السلم ساتھ ڈھونڈھنے
راہون سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی یا سبل دار السلام کہ بہشت کی راہ ہی ویخرجھم اور نکالتا ہی اونھین من الظلمت
تاریکی کفر یا شک یا جہل سے الی النور طرف روشنی ایمان یا یقین یا علم کے باذنہ ساتھ ارادے اور توفیق الٰہی کے ویھدیھم
اور ہدایت کرتا ہی اونھین الی صراط مستقیم طرف راہ کے جو سب راہون کی بہ نسبت حق سے نزدیک ہی لقد کفر
الذین تحقیق کہ کافر ہوگئے وہ لوگ جنھون نے قالوا ان اللہ کہا کہ بیشک اللہ ھو المسیح ابن مریم وہی مسیح بیٹا مریم کا ہی
نصارا سے یعقوبیہ کے فرقون ہین سے ایک فرقہ اس قول کا قائل ہی اور اونکا قول خود ہی باطل ہی اسواسطے کہ وہ کہتے ہین کہ مریم کا بیٹا
خدا ہی تو ماں بہت مقدم ہی بیٹے سے اور بیٹا حادث ہی اور حادث خدا نہین ہو سکتا اور دوسری صورت ابطال یہ ہی کہ ماں بڑی ہی بیٹا
چھوٹا اور یہ بات بہت بعید ہی کہ چھوٹا بڑے کا خدا ہو قل فمن یملک کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کون ہی جو مالک ہو
او منع کرے من اللہ ارادہ الٰہی سے شیئا کسی چیز کو یعنی کوئی مانع نہین ہو سکتا ان اراد اگر خدا چاہے ان یھلک
المسیح ابن مریم کہ ہلاک کردے عیسی بیٹے مریم کو وامہ اور اوسکی ماں کو ومن فی الارض جمیعا اور اونھین
جو روے زمین پر ہین سب کو یعنی مسیح اور اونکی ماں مغلوب و مقہور قابل فنا ہین سب ممکنات کی طرح اور ایسے کو خدا جاننا نچاہیے و
للہ ملک السموت والارض اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وما بینھما اور جو کچھ درمیان
اونکے ہی یخلق ما یشاء پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی قادر مطلق وہی ہی بے اصل اور مادے کے پیدا کرتا ہی جیسے آسمان زمین اور
مادے اور اصل سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے وہ چیزین جو زمین آسمان مین ہین اور ایسی اصل سے بھی پیدا کرتا ہی جو غیر جنس ہی جیسے حضرت
آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا اور ایسی اصل سے بھی پیدا کرتا ہی جو ہمجنس ہی جیسے اولاد کو والدین سے یا فقط مرد سے بغیر عورت کے
جیسے حضرت حوا کو حضرت آدم علیہما السلام سے پیدا کیا یا فقط عورت سے بے مرد کے جیسے حضرت عیسی کو حضرت مریم علیہما السلام سے
واللہ علی کل شیء قدیر اور اللہ سب چیزون پر قادر ہی وقالت الیھود والنصری اور کہا یہود و نصارا نے
نحن ابنؤا اللہ ہم بیٹے اللہ کے ہین اور وہ ہمارے واسطے باپ کے مثل ہی شفقت اور مہربانی مین اور ہم لوگ قرب منزلت مین
اوسکی اولاد کے مثل ہین ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ توریت مین خدا نے یہود کی طرف خطاب کیا تھا کہ یا ابناء احباری یعنی
ای میرے احبار کے بیٹون یہود نے اوسے یون پڑھا کہ یا ابناء ابکاری یعنی ای میری کنواری عورتون کے بیٹون اور انجیل مین حضرت عیسی کا
قول ہی کہ مین جاتا ہون الی ربی وربکم اپنے رب اور تمہارے رب کی طرف اوسے نصارا نے پڑھا الی ابی وابیکم یعنی اپنے باپ

اور تمھارے باپ کی طرف وَاَحِبَّآؤُهٗ اور کہا اونھون نے کہ ہم دوست ہین خدا کے قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ کہدے تو کہ
پھر کیون عذاب کرتا ہی تمھین بِذُنُوْبِكُمْ بسبب گناہون تمھارے کے اور وہ عذاب دنیا مین تو قتل اور قید کے سبب سے ہی
اور آخرت مین بسبب قید ہونے کے دوزخ مین گنے ہوئے روزون تک پس اگر تم حق تعالی کے بیٹے ہوتے تو تمپر وہ عذاب نہ کرتا
اسواسطے کہ باپ بیٹے کا رنج نہین چاہتا اور دوست بھی دوست پر عذاب گوارا نہین کرتا پس تم نہ خدا کی اولاد ہو نہ دوست ہو
بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ بلکہ تم مخلوق ہو مِّمَّنْ خَلَقَ اونمین سے جنھین خدا نے پیدا کیا ہی سب آدمیون کی طرح نیکی بدی پر تم بھی
بدلا پاؤگے يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ بخشتا ہی خدا جسے چاہتا ہی اور وہ اہل ایمان ہین وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ اور عذاب کرتا ہی
جسے چاہتا ہی اور وہ مشرک ہین وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے بادشاہی ہی آسمانون اور زمینون کی
اور حکومت اونمین اور اسمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ درمیان اونکے ہی وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اور طرف اوسکے ہی پھرنا سب کو
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے یہود و نصارا قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا تحقیق کہ آیا تمھارے پاس رسول ہمارا يُبَيِّنُ لَكُمْ ظاہر کرتا ہی
واسطے تمھارے راہ حق عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اوپر منقطع ہوجانے وحی کے اور فتور کے ارسال رسل مین اَنْ تَقُوْلُوْا
تاکہ نہ کہو تم کہ مَا جَآءَنَا نہین آیا ہمارے پاس مِنْ بَشِيْرٍ خوشخبری دینے والا وَّلَا نَذِيْرٍ اور نہ ڈرانے والا فَقَدْ
جَآءَكُمْ پس تحقیق آیا تمھارے پاس بَشِيْرٌ خوشخبری دینے والا مومنون کو ساتھ بزرگی کے وَّنَذِيْرٌ اور ڈرانے والا
کافرون کو عذاب قیامت سے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور اللہ اوپر سب چیزون کے قادر ہی اگر چاہتا ہی تو رسولونکو ع ۸
پے در پے بھیجتا ہی جیسا کہ ایک ہزار سات سو برس کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کے زمانہ کے مابین گذرے اتنے
دنون مین حق تعالی نے ہزار پیغمبر بھیجے اور اگر چاہتا ہی تو وحی منقطع کردیتا ہی اور رسول بھیجنے مین فتور ڈالدیتا ہی جیسے کہ چھ سو برس
جو عہد حضرت عیسی علیہ السلام اور زمانۂ حضرت خاتم الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کے درمیان مین گذرے ان چھ سو برس مین چار ہی
پیغمبر بھیجے تین بنی اسرائیل مین سے اور ایک خالد بن سنان عرب اور اس آیت مین حق تعالی احسان رکھتا ہی اپنے بندون پر کہ جب وحی کے آثار
مندرس اور رسالت کے اخبار منقطع تھے اوسوقت مین ہمنے تمھارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا رسول بھیجا ہی
تاریک بد ز ظلمت باطل ہمہ جہان ÷ عالم ز رای روشن او نور حق گرفت ÷ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب کہا موسی نے لِقَوْمِهٖ واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل تھے يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا اے گروہ میرے یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
نعمت الہی کو جو تمھارے اوپر ہی اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ جب کیے بیچ تمھارے بعضے پیغمبر تاکہ تمھین راہ حق دکھائین اور کسی امت مین
اسقدر نبی مبعوث نہین ہوئے جتنے بنی اسرائیل مین سے وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمھین بادشاہ یعنی پہلے فرعونیون کی
ملک اور حکومت مین تم تھے اور اب اپنی ذات کے مالک اور اپنے گھر کے بادشاہ ہو یا تمھارے مکان بادشاہون کے مکانون کی
طرح وسیع ہین اور اونمین پانی جاری ہی وَّاٰتٰىكُمْ اور دیا تمھین من و سلوی اور ابر کا سایہ اور دریا کا پھٹ جانا مَّا لَمْ يُؤْتِ
اَحَدًا جو کچھ نہین دیا کسی کو مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم مین سے تمھارے زمانہ مین يٰقَوْمِ اے گروہ میرے ادْخُلُوا

الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ داخل ہو زمین برجو پاک کی گئی ہر کہ وہ ولایت شام ہر یا طور اور اوسکے گرداگرد یا فلسطین اور بعض اردن بیحی ہین
اور بہت صحیح یہ بات ہر کہ اریحا اور ایلیا کی زمین کہ اب مین بیت المقدس ہر الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وہ زمین کہ حق تعالی نے لوح مین
لکھ رکھا ہر کہ وہان تمھارے مکان اور مسکن ہونگے بشرطیکہ وہان کے جبارون کے ساتھ تم جہاد کروگے اور چونکہ یہ لوگ عمالقہ سے
ڈر گئے تھے اپنے نقیبون کی بات کے جواب مین کہتے تھے کہ اگر ہمین حکم کیا ہو تو ہم مصر کو پھرے جاتے ہین حضرت موسی علیہ السلام نے اونکے
جواب مین فرمایا وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ اور پھر نہ جاؤ تم اوس راہ جدھر سے یہان آئے ہو فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ
پس اگر ایسا کروگے اور اودھری پھر جاؤ گے تو پھر جاؤگے تم نقصان اوٹھانے والے دنیا مین تو ثواب جہاد سے اور آخرت مین لقاء
رب العباد سے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى کہا اونھون نے کہ ای موسی اِنَّ فِيْهَا تحقیق کہ ارض مقدسہ مین قَوْمًا جَبَّارِيْنَ گروہ ہین
متغلب اور سرکش بڑے قوی کہ اونسے مقابلہ کرنا آسان نہین وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اور ہم نہ داخل ہونگے اوس مین پر لڑنے کے
واسطے حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا جب تک کہ باہر نکلین وہ لوگ اوس جگہ سے فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا پس اگر نکل آئین وہ لوگ اوس جگہ سے
بے لڑے بھڑے اور اپنی ولایت ہمین دیدین فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ تو ہم داخل ہون اوسمین قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ
يَخَافُوْنَ کہا دو مردون نے اون لوگون مین سے جو ڈرے خدا سے اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا انعام کیا اللہ نے اوپر اونکے ایمان
اور اپنے عہد پر ثبات اور وہ یوشع اور کالب تھے کہ ان دونون نے بنی اسرائیل سے کہا کہ ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ داخل ہو
جبارون اور سرکشون پر اونکے قریہ کے دروازہ سے ناگہان اور اونھین راہ مین تنگ پکڑو اور صحرا مین نہ جانے دو فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ
پھر جب داخل ہو جاؤ گے تم اوس دروازہ سے اس طریقہ پر جو ہمنے کہا فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۵ تو بیشک تم غالب ہوگے اسواسطے کہ اونکے
چند جسم ہی جسم ہین بیدل اور یہ لوگ موٹے تازے ہین بیفائدہ اور بے حاصل یہ بات الہام الٰہی سے اونھون نے جانی تھی یا حضرت موسی
علیہ السلام کے خبر دینے سے وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اور اوپر خدا کے توکل کرو اس لڑائی مین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
اگر ہو تم باور کرنے والے خدا کے وعدہ کو قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى بولے وہ کہ ای موسی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا تحقیق کہ ہم ہرگز نہ داخل
ہونگے کبھی اوس ولایت مین مَّا دَامُوْا فِيْهَا جب تک وہ لوگ اس موضع مین رہینگے اور ای موسی تم فقط دو آدمیون کی بات سنتے ہو
دس آدمیون کا کہا نہین ملنتے فَاذْهَبْ اَنْتَ پس جا تو ای موسی وَرَبُّكَ اور رب تیرا فَقَاتِلَآ اور لڑو تم دونون اِنَّا هٰهُنَا
قٰعِدُوْنَ یقینی ہم تو یہین بیٹھے ہین اس بات مین اونھون نے خدا اور رسول سے بے ادبی کی اور اونکی عظمت نہ رکھی اور بعضون نے
کہا ہو کہ رب سے ہارون علیہ السلام مراد تھے اسواسطے کہ رب بزرگ کے معنی مین ہر پس ہارون علیہ السلام حضرت موسی سے بہت بڑے تھے اور اونھین
حضرت موسی علیہ السلام کا بزرگ کہا اور فَقَاتِلَآ یعنی قتال کرو تم دونون یہ اس کلام کی تائید کرتا ہر قَالَ رَبِّ کہا موسی نے
کہ ای رب میرے اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا وَاَخِيْ اور بھائی اپنے کا فَافْرُقْ
بَيْنَنَا پس جدائی کردے درمیان ہمارے وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ اور درمیان اوس گروہ کے جو حکم سے باہر ہوگئے
قَالَ فرمایا حق تعالی نے کہ فَاِنَّهَا پس تحقیق کہ ارض مقدس مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ حرام کی گئی اوپر انکے یعنی داخل ہونگے اسمین

اور نہ مالک ہونگے اوسکے نافرمانی کی شامت سے اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ چالیس برس يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ حیران اور
سرگردان پھرینگے زمین تیہ مین کہ چھ کوس ہی مصر سے پھر حضرت موسی علیہ السلام کی قوم چالیس برس تک اوتنی ہی زمین مین
سرگردان رہی ہر صبح کو سفر کا قصد کرتے اور شام تک چلتے اور شب کو پھر وہین ہوتے جہان سے صبح کو چلے تھے اور ایک قول
یہ ہی کہ چالیس برس کے بعد حضرت موسی علیہ السلام نے اون بنی اسرائیل کو ساتھ لیا جو باقی رہگئے تھے اور جاکر اریحا کو فتح کیا اور ایک مدت
وہان رہے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام نے تیہ مین وفات پائی اور اہل تیہ
بہت سے مرگئے اور اونکی اولاد مین جوان قوی ہوے اور حق تعالیٰ نے حضرت یوشع علیہ السلام کو پیغمبری عطا کی اور ان
جوانون نے اونکی بیعت کرلی اور یوشع علیہ السلام گئے اور اریحا اور ایلیا کی ولایت لے لی اور جبارون کی جڑ اوکھاڑ ڈالی
لکھا ہی کہ جب حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کے حق مین دعا کی اور حکم ہوا کہ چالیس برس تک یہ لوگ سرگردان اور حیران
پھرا کینگے تو حضرت موسیٰ پشیمان ہوے اور حق تعالیٰ نے اونکی طرف خطاب کیا کہ جب ہمنے اونکی حیرانی اور پریشانی کا حکم کر دیا
فَلَا تَاْسَ پس رنجیدہ ہو تو عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اوپر گروہ فاسقون کے اور تبیان مین کہا ہی کہ یہ خطاب ہمارے ع ۷
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ موسیٰ کی قوم ایک مدت تک سرگردان اور حیران رہی تھی تو اونپر
غم نہ کھا کہ فسق اور نافرمانی کی وجہسے حضرت موسیٰ کی بددعا کے لائق ہوگئے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ اور پڑھ اہل کتاب پر نَبَاَ ابْنَيْ وقف لازم
اٰدَمَ خبر دو بیٹون آدم کی جو اونکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل بِالْحَقِّ م پڑھنا ساتھ راستی اور درستی کے اور اونکا قصہ
مجمل طور پر یہ ہی کہ حضرت حوا علیہا السلام ہر حمل مین ایک لڑکا ایک لڑکی جنتی تھین جب وہ بڑے ہوتے تو حضرت آدم ایک حمل کی
لڑکی دوسرے حمل کے لڑکے کے نکاح مین دیتے جو لڑکی قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی اوسکا نام اقلیما تھا اور وہ نہایت حسینہ جمیلہ تھی اور
ہابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی تھی اوسکا نام لیوذا تھا اور وہ ایسی خوبصورت نہ تھی جب یہ چارون جوان ہوے تو حضرت آدم علیہ السلام نے
لیوذا کو قابیل کے نامزد کر دیا اور اقلیما کو ہابیل سے منسوب کیا قابیل نے حضرت آدم علیہ السلام کی اس تجویز سے انکار کیا اور کہا
کہ میری بہن بہت خوبصورت ہی اور میرے ساتھ رحم مادر مین رہی ہی اولیٰ یہ ہی کہ وہ میرے نکاح مین آئے حضرت آدم علیہ السلام نے
فرمایا کہ حکم خدا یون ہی صادر ہوا ہی مجھے اسمین کیا اختیار قابیل نے نہ مانا اور کہا کہ تم ہابیل کو مجھسے زیادہ چاہتے ہو اس وجہ سے
جو لڑکی بہت خوبصورت ہی وہ اوسکے عقد مین دیا چاہتے ہو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بات باور نہین کرتے ہو
تو تم دونون قربانی کرو جو کچھ ممکن ہو جسکی قربانی مقبول ہو جائے اقلیما اوسی کی ہی حق تعالیٰ اسی قصہ سے خبر دیتا ہی کہ اِذْ قَرَّبَا
جب قربانی کی یعنی تقرب ڈھونڈھا اون دونون مین سے ہر ایک نے قُرْبَانًا تقرب ڈھونڈھنا بسبب اپنی قربانی کے ہابیل کے
پاس بکریان تھین وہ ایک دنبہ بہت فربہ جسے وہ نہایت دوست رکھتا تھا لایا اور پہاڑ پر رکھا اور نیت کی کہ اگر میری یہ قربانی
قبول نہ ہو جائیگی تو مین اقلیما کو چھوڑ دونگا اور قابیل کی کھیتی تھی وہ ایک مٹھا گیہون کا لایا کہ اوسمین دانے کم اور پتلے پتلے تھے
اور لاکر وہین پہاڑ پر رکھا اور اپنے جی مین کہا کہ اگر میری یہ قربانی قبول ہو جائے تو فبہا اور اگر نہ قبول ہوئی تو مین اپنی بہن سے

دست بردار ہونگا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا پس قبول کی گئی قربانی ایک کی اونمین سے کہ وہ ہابیل تھا اسطرح پر کہ سفید آگ
بے دھوین کی آسمان سے اوتری اور خسی کو جلا گئی وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ مقبول ہوئی دوسرے سے کہ قابیل تھا
اور آگ اوسکی قربانی پر سے گذر گئی اور اوسکے جلانے کی طرف ملتفت بھی نہوئی جب تو غصہ کی آگ قابیل کے دل مین بھڑکی اور حسد کے
دھوین نے اُسکے دیدۂ بصیرت پر اندھیرا چھا دیا قَالَ کہا اوسنے ہابیل کو لَاَقْتُلَنَّكَ کہ قسم خدا کی تجھے مین مار ڈالونگا اسواسطے
کہ تیری قربانی مقبول ہوئی اور میری قربانی مردود ہوئی قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ کہا ہابیل نے کہ نہین قبول کرتا ہی خدا مگر مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ پرہیزگارون سے جنھون نے قربانی مین اپنی نیت خالص کر لی ہو لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اگر کھولیگا تو اور دراز کریگا اِلَيَّ
يَدَكَ طرف میرے ہاتھ اپنا لِتَقْتُلَنِيْ تاکہ قتل کرے تو مجھے مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ نہین ہون دراز کرنے والا يَّدِيَ اِلَيْكَ ہاتھ اپنا
طرف تیرے لِاَقْتُلَكَ تاکہ قتل کرون مین تجھے اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق کہ ڈرتا ہون مین اللہ سے کہ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ رب ہی
سب اہل عالم کا باوصف اسکے کہ ہابیل قابیل سے بہت قوی اور صاحب شوکت تھا مگر خوف خدا کی وجہ سے قابیل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا
اور کہا کہ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ مین چاہتا ہون کہ پھر جا تو میرے قتل مین جو گناہ ہو اوس سے وَاِثْمِكَ اور اپنے گناہ کے
عذاب سے کہ قربانی مردود ہونے کا سبب ہی تھا اور ہابیل کی یہ خواہش اور ارادہ حکم الٰہی کے موافق تھا فَتَكُوْنَ پس ہو جائیگا تو بسبب
ان دو گناہون کے مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ دوزخیون مین سے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ اور یہ ہی جزا ظالمون کی جو ناحق کسی کو
قتل کرتے ہین فَطَوَّعَتْ لَهٗ پھر آسان کر دیا واسطے قابیل کے اور مدد دی اوسے نَفْسُهٗ اوسکے نفس نے قَتْلَ اَخِيْهِ قتل مین
اوسکے بھائی کے اور وہ یہ نہ جانتا تھا کہ اسے کیونکر قتل کرون پس ابلیس بشر کی صورت پکڑ کر اوسکے سامنے آیا اور ایک چڑیا ہاتھ مین لایا اوس
چڑیا کا سر پتھر پر رکھکر دوسرا پتھر اوسپر مارا اور اوس چڑیا کا سر کچلی ہو گیا اور وہ مرگئی قابیل یہ ترکیب دیکھکر چپ ہو رہا یہانتک کہ ایک دن ہابیل کو
اوسنے دیکھا کہ پتھر پر سر رکھے سو رہا ہی فَقَتَلَهٗ پس قتل کر ڈالا اوسے ایک پتھر اوسکے سر پر مارا اور اوسکا بھیجا بکھر گیا فَاَصْبَحَ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ پس ہو گیا نقصان پانے والون مین سے دنیا مین اسطرح کہ پھر عمر بھر مردود رہا اور آخرت مین خود ظاہر ہی کہ سب دوزخیون کا
آدھا عذاب اکیلے اوسی پر ہوگا چنانچہ امام ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی پھر قابیل یہ نہ جانتا تھا کہ اب ہابیل کی لاش کو کیا کرنا چاہیے اوسے
کپڑے مین لپیٹکر چالیس دن تک پیٹھ پر لادے ہر طرف پھرتا تھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہی کہ سال بھر یونہی بسر ہوا
اور وہ لاش سڑ گئی اور بدبو کرنے لگی اور درندا اور پرندے قابیل پر غلبہ کیا کہ کہین یہ اسے پھینکے تو ہم کھالین قابیل نہایت تنگ
اور پریشان ہوا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا پھر بھیجا اللہ نے ایک کوا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ کھودتا تھا زمین مین اپنی ٹونٹا اور دونون
پنجون سے اور اسی طرح کھود کر اوسنے گڑھا بنا لیا لِيُرِيَهٗ اور یہ کام اسواسطے کیا کہ دکھا دے قابیل کو کہ كَيْفَ يُوَارِيْ کیسے
کیونکر چھپائے سَوْءَةَ اَخِيْهِ لاش اپنے بھائی کی لکھا ہی کہ کوے نے خاک مین گڑھا کھودا اور دوسرے مرے ہوئے
کوے کو لایا اور اوس گڑھے مین رکھکر خاک ڈالتا تھا یہانتک کہ وہ مرا ہوا کوا چھپ گیا قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى کہا قابیل نے کہ ای واے
مجھکو اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ کیا عاجز ہوا مین یہ کہ ہون مین مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ مانند اس کوے کے اس کام مین

فَاُوَارِیَ سَوْءَۃَ اَخِیْ ج پس چھپاؤن مین لاش بھائی اپنے کی پھر اوسی طرح پر قابیل نے ہابیل کو بھی خاک مین دبا دیا فَاَصْبَحَ
مِنَ النّٰدِمِیْنَ ۝ پھر ہو گیا پشیمانون مین سے اس بات پر کہ سال بھر تک اوس مری گلی لاش کو لادے لادے پھرا کیا اور یہ
بھی کہتے ہین کہ اوسکی ندامت اسوجہ سے تھی کہ اوسکے ماں باپ اوس سے بیزار ہوگئے اور اوسکا تمام بدن سیاہ ہو گیا اور ایک آواز
سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ کُن خَآئِفًا اَبَدًا یعنی خائف رہ ہمیشہ پھر یہ حال ہو گیا کہ قابیل جسے دیکھتا تھا تو ڈرتا تھا کہ یہ کہین مجھے قتل نہ کر ڈالے
اور آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہاتھ سے قتل ہوا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ج بسبب اس قتل کے كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
لکھدیا اور حکم کیا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ کہ جو کوئی قتل کرے نَفْسًا کسی کو بِغَیْرِ نَفْسٍ بے اسکے کہ اوسنے
کسی کو قتل کیا ہو اور اوسپر قصاص لازم ہوا ہو اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ اور بے اسکے کہ اوسنے فساد کیا ہو زمین مین یعنی ہزنی کی ہو
یا مرتد ہو گیا ہو یا باوجود اس بات کے کہ محصن ہو زنا کی ہو فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ط پس گویا کہ قتل کر ڈالا اوسنے
سب لوگون کو اس نظر سے کہ اوسنے خون کی ہتک حرمت کی اور لوگون کو دلیر کر دیا یا یہ کہ غضب الٰہی کو اپنی طرف کھینچنے مین
جیساکہ ایک آدمی کا قتل ویسا ہی سب لوگون کا وَمَنْ اَحْیَاهَا اور جو شخص کسی کی زندگی باقی رہجانے کا سبب ہو قصاص
معاف کرکے یا قتل سے منع کرکے یا ہلاکت کی جگہون سے نکال کر فَكَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ط پس گویا کہ وہ سب لوگون کی
زندگی کا سبب ہوا قتل کے ساتھ پیش آنے سے ڈرانا اور جانون کی حمایت اور اعانت کی ترغیب اس کلام سے مقصود ہے
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ اور البتہ آئے طرف بنی اسرائیل کے رُسُلُنَا رسول ہمارے بِالْبَیِّنٰتِ ز ساتھ معجزون ظاہر اور آیتون
واضح کے ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ پھر تحقیق کہ بہتیرے اونمین سے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد بھیجنے رسولون اور نازل کرنے آیتون کے
فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ بیچ زمین کے البتہ اسراف کرنے والے تھے یعنی حد اعتدال سے متجاوز تھے یا قتل مین مسرف
یا اوامر اور نواہی کی حدون سے گذرے ہوے لکھا ہے کہ ہجرت کے چھٹے برس قبیلۂ بنی عرینہ سے ایک گروہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور شرف اسلام سے مشرف ہو کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت مین حاضر باشی
اختیار کی مدینۂ منورہ کی ہوا اونکے مزاج سے خوب موافق نہ آئی وہ لوگ بیمار ہوگئے اور اونکا حال حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت مین
عرض کیا گیا حضرت نے اونھین اون اونٹون کے قریب روانہ فرمایا جو جبل العیر کے قریب تھے چندروز وہ وہان رہے اور اونٹنیون کا دودھ
اور پیشاب پیا کیے یہانتک کہ اونکا مرض جاتا رہا اور صحیح اور تندرست ہوگئے ایک دن صبح کے وقت متفق ہو کر پندرہ اونٹ خاص
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہانک لیچلے اور اپنے قبیلہ کی طرف متوجہ ہوے یسار جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام تھا چند آدمی
ساتھ لیکر اونکے پیچھے چلا اور اونپر پہونچکر مقابلہ اور مقاتلہ کیا اون ظالمون نے یسار کو پکڑ لیا اور ہاتھ پانون کاٹکر آنکھون اور زبان مین کانٹے
چبھوتے تھے حتی کہ یسار شہید ہوگئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال سے واقف ہوے اور کرز بن جابر کو بیس
سوارون کے ساتھ اونکے پیچھے بھیجا اونھون نے جاکر سبھون کو گرفتار کرلیا اور اونکے ہاتھ گردنون مین باندھکر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ

معانقة

وَرَسُوْلَهٗ کہ سوا اسکے نہین کہ ہر جزا اون لوگون کی جو لڑتے ہین ساتھ دوستون خدا اور رسول کے وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ
اور دوڑتے ہین زمین پر فَسَادًا افساد کے واسطے کہ راہزنی اور لوٹ مار ہر اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا یہ کہ قتل کرین اونھین اگر کسی کو اونھون نے
قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ يُصَلَّبُوْٓا یا یہ کہ قتل کرین اور سولی پر چڑھاوین اگر اونھون نے قتل بھی کیا ہو اور مال بھی لیا ہو
اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ یا کاٹ ڈالین ہاتھ اور پانوں اونکے مِّنْ خِلَافٍ برخلاف یعنی داہنا ہاتھ اور بایان پانون
اگر مال لیا ہو اور کسی کو قتل نہ کیا ہو اَوْ يُنْفَوْا یا نکال دین اونھین مِنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی ایک شہر سے دوسرے شہر مین
نکال دین اسطرح پر کہ کسی جگہ ٹھہر نہ سکین اگر اونھون نے لوٹ مار نہ کی ہو مگر ڈرایا اور دھمکایا ہو امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے شہر بدر کرنے کو
قید کرنے پر ڈھالا ہے تاکہ اون ظالمون کا ضرر دوسرے شہر مین مسلمانون کو نہ پہونچے جب یہ حکم نازل ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
حکم سے اون لوگون کے ہاتھ پانون کاٹ ڈالے گئے اور سلائی اونکی آنکھون مین پھیری گئی پھر اونھین سولی پر چڑھا دیا ذٰلِكَ
یہ حدود جو مذکور ہوے لَهُمْ واسطے اونکے خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ذلت اور رسوائی ہے دنیا مین وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور
واسطے اونکے ہے بیچ آخرت کے عَذَابٌ عَظِيْمٌ عذاب بڑا اونکے گناہ بڑے ہونے کی وجہ سے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مگر وہ لوگ جو توبہ کرین اوس سے جو حق اللہ ہے مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا قبل اس سے کہ تم قادر ہو جاو عَلَيْهِمْ اوپر اونکے پس اگر
حربہ کرنے والا مشرک ہے اور اوسنے توبہ کی یعنی ایمان لایا خواہ اوسپر قدرت حاصل ہونے کے قبل خواہ بعد تو جو حدود مذکور ہوے
سب اوس سے ساقط ہو گئے اور اوسکے جان و مال سے مطالبہ نہین ہو سکتا اور اگر مسلمان ہے کہ اوسپر قادر ہونے کے قبل اوسنے
توبہ کی تو مالک ابن انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ حدود اوس سے ساقط ہو جاتے ہین اور اوسے کسی چیز پر نہین پکڑ سکتے مگر جب کسی کا
مال بعینہ اوسکے پاس پائین تو مالک مال کو پھیر دین اور مقتول کا وارث بھی خون کا مطالبہ نہین کر سکتا اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا
قول یہ ہے کہ قدرت پانے سے قبل اگر توبہ کرے تو حدود الہی اوس سے ساقط ہو جائینگے حقوق عباد نہ ساقط ہونگے فَاعْلَمُوْٓا پس جان لو
تم کہ اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا غَفُوْرٌ بخشنے والا گناہون کا ہے توبہ کے سبب سے رَّحِيْمٌ مہربان ہے توبہ کرنے والون پر يٰٓاَيُّهَا ع ۸
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے گروہ مومنون کے ڈرو خدا سے وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ اور ڈھونڈھو طرف اوسکے
وسیلہ یعنی وہ چیز جسے اوسکی درگاہ مین قرب حاصل کرنے کے واسطے وسیلہ کر سکین اور جامع بات اس باب مین یہ ہے کہ جناب الہی مین تقرب حاصل
کرنے کو اوامر اور نواہی کا لحاظ رکھنا وسیلہ کلی ہے اور لطائف قشیریہ مین لکھا ہے کہ ریا سے اعمال کی تجرید اور عجب سے احوال کی تفرید اور انفاس
خالص کرنا ملاحظہ سے وسیلہ ہے اور کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ عابدون کا وسیلہ فضائل ہین اور عالمون کا وسیلہ دلائل ہین اور عارفون کا وسیلہ ترک وسائل ہے عابد
تو معاملہ سے توسل ڈھونڈھتا ہے اور عالم مکاشفہ سے راہ چلتا ہے اور عارف معاینہ سے راہ دیکھ لیتا ہے عابد تو اس آیت مین فکر کرتا ہے کہ یذکرون
اللّٰہ قیاما و قعودا اور عالم اس آیت پر نظر کرتا ہے اولم ینظروا فی ملکوت السموات اور عارف اس بات سے درگذر نہین کرتا کہ قل اللہ ثم ذرہم پیر طریقت
شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری قدس سرہ العزیز نے کہا ہے کہ الہی تیری طرف وسیلہ بھی تو ہی ہے اگر کسی نے طلب سے تجھے پایا تو مین نے خود طلب تجھی سے
پائی نظم این طلب با بے طلب تو دادہ + گنج احسان بر ہمہ بکشادہ + این طلب ما ہم از ایجاد تست + رستن از بیداد یارب داد تست

اینقدر ارشاد تو بحشیدہ ‡ تا بدین بس عیب ما پوشیدہ ‡ قطرۂ دانش کہ بخشیدی بپیش ‡ متصل گردان بدریا ہای خویش ‡ وَجَاهِدُوا
فِي سَبِيلِهِ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین اعدا ظاہری اور اعدا باطنی کے ساتھ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو
ان اعمال کے سبب سے اور بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ اس آیت مین حق تعالیٰ نے فلاح کو چار چیزون سے متعلق کیا کہ بے اون چار چیزون کے
اصلی چھٹکارا حاصل نہین ہوتا پہلے تو ایمان کہ ابتدا خلقت مین نور پہونچاتا ہے اور یہ بندہ کو شرک کی تاریکیون کے پردون سے خلاصی
دیتا ہے دوسرے تقوی کہ اعمال شرعیہ کا منبع اور اخلاق مرضیہ کا منشا ہے سالک اسکے سبب سے گناہ کی ظلمت سے نجات پاتا ہے تیسرے وسیلہ
ڈھونڈھنا اور وہ فنا ناسوت ہے بقا لاہوت مین اور عارف اسکے باعث تاریکی ہستی سے باہر آتا ہے چوتھے جہاد اور وہ انانیت کو
مضمحل اور ہویت کو ثابت کرنا ہے اور موحد اس تبہ پر پہونچکر وجود کی تیرگی سے چھوٹتا ہے اور شہود کے نور مین پہونچ جاتا ہے رباعی
چون جلوہ کند نور شہود از تتق غیب ‡ از ظلمت ہستیّ تو آثار نماند ‡ از چہرۂ وحدت بفگن پردۂ کثرت ‡ تا در نظرت اندک و بسیار نماند ‡
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوے بت اور ملائکہ اور بچھڑا وغیرہ پوجنے سے لَوْ أَنَّ لَهُمْ اگر ہو واسطے اونکے
مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا جو کچھ ہے بیچ زمین کے مال اور اسباب کی قسم سے وَمِثْلَهُ مَعَهُ اور مانند اون سب چیزون کے
ساتھ اون سب چیزون کے یعنی جو کچھ نقد وجنس زمین پر ہے اگر اوسکا دونا بھی کافرون کی ملک مین ہو لِيَفْتَدُوا بِهِ تاکہ اوسے
بدلا اپنی ذات کا کرین مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عذاب روز قیامت سے تو مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ نہ قبول کیا جائیگا اونسے
اور وہی عذاب اونھین لازم رہیگا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ اور واسطے اونکے ہے اوس دن عذاب دردناک يُرِيدُونَ
چاہتے ہین یعنی آرزو رکھتے ہین یا قصد کرتے ہین أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ یہ کہ نکلین آتش دوزخ سے وَمَا هُمْ
بِخَارِجِينَ مِنْهَا اور نہین ہین وے باہر آنے والے آتش دوزخ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ○ اور واسطے اونکے ہے
عذاب دائمی کہ نہ زائل ہوگا نہ منقطع وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ اور چوٹا اور چوٹی فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا پس کاٹ ڈالو
داہنے ہاتھ اونکے جب بقدر نصاب چوری کرین کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چوتھائی دینار ہے اور امام اعظم رحمہ اللہ
تعالیٰ کے نزدیک دس درم اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین درم اور اس سے زیادہ جتنا چرائے حرز سے یعنی ایسی جگہ سے
جہان حفاظت سے رکھا ہو جیسے گھر صندوق یا ایسے آدمی کے پاس سے جو نگاہبان ہو مثلاً راہ یا مسجد مین اور چھپا کر اوٹھالین
جَزَاءً بِمَا كَسَبَا خدا جزا دیتا ہے اونھین جزا بسبب اوس کام کے جو اونھون نے کیا اور وہ کام ترک حرمت ہے مال مومن مین
نَكَالًا مِنَ اللَّهِ اور عقوبت کرتا ہے اونھین وہ عقوبت جو صادر ہوئی ہے حق تعالیٰ کی جناب سے تاکہ وہ عقوبت اوسکے واسطے
نصیحت ہو اور پھر ویسا کام کرنے سے اوسے باز رکھے وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور اللہ غالب ہے اپنے حکم مین حَكِيمٌ ○ جاننے والا
اوسکی حکمت جو وہ حکم کرتا ہے فَمَنْ تَابَ پھر جو کوئی توبہ کرے مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ بعد ظلم اپنے کے یعنی اپنی چوری کے بعد
وَأَصْلَحَ اور درستی پر لائے اپنا کام اسطور پر کہ مدعی کو راضی کردے اور قصد مصمم کرے اس بات کا کہ پھر چوری نہ کریگا فَإِنَّ
اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ پس تحقیق کہ اللہ توبہ قبول کرتا ہے اوسکی مگر ہاتھ کاٹنا ساقط نہوگا اوس توبہ کرنے والے پر سے

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی گناہ اوسکے رَّحِیْمٌ o مہربان ہی اوسپر کہ محشر مین لوسے رسوا نہ کریگا اَلَمْ تَعْلَمْ
کیا نہین جانتا تو نے یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف ہی اور مراد امت ہی یعنی کیا نہین جانتا تم لوگون نے اَنَّ اللّٰهَ یہکہ
اللہ کہ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اوسکے ہی بادشاہی سمانون اور زمینون کی یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ
عذاب کرتا ہی جسے چاہتا ہی جیسے کہ چور کو ہاتھ کٹنے کے سبب سے وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ اور بخشدیتا ہی جسے چاہتا ہی یعنی مجرم کو
چاہتا ہی توبہ کے بعد وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ اور اللہ اوپر سب چیزون کے بخشدینے اور عذاب کرنے سے قَدِیْرٌ قادر ہی
یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ اے رسول یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف ہی کہ آنحضرت کو لقب کے ساتھ یاد فرمایا اور اور انبیا کو
نام سے مخاطب کیا جیسے یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ یٰنُوْحُ اهْبِطْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ یٰمُوْسٰۤى اِنِّیْ اصْطَفَیْتُكَ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ جب حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خطاب کرنے کی نوبت آئی تو حق تعالی نے آپ کو کمال کی صفتون کے ساتھ یاد فرما کر مخاطب کیا جیسے
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ نہ غمگین کرین تجھے وہ لوگ جو عناد کی رو سے یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ
جلدی کرتے ہین اور اپنے تئین ڈالدیتے ہین بیچ کفر کے مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اون لوگون مین سے جنہون نے کہا اٰمَنَّا
ایمان لائے ہم اور یہ یون ہی کہتے ہین بِاَفْوَاهِهِمْ زبانون اپنی سے وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ اور ایمان نہین لائے
دل اونکے ان لوگون سے منافق مراد ہین اور اونکے کردار یہ تھے کہ کافرون سے دوستی کرتے تھے وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا
اور بعضے اون لوگون مین سے جو یہودی دین رکھتے ہین سَمّٰعُوْنَ سننے والے ہین قول تیرا لِلْكَذِبِ واسطے اسکے کہ جھوٹ
لگائین یہود لوگ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کلام سنکر باہر جاتے اور کہتے کہ محمدؐ سے ہمنے یہ سنا اور وہ نہ سنا ہوتا تھا اور وہ مدینہ کے
یہود تھے سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ سننے والے واسطے گروہ دوسرے کے جسکے لوگ لَمْ یَاْتُوْكَ نہین آئے تیری مجلس مین
اس سے خیبر کے یہود مراد ہین اسواسطے کہ مدینہ کے یہود جاسوسی کرتے تھے اور خیبر مین خبرین بھیجتے تھے اس آیت نازل ہونے کا سبب
یہ تھا کہ اہل خیبر کے شرفا مین سے ایک مرد اور ایک عورت کو زنا مین گرفتار کیا اور دونون محصن تھے اور اونکی حد توریت کے حکم سے
سنگساری تھی یہود نے اون دونون کی شرافت اور بزرگی کا لحاظ کرکے نہ چاہا کہ وہ حد اونپر جاری کرین باہم کہا کہ یہ مرد جو یثرب مین ہی
اسکی کتاب مین سنگسار کرنے کا حکم نہین اور بنی قریظہ اوسکے ہمسایہ اور اوس سے حلف کیے ہوے ہین کسی کو انکے پاس بھیجو کہ زانی محصن کی
حد اوس سے پوچھین اگر کہے کہ کوڑے مارو تو اوسکی بات مان لو اور اگر سنگسار کرنے کا حکم کرے تو اوسکی بات نہ سنو پس اونمین سے کچھ لوگ
دونون زانیون سمیت مدینہ مین آئے اور مدینہ کے یہود سے کیفیت واقعی بیان کردی اور اشراف یہود جیسے کعب کنانہ مالک حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی مجلس مین آئے اور زنا کرنے والون محصن کی حد پوچھی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حکم پر تم راضی ہو وہ بولے ہان
فوراً حضرت جبرئیل امین سنگساری کا حکم لیکر نازل ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سنگسار کرنا چاہیے یہود نے انکار کیا اور
بولے توریت مین خدا نے حکم کیا ہی کہ چالیس کوڑے قیر مین کہ وہ ایک سیاہ روغن ہوتا ہی تر کرکے مارنا چاہیے تاکہ اونکی پیٹھ سیاہ ہوجائے اور منھ کالا
کرکے گدھے پر اولٹا بٹھا کر مکانون کے گرد پھرانا چاہیے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خبر دی کہ یہ لوگ جھوٹ کہتے ہین او ابن صوریا

معانقة
عندالمتقدمین

جو یہود مین بڑا عالم ہی جانتا ہی کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہی کوڑے مارنے کا نہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود سے پوچھا کہ تم
لوگون مین سے فدک مین کوئی جوان رہتا ہی سادہ روسفید پوست کانا کا اوسے ابن صوریا کہتے ہین وہ بولے کہ ہان علم توریت مین تمام جہان کے
عالمون سے زیادہ وہ دانا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حکم توریت کے باب مین ہمارے تمہارے درمیان وہ حکم ہو وہ بولے کہ اچھا ہم
اوسکے حکم پر راضی ہوتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسے حاضر کرنے کا حکم فرمایا کئی دن کے بعد اوسے لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے
پوچھا کہ تو ہی ابن صوریا ہی اوسنے کہا کہ ہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور ان لوگون کے درمیان مین تو حکم ہوا سواسطے کہ یہود مین تو بڑا عالم ہی
ابن صوریا نے قبول کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے قسم ہی اوس خدا کی جسنے حضرت موسی علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی
اور تم لوگون کے واسطے دریا پھاڑ دیا اور تمہین فرعون کے لوگون سے نجات دی اور تمہارے واسطے من و سلوی بھیجا سچ بتا کہ تمہاری
کتاب مین زانی محصن کی حد سنگساری ہی یا نہین ابن صوریا بولا کہ اگر جھوٹ بولونگا یا بدل کر بات کہونگا تو توریت مجھے جلا دیگی اگر مین
نہ ڈرتا تو اقرار نہ کرتا تو بتا کہ تیرے خدا نے کیا حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خدا نے تو یہ حکم کیا کہ جب چار آدمی
محصن اور محصنہ کی زنا پر گواہی دین تو اون دونون کو سنگسار کرنا واجب ہی ابن صوریا بولا کہ قسم ہی موسی کے خدا کی کہ توریت مین بھی یہی
حکم فرمایا ہی مگر ہمارے عالمون نے بنی اسرائیل کے اشرافون کی طرف لحاظ کرکے انہین کوڑے مارنا اور منہہ کالا کرنا قرار دیا ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے دونون کو سنگسار کیا مسجد کے دروازہ کے پاس حق تعالی نے یہود کے حال سے خبر دی کہ یُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ
بدل دیتے ہین کلمون کو یعنی آیت رجم کو مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ بعد اسکے کہ خدا نے وضع کیا اوسے اوسکے موضع پر اور اوسکے عوض
کوڑے مارنا اور منہہ کالا کرنا لکھتے ہین يَقُولُونَ کہتے ہین خیبر کے یہود إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا اگر دین تمہین یہ حکم بدلا ہوا یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اگر کوڑے مارنے کا حکم کرین فَخُذُوهُ پس لو تم اوسے اور قبول کرو وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ اور اگر یہ حکم تمہین نہ دین اور سنگساری
کرنے کا حکم کرین فَاحْذَرُوا پس حذر کرو اوسکے قبول کرنے سے وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ اور جسے چاہے اللہ ضلالت یا فضیحت یا ہلاکت اوسکی فَلَنْ
تَمْلِكَ لَهُ پس اپنے ہاتھ مین تو نہین لا سکتا اور مالک نہین ہو سکتا واسطے اوسکے مِنَ اللَّهِ شَيْئًا اللہ سے کسی چیز کا وفتنہ
دفع کرنے مین أُولَئِكَ وہ گروہ الَّذِينَ وہ لوگ ہین کہ ازل مین لَمْ يُرِدِ اللَّهُ نہین چاہا خدا نے أَنْ يُطَهِّرَ یہ کہ پاک کرے کفر اور
انکار حق کے لوث سے قُلُوبَهُمْ دل اونکے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے اونکے ہی دنیا مین رسوائی بسبب اسکے کہ جزیہ دین
اور مومنون سے ڈرین وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ اور واسطے اونکے ہی بیچ آخرت کے عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ عذاب بڑا کہ دوزخ مین
ہمیشہ رہنا ہی سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ وہ سننے والے ہین باتون کے جھوٹ لگانے کے واسطے أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ کھانے والے
حرام کے یعنی رشوت کا حکم دینے اور کلام تحریف کرنے مین فَإِنْ جَاءُوكَ پس اگر آئین محاکمہ کے واسطے تیرے پاس فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ پس حکم کر درمیان اونکے أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ یا منہہ پھیر لے اونسے حق تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار دیا
اس آیت مین حکم دینے اور انکار کرنے کا وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ اور اگر منہہ پھیرے تو اور حکم نہ کرے فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا پس
نہ زیان پہونچا سکینگے تجھے کچھ وَإِنْ حَكَمْتَ اور اگر حکم کرے تو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ پس حکم کر درمیان اونکے ساتھ راستی

اور عدل سے کر اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۝ تحقیق کہ اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے والوں کو جو حکم مین عدل کرتے ہین
وَکَیْفَ یُحَکِّمُوْنَکَ اور کیونکر حکم کرین تجھے وَعِنْدَھُمُ التَّوْرٰىةُ حال آنکہ پاس اونکے ہے توریت فِیْهَا حُکْمُ اللّٰہِ
بیچ اوسکے حکم خدا کا ہے ساتھ سنگسار کرنے کے ثُمَّ یَتَوَلَّوْنَ پھر وہ پھر جاتے ہین اور انکار کرتے ہین مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ
بعد اس سے کہ تو نے حکم کیا ہے اونکی کتاب کے موافق وَمَآ اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ۝ اور نہیں ہین یہ لوگ باور کرنے والے ع ۹
اپنی کتاب یا تیرا حکم اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ تحقیق اوتاری ہمنے توریت فِیْهَا هُدًی بیچ اوسکے ہدایت ہے حق کی
طرف وَّنُوْرٌ اور نور ہے کہ شبہوں کی تاریکیاں دفع کردے یَحْکُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ حکم کیا ہے ساتھ توریت کے انبیاء
بنی اسرائیل نے الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا وہ جو مطیع ہوئے حکم الٰہی کے لِلَّذِیْنَ هَادُوْا واسطے اونکے جو متدین ہین ساتھ
دین یہودیہ کے وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ اور حکم کیا ہے علماء ربانی نے وَالْاَحْبَارُ اور زاہدوں اونکے نے بھی اونہین بِمَا
اسْتُحْفِظُوْا مِنْ کِتٰبِ اللّٰہِ بسبب اوسکے کہ مامور ہوے تھے اوپر محافظت توریت سے یعنی اوسے بدلنے اور ضائع
کرنے سے محفوظ رکھنے پر مامور تھے وَکَانُوْا عَلَیْهِ اور تھے اوپر اوس کتاب کے شُهَدَآءَ گواہ کہ اوسے سچ سچ بیان کرین
جیسے ابن صوریا نے بیان کردیا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ پس نہ ڈرو لوگوں سے لوگوں پر احکام حق جاری کرنے مین وَاخْشَوْنِ
اور ڈرو مجھسے اور حکم مین اخفا اور خیانت نہ کرو وَلَا تَشْتَرُوْا اور نہ مول لو یعنی نہ بدلا کرو بِاٰیٰتِیْ ساتھ احکام میرے کے
ثَمَنًا قَلِیْلًا دام تھوڑے کہ مال بے اعتبار اور جاہ ناپائدار کو رشوت مین حاصل کرتا ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ اور جو لوگ
حکم نہین کرتے بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی خدا نے یعنی یہود لوگ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ۝
پس وہ گروہ وہی کافر ہین وَکَتَبْنَا عَلَیْهِمْ اور لکھا ہمنے بنی اسرائیل پر فِیْهَآ بیچ توریت کے اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ
یہ کہ مار ڈالین ایک جان بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر ایک جان کے بدلے بنی قریظہ کی دو جانین مارتے ہین وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ
اور حکم کیا ہمنے کہ آنکھ بدلے مین آنکھ کے اندھی کردینے مین ڈھیلا نکال لینے مین نہین وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ اور ناک بدلے مین
ناک کے وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ اور کان بدلے مین کان کے وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ اور دانت بدلے مین دانت کے وَالْجُرُوْحَ
قِصَاصٌ اور زخم جو قابل قصاص ہون یعنی ایسی چیز مین قصاص لینگے جسمین برابری کا حفظ ممکن ہو جیسے ہونٹھ ہاتھ پانوں اور جس
چیز مین کہ برابری کا لحاظ رکھنا ممکن نہو دیت کا حکم دینا چاہیے فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ پس جو کوئی تصدق کرے ساتھ قصاص کے
یعنی معاف کردے فَهُوَ پس وہ تصدق کَفَّارَةٌ لَّهٗ کفارہ ہوجائیگا صدقہ دینے والے کے گناہ کا یا جسے معاف کردیا اوس سے
قصاص ساقط ہونے کے سبب سے اوسکا کفارہ ہوجائیگا اور معاف کرنے والے کا اجر خدا پر ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ اور جن لوگون نے
حکم نہ کیا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی اللہ نے اور وہ لوگ یہودی ہین کہ ایک آدمی کے بدلے دو آدمی کو قتل کرتے ہین
فَاُولٰٓئِکَ پس وہ گروہ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝ وہی ہین جو حق کو بے محل وضع کرتے ہین وَقَفَّیْنَا اور لائے ہم عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ
بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ پیچھے لگے پیغمبروں کے عیسی بیٹے مریم کو مُصَدِّقًا اوس حال مین کہ تصدیق کرنے والا تھا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ

واسطے اوس چیز کے جو پہلے اوس سے بھیجی تھی ہمنے مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ کتاب توریت وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ اور دی ہمنے اوسے انجیل فِيْهِ هُدًى بیچ اوسکے ہدایت ہو توحید کی وَّنُوْرٌ ۙ اور روشنی ہو راہ حق مین وَّمُصَدِّقًا اور کیا ہمنے انجیل کو موافق اصول دین مین لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ واسطے اوس چیز کے جو پہلے اوس سے تھی توریت وَهُدًى اور کیا ہمنے اوسے رہنما وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور نصیحت کرنے والا واسطے پرہیزگارون کے وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ اور چاہیے کہ حکم کرین اہل انجیل یعنی اوسکے عالم بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی خدانے بیچ اوسکے ہمکو مراد حکم ہو اوسوقت جب منسوخ نہوا تھا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ اور جسنے حکم نہ کیا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو خدانے نازل کی چونکہ نصارا نے احکام انجیل سے عدول کیا فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ پس وہ لوگ نکلجانے والے ہین حکم خدا سے یا ایمان سے اگر انکار حکم کرین وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ اور بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن بِالْحَقِّ ساتھ درستی اور راستی کے مُصَدِّقًا اوس حال پر کہ وہ مطابق ہو لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ واسطے اوسکے جو پہلے اوس سے تھین کتابین نازل کی ہوئین وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نگاہبان ہو کتابون پر کہ تغیر تبدیل سے اوسکی محافظت کرتا ہو یعنی اونمین جو کچھ تغیر کرتے ہین وہ قرآن سے درست ہو جاتا ہو یا گویا پہلی کتابون کی صحت پر گواہ ہو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ پس حکم کر درمیان اہل کتاب کے بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی خدانے اوپر تیرے یعنی سنگساری کا حکم اور قصاص مین برابری اور یہ آیت اوس حکم کی ناسخ ہو جسمین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ تمھین اختیار ہو چاہو حکم کرو چاہو حکم سے انکار کرو اور وہ آیت اس سے پہلے گذر چکی ہو وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ اور نہ پیروی کر اونکی خواہشون اور آرزوون کی اوس حال مین جب پھرنے والا ہو تو عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ اوس سے جو تیرے پاس آیا ہو حکم راست اور درست لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ واسطے ہر گروہ کے بنائی ہمنے شِرْعَةً ایک شریعت وَّمِنْهَاجًا ۭ اور ایک راہ کھلی ہوئی شریعت وہ ہو جسپر کتاب الٰہی مین نص وارد ہوئی اور منہاج وہ ہو جو حدیث نبوی سے ثابت ہو وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً البتہ کر دیتا تمھین ایک امت متفق ایک ملت پر وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ اور لیکن آزماتا ہو تمھین فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ بیچ اوس چیز کے جو دی ہو تمھین یعنی مختلف شریعتین ہر زمانہ کے موافق تاکہ فرمانبردار گناہگار سے تمیز کر لیا جائے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ پس دوڑو اور پیشی کرو طرف خیرات کے کہ اتباع شریعت ہو اِلَى اللّٰهِ طرف اللہ کے مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا پھر جانا ہو تم سب کا فَيُنَبِّئُكُمْ پس خبر دیگا تمھین جزا دیکے وقت بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ ساتھ اوس چیز کے کہ ہو تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے کہ وہ امور دین اور شریعت ہو وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ اور بھیجا ہمنے تیری طرف یہ امر کہ حکم کر اہل کتاب مین بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو خدانے نازل کی طرف تیرے یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ بعضے علماء یہود نے مکر اور فریب کی راہ سے باہم یہ تدبیر کی کہ آؤ محمد کے پاس چلین شاید کہ اوسے راہ سے بے راہ کر دین اور دم دھاگے سے اوسے فریب دین یہ صلاح کر کے آئے اور بولے کہ ای محمد تم جانتے ہو کہ ہم اپنی قوم کے اشراف اور علما ہین جب ہم تمھاری پیروی کرینگے تو کیا ارذال کیا اشراف سب یہود ہماری تصدیق کے سبب سے تمھاری

پیروی کرینگے بالفعل ہم مین اور ہماری قوم مین خونون اور مالون کی بابت جھگڑے ہین ہم تمھین حکم کرتے ہین بشرطیکہ قصاص مین ہماری
مرضی کے موافق حکم دو تو ہم تمہارا دین قبول کرتے ہین حق تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کردی اور اونکی التماس
قبول کرنے سے ڈرایا اور فرمایا کہ جو خدا نے بھیجا ہے اوسکے موافق حکم کرو وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ اور نہ پیروی کر اونکی آرزوون کی
وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ اور ڈر اونسے اس بات سے کہ تجھے پھیر دین عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ بعضی
اوس چیز سے جو خدا نے نازل کی ہے طرف تیرے فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جاوین اور انکار کرین اوس حکم سے جو نازل کیا گیا فَاعْلَمْ اَنَّمَا
يُرِيْدُ اللّٰهُ پس جان لے تو کہ انکار اونکا اس باعث سے ہے کہ چاہتا ہے اللہ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ یہ کہ پہونچاوے
اونھین عقوبت بسبب اونکے بعضے گناہون کے دنیا مین اور باقی کے عقبی مین وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝
اور تحقیق کہ بہت لوگ یہود مین سے فاسق ہین یہ آیت نازل ہونے کے بعد یہود بولے کہ ہم نہین راضی تیرے حکم سے تو آیت
نازل ہوئی اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ کیا پھر حکم جاہلیت يَبْغُوْنَ چاہتے ہین زنا کی حد اور قصاص مین جو توریت اور
قرآن کے حکم پر راضی نہین ہوتے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ اور کون ہے بہتر خدا سے حُكْمًا حکم کی جہت سے لِّقَوْمٍ
يُّوْقِنُوْنَ ۝ع واسطے اوس قوم کے جسکے لوگ فکر کرتے ہین یقین کی رو سے اور جانتے ہین کہ سب حکمون سے بہتر خدا ہی کا ع
حکم ہے لکھا ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ابن ابی کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین جھگڑا کیا عبادہ
رضی اللہ عنہ بولے کہ یہود کے گروہ ہون مین سے میرے بہت دوست ہین کہ سختیون مین اونکے ہر ہر مرد اور ہر ہر عورت پر مین بھروسا
کرسکتا تھا آج خدا اور رسول کی دوستی کے باعث سب سے مین بیزار ہو گیا مجھے خدا اور رسول ہی کی دوستی بس ہے عبداللہ بن ابی نے
جواب دیا کہ مین زمانہ کی گردش اور لیل و نہار کے حوادث سے ڈرتا ہون اور یہود جو مجھسے قسمیہ ہین اونپر باہم اعتماد کرنے اور اونسے
باہم اعانت چاہنے مین مجھے کچھ چارہ نہین تو یہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ایمان والون کے لَا تَتَّخِذُوا نصف منزل
الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ مت پکڑو یہود و نصارا کو دوست بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعض اونکے دوست ہین بعض کے وقف لازم ہے
اس جہت سے کہ تمھاری مخالفت مین باہم موافقت رکھتے ہین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ اور جو کوئی تم مین سے اونھین دوست رکھے وقف غفران
اور اونکی معاونت اور موافقت کی طرف جھکے فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ پس تحقیق کہ وہ بھی اونھی مین سے ہے یہ بات نہایت تہدید ہے یہود
و نصارا سے باہمی دوستی رکھنے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمون کو
کہ دشمنون سے دوستی کرکے اپنی جان پر ظلم کرتے ہین فَتَرَى الَّذِيْنَ پس دیکھتا ہے تو اون لوگون کو کہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
دلون مین اونکے نفاق کی بیماری ہے یعنی ابن ابی اور اوسکے تابع لوگ يُسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ دوڑتے ہین محبت اور یاری مین یہود کی
يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین کہ نَخْشٰٓى ڈرتے ہین ہم اَنْ تُصِيْبَنَا اس سے کہ پہونچے ہمین گردش روزگار سے دَآئِرَةٌ کچھ یعنی زمانہ
پلٹ جاوے اور اہل اسلام مغلوب اور کفار غالب ہو جاوین حق تعالی نے اونکا یہ اندیشہ باطل کردیا اور فرمایا فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ
پس جلدی ہے اللہ کہ لاوے بِالْفَتْحِ فتح واسطے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے یارون کے اس سے فتح مکہ مراد ہے یا یہود کے منازل

اور مواضع کی تسخیر جیسے خیبر اور تیمار اور فدک اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کو قتل اور جلا وطن کردینے کا فَیُصْبِحُوْا
پس ہو جاینگے منافق عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اوپر اوسکے جو چھپایا اونھون نے بیچ جیون اپنے کے یعنی دوستی یہود کی اور کل
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کام مین شک نٰدِمِیْنَ ۝ پشیمان ہونے والے وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اور کہینگے ایمان والے
دوسرون کو اَهٰٓؤُلَآءِ کیا یہی گروہ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ وہ لوگ ہین جو قسم کھاتے تھے ساتھ خدا کے جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ
سخت قسمین اپنی اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ تحقیق کہ وہ ساتھ تمھارے ہین اور آج انکا پردہ کھل گیا اور معلوم ہوگیا کہ یہ جھوٹ کہتے تھے
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ باطل ہوگئے سب عمل انکے فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ پس ہوگئے نقصان اوٹھانے والے بسبب ثلثة
فضیحت ہونے کے دنیا مین اور ثواب فوت ہوجانیکے آخرت مین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای گروہ مومنون کے مَنْ
یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ جو کوئی پھر جائیگا تم مین سے یعنی مرتد ہوجائیگا عَنْ دِیْنِهٖ دین اپنے سے یہ آیت اوس صورت سے خبر دیتی ہے
جو غیب مین تھی قبل اوسکے واقع ہونے کے اور وہ اسطرح پر تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد تمام عرب مرتد ہوگئے
مگر اہل مکہ اور اہل مدینہ اور عبدالقیس نجرانی بعضے تو زکوٰۃ دینے سے پھر گئے ہوئے اور بعض نے مسیلمہ کذاب اور طلیحہ اسدی اور سجاح
کاہنہ کی طرف رجوع کی اور انکی نبوت کے مقر ہوگئے تو حق تعالیٰ نے پہلے ہی اسکی خبر دیدی کہ اگر کوئی مرتد ہوجائیگا تو دین حق بے یار
و مددگار نہ رہیگا بلکہ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ پس قریب ہے کہ لائے خدا ایک قوم یُّحِبُّهُمْ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اون لوگون کو
وَیُحِبُّوْنَهٗٓ اور وہ لوگ دوست رکھتے ہین اللہ کو اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ فروتنی اور خاکسار اور مہربان ہونگے اوپر مومنون کے
اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ سخت دل اور پھر پڑنے والے اور بے رحم ہونگے اوپر کافرون کے اور یہ قوم اہل یمن تھے یا پارسایا اشعری
اسواسطے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ اشعری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ وہ قوم یہ ہی ہے اور قادسیہ کے
مجاہدون کی طرف اشارہ ہے کہ دو ہزار آدمی نخع کے تھے اور پانچ ہزار بجیلہ اور کندہ کے اور تین ہزار سب قبائل عرب مین کے اور تیسیر مین
لکھا ہے کہ ابن عباس اور حسن بصری رضی اللہ عنہما اس بات پر ہین کہ یہ قوم امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق اور انکے یار مہاجر اور انصار رضی اللہ
عنہم ہین کہ انھین نے مرتدون سے جنگ کی یُجَاهِدُوْنَ حق تعالیٰ اوس قوم کی تعریف اور صفت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جہاد کرینگے فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے وَلَا یَخَافُوْنَ اور نہ ڈرینگے لَوْمَةَ لَآئِمٍ ملامت سے کسی ملامت کرنے والے کی ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ یہ صفتین جو مذکور ہوئین فضل ہے اللہ کا اور اوسکے کرم کی یادتی ہے یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور اللہ بڑا افضال کرنے والا ہے اپنی مخلوقات پر عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہے اوسے جو فضل کا مستحق ہے یُحِبُّهُمْ اور یُحِبُّوْنَهٗ کے باب مین
علما کے کلام بہت ہین اہل شریعت تو کہتے ہین کہ بندہ کے ساتھ خدا کی محبت تو یہ ہے کہ دنیا مین بندہ کی توفیق اور ہدایت کا ارادہ فرمانا اور آخرت مین حسن ثواب
اور کرامت بے حساب عطا کرنا اور خدا کے ساتھ بندہ کی محبت یہ ہے کہ خدا کی طاعت کا ارادہ اور اوسکی معصیت سے بچنا اور اہل طریقت کے نزدیک بندہ کے ساتھ
خدا کی محبت یہ ہے کہ بندہ کو اپنی درگاہ سے قریب اور نزدیک کرے اور خدا کے ساتھ بندہ کی محبت یہ ہے کہ خدا کے واسطے غیر خدا سے اپنے دل کو خالص کرلے
اور ارباب حقیقت اس بات پر ہین کہ محبت الٰہی تو قدیم ہے اور بندہ کی محبت حادث بیت چون تجلی کرد اوصاف قدیم ✦ پس بسوخت آنکہ وصف محدث کلیم

جب حضرت ذو الجلال کی محبت کی کڑی پکڑ کے صدمے یُحِبُّهُمْ کے پردۂ احتشام سے محب کے وجود فانی کو مضمحل کر دیتے ہین تو دوبارہ یُحِبُّوْنَهٗ کے چمن عنایت کی خوشبوئین پہونچکر اوس فانی کو بقا کے وصف سے متصف کر دیتی ہین پس بیشک محبت بندہ کی ساتھ اللہ کے فنا کر دینا ناسوتیت کا بقاء لاہوتیت مین ہے اور محبت اللہ کی بندہ کے ساتھ باقی رکھنا لاہوتیت کا فناء ناسوتیت مین اور پیر ہرات خواجۂ عبد اللہ انصاری قدس اللہ سرہ نے منازل السائرین مین فرمایا کہ عبادت سے لذت پانا اور پراگندگی کے اسباب جاتے رہنے سے فراغت پانا ابتدا مین محبت ہے اور انتہا مین ذات کی محبت ذات ہی کے واسطے ہے حضرت احدیت مین ساتھ فناء رسم حدوث کے عین ازلیت مین سمنون محب رحمہ اللہ تعالیٰ سے لوگون نے پوچھا کہ محبت کیا چیز ہے وہ بولے کہ بندون کے ساتھ حق تعالیٰ کی محبت پوچھتے ہو یا حق تعالیٰ کے ساتھ بندون کی محبت لوگون نے کہا کہ بندون کے ساتھ حق تعالیٰ کی محبت ہم پوچھتے ہین فرمایا کہ اسوقت مین خضر علیہ السلام کے ساتھ تھا اور بندہ کے ساتھ خدا کی محبت کا نکتہ بیان کرتا تھا ملائکہ ملکوت کو اوسکے سننے کی طاقت نہوئی آور بھی سمنون رحمہ اللہ تعالیٰ کی کیفیت لکھی ہے کہ محبت کا حال کچھ بیان فرماتے تھے اور اونکا طائر روح کہ مِنْهُ بَدَءَ وَاِلَيْهِ يَعُوْدُ جسکا آشیانہ تھا وہ ہویت کی ہوا مین اوڑ رہا تھا پس ایک پرندہ ہوا سے نیچے اوترآیا اور چونچ زمین پر مارنے لگا یہانتک کہ اوسکی چونچ سے خون جاری ہوا اور وہ خاک اور خون مین لوٹنے لگا یہانتک کہ آتش محبت جو نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ کی سلگائی ہوئی تھی اوسکے شعلہ سے اوس جانور کے بال و پر جل گئے اور اوسکی جان نکل گئی **بیت** بسکہ مرغ سحری درغم گلزار بسوخت ✦ جگر لالہ بران دلشدہ زار بسوخت ✦ حضرت شیخ طریقت قطب المحققین قدس اللہ سرہ نے فتوحات کی مین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے اوس پرندہ کو شیخ سمنون کی باتون کی سمجھ دی یہانتک کہ محبت کا حال دریافت کرکے سلطان محبت کا محکوم ہو گیا اور جو لوگ حاضر تھے اونکی نصیحت اور مدعیون کی تنبیہ کیواسطے وہ صورت اور کیفیت ظاہر ہو گئی صاحب لوامع اَنَارَ اللّٰهُ قُلُوْبَنَا بِلَمَعَاتِ لَوَامِعِهٖ نے فرمایا کہ محبت جمیل حقیقی کا میل ہے اپنے ہی جمال کی طرف جمعًا اور تفصیلًا اور وہ میل یا مقام جمع سے جمع کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ جمال ذات کی دید ہے آئینۂ ذات مین بے توسط کائنات **رباعی** معشوق کہ کس سرّ جمالش نہ شناخت ✦ در ملک ازل لوای خوبی افراخت ✦ نے طاس سپہر بود و نے مہرۂ مہر ✦ ہم خود بخود این نرد محبت می باخت ✦ اور یا وہ میل جمع سے تفصیل کے ساتھ ہوتا ہے جیسے کہ وہ ذات واحد مظاہر بے حد مین اپنے جمال کی چمک مشاہدہ کرتی ہے اور اپنے صفات کمال کو مطالعہ کرتی ہے **رباعی** جانان کہ دم عشق زند با ہمہ کس ✦ کس را نہ رسد بہ دامنش دست ہوس ✦ مرآت شہود اوست ذرات وجود ✦ با صورت خود عشق همی بازد و بس ✦ یا وہ میل تفصیل سے تفصیل کے ساتھ ہے جیسے اکثر آدمی جمال مطلق کا عکس تفصیلون کے آئینون مین دیکھتے ہین اور جمال مقید زائل کو مقصود کلی جانتے ہین اور جمال کی لذت سے خرسند اور فراق کے رنج و کلفت سے دردمند ہوتے ہین **نظم** ای حسن تو کردہ جلوہا در پردہ ✦ صد عاشق و معشوق پدید آوردہ ✦ از بوی تو لیلی دل مجنون بردہ ✦ وز شوق تو وامق غم عذرا خوردہ ✦ اور یا وہ میل تفصیل جمع کے ساتھ ہوتا ہے جیسے کہ بعضے خاص لوگ افعال و آثار کے کارخانہ سے اپنی فکر کا رخت باہر نکال لیگئے اور شانون کے پردے اور صفتون کی اوٹین کہ افعال اور آثار کی مبادی مین توڑ پھاڑ کر اونکی ہمتون کا متعلق اور اونکی توجہات کا قبلہ ذات متعالی صفات رفیع الدرجات کے سوا اور کوئی امر نہین ہے **نظم** برتر ز حدود کائنات ست دلم ✦ برتر ز احاطۂ جہات ست دلم ✦ فارغ ز تفاصیل صفات ست دلم ✦ مرآت تجلیات ذات ست دلم ✦ اسس کلام حقائق

اعلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یُحِبُّہُمْ جمع سے تفصیل کے ساتھ میل کا مرتبہ ہے اور یُحِبُّوْنَہٗ تفصیل سے جمع کے ساتھ میل کا مقام ہے اور
حضرت جنید اللہ قدس سرہ نے جو رسالہ اپنے والدین بزرگوار کے نام پر لکھا اوسمین تحریر فرمایا ہے کہ اگر خوب دیکھو تو حق جل و علا نے
ہر مرتبہ مین اپنے مراتب سے اپنی ذات کے سوا کسی کو دوست نہین رکھا ہے بیت یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ چہ اقرار است + بزیر پردہ نگر خود بخود را
خریدار است + اوسواسطے کہ جو صاحب جمال ہو اوسکا آئینہ کو دوست رکھنا آئینہ کی ذات کے واسطے نہین بلکہ آئینہ مین اپنا جمال دیکھنے کے
واسطے آئینہ کو دوست رکھنا ہے تو درحقیقت اوسنے آئینہ کو دوست نہین رکھا بلکہ اپنے ہی تئین دوست رکھا اور اس آیت مین محب اور
محبوب ہونے کا رتبہ آدمی کے واسطے ثابت ہے اس سے وہ شخص جو صاحب فہم کامل ہے قرب فرائض و نوافل کی حقیقت تامل وافی کے ساتھ
دریافت کر سکتا ہے اور اللہ توفیق دینے والا اور کافی ہے لکھا ہے کہ عبداللہ بن سلام اپنے تابعون کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قریظہ اور نضیر کہ ہمارے قرابتدار ہین اونکا دین چھوڑ دینے
اور مسلمانون سے موافقت کر لینے کی وجہ سے اونھون نے قسم کھائی ہے کہ ہمارے ساتھ ایک جگہ پر اٹھانھون اور جب تک ہم دین
اسلام پر رہین اپنی رشتہ داری ہمسے منقطع رکھین اور بُعد منازل کی وجہ سے ہم لوگ آپکے اصحاب کی صحبت اور اونکے پاس بیٹھنے سے
محروم رہتے ہین ہمارا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر وہ دشمنی کرتے ہین تو اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ سوا اسکے نہین کہ دوست
تمہارا حقیقت مین خدا ہے وَرَسُوْلُہٗ اور رسول اوسکا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان
لاتے ہین یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ابن سلام نے جب یہ آیت سنی تو کہا کہ راضی ہین ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ
اوسکے رسول کے اور ساتھ مسلمانون کے کہ دوست ہین پھر حق تعالیٰ مسلمانون کی صفت اور تعریف کرتا ہے اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوۃَ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہین نماز وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ اور دیتے ہین زکوٰۃ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝
اوسحال یہ ہے کہ وہ خشوع اور فروتنی کرتے ہین نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے مین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ حال مخصوص ہے
یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ کے ساتھ یعنی زکوۃ دیتے ہین اپنے رکوع کے حال مین نماز کے اندر اوسنے نہایت حرص کی وجہ سے
جو احسان کرنے کے ساتھ رکھتے ہین اور اوس جلدی کے باعث جو اوسے ادا کرنے مین کرتے ہین اکثر تفسیرون مین
مذکور ہے کہ یہ آیت حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی شان مین نازل ہوئی اور اسکا سبب نزول یہ لکھا ہے کہ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرۂ مبارک سے مسجد مین تشریف لاتے اور لوگ بعضے رکوع مین تھے بعضے قیام مین آپکی
نظر مبارک ایک سائل پر پڑی استفسار فرمایا کہ کسی نے تجھے کچھ دیا اوسنے ایک انگوٹھی سونے یا چاندی کی حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو دکھائی اور بولا کہ یہ انگوٹھی مجھے دی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کسنے عطا کی اوس فقیر نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کس حال مین تجھے دی فقیر بولا کہ عطا کی مجھے اوس حال مین کہ وہ رکوع کرنے والے تھے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی بعد یہ آیت پڑھی جو بعد کو ہے وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ اور جو کوئی دوست رکھے خدا کو وَرَسُوْلَہٗ اور اوسکے رسول کو
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اون لوگون کو جو ایمان لاتے ہین یعنی مہاجر اور انصار کو فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ پس تحقیق کہ لشکر خدا کا ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ وہی لوگ ع ۹

غالب مین لکھا ہی کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہودی کہ اظہار اسلام کرتے تھے اور آخر کو منافق ہوگئے اور بعضے اصحاب کو اونکے
ساتھ محبت و مصاحبت کی راہ تھی تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ایمان والون کے لَا تَتَّخِذُوا
الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا نہ پکڑو اون لوگون کو جنھون نے پکڑا ہی دِیْنَكُمْ دین تمھارے کو هُزُوًا وَّلَعِبًا ٹھٹھا اور کھیل یعنی اسلام
ظاہر کرتے ہین اور کفر چھپاتے ہین مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون مین سے جنھین کتاب دی ہی مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے
یعنی یہود کو وَالْكُفَّارَ اور نہ پکڑو تم کافرون کو بھی اَوْلِیَآءَ دوست وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے بسبب ترک منہیات کے
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ ع اگر ہو تم لوگ مومن اسواسطے کہ ایمان حقیقی یہی چاہتا ہی کہ دشمنان حق کے ساتھ دوستی نہ کرو
وَاِذَا نَادَیْتُمْ اور جب ندا کرتے ہو تم اور لوگون کو بلاتے ہو اِلَی الصَّلٰوةِ طرف نماز کے تو اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا
پکڑتے ہین ندا کو یا نماز کو مسخرا پن اور کھیل جب مسلمان لوگ اذان سنکر نماز کو اوٹھتے تو یہود لوگ آپس مین کہتے ہنسی ٹھٹھے کے طور پر کہ
قاموا لا قاموا صلّوا لا صلّوا اور ہنستے معالم مین لکھا ہی کہ مدینہ مین ایک نصرانی تھا جب موذن کہتا کہ اشہد ان محمدا رسول اللہ تو وہ نصرانی
کہتا کہ جل جاوے یہ جھوٹا ایک رات اوس نصرانی کا خدمتگار اوسکے گھر مین آگ لایا اور وہ نصرانی اپنے اہل و عیال سمیت خواب غفلت مین
پڑا تھا اوس آگ مین سے ایک چنگاری اوڑی اور اوسکے گھر کو اون لوگون سمیت جو اوسمین تھے جلا دیا ذٰلِكَ یہ ٹھٹھا اونکا اذان کے
ساتھ بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ لوگ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ○ ایک گروہ ہین کہ نہین سمجھتے کہ اس ٹھٹھے کے سبب سے کیا عقوبت
اونمین پہونچیگی لکھا ہی کہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع نے چند یہود کے ساتھ آکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ
پیغمبرون مین سے تم کسکا ایمان رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ مین خدا کے ساتھ ایمان رکھتا ہون اور اوس چیز کے ساتھ جو مجھپر نازل فرمائی ہی اور
اوس چیز کے ساتھ جو نازل کی گئی اوپر ابراہیم اور اسمٰعیل کے آخر تک جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مذکور ہوا تو اون لوگون نے اونکی نبوت کا
انکار کیا اور بولے قسم خدا کی کہ تمھارے دین سے بدتر کوئی دین ہم نہین جانتے او کسی دین والے کو تم لوگون سے زیادہ دنیا اور آخرت مین
کم نصیب ہم نہین جانتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے اہل کتاب اس سے
یہود مراد ہین هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ کیا عیب پکڑتے ہو تم ہمسے اور انکار کرتے ہو تم یعنی عیب اور انکار نہین کرتے ہو اِلَّآ اَنْ
اٰمَنَّا مگر اس بات کا کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا اور ساتھ اوس چیز کے جو ہمپر نازل فرمائی یعنی
قرآن وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ اور ساتھ اوس چیز کے جو نازل فرمائی ہمسے پہلے جیسے توریت انجیل اور سب کتابین وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ
فٰسِقُوْنَ ○ اور دوسرے اسواسطے کہ اکثر تم لوگون مین فاسق ہین قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کیا خبر دون مین تمھین بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ ساتھ بدتر چیز کے اوس سے جو تمنے مجھسے کہی کہ تمھارا دین سب دینون سے بدتر اور
اس دین والے سب دین والون سے کم نصیب ہین یعنی تمھین مین آگاہ کرون اور خبر دون اوس قوم کے دین سے جو بدتر ہی مَثُوْبَةً
عِنْدَ اللّٰهِ اوس جزا کی جہت سے جو ثابت ہی اونکے واسطے نزدیک خدا کے پھر بیان فرماتا ہی کہ وہ بدتر قوم کون ہی مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وہ ہی کہ لعنت کی
اللہ نے اوسے وَغَضِبَ عَلَیْهِ اور غصہ کیا خدا نے اوسپر اور وہ یہود ہین کہ حق تعالیٰ نے اونھین اپنی رحمت سے دور کر دیا اور اپنے غضب مین ڈالدیا ۱۰

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ اور کردیے اونمین سے بندر یعنی مسخ کرکے اونھین بندرون کی صورت پر کردیا جیسے ہفتہ کے دن والون کو وَالْخَنَازِيرَ
اور سور جیسے اون لوگون کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مائدہ سے منکر ہوے وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ اور وہ لوگ جنھون نے پوجا طاغوت کو
اس سے بچھڑا مراد ہی یا کعب ابن الاشرف یا وہ لوگ جنھون نے معصیت مین اوسکی فرمانبرداری کی أُولَٰئِكَ وہ گروہ ملعونون کا شَرٌّ مَكَانًا
بدتر ہین اپنے پھرنے کی جگہہ کی بہت سے قیامت کے دن یعنی اونکی بازگشت اوس مکان مین ہوگی جو سب مکانون سے بدتر ہو وَأَضَلُّ اور
بہت گمراہ ہین عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ○ سیدھی راہ سے وَإِذَا جَاءُوكُمْ اور جب آتے ہین تمھارے پاس یہودی منافق یا جو اہل نفاق ہین
تو قَالُوا آمَنَّا کہتے ہین کہ ایمان لائے ہین ہم تمھاری طرح وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكُفْرِ اور حال یہ ہی کہ داخل ہوتے ہین ساتھ کفر کے وَهُمْ قَدْ
خَرَجُوا بِهِ اور وہ باہر جاتے ہین ساتھ کفر کے یعنی کفر اونکے ساتھ ہی رہتا ہی آتے وقت بھی اور جاتے وقت بھی وَاللَّهُ أَعْلَمُ اور اللہ بڑا جاننے والا ہی
بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ○ اوس چیز کو جو وے چھپاتے تھے وہ کفر و نفاق اور مسلمانون کے ساتھ کینہ اور عداوت ہی وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ اور
دیکھے ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتون کو یہود یا منافقون مین سے کہ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ جلدی کرتے ہین حرام حاصل کرنے مین یا جھوٹ
بولنے مین وَالْعُدْوَانِ اور ظلم کرنے مین یا حد سے گذر جانے مین وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور کھانے اونکے مین رشوت یا سود لَبِئْسَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ○ البتہ بری ہی وہ چیز جو وہ ہین کرتے لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ کیون نہین منع کرتے اونھین علماء ربانی وَالْأَحْبَارُ
اور زاہد لوگ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ بولنے اونکے سے جھوٹ کو وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور کھانے سے اونکے رشوت یا سود کو لَبِئْسَ
مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ البتہ بری ہی وہ چیز جو وہ بناتے ہین اور انھین منع کرنے مین نہین مشغول ہوتے لکھا ہی کہ مدینہ منورہ مین
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے پہلے یہود کے پاس بہت مال تھا اور بہت عیش و آرام سے گذران کرتے تھے جب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یثرب مین ہجرت فرمائی تو یہود لوگ عداوت اور انکار کے ساتھ پیش آتے حق تعالیٰ نے اونکے مال مین سے برکت
اوٹھالی اور اونکے عیش و آرام کے اسباب مین نقصان پڑا تو اونھون نے بیہودہ باتین کرنا شروع کین چنانچہ حق تعالیٰ خبر دیتا ہی وَ
قَالَتِ الْيَهُودُ اور کہا یہود نے کہ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ہاتھ اللہ کا بند ہی یہ فقرہ بخل کی طرف اشارہ ہی یعنی حق تعالیٰ ہمین کچھ نہین دیتا
اور ہمپر روزی تنگ کرتا ہی غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ بند ہون ہاتھ اونکے خیر سے وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا اور دور کر دیے گئے بسبب
اوس واہیات بات کے جو اونھون نے کہی بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ بلکہ دونون ہاتھ اللہ کے کھلے ہین یعنی اوسکا جود بہت اور
اوسکا کرم بڑا ہی اور ہاتھ خدا کی ذاتی صفتون سے ایک صفت ہی جیسے سمع بصر وجہ اور ہمین اس صفت مین ایمان اور تسلیم کے سوا
کچھ چارہ نہین ہی اور اوسکی کیفیت مین دخل دینا درست نہین ینابیع مین لکھا ہی کہ یہ متشابہات سے ہی اور متشابہات کی تفسیر ظاہر مین
نہ کرنا چاہیے بلکہ اوسکے معنی اوسی کے حکم کے موافق ادا کرنا چاہیے چنانچہ اس محل پر یہ تمام کلام کمال جود و بخشش پر دلالت کرتا ہی اسواسطے کہ
عطا کرنا ایک ہاتھ سے ہوتا ہی بیان پر عطا کو جو دونون ہاتھون کی طرف نسبت فرماتا ہی یہ دلیل ہی اس بات پر کہ اوسکی عطا بیحد اور بیشمار رہی
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ اور روزی دیتا ہی جسطرح چاہتا ہی اپنی مشیت اور حکمت کے موافق وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ اور البتہ
زیادہ کرتا ہی بہتون کو یہود و نصاریٰ مین سے مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ جو نازل ہوا ہی تیری طرف تیرے رب کے پاس سے یعنی قرآن

وقف لازم

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ نافرمانی اور کفر یعنی وہ لوگ نافرمانی کرنے والے اور کافر ہین باوصف اس بات کے کہ قرآن شریف کفر اور نافرمانی دفع ہونے کا سبب ہر گرا وسے سنکر اون لوگون مین یہ دونون باتین زیادہ ہوتی ہین جیسے صحیح اور تندرست لوگون کو جو غذا مفید ہو اوس سے بیمارون کی بیماری بڑھ جاتی ہو وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ اور ڈالدی ہمنے درمیان گروہون یہود کے جیسے قریظہ اور نضیر مین الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ عداوت اور خصومت اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ روز قیامت تک کہ اونکے دلون مین موافقت اور باتون مین مطابقت نہین کبھی كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا جب بھڑکائی اونھون نے نَارًا لِّلْحَرْبِ آگ واسطے لڑائی کرنے کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ بجھادی اللہ نے وہ آگ اسطرح کہ اونھین مین منازعت ڈالدی کہ دوسرے کی طرف مشغول ہی نہو سکین وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ اور دوڑتے ہین بیچ زمین مین فَسَادًا ۭ واسطے تباہ کرنے کے کہ فتنہ و فساد اوٹھائین وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور اللہ نہین دوست رکھتا مفسدون کو وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَاتَّقَوْا اور پرہیز کرتے گناہون سے یا یہودی اور نصرانی ہونے سے تو لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ البتہ دور کردیتے ہم اونسے سَيِّاٰتِهِمْ گناہ اونکے وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ اور البتہ داخل کرتے ہم اونھین یعنی ہم اونھین داخل کرنے کا حکم کرتے جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ جنتون مین ناز اور نعمتون کے ساتھ وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ قائم رکھتے توریت اور انجیل کے احکام یعنی اونپر عمل کرتے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور قائم رہتے اوسپر جو اوترا ہوا اونکی طرف مِّنْ رَّبِّهِمْ پاس سے اونکے رب کے کہ وہ قرآن ہو تو لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ البتہ کھاتے روزی اپنے سر پرسے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ اور نیچے سے اپنے پانون کے یعنی روزی اونپر کشادہ ہوجاتی مینھ برسنے اور کھیتی اوگنے کے سبب سے یا اونکے میوے اسقدر ہوتے کہ سرون پرسے اوتارتے اور پانون کے نیچے سے اوٹھاتے اس کثرت کی وجہ سے کہ زمین پر میوے ٹپک پڑے ہوتے مِنْهُمْ یہود لوگون مین سے اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ ایک گروہ ہو سیدھا چلنے والا اور سیدھے کام کرنے والا یعنی وہ یہود جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے اونمین سے سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝ برا ہو وہ کام جو وہ کرتے ہین

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ اے رسول برحق بَلِّغْ پہونچا دے ۹ ع ۱۰
سب مخلوقات کو مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ سب وہ جو نازل ہوتا ہو طرف تیرے مِنْ رَّبِّكَ ۭ رب تیرے سے جیسے سنگسار کرنے اور قصاص لینے کا حکم اور زینب بنت جحش کے نکاح مین جو حکم ہوا اور جہاد وغیرہ کا حکم وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ اور اگر ایسا نہ کیا تو نے اور تمام وکمال وہ نہ پہونچا دیا تونے فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ۭ تو نہ پہونچائے ہونگے تو نے احکام بھیجے ہوئے اوسکے اسواسطے کہ بعض احکام کا چھپا رکھنا ضائع کر دیتا ہو اونھین بھی جو تونے پہونچا دیے جیسے نماز کے بعض ارکان ترک کر دینے سے تمام نماز باطل ہو جاتی ہو وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ اور اللہ نگہبانی کرتا ہو تیری مِنَ النَّاسِ ۭ لوگون کی برائی سے تجھے قتل کرنے کی قدرت کسی کو نہو گی اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ راہ نہین دیتا کافرون کے گروہ کو کہ تجھپر مسلط ہوجائین انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہو کہ مسلمان لوگ راتون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت اور نگہبانی کیا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبہ سے سر مبارک نکالا اور فرمایا کہ لوگو تم چلے جاؤ کہ اللہ میرا نگہبان ہو قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ اے اہل کتاب لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ نہین ہو تم اوپر کسی چیز کے دین اور دیانت مین سے حَتّٰى تُقِيْمُوا
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ یہانتک کہ قائم رکھو توریت اور انجیل کے احکام یعنی اوسمین جو اصول دین ہین اونھین یا قائم
رکھو اوس امر کو جو اون دونون کتابون مین خدا نے فرمایا اور وہ امر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لانا ہی وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
اور جب تک کہ قائم رکھو اوسکے اوامر اور نواہی جو نازل کیا جاتا ہی طرف تمھارے مِّنْ رَّبِّكُمْ رب تمھارے سے یعنی
قرآن شریف وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ اور زیادہ کرتا ہی بہتون کو یہود ونصارا مین سے مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ وہ جو نازل کیا جاتا ہی طرف تیرے رب تیرے سے یعنی قرآن شریف سننے سے زیادہ ہوتی ہی یہود و نصارا کو
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ج سرکشی اور کفر فَلَا تَاْسَ بس غمگین نہو عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ کافرون کی سرکشی اور کفر
زیادہ ہونے پر اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے زبانی وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور وہ لوگ جو یہودی
ہوگئے وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى اور بے دین اور نصارا بھی اسطرح مَنْ اٰمَنَ جو کوئی ایمان لائے انمین سے صاف دل
اور خالص نیت سے بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا کے اور روز آخرت کے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کرے اچھے فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ تو نہین کچھ خوف اوپر اونکے ہجوم عذاب کا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اور نہین ہین وہ کہ غمگین ہون فوت ثواب سے
لَقَدْ اَخَذْنَا تحقیق کہ لیا ہمنے انبیا کی زبانی مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عہد و پیمان بنی اسرائیل کا توحید اور محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لانے کے باب مین وَاَرْسَلْنَآ اور بھیجا ہمنے اِلَيْهِمْ رُسُلًا طرف اونکے پیغمبرون کو پہلے
موسی کو اخیر مین عیسی علیہما السلام کو كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ جب آیا اونکے پاس رسول بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ
ساتھ اوس چیز کے کہ نہ چاہا اور دوست رکھا دلون اونکے نے کہ وہ تکالیف شرعیہ ہین تو فَرِيْقًا كَذَّبُوْا ایک گروہ کی
تکذیب کی اونھون نے جیسے عیسی علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ○ اور ایک
گروہ کو تھے قتل کرتے جیسے حضرت زکریا اور یحیی اور شعیب علیہم السلام کو وَحَسِبُوْٓا اور گمان کرتے ہین بنی اسرائیل اَلَّا تَكُوْنَ
فِتْنَةٌ یہ کہ نہو گی بلا اور مصیبت اوپر انبیا علیہم السلام کو قتل کرنے کی وجہ سے اور جھٹلانے کے باعث سے فَعَمُوْا پھر اندھے
ہوگئے وہ راہ حق دیکھنے مین وَصَمُّوْا اور بہرے ہوگئے سچی بات سننے کو موسی علیہ السلام کے بعد ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
پھر توبہ پیش کی اللہ نے اوپر عیسی علیہ السلام کو بھیجکر ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا پھر دوبارہ اندھے اور بہرے ہوگئے كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
بہتیرے اونمین سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہوکر وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہی بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوسکے
جو وہ عمل کرتے ہین اور اوسکی جزا اونھین پہونچائیگا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ تحقیق کہ کافر ہوگئے وہ لوگ جنھون نے جہالت اور بے بصیرتی کی
وجہ سے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ کہا کہ بیشک اللہ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط وہی مسیح ہی بیٹا مریم علیہما السلام کا وَقَالَ الْمَسِيْحُ اور کہا
مسیح علیہ السلام نے کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ جو پالنے والا
اور پیدا کرنے والا میرا اور تمھارا ہی یعنی مین تمھاری طرح مخلوق اور مربوب ہون یعنی پیدا کیا گیا اور پالا گیا تو عبادت خالق اور رب کی چاہیے

مخلوق اور مربوب کی نہین اِنَّهٗ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ تحقیق کہ جو کوئی شرک کرے ساتھ خدا کے فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَـنَّةَ
پس تحقیق کہ حرام کر دی ہی اللہ نے اوپر اوسکے جنت وَمَاۡوٰٮهُ النَّارُ‌ؕ اور جگہ اوسکی دوزخ ہی وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ اور نہین ہی واسطے
ظالمون کے کہ اونھون نے بے محل عبادت کی ہی مِنۡ اَنۡصَارٍ‏ ۝ کوئی یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب دفع کرے لَـقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ
تحقیق کہ کافر ہوگئے وہ لوگ نصارا مین سے جنھون نے بڑی نادانی کی وجہ سے قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ‌ ۘ کہا کہ اللہ ایک وقف لازم
تین الٰہون سے ہی نصارا مین سے مرقوسیہ کا اعتقاد یہ تھا کہ الوہیت مشترک ہی خدا اور عیسیٰ اور مریم کے درمیان اور ان تینون مین سے
ہر ایک الٰہ ہی اور خدا ایک ان تینون الٰہ سے ہی وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اور حال یہ ہی کہ نہین کوئی خدا جو وجود ذاتی واجب کے مستحق عبادت اِلَّاۤ
اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ ؕ مگر خداے یگانہ کہ موصوف ہی وحدانیت سے اور برتر ہی توہم شرکت سے وَاِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهُوۡا اور اگر نہ باز رہینگے لوگ
عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ اوس بات سے جو کہتے ہین اور توحید کے قائل نہو جاینگے تو لَيَمَسَّنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا البتہ پہونچیگا اونھین جو
کافر ہوگئے مِنۡهُمۡ اون لوگون مین سے عَذَابٌ اَلِيۡمٌ‏ ۝ عذاب دکھ دینے والا کہ اوسکا صدمہ ہمیشہ ہوگا اَفَلَا يَتُوۡبُوۡنَ
کیا پھر رجوع نہین کرتے اِلَى اللّٰهِ طرف اللہ کے تثلیث سے منکر ہو کر وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَهٗ‌ ؕ اور مغفرت نہین چاہتے اوس سے
توحید کے معتقد ہو کر یہ استفہام حکم کے معنی مین ہی یعنی چاہیے کہ توبہ اور استغفار کرین وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی
تائبون کو رَّحِيۡمٌ‏ ۝ مہربان ہی مغفرت چاہنے والون پر مَا الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ نہین ہی مسیح بیٹا مریم کا جسے یہ خدا کہتے ہین
اِلَّا رَسُوۡلٌ‌ ۚ مگر رسول خدا کا قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ تحقیق کہ گذرے ہین پہلے اوس سے رسول اللہ کے اور
اوسے خدا نے معجزات دیے ہین جیسے اوسکے پہلے رسولون کو دیے تھے تو اگر عیسیٰ علیہ السلام کے دم سے مردہ زندہ ہوا تو حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ مین عصا اژدہا ہوگیا تھا اور عصا کا اژدہا ہو جانا بڑے تعجب کی بات ہی اور اگر عیسیٰ علیہ السلام بے باپ کے
پیدا ہوئے تو حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام بے ماں باپ کے پیدا ہوے اور یہ بہت عجیب بات ہی پس انبیا علیہم السلام کے معجزات
انبیا کو بندہ سے خدا نہین کر دیتے وَاُمُّهٗ صِدِّيۡقَةٌ‌ ؕ اور ماں عیسیٰ علیہ السلام کی یعنی حضرت مریم علیہا السلام بڑی سچی تھین
یعنی آیات ربانی کی بہت تصدیق کرتی تھین جیسا کہ حق تعالیٰ نے اوسکی شان مین فرمایا ہی وَصَدَّقَتۡ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتۡ مِنَ
الۡقٰنِتِيۡنَ[1] كَانَا يَاۡكُلٰنِ الطَّعَامَ‌ ؕ تھے ماں بیٹے دونون کہ کھاتے تھے کھانا اور سب حیوانون کی طرح غذا کے محتاج تھے تو
باوصف احتیاج کے اونھین رب نہین کہہ سکتے اُنۡظُرۡ كَيۡفَ دیکھ کہ کیونکر نُبَيِّنُ لَهُمُ الۡاٰيٰتِ بیان کرتے ہین ہم واسطے اونکے
دلیلین توحید کی ثُمَّ انْظُرۡ پھر دیکھ اونکا حال کہ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ‏ ۝ کیونکر پھیر دیتے ہین اونھین حق بات سمجھنے اور قبول کرنے سے
قُلۡ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نصارا کو کہ اَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ کیا عبادت کرتے ہو تم غیر خدا سے مَا لَا يَمۡلِكُ لَـكُمۡ
اوسکی جو اپنی ذات سے مالک نہین ہی واسطے تمہارے ضَرًّا وَّلَا نَـفۡعًا‌ ؕ نقصان کا اور نہ فائدہ کا یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا تصرف
حاصل نہ تھا کہ خدا کے مانند نقصان پہونچائین بلا اور مفلسی کے سبب سے یا نفع دین صحت اور تونگری کے باعث سے وَاللّٰهُ اور خدا جو معبود
برحق ہی هُوَ السَّمِيۡعُ وہ سننے والا ہی باطل اور واہیات باتین تمہاری الۡعَلِيۡمُ‏ ۝ جاننے والا ہی تمہارے فاسد عقیدے قُلۡ يٰۤـاَهۡلَ الۡكِتٰبِ

[1] اور مانتی تھی باتون رب اپنے کو اور کتابون اوسکی کو اور تھی فرمانبردارون مین سے ١٢

کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای اہل کتاب یہود و نصارا لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غلو نہ کرو اپنے دین مین غَيْرَ
الْحَقِّ ناحق غلو کے سبب سے حضرت عیسی علیہ السلام کی مذمت مین یہود کا مبالغہ اور اونکی تعریف مین نصارا کی زیادتی
مراد ہی وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اور پیروی نکرو اَهْوَآءَ قَوْمٍ خواہشون قوم کی جو تمھاری قوم مین پہلے گذری کہ جہالت کی
وجہ سے اوس قوم کے لوگ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ گمراہ ہوگئے پہلے اس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے
قبل وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا اور عداوت کی وجہ سے گمراہ کردیا بہتون کو وَّضَلُّوْا اور ثابت تھے اپنی ضلالت اور گمراہی
عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ سیدھی راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لعنت کیے گئے کافر لوگ اولاد یعقوب علیہ السلام مین سے یعنی یہود عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ اوپر زبان
داؤد علیہ السلام کے کہ داؤد علیہ السلام نے ایلہ والون کو نفرین کی اور کہا کہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور زبان
عیسی علیہ السلام پہ بھی کہ اونھون نے اصحاب مائدہ کو بھی یہی کہا ذٰلِكَ یہ لعنت اونکے واسطے بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ ۝ بسبب اوسکے تھی کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے کہ حدون سے گذرتے تھے كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ
تھے کہ منع نہ کرتے تھے بعضے اونکے بعضون کو عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ برے کام سے جو وہ کرتے تھے لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝
قسم خدا کی کہ بری چیز ہی جو وہ کرتے ہین اس آیت مین بڑی تہدید ہی اون لوگون کے واسطے جو منع کرسکتے ہین اور پھر بری بات سے
منع نہین کرتے تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ دیکھتا ہی تو بہتون کو اہل کتاب مین سے کہ مسلمانونکے ساتھ کمال حسد کی وجہ سے
يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دوستی کرتے ہین کافرون کے ساتھ جیسے کعب بن اشرف کہ بدر کبری کی لڑائی کے بعد مکہ کو گیا
اور مشرکون کو مسلمانون سے لڑنے کی ترغیب دی لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ البتہ بری ہی وہ چیز جو پہلے بھیجی ہی لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ
واسطے اونکے جانون اونکی نے اور وہ کیا چیز ہی اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ یہ کہ غصہ کیا اللہ نے اوپر اونکے وَفِي الْعَذَابِ هُمْ
خٰلِدُوْنَ ۝ اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہینگے وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ اور اگر ہون یہود کہ ایمان لاتے ہین بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ
ساتھ خدا کے اور اپنے پیغمبر کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ اور ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری گئی ہی اوپر اوس پیغمبر کے یعنی توریت تو
مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ البتہ نہ پکڑتے مشرکون کو دوست اسواسطے کہ حضرت موسی علیہ السلام کا فرمان اور توریت کا
حکم یہ ہی کہ کافرون سے دوستی نہ کرو اور شاید کہ اس سے منافق لوگ مراد ہین یعنی اگر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور قرآن مجید کا
ایمان منافق لوگ رکھتے تو کافرون کے ساتھ دوستی نہ کرتے وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا اور لیکن بہتیرے مِّنْهُمْ یہود یا منافقون مین سے فٰسِقُوْنَ ۝
خارج ہین دائرۂ ایمان سے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ ضرور پاتا ہی تو بہت سخت لوگ عَدَاوَةً عداوت کی رو سے لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا
ساتھ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین الْيَهُوْدَ یہود کو وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اور اون لوگون کو جنھون نے شرک کیا ہی یعنی یہود اور
مشرک سب سے زیادہ مسلمانونکے دشمن ہین اور اسی سبب سے تمھاری مخالفت مین موافقت رکھتے ہین وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ اور ضرور پاتا ہی
تو بہت نزدیک آدمیون کا مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا دوستی کی رو سے ساتھ مومنون کے الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى اون لوگون کو

ع ۱۰ / ۱۱

لہ ای اللہ لعنت کر اوتھین ۱۲

جو کہتے ہین کہ ہم نصارا ہین اسواسطے کہ انکے دل یہود کے دلون سے بہت نرم ہین اور مشرکون کی دوستی پر بھروسا نہین ڈھونڈھتے ذٰلِكَ
یہ قرب محبت بِاَنَّ مِنْهُمْ بسبب اسکے ہو کہ بعضے انمین سے قِسِّيْسِيْنَ عالم اور سچے ہین وَرُهْبَانًا اور عابد صومعہ نشین ہین
وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۝ اور بسبب اسکے کہ یہ تکبر نہین کرتے حق بات ماننے مین علمانے کہا ہو کہ جن لوگون نے مسلمانون سے
قرب محبت رکھی ہو اونسے نجاشی اور اوسکے دوست مراد ہین اسواسطے کہ نصارا مین سے ایک گروہ مسلمانون کے قتل اور اونکے شہر
خراب کرنے اور مسجدین ڈھانے مین یہود سے کم نہین مگر حبشہ کے نصارا کہ اونھون نے جب جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی زبان سے
قرآن شریف سنا تو اونکے دل مسلمان ہونے کی طرف مائل ہوے اور نجاشی اونمین سے بہت آدمیون سمیت ایمان لایا اور بعض اس
بات پر ہین کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ نے ملک حبشہ سے رجوع کی تو نجاشی نے اپنے ملک کے ستّر عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت سراپا ہدایت مین بھیجے جب وہ علما آستانۂ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونکے سامنے سورۂ یٰسٓ پڑھی وہ سکر بہت روئے اور اسلام وایمان کے احکام قبول کرکے باہم کہنے لگے کہ قرآن شریف کیا ہی مشابہت
رکھتا ہو اوسکے ساتھ جو کتاب حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اور اِنَّا نَصَارٰی کہنے والون سے یہی علما مراد ہین
وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اور جب سنتے ہین یہ عالم اور عابد لوگ جعفر طیار رضی اللہ عنہ یا حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے وہ چیز جو نازل کی گئی ہو اِلَى الرَّسُوْلِ طرف رسول کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ دیکھتا ہو تو آنکھین
اونکی کہ اونکے دلون کی رقت کے سبب سے تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ بہتے ہین آنسو مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج اوس چیز سے
کہ پہچانا ہو اونھون نے سچ بات مین سے يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین رَبَّنَآ اٰمَنَّا ای رب ہمارے ہم ایمان لائے ہین اس کلام کا اور اس
پیغمبر علیہ السلام کا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۝ پس لکھ لے تو ہمین گواہون مین کہ اونھون نے قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی حقیت پر گواہی دی ہو یا ہمین امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل کرلے کہ قیامت کے روز اس امت کے لوگ انبیا علیہم السلام
گواہ ہونگے حدیث مین ہو کہ مدینہ کے یہود نے جعفر رضی اللہ عنہ کے رفیقون کو ملامت کی کہ تم کیا جھٹ پٹ ایمان لائے مدت گذری
کہ ہمین دعوتِ اسلام کرتے ہین اور ہم نہین مانتے یا اہل حبشہ نے نجاشی سے کہا کہ تو اس شخص کا ایمان لایا جسے تو نے دیکھا تک نہین
حق تعالی خبر دیتا ہو کہ اونھون نے جواب مین کہا وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور کیا ہو واسطے ہمارے کہ ایمان نہ لائین ہم ساتھ خدا کے
وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ لا اور اوسکے جو ہمارے پاس آیا حق تعالی کے پاس سے یعنی قرآن مجید اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا اور حال یہ ہو کہ ہم آرزو رکھتے ہین یہ کہ داخل کرے ہمین رب ہمارا جنت مین مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ۝
ساتھ گروہ صالحون کے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگ ہین فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ پھر جزا دی اونھین اللہ نے بِمَا قَالُوْا
بسبب اوس بات کے جو کہی اونھون نے اخلاص اور اعتقاد کی راہ سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
نیچے سے اوسکے درختون یا مکانون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط حال یہ ہو کہ وہ ہمیشہ رہنے والے ہین اومین وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ۝
اور یہ ہو جزا نیک کام کرنے والون کی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوئے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور جھٹلائین اونھون نے آیتین ہماری



ع ۱۱ / ۹ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین اکثر تفسیرون مین مذکور ہو کہ ایک دن حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم صحابہ کے سامنے قیامت کا حال بیان فرماتے تھے آپنے اوس روز کی سختیون کا ایک شمہ بیان فرمایا کچھ صحابی کہ اونمین حضرت
صدیق اکبر اور مرتضی علی اور ابن مسعود اور مقداد اور سلمان رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بھی تھے عثمان بن مظعون کے گھر مین
جمع ہوے اور اس بات پر متفق ہوگئے کہ جتنی عمر باقی ہو اسمین دن کو روزہ رکھین اور رات عبادت مین بسر کرین اور بچھونے پر
نہ سوئین اور گوشت اور چربی نہ کھائین اور عورتون کے پاس نہ جائین اور دنیا کو چھوڑ کملی اوڑھ سیاحی کرین اور متفق ہوکر اس بات پر
سب نے قسم کھائی یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپنے اون صحابہ سے فرمایا کہ تم لوگون نے جو فکر کی ہو مین اس بات پر مامور نہین ہون
بیشک تمپر تمھارے نفس کا حق ہو تم روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو رات کو عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی کہ مین عبادت کے واسطے اوٹھتا
بھی ہون اور سوتا بھی ہون اور روزہ رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور گوشت اور چربی بھی کھاتا ہون اور عورتون کے پاس بھی
جاتا ہون پھر جو کوئی میری سنت سے باز رہیگا وہ مجھسے نہین ہو اور یہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے گروہ
مومنون کے لَا تُحَرِّمُوا نہ حرام کرو طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ چیزین پاکیزہ اور لذیذ جو خدا نے تمپر حلال کردی ہین
وَلَا تَعْتَدُوا اور تجاوز نکرو خدا کی باندھی ہوئی حدون سے یعنی جو کچھ اوسنے تمپر حلال کردیا ہو وہ تم اپنے اوپر حرام نہ کرلو
إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ دوست نہین رکھتا اون لوگون کو جو حد سے گذر جاتے ہین وَكُلُوا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللَّهُ اور کھاؤ اوسمین سے جو کچھ روزی دی ہو تمھین خدا نے حَلَالًا طَيِّبًا جبکہ وہ حلال اور پاکیزہ ہو وَاتَّقُوا
اللَّهَ الَّذِي اور ڈرو اللہ کی حلال کی ہوئی چیزون کو حرام کرلینے مین اوس خدا سے کہ أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ تم سا
اوسکے ایمان لائے ہو یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمنے قسم جو کھائی ہو اوسے کیا کرین تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ نہ پکڑیگا تمھین اللہ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ ساتھ لغو کے تمھاری قسمون مین اور لغو
امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین وہ قسم ہو جو بے قصد کے زبان سے نکل جائے جیسے نہین واللہ اور ہان واللہ اور
امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک لغو وہ قسم ہو کہ آدمی ایک چیز پر یہ سمجھ کر قسم کھائے کہ یون ہی ہو اور نہو اور اس قسم پر شرع مین
مواخذہ نہین ہو وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ اور لیکن پکڑیگا تمھین بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ساتھ اوسکے کہ باندھو تم قسمین
اور باندھی ہوئی قسم وہ ہو کہ زبان سے کہے اور دل سے قصد کرے پھر اگر آدمی ایسی قسم کھائے اور توڑ ڈالے فَكَفَّارَتُهُ تو
کفارہ اوسکے توڑنے کا إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ کھانا دینا ہو دس مسکینون کو ہر ایک کو ایک مُد امام شافعی کے قول کے
موجب اور آدھا صاع گیہون یا ایک صاع جو اور خرما امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول کے موافق اور ایک صاع وزن عراقی سے
چار من ہو کہ آٹھ رطل کے ہین اور وزن حجازی سے پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کی اور رائے اہل حجاز کے قول کے موافق ایک رطل اور ایک
تہائی رطل کا ہوتا ہو اور عراقیون کے قول کے موافق دو رطل اور ایک رطل آدھے من کا ہوتا ہو اور بہر تقدیر کھانا دینا چاہیے مِنْ
أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ اوسط اوس چیز سے جو کھلاتے ہو اپنے اہل کو یعنی نہ اعلی درجہ کا نہ بہت کم درجہ کا آق

اَوْ كِسْوَتُهُمْ یا کفارہ کپڑا ہو دس دمیون کا فقہا حنفی پر کپڑے کی مقدار پورا جوڑا ہے کہ اوس سے نماز پڑھ سکین جیسے کرتا اور پاجامہ
یا چادر اور ازار اور اگر عورت کو دے تو مقنعہ بھی زیادہ کرنا چاہیے اور ایک گروہ فقہا کے نزدیک اتنا کپڑا دینا چاہیے جس سے ستر عورت
ہوجاسے اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ یا کفارہ آزاد کرنا بندہ کا ہو اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بندہ مین ایمان شرط کرتے ہین کہ مومن ہو
اور مذہب حنفیہ مین یہ ہے کہ سالم اور بے عیب ہونا چاہیے خواہ مسلمان ہو یا کافر فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پھر جو کوئی نہ پاوے ان تینون
کفارہ مین سے ایک بھی فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ تو کفارہ اوسکا روزے تین دن کے ہین برابر اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک برابر رکھنا شرط نہیں ذٰلِكَ یہ جو مذکور ہوا كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ کفارہ قسمون تمہاری کا ہے اِذَا حَلَفْتُمْ جب قسم کھاؤ
اور توڑ ڈالو وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ اور حفاظت کرو قسمون اپنی کی توڑنے سے یا بچاؤ اپنی زبان اور قسم نہ کھاؤ كَذٰلِكَ
جسطرح کہ قسم کا کفارہ بیان کردیا اسی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ بیان کرتا ہے اور ظاہر کردیتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیان اپنی
شرع کی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ شاید کہ شکر کرو تم اس بیان کردینے اور تعلیم فرمادینے کی نعمت کا مفسّر اس بات پر ہین کہ حق تعالیٰ
شراب کے باب مین چار آیتین نازل فرمائین پہلی تو مکہ معظمہ مین وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا
اور اوس زمانہ مین شراب حلال تھی دوسری اوسوقت جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے
شراب اور جوے کے باب مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو جواب نازل ہوا کہ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
تو کچھ لوگون نے بڑا گناہ ہونے کے خیال سے شرابخواری ترک کردی اور بعضے منفعت کے لحاظ سے شراب پینے مین مشغول رہے
تیسری عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہان جب ضیافت ہوئی اور بعض مسلمانون نے شراب پی کر مغرب کی نماز
شروع کی تو امام نے نشے کی حالت مین قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور تمام سورت مین لفظ لا نہ پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى اکثر صحابہ بولے کہ جس چیز کا پینا نماز اور ہمارے درمیان مین حائل ہو اوسے پینا مناسب نہیں اور سب
دفعۃً بالکل ترک کردی چوتھی اوس زمانہ مین جب عتبان بن مالک نے ضیافت کی اور بعضے مسلمانون کو کہ سعد بن وقاص بھی ہمراہ
تھے مہمان بلایا کھانے کے بعد شراب کا دور ہوا اور مستی کی حالت مین سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شعر جسمین انصار کی ہجو تھی
پڑھا اہل مجلس مین سے ایک نے سعد رضی اللہ عنہ کا سر توڑ کر مجلس منغص کردی اور سعد رضی اللہ عنہ نے اس بات کی شکایت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس عالی مین بیان کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا
تو یہ آیت تحریم نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ مسلمانون کے اِنَّمَا الْخَمْرُ سوا اسکے نہیں کہ شراب یعنی نشا کرنے والی
سب چیزین اسمین داخل ہین وَالْمَيْسِرُ اور جوا یعنی عام ہے گوٹین کھیلنا یا نسے پھینکنا انڈے لڑانا اور جسمین ہار جیت ہو وَالْاَنْصَابُ
اور بت جو نصب کیے ہین عبادت کے واسطے اور پتھر جنپر ذبح کرتے ہین وَالْاَزْلَامُ اور تیر اقداح رِجْسٌ پلید ہیں مِّنْ
عَمَلِ الشَّيْطٰنِ وسوسہ اور زینت شیطان سے ہے فَاجْتَنِبُوْهُ پس پرہیز کرو ان پلید چیزون سے لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ شاید کہ چھٹکارا پاجاؤ اس پرہیز کے سبب سے اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ سوا اسکے نہیں کہ چاہتا ہے شیطان ۹۰

اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ یہ کہ ڈالدے درمیان تمہارے الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ دشمنی اور خصومت فِي الْخَمْرِ بیچ شراب پینے
وَالْمَيْسِرِ اور جوا کھیلنے کے وَيَصُدَّكُمْ اور باز رکھے تمہین عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الٰہی سے وَعَنِ الصَّلٰوةِ اور نماز پڑھنے
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ○ پھر کیا ہو تم باز رہنے والے اور یہ استفہام حکم کے معنی مین ہے یعنی جب ان بُری باتون کے عیبون سے
تم مطلع ہو گئے تو ان باتون سے باز رہو حدیث مین ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اِنْتَهَيْنَا
یَا رَبِّ اور تیسیر مین لکھا ہے کہ اس آیت مین شراب حرام ہونے پر دس دلیلین ہین پہلی یہ کہ اللہ جل شانہ نے شراب کو جوے کے ساتھ
ملا کر ذکر کیا اور جوا حرام ہے تو اوسکے ساتھ جو چیز مذکور ہے یعنی شراب وہ بھی حرام ہوئی دوسری یہ کہ اوسے بت پرستی کے ساتھ بیان فرمایا
اور شرک سب حرام چیزون کا سردار ہے تو شراب بھی حرام ہوئی تیسری اوسے پلید فرمایا اور جو چیز پلید ہے وہ حرام ہے چوتھی فرمایا کہ
شیطان کے کامون مین سے ہے اور جو شیطان کا کام ہو وہ حرام ہے پانچوین یہ کہ حق تعالی نے حکم فرمایا کہ اوس سے یعنی شراب سے
کنارہ رہو اور جس چیز سے کنارہ کرنا اور دور رہنا فرض ہو وہ حرام ہے چھٹی یہ کہ اوس سے پرہیز کرنے پر چھٹکارے کو موقوف اور متعلق رکھا
اور جس چیز سے پرہیز کرنے مین چھٹکارا ہو وہ چیز حرام ہے ساتوین یہ فرمایا کہ سبب ہے دشمنی اور خصومت کا اور جو بات مسلمانون مین
عداوت پڑنے کا سبب ہو وہ حرام ہے آٹھوین یہ کہ باز رکھنے والی ہے یاد الٰہی سے اور جو چیز بندہ کو یاد الٰہی سے باز رکھے وہ حرام ہے
نوین نماز سے مانع ہے تو بیشک حرام ہے دسوین فرمایا کہ باز رہو اوس سے یعنی شراب پینا چھوڑ دو اور جس کا ترک فرض ہو وہ چیز حرام ہے
اور شراب پینے پر جو تہدید حدیث مین آئی اوسمین سے عقلمندون کو اسی قدر کافی ہے کہ مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ یعنی ہمیشہ پینے والا شراب کا
مانند بت پرست کے ہے نظم مے تلخی وان جگر آمیختہ + بر جگر بے نمکان ریختہ + بیخبر آن مرد کہ چیزے چشید + کش قلم بیخردی درکشید + وَ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ اور فرمانبرداری کرو خدا کی شراب سے پرہیز کرنے مین وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی جس چیز مین
وہ امر و نہی کرتے ہین وَاحْذَرُوْا اور ڈرو خدا اور رسول کے حکم کی مخالفت مین فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پھر اگر پھر جاؤ تم اوامر و نواہی سے
فَاعْلَمُوْا تو جان لو کہ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا نہین اوپر ہمارے رسول کے الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ○ مگر پہونچا دینا ظاہر یعنی جب ہمارا
حکم تمہین پہونچا دیا تو نہ ماننا تمہارا ہمارے رسول کو کچھ ضرر نہ پہونچائیگا بلکہ ضرر تمہی کو پہونچیگا لکھا ہے کہ جب شراب حرام ہونے کی
یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمارے بھائی لوگ جو شراب پیتے تھے اور مر گئے اونکا کیا حال ہوگا تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نہین ہے اوپر اون لوگون کے جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے
اچھے جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا کچھ گناہ بیچ اوس چیز کے جو اونھون نے کھائی پی اور وہ اوپر حرام نہ تھی اور زندون پر بھی کچھ گناہ نہین
جنھون نے حرام ہونے کے قبل شراب پی اِذَا مَا اتَّقَوْا جب پرہیز کرین شرک سے وَّاٰمَنُوْا اور ثابت رہین ایمان پر وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اور کام کرین اچھے ثُمَّ اتَّقَوْا پھر پرہیز کرین حرام چیزون سے وَّاٰمَنُوْا اور ایمان لائین اون چیزون کے
حرام ہونے کا ثُمَّ اتَّقَوْا پھر ثابت رہین ہمیشہ اپنی پرہیزگاری پر وَّاَحْسَنُوْا اور کام نیک کرین یا احسان کرین وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○ ع اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والون کو لکھا ہے کہ سال حدیبیہ مین شکار جانورون نے ع

مسلمانون کے لشکر مین غلبہ کیا مسلمانون کے مال اور اسباب کے بیچ مین چلے آتے تھے اور چونکہ مسلمان عمرہ کا احرام باندھے تھے تو ان
جانورون کو شکار نہ کرنے سے غمگین ہوتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یا ایها الذین امنوا لیبلونکم اللہ
اے گروہ مسلمانون کے تحقیق کہ آزماتا ہے تمهین اللہ یعنی تمھارے ساتھ آزمائش کرنے والون کا معاملہ کرتا ہے بشیء من الصید
ساتھ ایک چیز کے شکار سے اوسوقت کہ تم احرام باندھے ہو اور ایسا شکار کہ تناله ایدیکم پہونچتے ہین اوسے ہاتھ تمھارے
جیسے چھوٹے شکار ورماحکم اور نیزے تمھارے جیسے بڑے شکار اور یہ آزمائش اسواسطے ہے لیعلم اللہ تاکہ دیکھ لے خدا
یا جان لیوین دوست اوسکے من یخافه اوس شخص کو جو ڈرتا ہو اوس سے بالغیب بیچ غیب کے یعنی بے دیکھے کہ ابھی خدا کو نہین دیکھا
فمن اعتدی پھر جو کوئی حد سے گذرے اور شکار کرے بعد ذلک بعد اس آزمائش کے فله عذاب الیم پس واسطے
اوسکے ہے عذاب دردناک یا ایها الذین امنوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لا تقتلوا الصید نہ مار ڈالو شکار کو اور وہ
امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین وہ جانور ہے جو خلقی وحشی ہو خواہ اوسکا گوشت کھایا جاتا ہو خواہ نہین اور امام شافعی اور
امام مالک رحمہما اللہ تعالی کے مذہب مین شکار سے خشکی کا وہ جانور مراد ہے جسکا گوشت کھایا جاتا ہو اور سب مذہبون مین کاٹنے والا
کتا اور بھیڑیا اور مردار خوار اور کلاغ اور سانپ بچھو شکار مین داخل نہین ہین تو حق تعالی فرماتا ہے کہ ان مستثنی کیے ہوئے جانورون کے
سوا اور کوئی وحشی جانور نہ قتل کرو وانتم حرم اور اس حال مین کہ تم احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا ومن قتله منکم اور جو
کوئی قتل کریگا تم مین سے کسی شکار کو متعمدا قصدًا یعنی پہچان کر کہ وہ احرام باندھے ہو اور شکار مارنا اوسپر حرام ہے اس سے ابوالیسر
رضی اللہ عنہ مراد ہین کہ سال حدیبیہ مین ایک گورخر اونھون نے نیزہ سے مارا تو متعمدًا اشارہ اونھی کی طرف ہے ورنہ جو شخص حالت احرام مین
قصدًا یا دھوکے سے شکار مارے فجزاء مثل ما قتل تو اوسپر واجب ہے جزا مانند اوسکے جو اوسنے قتل کیا ہے یعنی فدیہ دے
اپنے شکار کے مانند اور وہ فدیہ من النعم چارپایون مین سے ہو یعنی اونٹ گاو بکری یحکم به کہ حکم کرین ساتھ اوس جزا کے
ذوا عدل منکم دو عدل اور عقل والے تمھارے ہم ملت یعنی دو مرد دانا کہدین کہ جو شکار مارا ہے چارپایون مین کون اوسکے
مثل ہو سکتا ہے هدیا حال یہ ہے کہ وہ جزا قربانی ہوگی بالغ الکعبة پہونچنے والی کعبہ کو یعنی حرم مین لیجائین اور وہان ذبح کرین
اور مساکین کو صدقہ دین او کفارة یا اوس شکار کرنے والے پر ہے کفارہ اوس قتل کا طعام مسکین کھانا دینا فقیرون کو
او عدل ذلک صیاما یا برابر اوس کھانے کے جو دینا ہے روزہ رکھنا لیذوق تاکہ چکھے وہ شخص جسنے احرام کی حالت مین شکار مارا ہے وبال
امره وبال کام اپنے کا کفارہ لازم کرنے سے جاننا چاہیے کہ احرام کی حالت مین جو شخص شکار مارے تو جو اوسنے شکار
مارا ہے اوسکے مثل قربان کرنا چاہیے امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک مثل ہونے سے ہیئت
اور خلقت مین برابری مراد ہے مثلاً ایک شتر مرغ کو شکار کرنے مین ایک اونٹ قربانی کرنا چاہیے اور ایک گورخر مین
ایک گاے اور ایک ہرن مین ایک بکرا اور علی ہذا القیاس اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اوس جانور کو جہان
شکار کیا ہے وہین اوسکی قیمت کرنا چاہیے اگر قربانی کی قیمت رکھتا ہے تو وہ شخص قربانی مول لیکر حرم مین بھیجدے یا اوسکے

فقیرون کو دیدے ہر مسکین کو آدھا صاع گیہون اور گیہون کے سوا ایک صاع یا ہر مسکین کو کھانا دینے کے عوض ایک روزہ رکھے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر مسکین کو ایک مد غلہ دینا چاہیے عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ط بخشدیا اور درگذرا اوس چیز سے جو گذر گئی ہی کہ زمانہ جاہلیت مین احرام باندھے ہوے نے شکار کیا یا شکار حرام ہونے کے قبل کسی محرم نے شکار کیا وَمَنْ عَادَ اور جو کوئی پھر کریگا ایسا کام فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ط تو بدلا لیگا اللہ اوس سے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ غالب ہی اپنے علم مین ذُو انْتِقَامٍ ○ بدلا لینے والا ہی اوس سے جو اصرار کرتا ہی گناہ کرنے مین اُحِلَّ لَكُمْ حلال کیا گیا واسطے تمھارے صَيْدُ الْبَحْرِ شکار دریا کا تم احرام باندھے ہو یا نہ باندھے ہو اور سب پانی چشمہ کے ہون یا کنوین کے اس حکم مین داخل ہین وَطَعَامُهٗ اور کھانا دریا کا بھی حلال کردیا گیا یعنی وہ چیز جسے پانی کنارے پر پھینکدے حلال ہی مَتَاعًا لَّكُمْ واسطے فائدہ تمھارے کے وَلِلسَّيَّارَةِ اور واسطے مسافرون تمھارے کے کہ خشک کرکے زاد راہ کرین وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے صَيْدُ الْبَرِّ شکار بیابان کا مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ط جب تک ہو تم احرام باندھے ہوے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ وہ خدا کہ طرف اوسکے اکٹھا کیے جاؤگے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ کیا خدا نے کعبہ کو الْبَيْتَ الْحَرَامَ کہ گھر حرمت والا ہی قِيٰمًا لِّلنَّاسِ امور دینی کے قیام کا سبب واسطے لوگون کے اسواسطے کہ حج اور مناسک کا قیام اوسی کے سبب سے ہی اور امور دنیوی کے قیام کا سبب بھی اس جہت سے کہ لوٹ مار سے امنی اوس گھر مین ہی وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور کیا حرمت والے مہینے کو بھی لوگون کے امور قائم رہنے کا سبب یعنی اوس مہینے مین حج کے کام بنائین یا سب ماہ حرام مراد ہین کہ لوگ اوسمین لوٹ مار سے بیخوف رہتے ہین وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ط اور قربانیون اور گلے مین پٹے والے جانورون کو بھی کامون کے قیام کا سبب کیا ہی یعنی اونکے سبب سے چور وغیرہ کے تعرّض سے لوگ محفوظ اور مامون ہین ذٰلِكَ یہ جو کہا گیا لِتَعْلَمُوْٓا واسطے اسکے ہی کہ جان لو تم اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جانتا ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے اور بیچ زمینون کے ہی وَاَنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ساتھ سب چیزون کے داناہی پس جو کچھ مقرر فرماتا ہی حلال و حرام وہ علم اور حکمت کی رو سے ہی اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ جانو تم تحقیق کہ خدا شَدِيْدُ الْعِقَابِ سخت غصّہ کرنے والا ہی اوس شخص پر جو حرام چیزون کا مرتکب ہو وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ط اور تحقیق کہ اللہ بخشنے والا اور مہربان ہی اوس شخص پر جو حرام چیزون سے پرہیز کرے مَا عَلَى الرَّسُوْلِ نہین اوپر رسول کے اِلَّا الْبَلٰغُ ط مگر حکم پہونچا دینا اونکو جنپر حکم بھیجے گئے تاکہ اونھین کچھ عذر نہ باقی رہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تُبْدُوْنَ جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○ اور جو کچھ چھپاتے ہو تم تصدیق تکذیب کا م ارادہ قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ برابر نہین ناپاک وَالطَّيِّبُ اور پاک یہ نیک اور بد برابر نہونے کا حکم عام ہی شخصون اور کامون اور مالون وغیرہ مین وَلَوْ اَعْجَبَكَ اگرچہ اچھی معلوم ہو تجھے كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ج زیادتی ناپاک کی اسواسطے کہ اچھائی برائی معتبر ہی کمی زیادتی نہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے حرام چیزون کو حلال کرلینے مین يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ای عقلمندو کہ صاف عقل رکھتے ہو لَعَلَّكُمْ

ع
تُفْلِحُوْنَ ۝ شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ معالم مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہو کہ کچھ لوگ ہنسی کی راہ سے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتے تھے کوئی کہتا کہ بتایئے میرا باپ کون ہو دوسرا پوچھتا کہ میرا اونٹ گم ہوگیا کہان ہو
تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَسْـَٔلُوْا نہ پوچھو عَنْ اَشْیَآءَ
اِنْ تُبْدَ لَكُمْ اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیا جاے اوپر تمھارے جواب دینا تَسُؤْكُمْ تو غمگین کرے تمھین وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا
عَنْهَا اور نہ پوچھو اون چیزون سے کہ اگر پوچھوگے اونسے حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ اوسوقت کہ اوتارا جاتا ہو قرآن تُبْدَ لَكُمْ
تو ظاہر کیجاے واسطے تمھارے اور اوس سے اپنی عہدہ برائی نہ کرسکو عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا معاف کیا اللہ نے اوس سے یعنی ایسی
چیزون کو نہ پوچھو جو خدا نے معاف کردین اور بندون کو اون چیزون کا حکم نکیا لکھا ہو کہ حج فرض ہونے کی آیت نازل ہوئی تو سراقہ
بن مالک نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہوا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹال دیا اور سراقہ نے تین بار یہی پوچھا تو آپنے
فرمایا کہ نہین اور ارشاد کیا کہ اگر مین ہان کہدیتا تو ہر سال حج فرض ہوجاتا اور تمھین اوسکی قدرت نہین تو تم چھوڑ دو مجھے اوس بات مین
جو مین نے تمھین چھوڑ دی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا نے معاف کیا اور اس سوال پر مواخذہ نہین وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا
بخشنے والا ہو کہ معاف کردیتا ہو حَلِیْمٌ ۝ تحمل والا ہو کہ عقوبت اور عذاب مین جلدی نہین کرتا قَدْ سَاَلَهَا تحقیق کہ پوچھا
چیزون کا حال قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ایک گروہ نے پہلے تمسے ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِیْنَ ۝ پھر ہوگئے بسبب اون
سوالون کے کافر یعنی معجزہ دیکھنے کے بعد اوسکا ایمان نہ لائے اور یہ امر اونپر عذاب نازل ہونے کا سبب ہوا پس نیکبخت وہ ہو جو
اورون کا حال دیکھکر عبرت پکڑے اور فضول کام اور بات مین مشغول نہو اور اسی باب مین کہا ہو نظم بگو انچہ گفتن ضرورت شود +
دگر گفتہا را فرو بند در + بجا آر فعلے کہ لازم بود + ز افعال بیحاصل اندر گذر + لکھا ہو کہ عمرو بن لحی نے عرب کے سات بڑے بڑے
قبیلون کو کہ اونمین سے ایک قریش تھا دین جاہلیت کی طرف بلایا اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دین سے پھیر کر بت پرستی کی رغبت
دلائی اور اوثان نصب کرنا بحائر اور سوائب معین کرنا اوسی سے جاری ہوا تھا اور اس باب مین سب سے زیادہ صحیح روایت یہ ہو
کہ اونٹنی جب پانچ بار جنتی اور پانچوین بار نر پیدا ہوتا تو اوس اونٹنی کا کان چیر دیتے اور اوسپر سوار ہونے اوسکا دودھ دہنے اوسپر
بوجھ لادنے اوسکے بال کاٹنے کو منع کرتے اور کسی پانی اور گھاس کو اوس سے نہ بچاتے اور اوس اونٹنی کو بحیرہ کہتے اور اگر کسی کو بیماری
ہوتی یا کوئی شخص مسافرت کو گیا ہوتا تو بیمار کی شفا اور مسافرون کے آنے کے واسطے اونٹنی کو کہتے کہ میری یہ اونٹنی سائبہ ہو پھر اوس
اونٹنی کو چھوڑ دیتے یہ ہر چیز مین بحیرہ کا حکم رکھتی اور اس اونٹنی کو سائبہ کہتے اور بکری جب سات بار جنتی تو ساتوین بار کے بچہ کو دیکھتے اگر پٹھیا
ہوتی تو کہتے کہ یہ ہماری ہو اور اوسے گلہ مین چھوڑ دیتے اور اگر بکرا ہوتا تو کہتے کہ یہ ہمارے خداؤن کا ہو اوسے ذبح کرتے اور اگر نر مادہ
دو پیدا ہوتے تو نر کو نہ ذبح کرتے اور کہتے کہ وَصَلَتْ اَخَاهَا یعنی مادہ اپنے بھائی سے مل گئی اور اوسکے بھائی نے اوسکا حکم حاصل کرلیا تو
اوس مادہ کو وصیلہ کہتے اور جو اونٹ دس برس کی اونٹنی کو گابھن کرتا تو کہتے کہ حَمَی ظَهْرَهٗ یعنی اسنے اپنی پشت کی حمایت کی پھر اوسپر سواری
نکرتے اور اوس سے کوئی پانی اور گھاس نہ بچاتے اور اوس اونٹ کو حام کہتے اور عمرو بن لحی کے زمانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد تک اون

ساتون قبیلون کے لوگ اسی آئین پر تھے اور اونھین یہ دعوی تھا کہ خدا نے اونھین اصلاح پر حکم فرمایا ہی تو حق تعالی نے اونکا کلام رد کیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ معین نہین کیا اللہ نے اور حکم نہین فرمایا اور مقرر نہین کی کوئی چیز مِنْ بَحِيْرَةٍ کان پھاڑی اونٹنی سے وَّلَا سَآئِبَةٍ اور نہ اونٹنی چرائی کو چھوڑی ہوئی وَّلَا وَصِيْلَةٍ اور نہ بکری جو اپنے بھائی سے ملی ہو وَّلَا حَامٍ اور نہ اونٹ حمایت کرنے والا اپنی پشت کا وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور مگر وہ لوگ جو کافر ہو گئے جیسے عمر بن لحی اور اوسکی پیروی کرنے والے يَفْتَرُوْنَ افترا کرتے ہین اور باندھتے ہین عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اوپر اللہ کے جھوٹ کہ ان جانورون کی حرمت کو اوسکی طرف منسوب کرتے ہین وَاَكْثَرُهُمْ اور بہت کافر لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ نہین جانتے حلال حرام کو اون جانورون کو حلال کرنے مین عقل کو دخل نہین دیتے بلکہ اگلون کی تقلید پر راہ چلتے ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہین اونھین کہ اے گمراہ لوگو تَعَالَوْا آؤ اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ طرف اوس چیز کے جو خدا نے بھیجی ہو یعنی حلال اور حرام کا حکم وَاِلَى الرَّسُوْلِ اور آؤ طرف رسول کے جو اوسکا بیان کرنے والا ہی قَالُوْا حَسْبُنَا تو کہتے ہین کہ بس ہی ہمین مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وہ چیز کہ پایا ہی ہمنے باپون اپنے کو اوپر اوسکے اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ کیا تقلید کرتے ہین وہ اگرچہ ہون باپ اونکے لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا کہ نہین جانتے ہین کچھ وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اور نہین پاتے ہین راہ یعنی اونکے باپ دادا جاہل اور گمراہ تھے اونکی پیروی کرنے سے کچھ فائدہ نہین بلکہ عالم اور راہ بتانے والے کی پیروی کرنا چاہیے تاکہ پیروی کرنے والے کا کام تحقیق سے ملجائے اسی کے مطابق یہ نظم ہی نظم از مقلد تا محقق فرقہا ست + این یکی کوہ ست وآن دیگر صداست + منبع گفتار این سوزیے بود + وان مقلد کہنہ آموزے بود + دست در منیار زنی آئی براہ + دست در کورے زنی افتی بچاہ + يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مسلمانون کے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ اوپر تمھارے ہی حفاظت جانون اپنی کی اور اونکی اصلاح لازم ہی لَا يَضُرُّكُمْ نہین نقصان پہونچاتی تمھین مَّنْ ضَلَّ برائی اوسکی جو گمراہ ہو گیا اِذَا اهْتَدَيْتُمْ جب تم راہ پائے ہوے ہو اور راہ پانے مین سے ایک بات یہ بھی ہی کہ بری بات سے آدمی دوسرے کو اپنے حتی المقدور منع کرے اور یہ نہ کہے کہ دوسرے کی گمراہی میرا کچھ نقصان نہین ہیبت اگر بینی کہ نابینا و چاہ است + دگر خاموش نشینی گناہ است + یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی کہ مسلمان لوگ حسرت کرتے تھے کافرون پر اور اونکے ایمان کی تمنا رکھتے تھے لکھا ہی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ تم خود اپنے ایمان کی نگہبانی کرو اسواسطے کہ کافرون کی گمراہی سے ہدایت پائے ہوے مسلمانون کا کچھ نقصان نہین اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا طرف اللہ کے ہی پھر جانا تم سب کا فَيُنَبِّئُكُمْ پھر خبر کریگا تمھین بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے لکھا ہی کہ تمیم داری اور عدی بن مالک جو نصارا تھے تجارت کے واسطے ملک شام کو چلے اور ایک مسلمان بدیل نام کہ عمر بن عاص کا غلام تھا اون دونون کے ساتھ ہوا جب ملک شام مین پہونچے تو بدیل بیمار ہوا جو کچھ نقد و جنس اوسکے پاس تھا ایک کاغذ پر لکھکر اسباب مین پوشیدہ رکھدیا اور اوسکا مرض بڑھا تو اوسنے تمیم اور عدی کو وصیت کی کہ اوسکا ترکہ اوسکے وارثون کو پہونچاوین وہ دونون اوسکے مرنے کے بعد اوسکا اسباب اپنے قبض و تصرف مین لائے اور ایک چاندی کا برتن کہ سونے سے نقش کیا ہوا تھا اور وہان کی تول سے تین سو مثقال چاندی کا تھا اوسکے مال مین سے نکال لیا اور باقی مال مدینہ مین لائے

اور اوسکے وارثون کو سپرد کر دیا وارثون نے اوس اسباب مین بدیل کی لکھی ہوئی فہرست پائی اسباب کو اوس سے مطابق کیا تو چاندی کا وہ ایک برتن کم تھا جب تن اوس اسباب مین نہ پایا تو تمیم اور عدی کے پاس آئے اِن دونون نے انکار کیا اور محکمۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو وہ حکم جو تمھین کیے ہین اونمین سے شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ گواہی وصیت کی ہے تم مین إِذَا حَضَرَ جب ظاہر ہو أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ کسی کو تم مین سے موت کے آثار پس چاہیے کہ گواہ ہون حِينَ الْوَصِيَّةِ وقت وصیت کرنے کے اثْنَانِ دو آدمی ذَوَا عَدْلٍ صاحب عدل وانصاف مِنْكُمْ تمھارے قرابتدارون مین سے یا مسلمانون مین سے أَوْ آخَرَانِ یا دو آدمی اور مِنْ غَيْرِكُمْ غیر تمسے یعنی ذمّی اور اب یہ حکم منسوخ ہے اور مسلمان کے حق مین ذمی کی گواہی مسموع نہین ہے بالاجماع إِنْ أَنْتُمْ جب تم ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ سفر کرو زمین مین فَأَصَابَتْكُمْ پھر پہونچے تمھین مُصِيبَةُ الْمَوْتِ موت پہونچنے والی یعنی تم موت کے قریب ہو جاؤ حاصل کلام یہ ہے کہ جب سفر مین تمھین معلوم ہو کہ تمھاری موت قریب ہے تو اپنی وصیت پر دو آدمیون کو گواہ کرو مسلمانون مین یا انکے سوا اگر تم سفر مین ہو اور گواہ کی ضرورت ہو تَحْبِسُونَهُمَا روک رکھو تم اون دونون آدمیون کو جو تمھارے غیر ہین مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ نماز عصر کے بعد کہ وہ اچھا اور لوگون کے جمع ہونے کا وقت ہے فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ پھر قسم کھائین وہ خدا کی إِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک کرو تم اونمین اور قسم کا مضمون یہ ہو کہ لَا نَشْتَرِي بِهِ ہم بدلا نہین کرتے ہین اس قسم کے ساتھ ثَمَنًا قیمت تھوڑی کو کہ وہ دنیا کا مال ہے یعنی مردہ کے مال کی طمع کے واسطے ہم جھوٹی قسم نہین کھاتے ہین وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ اور اگر وہ شخص جسکے واسطے ہم گواہی دیتے ہین وہ ہمارا قرابتی ہو تو بھی ہم جھوٹی قسم نہین کھاتے ہین وَلَا نَكْتُمُ اور نہین چھپاتے ہین ہم شَهَادَةَ اللَّهِ خدا کی گواہی یعنی وہ گواہی جسے ادا کرنے کا حکم خدا نے نہین فرمایا إِنَّا إِذًا تحقیق کہ ہم جب چھپائین گواہی لَمِنَ الْآثِمِينَ ○ تو البتہ گناہگارون مین سے ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد منبر کے قریب تمیم اور عدی سے قسم لی اور اونھون نے یہ قسم کھائی کہ ہمنے بدیل کا مال لینے کا ارادہ نہین کیا اور ہم یہ قسم سچی کھاتے ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے موافق انہین چھوڑ دیا پھر وہ برتن جو گم ہو گیا تھا اونکے پاس ملا پھر اونمین اور بدیل کے وارثون مین حد سے زیادہ جھگڑا پڑا وہ کہتے تھے کہ ہمنے یہ برتن بدیل سے مول لیا تھا چونکہ ہمارے پاس وجہ ثبوت نہ تھی اسواسطے ہمنے اقرار نہ کیا اور انکار کیا تھا دوبارہ محکمۂ عالیہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مرافعہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَإِنْ عُثِرَ پھر اگر اطلاع پائی جائے عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا اوپر اس بات کے کہ اون دونون نے حاصل کیا گناہ خیانت کے سبب سے فَآخَرَانِ تو دو گواہ اور يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا کھڑے ہون اون دو خیانت کرنے والون کی جگہ پر مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ اون لوگون مین سے جنکے سبب سے خیانت گواہون پر واقع ہوئی یعنی وارث الْأَوْلَيَانِ وہ کہ اوّل تھے ذکر مین آس سے میّت کے سب ولی مراد ہین یہ تفسیر بکر کی قراءت کے موافق ہے کہ اونھون نے اسْتُحِقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوَّلَانِ پڑھا ہے اور حفص اسْتَحَقَّ کو معروف کا صیغہ پڑھتے ہین اور الْأَوْلَيَانِ بھی انھی کی قراءت ہے یعنی دو گواہ جو گواہی دینے مین اولی اور بڑے حقدار ہین لون دونون غیرون کی نسبت اسواسطے کہ یہ قرابتدار اور حقیقت

پہچاننے والے ہین یہ گواہی دینے کھڑے ہون فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ پھر قسم کھائین خدا کی اس مضمون سے کہ لَشَهَادَتُنَآ البتہ
گواہی ہماری اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا بہت حق اور بہت سچی ہے ادن دونون آدمیون کی گواہی سے جنھون نے اس سے
پہلے گواہی دی ہے وَمَا اعْتَدَيْنَآ اور ہم ظلم نہین کرتے اور حد سے نہین گذرتے اس گواہی مین اِنَّآ اِذًا تحقیق کہ ہم جب ایسا
کرین لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ تو ظالمون مین سے ہون کہ اونھون نے باطل کو حق کے قائم مقام کیا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا اور
عمرو بن عاص اور مطلب بن وداعہ کھڑے ہوئے اور نماز عصر کے بعد اونھون نے خدا کی قسم کھائی کہ یہ برتن بدیل کا حق تھا اور ان دونون نے خیانت کی ہے بعد اسکے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے موافق وہ برتن بدیل کے وارثون کو دیدیا ذٰلِكَ یہ حکم جو ہمنے کیا گواہ سے قسم رد کرنے کا
اَدْنٰٓى بہت قریب ہے اَنْ يَّاْتُوْا ساتھ اس بات کے کہ آئین گواہ لوگ بِالشَّهَادَةِ ساتھ گواہی کے عَلٰى وَجْهِهَآ اوپر
ایسی وجہ کے کہ گواہی کا حق ہے اَوْ يَخَافُوْٓا اور نزدیک ہے ساتھ اس بات کے کہ ڈرین اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ اس امر سے کہ رد کیجائے
قسم مدعیون پر بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ بعد اون قسمون کے جو اونھون نے کھائی ہین اور مدعی قسم کھائے اور یہ لوگ خیانت ظاہر
ہو جانے اور جھوٹی قسم کھانے سے رسوا ہون وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے جھوٹی قسم کھانے مین وَاسْمَعُوْا اور سنو
ع ۱۴ ۸ خدا کا حکم قبول کرنے کو وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ہدایت نہین کرتا فاسقون کو جو خیانت کرنے والے
اور جھوٹے گواہ ہین يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ یاد کرو وہ دن کہ جمع کریگا اللہ رسولون کو فَيَقُوْلُ پھر کہیگا اونسے مَاذَآ اُجِبْتُمْ
ساتھ کس چیز کے قبول کیے گئے تم یعنی تمھاری قوم نے تمھین کس چیز مین قبول کیا جب اونھین توحید کی طرف تمنے بلایا یہ سوال منکرون کو
ذلیل کرنے کے واسطے ہے یا اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام اپنی اپنی امت کے مسلمانون کے اسلام پر گواہی دین قَالُوْا کہینگے
پیغمبر لَا عِلْمَ لَنَا کچھ علم نہین ہمین تیرے علم کے سامنے اِنَّكَ اَنْتَ تحقیق کہ تو ہی تو عَلَّامُ الْغُيُوْبِ جاننے والا چھپی
باتون کا ہے بس تو ہی جانتا ہے کہ ہماری امت کے لوگون نے کیا ہمسے ظاہر کیا اور کیا دل مین رکھا اور کیا بات قبول کی اور کس سے انکار کیا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا اللہ نے عیسی بیٹے مریم کو کہ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ یاد کر نعمت میری جو پہونچائی مین نے وقف لازم
عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اوپر تیرے اور تیری مان کے اِذْ اَيَّدْتُّكَ یاد کر جب تقویت کی مین نے تیری بِرُوْحِ الْقُدُسِ
ساتھ جبرئیل یا ساتھ اوس کلام کے جس سے تو نے دین زندہ کیا یا مردے زندہ کر دیے اور بعضون نے کہا کہ روح القدس انجیل ہے تُكَلِّمُ النَّاسَ
باتین کرتا تھا تو لوگون سے فِي الْمَهْدِ بیچ جھولے کے اور وہ تیرا معجزہ تھا وَكَهْلًا اور باتین کریگا تو اوسوقت جب ادھیڑ ہوگا یعنی
تیرا کلام بچپنے مین اور اوسوقت جب تو ادھیڑ ہوگا فصاحت اور بلاغت کے لحاظ سے یکسان ہے اس آیت سے بالاتفاق سب علما
اس بات پر دلیل پکڑتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام ادھیڑ ہونے سے قبل آسمان پر گئے اور اوسی سن مین پھر اوتریںگے اور زمین پر
ادھیڑ ہو پہنچینگے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ اور یاد کر ای عیسی جب سکھائی ہمنے تجھے کتاب یعنی خط وکتابت وَالْحِكْمَةَ اور
سمجھ چیزون کی وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور توریت وانجیل کے معنی اور حقائق وَاِذْ تَخْلُقُ اور یاد کر اوسوقت کو کہ
بناتا تھا تو مِنَ الطِّيْنِ مٹی سے كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ مانند صورت جانور کے بِاِذْنِيْ ساتھ میرے حکم کے فَتَنْفُخُ فِيْهَا

پھر پھونکتا تو اوس صورت مین جو مٹی سے بناتا تھا فَتَكُونُ طَيْرًا پھر ہو جاتی تھی وہ مٹی کی صورت جانور زندہ بِإِذْنِي ساتھ میرے حکم کے وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ اور اچھا کر دیتا تھا تو اندھے مادر زاد کو اور اوسکی آنکھین روشن کر دیتا تھا وَالْأَبْرَصَ اور اچھا کر دیتا تھا سفید داغ والے کو بِإِذْنِي میرے حکم سے وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ اور جب نکالتا تھا تو مردون کو اونکی قبرون سے زندہ بِإِذْنِي میرے حکم سے وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یاد کر جب باز رکھا مین نے بنی اسرائیل یعنی یہود کے شر کو عَنكَ تجسے کہ وہ تجھے مار ڈالنے کا قصد رکھتے تھے إِذْ جِئْتَهُم جب آیا تھا تو اونکے پاس بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ معجزات ظاہر کے اونمین سے کچھ ذکر ہوئے فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا پھر کہا اون لوگون نے جو کافر ہوئے مِنْهُمْ اون بنی اسرائیل مین سے إِنْ هَٰذَا نہین ہی یہ اچھا کر دینا اور زندہ کرنا اور سب معجزے جو عیسیٰ دکھاتا ہی إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ مگر جادو کھلا ہوا یعنی سب پر ظاہر ہو گیا کہ یہ سحر ہی وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ اور یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو کہ حکم کیا مین نے حواریون کو اپنے پیغمبر کی زبانی أَنْ آمِنُوا بِي یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ میرے وَبِرَسُولِي اور ساتھ میرے رسول کے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی قَالُوا آمَنَّا کہا اونھون نے کہ ایمان لائے ہم وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۝ اور گواہ رہ تو ساتھ اس بات کے کہ ہم ماننے والے ہین حکم تیرا إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ اور یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہا تھا حواریون نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصاحب خاص تھے يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ای عیسیٰ بیٹے مریم کے هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ کیا مانتا ہی تیری بات یعنی کیا تیری دعا قبول کرتا ہی رب تیرا تا کہ دعا کرے تو أَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا یہ کہ اوتارے اوپر ہمارے مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ خوان بنا چنا آسمان سے مائدہ اوس خوان کو کہتے ہین جسمین کھانا رکھا ہو اونھون نے عیسیٰ علیہ السلام سے خوان مانگا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ ڈرو خدا سے اور ایسے سوال نہ کرو إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ اگر ہو تم باور کرنے والے خدا کی قدرت کاملہ اور میری نبوت کو قَالُوا کہا اونھون نے معذرت کے طور پر کہ ہم خدا کی قدرت کاملہ مین کچھ شک نہین رکھتے مگر نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا چاہتے ہین ہم کہ کھائین کھانا اوس مائدہ مین سے وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا اور مطمئن ہو جاوے دل ہمارا یعنی خدا کی قدرت کاملہ جو دلیل سے ثابت ہی اوسے ہم دیکھ لین وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا اور جان لین ہم کہ تو نے سچ کہا یہ امر کہ جو کچھ خدا سے مانگو عطا کریگا وَنَكُونَ عَلَيْهَا اور رہین ہم اوس مائدہ پر مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ گواہون مین سے جب ہمسے گواہی طلب کیجائے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ جب حواریون نے مائدہ مانگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تیس ۳۰ دن روزہ رکھو پھر خدا سے مانگو جو چاہتے ہو حواریون نے تیس ۳۰ دن روزہ رکھا پھر بولے کہ ای عیسیٰ علیہ السلام ہم جسکے واسطے یہ کام کرتے وہ ہمین کھانا دیتا اب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمین کھانا دے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہین کہ حواریون نے جب مائدہ کا سوال کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پشمینہ پہنا اور دعا کی جیسا کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہی قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ کہا عیسیٰ فرزند مریم نے اللَّهُمَّ ای اللہ ہمارے اللّٰہم بزرگ کلمہ ہی اور دعا طاری نے

کہا ہو کہ اللہ جل شانہ کے نامون مین سے ستر نام اللّٰھم کی میم مین داخل ہین اور نضر بن شمیل سے نقل کرتے ہین کہ جو کوئی اللّٰھم کہے اوسنے خدا کو سب نامون سے پکارا حضرت عیسٰی علیہ السلام نے مائدہ مانگنے مین حق تعالیٰ کو اس کلمہ سے پکارا پھر کہا رَبَّنَا اے رب میرے اَنْزِلْ عَلَیْنَا اوتار ہمپر مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ ایک خوان آسمان سے تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا کہ ہووے خوان واسطے ہمارے عید یعنی اوسکے اوترنے کے وقت ایک عید ہو لِّاَوَّلِنَا ہمارے زمانہ والون کے واسطے وَاٰخِرِنَا اور اون لوگون کے واسطے جو ہمارے بعد آئین یا ہمارے اول اور آخر اوس خوان سے حصہ پائین وَاٰیَۃً مِّنْکَ اور ہووے خوان ایک آیت یعنی علامت صدور کرنے والی تیری درگاہ سے تیرے کمال قدرت اور میری رسالت کی صحت پر وَارْزُقْنَا اور روزی دے ہمین اوس خوان سے یا اوسکے شکر کی توفیق نصیب کر وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ اور تو بہتر روزی دینے والون کا ہی قَالَ اللّٰہُ کہا اللہ نے کہ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا بیشک مین اوتارنے والا ہون یہ خوان عَلَیْکُمْ اوپر تمہارے تمہارا سوال قبول کرنے کی جہت سے فَمَنْ یَّکْفُرْ پھر جو کوئی کافر ہو بَعْدُ مِنْکُمْ مائدہ نازل ہونے کے بعد تم مین سے فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُہٗ پس تحقیق کہ مین عذاب کرونگا اوسے عَذَابًا وہ عذاب کہ لَّآ اُعَذِّبُہٗٓ نہ عذاب کرونگا مین اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ○ ع کسی کو تمام عالمون مین سے پھر حق تعالیٰ نے ابر کے دو ٹکڑے بھیجے اور لال دستر خوان اونمین تھا وہ زمین تک آتے اور دستر خوان اونمین سے حواریون کے سامنے گرا حضرت عیسٰی علیہ السلام روئے اور کہنے لگے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ اور بولے کہ ای اللہ اس خوان کو رحمت کر عذاب نہ کر پھر وضو کرکے نماز پڑھی اور روکے اور بولے بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور سر پوش دستر خوان سے اوٹھایا تو ایک خوان نکلا آراستہ اوسپر بھُنی مچھلی کہ نہ اوسپر کھال تھی نہ اوسمین کانٹا روغن اوس سے ٹپکتا تھا اوسکے سر کے پاس نمک اور دم کے پاس سرکہ اور گرد انواع واقسام کی ترکاریان تھین مگر گندنا نہ تھا اور پانچ روٹیان اوس خوان پر رکھی تھین ایک پر زیتون دوسری پر شہد تیسری پر روغن چوتھی پر پنیر پانچوین پر خشک گوشت شمعون کھڑا ہوا اور بولا کہ ای روح اللہ یہ دنیا کے کھانون مین سے ہی یا آخرت کے کھانون مین سے ہے عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی مین سے نہین بلکہ ایسا کھانا ہی کہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایجاد کیا ہی کھاؤ جو کچھ مانگا ہی اور شکر کرو تاکہ نعمت زیادہ ہو وہ بولے کہ ای روح اللہ اگر اس نشانی مین دوسری نشانی ہمین دکھایئے تو یقین زیادہ ہو حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اوس بھُنی ہوئی مچھلی سے فرمایا کہ زندہ ہو خدا کے حکم سے پس فورًا وہ مچھلی جنبش مین آئی حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلے ہی حال پر ہو جا پھر وہ بھنی ہوئی مچھلی ہو گئی پھر حواری لوگ تہدید ربانی سے ڈرے اور اوس مائدہ مین سے نہ کھایا اور عیسٰی علیہ السلام کے حکم سے فقیرون بیمارون کو بلایا اور کہا کہ کھاؤ تمہارے واسطے عطا ہی اورون کے لیے بلا ہی ایک ہزار تین سو آدمی نے اوسمین سے کھایا اور جو کچھ اوس خوان مین تھا اوسمین سے کوئی چیز کم نہوئی جس فقیر نے اوسمین سے کھایا امیر ہو گیا اور جس بیمار نے کھایا اچھا ہو گیا پھر خوان آسمان پر اوٹھ گیا اور دوسری صبح کو پھر آیا اور امیر فقیر سب نے اوسمین سے کھایا چالیس دن کے بعد غائب ہو گیا ایک دن آتا ایک دن نہین حضرت صالح علیہ السلام کے ناقہ کی طرح پھر وحی آئی کہ ای عیسٰی ہمارا مائدہ فقیرون ہی کو دے امیرون کو نہین امیر لوگ اس حکم کے سبب سے مضطرب ہو کر مائدہ مین شک لائے اور اوسپر جادو کا گمان کیا اور تراسی آدمی اور صاحب معالم کے قول پر تین سو تیس آدمی مسخ ہو گئے سور کی صورت پر اور تین دن کے بعد مر گئے

ربع ۵ ع

اى اللہ کر تو مجکو شکر کرنے والون مین سے ۱۲

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اور یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا خدا نے عیسی فرزند مریم کو آسمان پر اوٹھانے کے بعد یا کہیگا اللہ جل شانہ قیامت کے دن نصارا کی تہدید اور تذلیل کے واسطے ءَاَنْتَ قُلْتَ کیا تو نے کہا تھا تو نے لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ لوگون کو کہ پکڑو تم مجھے اور مان میری کو اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ دو خدا سوا خدا کے قَالَ سُبْحٰنَكَ کہا عیسی نے پاکی کا تنزیہ کرتا ہون مین تیری شرک سے تنزیہ کر کے مَا يَكُوْنُ لِيْٓ نہین لائق اور نہین چاہیے مجھے اَنْ اَقُوْلَ یہ کہ کہون مین مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ جو چیز کہ مجھے لائق اور سزاوار نہو اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ اگر تھا مین کہ کہا مین نے فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ پس بیشک کہ جانا تو نے اوسے تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ جانتا ہی تو جو ہیچ ذات میری کے ہی وَلَآ اَعْلَمُ اور مین نہین جانتا ہون مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ جو کچھ تیری ذات مین ہی یعنی جو کچھ مین نے چھپایا ہی وہ تو جانتا ہی اور جو کچھ تو نے پوشیدہ رکھا اوسے مین نہین جانتا ہون اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ تحقیق کہ تو ہی تو جاننے والا ہی چھپی ہوئی چیزون کا مَا قُلْتُ لَهُمْ نہین کہی مین نے اونھین یعنی اپنی امت کو اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ مگر وہ بات جو حکم کیا تو نے مجھے ساتھ اوسکے کہ اونسے کہون توحید اور عبادت کرنا اور مین نے نہین کہا اونسے مگر اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو خدا کو رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ کہ رب میرا اور تمھارا ہی تو مین نے اپنے تئین مخلوق اور مربوب کہا رب اور خالق نہین وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ اور تھا مین اونکے اقوال اور افعال پر شَهِيْدًا گواہ یا نگاہبان مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ جب تک تھا مین بیچ اونکے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ پھر جب پھیر لیا تو نے یعنی آسمان پر اوٹھالیا یا مار ڈالا تو نے كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ تو تھا نگاہبان اونپر اور دیکھنے والا اونکے احوال اور اعمال کو وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور تو اوپر سب چیزون کے شَهِيْدٌ ۝ گواہ اور مطلع اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ اگر عذاب کر تو اونھین کفر پر فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ تو بیشک وہ بندے تیرے ہین اور بندہ کو مالک پر مطلق اعتراض نہین پہونچتا کسی امر مین جو وہ کرے وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ اور اگر بخشدے تو اونھین اس سبب سے کہ کفر سے توبہ کر کے وہ ایمان لائے ہون تو فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ پس تحقیق کہ تو غالب اور قادر ہی ثواب اور عذاب پر الْحَكِيْمُ ۝ دانا ہی ہر چیز مین جو کچھ تو کرے عفو اور عذاب قَالَ اللّٰهُ کہا اللہ تعالی نے مراد یہ ہی کہ لیگا اللہ تعالی اور ماضی کا صیغہ لانا تحقیق وقوع کے واسطے ہی کہ گویا قیامت ہوگئی اور حق تعالی کہہ چکا هٰذَا يَوْمُ یہ دن ہی کہ اس دن يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ فائدہ پہونچاتا ہی سچون کو صِدْقُهُمْ ؕ سچ اونکا جو اونسے دنیا مین واقع ہوا ہی لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ واسطے ان سچون کے جنتین ہین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ حالانکہ ہمیشہ رہینگے وہ اون جنتون مین اَبَدًا ؕ ہمیشہ یہ تاکید ہی ہمیشہ رہنے کے واسطے یعنی اونکے رہنے کا زمانہ بے انتہا ہی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوا اللہ اونسے طاعت اور عبادت کے سبب سے وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اور راضی ہوئے وہ اللہ سے حصول کرامت کے باعث سے ذٰلِكَ یہ جنتون مین داخل ہونا اور خوشنودی اور رضامندی کا حاصل ہونا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ چھٹکارا بڑا ہی لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَمَا فِيْهِنَّ ؕ اور جو کچھ آسمانون و زمینون مین ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور وہ

ع ۱۶ ۱

ایا تھا ۱۶۵ رکوعاتھا ۲۰ کلماتھا ... حروفھا ۱۲۹۴۵

اور ہر صنف چیزون سکے تھا ور ہر ایک قدرت کے ساتھ کہ بعض خلقت چھپی خزانہ اور صفت محسن ہو ...

سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۃ انعام معظمین نازل ہوئی اور وہ میں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	ایک سو پینسٹھ آیتین ہین ۱۶۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفین واسطے اللہ کے ہین اور سب ثنائیان حضرت کبریا کی طرف پھرتی ہین اَلَّذِيْ وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون کو بے ستون اور بے سہارے کے اور زمین کو بے اصل اور بے مادے کے وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۥ اور پیدا کیا اندھیرون اور اُجالے کو یہ رد ہی قول مجوس کا کرو کہتے ہین کہ اللہ نور کا خالق ہو اور شیطان تاریکیون کا پیدا کرنے والا ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نور اور تاریکی دونون میری ہی مخلوق ہین بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ظلمت اور نور سے رات دن مراد ہو اور بعضون نے کہا کہ جہل اور علم مقصود ہو یا گناہ اور طاعت یا دوزخ اور جنت اور تاویلات مین لکھا ہو کہ ہدایت اور ضلالت مراد ہو اور اسی وجہ سے ظلمات کو لفظ جمع کے ساتھ بیان فرمایا اسواسطے کہ ضلالت متعدد ہین اور نور کو لفظ واحد کے ساتھ لایا کہ ہدایت ایک ہی ہو اور بحر الحقائق مین فرمایا ہو کہ اسکے معنی یہ ہین کہ پیدا کیا اللہ نے دل کا آسمان اور نفس کی زمین اور صفات بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی شیطانی نفسون کی تاریکیان پیدا کین اور اوصاف ملکی روحانی اور اخلاق ملکی ربانی سے دلون کا نور ظاہر کیا ثُمَّ پھر ساتھ ان سب دلیلون اور نشانیون کے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوگئے بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ ساتھ رب اپنے کے برابر کرتے ہین بتون کو یا عدول کرتے ہین اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت سے اوسکے غیر کی پرستش کی طرف هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وہی ہو جسنے پیدا کیا تمھارے باپ کو مِّنْ طِيْنٍ مٹی سے یا ابتدا کی تمھاری خلقت مٹی سے یعنی حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام اوسی سے پیدا کیا ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ پھر حکم کیا ایک مدت کو کہ جب وہ مدت تمام ہو تو اجل آپہونچے وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ اور مدت نام رکھی گئی اور معین کی گئی نزدیک اوسکے ہو کہ کوئی نہین جانتا اور وہ مدت گذرنے کے بعد قیامت قائم ہوگی ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ پھر تم شک لاتے ہو اے مشرکو باوجود اس نشانی کے توحید مین اور بعث مین یعنی جب یہ ثابت ہوگیا کہ ابتداے خلقت اوسی سے ہو تو اسمین شک نہ لانا چاہیے کہ پھر جانا خلق کا بھی اوسی کی طرف ہو وَهُوَ اللّٰهُ اور وہی ہو خدا اور معبود مطلق فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ بیچ آسمانون اور زمین کے اور سب کا خدا وہی ہو اوسکے سوا اور کوئی نہین يَعْلَمُ [illegible] يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ [illegible] وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سترا اوسکا مرتبہ امر سے ہی اور جز اوسکا مرتبہ خلق سے اور نقد النصوص مین فرمایا ہی کہ انسان آئینہ ہی دو رخا اوسکے ایک رخ مین خصائص ربوبیت ہویدا ہین اور دوسرے رخ مین نقائص عبودیت پیدا ہین جب خصائص ربوبیت کے ساتھ اوسے تو دیکھے تو سب موجودات سے زیادہ بزرگ ہی اور جب نقائص عبودیت کا تو شمار کرے تو سب کائنات سے خوار اور بے مقدار ہی **نظم** چون ز خود از اوصاف تو یابم اثرے + حاشا کہ بود نیک تراز من دگرے + واندم کہ فتد بجال خویشم نظرے + در ہر دو جہان نباشد از من بترے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین تمھارے خصائص کے اسرار مرتبہ غیب مین جانتا ہون اور تمھارے نقائص کے آثار عالم شہادت مین پہچانتا ہون اور مین جانتا ہون جو عمل تم ایسا کرتے ہو کہ درجات انسانیت پر ترقی کا سبب ہو یا درکات حیوانیت کی طرف تنزل کا باعث ہو اور جاننا اسکا سالک انا کو اس بات پر رکھتا ہی کہ وہ اعمال کی اصلاح اور پاکی مین مشغول ہو کر حظوظ حیوانی پورے حاصل کرنے کی پستی سے روحانی نعمتین حاصل کرنے کی بلندی پر اوج اور ترقی حاصل کرے **قطعہ** حیف باشد کہ عمر انسانی + چون بہائم بخواب و خور گذرد + آدمی میتواند از کوشش + کز فرشتہ بفضل درگذرد + **وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ** اور نہین آتی کافرون کے پاس کوئی آیت **مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ** آیتون رب اونکے سے یعنی قرآن یا ظاہر نہین ہوتا اونپر معجزہ جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا اور درخت کا اُکھڑ آنا وغیرہ **إِلَّا كَانُوا** مگر ہین **عَنْهَا مُعْرِضِينَ** ○ اوس آیت اور معجزہ سے انکار کرنے والے **فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ** پس تحقیق کہ جھٹلایا اونھون نے قرآن کو **لَمَّا جَاءَهُمْ** جسوقت کہ آیا اونکے پاس **فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ** پس قریب ہی کہ آئین اونکے پاس یعنی اونپر ظاہر ہو جائین **أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ** خبرین اوس چیز کی کہ تھے ساتھ اوسکے **يَسْتَهْزِئُونَ** ○ ٹھٹھا کرتے اور اونکا ظہور دنیا مین اونپر عذاب نازل ہونے کے وقت ہوگا یا جسوقت اسلام کے نشان بلند ہونگے اور حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے آستان ہدایت نشان کے ملازمون کی شوکت اور قدرت زیادہ ہو گی اور آخرت مین کافرون پر اون چیزون کا ظاہر ہونا خود ظاہر ہی **أَلَمْ يَرَوْا** کیا نہین دیکھا اور نہین جانا اونھون نے کہ ہمنے اپنی قہاریت کی قوت سے **كَمْ أَهْلَكْنَا** کتنے ہلاک کر دیے ہمنے **مِن قَبْلِهِم** پہلے اونسے **مِّن قَرْنٍ** گروہ گذرے ہوون مین سے یعنی اوس زمانہ والون مین سے جس زمانہ مین پیغمبر تھا اور قرن ستر یا اسّی برس کا ہوتا ہی کہ آدمیون کی اکثر عمرین یہی ہوتی ہین اور اسکے سوا اور مدت کو بھی قرن کہا ہی پھر اہل قرن کی صفت کرتا ہی کہ **مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ** ایسے گروہ کو ہلاک کیا ہمنے کہ اونھین زمین مین مکان اور آرام کی جگہ ہمنے دی تھی یا اون زمین مین زمین والون کو ہمنے تصرف کرنے والا کیا تھا یا اونھین ہمنے ایسی قدرت اور مکنت دی تھی **مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ** جو کچھ تمھین نہین دی ہی جیسے بڑی عمر اور قوت اور مال کی کثرت اور نوکر چاکرون پر اعتماد اور بھروسا **وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ** اور بھیجا تھا ہمنے مینھ کو **عَلَيْهِم مِّدْرَارًا** اوپر اونکے پیہم جبکہ اونھین اوسکی حاجت تھی **وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ** اور کر دین تھین ہمنے نہرین کہ برابر **تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ** بہتی تھین نیچے اونکے درختون کے یا اونکے مکانون کے کہ وہ اون نہرون کی سیر کیا کرتے تھے یا وہ نہرین اونکے تحت تصرف مین تھین کہ اپنے کھیتون اور باغون مین اونکا پانی لیجاتے تھے حاصل کلام یہ ہی کہ وہ زمین پر صاحب مکان تھے اور رفاہ اور ہر طرح کی جمعیت اور فراغت سے عیش کے ساتھ گذران کرتے تھے

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پھر ہلاک کر دیا ہمنے اونھین اونکے گناہون کے سبب سے اور اونکی قوت اور نعمت سے اونھین کچھ
فائدہ نہوا وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور پیدا کیے ہمنے اونھین ہلاک کرنے کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ○ گروہ دوسرا اس
آیت مین حق تعالی نے کفار قریش کو ہلاکت سے ڈرایا لکھا ہی کہ نضر بن حارث اور نوفل بن خویلد اور ابن امیہ مخزومی جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ بات کہی ای محمد ہم تمہارا ایمان نہ لائینگے جب تک چار فرشتے آسمان سے لکھا ہوا نا
مہ لائین اور گواہی دین کہ یہ کتاب خدا کے پاس سے تمہارے واسطے ہم لائے ہین اور اوسمین یہ بھی لکھا ہو کہ تم اوسکے رسول ہو تو یہ آیت نازل ہوئی
وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ اور اگر اوتارین ہم اوپر تیرے كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ لکھا ہوا ورق مین فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ
پھر دیکھین اور چھوین اوسے اپنے ہاتھون سے اور آسمان سے وہ کتاب اوترنے مین اونھین شبہہ نہ باقی رہے لَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا تو بھی کہینگے وہ لوگ جو کافر ہین کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ جو لائے ہو تم ہمارے پاس اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○
مگر جادو کھلا ہوا سب لوگون پر۔ وَقَالُوْا اور کہا کافرون نے لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ کیون نہ اوتارا اوپر محمد کے فرشتہ جو
ہمسے کہدیتا کہ یہ پیغمبر ہین وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا اور اگر ہم اوتارین فرشتہ تو لَّقُضِيَ الْاَمْرُ البتہ حکم کیا جائے اون کافرون کے
ہلاک ہونے کا اسواسطے کہ عادت الٰہی یون ہی جاری ہوئی ہی کہ اگر ظاہر مین فرشتہ کو دیکھ لین جیسا کہ اونھون نے طلب کیا ہی اور
پھر ایمان نہ لائین تو اونھین ہلاک کر دینا لازم ہو جائے ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ○ پھر نہ مہلت دیے جائین فرشتہ اوترنے کے
بعد پلک مارنے کی بھی اور چونکہ مشرک کہتے تھے کہ فرشتہ رسول ہو کر ہمارے پاس کیون نہین آتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَوْ
جَعَلْنٰهُ مَلَكًا اور اگر ہم کرین رسول فرشتے کو تو لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا البتہ کرین ہم اوسے مرد کی صورت پر جسطرح جبرئیل کو دحیہ
کلبی کی صورت پر ہم کر دیتے ہین یہ صورت اسواسطے ہی کہ ملائکہ کو اونکی اصلی صورت پر دیکھنے کی قوت آدمی نہین رکھتا مگر انبیا علیہم
السلام کی ایک جماعت قوت قدسی سے ملائکہ کو اونکی اصلی صورت پر دیکھ سکتی ہی تو ہم جو فرشتہ بھیجین تو آدمی ہی کی صورت پر
بھیجین وَّلَلَبَسْنَا اور البتہ پوشیدہ کرین ہم عَلَيْهِمْ اونپر مَّا يَلْبِسُوْنَ ○ وہ چیز جو اونھون نے خود اپنے اوپر
پوشیدہ کی ہی آج یعنی جیسے آدمی کی رسالت نہین مانتے ہین اوسوقت بھی طعنہ کر کے کہینگے کہ نہین ہی مگر بشر مثل ہمارے
پھر حق تعالی ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسکین دیتا ہی تاکہ کافرون کے کلام سے آپکے دل کو رنج نہو اور حق تعالی فرماتا ہی وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ
بِرُسُلٍ اور بیشک جھٹلا کر افسوس کیا ہی کافرون نے ساتھ پیغمبرون کے جو تھے مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تمسے فَحَاقَ پھر اوتری ہی بِالَّذِيْنَ
سَخِرُوْا مِنْهُمْ اون لوگون پر جنھون نے مسخرا پن کیا رسولون سے یعنی رسولون کے ساتھ ٹھٹھا کیا ہی مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوس چیز کی جو اونھون نے
کی تھی کہ ساتھ اوسکے يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ٹھٹھا کرتے تھے اور وہ جزا عذاب الٰہی تھا کہ نازل ہوا اور اون کافرون کو گھیر لیا قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ و ع ۱۰
آلہ وسلم اور پوچھو اونسے کہ اگر مشرکون پر عذاب ہونے کو تم نہین مانتے ہو تو سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ سیر کرو بیچ زمین کے کبھی یمن کی کبھی شام کی اور عاد اور ثمود کے
مقامون پر گذر کرو ثُمَّ انْظُرُوْا پھر دیکھو نظر عبرت سے کہ كَيْفَ كَانَ کیونکر ہوا ہی عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ انجام کار جھٹلانے والون کا
قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پوچھو اونسے کہ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے کسکے ہی

جو کچھ بیچ آسمانوں اور زمینوں کے ہی خالق سب کا وہی ملک اوسکا ہی ہے اگر نہ جواب دین تو کہہ تو **قُلْ لِّلّٰهِ** کہ الله کا ہی **كَتَبَ** لکہا
كَتَبَ لکہ لی ہی اوسنے **عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ** اوپر اپنے رحمت کو یعنی لازم کر لی ہی اپنے فضل سے رحمت اپنی مہربانی سے جیسے کہ مطلق قول
تو بادشاہ کا ہی اور حدیثوں میں آیا ہی کہ حق تعالی نے ایک کتاب لکہی ہی اور وہ اوسکے پاس ہی عرش کے اوپر مضمون اوسکا یہ ہی کہ
بیشک میری رحمت غالب ہو گئی ہی میرے غضب پر اور جاننا چاہیے کہ اوس سے رحمت ذاتیہ مراد ہی تو کہ اوسی کو رحمت مطلقہ اور امتنانیہ بھی
کہتے ہین اور وہ ایسی رحمت ہی کہ سب چیزون کو پہونچی ہی اور نتیجہ اوسکا عطا کرنا ہی بغیر سوال کیے اور مانگے ہوے اور بغیر چاہت اور
استحقاق کے کہ مثنوی مولانا معنوی مین واقع ہی **نظم** در عدم ما مستحقان کے بدیم + کہ برین جان و برین دانش شدیم + ما نبودیم و تقاضا
مانبود + لطف تو ناگفتہ ما می شنود + **لَيَجْمَعَنَّكُمْ** قسم ہی خدا کی کہ جمع کریگا خدا تمہین **اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ** طرف دن قیامت کے
یا جمع کریگا تمہین قبرون مین روز قیامت تک **لَا رَيْبَ فِيْهِ** ایسا دن کہ اوسکے وقوع مین کچھ شک نہین ہی **اَلَّذِيْنَ**
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جن لوگون نے کہ نقصان کیا اپنی جانون مین یعنی فطرت اصلی اور عقل سلیم جو اونہین پہونچی تھی اوسے
ضائع کیا **فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ** ○ پس وہ ایمان نہ لاوینگے **وَلَهٗ** اور واسطے خدا کے ہی **مَا سَكَنَ** جو کچھ آرام لیتا ہی **فِى الَّيْلِ**
وَالنَّهَارِ بیچ دن اور رات کے یعنی وہ زمان و مکان کا مالک اور اون چیزون کا بھی مالک ہی جنکو زمان اور مکان گہیرے ہوے ہین
وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ ہی سننے والا جو کچھ کافر کہتے ہین **الْعَلِيْمُ** ○ جاننے والا اوس بات کو جو وہ قصد کرتے ہین یہ آیت
نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہی کہ کفار قریش مین سے ایک جماعت نے کہا کہ اے محمد ہمین معلوم ہوا ہی کہ احتیاج اور غریبی تجہے اس کلام پر
رکھتی ہی جو تو نے اختیار کیا ہی ہم چندے کے طور پر قبیلون کے شرفا سے تیرے واسطے اتنا مال حاصل کر دین کہ اپنے سب عزیزون سے
زیادہ تو مالدار ہو جائے بشرطیکہ اس دین سے تو رجوع کر حق تعالی نے فرمایا کہ دن رات جن چیزون پر شامل ہی وہ سب خدا کی ملک ہی
اگر چاہے تو اپنے پیغمبر کو اتنا مال دیدے کہ تمام خلق سے زیادہ وہ مالدار ہو جائے **قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ** کہہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کیا غیر خدا کو **اَتَّخِذُ وَلِيًّا** پکڑون مین دوست یعنی غیر خدا کو مین دوست نہین بناتا **فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**
ایسا خدا کہ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا ہی **وَهُوَ يُطْعِمُ** اور وہ کھلاتا ہی خلق کو یعنی روزی دیتا ہی **وَلَا يُطْعَمُ**
اور نہین روزی دیا جاتا ہی یعنی خلق سے وہ بے نیاز ہی اور خلق اوسکی محتاج ہی جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہی **مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ**
اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ **قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ** کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کہ بیشک مین حکم دیا ہوا ہون
اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ [illegible]
[illegible] **مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ** ○ [illegible] **قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ** [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ملا — نہین چاہتا مین ان سے رزق اور نہین چاہتا مین یہ کہ کھلاوین مجھکو [illegible]

یہ ترجمہ ہوا اور حفص نے مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو شخص کہ پھیرا جائے عذاب اوس سے یَوْمَئِذٍ اوسدن فَقَدْ رَحِمَهٗ
پس تحقیق کہ رحم کیا ہی اوسپر اللہ نے وَذٰلِكَ اور یہ رحم الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ چھٹکارا پانا ہی کھلا ہوا وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ
اور اگر پہونچائے تجھے خدا بِضُرٍّ سختی جیسے مرض اور غریبی فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ تو کوئی باز رکھنے والا اور لیجانے والا اوسے نہین
اِلَّا هُوَ مگر وہی وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ اور اگر پہونچائے تجھے بھلائی جیسے مالداری اور صحت فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ تو وہ اوپر سب چیزون کے انمین سے قادر ہی وَهُوَ الْقَاهِرُ اور وہ ہی قہر کرنے والا فَوْقَ عِبَادِهٖ غالب
اوپر بندون اپنے کے یہ فوقیت مکان کے سبب سے نہین ہی بلکہ قدرت اور قہر کے سبب سے تمام مخلوقات پر حق تعالی کے غالب
اور قادر ہونے کی تصویر ہی وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ ہی محکم کار اپنی تدبیر مین الْخَبِيْرُ ۝ جاننے والا چھپے حال بندون کے
لکھا ہی کہ قریش کے احمقون نے کہا کہ ای محمد ہم کسی کو بھی نہین دیکھتے کہ تیری تصدیق کرے اور احبار یہود اور علماء نصاریٰ سے ہمنے
پوچھا کہ اس مرد کی صفت اپنی کتابون مین تمنے کہین دیکھی اون سبھون نے انکار کیا اب ہمین کوئی شخص ایسا دکھا جو تیری رسالت اور
تیری کتاب کی حقیت پر گواہی دے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے جواب مین کہ اَيُّ شَيْءٍ
کیا چیز اَكْبَرُ شَهَادَةً بہت بڑی ہی گواہی کو یعنی کسکی گواہی سب گواہیون سے بڑھکر ہی قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌ کہدے
کہ خدا بہت بڑا ہی گواہی کے واسطے بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وہ گواہ ہی درمیان میرے اور تمہارے یعنی میری حقیت اور تمہارے
بطلان پر وہ گواہ ہی وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اور وحی کی ہی میری طرف اس قرآن کو لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ تاکہ ڈراؤن مین
تمہین ساتھ قرآن کے اور اگرچہ اوسمین خوشخبری بھی ہی مگر اکتفا کی دو ضدون مین سے ایک ہی کے بیان پر وَمَنْۢ بَلَغَ
اور ہمین ڈراتا ہون جس کسی کو قرآن پہونچا ہی عربی ہو خواہ عجمی جن انس کوئی ہو امام مقاتل رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ جس شخص کو
قرآن شریف پہونچا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نذیر یعنی ڈرانے والے ہین اور اسی سبب سے ہی جو محمد بن قرظی رحمہ اللہ تعالی نے
کہا کہ جس شخص کو قرآن شریف پہونچا اوسنے گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ کیا تم ہی ہو کہ گواہی
دیتے ہو اَنَّ مَعَ اللّٰهِ یہ کہ ساتھ اللہ کے ہین اٰلِهَةً اُخْرٰى خدا اور بہت سے یعنی بت قُلْ لَّآ اَشْهَدُ کہدے کہ مین
گواہی نہ دینا اس بات پر قُلْ اِنَّمَا هُوَ کہدے کہ سوا اسکے نہین کہ وہ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ہی اکیلا اور مین اسطور پر گواہی دیتا ہون
وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ اور بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ ساتھ اوسکے تم شریک رکھتے ہو بتون وغیرہ میں سے
الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ کہ دی ہمنے اونھین کتاب يَعْرِفُوْنَهٗ پہچانتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ساتھ صورت اور صفت کے جو مذکور ہی توریت مین كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ جسطرح پہچانتے ہین بیٹون
اپنے کو صورت اور صفت سے اس سے کھلی ہوئی پہچان مراد ہی لکھا ہی کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے عبد اللہ بن
سلام سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو تم پہچانتے ہو اور حق تعالی اوس سے خبر دیتا ہی کہ وہ پہچان اپنے بیٹون کو پہچاننے کے مثل ہی
یہ کس طور پر ہو سکتی ہی عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اپنے بیٹے کی صحت نسب سے زیادہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر مین یقین رکھتا ہون اسواسطے کہ

وقف لازم باختلاف

وقف لازم

حضرتؐ کی رسالت توریت سے مجھے معلوم ہوئی اور اپنے بیٹے کے نسب کی صحت مین کیا جانون کہ عورتون نے کیا کیا ہی حضرت عمر
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ خدا توفیق کو تیری رفیق کرے ای عبداللہ تو بکی سمجھ والا اور سچا ہی اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جن لوگون نے
نقصان کیا اپنی جانون مین کہ مشرک اور اہل کتاب ہین فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ پس وہ ایمان نہین لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ ع ۱۰
اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰی اوس شخص سے جو افترا کرے اور باندھے عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا خدا پر جھوٹ باینطور کہ ملائکہ
خدا کی بیٹیان ہین اور ہمارے بت خدا کے پاس شفیع ہونگے اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ یا یہ کہ جھٹلائے اوسکی آیتون کو کہ قرآن ہی اور
جادو اور شعر اور کہانت اوسکا نام رکھے اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ تحقیق کہ نہ چھٹکارا پائینگے ظالم لوگ یعنی کافر وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
جَمِیْعًا اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے اونھین سبکو عابدون اور معبودون کو ثُمَّ نَقُوْلُ پھر کہینگے ہم ملامت کرنے کے طور پر
لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا واسطے اون لوگون کے جنھون نے شرک کیا کہ اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ کہان ہین خدا تمھارے جنھین تم خدا
برحق کا شریک کرتے تھے الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ جنھین تم گمان کرتے تھے کہ تمھاری شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ
فِتْنَتُهُمْ پھر نہوگی معذرت اونکی اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ کہینگے وَاللّٰهِ رَبِّنَا قسم ہی خدا کی کہ رب ہمارا ہی مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ۝
نہ تھے ہم شرک کرنے والے جھوٹ بولینگے اور اوسپر قسم کھائینگے مشرک لوگ قیامت کے دن موحدون کی بزرگیان اور بلند مراتب
دیکھینگے تو آپس مین کہینگے کہ آؤ شرک سے انکار کرین تو ہم بھی نجات پائین پس خدا کی قسم کھا کر کہینگے کہ ہم لوگ مشرک نہ تھے حق تعالی
اونکے مونھون پر مُہر کر دیگا اور اونکے ہاتھ پانون گواہی دینگے جیسا حق تعالی فرماتا ہی اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ الآیہ اُنْظُرْ كَیْفَ
كَذَبُوْا دیکھ تو کہ کیونکر جھوٹ کہتے ہین عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اوپر جانون اپنی کے شرک سے منکر ہو کر وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوگیا اونسے
مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ جو کچھ کہ تھے افترا کرتے یعنی خدا کا شریک منقول ہی کہ ابوسفیان اور ولید اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف
اور اوسکا بھائی ایک جماعت کے ساتھ مسجد الحرام مین ایک جگہ جمع ہو کر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قرآن پڑھنا سنتے تھے
نضر بن حارث سلاطین عجم کی تاریخین پڑھتا تھا اور اگلون کی خبرین اوسے یاد تھین اوسکے ساتھیون نے اوس سے پوچھا کہ یہ کیا ہی
جو محمد پڑھتا ہی وہ لعین بولا کہ مین نہین جانتا کہ یہ کیا کہتا ہی مگر یہ جانتا ہون کہ ہونٹ ہلاتا ہی اور اگلے لوگون کا فسانہ پڑھتا ہی
جسطرح کبھی مین بھی پڑھ کر تمھین سناتا ہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ اور اونکے کافرون مین سے مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ
کچھ لوگ ہین کہ کان لگائے رہتے ہین طرف تیرے جسوقت تو قرآن پڑھتا ہی وَجَعَلْنَا اور ڈالدیے ہین ہمنے عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اوپر اونکے
دلون کے اَكِنَّةً پردے اَنْ یَّفْقَهُوْهُ تاکہ نہ سمجھین اوسے وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ اور رکھدیا ہی ہمنے اونکے کانون مین وَقْرًا
بوجھ تاکہ حق بات نہ سنین وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ اور اگر دیکھین ہر معجزہ جو تجھسے طلب کرتے ہین تو لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا
نہ ایمان لائین ساتھ اوسکے کمال عداوت سے اور اونمین تقلید کی مضبوطی اور تکذیب نہایت کو پہونچ گئی ہی حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْكَ
یہانتک کہ جب آتے ہین تیرے پاس یُجَادِلُوْنَكَ تو جھگڑا اور عداوت کرتے ہین تجھسے یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا کہتے ہین
وہ لوگ جو کافر ہین کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ کتاب اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ مگر افسانہ اگلے لوگون کا وَهُمْ

[illegible] مونھون پر [illegible] ۱۲

اور وہ یعنی کافر یَنۡهَوۡنَ عَنۡهُ باز رکھتے ہین لوگون کو رسول کا ایمان لانے سے وَیَنۡـَٔوۡنَ عَنۡهُ ۚ اور دور ہوتے ہین
اپنی ذات سے رسول کے پاس سے یعنی نہ خود ایمان لاتے ہین نہ اورون کو ایمان قبول کرنے دیتے ہین اور بعضون نے کہا ہر کہ یہ آیت
ابوطالب کی شان مین نازل ہوئی اور معنی اسکے یہ ہین کہ منع کرتا ہر دشمنون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تعرض کرنے سے
اور آپکی حمایت کرتا ہر اور خود آنحضرت کے دین سے دوری ڈھونڈھتا ہر وَاِنۡ يُّهۡلِكُوۡنَ اور ہلاک نہین کرتے ہین اس کام سے
اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ مگر جانون اپنی کو وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝ اور نہین جانتے کہ اونکا ضرر اونکے سوا اور کسی کی طرف تجاوز نہین کرتا
وَلَوۡ تَرٰۤى اور اگر دیکھے تو انھین اِذۡ وُقِفُوۡا عَلَى النَّارِ جب روک رکھے گئے ہون بیچ آگ کے تو البتہ دیکھے تو کام نہایت برائی
اور خرابی مین اونھین تو دیکھے کہ عذاب کی سختی کی وجہ سے فریاد کرتے اور چلاتے ہین فَقَالُوۡا پھر کہتے ہین يٰلَيۡتَنَا نُرَدُّ کاشکے ہم
پھیرے جائین دنیا مین وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا اور تکذیب کرین آیتون رب اپنے کی وَنَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝
اور ہون ہم ایمان والون مین سے بَلۡ ایسا نہین ہر جو یہ کہینگے کہ دنیا مین جائین تو ایمان لائین بلکہ اوسی کفر پر رہینگے اور یہ توحید کا
اقرار اوسوقت اسواسطے ہوگا کہ بَدَا لَهُمۡ ظاہر ہوئی ہر واسطے اونکے مَّا كَانُوۡا يُخۡفُوۡنَ وہ چیز جو چھپاتے تھے یعنی کفر اور
گناہ مِنۡ قَبۡلُ ؕ پہلے اس سے دنیا مین چونکہ آج ہاتھ پانون کی گواہی سے وہ چیز انپر ثابت ہوگئی تو عذر کرتے ہین اور دنیا مین
جانے کی آرزو رکھتے ہین وَلَوۡ رُدُّوۡا اور اگر اونھین پھر بھیجین دنیا مین تو لَعَادُوۡا البتہ پھر جائین لِمَا نُهُوۡا عَنۡهُ طرف اوس
چیز کے کہ منع کیے گئے ہین اوس سے یعنی شرک اور عصیان وَاِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ۝ اور بیشک وہ جھوٹے ہین ایمان لانے کے وعدہ مین
اور جب آیتین قیامت کی وعید مین کافرون پر پڑھی گئین تو بعث و نشر کے منکر ہوے وَقَالُوۡۤا اور بولے اِنۡ هِىَ نہین ہر
یہ زندگی اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا مگر زندگی ہماری دنیا مین وَمَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِيۡنَ ۝ اور نہین ہین ہم اوٹھائے گئے
قبرون سے وَلَوۡ تَرٰۤى اور اگر دیکھے تو اِذۡ وُقِفُوۡا عَلٰى رَبِّهِمۡ ؕ جب ٹھہرا رکھینگے کافرون کو خدا کے حکم پر یا محل عرض مین
قَالَ کہیگا خدا اَلَيۡسَ هٰذَا بِالۡحَـقِّ ؕ کیا نہین ہر یہ بعث و نشر سچ اور درست قَالُوۡا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ کہینگے البتہ قسم رب
ہمارے کی یعنی اوسوقت اقرار کرینگے قسم کھا کر قَالَ کہیگا اللہ کہ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ پھر چکھو عذاب بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۝ ع ۱۰ ۳
بدلے اوسکے کہ تھے تم کفر کرتے یعنی کفر کے سبب سے عذاب کھینچو قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ تحقیق کہ نقصان کیا اون لوگون نے كَذَّبُوۡا
بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ تکذیب کی دیدار خدا کی یا مرنے کے بعد ثواب اور عذاب کا ملنا باور نکیا حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتۡهُمُ السَّاعَةُ یہانتک
کہ جب آجائیگی اونپر قیامت بَغۡتَةً ناگہان قَالُوۡا يٰحَسۡرَتَنَا کہینگے ای حسرت اور پشیمانی ہماری عَلٰى مَا فَرَّطۡنَا اوپر اوس
چیز کے کہ تقصیر کی ہمنے فِيۡهَا ۙ بیچ زندگی دنیا کے وَهُمۡ يَحۡمِلُوۡنَ اور وہ اوٹھائینگے اَوۡزَارَهُمۡ گناہ اپنے عَلٰى ظُهُوۡرِهِمۡ ؕ اوپر
پیٹھون اپنی کے مراد یہ ہر کہ اونکے گناہ اونپر لازم رہینگے اور اونسے جدا نہونگے اور معالم مین لکھا ہر کہ مومن آدمی جب قبر سے
اوٹھیگا تو ایک چیز نہایت خوبصورت خوشبو اوسکا استقبال کریگی اور کہیگی کہ تو مجھے پہچانتا ہر مومن کہیگا کہ نہین مین تجھے
نہین جانتا ہون وہ چیز کہیگی کہ مین تیرے نیک کام ہون آ مجھپر سوار ہو کہ مین دنیا مین بہت تجھپر سوار رہا ہون اور آیہ

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا اسی طرف اشارہ ہی اور کافر جب خاک سے سر اوٹھائیگا تو اوسکے سامنے ایک چیز نہایت
بُری بدبو اور بدگو آکے کہیگی کہ تو مجھے جانتا ہی کافر کہیگا کہ نہیں مین تو تجھے نہیں جانتا ہون وہ چیز کہیگی کہ مین تیرا بُرا اور ناپاک کام ہون
تو دنیا مین مجھپر بہت سوار ہوا اب آج مین تجھپر سوار ہوتا ہون اور آیۂ وَہُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَہُمْ عَلٰی ظُہُوْرِہِمْ اسی سے عبارت ہی اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ○
آگاہ ہو بُرا بوجھ ہی گناہ کا بوجھ جو وہ کھینچینگے وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اور نہین ہی زندگی دنیا کی جسپر یہ مغرور ہین اِلَّا لَعِبٌ وَّلَہْوٌ مگر
لڑکون کا کھیل اور دیوانون کا شغل وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ اور البتہ گھر آخرت کا خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ بہتر ہی واسطے اون لوگون کے
جو پرہیزگاری کرتے ہین اسواسطے کہ آخرت کا گھر باقی ہی اور اوسکی لذتین خالص ہین آفتون کے شائبون سے اور اوسکی نعمتین زائل ہونے کا
ہرگز خوف نہین اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ بکر نے یَعْقِلُوْنَ پڑھا ہی یعنی کیا وہ نہین سمجھتے اور حفص نے تعقلون پڑھا ہی یعنی کیا تم
نہین سمجھتے کہ ان دونون گھرون یعنی دنیا اور آخرت مین سے کون بہتر ہی لکھا ہی کہ اخنس بن شریف اور ابوجہل نے باہم ملاقات کی اخنس بولا
کہ ای ابو الحکم محمد بن عبد اللہ کی شان مین تم کیا حکم کرتے ہو وہ اپنے دعوے سے جھوٹا ہی یا سچا اسوقت مین اور تم دو ہی آدمی ہین اور کوئی
نہین کہ اگر سچ کہوگے تو گرفت کریگا ابو جہل بولا کہ محمد سچا ہی جو کچھ ہمین پہونچاتا ہی آسمانی ہی شیطانی نہین لیکن اگر ہم اوسکی نبوت کا
اقرار کرتے ہین تو ڈر کی بات یہ ہی کہ تمام عز و شرف جنسے اہل حرم ممتاز اور سرفراز ہین جیسے علم برداری اور مشورہ دینا اور پانی پلانا
مسجد کی عمارت یہ سب آل قصی سے علاقہ رکھتا ہی اگر نبوت بھی اونھی کی طرف رجوع کرے تو شرفاے قریش اور بقیۂ آل لوی دفعۃً محروم رہجائینگے
اور ابو میسرہ کا قول یہ ہی کہ ابو جہل نے بالمشافہہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ای محمد ہمنے ہرگز جھوٹ تجھسے نہین سنا اور ہم تجھے سچا
جانتے ہین مگر دعوی نبوت مین ہم تیری تکذیب کرتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ نَعْلَمُ بیشک ہم جانتے ہین اِنَّہٗ لَیَحْزُنُكَ
الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ تحقیق کہ تجھے غمگین کرتی ہی وہ بات جو وہ تیری تکذیب مین کہتے ہین فَاِنَّہُمْ پس تحقیق کہ وہ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ ○
نہین تکذیب کرتے تیری حقیقت مین اور تیرے سچے ہونے کے مقر ہین وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ اور لیکن گروہ ظالم ہین بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ
انکار کرتے ہین خدا کی آیتون سے عناد کے باعث سے پھر حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسکین کے واسطے فرماتا ہی
وَلَقَدْ كُذِّبَتْ اور تحقیق کہ جھٹلائے گئے ہین رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پیغمبر پہلے تجھسے فَصَبَرُوْا پھر صبر کیا اونھون نے
عَلٰی مَا كُذِّبُوْا اوپر اوس چیز کے کہ جھٹلائے گئے وَاُوْذُوْا اور ایذا دیے گئے حَتّٰۤی اَتٰىہُمْ نَصْرُنَا
یہانتک کہ آئی اونکے پاس نصرت ہماری اور ہمنے صابرون سے نصرت کا وعدہ کیا ہی اور کافرون پر مومنون کے غالب ہونے کا
حکم کر دیا ہی وَلَا مُبَدِّلَ اور نہین کوئی بدلنے والا لِكَلِمٰتِ اللّٰہِ اللہ کے وعدون کو اور حکم کو جو اوسنے مسلمانون کی
فتح و نصرت کے باب مین فرمایا ہی کہ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ اِنَّہُمْ لَہُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَہُمُ الْغٰلِبُوْنَ وَلَقَدْ
جَآءَكَ اور تحقیق کہ آئین تیرے پاس مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ○ بعضی خبرین رسولون کی کہ اونکی امتون نے کیا کیا
تکلیفین اونھین پہونچائین اور اونھون نے صبر کیا اور آخر غالب ہوے كَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ وَاِنْ كَانَ
كَبُرَ عَلَیْكَ اور اگر ہی ایسا ہی کہ گران ہوا اوپر تیرے اِعْرَاضُہُمْ منہ پھیرنا اونکا یعنی انکار کرنا دین حق سے فَاِنِ

اسْتَطَعْتَ پس اگر سکے تو اَنْ تَبْتَغِيَ یہ کہ ڈھونڈھے تو نَفَقًا فِي الْأَرْضِ کوئی سوراخ زمین مین لکھا ہو کہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگون کے ایمان لانے کی جو بڑی حرص تھی اسوجہ سے آپ چاہتے تھے کہ جو معجزہ کفار مانگتے ہین حق تعالے
ظاہر کردے تا کہ شاید یہ لوگ مسلمان ہو جائین تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر انکے انکار سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تم رنجیدہ ہوسے اور انکا انکار تمھین ناگوار اور شاق گذرتا ہی پس اگر زمین مین تم کوئی نقب پا سکتے ہو کہ اوسمین چلے جاؤ اَوْ
سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ یا سیڑھی پیدا کرو اور آسمان پر چڑھ جاؤ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ؕ پھر لے آؤ آیت اور معجزہ جیسا کہ وہ چاہین وَلَوْ
شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا اللہ تو لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ البتہ جمع کر دیتا اونھین اوپر ہدایت کے اور ایمان کی توفیق دیتا
فَلَا تَكُونَنَّ پس نہو ظاہر مین تو یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اور حقیقت مین امت کو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ نہو تم
مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ نادانون مین سے اور اس مسئلہ سے جاہل نہو جاؤ کہ کفر اور ایمان میرے خذلان اور توفیق سے متعلق ہی
إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین تیری دعوت یعنی تو جو دین حق کی طرف بلاتا ہی الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ؔ
وہ لوگ جو سنتے ہین سمع قبول سے سمجھکر اور غور و تامل کرکے مگر کافر لوگ مردون کے مثل ہین قبول کرنا اونسے نہ ظاہر ہوگا جیسے مردون کے
وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ اور مردون کو اوٹھائیگا اللہ اوسوقت وہ جانینگے اور اوسوقت کا جاننا کچھ فائدہ نہ دیگا ثُمَّ إِلَيْهِ
يُرْجَعُونَ ۝ پھر طرف اوسکے سب پھیرے جائینگے جزا اور مکافات کے واسطے وَقَالُوا اور کہا رؤسائے قریش نے لَوْلَا
نُزِّلَ عَلَيْهِ کیون نہین اوتاری جاتی محمد پر آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ نشانی اوسکے رب سے یعنی جو معجزہ ہم اوس سے مانگتے ہین قُلْ إِنَّ
اللَّهَ قَادِرٌ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک اللہ قادر ہی عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً اوپر اس بات کے کہ بھیجے نشانی اون
نشانیون مین سے جو وہ مانگتے ہین وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور مگر اکثر اونمین سے نہین جانتے کہ اوسکا نازل ہونا
بلا آنے کا سبب ہی اسواسطے کہ حکم الٰہی اسطرح نافذ ہی کہ جب لوگ کوئی معجزہ مانگین اور حق تعالیٰ وہ معجزہ ظاہر کردے اور مانگنے والے
ایمان لائین تو ہلاک کرنے کا عذاب اونپر نازل ہو جیسے قوم ثمود اور اصحاب مائدہ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ اور نہین کوئی
چلنے والا زمین پر وَلَا طَائِرٍ اور نہ کوئی اوڑنے والا کہ ہوا مین يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ اوڑتا ہی دونون بازوون اپنے سے یہ کلمہ
تاکید کے واسطے ہی جیسے کہتے ہین کہ فلانی چیز مین نے اپنی آنکھ سے دیکھی اور فلانی بات مین نے کان سے سنی یا یہ کہ طیران سرعت سے
کنایہ ہو تو جَنَاحَيْهِ کا لفظ قطع مجاز کرتا ہی اور حاصل کلام یہ ہی کہ نہین ہی کوئی چلنے والا اور اوڑنے والا إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مگر وہ
اُمتین ہین مثل تمھارے پیدا ہونے اور مرنے جینے مین یا ثنائے الٰہی کرنے مین اسواسطے کہ کوئی چیز اللہ جل شانہ کی تسبیح سے غافل نہین وَإِن مِّن شَيْءٍ
إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ نہین چھوڑی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے مِن شَيْءٍ ۚ کوئی چیز بلکہ وہ مشتمل ہی دلائل دقائق امور علوی و سفلی پر
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ۝ پھر طرف رب اپنے کے حشر کیجائینگی یہ امتین تا کہ بعضون سے بدلا لیلین وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
اور جن لوگون نے جھٹلایا میری آیتون کو صُمٌّ بہرے ہین دلائل ربوبیت سننے سے وَبُكْمٌ اور گونگے ہین وحدانیت کے باب مین بات کرنے سے اور وہ
فِي الظُّلُمَاتِ ؕ تاریکیون مین کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کی ہین مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ ؕ جسے چاہتا ہی اللہ گمراہ کر دیتا ہی یعنی ہدایت کی

نصف

وقف غفران

ے اور نہین کوئی چیز کہ تسبیح کرتی ہو ساتھ حمد الٰہی کے ۱۲

توفیق اوسے منقطع کردیتا ہو وَمَنْ يَّشَاْ اور جسے چاہتا ہو يَجْعَلْهُ ثابت کرتا ہو اور قائم رکھتا ہو عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اوپر راہ سیدھی کے قُلْ اَرَاَيْتَكُمْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ
کر آئے تمھارے پاس عذاب الٰہی جیسا کہ اگلے کافرون پر دنیا مین آیا اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ یا آئے تمپر قیامت اور ہول اور عذاب
آخرت تو اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کیا غیر خدا کو پکاروگے کہ وہ عذاب تمپر سے اوٹھالے یعنی پکاروگے غیر خدا کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
اگر ہو تم اس بات مین سچّے کہ بت خدا ہین بَلْ ایسا نہین کہ تم اونکو پکارو بلکہ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ اوسی کو پکاروگے اور اوسکی درگاہ کے
سوا اور کہین زاری اور فریاد نہ کروگے فَيَكْشِفُ پھر دور کرتا ہو اور رفع کردیتا ہو تمپر سے دنیا مین مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ
وہ چیز جسے دور کرنے کے واسطے تم اوسے پکارتے ہو اِنْ شَآءَ اگر چاہتا ہو وَتَنْسَوْنَ اور بھول جاتے ہو دعا کے وقت
یعنی اعراض کرتے ہو مَا تُشْرِكُوْنَ ؏ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھ اوسکے یعنی اپنے باطل خداؤن کو وَلَقَدْ ع ۱۱
اَرْسَلْنَا اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے رسُولون کو اِلٰٓى اُمَمٍ طرف اونکی امتون کے مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھسے اور وہ امتین کافر ہوگئین
اور اپنے پیغمبرون کی تکذیب کی فَاَخَذْنٰهُمْ پھر پکڑا ہمنے اونھین بِالْبَاْسَآءِ ساتھ سختی اور تنگی کے وَالضَّرَّآءِ اور ساتھ
آفتون اور بیماریون کے لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ تاکہ شاید نالہ وزاری کرین اور شرک سے منھ پھیر کر توبہ اور استغفار کرین
فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا پھر جسوقت آیا اونپر عذاب ہمارا کیون نالہ وزاری کی اونھون نے اور تضرع اور عاجزی
ساتھ ہماری درگاہ کی طرف کیون نہ متوجہ ہوے اگر میری درگاہ کی طرف متوجہ ہوکر نالہ وزاری کرتے تو بلا دفع ہوجاتی وَلٰكِنْ قَسَتْ
اور لیکن سخت ہوگئے قُلُوْبُهُمْ دل اونکے اور تضرع اور زاری نہ کرنا سخت دلی سے ہو وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اور آراستہ کردیے واسطے
اونکے شیطان نے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جو کچھ تھے وہ کام کرتے یعنی اپنے اعمال پسند کرکے معجب اور خوش تھے اور عُجب بلا کرنے والی
صفتون مین سے ایک صفت ہو چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہو کہ تین چیزین مہلک ہین حرص اطاعت کی گئی اور خواہش اتباع کی گئی اور
اور عُجب کرنا آدمی کا ساتھ ذات اپنی کے شیطان نے جب جانا کہ عُجب اور خودبینی کی وجہ سے مین شقاوت ابدی مین پڑا اور جو دعوی اور
ڈینگ اوس سے سرزد ہوئی اسی عُجب کے سبب سے تھی تو ضرور غافل لوگون کو عُجب کی راہ سے خرابی کے کنوے مین ڈبوتا ہو اور عُجب اور
خودبینی کو غافلون کی نظر مین آراستہ کرتا ہو تاکہ اپنے تئین دیکھنے کی وجہ سے حق تعالیٰ کی عبادت سے باز رہین نظم مرد معجب ز اہل دین نبود
ہیچ معجب خدای بین نبود + بیخبر زان جہان وستی کیست + خویشتن بین وبت پرست یکیست + فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ پھر جب
بھول گئے کفر اور تکذیب کرنے والے وہ چیز کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اوسکے محتاجی اور بیماری کی رو سے فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
کھول دیے ہمنے اوپر اونکے اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ دروازے سب چیزون کے یعنی سب راحتون اور نعمتون کے جب بلا
اور محنت کے سبب سے اونھون نے نصیحت نہ مانی تو وسعت معیشت آسان کرکے بھی ہمنے اونکا امتحان لیا حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا
یہانتک کہ خوش ہوے بِمَآ اُوْتُوْٓا ساتھ اوس چیز کے جو اونھین دی تھی نعمت اور دل اوسمین اٹکایا اور اوسکے سبب سے لذات
جسمانی خوب حاصل کرکے نعمت کے باعث منعم سے باز رہے اور اوسکی شکرگزاری نہ کی تو اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً پکڑ لیا ہمنے اونھین ناگہان

فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ پھر وہ عذاب دیکھنے کے بعد پشیمان اور ناامید تھے فَقُطِعَ پس کاٹی گئی دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا جڑ اوس قوم کی جو ظالم تھی یعنی مین نے نصرت کی اپنے دوستون کی اور اپنے دشمنون کو بالکل ہلاک کردیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ○ اور حمد واسطے اللہ کے ہی جو رب ہی سب عالمون کا اوپر ہلاک کرنے ظالمون کے اور چونکہ ظالمون کی ہلاکت سے
اور لوگ اونکے ظلم و ستم سے چھوٹتے ہین لہذا اونکی ہلاکت بڑی نعمت اور غنیمت ہی تو اونھین ہلاک کرنے والا ضرور حمد و ثنا کے
لائق ہی قُلْ اَرَاَيْتُمْ کہہ کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ اگر لیلے اللہ سَمْعَكُمْ شنوائی تمھاری کہ تم بہرے ہوجاؤ
وَاَبْصَارَكُمْ اور بینائیان تمھاری کہ تم اندھے ہوجاؤ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ اور مُہر کردے تمھارے دلون پر
کہ اوسمین سمجھ اور ہوش رہے مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کونسا ہی خدا سوا اللہ کے جو اپنی قدرت اور اپنے کرم سے يَاْتِيْكُمْ بِهٖ
لادیوے تمھین وہ جو کچھ لے لیا ہی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ دیکھ اور نگاہ کر کہ کیونکر پھیرتے ہین ہم آیتین ایک اسلوب سے
دوسرے اسلوب کی طرف یعنی کبھی تو مین ترغیب کی بات کرتا ہون کبھی تنبیہ کی ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ○ پھر کافر باز رہتے ہیں اوس سے
اور حق کی اطاعت نہین کرتے قُلْ اَرَاَيْتَكُمْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ کیا دیکھتے ہو اور کیا کرتے ہو تم اِنْ
اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اگر آجائے تمپر عذاب الٰہی بَغْتَةً ناگہان بے آثار پیدا ہوے جو اوسپر آگاہ کردین اَوْ جَهْرَةً یا آشکارا
کہ اوسکے نزول کی علامت پہلے ظاہر ہو اور بعضون نے کہا کہ بَغْتَةً وہ عذاب ہی جو رات کو آئے اور جَهْرَةً وہ عذاب ہی جو دن کو نازل ہو
اور بہر تقدیر هَلْ يُهْلَكُ تو کیا ہلاک ہونگے یعنی ہلاک نہونگے اوس عذاب سے اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ مگر گروہ ظالمون کے
یعنی مشرک لوگ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اور نہین بھیجا ہمنے رسولون کو اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ مگر خوشخبری
دینے والے مسلمانون کو بہشت کی اور ڈرانے والے کافرون کو دوزخ سے فَمَنْ اٰمَنَ پھر جو کوئی ایمان لائے وَاَصْلَحَ اور
پرہیزگاری اور عبادت سے اپنے کام بنائے فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہین خوف اونپر عذاب جاودانی سے وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ○ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب آخرت فوت ہونے سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور جن لوگون نے تکذیب کی ہی
میری آیتون کی يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ پہونچیگا اونھین عذاب بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ بسبب اوسکے کہ تھے تصدیق کی
حد سے باہر ہوجاتے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ کہہ کہ نہین کہتا ہون مین تمھین عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ کہ پاس میرے خزانے ہین
روزی الٰہی کے کہ جو کچھ تم چاہتے ہو وہ مین لے آؤن وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور مین نہین جانتا ہون غیب کی بات جب تک مجھپر وحی
نہ آئے کہ جو کچھ تم پوچھتے ہو اوسکا جواب دون وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اور نہین کہتا ہون مین تمسے کہ مین فرشتہ ہون کہ جو
کچھ مین چاہون قوت ملکی سے کرون بلکہ مین تمھاری ہی طرح بشر ہون اِنْ اَتَّبِعُ متابعت نہین کرتا ہون مین اِلَّا مَا
يُوْحٰٓى اِلَيَّ مگر اوس چیز کی جو وحی بھیجی جاتی ہی طرف میرے قُلْ کہہ مثال دینے کی طرح هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى کیا یکسان ہوتا ہی اندھا
وَالْبَصِيْرُ اور آنکھون والا یعنی برابر نہین ہوتا گمراہ اور وہ شخص جو راہ پائے ہوے ہی اور عالم اور جاہل اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ○ کیا کچھ فکر نہین کرتے تم
تاکہ حق اور باطل مین تمیز کرلو وَاَنْذِرْ بِهٖ اور ڈرا ساتھ اوس چیز کے جو تجپر وحی آئی ہی الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اون لوگون کو جو ڈرتے ہین لغزشون کی کثرت

ع ۹

اور عمل مین کمی کی وجہ سے اَنۡ یُّحۡشَرُوۡۤا یہ کہ حشر کیے جائینگے وہ لوگ اِلٰی رَبِّهِمۡ طرف اپنے رب کی جزا کے دن اگرچہ قرآن کی نصیحت سبکو عام ہی
مگر یہان حق تعالی نے خاص کی ڈرنے والون کے ساتھ اسواسطے کہ نصیحت قبول کرنے والا اول او نصیحت سننے والے کان نھین کے ہین
لَيۡسَ لَهُمۡ نہین ہی واسطے اونکے مِّنۡ دُوۡنِهٖ سوا خدا کے وَلِیٌّ کوئی دوست کہ دنیا مین اونکے کامونکا متولی ہو وَّلَا شَفِیۡعٌ
اور نہ کوئی شفیع کہ اونھین عقبی مین عذاب سے چھوڑائے پس اونھین ڈرا لَّعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ تاکہ شاید پرہیز کرین گناہ سے لکھا ہی
کہ قریش کے سردارون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تیری مجلس مین ہمیشہ فقیر اور غلام رہتے ہین جیسے ابن مسعود اور بلال
اور مقداد اور عمار اور صہیب اور مثل انکے اگر ان فقیرون اور غلامون کو اپنی مجلس سے دور کر تو ہم تیرے پاس نشست برخاست کرین اور
دین اور قرآن کے باب مین باتین کہین اور سنین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین مسلمانون کو اپنی صحبت سے نہین نکال سکتا
وہ بولے کہ پھر انکے پاس بیٹھنا تو ہمین عیب اور عار ہی جسوقت ہم آئین اوسوقت انھین اوٹھا دیا کر اور یہ چلے جایا کرین تو شاید ہم تیرے
حکم کے مطیع اور منقاد ہو جائین نقل ہی کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا تو آپ کر سکتے ہین
ہم دیکھین تو کہ روسا عرب کے اس معاملہ کا کیا انجام ہوتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرفا کی درخواست قبول فرمائی اور ان لوگون نے
اس عہدہ پر دستاویز چاہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے لکھنے کا سامان لوگون نے حاضر کیا اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ
تعالی عنہ کو آپنے حکم فرمایا کہ اس گفتگو کو قلمبند کرو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ اور نہ نکال اپنی مجلس سے اون لوگون کو
جو پکارتے ہین رَبَّهُمۡ رب اپنے کو اور اوسکا ذکر کرتے ہین بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِیِّ صبح اور شام کو یا پڑھتے ہین فجر کی نماز اور
عصر کی یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ چاہتے ہین اوس دعا اور ذکر سے رضاے الٰہی اور بعضون نے کہا ہی کہ وجہ صلہ ہی یعنی خدا ہی کو
چاہتے ہین بس شیخ ابو یعقوب نہرجوری قدس سرہ سے لوگون نے پوچھا کہ مرید کی صفت کیا ہی اونھون نے یہ آیت پڑھی کہ یدعون
ربہم بالغداوۃ والعشی یریدون وجہہ اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ارادت تین صورت پر ہی ایک یہ کہ محض دنیا ہی کا ارادہ جیسا
حق تعالی نے فرمایا ہی تُرِیۡدُوۡنَ عَرَضَ الدُّنۡیَا اور اسکی دو علامتین ہین دین کے نقصان کے ساتھ دنیا کی زیادتی پر راضی ہونا اور فقیر
مسلمانون سے منھ پھیرنا دوسرے محض آخرت کا ارادہ جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَةَ وَسَعٰی لَهَا سَعۡیَهَا اور اسکی بھی دو علامتین ہین
دین کی سلامتی مین نقصان دنیا پر راضی ہونا اور فقیرون کے ساتھ الفت اور محبت کرنا تیسرے محض حق تعالی کا ارادہ جیسا حق تعالی نے فرمایا کہ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ
اور اسکی علامت یہ ہی کہ دونون جہان کے سر پر لات مارنا اور اپنی ذات اور خلائق سے آزاد ہوجانا بیت مارا خواہی خطے بعالم درکش و در بحر فنا
زرق شو و دم درکش مَا عَلَیۡكَ نہین ہی تجپر مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ حساب مین سے اونکے اعمال کے کچھ وَّمَا مِنۡ حِسَابِكَ
اور نہین حساب مین سے تیرے عمل کے عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اوپر اونکے کچھ فَتَطۡرُدَهُمۡ تاکہ تو نکال دے اونھین پس
کسی طرح اونھین نہ نکال فَتَكُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ پس ہو جائیگا تو ظالمون مین سے اگر اونھین نکال دیگا
وَکَذٰلِكَ فَتَنَّا اور جسطرح تجسے پہلے آزمایا ہی ہمنے فقیرون کو مالدارون کے ساتھ اسی طرح آزمایا ہمنے
بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ بعضے شریفون کو ساتھ بعضے ضعیفون کے امور دین مین اور مقدم رکھا ہمنے ان ضعیفون کو

له اراده کرنا موٹم آیسا جو بیجا تھا اور اسکا ارادہ کرتا ہی آخرت کا ۱۲ ۲ اور جو شخص ارادہ کرتا ہی آخرت کا اور کوشش کرتا ہی واسطے اوسکے کوشش سکی ۱۲

عرب کے قوی لوگون پر سبقت ایمان مین لِيَقُولُوا تاکہ کہین بڑے آدمی کہ اَهٰؤُلَاۤءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ کیا یہ گروہ ہین کہ ایمان
اور احسان کی نعمت یا توفیق اور ہدایت کی وجہ سے احسان رکھا اللہ نے انپر مِّنْۢ بَيْنِنَا ہم مین سے اَلَيْسَ اللّٰهُ کیا نہین ہے
اللہ بِاَعْلَمَ بڑا جاننے والا یعنی خوب جانتا ہے بِالشّٰكِرِيْنَ ۝ شکر کرنے والون کو جو نعمت اسلام پر شکر کرتے ہین وَاِذَا
جَآءَكَ الَّذِيْنَ اور جب آئین تیرے پاس وہ لوگ جو يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا ایمان رکھتے ہین ساتھ آیتون ہماری کے
فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ پس کہ سلام ہو تمپر ان لوگون سے وہی فقیر مراد ہین جنھین محفل سے نکالنے کو حق تعالیٰ نے منع فرمایا
اسکے بعد پھر جو مسلمان حضرت محمد مصطفی علیہ افضل الصلوۃ والثنا کی خدمت مین آتا حضرت اوسپر سلام کرنے مین پیشی کرتے
اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہے کہ ایک گروہ حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمنے بڑے گناہ کیے اور بہت جرم ہمسے سرزد ہوئے ہم کیونکر توبہ اور استغفار کرین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اونھین جواب دینے کی طرف ملتفت نہوئے اور وہ آستان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ناامید پھرے فورًا یہ آیت
نازل ہوئی کہ جب گنہگار مسلمان جو میری وحدانیت اور تیری رسالت اور قرآن کی حقیت کا ایمان لائے ہین تیرے پاس آئین تو
اونپر سلام کہ کہ بشارت ہو دنیا مین سلامتی کی اور عقبی مین رحمت کی اور سلام کے بعد کہ کہ كَتَبَ رَبُّكُمْ لکھی ہے رب تمھارے نے
عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اوپر ذات اپنی کے بخشش یعنی رحمت کا وعدہ کر لیا ایسا وعدہ کہ خلاف ہونے کا شایبہ بھی اوسمین نہین
اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ تحقیق کہ جو کوئی کرے تم مین سے سُوْٓءًۢا برا کام بِجَهَالَةٍ نادانی کے ساتھ یعنی برائی کرے ایسے
حال مین کہ ناواقف ہو اوسکے انجام سے اور اوسکے سبب سے جو عذاب ہوگا وہ اوسے نہ معلوم ہو ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ پھر
توبہ کرے بعد اوس کام کے وَاَصْلَحَ اور بنائے اپنا کام اسطرح پر کہ قصد کرے کہ پھر یہ گناہ مین نہ کرونگا فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ پس تحقیق
کہ خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنے والون کو رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے اونپر امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ اگر فرشتہ تجپر گناہ لکھتا ہے
تو خدا تیرے واسطے اپنے اوپر رحمت لکھتا ہے تو تیرے واسطے دو نوشتے ہین ایک ازلی ایک وقتی اور یہ امر مسلم اور مقرر ہے کہ وقتی
نوشتہ ازلی نوشتہ کو باطل نہین کرسکتا یہ شربت شفا ہے گناہ کے بیمارون کے واسطے اور شفا بشرط پرہیز ہے ر باعی
دردمندان گنہ را روز و شب شربتی بہتر ز استغفار نیست + آرزومندان وصل یار را + چارہ غیر از نالہاے زار نیست +
وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اس سورت مین توحید اور نبوت کی دلیلین مفصل ہمنے بیان کین اسی طرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
تفصیل کرتے ہین ہم آیات قرآن کو مطیعون اور عاصیون کی کیفیت مین تاکہ حق ظاہر ہو جائے وَلِتَسْتَبِيْنَ اور تاکہ ظاہر
ہو جائے سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ع راہ گناہگارون کی یعنی حق کو باطل سے تمیز ہو جائے لکھا ہے کہ قریش نے جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تحقیق کہ منع کیا ہے مجھے اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ اس بات سے کہ عبادت کرون یا اونکی جنکی تم تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عبادت کرتے ہو
سوا اللہ کے یعنی بتون کی کہ تمھاری آرزو یہ ہے کہ مین اونکی پرستش کرون قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ کہ کہ مین پیروی نہین کرتا اَهْوَآءَكُمْ خواہشین تمھاری

خواہشون کی قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا تحقیق کہ گمراہ ہو جاؤن مین جو تمھاری خواہش کی پیروی کرون وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ اور نہون مین راہ پانے والون مین سے لکھا ہی کہ نضر بن حارث اور رؤساے قریش نے کہا کہ ای محمد کہانتک ہمین عذاب الٰہی سے ڈراؤ اور دھمکاؤ گے جو عذاب کر سکتے ہو ہمپر کرو اور اب زیادہ ہمین نہ ڈراؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ کہہ کہ تحقیق کہ مین اوپر دلیل ظاہر کے ہون مِّنْ رَّبِّيْ رب اپنے کی طرف سے کہ وہ دلیل قرآن یا وحی یا عقلی دلیلین ہین یا وہ چیز جو حق و باطل مین فرق کر دے وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ اور تکذیب کرتے ہو تم اوس دلیل کی مَا عِنْدِيْ نہین پاس میرے مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ وہ چیز کہ جلدی مانگتے ہو تم اوسے یعنی عذاب اِنِ الْحُكْمُ نہین ہی حکم عذاب کی دیر اور جلدی مین اِلَّا لِلّٰهِ مگر واسطے خدا کے يَقُصُّ الْحَقَّ بیان کرتا ہی اللہ خبر سچ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ○ اور وہ اچھا فیصلہ کرنے والا یا بیان کرنے والا ہی قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ کہہ اگر میرے پاس ہوتی مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ وہ چیز جو جلدی مانگتے ہو تم یعنی عذاب لَقُضِيَ الْاَمْرُ البتہ فیصل کیا جاتا کام بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ درمیان میرے اور تمھارے یعنی تمھین مین نے جلدی ہلاک کر دیا ہوتا اور میرے اور تمھارے درمیان فیصلۂ قطعی ہو گیا ہوتا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اللہ خوب جانتا ہی بِالظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کو اور اونپر عذاب کرنے کے وقت کو وَعِنْدَهٗ اور اوسکے پاس ہین مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خزانے غیب کے یعنی جو کچھ پوشیدہ ہی خلق سے جیسے ثواب عذاب اور وقتون کا انقضا اور اتمام اور کامون کا خاتمہ اور انجام لَا يَعْلَمُهَآ نہین جانتا اوسے کوئی اِلَّا هُوَ مگر وہی پھر عذاب مین جلدی اور دیر اوسی کی حکمت سے وابستہ اور اوسی کی مشیت سے متعلق ہی ہو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہی کہ مفاتیح غیب پانچ چیزین ہین کہ اونھین خدا کے سوا اور کوئی نہین جانتا بعد اوسکے آپ نے یہ آیت پڑھی کہ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ آخر تک اور انشاء اللہ تعالیٰ اس آیت کے معنی سورۂ لقمان مین مذکور ہونگے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی اللہ مَا فِي الْبَرِّ جو کچھ بیابان مین ہی نباتات اور حیوانات وَالْبَحْرِ اور جو کچھ دریا مین ہی جواہر اور پانی کے جانور یا جو کچھ عالم شہادت کے بیابان مین اور عالم غیب کے دریا مین ہی وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اور نہین گرتا ہی کوئی پتا درخت سے اِلَّا يَعْلَمُهَا مگر جانتا ہی خدا اوسے کہ کتنے پتے درخت سے گرے اور کتنے پتے اوسمین باقی رہے اور وہ گرا ہوا پتا درخت سے زمین تک کتنی بار اولٹا پلٹا جزئیات کو حق تعالیٰ کا علم محیط ہونے مین یہ مبالغہ ہی وَلَا حَبَّةٍ اور نہین گرتا کوئی دانہ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ بیچ تاریکی زمین کے اس سے وہ بیج مراد ہی جو زمین مین گرتا ہی وَلَا رَطْبٍ اور نہ کوئی تر ہی وَّلَا يَابِسٍ اور نہ خشک اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ مگر بیچ کتاب روشن کے لکھا گیا ہی یعنی لوح محفوظ مین مفسرون نے کہا ہی کہ رطب و یابس سے سب جسمانی چیزین مراد ہین اسواسطے کہ جسم رطوبت یا یبوست سے خالی نہین اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ رطب اشارہ ہی عالم روحانیات کی طرف اور یابس عالم جسمانیات سے عبارت ہی اور لوح محفوظ مین سب لکھا ہوا ہی وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ اور وہ ایسا خدا ہی کہ سلا دیتا ہی تمھین اور متوفی کر دیتا ہی بِالَّيْلِ رات کو توفی کے معنی یہ ہین کہ کسی چیز کو بالکل لے لینا تو یہان حق تعالیٰ نے توفی کو موت سے استعارہ کیا ہی خواب کے واسطے اسواسطے کہ حس اور تمیز جاتی رہے

اور کام سے بدن کے باز رہنے مین موت اور خواب باہم شریک ہین اور النَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ اسی طرف اشارہ ہی وَيَعْلَمُ اور
جانتا ہی خدا مَا جَرَحْتُمْ جو کچھ کمائی کرتے ہو تم بِالنَّهَارِ دن کو ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ پھر اوٹھاتا ہی تمھین خواب سے فِيْهِ بیچ دن کے
جاگنے کو بعث فرمانا توفّی مین توشیح کے واسطے ہی لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى تا وقتیکہ تمام کیجائے اجل نام رکھی ہوئی یعنی موت آپہونچے
ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ پھر اوسکی طرف ہی بازگشت تمھاری موت کے بعد ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ پھر خبر کریگا تمھین قیامت کے دن
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے اور خبر کرنا اسواسطے ہوگا کہ تمھین تمھارے کردار کی جزا دیگا ع۵
وَهُوَ الْقَاهِرُ اور وہ غالب ہی فَوْقَ عِبَادِهٖ اوپر بندون اپنے کے وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ اور بھیجتا ہی اوپر تمھارے
حَفَظَةً فرشتے جو تمھارے اعمال کے نگاہبان ہین یعنی وہ فرشتے تمھارے اعمال لکھتے ہین تا کہ قیامت کے دن سبھون کے آگے
سامنے پڑھین تو حفظ کو بھیجنے مین حکمت یہ ہی کہ بندہ روز قیامت کی فضیحتی کا اندیشہ کرکے گناہ کرنے پر جرأت اور دلیری نکرے
نظم بیندیشی ازان روز یکہ درپی + جگرہا خون و دلہا ریش بینی + و بہندت نامۂ اعمال و گویند + بخوان تا کردہای خویش بینی ∴
مکن بد ور کنی بارے دران کوش + کہ اندر نامہ نیکی بیش بینی + اور کراماً کاتبین بندون کے حال سے واقف رہینگے حَتّٰٓى اِذَا
جَآءَ اوسوقت تک کہ آوے اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ کسی کو تم مین سے موت تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا تو جان اوسکی نکال لیتے ہین فرشتے
ہمارے یعنی ملک الموت اور اونکے مددگار کہ چودہ فرشتے ہین اونمین سے سات رحمت کے فرشتے ہین اور سات عذاب کے پھر جب ملک الموت مومنون کی روح
قبض کرتے ہین تو رحمت کے فرشتون کو سپرد کردیتے ہین اور جب کافر کی جان نکالتے ہین تو عذاب کے فرشتون کو حوالہ کردیتے ہین
وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ○ اور یہ فرشتے تقصیر نہین کرتے اور جب وقت آپہونچتا ہی تو روح نکالنے مین تاخیر نہین کرتے ثُمَّ رُدُّوْٓا پھر پھیرے جاوینگے لوگ موت کے
بعد اِلَى اللّٰهِ طرف حکم اور جزاے الٰہی کے مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ جو کہ خداوند اونکا ہی اور حق ہی یعنی درست کام والا اصلاح کرنے والا
اَلَا لَهُ الْحُكْمُ م جان لو تم کہ اوسی کے واسطے ہی حکم اوسدن کہ کسی حاکم کو حکم کرنے کی مجال نہوگی وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ○
اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہی لکھا ہی کہ جتنی جلدی ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہی اوتنی ہی جلدی حق تعالیٰ سبکا حساب
کریگا باوجود اسکے کہ جن اور آدمی کثرت سے ہونگے اور اونکے اعمال بھی بہت ہونگے پھر اتنی جلد اونکا حساب کرلینا حق سبحانہ تعالیٰ کے
کمال قدرت پر دلیل ہی قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ کہہ کہ کون شخص ہی جو رہائی دیتا ہی تمھین مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ بیابان کے اندھیرون سے
یعنی رات اور بخار اور غبار کی تاریکی سے وَالْبَحْرِ اور دریا کے اندھیرون سے کہ رات اور بدلی اور بخار کی تیرگی ہی جنگلون اور
کشتیون مین جو عاجزی اور سختی ہوتی ہی وہ اس سے مراد ہی تَدْعُوْنَهٗ پکارتے ہو تم اپنے نجات دینے والے کو تَضَرُّعًا
رو کر ظاہر مین وَّخُفْيَةً اور پوشیدہ لَئِنْ اَنْجٰىنَا اور کہتے ہو کہ اگر نجات دیگا ہمین اللہ مِنْ هٰذِهٖ اس شدت اور مصیبت سے
لَنَكُوْنَنَّ البتہ ہونگے ہم مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ شکر کرنے والون مین سے نعمت نجات پر قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ کہو تم ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نجات دیتا ہی تمھین مِّنْهَا بر و بحر کے اندھیرون سے وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ اور ہر رنج و غم سے جو ہوتا ہی ثُمَّ اَنْتُمْ
تُشْرِكُوْنَ ○ پھر اوسکے بعد تم شرک کرتے ہو اور جو عہد کہ تمنے کیا تھا اوفا نہین کرتے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ کہہ کہ وہ قادر ہی عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ

عَلَيْكُمْ اوپر اس بات کے کہ بھیجے تم پر عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ عذاب تمہارے سر پر سے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان آیا تھا
یا لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسے تھے اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا عذاب بھیجے تمہارے قدمون کے نیچے سے جیسے اہل فرعون
دریا مین غرق ہو گئے یا قارون کہ زمین مین دھنس گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ عذاب اوپر کا حکام ظالم ہین اور نیچے کا عذاب غلام
اور خدمتگار بدمعاش ہین یا اوپری عذاب قوم کے بزرگ لوگ ہین اور نیچے والا عذاب قوم کے چھوٹے لوگ ہین اَوْ يَلْبِسَكُمْ
شِيَعًا یا ملائے تمھین باہم گروہ گروہ اور ہر گروہ کی آرزو اور غرض اور مدعا دوسرے گروہ کے خلاف ہو کہ اوس مخالفت کی وجہ
باہم مقاتلہ ہو وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ اور چکھائے اللہ تم مین سے بعض کو بَاْسَ بَعْضٍ بیچ اور سختی بعض کی اس سے مختلف تلوارین
مراد ہین کہ ایک دوسرے کو قتل کرین اُنْظُرْ كَيْفَ دیکھ کیونکر نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ پھیرتے ہین ہم آیتون کو وعدہ اور وعید کی طرف
لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ تاکہ شاید وہ سمجھین وَكَذَّبَ بِهٖ اور جھٹلاتی ہے عذاب یا قرآن کو قَوْمُكَ قوم تیری کہ کفار قریش ہین
وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ عذاب یا کتاب حق اور سچ ہے قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ کہدے کہ نہین ہون مین تم پر بِوَكِيْلٍ ۝ نگاہبان کہ تمہارے
کام مجھپر چھوڑے ہون تاکہ مین تکذیب سے تمھین منع کرون یا عذاب کرکے جزا دون لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ واسطے ہر چیز کے وہ وعدہ ہو
یا وعید ایک وقت ہے کہ اوس وقت وہ چیز قرار پاتی ہے یعنی واقع ہوتی ہے یا ہر ایک عمل کی جزا ہے وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور قریب ہے کہ
جانو گے تم اوسے وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ اور جب دیکھے تو اون لوگون کو جو تکذیب اور ٹھٹھے کے ساتھ يَخُوْضُوْنَ خوض اور
گفتگو کرتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری آیتون مین کہ وہ قرآن ہے اور اوس پر طعن کرتے ہین فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ تو منہ پھیرلے اونسے
اور اونکے پاس نہ بیٹھ حَتّٰى يَخُوْضُوْا اوس وقت تک کہ بحث کرین فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ بیچ اور بات کے قرآن کے سوا
وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ اور اگر بھلادے تجھے شیطان اونسے منہ پھیرنا یہ خطاب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
طرف ہے اور مراد آپکی امت ہے فَلَا تَقْعُدْ پھر نہ بیٹھ بَعْدَ الذِّكْرٰى بعد اوسکے کہ یاد کرے تو کلام الٰہی کو مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ ساتھ قوم ظالمون کے کہ تصدیق اور تعظیم کی جگہ تکذیب اور ٹھٹھا اونھون نے مقرر کیا ہے یہ آیت نازل
ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب مسلمان لوگ مشرکون کے ساتھ بیٹھتے تو وہ فوراً تکذیب قرآن مین بحث کرتے اور قرآن کے بعض کلمات پر
ٹھٹھا کرتے تو حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ مشرکون نے قرآن کی تکذیب شروع کی تو اونکے پاس سے اوٹھ کھڑے ہو اور اونسے دور
ہٹ جاؤ مسلمانون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمین کعبہ کا طواف اور مسجد حرام مین نشست کرنا ضرور ہے اور مشرک بھی وہان ہوتے ہین
اور برابر قرآن اور اہل ایمان کے ساتھ مسخراپن کرتے ہین اور ہم اونکی مجلس نہین چھوڑ سکتے اور اونھین بحث کرنے کو بھی ہم منع نہین کر سکتے
اس حال مین ہم گناہگار ہونگے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ اور نہین ہے اوپر اون لوگون کے يَتَّقُوْنَ
جو پرہیز کرتے ہین بحث کرنے سے مِنْ حِسَابِهِمْ بحث کرنے والون کے حساب مین سے یعنی اونکے گناہون مین سے
مِّنْ شَيْءٍ کچھ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى اور لیکن اونپر ہے نصیحت کرنا اور بحث سے اور سب بری باتون سے منع کرنا یا یہ کہ اونکے
افعال اور اقوال سے اپنی کراہت ظاہر کرین لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ تاکہ شاید پرہیز کرین اس کام سے اور شرمائین

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور چھوڑ دے یعنی اعراض اور انکار کر اون لوگون سے جنھون نے ٹھہرالیا دِيْنَهُمْ لَعِبًا
وَّلَهْوًا دین اپنے کو کھیل اور تماشا یعنی جنھون نے کھیل اور تماشے پر اپنے دین کی بنا رکھی ہے جیسے بتون کی عبادت بحائر اور
سوائب کی حرمت یا جس دین کی طرف اونھین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہین وہ اوس دین کے ساتھ مسخرا پن اور ٹھٹھا کرتے ہین
یا میقات عبادت جو اونکی عید ہو اوسے لہو و لعب مین گذارتے ہین وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا ہے اونھین
دنیا کی زندگی نے کہ اس سبب سے بعث اور حشر کا انکار کرتے ہین وَذَكِّرْ بِهٖٓ اور نصیحت کر اونھین ساتھ قرآن کے اَنْ تُبْسَلَ
تاکہ ہلاک مین نہ سپرد کیا جاوے یا رسوا نہو یا پکڑا نہ جاوے نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ جی ہر کافر کا بسبب اوس چیز کے جو اونھون نے
کی ہے برائیون مین سے لَيْسَ لَهَا نہین ہے اوس نفس گرفتار کے واسطے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے وَلِيٌّ کوئی دوست جو اوسکی
مدد کر سکے وَّلَا شَفِيْعٌ اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ عذاب سے اوسے خلاصی دے سکے وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ اور اگر بدلا دے
وہ نفس ہر بدلا جو ہو تاکہ اپنے تئین عذاب سے چھوڑائے لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا تو نہ لیا جائیگا وہ بدلا اوس سے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
وہ گروہ وہ لوگ ہین جو اُبْسِلُوْا سپرد کیے گئے ملائکہ عذاب کو بِمَا كَسَبُوْا بسبب اوس چیز کے جو کی ہے اونھون نے برے کامون سے
لَهُمْ واسطے اونکے ہے دوزخ مین شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ پینا کھولتے ہوے پانی سے جو اونکے اندر کو جلادے وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ ۸
اور عذاب دردناک جو اونکے باہر کو جلادے بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ع ۱۰
کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا عبادت کرین ہم غیر خدا کی یعنی مین عبادت نہ کرونگا مَا لَا يَنْفَعُنَا اوس چیز کی جو فائدہ نہ دے ہمین
اگر ہم اوسکی عبادت کرین وَلَا يَضُرُّنَا اور نقصان نہ پہونچائے ہمین اگر ہم اوسے چھوڑ دین یعنی نفع اور نقصان پر قادر نہین وَنُرَدُّ
اور کیا پھر جائین ہم عَلٰٓى اَعْقَابِنَا اوپر اپنی ایڑیون کے یعنی ہم کیا مرتد ہو جائین اور شرک کی طرف رجوع کرین بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا
اللّٰهُ بعد اسکے کہ ہدایت کی ہمین اللہ نے اسلام کی طرف اور کفر و ضلالت کے قید خانہ سے نجات دی اور اگر دین حق سے ہم پھر جائین
تو ہو جاوے ہماری مثل كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ مثل اوس شخص کے جسے لے گئے ہون شیطان فِى الْاَرْضِ زمین مین
یعنی ایسے بیابان مین جو سیدھی راہ سے دور ہو اور وہ شخص پڑا ہو حَيْرَانَ حیران کہ نہ راہ جانتا ہے نہ کچھ تدبیر کر سکتا ہے لَهٗٓ اَصْحٰبٌ
واسطے اوس شخص کے دوست اور مصاحب ہین کہ شفقت کی راہ سے يَّدْعُوْنَهٗٓ پکارتے ہین اوسے اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا طرف
سیدھی راہ کے اور کہتے ہین کہ آ ہمارے پاس اور شیطان اوسے اپنی طرف بلاتے ہین اور وہ اس امر مین متردد ہے کہ مین شیطانون کے
ساتھ جاؤن یا یارون کی طرف پھر وہ اگر شیطان کا کہا مانتا ہے تو ہلاکت مین پڑتا ہے اور اگر یارون کی پکار سنتا ہے تو نجات پاتا ہے تمثیل کی
وجہ یہ ہے کہ جو شخص مرتد ہو گیا وہ اوس شخص کے مثل ہے جسے شیطان لشکر مین سے کہ وہ مومن لوگ ہین بہکاے گئے ہون اور بیابان خطرناک مین ڈالا ہو
لشکر کے رفیق جو مومن لوگ ہین اوسے سیدھے ڈھرے پر کہ وہ شرع کا ڈھرا ہے پکارتے ہین اور شیطان فریب دینے والے اور ضلالت کے میدان کی
طرف کھینچتے ہین وہ شخص پھر آئے تو اپنے تئین لشکر مین پہونچائے اور اگر شیطانون کے ساتھ رہے تو کفر اور بیدینی مین مرے قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ کہہ کہ بیشک دین اللہ کا یعنی اسلام هُوَ الْهُدٰى وہی دین صحیح اور راہ سیدھی ہے وَاُمِرْنَا اور حکم کیے گئے ہین ہم

لِنُسْلِمَ تاکہ مطیع ہون ہم لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ واسطے پروردگار عالمون کے وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور مجھے حکم کیا یہ کہ قائم رکھو
نماز وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو خدا سے نماز مین سستی کرنے مین وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ اور وہ ہے وہ خدا کہ اوسکی طرف تُحْشَرُوْنَ ۝ جمع
کیے جاؤگے قیامت کے دن وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور وہ وہ ہے جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ
حق ظاہر کرنے کو اسواسطے کہ اوسکے مصنوعات اور مخلوقات اوسکی قدرت اور وحدانیت پر دلیل ہین وَيَوْمَ يَقُوْلُ اور یاد کر
وہ دن کہ کہیگا خدا یعنی ہر ایک چیز کو جسکا ہونا چاہیگا اوسکو حکم فرمائیگا کہ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ ہو پس وہ چیز ہو جائیگی اس سے
قیامت کا دن مراد ہے اور ہونا مردون کو زندہ کرنا اور اونکا حشر ہے قَوْلُهُ الْحَقُّ بات اوسکی سچ ہے وَلَهُ الْمُلْكُ اور واسطے اوسکے
بادشاہی ہے يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ اوس دن کہ پھونکا جائیگا بیچ صور کے اور وہ ایک شاخ ہے کہ اوسمین پھونکینگے تین بار اور اوسکا
ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئیگا عٰلِمُ الْغَيْبِ وہ خدا ہے غیب جاننے والا کہ عالم ملکوت ہے وَالشَّهَادَةِ اور جاننے والا شہادت کا
ثلثة کہ عالم ملک ہے وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ حکمت والا ہے خلائق کے بعث وحشر مین الْخَبِيْرُ ۝ جاننے والا یہ بات کہ کب اوٹھائیگا
اور کس طرح حشر فرمائیگا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ کہ یہ لوگ اونکی اولاد مین ہونے کا دعوی کرتے ہین پس اولی اور انسب یہ ہے کہ اونکی پیروی کرین توحید مین اور حضرت واجب کی
عبادت مین اور اونکا قصہ یہ ہے کہ کہا ابراہیم نے لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اپنے باپ آزر سے اور کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ اوسکا نام تارخ ہے
اور لقب آزر ہے بہر تقدیر ابراہیم علیہ السلام نے اوس سے کہا کہ ای باپ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً کیا پکڑتا ہے تو بتون کو کہ خود تونے
بنائے ہین خدا اِنِّيْٓ اَرٰىكَ تحقیق کہ دیکھتا ہون مین تجھے وَقَوْمَكَ اور تیرے گروہ کو کہ تیرا تابع ہے فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۝ بیچ گمراہی ظاہر کے وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اوسکی قوم کی گمراہی ہمنے دکھادی تھی اسی طرح نُرِيْٓ
اِبْرٰهِيْمَ دکھائے ابراہیم کو مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عجائب غرائب آسمانون اور زمینون کے
مفسرین نے کہا ہے کہ ملکوت آسمان آفتاب اور ماہتاب ہین اور ملکوت زمین شجر حجر حق تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
صخرہ پر لایا اور سب آسمان اور زمین عرش سے تحت الثری تک اوپر کھول دیئے تاکہ اونکے سبب سے خدا کی قدرت
کاملہ پر دلیل پکڑین وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ اور تاکہ ہو جاوے ابراہیم یگمانون مین سے یا علم استدلال مین
یقین کرنے والا ہو معالم مین لکھا ہے کہ نمرود بن کنعان جو تمام روی زمین کا بادشاہ تھا شہر بابل مین ایک شب اوسنے خواب دیکھا کہ
ایک ستارہ اوس شہر مین طلوع ہوا کہ اوسکے نور کے سامنے آفتاب اور ماہتاب کی روشنی نابود ہو گئی کمال کرب اور بیچینی سے بیدار ہوا اور اوسکے
ملک کے کاہنون اور حکیمون نے اس خواب کی تعبیر اس طرح پر کہی کہ اس سال ولایت بابل مین ایک لڑکا خجستہ طالع پیدا ہوگا کہ تو اور تیرے ملک والے اوسکے ہاتھ سے
ہلاک ہونگے اور ابتک وہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ مین نہین آیا نمرود نے حکم کر دیا کہ جورون اور خاوندون مین جدائی کرو کوئی مرد اپنی عورت کے پاس
نہ جانے پائے اور ہر گانون مین کئی آدمی متعین کرو اور آزر نمرود کا مصاحب اور مقرب تھا ایک شب اوسے اپنی جورو اونی نام تمر کی بیٹی کے ساتھ اون
متعین لوگون سے پوشیدہ خلوت ہاتھ آئی اور وہ حاملہ ہو گئی صبح کاہنون نے نمرود سے کہا کہ آج کی رات وہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ مین آگیا نمرود غصہ مین آیا اور حکم

کہ ہر حاملہ پر ایک آدمی تعین کردو کہ اگر حاملہ لڑکا جنے تو وہ لوگ فوراً لڑکے کو قتل کرین دائیان حاملہ عورتون کو تلاش کرکے اونپر لوگ مقرر کرانے لگین جب ابراہیم علیہ السلام کی مان کے پاس آئین تو بیان حمل کا اثر نہ پایا انکی طرف متوجہ بھی نہوئین یہان تک کہ وضع حمل کا زمانہ قریب پہونچا اونی ڈری کہ اگر میرے لڑکا پیدا ہوگا اور نمرود کے لوگون کو خبر ہوجیگی تو فوراً اوسے قتل کرڈالینگے کچھ بہانہ کرکے شہر سے باہر گئی اور دو پہاڑون کے بیچ مین ایک غار تھا اوس غار مین ابراہیم علیہ السلام کو جنی اور ایک کپڑے مین لپیٹکر وہین چھوڑ غار کا منہ ایک پتھر سے بند کرکے اپنے گھر کی راہ لی آزر حمل سے واقف تھا اوسسے یون بیان کیا کہ ای آزر نمرود کے لوگون کے خوف سے مین صحرا مین گئی اور میرے لڑکا پیدا ہوا اور فوراً مرگیا خاک مین دفن کرکے مین چلی آئی آزر نے یہ بات مان لی اور رادنی دوسرے دن پھر غار مین گئی دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے دونون انگوٹھے چوس رہے ہین ایک سے دودھ نکلتا ہے ایک سے شہد خوش ہوکر شہر کو پھر آئی غرضکہ ابراہیم علیہ السلام عنایت الٰہی سے پرورش پاتے تھے ایک دن مین اتنا بڑھتے جتنا اور لڑکے مہینا بھر مین اور مہینے مین اسقدر بڑھتے جتنا اور لڑکے سال بھر مین بیت چہ ماہ نو کہ بار وسے دل افروز ＊ بود زائندہ نورش روز تا روز ＊ جب پندرہ مہینے گذرے تو پندرہ برس کے جوانون سے مقابل اور مشابہ ہوگئے اور غار سے باہر نکلے اور بعضون نے کہا ہے کہ سات یا تیرہ یا سترہ برس غار مین رہے بہر تقدیر جب ابراہیم علیہ السلام بڑے ہوئے تو ادنی نے آزر سے کہا کہ تیرا بیٹا جسکے مرنے کی جھوٹی خبر مین نے تجھے دی تھی جوان ہوا ہے اور نہایت خوبصورت نیک سیرت ہے پھر آزر کو غار مین لائی اور ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا آزر اپنے بیٹے کا حسن و جمال دیکھکر نہایت خوش ہوا اور اپنی جورو سے بولا کہ اس بیٹے کو غار سے گھر مین لا کہ اسے نمرود کی ملازمت مین لیجاؤنگا یہ کہکر آزر تو چلا گیا اور ادنی ابراہیم علیہ السلام کو غار سے باہر لائی نماز مغرب کا وقت تھا غار کے سامنے جو میدان تھا اوسمین گھوڑے اور اونٹ اور بکریان جمع تھین ابراہیم علیہ السلام نے اپنی مان سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے اور انکا نام کیا ہے مان نے بتایا ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ انکا پروردگار ضرور ہوگا جسنے انھین پیدا کیا ہے اور اب انھین روزی دیتا ہے یہ کہکر اپنی مان سے فرمایا کہ ہر مخلوق کے واسطے خالق ضرور ہے کہ اوسکا پیدا کرنے والا ہو اور اوسکی تربیت کی مدد سے یہ پرورش پائے پھر اپنی مان سے پوچھا کہ میرا پروردگار کون ہے مان بولی کہ مین تیری پروردگار ہون پوچھا کہ تیرا پروردگار کون ہے وہ بولی کہ تیرا باپ پوچھا کہ اوسکا صاحب کون ہے وہ بولی کہ نمرود ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ نمرود کا خدا کون ہے یہ سنکر مان نے چیخ ماری اور بولی کہ ایسی باتین نہ کر کہ بڑے ڈر کی بات ہے اور نمرود کے زمانہ مین بعضے لوگ ستارہ اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش کرتے تھے اور بعضے بتون کو پوجتے تھے اور بعضے نمرود کی پرستش کرتے تھے ابراہیم علیہ السلام اپنی مان کے ساتھ شہر کو چلے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ پس جب کہ رات اونپر آئی اور اندھیرا ہوا رَاٰ كَوْكَبًا تو دیکھا ستارہ روشن یعنی زہرہ اور بعضون نے کہا ہے کہ مشتری نے مغرب کی طرف طلوع کیا تو بعضے لوگ جو ستارہ کی پرستش کرتے تھے اونھون نے اوس ستارہ کی طرف سجدہ کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے هٰذَا رَبِّيْ یہ کیا یہ رب میرا ہے پوچھنے کے طور پر یہ کہا یا اون لوگون کے گمان پر فَلَمَّآ اَفَلَ پھر جبکہ وہ ستارہ نیچے گیا قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ دوست نہین رکھتا ہون مین نیچے جانے والون کو اسواسطے کہ جو پروردگار عالم ہے اوسکے واسطے زوال اور انتقال درست نہین پھر تھوڑی سی راہ اور چلے اور چودھوین رات تھی چاند نکلا فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ پھر جبکہ دیکھا چاند کو بَازِغًا نکلنے والا اور

روشن اور کچھ ماہتاب پرست اوسکے سامنے سجدہ مین گر پڑے قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ کیا یہ رب میرا ہی فَلَمَّآ اَفَلَ پھر جب وہ غروب ہونے لگا یعنی خط نصف النہار سے مغرب کی طرف جب چاند جھکا تو قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اگر نہ ہدایت کریگا مجھے رب میرا اپنی معرفت کی طرف تو لَاَكُوْنَنَّ البتہ ہو جاؤنگا مین مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ قوم گمراہ ہون مین سے پھر وہان سے چلے اور شہر کے قریب پہونچے تو آفتاب طلوع ہوا اور بہت لوگ اوسکی طرف متوجہ ہو کر سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ پھر جب دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے آفتاب کو بَازِغَةً نکلنے والا اور جہان کو اپنے نور سے روشن کرنے والا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا ابراہیم علیہ السلام نے یہ ہی جسے آفتاب پرست کہتے ہین کہ رب میرا ہی هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ یہ بہت بڑا تارہ ہی قرص مین اور بہت بڑھکر ہی روشنی مین فَلَمَّآ اَفَلَتْ پھر جب زوال اور انتقال کے آثار اوسپر بھی ظاہر ہوئے قَالَ يٰقَوْمِ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ ای میری قوم اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسے شریک کرتے ہو تم خدا کے ساتھ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ تحقیق کہ مین نے خالص کیا مین نے دین اپنا یا اپنے دل کو متوجہ کیا مین نے لِلَّذِيْ واسطے اوسکے جسنے محض اپنی قدرت سے فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمینون کو حَنِيْفًا اور حال یہ ہی کہ مین سب باطل دینون کی طرف سے مائل ہون دین توحید کی طرف وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور نہین ہون مین مشرکون مین سے

تفسیر منیر مین لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام جب شہر مین آئے اور اونھین نمرود کو دکھانے لے گئے اور نمرود ایک بدصورت آدمی تھا ابراہیم علیہ السلام نے اوسے دیکھا تخت پر بیٹھا ہی اور غلام اور لونڈیان نہایت خوبصورت اوسکے تخت کے گرد صف باندھے ہین ابراہیم علیہ السلام نے اپنی مان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی کہ مجھے اوسے دکھانے لائے ہو وہ بولی کہ سب کا خدا ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ اسکے تخت کے گرد یہ کون لوگ ہین وہ بولی کہ اسکے مخلوق اور پیدا کیے ہوے لوگ ہین ابراہیم علیہ السلام مسکرائے اور بولے کہ ای مان یہ کیسی بات ہی کہ تمھارے اس خدا نے اورون کو اپنے سے بہتر پیدا کیا ہی چاہیے تھا کہ وہ خود انسے بہتر ہوتا غرضکہ ابراہیم علیہ السلام برابر بتون کی مذمت کیا کرتے اور بت پرستون کو گالیان دیا کرتے اور اونکی قوم اونسے جھگڑتی چنانچہ حق تعالیٰ نے خبر دی ہی کہ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ اور حجت کی اور دلیل مانگی اوس سے اوسکی قوم نے اور جھگڑا کیا توحید مین قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا مجھسے تم جھوٹی حجت اور دلیل باطل کرتے ہو فِي اللّٰهِ بیچ وحدانیت خدا کے اور چاہتے کہ مجھپر غالب ہو جاؤ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ اور حال یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہی اپنی توحید کی طرف قوم کے لوگون نے ابراہیم علیہ السلام کو ڈرایا کہ ہمارے معبودون کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو یہ تمپر بلائین نازل کرینگے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وَلَآ اَخَافُ اور نہین ڈرتا ہون مین مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم اوسے یعنی تمھارے بتون سے مین باک نہین رکھتا ہون اسواسطے کہ یہ کسی کو ضرر نہین پہونچا سکتے اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ مگر یہ کہ چاہے رَبِّيْ شَيْـــًٔـا ۭ رب میرا کوئی چیز مکروہات مین سے کہ اوسکی جہت سے پہونچے وَسِعَ رَبِّيْ اور پہونچا ہوا ہی رب میرا اور گھیرے ہوے ہی كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو عِلْمًا ۭ علم کی جہت سے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا یاد نہین کرتے تم اور نصیحت نہین پکڑتے اور عاجز اور رد ۱

عالم اور جاہل مین تمیز نہین کرتے ہو وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ اور کیونکر ڈرون اوس سے جسکو تمنے شریک پکڑا ہی وَلَا
تَخَافُونَ اور نہین ڈرتے ہو تم أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ اس بات سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھ خدا کے اوسکو شریک رکھتے ہو تم
مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ اوس چیز کو کہ نہین نازل کی ہی خدا نے اوسے شریک کرنے کو عَلَيْكُمْ تمپر سُلْطَانًا کوئی کتاب اور دلیل
فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ پھر کون ان دونون گروہ موحدون اور مشرکون مین سے أَحَقُّ بِالْأَمْنِ بہت لائق ہی عذاب الٰہی سے بیخوف
وقف لازم رہنے کا پس مجھے جواب دو إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے یہ بات کہ اوس سے ڈرنا چاہیے جو نفع نقصان پہونچانے پر
قادر ہی پھر حق تعالی ابراہیم علیہ السلام کے سوال کا جواب دیتا ہی کہ بیخوف رہنے کے بہت لائق الَّذِينَ آمَنُوا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے
۹ ع ۱۳ وَلَمْ يَلْبِسُوا اور نہ ملایا انھون نے إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ایمان اپنا ساتھ شرک کے یعنی شرک جلی سے اپنا ایمان خالص کی شرک خفی سے
بھی نہین ملایا أُولَٰئِكَ وہ گروہ لَهُمُ الْأَمْنُ اوسی کے واسطے ہی ایمنی ہمیشہ دوزخ مین رہنے سے وَهُمْ مُهْتَدُونَ
اور وہ ہین ہدایت پائے ہوے وَتِلْكَ اور یہ جو گذرا ستارون کے غروب ہونے پر ابراہیم علیہ السلام کے دلیل پکڑنے سے یہانتک
حُجَّتُنَا دلیل ہماری تھی کہ دوستی کی راہ سے آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ دی ہمنے وہ ابراہیم کو یہانتک کہ دلیل پکڑی اوسنے عَلَىٰ
قَوْمِهِ اپنی قوم پر نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ بلند کرتے ہین ہم درجون مین مَنْ نَشَاءُ جسے چاہتے ہین علم اور حکمت مین إِنَّ
رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا حَكِيمٌ حکمت والا ہی بندون کے درجے بلند اور پست کرنے مین عَلِيمٌ جاننے والا ہی کہ کونسا
بندہ درجے بلند کرنے کا مستحق ہی اور کونسا نہین وَوَهَبْنَا لَهُ اور عطا کیا ہمنے ابراہیم کو إِسْحَاقَ بیٹا اوسکا اسحق جو انبیاء
بنی اسرائیل کا باپ ہی وَيَعْقُوبَ اور پوتا اوسکا جو اسرائیل ہی كُلًّا هَدَيْنَا ہر ایک کو ان دونون مین سے ہدایت کی ہی
ہمنے وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور ہدایت کی تھی ہمنے نوح کو ابراہیم سے پہلے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ اور ہدایت کی ہمنے
ذریت نوح علیہ السلام مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ ذریت ابراہیم علیہ السلام مین سے اور پہلا قول اصح ہی اسواسطے کہ یونس اور لوط
جو ان آیتون مین مذکور ہین ذریت ابراہیم مین سے نہ تھے اور باقی جو ذریت ابراہیم علیہ السلام مین سے ہین وہ ذریت نوح علیہ السلام کے
بھی ہین اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام خود نوح علیہ السلام کی ذریت مین سے ہین بالاتفاق تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ذریت نوح علیہ السلام مین سے
ہدایت کی ہمنے دَاوُودَ داود کو جو ایشا کا بیٹا ہی اور اولاد یہودا سے وَسُلَيْمَانَ اور اوسکے بیٹے سلیمان کو وَأَيُّوبَ اور ایوب کو
جو امرص کا بیٹا ہی عیص بن اسحاق کے اسباط سے وَيُوسُفَ اور یوسف فرزند یعقوب کو وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ اور موسی کو
اور اوسکے بھائی ہارون کو جو عمران کے بیٹے ہین لاوی بن یعقوب کی اولاد سے وَكَذَٰلِكَ اور جسطرح ابراہیم کو اجر اور جزا دی ہمنے
اونکے درجے بلند کرکے اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اونکے استحقاق کے موافق وَزَكَرِيَّا
اور ہدایت کی ہمنے زکریا کو اور وہ آذر بن مسلم کا بیٹا ہی رحبعم بن سلیمان کی اولاد مین سے وَيَحْيَىٰ اور اوسکے بیٹے یحیی کو وَعِيسَىٰ
اور عیسی کو جو مریم کا بیٹا ہی اور مریم عمران کی بیٹی بنی ماثم مین سے ہی کہ بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ عمران
اشہم بن امون کا بیٹا ہی سلیمان علیہ السلام کی اولاد مین سے اور اس جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ مان کی طرف سے نسب صحیح ہی

اسواسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نوح یا ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کی ذریت مین اللہ نے ذکر کیا حال آنکہ اونکا نسب مان سے ہی
باپ سے نہین تو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی اولاد مین
جاننا چاہیے اور بنی امیہ اس باب مین کلام کرتے ہین وَاِلْيَاسَ اور الیاس کو کہ قول اصح کے بموجب بیٹا بشیر بن فنحاس بن عیزر
بن ہارون کا ہی اور بعضون نے جو کہا کہ ادریس علیہ السلام مراد ہین یہ بعید معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے
آبا مین سے ہین اولاد مین سے نہین كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ یہ سب پیغمبر صالحون مین سے ہین وَاِسْمٰعِيْلَ اور ہدایت کی ہمنے
اسمٰعیل کو کہ فرزند ابراہیم علیہما السلام ہین وَالْيَسَعَ اور یسع کو کہ فرزند اخطوب اور ابن العجوز مشہور ہی وَيُوْنُسَ اور یونس بن متی کو وَ
لُوْطًا اور لوط کو کہ ہاران کا بیٹا تھا اور ہاران بھائی تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام وعلی نبینا وعلی جمیع الانبیاء المرسلین کا وَكُلًّا
فَضَّلْنَا اور سبھون کو فضیلت دی ہمنے بسبب نبوت کے عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اوپر فرشتون اور جنون اور آدمیون کے وَمِنْ
اٰبَآئِهِمْ اور ہدایت کی ہمنے بعضون کو ان پیغمبرون کے باپ دادا مین سے وَذُرِّيّٰتِهِمْ اور بعضون کو اونکی اولاد مین سے وَاِخْوَانِهِمْ
اور بعضون کو اونکے بھائیون مین سے وَاجْتَبَيْنٰهُمْ اور برگزیدہ کر لیا ہمنے ان پیغمبرون کو وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
اور ہدایت کی ہمنے اونھین یعنی ثابت رکھا ہمنے اونھین راہ راست پر ذٰلِكَ وہ دین کہ یہ انبیا جسپر ثابت تھے هُدَى اللّٰهِ دین اللہ کا ہی
يَهْدِيْ بِهٖ راہ دکھاتا ہی اوس دین کی اپنے فضل سے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین سے وَلَوْ
اَشْرَكُوْا اور اگر یہ پیغمبر شرک کرتے ساتھ خدا کے تو باوجود اس فضل و کمال کے لَحَبِطَ عَنْهُمْ البتہ باطل اور نیست و نابود ہو جاتے اونسے
مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ اونھون نے عمل کیے ہوتے اسواسطے کہ کفر عملون کو نیست و نابود کر دیتا ہی اس آیت مین مشرکون کو بڑی
تہدید ہی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ انبیا الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ ہین جنھین دی ہمنے کتاب وَالْحُكْمَ اور دی ہمنے حکمت
کام فیصلہ کرنے مین وَالنُّبُوَّةَ اور نبوت فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا پس اگر کافر ہون ساتھ کتاب اور حکمت اور نبوت کے هٰٓؤُلَآءِ
یہ گروہ معاند قریش فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا پس تحقیق کہ مقرر اور مہیا کیا اونپر ایمان لانے کو قَوْمًا ایک گروہ کہ صدق کی رو سے
لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ نہین ہین ساتھ ان چیزون کے کافر اس سے پیغمبر اور اونکی اتّباع کرنے والے مراد ہین اور بعضے
مفسرین نے کہا کہ یہ قوم انصار اور اہل مدینہ کی طرف اشارہ ہی اور چونکہ یہ سورت نازل ہونے کے وقت تک یہ لوگ ایمان نہ لائے تھے تو یہ
سورت اونکے ایمان لانے کی بشارت ہی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ انبیا وہ لوگ ہین کہ هَدَى اللّٰهُ ہدایت کی اللہ نے اونھین اپنے
دین کی کہ اسلام ہی فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ پس اونکے طریقہ کی اقتدا کر اس سے وہ چیز مراد ہی جسپر انبیا متفق تھے جیسے توحید اور اصول
دین اور فروع جنمین اختلاف ہی وہ مراد نہین مفاتیح الغیب مین لکھا ہی کہ یہ جو حق تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا
کہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یعنی انبیا کی سیرتون کی اقتدا اور اونکے احوال کی پیروی کر یہ اسطرف اشارہ ہی کہ ہر ایک کے وصف
اور سیرت سے مطلع ہو کر اونمین سے بہتر اختیار فرمائین اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکی اقتدا اصول دین مین
تو اسواسطے نہ چاہیے کہ آپکو تقلید دو انہین اور فروع دین مین بھی اسلیے نہ چاہیے کہ آپکی شریعت ناسخ ہی اور سب انبیا کی

شریعتون کی تو اس سے محاسن اخلاق اور مکارم اوصاف مراد ہونگے اور جتنے صفات سنیہ اور خصائل مرضیہ جداجدا سب انبیا مین تھے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تنہا جمع ہین تو آپ سب انبیا سے اکمل اور افضل ہین **نظم** ہرچہ بخوبان جہان دادہ اند + قسم تو
نیکوتر ازان دادہ اند + ہرچہ بناز ند ازان دلبران + جملہ ترا ہست وزیادت بران + **قُلْ** کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے
لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ نہین چاہتا ہون مین تمسے **عَلَيْهِ** پیغام الٰہی پہونچانے پر **اَجْرًا** بدلا جسطرح مجھسے پہلے کسی پیغمبر نے دعوت
اور ہدایت کا بدلا اپنی امت سے نہین مانگا **اِنْ هُوَ** نہین ہے یہ تبلیغ میری **اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ** ۝ مگر نصیحت ع۹
اہل عالم کے واسطے **وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ** اور تعظیم نہ کی یہود نے خدا کی **حَقَّ قَدْرِهٖٓ** حق اوسکی تعظیم کا یعنی جسقدر اوسکی تعظیم کرنا چاہیے تھی اور کشف الاسرار مین
یہ تفسیر کی ہے کہ خدا کو نہ پہچانا جو اوسکے پہچاننے کا حق ہے تیج ہے حدوث کو قدم سے کیا نسبت خاک و آب کو رب الارباب سے کیا مناسبت
ایک بزرگ سے خدا کو پہچاننے کا سوال کیا فرمایا کہ جو تیرے دل مین گذرے وہ اوسکے خلاف ہے **بیت** ہرچہ آن برہم نہاد
دست وعقل وحس وفہم + کبریائش سنگ بطلان اندران انداختہ + اور حضرت حقائق پناہی خلدت ظلال کمالہ الفیض الالٰہی نے
رباعیات کی شرح مین فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی معرفت اور ادراک باعتبار کنہ ذات کے اور تجرد کے تعینات اسماو صفات سے
غیر کو ممتنع ہے یعنی ایسی معرفت حق تعالیٰ کی حق تعالیٰ ہی کو ہے اسواسطے کہ اس حیثیت سے وہ حجاب عزت مین پوشیدہ ہے
اور رداء کبریائی مین چھپا ہوا ہے کہ اوسمین اور اوسکے ماسوا مین کچھ نسبت نہین پس اوسکی راہ معرفت مین اسطرح پر چلنا اوقات ضائع
کرنا ہے **مصرع** بخیال در نگنجی تو خیال خود مرنجان + اور امام علامہ قدس اللہ روحہ نے اسرار التنزیل مین فرمایا ہے آیہ وہ کہ اشارہ
تیری طرف محال ہے اور تعبیر کرنا تجھے وبال ہے **رباعی** کنہ خردم درخور اثبات تو نیست + مفہوم دلم از تو جز آیات تو نیست + من ذات
ترا بواجبی کی دانم + داننده ذات تو بجز ذات تو نیست + اور **بعضے** مفسرون نے کہا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ نہین
وصف کیا اللہ کا جو وصف کرنے کا حق ہے لکھا ہے کہ مالک بن الضیف کہ احبار یہود کا سردار تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین
آیا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ مین تجھے اوس خدا کی قسم دیتا ہون جسنے موسٰی علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی
سچ بتا کہ تو نے توریت مین دیکھا ہے کہ حق تعالیٰ دانشمند فربہ کو دشمن رکھتا ہے وہ بولا کہ ہان یہ خبر توریت مین ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حبر تن پرور خود پرست تو ہی ہے وہ غصہ مین آیا اور بولا کہ خدا نے کوئی کتاب
کسی پر نازل نہین کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ان لوگون نے جیسا چاہیے خدا کا وصف نہین کیا **اِذْ قَالُوْا** جب کہا
کہ **مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ** نہین بھیجی ہے اللہ تعالیٰ نے **عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ** کسی بشر پر کوئی چیز وحی اور احکام شرع یعنی
ایسی صفت کو کہ کتاب نازل کرنا اور رسولون کو بھیجنا ہے حق تعالیٰ سے سلب کردی **قُلْ** کہہ کہ **مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ**
الَّذِيْ کہ کسنے بھیجی تھی وہ کتاب کہ **جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى** آیا تھا ساتھ اوسکے موسٰی یعنی توریت **نُوْرًا** درحالیکہ
تھی روشنی دینے والی **وَّهُدًى لِّلنَّاسِ** اور ہدایت کرنے والی واسطے آدمیون کے **تَجْعَلُوْنَهٗ** کردیا ہے
تمنے اوسے **قَرَاطِيْسَ** صحیفے اور طومار اور اوراق پراگندہ **تُبْدُوْنَهَا** ظاہر کرتے ہو اوسے جو چاہتے ہو

وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ، اور چھپاتے ہو بہت اوسمین سے جیسے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور آیت رجم وغیرہ وَعُلِّمْتُمْ
اور تعلیم کیے گئے ہو اے مسلمانو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا جو نہ جانتا تھا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ
تمنے اور نہ تمھارے باپ دادانے امرنہی حلال حرام مین سے قُلِ اللّٰهُ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدانے بھیجا اور یہ جواب
اوس سوال کا ہے کہ کسنے بھیجی تھی توریت ثُمَّ ذَرْهُمْ پھر بیہودے ہاتھ کھینچ لے اور اونھیں چھوڑ دے تاکہ برابر فِيْ خَوْضِهِمْ
يَلْعَبُوْنَ ○ بیچ باطل اور خرافات اپنے کے کھیلتے رہیں شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس اللہ روحہ نے کلمہ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ کے معنی مین
کہا ہے کہ اللہ بس اور ماسوا ہوس اور قطع کر نفس یعنی دم نہ مار حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُ یعنی دل اللہ کی طرف
رکھ ثُمَّ ذَرْهُمْ یعنی غیر خدا کو چھوڑ دے او شیخ شبلی قدس سرہ اپنے بعضے یارون سے کہتے تھے کہ اللہ ہی کے ساتھ ہو اور ماسوا کو چھوڑ دو
شعر چون تفرقہ دل ست حاصل ہمہ + دل را بہ یکے سپار و بگسل ز ہمہ + وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اور یہ قرآن ایک کتاب ہے
کہ نازل کیا ہمنے اوسے مُبٰرَكٌ بڑے فائدے کی کتاب اور برکت والی مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ تصدیق کرنے والی
اوسکی جو پہلے اوسکے تھیں کتابین وَلِتُنْذِرَ ڈرکرنے وَلِيُنْذِرَ پڑھا ہے یعنی اور تاکہ ڈرائے یہ کتاب اور حفص کی قرأت وَلِتُنْذِرَ ہے
یعنی اور تاکہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراؤ اُمَّ الْقُرٰى اہل مکہ کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور اوسے جو گرداگرد مکے کے ہے یعنی تمام مشرق
اور مغرب والون کو قری قریہ کی جمع ہے اوسے قری سے نکالا ہے جو جمع کے معنی مین ہے پھر جہان لوگ مجتمع ہون وہ شہر ہو خواہ دیہ
اوسے قریہ کہہ سکتے ہین مکہ کو ام القری اسواسطے کہا کہ تمام زمین کو اوسی کے نیچے سے پھیلایا ہے یا اسواسطے کہ سب قریون والون کا
قبلہ ہے اور حج کے وقت سب وہان جمع ہوتے ہین وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اور جو لوگ ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ایمان لاتے ہین ساتھ کتاب یا پیغمبر کے اسواسطے کہ عاقبت کی تصدیق سبب خوف عاقبت ہے اور خوف اس
بات مین غور و فکر کرنے کا سبب ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کی متابعت سے نجات حاصل ہوگی وَهُمْ اور وہ
لوگ جو نبی اور کتاب کا ایمان لاتے ہین عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اوپر نماز دن انہی کے محافظت کرتے ہین اسواسطے
کہ ایمان کی علامت اور دین کا ستون نماز ہے لکھا ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود بن عیسی نے نبوت کا دعوی کیا اور اونکے اس جھوٹے
دعوے کے سبب سے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج ہوا تو حق تعالی نے اون دونون کا ظلم بیان فرمادیا کہ
وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص ہے بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اوس شخص سے جسنے افترا کیا اور باندھا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
اوپر اللہ کے جھوٹ اور یہ بات کہی کہ مین اوسکا پیغمبر ہون اَوْ قَالَ یا کہا اُوْحِيَ اِلَيَّ وحی کی گئی میری طرف وَلَمْ
يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ حال آنکہ وحی نہین بھیجی گئی اوسکی طرف کچھ مسیلمہ کذاب جھوٹ اور افترا باندھتا تھا اور کہتا تھا کہ مجپر
یہ وحی آئی اور اسود بن عیسی بھی کہتا تھا کہ ایک شخص مجپر ظاہر ہوتا ہے گدھے پر سوار اور باتین میرے دل مین ڈالتا ہے وَّمَنْ
قَالَ اور کون شخص ہے بڑا ظالم اوس آدمی سے جسنے کہا کہ سَاُنْزِلُ قریب ہے کہ نازل کرون مین مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مانند
اوسکے جو خدانے نازل فرمائی کہتے ہین کہ عبد اللہ بن سعد جو دیوان نبوت کا کاتب تھا یہ کلام اوسکا ہے جسدن آیۃ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

الانسان من سلالۃ من طین لکھتا تھا او آدمی کے طور تھکے اور لوتھڑے اور ہڈی اور گوشت سے بدلتے رہنا اوس آیت مین
ملاحظہ کیے اور اونکے بعد جب یہ کلمات سنے کہ ثم انشأناہ خلقا آخر تو تعجب کی راہ سے اوسکی زبان پر جاری ہوا فتبارک اللہ
احسن الخالقین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ اسی طرح نازل ہوا ہی عبداللہ شک مین پڑا اور مرتد ہو گیا اور
کہنے لگا کہ اگر محمد سچے ہین تو مجھپر بھی وحی آتی ہی جسطرح اونپر آتی ہی اور اگر جھوٹے ہین تو مین نے بھی تو وہی کہا جو اونھون نے کہا
ولو ترٰی اور اگر دیکھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ الظٰلمون جب ہون ظالم یعنی کافر فی غمرٰت الموت
بیچ سکرات اور شدائد موت کے والملٰئکۃ اور فرشتے عذاب کے باسطوا ایدیھم بچھیلانے والے ہون ہاتھ اپنے
اونکی روح نکالنے کو اور ینابیع مین لکھا ہی کہ ہاتھ کھولے ہون اونپر عذاب کرنے کو اور آگ کا گرز اونپر مارتے اور کہتے ہون اخرجوا
انفسکم نکالو روحین اپنی اپنے بدنون سے جیسے کوئی سزاول تقاضا کرنے والا سختی اور زبردستی کے ساتھ کوئی چیز مانگتا ہی
یا کہتے ہین ملائکہ کہ نکالو اپنی روحون کو عذاب سے اگر قدرت رکھتے ہو الیوم آج سے کہ تمھارے مرنے کا دن ہی ابد تک
تجزون جزا دیے جاوگے عذاب الھون عذاب ذلیل کرنے والے کے ساتھ بما کنتم تقولون بسبب اسکے
کہ تھے تم کہتے علی اللہ غیر الحق اوپر اللہ کے جو چیز کہ ناحق تھی وکنتم عن اٰیٰتہ اور تھے تم کہ اوسکی
آیتون سے تستکبرون ۝ تکبر کرتے اور تعظیم نہ کرتے تھے اور اونمین غور و فکر نہ رکھتے تھے ولقد جئتمونا
اور تحقیق کہ آئے تم ہمارے پاس حساب اور جزا کے واسطے فرادٰی تنہا نہ مال تمھارے ساتھ ہی نہ اولاد نہ خدم
نہ حشم نہ یار نہ مددگار کما خلقنٰکم اور اوسطرح آئے جسطرح پیدا کیا تھا ہمنے تمھین اول مرۃ پہلی بار مان کے
پیٹ مین سے ننگے سر برہنہ پا وترکتم اور چھوڑا تمنے ما خولنٰکم جو کچھ عطا کیا تھا ہمنے تمھین دنیا مین یعنی
جسکے سبب سے تم ناز کرتے تھے اور اوروں پر فخر کرتے تھے وہ چھوڑ آئے وراء ظھورکم اپنی پیٹھون کے پیچھے
نہ پہلے سے تمنے بھیج رکھا نہ اپنے ساتھ اوٹھا لائے وما نرٰی معکم اور نہین دیکھتے ہین ہم تمھارے ساتھ
شفعاءکم تمھارے شفیعون کو الذین زعمتم وہ شفیع کہ گمان کرتے تھے تم نادانی کی وجہ سے کہ انھم فیکم
شرکٰؤا بیشک وہ تمھاری تربیت اور پرورش مین خدا کے شریک ہین لقد تقطع بینکم بکر نے
نون کو پیش پڑھا ہی یعنی کاٹا گیا پیوند تمھارا اور حفص نے زبر پڑھا ہی یعنی منقطع ہو گئی جو درمیان تمھارے وصلت
اور محبت تھی وضل عنکم اور گم ہو گئی تمسے ما کنتم تزعمون ۝ وہ چیز کہ تھے تم گمان کرتے کہ بت تمھارے شفیع ہین ع ۱۱
ان اللہ بیشک اللہ فالق الحب پھاڑنے والا بیج کا ہی کہ اوس سے پتی اوگے والنوٰی اور پھاڑنے والا گٹھلی کا ہی تا کہ اوس سے
درخت جمے یخرج الحی نکالتا ہی زندہ یعنی نبات کو کہ نشو و نما سے حیات رکھتی ہی من المیت مردہ سے کہ بیج اور گٹھلی ہی
یا پیدا کرتا ہی لڑکے کو نطفہ سے اور چڑیا کو انڈے سے اور مومن کو کافر سے اور عاقل کو جاہل سے ومخرج المیت اور
نکالنے والا مردہ کا ہی جیسے بیج یا نطفہ یا بیضہ کا من الحی زندہ سے کہ نبات اور آدمی اور مرغ ہی ذٰلکم اللہ یہ زندہ کرنے والا

اور بار ڈالنے والا اللہ ہی فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ○ پھر کہان پھیرے جاؤ گے اوس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ پھاڑنے والا صبح کا ہی
رات کی تاریکی سے یعنی اندھیرا دور کر کے روشنی کر دیتا ہی وَجَعَلَ الَّیْلَ اور کیا رات کو سَكَنًا آرام خلق تاکہ دن کی حرکتون کی
تھکن سے آرام لے لین وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور کیا آفتاب اور ماہتاب کو حُسْبَانًا نشان شمار یعنی انھین گردشین اور سیرین
مختلف ہین تاکہ اُنسے سال اور مہینے معین ہو جائین ذٰلِكَ یہ کام کہ سیر اور دور شمس و قمر کا ہی حساب کے واسطے تَقْدِيْرُ
الْعَزِيْزِ تقدیر ہی خدا ئے غالب کی کہ اوسکا حکم سب پر جاری ہی الْعَلِيْمِ ○ جاننے والا ہی اپنی مملکت کی تدبیر وَهُوَ الَّذِيْ اور
وہ ہی وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ پیدا کیے واسطے تمھارے ستارے لِتَهْتَدُوْا
بِهَا تاکہ راہ پاؤ تم بسبب اونکے فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ بیچ تاریکیون شب کے بیابان مین وَالْبَحْرِ اور دریا کی تاریکیون مین اور
اس فائدہ کے سوا تارون سے اور بھی فائدے ہین جیسے آسمان کی زینت شیطان کو بھگانا وغیرہ اور تیسیر مین لکھا ہی کہ یہ منفعت
خدا نے ذکر کی ہو اسواسطے کہ یہان قدرت کی دلیل کھلی ہوئی ہی اسواسطے کہ باوصف اسکے زمین اور آسمان مین بعد مسافت ہی مگر
تارون کو آسمان نے مین کی راہین پہچاننے کے واسطے حق تعالی نے پیدا کیا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق کہ مفصل بیان کین ہمنے
نشانیان قدرت کی لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو جانین اور اوس سے دلیل پکڑین وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ
اور وہ وہی ہی جسنے پیدا کیا تمھین مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک جان سے کہ آدم علیہ السلام ہین فَمُسْتَقَرٌّ پس تمھارے واسطے
جگہ ٹھہرنے کی ہی صلب پدر مین یا روے زمین پر وَّمُسْتَوْدَعٌ اور امانت رہنے کی جگہ قرار کی جگہ رحم ہی اور امانت رہنے کی جگہہ
صلب ہی اور اسکا اولٹا بھی کہا ہی یا قرار کی جگہ قبر ہی اور امانت رہنے کی جگہہ دنیا اور حقیقت یہ ہی کہ جہان آدمی کو قرار نہو امانت رہنے کی
جگہہ وہی ہی جیسے صلب اور رحم اور قبر اور اوسکے قرار کی جگہہ کہ بہشت یا دوزخ ہی وہی اوسکا مستقر ہی اور اسی جہت سے آخرت کو
دار القرار کہا ہی اور محققون کے واسطے اس آیت مین ایک اشارہ ہی کہ تقریر اور تحریر مین نہین آسکتا رباعی قومی کہ حقائق و معانی گویند
با خلق کجا سر نہانی گویند* اسرار غم عشق تو دلہا باہم ہر دم بزبان بی زبانی گویند قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق کہ ہمنے بیان کردین
نشانیان اپنی وحدانیت کی لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو سمجھین وَهُوَ الَّذِيْٓ اور وہ وہی ہی جسنے اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا ابر سے یا آسمان کی طرف سے مَآءً پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہمنے اوس پانی کے سبب سے نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ
پتیان ہر چیز کی مجمل ذکر کر کے مفصل فرماتا ہی فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا پھر نکالی ہمنے اوس سے ایک سبز چیز یعنی گھاس کہ بیج سے اوگی ہی
اور اوسنے جڑ اور شاخ پیدا کی نُّخْرِجُ مِنْهُ نکالا ہمنے اوس سبز گھاس سے حَبًّا مُّتَرَاكِبًا دانہ ایک پر ایک ملا ہوا یعنی خوشہ
وَمِنَ النَّخْلِ اور نکالا ہمنے کھجور مین سے مِنْ طَلْعِهَا اوسکے شگوفہ اور غنچہ سے قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ شاخین پاس پاس یعنی لپٹی ہوئی
یا بوجھ کے مارے زمین کے قریب وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ اور نکالے ہمنے باغ انگور کے وَّالزَّيْتُوْنَ اور نکالا ہمنے پانی سے
زیتون کا درخت وَالرُّمَّانَ اور انار کا درخت مُشْتَبِهًا ایسے حال ہین کہ وہ درخت بعضے بعضون سے پتی مین مشابہ ہین وَّغَيْرَ
مُتَشَابِهٍ اور نہین مشابہ ہین میوے کے مزہ مین اسواسطے کہ کوئی میوہ نہایت ترش ہوتا ہی اور بعض خوب شیرین اور بعض کھٹ مٹھا

انظروا الی ثمرہٖ دیکھو ہر درخت کے میوہ کی طرف اذا اثمر جب نکالے پھل اور بہت چھوٹا اور بے مزہ ہو کچے ہین کے
سبب سے وینعہٖ اور دیکھو پکنے اور ٹپکنے کے وقت کہ کیسا رنگ کیسی بو کیسا مزہ اور فائدہ اوسمین ظاہر ہوتا ہی ان فی ذٰلکم
تحقیق کہ ان باتون مین جو ہمنے بیان کین لاٰیٰت البتہ نشانیان ہین قادر حکیم کے موجود ہونے پر لقوم یؤمنون ○
واسطے اوس گروہ کے جو ایمان لائین وجعلوا اور کیا کافرون نے اور صحیح یہ بات ہی کہ زنادقہ یعنی مجوس مراد ہین کہ اونھون نے بنا لیا
اپنے زعم مین للہ واسطے خدا کے شرکاء الجن شریک جنون کو یعنی شیطانون کو کہنے لگے کہ خدا کے شریک ہین جو چیز نیک ہی اوسے
خدا پیدا کرتا ہی اور اوسے یزدان کہتے ہین اور جو چیز بد ہی اوسے شیطان پیدا کرتا ہی اور اوسے اہرمن کہتے ہین وخلقھم اور حال
یہ ہی کہ اوسی نے پیدا کیا ہی ان مجوس کو شیطان نے نہین پیدا کیا بلکہ شیطان بھی اوسی کا مخلوق ہی اور یہ مخلوق کو خالق کا شریک
کہتے ہین وخرقوا لہٗ اور باندھتے ہین بعضے کافر واسطے اوسکے بنین بیٹے جیسے عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو کہتے ہین وبنٰت
اور بیٹیان جیسے فرشتے بغیر علم بغیر اسکے کہ علم ہو اونھین اس چیز کی حقیقت کا جو وہ کہتے ہین سبحٰنہٗ پاک ہی خدا وتعٰلیٰ
اور برتر ہی عما یصفون ○ اوس چیز سے جو صفت کرتے ہین وہ کہ اوسکے شریک اور بیٹے بیٹیان ہین اور حاشا ایسا نہین ع ۱۲
ان باتون سے وہ پاک اور برتر ہی بدیع السمٰوٰت والارض وہ ہی پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا انّٰی یکون
کہان سے ہو اور کیونکر ہو لہٗ ولد واسطے اوسکے فرزند ولم تکن لہٗ صاحبۃ اور حال یہ ہی کہ نہین ہی واسطے اوسکے کوئی
عورت اور اولاد عورت اور مرد سے پیدا ہوتی ہی اور کیونکر اوسکے عورت ہو اسواسطے کہ میان بی بی مین کفو اور ہمجنس ہونا شرط ہی اور
اوسکا کوئی کفو نہین اور اوسمین اور ماسوا مین مجانست نہین وخلق کل شیء اور پیدا کین اوسنے سب چیزین اور کوئی چیز خالق کے
مثل نہین ہی وھو بکل شیء علیم ○ اور وہ ساتھ سب چیزون کے دانا ہی اوسکے سوا اور کسیکو یہ دانائی نہین ہی تو کوئی اوسکے
مثل نہین ہی اور نہ تھا اور جو کوئی کہ اپنا مثل اور مانند نہ رکھتا ہو اوسکی طرف جورو لڑکون کی نسبت کرنا محال ہی ذٰلکم یہ جو ان
صفتون سے موصوف ہی اللہ خدا مستحق عبادت وہی ہی ربکم رب تمھارا لا الٰہ الا ھو کوئی معبود پرستش کے لائق نہین
مگر وہ خالق کل شیء پیدا کرنے والا سب چیزون کا فاعبدوہ پس عبادت کرو اوسکی وھو اور وہ ہی باوجود ان صفتون کے
علیٰ کل شیء اوپر سب چیزون کے وکیل ○ نگہبان اور بندون کے کامون کا متولی لا تدرکہ الابصار نہین پاتین اوسے
نظرین وھو یدرک الابصار اور وہ پاتا ہی سب نظر والون کو یہ آیت نفی ادراک پر دلالت کرتی ہی کہ وہ کنہ شیء پر واقف ہونا
اور اوس شیء کا احاطہ کر لینا ہی نفی رویت پر دلالت نہین کرتی اسواسطے کہ رویت بے ادراک کے ممکن ہی اور اگر ادراک کو رویت کے معنون لین
تو مقدر کرنا چاہیے کہ نہین دیکھتین نظرین اوسے دنیا مین اسواسطے کہ عقبیٰ مین خدا کو دیکھنا قرآن اور حدیث سے صاف ثابت ہی وھو
اللطیف اور وہ ہی اچھا خیر کرنے والا الخبیر ○ جاننے والا بھید کا اور ینابیع مین یہ معنی لکھے ہین کہ وہ ہی باریک بین پوشیدہ
بات کا جاننے والا کوئی نہین دیکھتا جو کچھ وہ دیکھتا ہی اور کوئی نہین جانتا جو کچھ وہ جانتا ہی قد جاءکم بصائر تحقیق کہ آئین تمھارے
پاس نشانیان کھلی ہوئین من ربکم تمھارے رب کے پاس سے فمن ابصر فلنفسہٖ پھر جو کوئی دیکھے وہ نشانیان تو اوسکا

فائدہ اوسی کو ہی وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا اور جو کوئی اندھا ہو جاوے یعنی نہ دیکھے اون کھلی ہوئی دلیلون کو تو اوسکا نقصان اوسی پر ہی وَمَا
اَنَا عَلَيْكُمْ اور نہین ہون مین تمپر بِحَفِيْظٍ ○ نگاہبان کہ تمھارے اعمال کی محافظت کرون اور تمھین جزا دون مجھپر یہی تبلیغ ہی بس
وَكَذٰلِكَ اور یہ پھیرنا جو گذری ہوئی آیتون مین ہمنے کیا اسی طرح نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ پھیرتے ہین ہم آیتین قرآن کی
خوف سے امید کی طرف اور وعدہ سے وعید کی جانب تاکہ سننے والے متنبہ ہون وَلِيَقُوْلُوْا اور تاکہ نہ کہین اہل مکہ کہ تونے
دَرَسْتَ پڑھا ہی اور تعلیم لی ہی دوسرے سے کفار قریش کو یہ زعم تھا کہ جبیر اور یسار جو دونون غلام روم کے قیدی ہین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے تعلیم لیتے ہین اور کہتے ہین کہ مجھپر خدا وحی بھیجتا ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ہم آیتین پھیرتے ہین تاکہ
کفار یہ نہ کہین کہ تونے کسی بشر سے تعلیم لی ہی اسواسطے کہ ایسا کلام کرنا کسی بشر کا مقدور نہین وَلِنُبَيِّنَهٗ اور بیھیرنا ہو واسطے
کہ بیان کرتا ہون مین قرآن لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو جانتے ہین کہ یہ کلام الٰہی ہی نقل ہی کہ کسی جگہ کفار عرب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ پیروی کر
اوس چیز کی جو وحی بھیجی گئی تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے یعنی طریقہ توحید اور جان لے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی
معبود لائق عبادت نہین مگر وہ وَاَعْرِضْ اور مونھ پھیرلے عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مشرکون سے اور اونکی بات کی طرف التفات نکر
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا کہ یہ موحد ہوتے مَآ اَشْرَكُوْا تو ہرگز شرک نہ کرتے وَمَا جَعَلْنٰكَ اور نہین کیا ہمنے تجھے
عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اوپر ان کافرون کے نگاہبان وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ اور نہین ہی تو اونپر وکیل یعنی اونکا کام
تجپر نہین چھوڑا گیا ہی لکھا ہی کہ جب آیہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ نازل ہوئی تو قریش کے مشرکون نے کہا کہ ای محمد ہمارے
بتون کو گالی دینے سے زبان بند کرو ورنہ ہم بھی تیرے خدا کی جسے تو صفات کمال سے یاد کرتا ہی ہجو کرینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا
تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور گالی نہ دو اونکو جنھین پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اور اونکی برائیان ذکر نہ کر فَيَسُبُّوا
اللّٰهَ پس وہ بھی اسکے عوض مین برا کہینگے خدا کو عَدْوًا ظلم کی روسے اور حق سے درگذر کے بِغَيْرِ عِلْمٍ ساتھ نادانی کے یعنی
ایسا کام کرینگے نادانی کی وجہ سے حق تعالی نے اوسے گالی دینے کو منع فرمایا جو گالی دینے کے لائق ہی تاکہ اوسکے بدلے ایسے پر گالی آوے
جو گالی کا مستحق نہین ہی كَذٰلِكَ جسطرح کافرون کے اعمال اونکی نظرون مین ہمنے آراستہ کردیے اسی طرح زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ آراستہ کیا
ہمنے واسطے ہر ایک گروہ کے عَمَلَهُمْ عمل اونکا نیک اور بد اونکی نظر مین كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ پھر طرف اونکے رب کے
مَّرْجِعُهُمْ پھرنا اونکا ہی فَيُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اونھین مکافات کے وقت بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے
لکھا ہی کہ قریش کے بزرگون نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ای محمد تو ہمین خبر دیتا ہی کہ موسی علیہ السلام نے پتھر پر عصا مارا اوس سے
پانی کے بارہ چشمے جاری ہوئے اور عیسی علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کیا اس قسم کا کوئی معجزہ تو بھی دکھا تو ہم تیرا ایمان لائین حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تم کیا معجزہ چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہین کہ صفا نام جو پہاڑ ہی یہ تیری دعا سے سونے کا ہو جاوے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ معجزہ ظاہر ہو جاوے تو میرا ایمان لاؤ گے سب نے ایمان لانے کا عہد کیا اور سخت قسمین کھا کر عہد پکا کیا کہ اگر یہ معجزہ ہمین دکھا تو

سو مدون کی طرح ہم بھی تیری متابعت کرین تعالم مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرنے مین مشغول ہوئے اور ساتھ ہی جبریل
علیہ السلام نازل ہوئے اور پیغام الٰہی لائے کہ ہم تیری دعا سے یہ پہاڑ سونے کا کیے دیتے ہین مگر ہماری عادت اور مشیت اس بات پر
جاری ہوئی ہی کہ جستین جب بلا نیا ہے اونکی درخواست پر کوئی علامت اور معجزہ چاہین اور وہ معجزہ ظاہر ہو جائے اور اپنا عہد پورا نہ کرین تو ہلاک
کرنیوالا عذاب ہم اوسپر بھیجتے ہین اگر تمھین یہ خواہش ہو تو یہ معجزہ ہم ظاہر کر دین گر اسکے پیچھے عذاب لگا ہوا ہی اور اگر چاہو چھوڑ دو تاکہ وہ
توبہ کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بات اختیار فرمائی تو یہ آیت نازل ہوئی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی اونھون نے ساتھ خدا
جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ جو اونکی سب قسمون سے زیادہ سخت قسم ہی کہ لَئِنْ جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ اگر آئے اونکے پاس نشانی اور معجزہ جو وہ طلب کرتے ہین
لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ضرور ضرور ایمان لائین ساتھ اوسکے قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ کہہ سوا اسکے نہین کہ آیتین یعنی نبوت کی نشانیان
کہ معجزات ہین عِنْدَ اللّٰهِ پاس اللہ کے ہین اور وہ جو معجزہ ظاہر کرنا چاہے اوسپر قادر ہی وَمَا يُشْعِرُكُمْ اور کس چیز نے
جانکار کیا تمھین ای مومنو اوس چیز کا جو کافرون سے صادر ہوگی اَنَّهَآ اِذَا جَاۗءَتْ تحقیق کہ اگر معجزے آئین انکے پاس
اور وہ اونھین مشاہدہ کرین تو لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ نہ ایمان لائینگے وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ اور پھیرتے ہین ہم اونکے
دلون کو تصدیق سے وَاَبْصَارَهُمْ اور اونکی نظرون کو راہ حق دیکھنے سے تو وہ ایمان نہین لاتے ہین آخر مین كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا
بِهٖٓ جیسا کہ ایمان نہ لائے وہ ساتھ اوس چیز کے جو معجزات مین سے ظاہر ہوئی اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار جیسے شق قمر وغیرہ
وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اور چھوڑتے ہین ہم اونھین تاکہ اپنی سرکشی مین سرگشتہ اور حیران رہین
وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اور اگر ہم اوتارتے اِلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةَ طرف ان کافرون کے فرشتون کو جیسا کہ وہ کہتے ہین
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور اگر بات کرتے ساتھ اونکے مردے جیسا کہ وہ درخواست کرتے ہین کہ فَاْتُوْا
بِاٰبَاۗىِٕنَا وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ اور اگر جمع کرتے ہم اوپر اونکے كُلَّ شَيْءٍ سب چیزین جو دنیا مین ہین قُبُلًا گروہ گروہ تاکہ
وحدت الٰہی اور نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گواہی دین مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا تو نہ تھے اور نہ ہین وہ کہ ایمان لائین
اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے اللہ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہت کافر يَجْهَلُوْنَ ۝ نہین جانتے ہین کہ اگر سب معجزے
اونھین دکھلائے جائین تو بھی وہ ایمان نہ لائینگے وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ای محمد لوگ تمھارے دشمن ہین اسی طرح جَعَلْنَا کیا ہمنے
لِكُلِّ نَبِيٍّ واسطے ہر پیغمبر کے عَدُوًّا ایک دشمن شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ شیطان آدمی اور جن سے شیطان آدمی کافر
ہین شیطان کی طرح رحمت الٰہی سے دور ہین يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ وسوسہ ڈالتے ہین بعضے اونکے یعنی شیاطین جن اِلٰى بَعْضٍ واسطے
بعض کے اونمین سے یعنی شیطان آدمی کو وسوسہ لاتے ہین اور خبر دیتے ہین بعضے جن جن کو اور بعضے آدمی آدمی کو زُخْرُفَ الْقَوْلِ جھوٹ
بات بنائی ہوئی کی غُرُوْرًا واسطے فریب کے وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا رب تیرا اونکا ایمان تو مَا فَعَلُوْهُ نہ کرتے دشمنی پیغمبرون کے ساتھ
فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ پس چھوڑ دے اونھین اور اوس جھوٹ کو جو وہ افترا کرتے ہین اور یہان سے معلوم ہوا کہ بے اصل
رنگین باتون مین شیطان کا وسوسہ خلق کے فریب دینے کو ہی وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اور اس واسطے کہ میل کرین اوسکی طرف اَفْـِٕدَةُ

ع ۳ الجزو الثامن من اکثا ۸

ع ۵ کیونکہ اوتارا ہے [illegible] ہمپر [illegible] ۱۲
ع ۵ پھر لاؤ ہمارے پاس باپ دادا ہمارے ۱۲

اَلَّذِیْنَ دل اون لوگون کے جو لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے وَلِیَرْضَوْہُ اور واسطے اسکے
کہ پسند کرین اوسے وَلِیَقْتَرِفُوْا اور اسواسطے کہ حاصل کرین مَا ھُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ جو کچھ حاصل کرنے والے ہین گناہون سے
اَفَغَیْرَ اللّٰہِ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پھر سوا خدا کے اَبْتَغِیْ حَکَمًا چاہون مین کسی کو کہ حکم کرے درمیان میرے اور
تمہارے وَّھُوَ الَّذِیْٓ اور وہ ہی وہ کہ اَنْزَلَ اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ اوتارا اوسنے تمہاری طرف قرآن کو مُفَصَّلًا
تفصیل کیا گیا حق اور باطل مین وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ اور وہ لوگ کہ ہمنے جنہین کتاب دی جیسے یہود و نصارا کے
علما یَعْلَمُوْنَ جانتے ہین اَنَّہٗ مُنَزَّلٌ یہ کہ قرآن اوتارا گیا ہی مِّنْ رَّبِّکَ تیرے رب کے پاس سے بِالْحَقِّ ساتھ راستی
اور درستی کے فَلَا تَکُوْنَنَّ پس نہ ہو تو یہ خطاب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اور مراد امت ہی یا ہر ایک
یعنی جب قرآن کی حقیت پر دلیلین ظاہر ہوئین تو نہو تم مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ شک کرنے والون مین سے وَتَمَّتْ اور
تمام ہوئی کَلِمَتُ رَبِّکَ دلیل تیرے رب کی توحید اور نبوت کے بیان مین صِدْقًا سچائی کی راہ سے خبرون اور
وعدون مین وَّعَدْلًا اور عدالت کی رو سے فیصلون اور حکمون مین لَا مُبَدِّلَ نہین ہی کوئی بدلنے والا لِکَلِمٰتِہٖ اوسکی
خبرون او حکمون کو جیسے کہ توریت کی آیتین بدل ڈالین اسواسطے کہ حق تعالی تبدیل سے قرآن کی حفاظت کا وعدہ فرماتا ہی کہ انا
لہ لحافظون وَھُوَ السَّمِیْعُ اور وہ ہی سننے والا سب کی باتین الْعَلِیْمُ ۝ جاننے والا سب کے بھید وَاِنْ تُطِعْ اور
اگر کہا مانیگا تو اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اکثر اون لوگون کا جو کہ زمین پر ہین یعنی کافر اور جاہل لوگ اور بعضون نے کہا کہ زمین سے
مکہ کی زمین مراد ہی یعنی اگر اہل مکہ مین سے اکثر کا تو مطیع ہو تو یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ گمراہ کر دینگے تجھے اوس راہ سے جو خدا کی
طرف پہونچتی ہی اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ پیروی نہین کرتے یہ گروہ اِلَّا الظَّنَّ مگر اپنے گمان کی اور انکا گمان یہ تھا کہ اونکے باپ حق پر ہین
وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ اور نہین ہین وہ مگر جھوٹ لگاتے ہین خدا کو مردار کی حلت اور بحائر کی تحریم اور خدا کی طرف فرزند کو
منسوب کرنے اور خدا کی عبادت مین شریک پکڑنے کے باب مین اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بیشک رب تیرا بڑا جاننے والا ہی مَنْ یَّضِلُّ
عَنْ سَبِیْلِہٖ اوس شخص کو جو بھٹک جاتا ہی اوسکی راہ سے وَھُوَ اَعْلَمُ اور بڑا جاننے والا ہی بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝ ساتھ راہ
پانے والون کے فَکُلُوْا پس کہاؤ مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ اوس چیز مین سے کہ لیا گیا ہی نام اللہ کا عَلَیْہِ اوسپر ذبح کرتے وقت
اِنْ کُنْتُمْ اگر ہو تم بِاٰیٰتِہٖ مُؤْمِنِیْنَ ۝ ساتھ اوسکی آیتون کے اور اون باتون کے جو حلال اور حرام کے باب مین اوسنے کہی ہین
ایمان لانے وَمَا لَکُمْ اور کیا ہی تمہین اَلَّا تَاْکُلُوْا یہ کہ نہ کہاؤ مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اوس چیز مین سے کہ لیا گیا ہی نام اللہ کا
اوسپر ذبح کرتے وقت وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ اور تحقیق کہ تفصیل کر دی اوسمین اللہ نے اور بیان کر دیا واسطے تمہارے مَّا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ
وہ چیز جو حرام کر دی گئی ہی تمپر بصیغہ مجہول کا میتہ پڑھا ہی اوسکا ترجمہ یہ ہوا اور حفص نے معروف پڑھا ہی یعنی بیان کی اللہ نے وہ چیز جو
حرام کی تمپر اور اوسکی تفصیل اس آیت مین مذکور ہی حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ آخر تک اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ مگر وہ چیز کہ بے بس ہوگئے ہو
اور محتاج ہوئے ہو اِلَیْہِ طرف اوسکے حرام چیزون مین سے کہ وہ بھی ضرورت کے وقت حلال ہی وَاِنَّ کَثِیْرًا

اور تحقیق کہ بہت لوگ لَیُضِلُّوْنَ البتہ گمراہ کرتے ہین خلق کو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے مین بِاَھْوَآئِہِمْ بسبب اپنی
خواہشون کے بِغَیْرِ عِلْمٍ بسبب بے علمی کے یعنی اوسپر کوئی دلیل نہین رکھتے اِنَّ رَبَّکَ تحقیق کہ رب تیرا ھُوَ اَعْلَمُ تو وہی بڑا جاننے والا
بِالْمُعْتَدِیْنَ ○ اون لوگون کو جو حد سے گذرنے والے ہین وَذَرُوْا اور چھوڑ دو ظَاہِرَ الْاِثْمِ ظاہر گناہ وَبَاطِنَہٗ
اور باطن اوسکا یعنی سب گناہ چھوڑ دو اسواسطے کہ گناہ یا ظاہر ہوتے ہین یا باطن اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہے کہ محرم عورتون سے
نکاح نہ کرو اور زنا کی طرف مائل نہو اور بعضے مفسرین اس بات پر ہین کہ ظاہر گناہ وہ ہین جو ہاتھ پانون وغیرہ اعضائے ظاہری سے
کرتے ہین اور باطن گناہ وہ ہین جو دل مین خیال کرتے ہین اور حقائق سلمی مین لکھا ہے کہ ظاہر اثم دنیا کی نعمتین طلب کرنا ہے اور
باطن اثم عقبیٰ کی نعمتون کی رغبت کرنا اسواسطے کہ یہ دونون حضرت مولیٰ سے باز رہنے کا سبب ہوتی ہین یا گناہ ظاہر نفس کے
حظ ہین اور باطن قلب کے حظ یا ظاہر ہاتھ پانون وغیرہ اعضائے ظاہری سے اون چیزون کی طرف میل کرنا جنکی خواہش نفس کو ہے
اور گناہ باطن نفس کی خواہشون کی آرزو دل مین کرنا یا ظاہر وہ ہے جسکی اطلاع خلق کو ہو جائے اور باطن وہ ہے جو بندہ اور خدا ہی کے
درمیان رہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ گناہ ظاہر وہ بُرے کام اور بُری باتین ہین جو اعضاء ظاہری سے ہوتی ہین اور گناہ باطن بَد
عقیدے اور بُرے ارادے ہین اور بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ جسطرح آدمی کا ایک ظاہر ہے یعنی بدن جسمانی اور ایک باطن ہے یعنی
دل روحانی اسی طرح گناہ کا بھی ایک ظاہر ہے اور وہ قول اور فعل خلاف شرع موافق طبع ہے اور ایک باطن ہے کہ صفات حیوانی ہین
اور اوصاف سبعی و شیطانی تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اعمال شرع کرکے افعال طبع چھوڑ دو اور اخلاق ملکی اور ربانی اختیار کرکے اخلاق ذمیمہ
نفسانی سے باز رہو اور امام قشیری قدس سرہ کہتے ہین کہ جب حق تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی نعمتین تجھے عطا فرمائین کہ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ
نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً تو بیان فرماتا ہے وَذَرُوْا ظَاہِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَہٗ یعنی ظاہری اور باطنی نعمتون کا شکر ظاہری اور باطنی گناہ چھوڑ دینا ہے
اور عذاب دوزخ سے نفوس کا نجات پانا گناہ ظاہری چھوڑ دینے کا نتیجہ ہے اور محرومی کی عقوبت اور مصیبت سے قلوب کا چھوٹ جانا گناہ
باطنی ترک کرنے کا ثمرہ ہے **بیت** ظاہر و باطن خود پاک کن از لوث گناہ ؛ تا از ان صورت و معنی تو پاکیزہ شود ✦ اِنَّ الَّذِیْنَ
یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ بیشک وہ لوگ جو کماتے ہین گناہ ظاہر باطن سَیُجْزَوْنَ قریب ہے کہ جزا دیے جائین بِمَا کَانُوْا
یَقْتَرِفُوْنَ ○ بسبب اوس چیز کے کہ ہین کماتے لکھا ہے کہ عرب کے مشرک جو مُردار کو حلال جانتے تھے اونھون نے پوچھا کہ اے محمد جو
بکری مر جاتی ہے اوسے مار ڈالنے والا کون شخص ہے آپ نے فرمایا کہ اوسکا پیدا کرنے والا کون ہے یعنی جو اوسکا پیدا کرنے والا ہے وہی مار ڈالنے والا ہے
مشرک بولے کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جس بکری کو تو اور تیرے یار مار ڈالتے ہین اور شکاری جانور ہلاک کرتے ہین وہ تو حلال اور پاک ہے اور جس
بکری کو خدا مار ڈالتا ہے وہ حرام اور ناپاک ہے اس بات سے اون مسلمانون کے دل مین وسوسہ اور خطرہ پیدا ہوا جنکا ایمان ضعیف تھا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَلَا تَاْکُلُوْا اور نہ کھاؤ مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اوس جانور مین سے جسپر نہین لیا گیا نام اللہ کا اوسے ذبح کرنے کے ساتھ
امام احمد حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ اوس جانور کو حرام جانتے ہین جسپر ذبح کرنے کے وقت خدا کا نام لینا ترک ہوا ہو عمداً خواہ سہواً اور امام مالک اور
امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ اسکے خلاف یہ بات کہتے ہین کہ مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگرچہ ذبح کرتے وقت اوسنے اللہ کا نام نہ لیا ہو

ل اور پوری کین تیرے اوپر نعمتین ظاہر اور باطن دو نعمتین

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سہواً اور قصداً نام الٰہی نہ لینے مین فرق کرتے ہین اونکے نزدیک اگر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام قصداً نہ لیا تو
ذبیحہ حرام ہو اور اگر سہواً نہ لیا تو حلال ہو وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ اور بیشک اوسکا کھانا گناہ ہو یعنی وہ جانور جسپر ذبح کے وقت اللہ کا نام عمداً
نہ لیا گیا ہو وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ اور تحقیق کہ شیاطین لَيُوْحُوْنَ البتہ وسوسہ ڈالتے ہین اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ اپنے دوستون کے دلون مین
کہ وہ دوست کافر ہین لِيُجَادِلُوْكُمْ تاکہ تمھارے ساتھ جھگڑا کرین کہ جو بکری تم خود مار ڈالتے ہو اوسے تو کھاتے ہو اور جو خدا مار ڈالتا ہے
اوسے نہین کھاتے ہو وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اور اگر تم اے مسلمانو اونکی اطاعت کروگے حرام کو حلال ٹھہرا لینے مین اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۞ ع ۱۱
بیشک تم مشرک ہو جاوگے اسواسطے کہ دوسرے کی اطاعت کے واسطے حکم خدا چھوڑ دینا شرک ہے اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا کیا وہ شخص
جو تھا مردہ کفر یا جہالت یا ضلالت کے سبب سے فَاَحْيَيْنٰهُ پھر زندہ کر دیا ہمنے اوسے اسلام یا علم یا ہدایت کی وجہ سے وَجَعَلْنَا
لَهٗ نُوْرًا اور دیا ہمنے اوسے نور دلیلون کے سبب سے تاکہ حق اور باطل مین تمیز کرے يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ چلتا ہے اوس نور کے
سبب سے لوگون مین سیدھی راہ پر ایسا آدمی ہوگا یعنی ہوگا كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ مثل اوس شخص کے جسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ تاریکی مین
پڑا ہو لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا نہین ہے نکلنے والا اوس سے كَذٰلِكَ جسطرح مسلمان کے دل مین ایمان آراستہ کیا اسی طرح
زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ زینت دی گئی ہو واسطے کافرون کے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ جو کچھ کرتے ہین وہ عبادت بتون کی یہ آیت
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو جہل لعنہ اللہ تعالیٰ کی شان مین نازل ہوئی اوس وقت جب ابو جہل نے جہالت اور جرات کی وجہ سے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بے ادبی کی تھی کہ اوسکا ذکر لائق شان نبوت اور قابل استماع مخلصان امت نہین ہے
اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اوس دن شکار کو گئے تھے جب پھر کر آئے اور ابو جہل کی جہالت اور جرأت کا حال اونسے بیان کیا گیا
تو غصہ مین اوس ناپاک بے باک کے سر پر گئے اور اوسکے سر پر کمان ماری اور زبان سے کلمۂ شہادت کہا تو نور اسلام سے زندہ
تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہین اور کفر کی تاریکیون مین گرفتار ابو جہل ہے اور بعضے مفسرون نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو جہل لعین کی شان مین نازل ہوئی کہ یہ دونون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا رسانی مین مصروف تھے اور حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ ان دونون مین ایک کا اسلام عزیز کر آپ کی دعا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین قبول ہوئی اس
صورت مین صاحب نور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اور ظلمت کا مقید ابو جہل ہے اور محققون نے کہا ہے کہ موت خواہش نفس کے سبب سے ہے اور
حیات محبت الٰہی کے باعث سے یا موت محرومی کے سبب سے ہے اور حیات معرفت کے باعث سے اور کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ معرفت کے سبب سے
جو حیات ہوتی ہے وہ اور ہے اور حیات بشریت اور ہے اہل عالم حیات بشریت سے زندہ ہین اور اولیا حیات معرفت سے ایک دن ہوگا کہ حیات
بشریت تمام ہو جائیگی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اور حیات معرفت ہرگز ختم نہوگی فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اور یہی مضمون ہے کہ المؤمن حیّ
فی الدارین بیت نمیرد ہرکہ او جانش تو باشی * خوشا جانے کہ جانانش تو باشی * شاہ کرمانی قدس سرہ نے یہ آیت
پڑھکر اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ اور کہا کہ اس حیات کی تین علامتین ہین خلق سے عزلت حق تعالیٰ کے ساتھ خلوت اور ہمیشہ
زبان اور دل سے ذکر کرنا اور اس مضمون کو نظم فرمایا رباعی در روی خلائق در صحبت مکشای * میباش بکلی متوجہ بخدای *

غافل مشو از ذوق دل و ذکر زبان ✤ تا زندہ جاوید شوی در دو سرا ✤ وَكَذٰلِكَ اور جسطرح مکہ مین بڑے بڑے گناہگار ہین اسی طرح جَعَلْنَا پیدا کیے ہین ہمنے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ہر بستی مین اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا بڑے گناہگار اوس بستی کے ہین یا کیا ہی ہمنے ہر بستی اور ہر شہر کے بڑون کو وہان کا گناہگار لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا تاکہ مکر کرین اوس موضع مین اور وہان کے لوگون کو ایمان سے باز رکھین جسطرح رؤسا مکہ نے چار راہون پر لوگ ٹھہرا رکھے ہین کہ حج کے موسم مین جو کوئی آتا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھتا ہی تو کہدیتے ہین کہ ساحر اور شاعر اور کاہن ہی اور ایسی باتین جو چاہتے ہین کہدیتے ہین وَمَا يَمْكُرُوْنَ اور مکر نہین کرتے یہ کافر اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ مگر اپنی ذاتون کے ساتھ اسواسطے کہ اونکے مکر کا وبال اونھی پر پڑنے والا ہی وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور نہین جانتے ہین کہ مکر کا وبال مکر کرنے والے ہی پر پڑتا ہی وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ لکھا ہی کہ ابوجہل اور اوسکے مطیع لوگ کہتے تھے کہ عبد مناف کی اولاد جو شرف رکھتی ہی اوسمین ہم بھی شریک ہین اب جو وہ یہ بات کہتے ہین کہ ہم مین ایک پیغمبر ہی کہ اوسپر وحی آتی ہی تو جب تک ہمپر بھی وحی نہ آئے ہم راضی نہونگے تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ اور جب آتی ہی کفار قریش کے پاس کوئی آیت قرآن مین سے یا کوئی معجزہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اثبات مین قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ تو کہتے ہین کہ ایمان نہین لاتے ہم اس آیت پر یا معجزہ پر حَتّٰى نُؤْتٰى تا وقتیکہ دیے جاوین مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مانند اوس چیز کے کہ دیے گئے ہین رُسُلُ اللّٰهِ ؕ رسول اللہ کے یعنی وحی اور کتاب ہمپر بھی نازل ہو جیسے کہ رسولون پر نازل ہوتی ہی امام ثعلبی کہتے ہین کہ رُسُلُ اللّٰهِ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین جیسے کہ یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ مین لفظ جمع کے ساتھ اونھی کی طرف خطاب ہی اور یہ تعظیم کی راہ سے ہی شرح معارف مین لکھا ہی کہ جب تک حق تعالی نے سب انبیا علیہم السلام کے خصائل اور شمائل حضرت سید الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا مین جمع نہین کیے حضرت صلعم کو آیت یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ کے ساتھ خطاب نہین فرمایا مصرع ہرچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ تبیان مین لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اگر نبوت حق ہی تو مین تجھسے زیادہ نبوت کا سزاوار ہون اسواسطے کہ سن مین تجھسے بڑا اور مال مین زیادہ ہون حق تعالی نے فرمایا کہ نبوت سن اور مال سے نہین بلکہ فضل اور کمال سے ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہی حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ وہ جگہ جہان رکھتا ہی رسالت اپنی سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا قریب ہی کہ پہونچے اون لوگون کو جو مجرم ہوے کفر کے سبب سے صَغَارٌ ذلت اور رسوائی عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک اللہ کے وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ اور عذاب سخت بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○ بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے ساتھ مسلمانون کے اور برا کہتے تھے اونکے حق مین فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ پھر جسے چاہتا ہی اللہ اَنْ يَّهْدِيَهٗ یہ کہ اوسے راہ دکھائے اور راہ حق پہونچائے يَشْرَحْ صَدْرَهٗ کھولدیتا ہی دل اوسکا لِلْاِسْلَامِ ۚ واسطے قبول کرنے اسلام کے وَمَنْ يُّرِدْ اور جسے چاہتا ہی اَنْ يُّضِلَّهٗ یہ کہ گمراہ کرے اوسے اور ایمان کی راہ سے پھیر دے يَجْعَلْ صَدْرَهٗ کر دیتا ہی دل اوسکا ضَيِّقًا تنگ حَرَجًا سخت ایسا کہ وہ نہین مانتا اور حق بات سے انکار کرتا ہی كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ گویا کہ چڑھا جاتا ہی فِي السَّمَآءِ ؕ آسمان مین یعنی حق بات ماننے سے بھاگتا ہی اور چاہتا ہی کہ آسمان پر چڑھ جاؤن اور یہ بہت دور ہی بھاگنا ہی كَذٰلِكَ جسطرح اللہ کافرون کا دل تنگ کرتا ہی اسی طرح يَجْعَلُ اللّٰهُ کرتا ہی اللہ الرِّجْسَ عذاب یا لعنت عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ دلون پر اون لوگون کے جو ایمان نہین لاتے

وقف لازم
وقف منزل

اور توحید کی تصدیق نہین کرتے وَهٰذَا اور یہ اسلام صِرَاطُ رَبِّكَ راہ ہی پسند کی ہوئی تیرے رب کی مُسْتَقِيْمًا سیدھی ہی
اور اوسمین کہیں کجی نہین قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق کہ بیان کین ہمنے آیتین قرآن کی لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ واسطے اوس
گروہ کے جو نصیحت مانتے ہین لَهُمْ واسطے ان نصیحت ماننے والون کے ہی بہشت دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک اونکے رب کے وَهُوَ
وَلِيُّهُمْ اور وہ اونکی مدد کرنے والا ہی دنیا مین اور متولی ہی اونکے ثواب کا عقبی مین بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اوسکے کہ تھے
کرتے کتاب اور رسول کی تصدیق وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بکر نے نحشرہم پڑھا ہی یعنی اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے ہم اونھین اور حفص نے
یحشرہم پڑھا یعنی خدا جمع کریگا جن و انس کو جَمِيْعًا سب کو پھر کہیگا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ اے گروہ جنون کے قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ تحقیق کہ بہت
پائے تمنے مِّنَ الْاِنْسِ آدمیون مین سے کہ اغوا کرکے تمنے اپنا تابع کرلیا وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ اور کہینگے دوست شیطانون کے
مِّنَ الْاِنْسِ آدمیون مین سے یعنی وہ لوگ جو شیطانون کے فرمانبردار ہوگئے کہ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ اے رب ہمارے فائدہ اوٹھایا
بَعْضُنَا بِبَعْضٍ بعضون نے ہم مین سے بعضے اورون سے جن سے آدمی کا فائدہ یہ ہی کہ آدمیون کو نفس کی خواہشون کی راہ بتائی اور
آدمی سے جن کو یہ فائدہ ہی کہ آدمی اونکے مطیع او منقاد ہوگئے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا ہی کہ اونکا فائدہ مند ہونا یہ ہی کہ گناہ مین
ایک دوسرے کے مددگار ہین شیطان آدمیون کو گناہ کی طرف بلاتے ہین اور آدمی شیطانون کا بلانا مان لیتے ہین وَبَلَغْنَآ
اور کہتے ہین کہ اے اللہ فائدہ کو پہونچے ہم اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا اوس وقت کہ جو ہمارے واسطے تو نے مقرر کیا تھا
مرکر قبرون سے اوٹھنا ہی یعنی ہم مبعوث ہوئے اب ہمارا کیا حال ہوگا قَالَ کہیگا اللہ کہ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ آگ ہی ٹھکانا تمھارا
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہوگے آگ مین اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو چاہے خدا کہ تمھین آگ سے زمہریر مین ڈالدے
اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا حَكِيْمٌ حکمت والا ہی اوس بات مین جو کچھ جن اور آدمیون کے ساتھ وہ کریگا عَلِيْمٌ ○
جاننے والا ہی اونکے اعمال اور احوال وَكَذٰلِكَ اور جسطرح چھوڑ دیتے ہین ہم کفار جن و انس کو اوسی طرح نُوَلِّيْ مسلط کرتے ہین ہم
بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بعضے ظالمون کو بعض پر دنیا مین یا چھوڑتے ہین ہم بعض کو بعض پر مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالی نے
فرمایا کہ کتب الٰہی مین سے ایک کتاب مین مین نے پڑھا ہی کہ نیست کرتا ہون مین اپنے دشمنون کو اپنے دشمنون سے اور پھر انھین اپنے دوستون سے
اور مشہور یہ بات ہی کہ تولیت آخرت مین ہوگی یعنی ظالم جن و انس کو ہم باہم چھوڑ دینگے تاکہ اونھین معلوم ہوجائے کہ کوئی دوسرے کو نفع
نہین پہونچا سکتے اور یہ صورت واقع ہوگی بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ بسبب اوسکے جو وہ کمائی کرتے ہین بری گناہون مین سے پھر ع ۱۵ / ۸
حق تعالی دوبارہ خطاب کرتا ہی ملامت کرنے کی راہ سے کہ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے گروہ جنون اور آدمیون کے اَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا تمھارے
پاس نہین آئے یعنی آئے رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول تم مین سے اگرچہ پیغمبر آدمیون کے سوا اور کسی جنس مین سے نہین ہوئے مگر چونکہ آدمیون کو
جنون کے ساتھ حق تعالی نے اس جگہ جمع کیا ہی تو خطاب درست اور صحیح ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جن کی جنس مین سے بھی
جنون پر رسول مبعوث ہوئے ہین اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ جن کے رسول اون کو نذر کہتے ہین اور وہ رسولون کے رسول ہین
جنون کی طرف جسطرح سات جنون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اپنی قوم کو پہونچایا اور حق تعالی اونھین کہتا ہی کہ

وَلَوْ اِلیٰ قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ پھر تقدیر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ کیا نہین آئے تمہارے پاس رسول کہ بلانے کے واسطے يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ بیان کرتے تھے تمپر اٰيٰتِيْ آیتین ہماری کتاب کی وَيُنْذِرُوْنَكُمْ اور ڈراتے تھے تمھین لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اس دن کے دیکھنے سے کہ روز قیامت ہی قَالُوْا کہینگے وہ جواب مین کہ شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا گواہی دیتے ہین ہم اپنے نفسون پر یعنی ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کافر تھے اور عذاب کے لائق ہین وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور حال یہ ہی کہ فریب دیا تھا اونھین زندگی دنیا نے یہانتک کہ بعث و نشر سب وہ بھول گئے اور جب میدان حشر مین آئے تو اپنے گناہون کے مقر ہوئے وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور گواہی دی اونھون نے اپنے نفسون پر کہ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۞ بیشک وہ تھے کافر ذٰلِكَ یہ رسولون کا بھیجنا اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ واسطے اسکے ہی کہ نہین ہی پیدا کرنیوالا تیرا مُهْلِكَ الْقُرٰى ہلاک کرنے والا دیہات اور شہرون کے رہنے والون کو بِظُلْمٍ بسبب اوس ظلم کے جو کرتے ہین وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۞ اور حال یہ ہی کہ دیہات اور شہر والے غافل ہون یعنی کوئی پیغمبر اونکے پاس نہ آیا ہو اور اونھین خدا اور قیامت کی خبر نہ دی ہو بزرگون نے کہا ہی کہ کسی قوم کا استیصال نہین ہوتا مگر پہلے وعید بھیجکر اور اگر ایسا نہو تو اونھین حق تعالیٰ سے حجت ہو جائے کہ لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ یعنی کیون نہ رسول بھیجا تونے ہماری طرف کہ ہم پیروی کرتے تیری آیتون کی وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ اور واسطے ہر ایک عمل کرنے والے کے درجے ہین ثواب و عذاب مین مِّمَّا عَمِلُوْا اون عملون کے سبب سے جو کیے اونھون نے وَمَا رَبُّكَ اور نہین ہی رب تیرا بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۞ بیخبر اوس چیز سے جو لوگ کرتے ہین خیر اور شر وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ اور رب تیرا بے نیاز ہی بندون کی عبادت سے ذُو الرَّحْمَةِ مہربان ہی اور نہیں اور عبادت کی تکلیف اونھی کی تکمیل کے واسطے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بے نیاز ہی مطیعون کی طاعت سے اور مہربان ہی مجرمون اور عاصیون پر اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اگر چاہے تو لیجائے تمھین یہ اہل مکہ کو وعید ہی وَيَسْتَخْلِفْ اور خلیفہ اور جانشین تمہارا کردے مِنْۢ بَعْدِكُمْ پیچھے تمہارے مَّا يَشَآءُ جسے چاہے اپنی مخلوق مین سے كَمَآ اَنْشَاَكُمْ جیسے پیدا کیا تمھین مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۞ ذریت سے قوم دوسری کے کہ تمہارے باپ ہین اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ تحقیق کہ جو کچھ وعدہ دیا ہی تمھین قیامت اور اوسکے متعلقات کا لَاٰتٍ البتہ ہونے والا ہی اور آنے والا ہی بیشک وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۞ اور نہین ہو تم عاجز کرنے والے اپنے بعث اور حشر مین قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اے قوم میری اس سے کفار قریش مراد ہین عمل کرو عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اوپر حال اپنے کے جو نہایت مرتبہ تمہارے تمکن اور استطاعت کا ہی ہو یعنی اپنے کفر اور عداوت پر ہمیشہ رہو یہ امر تہدید ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تم اپنے حال پر رہو کہ اِنِّيْ عَامِلٌ تحقیق کہ مین بھی عمل کرنے والا ہون تحمل اور بردباری کے ساتھ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہی کہ جانو تم مَنْ تَكُوْنُ اوس شخص کو کہ ہوگی لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ واسطے اوسکے عاقبت اچھی ہمارے آخرت مین اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۞ تحقیق کہ نہ چھٹکارا پائینگے ظالم یعنی کافر صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ اسی جلدی مین جان لو کہ دنیا کا حال کہان پہونچتا ہی اور دولت فلاح کسے پہونچتی ہی اور دیکھو کہ شکستہ دل فقیرون کو بزرگی اور رحمت کے گھر مین کیونکر بلائینگے اور اقبالمند سردارون کو ندامت کے قیدخانہ مین کسطرح ہنکاتے ہین قطعہ باش تا گل یابی آنہا را کہ امروز اند جزو ❊ باش تا گل مینی آنہا را کہ امروز اند خار ❊

تا کی از دار الغروری ساختن دار السرور * تا کی از دار الفرار ساختن دار القرار * لکھا ہی کہ عرب کے مشرک اپنی کھیتون مین ایک خط کھینچتے اور آدھے مین خدا کے واسطے اور آدھے مین بتون کے لیے نشان کر دیتے اور اسی طرح چارپایون کو بھی تقسیم کرتے بعضے اللہ کے واسطے اور بعضے بتون کے لیے جو خدا کا حصہ مقرر کرتے وہ مہمانون اور فقیرون کو دیتے اور جو بتون کے نام کا مقرر کرتے وہ بتخانون کے خادمون کو بانٹ دیتے پھر اگر خدا کا حصہ بہتر ہوتا تو اوسے اپنے معبودون کے حصہ سے بدل لیتے اور اگر اونکے معبودون کا حصہ اچھا ہوتا تو اوسے اپنے حال پر چھوڑتے اور اگر خدا کے حصہ مین سے کچھ بتون کے حصہ مین پڑجاتا تو اوسے نہ نکالتے اور کہتے کہ خدا غنی ہی اسکی احتیاج نہین رکھتا اور بتون کے حصہ مین سے کچھ خدا کے حصہ مین اگر ملجاتا تو نکالکر پھر بتون کے حصہ مین ملا دیتے اور کہتے کہ بت تو فقیر اور محتاج ہین حق تعالی اس حال سے خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ اور مقرر کیا اونھون نے خدا کے واسطے مِمَّا ذَرَاَ اوس چیز مین سے جو خدا نے پیدا کی مِنَ الْحَرْثِ کھیتون وَالْاَنْعَامِ اور چارپایون مین سے نَصِيْبًا ایک حصہ اور بتون کے واسطے ایک حصہ فَقَالُوا پھر کہا اونھون نے هٰذَا لِلّٰهِ یہ حصہ خدا کے واسطے ہی بِزَعْمِهِمْ ساتھ دعوی باطل اور جھوٹ بات اپنی کے وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ج اور یہ دوسرا حصہ واسطے شریکون ہمارے کے ہی یعنی اونکے واسطے ہی جنھین ہمنے خدا کا شریک بنایا ہی فَمَا كَانَ پھر وہ حصہ جو ہو لِشُرَكَآئِهِمْ اونکے بتون کے واسطے اونکے زعم مین فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ج تو نہین پہونچتا وہ طرف اللہ کے اور اوسمین کچھ تصرف نہین کرتے وَمَا كَانَ لِلّٰهِ اور جو حصہ اللہ کے واسطے ہی فَهُوَ يَصِلُ تو وہ پہونچتا ہی اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ط اونکے بتون کو یعنی بہتر چیز کو خدا کے حصے سے نکالکر بتون کے نامزد کر دیتے ہین سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ برا حکم ہی جو وہ کرتے ہین وَكَذٰلِكَ اور جیسی یہ آرایش شیطان نے اس تقسیم مین کی ہی اسی طرح زَيَّنَ آراستہ کرتے ہین لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ واسطے بہتون کے مشرکون مین سے قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ مار ڈالنا اونکی اولاد کا شُرَكَآؤُهُمْ شریک اونکے یعنی شیطان یا بتخانون کے خادم آراستہ اور خوشنما کر دیتے ہین مشرکون کی اولاد کا قتل مشرکون کی نظر مین لِيُرْدُوْهُمْ تاکہ ہلاک کرین اونھین یعنی گمراہ کر دین وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ اور تاکہ پوشیدہ کرین اونپر دِيْنَهُمْ ط اونکے دین کو یعنی جس دین اسمعیل علیہ السلام پر تھے اوسے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ تعالی مَا فَعَلُوْهُ نہ کرتے مشرک وہ جو اونکے واسطے آراستہ اور خوشنما کرتے ہین فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ پس چھوڑ دے اونھین اوس جھوٹ اور افترا کے ساتھ جو وہ کرتے ہین وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اور کہتے ہین وہ کہ ہمارے معبودون کا یہ حصہ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ق چارپائے اور کھیت حرام ہین لَّا يَطْعَمُهَا نہ کھائے اور نہ چکھے اوسے اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ مگر وہ شخص جسے ہم چاہین یعنی بتخانون کے خادم اور ہر مرد اور عورت کو اوسمین دخل نہ دیتے تھے بِزَعْمِهِمْ اپنے گمان مین بے دلیل کے وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا اور کہتے تھے کہ یہ چارپائے ہین کہ حرام کی گئی ہی پیٹھ انکی بوجھ اور سواری کے واسطے یعنی بحائر اور سوائب اور حوامی وَاَنْعَامٌ اور دوسرے چارپائے ہین کہ بتون پر قربانی کے واسطے لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ نہین یاد کرتے نام اللہ کا عَلَيْهَا اونپر ذبح کرتے وقت بلکہ بتون کے نام پر ذبح کرتے ہین افْتِرَآءً عَلَيْهِ ط اور اس بات مین افترا کرتے ہین افترا خدا پر کہ کہتے ہین یہ خدا نے فرمایا ہی سَيَجْزِيْهِمْ قریب ہی کہ جزا دے اونھین خدا

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ بسبب اوس چیز کے جو افترا کرتے ہین وَقَالُوا اور کہا اونھون نے مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ
الْأَنْعَامِ جو کچھ پیٹ مین ہو ان ہتون کے یعنی بحیرہ اور سائبہ کے پیٹ مین جو بچہ ہو خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا پاک اور
حلال ہو واسطے ہمارے مردون کے وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ج اور حرام کیا گیا ہی اوپر ہماری عورتون کے اگر زندہ
پیدا ہو وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً اور اگر ہو مردار یعنی مردہ پیدا ہو فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ قف تو وہ سب یعنی مرد اور عورتین
اوسکے کھانے مین شریک رہین سَيَجْزِيهِمْ قریب ہی کہ جزا دے خدا وَصْفَهُمْ ط اونکے وصف کو کہ خدا پر جھوٹ باندھتے ہین
حلال اور حرام کر لینے مین إِنَّهُ حَكِيمٌ بیشک خدا حکمت والا ہی حلال اور حرام کر دینے مین عَلِيمٌ ○ جاننے والا ہی
بندون کی مصلحتین حلال اور حرام ہونے مین قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ تحقیق کہ نقصان کیا اون لوگون نے کہ قَتَلُوا
أَوْلَادَهُمْ قتل کیا اپنی اولاد کو سَفَهًا بیوقوفی سے بِغَيْرِ عِلْمٍ ساتھ نادانی کے معالم مین لکھا ہی کہ ربیعہ اور مضر اور
بعضے عرب اپنی لڑکیون کو قبر مین زندہ دفن کر دیتے کہ ایسا نہو کہ جھٹپنے مین قید ہو جائین اسواسطے کہ لوٹ مار عرب کے قبیلون مین
عام تھی اور اگر بڑی ہون تو بہت سا جہیز اور شادی کا ضروری اسباب چاہیے حق تعالی فرماتا ہی کہ اونھون نے اولاد کو قتل کیا
نادانی سے وَحَرَّمُوا اور حرام کر لی مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ وہ چیز جو روزی دی اونھین اللہ نے یعنی بحائر اور سوائب وغیرہ افْتِرَاءً
عَلَى اللَّهِ ط افترا کر کے اللہ پر قَدْ ضَلُّوا تحقیق کہ کھو گئے راہ ضلالت مین وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○ ع اور نہین ہین وہ
راہ پانے والے راہ حق وَهُوَ الَّذِي اور وہ ہی وہ جسنے تمھارے واسطے أَنْشَأَ پیدا کیے جَنَّاتٍ باغ انگور کے مَعْرُوشَاتٍ
ٹٹیون پر چڑھائے ہوئے وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ اور بغیر چڑھائے ہوئے یعنی زمین پر پڑے ہوئے اور بعضون نے کہا ہی کہ معروشات
وہ ہین جو لوگون نے اپنے ہاتھ سے پھیلائے ہون اور غیر معروشات وہ ہین جو پہاڑ اور جنگل مین خود لگے ہون وَالنَّخْلَ اور
پیدا کیا خرمے کا درخت وَالزَّرْعَ اور کھیت جس سے دانے پیدا ہون مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ حال یہ ہی کہ مختلف ہین پھل ہر ایک کے
انمین سے ہیئت اور کیفیت مین وَالزَّيْتُونَ اور زیتون کا درخت وَالرُّمَّانَ اور انار کا مُتَشَابِهًا حال یہ ہی کہ ایک
دوسرے کے مثل ہین پتیان اوسکی وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ط اور مشابہ نہین ہین اوسکے میوون کے مزے یعنی بعضے کھٹے ہین
بعضے میٹھے بعضے چاشنی دار كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ کھاؤ میوے ہر ایک کا إِذَا أَثْمَرَ جب پھل لائے اگرچہ کچا ہو وَآتُوا حَقَّهُ
اور دو حق اوس میوے کا یعنی تصدق کرو يَوْمَ حَصَادِهِ نصلے جسدن کھیت کاٹو اور درخت گراؤ اور میوے چنو یہ اہتمام ہی صدقہ
دینا اور دیر نہ کرنے مین صحیح اور مشہور قول تو یہی ہی کہ اس سے صدقہ مراد ہی زکوۃ مفروضہ نہین اسواسطے کہ زکوۃ مدینہ مین جاکر فرض ہوئی اور یہ آیت
مکہ مین نازل ہوئی اور بعضے کہتے ہین اس سے زکوۃ مراد ہی اور یہ آیت مدینہ مین نازل ہوئی لکھا ہی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی
ملک مین پانسو کے قریب خرمے کے درخت تھے اونھون نے اوسکے خرمے توڑے اور تصدق کر دیے کچھ نہ باقی رکھے تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُسْرِفُوا ط
اور حد سے نہ بڑھو صدقہ دینے مین یعنی جو کچھ ہی اوسے ایک ہی بار تصدق نہ کر دو اور معالم مین یہ معنی لکھے ہین کہ صدقہ دینے سے منع نکرو یعنی حد سے نہ بڑھو
بخل مین امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اپنے نفس کو حظ حاصل ہونے کے واسطے جو کچھ تو خرچ کرے وہ اسراف ہی اگرچہ تل کا ایک دانہ ہو اور

ربع ع ۱۲

جو کچھ خدا کے واسطے تو دے وہ اسراف نہیں ہی اگرچہ ہزار خزانے ہوں اِنَّهٗ تحقیق کہ خدا لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ دوست نہیں رکھتا اسراف کرنے والوں کو یعنی اونکے عمل کو پسند نہیں فرماتا وَمِنَ الْاَنْعَامِ اور وہ ہی جسنے پیدا کیے چارپایوں میں سے حَمُوْلَةً وہ جو بوجھ اوٹھائیں جیسے اونٹ بیل وغیرہ وَّفَرْشًا ؕ اور وہ جنھیں زمین پر بچھا کر ذبح کرنے کو جیسے بکرا وغیرہ اور بعضوں نے کہا ہی کہ حمولہ بڑے چارپائے ہیں اور فرش چھوٹے کہ چھوٹے ہونے کی وجہ سے زمین کے قریب ہیں فرش کی طرح كُلُوْا کھاؤ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اوس چیز میں سے جو روزی دی تمھیں اللہ نے اور حلال کی تمیز و وَلَا تَتَّبِعُوْا اور پیروی نہ کرو خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ شیطان کے قدموں کی یعنی اوسکی راہ پر نہ چلو اور اوسکے کہے سے حلال کو حرام نہ کرلو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ واسطے تمھارے عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ دشمن ہی ظاہر ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ اور چارپایوں میں سے پیدا کیے آٹھ جوڑے جوڑا اوسے کہتے ہیں جو اپنی جنس سے جفتی کرے تو نر مادہ کا جوڑا اور مادہ نر کا جوڑا اور دونوں کو بھی جوڑا کہتے ہیں مگر مراد وہ ہی جو ہمنے بیان کیا اور یہ آٹھ جوڑے آٹھ چارپائے ہیں ہر ایک دوسرے کا جوڑا مِنَ الضَّاْنِ اونمیں سے جو روئیں رکھتے ہیں اور اونھیں میش یعنی بھیڑ کہتے ہیں اثْنَيْنِ دو جوڑے ایک نر دوسری مادہ وَمِنَ الْمَعْزِ اور اونمیں سے جو بال رکھتے ہیں اور اونھیں بکرا کہتے ہیں اثْنَيْنِ ؕ دو جوڑے ایک نر دوسری مادہ قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دونر حرام کیے اللہ نے اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ یا دو مادائیں اونمیں سے اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا اوسے حرام کیا کہ شامل ہیں اوسپر اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ بچہ دان دو مادؤں کے جو بیٹے میں ہو وہ مادہ ہو یا نر نَبِّئُوْنِيْ خبر دو مجھے بِعِلْمٍ ساتھ امر معلوم کے جو اس بات پر دلالت کرے کہ خدا نے کسے حرام کیا ہی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے کہ حرام کرنے کا حکم اوسکے پاس سے ہی وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ اور اونٹ سے دو جوڑے نر اور مادہ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ اور گاے سے بھی اسی طرح دو جوڑے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دونوں نر اونٹ اور گاے میں سے حرام کیے اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ یا دو مادائیں اونمیں سے اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا اوسے حرام کیا کہ لیا ہی جسے اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ بچہ دانوں نے دونوں مادا‌ؤں کے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ یا تھے تم حاضر اور مشاہدہ کرنے والے اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ اوس وقت جب حکم کیا خدا نے تمھیں اسے حرام کرنے کا یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ عوف بن مالک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا کہ ای محمد جو کچھ ہمارے باپ دادا نے حرام کیا تھا وہ تو نے حلال کر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ تمھارے باپ دادا نے حرام کیا تھا وہ حرام نہیں ہوتا عوف بولا کہ وہ خدا نے حرام کیا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے آٹھ جوڑے کھانے اور نفع اوٹھانے کو پیدا کیے ہیں پھر اونمیں سے بعض یعنی سائبہ اور بحیرہ اور وصیلہ اور حام کو تم حرام کہتے ہو یہ حرام ہونا نر ہونے کے سبب سے ہی یا مادہ ہونے کی وجہ سے عوف چپ ہوا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کہتے ہو کہ نر ہونے کے سبب سے تحریم ہی تو سب نر حرام ہونا چاہیے اور اگر مادہ ہونے کی وجہ سے تحریم ہی تو سب ماداؤں کو چاہیے کہ حرام ہوں اور اگر تحریم اسوجہ سے ہی کہ رحم میں دونوں نر اور مادہ رہے ہیں تو چاہیے کہ سب حرام ہو جائیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عوف تو کیوں نہیں بولتا وہ بولا کہ تو بات کہہ تو میں سنوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اوسکے سامنے یہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون شخص ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰی اوس آدمی سے جو افترا کرے عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا
اللہ پر جھوٹ اور اوسکی طرف چیزون کی تحریم اور تحلیل کو منسوب کرے لِّیُضِلَّ النَّاسَ تا کہ گمرہ کرے لوگون کو بِغَیْرِ عِلْمٍ
بسبب بے علمی کے اس سے اونکے بڑے مراد ہین اسواسطے کہ اس کام کا مقرر کرنا اونھی سے متعلق ہی یا عمرو بن لحیی مراد ہی کہ اوسنے اس قاعدہ کی
بنا ڈالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مین نے اوسے دوزخ مین دیکھا اور دوزخی اوسکی آنتون کی بدبو سے تکلیف مین تھے
اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ہدایت نہین کرتا قوم ظالمون کو جو دین جاہلیت پر مضبوط ہین
مشرکون نے جب یہ آیت سنی تو بولے کہ سب چارپائے حلال ہوگئے پھر حرام کون جانور ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہو تم ای
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّآ اَجِدُ نہین پاتا ہون مین فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ اوس چیز مین جو وحی بھیجی گئی میری طرف مُحَرَّمًا
وہ چیز جو حرام کی گئی ہی عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗٓ کھانے والے پر کہ کھاتا ہی اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَۃً مگر وہ کہ ہو مردار اَوْ دَمًا
مَّسْفُوْحًا یا خون ڈالا ہوا اس سے وہ خون مراد ہی جو ذبح کے وقت مذبوح کی رگون سے بہے یا زندگی مین نکلے اور کلیجی اور تلی اسمین داخل نہین
اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ یا گوشت سور کا اور جو کچھ اوسمین سے آدمی کھاسکے فَاِنَّہٗ رِجْسٌ پس تحقیق کہ وہ نجس ہی اَوْ فِسْقًا یا مارا ہوا
فسق کے ساتھہ اور یہ وہ چارپایہ ہی کہ اُھِلَّ پکارا گیا ہی لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ واسطے غیر خدا کے اوسکی گردن مارتے وقت یعنی جس جانور کو
غیر خدا کے نام پر قتل کیا ہو اور اوسے حق تعالی نے فسق فرمایا اسواسطے کہ اس عمل کے سبب سے فاسق ہوجاتے ہین فَمَنِ اضْطُرَّ
پھر جو شخص بے بسی مین پڑا ہو غَیْرَ بَاغٍ نہ جبر کرنے والا ہو اپنے ایسے بے بس پر وَّلَا عَادٍ اور نہ حد سے گذرنے والا کھانے مین
ضرورت سے زیادہ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُوْرٌ پس بیشک رب تیرا بخشنے والا ہی اوس سے مواخذہ نہ کریگا جو بقدر ضرورت حرام چیزون
مین سے کھالے رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہی کہ بے بس لوگون کو اوسکی اجازت دیتا ہی وَعَلَی الَّذِیْنَ ھَادُوْا اور اون لوگون پر
جو یہود ہین حَرَّمْنَا حرام کیا ہمنے کُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ہر جانور جو ناخن والا ہو جیسے شیر اور درندے اور پرند اور بعضون نے
کہا ہی کہ جسکے پنجے اور سم ہون وہ سب اسمین داخل ہین اور معالم مین لکھا ہی کہ اونٹ اور شتر مرغ اور بط مراد ہی کہ یہود پر حرام تھے
وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اور گائے بکری مین سے حَرَّمْنَا عَلَیْھِمْ حرام کین ہمنے اونپر شُحُوْمَھُمَآ چربیان اونکی جو اونکے اندر ہون
جیسے گردہ وغیرہ کی چربی اِلَّا مَا حَمَلَتْ مگر وہ جو اوٹھائے ہون ظُھُوْرُھُمَآ پیٹھین اونکی یعنی جو چربی اونکی پیٹھہ اور پسلیون کے بھیتر
یا باہر لپٹی ہو اَوِ الْحَوَایَآ یا جو چربی کہ لگی ہو اونکی آنتون مین اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا جو چیز لپٹ رہی ہو ساتھہ ہڈی کے
جیسے دم اور کان کی چربی اور ہڈی کا گودا ذٰلِکَ یہ چیزین حرام کردینا جَزَیْنٰھُمْ بدلا دیا تھا ہمنے یہود کو بِبَغْیِھِمْ ز
بسبب اونکے ظلم کے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ ہم سچے ہین سب چیزون کی خبر دینے مین فَاِنْ کَذَّبُوْکَ
پھر اگر یہ تکذیب کرین تیری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز مین جو مین نے تجھے وحی بھیجی ہی فَقُلْ تو کہو تم ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رَّبُّکُمْ رب تمھارا ذُوْ رَحْمَۃٍ وَّاسِعَۃٍ صاحب بخشش بہت کا ہی کہ باوجود اس تکذیب کے
تمھین مہلت دیتا ہی اور عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا وَلَا یُرَدُّ بَاْسُہٗ اور نہ پھیرا جائیگا عذاب اوسکا

ع

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ گروہ گنہگارون سے جو تکذیب کرنے والے ہین حاصل کلام یہ ہی کہ اگرچہ اب مہلت ہی
مگر پھر سہولت نہوگی سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا قریب ہی کہ کہینگے وہ لوگ جنھون نے شرک کیا ہی اور اس آیت مین قرآن کا
اعجاز ظاہر ہی کہ جو بات وقوع مین آئی تھی اوسکی پیشین گوئی کی اور یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکون نے کہا کہ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اگر چاہتا خدا تو مَآ اَشْرَكْنَا نہ شرک کرتے ہم وَلَآ اٰبَآؤُنَا اور نہ باپ دادا ہمارے وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ اور نہ حرام کرتے
ہم کوئی چیز یعنی اونسے ان چیزون کے حرام کرنے کا حکم کیا كَذٰلِكَ جیسے یہ تکذیب جو تیری قوم کرتی ہی اسی طرح كَذَّبَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ تکذیب کی ہی اون لوگون نے جو ان سے پہلے تھے حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا یہانتک کہ چکھا اونھون نے یعنی پایا
اونھون نے عذاب ہمارا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ کہہ کہ کیا ہی تمھارے پاس مِّنْ عِلْمٍ کوئی امر معلوم کہ اوسے اپنی بات پر دلیل لاؤ
فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا پھر نکالو اوسے اور ظاہر کرو اوسکو ہمارے واسطے اِنْ تَتَّبِعُوْنَ نہین پیروی کرتے ہو تم اپنی باتون مین اِلَّا
الظَّنَّ مگر گمان اور سمجھ اپنی کی وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ○ اور نہین ہو تم مگر ایسے لوگ کہ جھوٹ بولتے ہو قُلْ کہہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس اپنی بات پر کچھ دلیل نہین فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ تو اللہ کے پاس ہی دلیل پہونچی ہوئی
کمال صحت کو فَلَوْ شَآءَ پھر اگر چاہتا خدا تو لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ البتہ ہدایت کر دیتا تم سب کو قُلْ هَلُمَّ کہہ کہ لاؤ
شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ گواہ اپنے وہ لوگ کہ گواہی دین کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک خدا نے حَرَّمَ هٰذَا حرام کیا ہی
یہ جنھین تم حرام ٹھہراتے ہو چارپایہ اور کھیت وغیرہ فَاِنْ شَهِدُوْا پھر اگر گواہی دین وہ آپ اپنے واسطے فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ
تو نہ گواہی دے تو اونکے ساتھ یعنی اوس گواہی مین تو اونکی تصدیق نہ کر وَلَا تَتَّبِعْ اور پیروی نہ کر اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ اون لوگون کی خواہشون کی
جنھون نے عناد کی راہ سے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا تکذیب کی ہی ہماری آیتون کی حلال اور حرام مین وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور
پیروی نہ کر اون لوگون کی جو نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے یعنی بت پرست لوگ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ اور وہ ساتھ اپنے رب کے
يَعْدِلُوْنَ ○ برابر کرتے ہین بتون کو قُلْ تَعَالَوْا کہہ کہ آؤ لوگو اور سنو کہ اَتْلُ پڑھون مین مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ جو چیز ع ١٨
جو حرام کی ہی تمھارے رب نے تم پر یہ آیت اور اوسکے بعد والی دو آیتین محکمات کتاب مین سے ہین کہ انکے احکام کسی شریعت مین منسوخ نہ تھے
اور یہ دس حکم ہین اوامر اور نواہی آئے ہین پہلا اَلَّا تُشْرِكُوْا یہ ہی کہ نہ شریک کرو بِهٖ شَيْـًٔا ساتھ خدا کے کسی چیز کو وَبِالْوَالِدَيْنِ
اور نیکی کرو مان باپ سے اِحْسَانًا نیکی کرکے تاویلات مین فرمایا ہی کہ توحید اور احسان والدین کو حق تعالی نے ملا ہوا بیان فرمایا اسواسطے
کہ مان باپ وجود اور تربیت مین سبب قریب ہین اور دو واسطے ہین کہ حق تعالی نے اونھین اپنی صفت ایجاد و ربوبیت کے آثار اور انوار کا
مظہر بنایا ہی وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو مِّنْ اِمْلَاقٍ فقیری اور محتاجی کے خوف سے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ
ہم روزی دیتے ہین تمھین وَاِيَّاهُمْ اور انھین جونکہ تمھاری اولاد کا رزق ہمارے ذمہ ہی تمھارے ذمہ نہین تو تم کیون اونکے قتل ناحق کے
مرتکب ہوتے ہو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ اور نہ قریب جاؤ یعنی مرتکب نہو برے کامون کے اور بعضون نے کہا ہی کہ فواحش زنا ہی اور اوس سے
پہلے جو باتین ہوتی ہین عرب کے بڑے لوگ آدمیون سے چھپا کر زنا کرتے تھے اور اوباش اور بدیا لوگ کھلم کھلا حق تعالی نے فرمایا کہ

زنا کے قریب نہ جاؤ مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو ظاہر ہوا اوس سے وَمَا بَطَنَ اور جو پوشیدہ ہوا اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
شراب ہے اور مَا بَطَنَ زنا ہے اور محققون نے کہا ہے کہ مَا ظَهَرَ فعل ہے اور مَا بَطَنَ نیّت ہے وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي اور نہ مار ڈالو
اوس جی کو کہ حَرَّمَ اللّٰهُ حرام کیا خدا نے اوسے مار ڈالنا اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق پر کہ وہ قصاص ہے یا مرتد کو قتل کرنا یا زانی محصن کو
سنگسار کرنا ذٰلِكُمْ یہ چار نہی اور ایک امر وَصّٰكُمْ بِهٖ حکم کیا خدا نے تمھین ساتھ اوسکے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ تاکہ تم
دریافت کرلو اور جان لو تم کہ یہ سیدھی راہ ہے وَلَا تَقْرَبُوْا اور نہ قریب جاؤ مَالَ الْيَتِيْمِ مال یتیم کے اور اوسمین تصرف کرو اِلَّا
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ مگر ساتھ ایسے کام کے کہ وہ بہتر ہو یعنی تلف ہونے سے بچاؤ اور اوسمین تجارت کرو کہ وہ مال بڑھے اور
اوسمین سے کھاؤ نہین اور کسی کو نہ دو حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہانتک کہ پہونچے یتیم اپنی قوّت کو یعنی بالغ ہو جائے وَاَوْفُوا
الْكَيْلَ اور پورا کرو ناپ کو ناپی جانے والی چیزون مین وَالْمِيْزَانَ اور ترازو کو تولی جانے والی چیزون مین بِالْقِسْطِ ساتھ
عدل اور مساوات کے یعنی کم نہ دو اور زیادہ نہ لو ینابیع مین لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم اس
بات پر قادر نہین ہین کہ تول مین ترازو کی ڈنڈی دونون طرف ایسی برابر ہو کہ بال برابر بھی نہ جھکے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ لَا نُكَلِّفُ
نَفْسًا نہین تکلیف دیتے ہین ہم کسی کو اِلَّا وُسْعَهَا مگر اوس چیز کی جو اوسکی وسعت اور قدرت ہو یعنی اگر ناپ اور تول مین
بے تمھارے قصد کے کمی واقع ہو اور تمھارا قصد پورا رکھنے کا ہو تو اس کمی کو ہم معاف کرینگے وَاِذَا قُلْتُمْ اور ایک حکم
یہ ہے کہ جب بات کہو تم حکم کرنے مین یا گواہی دو فَاعْدِلُوْا تو عدل اور انصاف کرو اوسمین وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اگرچہ ہو
وہ شخص جسکے واسطے حکم کرو یا جسکے واسطے گواہی دو یا جسپر حکم کرو یا جسپر گواہی دو قرابت والا وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا اور ساتھ
عہد الٰہی کے کہ احکام شرع کا ادا کرنا ہے یا جو نذر مانو وفا کرو ذٰلِكُمْ یہ تین امر اور ایک نہی وَصّٰكُمْ بِهٖ حکم کیا تمکو خدا نے اوسکا
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ شاید کہ تم نصیحت مانو وَاَنَّ هٰذَا اور تیسیر مین پڑھتا ہون دسوان حکم اور وہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ مذکور ہوا ہے
اس سورت مین توحید کی دلیلین اور نبوت کا اثبات اور شریعت کا بیان صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا راہ میری سیدھی راہ
جنّت تک فَاتَّبِعُوْهُ پس متابعت اور پیروی کرو اس راہ کی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ اور پیروی نہ کرو راہون پراگندہ
اور مختلف دینون کی فَتَفَرَّقَ بِكُمْ پھر وہ راہین جدا کردینگی اور دور ڈالدینگی عَنْ سَبِيْلِهٖ راہ حق سے
ذٰلِكُمْ یہ پیروی تمھاری وَصّٰكُمْ بِهٖ حکم کیا ہے خدا نے اوسکی حفاظت کا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ شاید کہ بچو تم گمراہی سے
اور دوری حق سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نقل کرتے ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے ایک
خط کھینچا پھر فرمایا کہ ہٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ یہ سیدھا خط خدا کی راہ ہے پھر اوسکے داہنے بائین آپنے بہت سے خط کھینچے کہ یہ راہین ہین ان اہون
مین سے ہر راہ پر ایک شیطان متعین ہے کہ لوگون کو اوس راہ کی طرف بلاتا ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی کہ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا محقق لوگ
اس بات پر ہین کہ راہ معین نہین ہوتی مگر کسی شروع اور نہایت کے بیچ مین اور عارف جانتا ہے کہ سب کی ابتدا اوسی سے ہے اور سبھون کی انتہا اوسکی طرف ہے
اور شیخ صدرالدین قونوی قدس سرہ نے اعجاز البیان مین فرمایا ہے کہ سب چیزون کو حق تعالی کا گھیرے ہونا ثابت ہے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اور وہ احاطہ حق

یا وجودی ہی یا علمی ساتھ اختلاف افعال اور اقوال کے منتہا ہر راہ کا اور غایت ہر سالک کا وہی ہوگا جیسا کہ اوسنے خود فرمایا صِرَاطِ اللّٰہِ
الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ رباعی ہر جا قدمی زدیم در کوی تو بود ✤ ہر گوشہ کہ رفتیم ہیا ہوی تو بود ✤
گفتیم مگر سوی دگر راہی ہست ✤ ہر راہ کہ دیدیم ہمہ سوی تو بود ✤ ثُمَّ پھر پڑھ اوپر وہ کہ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ دی ہمنے موسٰی
علیہ السلام کو توریت تَمَامًا واسطے پورا کرنے کرامت اور نعمت کے عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ اوپر اوس شخص کے جو خوب قیام کرے
اوسکے احکام پر وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ اور واسطے بیان ہر چیز کے جو کام آئے دین میں تفصیل کے طور پر وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً
اور صاحب ہدایت اور بخشش کی ہے لَّعَلَّھُمْ شاید کہ بنی اسرائیل بِلِقَآءِ رَبِّھِمْ واسطے ملاقات رب اپنے کے یا اوس سے جزا ملنے کا
یُؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لائین وَھٰذَا کِتٰبٌ اور یہ قرآن کتاب ہے اَنْزَلْنٰہُ کہ نازل کی ہمنے وہ کتاب مُبٰرَکٌ بڑے نفع کی
فَاتَّبِعُوْہُ پس پیروی کرو اوسکی وَاتَّقُوْا اور ڈرو اوسکی مخالفت سے لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ شاید کہ تمپر رحمت کرین
اوسکی متابعت کے سبب سے اَنْ تَقُوْلُوْٓا اور اوتاری ہمنے یہ کتاب تاکہ نہ کہو تم ای گروہ عرب کہ اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ سوا اسکے نہین کہ
نازل کی گئی کتاب عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ اوپر دو گروہ کے مِنْ قَبْلِنَا۪ پہلے ہمسے یعنی یہود اور نصارا پر وَاِنْ کُنَّا اور تحقیق کہ
ہین ہم عَنْ دِرَاسَتِھِمْ پڑھنے اونکے سے اپنی کتاب لَغٰفِلِیْنَ ○ بیخبر یعنی ہم نہین جانتے کہ وہ کیا پڑھتے ہین اسواسطے
کہ وہ کتاب ہماری زبان مین نہین ہے اَوْ تَقُوْلُوْا اور اسواسطے کہ نہ کہو لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ اگر بھیجی ہوتی عَلَیْنَا الْکِتٰبُ
ہمپر کتاب جیسے یہود و نصارا پر لَکُنَّآ اَھْدٰی البتہ ہوتے ہم بہت راہ پانے والے مِنْھُمْ اونسے فَقَدْ جَآءَکُمْ پھر تحقیق
کہ آئی تمھارے پاس بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ دلیل بہت کھلی ہوئی تمھارے رب کے پاس سے یعنی قرآن کہ تمھاری زبان مین اوترا
وَھُدًی اور ہدایت کرنے والا کہ جو کوئی اوسکی پیروی کریگا اپنے مقصد اور مقصود کو پہونچیگا وَّرَحْمَۃٌ اور رحمت مسلمانون کے واسطے
اور یہ تینون صفتین قرآن مین ہین اور بَیِّنَۃٌ کو گواہ کے معنی پر بھی کہتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ اسواسطے کہ
آپ امت کے گواہ ہین اور ہدایت اور رحمت بھی آپ ہی ہین یعنی صاحب ہدایت و رحمت ہین مسلمانون کے واسطے فَمَنْ
اَظْلَمُ پھر کون شخص ہے بڑا ظالم مِمَّنْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اوس شخص سے جو جھوٹ جانے خدا کی آیتون کو وَصَدَفَ
عَنْھَا اور پھر رہے اوس سے سَنَجْزِی الَّذِیْنَ قریب ہے کہ جزا دین ہم اون لوگون کو جو یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا پھر
رہتے ہین ہماری آیتون سے سُوْٓءَ الْعَذَابِ ساتھ شدت عذاب کے یا اوس عذاب کے جو سب عذابون سے بدتر ہو بِمَا
کَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ○ بسبب اسکے کہ تھے پھر رہتے تھے قرآن اور اوسکے احکام سے ھَلْ یَنْظُرُوْنَ کیا انتظار
کرتے ہین اہل مکہ یعنی منتظر نہین ہین پیغمبر اور قرآن کی تکذیب کے بعد اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مگر یہ کہ آئین فرشتے اونکی روح
قبض کرنے کو یا نازل ہون اونپر عذاب کے فرشتے اَوْ یَاْتِیَ رَبُّکَ یا آئے حکم رب تیرے کا اونکے عذاب کے واسطے یا اوسکی آیتون کی
تمامی کے لیے ان آیتون سے علامات قیامت مراد ہین اور وہ بہت ہین اون بڑے واقعون مین سے دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا
اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کا اوترنا اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اور یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا ہے

ف ۱ راہ اللہ کی ایسا اللہ کہ واسطے اوسکے ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانون کے اور وہ چیز کہ بیچ زمین کے آگاہ ہو جا کہ طرف اللہ کے پھرتے ہین سب کام ۱۲
ع ۱۹

أَوْ يَأْتِيَ يا یہ کہ آئین بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ط بعضی نشانیان تیرے رب کی جو قیامت قائم کرنے کو اوسنے مقرر کی ہین يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ جسدن آئینگی بعضی نشانیان تیرے رب کی کہ اکثر مفسرون کے قول پر مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا ہے اور جس رات کی فجر کو آفتاب مغرب سے نکلیگا وہ رات بڑی ہوگی اور اوسکی درازی تہجد اور ورد و وظائف پڑھنے والون کو معلوم ہوگی جب اوراد سے فارغ ہونگے تو صبح کے منتظر رہینگے اور صبح نہوگی تو وہ گمان اور شک مین پڑینگے اور پھر ورد و وظائف نئے سر سے شروع کرینگے جب پھر تمام ہوگا اور صبح کے آثار ظاہر نہونگے تو وہ لوگ جانینگے کہ غیب سے کوئی بڑا کام ظاہر ہوا چاہتا ہی وہ لوگ تضرع اور زاری اور توبہ اور استغفار مین مشغول ہونگے یہانتک کہ صبح کے آثار مغرب کی طرف نمایان ہونگے اور آفتاب مغرب سے نکلیگا اوسمین کچھ روشنی نہوگی اور تمام خلق اوسے دیکھیگی اور جب بڑی نشانی ظاہر ہوجائیگی تو غیب عین ہوجائیگا اور اوسوقت کا ایمان اضطراری ہوگا تو اسی سبب سے لَا يَنْفَعُ نہ فائدہ کریگا نَفْسًا کسیکو اِيْمَانُهَا ایمان اوسکا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ نہ تھا کہ ایمان لایا ہوتا مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے اور آج ایمان لاتا ہی اَوْ كَسَبَتْ یا نہ تھا کہ اوسنے کمائی کی ہوتی فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ط اپنے ایمان مین بھلائی یعنی نیک کام جو لوگ ایمان بے عمل کو معتبر نہین کرتے یہی آیت اونکی دلیل ہی اور جو لوگ ایمان کو بے عمل کے معتبر جانتے ہین وہ اس حکم کو اوسی روز کے ساتھہ خاص کرتے ہین بعض مفسر کہتے ہین کہ خیر سے اخلاص مراد ہی یعنی جسطرح کافر کا ایمان اوسدن فائدہ نہ کریگا اوسی طرح بے اخلاص آدمی یعنی منافق کا ایمان بھی اوس روز سودمند نہوگا امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ مغرب سے آفتاب نکلنے کے قبل جو شخص ایمان رکھتا ہوگا اور اوسنے خیر نہ کی ہوگی جب یہ نشانی دیکھہ لیگا اور پھر خیر کریگا تو وہ خیر قبول نہوگی معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ اوسدن نہ کافر کا ایمان مقبول ہی نہ فاسق کی توبہ اور اس قول کی تاکید کرتا ہی وہ جو حدیث مین آیا ہی کہ توبہ منقطع نہوگی جب تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انْتَظِرُوْٓا انتظار کرو ان نشانیون کا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ○ تحقیق کہ ہم بھی ان نشانیون کے منتظر ہین اور جب یہ نشانیان ظاہر ہون تو افسوس ہی تمپر اور خوشی ہی ہمکو اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا بیشک جن لوگون نے پراگندہ کیا دِيْنَهُمْ دین اپنا کہ بعضے انبیا اور بعضی کتابون کا تو ایمان لائے اور بعضون کے ساتھہ کافر ہوگئے وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہوگئے گروہ گروہ جیسے یہود کہ اکہتر فرقے اور نصارا کہ بہتر فرقے ہوگئے لَسْتَ مِنْهُمْ نہین ہی تو اونکے قتال ہین فِيْ شَيْءٍ ط کسی چیز مین یعنی جسوقت اونکے ساتھہ محاربہ نہین ہی یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اس قوم سے اہل بدعت مراد ہین اور اس صورت مین لست منہم فی شیء کے معنی یہ ہین کہ تو اونسے بیزار ہی ط اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ نہین ہی کام اونکا مگر اِلَى اللّٰهِ خدا کے ساتھہ ہی اگر چاہے اونپر عذاب کرے اگر چاہے اس جہان مین مہلت دے اور آخرت مین عذاب کرے اور اگر چاہے تو توبہ کی توفیق دے ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دے اونھین قیامت کے دن بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے تھے دنیا مین مَنْ جَآءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ ساتھہ نیکی کے یعنی نیکی کرے فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ج تو واسطے اوسکے دس حصے ہین مانند اوسکے یعنی دس نیکیان امام زاہدی کہتے ہین کہ اس سے عدد کا تعین مراد نہین ہی بلکہ دونی زیادتی ظاہر کرنا ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ جو کوئی ایک نیکی کریگا اوسکے واسطے دس نیکیان ہین اوس ایک نیکی کے بدلے کہ

وہ اوس ایک نیکی تک پہونچ سکا ایک نیکی عدم سے موجود کرنا دوسری اچھی ترکیب پر پیدا کرنا تیسری تربیت چوتھی رزق پانچوین
رسولون کو بھیجنا چھٹی کتابین نازل کرنا ساتوین نیکیان اور برائیان بیان کر دینا آٹھوین توفیق نوین اخلاص دسوین نیکی
قبول کرنا جب تک یہ دسون نیکیان نہ پیدا ہون اوسوقت تک بندہ کوئی نیکی کر ہی نہین سکتا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو
کوئی آئے ساتھ سیئہ کے یعنی برا کام کرے فَلَا يُجْزٰٓى پس جزا نہ دیا جائیگا اِلَّا مِثْلَهَا مگر مانند اوسکے یعنی ایک کے بدلے ایک
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ جو نیکی یا بدی والے ہین ظلم نہ کیے جائینگے ثواب کی کمی اور عذاب کی زیادتی کے سبب سے قُلْ کہو تم
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوم کو جنھون نے اپنے دین مین تفرقہ ڈالا ہی کہ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ تحقیق کہ ہدایت کی مجھے میرے
رب نے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ راست کے دِيْنًا قِيَمًا یعنی دین مضبوط درست مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ کہ وہ ملت ابراہیم
علیہ السلام کی ہی حَنِيْفًا ۚ حال یہ ہی کہ ابراہیم علیہ السلام سب دینون سے اس دین کی طرف مائل تھے کہ وہ توحید خدا ہی وَمَا
كَانَ اور نہ تھا ابراہیم مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مشرکون مین سے یعنی بت پرستون اور یہود و نصارا مین سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ
کہہ کہ بیشک نماز میری وَنُسُكِيْ اور قربانی میری یا میرا حج وَمَحْيَايَ اور زندگی میری یعنی وہ جس کام پر ہون زندگی مین
وَمَمَاتِيْ اور وہ چیز جسپر مرون ایمان اور طاعت مین سے لِلّٰهِ سب واسطے خدا کے ہی جو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
رب ہی سب عالمون کا لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ کوئی شریک نہین واسطے اوسکے یعنی مین اپنی عبادت مین کسیکو اوسکا شریک
نہین کرتا ہون بت پرستون کی طرح اور قربانی اوسیکے نام پر کرتا ہون اوسکے غیر کے نام پر نہین اور حج مین لبیک کہنے کے وقت
اوسکے ساتھ اور کسیکو مین یاد نہین کرتا بخلاف اہل جاہلیت کے کہ کہتے تھے لبیک لا شریک لک الا شریک ہو لک اور کہا ہی کہ ان
کلمون سے اپنے کو اور اپنے کامون کو خدا کے سپرد کرتا ہی یعنی جو کچھ کرتا ہون اور کہتا ہون اور کرتا ہون خدا کے واسطے ہی وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ اور ساتھ اسکے حکم کیا گیا ہون وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور مین پہلا مسلمانون کا ہون اسواسطے کہ امت کے اسلام پر
نبی کا اسلام مقدم ہوتا ہی لکھا ہی کہ جب کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر مین مبالغہ کیا کہ ہمارے دین کی طرف
رجوع کرو تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا سوا خدا کے اَبْغِيْ رَبًّا ڈھونڈھون مین کوئی رب
اور عبادت مین اوسے شریک کرون وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اور حال یہ ہی کہ خدا ہی پیدا کرنے والا سب چیزون کا ہی تو ما سوا اوسکے
مخلوق اور مربوب ہین اور مربوب ربوبیت کے واسطے سزاوار نہین ہی وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اور نہین کماتا کوئی نفس برائیون
مین سے اِلَّا عَلَيْهَا ۚ مگر وبال اوسکا اوسی پر ہوتا ہی ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ ای عرب کے سردارو تم میری متابعت کرو اور تمہارے گناہ
میری گردن پر ہین تو حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہ اوٹھائیگا کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ اورون کے
گناہ کا یعنی ہر ایک اپنے ہی گناہ کا عذاب کھینچیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر تمہارے رب کی طرف ہی مَّرْجِعُكُمْ پھر جانا تمہارا
فَيُنَبِّئُكُمْ پھر خبر دیگا تمھین آخرت مین بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم اوسمین تَخْتَلِفُوْنَ ۝
اختلاف کرتے تھے دنیا مین اور وہ چیز امور دینیہ مین سے ہی اور اوسکا حق اور باطل ہونا تمپر ظاہر کریگا وَهُوَ الَّذِيْ

جَعَلَکُمْ اور وہ ہی وہ جسنے کہ کیا تمھین ای آدمیو خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ جانشین زمین کا قوم بنی الجان کے بعد یا تمھین ہی
اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگلی امتون کا خلیفہ کیا وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ اور بلند کیا بعضے کو تم مین سے فَوْقَ بَعْضٍ اوپر بعض
دَرَجٰتٍ درجون مین بزرگی اور مالداری وغیرہ کے لِیَبْلُوَکُمْ تا کہ آزمائے تمھین فِیْ مَآ اٰتٰىکُمْ بیچ اوس چیز کے جو دی ہر
تمھین یعنی جاہ و مال تا کہ مالدارون کا شکر اور فقیرون کا صبر کھل جائے اِنَّ رَبَّکَ تحقیق کہ رب تیرا سَرِیْعُ الْعِقَابِ جلدی عذاب
کرنے والا ہی ناشکرون اور بے صبرون پر وَاِنَّهٗ اور بیشک وہ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ البتہ بخشنے والا مہربان ہی شکر گزارون اور صابرون



وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ
اور یہ دو سو چھ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ اعراف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

الٓمّٓصٓ ○ قرآن کا یا اس سورت کا نام ہی یا انمین سے ہر ایک حرف اشارہ ہی خدا کے نامون مین سے ایک نام کی طرف جیسے اللہ اور
لطیف اور ملک اور صبور یا ہر حرف کنایہ ہی ایک صفت سے جیسے اکرام لطف مجد صدق یا المص ایا ہی المصور کی طرف یا بعضے حروف
نامون پر دلالت کرتے ہین اور بعضے افعال پر تو اصل مین یون ہو گا کہ انا اللّٰہ اعلم و افضل یعنی مین خدا ہون کہ جانتا ہون اور بیان کرتا ہون
یا سب سے زیادہ جاننے والا ہون اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہون اور تاویلات کاشی مین مذکور ہی کہ الف اشارہ ہی ذات احدیت کی طرف
اور لام عبارت ہی ذات سے صفت علم کے ساتھ اور میم کنایہ ہی جامعیت سے کہ اوسے معنی محمدی کہتے ہین اور صاد صورت محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہی کہ صاد جبل بمکۃ علیہ عرش الرحمٰن اس معنی کی طرف اشارہ کرتا ہی اور حقائق سلمی مین
لکھا ہی کہ الف ازل ہی اور لام ابد اور میم ازل اور ابد کا مابین اور صاد اشارہ ہی متصل کے اتصال اور منفصل کے انفصال کی طرف و حقیقت مین
نہ اتصال کو مجال گنجایش ہی نہ انفصال کو محل نمایش ہی نظم این چہ راہست این برون از فصل و وصل ٭ کاندرو نی فرع میگنجد
نہ اصل ٭ نی معانی نی عبارت نی عیان ٭ نی اشارت نی حقائق نی بیان ٭ برترست از مدرکات عقل و وہم ٭ لاجرم گم گشتہ دروی فکر و فہم ٭
چون بکلی رہ بگفت و گو نیست ٭ ہیچکس را جز خموشی رو نیست ٭ کِتٰبٌ اُنْزِلَ یہ کتاب ہی نازل کی گئی اِلَیْکَ طرف تیرے
فَلَا یَکُنْ پس چاہیے کہ نہو فِیْ صَدْرِکَ تیرے سینہ مین حَرَجٌ مِّنْهُ تنگی اوسکی تبلیغ سے یعنی چاہیے کہ دل تنگ نہو پیغام الٰہی
پہونچانے سے اور قوم کی تکذیب سے غمناک نہو کہ یہ کتاب تیرے اوپر نازل ہوئی ہی لِتُنْذِرَ بِهٖ تا کہ ڈراوے تو ساتھ اوسکے کافرون کو
وَذِکْرٰی اور تا کہ نصیحت کرے تو نصیحت لِلْمُؤْمِنِیْنَ ○ مومنون کو اِتَّبِعُوْا پیروی کرو تم ای مکلف لوگو مَآ اُنْزِلَ
اِلَیْکُمْ اوس چیز کی جو نازل کی گئی طرف تمھارے مِّنْ رَّبِّکُمْ رب تمھارے سے یعنی اوامر اور نواہی یاد رکھ کر قرآن کی متابعت کرو
وَلَا تَتَّبِعُوْا اور پیروی نہ کرو مِنْ دُوْنِهٖٓ سوا کتاب الٰہی کے اَوْلِیَآءَ دوستون کی اس سے بت مراد ہین کہ کافر لوگ انھین
دوست رکھتے تھے یا شیاطین الانس والجن مقصود ہین کہ خلق کو گمراہی مین ڈالتے ہین قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ○ تھوڑی سی
نصیحت پکڑتے ہو جبکہ غیر حق کی متابعت کرتے ہو وَکَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اور بہت دیہات اور شہر والے کافر اور فاجر اَهْلَکْنٰهَا

حکم کردیا ہمنے اونھین ہلاک کرنے کا فَجَآءَهَا پھر آیا اون دیہات اور شہر والون پر بَأْسُنَا عذاب ہمارا بَيَاتًا رات کو جو غفلت اور
سونے کا وقت ہے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ○ یا نازل ہوا اونپر عذاب اور تھے وہ سوتے دوپہر کو جیسے قوم شعیب علیہ السلام
اِن دو وقتون کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ یہ وقت آسایش اور استراحت کے ہین انمین عذاب کا نہ تصور ہوتا ہے نہ توقع ہوتی ہے جو
بلا ناگہانی دفعۃً آجائے وہ بہت سخت ہوتی ہے جیسے نعمت غیر مترقب بہت خوب اور نہایت لذیذ اور مرغوب ہوتی ہے فَمَا كَانَ پھر نہی
دَعْوٰىهُمْ درخواست اونکی اِذْ جَآءَهُمْ جسوقت کہ آیا اونپر بَأْسُنَآ عذاب اور بلا ہماری اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اونھون نے
اِنَّا كُنَّا بیشک تھے ہم ظٰلِمِيْنَ ○ ظالم اپنی جان پر کہ رسولون کی تکذیب کی اُسوقت اپنے گناہ کا اقرار کرینگے اور
گمان اونھین یہ ہوگا کہ اپنے گناہون کا اقرار عذاب سے نجات کا باعث ہوگا اور حال یہ ہے کہ عذاب کا نازل ہونا اور تکلیف طاعت کا اوٹھ جانا
ساتھی ہین تو نزول عذاب کے وقت توبہ استغفار کچھ مفید نہین ہوتی اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم اس حکم سے مستثنیٰ ہے جیسا کہ آگے
ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ فَلَنَسْـَٔلَنَّ پھر البتہ پوچھینگے ہم قیامت کے دن الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ اون لوگون سے کہ بھیجے گئے ہین
جنکی طرف پیغمبر رسالت قبول کرنے اور رسولون کو ماننے کا اونسے سوال کیا جائیگا اور یہ سوال بھی ملامت اور عذاب ہے وَلَنَسْـَٔلَنَّ
الْمُرْسَلِيْنَ ○ اور البتہ پوچھینگے ہم بھیجے گیون کو یعنی رسولون سے کہ تمنے رسالت ادا کی اور حکم پہونچا دیے اور یہ سوال سرفرازی اور تکریم ہے
اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ امتون سے یہ سوال ہوگا کہ تمنے انبیا کی فرمانبرداری کی تھی اور انبیا سے استفسار ہوگا کہ تمنے امت پر مہربانی کی تھی
فَلَنَقُصَّنَّ پھر البتہ بیان کرینگے ہم عَلَيْهِمْ رسولون اور اونکی امتون پر اونکی باتین اور افعال بِعِلْمٍ اپنے علم کے ساتھ کہ ہم جان چکے تھے
کہ ہر ایک نے کیا کیا ہے اور اونکا کہنا سننا کیا تھا وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ○ اور نہ تھے ہم غائب اور دور اور بیخبر اونکے اقوال اور افعال سے
وَالْوَزْنُ اور تولنا ہر ایک کے اعمال کا يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ اوسدن یعنی قیامت کا روز درست درحق اور ہونا ہے اور بعضون نے
کہا کہ نامہ اعمال کو تولینگے اوس ترازو مین کہ اوسکی ایک ڈنڈی اور دو پلے ہونگے اور سب خلائق اوسے دیکھینگے اور یہ صورت فقط
عدل و انصاف ظاہر کرنے کے واسطے ہے اور تبیان مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ترازو کی ڈنڈی کی درازی
پچاس ہزار برس کی راہ ہے اور اوسکے دونون پلے مین سے ایک تو نور کا ہے اور ایک ظلمت کا نیکیون کو نور کے پلے مین رکھینگے اور
گناہون کو ظلمت کے پلے مین اور اوسکے دونون پلے جیسے آسمان اور زمین ہین فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ پھر جو کوئی بھاری ہوے
اعمال تلے ہوے اوسکے اس تقدیر پر موازین جمع ہے موزون کی اور اگر میزان کی جمع کہین تو وزن متعدد ہونے اور موزون مختلف ہونے پر
نظر ہوگی اور بہرحال ترازو کا بھاری ہونا طاعت کے سبب سے ہے اور جن لوگون کی ترازو بھاری ہوگی فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○
وہی فلاح اور نجات پانے والے ہین وَمَنْ خَفَّتْ اور جو کوئی کہ ہلکے ہونگے مَوَازِيْنُهٗ اعمال تلے ہوے اوسکے اور وہ ہلکا ہونا
گناہ کے سبب سے ہوگا فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وہی لوگ ہین کہ نقصان کیا اونھون نے اپنی
جانون کے حصہ کا یعنی فطرت سلیم کو اونھون نے ضائع کیا بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے بِاٰيٰتِنَا ساتھ ذکر کرنے ہماری آیتون کے
يَظْلِمُوْنَ ○ ظلم کرتے تھے یعنی تصدیق کی جگہ تکذیب کرتے تھے وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ اور تحقیق کہ قدرت دی ہمنے تمھین

ای آدمیو فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے مکانات سکونت اور کھیتیون کی جہت سے اور مفسرون نے کہا ہی کہ یہ خطاب قریش کے ساتھ ہی
حق تعالی فرماتا ہی کہ تمھین قدرت دی ہمنے زمین مین یہانتک کہ سیر کرتے ہو شام اور یمن کی گرمی جاڑون مین وَجَعَلْنَا لَكُمْ
اور پیدا کیے ہمنے واسطے تمھارے فِيهَا زمین مین مَعَايِشَ زندگی کے سبب کسب اور تجارتون سے اور جو کچھ سبب وسعت
معیشت ہو قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ○ تھوڑا شکر کرتے ہو باوجود تخصیص ایسی نعمت کے یا تم مین سے تھوڑے لوگ ہین جو
شکرگزاری کے مراسم پر قائم رہتے ہین بیت نعمت بسے و شکرگزارندہ اندکیست + گویندہ سپاس الٰہی ز صد یکی ست + وَ
لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ اور البتہ تحقیق کہ پیدا کیا ہمنے تمھین تمھارے باپون کے اصلاب مین ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ پھر صورتین بنائین ہمنے
تمھاری تمھاری ماؤن کے ارحام مین یا پیدا کین ہمنے تمھاری روحین پھر تمھارے بدنون کی تصویر بنائی یا پیدا کیا ہمنے تمھارے باپ
آدم کو پھر تصویر بنائی تمھاری اونکی پشت مین ثُمَّ قُلْنَا پھر کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے فرشتون کے کہ اسْجُدُوْا سجدہ کرو تم
تعظیم اور تحیت کا سجدہ لِاٰدَمَ واسطے آدم کے فَسَجَدُوْٓا پھر سجدہ کیا ملائکہ نے آدم کو فرمانبرداری کی راہ سے اِلَّآ اِبْلِيْسَ
مگر ابلیس نے کہ وہ عجب اور حسد کی راہ سے لَمْ يَكُنْ نہ تھا مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ○ سجدہ کرنیوالون مین سے آدم کو قَالَ
کہا اللہ نے ابلیس کو مَا مَنَعَكَ کس چیز نے منع کیا تجھے اَلَّا تَسْجُدَ کہ نہ سجدہ کیا تو نے آدم کو اِذْ اَمَرْتُكَ جب
حکم کیا مین نے تجکو اوسے سجدہ کرنے کا قَالَ کہا ابلیس نے کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ مین بہتر ہون آدم سے یہ جواب معنی کی حیثیت سے ہی
یعنی شیطان استعجاب کرتا ہی اس بات سے کہ مجھ ایسے کو ویسے کے سجدہ کا حکم کرتا ہی پس مانع یہ بات ہی کہ مین اوس سے
بہتر ہون خَلَقْتَنِيْ پیدا کیا تو نے مجھے مِنْ نَّارٍ آگ سے اور آگ جوہر لطیف علوی نورانی ہی وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ
طِيْنٍ ○ اور پیدا کیا تو نے آدم کو مٹی سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہی ابلیس نے اس صورت مین مغالطہ کھایا کہ عنصر کے
اعتبار سے فضیلت کا لحاظ کیا اور اگر فاعل کے اعتبار سے کہ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اوس سے عبارت ہی اور حقیقت کی
نسبت سے کہ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ اوسکی طرف اشارہ ہی دیکھتا تو اوسے معلوم ہو جاتا کہ بہتری اور بزرگی آدم ہی کو ہی اوسے نہین
نظم زادمی ابلیس صورت دید و بس + غافل از معنی شد آن مردود خس + کہ چرا من خدمت این طین کنم + صورتے را من
لقب چون دین کنم + نیست صورت چشم را نیکو بمال + تا ببینی شعشعہ نور جلال + اور آگ کے مٹی پر افضل ہونے مین بھی
اوسکا قیاس صحیح نہ تھا اسواسطے کہ آگ خائن ہی جو کچھ اوسے دیجیے نیست کر دیتی ہی اور خاک امین ہی جو کچھ اوسے سپرد کرین اوسکی
حفاظت کرتی ہی اور امین خائن سے بہتر ہی اور آگ متکبر اور سرکش ہی اور خاک متواضع اور فروتن اور تواضع تکبر سے بہتر ہی خاک
نقش کو قبول کر لیتی ہی جیسے آدم علیہ السلام نے نقش معرفت قبول کر لیا كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اور آگ نقش کو جلا دیتی ہی جیسا کہ
ابلیس نے نقش معرفت جلا دیا فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اور آگ پر خاک کی فضیلت کی وجہین جواہر التفسیر مین مفصل مذکور ہین قطعہ صورت خاک
ار چہ دارد تیرگی در ذات خود + نیک بنگر زو ہمی صفا اند صفاست + این ہمہ خاک ست کاندر وصف او صاحب دلے + نکتہ گفتست کز روے
دیدۂ جان را جلاست + جستن گوگرد احمر عمر ضائع کردن ست + رو بی بر خاک سیاہ آور کہ یکسر کیمیاست + قَالَ کہا اللہ نے ابلیس کو کہ

فَاهْبِطْ مِنْهَا پھر اوتر جا آسمان سے یا بہشت سے اور یہ حکم عذاب تھا اوسکے گناہ پر اور بعض مفسرون نے یہ معنی لیے ہین کہ مرتبہ
جو تجھے اوس عبادت کی وجہ سے حاصل ہی جو تونے کی تھی اوس مرتبہ سے تنزل کر ادنی مرتبہ کی طرف اس معصیت کے سبب سے جسکا تو مرتکب
ہوا ہی فَمَا يَكُوْنُ لَكَ پس نہین ہے پہونچتا ہی اور نہین روا ہی تجھے اَنْ تَتَكَبَّرَ یہ کہ تکبر کرے تو فِيْهَا بیچ آسمان کے اور تعظیم کرنے تو
ساتھ فرشتون کے کہ سب خاشع اور مطیع ہین یا یہ معنی ہین کہ نہ چاہیے یہ بات کہ گناہ کر تو بہشت مین کہ وہ طاعت اور عبادت
کرنے والون کی جگہ ہی فَاخْرُجْ پھر تو نکل بہشت سے یا آسمان سے اِنَّكَ بیشک تو مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ ذلیلون مین سے ہی
اور ینابیع مین لکھا ہی کہ اسکے یہ معنی ہین کہ باہر ہو جا فرشتہ کی صورت سے اور فرشتون مین نہ رہ پھر حق تعالی نے شیطان کی صورت
ایسی صورت سے بدل دی جو سب صورتون سے بدتر ہی قَالَ کہا ابلیس نے جب مسخ کر دیا گیا اور رحمت الٰہی سے نا امید ہوا کہ
اَنْظِرْنِيْ مہلت دے مجھے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس دن تک کہ اوٹھائے جائین آدمی قبرون سے یعنی روز قیامت تک
قَالَ کہا اللہ نے اِنَّكَ تحقیق کہ تو مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ مہلت دیے ہوؤن مین سے ہی ابلیس نے قیامت تک مہلت کا دعا
کیا یعنی اوسنے یہ نہ چاہا کہ مرے حق تعالی نے اوسکی درخواست قبول فرمائی او نفخہ صعقہ تک اوسے امان دی جیساکہ دوسری جگہ فرماتا ہی
اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ یعنی تو مہلت دیے ہودن مین سے ہی روز وقت معلوم تک کہ نفخہ صاعقہ بیہوش کرنے کا وقت ہی یعنی
تو گمراہ کرنے کا داعیہ رکھتا ہی جب تک اولاد آدم زندہ ہی مین نے تجھے مہلت دی قَالَ کہا ابلیس نے کہ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ پس بسبب
اسکے کہ بے نصیب کر دیا تو نے مجھے اپنی رحمت سے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ ضرور بیٹھونگا مین اولاد آدم کو باز رکھنے کے واسطے صِرَاطَكَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝ تیری راہ پر کہ وہ سیدھی ہی یعنی دین اسلام اور اس بات کے درپی رہونگا کہ اونکی رہزنی کرون اور صراط مستقیم پر
نہ چلنے دون ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ پھر البتہ آونگا مین اونکے پاس مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اونکے سامنے سے یعنی امر آخرت مین اور کہونگا کہ بعث
وحشر اور بہشت دوزخ کچھ بھی نہین ہی وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سے یعنی قبل دنیا سے اور دنیا کو اونکی نظرون کے سامنے آراستہ کرونگا
وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ اور آونگا مین اونکے داہنے ہاتھ کی طرف سے یعنی حسنات کی جہت سے اور اونھین عجب اور ریا مین ڈالونگا وَعَنْ
شَمَآئِلِهِمْ اور اونکے بائین سے یعنی سیئات کی جہت سے اور سیئات کو اونکے دلون مین مزہ دار کر دونگا وَلَا تَجِدُ اور نہ پائیگا تو
کہ خداوند ہی اَكْثَرَهُمْ اکثر اولاد آدم کو شٰكِرِيْنَ ۝ شکر کرنے والا یعنی اکثر کافر ہونگے کہ نعمت دینے والے کو نہ پہچانینگے قَالَ
کہا اللہ نے ابلیس کو کہ اخْرُجْ مِنْهَا باہر نکل بہشت سے یا آسمان سے مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ایسے حال مین کہ برا اور
عیبناک راندہ ہوا دور کیا ہوا رحمت سے لَمَنْ تَبِعَكَ قسم خدا کی جو شخص پیروی کریگا تیری مِنْهُمْ اولاد آدم مین سے تو
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ضرور بھرونگا مین دوزخ کو مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ تم سب سے یعنی تجھسے اور تیری پیروی کرنے والون سے نصف
وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اور کہا مین نے ابلیس کو بہشت سے نکالدینے کے بعد کہ اے آدم ساکن ہو اَنْتَ وَزَوْجُكَ
تو اور جورو تیری کہ حوا ہی الْجَنَّةَ جنت مین فَكُلَا پھر کھاؤ جنت کے میوون اور نعمتون مین سے مِنْ حَيْثُ
شِئْتُمَا جہان سے چاہو یا جو چاہو وَلَا تَقْرَبَا اور نہ نزدیک جاؤ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اس قسم کے درخت کے کہ گیہون ہی

یا انگور اور نہ کھاؤ اوسمین سے اور اگر کھا لوگے فَتَكُونَا تو ہو جاؤگے مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والون مین سے اپنے نفس پر
فَوَسْوَسَ پھر وسوسہ دیا لَهُمَا الشَّيْطٰنُ واسطے آدم اور حوّا کے شیطان نے لِيُبْدِيَ لَهُمَا تاکہ آخر کو ظاہر کردے
واسطے اونکے مَا وُرِيَ عَنْهُمَا جو کچھ چھپایا گیا تھا اون دونون سے مِنْ سَوْاٰتِهِمَا شرمگاہون اونکی سے اور اہل بہشت مین
اونکی شرمگاہون کو کوئی نہ دیکھتا تھا اور آدم اور حوّا علیہما السلام بھی باہم ایک دوسرے کی شرمگاہ نہ دیکھتے تھے اور مفسرون نے
کہا ہی کہ حق تعالیٰ نے ستر عورت کے واسطے اون دونون کو کپڑے پہنائے تھے ابلیس سمجھا کہ نافرمانی کے سبب سے وہ لباس اونسے
دور ہو جائیگا تو چاہا کہ اونھین گناہ مین پھنسائے تاکہ لباس اونسے اوتر جائے اور شرمگاہ کھل جانے کی وجہ سے ملائکہ مین
رسوا ہون تو وسوسہ ڈالنا شروع کیا بعد اسکے کہ سانپ اور مور کی مدد سے چھپکر بہشت مین آیا تھا یا اور کسی صورت سے
وہان آیا جیسا کہ قصص اور بڑی کتابون مین مذکور ہی وَقَالَ اور کہا شیطان نے آدم اور حوّا علیہما السلام سے کہ
مَا نَهٰكُمَا نہین باز رکھا اور نہین منع کیا تمھین رَبُّكُمَا رب تمھارے نے عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ یہ درخت کھانے سے
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مگر یہ کہ ہو جاؤ تم مَلَكَيْنِ دو فرشتے علو منزلت یا حسن صورت یا غذا سے مستغنی ہونے مین اَوْ تَكُوْنَا
یا ہو جاؤ تم مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○ بہشت مین ہمیشہ رہنے والون مین سے یا زندون مین سے کہ موت اونکو نہ آئے جیسے کہ
ملائکہ بہشت مین اور یہ بات شیطان نے اس وجہ سے کہی کہ آدم علیہ السلام کے دل مین یہ گذرا تھا کہ بہشت کیا خوب آرام سے
رہنے کی جگہ ہی کہ اسمین ہمیشہ رہنا چاہیے اوسی خطرہ کے ساتھ شیطان نے یہ وسوسہ بھی اونکے دل مین ڈالا اور اسی جگہ سے محققون نے
کہا ہی کہ جو آرزو بے ذات خداوندی وہ شیطان کے وسوسہ سے خالی نہین ہوتی چونکہ باوجود اس وسوسہ کے آدم علیہ السلام وہ درخت
کھانے مین تامل کرتے تھے تو ابلیس نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم اور حوّا علیہما السلام کے واسطے
اور بولا کہ اِنِّيْ لَكُمَا تحقیق کہ مین واسطے تم لوگون کے لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ نصیحت کرنے والون مین سے ہون اور شفقت کی
راہ سے کہتا ہون کہ اس درخت مین سے کھا لو تاکہ مرو ہی نہین آدم علیہ السلام نے خیال کیا کہ خدا کی جھوٹی قسم کوئی نہین کھاتا
اور اوس قسم کے سبب سے فریب مین آگئے فَدَلّٰىهُمَا پھر ابلیس نے کھینچ لیا اس قسم کے سبب سے اونھین اور بلند درجہ سے نیچے رتبہ پر
ڈالدیا بِغُرُوْرٍ بہ سبب فریب اور وسوسہ کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ پھر جسوقت چکھا اون دونون نے اوس درخت کا میوہ
جسکی ممانعت تھی تو فوراً اوسکی عقوبت مین بَدَتْ لَهُمَا ظاہر ہوگئین واسطے اون دونون کے سَوْاٰتُهُمَا شرمگاہین اونکی
یعنی اونکے بدن پر سے لباس جاتا رہا کہ ہر ایک نے دوسرے کی شرمگاہ دیکھی لکھا ہی کہ اون دونون کے سوا اور کسی نے اونکی شرمگاہ
نہین دیکھی اور وہ دونون اس صورت سے شرمندہ اور منفعل ہوئے وَطَفِقَا اور ٹھہرے اور قصد کیا اون دونون نے
درختون کے پتّون کا يَخْصِفٰنِ چپکاتے تھے ایک پتّا دوسرے پتّے پر اور رکھتے تھے عَلَيْهِمَا اپنی شرمگاہون پر
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ بہشت کے درختون کے پتون مین سے اور مشہور یہ ہی کہ انجیر کے پتّے تلے اوپر باندھے
کہ ازار کی صورت ہوگئی اور اپنی شرمگاہون کو اوس سے چھپایا اور ادھر سے اودھر بھاگنے لگے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ

اور پکارا اونہین اونکے ربّ نے کہ اَلَمْ اَنْهَكُمَا کیا نہین منع کیا تھا مین نے عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ یہ درخت کھانے سے
وَاَقُلْ لَّكُمَآ اور نہین کہا تھا مین نے تمسے اور نہین ڈرایا تھا مین نے کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا بیشک شیطان ہو واسطے
تمہارے عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ دشمن ظاہر اور آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے جب اوسنے انکار کیا تو اوسکی عداوت سب
ملائکہ پر ظاہر ہوگئی تھی لکھا ہی کہ جب آدم علیہ السلام بھاگے تو حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا اَفِرَارًا مِّنِّيْ یا آدم ای آدم مجھسے بھاگتا ہی
آدم علیہ السلام نے عرض کی لَا یَا رَبِّ بَلْ حَيَاءً مِّنْكَ کہ نہین یارب بلکہ یہ بھاگنا تجھسے حیا کے سبب سے ہی پھر آدم علیہ السلام نے
اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حق سبحانہ تعالیٰ سے آرزو کے طور پر عرض کی قَالَا رَبَّنَا کہا اون دونون نے یعنی آدم اور حوّا
علیہما السلام نے کہ ای رب ہمارے ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ ظلم کیا ہمنے اپنی جانون پر اس نافرمانی کی وجہ سے وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
اور اگر نہ بخشیگا تو ہمارا گناہ وَتَرْحَمْنَا اور نہ رحم کریگا تو ہمپر تو لَنَكُوْنَنَّ البتہ ہوجائینگے ہم مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○
نقصان پانے والون مین سے قَالَ کہا اللہ نے آدم اور حوّا اور سانپ اور مور اور ابلیس کو کہ اهْبِطُوْا اوترجاؤ زمین پر
بَعْضُكُمْ بعضے تم مین سے لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج واسطے بعض کے دشمن ہین چنانچہ آدمی اور سانپ اور مور اور شیطان سب
ایک دوسرے کے دشمن ہین وَلَكُمْ اور واسطے تمہارے فِي الْاَرْضِ زمین مین مُسْتَقَرٌّ قرارگاہ اور آرام کی جگہ ہی
وَّمَتَاعٌ اور فائدہ ہی اِلٰى حِيْنٍ ○ موت آنے کے وقت تک آدم علیہ السلام غمناک ہوے اور سمجھے کہ دوبارہ جنت مین نہ جائینگے
قَالَ کہا اللہ نے کہ فِيْهَا تَحْيَوْنَ زمین مین جیوگے تم وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ اور زمین مین مروگے تم وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○ ع ١٥ ٢
اور زمین سے نکالے جاؤگے تم حساب اور جزا کے واسطے آدم علیہ السلام نے اس خطاب کے مضمون سے جانا کہ پھر بہشت مین آئینگے
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ یہ خطاب عام ہی حق تعالیٰ آدم کی تمام اولاد سے کہتا ہی کہ قَدْ اَنْزَلْنَا تحقیق کہ بھیجا ہمنے عَلَيْكُمْ تمپر
لِبَاسًا لباس یعنی تمہارے واسطے لباس آسمانی تدبیرون اور آسمان سے نازل ہونے والے سببون سے ہمنے پیدا کیا
اور اسی قبیل سے ہی یہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ پھر لباس کا فائدہ بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ يُّوَارِيْ ایسے
چھپاتا ہی وہ لباس سَوْاٰتِكُمْ شرمگاہین تمہاری وَرِيْشًا ط اور بھیجا ہمنے وہ لباس کہ اوس سے آرایش کرو اپنی کہا ہی کہ لباس وہ ہی
جو شرمگاہ کو چھپائے اوس سے زیادہ جو کپڑا ہی اوسے ریش کہتے ہین اور تفسیر مین امام زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس وہ ہی
جو روئی کا ہو اور ریش ریشم اور اون اور کتان کا ہوتا ہی اور بعضے مفسرون نے کہا کہ ریش گھر کا اسباب ہی وَلِبَاسُ التَّقْوٰى
اور لباس تقویٰ یعنی جو لباس فروتنی کے واسطے پہنتے ہین جیسے کملی وغیرہ اور سخت اور موٹے کپڑے ذٰلِكَ خَيْرٌ ط یہ بہتر ہی نرم اور تکلفی
لباس سے ہمکہ جبر کرنے والے پہنتے ہین اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ لباس تقویٰ یعنی لباس پرہیزگاری لڑائی کے کپڑے ہین جیسے زرہ وغیرہ کہ
لڑنے والے ارنیزہ و تیر کے اثر سے اوسکے سبب سے بچتے ہین اور محققون کے نزدیک لباس تقویٰ طاعت ہی کہ آدمی کا عیب اس سے
چھپتا ہی جیسے شرمگاہ کپڑے سے پوشیدہ ہوتی ہی اور بعضون نے کہا کہ لباس التقویٰ عفت یا حیا یا خوف الٰہی یا راہ نیک
لازم پکڑنا اور حقائق مین لکھا ہی کہ لباس دو قسمون پر ہی ایک لباس فتویٰ اور وہ حکم شریعت پر مفوّض ہی اور دوسرا

لباس

لباس تقوی اور وہ حکم حقیقت سے متعلق ہی لباس تقوی سے بھی بدن بہرہ مند ہی کہ اوسکا ستر عورت ہوتا ہی اور لباس تقوی سے
دل اور روح اور سر اور خفی سب بہرہ مند ہوتے ہین اور ہر ایک کی ایک چیز اس سے پوشیدہ ہوتی ہی لباس تقوی سے دل کا حصّہ
صدق ہی طلب مولی ہین اور اوس سے دنیا و مافیہا کی طمع جو شرمگاہ ہی وہ چھپتی ہی آور لباس تقوی سے روح کا حظ حق سبحانہ تعالی کی
محبت ہی اور اوس سے غیر مولی کے ساتھ تعلق پوشیدہ ہوتا ہی آور سرّ کا نصیبہ اس لباس تقوی سے انوار لقا کا مشاہدہ ہی اور اوس سے
ماسوی اللہ کو دیکھنے کی شرمگاہ چھپتی ہی اور خفی کا حصّہ لباس تقوی سے ہویت حق کے ساتھ اوسکی بقا ہی اور اوس سے ہویت خلق
پوشیدہ ہو جاتی ہی یعنی سب تعینات مضمحل اور پراگندہ ہو جاتے ہین اور سب وجودات متکثرہ سے حجاب پندار اوٹھ جاتا ہی اور لمن الملک
الیوم کا سر غرفہ وحدت قہاری پر جلوہ نما ہوتا ہی نظم ملک ملک اوست او خود مالک ست + غیر ذاتش کل شیء ہالک ست +
کل شیء ما خلا اللہ باطل + ان فضل اللہ غیم ہاطل + ہالک آید پیش وجہش ہست نیست + ہستی اندر نیستی خود طرفہ ایست +
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وہ فضل و رحمت آلہی ہی کہ اوس سے آدمیون کی شرمگاہین چھپتی ہین اور انھین درخت کے پتے چپکانے سے
مستغنی کر دیا ہی لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تاکہ وہ نصیحت پکڑین اور اس نعمت کی قدر جانین يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ ای بیٹو آدم کے
لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ڈرتے رہو کہ فتنہ مین ڈالے تمھین شیطان اور تمھارے ساتھ مکر نہ کرے اور تمھین راہ حق سے
بھٹکا نہ دے كَمَآ اَخْرَجَ جیسے کہ نکالدیا اَبَوَيْكُمْ مان باپ تمھارے کو مِّنَ الْجَنَّةِ جنت سے يَنْزِعُ عَنْهُمَا اوتار لیے اونسے
لِبَاسَهُمَا کپڑے اونکے لِيُرِيَهُمَا تاکہ دکھاوے اون دونون مین سے ہر ایک کو سَوْاٰتِهِمَا شرمگاہین اونکی یعنی شیطان ہی کے
سبب سے تمھارے مان باپ برہنہ ہو گئے اور بہشت سے گر پڑے پھر تم بھی اوسکے مکر سے ڈرتے رہو اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ تحقیق کہ ابلیس
دیکھتا ہی تمھین هُوَ وَقَبِيْلُهٗ وہ اور لشکر اوسکا مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ایسی جگہ سے کہ تم اوسے نہین دیکھتے ہو
یعنی کمال رقّت اور لطافت کی وجہ سے اونکے اجسام تمھاری نظر مین نہین آتے اور وہ غلظت اور کثافت کی وجہ سے تمھارے جسم
دیکھتے ہین تو ایسے دشمن سے ڈرنا بہت لازم ہی اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ تحقیق کہ کیا ہی ہمنے شیطانون کو اَوْلِيَآءَ دوست
لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ واسطے اون لوگون کے جو ایمان نہین لاتے ہین یعنی جنسیت اور مناسبت کی وجہ سے شیطانون کو
کافرون کا دوست ہمنے کر دیا ہی وَاِذَا فَعَلُوْا اور جب کرتے ہین کافر اور مرتکب ہوتے ہین فَاحِشَةً برے کام کے جیسے
بت پرستی اور بحیرہ سائبہ کی تحریم اور مثل انکے اور جب کوئی اونھین اس برے کام سے منع کرتا ہی تو قَالُوْا کہتے ہین تقلید کی رو سے
وَجَدْنَا عَلَيْهَآ پایا ہی ہمنے اس برے کام پر اٰبَآءَنَا اپنے باپون کو وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا اور اللہ نے حکم کیا ہی ہمین ساتھ اس
بری بات کے قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ نہین حکم کرتا ہی ساتھ بری
بات اور برے کام کے اسواسطے کہ سنت آلہی یون جاری ہوئی ہی کہ وہ حکم فرماتا ہی اچھی خصلتون اور نیک اخلاق کا اَتَقُوْلُوْنَ
کیا کہتے ہو تم عَلَى اللّٰهِ خدا پر افترا کی راہ سے مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو نہین جانتے ہو تم کہ اوسنے فرمایا قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ کہہ کہ حکم کیا ہی میرے
ربنے بِالْقِسْطِ ساتھ عدل اور راستی کے یا ساتھ توحید کے کہ سب راستیون کی سردار ہی وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ اور

سیدھے کرو مونھ اپنے قبلہ کی طرف عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ نزدیک ہر وقت سجدوں کے یا ہر جگہ سجدوں کے سجدہ سے نماز مراد ہی یا یہ مراد ہی کہ توجہ کرو
خدا کی عبادت کی طرف جب نماز کا وقت آئے نزدیک جس مسجد کے کہ ہو اور تاخیر نہ کرو اس جہت سے کہ اپنی مسجدون مین پڑھ لو وَادْعُوهُ
اور عبادت کرو خدا کی مُخْلِصِينَ اوس حال مین کہ پاک کرنے والے رہو لَهُ الدِّينَ واسطے اللہ کے طاعت کو كَمَا بَدَأَكُمْ
جسطرح کہ پیدا کیا تمھین ابتدا خلقت مین اوسیطرح تَعُودُونَ ○ پھر جاؤگے اوسیکی طرف دوبارہ تاکہ تمھین تمھارے اعمال کی جزا دے
یا جسطرح تمھین پہلے خاک سے پیدا کیا اوسی طرح خاک ہی کی طرف پھر جاؤگے فَرِيقًا هَدَى ایک گروہ کو ہدایت کی سطرح پر کہ ایمان کی
٧ گمراہی اللہ جبچاہتا ہے توفیق دیدی وَفَرِيقًا اور گمراہ کردیا ایک گروہ کو مدد نہ کرنے کے سبب سے اور ایسا کردیا کہ حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ سزاوار ہو گئی
اونپر گمراہی بمقتضاے قضاے سابق کے يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّهُمُ تحقیق کہ ان گمراہون نے اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ پکڑا ہی
شیطانون کو أَوْلِيَاءَ دوست اپنا کہ اونکے فرمانبردار ہین مِنْ دُونِ اللَّهِ سوا اللہ کے وَيَحْسَبُونَ اور گمان کیا اونھون نے
اور سمجھے وہ کہ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ○ وہ راہ پانے والے ہین اور حقیقت مین ایسے نہین ہین يَا بَنِي آدَمَ بعضے مفسر اس بات پر ہین
کہ یہ خطاب عام ہی اور اکثر مفسر کہتے ہین کہ مسلمانون ہی کے ساتھ خاص ہی اسواسطے کہ بنو ثقیف اور دوسری ایک جماعت عرب کے
مشرکون کی تھی کہ اونکے مرد اور عورتین برہنہ طواف کرتی تھین اور کپڑے اوتار ڈالنے سے یہ فال لیتے تھے کہ گناہون سے ہم بری ہو گئے
اور بنو عامر احرام کے دنون مین حیوان کھانے سے پرہیز کرتے تھے اور تھوڑے سے کھانے پر قناعت کرکے اس فعل کو طاعت جانتے تھے
اور کعبے کی تعظیم کا خیال باندھتے تھے مسلمانون نے کہا کہ یہ تعظیم و تکریم کرنا ہمکو بہت سزاوار اور لائق ہی حق تعالی نے اونھین منع فرمایا
اور ارشاد کیا کہ خُذُوا زِينَتَكُمْ اپنے کپڑے کہ اونکے سبب سے تمھاری زینت ہی عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ نزدیک ہر مسجد کے جسکا
تم طواف کرتے ہو یا جسمین نماز پڑھتے ہو اور ان کپڑون سے بہتر اور پاکیزہ لباس مراد ہی کہ نماز کے وقت پہنین اور بعضون نے کہا ہی کہ
زینت سے داڑھی مین کنگھی کرنا مراد ہی اور امام قشیری قدس سرہ کہتے ہین کہ باطنی چیزون کی زینت مراد ہی ظاہری چیزون کی آرائش نہین
یعنی خشوع اور اخلاص ایک جگہ کے ساتھ خاص نہین بلکہ ہر مکان اور ہر مسجد مین چاہیے اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ زینت بدن
علم سے ستر عورت ہی نماز کے واسطے اور زبان کشف سے حضور دل ہی عرض راز و نیاز کے واسطے بیت ذوق طاعت بے حضور
دل نیابد ہیچ کس ✤ طالب حق را دل حاضر درین درگاہ بس ✤ وَكُلُوا اور کھاؤ یعنی احرام کے دنون مین گوشت چربی وغیرہ
کھانے کی چیزین وَاشْرَبُوا اور پیو دودھ اور سب پینے کی پاکیزہ چیزین وَلَا تُسْرِفُوا اور نہ حد سے گذرو حلال کو حرام ٹھہرا کر
٣ ع اور افراط سے کھانے پینے کی چیزین کھا پیکر کھانے پینے مین إِنَّهُ تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ○ دوست نہین رکھتا
اسراف کرنے والون کو یعنی اون لوگون کو جو پیٹ بھرنے سے زیادہ کھا جاتے ہین اور کتاب قوت القلوب مین لکھا ہی کہ دو بار کھانا
روزی مین اسراف ہی اور بعضے اگلے بزرگون سے منقول ہی کہ اسراف یہ ہی کہ جو چیز آدمی آرزو کرکے کھائے اور سب آدمیون مین بہت ذلیل
اور برا آدمی وہ ہی کہ اوسکی تمام ہمت کھانے پینے مین مصروف رہے اور سلسلۃ الذہب کی ابیات حقائق سمات مین نہ کور ہی نظم خواجہ را
بین کہ از سحر تا شام ✤ دارد اندیشۂ شراب و طعام ✤ شکم از خوشدلی و خوشحالی ✤ گاہ پر میکند گہے خالی ✤ فارغ از خلد و این

از دوزخ * جاے او مزبلہ ست یا مطبخ * شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر تمام دنیا کو لقمہ کرکے کسی درویش کے
موُنہ مین تو دیدے تو یہ اسراف نہین اسراف یہ ہی کہ حق تعالی کی بے رضا تو صرف کرے قطعہ یک جوانے کہ خیر دائم داشت *
پند سید اد راہبے در دیر * کای پسر خیر نیست در اسراف * گفت اسراف نیست اندر خیر * قُلْ کہہ کہ مَنْ حَرَّمَ کسنے
حرام کی ہی زِيْنَةَ اللّٰهِ زینت جو اللہ نے مقرر کی ہی یعنی طرح طرح کے کپڑے الَّتِيْٓ وہ زینت جو محض قدرت سے اَخْرَجَ
نکالی لِعِبَادِهٖ اپنے بندون کے واسطے نباتات سے جیسے روئی اور کتان اور حیوانات سے جیسے اون اور حریر اور
معدنون سے جیسے زرہ اور خود وَالطَّيِّبٰتِ اور کسنے حرام کی ہین پاکیزہ چیزین مِنَ الرِّزْقِ روزی مین سے یعنی
مزہ دار کھانے پینے کی چیزین گوشت دودھ یا اونمین سے جو حلال ہین جیسے بحیرہ اور سائبہ وغیرہ قُلْ هِيَ کہہ کہ یہ زینت اور
پاکیزہ چیزین لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اون لوگون کے ہین جو ایمان لائے ہین یعنی یہ چیزین اصل مین مسلمانون کے واسطے ہین
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگی دنیا کے لیکن کفار اور فجار بہ تبعیت اوسمین مسلمانون کے شریک ہین مگر جاودانی نعمتین مسلمانون
ہی کے واسطے ہونگی خَالِصَةً خالص اور بے شرکت کے يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن كَذٰلِكَ جسطرح ہمنے ان حکمون کی
تفصیل کی اسیطرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم نشانیون اور احکام کی یا توحید کی دلیلین ظاہر کرتے ہین لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
واسطے اوس گروہ کے جو سمجھ رکھتے ہین اور جانتے ہین قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَا حَرَّمَ سوا اسکے نہین کہ حرام کیے
رَبِّيَ رب میرے نے الْفَوَاحِشَ گناہ کبیرہ کہ بڑے عذاب کے سبب ہین مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو ظاہر ہی اونمین سے جیسے کفر
وَمَا بَطَنَ اور جو پوشیدہ ہی جیسے نفاق وَالْاِثْمَ اور حرام کیا وہ گناہ جسپر حد مقرر نہین ہی جیسے گناہ صغیرہ وَالْبَغْيَ
اور حرام کیا ظلم یا تکبر بِغَيْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق کے اور یہ تاکید ہی اسواسطے کہ ظلم اور کبر حق پر ہوتا ہی نہین وَاَنْ تُشْرِكُوْا اور
حرام کیا یہ کہ شریک لاؤ تم بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے اور شریک پکڑو اوسکی عبادت مین مَا لَمْ يُنَزِّلْ اوس چیز کو کہ خدا نے نہین بھیجی
بِهٖ واسطے اوسکی پرستش کے سُلْطٰنًا کوئی دلیل وَّاَنْ تَقُوْلُوْا اور یہ بھی حرام کیا ہی کہ کہو تم جھوٹ اور افترا کرو عَلَى اللّٰهِ
خدا پر مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو کچھ تم نہین جانتے ہو کھیتون اور چارپایون کی تحریم اور بیت الحرام کے طواف مین برہنہ ہونا
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور واسطے ہر گروہ کے اَجَلٌ ایک مدت ہی جو خدا نے مقرر کردی اونکی زندگی کے واسطے اور بعضون نے کہا ہی
کہ مسلمانون کے سوا ہر ایک امت کے واسطے ایک مدت مقرر ہی کہ اوسمین عذاب ہلاک اونپر نازل ہو فَاِذَا جَآءَ پھر جب آتا ہی اَجَلُهُمْ
وقت اونکے عذاب اور ہلاکت کا یا جب وہ مدت مقررہ تمام ہوجاتی ہی تو لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً نہین پیچھے رہتے اوس
مدت سے ایک ساعت اور ساعت عرف مین بہت تھوڑے وقت کو کہتے ہین اور نجومیون کی ساعت مراد نہین وَّلَا
يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ اور نہ آگے بڑھجاتے ہین اوس مدت سے بیت اجل چون فرود آید از پیش و پس * پس و پیش نگذاردت یک نفس *
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ یہ خطاب عرب کے مشرکون کی طرف ہی اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ جو آئین تمہارے پاس رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول
تم مین سے تمہاری زبان والے اور صحیح بات یہ ہی کہ خطاب عام ہی یعنی ای آدم کے بیٹو جب آئین رسول تمہارے پاس تمہاری ہی

نوع سے يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ پڑھین تپر اٰيٰتِيْ آیتین میری کتاب کی یا خبر دین تمکو احکام شریعت سے فَمَنِ اتَّقٰى پھر
جو کوئی پرہیز رکھیگا شرک اور تکذیب سے وَاَصْلَحَ اور اصلاح کریگا اپنے کامون کی فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس کچھ خوف نہین اونپر
یعنی جس سے ڈرتے ہین اوس سے بیخوف ہو جاوینگے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے بلکہ جس چیز کی امید رکھتے ہین
وہ پاوینگے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا اور جن لوگون نے جھوٹ جانا بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتون کو یعنی ہماری آیتین ذکر کے رسولون کی
تکذیب کی وَاسْتَكْبَرُوْا اور تکبر کیا یعنی سرکشی کی عَنْهَآ ایمان سے ہماری وحدت کی دلیلون کے ساتھ اُولٰٓئِكَ وہ گروہ
اَصْحٰبُ النَّارِ رہنے والے ہین آگ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ دوزخ مین باقی رہینگے ہمیشہ فَمَنْ اَظْلَمُ
پھر کون شخص ہی بڑا ظالم یعنی بڑا کافر مِمَّنِ افْتَرٰى اوس شخص سے جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ ساتھ
اس بات کے کہ اللہ جورو لڑکے اور شریک رکھتا ہی اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا جھوٹا جانے اوسکی نازل کی ہوئی آیتون کو
اور یہ بھی نبوت کا انکار ہی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ افترا اور تکذیب کرنے والون کا يَنَالُهُمْ پہونچیگا اونھین نَصِيْبُهُمْ حصہ
اونکا مِّنَ الْكِتٰبِ لوح محفوظ سے یعنی جو کچھ اونکی تقدیر مین عذاب لکھا ہی وہ اونھین پہونچیگا یا یہ کہ جو کچھ اونکے نامۂ اعمال
مین لکھا گیا ہی اوسکی جزا پاوینگے یا جو کچھ روزی اونکے واسطے لکھی ہوئی ہی اوس سے بہرہ مند ہونگے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ
یہانتک کہ جب آئینگے اونکے پاس رُسُلُنَا بھیجے ہوئے ہمارے یعنی ملک الموت اور اوسکے مددگار يَتَوَفَّوْنَهُمْ لے لینگے
اونھین یعنی اونکی روحین قبض کر لینگے قَالُوْٓا کہینگے فرشتے اونھین ملامت کرنے کی راہ سے کہ اَيْنَ مَا کہان ہین وہ بت کہ برابر
كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ تھے تم کہ پکارتے تھے اور پوجتے تھے اونھین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے کہ آج خدا کے عذاب سے تمھین
بچالین قَالُوْا کہینگے کافر کہ وہ ضَلُّوْا عَنَّا گم ہو گئے ہمسے یعنی غائب ہو گئے اور اونسے ہمین کچھ مدد نہ پہونچی وَشَهِدُوْا
اور گواہی دینگے عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اوپر اپنے نفسون کے کہ اَنَّهُمْ كَانُوْا بیشک تھے وہ كٰفِرِيْنَ ۝ کافر قَالَ کہیگا اللہ
یا کوئی فرشتہ قیامت کے دن اونھین کہ ادْخُلُوْا داخل ہو فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ امتون مین کہ گذر گئی ہین مِنْ قَبْلِكُمْ
پہلے تمسے تمھارے ہی دین اور آئین پر مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جن اور آدمی سے اس سے ان دو گروہ کے اگلے کافر مراد ہین
کہ حق تعالی فرمائیگا کہ داخل ہو تم باہم فِي النَّارِ آتش دوزخ مین اونمین سے جنھین عناد اور تکبر زیادہ ہوگا اونھین پہلے دوزخ مین داخل
کرینگے كُلَّمَا دَخَلَتْ جسوقت داخل ہوگا اُمَّةٌ ایک گروہ دوزخ مین تو لَّعَنَتْ اُخْتَهَا لعنت کریگا دوسرے گروہ کو
جو اونکے ہم دین اور ہم مذہب ہونگے اور ایک ہی طریقہ اور ملت پر مرے ہونگے چنانچہ یہود یہود کو لعنت کرینگے اور نصارا
نصارا کو اور آتش پرست آتش پرست کو اور علی ہذا القیاس حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا یہانتک کہ ملجاوینگے فِيْهَا
جَمِيْعًا ۝ وہ سب دوزخ مین قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ کہینگے وہ جو پیچھے چلنے والے اور بعد داخل ہوئے ہین لِاُوْلٰىهُمْ
واسطے اونکے جو پیشوا ہین یعنی اونکے باپ ہین کہینگے کہ رَبَّنَا ای رب ہمارے هٰٓؤُلَآءِ اس گروہ نے اَضَلُّوْنَا
گمراہ کر دیا ہمین فَاٰتِهِمْ پس دے انھین عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دونا ہمارے عذاب کا مِّنَ النَّارِ دوزخ سے

ایک قسم کا عذاب تو اسواسطے کہ یہ خود گمراہ ہوے دوسرا عذاب اسلیے کہ اونھون نے اورون کو گمراہ کیا قَالَ کہیگا اللہ کہ لِكُلٍّ
ضِعْفٌ واسطے سب کے عذاب دونا ہی پیشواؤن پر تو گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کی وجہ سے اور پیروی کرنے والون پر کفر اور تقلید کے سبب سے
وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○ بکر نے يَعْلَمُوْنَ پڑھا ہی یعنی اور لیکن وہ نہین جانتے اور حفص نے تَعْلَمُوْنَ پڑھا ہی یعنی تم نہین جانتے
اور ایک دوسرے کے عذاب کی خبر نہین رکھتے ہو وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ اور کہینگے آگے چلنے والے لِاُخْرٰىهُمْ واسطے پیروی
کرنے والون کے فَمَا كَانَ لَكُمْ پھر نہین ہی تمھین عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ ہم پر کچھ زیادتی کہ اوس استحقاق پر تمھارے واسطے
تخفیف عذاب رہے بلکہ کفر مین ہم تم دونون برابر ہین فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پھر چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○
بسبب اوس چیز کے کہ تھے تم کمائی کرتے کفر سے اب عذاب کو دوسرے پر حوالہ کرتے ہو اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بیشک
اور بے شبہہ جن لوگون نے جھٹلایا بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتون کو قرآن مین سے اور ہماری قدرت کی دلیلون کو وَاسْتَكْبَرُوْا
عَنْهَا اور سرکشی کی اوسپر ایمان لانے اور اوسکی فرمانبرداری سے لَا تُفَتَّحُ نہ کھولے جائینگے لَهُمْ واسطے اونکی دعا کے
یا اونپر رحمت نازل ہونے کو اَبْوَابُ السَّمَآءِ دروازے آسمان کے یا اونکے اعمال اور اونکی روحون کے لیے آسمان کے
دروازے نہ کھولینگے بلکہ اونھین سجین مین لیجائینگے جو ساتوین زمین کے نیچے ہی اور مسلمان کی روح اور عمل کے واسطے
کھولینگے اور اوسے علیین مین لیجائینگے جو آسمان کے اوپر ہی وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اور نہ داخل ہونگے وہ تکذیب اور
تکبر کرنے والے جنت مین حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ یہانتک کہ داخل ہو جاے اونٹ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ناکے مین سوئی کے
اور یہ صورت ہرگز ہو ہی نہین سکتی تو کافر بھی ہرگز جنت مین جا ہی نہین سکتے وَكَذٰلِكَ اور اسی بری سزا کے مثل نَجْزِي سے
الْمُجْرِمِيْنَ ○ جزا دینگے ہم مجرمون کو یعنی کافرون کو لَهُمْ واسطے اونکے ہی مِّنْ جَهَنَّمَ آتش دوزخ سے مِهَادٌ
بچھونا ہوگا کہ اوسپر بیٹھینگے وَّمِنْ فَوْقِهِمْ اور اوپر سے اونکے غَوَاشٍ بالاپوش ہوگا اوسی آتش دوزخ سے
یعنی اونکے نیچے اوپر آگ ہی آگ ہوگی وَكَذٰلِكَ اور اوس گروہ کی جزا کے مثل نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ جزا دینگے ہم
سب کافرون کو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے خدا پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے اچھے جیسے رسولون کی
تصدیق اور کتاب کی فرمانبرداری اور چونکہ نیک کام بہت ہین اور وہ سب کرنا طاقت بشری سے باہر ہی اسواسطے حق تعالی
فرماتا ہی کہ لَا نُكَلِّفُ نہین تکلیف دیتے ہین اور نہین حکم کرتے ہین ہم نَفْسًا کسی جی کو اِلَّا وُسْعَهَآ مگر اوسکی جسپر وہ
قادر ہو اور جسے بجا لاسکے اور مبتدا خبر کے درمیان مین یہ جملہ معترضہ تھا مبتدا تو یہ تھا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے
اور خبر یہ ہی کہ اُولٰٓئِكَ وہ گروہ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ رہنے والے ہین جنت کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وہ بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ہین
وَنَزَعْنَا اور نکالینگے ہم مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ وہ چیز جو جنتیون کے سینون مین ہوگی مِّنْ غِلٍّ کینہ اور حسد سے اور
جو کچھ عداوت کا سبب ہو تَجْرِيْ جاری ہی مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ نیچے سے اونکے مکانون کے نہرین اونھین سرور
اور لذت زیادہ حاصل ہونے کے واسطے وَقَالُوا اور کہینگے اہل بہشت جب اپنے منازل اور مقام دیکھینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

حمد وثنا اوس خدا کے واسطے ہی جسنے اپنے فضل سے هَدٰىنَا راہ دکھائی ہمین لِهٰذَا اتف طرف اس مقام کے
یا اوس عمل کے کہ یہ مقام اوسکی جزا اور بدلا ہی وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ اور نہ تھے ہم کہ اپنی قوت سے راہ پاسکتے ہم لَوْلَآ اَنْ
هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ اگر نہ راہ دکھاتا ہمین اللہ اور یہ شکر ہی کہ جنتی لوگ خدا کی نعمت ہدایت کا کرینگے اسواسطے کہ توفیق آلہی جب تک
رفیق نہو یہ راہ چلنا میسر نہین آتا اور عنایت بے غایت آلہی کے بدرقہ کے بغیر کوئی راہ چلنے والا مقصد اور مراد کو نہین پہونچتا
رباعی گر بدرقہ لطف تو ننماید راہ ✤ از راہ تو ہیچکس نگردد آگاہ ✤ وانانکہ برہ رسند و باید رفتن ✤ توفیق رفیق ار نشود
واویلاہ ✤ لَقَدْ جَآءَتْ اور کہینگے جنتی لوگ کہ بیشک آئے رُسُلُ رَبِّنَا رسول ہمارے رب کے بِالْحَقِّ ؕ
ساتھ حق کے اور ہمنے اونکی مدد سے راہ توحید پائی وَنُوْدُوْٓا اور پکارے جائینگے جنتی لوگ کہ اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ
یہ وہ جنت ہی کہ وعدہ کیے گئے تھے تم اُوْرِثْتُمُوْهَا وارث کیے گئے تم اوسکے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اوس چیز کے
کہ تھے تم عمل کرتے طریق شریعت پر اور سنت کے موافق بہشت کو حق تعالی نے میراث اسواسطے فرمایا کہ عطاے بے رنج ہی اور دوسری
بات یہ ہی کہ مسلمان میراث لینے والے ہین کافرون سے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ کوئی شخص ایسا نہین کہ اوسکی ایک جگہ بہشت مین اور
ایک جگہ دوزخ مین نہو پھر کافر دوزخ مین مسلمانون کی جگہین میراث لینگے اور جنت مین کافرون کی جگہین مسلمانون کو میراث ملینگی وَ
نَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اور پکارینگے اہل جنت اَصْحٰبَ النَّارِ اہل دوزخ کو اور بلامت کے طور پر کہینگے کہ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا
بیشک پائی ہمنے مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا وہ چیز کہ وعدہ کی تھی ہمسے ہمارے رب نے ثوابون مین سے حَقًّا سچ بے شبہہ فَهَلْ وَجَدْتُّمْ
پھر کیا پایا تمنے بھی مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا تمسے تمہارے رب نے عذابون کا حَقًّا ؕ صحیح اور درست اور بے شبہہ
قَالُوْا نَعَمْ ۚ دوزخی لوگ کہینگے کہ ہان ہمنے بھی وہ پایا جو کچھ حق تعالی نے فرمایا تھا فَاَذَّنَ پھر آواز دیگا مُؤَذِّنٌ آواز دینے والا
کہتے ہین کہ وہ ندا کرنے والے اسرافیل علیہ السلام ہونگے بَيْنَهُمْ درمیان جنتیون اور دوزخیون کے اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ تحقیق کہ
لعنت اللہ کی عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ○ اوپر کافرون کے ہی کہ اونھون نے بے محل عبادت کی اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ جو لوگ
باز رکھتے تھے لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے وَيَبْغُوْنَهَا اور ڈھونڈھتے تھے راہ حق کے واسطے عِوَجًا ۚ کجی اور
ناراستی یعنی دین خدا مین عیب ڈھونڈھتے تھے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور وہ ساتھ آخرت کے كٰفِرُوْنَ ○ ۘ کافر تھے وَبَيْنَهُمَا — وقف لازم باختلاف ۱۲
اور درمیان بہشت اور دوزخ کے حِجَابٌ ۚ پردہ ہی یا دوزخیون اور جنتیون کے بیچ مین آڑ ہوگی جیسے دیوار اور شہر پناہ کہ دوزخی
جنت مین نجائین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ اور اوس آڑ کو اعراف کہتے ہین امام زاہد نے کہا کہ اعراف ایک ٹیکرا ہی
مشک سفید کا وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ اور اعراف پر مرد ہونگے بہشت اور دوزخ پر آگاہی رکھنے والے يَّعْرِفُوْنَ
پہچانینگے وہ كُلًّا سب جنتیون اور دوزخیون کو بِسِيْمٰهُمْ ۚ بسبب اونکی علامتون کے اسواسطے کہ
جنتی لوگون کے چہرے سفید اور نورانی ہونگے اور دوزخیون کے مونھ کالے ہونگے اور اس مقام کو اعراف
اسواسطے کہتے ہین کہ وہان کے رہنے والے دونون فریق کے حال کے عارف اور پہچاننے والے ہین اور یہ لوگ

انبیا علیہم السلام ہونگے یا شہید لوگ یا بزرگ مسلمان یا ملائکہ مردون کی صورت پر اور اعراف پر اونکا ہونا اونکی بزرگی کی
دلیل ہی اسواسطے کہ وہان سے بہشت مین اپنے مقام دیکھینگے اور فرحت اور لذت حاصل کرینگے اور عذاب دوزخ کو بھی دیکھینگے اور اوس سے
نجات اور خلاصی پانے پر خوش اور مسرور ہونگے اور تفسیر ثعلبی مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہی کہ اعراف موضع بلند ہی
صراط سے کہ حضرت عباسؓ اور حمزہؓ اور علیؓ اور جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہم اوسپر ہونگے اور خدا کے دوستون کو پہچانینگے ترو تازہ اور
سفید نورانی چہرہ ہونے کی وجہ سے اور خدا کے دشمنون کو پہچانینگے تیرگی اور روسیاہ ہونے کے باعث سے اور بعض مفسرون نے کہا ہی کہ
اعراف پر وہ لوگ ہونگے جنکے نیک اور بد اعمال برابر ہونگے یا جنکے مان باپ مین سے ایک راضی ہوا اور ایک نہین یا موحد لوگ ہونگے
جنھون نے عمل مین تقصیر اور کمی کی ہی اور اس فعل پر اعراف پر لوگون کا ہونا اونکے ثواب کی کمی کی جہت سے ہوگا کہ وہ بہشت مین
داخل ہونے کے مستحق نہین ہین وَنَادَوْا اور پکارینگے اعراف والے اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اہل جنت کو یعنی جب جنت مین
دیکھینگے تو اہل جنت سے تہنیت کے طور پر کہینگے اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ تحفہ کہ سلام اور تحیت خدا کی تمپر ہو یا خوشا حال تمہارا کہ
دار السلام مین سلامتی کے ساتھ پہونچے لَمْ یَدْخُلُوْھَا ابھی اہل اعراف جنت مین نہ داخل ہوئے ہونگے وَھُمْ یَطْمَعُوْنَ ۝
اور وہ طمع رکھتے ہونگے کہ جنت مین داخل ہون اور ایک روایت یہ ہی کہ سب کے بعد جو لوگ جنت مین داخل ہونگے وہ یہی اہل اعراف ہونگے
اور فتوحات مکیہ کے سفر رابع مین لکھا ہی کہ اہل اعراف کی نیکیون اور برائیون کا پلہ برابر ہوگا وہ بہشت مین بھی دیکھینگے اور دوزخ مین بھی
اور کسی مین داخل ہونے کے واسطے کوئی عمل اونکو ترجیح دینے والا نہوگا پھر جب خلق کو سجدہ کا حکم کرینگے اور وہ آخر تکلیف ہی قیامت کے دن
تو اہل اعراف سجدہ کرینگے اور اونکی نیکی کا پلہ بھاری ہوکر اونھین دخول جنت کے واسطے ترجیح دیدیگا اور وہ جنت مین داخل ہو جائینگے
وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُھُمْ اور جب پھیری جائینگی اونکی آنکھین تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ حق تعالی کے حکم سے ایک فرشتہ اونکے
منہ پھیر دیگا تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ طرف دوزخیون کے تو قَالُوْا وہ خدا سے پناہ مانگینگے اور کہینگے کہ رَبَّنَا اے رب
ہمارے لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ نکر ہمین ساتھ قوم ظالمون کے یعنی ہمین اور اونھین دوزخ مین اکٹھا نکر ع ۸ ثلثة
وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ اور آواز دینگے اہل اعراف رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَھُمْ اون مردون کو جنھین پہچانینگے بِسِیْمٰھُمْ
ساتھ اونکی نشانیون کے کہ وہ سیاہ چہرے اور نیلی آنکھین ہین اور وہ پہچانے ہوے لوگ کافرون کے سردار ہونگے
جیسے ولید مغیرہ اور ابو جہل اور عاص بن وائل اور مثل انکے مشرکون مین سے جو دنیا مین کہتے تھے کہ بلال اور عمار اور صہیب
ایسے فقیر صحابہ کو خدا جنت مین داخل کرے اور ہمین دوزخ مین ہرگز ایسا نہوگا اور قسم کھاتے تھے کہ ہمارے غلامون اور چرواہون کو
خدا ہمپر تفضیل نہ دیگا قَالُوْا کہینگے اونھین اہل اعراف کہ تم عذاب مین ہو مَآ اَغْنٰی عَنْکُمْ دفع نہ کر دیا تمسے
عذاب جَمْعُکُمْ اوس مال نے جسے تم جمع کرتے تھے یا تمہارے یار اور مددگار جو کثرت سے تھے اونھون نے وَمَا
کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ اور وہ جو تھے کہ تکبر کرتے تھے تم حق تعالی کے کلام سے یعنی تمہارے تکبر نے بھی
تمہارا عذاب نہ روکا پھر اہل اعراف حضرت بلال اور عمار اور سلمان اور خباب اور صہیب اور اونکے مثل صحابہ رضی اللہ عنہم کی

طرف اشارہ کرینگے اور کافرون سے کہینگے کہ اَهٰٓؤُلَآءِ کیا نہین ہی یہ گروہ الَّذِيْنَ وہ لوگ کہ دنیا مین اَقْسَمْتُمْ قسم
کھاتے تھے تم کہ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ ہرگز نہ پہونچائیگا اللہ اونھین رحمت اب دیکھو خدا کی رحمت سے یہی لوگ بہشت مین ہین
اور جب اہل اعراف اس کلام سے فارغ ہونگے تو حق تعالیٰ اپنے کرم سے اونھین کہیگا کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو تم جنت مین لَا
خَوْفٌ عَلَيْكُمْ کچھ خوف نہین تمپر خوف کی چیزون اور شدتون سے وَلَآ اَنْتُمْ اور نہ تم تَحْزَنُوْنَ ○ غمگین ہوگے
مطلبون اور مقصدون کے فوت ہونے سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب اہل اعراف بہشت مین داخل ہونگے دوزخیون کو
یاس کے بعد امید اور فرحت پیدا ہوگی عرض کرینگے کہ ای اللہ ہمارے قرابتی جنت مین ہین ہمین اجازت دے کہ اونسے باتین کرین
حق تعالیٰ حکم دیگا کہ جنتی لوگ دوزخیون کو دیکھینگے اور اپنے قرابتدارون کو نہ پہچانینگے اسواسطے کہ اونکی خلقت اور صورت بدل گئی ہوگی
مگر دوزخی لوگ اونھین پہچان لینگے اور اونکے نام اور کنیت سے پکارینگے اور اونسے جنت کا کھانا پینا مانگینگے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اور آواز دینگے دوزخی اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اہل جنت کو اور آرزو کرینگے کہ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا
ڈالو اوپر ہمارے مِنَ الْمَآءِ جنت کے پانی مین سے اسقدر کہ اوس سے ہماری پیاس بجھے اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ
یا دو ہمین اوسمین سے جو روزی دی ہی اللہ نے تمکو انواع واقسام کے کھانے پینے مین سے تا کہ کھائین ہم قَالُوْٓا کہینگے جنتی لوگ
ان دوزخیون کے جواب مین کہ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ نے حَرَّمَهُمَا حرام کردیا کھانا پینا جنت کا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ اوپر
کافرون کے الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا جنھون نے پکڑا دِيْنَهُمْ دین اپنا لَهْوًا وَّلَعِبًا تماشا اور کھیل اسواسطے کہ اپنی عید کے دن
وہ کعبہ کے گرد آتے تھے اور تالیان بجاتے اور کھیل کود مچاتے تھے وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ج اور فریب یا اونھین زندگی
دنیا اور طول مہلت نے یہانتک کہ خدا کو بھول گئے اور نہ سمجھے کہ دنیا غدار مکار فریب دینے والی ہی مثنوی در دیدۂ اعتبار خوابیست
در رہگذر اجل سرابیست ✤ مشغول مشو بہ سرخ و زردش ✤ اندیشہ مکن ز گرم و سردش ✤ سرمایۂ آفت ست زنہار ✤ خود را
ز فریب او نگہدار ✤ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ پھر آج چھوڑ دینگے ہم اونھین آگ مین كَمَا نَسُوْا جیسے اونھون نے چھوڑ دیا تھا
اور دل پر خیال نہ لاتے تھے لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا لا دیکھنے اس دن کا وَمَا كَانُوْا اور ایسے تھے وہ کہ عناد کی راہ سے
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○ انکار کرتے تھے ہماری ربوبیت کی علامتون یا ہماری کتاب کی آیتون کا وَلَقَدْ
جِئْنٰهُمْ اور البتہ لائے ہم اس گروہ کفار کے واسطے بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ کتاب کہ بیان کردیے ہمنے اوسکے معنی اور
وسمین مفصل کہدیا ہمنے جو کچھ کام آئے عَلٰى عِلْمٍ اور یہ بیان علم پر کیا ہمنے یعنی ہم جانتے تھے مفصل طور پر هُدًى اور لائے ہم
اس کتاب کو راہ دکھانے والی وَّرَحْمَةً اور رحمت والی لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ واسطے قوم مومنون کے هَلْ
يَنْظُرُوْنَ کیا انتظار کرتے ہین کافر یعنی انتظار نہین کرتے ہین اور منتظر نہین ہین اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ مگر کتاب کے انجام اور عاقبت
اور اوسکی حقیقت کے کہ وعدے اور وعیدین ہین یعنی اس بات کے منتظر ہین کہ اس کتاب مین جو ثواب اور عذاب کا وعدہ خدا نے
کیا ہی دیکھین کہ وہ سچ ہوتا ہی یا نہین يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ جسدن کہ آئیگا انجام کار یعنی اوسکے وعدے اور وعید کے

اظہار ظاہر ہوجائینگے اور یہ قیامت کے دن ہوگا یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کہینگے وہ لوگ جنہون نے نَسُوْهُ ترک کیا کتاب مفصل کو
مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے دنیا مین یعنی چونکہ کافر قرآن کا ایمان نہ لائے تو اوسدن کلام الٰہی کا صدق و نیز ظاہر ہوجائیگا اور وہ
کہینگے یہ قَدْ جَآءَتْ تحقیق کہ آئے تھے رُسُلُ رَبِّنَا رسول ہمارے رب کے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے اور ہمنے اونکی تکذیب کی
اور یہ ہماری بڑی خطا تھی فَهَلْ لَّنَا پھر کیا ہین واسطے ہمارے مِنْ شُفَعَآءَ شفاعت کرنے والے فَیَشْفَعُوْا لَنَآ تاکہ
شفاعت کرین ہماری آج اَوْ نُرَدُّ یا پھیر بھیجے جائین ہم دنیا مین فَنَعْمَلَ پھر عمل کرین ہم غَیْرَ الَّذِیْ سوا اوسکے کہ کُنَّا
نَعْمَلُ تھے ہم عمل کرتے یعنی اب تصدیق کرین ہم تکذیب نہ کرین اور وحدت کے قائل ہون شرک کے نہین پھر نہ کوئی اونکی شفاعت کریگا
اور نہ دنیا مین وہ پھیرے جائینگے قَدْ خَسِرُوْٓا بیشک نقصان کیا اونھون نے اَنْفُسَهُمْ اپنی جانون مین کہ اپنی عمر کا سرمایہ
بتون کی پرستش مین رائگان کردیا وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوگیا اونسے مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ۠ جو کچھ تھے کہ وہ افترا کرتے تھے
اور جھوٹ بولتے تھے کہ بت ہمارے شفیع ہین خدا کے پاس بیت برآنکہ بد و دلم امیدی میداشت ✽ امروز برفت و ناامیدم
بگذاشت ✽ اِنَّ رَبَّكُمُ بیشک رب تمہارا یہ تحقیق اللّٰهُ اللہ ہی جامع جمیع صفات کمال کا الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وہ جسنے پیدا کیے آسمان وَالْاَرْضَ اور زمین فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ چھ دن رات کی مقدار مین اسواسطے کہ آسمان اور
زمین پیدا ہونے کے قبل وہ دن جو آفتاب نکلنے سے غروب ہونے تک ایک مدت معین سے عبارت ہے وہ نہ تھا تبیان مین
لکھا ہے کہ ان چھ دن سے آخرت کے دن مراد ہین کہ ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ہے وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ
اور پہلا قول بہت صحیح اور مشہور ہے اور اشیا کو کلمۂ کن سے پیدا کرنے کی قدرت ہوتے ہوئے اونھین بتدریج پیدا کرنا دلیل ہے
قادر مختار کی قدرت کاملہ پر اور اشارہ ہے کامون مین دیر کرنے کی رعایت کے جانب اور عجلت اور اضطراب کرنے کی طرف اور اَلْعَجَلَةُ
مِنَ الشَّیْطٰنِ وَالتَّاَنِّیْ مِنَ الرَّحْمٰنِ کا نکتہ اس کلام کی تائید کرتا ہے اور مولانائے روم علیہ الرحمہ کی مثنوی مین ہے نظم مکر شیطان ست
تعجیل و شتاب ✽ خوے رحمن ست صبر و احتساب ✽ با تانی گشت موجود از خدا ✽ تا بہ شش روز این زمین و چرخہا ✽ ورنہ قادر بود کز
کن فیکون ✽ صد زمین و چرخ آوردے برون ✽ این تانی از پی تعلیم تست ✽ صبر کن در کار دیر آی و درست ✽ ثُمَّ اسْتَوٰی
پھر قصد کیا عَلَی الْعَرْشِ اوپر پیدا کرنے عرش کے یا غالب ہوا اوسکا حکم عرش پر یا خود قرار پکڑا اوسنے عرش پر اور عرش پر
حق تعالیٰ کے قرار پکڑنے کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ عرش سب مخلوقات مین بڑا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ عرش پر قرار پکڑنا ایک
صفت ہے خدا کی بے کیف اور بے وصف اور یہ متشابہات قرآن مین سے ہے ہم اوسکا ایمان رکھتے اور اوسکی تاویل حق تعالیٰ ہی پر
چھوڑتے ہین یُغْشِی الَّیْلَ کھینچ لیتا ہے اللہ شب تاریک کو النَّهَارَ روز روشن مین یعنی دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے
چھپا دیتا ہے اور اسکا عکس نہین کہا دو ضدون مین سے ایک کے بیان پر اکتفا کرنے کو یَطْلُبُهٗ ڈھونڈھتی ہے رات دن کو
یعنی اوسکے پیچھے لگی ہوئی آتی ہے حَثِیْثًا ۙ جلدی کرنے والی اور دن بھی جلدی کے ساتھ رات کا طالب ہے وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ اور پیدا کیا آفتاب اور ماہتاب وَالنُّجُوْمَ اور ستارون کو مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ مسخر کیے گئے ساتھ

ع ٦

۵ اور تحقیق کہ ایک دن نزدیک رب کے اسکے ہزار برس کا ہے ۱۲

اون دونون سے جنہین کہتے ہو تم ۵۲ جلدی شیطان سے ہے اور دیری رحمان سے ۱۲

اوسکے حکم کے اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ خبردار ہو کہ خدا کے واسطے ہی پیدا کرنا عجائب مخلوقات کا اور حکم نافذ یا اوسکے واسطے
جو کچھ پیدا کیا گیا ہی اور تصرف اوسمین تَبٰرَكَ اللّٰهُ بزرگ ہی خدا وحدانیت کے ساتھ الوہیت مین اور فردانیت کے ساتھ
ربوبیت مین رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پیدا کرنیوالا اہل عالم کو اُدْعُوْا رَبَّكُمْ پکارو اپنے رب کو تَضَرُّعًا عاجزی
اور زاری کے ساتھ وَّخُفْیَةً ؕ اور پوشیدگی کے ساتھ یعنی ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی اوسے پہچانو اور اوسکی
عبادت کرو تضرع تو آدمی کے محتاج ہونے کی نشانی ہی اور پوشیدہ رکھنا اخلاص کی دلیل ہی اور محتاج مخلص کو نا امیدی نہین ہی
مصرع نومید نیم کہ نا امیدی کفرست ✢ اِنَّهٗ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ دوست نہین رکھتا حد سے
گذرنے والون کو یعنی اون لوگون کو جو ایسے شخص کے واسطے بد دعا کرتے ہین جو بد دعا کا مستحق نہین یا دعا مین نالہ و فریاد
یہانتک کرتے ہین کہ ریا سے ملجائے یا ایسی چیز خدا سے مانگتے ہین جو اونکے لائق نہین جیسے انبیا کا مرتبہ اور آسمان پر چڑھ جانا وَ
لَا تُفْسِدُوْا اور فساد نہ کرو فِی الْاَرْضِ زمین مین کفر یا ظلم کے سبب بَعْدَ اِصْلَاحِهَا بعد اوسکی اصلاح کے کہ ایمان
یا عدل کے سبب سے ہوئی ہی وَادْعُوْهُ اور پکارو اللہ کو خَوْفًا اوسکے عذاب کے خوف سے وَّطَمَعًا ؕ اور اوسکے ثواب کی
امید پر اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ تحقیق کہ رحمت اسکی قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ نزدیک ہی نیک کام کرنے والون سے
اور یہ لوگ یا نیک کام ولے ہین جیسے عبادت کرنیوالے یا نیک امید رکھنے والے ہین جیسے گناہگار اور سبکو اوسکی رحمت
بے غایت اور فضل بے نہایت کی امید ہی شیخ الاسلام کی مناجات مین ہی کہ ای خدا اگر وفادار لوگ تجھسے امید رکھتے ہین جفاکار بھی
تیرے سوا اور کوئی پناہ نہین رکھتے بیت من اگر جفاست کارم بتو بس امید وارم ✢ بجز از تو کس ندارم کہ تو منبع وفائی ✢
وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ ہی وہ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ کہ بھیجتا ہی ہوائین چارون طرف کی بُشْرًاۢ خوشخبری دینے والی بَیْنَ یَدَیْ
رَحْمَتِهٖ ؕ پہلے آنے مینہ سے حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ یہانتک کہ جب اوٹھاتی ہین ہوائین سَحَابًا ثِقَالًا ابر بھاری کو کہا ہی باد صبا
ابر کو زمین سے اوٹھاتی ہی اور باد شمال جمع کرتی ہی اور باد جنوب مینہ برساتی ہی اور باد دبور برسنے کے بعد تمام ابر کو متفرق کر دیتی ہی
اور بہر تقدیر جب ہوائین ابر کو اوٹھاتی ہین تو سُقْنٰهُ ہانک لیجاتے ہین ہم اوس ابر کو لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ واسطے زندہ کرنے زمین مردہ کے
فَاَنْزَلْنَا پھر نازل کرتے ہین ہم بِهِ الْمَآءَ بسبب اس ابر کے پانی کو زمین پر فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالتے ہین ہم اوس پانی کے سبب سے
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ ہر قسم کے میوے كَذٰلِكَ جسطرح مردہ زمین کو نباتات سے ہم زندہ کرتے ہین اسی طرح نُخْرِجُ الْمَوْتٰی
زندہ کرینگے ہم اور نکالینگے مُردون کو اونکی قبرون سے اور زمین کو زندہ کرنا جو مردون کو زندہ کرنے کا نمونہ ہی اوسکا حال ہمنے
بیان کیا لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ تاکہ شاید تم نصیحت پکڑو اور قیامت کا ایمان لاؤ اور اس صورت سے اوس معنی پر دلیل پکڑو
وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ اور زمین پاک کہ پتھر اور ریگ سے جو قابل زراعت ہی یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ نکلتی ہی کھیتی اوسکی بِاِذْنِ رَبِّهٖ ساتھ
حکم الٰہی اور اوسکی مشیت کے کہ خوبی اور آسانی کے ساتھ وہ نکالتا ہی وَالَّذِیْ خَبُثَ اور جو زمین کہ ناپاک اور شور ہوتی ہی لَا یَخْرُجُ
نہین نکلتی اوس سے گھاس اِلَّا نَكِدًا ؕ مگر تھوڑی ہی کہ اوسمین کچھ فائدہ نہین ہوتا یہ مثل ہی کہ حق تعالی مومن اور کافر کی شان میں لایا ہے

مومن کے دل کو زمین پاکیزہ کے ساتھ تشبیہ دی اور کافر کے دل کو زمین شور کے ساتھ پھر جب نفیس تون کا مینھ کلام الٰہی کے ابر سے
مومن کے دل پر برستا ہی تو طاعت اور عبادت کے انوار اوسکے جسم ظاہری پر ظاہر ہوتے ہین اور جب کافر کلام الٰہی سنتا ہی تو اوسکے دل کی
زمین نصیحت کا بیج قبول نہین کرتا اور جو صفتین کارآمد ہین انمین سے کوئی صفت اوسمین نہین پیدا ہوتی بیت زمین شور سنبل
بر نیارد ✽ درو تخم عمل ضائع مگردان ✽ كَذٰلِكَ جیسے یہ مثل ہمنے بیان کی اسی طرح نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ پھیرتے ہین ہم آیتین
اور احوال کے موافق ہم مثالین دیتے ہین لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جو فہم و ادراک کی نعمت کا شکر
ادا کرتے ہین اور ان مثالون مین غور و فکر کرکے اعتبار کرتے ہین لَقَدْ اَرْسَلْنَا تحقیق بھیجا ہمنے نُوْحًا نوح بن ملک بن
متوشلخ بن ادریس علیہم السلام کو جب انکا سن پچاس برس کا تھا اِلٰى قَوْمِهٖ طرف اوسکی قوم کے کہ وہ لوگ اکثر قابیل کی اولاد
اور بت پرست تھے فَقَالَ يٰقَوْمِ پھر کہا نوح نے کہ اے قوم میری اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو اسکی کہ وہ یگانہ ہی مَا لَكُمْ
نہین ہی واسطے تمہارے مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کوئی معبود سوا اوسکے تو اوسی کا حکم مانو اور اوسکی عبادت مین دوسرے کو شریک کرو
اِنِّیْۤ اَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے اگر ایمان نہ لاؤگے عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ عذاب سے بڑے
روز کے کہ وہ طوفان کا دن ہی یا قیامت کا روز قَالَ الْمَلَاُ کہا بزرگون نے مِنْ قَوْمِهٖۤ اوسکی قوم مین سے اِنَّا لَنَرٰىكَ
تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھے اے نوح فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ گمراہی کھلی ہوئی مین کہ ہمین اپنے خداؤن کی عبادت سے منع کرکے ایک خدا کی
راہ بتاتا ہی قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے اونکے جواب مین يٰقَوْمِ اے میری قوم لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ نہین ہی میرے ساتھ کچھ
گمراہی اور راہ حق اور طریق صواب سے کچھ دوری وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ اور مگر مین رسول ہون مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اہل عالم کے رب کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ پہونچاتا ہون مین تمہین رِسٰلٰتِ رَبِّیْ پیغام رب اپنے کے وَاَنْصَحُ
لَكُمْ اور نصیحت کرتا ہون مین تمہین تمہاری بہتری کے واسطے وَاَعْلَمُ اور جانتا ہون مین مِنَ اللّٰهِ وحی الٰہی سے
جو مجھپر آئی ہی مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو کہ تم نہین جانتے ہو نوح علیہ السلام کی قوم نے اوس قوم پر عذاب آنے کا حال
نہین سنا تھا جو اپنے نبی کی تکذیب کرتی ہی اور نہ جانتے تھے جب پیغام اور وحی کا حال سنا تو متعجب ہوے حضرت نوح
علیہ السلام نے کہا کہ اَوَعَجِبْتُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم اَنْ جَآءَكُمْ اس بات سے کہ آئے تمہارے پاس ذِكْرٌ پیغام
اور وحی مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب کی طرف سے عَلٰى رَجُلٍ اوپر ایک مرد کی زبان کے مِّنْكُمْ کہ وہ تمہاری جنس سے ہی
یعنی آدمی تمہارا ہم زبان ہی لِيُنْذِرَكُمْ تاکہ ڈرائے تمہین کفر اور گناہ کی عقوبت اور عذاب سے وَلِتَتَّقُوْا اور تاکہ بچو تم غضب
الٰہی سے وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور تاکہ شاید رحم کیے جاؤ اور بخشے جاؤ تم شرک سے پرہیز کرنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ
پھر جھٹلایا قوم نے نوح علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام نے قوم کے ہلاک ہوجانے کی دعا کی اور خدا کے حکم سے ایک کشتی بنائی اور مومنون کے
ساتھ کشتی مین آئے حق تعالیٰ نے طوفان بھیجا اور سب کافرون کو ہلاک کردیا اور حضرت نوح علیہ السلام اون لوگون سمیت سلامت بچے
جو کشتی مین سوار تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے نوح کو ڈوبنے سے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

ع ۵

اور اون لوگون کو بھی جو اوسکے ساتھ تھے فِی الْفُلْكِ کشتی مین اور وہ سب اَسّی آدمی تھے چالیس مرد اور چالیس عورتین
وَاَغْرَقْنَا اور ڈبو دیا ہمنے طوفان سے الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اون لوگون کو جنھون نے جھٹلایا تھا ہماری وحدانیت کی
دلیلون کو یا نوح علیہ السلام کی نبوت پر جو معجزات دلیل تھے اونھین اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق کہ تھے قوم نوح علیہ السلام کے لوگ قَوْمًا
عَمِیْنَ ○ ایک گروہ اندھون کا وحدانیت کی نشانیون سے اندھے ہوگئے اور حضرت نوح علیہ السلام کا باقی قصہ بعضی ع ۹
آیتون اور سورتون مین ان شاء اللہ تعالی آئیگا وَاِلٰی عَادٍ اور بھیجا ہمنے طرف عاد کے اَخَاهُمْ هُوْدًا اونکے بھائی
کو نسب مین بھائی تھا یعنی اونکے قرابتدار ہود کو عاد کہ قبیلہ کہ اونکی طرف منسوب کرتے ہین چوتھی پشت مین حضرت ہود کے دادا تھے
اور عاد بیٹا عوص کا وہ بیٹا ارم کا وہ بیٹا سام کا وہ بیٹا نوح علیہ السلام کا ہی اور اہل سیر کے نزدیک ہود کا نام عابر ہی اور وہ بیٹا
صالح کا اور وہ بیٹا ارفخشد کا وہ بیٹا سام کا وہ بیٹا نوح علیہ السلام کا ہی اور اس قول پر حضرت ہود عاد کے چچا کی اولاد مین
ہوتے ہین اور قبیلۂ عاد کے لوگ دراز قد اور فربہ تھے اور اوس زمانہ مین تمام روے زمین پر اونسے بڑا کوئی قبیلہ نہ تھا اور بہت لوگ تھے
مال جمع رکھتے تھے اور بت پرستی مین عمر بسر کرتے تھے حق تعالی نے حضرت ہود علیہ السلام کو اونپر رسول کیا یہانتک کہ حضرت ہود اوس
قبیلہ مین آئے اور اونھین حق کی طرف بلایا قَالَ یٰقَوْمِ کہا اے قوم میری اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو خدا کی اور اوسکی وحدانیت
قائل ہو مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ نہین ہی واسطے تمھارے کوئی معبود غَیْرُهٗ سوا اوسکے اور بت عبادت کے مستحق نہین ہین
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین ڈرتے ہو عذاب الٰہی سے قَالَ الْمَلَاُ کہا ایک گروہ نے اون بزرگون اور پیشواؤن مین سے
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر تھے مِنْ قَوْمِهٖ قوم ہود مین سے اسواسطے کہ اونکی قوم مین بعضے اشراف مسلمان تھے جیسے
مرثد بن سعد اور اوسکے متبع لوگ مگر کافرون نے کہا کہ اے ہود اِنَّا لَنَرٰىكَ تحقیق دیکھتے ہین ہم تجھے فِیْ سَفَاهَةٍ بیوقوفی مین
کہ اپنے قدیم دین کو چھوڑ کے نئے دین کی طرف بلاتا ہی وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ اور بیشک ہم گمان کرتے ہین تجھے مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○
جھوٹ کہنے والون مین سے اوس بات مین جو تو کہتا ہی قَالَ یٰقَوْمِ کہا ہود علیہ السلام نے کہ اے میری قوم لَیْسَ بِیْ
سَفَاهَةٌ نہین ہی مجھے عقل کی کمی اور حماقت وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ اور لیکن مین رسول ہون مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○
اہل عالم کے رب کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ پہونچاتا ہون مین تمھین رِسٰلٰتِ رَبِّیْ پیغام اپنے رب کے وَاَنَا لَكُمْ اور
مین واسطے تمھارے نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ○ نصیحت کرنے والا ہی امانتدار ہون اَوَعَجِبْتُمْ کیا تعجب آیا تمھین اَنْ جَآءَكُمْ
یہ کہ آئی تمھارے پاس ذِكْرٌ نصیحت یا بیان مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف سے عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ
اوپر ایک مرد کی زبان سے کہ وہ تم مین سے ہی یعنی تمھارے نسب مین شریک ہی کہ تم اوسے جانتے ہو وہ تمھین جانتا ہی
اور اوسپر نصیحت یا بیان اوترنے کا سبب یہ ہی لِیُنْذِرَكُمْ تاکہ ڈرائے تمھین عقوبت الٰہی سے وَاذْكُرُوْا
اور یاد کرو تم خدا کی نعمت اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ جب کہ کیا اوسنے تمھین جانشین اور زمین احقاف پر حضرموت سے
عمان تک کا ساکن مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ بعد ہلاک ہونے قوم نوح کے وَّزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ اور زیادہ کیا

تمھین بیچ خلق کے بَصۜطَةً قوّت مین یا زیادہ دیا تمھین مخلوق پر غلبہ اور بعضون نے کہا ہی کہ بصطۃ سے قد کی درازی
مراد ہی اسواسطے کہ اونمین سب سے زیادہ پست قد ساٹھ گز کا تھا اور دراز قد سو گز کا فَاذْكُرُوْٓا پھر یاد کرو اٰلَآءَ اللّٰهِ خدا کی
نعمتین لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ تاکہ شاید تم چھٹکارا پاؤ قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگون نے حضرت ہود علیہ السلام سے اَجِئْتَنَا
کیا آیا ہی تو ہمارے پاس لِنَعْبُدَ اللّٰهَ تاکہ حکم کرے اسکا عبادت کرین ہم اللہ وَحْدَهٗ اکیلے اور یکتا کی وَنَذَرَ اور
ہاتھ کھینچین ہم اور پرستش چھوڑ دین مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اوس چیز کی کہ تھے پوجتے باپ ہمارے بتون سے اور
ہم کسی طرح اونکی پرستش نہ چھوڑینگے اور تو ہمین عذاب سے ڈراتا ہی فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ تو لا وہ چیز جس سے تو ہمین ڈراتا ہی اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ اگر ہی تو سچون مین سے عذاب نازل ہونے کی خبر دینے مین قَالَ کہا ہود علیہ السلام نے کہ
قَدْ وَقَعَ تحقیق کہ واجب ہوگیا عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ تمپر آیا اور تریگا تمپر تمھارے رب سے عذاب
اور غضب اَتُجَادِلُوْنَنِيْ کیا جھگڑتے ہو تم مجھسے فِيْٓ اَسْمَآءٍ ان نامون کے کام مین یعنی ان بتون کے باب مین کہ اونمین سے
ہر ایک کا نام تمنے رکھا ہی بعضون کو ساقیہ کہتے تھے اور اونھین یہ گمان تھا کہ مینھ انکے حکم سے برستا ہی اور بعضون کو حافظہ کہتے تھے اور
اونھین جانتے تھے کہ سفر مین یہی ہماری حفاظت کرتے ہین اور اسی طرح بعضون کو رازقہ بعضون کو سالمہ کہتے تھے اس گمان پر کہ ہمارا
رزق اور سلامتی انھی کے سبب سے ہی اور یہ الفاظ بے اصل نام تھے اسواسطے کہ بت جو کنکر پتھر تھے اونھین ان کامون کی قدرت نہ تھی
پھر ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جھگڑا کرتے ہو ان چیزون مین کہ جہالت کی رو سے سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ نام رکھا ہی اونکا تمنے
وَاٰبَآؤُكُمْ اور تمھارے باپون نے مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا نہین بھیجی ہی خدا نے اونکی پرستش جائز ہونے پر مِنْ سُلْطٰنٍ کوئی
دلیل اور جب حق بات ظاہر ہوگئی اور تم ناحق جھگڑے پر اڑے ہو فَانْتَظِرُوْٓا تو امیدوار رہو اور انتظار کرو عذاب نازل ہونے کا
اِنِّيْ مَعَكُمْ تحقیق کہ مین بھی تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○ ع منتظرون مین سے ہون نزول عذاب کا لکھا ہی کہ حق تعالی نے
اونپر تین برس تک مینھ نہین برسایا یہانتک کہ قحط مین وے مبتلا ہوے اوس زمانہ مین جب کوئی بلا نازل ہوتی تو اوس جگہ کی طرف لوگ
متوجہ ہوتے جہان اب خانہ کعبہ ہی اور وہان سرخ ریت کا ایک ٹیکرا تھا کہ مسلم اور مشرک اوس جگہ کی طرف رجوع کرتے اپنی حاجتین عرض کرتے
اور آفتین دفع ہونے کی دعا کرنے کے بعد اپنے مطالب کو پہونچتے اور جلدتر نجات پاتے پھر قوم عاد نے اوس سفر کا سامان کیا قبیل بن عنز اور
مرثد بن سعد ستر آدمیون کے ساتھ کہ وہ قبیلہ کے سردار تھے مکہ معظمہ مین گئے اور معاویہ بن بکر جو عملیق بن لاوز کی اولاد مین تھا اور اوس
زمانہ مین مکہ کا حاکم تھا اوسکے یہان یہ لوگ اترے اور رسم ضیافت کے بعد اون لوگون نے اجازت لیکر چاہا کہ دعا اور پانی مانگنے کو اوس
مقام معین پر جائین مرثد جو قوم مین ایک رئیس تھا اور حضرت ہود علیہ السلام کا ایمان رکھتا تھا بولا کہ تمھاری دعا سے مینھ نہ برسیگا مگر ہود
علیہ السلام کی تم اطاعت کرو اور توبہ اور استغفار کے دروازہ مین آؤ تاکہ خدا اپنی عنایت کے ابر سے تمپر باران رحمت برسائے یہ سنکر قبیل اور اوسکے
یارون نے معاویہ سے درخواست کی اور اوسنے مرثد کو قید اور نظر بند کیا اور نہ چھوڑا کہ دعا کے مقام پر وہ جائین اور قبیل اپنی قوم کے ساتھ اوس
مقام پر گیا اور دعا مانگی کہ ای خدا قوم عاد مینھ چاہتی ہی اوسے دے فورًا ابر کے تین ٹکڑے اوٹھے ایک سفید ایک سیاہ ایک سرخ

اور منادی غیب نے ندا کی کہ ای قیبل انمین سے جسکو تیرا جی چاہے اپنی قوم کے واسطے اختیار کر قیبل نے ابر سیاہ اختیار کیا اسواسطے کہ
ابر سیاہ سے بہت مینہ برستا ہی لو مکہ سے اپنی قوم سمیت باہر آیا اور اپنی قوم کے شہرون کی طرف چلا جب وادی مغیث مین پہونچا کہ وہان بھی
اوسکی قوم کے لوگ رہتے تھے اور ابر کی خوشخبری اپنے قبیلہ کے لوگون کو سنائی تو قوم بہت خوش ہوکر ابر کی خوشی مین اپنے گھرون سے
باہر نکلے بس اوسپر عذاب آلہی نازل ہوا اسواسطے کہ اوس ابر مین ریح عاصف تھی جسے آندھی کہتے ہین اوس آندھی نے سات آٹھ
دن مین تمام قوم عاد کو ہلاک کردیا اور ہود علیہ السلام اپنی قوم سمیت صحیح سلامت رہے اور اس قصہ کی تفصیل انشاء اللہ تعالی آیتون میں
مذکور ہوگی حق تعالی مومنون کی نجات اور کافرون کے ہلاک ہونے کی خبر دیتا ہی **فَاَنْجَيْنٰهُ** پھر نجات دی ہمنے ہود علیہ السلام کو
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اور اون لوگون کو جو اوسکے ساتھ تھے یعنی دین مین اوسکی متابعت کرتے تھے **بِرَحْمَةٍ مِّنَّا** وہ رہائی ہماری
رحمت تھی اونپر **وَقَطَعْنَا** اور کاٹ دی ہمنے **دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا** جڑ اون لوگون کی جنھون نے تکذیب کی اور ایمان نہ لائے
بِاٰيٰتِنَا ساتھ نشانیون میری قدرت کے یعنی ہمنے اونکا استیصال کیا اور بیخ و بنیاد سے انھین اوکھاڑ دیا **وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ** ○ ع۸
اور نتھے قوم عاد کے لوگ ایمان رکھنے والے ساتھ وحدت معبود اور رسالت ہود کے **وَاِلٰى ثَمُوْدَ** اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے
اور یہ عرب مین سے اور ایک قبیلہ تھا کہ اوسکا نسب ثمود بن عابر بن ارم بن نوح علیہ السلام سے ملتا تھا اور انکے مکان اوس زمین مین تھے
جسے حجر کہتے تھے ملک حجاز اور ملک شام کے بیچ مین اور یہ لوگ بھی بت پرست تھے حق تعالی نے اونکی طرف بھیجا **اَخَاهُمْ**
صٰلِحًا اونکے بھائی صالح کو کہ اونکے ہم نسب تھے اور صالح علیہ السلام کی پانچوین پشت ثمود تھے **قَالَ** کہا صالح علیہ السلام نے وقف لازم
جب وہ پیغمبر ہوکر آئے کہ **يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ** ای میرے گروہ عبادت کرو خدا ئے وحدہ لاشریک کی **مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ**
غَيْرُهٗ نہین ہی واسطے تمہارے کوئی معبود جو مستحق الوہیت ہو سوا اللہ کے قوم ثمود چونکہ بہت کثرت سے تھی اور اوسے زور
و زر بہت کچھ حاصل تھا اسوجہ سے صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور اوس قوم کے لوگ بولے کہ ہمین کوئی معجزہ دکھا کہ تیری نبوت
ہمارے واسطے دلیل ہو صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتے ہو وہ بولے کہ ہمارے ساتھ میدان مین چل کہ کل ہماری عید ہی
ہم بتون کی آرایش کرکے نکالینگے تو بھی اپنے خدا سے کچھ مانگ ہم بھی اپنے خداؤن سے کچھ مانگین پھر جسکی دعا قبول ہوجائے دوسرے کو
اوسی کی اطاعت کرنا چاہیے یہ صورت قرار دیکر دوسرے دن باہر نکلے اون لوگون کو جو جو حاجت اور مراد تھی بتون سے مانگی کسی کے
پورے ہونے کا اثر بھی نہ ظاہر ہوا پس ذلیل اور شرمندہ ہوکر سبھون نے سر جھکا لیے جندع بن عمر کہ شرفائے قبیلہ مین سے ایک شخص تھا
اوسنے ایک پتھر کی طرف اشارہ کیا اور وہ ایک ہی پتھر اوس میدان مین پڑا تھا اور اوسے کاثبہ کہتے تھے اور بولا کہ ای صالح اس پتھر مین سے
ایک اونٹنی نکلی اونٹ سے مشابہ جسپر بال بہت ہون اور گابھن ہو ہمارے واسطے نکال صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میرا خدا اپنی قدرت
کاملہ سے کہ اوسمین عجز کو کچھ دخل نہین ایسی اونٹنی پیدا کرے تو تم کیا کروگے وہ بولے کہ ہم ایمان لائینگے اور تیرے خدا کی عبادت کرینگے اور اس
بات پر قسم کھائی حضرت صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مین حق سبحانہ تعالی سے وہ معجزہ ظاہر ہونے کی درخواست کی فورًا
نصف پتھر کو حرکت ہوئی اور جیسے اونٹنی جنتے وقت چلاتی ہی اوسی طرح کی آواز اوس پتھر مین سے نکلی اور وہ پتھر پھٹ گیا اور جیسی اونٹنی اون قوم کے لو

چاہتے تھے اوس پتھر مین سے باہر نکل آئی بہت بڑی اوٹنی تھی چنانچہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک ایک سو بیس گز کا فرق تھا اور قد اوسکا اتنا بڑا کہ
ایک پہاڑ معلوم ہوتا تھا اور پیدا ہوتے ہی اپنے برابر بچہ جنی لوگون نے اوسے دیکھا جندع کو مدد توفیق رفیق ہوئی فوراً ایمان لایا اور قبیلہ
ثمود کے باقی شرفا گمراہ رہے اور منکر ہوے قطعہ یکے بنورِ عنایت رہِ ہدایت یافت ٭ یکے بوادیِ خذلان بماند سرگردان ٭ یکے
بوسوسۂ دیو رفت سوے سقر ٭ یکے زپیرویِ حق گرفت ملک جنان ٭ غرضکہ وہ اوٹنی قوم مین ہی اور اونکی چراگاہون مین چرتی اور
اونکے کنوون کا پانی دوسرے دن باری سے اوسے ملتا حضرت صالح علیہ السلام نے یہ معجزہ ظاہر ہونے کے بعد کہا کہ ای قوم
قَدْ جَآءَتْكُمْ تحقیق کہ آیا تمہارے پاس بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ معجزہ ظاہر تمہارے رب کی طرف سے کہ اوسکی کمال قدرت اور
میری صحت رسالت پر دلیل ہی هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہ اوٹنی خدا کی ہی یہ اضافت تخصیص کے سبب سے ہوگی یعنی خدا نے سنگ کا شبہ سے
یہ اوٹنی پیدا کی تاکہ ہو لَكُمْ اٰيَةً واسطے تمہارے دلیل میری پیغمبری پر فَذَرُوْهَا پس چھوڑ دو اس اوٹنی کو تَاْكُلْ فِيْٓ
اَرْضِ اللّٰهِ کہ کھائے گھاس خدا کی زمین مین اور تمکو اوسکے کھانے مین کچھ رنج اور تکلیف نہو وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
اور نہ پہونچاؤ اوسے کچھ برائی فَيَاْخُذَكُمْ پھر نے لیگا تمہین عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دردناک عذاب کا مستحق
ہو جانا اوٹنی کو تکلیف پہونچانے کے سبب سے نہین بلکہ معجزہ دیکھکر پھر کفر پر اونکے قائم رہنے کے سبب سے تھا اور اوس اوٹنی کے
پاؤن کاٹ ڈالنا کفر مین اونکے تکبر کی دلیل ہی وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو خدا کی نعمت کو اِذْ جَعَلَكُمْ جب کیا اوسنے تمہین
خُلَفَآءَ جانشین زمین مین مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ قوم عاد کو ہلاک کرنے کے بعد وَّبَوَّاَكُمْ اور جگہ دی تمہین فِي الْاَرْضِ
زمین حجر مین تَتَّخِذُوْنَ بنا لیتے ہو مِنْ سُهُوْلِهَا اوسکی نرم زمینون مین قُصُوْرًا محل جاڑے مین رہنے کے واسطے
وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ اور کھود لیتے ہو پہاڑون مین یعنی بنا لیتے ہو پتھر مین بُيُوْتًا گھر گرمی مین رہنے کے لیے
فَاذْكُرُوْٓا پھر یاد کرو اٰلَآءَ اللّٰهِ نعمتین اللہ کی کہ زمین مین رہنا اور پہاڑ کھودنے کی قوت ہی وَلَا تَعْثَوْا
اور نہ تباہ پھرو فِي الْاَرْضِ زمین حجر مین مُفْسِدِيْنَ ○ فساد کرتے ہوے اونھون نے حضرت صالح
علیہ السلام کو تو جواب نہ دیا اور مومنون سے متعرض ہوے چنانچہ حق تعالی خود فرماتا ہی کہ قَالَ الْمَلَاُ کہا گروہ کے
بڑے لوگون نے الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا وہ لوگ جو تکبر اور سرکشی کرتے تھے مِنْ قَوْمِهٖ قوم صالح علیہ السلام
مین سے لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا واسطے اون لوگون کے جنھین ضعیف اور کم زور سمجھے تھے یعنی عاجز بیچارون سے لِمَنْ
اٰمَنَ مِنْهُمْ واسطے اون لوگون کے جو ایمان لائے تھے عاجز محتاج کہ اَتَعْلَمُوْنَ کیا تم جانتے ہو کہ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ
بیشک صالح رسول ہی مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کی طرف سے اور یہ بات ہنسی کے طور پر تھی قَالُوْٓا بولے وہ بیچارے کہ اِنَّا بیشک ہم
بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ ساتھ اوس چیز کے کہ صالح علیہ السلام کو اوسکے ساتھ بھیجا ہی یعنی توحید اور عبادت پر مُؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لائے ہین
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا کہا اون لوگون نے جو سرکشی کرتے تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے سے اِنَّا بیشک ہم
بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ساتھ اوس چیز کے جسکا تم ایمان لائے ہو ساتھ اوسکے كٰفِرُوْنَ ○ کافر اور منکر ہین

لکھا ہی کہ قوم ثمود اوس اوٹنی سے تنگ آگئی اسواسطے کہ جسدن اوسکی باری ہوتی تھی اونکے کنوؤن کا سب پانی پی جاتی تھی اور جسدن قوم کی باری ہوتی تھی تو کنوؤن کا پانی اونکے جانورون کو کافی نہوتا تھا اور دوسرے یہ کہ گرمی کے دنون مین پہاڑ کی آڑ مین چلی جاتی کہ وہان خنکی ہوتی ہی اور قوم کے چارپائے اوس سے ڈر کے پہاڑ کے میدان مین بھاگ آتے اور جاڑے کے دنون مین پہاڑ کے میدان مین آتی کہ وہان بہت گرمی ہوتی تھی اور سب چارپائے پہاڑ کی آڑ مین اوسکے خوف سے بھاگ جاتے اس سبب سے اونھین نقصان پہونچتا تھا اور دو عورتین کہ اونھین عنیزہ اور صدوقہ کہتے تھے اور اونکے چارپائے بہت تھے یہ صورت اونھین بہت شاق ہوئی قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو اونھون نے آمادہ کیا اور ان دونون نے اوٹنی کے پاؤن کاٹکر اوسے ہلاک کرڈالا چنانچہ اوسکی تفصیل انشاءالله تعالی مذکور ہوگی اور اوٹنی کا مارڈالنا اونپر عذاب نازل ہونے کا سبب ہوا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ پھر پاؤن کاٹ ڈالے اور مارڈالا اوٹنی کو وَعَتَوْا اور سرکشی کی اونھون نے عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ اپنے رب کا حکم ماننے سے وَقَالُوا اور کہا اونھون نے ہنسی کے طور پر یَا صَالِحُ ائْتِنَا ای صالح لا وہ چیز جو بِمَا تَعِدُنَا وعدہ کرتا ہی ہمسے عذاب کا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ○ اگر تو ہی برحق رسولون مین سے فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پھر لے لیا اونھین اوٹنی کو مارڈالنے کے سبب سے زلزلہ نے بڑی سخت آواز کے بعد فَأَصْبَحُوا پھر صبح کی اونھون نے یعنی ہوگئے وہ فِي دَارِهِمْ اپنے گھرون مین جَاثِمِينَ ○ اوندھے بیجان مردہ اپنی جگہ پر فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ پھر منھ پھیرا صالح علیہ السلام نے اونسے جب اونھون نے اوٹنی کو مارڈالا تو حق تعالی نے فرمایا کہ مین قوم ثمود کو جبرئیل کی آواز سے اور زلزلہ سے ہلاک کرونگا وَقَالَ اور کہا صالح علیہ السلام نے حسرت کی راہ سے کہ يَا قَوْمِ ای گروہ میرے لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ قسم خدا کی کہ پہونچا دیا مین نے تمھین رِسَالَةَ رَبِّي پیغام اپنے رب کا جسکے پہونچا دینے پر مین مامور تھا وَنَصَحْتُ لَكُمْ اور نصیحت کی مین نے تمھین بلانے کے وقت وَلَٰكِنْ لَا تُحِبُّونَ اور مگر دوست نہین رکھتے ہو اور پیروی نہین کرتے ہو تم النَّاصِحِينَ ○ نصیحت کرنے والون کی کہ مہربانی کی راہ سے تمھین ایمان کی طرف بلاتے ہین اور نفس اور شیطان کی اتباع سے منع کرتے ہین وَلُوطًا اور یاد کرو تم ای محمد صلی الله علیه وآله وسلم لوط بیٹے هاران بیٹے آزر بیٹے ناخور کو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بابل سے ملک شام کی طرف متوجہ ہوے تو اونکے بھتیجے یعنی لوط علیہ السلام اونکے ساتھ تھے حق تعالی نے انھین پیغمبری دی اور اہل موتفکات کی طرف بھیجا اور وہ پانچ شہر تھے سدوما یہ سب شہرون مین بڑا تھا اور عاموراء اور داوما اور صلوبوراء اور شعودا اور بعضے کہتے ہین کہ صعودا اور ہر شہر مین چار چار ہزار آدمی تھے حضرت لوط علیہ السلام سدوما مین آئے اور خلق کو خدا کی طرف بلایا اور انتیس ۲۹ برس اون لوگون مین رہے اور نیک کامون کا حکم کرتے تھے اور بری باتون سے منع کرتے تھے اور اونکے برے کامون مین سے ایک لواطت تھی حق تعالی نے امت مرحومہ کو اونکے انجام کار سے خبر دی اور فرمایا کہ یاد کرو تم ای محمد صلی الله علیه وآله وسلم لوط علیہ السلام کا قصہ إِذْ قَالَ جب کہا اوسنے لِقَوْمِهِ سدوما کے رہنے والون کو جنمین وہ خود رہتے تھے أَتَأْتُونَ کیا کرتے ہو تم الْفَاحِشَةَ یہ برا کام یعنی لواطت مَا سَبَقَكُمْ بِهَا کسی نے پیشی نہین کی تمپر ساتھ اس برے کام کے یعنی تمسے پہلے یہ کام نہین کیا مِنْ أَحَدٍ کسی نے مِنَ الْعَالَمِينَ ○ اہل عالم مین سے

اِنَّکُمْ بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا تم اور حفص نے اِنَّکُمْ خبر کے طریق پر پڑھا ہی یعنی تحقیق کہ تم اى قوم لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ آتے ہو مردون پر شَهْوَةً مباشرت کی روسے مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۤءِ سوا عورتون کے جو تم پر مباح کی گئین ہین
تو تم راہ حق پر نہین ہو بَلْ اَنْتُمْ بلکہ ہو تم قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ گروہ اسراف کرنے والے اور حد سے گذرنے والے
وَمَا كَانَ اور نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖۤ جواب قوم لوط علیہ السلام کا اس کلام کے مقابلہ مین اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا مگر یہ کہ
کہا سدوما کے بعضے لوگون نے بعض سے کہ اَخْرِجُوْهُمْ نکالدو لوط کو اور اوسکی لڑکیون کو اور اونکو جو اوسکا ایمان لائے ہین
مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اپنے دیہ سے کہ وہ سدوما ہی اِنَّهُمْ تحقیق کہ لوط اور اوسکے تبع اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ لوگ ہین
کہ برے کامون سے پاکی چاہتے ہین یعنی اس کام مین ہمسے متفق نہین ہین حق تعالی نے اونکا یہ جواب ناپسند فرمایا اور اونپر
عذاب نازل ہوا چنانچہ اوسکی تفصیل انشاءاللہ تعالی آگے آتی ہی اور جب عذاب نازل ہوا تو فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے لوط علیہ السلام کو
اوس سے وَاَهْلَهٗۤ اور اوسکے لوگون کو اور اوسکے گھر والون کو اور اونکو جو ایمان لائے تھے اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی عورت کو کہ اوسکا
نام واعلہ تھا اور وہ اپنا کفر چھپاتی تھی اور کافرون کو لوط علیہ السلام سے انکار کرنے پر اغوا کرتی تھی كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○
تھی وہ عورت اپنے شہر مین رہجانے والون مین سے یعنی وہان سے جانے مین اوسنے حضرت لوط علیہ السلام کا ساتھ نہ دیا اور
قوم لوط مین ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا اور برسایا ہمنے عَلَيْهِمْ قوم لوط کے کافرون پر مَّطَرًا مینہ اور کیا عجیب مینہ تھا
کہ قوم لوط کے سر پر پتھر برسے فَانْظُرْ پھر دیکھ اى دیکھنے والے کہ كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ ع ١٢
انجام کار گنہگارون کا وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے کہ ابراہیم علیہ السلام کا بیٹا تھا اَخَاهُمْ شُعَيْبًا
اونکے بھائی شعیب بن میکیل بن یسجر بن مدین کو قَالَ کہا شعیب نے يٰقَوْمِ اى گروہ میرے اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو
خدا کی مَا لَكُمْ نہین ہی واسطے تمہارے مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کوئی معبود اوسکے سوا قَدْ جَآءَتْكُمْ تحقیق کہ آیا تمہارے
پاس بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ معجزہ ظاہر تمہارے رب کی طرف سے قرآن شریف مین حضرت شعیب علیہ السلام کا معجزہ
مذکور نہین ہی اور حدیثون مین بھی فقیر کی نظر سے نہین گذرا مگر آیات باہرات مین کہ انبیا علیہم السلام کے معجزات کا ذکر ہی
لکھا ہی کہ حضرت شعیب علیہ السلام کا معجزہ یہ تھا کہ جب اونچے پہاڑ پر چڑھا چاہتے تو پہاڑ اپنا سر جھکا دیتا شعیب علیہ السلام
آسانی سے اوسپر چڑھ جاتے اور اونکی قوم مین ہر ایک کے پاس دو پیمانے اور تولنے کے دو بٹے تھے ایک دوسرے سے بڑا بڑے سے
تول ناپکر مول لیتے تھے اور چھوٹے سے تول ناپکر بیچتے تھے کفر کے علاوہ تول ناپ مین بھی خیانت کرتے تھے حضرت شعیب علیہ السلام نے اونسے کہا کہ
مین تمہین خدا کی طرف بلاتا ہون اور کھلا ہوا معجزہ تمہین دکھاتا ہون فَاَوْفُوا الْكَيْلَ پھر پورا اور درست کرو پیمانہ وَالْمِيْزَانَ اور ترازو
بٹے یا ناپ تول مین راستی کرو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور نہ کم دو لوگون کو اَشْيَآءَهُمْ چیزین اونکی یعنی خرید فروخت مین خیانت
نہ کرو وَلَا تُفْسِدُوْا اور فساد نہ کرو کفر اور خیانت کے سبب سے فِى الْاَرْضِ زمین مین بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
بعد اوسکی درستی اور اصلاح کے کہ انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونے اور کتابین نازل ہونے کے سبب سے ہوئی ہی ذٰلِكُمْ

یہ کام جسکا ہم حکم کرتے ہین خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی واسطے تمہارے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم ایمان والے چونکہ حضرت
شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ شہر مین رہکر ناپ تول مین خیانت کرتے تھے اور میدانون مین راہزنی کرتے تھے
تو انھین جسطرح حق تعالی نے ناپ تول مین کم دینے کی ممانعت کی اوسی طرح راہزنی کرنے کی بھی ممانعت فرمائی اور ارشاد کیا
وَلَا تَقْعُدُوْا اور نہ بیٹھو بِكُلِّ صِرَاطٍ ہر راہ مین کہ مال چھین لینے کو تُوْعِدُوْنَ دھمکاتے ہو لوگون کو اور بعضون نے
کہا ہی کہ یہ لوگ ہر راہ کے سرے پر بیٹھتے تھے جو کوئی حضرت شعیب علیہ السلام کی ملاقات کو جایا چاہتا اوسے ڈراتے دھمکاتے
تو شعیب علیہ السلام نے حکم کیا کہ تم راہون کے سرے پر نہ بیٹھا کرو کہ وہان بیٹھکر راہ حق ڈھونڈھنے والون کو دھمکاتے ہو
وَتَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے مَنْ اٰمَنَ اوس شخص کو جو ایمان لایا ہی بِهٖ ساتھ خدا کے
وَتَبْغُوْنَهَا اور ڈھونڈھتے ہو خدا کے واسطے عِوَجًا کجی یعنی اوسکا بطلان چاہتے ہو وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو احسان
اللہ کا اپنے اوپر اِذْ كُنْتُمْ جب تھے تم قَلِيْلًا تھوڑے گنتی اور مالداری مین فَكَثَّرَكُمْ پس بہت زیادہ کردیا تمھین خدا نے تمہارے
مال اور اولاد مین برکت عطا فرماکر لکھا ہی کہ مدین فرزند ابراہیم علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی سے عقد کیا اور خدا نے اونھین بہت
اولاد عنایت کی اور مالدار کردیا تو شعیب علیہ السلام نے یہ نعمت اونھین یاد دلائی اور کہا کہ وَانْظُرُوْا اور دیکھو کہ كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ انجام کار تباہ کارون کا اگلی امتون مین سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم لوط تھی پھر شعیب علیہ السلام
مومنون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ اور اگر ہی ایک گروہ مِّنْكُمْ تم مین سے کہ اٰمَنُوْا ایمان لائے اوسکے
لوگ بِالَّذِيْٓ ساتھ اوس چیز کے کہ سچائی کے ساتھ اُرْسِلْتُ بِهٖ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے وَطَآئِفَةٌ اور
دوسرا گروہ معاندون مین سے کہ لَّمْ يُؤْمِنُوْا نہ ایمان لائے اوسکے لوگ مدین مین سے ایک قوم تو شعیب علیہ السلام کا
ایمان لائی اور ایک دوسری جماعت نے انکار کیا اور یہ بات کہی کہ قوت اور ثروت ہمین حاصل ہی مومنون کو نہین تو حق
ہمارے ہی ساتھ ہی اور اگر مومنون کے ساتھ ہوتا تو چاہیے تھا کہ مالداری اور وسعت معاش اونھین ہوتی تو شعیب علیہ السلام نے
فرمایا کہ اگر تم دو گروہ ہوگئے ہو فَاصْبِرُوْا پس صبر کرو حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ یہان تک کہ حکم کرے اللہ بَيْنَنَا ج درمیان
ہم دونون گروہون کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اور وہ بہتر حکم کرنے والا ہی کہ اوسکے حکم مین جانبداری اور سستی نہین ہی



قَالَ الْمَلَاُ کہا سردارون نے الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا جو تکبر کرتے تھے خدا کی عبادت مین مِنْ قَوْمِهٖ قوم شعیب علیہ السلام سے
انکار دعوت کے بعد کہ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ ضرور نکالدینگے ہم تجھے ای شعیب وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور اونھین بھی جو تیرا ایمان
لائے ہین ہم نکالدینگے مَعَكَ تیرے ساتھ مِنْ قَرْيَتِنَآ اپنی بستی سے اَوْ لَتَعُوْدُنَّ یا پھر آؤگے تم فِيْ مِلَّتِنَا ہماری
ملت مین کہ کفر ہی صاحب کشاف نے فرمایا ہی کہ جب کافرون نے کہا کہ تجھے اون لوگون کے ساتھ ہم نکالدینگے جو ایمان
لائے ہین تو جمع کیا سب کو باہم اور شعیب علیہ السلام ہرگز کافر نہ تھے اور وہ لوگ مومن تھے پھر زبردستی کے طور سے کہا
کہ یا پھر آؤ ہماری ملت کی طرف اور اسی واسطے شعیب علیہ السلام نے اس انداز سے جواب دیا قَالَ کہا شعیب علیہ السلام نے

جبر کرتے ہو ہمپر اپنی ملت کی طرف پھر آنیمین اَوَلَوْ كُنَّا اگرچہ ہون ہم كٰرِهِيْنَ ۝ نہ چاہنے والے یعنی کیونکر ہم تمھارے دین مین
آئین ہم تو اوس سے کراہت رکھتے ہین پس اگر ہم پھر آئین تمھارے دین کی طرف اور ہم کہین کہ خدا کا شریک ہی اور فی الواقع اوسکا کوئی
شریک نہین تو قَدِ افْتَرَيْنَا تحقیق کہ افترا کیا اور باندھ لیا ہو ہمنے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ وسیط مین لکھا ہی کہ شعیب علیہ السلام کی
قوم کا ادعا یہ تھا کہ حق تعالی نے اونھین حکم کیا ہی کہ اوس طریقہ پر رہو اور اسی جہت سے اوسے ملت کہتے تھے پس شعیب علیہ السلام نے
کہا کہ تمھاری ملت کی طرف پھر آنا اور یہ اعتقاد کر لینا کہ اس ملت پر رہنے کا حکم خدا نے کیا ہی یہ افترا ہو جائیگا خدا پر اِنْ عُدْنَا اگر
پھر آئین ہم یعنی میری قوم جو مومن ہی وہ پھر آئے اور داخل ہو جائے فِيْ مِلَّتِكُمْ تمھاری ملت مین بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا
بعد اسکے کہ نجات دی خدا نے ہمین تمھاری ملت سے تو پھر ہم افترا کرنے والے ہو جاینگے وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اور نہین چاہیے
اور درست نہین ہمین اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ یہ کہ پھر آئین ہم تمھاری ملت کفر مین اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے خدا
رَبُّنَا رب ہمارا ہمارا مرتد ہو جانا اور اس ملت کفر کی طرف پھر آنا اور حکم ازلی اور مشیت لم یزلی اوسی سے متعلق ہوئی ہو
وَسِعَ رَبُّنَا اور پہونچنے والا ہی رب ہمارا كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو عِلْمًا علم قدیم کی رو سے یعنی اوسکے علم نے
سب چیزین گھیر لی ہین اور سب کا انجام کار وہ جانتا ہی کہ ایمان ہی یا کفر اور مرتد ہو جانا یا نفاق یا اوسکے سوا جو کچھ ہو
اور تم جو مومنون کو نکالدینے کی دھمکی دیتے ہو اس سے مین گھبراتا اور مضطرب نہین ہوتا ہون بلکہ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اللہ پر
توکل کیا ہمنے اور اپنا کام اوسی پر چھوڑ دیا پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے معاندون کی طرف سے موہنہ پھیر لیا اور حضرت
مجیب الدعوات سے مناجات کرنے مین متوجہ ہوئے اور یہ کہا کہ رَبَّنَا افْتَحْ اے رب ہمارے حکم کر بَيْنَنَا درمیان ہمارے
وَبَيْنَ قَوْمِنَا اور درمیان ہماری قوم کے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ اور تو بہتر سب
حکم کرنے والون کا ہی وَقَالَ الْمَلَاُ اور کہا اشراف قبیلہ مین سے ایک گروہ نے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو کہ کافر تھے مِنْ
قَوْمِهٖ قوم شعیب مین سے یا ایک اور گروہ نے اپنے لوگون سے جو ایمان لائے تھے لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اگر تم پیروی
کرو گے شعیب کی اونکے طریقہ پر چلنے مین اور اپنا دین چھوڑ دو گے تو اِنَّكُمْ بیشک ہو جاوگے اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اوس وقت
نقصان پانے والون مین سے کہ اپنا قدیم طریقہ چھوڑ کر نئے دین مین آوگے اور اپنے باپ دادا کی چال سے گذر جاوگے یا بڑے
کافرون نے بھی اپنے چھوٹے کافرون سے کہا کہ اگر اپنا دین ترک کرو گے تو نقصان مین پڑو گے اسواسطے کہ تمھارے نفع کا مدار کم بیچنے پر ہی
اور یہ لوگ اوس سے تمھین منع کرتے ہین پھر شعیب علیہ السلام کی نصیحت نہ سنی اور کفر و خیانت سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ پس پکڑ لیا اونھین زلزلہ نے اور سورہ ہود مین مذکور ہی کہ اہل مدین کڑک سے ہلاک ہوئے علما نے کہا ہی کہ سخت کڑک ہوئی
اور اوسنے زمین کو ہلا دیا یا یہ کہ کڑک زلزلہ کے پہلے ہوتی ہی اسواسطے کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ زلزلہ بے کڑک اور ہوا کے ہوتا ہی نہین اور
حدیث شریف مین ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک سخت آواز کی اور اونکے شہر مین زلزلہ پڑ گیا اور سب تھم گئے فَاَصْبَحُوْا پھر
ہو گئے فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ اپنے شہر اور مکانون مین اوندھے یعنی زمین پر جسم بیجان اوندھے گر پڑے الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا

مع

جن لوگون نے تکذیب کی شعیب کی ہلاک ہوگئے کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا گویا کہ ہرگز تھے ہی نہین اوس شہر مین اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا
شُعَیْبًا جن لوگون نے جھٹلایا شعیب کو كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ۝ تھے وہ نقصان پانے والے دنیا اور عقبیٰ مین ثواب
فوت اور عذاب لازم ہوجانے کی وجہ سے لکھا ہی کہ جب شعیب علیہ السلام نے عذاب کے آثار دیکھے تو اوس شہر سے نکلجانے کا ارادہ کیا
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ پھر موہنہ پھیرا کافرون سے وَقَالَ یٰقَوْمِ اور کہا حسرت کرنے کی راہ سے کہ ای میری قوم لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ تحقیق کہ
پہونچا دیے مین نے تمھین رِسٰلٰتِ رَبِّیْ پیغام اپنے رب کے وَنَصَحْتُ لَكُمْ اور نصیحت کی مین نے تمھین مہربانی کی راہ سے
اور بعضون نے کہا ہی کہ جب وہ لوگ ہلاک ہوچکے تو اونسے خطاب کرکے حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ کہا تھا جیسے ہمارے حضرت سلطان الانبیا
علیہ افضل الصلوۃ والثنا نے کفار قریش سے خطاب فرمایا تھا جنگ بدر مین اون کفار کے قتل ہوجانے کے بعد اور شعیب علیہ السلام نے
اپنی قوم پر افسوس اور حسرت کرنے کے بعد اپنے تئین تسلی دی اور یہ بات کہی فَكَیْفَ اٰسٰى پھر کیونکر تاسف اور غم کرون
عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ۝ ہلاک ہونے پر ایک قوم کفار کے جسنے کہ میری تصدیق نہ کی پھر حق تعالی یعنی اگلی امتون کے قصے اور ع ۹
انبیا کی تکذیب کی وجہ سے اونکے ہلاک ہونے کا حال بیان فرماکر کفار قریش کو دھمکاتا ہی اور خوف دلاتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا
اور نہین بھیجا ہمنے فِیْ قَرْیَةٍ کسی شہر اور دیہ مین مِّنْ نَّبِیٍّ کوئی ایسا پیغمبر کہ اوسکی تکذیب لوگون نے نہین کی اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ
مگر یہ کہ پکڑ لیا ہمنے اَهْلَهَا اوس شہر اور دیہ کے لوگون کو بِالْبَاْسَآءِ ساتھ تنگی اور سختی کے وَالضَّرَّآءِ اور ساتھ رنج اور بیماری کے
لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ۝ کہ شاید وہ عاجزی کرین اور نصیحت مانکر اپنے نبی کی تصدیق کرین تاکہ اوپر سے بلا دفع کردیجائے
اور جب وہ بلا اور زحمت کے سبب سے متنبہ نہوئے تو اونھین مالداری اور راحت مین ہمنے مبتلا کیا ثُمَّ بَدَّلْنَا پھر بدل دیا
ہمنے مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ بلا اور بیماری اور شدت کی جگہ سلامتی اور صحت اور راحت حَتّٰى عَفَوْا یہانتک
کہ بہت ہوگئے مال مین بھی اور آدمیون مین بھی اوسوقت بھی اونھون نے کفران نعمت شروع کیا وَّقَالُوْا اور کہا اونھون نے
کہ محنت اور مضرت کی جگہ پر یہ ایمنی اور نعمت زمانہ کی عادت اور طبیعت سے ہی قَدْ مَسَّ تحقیق کہ پہونچی ہی اٰبَآءَنَا
ہمارے باپون کو بھی الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ سختی اور خوشی یعنی اگلے زمانہ مین کبھی قحط ہوتا تھا کبھی ارزانی کبھی صحت ہوتی تھی
کبھی بیماری کبھی غم ہوتا تھا کبھی خوشی یہ کچھ کفر اور ایمان کے سبب سے نہین ہی تو ہم جس طریق پر تھے اوسی پر رہتے یا ین
جب اس قوم نے ناشکری اور کفر پر مضبوطی اور پائداری اختیار کرلی فَاَخَذْنٰهُمْ تو ہمنے پکڑا اونھین بَغْتَةً
ناگہان یعنی اوس حالت مین جب وہ بیخوف تھے وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اور وہ نہ جانتے تھے کہ اوپر عذاب
نازل ہوگا اور یہ حسرت اوسکی بہ نسبت بہت بڑی ہی کہ پہلے سے عذاب کے آثار دیکھ لیے ہوتے اور سمجھ گئے ہوتے کہ ہمپر
عذاب نازل ہوا چاہتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اور اگر اون بستیون کے لوگ جو اس عذاب مین مبتلا ہوے یا مکہ معظمہ
اور اوسکے گرد و پیش کے لوگ اٰمَنُوْا ایمان لاتے خدا کا وَاتَّقَوْا اور پرہیز کرتے شرک سے اور پیغمبر علیہ السلام کی مخالفت سے
تو لَفَتَحْنَا البتہ کھولدیتے ہم عَلَیْهِمْ اوپر اون کے دیتے ہم اونھین بَرَكٰتٍ برکتین اور زیادتیان مِّنَ السَّمَآءِ

آسمان سے اونکی دعائین قبول کرکے یا مینھ برسا کر وَالْاَرْضِ اور زمین سے اونکی حاجتین روا ہونے یا کھیتی پیدا ہونے کے سبب سے
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا اور لیکن اونھون نے تکذیب کی ہمارے رسولون کی فَاَخَذْنٰهُمْ پھر پکڑ لیا ہمنے اونہین
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ بسبب اوس چیز کے جو کماتے تھے وہ کفر اور معاصی حقائق سلمی مین اسکے معنی یہ لکھے ہین کہ اگر بندے
باور کرتے میرے وعدے اور بچتے میرے حکم کی مخالفت سے اور ڈرتے میری دھمکی سے تو اونکے دلون کو اپنے مشاہدہ کے نور سے
ہم روشنی دیدیتے آسمان کی برکت اسکی طرف اشارہ ہی اور اونکے جوارح اور اعضا کو اپنی خدمت سے ہم آراستہ کر دیتے زمین کی برکت
اس سے عبارت ہی نظم در زمین و آسمان درہائے جود + میکشایند از پے اہل سجود + از زمین بر عبادت باز کن + بر سماے معرفت
پرواز کن + اَفَاَمِنَ کیا بیخوف ہو گئے اَهْلُ الْقُرٰى مکہ معظمہ اور اوسکے گرد کے لوگ کافرون پر عذاب نازل کرنے کا حال جو
ہمنے بیان کیا اسکے بعد اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا اس سے کہ آئے اونپر عذاب ہمارا بَيَاتًا راتوں کو وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اور وہ
سوتے ہون یعنی اونکی غفلت کے وقت عذاب کا شبخون اونپر آئے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى کیا بیخوف ہو گئے اون شہرون کے لوگ
اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا اس سے کہ آئے اونپر عذاب ہمارا ضُحًى دن چڑھے وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اور وہ کھیلتے ہون یعنی دنیا جو
غافلون کے کھیلنے کی جگہ ہی اوسکے کامون مین مشغول ہون حاصل یہ ہی کہ رسولون کی تکذیب کرنے کے بعد عذاب سے بیخوف
نرہنا چاہیے نہ رات کو نہ دن کو اَفَاَمِنُوْا کیا بیخوف ہو گئے تکذیب کرنے والے مَكْرَ اللّٰهِ اسکی ناگہانی پکڑ سے مکر بندہ کو
عذاب سے تھوڑا تھوڑا نزدیک کرنے اور لاعلمی کی حالت مین اوسے پکڑ لینے سے استعارہ ہی فَلَا يَاْمَنُ پس بیخوف نہین ہوتے
مَكْرَ اللّٰهِ مکر الٰہی سے اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ مگر گروہ نقصان پانے والے کہ کفر اور نفاق کی وجہ سے دو جہان مین ع ۱۲ ۶
نقصان کے مارے ہوئے ہین اَوَلَمْ يَهْدِ کیا بیان نہین کیا اور ہدایت نہین کر دی اسنے لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ
الْاَرْضَ واسطے اون لوگون کے جنھون نے میراث لی ہی زمین یعنی قیام کیا ہی زمین مین مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ بعد ہلاک ہو جانے
اوس زمین کے لوگون کے اس سے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے زمانہ کے کفار مراد ہین کہ انھون نے اگلی امتون کے
مکانات لے لیے ہین اور خدا نے اونپر بیان کر دیا اَنْ لَّوْ نَشَآءُ یہ کہ اگر چاہین ہم تو اَصَبْنٰهُمْ پکڑین ہم اونہین بِذُنُوْبِهِمْ
اونکے گناہون کی جزا مین یعنی اونپر ہم عذاب کرین جیسا کہ اگلون پر کیا تھا وَنَطْبَعُ اور مہر کر دین ہم عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ پس وہ نہ سنین فہم اور عبرت کی رو سے دل پر مہر ہونے کے سبب سے اسواسطے کہ اگر دل
کھلا ہوا ہی تو جو کچھ آدمی سنتا ہی اوسے سمجھ لیتا ہی تو کلام حق سننے سے دل کا کان فائدہ رکھتا ہی یہ آب و گل کا کان نہین
نظم این سخن از گوشِ دل باید شنود + گوشِ گل اینجا ندارد ہیچ سود + گوشِ سر با جملہ حیوان ہمدم ست +
گوشِ سر مخصوصِ نسلِ آدم ست + گوشِ سر چون جانب گوینده است + گوشِ سر سہل ست گر آگنده است +
پھر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے حق تعالی فرماتا ہی تِلْكَ الْقُرٰى یہ شہر جو اگلی
امتون کی طرف منسوب تھے جیسے احقاف اور حجر اور موتفکات وغیرہ نَقُصُّ عَلَيْكَ پڑھین ہمنے تجھپر

مِنْ اَنْۢبَآئِهَا بعضی خبرین اوسکی وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ اور تحقیق کہ آئے اون شہرون کے لوگون پر رُسُلُهُمْ رسول
اونکے جیسے ہود وصالح لوط شعیب علیہم السلام بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ معجزون روشن اور کھلی ہوئی دلیلون کے فَمَا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْا پھر نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے رسولون کے آنے کے بعد بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ بسبب اسکے کہ تکذیب کرتے تھے
اونکے آنے کے قبل سے یعنی تکذیب کرتے رہے اور ایمان قبول کرنے کی صلاحیت اونھین کبھی نہ تھی کفر پر مضبوط ہونے اور اونکے
دلون پر مُہر لگی ہونے کے سبب سے كَذٰلِكَ مانند اون سخت مُہرون کے جو اگلے کافرون کے دلون پر تھین يَطْبَعُ اللّٰهُ مُہر کرتا ہے
اللہ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ دل پر کافرون کے اس سے وہ کفار قریش مراد ہین جنھین اللہ نے جان لیا کہ یہ ایمان
نہ لائینگے وَمَا وَجَدْنَا اور نہ پایا ہمنے لِاَكْثَرِهِمْ واسطے اکثر اگلی امتون کے مِّنْ عَهْدٍ عہد پورا کرنا جو میثاق کے دن
اونھون نے باندھا تھا یا وہ عہد جو خوف اور مضرت کے وقت کرتے تھے کہ اگر ہم نجات پائین تو ایمان لائین وَاِنْ وَّجَدْنَآ
اور تحقیق کہ پایا ہمنے اَكْثَرَهُمْ اکثر کو اونمین سے لَفٰسِقِيْنَ ۝ عہد و پیمان توڑ ڈالنے والے ثُمَّ بَعَثْنَا پھر مبعوث کیا اور
بھیجا ہمنے مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد ان پیغمبرون کے جنکا ذکر ہوا مُّوْسٰى موسیٰ بن عمران کو بِاٰيٰتِنَآ ساتھ اون معجزون کے
جو ہمنے اوسے عطا کیے تھے اِلٰى فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے کہ اوسکا نام قابوس تھا یا ولید بیٹا تھا مصعب کا اور وہ بیٹا ریان کا اور
فرعون مصر کے بادشاہون کا لقب تھا جیسے قیصر اور کسریٰ اور خاقان اور تبع کہ روم فارس چین یمن کے بادشاہون کے لقب ہین
وَمَلَا۟ئِهٖ اور اوسکی قوم کے بڑے لوگون کی طرف فَظَلَمُوْا بِهَا پس ظلم کیا یعنی کافر ہوگیا فرعون اور اوسکی قوم اون معجزون کے
ساتھ اور کفر کو ایمان کی جگہ قائم کیا اسواسطے کہ نہایت صاف اور واضح ہونے کے سبب سے اون معجزات کا حق یہ تھا کہ اونپر ایمان لاتے
فَانْظُرْ پھر دیکھ تو دیدۂ بصیرت سے کہ حق سے انکار کرنے کے بعد كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
انجام کار تباہ کارون کا کہ غرق ہوگئے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے چلے تو مدین مین حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہونچے
اور انکی بیٹی صفورا کو اپنے عقد نکاح مین لائے پھر مصر جانے کا قصد کیا اور اثنائے راہ مین وادی ایمن مین پہونچکر خلعت پیغمبری پایا اور
عصا اور ید بیضا کے معجزے کے ساتھ مخصوص ہوئے چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اسی سورت مین آگے مذکور ہوگی اور حق تعالیٰ نے اونھین
حکم فرمایا کہ مصر مین جائین اور فرعون کو راہ خدا کی طرف بلائین اور تکبر اور دعویٰ خدائی سے منع کرین حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے اور
مدت کے بعد جب فرعون سے ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے راہ خدا کی طرف اوسے بلانا شروع کیا وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا
موسیٰ نے کہ يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ اے فرعون تحقیق مین رسول ہون مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب کے پاس سے
تیری طرف اور تیری قوم کی جانب حَقِيْقٌ لائق ہون مین رسالت کے یا اس بات کے کہ تو میری تصدیق کر اور مقرر اور مضبوط
ہون مین عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ اس بات پر کہ نہ کہون مین عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اِلَّا الْحَقَّ مگر سچی بات قَدْ جِئْتُكُمْ تحقیق کہ
آیا ہون مین تمھارے پاس بِبَيِّنَةٍ ساتھ دلیل ظاہر کے مِّنْ رَّبِّكُمْ پاس سے تمھارے رب کے یا لایا ہون مین کھلا ہوا
اور ظاہر معجزہ کہ میری رسالت کی صحت پر گواہ ہو فَاَرْسِلْ پس بھیج تو مَعِيَ میرے ساتھ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

اولاد یعقوب کو اور اونسے کام لینے سے باز آ تا کہ ارض مقدسہ جو اونکے آباواجداد کا وطن ہی وہان کو پھر جائین لکھا ہی کہ فرعون نے
بنی اسرائیل کو غلام بنایا تھا اور اسکا یہ سبب تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹون پوتون کے ساتھ مصر مین آئے تو وہین رہے
اور اونکی اولاد بہت ہوئی اور یعقوب اور یوسف علیہما السلام اور اونکے بھائی سب نے انتقال فرمایا اور ملک ریان جو حضرت یوسف علیہ السلام
زمانہ کا فرعون تھا وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا مصعب نام بنی اسرائیل کی عزت و توقیر کرتا اور اونسے متعرض نہوتا تھا جب وہ بھی مرگیا تو
ولید جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تھا تخت سلطنت پر بیٹھا اور اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کی ڈینگ زبان پر لایا اور بنی اسرائیل نے
اوسکا یہ دعوی نہ قبول کیا تو فرعون بولا کہ تمھارے باپ ہمارے بزرگون کے مول لیے ہوے غلام تھے تم میرے بندہ زادے ہوا ور
اونھین غلام بنایا یہانتک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے اور یہ بات کہی کہ ای فرعون بنی اسرائیل سے ہاتھ کھینچ تاکہ اپنے
باپ دادا کے وطنون مین چلے جائین قَالَ کہا فرعون نے اِنْ كُنْتَ اگر ہی تو کہ اپنے دعوی مین جِئْتَ بِاٰيَةٍ لایا ہی تو کوئی معجزہ
اور دلیل فَاْتِ بِهَآ تو لا اوسے اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝ اگر ہی تو سچون مین سے تو اپنا معجزہ دکھا فَاَلْقٰى عَصَاهُ
پس ڈال دیا موسیٰ علیہ السلام نے عصا اپنے ہاتھ سے فَاِذَا هِيَ پس وہین عصا ڈالتے ہی ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ۝
اژدہا ہو گیا ظاہر مین کہ کسی کو اوسکے اژدہا ہونے مین شک نرہا روایت ہی کہ وہ عصا اژدہا ہو گیا موہنھ کھولے ہوے اوسکے
دونون کلون مین اسی گز کا فاصلہ تھا نیچے کا لب زمین پر رکھا اور اوپر کا لب فرعون کے محل کے کنگرہ پر اور اوسکے تخت کی
طرف رخ کیا اوسکے نوکر سب بھاگ گئے اور فرعون بھی بھاگا اور ازدحام خلائق مین بھاگتے وقت پچیس ہزار آدمی
ہلاک ہوے اور فرعون چلایا کہ ای موسیٰ مین تجھے اوسی خدا کی قسم دیتا ہون جسکا تو رسول ہی کہ اپنا عصا اوٹھا مین
تیرا ایمان لاتا ہون اور بنی اسرائیل کو تجھے دیے دیتا ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اژدہے کی گردن پکڑی تو وہی
عصا ہو گیا فرعون آکر پھر اپنے تخت پر بیٹھا اور حضرت موسیٰ سے بولا کہ اور کوئی معجزہ بھی تو رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ ہان
پھر اپنا داہنا ہاتھ گریبان مین بائین بغل کے نیچے لے گئے وَّنَزَعَ يَدَهٗ اور نکالا اپنا ہاتھ فَاِذَا هِيَ پس وہین تھا
اوسکا ہاتھ بَيْضَآءُ ایسا سفید کہ اوسکی سفیدی کمال مرتبہ پر تھی اور نہایت نورانیت کے ساتھ لِلنّٰظِرِيْنَ۝ واسطے
دیکھنے والون کے لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مرد گندم رنگ تھے اور اپنا ہاتھ جب گریبان مین ڈالکر نکالتے تو اومین
اسقدر نورانیت ہوتی کہ اوسکی شعاع نور آفتاب پر غالب ہو جاتی اور مدارک مین لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا
داہنا ہاتھ فرعون کو دکھایا پھر گریبان مین ڈالکر نکالا تو اسقدر سفید نورانی تھا کہ زمین سے آسمان تک اوس سے روشن ہو گیا پھر
گریبان مین ڈالکر نکالا تو جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا غرضکہ فرعون نے یہ دونون معجزے دیکھکر اپنی قوم کے شریف لوگونکو بلایا اور حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے باب مین مشورہ کیا تو قَالَ الْمَلَاُ کہا شریفون نے مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ قوم فرعون مین سے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ
موسیٰ لَسٰحِرٌ البتہ جادوگر ہی عَلِيْمٌ۝ جاننے والا فن سحر اور اوسمین ماہر کہ لکڑی کو اژدہا کر دیتا اور گندم گون ہاتھ کو بیضا
کرکے نکالتا ہی يُّرِيْدُ چاہتا ہی یہ جادوگر اَنْ يُّخْرِجَكُمْ یہ کہ نکالدے تمھین ای قبطیو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمھاری

لا ... / ... / ... (marginal notes, partly illegible)

۱۳ ع ۵

زمین سے کہ ولایت مصر ہی اور بنی اسرائیل کو حکومت دیدے فرعون نے جب یہ بات سنی تو کہا کہ فَمَاذَا تَأْمُرُوْنَ ۝ پھر کیا
حکم کرتے ہو تم مجھے اور اسکی تدبیر کیا ہی قَالُوْٓا کہا اونھون نے اَرْجِهْ قید کر اوسے وَاَخَاهُ اور اوسکے بھائی ہارون کو
یا تاخیر کر اوسکی مہم مین اور جلدی نکر وَاَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ اور بھیج شہرون مین جو صعید مصر سے تعلق رکھتے ہین
حٰشِرِیْنَ ۝ گروہ اکٹھا کرنے والون کو کہ وہ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ لائین تیرے پاس ہر ساحر کو جو کہ ہو عَلِیْمٍ ۝ جاننے والا
اور اپنے فن مین کامل لکھا ہی کہ جتنے ساحر حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے مین تھے اتنے کسی زمانے مین نہین ہوئے
اور ساحرون کے سردار صعید کے شہرون کے کنارے رہتے تھے اور تفسیر دمیاطی مین ہی کہ مدائن صعید مین دو بھائی تھے
کہ اونھین فن سحر مین بڑی مہارت تھی جب فرعون کے بھیجے ہوئے لوگ اونکے پاس پہونچے تو اونھون نے اپنی مان سے کہا کہ
ہمین ہمارے باپ کی قبر پر لیچل اونکی مان لے گئی اونھون نے اپنے باپ کو آواز دی اوسنے جواب دیا یہ بولے کہ ای باپ بادشاہ
مصر نے ہمین طلب کیا ہی اسواسطے کہ دو آدمی وہان آئے ہین نہ اونکے ساتھ لشکر ہی نہ سپاہ نہ سلاح اور اونھون نے بادشاہ کو
تنگ کر دیا ہی اونکے پاس ایک عصا ہی کہ جب اوسے ڈالدیتے ہین تو اژدہا ہو جاتا ہی اور جو کچھ اوسکے سامنے آتا ہی اوسے وہ کھاجاتا ہی
فرعون نے داعیہ باندھا ہی کہ اونسے ہمارا مقابلہ کرائے قبر مین سے اونکے باپ نے جواب دیا کہ تم جب مصر مین پہونچنا تو پوچھنا کہ وہ
دونون آدمی جب سوتے ہین تو وہ عصا اژدہا ہوتا ہی یا نہین اگر اژدہا ہو جاتا ہو تو جان لینا کہ وہ جادو نہین اسواسطے کہ جادوگر
جب سوتا ہی تو اوسکا جادو کچھ اثر نہین کرتا اور اگر ایسا حال ہو تو تم کیا جہان بھر مین کسیکو یہ قدرت نہین کہ اونسے مقابلہ کرسکے غرض کہ
وہ دونون بھائی اپنے شاگردون اور مصاحبون سمیت کہ بارہ ہزار آدمی تھے اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ستر ہزار مصر مین آئے اور
فرعون کی ڈیوڑھی پر جمع ہوے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی وَجَآءَ السَّحَرَةُ اور آئے جادوگر فِرْعَوْنَ فرعون کے پاس اوسکے
بلانے کے بعد جب فرعون سے اور اونسے چار آنکھین ہوئین تو قَالُوْٓا کہا جادوگرون نے کہ اِنَّ لَنَا کیا ہوگا ہمارے واسطے لَاَجْرًا
کچھ بدلا اِنْ كُنَّا اگر ہون نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ۝ ہم غالب موسی پر قَالَ نَعَمْ بولا فرعون کہ ہان بدلا ہوگا وَاِنَّكُمْ اور تم ہوگے
لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ میرے مقربون مین سے جب چاہنا بلا قید میرے پاس چلے آنا لکھا ہی کہ اون جادوگرون کے گروہ مین
چار آدمی سردار تھے وہ دونون بھائی جنھین سابور اور رعاذور کہتے تھے اور حطیط اور مصفی اور شرح لباب مین لکھا ہی کہ ان چارون
آدمیون پر ایک ساحر اور سردار تھا شمعون نام جب مصر مین آئے اور سابور اور رعاذور نے وہ اپنے باپ سے سوال و جواب کی کیفیت اپنے
لوگون سے کہی تو اونھون نے حضرت موسی علیہ السلام کے سونے جاگنے اور عصا کے اژدہا ہونے کا حال خوب دریافت کیا معلوم ہوا کہ
موسی علیہ السلام جب سوتے ہین تو عصا اژدہا ہو کر اونکی پاسبانی کرتا ہی اس بات سے اون جادوگرون کو بڑا تردد پیدا ہوا اور اونکے
دلون مین دغدغہ ہوا مگر اس حال کو پوشیدہ رکھا یہانتک کہ فرعون لعین نے موسی علیہ السلام کو بلایا اور یہ بات قرار پائی کہ ساحرون سے
مقابلہ کرین اور مقابلہ کی مجلس کا انتظام ہوا ساحر چند عصے اور رسیان میدان مین لائے اور فرعون اپنے تخت پر خوشی بیٹھا اور مصر کے لوگ تماشا
دیکھنے جمع ہوے ستر ہزار ساحرون نے ایک طرف صف باندھی اور حضرت موسی و ہارون علیہما السلام ایک جانب کھڑے ہوے جادوگر ادب کے ساتھ

[illegible marginal note]

پس آئے قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی کہا ساحرون نے کہ اے موسی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ یا یہ کہ تو ڈال اپنا عصا وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ اور یا یہ کہ
ہون ہم نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ہم ہی ڈالنے والے اپنی رسیان اور عصے قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کرم اور خلق کی راہ سے
جوابدیا کہ ہوتا ہی کہ اَلْقُوْا اے تمہی ڈالو فَلَمَّآ اَلْقَوْا پھر جب ڈالا ساحرون نے جو بنایا تھا تو سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ جادو
کر دیا آنکھون پر لوگون کی یعنی دکھائی دی اونھین خیالی چیز کہ اوسکی کچھ حقیقت اور اصلیت نہ تھی وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ اور ڈرایا
لوگون کو وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ اور لائے جادو بڑا لکھا ہی کہ موٹی موٹی رسیون کو بیچ سے خالی بنایا تھا اور روغن
اوسپر چڑھایا تھا اور لنبی لنبی لکڑیان اندر سے خالی کرکے سب مین پارہ بھر دیا تھا جب آفتاب کی گرمی اونمین پہونچی تو پارہ
ہلا اور وہ رسیان اور لکڑیان باہم لپٹنے لگین اور تفسیر عین المعانی مین لکھا ہی کہ زمین کے نیچے ساحرون نے کھود کر آگ جلا دی تھی
جب زمین کے نیچے سے آگ کی گرمی اور اوپر سے آفتاب کی حرارت نے اثر کیا تو وہ شکلین حرکت مین آکر ایسی دکھائی دین کہ
تمام میدان سانپون سے بھرا ہوا ہی وَاَوْحَیْنَآ اور وحی بھیجی ہمنے اِلٰی مُوْسٰٓی طرف موسی کے اَنْ اَلْقِ عَصَاکَ ج
یہ کہ ڈالدے اپنا عصا تو موسی علیہ السلام نے عصا ڈالدیا وہ اژدہا ہو گیا مونھ کھولے ہوئے فَاِذَا ہِیَ پس جہان کہ عصا
اژدہا ہوتا تھا تَلْقَفُ نگل جاتا تھا مَا یَاْفِکُوْنَ جو کچھ فریب کرتے تھے اور خلق کو جھوٹ دکھاتے تھے اور وہ
چالیس گدھون کے بوجھ کے برابر رسیان اور لکڑیان تھین لکھا ہی کہ جب رسیون اور لکڑیون کو نگل چکا تو تماشائیون کی
طرف متوجہ ہوا اور لوگ بھاگے اور اوس بھیڑ مین بہت خلق تباہ اور ہلاک ہوگئی تو موسی علیہ السلام نے اوس اژدہے کو
پکڑ لیا وہی عصا ہو گیا اور حق تعالی نے اون رسیون اور لکڑیون کو معدوم کر دیا فَوَقَعَ الْحَقُّ پس ثابت اور ظاہر
ہوگئی سچائی موسی علیہ السلام کی وَبَطَلَ اور زائل ہو گیا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ جو کچھ تھے وہ کہ عمل کرتے تھے
جادو سے اور ساحرون نے باہم کہا کہ اگر یہ سحر ہوتا تو چاہیے تھا کہ ہمارے جادو کو زائل نکر دیتا فَغُلِبُوْا پھر مغلوب ہو گئے جادوگر
هُنَالِکَ وہان جہان کہ موسی علیہ السلام غالب ہوے یا فرعون اور اوسکی قوم مغلوب و منکوب ہوگئی وَانْقَلَبُوْا اور پھر
اوس جگہ سے صٰغِرِیْنَ ذلیل اور مایوس اور نامراد وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ اور ڈال دیے گئے جادوگر اپنے مونھون کے بل سٰجِدِیْنَ
سجدہ کرنے والے خدا کو قَالُوْٓا اٰمَنَّا بولے ساحر کہ ایمان لائے ہم بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب اہل عالم کے رب کا فرعون
بولا کہ اس رب سے تمھین مین مقصود ہون ساحرون نے کہا کہ تو رب العالمین کب ہی رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ رب ہی
اور ہارون کا رب العالمین ہی قَالَ فِرْعَوْنُ فرعون نے کہا ساحرون سے کہ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ایمان لائے تم ساتھ
موسی کے اور اوسکی تصدیق تمنے کرلی قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَکُمْ ج قبل اسکے کہ اذن دون مین تمھین اسکا اِنَّ هٰذَا
بیشک یہ کام لَمَکْرٌ البتہ تدبیر پوشیدہ ہی کہ مَّکَرْتُمُوْهُ کی تمنے وہ فِی الْمَدِیْنَةِ شہر مصر مین جہان آنے کا وعدہ تھا
نے کے قبل یعنی تمنے موسی سے سازش کرکے یہ حیلہ کیا لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ تاکہ نکالو تم اس شہر سے اَهْلَهَا اسکے
لوگون کو کہ قبطی ہین اور یہ ملک تمھارے اور بنی اسرائیل کے واسطے خاص ہو جائے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

پس قریب ہی کہ جانو گے تم نتیجہ اس مقدمہ کا جو تمنے ترتیب دیا ہی یہ دھمکی تو مجمل تھی پھر اسکی تفصیل کرکے فرعون نے کہا لَاُقَطِّعَنَّ البتہ کاٹونگا مین اَیْدِیَکُمْ داہنے ہاتھ تمھارے وَاَرْجُلَکُمْ اور بائین پاؤن تمھارے مِّنْ خِلَافٍ ایک دوسرے کے خلاف یعنی ہر طرف سے ایک عضو ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمْ پھر سولی دونگا مین تم اَجْمَعِیْنَ ○ سبکو تمھین فضیحت کرنے کے لیے اور دوسرون کو عبرت دینے کے واسطے قَالُوْٓا بولے ساحر کہ ہمین موت سے تو کیا ڈراتا ہی اور قتل کی کیا دھمکی دیتا ہی اسواسطے کہ ہم تو موت کے مشتاق اوس سے بھی زیادہ ہین جتنا پیاسا آدمی آب زلال کا مشتاق ہوتا ہی اسواسطے کہ موت کے سبب سے اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ○ بیشک ہم اپنے رب کی طرف پھر جانے والے ہین پھر کیونکہ ہم موت کے خواہان نہون مولانا روم علیہ الرحمہ مثنوی مین فرماتے ہین نظم جانہای بستہ اندر آب گل ✤ چون رہند از آب وگلہا شاد دل ✤ در ہوای مہر حق رقصان شوند ✤ ہمچو قرص بدر بے نقصان شوند ✤ چون نقاب تن برفت از روی روح ✤ از لقای دوست یابد صد فتوح ✤ میزد جان در جہان آبگون ✤ نعرہ یا لیت قومی یعلمون ✤ وَمَا تَنْقِمُ اور تو کہ فرعون ہی منکر نہین ہوتا ہی تو مِنَّآ ہمسے اور عیب نہین کرتا ہی تو ہمارا اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا مگر یہ کہ ایمان لائے ہم بِاٰیٰتِ رَبِّنَا ساتھ اپنے رب کی قدرت کی نشانیون کے لَمَّا جَآءَتْنَا جبکہ آئین وہ نشانیان ہمارے پاس اور دیکھ لین ہمنے موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر پھر فرعون کی طرف سے مونھ پھیر کر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اونھون نے کہا کہ رَبَّنَا ای رب ہمارے اَفْرِغْ عَلَیْنَا ڈال ہمپر اور افاضہ کر صَبْرًا صبر اس بلا مین تاکہ ہم بے صبری نکرین وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ○ اور مار ہمکو مسلمان ع ۱۴/۱۸
اور ثابت قدم رکھ ایمان پر وَقَالَ الْمَلَاُ اور کہا سردارون نے مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ فرعون کے گروہ ملازم مین سے اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ کیا چھوڑے دیتا ہی تو اور نکالے دیتا ہی موسیٰ کو اور اوسکی قوم کو لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ تاکہ فساد کرین زمین مصر مین اور لوگون کو تجھسے پھیر دین وَیَذَرَکَ اور تیری پرستش چھوڑ دین وَاٰلِهَتَکَ اور تیرے معبودون کی عبادت سے مونھ موڑین لکھا ہی کہ فرعون خلق کو اپنی پرستش کا حکم کرتا تھا اور خود ستارون کو پوجتا تھا اور صحیح بات یہ ہی کہ اوسنے اپنی صورت کے بت بنوا لیے تھے اور اپنی قوم مین سے ہر ایک کو ایک بت دیا تھا کہ اسکی پرستش کیا کرو تاکہ وہ تمھین مجھسے قریب کردے اور اسی سبب سے کہتا تھا کہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی یعنی یہ بت تمھارے چھوٹے خدا ہین اور مین تمھارا بڑا خدا ہون غرضکہ فرعون کے ارکان سلطنت نے فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور اونکی قوم کے قتل کی ترغیب دی اور فرعون نے جانا کہ مین اونکے قتل کی قدرت نہین رکھتا ہون قَالَ کہا فرعون نے کہ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ قریب ہی کہ قتل کرین ہم اونکے بیٹون کو جیسا کہ اسکے قبل کرتے تھے تاکہ انکی نسل منقطع ہو جائے وَنَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ اور زندہ چھوڑین ہم اونکی عورتون کو تاکہ وہ ہماری خدمت کرین وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ○ اور ہم اونپر غالب ہین اور وہ مغلوب اور ہمارے زیر حکم ہین جب یہ دھمکی بنی اسرائیل نے سنی تو مضطرب ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت مین نالشیون کے طور پر آئے اونکے مضطرب ہونے کے بعد قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ کہا موسیٰ نے اپنے گروہ کو اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ یاری اور مددگاری چاہو خدا سے

وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو اوس پر جو کچھ وہ تمہارے ساتھ کرے اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ تحقیق کہ زمین خدا ہی کے واسطے ہی
یُوْرِثُهَا میراث دیتا ہی اوسے مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین سے اس کلام مین
قبطیون کے ہلاک کرنے کا وعدہ ہی اور اونکی ولایت بنی اسرائیل کے تصرف مین آنے کا وَالْعَاقِبَةُ اور عاقبت بہتر
یا فتح و نصرت یا بہشت لِلْمُتَّقِیْنَ ○ واسطے پرہیزگارون کے ہی یہ کنایہ جسمین بنی اسرائیل کے واسطے خوشخبری ہی
بنی اسرائیل نہ سمجھے اور پھر شکایت شروع کرکے قَالُوْٓا بولے کہ اُوْذِیْنَا ہم ایذا دیے گئے ہین یعنی قبطی ہمین ایذا دیتے تھے
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا پہلے اس سے کہ آئے تو مدین سے تو آدھا دن ہمسے اپنی خدمت لیتے اور آدھا دن ہمین چھوڑ دیتے
وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا اور ایذا دیتے ہین ہمین بعد اسکے کہ آیا ہی تو اور اب تمام دن ہمسے کام لیتے ہین تو پہلے اس سے
ہمارے لڑکون کو مار ڈالتے تھے اور اب بھی چاہتے ہین کہ اوسی طرح قتل مین مشغول ہون تو قَالَ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
صاف کہا یا کہ عَسٰی رَبُّكُمْ چاہیے کہ رب تمہارا عسیٰ طمع کرنے کے واسطے ہی یعنی آرزو رکھتا ہون مین خدا سے
اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ یہ کہ ہلاک کرے تمہارے دشمن کو کہ فرعون ہی اور اوسکی قوم ہمیت وَیَسْتَخْلِفَكُمْ اور خلیفہ کرے
تمہین اونھین ہلاک کرنے کے بعد فِی الْاَرْضِ زمین مصر مین یا ارض مقدسہ مین فَیَنْظُرَ پھر دیکھے خدا کہ رحمت اور دولت ۱۵ ع ۴
اور راحت کے وقت كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ کیسے عمل کرتے ہو اور کیا کام کرتے ہو کفر یا شکر عبادت یا معصیت تاکہ تمہین اوسکی
جزا دے پھر حق تعالیٰ دشمنون کو ہلاک کرنے کا وعدہ کرکے اوسکے پہلے جو امور پیش آنے والے تھے اونھین بیان فرماتا ہی وَلَقَدْ
اَخَذْنَآ اور تحقیق کہ پکڑا ہمنے اٰلَ فِرْعَوْنَ فرعون کے تابعون اور خادمون کو بِالسِّنِیْنَ ساتھ قحط اور تنگی اور
خشک سالی کے وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ اور ساتھ نقصان بعض کے اونکے میوون مین سے لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ○
تاکہ ایسا ہو کہ وہ نصیحت پکڑین اور کفر سے باز آئین مگر وہ متنبہ نہوئے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ پھر جب آئی اونپر الْحَسَنَةُ بھلائی
یعنی فراغت اور ارزانی تو قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ کہنے لگے کہ ہمارے واسطے ہی یہ بھلائی اور ہم اسکے مستحق ہین وَاِنْ
تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی اونھین سَیِّئَةٌ برائی جیسے قحط اور بلا تو یَّطَّیَّرُوْا بری فال لیتے بِمُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗ ساتھ
موسیٰ کے اور اونکے جو اوسکے ساتھ تھے مومن لوگ اور کہتے کہ یہ رنج اور مصیبت اونکی شامت سے ہمین پہونچتی ہی اَلَآ جانو تم
اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ سوا اسکے نہین کہ اونکی خیر و شر کا سبب عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہی اور وہ انکے برے اعمال ہین کہ کرام الکاتبین
لکھکر خدا کی درگاہ مین لیگئے ہین اور اون برے کامون کی شامت اونھین پہونچی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتیرے
اونمین سے یعنی قبطی لَا یَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے کہ اونھین جو کچھ مکروہات اور تکلیفین پہونچتی ہین اونھی کے
اعمال کی شامت ہی وَقَالُوْا اور کہا فرعون والون نے موسیٰ علیہ السلام کو مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ جسوقت کہ لاتا ہی تو یا جو چیز
لاتا ہی تو ہمپر مِنْ اٰیَةٍ نشانی مین سے کہ تجھے یہ گمان ہی کہ وہ تیرا معجزہ ہی جیسے قحط اور بیماری وغیرہ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا تاکہ
سحر کرے تو ہمپر اوسکے سبب سے فَمَا نَحْنُ لَكَ پس نہین ہین ہم واسطے تیرے بِمُؤْمِنِیْنَ ○ ایمان لانے والے اور باور کرنے والے

جب قبطی نہایت انکار سے پیش آئے فَاَرْسَلْنَا تو بھیجا ہمنے عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ اونپر طوفان اور وہ ایک چیز ہوتی ہے کہ طواف
کرے مکانون کا اور ریلیے اون سکو جیسے مینھ اور بہیا وَالْجَرَادَ اور بھیجی ہمنے ٹڈی وَالْقُمَّلَ اور ملخ پیادہ یا کلّیان
یا گھن وَالضَّفَادِعَ اور مینڈک وَالدَّمَ اور خون اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ اوس حال مین کہ یہ ہماری قدرت کی
نشانیان تھین ایک دوسرے سے جدا یعنی ہر وآیتون مین ایک مہینے کی مدت تھی اور ہر نشانی ہفتہ بھر رہتی تھی فَاسْتَكْبَرُوْا
پھر اونھون نے تکبر کیا فرمانبرداری مین وَكَانُوْا اور تھے قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ گروہ مجرم یعنی کفر مین معاند تھے کہ باوجود اس
بات کے کہ نشانیان ایک کے بعد ایک برابر ظاہر ہوئین اور پھر ایمان نہ لائے وَلَمَّا وَقَعَ اور جب واقع ہوا اور نازل ہوا عَلَيْهِمُ
الرِّجْزُ فرعون والون پر کوئی عذاب انمین سے جنکا ذکر ہوا تو قَالُوْا کہا اونھون نے عاجزی کی راہ سے کہ يٰمُوْسَى
ادْعُ لَنَا اے موسیٰ دعا کر ہمارے واسطے رَبَّكَ اپنے رب سے بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ بسبب اوس چیز کے کہ عہد کیا ہے اوسنے
اور وہ تیرے پاس ہے یعنی خدا نے تجھسے وعدہ کر لیا ہے کہ جب تو اوس سے دعا کریگا تو وہ قبول فرمائیگا لَئِنْ كَشَفْتَ اگر پھیرا تو
اور زائل کر دے عَنَّا الرِّجْزَ ہمسے یہ عذاب تو لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ البتہ ایمان لائین ہم اور تیری تصدیق کرین وَلَنُرْسِلَنَّ
اور البتہ بھیجدین ہم مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو تاکہ جہان تیرا جی چاہے اونھین لیجا فَلَمَّا كَشَفْنَا
پھر جسوقت کہ پھیر لیا ہمنے موسیٰ کی دعا سے اور دفع کر دیا ہمنے عَنْهُمُ الرِّجْزَ اونسے وہ عذاب اور تاخیر کی ہمنے اِلٰٓى اَجَلٍ
ایک مدت اوس زمانہ تک کہ نہ شبہہ هُمْ بٰلِغُوْهُ وہ پہونچنے والے ہین واسطے تاکہ اوس زمانہ مین عذاب کیے جائین
اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ پھر وہ عہد توڑ ڈالتے ہین تفسیرون مین لکھا ہے کہ مصر مین سات دن رات مینھ برسا اور بادلون کی تاریکی مین
لوگ عاجز رہ گئے اور قبطیون کے گھرون مین پانی آگیا عورتین اور مرد سب کھڑے رہتے اور لڑکون کو اونچے پر بٹھا دیا اور جو
قبطی اپنے گھر مین بیٹھتا ڈوب جاتا اور باوصف اسکے کہ بنی اسرائیل کے مکانات قبطیون کے مکانون سے ملے ہوئے تھے مگر
بنی اسرائیل کے مکانون مین ایک قطرہ پانی بھی نہ آیا غرضکہ قبطیون نے بہ تنگ ہوکر فرعون کی طرف رجوع کی اور اوس سے ناامید ہوکر
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے کہ اپنے خدا سے درخواست کر کہ ہمپر سے یہ عذاب دفع کر دے اور ہم ایمان لائینگے جب
وہ طوفان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے دفع ہوگیا اور زمین پر سے پانی ہٹ گیا تو اونکی کھیتیان کھلین ایسی خوب تھین
کہ اونھون نے کبھی ویسی دیکھی ہی نہین پھر اونھون نے کفران نعمت کیا اور ایمان نہ لائے اور بولے کہ یہ کھیتیان خود ایسی ہی
ہو جانا چاہیے تھین حق تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی کہ اونکے بہت مزروعات کھا گئی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پناہ مانگی
اور قسم کھائی کہ اگر یہ بلا ہمپر سے دفع ہو جائے تو ہم ضرور تیرے خدا کا ایمان لائینگے حضرت موسیٰ میدان مین نکلے اور اپنے
عصا سے مشرق اور مغرب کی طرف اشارہ کیا سب ٹڈیان ادھر ادھر چلی گئین قبطیون نے دیکھا کہ اونکے مزروعات مین کچھ باقی
رہگیا تھا بولے کہ اسی قدر ہمارے محصول کے واسطے بہت ہے اور پھر تصدیق نہ کی حق تعالیٰ نے ملخ پیادہ کو بھیجا کہ جو کچھ زراعت
باقی تھی وہ کھا گئی پھر قبطیون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی اور عاجزی کرنے لگے اور ایمان لانے کی شرط پر

یہ عذاب بھی دفع ہوا تو بولے کہ ای موسی ہمین خوب تحقیق ہو گیا کہ فن سحر مین تو بڑا ماہر اور کامل ہی پھر حق تعالی نے مینڈک کا لشکر بھیجا کہ
او نکلے اور ہنے بچھونے مین گھستے اور اونکی دیگون مین گرتے اور جب کوئی بات کرتا تو اوسکے مونھ مین چلے جاتے پھر قبطیون نے عاجزی
اکر کے ایمان لانے کی شرط کی یہ بلا بھی دفع ہو گئی پھر تمرد اور عناد کیا تو حق تعالی نے آب نیل کو خون کر دیا جب بنی اسرائیل پیتے تو
صاف پانی تھا اور جب قبطی پینے کا اراد کرتے تو پانی خون ہو جاتا اور ایک طرف سے پیتے تو ہر ایک کی نسبت یہی حال ہوتا اوسوقت بھی
عہد کیا اور بلا دفع ہو جانے کے بعد ثابت نکی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پھر انصاف کیا ہمنے اور اونسے بدلا لینے کا ارادہ ہمنے کیا
فَاَغْرَقْنٰهُمْ پھر ڈبو دیا ہمنے اونھین فِي الْيَمِّ دریاے قلزم مین مصر کے قریب بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے اونھون نے كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا جھٹلائین ہماری قدرت کی نشانیان وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ؁ اور تھے اونمین غور اور تامل کرنے سے غافل
اور بیخبر وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ اور میراث دی ہمنے قوم کو الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ وہ لوگ جو تھے ناتوان اور حقیر
پکڑے گئے فرعون والون کے ہاتھ مین یعنی بنی اسرائیل کو کہ قبطیون کے ہاتھ پڑے تھے فرعون اور اوسکے اتباع کو ہلاک کر کے
وارث کر دیا ہمنے مَشَارِقَ الْاَرْضِ جہات شرقی زمین شام کا وَمَغَارِبَهَا اور جہات غربی اوس زمین کا الَّتِيْ بٰرَكْنَا
فِيْهَا وہ زمین کہ برکت پیدا کی ہمنے اوسمین ارزانی اور کثرت محاصل کے سبب یا وہان انبیا عظام علی نبینا و علیہم السلام کے آنے کے
باعث سے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اور تمام ہو گیا اور وفا ہو چکا وعدہ تیرے رب کا الْحُسْنٰى نیک وعدہ عَلٰى
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ دشمنون پر فتح اور اونکے دیار و امصار پر غلبہ و قبضہ تھا بِمَا صَبَرُوْا ؕ اور یہ
وعدہ وفا ہونا اس سبب سے تھا کہ اونھون نے شدتون اور مصیبتون پر صبر کیا وَدَمَّرْنَا اور خراب کی ہمنے مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ
وہ چیز جو بنائی اور درست کی تھی فرعون نے وَقَوْمُهٗ اور اوسکے گروہ نے محل اور دیوارین اور مکانات عمدہ وَمَا كَانُوْا
يَعْرِشُوْنَ ۝ اور وہ چیز کہ تھے وہ بلند کرتے جیسے ہامان کا محل وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور پار اوتار دیا ہمنے
بنی اسرائیل کو الْبَحْرَ دریا سے صحیح سلامت فَاَتَوْا پس آئے اور گذرے عَلٰى قَوْمٍ اوپر ایک گروہ کے قبیلہ لخم مین سے ولایت
رقہ مین يَّعْكُفُوْنَ قائم رہتے تھے عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ بتون کی پرستش پر کہ بت اونکے پاس تھے بنی اسرائیل نے ایک قوم کو بتکدہ کا
مجاور دیکھا تو قَالُوْا بولے کہ يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ ای موسی ہمارے واسطے اِلٰهًا خدا یعنی ایک مورت بنا دے کہ ہم اوسکی
پرستش کرین كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ جس طرح اس قوم کے لوگون کے واسطے خدا ہین کہ اونھین پوجتے ہین قَالَ اِنَّكُمْ کہا موسی علیہ السلام نے
کہ بیشک ہو تم قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ گروہ کہ نادانی کرتے ہو اور جہل رکھتے ہو دین مین کہ خدا کے سوا اور کی عبادت کا خیال رکھتے
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بتحقیق کہ یہ گروہ بت پرستون کا مُتَبَّرٌ ہلاک کیے گئے ہین مَّا هُمْ فِيْهِ ساتھ اوس چیز کے جسمین یہ پھنسے ہوے ہین
یعنی حق تعالی انکے دین اور آئین کو توڑ دیگا اور انکے بتون کو ہمارے ہاتھون سے تڑوا دیگا وَبٰطِلٌ اور زائل اور مضمحل ہی مَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہین وہ بتون کی عبادت قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ کہا موسی علیہ السلام نے کہ کیا سوا خدا کے اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا
چاہون مین تمہارے واسطے کوئی معبود وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ اور حال یہ ہی کہ بزرگی دی ہی اوسنے تمہین عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

ربع

اہل عالم پر جو تمہارے زمانہ میں ہیں اور انواع و اقسام کی نعمتوں کے ساتھ تمہیں خاص کیا ہی وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ اور یاد کرو جب چھوڑایا
ہمنے تمہیں مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے لوگوں سے يَسُوْمُوْنَكُمْ چکہاتے تھے تمہیں سُوْٓءَ الْعَذَابِ سخت عذاب کہ
يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ قتل کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو کہ تمہاری نسل قطع ہو جائے وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور زندہ
چھوڑتے تھے تمہاری عورتوں کو اپنی خدمت کے واسطے اور لونڈیاں بنانے کو وَفِيْ ذٰلِكُمْ اور اس چھوڑانے میں بَلَآءٌ ع ۱۶ ۱۲
نعمت تھی یا اوس عذاب میں محنت تھی تمہیں مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ تمہارے رب کی طرف محنت بڑی لکھا ہی کہ موسیٰ
علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ فرعون کے ہلاک ہو جانے کے بعد اپنے رب کے پاس سے تمہارے واسطے میں
ایک کتاب لاؤنگا کہ جو بات تمہیں چاہیے وہ اوسمیں لکھی ہوگی پھر جب بنی اسرائیل نے دریا سے نجات پائی اور فرعون غرق ہو گیا
تو بنی اسرائیل نے وہ کتاب مانگی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے اوس کتاب کی درخواست کی کہ وہ کتاب اوپر بھیجے موسیٰ
علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تیس دن روزہ رہ پھر طور پر آ کہ میں تجھے بات کروں موسیٰ علیہ السلام نے تیس دن روزہ رکھا اکتیسویں دن طور کی طرف
چلے اور اس بات کو برا جانا کہ حق تعالیٰ سے کلام کروں اور اونکے موںھ سے روزہ کی بو آتی ہو وہ بو دفع کرنے کو سواک کی ملائکہ
بولے کہ ای موسیٰ ہم تیرے موںھ سے مشک کی بو سونگھتے تھے اوسے سواک کرکے تو نے دفع کر دیا حق تعالے نے فرمایا کہ اس بات کے
جرمانہ میں دس دن اور روزہ رکھے جیسا کہ فرماتا ہی وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى اور وعدہ کیا تھا ہمنے موسیٰ سے کتاب دینے کے واسطے
ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً تیس دن رات کا ماہ ذوالقعدہ سے چونکہ عرب کے مہینوں کے حساب کا مدار چاند دیکھنے پر ہی اور وہ رات
دکھائی دیتا ہی تو حق تعالی نے تاریخ کو رات کے ساتھ مقید کیا وَّاَتْمَمْنٰهَا اور تمام کیا ہمنے اون تیس کو بِعَشْرٍ ساتھ دس اور کے
ماہ ذوالحجہ میں سے فَتَمَّ پھر تمام ہو گیا مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ وہ وقت جو اوسکے رب نے مقرر کیا تھا اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً چالیس رات
وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسیٰ نے لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اپنے بھائی ہارون کو کہ میں کتاب مانگنے طور سینا کی طرف
جاتا ہوں اخْلُفْنِيْ تو خلیفہ رہ میرا فِيْ قَوْمِيْ میری قوم میں وَاَصْلِحْ اور بنا جو کام کہ بنانے کے لائق ہو اور اونکے
کاموں میں سے وَلَا تَتَّبِعْ اور نہ پیروی کر سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ راہ مفسدوں کی وَلَمَّا جَآءَ
مُوْسٰى اور جس وقت کہ آیا موسیٰ لِمِيْقَاتِنَا اوس وقت جو ہمنے مقرر اور معین کر دیا تھا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ لا اور
کلام کیا اوسکے ساتھ اوسکے رب نے یعنی اوسے اپنا کلام بے واسطہ سنا دیا تبیان میں لکھا ہی کہ حق تعالی نے جب چاہا کہ
موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرے تو سات کوس طور کے گرد تاریکی نے گھیر لیا اور جب موسیٰ علیہ السلام نے تاریکی میں
قدم رکھا تو اونکے شیطان کو اونکے پاس سے ہنکا دیا اور نامۂ اعمال لکھنے والے دونوں فرشتوں کو بھی اونکے پاس سے
دور کر دیا اور آسمان کو اونکی نظر میں لائے اونھوں نے فرشتوں کو ہوا میں کھڑے دیکھا اور عرش عظیم اونپر ظاہر ہوا
پھر حق تعالی نے اونسے کلام کیا ینابیع میں لکھا ہی کہ موسیٰ کو چوبیس ہزار کلمے سنائے اور ایک روایت میں سات لاکھ اور صحیح چودہ ہزار
اور کشاف میں ہی کہ حق تعالی نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس دن رات کلام کیا جب موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالی کا

کلام سُنا اور اونھین فوق محبت پیدا ہوا تو اوس سرور مین بھول گئے کہ مین دنیا مین ہون بلکہ یہ خیال بندھا کہ فردوس اعلی مین ہین اور
چونکہ جنت دیدار اور لقا کی جگہ ہی تو قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ رَبِّ اَرِنِيْٓ اے رب میرے دکھا دے مجھے اپنی ذات یعنی
مجھے قائم کر دے اپنی دید سے تاکہ دیدۂ سر سے اَنْظُرْ اِلَيْكَ نظر کرون مین طرف تیرے قَالَ کہا اسنے کہ لَنْ تَرٰىنِيْ
نہ دیکھ سکیگا تو مجھے دنیا مین اسواسطے کہ حکم ازلی اسطرح نافذ ہوا ہی کہ جو آدمی دنیا مین مجھے دیکھیگا مر جائیگا اور مدارک مین لکھا ہی
کہ فنا ہو جانے والی آنکھ سے تو مجھے نہ دیکھ سکیگا بلکہ جمال باقی دیدۂ باقی سے دیکھنا چاہیے اور دیدۂ باقی بہشت مین ہوگا جاننا چاہیے
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی دید جو مانگی یہ دلیل ہی دید جائز ہونے پر اسواسطے کہ اگر دید محال ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام یہ سوال
نکرتے اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام سے محال چیز کا طلب کرنا روا نہین بیت ای بسا بلبل کہ پیش از نوبہار + میسراید بہر گل بر شاخسار +
صاحب کشف الاسرار کہتے ہین کہ جسوقت لن ترانی کا خطاب سُنا اوسوقت موسیٰ علیہ السلام کا مقام بہت بلند تھا اوسوقت کی
بہ نسبت جب ارنی کہا تھا اسواسطے کہ اسوقت عین مراد حق مین تھے اور اوسوقت اپنی مراد کی قید مین تھے اور مراد حق پر قائم رہنا
اپنی مراد پر قائم ہونے کی بہ نسبت بہت کامل ہی بیت لن ترانی میرسد از طور موسیٰ را جواب + ہر چہ آن از دوست آید سر منہ
گردن متاب + اگرچہ حضرت موسیٰ کو لن ترانی کا زخم پہونچا مگر فوراً راحت کا مرہم بھی حق تعالی نے بھیجا کہ ای موسیٰ ضعف
بشریت کی وجہ سے تو میرے دیدار کی طاقت نہین رکھتا ہی اسواسطے مین نے کہا کہ لن ترانی وَلٰكِنِ انْظُرْ اور نگاہ کر تو اِلَى الْجَبَلِ
طرف کوہ زبیر کے کہ ولایت مدین کے سب پہاڑون سے زیادہ بلند ہی اور اوسے تحمل کی قوت تجھسے زیادہ ہی فَاِنِ اسْتَقَرَّ
پس اگر پہاڑ برقرار اور ثابت رہے مَكَانَهٗ اپنی جگہ پر جبکہ مین اوسپر تجلی کرون فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ تو قریب ہی کہ تو بھی
دیکھے مجھے اور تجھے میرے دیدار کی طاقت ہوگی اور اگر پہاڑ کو دیدار کی طاقت نہو تو تو بھی دنیا مین اس کام کی تمنا سے درگذر
فَلَمَّا تَجَلّٰى پھر جسوقت کہ تجلی کی رَبُّهٗ موسیٰ علیہ السلام کے رب نے یعنی اپنا نور ظاہر کیا یا اپنے عرش کا نور سوئی کے ناکے کے
برابر لِلْجَبَلِ واسطے اوس پہاڑ کے حیات اور علم اور بینائی اوسمین پیدا کرنے کے بعد یہانتک کہ اوسنے حق تعالی کا نور دیکھا عین المعانی
مین سہل ساعدی سے منقول ہی کہ حق تعالی نے ستر ہزار پردون کی آڑ سے ایک درہم کی قدر اپنا نور ظاہر فرمایا اوسوقت وہی زمین پر
جو دیوانہ تھا ہوش مین آگیا جو بیمار پڑا تھا شفا پا گیا تمام زمین سرسبز ہوگئی کھاری پانی میٹھے ہوگئے بُت مونھ کے بل گر پڑے مجوس کی
آگین بجھ گئین اور اوس تجلی کے سبب سے جَعَلَهٗ کر دیا اللہ نے اوس پہاڑ کو دَكًّا ریزہ ریزہ تبیان مین ہی کہ پہاڑ اس عظمت اور
بڑائی کے ساتھ پارہ پارہ ہوگیا اور چھ پہاڑ اور اوس سے جدا ہوگئے تین پہاڑ کہ احد ہی اور ورقان اور رضوی یہ تو مدینہ منورہ مین
جا پڑے اور دوسرے تین پہاڑ کہ ثور ثبیر حرا ہین مکہ معظمہ مین جا رہے وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا اور گر پڑا موسیٰ بیہوش پہاڑ کو
ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھکر ہول کے مارے اور عرفہ کے دن جمعرات کی شام سے جمعہ کی شام تک بیہوش رہے فَلَمَّآ اَفَاقَ پھر جسوقت
کہ ہوش مین آیا تو قَالَ سُبْحٰنَكَ کہا کہ تنزیہ کرتا ہون مین تیری ہر ایک چیز سے جو تیرے لائق نہین ہی پاک جانتا ہون مین
تجھے اس بات سے کہ دنیا مین تو نظر آئے تُبْتُ اِلَيْكَ توبہ کی مین نے طرف تیرے وہ سوال کرنے سے جو تیرے

اون کے بغیر ہو وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ اور پہلا ہون اون لوگون کا جو ایمان رکھنے والے ہین تیری عظمت و جلال کا یا اس بات کا کہ دنیا مین کسی بشر کو تجھے دیکھنے کی قدرت نہین بیت ای یک لمعہ تو کوہ بصد پارہ شود + چہ عجب مشت گلی عاجز و بیچارہ شود + عجب بھید ہی کہ پہاڑ اس عظمت اور بڑائی کے ساتھ دیدار کا تحمل نہوا اور انسان کے دل کو و لٰکن ینظر الی قلوبکم کے حکم سے اوس نظر کی طاقت ہی اسمین یہ نکتہ ہی کہ کوہ پر نظر ہیبت سے تجلی ہوئی تھی اور دل پر نظر رحمت سے تجلی ہوتی ہی اوس نظر ہیبت نے پہاڑ کو ویران کر دیا اور یہ نظر رحمت دل کو آباد کر دیتی ہی بیت دل نہ پرزت انچہ گردون بر نتافت + دل بانست انچہ عرش اندر نیافت +

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل کی تسلی کے واسطے اور مقصود سے محروم رہنے مین جو رنج اونھین ہوا تھا اوسے دفع کرنے کے واسطے قَالَ کہا اللہ نے یٰمُوْسٰی ای موسیٰ اگرچہ تیرے حال کی درستی اور تیری ذات کی بقا کے واسطے دیدار سے مین نے تجھے باز رکھا تو تو غمگین نہو اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ تحقیق کہ برگزیدہ کر لیا مین نے تجھے عَلَی النَّاسِ بنی اسرائیل پر یا اون آدمیون پر جو تیرے زمانہ مین موجود ہین بِرِسٰلٰتِیْ ساتھ اپنے پیغامون کے جو خلق کو تو پہونچاتا ہی وَبِکَلَامِیْ اور ساتھ کلام اور تجھے خصوصیت دی مین نے تجھسے خود کلام کرکے فَخُذْ بس پکڑ مَآ اٰتَیْتُکَ جو کچھ عطا کیا مین نے تجھے امر نہی اور راہ سے عمل کر وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۞ اور ہو اوسی عطا پر شکر کرنے والون مین سے وَکَتَبْنَا لَہٗ اور لکھا ہمنے یعنی قلم نے ہمارے حکم سے لکھ دیا یا جبریل علیہ السلام سے مین نے کہا اوسنے قلم ذکر اور نہر النور کی روشنائی سے لکھ دیا موسیٰ کے واسطے فِی الْاَلْوَاحِ لوحون مین کہ سات یا نو یا دس تختیان تھین اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ دس تختیان تھین اور یہ اہل کتاب کے موافق ہی اور ہر تختی کا طول دس یا بارہ گز تھا اور تختیان یاقوت سرخ کی تھین یا سدرۂ بہشت کی لکڑی کی یا ایک سخت پتھر کی اور حروف اوسمین کھدے تھے جیسے نگینہ مین نقش ہوتے ہین اور صحیح یہ ہی کہ زمرد سبز کی تختیان تھین اور اوسپر لکھا تھا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز سے یعنی دین کے باب مین جن چیزون کی احتیاج پڑتی ہی مَّوْعِظَۃً نصیحت وَّتَفْصِیْلًا اور تفصیل لِّکُلِّ شَیْءٍ واسطے ہر چیز کے اوامر اور نواہی مین سے فَخُذْھَا پھر کہا ہمنے موسیٰ علیہ السلام سے کہ پکڑ تختیان بِقُوَّۃٍ ساتھ قوت کے اور درست قصد سے وَّاْمُرْ اور حکم کر قَوْمَکَ اپنی قوم کو تاکہ صدق اور عزیمت کے ساتھ یَاْخُذُوْا پکڑین بِاَحْسَنِھَا بہتر اون چیزون کا جو تختیون مین ہی اور کہا ہی کہ احسن یعنی بہت اچھا حسن یعنی اچھے کے معنی مین ہی اور لوحون مین جو کچھ لکھا تھا سب حسن یعنی اچھا تھا اور ایک قول یہ ہی کہ احسن تو عزائم تھے اور حسن رخصتین یعنی تو حکم کردے کہ عزیمت پر عمل کرین رخصت پر عمل نکرین اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ حسن جمع ہی درمیان فرائض اور نوافل کے سَاُورِیْکُمْ قریب ہی کہ دکھاوین ہم تمھین ای بنی اسرائیل دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ۞ گھر فاسقون کا یعنی اونکے رہنے کی جگہ کہ دوزخ ہی یا تمھین ولایت شام مین ہم داخل کرینگے اور جن اگلے لوگون نے ہماری فرمانبرداری نہین کی اونکے مکانات تمھین دکھاینگے یا دکھاینگے ہم تمھین فرعون اور قبطیون کے مکان کہ مصر مین سب خراب اور ویران ہو گئے اور اونمین کوئی رہنے والا نہین رہا تاکہ اونسے عبرت پکڑو قطعہ چشم عبرت بین جہاں اور قصر شاہان ننگرد + تا چہ سان از حادثات دور گردون شد خراب + پردہ داری میکند بر طاق کسری عنکبوت + چغد نوبت

میزند بر قلعهٔ افراسیاب ٭ سَاَصْرِفُ قریب ہی کہ پھیر دون مین عَنْ اٰیٰتِیَ اپنی آیتین قبول کرنے سے کہ قرآن ہی یا اپنی قدرت کی دلیلین جو ملکون اور ذاتون مین ہمنے امانت رکھی ہین اوسے سمجھنے سے اَلَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ اون لوگون کو جو تکبر کرتے ہین فِی الْاَرْضِ زمین مین بِغَیْرِ الْحَقِّ ط بے استحقاق کے یعنی متکبرون کے دلون پر ہم مُہر کر دیتے ہین تاکہ ہماری بات نہ سمجھین ذو النون مصری قدس سرہ سے منقول ہی کہ دعوی باطل کرنے والون کے دلون کو خدا نہین چاہتا کہ اون حکمتون سے سرفراز کرے جو قرآن مین ہین تو ضرور اونکے دلون سے وہ حکمتین قبول کرنے کی قابلیت سلب کر دی بیت حیف ست چنین گنج دران ویرانہ ٭ حکمت نکند فہم لقین دیوانہ ٭ وَاِنْ یَّرَوْا اور اگر دیکھین یہ متکبر کُلَّ اٰیَةٍ ہر نشانی جو دکھائین ہم نبوت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدق پر یعنی آنحضرت کے معجزات یا جو پیغام ہم بھیجتے ہین اوسے جان لین تو لَا یُؤْمِنُوْا بِهَا ج نہ ایمان لاوین ساتھ اونکے عناد کی وجہ سے وَاِنْ یَّرَوْا اور اگر دیکھین یہ متکبر سَبِیْلَ الرُّشْدِ راہ راست اور طریق ہدایت تو لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ج نہ پکڑین وہ راہ یعنی اوسکی متابعت نہ کرین وَاِنْ یَّرَوْا اور اگر دیکھین یہ متکبر سَبِیْلَ الْغَیِّ راہ براہی اور گمراہی کی تو یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ط وہ راہ پکڑین اور اوسکی پیروی کرین ذٰلِكَ یہ انکے دلون کو آیتون کے سمجھنے سے پھیر دینا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا جھوٹ سمجھے ہمارے کلام کو وَكَانُوْا اور تھے وہ عَنْهَا اوسمین نظر اور فکر کرنے سے اور اوسپر اعتبار کرنے سے غٰفِلِیْنَ ۝ بے خبر نا واقف اور بعض مفسرون نے کہا ہی کہ غفلت سے انکار اور عناد مراد ہی دھوکے اور نادانی سے غفلت مراد نہین یعنی جان بوجھ کر تکذیب کرتے تھے وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا اور جن لوگون نے تکذیب کی بِاٰیٰتِنَا ہماری آیتون کی کہ قرآن ہی یا قدرت کی دلیلین وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اور جھوٹ گنا آخرت کے دیکھنے کو حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ط باطل اور برباد ہوگئے عمل اونکے جو اس جہان مین کیے تھے هَلْ یُجْزَوْنَ کیا جزا دیے جائینگے یعنی نہ دیے جائینگے اِلَّا مَا كَانُوْا مگر جزا اوسکی کہ تھے دنیا مین یَعْمَلُوْنَ ۝ ع عمل کرتے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی اور پکڑا قوم موسی نے یعنی سامری اور اوسکی اتباع کرنے والون نے بنایا مِنْ بَعْدِهٖ بعد جانے موسی علیہ السلام کے طور پر مِنْ حُلِیِّهِمْ اپنے زیورون سے جو قبطیون سے اونھون نے عاریت لیے تھے عِجْلًا بچھڑا یعنی بچھڑے کی ہیئت پر جَسَدًا بدن بے روح لَّهٗ خُوَارٌ ط واسطے اوسکے آواز گائے کی آواز کے مانند اور لکھا ہی کہ بنی اسرائیل جس شب کو مصر سے باہر آتے تھے تو اس جہت سے کہ قوم فرعون اونکے حال سے خبر نہ پائے اونھون نے یہ بہانہ کیا کہ ہمارے یہان شادیان ہین ہم اونمین مشغول ہوتے ہین اور فرعون والون مین جو لوگ بنی اسرائیل کے دوست تھے ہر ایک نے اون اپنے دوستون سے زیور عاریت لیکر باندھا اور جب دریا سے پار اوترے اور قبطی ڈوب گئے تو وہ زیور انکے پاس رہگیا تھا جب موسی علیہ السلام نے طور پر جانے کا قصد کیا تو سامری ہارون علیہ السلام کی خدمت مین آیا اور بولا کہ یہ زیور عاریت جو بنی اسرائیل کے پاس رہگیا وہ اسے بیچتے اور مول لیتے ہین اور اوسمین تصرف کرنا اونپر حرام ہی ہارون علیہ السلام کے حکم سے وہ زیور سب لوگون سے اکٹھا کر دیا ہارون علیہ السلام نے سامری سے کہا کہ تو اپنے پاس امانت رکھ سامری سونے چاندی کا سب زیور اپنے قبضہ مین لایا اور چونکہ سنار کا کام

بنانے سے ماہر تھا سب زیور گلا کر قالب مین ڈالا ایک صورت بچھڑے کی بنائی مگر وہ جسم بے روح تھا پھر اوسنے کوئی ایسا عمل کیا کہ اوس بچھڑے مین
ایک آواز گائے کی آواز کے مثل نکلی لکھا ہی کہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو سامری نے حضرت جبریل علیہ السلام کو گھوڑے پر سوار دیکھا تھا
اور اوس گھوڑے کی ٹاپ کے نیچے سے مٹھی بھر خاک اوٹھا کر اپنے پاس رکھ چھوڑی تھی جب قالب سے ڈھلکر بچھڑے کی صورت نکلی تو سامری نے
اوس خاک مین سے تھوڑی سی اوسکے موہنہ مین ڈالدی حق تعالے نے اوس بچھڑے کو زندہ کردیا اور اوسنے آواز کی ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ کہتے ہین کہ جب اوس بچھڑے کی آواز بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے کان مین پہونچی تو وہ سجدہ مین گر پڑے اَلَمْ یَرَوْا کیا نہ دیکھا
اونھون نے اور نہ سمجھے وہ کہ اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُھُمْ تحقیق وہ بچھڑا اونسے کلام نہین کرتا وَلَا یَھْدِیْھِمْ سَبِیْلًا م اور نہین دکھاتا ہی وقف لازم
اونھین کوئی راہ کہ جگہ پر پہونچین اِتَّخَذُوْہُ پکڑ لیا اونھون نے اوس بچھڑے کو خدائی کے ساتھ وَکَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ○ اور
تھے وہ ظالم کہ اونھون نے عبادت بے محل مقرر کی اور لطائف قشیری رحمۃ اللہ علیہ مین مذکور ہی کہ کسقدر فرق ہی اوس امت مین
جسنے اپنے مصنوع کی پرستش کی اور اس امت مین جو اپنے صانع کی عبادت کرتی ہی بیت آنرا کہ تو ساختی بنساز و کارت + سازند
است در دو عالم یارت + وَلَمَّا سُقِطَ اور جسوقت کہ ڈالی گئی ندامت اور پشیمانی فِیْٓ اَیْدِیْھِمْ اونکے ہاتھون مین یعنی
اونھین پشیمانی اسطرح حاصل ہوئی جیسے کوئی شخص اپنے ہاتھ مین کوئی چیز پاتا ہی اور یہ لفظ کلام عرب مین پشیمان ہونے سے کنایہ ہی
حاصل یہ کہ بچھڑے کی پرستش کرنے والے اوسکی پرستش سے پشیمان ہوئے وَرَاَوْا اَنَّھُمْ اور دیکھا اونھون نے یہ کہ وہ قَدْ ضَلُّوْا
تحقیق کہ گمراہ ہوگئے تو قَالُوْا کہا اونھون نے ندامت کے مارے لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا اگر نہ رحم کریگا ہمپر رَبُّنَا رب ہمارا ہماری توبہ قبول کرکے
وَیَغْفِرْ لَنَا اور نہ بخشیگا ہمارے واسطے لَنَکُوْنَنَّ البتہ قسم خدا کی کہ ہوجاینگے ہم مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ زیان کارون اور ہلاک ہونے والون مین سے
وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓی اور جسوقت کہ پھرا موسی طور پر سے اِلٰی قَوْمِہٖ اپنی قوم کی طرف غَضْبَانَ بڑے غصہ مین
اَسِفًا لا غمگین لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام نے پھرتے وقت یہ قصہ سنا اور صحیح یہ ہی کہ حق تعالی نے طور پر اونھین اسکی خبر دی تھی اور
وہ نہایت غصہ اور رنج کے ساتھ اپنی قوم مین آئے اور بڑے غصہ سے قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ بری خلافت کی تمنے میری
مِنْۢ بَعْدِیْ میری مفارقت کے بعد اَعَجِلْتُمْ کیا جلدی کی اور پیشی کی تمنے بچھڑا پوجنے مین اَمْرَ رَبِّکُمْ اپنے رب کے حکم پر
اور تمنے اتنا صبر نکیا کہ مین آؤن اور خدا کا حکم تمھین پہونچاؤن وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ اور ڈالدین موسی نے تختیان جن مین احکام الہی
لکھے تھے اور یہ غصہ بھی خدا کے واسطے تھا نا کہ اپنے لئے ... لکھا ہی کہ تختیان ... نہین ... جلدی رکھدین اسطرح جیسے کوئی کسی چیز
ڈالدیتا ہی اور اکثر اس بات پر ہین کہ تختیان پھیلدین اور وہ ٹوٹ گئین چھ ساتوین حصے اونکے اور جو کچھ اونمین لکھا تھا آسمان پر اوٹھ گئے
اور اونمین چیزون کی تفصیلین لکھی تھین اور ایک ساتوان حصہ رہگیا کہ اوسمین ہدایت اور رحمت تھی پس موسی علیہ السلام نے قوم پر غصہ کرنے کے
بعد تختیان ڈالدین وَاَخَذَ اور پکڑے بِرَاْسِ اَخِیْہِ بال اپنے بھائی کے سر کے یعنی ہارون علیہ السلام کے یَجُرُّہٗٓ اِلَیْہِ کھینچتا تھا
اپنی طرف غصہ کی راہ سے اہانت کے طور پر نہین موسی علیہ السلام کو یہ گمان تھا کہ ہارون علیہ السلام نے اونھین ممانعت کرنے مین کمی کی قَالَ
ابْنَ اُمَّ کہا ہارون نے ای بیٹے میری مان کے اگرچہ موسی اور ہارون علیہما السلام ایک ہی مان باپ سے دو بھائی تھے مگر موسی علیہ السلام کا دل نرم کرنیکو

حضرت ہارون علیہ السلام نے مان کو جایا کیا پھر کہا اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ مین نے کمی نہین کی مگر تحقیق کہ تیری قوم نے
مجھے ضعیف اور بیچارہ دیکھا اور نہ مانا کہ حضرت مجھے وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ اور قریب تھا کہ قتل کرین مجھے اسواسطے کہ انھین منع کرنے مین
مین بہت مبالغہ اور اصرار کرتا تھا فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ پس نہ خوش کر میرے سبب سے دشمنون کو اور ایسا نہ کر کہ اونکی
آرزو حاصل ہو میری اہانت کے سبب سے وَلَا تَجْعَلْنِيْ اور نہ کر مجھے مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ساتھ قوم ظالمون کے یعنی مجھے بچھڑا
پوجنے والون مین نہ شمار کر قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات سنکر رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ای رب میرے بخشدے مجھے اس کام مین
جو مین نے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ کیا یا یہ کہ تختیان جو پھینکدی تھین وَلِاَخِيْ اور بخشدے میرے بھائی کو اگر اوسنے منع کرنے مین
کچھ کمی کی ہو وَاَدْخِلْنَا اور داخل کر ہمین فِيْ رَحْمَتِكَ اپنی رحمت مین اور بعضون نے کہا ہی دنیا مین اپنی عصمت کی
پناہ مین ہمین داخل کر اور عقبیٰ مین ریاض جنت مین وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور تو برا رحم کرنے والا ہی سب رحم
کرنے والون مین اسواسطے کہ سبکا رحم تیرے ہی رحم کے اثر کے سبب سے ہی اور تیری ہی نظر رحمت کے باعث سے قطعہ تو برا اہل عطا
انعام کردی * کہ بر بیچارگان اکرام کردند * بہر جاجوئی از رحمت روانست * ز دریاہای جودت وام کردند * اِنَّ الَّذِيْنَ
تحقیق کہ جن لوگون نے جہالت کی وجہ سے اتَّخَذُوا الْعِجْلَ پکڑا بچھڑے کو خدائی کے ساتھ سَيَنَالُهُمْ قریب ہی کہ پہونچے
اونھین غَضَبٌ غصہ مِّنْ رَّبِّهِمْ اونکے رب سے اور وہ غصہ وہی تھا جو حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ایک دوسرے کو
قتل کرڈالو وَذِلَّةٌ اور دوسرے پہونچے اونھین ذلت فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین کہ وہ جزیہ ہی یا جلا وطن
کردینا وَكَذٰلِكَ اور جس طرح کہ سزا دی ہمنے بچھڑا پوجنے والون کو اسی طرح نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ بدلہ دیتے ہین ہم جھوٹ
کہنے والون اور بدعت کرنے والون کو وَالَّذِيْنَ اور جن لوگون نے عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ کین برائیان گناہ صغیرہ اور کبیرہ ہوئین
یا شرک کیا ثُمَّ تَابُوْا پھر توبہ کی اونھون نے مِنْۢ بَعْدِهَا وہ برے کام کرنے کے بعد وَاٰمَنُوْٓا اور ایمان لائے یعنی
وحدیت کے ساتھ خدا کی تصدیق کی اور رسالت کے ساتھ رسول کی تصدیق کی اور اگر برائیون سے شرک کے سوا اور گناہ مراد ہون تو
آمنوا کے معنی یہ ہین کہ تصدیق کی اونھون نے اس بات کی کہ حق تعالیٰ توبہ کرنے والون کی توبہ قبول فرماتا ہی اِنَّ رَبَّكَ بیشک
تیرا رب مِنْۢ بَعْدِهَا توبہ کے بعد لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا ہی تائبون کے گناہ رَّحِيْمٌ مہربان ہی اونپر اونکی توبہ قبول
کرنے مین وَلَمَّا سَكَتَ اور جب خاموش ہوا یعنی جاتا رہا عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ موسیٰ سے غصہ اوسکا اور جس غصہ نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوس کام پر اوٹھایا اوس غصہ کو حق تعالیٰ نے اوس آدمی کے ساتھ تشبیہ دی جو حکم کرنے والا ہو کسی کام کا
اور اوس کام پر آمادہ کردے اور اوس غصہ کے سکون کو چپ رہنے کے ساتھ تعبیر فرمایا یا یہ کہ غصہ دلالت کرتا ہی اوس بات پر جو غصہ
کرنے والے کے جی مین ہی اوس شخص کے واسطے جسپر غصہ آیا ہی تو گویا غصہ بمنزلہ گویائی ہی اور اوسکا سکون بمنزلہ خاموشی القصہ جب
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ جاتا رہا تو اَخَذَ الْاَلْوَاحَ اوٹھالین تختیان جو ڈالدی تھین وَفِيْ نُسْخَتِهَا اور اون مین
جو اونپر لکھا تھا هُدًى ہدایت تھی گمراہی سے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت یعنی گناہ سے پاک ہو جانا لِّلَّذِيْنَ هُمْ

ع ۱۸ / ۴

واسطے اون لوگون کے جو لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے عذاب سے يَرْهَبُونَ ۝ ڈرتے ہین لکھا ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی سے موسی
علیہ السلام کو حکم پہونچا کہ بنی اسرائیل مین سے نیک لوگون کی ایک جماعت اپنے ساتھ طور پر لیجا ٔین اور وہ لوگ وہان بچھڑے کی پرستش سے
عذر کرین موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگون سے یہ بات کہی اونھون نے مان لی وَاخْتَارَ مُوسٰی اور چُن لیے موسی علیہ السلام نے
قَوْمَهٗ اپنی قوم مین سے سَبْعِيْنَ رَجُلًا ستر مرد لِّمِيْقَاتِنَا واسطے ہماری میعاد کے یعنی جسوقت کا ہمنے وعدہ کیا تھا
اوسوقت کے واسطے اور ایک قول یہ ہی کہ بنی اسرائیل سے ایک گروہ نے کہا کہ خدا نے موسی سے کلام نہین کیا اور جو کچھ تختیون پر ہی
یہ موسی کا کلام ہی حق تعالی نے فرمایا کہ ای موسی اولاد یعقوب مین سے بزرگون کا ایک گروہ اپنے ساتھ لا کہ وہ میرا کلام سن لین اور
اوسپر گواہ رہین موسی علیہ السلام ستر آدمیون کو اپنے ساتھ لے گئے اور جب طور پر پہونچے تو ابر پیدا ہوا اور موسی علیہ السلام اور اون
لوگون کے درمیان مین حائل ہو گیا اور موسی علیہ السلام ابر کے پردے مین آ گئے اور اونکی قوم کے نیک لوگ سجدے مین گر پڑے حق تعالی نے
حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا اور امر و نہی و وعدہ وعید فرمائے پھر جب ابر کھلا تو موسی علیہ السلام باہر آئے اور اون لوگون سے
پوچھا کہ تمنے میرے پروردگار کا کلام سُنا وہ بولے کہ ہان کلام تو سُنا مگر کلام کرنے والا معلوم نہوا ہم تو جب ایمان لاوینگے کہ خدا کو
ظاہر مین دیکھین یہ کہتے ہی بجلی پیدا ہوئی اور سبھون کو جلا دیا موسی علیہ السلام مضطرب ہو کر دعا مانگنے لگے چنانچہ حق سبحانہ تعالی
اوسکی خبر دیتا ہی کہ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ پھر جبکہ پکڑا اون ستر آدمیون کو الرَّجْفَةُ بجلی نے اور وہ جل گئے اور ایک قول یہ ہی کہ پکڑا
اونھین ایک آواز مہیب نے اور اوسکے ہول کے مارے مر گئے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے بدن پر ایسا لرزہ چڑھا کہ اونکے جوڑ بند ٹوٹنے کے
قریب ہو گئے موسی علیہ السلام ڈرے کہ یہ مر جائین اور بنی اسرائیل مجھپر مار ڈالنے کی تہمت لگائین قَالَ رَبِّ کہا اے رب میرے لَوْ شِئْتَ
اگر چاہتا تو تو اَهْلَكْتَهُمْ ہلاک کر دیتا تو اونھین مِّنْ قَبْلُ قبل اسکے کہ مین قوم سے باہر نکلا تھا وَاِيَّايَ اور مجھے بھی ہلاک
کر دیتا تو عین المعانی مین لکھا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ اونھین تو تو اسواسطے ہلاک کر دیتا کہ اونھون نے بچھڑے کی پرستش کی اور مجھے
قبطی کو مار ڈالنے کے سبب اَتُهْلِكُنَا کیا ہلاک کرتا ہی تو ہمین بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ بسبب اوس چیز کے جو کی ہو تو فون نے مِنَّا ج
ہماری قوم مین سے یعنی بچھڑا پوجنے کے سبب سے یا اس قوم نے دیدار طلب کرنے مین جرأت کی اس باعث سے اِنْ هِيَ نہین ہی یہ کام
اِلَّا فِتْنَتُكَ ط مگر تیری آزمائش اور مبتلا کرنا اپنے بندون کو یعنی اونھین اپنا کلام تو نے سُنایا تو اونھون نے دیدار کی طمع کی اور
بچھڑے مین سے تو نے آواز پیدا کی تو وہ اوسکی طرف متوجہ ہو گئے اور کتاب فصل الخطاب مین خواجہ محمد پارسا نے ذکر کیا ہی کہ حق تعالی نے
موسی علیہ السلام کو مقام بسط مین رکھا یہانتک کہ کمال حال اُنس پر پہونچکر اونھون نے ناز کی راہ سے یہ جرأت کی اور ناز مرتبہ محبوبیت مین ہی
اور حضرت مولوی قدس سرہ نے فرمایا کہ عاشق کی گستاخی ترک ادب نہین عین ادب ہی مثنوی گفتگوے عاشقان در کار رب +
جوشش عشق ست نی ترک ادب + ہر کہ کرد از جام حق یک جرعہ نوش + نی ادب ماند درو نی عقل و ہوش + اور مقام بسط ہی سے ہی
موسی علیہ السلام کا یہ کلام کہ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ گمراہ کرتا ہی تو اوس فتنہ اور ابتلا کے سبب سے جسے تو چاہتا ہی
کہ گمراہ ہو جائے وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ط اور ہدایت کرتا ہی اوسی کے سبب سے جسے چاہتا ہی کہ راہ پائے اَنْتَ

وَلِیُّنَا تو ہی ہمارا یار اور ہمارا متولی کار فَاغْفِرْ لَنَا پس بخشدے ہمین وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہمپر وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ اور
تو بہتر بخشنے والا ہی وَاكْتُبْ لَنَا اور لکھ واسطے ہمارے یعنی ثابت کر یا عطا کر حلال دے ہمین فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا اس
دنیا مین حَسَنَةً نیکی کہ توبہ قبول ہونا ہی یا طاعت کی توفیق یا روزی حلال یا صدق مقال وَّفِي الْاٰخِرَةِ اور آخرت مین بھی
نیکی دے ہمین کہ مغفرت ہی یا جنت یا دیدار کی سعادت اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ تحقیق کہ ہم پھرے طرف تیرے قَالَ کہا اللہ نے
کہ عَذَابِيْٓ عذاب میرا اوسکی صفت یہ ہی کہ اُصِيْبُ بِهٖ پہونچاتا ہون مین مَنْ اَشَاۗءُ جسے چاہتا ہون یعنی کفار کو وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ اور رحمت میری اوسکی صفت یہ ہی کہ پہونچی ہی كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو یعنی دنیا مین مومن کافر سبکو شامل ہی جان
بخشنے اور روزی پہونچانے کے سبب سے اور بعضون نے کہا کہ رحمت مہربانی ہی کہ حق تعالی نے خلق کو عطا فرمائی کہ اوسکے سبب
ایک دوسرے پر مہربانی کرتا ہی یا رحمت توبہ ہی کہ علی العموم سب پر اس رحمت کا دروازہ کھلا ہی اور سبکو اس رحمت سے متصف ہونے کی
دعوت فرمائی ہی کہ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اور محققون کے نزدیک رحمتین دو ہین ایک رحمت ذاتیہ کہ اوسے مطلقہ اور امتنانیہ کہتے ہین اور
وہ ایک رحمت ہی سب چیزون کو پہونچی ہوئی جیسا حق تعالی نے خود فرمایا کہ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور اوسکا نتیجہ عطا کرنا ہی بے سوال
سائل اور بے حاجت محتاج یا جسے عطا کی ہر طرح پر اوسکا استحقاق بغیر ثابت ہوئے عطا کرنا جیسا کہ مثنوی شریف مین اسکی
طرف اشارہ فرمایا ہی مثنوی ای بدادہ رایگان صد چشم و گوش + بی ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش + در عدم ما مستحقان
کی بدیم + کہ بدین جان و بدین دانش شدیم + ما نبودیم و تقاضا ما نبود + لطف تو نا گفتۂ ما مے شنود + دوسری رحمت وجوبیہ
کہ اوسے مقیدہ بھی کہتے ہین اور یہ خود بھی رحمت ذاتیہ سے فائض ہوئی اور بندہ کو اس رحمت کا استحقاق بھی رحمت امتنانیہ کا نتیجہ ہی
جسطرح سابقۂ خدمت اور رابطۂ دعوت کے قبل یعنی خدمت اور دعا کے پہلے وجود کا استحقاق عطا فرمایا اور فیض وجود کے بعد
استفادہ کی لیاقت اور استفاضہ کی قابلیت دی اور رحمت وجوبیہ کو مقیدہ اسواسطے کہتے ہین کہ وہ چند شرطون کے ساتھ مقید ہی اور وہ
شرطین اقوال اور افعال ہین جیسا حق تعالی نے خود ارشاد فرمایا کہ فَسَاَكْتُبُهَا پس قریب ہی کہ ثابت کرون مین یہ رحمت لِلَّذِيْنَ
يَتَّقُوْنَ اون لوگون کے واسطے جو پرہیز کرین شرک سے وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ فرض کی ہوئی وَالَّذِيْنَ هُمْ
اور واسطے اون لوگون کے جو بِاٰيٰتِنَا ہماری نازل کی ہوئی آیتون پر يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ یہود و نصارا نے اس رحمت کی تمنا کر کے کہا کہ ہم آیتون کا ایمان رکھتے ہین اور مال کی زکوۃ بھی ہم ادا کرتے ہین تو ہمارے واسطے یہ
رحمت ثابت ہوگی حق تعالی نے اونکی امید منقطع کر کے وہ رحمت اس امت مرحومۂ محمدی کے ساتھ خاص کر دی اور فرمایا کہ جن متقیون
اور مومنون کے واسطے مین رحمت لکھتا ہون وہ اَلَّذِيْنَ وہ لوگ ہین کہ صدق کی رو سے يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ پیروی
کرتے ہین میرے رسول کی کہ اوسکی صفت ہی النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ پیغمبر نہ لکھنے والا نہ پڑھنے والا اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
صفت ہی اور اس صفت سے تنبیہ ہی اس بات پر کہ باوجود بے لکھے اور بے پڑھے ہونے کے کمال علم آپ کا ایک معجزہ
ہو سکتا ہی شعر نگار من کہ بمکتب نرفت و خط نہ نوشت + بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد + اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ

عرب اصل اور منشا کو اُم کہتے ہین جیسے مکہ کو اُم القری کہتے ہین اسواسطے کہ مکۂ معظمہ سب شہرون اور بستیون کا مبدا اور منشا اور اصل ہی اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہین اسواسطے کہ سب کتابون کی اصل وہی ہی تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اصل یعنی اُم کی طرف منسوب کیا اور اُمّی کہا تاکہ سب جان لین کہ سب موجودات کی اصل اور سب کائنات سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہین اور نکتہ لَولاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلاک اس معنی کا موید ہی بیت تو اصل ہمہ بودی از نخست ÷ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست ÷ اَلَّذِیۡ وہ پیغمبر کہ یَجِدُوۡنَهٗ پاتے ہین یہود و نصارا نام اور صفت اوسکی مَکۡتُوۡبًا لکھی ہوئی عِنۡدَهُمۡ پاس اپنے فِی التَّوۡرٰىةِ توریت مین وہان پر جہان حق تعالی کہتا ہی کہ احمد الضحوک القتال یرکب البعیر ویلبس الشملۃ آخر تک وَالۡاِنۡجِیۡلِ اور انجیل مین وہان پر جہان عیسی علیہ السلام کا قول حق تعالی بیان فرماتا ہی کہ عیسی علیہ السلام نے کہا کہ انی ذاہب الی ربی و ربکم و الفارقلیطا جاءآخر تک[عه] یَاۡمُرُهُمۡ حکم کرتا ہی یہ نبی امی اون لوگون کو جو اوسکی پیروی کرتے ہین بِالۡمَعۡرُوۡفِ ساتھ نیکی کے کہ توحید ہی وَیَنۡهٰهُمۡ اور باز رکھتا ہی اونھین عَنِ الۡمُنۡکَرِ منکر سے کہ شرک ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ معروف مکارم اخلاق ہین یا ہمایہ رحم یا انصاف اور منکر برے اخلاق ہین یا قطع رحم یا بے انصافی وَیُحِلُّ لَهُمُ اور حلال کرتا ہی اونکے واسطے الطَّیِّبٰتِ کھانے کی چیزین پاکیزہ جو اہل جاہلیت نے حرام کرلی تھین جیسے بحیرہ سائبہ وغیرہ یا جو مزہ کی چیزین یہود پر حرام تھین وہ حلال کرتا ہی جیسے چربیان وَیُحَرِّمُ اور حرام کرتا ہی عَلَیۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ اونپر کھانے کی ناپاک چیزین جیسے مردار اور خون اور سور کا گوشت یا مال بے وجہ جیسے رشوت سود وَیَضَعُ اور اوتارتا ہی یعنی ہلکا کرتا ہی عَنۡهُمۡ اونسے اِصۡرَهُمۡ اونکے بھاری بوجھ یعنی اپنی امت پر احکام شرع ہلکے کرتا ہی اور کہتے ہین کہ اس سے وہ چیزین مراد ہین جو حضرت موسی علیہ السلام کی امت مین بنی اسرائیل پر خدا نے لازم کردی تھین جیسے اوس عضو کا کاٹ ڈالنا جس سے گناہ صادر ہوا اور اوس قدر کپڑا کاٹ ڈالنا جو ناپاک ہو جائے اور اسکے سوا وَالۡاَغۡلٰلَ اور سبک کرتا ہی اور اوٹھاتا ہی اونسے یعنی اپنی امت سے طوق اور قید الَّتِیۡ وہ جو موسی علیہ السلام کے وقت مین کَانَتۡ عَلَیۡهِمۡ تھے اونپر یعنی یہود پر اور وہ توبہ مین جان مارنا تھا اور قصاص بے عفو اور دیت کے اور مال غنیمت جلا دینا اور سوا اسکے فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ پھر جو لوگ بنی اسرائیل مین سے نبی امی کے دین مین آئے وَعَزَّرُوۡهُ اور تعظیم کی اونھون نے اوسکی وَنَصَرُوۡهُ اور یاری اور مددگاری کی اوسکی دشمنون کے مقابلہ مین وَاتَّبَعُوا اور پیروی کی النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اوس نور کی جو اُنۡزِلَ مَعَهٗۤ لا نازل کیا گیا اوسکی نبوت کے ساتھ اس سے قرآن شریف مراد ہی اور مفسرون نے کہا ہی کہ مَعَهٗ کا لفظ بقاے قرآن پر دلالت کرتا ہی یعنی نازل کیا گیا ہی اور اوسکے ساتھ باقی رہیگا بخلاف لوحون کے کہ موسی علیہ السلام پر نازل ہوئین اور اونمین سے اکثر آسمان پر اوٹھ گئین سب باقی نرہین اور قرآن کو نور کہنے مین نکتہ نہایت روشن اور ظاہر ہی اسواسطے کہ دین و دنیا کے امور قرآن سے مفصل اور ظاہر ہین اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جو ایمان لائے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور نصرت اور متابعت کی هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ع ۞ وہ فلاح اور نجات پانے والے ہین عذاب سے اور پہونچنے والے ہین رحمت اور ثواب کو ۱۹ ع ۶ قُلۡ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے علی العموم یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے سب لوگو

[له] احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہنسنے والا اور بہت قتل کرنے والا سوار ہوگا اونٹ پر اور پہنیگا شملہ ۱۲

[عه] مین جاتا ہون اپنے رب اور تمہارے رب کی طرف اور فارقلیطا آئیگا ۱۲

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ تحقیق کہ مین رسول ہون اللہ کا اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا طرف تم سبکے یہ نہین کہ بعض کی طرف ہون اور بعض کی
طرف نہین جس طرح اور رسول تھے اَلَّذِیْ وہ خدا کہ یقینی لَہٗ واسطے اوسکے مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی ہی
آسمانون اور زمینون کی اور اونمین تدبیر اور تصرف کرنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کوئی معبود مستحق عبادت نہین مگر وہ یُحْیٖ زندہ کرتا ہی
وَیُمِیْتُ اور مار ڈالتا ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ پس ایمان لاؤ اوس خدا کا جسکی صفت تمنے سُن لی وَرَسُوْلِہِ اور ایمان لاؤ
اوسکے رسول النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ نبی امی کا الَّذِیْ یُؤْمِنُ وہ نبی کہ ایمان لاتا ہی بِاللّٰہِ ساتھ وحدانیت خدا کے وَکَلِمٰتِہٖ
اور اوسکے کلمات کے جو اوسنے انبیا علیہم السلام پر بھیجے ہین وَاتَّبِعُوْہُ اور پیروی کرو اوس نبی کی اور فرمانبرداری کرو لَعَلَّکُمْ
تَھْتَدُوْنَ ○ شاید کہ تم ہدایت پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓی اور قوم موسیٰ مین سے اُمَّۃٌ ایک گروہ ہی کہ اوسکے لوگ
یَّھْدُوْنَ ہدایت کرتے ہین خلق کو بِالْحَقِّ بسبب حق کے جو اونپر ہی وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ ○ اور حق اور راستی کے ساتھ
عدل کرتے ہین خلق مین اور مفسرون نے کہا ہی کہ اس گروہ سے عبد اللہ بن سلام اور اوسکے دوست مراد ہین اور بہت مشہور یہ
بات ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور اونکے خلیفہ یوشع علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل کے لوگون مین ہرج مرج
ظاہر ہوا اور کفر اور قتل انبیا اور انواع و اقسام کے گناہون مین مشغول ہوئے اونمین سے ایک گروہ نے کمال آرزو کے ساتھ حق تعالیٰ سے
درخواست کی کہ ہم مین اور سب قوم مین جدائی ہو جائے حق تعالیٰ نے زمین مین ایک راہ کھول دی اور وہ لوگ اوس راہ سے
داخل ہوئے اور ملک چین کے اوس طرف نکلے اور وہان گھر بنا کر رہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین
اونھین دیکھا اور قرآن کی دس سورتین اونپر پڑھین اور وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے اب وہ لوگ
مسلمان ہین اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہین اور مال کی زکوٰۃ دیتے ہین جمعہ کی نماز قائم رکھتے ہین یہ آیت اونکی
صفت مین ہی پھر موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے اچھے لوگون کی خبر حق تعالیٰ دیتا ہی اور فرماتا ہی وَقَطَّعْنٰھُمُ اور جدا کیا ہمنے قوم
موسیٰ کو اور کر دیا ہمنے اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ بارہ اَسْبَاطًا یہ بدل ہی اثنتی عشرۃ سے یعنی کر دیا ہمنے اونھین سبط سبط اور سبط اولاد کی
اولاد کو کہتے ہین یہان حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد مراد ہی اُمَمًا گروہ گروہ یہ بدل ہی اسباط سے یعنی بنی اسرائیل کو ہمنے کر دیا
گروہ گروہ ہر سبط ایک گروہ ہی وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسیٰ کے اِذِ اسْتَسْقٰىہُ جب پانی مانگا اوس سے
قَوْمُہٗٓ اوسکی قوم نے یعنی بنی اسرائیل جب جبارون اور متکبرون کے میدان مین حیران اور سرگردان ہوئے اور آفتاب کی گرمی
اور تپش سے ایذا پا کر پیاس اونپر غالب ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام سے پانی مانگا تو حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی
اَنِ اضْرِبْ یہ کہ مار بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ ساتھ اپنے عصا کے اوس پتھر کو جب تیہ مین تو داخل ہوا تھا تو اوس پتھر نے تجھسے بات کی تھی اور کہا تھا
کہ مجھے اوٹھا رکھ کہ مین تیرے کام آؤنگا اور تونے وہ پتھر اوٹھا رکھا اور اب تیرے توبرہ مین ہی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا اوٹھا کر
اوس پتھر پر مارا فَانْبَجَسَتْ پس پھوٹ نکلے اور کھل گئے مِنْہُ اوس پتھر مین سے اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا بارہ چشمے اسباط کے عدد کے
موافق قَدْ عَلِمَ تحقیق کہ جان لیا کُلُّ اُنَاسٍ سب آدمیون نے ہر سبط مین سے مَّشْرَبَھُمْ اپنی اپنی جگہ پانی پینے کی اور دوسرے کی

جگہ کی طرف میل نہین کیا وَظَلَّلْنَا اور سائبان کر دیا ہمنے عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اونپر ابر کو کہ آفتاب کی گرمی سے ایذا نہ پائین وَاَنْزَلْنَا
اور اوتاری ہمنے عَلَيْهِمُ الْمَنَّ اونپر ترنجبین کے مثل ایک میٹھی چیز وَالسَّلْوٰى اور مرغ طیار کے مشابہ اور کہا ہمنے کہ
كُلُوْا کھاؤ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ پاکیزہ چیزون مین سے وہ جو مخصوص اپنی عنایت سے روزی دی ہمنے تمہین اور ذخیرہ
نہ کر رکھنا اسے اونہون نے ہمارے حکم کے خلاف کیا اور من وسلوی مین سے ذخیرہ کر رکھا اور وہ خراب ہو گیا وَمَا ظَلَمُوْنَا
اور نہین ظلم کیا اونہون نے ہمپر اوسے ذخیرہ کر رکھنے مین وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ نافرمانی کے سبب سے اَنْفُسَهُمْ اپنی جانون پر
يَظْلِمُوْنَ ظلم کرتے تھے وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اور یاد کر جب کہا گیا بنی اسرائیل کو جبار ون سے لڑکر اونپر غالب ہونے کے بعد کہ
اسْكُنُوْا رہو تم هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اِس دیہ اریحا یا ایلیا مین وَكُلُوْا اور کھاؤ مِنْهَا اوسکے میوون اور غلون مین سے حَيْثُ
شِئْتُمْ جہان سے چاہو وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ اور کہو کہ درخواست ہماری حطہ ہے یعنی وضع کر گناہ ہمارے ہمسے وَّادْخُلُوا الْبَابَ
اور داخل ہو ایک دروازہ مین اس دیہ کے دروازون مین سے سُجَّدًا ایسے حال مین کہ سجدہ کرنے والے ہو یا تواضع کے سبب سے
جھکے ہوئے نَّغْفِرْ لَكُمْ تاکہ بخشدین ہم تمہین خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ گناہ تمہارے سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ قریب ہی کہ
زیادہ کر دین نیک کام کرنے والون کی جزا یعنی ثواب اور درجے ہم اونہین زیادہ دین فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پھر
بدل دیا اون لوگون نے جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر مِنْهُمْ بنی اسرائیل مین سے قَوْلًا بات کو جسکا حکم کیا گیا تھا غَيْرَ
الَّذِيْ ساتھ غیر اوس بات کے جو قِيْلَ لَهُمْ کہی تھی اونسے یعنی حطہ کے بدلے اونہون نے حنطہ یعنی گیہون کہا اور کہنا
ہنسی اور مسخراپن کی راہ سے تھا فَاَرْسَلْنَا پھر بھیجا ہمنے عَلَيْهِمْ بات بدلنے والون پر رِجْزًا عذاب مِّنَ السَّمَآءِ
آسمان سے کہ بجلی تھی یا طاعون بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ بسبب اوسکے کہ تھے ظلم کرتے یعنی بے محل لفظ بولے تھے نصف ع
وَسْئَلْهُمْ اور پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود سے عَنِ الْقَرْيَةِ دیہ کی خبر اور اوسکا واقعہ الَّتِيْ كَانَتْ وہ دیہ کہ تھا
حَاضِرَةَ الْبَحْرِ نزدیک دریا کے اور وہ دیہ ایلیا تھا مدین اور طور کے درمیان دریائے طبریہ کے کنارے اور بعضون نے وقف لازم
کہا ہی کہ اوس دیہ کا نام مقنا تھا مدین اور عینونا کے بیچ مین پھر بتقدیر اوس بستی کے لوگ شریعت توریت پر عمل کرتے تھے اور
اونپر جو باتین فرض تھین اونمین سے ہفتہ کے دن کی تعظیم بھی تھی کہ اوسدن مچھلی کا شکار نہ کرین اور دنیا کے کامون مین مشغول نہون
اون لوگون نے حکم الٰہی کے خلاف کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے ملعون اور مسخ ہو گئے اور حق تعالے
یہود کے برے کام ظاہر کرنے کو حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا سے خطاب فرماتا ہی کہ اہل کتاب سے اوس دیہ کا
حال تم پوچھو اِذْ يَعْدُوْنَ جب کہ گذر گئے خدا کی حدون اور حکمون سے اور تجاوز کر گئے اوس تعظیم سے جسکا حکم
اونہین تھا فِي السَّبْتِ ہفتہ کے دن کہ وہ مچھلی کا شکار نکرنا تھا اور اونہون نے اوسکے خلاف کیا اِذْ تَاْتِيْهِمْ
جب آئین اونکے پاس حِيْتَانُهُمْ مچھلیان اونکی يَوْمَ سَبْتِهِمْ اونکے ہفتہ کے دن یعنی جسدن اونہین مچھلی کا شکار
منع تھا اوسیدن مچھلیان آتین شُرَّعًا ظاہر ہو کر پانی پر اپنے سر اوٹھائے ہوئے وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ اور جسدن ہفتہ کا

نقلۂ معا
عند المتاخرین

عمل نہ کرتے تھے یعنی جس دن کی تعظیم کا حکم اونھین نہ تھا جیسے اتوار اور باقی دن لَا تَأْتِيهِمْ نہ آتین اونکے پاس مچھلیان اور یہ
خدا کی طرف سے اون لوگون کی آزمائش تھی کہ جب ہفتہ کا دن آتا تو بہت مچھلیان ظاہر ہوتین اور پانی پر اوچھلتین اور جب ہفتہ کا دن
گذر جاتا تو مچھلیان بھی بھاگ جاتین اور دوسرے ہفتہ تک کوئی مچھلی نہ دکھائی دیتی كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم اسی طرح آزماتے ہین ہم
اونھین یعنی آزمانے والون کا معاملہ کرتے ہین ہم بِمَا كَانُوا بسبب اسکے کہ ہین نادانی کی وجہ سے يَفْسُقُونَ ○ نکل جاتے ہین
دائرہ فرمان سے جب ایلیا والون نے ہفتہ کے دن بہت مچھلیان دیکھین اور شکار کرنا مشکل تھا اور صبر کرنا دشوار ہوا تو متردد ہوکے
اور انواع و اقسام کی تدبیرین اور حیلے پکڑکر شکار کی راہ ڈھونڈھنے لگے آخر اونکی رائے مین یہ بات ٹھہری کہ اونھون نے حوض
بنائے اور دریا سے اون حوضون مین نہرین کاٹین اور ہفتہ کے دن جب کہ مچھلیان ظاہر ہوتی تھین تو اون مچھلیون کو
حوضون مین ہنکالاتے اور نہرون مین جال گاڑ دیتے کہ مچھلیان حوضون ہی مین رہتین اور اتوار کے دن مچھلیون کو پکڑ لیتے
کئی بار اونھون نے اسی ترکیب سے شکار کیا اور عذاب کے آثار کچھ نہ ظاہر ہوئے تو ڈھیٹ ہوکر ہفتہ کے دن کی تعظیم ہی سے درگذرے
اور اوس بستی والے تین گروہ ہوگئے ایک گروہ تو یہ کام کرتا اور ایک گروہ اوسے منع کرتا اور ایک گروہ نہ شکار کرتا نہ شکاریون کو
ممانعت کرتا اور اوس گروہ کو ملامت کرتا جو مانع ہوتا تھا چنانچہ حق تعالی خبر دیتا ہی وَإِذْ قَالَتْ اور پوچھ اہل کتاب سے خبر
اوسکی جب کہا أُمَّةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے ایلیا والون مین جو نہ خود شکار کرتا تھا نہ شکاریون کو منع کرتا تھا اوسنے کہا اوس گروہ کو
جو شکاریون کو منع کرتا تھا کہ لِمَ تَعِظُونَ کیون نصیحت کرتے ہو تم قَوْمًا اوس گروہ کو کہ بے شبہہ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ اسد ہلاک
کرنے والا ہی اونھین دنیا مین نافرمانی کرنے اور ہفتہ کے دن کی تعظیم ترک کرنے کی وجہ سے أَوْ مُعَذِّبُهُمْ یا عذاب کرنے والا ہی
اونھین عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت آخرت مین کہ وہ آتش دوزخ ہی قَالُوا کہا منع کرنے والے گروہ نے کہ مَعْذِرَةً کو رفع کے
بضم تا پڑھا ہی یعنی ہماری یہ نصیحت عذرخواہی ہی ہماری طرف سے اور حفص نے نصب کے ساتھ پڑھا ہی یعنی ہمارا نصیحت کرنا معذرت
کے واسطے ہی ہم لوگون کی طرف سے إِلَىٰ رَبِّكُمْ طرف تمہارے رب کے یعنی ہم پر امر معروف اور نہی منکر واجب ہی اور ہم اونھین
اسواسطے نصیحت کرتے ہین کہ اسد کے نزدیک ہم معذور ہین وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○ اور تاکہ ایسا بھی ہو کہ وہ ڈرین اور گناہ چھوڑین
فَلَمَّا نَسُوا پھر جب چھوڑ دی شکار کرنے والون نے مَا ذُكِّرُوا بِهِ وہ چیز کہ نصیحت کیے جاتے تھے ساتھ اوسکے یعنی اونھون نے
جب نصیحت قبول نہ کی تو أَنجَيْنَا نجات دی ہمنے الَّذِينَ يَنْهَوْنَ اون لوگون کو جو منع کرتے تھے عَنِ السُّوءِ برائی اور نافرمانی
وَأَخَذْنَا اور پکڑا ہمنے الَّذِينَ ظَلَمُوا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا شکار ممنوع کرکے بِعَذَابٍ بَئِيسٍ ساتھ عذاب
سخت کے بِمَا كَانُوا بسبب اوس چیز کے کہ تھے عناد کی وجہ سے يَفْسُقُونَ ○ نکلجاتے تھے فرمانبرداری کی راہ سے
اور جو گروہ نہ شکار کرتا تھا نہ شکاریون کو منع کرتا تھا اوسکے بارہ مین اختلاف ہی کہ اوسنے نجات پائی یا ہلاک ہوا اور اوسکے
باب مین توقف کرنا اولی ہی پھر حق تعالی اوس گروہ کے عذاب کی خبر دیتا ہی کہ فَلَمَّا عَتَوْا پھر جب سرکشی کی اون لوگون نے عَن مَّا
نُهُوا عَنْهُ اوس چیز سے جس سے منع کیے گئے تھے یعنی مچھلی کے شکار سے قُلْنَا لَهُمْ کہا ہمنے واسطے اونکے کہ كُونُوا

نصف

قِرَدَةً ہو جاؤ تم بندر خٰسِئِيْنَ○ خوار ہونے والے اور ناامید رحمت سے لکھا ہی کہ منع کرنے والے جب مایوس ہوئے اور سمجھے کہ
شکاری لوگ ہماری نصیحت نہ مانینگے تو اونکے ساتھ ایک جگہ رہنا چھوڑ دیا اور اپنے اور اونکے مکانون کے بیچ مین ایک دیوار کھینچ لی
اور اپنے محلہ مین ایک دروازہ قائم کرکے اونکے گھرون مین آنے جانے کی راہ بند کردی ایک دن وہ منع کرنے والے اپنے محلہ سے باہر آئے
اور شکاریون کے محلہ سے کوئی نہ نکلا تو اونھون نے کھوج کیا سب فاسقون کو بندر پایا اور ہر بندر اپنے لوگون کے گرد روتا پھرتا اور اونکے
کپڑون سے اپنا منھ رگڑتا تین روز وہ بندر جیسے پھر مر گئے وَاِذْ تَاَذَّنَ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آگاہی دی
رَبُّكَ تیرے رب نے یا قسم کھائی کہ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ بھیجیگا یہود پر اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن تک مَنْ يَّسُوْمُهُمْ
اوسے جو چکھائے اونھین سُوْٓءَ الْعَذَابِ سخت عذاب جیسے قتل اور شہر بدر کردینا اور مارنا اور جزیہ لینا لکھا ہی کہ بخت نصر بابلی نے
اونھین قتل اور قید کرنے پر پیش قدمی کی اور اسکے بعد فارس کے بادشاہ اونھین رنج دیتے تھے اور اونسے خراج لیتے تھے یہانتک
کہ جناب خاتم الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا مبعوث ہوئے اور اونھین قتل کرنے کا حکم فرمایا کہ ایمان لائین یا جزیہ قبول کرین
اور یہ حکم قیامت تک باقی ہی اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ جلد عذاب کرنے والا ہی کافرون کو وَاِنَّهٗ
اور بیشک وہ لَغَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اوسے جو توبہ کرے اور مغفرت چاہے رَّحِيْمٌ○ مہربان ہی کہ توبہ کے بعد گناہ پر نہ پکڑیگا
وَقَطَّعْنٰهُمْ اور پراگندہ کیا ہمنے بنی اسرائیل کو فِي الْاَرْضِ اُمَمًا زمین مین جماعتین یعنی کوئی ولایت نہین جہان
یہودی نہو مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ بعضے اونمین سے شایستہ ہین وہ جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ متدین ہوکر اور اونکے حالات مین
تغیر اور تبدل نے دخل نہین پایا اور صالحون سے وہ یہود مراد ہین جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے یا وہ یہود مراد ہین جو
شب معراج مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے تھے وَمِنْهُمْ اور بعضے اونمین سے ہین دُوْنَ ذٰلِكَ ادنی
صالحون سے یعنی کافر اور فاسق لوگ وَبَلَوْنٰهُمْ اور آزمایا ہمنے اونھین بِالْحَسَنٰتِ ساتھ بھلائیون کے جیسے عیش اور مالداری اور
صحت وَالسَّيِّاٰتِ اور ساتھ برائیون کے جیسے سختی اور محتاجی اور جان اور مال کی مصیبتین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ○ چاہیے کہ پھرین
خدا کی طرف اور معصیت سے طاعت کی جانب اونھین نعمت کا شکر کرنا چاہیے تھا اوسکے عوض اترانا اور بے پروائی ظاہر کرنے لگے اور کہنے لگے
کہ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ اور تکلیف مین صبر کرنا چاہیے تھا اوسکے بدلے نالائق باتین کرنے لگے اور کہنے لگے کہ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ تو
امتحان مین پورے نہ اوترے بیت خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان ٭ تا سیہ روی شود ہر کہ درو غش باشد فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
پھر پیچھے آئے صالحون کے خَلْفٌ پیچھے آنے والے وَّرِثُوا الْكِتٰبَ میراث لی اونھون نے توریت یعنی اونھون نے جب اپنے باپون سے
توریت کا علم حاصل کیا تو يَاْخُذُوْنَ لیتے ہین عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى اسباب اس ادنی چیز کا کہ دنیا ہی ان لوگون سے
زمانۂ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احبار یعنی علماے یہود مراد ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ حکم مین وہ رشوت لیتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ
اور کہتے ہین سَيُغْفَرُ لَنَا قریب ہی کہ بخشدیا جائے واسطے ہمارے اونکا دعا یہ تھا کہ ہمارے دن کے گناہ رات کو اور رات کے گناہ
دن کو بخشدیے جاتے ہین اور وہ رشوت لینے کو گناہ جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ اور حال یہ ہی کہ اگر آتا ہی اونکے پاس عَرَضٌ

ع تحقیق بیشک اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین ۱۲
ع ہاتھ اوسکا بندھا ہے ۱۲

سے ایسی

مِّثْلُهٗ اسباب دنیا حرام ہونے مین مثل اوسکے تو یَاْخُذُوْهُ ط لے لیتے ہین وسے اور اوس سے توبہ نہین کرتے یعنی باوصف اسکے کہ رشوت لینے
اور حرام کھانے پر اڑے ہوئے ہین پھر مغفرت کی امید رکھتے ہین اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ کیا نہین لیا گیا ہی اونپر مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ
عہد جو توریت مین مذکور ہی اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا یہ کہ نکہین وہ عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اِلَّا الْحَقَّ مگر سچ بات اور اونھون نے یہ جھوٹ کہا
کہ دن رات مین اپنی بخشش خدا کی طرف منسوب کی اور جانتے ہین کہ یہ بات جھوٹ کہتے ہین اسواسطے کہ توریت اونکے پاس موجود ہی
وَدَرَسُوْا اور پڑھا ہی اونھون نے مَا فِيْهِ جو کچھ اوسمین ہی اور یہ حکم کیا اونھون نے اوسمین نہین دیکھا وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ
اور نجات آخرت کی خَيْرٌ بہتر ہی اسباب دنیا سے لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ط واسطے اون لوگون کے جو پرہیزکرتے ہین حرام کو
حلال ٹھہرا لینے اور خدا پر جھوٹ لگا دینے سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کسی نے غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی کیا پھر وہ نہین سمجھتے
اور بعض نے مخاطب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی کیا پھر تم نہین سمجھتے کہ عقبیٰ کی نعمت بہتر ہو مال دنیا سے وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ
بِالْكِتٰبِ اور جو لوگ نگاہ رکھتے ہین کتاب اور مضبوط پکڑتے ہین اوسے اس سے اہل کتاب مومن مراد ہین اور کتاب سے
اس آیت مین قرآن شریف مقصود ہی وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط اور قائم رکھتے ہین نماز باوصف اس بات کے کتاب کو مضبوط
پکڑنا سب عبادتون کو شامل ہی پھر نماز کی تخصیص اس جہت سے ہوسکتی ہی کہ نماز دین کا ستون ہی اور دین کا قائم رکھنا
نماز کو قائم رکھنے پر موقوف ہی نظم خانہ دین خویش را چو خداے + بر ستون نماز کرد بپاے + بے ستون بجاے بود +
خانہ دین حق بپاے بود + اِنَّا تحقیق کہ ہم لَا نُضِيْعُ ضائع نہین کرتے ہین ہم اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ○ اجر اپنے کام درست کرنے والون کا
بلکہ ہم اونکا اجر پورا پورا اونہین دینگے وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور یاد کر و اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانے کے یہودی
واسطے اوسوقت کو جب اوکھاڑ اور اوٹھایا ہمنے کوہ طور کو فَوْقَهُمْ اوپر اونکے كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ گویا کہ وہ پہاڑ سائبان تھا اونکے
سر پر وَّظَنُّوْٓا اور جانا اونھون نے اَنَّهٗ کہ وہ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ج گرنے والا ہی اونپر اگر توریت کا حکم وہ نمانینگے اسواسطے کہ
حق تعالیٰ نے اس بات سے اونہین مطلع کر دیا تھا خُذُوْا کہا ہمنے کہ لو تم مَآ اٰتَيْنٰكُمْ وہ چیز جو دی ہی ہمنے تمھین احکام
مین سے بِقُوَّةٍ زور سے وَّاذْكُرُوْا اور برابر یاد کرتے رہو مَا فِيْهِ جو کچھ اوسمین ہی امر و نہی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ ع
۲۱
ع ۹
چاہیے کہ پرہیزگاری کر و اور متقیون مین سے ہو جاؤ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لی تیرے رب نے
مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ اولاد آدم سے مِنْ ظُهُوْرِهِمْ اونکی پیٹھون سے ذُرِّيَّتَهُمْ اونکی اولاد وَاَشْهَدَهُمْ اور
گواہ کر دیا اونہین عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ج اونکی ذاتون پر اوس اقرار کا جو اونھون نے کہا یا بعض کو بعض کا گواہ کر دیا اور فرمایا کہ
نقعہ معلقہ عند المتاخرین اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط کیا نہین ہون مین رب تمھارا قَالُوْا بَلٰى ج کہا اون سب نے کہ ہان تو ہمارا رب ہی حق تعالیٰ نے اولاد آدم کو
نکالا بعض کو بعض کی پیٹھون سے جیسے بیٹے باپون سے پیدا ہوتے ہین اور آدم علیہ السلام کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ سب کو
معلوم ہی کہ آدمیون کے باپ آدم ہی ہین اور سب اونھی کی پیٹھ سے نکلتے ہین حاکم ابو عبد اللہ اپنی صحیح مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
نقل کرتے ہین کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اولاد آدم سے عہد لیا نعمان میں اور وہ ایک میدان ہی

عرفات کے نزدیک اور اوسے نعمان سحاب کہتے ہین اوسکا ایک قول یہ ہی کہ بطن نعمان کہتے ہین اور لباب مین لکھا ہی کہ عہد ہیا مین لیا گیا
اور وہ زمین ہی ولایت ہند مین اور جنت سے حضرت آدم کے نکلنے کے بعد یہ عہد ہوا ہی اور مدارک مین لکھا ہی کہ اکثر مفسر اس بات پر ہین
کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد اور جنت مین داخل ہونے کے قبل یہ عہد ہوا اوس میدان مین جو بہشت کے دروازے پر ہی
اور اوسکی چوڑائی تیس ہزار برس کی راہ کے برابر ہی حق تعالی نے آدم علیہ السلام کی ذریت اونکی پشت سے نکالی جیسے چھوٹی چھوٹی
زرد چیٹیان ہوتی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ سفید یا سرخ اور بعضے کہتے ہین کہ داہنے پر سفید چیٹیان تھین اور بائین پر سیاہ اور
بعضے کہتے ہین کہ آدم علیہ السلام کی پشت سے توالد وتناسل ایک ہی بار ہوا اس طرح پر نہین جیسے بدفعات توالد وتناسل ہوتا ہی اور
حیات وعقل اور گویائی ذریت آدم مین پیدا کردی اور اپنی ربوبیت اونپر پیش کی انھون نے قبول کرکے کہا کہ شَہِدْنَا گواہ
ہوئے ہم اپنے اقرار پر اور بعضون نے کہا ہی کہ آدم علیہ السلام کی ذریت نے جب بلی کہا تو حق تعالی نے ملائکہ سے فرمایا کہ تم گواہ
رہو ملائکہ بولے شَہِدْنَا یعنی گواہ ہوئے ہم اور سدی کہتے ہین کہ ایک خبر ہی کہ حق تعالی اپنی طرف اور ملائکہ کی جانب سے گواہی
دیتا ہی کہ آدم کی ذریت کے اقرار پر ہم گواہ ہوگئے اَنْ تَقُوْلُوْا تاکہ نہ کہین یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن کہ اِنَّا كُنَّا تحقیق ہم تھے
عَنْ هٰذَا اس اقرار سے غٰفِلِیْنَ بے خبر اَوْ تَقُوْلُوْٓا یا یہ نہ کہین کہ اِنَّمَآ اَشْرَكَ سوا اسکے نہین کہ شرک کیا اٰبَآؤُنَا
ہمارے باپون نے مِنْ قَبْلُ پہلے ہمسے وَكُنَّا ذُرِّیَّةً اور تھے ہم اولاد مِّنْۢ بَعْدِهِمْ پیچھے سے اونکے اور رہے اونکی پیروی کی
اَفَتُهْلِكُنَا کیا پھر ہلاک کرتا ہی تو ہمین اور عذاب کرتا ہی ہمپر بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ بسبب اسکے جو کیا اون ٹیڑھے چلنے والون
اور بے راہون نے یعنی ہمارے باپون نے اور مشرک لوگ جب تقلید اور پیروی کو اپنی سند کرینگے تو یہ بات اونسے مسموع نہوگی اسواسطے کہ
خدا کی توحید پر ذریت آدم مین ہر ایک سے عہد لیا گیا ہی تو شرک کرنے مین دوسرے کی تقلید عذر نہوگی ای درویش یہ آیت عہد الست یاد
دلانے والی ہی تاکہ کوچۂ غفلت کے بیخبرون کو آگاہ کردے اور ہوشمندان بیدار دل تو اوس سوال وجواب سے خود غافل نہین ہین بیت
الست از ازل ہمچنانش بگوش + بفریاد قالوا بلی در خروش + نفحات مین مذکور ہی کہ علی سہیل اصفہانی قدس سرہ سے لوگون نے پوچھا
کہ روز بلی یاد ہی جواب دیا کہ کیون نہین یاد ہی گویا کل تھا شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری نے فرمایا کہ اس جواب مین نقصان ہی
کل جو گذر گئی اور کل جو آئیگی اوس سے صوفی کو کیا اوس دن کی ابھی شام ہی نہین ہوئی اور صوفی پر وہی دن ہی نظم روز امروزست
ای صوفی وشان + کی بود از دی وا ز فردا نشان + آنکہ از حق نیست غافل یک نفس + ماضی ومستقبلش حال ست وبس + حسین منصور سے
منقول ہی کہ فرمایا غائب حقائق سوال الست سے کیونکر جواب دے پس سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کا بھید نہایت نازک ہی
بیت تو درمیان ہیچ نہ ہرچہ ہست اوست + ہم خود الست گوید وہم خود بلی کند + وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے بیان کیا عہد کا
حال اسی طرح نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم اور ظاہر کرتے ہین ہم اپنی قدرت کی نشانیان تاکہ اونمین غور کرین
وَلَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اور چاہیے کہ وہ پھرین تقلید سے تحقیق کی طرف وَاتْلُ اور پڑھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَیْهِمْ
اپنی قوم پر یا یہود پر نَبَاَ الَّذِیْٓ خبر اوس شخص کی کہ اٰتَیْنٰهُ دیا ہمنے اوسے اٰیٰتِنَا علم اپنی آیتون کا یعنی جو

کتابین ہمنے نازل کین اونکا علم اور وہ شخص اُمیہ بن صلت تھا کہ آسمانی کتابون کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور جانتا تھا کہ اوس زمانہ مین
ایک رسول مبعوث ہوگا اور وہ چاہتا تھا کہ وہ رسول مین ہی ہون جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو
امیہ حسد کی راہ سے کافر ہو گیا اور وہ آیتین جو اوسنے پڑھین تھین کنارے رکھدین جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ فَانْسَلَخَ مِنْهَا
پھر نکل آیا اون آیتون سے کفر اور عناد کے واسطے جسطرح سانپ کیچل سے نکل آتا ہی فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ پھر پیچھے پڑا
اوسکے شیطان یا اوسے اپنے پیچھے لگا لیا فَكَانَ پھر ہوگیا وہ آیتین جاننے والا مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ گمراہون مین سے
اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ شخص ابو عامر راہب تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا لقب فاسق رکھا تھا اور وہ مسجد ضرار
بننے مین ساعی تھا حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی صفت کتب الہی مین دیکھی اور آپ کو پہچان کر ایمان لایا پھر
آخر کو انکار کرکے کافر ہو گیا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ وہ شخص بلعم باعور تھا کنعانیون اور متکبرون مین سے کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے صحیفے اوسنے پڑھے تھے اور اسم اعظم جانتا تھا جس مقام پر کہ موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ
کنعانیون اور متکبرون کی ولایت کی طرف پھرے تو اون لوگون نے بلعم باعور کی طرف رجوع کی اسواسطے کہ وہ مستجاب الدعوات تھا
اور درخواست کی کہ موسی علیہ السلام اور اونکی قوم کے حق مین بددعا کر بیٹھے تو اوسنے انکار کیا اور آخر کو اپنی جورو کے آمادہ کرنے سے
قریب مین آگیا اور اوس قوم سے رشوت لیکر حضرت موسی علیہ السلام اور اونکی قوم کے واسطے بددعا کی حق تعالی نے اوسے اسم اعظم
بھلا دیا اور وہ بے ایمان ہو گیا وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم لَرَفَعْنٰهُ البتہ بلند کرتے ہم اوسے بِهَا بسبب اون صحیفون کی آیتون کے
یا جو کلمات اسم اعظم پر شامل تھے اونکے سبب سے ہم اوسے بلند کرتے مراتب عالی پر کہ ابرار اور نیک لوگون کے مقامات مین وَلٰكِنَّهٗ
اور لیکن وہ پست ہمتی کے سبب سے اَخْلَدَ جھک گیا اِلَى الْاَرْضِ طرف زمین کے یعنی مذلت کی پستی کی طرف وَاتَّبَعَ اور پیروی کی اوسنے
هَوٰىهُ اپنی خواہش کی رشوت لیکر اور اپنی جورو کی بات مانکر فَمَثَلُهٗ پس کیفیت اوسکی ذلت اور خرابی مین كَمَثَلِ الْكَلْبِ
مانند کتے کے ہی اوسکے ذلیل اور خراب احوال مین اِنْ تَحْمِلْ اگر حملہ کرتا ہی تو عَلَيْهِ اوسپر اور اوسے دھتکارتا ہی تو يَلْهَثْ وہ زبان
نکالدیتا ہی اَوْ تَتْرُكْهُ یا اگر چھوڑ دے تو اوسے اور نہ دھتکار تو بھی يَلْهَثْ وہی زبان نکالدیتا ہی اسکے معنی یہ ہین کہ کتے کو ہکانا
اور نہ ہکانا یکسان ہی کسی حال مین وہ اپنی عادت نہین چھوڑتا بلعم کتے کی ایسی خاصیت والے کا بھی ایسا ہی حال تھا کہ کسی طرح اپنی
برائی سے نہ پھرا اوسنے خواب مین بھی دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ بنی اسرائیل کے واسطے بددعا نکرنا مگر متنبہ نہوا جب حضرت موسی علیہ السلام کے
لشکر کی طرف بددعا کرنے کو چلا تو جس دراز گوش پر سوار تھا وہ دراز گوش اوس سے بولا کہ اس راہ سے پھر اور اس کام سے باز آ جب بھی اوسنے کچھ
خیال نکیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے کہا ہی کہ ہوائے تقدیر کدھر سے آتی ہی اور کیا تماشا دکھاتی ہی اگر فضل کی طرف سے وہ ہوا چلتی ہی تو
بہرام گبر کے زنار کو عشق بازی راہ دین کا کمر بند کر دیتی ہی اور اگر عدل کی طرف سے آتی ہی تو بلعم کی رسم توحید کو اوڑا کر اوسے کتے کے برابر بناتی ہی
کیا خوب کسی نے کہا ہی رباعی آنرا ببری از صومعہ در دیر گبران فگنی + وین را کشی از بتکدہ سر حلقہ مردان کنی + چون چرا در کار تو عقل زبون باشد
فرمان دہ مطلق توئی حکمی کہ خواہی آن کنی + ذٰلِكَ یہ مثل جو کہی گئی مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ مثل اوس گروہ کی ہی جسکے لوگ تکبر اور انکار کی وجہ سے

كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا جھوٹ جانتے ہین ہماری آیتین کہ قرآن ہی اور یہ گروہ مکہ کے کافر ہین فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پھر پڑھ تو اونپر یہ خبر
اور بعضون نے کہا ہی کہ اس قوم سے یہود مراد ہین کہ اونھون نے توریت کی آیتون کی تکذیب کی اور حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا
کی نعت چھپانے مین مشغول رہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ بلعم کا قصہ انھین سنا کہ میری آیتون سے اوسکا نکل جانا میری آیتون کو انکے جھٹلانے سے
مناسبت رکھتا ہی لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ تاکہ وہ فکر کرین اور فکر کرنے کے سبب سے نصیحت پائین سَاۤءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ
بری مثل ہی اوس قوم کی الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا جن لوگون نے تکذیب کی ہماری آیتون کی اون آیتون کو جان بوجھکر اور اونپر
دلیل قائم ہو چکنے کے بعد وَاَنْفُسَهُمْ اور اپنی جانون پر كَانُوا يَظْلِمُوْنَ ۝ تھے ظلم کرتے مفعول کو مقدم کرنا اس بات پر
دلالت کرتا ہی کہ اونکے ظلم کا وبال اونکے سوا اور کسی پر نہین پڑے گا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ جسے راہ دکھاتا ہی خدا اپنے فضل سے
فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ پس وہی راہ پانے والا ہی وَمَنْ يُّضْلِلْ اور جسے گمراہ کرتا ہی اپنے عدل کی رو سے فَاُولٰٓئِكَ تو
وہ گمراہون کا گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ لوگ نقصان پانے والے ہین دو جہان مین وَلَقَدْ ذَرَاْنَا اور تحقیق کہ پیدا
کیا ہمنے لِجَهَنَّمَ واسطے دوزخ کے كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۙ بہت کو جنون اور آدمیون مین سے کہ حکم ازلی اونکی شقاوت پر
صادر ہو چکا ہی اور ہمارے علم قدیم مین یہ بات ظاہر ہی کہ وہ زندگی بھر کفر پر اڑے رہینگے اور جب موت آئیگی تو شرک ہی پر
مرینگے لَهُمْ قُلُوْبٌ واسطے اونکے دل ہین کہ مطلقا لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ؗ کوئی حقیقت سمجھتے ہی نہین ساتھ اونکے
اسواسطے کہ وہ اپنے دلون کو حق پہچاننے کی طرف متوجہ نہین کرتے اور اون آئینون کو انکار اور غفلت کے زنگار سے صاف
کرکے تصدیق اور اقبال کی جلا نہین دیتے وَلَهُمْ اَعْيُنٌ اور واسطے اونکے آنکھین ہین کہ کسی صورت سے لَّا يُبْصِرُوْنَ
بِهَا ؗ حق چیز دیکھتے ہی نہین ساتھ اونکے اسواسطے کہ نظر عبرت سے مخلوقات کو نہین دیکھتے وَلَهُمْ اٰذَانٌ اور واسطے اونکے
کان ہین کہ کسی طرح لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ حق بات سنتے ہی نہین ساتھ اونکے اسواسطے کہ ہوش کے ساتھ قرآن کی آیتین اور نصیحتین
نہین سنتے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو اپنے حواس اسباب تعیش کی طرف متوجہ رکھتے ہین اور لذت فانی کا اونھین تصور اور قصد ہی
كَالْاَنْعَامِ مانند چارپایون کے ہین کہ کھانے اور سونے ہی کی طرف اونکی ہمت مصروف ہی اور نعمت باقی اور لذت دائمی کی طرف
اونھین کچھ التفات نہین بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ بلکہ یہ گروہ زیادہ گمراہ ہین چارپایون سے اسواسطے کہ چارپایون کو کچھ حکم اور تکلیف نہین ہی
اگر شرع کی موافقت نہین رکھتے ہین تو مخالفت حکم کے ساتھ بھی متصف نہین ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو مذکور ہوا هُمُ
الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ غافل ہین اور اپنی غفلت مین کامل ہین صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ مکلف مامور اوسکے برابر نہین جو تکلیف
شرع سے چھوٹا ہوا ہی اسواسطے کہ آدمی روحانی بھی ہی جسمانی بھی عقلانی بھی شہوانی بھی پس اگر اوسکی عقل اوسکی شہوت یعنی خواہش پر
غالب ہو گئی تو وہ آدمی فرشتہ سے افضل ہی اور اگر اوسکی عقل نفس و ہوا سے مغلوب رہی تو چارپایون سے بھی بدتر ہی اور یہی مضمون
کہا ہی بیت بہرہ از ملکت ہست نصیبے از دیو ✦ ترک دیوی کن بگذر بفضیلت ز ملک ✦ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى اور واسطے
اللہ کے ہین نام اچھے فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ پس پکارو اوسے اون نامون کے ساتھ اس سے ننانوے نام مراد ہین کہ اونکی فضیلت مین

حدیث مین وارد ہی کہ جو کوئی اونھین یاد کرے وہ جنت مین داخل ہوگا زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ ہی کہ ایک مردنے
خدا کو نماز مین اسم اللہ سے بھی یاد کیا اور اسم رحمٰن سے بھی ابو جہل بولا کہ محمد اور اوسکے اصحاب تو کہتے ہین کہ ہم ایک ہی خدا کی عبادت
کرتے ہین پھر یہ مرد کیون دو خدا کو یاد کرتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ کے نام بہت ہین اور سب اچھے ہین اللہ کو اون نامون سے
پکارو صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ خدا کی صفتین اچھی ہین جیسے عدل احسان خیر رحمت بے مثلی وغیرہ تو اون صفتون سے اوسکی تعریف
کرو اور بعضون نے کہا ہی کہ اخلاق ربانی سے متخلق اور صفات حقانی سے متصف ہوجاؤ وَذَرُوا الَّذِينَ اور چھوڑ دو اون لوگونکی
متابعت جو نادانی کی وجہ سے يُلْحِدُونَ جھکتے ہین کجی کی طرف فِي أَسْمَائِهِ اوسکے نامون مین یعنی اوسکے نام کے ساتھ
اللہ کو نام رکھتے ہین جسکی اجازت شرع مین نہین چنانچہ عرب حق تعالیٰ کو یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجوہ کہکر پکارتے تھے اور
نصارا یا ابا المسیح کہتے اور حکما علت اولیٰ اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا کے نام سے بتون کے نام نکالنے کا نام الحاد ہی جیسے لات اللہ سے اور
عزیٰ عزیز سے اور منات منان سے سَيُجْزَوْنَ قریب ہی کہ جزا دیے جائین ملحد مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ جزا اوسکی جو ہین
کہ عمل کرتے ہین جن لوگون کو آتش دوزخ کے واسطے پیدا کیا ہی اونکا ذکر جب ہوچکا تو اب حق تعالیٰ اہل جنت کا ذکر کرتا ہی اور فرماتا ہی
وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اور اون لوگون مین سے جنھین جنت کے واسطے ہمنے پیدا کیا ہی أُمَّةٌ ایک گروہ ہی کہ اوسکے لوگ يَهْدُونَ
بِالْحَقِّ راہ دکھاتے ہین ساتھ حق کے وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ع اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہین اپنے حکمون مین اور وہ لوگ مہاجر ع ۲۲ ۱۰
اور انصار اور اونکی متابعت کرنے والے ہین وَالَّذِينَ كَذَّبُوا اور جن لوگون نے تکذیب کی بِآيَاتِنَا ہماری آیتون کی یعنی کفار مکہ
یا ہنسی کرنے والے سَنَسْتَدْرِجُهُمْ قریب ہی کہ کھینچ لین ہم اونھین درجہ بدرجہ یعنی اونھین ہلاکت سے تھوڑا تھوڑا ہم قریب
کردین مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ جہان سے کہ وہ نہین جانتے یعنی جب وہ گناہ کرتے ہین تو اونکے واسطے نعمت ہم اور زیادہ
کردیتے ہین یہانتک کہ وہ اور زیادہ گناہ کرتے ہین امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ نعمت عطا فرمانا اور شکر بھلا دینا استدراج ہی یعنی
حق تعالیٰ اونھین نعمت دیتا ہی اور شکر گزاری اونکے دل سے بھلا دیتا ہی یہانتک کہ وہ عذاب کے مستحق ہوجائین وَأُمْلِي لَهُمْ
اور مہلت دیتے ہین ہم اونھین ایک مدت پھر لینگے ہم اونھین إِنَّ كَيْدِي تحقیق کہ پکڑ میری مَتِينٌ ۝ سخت ہی کید اوس علم کو
کہتے ہین جو پوشیدہ ہو تو استدراج کو اس جہت سے کید فرمایا کہ ظاہر مین احسان ہی اور باطن مین خذلان لکھا ہی کہ ایک رات حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفا پر چڑھکر گروہ قریش مین سے ایک ایک کو خداے جلیل وجبار کے عذاب سے ڈراتے تھے قریش کے سردارون مین سے
ایک نے حضرت صدیق اور حضرت فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھکر کہا کہ کیا یہ تمھارا یار دیوانہ ہوگیا ہی کہ تمام رات چلایا
کرتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا آیا فکر اور غور نہ کیا ان معاندون نے اس بات مین کہ مَا بِصَاحِبِهِم نہین ہی اونکے یار
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مِّن جِنَّةٍ کسی طرح سے جنون یہ وہی مرد عاقل ہی جسے اظہار دعوت کے پہلے ہی معاند محمد امین کہتے تھے
جب اوس مرد عاقل نے راہ حق کی طرف باعلان دعوت کرنا شروع کی تو اوسے دیوانہ کیون کہتے ہین إِنْ هُوَ نہین ہی وہ إِلَّا
نَذِيرٌ مگر ڈرانے والا عذاب الٰہی سے مُّبِينٌ ۝ ظاہر اور آشکارا أَوَلَمْ يَنظُرُوا آیا نہین دیکھا اونھون نے

دیدۂ استدلال سے فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ آسمانون کے ملک عظیم مین وَالْاَرْضِ اور ملکوت زمین مین مفسرونے کہا ہی
کہ ملکوت آسمان ستارے اور آفتاب و ماہتاب ہین اور ملکوت زمین دریا پہاڑ درخت ہین وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ اور نہ دیکھا اونھون نے
اوسکو جو پیدا کی خدا نے مِنْ شَيْءٍ ہر چیز سے تاکہ اوس دیکھنے سے صانع کی کمال قدرت اور مبدع کا جمال وحدت اونھین ظاہر
ہو جاتا وَّاَنْ عَسٰٓى اور نظر نہ کی اونھون نے اسپر کہ شاید اَنْ يَّكُوْنَ یہ ہو کہ قَدِ اقْتَرَبَ یقینی نزدیک آگئی ہو اَجَلُهُمْ
مدت اونکے فنا ہو جانے کی یعنی کیون نہین نظر کرتے اس بات پر کہ شاید اونکی اجل قریب آگئی ہو کہ موت آنے سے پہلے ایسے
کام کی طرف پیشقدمی کرین کہ نجاح دو جہانی کا موجب اور فلاح جاودانی کا سبب ہو۔ نظم۔ زان پیش کاجل فرارسد تنگ +
وایام عنان ستاند از جنگ + بر مرکب فکر خویش بنزین + مردانہ در آسے و در رہ دین + فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ پھر ساتھ کس بات
بَعْدَهٗ بعد قرآن کے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لائینگے یہ مشرک اگر قرآن کا ایمان نہین لاتے کہ اوسمین دینی و دنیوی حقیقتین اور
ظاہری باطنی برکتین جمع ہین مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ جسے چاہے خدا گمراہ کردے اور وہ قرآن کا ایمان نہ لائے فَلَا هَادِيَ لَهٗ
تو کوئی ہدایت کرنے والا نہین کہ اوسے راہ پر لگائے وَيَذَرُهُمْ اور چھوڑ دیتا ہے خدا گمراہون کو فِيْ طُغْيَانِهِمْ اونکی
گمراہی مین کہ برابر يَعْمَهُوْنَ ۝ سرگردان اور متردد اور حیران پھرتے ہین۔ بیت۔ تا گرد رہ نمادی توفیق رفیق + مطلقا راہ
نیابند وبمنزل نرسند + قریش کے ایک گروہ نے اور بہت صحیح یہ ہی کہ یہود نے کہا کہ محمد اگر تم پیغمبر ہو تو ہمین قیامت کی خبر دو
اسواسطے کہ ہمین نہین معلوم کہ قیامت کب آئیگی اور یہ سوال امتحانی تھا اسواسطے کہ وہ لوگ جانتے تھے کہ خدا کے سوا اور کوئی قیامت کا
حال نہین جانتا تو یہ آیت نازل ہوئی يَسْـَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہین تجھسے عَنِ السَّاعَةِ قیامت یعنی قیامت کا حال
ساعت اسماے غالبہ سے ہی جیسے نجم اور قیامت پر اسکا اطلاق اس جہت سے ہی کہ قیامت ساعت بساعت قائم ہوگی یا قیامت کے
دن تمام خلائق کا حساب ایک ساعت سے بھی کم مین ہو جائیگا یا اتنا بڑا ایک دن خدا کے نزدیک ایک ساعت ہوگا اور بہر تقدیر
وہ پوچھتے ہین کہ اَيَّانَ مُرْسٰهَا کب ہی قائم ہونا اور ظاہر کرنا اوسکا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَا عِلْمُهَا سوا اسکے نہین
کہ علم قیامت ظاہر ہونے کا عِنْدَ رَبِّيْ ج نزدیک میرے رب کے ہی اسواسطے کہ کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو اوس سے اطلاع نہین دی ہی وقف منزل
لَا يُجَلِّيْهَا ظاہر نہ کریگا قیامت کو لِوَقْتِهَآ اوسکے وقت پر اِلَّا هُوَ مگر وہی جو اوسے جانتا ہی ثَقُلَتْ پوشیدہ ہی علم قیامت
یا گران اور بہت بڑا امر ہی اوسکا جاننا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط بیچ آسمانون اور زمینون کے یعنی قیامت کا علم اہل آسمان
اور اہل زمین یعنی ملائکہ اور جن و انس سب پر بھاری ہی اوسکی ہول اور ہیبت کی جہت سے گویا کہ اوسکے اخفا مین ہی حکمت ہی لَا تَاْتِيْكُمْ
نہ آئیگی تمپر قیامت اِلَّا بَغْتَةً ط مگر ناگہان يَسْـَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجھسے اوسکے ہونے اور وقت کو سطرح پر کہ كَاَنَّكَ گویا تو حَفِيٌّ
عَنْهَا ط خواہان ہی اور چاہتا ہی کہ اوسکا حال تجھسے پوچھین اور حال آنکہ تو کراہت رکھنے والا ہی اوس سوال سے اسواسطے کہ تجھے یقین ہی
کہ خدا کے سوا اور کوئی اوسکا حال نہین جانتا قُلْ کہدے دوبارہ تاکید سے اور اصرار کے ساتھ کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا نہین ہی علم
قیامت کا مگر عِنْدَ اللّٰهِ اللہ ہی کے پاس وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے ہین کہ

خدا کے سوا اور کوئی قیامت کا حال نہین جانتا وسیط مین ہی کہ اہل مکہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ای محمد خدا تجھے نرخ کی خبر
کیون نہین کردیتا کہ کب ارزان ہوگا کب گران کہ ارزانی مین تو کچھ مول لے رکھا کر اور گرانی مین بیچ ڈالا کر اور فائدہ اوٹھایا کر تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ کہدے کہ نہین قدرت رکھتا ہون مین لِنَفْسِیْ واسطے اپنی ذات کے نَفْعًا کچھ منفعت حاصل کرنے کی
وَّلَا ضَرًّا اور نہ کچھ مضرت دفع کرنے کی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو کچھ چاہے اللہ اور مجھے تعلیم کردے وَلَوْ كُنْتُ اور اگر ہوتا مین
کہ بنے خدا کے بتائے ہوئے اَعْلَمُ الْغَيْبَ جانتا مین غیب کو تو لَاسْتَكْثَرْتُ البتہ بہت چاہتا مین مِنَ الْخَيْرِ مال
منفعت فتح غنیمت وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اور نہ پہونچتی مجھے برائی یعنی محتاجی بیماری رنج ہزیمت اِنْ اَنَا نہین ہون مین اِلَّا نَذِيْرٌ مگر
ڈرانے والا منکرون اور معاندون کو وَّبَشِيْرٌ اور خوشخبری دینے والا لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جسکے لوگ ایمان
لائے میرا اور اوس چیز کا جو میرے ساتھ ہی هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وہ ہی یعنی اسنے پیدا کیا تمہین مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ ایک ذات سے کہ آدم علیہ السلام ہین وَجَعَلَ مِنْهَا اور پیدا کیا اوسکے جسم سے یعنی اونکی پسلی کی کسی ہڈی سے
زَوْجَهَا جوڑا اوسکا کہ حوا علیہا السلام ہین اور اسواسطے پیدا کیا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا تاکہ آرام کرے آدم ساتھ اوسکے
اور الفت کرے اوس سے فَلَمَّا تَغَشّٰهَا پھر جب چھپایا آدم نے حوا علیہا السلام کو یعنی اونکے ساتھ خلوت اور صحبت کی
حَمَلَتْ تو بوجھ اوٹھایا حوا نے حَمْلًا خَفِيْفًا بوجھ ہلکا کہ وہ حضرت آدم کا نطفہ تھا حضرت حوا علیہا السلام کے
رحم مین ٹھہر گیا فَمَرَّتْ بِهٖ پھر چلی ساتھ اوس حمل کے یعنی چلا پھرا کین فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ پھر جب بھاری ہوئی
حوا اوس بار کے سبب سے جو اونکے پیٹ مین تھا یعنی لڑکا بڑھا اور حوا علیہا السلام بوجھل ہوئین تو دَّعَوَا اللّٰهَ پکارا
آدم اور حوا نے خدا کو رَبَّهُمَا جو رب اون دونون کا ہی اور کہا دونون نے کہ لَئِنْ اٰتَيْتَنَا اگر دیگا تو ہمین
صَالِحًا فرزند خوبصورت کہ ہمارے مشابہ ہو صورت مین تو لَنَكُوْنَنَّ البتہ ہونگے ہم مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝
شکر گزارون مین سے اس نئی نعمت پر ایک قول یہ ہی کہ جب حوا علیہا السلام حاملہ ہوئین تو ابلیس ایک نامعلوم صورت پر
حوا علیہا السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور بولا کہ تیرے پیٹ مین کیا چیز ہی حوا علیہا السلام نے جواب دیا کہ مین نہین جانتی
ابلیس بولا کہ شاید کوئی درندہ یا چارپایہ ہو پھر ابلیس نے پوچھا کہ یہ کدھر سے نکلیگا حوا علیہا السلام بولین کہ مجھے نہین معلوم
ابلیس نے کہا کہ شاید موہنہ یا کان یا نتھنے سے نکلے یا تیرا پیٹ پھاڑ کر نکالین حضرت حوا علیہا السلام ڈرین اور یہ ماجرا حضرت آدم
علیہ السلام سے بیان کیا حضرت آدم علیہ السلام بھی خوفناک ہوئے پھر ابلیس دوسری صورت پر اونکے سامنے ظاہر ہوا اور اونکے رنج کا سبب
پوچھا اون دونون نے حال بیان کیا ابلیس بولا کہ رنج نہ کرو مین اسم اعظم جانتا ہون اور مستجاب الدعوات ہون خدا سے دعا کرتا ہون کہ
اس حمل کو تمہارے شکل خوبصورت اور درست خلقت کرے اور آسانی کے ساتھ یہ تیرے پیٹ سے نکلے بشرطیکہ اوسکا نام عبدالحارث رکھو اور
ابلیس کا نام ملائکہ مین حارث تھا حوا علیہا السلام نے اوسکا یہ فریب مان لیا فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا پھر جب عطا کیا خدا نے اون دونون کو صَالِحًا
فرزند صالح جسم اور تندرست تو جَعَلَا لَهٗ کیا آدم اور حوا نے واسطے خدا کے شُرَكَآءَ کئی شریک شِرْكًا پڑھا ہی یعنی ایک شرکت والا اور

معانقة عند المتاخرین
ع ۲۳ ۷

نام مین شریک کیا عبادت مین نهین یعنی عبداللہ کے بدلے عبدالحارث نام رکھا اور بعضے مفسر یہان پر مضاف کو مقدر اور محذوف
مانتے ہین یعنی فلما اتاھما اولادا صالحا یعنی جب حق تعالے نے اولاد آدم کو فرزند صالح عطا کیا تو اوس اولاد نے غیر خدا کو عبادت مین
شریک کر لیا اور حفص نے شرکا پڑھا ہی جمع کا صیغہ یعنی اولاد آدم نے خدا کے شریک کر لیے فیما اتاھما بیچ اوس چیز کے
کہ دی آدم اور حوا کی اولاد کو صاحب کشاف اور قاضی بیضاوی اس بات پر ہین کہ نفس واحدہ سے قصی مراد ہین جو ہمارے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد مین ہین خدا نے اونہین انھی کی جنس سے بی بی دی تھی یعنی قریشی اور عربی اور اون میان بی بی دونون نے
شرط کی تھی کہ اگر حق تعالی اونھین فرزند عطا فرمائیگا تو اوسکی شکرگزاری مین ثابت قدم رہینگے حق تعالی نے اونھین چار بیٹے عنایت کیے اونھون نے
اون بیٹون کے نام رکھنے مین خدا کے شریک پیدا کیے اور اون چارون بیٹون کے یہ نام رکھے عبد العزیٰ عبد قصی عبد مناف عبد الدار فتعالی اللہ
پس بزرگ ہی خدا اور پاک ہی عما یشرکون اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین وہ اسواسطے کہ قصی اور اونکی اولاد اور پہلے قول پر یشرکون کی
ضمیر سب مشرکون کو شامل ہی ایشرکون کیا شریک کرتے مین میری عبادت مین ما لا یخلق شیئا اوس چیز کو جسنے نہین پیدا کیا کچھ
اور نہ کوئی چیز پیدا کرنے کی قدرت رکھتی ہی وھم یخلقون اور حال آنکہ جنھین وہ شریک ٹھہراتے ہین وہ خود پیدا کیے گئے ہین اور اسمین کچھ شک
نہین کہ مخلوق خالق ہو ہی نہین سکتا ولا یستطیعون اور نہین سکتے ہین بت لھم واسطے اپنی پرستش کرنے والون کے نصرا کچھ مدد دینا
اونھین منفعت حاصل کرنے مین اور نہ فریاد کو پہونچنا اونسے مضرت دفع کرنے مین ولا انفسھم اور نہ اپنی ذاتون کو ینصرون مدد دیتے ہین
جبکہ کوئی اونھین توڑتا ہی یا میل ورگندگی لتھیڑتا ہی وان تدعوھم اور اگر پکارو تم ای مسلمانو مشرکون کو الی الھدی دین اسلام کی طرف تو
لا یتبعوکم نہ پیروی کرین تمھاری سواء علیکم برابر ہی تمپر ادعوتموھم یہ کہ بلاؤ اونھین اور دعوت کرو دین حق کی طرف
ام انتم صامتون یا یہ کہ چپ ہو تم یہ آیت کافرون مین سے ایک گروہ کے ساتھ خاص ہی جیسے ابوجہل اور اوسکے متابع کہ دعوت حق
قبول کرنے سے محروم رہے ان الذین تدعون بیشک جنھین پوجتے ہو تم ای مشرکو من دون اللہ سوا اللہ کے اور اونکا نام تمنے الٰہ
رکھا ہی وہ عباد بندے ہین یعنی مملوک اور تابع فرمان امثالکم مثل تمھارے یعنی وہ بھی تمھاری طرح تصرف اور تقدیر حق کے تحت
اور قبضہ مین ہین فادعوھم پس پکارو اونھین اور جب پکارو فلیستجیبوا لکم تو چاہیے کہ جواب دین وہ تمھین ان کنتم
صدقین اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ وہ تمھارے خدا ہین اسواسطے کہ خدائے برحق تو وہی ہی جو اپنے بندے کی دعا قبول کرے
اور اپنی عبادت کرنے والے کی ندا کا جواب دے الھم ارجل کیا واسطے ان بتون کے پانون ہین کہ اپنی ضرورتون مین
یمشون بھا چلتے ہین اون پانون سے جیسے تم چلتے ہو ام لھم اید یا اونکے واسطے ہاتھ ہین کہ چیزین یبطشون
بھا پکڑتے ہین اون ہاتھون سے جیسے تم پکڑتے ہو ام لھم اعین یا واسطے اونکے آنکھین ہین کہ جو چیزین نظر آتی ہین
اونھین یبصرون بھا دیکھتے ہین اون آنکھون سے جیسے تم دیکھتے ہو ام لھم اذان یا واسطے اونکے کان ہین کہ آوازین
یسمعون بھا سنتے ہین اون کانون سے جسطرح تم سنتے ہو اور تم خود قائل ہو کہ اونکے نہ پانون ہین چلنے والے نہ ہاتھ ہین
پکڑنے والے نہ آنکھین ہین بینا نہ کان ہین شنوا اور تمھین یہ سب چیزین حاصل ہین تو تم اونپر فضل ہو اور بڑی نادانی ہی کہ آدمی جس سے

افضل ہوا وسکی پرستش کرے تو یہ آیت کافرون کی نادانی ثابت کرنے مین ہی اور کافر جب اس دلیل کے سبب سے لاجواب اور ساکت ہوئے
تو حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اپنے خداؤن سے ڈرانے لگے اور بولے کہ ای محمد ہمارے خداؤن کی مذمت مکر نہ ہووے کہ کوئی
آفت اور مصیبت تجھے پہونچا مین حق تعالی نے فرمایا کہ قُلِ ادْعُوا کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پکارو تم شُرَكَاءَكُمْ
اپنے شریکون کو جنھین خدائی کے واسطے تمنے بنایا ہی اور باہم تم اور تمھارے بنائے ہوئے خدا میری عداوت مین یار اور مددگار
ہو جاؤ ثُمَّ كِيدُونِ پھر کوشش کرو جہانتک ہوسکے مجھے برائیان پہونچانے مین فَلَا تُنظِرُونِ پھر مجھے ڈھیل نہ دو
اور جو کچھ کیا چاہتے ہو کرو کہ خدا کی حفاظت اور حمایت پر مین یقین رکھتا ہون اور تمھارے قصد اور مکر سے ہرگز نہین ڈرتا بیت اگر
ہر دو جہان خصم گردند بہتر سم چون نگہبان تو باشی إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ بیشک یار اور متولی کار میرا اسم ہی الَّذِي وہ اللہ جسنے
نَزَّلَ الْكِتَابَ کریمے نازل کیا قرآن جو بندگان حق کا حامی ہی وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ اور خدا دوست رکھتا ہی
نیک بندون کو اور اونکے کام بناتا ہی وَالَّذِينَ تَدْعُونَ اور جنھین تم پکارتے اور پوجتے ہو مِن دُونِهِ سوا خدا کے
لَا يَسْتَطِيعُونَ وہ نہین سکتے ہین نَصْرَكُمْ مدد دینا تمھین وَلَا أَنفُسَهُمْ اور نہ اپنی ذاتون کو يَنصُرُونَ ○
مدد دیتے ہین جب اونھین کوئی توڑنے اور خراب کرنے کا قصد کرتا ہی وَإِن تَدْعُوهُمْ اور اگر پکارو تم ای مومنو کافرون کو
إِلَى الْهُدَىٰ طرف دین صحیح کے جو انبیا اولیا کی راہ ہی تو لَا يَسْمَعُوا وہ سنینگے قبول کرنے کی راہ سے وَتَرَاهُمْ اور
دیکھتا ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین کہ ظاہری آنکھون سے يَنظُرُونَ إِلَيْكَ دیکھتے ہین تیری طرف وَهُمْ
لَا يُبْصِرُونَ ○ اور حال یہ ہی کہ نہین دیکھتے ہین وہ تجھے دیدۂ بصیرت سے اور تیری حقیقت کے دیکھنے والے وہ نہین ہین
پس اگر تجھے دیکھتے ہین تو ظاہر اور صورت دیکھتے ہین باطن اور حقیقت نہین دیکھتے سلطان محمود غازی نے شیخ ابو الحسن خرقانی
قدس سرہ سے پوچھا کہ اس بات مین کیا بھید ہی کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جس شخص نے بایزید کو دیکھا اوسپر آتش دوزخ حرام
ہوگئی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات نکہی اور آپکو کفار اور یہود اور منافق سب دیکھتے تھے حضرت شیخ نے
فرمایا کہ اس دیکھنے کو ظاہری دیکھنے پر قیاس نکرو معلوم ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے زمانے مین کم آدمیون نے دیکھا ہو اور
بایزید کے وقت مین اونھین کو شخصون نے دیکھا ہو اور اونکے جمال سے بینا ہوئے ہون بیت بایزید دیدن روی تو چشمے دیگرم باید
کہ این چشمے کہ من دارم جمالت را نمی شاید خُذِ الْعَفْوَ یہ آیت مکارم اخلاق کو جامع ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ پکڑ آسانی لوگون کے
کام مین اور جو کام اونپر شاق ہو وہ اونسے نہ لے یا عفو کی صفت اختیار کر اور گنہگارون سے درگذر یا مالدارون سے بڑھتی کا
مال لے اور جو صدقہ دینا اونپر سہل ہو آمد اس معنی پر اس آیت کا نزول زکوۃ فرض ہونے سے قبل ہوا ہوگا وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ
اور حکم کر اورون کو بھلائی کا اقوال اور افعال مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف خصلت ہی جسے عقل پسند کرے اور شرع قبول
فرمائے وَأَعْرِضْ اور موڑ پھیر عَنِ الْجَاهِلِينَ ○ جاہلون اور احمقون سے اور اونسے نہ جھگڑ ابو حمزہ بغدادی قدس سرہ نے کہا ہی
کہ نفس سب جاہلون سے زیادہ جاہل ہی اوس سے موڑ پھیرنا بہت لائق اور ضروری کشاف مین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس کلام کی حقیقت کیا ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یا رسول اللہ
آپکا پروردگار فرماتا ہی کہ جو شخص تمسے قطع کرے اوس سے ملو اور جو تمہین محروم رکھے اوسے دو اور جو تمپر ظلم کرے اوسے معاف کرو اور
درحقیقت مکارم اخلاق کے اصول یہی ہین حکیم ثنائی کہتے ہین **بیت** ہر کہ بہر تُست بد بود وہ قند + وانکہ از تو بُرُد بدو بپیوند + **وَاِمَّا**
يَنْزَغَنَّكَ اور جب اوبھارے اور راہ سے ہٹائے تجھے یہ خطاب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اور اس سے مراد امت ہی
امت مین ہر ایک کو حق تعالی فرماتا ہی کہ جب اوبھارے اور راہ سے ہٹالے تجھے **مِنَ الشَّيْطٰنِ** شیطان کی طرف سے **نَزْغٌ** اوٹھانا اور
یہ غصہ کی حالت مین ہوگا یا اگر شیطان کی طرف سے تجھے وسوسہ پہونچے **فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ** تو پناہ مانگ خدا سے اوسکے
شر سے **اِنَّهٗ سَمِيْعٌ** بیشک خدا سننے والا ہی وہ بات جو تو زبان سے کہتا ہی **عَلِيْمٌ** جاننے والا ہی وہ بات جو تیرے دل مین ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا تحقیق کہ جن لوگون نے پرہیز کیا شرک اور گناہون سے یا خوف کیا خدا سے **اِذَا مَسَّهُمْ** جب جا لگی
اونہین **طٰٓئِفٌ** کوئی وسوسہ **مِّنَ الشَّيْطٰنِ** شیطان سے **تَذَكَّرُوْا** یاد کرتے ہین خدا کو اور اوسکی وعید سے ڈرتے ہین
فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ تو وہ دیکھنے والے ہوتے ہین صواب کی راہ اور اوس بینائی کے سبب سے وسوسۂ شیطانی اپنے
دل سے دور کرتے ہین اور راہ حق پر آجاتے ہین **وَاِخْوَانُهُمْ** اور بھائی کافرون کے کہ شیطان ہین **يَمُدُّوْنَهُمْ** کھینچتے ہین
کافرون کو **فِي الْغَيِّ** گمراہی مین اور گمراہی کو اونکی نظر مین آراستہ کردیتے ہین **ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ** پھر نہین باز رہتے ہین
اونہین گمراہ کرنے سے اور دست تصرف اونسے کوتاہ نہین کرتے **وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ** اور جب نہین لاتا ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کافرون کے پاس **بِاٰيَةٍ** کوئی آیت قرآن کی اونکی طلب کے ساتھ ہی تو **قَالُوْا** کہتے ہین کہ **لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا** کیون نہ بنائی اور
چھانٹ لی آیت اپنے جی سے تبیان مین لکھا ہی کہ اہل مکہ عیب جوئی اور بدگوئی کی راہ سے قرآن کی آیتین مانگتے تھے جب اونکے نزول مین
تاخیر ہوتی تو ہنسی کی راہ سے کہتے کہ تو نے اور آیتون کی طرح یہ آیت بھی کیون نہ بنالی تو یہ آیت نازل ہوئی اور حکم آیا کہ **قُلْ** کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ **اِنَّمَآ اَتَّبِعُ** سوا اسکے نہین کہ پیروی کرتا ہون مین **مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ** اوس چیز کی جو وحی کیجاتی ہی میری
طرف **مِنْ رَّبِّيْ** میرے رب کی طرف سے اور مین اپنی طرف سے قرآن نہین بناتا ہون **هٰذَا** یہ قرآن **بَصَآئِرُ** دلیلین ہین
کہ اوس سے راہ حق نظر آتی ہی اور راہ صواب دریافت ہوجاتی ہی **مِنْ رَّبِّكُمْ** اوترا ہوا تمھارے رب کے پاس سے **وَهُدًى**
اور راہ دکھانے والا ہی **وَّرَحْمَةٌ** اور بخشانے والا ہی یا ہدایت اور رحمت ہی **لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ** واسطے اوس
گروہ کے جو ایمان لاتے ہین خدا اور رسول کا لکھا ہی کہ انصار مین سے ایک جوان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے
نماز پڑھتا تھا اور جو کچھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت فرماتے وہ جوان بھی وہی پڑھتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **وَاِذَا**
قُرِئَ الْقُرْاٰنُ اور جب پڑھا جائے قرآن نماز مین **فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ** تو سنو تم اوسے **وَاَنْصِتُوْا** اور چپ ہو امام کے
ساتھ تلاوت نکرو **لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ** چاہیے کہ رحم کیے جاؤ ظاہر لفظ چاہتا ہی کہ قرآن جہان کہین پڑھا جائے
اوسکا سننا واجب ہی مگر علماء علی العموم اس بات پر ہین کہ نماز کے باہر قرآن سننا مستحب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جمعہ کے دن

جب امام خطبہ پڑھے تو سننے والون کا چپ رہنا مراد ہی اور خطبہ مین قرآن کی آیت ہوتی ہی وَاذْکُرْ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَّبَّکَ اپنے رب کو فِیْ نَفْسِکَ اپنے دل مین تَضَرُّعًا زاری اور عاجزی سے وَّخِیْفَۃً اور ڈر سے زاری اوسکے فضل کی امید پر اور خوف اوسکے عدل کے ڈر سے وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ اور پکار اوسے پکارنا کم بلند آواز اور ظاہری پکارنے سے یعنی آہستہ اور بلند آواز کے درمیان مین بِالْغُدُوِّ صبح کو وَالْاٰصَالِ اور شام کو اس سے دوام ذکر مراد ہی یا یہ دونون وقت دن رات کے سب وقتون مین اشرف ہین وَلَا تَکُنْ اور نہو یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اور مراد امت ہی یعنی نہو تم سب مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ غافلون مین سے جو خدا کے ذکر سے غافل رہتے ہین اور اس امت مین سے بعضے لوگون نے اس حکم اور خطاب کی تعمیل کر کے آدھی راتون مین اس ذکر کے ذریعہ سے خدا کو ڈھونڈھا ہی اور شعور اور حضور مع اللہ کی سعادت کے طالب ہوئے اور دوامی آگاہی سے مشرف ہو گئے ہین اور انکا ذکر اور طاعت ہمیشہ دل ہی مین ہی اور ظاہر نہین جیسے خواجگان نقشبند قدس اسرارہم کا طریقہ سنیہ ہی لکھا ہی کہ مکے کا فر خدا کو سجدہ کرنے مین تکبر کرتے تھے اور تمسخر کر کے یہ کہتے کہ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کافر میرے سجدے سے سرکشی کرتے ہین تو اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو فرشتے کہ ملا اعلی کے ملائکہ مین سے ہین عِنْدَ رَبِّکَ تیرے رب کے پاس یعنی بارگاہ عزت کے مقرب ہین لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ وہ تکبر نہین کرتے عَنْ عِبَادَتِہٖ عبادت حق سے وَیُسَبِّحُوْنَہٗ اور تنزیہ کرتے ہین اوسکی ذات کی اوس چیز سے جو اوسکے لائق نہین وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ ۩ اور خاص اسی کے واسطے سجدہ کرتے ہین اس آیت مین مشرکون پر تعریض ہی اور مومنون کو تنبیہ ہی اسی واسطے یہ آیت پڑھکر سجدہ کرنا چاہیے اور سجدۂ تلاوت چودہ جگہ قرآن مین ہی اور دو جگہ اختلاف ہی ایک سورۂ حج کے آخر مین امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک سجدہ ہی اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک نہین ہی اور دوسرے سورۂ صٓ مین امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک سجدہ ہی اور باقی امامون رضی اللہ عنہم کے نزدیک نہین ہی اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک سجدۂ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے پر نماز اور غیر نماز مین واجب ہی اوسی وقت اور اگر فوت ہو جائے تو قضا لازم ہی اور حضرت شیخ نے فتوحات مین اس سجدہ کو سجدہ ملائکہ کہا ہی اور فرمایا ہی چاہیے کہ سجدہ کرنے والے کو اس سجدہ مین خصائص ملکی سے فیض خاص حاصل ہو تاکہ اس سجدہ کی حقیقت دریافت ہو جائے یہان پر اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ کا نکتہ کھل جاتا ہی اور فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ کا بھید ظاہر اور مشاہدہ ہو جاتا ہی سجدہ ایک خاص طاعت ہی بلکہ اس سجدہ کے تاج سے اہل اخلاص کے سرون کو قرب و زینت ہی نظم زینت تو بس کمر بندگی + تاج تو در سجدہ سر افگندگی + شرم تو باد کہ بہ بالا و پست + سجدۂ طاعت برود ہرچہ ہست + تو کنی از سجدہ او سرکشی + بہ کہ ازین شیوہ قدم درکشی + اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ جس سر مین سجود نہین اوس سے سنگچہ بہتر اور جس ہاتھ مین جود نہین اوس سے کفچہ بہتر اور کسی نے کیا خوب کہا ہی بیت شرف نفس بجود ست و کرامت بہ سجود + ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود +

ع ثلثة ۱۸



سورة الانفال مدنية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وهي خمس وسبعون اية
سورۂ انفال مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پچھتر آیتین ہین

يَسْئَلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْاَنْفَالِ غنیمتون کا حکم کہ کافرون کی لوٹ کا مال اس امت پر حلال ہی یا نہین وسیط مین لکھا ہی کہ بدر کے لوگون نے غنیمتون مین اختلاف کیا جوانون کا مدعا یہ تھا کہ ہم لڑتے ہین غنیمت ہمارا مال ہی اور بوڑھے لوگ کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار رہے ہین ہمین بھی اسمین حصہ چاہیے یا مہاجر اور انصار مین سے ہر ایک گروہ سب غنیمت لے لینے کا داعیہ رکھتا تھا آخر کو جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کیا تو یہ جواب نازل ہوا کہ قُلِ الْاَنْفَالُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ غنیمتون کا حکم لِلّٰهِ واسطے اللہ کے ہی وَالرَّسُوْلِ اور اوسکے رسول کے کہ جسے چاہتا ہی خدا کے حکم سے تقسیم کر دیتا ہی فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے اور باہم جھگڑا اور نزاع نکرو وَاَصْلِحُوْا اور درست کرو ذَاتَ بَيْنِكُمْ جو کچھ تمہارے درمیان ہی باہمی یاری اور غمخواری کے سبب سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے اور اہل بدر کے باب مین نازل ہوئی اسواسطے کہ ہم غنیمت کے باب مین اختلاف کرتے تھے اور ہمارا اختلاف درجۂ اعتدال سے بڑھ گیا تھا حق تعالی نے اوسکا فیصلہ اپنے رسول کو سپرد فرمایا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون پر صحیح اور درست طور سے تقسیم فرما دیا اور ہمنے اپنے اختلاف کی اصلاح کر لی وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو خدا کی وَرَسُوْلَهٗٓ اور اوسکے رسول کی غنیمتون وغیرہ کے باب مین جو وہ حکم فرمائین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم ایمان والے اسواسطے کہ ایمان طاعت اور تقوی کا مقتضی ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہین کہ مومن کامل الَّذِيْنَ وہ لوگ ہین کہ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ جب یاد کیا جائے اللہ اونکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈرین اونکے دل اوسکے جلال کی ہیبت اور اوسکی عظمت لایزال کے تصور سے یا اوسکے انعام اور افضال کے مقابلہ مین اپنے اعمال کی کمی سے وَاِذَا تُلِيَتْ اور جب پڑھی جائین عَلَيْهِمْ اونپر اٰيٰتُهٗ آیتین اوسکی یعنی قرآن تو زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا زیادہ کرین وہ آیتین ایمان اونکا یعنی جب کوئی آیت نازل ہوتی ہی اور اونکے سامنے پڑھی جاتی ہی تو وہ اوس آیت کا بھی ایمان لاتے ہین اور پہلے کی نازل ہوئی آیتون کا جو ایمان اونھین ہی وہ اس آیت کے ایمان سے ملکر زیادہ ہو جاتا ہی یا اونکا تصدیق اور یقین بڑھ جاتا ہی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ تلاوت کی برکت سے اونکے باطن مین نور یقین زیادہ ہوتا ہی اور اونکے ظاہر مین طاعت کی زیادتی اور ظاہر ہو جاتی ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ایمان حقیقی ایک نور ہی کہ روزن دل جسقدر وسیع ہو اوسی قدر وہ نور دل مین چمکتا ہی پس جو لوگ اہل دل ہین اونکے سامنے جب قرآن شریف پڑھا جاتا ہی تو اوسکی برکت سے اونکے دل کا روزن زیادہ کھلتا ہی اور نور ایمان اونکے دل مین بہت پڑتا ہی اور نور جمال مین وہ لوگ مستغرق ہو جاتے ہین وَّعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ توکل کرتے ہین دنیا اور اہل دنیا پر نہین اسواسطے کہ جو کوئی غلبۂ نورانیت حق کے حملون کے تحت مین مضمحل اور مقہور ہوا اوسے ماسوی اللہ کی پروا نہین رہتی بلکہ اوسکے دیدۂ شہود مین غیر حق آتا ہی نہین **نظم** ہر کہ او در بحر مستغرق شود + فارغ از کشتی واز زورق شود + غرقۂ دریا بجز دریا ندید +

غیر دنیا ہست بروی ناپدید الَّذِیْنَ اور مومن کامل الایمان وہ لوگ ہین جو اخلاص کی رو سے يُقِيمُوْنَ الصَّلٰوةَ قائم کرتے ہین
نماز شرائط اور آداب کے ساتھ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور جو روزی دی ہمنے اونھین اوسمین سے يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جنھون نے اعمال قلب یعنی خوف توکل یقین کو اعمال جوارح کے ساتھ کہ صلوۃ اور زکوۃ ہی اکٹھا کیا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وہ ہین
مسلمان حَقًّا راست اور درست ایمان کے ساتھ لَهُمْ واسطے اون مومنون کے دَرَجٰتٌ درجے ہین عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے
رب کے پاس کہ کرامت اور منزلت ہی یا درجات بہشت ہین وَمَغْفِرَةٌ اور بخشش ہی اونکی تقصیرون کی وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ اور
روزی پاک کہ صاف ہو حاصل کرنے کی محنت سے اور خالی ہو زوال اور حساب کے خوف سے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ رزق
کریم وہ ہی جو مرزوق کو مشاہدۂ رزاق سے باز نہ رکھے **مثنوی** تو ز روزی دہ بہ روزی وا احسان + از سبب بگذر مسبب بین عیان +
او مسبب میرسد ہر خیر و شر + نیست ز اسباب و سائطای پسر + اصل بیند دیدہ چون اکمل بود + فرع بیند دیدہ چون احول بود +
لکھا ہی کہ قریش کا قافلہ بہت اسباب لیے ہوئے شام سے پھرا اور ابو سفیان اور بعضے رؤساے عرب اوس قافلے کے
سردار تھے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی اور آپ نے مسلمانون سے یہ حال بیان کیا
قافلہ مین بہت مال اور تھوڑے آدمی ہونے کے سبب سے مسلمان مائل ہوئے کہ راہ پر چلکر قافلہ مارین پھر اسی قصد پر
مسلمان مدینۂ منورہ سے نکلے اور ابو سفیان نے یہ خبر پاکر ضمضم غفاری کو مکۂ معظمہ مین قریش سے مدد مانگنے بھیجا اور
خود راہ چھوڑ کر مکہ کو قافلہ لیچلا ضمضم جب مکہ مین پہونچا تو ابو جہل قافلہ کی مدد کرنے کو بہت لوگون کے ساتھ مکہ سے
نکلکر بدر کی طرف چلا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی زفران مین تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کافرون کا
لشکر آنے کی خبر دی مدارک مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ حال یہ ہی اودھر سے تو قافلہ آتا ہی
اودھر سے لشکر تم قافلہ کی ملاقات بہت دوست رکھتے ہو یا کافرون سے مقاتلہ اونمین سے بعض مسلمانون نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ ہم تو لڑائی پر آمادہ نہین ہین اگر قافلہ ہاتھ آجائے تو بہت مناسب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے
متغیر ہوئے اور بڑے بڑے مہاجر اور انصار نے لڑائی اختیار کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گویا قوم کے
قتل ہونے کی جگہ مین دیکھتا ہون اور آپ نے پتا بتایا کہ ابو جہل کو مسلمانون نے فلانی جگہ قتل کیا اور امیہ بن خلف کو فلانی جگہ
اور سب سردارون کا حال اسی طرح آپ نے بیان فرمایا اور جو مقام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے تھے اونسے
قدم بھر کا بھی فرق نہین پڑا تو حق تعالی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہی کہ خدا موضع بدر پر جو کافرون کے زمین پر گرنے کی
جگہ ہی تجھے لیجائیگا كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ جسطرح کہ باہر لایا تجھے رب تیرا مِنْۢ بَيْتِكَ تیرے گھر سے کہ مدینہ ہی کافرون سے لڑائی کے
واسطے بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور صواب کے وَاِنَّ فَرِيْقًا اور تحقیق کہ ایک گروہ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون مین سے لَكٰرِهُوْنَ ○
البتہ کراہت رکھنے والے ہین بدر جانے سے اور سفر اور بے سامانی کے سبب سے وہ طبیعت کی کراہت تھی مخالفت کے طور پر حکم سے کراہت
نتھی يُجَادِلُوْنَكَ جھگڑتے ہین تجھسے فِي الْحَقِّ بیچ اختیار کرنے حق بات کے کہ جہاد ہی بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ بعد اوسکے کہ

ظاہر ہوگیا اونپر یہ امر کہ جہاد واجب ہی یا تیرے بیان کرنے سے اونھون نے یہ بات جان لی ہی کہ دشمن پر فتح پائینگے اور باوجود اسکے اسطرح
جاتے ہین کہ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ گویا ہنکائے جاتے ہین اِلَى الْمَوْتِ طرف موت کے وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اور گویا وہ
دیکھتے ہین موت کی علامتین اور سبب اور یہ صورت اونکی مدد اور عدد اور استعداد کم ہونے کی وجہ سے تھی اسواسطے کہ تمام لشکر مین تین سو
پچاس آدمی تھے اور ستر اونٹ اور دو گھوڑے اور چھ زرہین اور آٹھ تلوارین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اور یاد کرو اوسے جب وعدہ دیا
تمھین خدا نے اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ ایک کا دو گروہون مین سے یا کافرون کے قافلہ کا یا لشکر کا کہ اَنَّهَا لَكُمْ وہ گروہ تمھارے
واسطے ہو وَتَوَدُّوْنَ اور تم دوست رکھتے ہو اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ یہ کہ بے شوکت اور بے ہتھیار والا یعنی قافلہ تَكُوْنُ
لَكُمْ ہو واسطے تمھارے اسواسطے کہ تمنے سُن لیا ہی کہ قافلہ مین چالیس ہی سوار ہین اور کافرون کے لشکر مین نوسو پچاس مرد ہین
تو تم اوسے چاہتے ہو جو بہت آسان ہی وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اور چاہتا ہی اسد اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ یہ کہ ثابت کرے حق کو بِكَلِمٰتِهٖ
بسبب آیتون کے جو شوکت والی لڑائی کے باب مین نازل فرمائین یا اپنے پیغمبر صلی اسد علیہ وآلہ وسلم سے جو فتح وظفر کے وعدے
کیے اونکے سبب سے یا کافرون کے قتل اور قید ہونے کے باب مین جو کلمات ازلی لوح محفوظ مین لکھے ہوئے ہین اونکے سبب سے
وَيَقْطَعَ اور کاٹ ڈالے اور اوکھاڑ دے دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ جڑ کافرون کی اور معاندون کو نیست ونابود کر دے
لِيُحِقَّ الْحَقَّ تاکہ ظاہر کر دے دین اسلام کو اونکے قتل کے سبب سے یا فتح دے اپنے پیغمبر کو وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ اور ظاہر
کر دے کفر کو یا ضعیف کر دے مشرکون کا حکم اور کام وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اگرچہ نہ چاہین اور مکروہ جانین اوسے کافر
اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ اور یاد کرو اوسے جب فریاد رسی چاہتے تھے تم اپنے رب سے اور کہتے تھے کہ ہماری فریاد کو پہونچ
ای فریاد یون کی فریاد کو پہونچنے والے ای رب ہمارے فتح دے ہمین اپنے دشمن پر اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت رسول مقبول
صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ ای خدا اگر مومنون کے اس گروہ کو تو ہلاک کریگا تو کوئی نہوگا جو تیری عبادت کرے
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ پس قبول کرلی خدا نے تمھاری دعا اور وعدہ فرمایا کہ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ مین مدد دینے والا ہون تمھین
بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ساتھ ہزار کے ملائکہ مین سے مُرْدِفِيْنَ ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ان ہزار سے وہ
فرشتے مراد ہین جو لشکر ملائکہ کے آگے تھے یا اونکے افسر اور سردار اور تفسیر ثعلبی مین مجاہد رحمہ اسد تعالی سے منقول ہی کہ انھین
ہزار فرشتون نے بدر کے دن قتل کیا انکے سوا اور فرشتون نے نہین اور وہ تین ہزار اور پانچ ہزار جو سورۂ آل عمران مین
مذکور ہوئے وہ خوشخبری کے واسطے تھے اور دمیاطی رحمہ اسد تعالی کہتے ہین کہ ایک ہزار تھے ایک ہزار کے بعد یہانتک کہ پانچ ہزار
ہوگئے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اور نہین کی خدا نے یہ امداد اِلَّا بُشْرٰى مگر خوشخبری فتح کی تمھارے واسطے وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ
اور تاکہ مطمئن ہون اوسکے سبب سے قُلُوْبُكُمْ دل تمھارے اور قلت اور ذلت کا خوف تمھارے دلون سے دور ہو جائے وَمَا النَّصْرُ
اور نہین ہی فتح وظفر پانا اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مگر پاس سے خدا کے ملائکہ وغیرہ کے سبب سے نہین اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
بیشک اسد غالب ہی اور اپنے دوستون کو فتح دیتا ہی حَكِيْمٌ درست کام کرنے والا کہ دشمنون کو مغلوب اور مقہور کرتا ہی

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اور یاد کرو وہ بات کہ کھینچی تمھارے سرون مین ہلکی سی نیند جس فجر کو فریقین سے مقابلہ ٹھہرا تھا
اوس شب کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دلون مین بڑا دغدغہ بڑا اس جہت سے کہ انکا پڑاؤ ریگستان مین تھا کہ چلنے والے کے پاؤن
وہان دھنستے تھے اور پانی بھی لشکر اسلام مین نہ تھا تو حق تعالی نے صحابہ پر اونگھ غالب کردی اَمَنَةً مِّنْهُ امنی کے واسطے
کہ حاصل تھی اوسکے پاس سے اور اوس نیند مین اکثر صحابہ کو احتلام ہوگیا صبح شیطان ملعون نے وسوسہ دینا شروع کیا کہ تم لوگون کو
نماز پڑھنا چاہیے اور بعضے بے وضو ہو بعضے نجس اور پانی تمھارے پاس ہی نہین اور ریت مین انکے پاؤن دھنسے جاتے ہین اور کافرلوگ
سخت زمین پر ہین اور پانی بھی اونکے قبضۂ قدرت مین ہی اور تم کہتے ہو کہ ہم خدا کے دوست ہین اور ہم مین خدا کا رسول ہی یہ کیونکر ہوگا
حق تعالی نے برمحل پانی برسادیا چنانچہ فرماتا ہی وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ اور نازل کیا تم پر مِّنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی طرف سے
مَآءً پانی لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ تاکہ پاک کردے تمھین بسبب اوس پانی کے حدث اور جنابت سے وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ اور
لیجائے تم سے رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وسوسۂ شیطان کو کہ وہ کہتا تھا کہ نجاست اور نصرت باہم جمع نہین ہوتی لکھا ہی کہ اسقدر پانی
برسا کہ نہرین جاری ہوگئین پس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے غسل اور وضو کرلیے اور اپنے چارپایونکو پانی پلایا اور ریت جو اونکے
اور کافرون کے بیچ مین تھی بیٹھ گئی اور وسوسہ جاتا رہا وَلِيَرْبِطَ اور تاکہ باندھ دے عَلٰى قُلُوْبِكُمْ دلون پر تمھارے امیدواری
عنایت حضرت باری سے وَيُثَبِّتَ بِهِ اور تاکہ ثابت کردے اوس مینھ کے سبب سے الْاَقْدَامَ ۝ قدم تمھارے یعنی جب ریت کی
زمین پر مینھ برسا تو ریت کو جماکر مضبوط کردیا تو مسلمانون کے قدم رکھنے کی جگہ مضبوط ہوگئی اور سخت زمین پر کافرون کا پڑاؤ تھا وہان بڑی
کیچڑ ہوگئی اور بعضون نے کہا ہی کہ معرکۂ حرب مین ثبات قدم مراد ہی اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وحی کی تیرے رب نے
اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون کی طرف کہ مسلمانون کے لشکر مین صبح کو آئے اور وحی کا مضمون یہ تھا کہ اَنِّيْ مَعَكُمْ بیشک مین تمھارے
ساتھ ہون امداد اور اعانت مین یا دشمنون کے شر سے مین تمھاری یاری اور نگہبانی کرنے والا ہون فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس
مضبوط کردو یعنی دلداری کرو مسلمانون کی انکا سیاہہ زیادہ کرکے یا انکی طرف سے کافرون سے لڑکر اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خوشخبری کے سبب سے
اسواسطے کہ مدارک مین لکھا ہی کہ فرشتے آدمیون کی صورت پر مسلمانون کی صف کے آگے چلتے تھے اور کہتے تھے کہ بشارت ہو تمھین کہ تمھی غالب ہوگے
اور اللہ تمھارا یار ہی اور مردانہ رہو کہ تمھارے دشمن تھوڑے ہی سے ہین اور تمھی فتح نصیب ہو تو اس آیت کے معنی یہ ہین کہ ای فرشتو تم
بشارت دو کہ مین سَاُلْقِيْ قریب ہی کہ ڈالدون فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا دلون مین اون لوگون کے جنھون نے حق چھپایا
الرُّعْبَ خوف اور ڈر فَاضْرِبُوْا پھر مارو ای فرشتو کافرون کو تلوارین فَوْقَ الْاَعْنَاقِ گردنون پر اونکی یعنی ذبح کے
مقامون پر یا اونکے سرون پر امام واحدی امام ابن الانباری رحمہما اللہ تعالی سے نقل کرتے ہین کہ ملائکہ جب لڑنے پر مامور ہوئے تو
نہ جانتے تھے کہ ضرب مین کس عضو کا قصد کرنا چاہیے حق تعالی نے فرمادیا کہ اونکے سرون پر مارو وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ اور مارو اونمین
یعنی کاٹ ڈالو کافرون کی كُلَّ بَنَانٍ ۝ سب اونگلیان اور بعضون نے کہا ہی کہ تمام ہاتھ پاؤن مراد ہین ذٰلِكَ یہ ضرب
اونھین پہونچانا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے شَآقُّوا اللّٰهَ مخالفت کی خدا کی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے

رسول کی وَمَن يُشَاقِقِ اللهَ وَرَسُولَهٗ اور جو کوئی خلاف کرے خدا کے اور اوسکے رسول کے فَاِنَّ اللهَ پس تحقیق کہ خدا
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفت کرنے والون پر دنیا مین گرفتاری اور آخرت مین ذلت وخواری کے ساتھ
ذٰلِكُمْ یہ ہی عذاب تمہاری کافرو فَذُوْقُوْهُ پس چکھو اوسے جلدی وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق کہ واسطے کافرون کے ہی
دیر کے بعد عَذَابَ النَّارِ ○ عذاب آتش دوزخ کا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اِذَا لَقِيْتُمُ جب
دیکھو تم الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اونھین جو کافر ہین زَحْفًا غول باندھے ہوئے اور باہم ملے ہوے تمسے لڑنے کو فَلَا تُوَلُّوْهُمُ
الْاَدْبَارَ ○ تو نہ پھیرو اونکی طرف پیٹھین یعنی بھاگو نہین یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان کو دس کافرون اور زیادہ سے
نہ بھاگنا چاہیے اور آیہ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللهُ عَنْكُمْ سے منسوخ ہو گیا چنانچہ یہ حال انشاء اللہ تعالے عنقریب مذکور ہوگا وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ اور جو
کوئی پھیریگا اونکی طرف يَوْمَئِذٍ اوس دن دُبُرَهٗۤ پیٹھ اپنی اِلَّا مُتَحَرِّفًا مگر پھرا ہو واسطے جھپٹنے یا رعب اور دبدبے کے لِّقِتَالٍ لڑنے
کے لیے یعنی اپنے تئین ایسا دکھائے کہ گویا بھاگتا ہی اور حقیقت مین دشمن کو دھوکا دیتا ہی تاکہ وہ غافل ہو جائے اور یہ اوسکی
طرف پھر پڑے اَوْ مُتَحَيِّزًا یا پناہ لینے والا ہو اِلٰى فِئَةٍ طرف گروہ کے مسلمانون ہی مین سے یعنی میمنہ سے میسرہ کی طرف چلا جائے
یا میسرہ سے میمنہ کی جانب اور جو مسلمان کہ ان دو وجہون کے بغیر کافر کی طرف پیٹھ کریگا فَقَدْ بَآءَ پس تحقیق کہ وہ پھرا بِغَضَبٍ
مِّنَ اللهِ ساتھ بڑے غصہ کے خدا کی جانب سے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ اور اوسکے پھرنے کی جگہ دوزخ ہوگی وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ○ اور بری جگہ پھرنے کی ہی دوزخ لکھا ہی کہ جب لڑائی شروع ہوئی اور کافرون کے لشکر نے ایک ہی بار دھاوا
کیا تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گھر مین تھے کہ وہ لکڑی اور گھاس پھوس سے بنایا تھا وہان آپ نے دعا
شروع کی کہ اے اللہ فتح ونصرت کے باب مین جو تو نے وعدہ کیا تھا وہ وفا کر پس جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ ایک مٹھی بھر
خاک اوٹھا کر دشمن کی طرف پھینک دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی بھر خاک اور کنکریان اوٹھا کر فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
اور کافرون کے لشکر کی طرف پھینک دی حق تعالے نے وہ خاک اور سنگریزے سب مشرکون کی آنکھون مین ڈالدیے وہ اپنی آنکھین
ملنے لگے اور ملائکہ نے لڑنا شروع کیا اور مومن بھی کام مین لگے ستر سردار عرب قتل ہوئے اور ستر ہی کو قید کر لیا پھر اہل بدر تفاخر
کرنے لگے یہ کہتا کہ مین نے مارا وہ بولتا کہ مین نے قید کر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ پس تمنے نہین قتل کیا
دشمنون کو اپنی قوت سے وَلٰكِنَّ اللهَ قَتَلَهُمْ ص اور مگر خدا نے قتل کیا اونھین اسطرح کہ تمھین نصرت دی اور ملائکہ کی
مدد سے تمکو اونپر غالب کر دیا وَمَا رَمَيْتَ اور نہین پھینکی تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مٹھی بھر خاک اونکے
مونھ پر اِذْ رَمَيْتَ جب کہ پھینکی تو نے اور تیرا پھینکنا ایسا نہ تھا کہ وہ تمام لشکر کی آنکھون مین پڑ جائے وَلٰكِنَّ اللهَ رَمٰى ج
اور مگر خدا نے پھینکی وہ خاک یعنی سب کافرون کی آنکھون مین پہونچا دی اور فعل کی اضافت بندہ کی طرف کر لینے کی اوسے ہی
اور حق تعالی کی جانب پیدا کر دینے کی وجہ سے صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی نے صحابہ کو راہ
دکھائی ساتھ فنائے افعال کے اونسے فعل کرنے اور اوس فعل کو اپنے واسطے ثابت کرنے مین کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللهَ

قَتَلَهُمْ مگر چونکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنا فی الحق کے مقام مین تھے تو حق تعالی نے آپ سے فعل کو سلب کیا کہ وَمَا رَمَيْتَ
یعنی اور نہین پھینکی تو نے اور منسوب کیا اوس فعل کو آپ کی طرف کہ اِذْ رَمَيْتَ یعنی جب پھینکی تو نے اور ثابت کیا وہ فعل اپنے واسطے کہ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنی اور اللہ نے پھینکی تاکہ عین جمع مین تفصیل کے معنی کا افادہ کرے فَيَكُوْنُ الرَّامِيْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ
لا بنفسہ یعنی پس ہوگا پھینکنے والا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ اللہ کے نہ ذات اپنی کے اور فتوحات مکی مین لکھا ہے کہ خاک پھینکنے مین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبب تھے کُنْتُ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَيَدَهٗ کے حکم سے تو وَمَا رَمَيْتَ مین سبب کا ازالہ حکم کے موافق ہوگا عین کے
سبب سے نہین اور یہ کلام قرب نفلی کے مرتبہ مین ہے اور نفحات الانس مترجم روائح الانفاس جامعہ مین مذکور ہے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کمال حال کے موافق آپکا استغراق حالت فنا مین سب انبیا علیہم السلام اور سب اولیا قدس اللہ سرہم پر بہت قوی تھا
اور چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام فنا فی اللہ مین مستغرق تھے اسواسطے حق تعالی نے اپنے کلام قدیم مین فعل کی نسبت آپکی طرف سے
رفع کی ہرچند کہ فعل کا ظہور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھا اسطرح پر کہ فرمایا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ یعنی وہ مٹھی بھر خاک دشمن پر تو نے نہین ڈالی
جبکہ تونے ڈالی اور ایسا ہی فعل حضرت داود علیہ السلام سے صادر ہوا اوسے حق تعالی نے فرمایا کہ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ یعنی داود نے جالوت کو
قتل کیا تاکہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ مین اور اور انبیا علیہم السلام کے رتبہ مین فرق ہو جائے حق تعالی بندہ کے
فعل کو اوس بندہ کی طرف اضافت فرمائے اور بندہ آفات اور حوادث کا محل ہے اسمین اور اوسمین بڑا فرق ہے کہ حق تعالی بندہ کا
فعل اپنی طرف اضافت فرماوے اور حق تعالی قدیم ہے اور آفات وحوادث سے منزہ ہے نظم مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ گفت حق +
کار حق بر کارہا دارد سبق + گر بپرانیم تیر آن نے ز ماست + ما کمان و تیر اندازش خداست + تا نشد مغلوب کس این سر
نیافت + گر تو خواہی آن طرف باید شتافت + اور مولانا روم علیہ الرحمۃ کی مثنوی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ کی حقیقت
قرب فرضی کے مقام مین ہی اور یہ باتین جواہر التفسیر مین خوب تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہین وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خدا نے
جو کچھ کیا اسواسطے کیا کہ دین کو ظاہر کرے اور عطا فرمائے مومنون کو مِنْهُ اپنے پاس سے بَلَآءً حَسَنًا عطا اچھی کہ وہ نصرت
اور غنیمت ہے حقائق سلمی مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل ہے کہ بلائے حسن یہ ہے کہ نفوس سے اونھین فانی کردے
اور فنا کے بعد خود اونکی ہویت کے ساتھ باقی کردے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بلا حسن وہ ہے کہ جسمیں تیرے عین بلا مین اوسے
مشاہدہ کا مبتلا کردے نظم چہ دانستی کہ این درد تو از کیست + ز رنج خویشتن میباش خرم + گر او زہرت دہد بہتر ز شکر + ور او زخمت زند خوشتر
ز مرہم + اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہے تمھارا استغاثہ اور تمھاری دعا سنتا ہے عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے تمھاری نیتین
لاجرم اوسنے دعا قبول ہی فرمائی ذٰلِكُمْ یہ ہے کام جو تمنے دیکھا وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی ہے کہ خدا مُوْهِنُ سست اور باطل کرنے والا ہے
كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون کے مکر اور حیلہ کو لکھا ہے کہ کافر جب مکہ سے نکلنے لگے تو حرم کے پردے پکڑ کر بولے کہ اے اللہ محمد کی
قوم کی طرف ہم جاتے ہین ان دونون قومون مین سے جو بہت راہ پائے ہو اور جسکا دین فاضل ہو اور جو تیرا بڑا دوست ہو اوسے فتح دے
اور لڑائی کے دن بھی ابوجہل نے یہی دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ اَحَبَّ الْفِئَتَيْنِ اِلَيْكَ تو حق تعالی اہل مکہ کی طرف خطاب فرماتا ہے

تحکم کی راہ سے اور ارشاد کرتا ہی اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا اگر تمنے فتح اور نصرت طلب کی فَقَدۡ جَآءَكُمُ الۡفَتۡحُ تو آئی تمھارے سامنے فتح
یعنی اوسی دین کی فتح ہوئی جو مجھے بہت پیارا ہی وَاِنۡ تَنۡتَهُوۡا اور اگر باز رہو اے وہ کافرو جو باقی بچے ہو جنگ بدر مین کفر اور
عداوت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ تو وہ بہتر ہی واسطے تمھارے اس جہان کے قتل اور اوس جہان کے
عذاب سے وَاِنۡ تَعُوۡدُوۡا اور اگر پھر وگے مسلمانون سے لڑنے کو تو نَـعُدۡ پھر ینگے ہم بھی اونھی کی فتح و نصرت کی
طرف وَلَنۡ تُغۡنِىَ اور دفع نکریگی عَنۡكُمۡ تمسے فِئَتُكُمۡ جماعت تمھاری شَيۡـئًا کچھ بلا مین سے وَّلَوۡ كَثُرَتۡ اگرچہ بہت
ع۹ یہ جماعت وَاَنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ ساتھ مومنون کے ہی نصرت اور مدد دینے مین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡۤا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اَطِيۡعُوا اللّٰهَ اطاعت کرو اسکی وَرَسُوۡلَهٗ اور اوسکے رسول کی وَلَا تَوَلَّوۡا
اور نہ پھرو اور انکار نکرو عَنۡهُ اطاعت کا جو حکم ہی اوس سے یا جہاد سے یا حکم خدا سے یا موںھ نہ پھیرو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اسواسطے کہ اس آیت سے اطاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امر اور آپکی مخالفت سے نہی مراد ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اطاعت کا حکم خدا کی اطاعت کے بعد اس بات پر تنبیہ ہی کہ ای مسلمانو تم سن لو کہ خدا کی اطاعت اوسکے رسول کی اطاعت مین ہی
تو رسول کی اطاعت کا حکم جو تمھین ہوا اس سے موںھ نہ پھیرو وَاَنۡتُمۡ تَسۡمَعُوۡنَ ۝ اور حال آنکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا ہون کہ وہ میرا
رسول ہی یا تم سنتے ہو قرآن کی نصیحتین وَلَا تَكُوۡنُوۡا اور نہو تم كَالَّذِيۡنَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا مثل اون لوگون کے جنھون نے کہا کہ سنا ہمنے
جیسے اہل کتاب یا کفار یا منافق وَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝ حال آنکہ وہ نہین سنتے ایسا سننا جس سے نفع اوٹھائین تو گویا وہ
سنتے ہی نہین بیت مگو کہ می شنوم ہرچہ گفتہ سعدی + چہ شد کہ می شنوی چون سخن نمی شنوی + اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ تحقیق کہ
بدتر اون سب مین جو زمین پر چلتے ہین عِنۡدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک الصُّمُّ بہرے لوگ ہین حق سننے سے الۡبُكۡمُ گونگے لوگ ہین حق
بات کہنے سے الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ۝ وہ لوگ جو نہین دریافت کرلیتے حق کو اور وہ بہائم سے بدتر اس جہت سے ہین کہ عقل جسکے سبب
انسان سب حیوانون سے افضل ہی اوس سے اونھون نے موںھ پھیر لیا ہی اور نفس و طبیعت کی متابعت کی طرف دوڑتے ہین تبیان مین
لکھا ہی کہ اس قوم سے بنی عبدالدار کے لوگ مراد ہین کہ اونمین سے دو آدمیون کے سوا کوئی ایمان ہی نہین لایا ایک مصعب بن عمیر دوسرے
حرملہ رضی اللہ عنہما وَلَوۡ عَلِمَ اللّٰهُ اور اگر جانتا اللہ کہ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا اونمین بھلائی ہی کہ وہ آیات قرآن سے فائدہ حاصل کرتا ہی
لَّاَسۡمَعَهُمۡ البتہ سناتا اونھین یعنی اوس سننے کی توفیق دیتا جو اونھین فائدہ دیتی وَلَوۡ اَسۡمَعَهُمۡ اور اگر سناتا خدا اونھین اور
وہ تصدیق کرتے تو لَتَوَلَّوۡا بیشک پھر جاتے وہ ایمان سے وَّهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝ اور وہ انکار کرنے والے ہین حق ماننے سے
ایک قول یہ ہی کہ مکہ معظمہ کے کافر کہتے تھے کہ ای محمد قصی بن کلاب کو ہمارے واسطے زندہ کرو وہ مرد متبرک تھا کہ تیرے صدق پر وہ گواہی دے
اور تیرا ایمان لائے اور ہم بھی ایمان لائین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر خدا اونھین قصی کا کلام سنادے تو بھی وہ ایمان نہ لائین يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اے گروہ ایمان والون کے اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ قبول کرو واسطے اللہ کے وَلِلرَّسُوۡلِ اور واسطے رسول کے اِذَا دَعَاكُمۡ
جب پکارے تمھین رسول لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ واسطے اوس چیز کے جو زندہ کردے تمھین یعنی علوم دینیہ کہ دل کی زندگی اوسی سے ہی

یا عقائد صحیحہ اور اعمال فاضلہ کہ انکے سبب سے جنت مین حیات ابدی حاصل ہوگی یا جہاد کہ تمھاری بقا کا سبب ہر اسواسطے کہ اگر جہاد نکروگے
تو دشمن غلبہ کرکے تمھین ہلاک کرینگے یا شہادت کہ خدا کے نزدیک زندگی ہر یا قرآن شریف کہ مسلمانون کے دلون کو زندہ کرنے والا ہی
وَاعْلَمُوٓا اور جان لو تم اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اسد یَحُوْلُ حائل ہوتا ہو بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ درمیان مرد کے اور اوسکے دل کے
صاحب انوار نے فرمایا کہ بندہ کے ساتھ کمال قرب الٰہی کی یہ تمثیل ہی اور تنبیہ ہی اس بات پر کہ حق تعالی دلون کی باتون اور ارادون پر
مطلع ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اس بات کی تمثیل اور تصویر ہی کہ عزیمتین فسخ کرنے اور ہمتین توڑنے مین بندہ کے دل کا خدا ہی مالک ہی
یا آمادہ کرتا ہی دل کو صاف اور خالص کرنے کے لیے مبادرت کرنے پر قبل اس بات کے کہ حق تعالی مرد اور اوسکے دل مین
موت کے سبب سے جدائی ڈالدے اور عمل کی فرصت فوت ہوجائے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ حق تعالی جدائی ڈالتا ہی
بندہ مین اور اوسکی مراد مین آیا یہ کہ حق تعالی مقلب القلوب ہی جسطرح چاہتا ہی دل کو پھیر دیتا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ علما لکو
طوبی بلاتے ہین اور لمن کان لہ قلب اوسی کی طرف اشارہ ہی اور عارف لوگ دل کو گم کردیتے ہین یَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اوسی سے
عبارت ہی ابتدا مین سالک دل سے ناچار ہی اور انتہا مین دل حجاب دیدار ہی بیت زین پیش ہمین دیدش اہل دل خویش ٭ دل نیز حجاب دیدہ برداشت
ریش ٭ وَاَنَّهٗٓ اور یہ بھی جان لو کہ تم اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اوسکی طرف حشر کیے جاؤگے اور وہ تمھین تمھارے عمل کی جزا دیگا
وَاتَّقُوْا اور پرہیز کرو فِتْنَةً اوس گناہ سے کہ اگر پہونچے اوسکا عذاب تو لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا نہ پہونچا اون لوگون کو جنہونے
ظلم کیا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً تم مین سے خاص کر یعنی وہ اونھی کے ساتھ خاص نہو بلکہ عام ہو ظالم اور غیر ظالم سبکو اوس فتنہ کا اثر پہونچے
اور وہ کلمہ جدا ہو جانے اور بدعتین ظاہر ہونے اور امر معروف اور نہی منکر مین خیانت اور اخفا کرنے اور جہاد مین کسل اور کاہلی
کرنے کے وقت ہی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم یہ کہ خدا جو عذاب کرے تو شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ سخت عذاب کرنے والا ہی
اوسپر جسکے ظلم اور گناہ کا اثر غیر کو پہونچنے والا ہو وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو اے مہاجرو اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ اوسے کہ تم تھوڑے سے تھے
مُّسْتَضْعَفُوْنَ بیچارے فِي الْاَرْضِ مکہ مین ہجرت کے پہلے تَخَافُوْنَ ڈرتے تھے اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ
اس سے کہ ہنکا دین تمھین کفار قریش یا تم یہ ڈرتے تھے کہ مکہ سے نکلوگے تو عرب کے مشرک تمپر دوڑ آئینگے فَاٰوٰىكُمْ پھر جگہ دی خدا نے
تمھین مدینہ مین وَاَيَّدَكُمْ اور تائید کی اور قوت دی تمھین بِنَصْرِهٖ اپنی یاری اور مددگاری سے یا انصار کی معاونت یا بدر کے دن
ملائکہ کی امداد سے وَرَزَقَكُمْ اور روزی دی تمھین مِّنَ الطَّيِّبٰتِ پاکیزہ غنیمتون سے جو اگلی امتون پر حلال نہ تھین لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝ چاہیے کہ تم شکر کرو ان نعمتون کا امام ثعلبی رحمہ اسد تعالی نے فرمایا کہ بعضے صحابہ رضی اسد عنہم رسول مقبول صلی اسد علیہ وآلہ
وسلم سے باتین سنتے اور اونھین افشا کردینے مین کوشش کرتے اور منافق اون باتون سے مطلع ہوکر مشرکون کو خبر پہونچا دیتے تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ خیانت نہ کرو
خدا اور رسول کی افشاے راز مین اور ایک قول یہ ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے جب ابولبابہ کو بنی قریظہ کے
حصار پر بھیجا اور حصار سے اوتر آنے کے باب مین یہود نے اونسے مشورہ کرکے کہا کہ محمد ہمارے ساتھ کیا کریگا اگر ہم اوتر آئین

ابو لبابہ نے انگلی سے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنی سب کو قتل کر ڈالینگے اور یہ کہتے ہی سمجھے کہ مین نے خیانت کی پس حصار سے اوترکر مسجد
نبوی مین آئے اور اپنے تئین ستون مین باندھ دیا یہانتک کہ اونکی توبہ قبول ہوگئی اور یہ آیت نازل ہوئی اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ خیانت
نہ کرو خدا کے ساتھ فرض چھوڑکر اور رسول کے ساتھ سنت مین تقصیر کرکے وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ اور خیانت نکرو امانتون مین
جو ایک دوسرے کے پاس رکھتے ہو وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ اور تم جانتے ہو کہ خیانت کرنے کا بڑا وبال ہی اور یا جانتے ہو کہ امانت کی
حفاظت تمپر واجب ہی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ اور جانو تم یہ کہ مال تمھارے وَأَوْلَادُكُمْ اور اولاد تمھاری فِتْنَةٌ
محنت ہین خدا کی طرف سے کہ اونکے سبب سے خدا تمھین آزماتا ہی تو چاہیے کہ مال اور اولاد کی محبت تمھین گناہ واقع ہونے مین نہ رکھے
احمد انطاکی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ حق تعالی نے مال اور اولاد کو فتنہ فرمایا ہی تاکہ ہم فتنہ سے الگ ہوجائین اور ہم خلاف حکم الٰہی اوس
فتنہ کو ہمیشہ زیادہ ہونا چاہتے ہین بیت جان و سر کہ دربند مال و فرزندانند + نہ عاقل اند کہ طفلان ناخردمند اند + وَأَنَّ اللَّهَ اور
جان لو کہ اسد عِندَهُ پاس اوسکے أَجْرٌ عَظِيمٌ ○ اجر بڑا تو چاہیے کہ تم اجر طلب کرنے مین کوشش کرو اور مال کی ع ۹
جمعیت اور اولاد کی محبت چھوڑدو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے گروہ ایمان والون کے إِن تَتَّقُوا اللَّهَ اگر ڈرو اسد سے اور
تقویٰ کو اپنا شعار کرلو تو يَجْعَل لَّكُمْ کردیگا واسطے تمھارے یعنی دیگا تمھین فُرْقَانًا نصرت کہ اوسکے سبب سے جدا ہوجائیگا باطل حق سے
یا تمھارے دلون کو ہدایت کردیگا کہ اوسکے سبب سے فرق کرلوگے حق اور باطل مین یا تم مین اور تمھارے غیر مین الدین مین جدائی کردیگا یا نجات
خطرہ والی چیزون سے یا شبہون سے نکلنے کی راہ دیگا یا ایسا ظہور عطا فرمائیگا کہ اوسکے سبب سے تم مشہور ہوجاؤگے اور سب طرف تمھارا شہرہ پھیل جائیگا اور
بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حق سبحانہ تعالی تقویٰ کے سبب سے افاضہ فرماتا ہی تمپر اپنے جلال کے اسرار اور اپنے جمال کے انوار کہ تم فرق کرو حدوث اور
قدم مین اور بھید پہچانو وجود اور عدم کے اور حضرت شیخ محی الدین اور اونکے متبع لوگون کے کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تقویٰ وہ ہی جسنے حق سبحانہ
تعالی کو اپنا بچاؤ کرلیا ہو ذات اور صفات اور افعال مین اوسکا فعل خدا کے افعال مین فانی ہوگیا ہو اور اوسکی صفت خدا کی صفات مین نیست ہوگئی ہو
بیت گشتہ چون سایہ اندر آفتاب + یا چو بوی گل و اجزای گلاب + وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ اور چھپائیگا اور دور کردیگا تمسے سَيِّئَاتِكُمْ برائیان
تمھاری وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدیگا تمھین یعنی تمھارے گناہ کبیرہ توبہ کے سبب سے یا اپنی مشیت کی وجہ سے تمھارے گناہون سے درگذر کریگا
وَاللَّهُ اور اسد ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○ بڑا فضل والا ہی لکھا ہی کہ جب ہجرت کی اجازت ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے مدینہ
منورہ کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت مرتضی علی رضی اسد تعالی عنہما کے سوا اور کوئی حضرت سید عالم صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت مین نرہا تو قریش اس حال سے متردد ہوکر دار الندوہ مین جمع ہوئے اور ابلیس شیخ نجدی کی صورت بنکر اوس مجمع مین داخل ہوا اور
حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کے باب مین مشورہ پوچھا ایک کافر بولا کہ محمد کو ایک گھر مین قید کرنا چاہیے اور دروازہ مضبوط بند کرکے بیالے سے
کھانا پانی دینا چاہیے کہ وہ مرجائے ابلیس نے یہ صلاح پسند نہ کی اور بولا کہ مدینہ کے بہت لوگ ایمان لائے ہین اور اوسکے یار وہان بہت
جا چکے ہین اور بنی ہاشم بھی اس شہر مین بہت ہین سب متفق ہوکر تمسے لڑینگے اور اوسے چھوڑالینگے دوسرا بولا کہ اوسے اس ملک سے نکالدینا چاہیے
کہ جہان اوسکا جی چاہے چلا جائے ابلیس نے کہا کہ جہان وہ جاتا ہی لوگ اوسکے گرویدہ اور فریفتہ ہوجاتے ہین بہت لوگون کو فریب دیگا

اور پھر اگر تسے مقاتلہ کریگا ابو جہل لعنہ اللہ تعالی بولا کہ میری راے یہ ہی کہ قریش اور اونکے حلفا کے ہر قبیلہ مین سے ایک ایک آدمی کو بُلاؤن کہ سب ملکر
اوسے قتل کرین اور اوسکا خون سب قبیلون مین پھیل جائے اور بنی ہاشم سب قبیلون سے نہین لڑسکتے ضرور بالضرور دیت پر راضی
ہوجائینگے ابلیس بولا کہ یہی راے ہی ابو جہل لعنہ اللہ علیہ نے ہر قبیلہ سے ایک آدمی بُلایا اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اوسی شب مین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو قتل کرین حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کردی حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو
اپنے بچھونے پر لٹا دیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ غار مین تشریف لیگئے تو حق تعالی اپنے رسول کو کافرون کا وہ کینہ
یاد دلاتا ہی اور فرماتا ہی وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ اور یاد کر اوسے کہ مکر کیا تیرے ساتھ الَّذِينَ كَفَرُوا کافرون نے لِيُثْبِتُوكَ تاکہ
قید کرین تجھے أَوْ يَقْتُلُوكَ یا قتل کرین تجھے مختلف تلوارون سے أَوْ يُخْرِجُوكَ یا نکالدین تجھے مکہ سے وَيَمْكُرُونَ اور
وہ بُرا چیتتے تھے وَيَمْكُرُ اللَّهُ اور خدا اونھین اونکے مکر کی جزا دیتا ہی وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ○ اور اللہ بہتر جزا دینیوالا ہی
مکارون کو اور جزا یہ ہی کہ اونکا مکر اونھی پر پھیرتا ہی اور یہ جو کنوان اورون کے واسطے کھودتے ہین اوسمین اونھی کو ڈالتا ہی بیت ہر کہ
در راہ کسے چاہی کند * خویش را آخر دران چہ افگند * لکھا ہی کہ نضر بن حارث لعن اللہ علیہ فارس کے شہرون مین تجارت کے واسطے
آیا تھا یہان رستم اور اسفندیار کے قصے مول لیے اور عربی مین ترجمہ کرکے مکہ شریف مین لیگیا اور کہنے لگا کہ یہ قصے جو مین لایا ہون اون
قصون سے بہتر ہین جو محمد پڑھکر ہمین سُنایا کرتا ہی تو حق تعالی نضر کے عناد سے خبر دیتا ہی کہ وَإِذَا تُتْلَىٰ اور جب پڑھی جاتی ہین
عَلَيْهِمْ نضر اور اوسکی متابعت کرنے والون پر آيَاتُنَا آیتین ہماری تو قَالُوا کہتے ہین قَدْ سَمِعْنَا تحقیق کہ سُنا ہمنے یہ کلام
لَوْ نَشَاءُ اگر چاہین ہم تو لَقُلْنَا البتہ کہین ہم مِثْلَ هَٰذَا مثل اسکے اور یہ اونکی ڈینگ تھی اسواسطے کہ حق تعالی نے
کفار عرب سے فرمایا کہ فَأْتُوا بِمِثْلِهِ یعنی لاؤ تم اسکے مثل اور وہ عاجز ہوئے تو اس بات کے اظہار سے عناد اور غلبہ چاہنا مقصود تھا کہ ایک
کہتا تھا کہ مین اسکے مثل کہتا ہون اور دوسرا کہتا تھا کہ إِنْ هَٰذَا نہین ہی یہ إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○ مگر قصے کہ اگلے
لوگون نے لکھے ہین اور ہمین بھی یہ قصے یاد ہین یہ باتین سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ واے تجپر ارے یہ خدا کا کلام ہی
اور اللہ کے پاس سے نازل ہوا ہی نضر نے اس بات کے جواب مین یہ دعا کی جسکی خبر حق تعالی دیتا ہی کہ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ اور یاد کر اوسے
جب نضر نے اور اوسکی متابعت کرنے والون نے جو اوس سے متفق تھے کہا کہ اے اللہ إِنْ كَانَ هَٰذَا اگر ہی یہ قرآن هُوَ الْحَقَّ صحیح
اور درست اور اوتارا گیا مِنْ عِنْدِكَ تیرے پاس سے فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا تو برسا ہمپر حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ پتھر آسمان سے
جس طرح اصحاب فیل پر تو نے برسائے تھے أَوِ ائْتِنَا یا لا ہمپر بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ عذاب دُکھ دینے والا ہلاک کرنے والا اس دعا سے
غرض قرآن کے باطل ہونے پر اونکی یقین ظاہر کرنا ہی وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ اور نہین ہی خدا کہ عذاب کرے اونھین
اگرچہ دعا کرکے وہ عذاب مانگتے ہین اور جلدی کرتے ہین وَأَنْتَ فِيهِمْ حال آنکہ تو اونمین ہی اور سنت الٰہی یون جاری ہی
کہ جبتک پیغمبر اپنی قوم مین رہے اوسوقت تک اوس قوم کو ہلاک نہین کرتا خصوصًا تو کہ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ہی وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ
اور نہین ہی خدا عذاب کرنے والا اونھین وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ○ اور حال آنکہ وہ استغفار کرتے ہین یعنی اونمین استغفار کرنے والے

مومن ہین بس انکی برکت سے اونھین بلا نہین پہونچتی ہی یا بالفرض اگر کافر استغفار کرین اور اونکا استغفار کرنا یہ ہی کہ ایمان لائین حضرت
مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ زمین پر دو امانین تھین ایک جاتی رہی ایک باقی ہی جو امان تشریف لیگئی وہ جناب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھی اور جو امان باقی ہی وہ استغفار ہی آی عزیز استغفار تو اصرار اور ثبات سے گناہ کا مانع ہی بلکہ گناہ زائل اور محو
ہوجانے کا سبب ہی تو استغفار غضب الٰہی کا سبب نہین ہوتا بلکہ عفو و مغفرت کا وسیلہ ہی جیسا کہ حدیث قدسی ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
مجھسے مغفرت طلب کرو مین بخشدونگا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ مثنوی گفت حق کا مرزش از من ہی طلب + کان طلب عفو را باشد سبب +
از پئے زہر گناہ ار شنوی + ہست استغفار تریاق قوی) + وَمَا لَهُمْ اور کیا ہی اونھین اور کیا محل ہی اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ یہ کہ نہ
عذاب کرے اونھین اللہ وَهُمْ یَصُدُّوْنَ حال آنکہ وہ باز رکھتے ہین رسول اور مومنون کو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے
طواف سے اور باہر سے نکالے دیتے ہین وَمَا كَانُوْٓا اور نہین ہین وہ اَوْلِيَآءَهٗ متولی مسجد حرام کے امور کے یہ فرقونکے
قول کی رد ہی کہ وہ کہتے تھے نَحْنُ وُلَاةُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ہم مسجد حرام کے سربراہ کار اور صاحب اختیار ہین حق تعالیٰ نے فرمایا
کہ شرک پائے جانے کے سبب اونھین مسجد حرام کی ولایت نہ چاہیے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ نہین ہین مسجد حرام کی تولیت کے لائق اِلَّا
الْمُتَّقُوْنَ مگر پرہیزکرنے والے شرک سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لیکن اکثر اونکے لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے کہ ولایت مانکا
حق نہین اور بعضے جانتے ہین اور عناد کرتے ہین وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ اور نہین ہی دعا مشرکون کی عِنْدَ الْبَيْتِ
نزدیک خانہ خدا کے اِلَّا مُكَآءً مگر سیٹی وَّتَصْدِيَةً اور تالی بجانا بعضے کافرون کی یہ عادت تھی کہ مرد اور عورتین ننگے
طواف کرتے اور سیٹیان اور تالیان بجاتے اور ایک قول یہ ہی کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تو وہ بھلا دینے کے واسطے
سیٹی اور تالیان بجاتے اور اس تقدیر پر صلوٰۃ سے وہ نماز مراد ہی جسکا حکم کیا گیا ہی فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکھو ای کافرو
عذاب کہ قتل اور قید ہونا ہی بدر کے دن اور جلنا اور عذاب ہی حشر کے دن بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اسکے ہو تم
کہ کفر کرتے ہو اعتقاد کی راہ سے بھی اور عمل کے رو سے بھی لکھا ہی کہ بدر کے قصد پر مکہ معظمہ سے کافر جب نکلے تو بارہ اشراف عرب مقرر کیے
کہ اونمین سے ہر ایک ایک دن لشکر کو کھانا دے تو ہر ایک اشراف نو دس اونٹ روز مرہ کاٹتا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
تحقیق کہ کافر یعنی لشکر بدر کو کھانا دینے والے يُنْفِقُوْنَ خرچ کرتے ہین اَمْوَالَهُمْ مال اپنے اور اونٹ مول لیکر قتل کرتے ہین
اور کفار کو کھلاتے ہین لِيَصُدُّوْا تاکہ باز رکھین لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے کہ رسول کی متابعت ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ جنگ بدر کے بعد دو ہزار عرب کو ابو سفیان نے جنگ احد کے واسطے مزدوری پر مقرر کیا یہ لوگ اوس لشکر کے
علاوہ تھے جو خود آیا تھا یا جس قافلہ کو ابو سفیان بھگا لایا تھا اوسکے لوگون نے اپنے مال کا نفع کہ پچاس ہزار مثقال سونا تھا
لشکر پر خرچ کیا اور جنگ احد مین گئے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے مال خرچ کرتے ہین فَسَيُنْفِقُوْنَهَا پس قریب ہی کہ
اپنا تمام مال خرچ کر دین ثُمَّ تَكُوْنُ پھر ہو وہ خرچ کر ڈالنا عَلَيْهِمْ اونپر حَسْرَةً حسرت اور غم اسواسطے کہ مال تو سب خرچ
ہو گیا ہوگا اور مقصود نہ حاصل ہوا ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ پھر مغلوب ہو گئے آخر کو یعنی فتح مکہ کے دن اور اعجاز قرآن کے

دلائل سے ہی کہ قبل وقوع ایک چیز کی خبردی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جو لوگ کہ ثابت رہے کفر پر اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝ طرف دوزخ کے ہنکا دیے جاوینگے لِيَمِيْزَ اللّٰهُ اور یہ کافرون کا مغلوب ہونا اسواسطے ہی کہ جدا کرے اللہ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ناپاک کو کہ کافر ہی پاک سے کہ مومن ہی وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ اور اکٹھا کرے اور ساتھ کر دے کافرون کو بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ بعض کو بعض پر فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا پھر ڈھیر کر دے سبکو فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ پھر داخل کر دے سبکو دوزخ مین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ ناپاکون کا یا لشکر بدر پر خرچ کرنے والون کا هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ع وہ ہین نقصان پانے والے اپنی جانون مین یا اپنے ع ۹
مالون مین قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا کہہ واسطے اونکے جو کافر ہین جیسے ابو سفیان اور اوسکے یار اِنْ يَّنْتَهُوْا اگر باز رہین کفر سے اور رسول کی عداوت سے تو يُغْفَرْ لَهُمْ بخشا جائیگا واسطے اونکے مَّا قَدْ سَلَفَ جو کچھ گذرا اونکے گناہون مین سے وَاِنْ يَّعُوْدُوْا اور اگر پھر ینگے رسول کے ساتھ عداوت اور محاربہ کرنے کی طرف فَقَدْ مَضَتْ پس تحقیق کہ گذری ہی سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ سنت الٰہی اگلے لوگون کے ساتھ جنھون نے پیغمبرون پر لشکر کشی کی اور آخر تباہ اور ہلاک ہوگئے گویا کہ یہ کافر بھی یہی امید رکھتے ہین وَقَاتِلُوْهُمْ اور قتل کرو اے مومنو کافرون کو حَتّٰى لَا تَكُوْنَ تا وقتیکہ نہ رہے فِتْنَةٌ شرک یعنی بت پرست اور اہل کتاب مین سے کوئی مشرک نہ باقی رہے وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اور رہو جائے دین خالص توحید ہی یا عبادت خدا ہی کے واسطے بس فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز رہین کفر سے یا مسلمانون کے ساتھ لڑنے سے یا جزیہ قبول کرکے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہی اور اوس کام کے موافق جزا دیگا وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر انکار کرین قبول حق سے اور لڑائی سے باز آئین تو اے مسلمانو تم کچھ باک نرکھو فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ پس جان لو یہ کہ اللہ مَوْلٰىكُمْ یار اور مددگار تمھارا ہی نِعْمَ الْمَوْلٰى اچھا یار ہی اللہ کہ اپنے دوستون کو ضائع نہین چھوڑتا وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ اور خوب مددگار ہی کہ مسلمانون کو مشرکون پر غالب کرتا ہی



وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ اور جانو تم اے مومنو کہ جو غنیمت لی ہی تمنے کافرون سے غالب ہو کر مِّنْ شَيْءٍ جس کسی چیز سے کہ چیز کا نام اوسپر سکین فَاَنَّ لِلّٰهِ پس تحقیق اللہ کے واسطے ہی خُمُسَهٗ پانچوان حصہ اوسکا وَلِلرَّسُوْلِ اور واسطے رسول کے ہی وَلِذِي الْقُرْبٰى اور رسول کے قرابت والون کے لیے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین وَالْيَتٰمٰى اور مسلمانون کے یتیمون کے واسطے جو فقیر ہون وَالْمَسٰكِيْنِ اور فقیر محتاجون کے لیے جو مسلمان ہون وَابْنِ السَّبِيْلِ اور مسافر مسلمانون کے واسطے یا اون لوگون کے لیے جو مسلمانون کے یہان اوترین سب علما اس بات پر متفق ہین کہ اس آیت مین خدا کا ذکر برکت اور تعظیم کے واسطے ہی اور غنیمت مین سے چار حصے قتال کرنے والون کے واسطے اور پانچوان حصہ پانچ حصون پر تقسیم ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چارون گروہون کے واسطے ہی جنکا ذکر آیت مین ہی اور اب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ مسلمانون کے نیک کامون مین صرف کرنا چاہیے یا اہل موقت کو دینا چاہیے یا باقی چارون حصون مین ملا دینا چاہیے اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے آپ کا اور ذوی القربیٰ کا حصہ ساقط ہو گیا اور تمام غنیمت باقی تین گروہ پر صرف کرین اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ

نزدیک غنیمت کی تقسیم امام کی راے پر ہی جہان ضرور جانے صرف کرے ابو العالیہ اور ربیع رحمہما اللہ تعالی تنہا اس بات پر ہین کہ غنیمت کا
پانچوان حصہ چھ جگہ تقسیم کرنا چاہیے ایک چھٹا حصہ خدا کے واسطے ہی اور ایک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور چار حصے
چارون گروہ کے لیے جنکا ذکر ہوا اور جو حصہ خدا کے نامزد ہی اوسے خانۂ کعبہ کی عمارت اور زینت مین صرف کرنا چاہیے اور مجاہدون
وغیرہ پر غنیمتین تقسیم کرنے کی بحث فقہ کی کتابون مین ہی اور جان لو تم اے قتال کرنے والو کہ غنیمتون کا پانچوان حصہ خدا اور رسول
اور چار گروہ مذکور کے واسطے ہی تو اوسے ہمین حوالہ کر دو اور باقی چار حصے لیکر تم قناعت کرو اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ تحقیق کی رو سے
اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کے وَمَآ اَنْزَلْنَا اور ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری ہمنے آیتین یا ملائکہ یا فتح و
نصرت کی مدد عَلٰى عَبْدِنَا اپنے بندہ پر کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی يَوْمَ الْفُرْقَانِ جنگ بدر کے دن کہ حق کا باطل سے
جدا ہونا اوس دن تھا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ جس دن کہ ملے تھے دو گروہ مسلمانون اور کافرون کے اور وہ جمعہ کا دن اور رمضان کی
سترھوین تاریخ ہجرت کا دوسرا سال تھا وَاللّٰهُ اور خدا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اوپر سب چیزون کے قَدِيْرٌ قادر ہی ضرور تھوڑے
آدمیون کو بڑے لشکر پر غالب کرتا ہی اِذْ اَنْتُمْ یاد کرو وہ کہ تھے تم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا کنارے میدان مدینہ سے بہت نزدیک اور وہ ایک ریگستان تھا کہ
اوسمین تمھارے پانون دھنستے تھے اور تمھارے پاس وہان پانی نہ تھا وَهُمْ اور وہ یعنی تمھارے دشمن تھے بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى
میدان کے کنارے مدینہ سے بہت دور اور اوسکی زمین مضبوط تھی اور وہ لوگ پانی پر بھی قادر تھے وَالرَّكْبُ اور سوار قافلے کے
یعنی ابوسفیان اور اوسکے یار تھے اَسْفَلَ مِنْكُمْ بہت نیچے تمھارے مکان سے تین کوس اسواسطے کہ وہ لوگ بدر مین راہ سے
مڑکر جدا جدا ساحل کے عازم ہوئے تھے وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ اور اگر قتال کا وعدہ ہوتا تم مین اور قریشیون مین جو عدوۂ قصوی پر تھے
اور تم اونکے لوگون اور ہتھیارون کی کثرت سے خبر پاتے تو لَاخْتَلَفْتُمْ البتہ خلاف کرتے تم فِي الْمِيْعٰدِ اپنے وعدہ مین
اونکے خوف سے اسواسطے کہ تم تھوڑے تھے اور نہتے تھے اور وہ بہت تھے اور ہتھیار باندھے ہوئے وَلٰكِنْ اور مگر خدا نے جمع کر دیا تمھین
اور اونہین بے وعدہ کے لِيَقْضِيَ اللّٰهُ تاکہ حکم کرے خدا یا پورا کرے اَمْرًا اوس کام کو کہ كَانَ مَفْعُوْلًا تھا ہونے والا اوسکے
علم مین اور اس لائق تھا وہ کام کہ کیا جائے اور وہ دوستون کی نصرت ہی اور دشمنون پر قہر لِيَهْلِكَ اسواسطے کہ ہلاک ہو جائے
مَنْ هَلَكَ جو ہلاک ہوتا ہی عَنْ بَيِّنَةٍ دلیل ظاہر سے جو قائم ہی ساتھ حق کے وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ اور جیتا رہے جو کوئی کہ جیتا ہی
عَنْ بَيِّنَةٍ دلیل ظاہر اور مشہور سے یعنی معرکۂ بدر کا واقعہ بڑی دلیلون مین سے ہی جسنے دیکھا وہ اگر مرتا ہی یا جیتا ہی تو اوسے کوئی دلیل اور
عذر نہین ہی اور یا مَنْ هَلَكَ سے کافر اور مَنْ حَيَّ سے مسلمان مراد ہین یعنی اونسے کفر اور اسلام کا صادر ہونا کھلی ہوئی دلیل پر ہی جو کافر ہوا
اوسکا بطلان کھلا ہوا ہی اور جو شخص اسلام پر ثابت رہا اوسکی حقیت صاف یقینی ہی وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ لَسَمِيْعٌ سننے والا ہی
مومن اور کافر کی باتین عَلِيْمٌ جاننے والا ہی اونکے احوال ترجمۂ کشف مین مذکور ہی کہ گوہر شب افروز عقل کو جسطرح دونون کے
سینہ مین پر کرتے مین تو دوست دشمنون کی آیتین مین سے سنتے ہین لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ کہ ہلاک ہو جائے
جو ہلاک ہوتا ہی دلیل سے اور جیتا رہے جو جیتا ہی دلیل سے یعنی نور عقل کی بجلی اگر عنایت اور توفیق کی طرف سے

جگتی ہی تو دوست اوس سے راہ پاتے ہین اور اگر قہر اور خذلان کی جانب سے جگتی ہی تو دشمنون کی آنکھون سے روشنی جاتے رہنے کا سبب ہوتی ہی
يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَّيَهْدِي بِهٖ كَثِيرًا نظم چنگ آنکس کہ عقل رہبر وست + ہر دو عالم الطلوع چاکر اوست + عقل کان رہنماے حیلہ است + آن نہ ٥
عقل ست کان غفیلہ است نقل ہی کہ جس رات کی فجر کو جنگ بدر واقع ہوئی اوس رات کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین
لشکر قریش کو بہت تھوڑا سا اور خراب حال ذلیل دیکھا اور اوسکی تاویل فرمائی کہ دوست غالب اور دشمن مغلوب ہونگے مسلمانون نے
جب یہ خواب اور تعبیر سنی تو نہایت خوش ہوئے حق تعالی وہ نعمت یاد دلاتا ہی اور ارشاد فرماتا ہی کہ یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ اوسے کہ جب دکھایا تجھے اونکا لشکر خدا نے فِي مَنَامِكَ تیرے خواب مین قَلِيلًا تھوڑا کہ تو نے
جب اصحاب کو خبر دی تو وہ دلیر ہوئے اور نصرت کے وعدے سے اونھین قوت ہوئی وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيرًا اور اگر خدا تجھے
دکھاتا اون لوگون کو بہت اور تو اصحاب کو یہ خبر دیتا تو لَّفَشِلْتُمْ البتہ بد دل ہو جاتے تم ای اصحاب وَلَتَنَازَعْتُمْ اور البتہ
جھگڑتے تم فِي الْاَمْرِ امر قتال مین کہ آیا ہم لڑین یا بھاگ جائین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا نے سَلَّمَ سلامت رکھا تمھین بد دلی
اور تنازع سے یا دشمنون کے ضرر سے اِنَّهٗ عَلِيمٌ بیشک وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتھ اوس چیز کے جو سینون مین تھی
جرأت اور ڈر اور رضامندی اور ہار لینا وَاِذْ يُرِيكُمُوْهُمْ اور اوسے یاد کرو ای صحابہ کہ دکھائے خدا نے تمھین دشمن اِذِ الْتَقَيْتُمْ
جب ملاقات کی تم نے فِيٓ اَعْيُنِكُمْ تمھاری آنکھون مین قَلِيلًا تھوڑے کہ تمھارا دل قوی ہوا اونکی لڑائی پر حق تعالی نے قریش کا
لشکر مسلمانون کی نظرون مین تھوڑا کر دیا انھین ثابت رکھنے اور اپنے رسول کا خواب سچ کرنے کو لکھا ہی کہ جب دونون صفون سے
سامنا ہوا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس شخص سے فرمایا جو اونکے پہلو مین تھا کہ دشمن ستر ہونگے وہ شخص بولا
کہ سو کے قریب ہونگے حال آنکہ وہ نو سو پچاس تھے وَيُقَلِّلُكُمْ اور تھوڑا کر دیا تمھین بھی فِيٓ اَعْيُنِهِمْ دشمنون کی
آنکھون مین یہانتک کہ تم سے لڑنے پر وہ دلیر ہوئے اور کچھ حساب نہ کیا اور لڑائی کا اسباب جسقدر چاہیے تھا مہیا نہ کر لیا
نقل ہی کہ ابو جہل بولا کہ ان لوگون کے ساتھ ہتھیار سے نہ لڑو بلکہ یون ہی پکڑ کے مشکین باندھ لو اور جب لڑائی مین مشغول ہوئے تو حق تعالی نے
مسلمانون کو مشرکون کی نظر مین اونکا دونا کر دیا يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ اس سبب سے مشرک دل شکستہ اور مبہوت ہو گئے اور اونھین
شکست نصیب ہوئی اور یہ صورت عجیب نشانیون مین سے ہی اسواسطے کہ اگرچہ کسی سبب سے تھوڑے آدمی نگاہ مین بہت معلوم ہوتے ہین
یا بہت آدمی تھوڑے نظر آتے ہین مگر اسقدر فرق نہین ہو سکتا کہ نو سو پچاس آدمی سو کے قریب معلوم ہون یا تین سو آدمی ایک ہزار نو سو
نظر آئین بیشک اللہ جل شانہ کی قدرت کاملہ نے بعض کی نگاہون کو بعض سے باز رکھا باوصف اسکے کہ دیکھنے کی شرطین سب موجود تھین
لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا تا کہ جاری کرے اللہ وہ حکم جو كَانَ مَفْعُوْلًا ہی ہونے والا اوسکے علم مین وَاِلَى اللّٰهِ اور طرف اللہ کے ع ٥
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ پھر جاتے ہین کام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای گروہ مسلمانون کے اِذَا لَقِيْتُمْ جب دیکھو تم فِئَةً کوئی گروہ اون ٧
کافرون کا جو تم سے لڑنے کا قصد رکھتے ہون فَاثْبُتُوْا تو کھڑے رہو تم اور اونکے مقابلہ سے مونھ نہ موڑو وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اور یاد کرو اللہ کو
كَثِيْرًا بہت یاد کرنا دل اور زبان سے لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ مگر چاہیے کہ تم فتح پاؤ دشمنون پر مفسرون نے کہا ہی کہ ذکر سے یہان تکبیر مراد ہی

لوگ لڑنے کے وقت یا کافرون پہ دعا کرنا اسطور پر کہ اللّٰھم خذ لھم اللّٰھم اقطع دابرھم اس آیت مین تنبیہ ہی اس بات پر کہ یہ بات چاہیے کہ کوئی شغل یاد الٰہی سے بندہ کو باز نرکھے ؎ نظم تو بہر حالی کہ باشی روز و شب ✚ یک نفس غافل مباش از ذکر رب ✚ در خوشی ذکر تو شکر نعمت ست ✚ در بلاہا التجا با حضرت ست ✚ وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ اور اطاعت کرو خدا کی وَرَسُوۡلَہٗ اور اوسکے رسول کی امر جہاد مین اور معرکہ قتال مین ثابت قدم رہنے مین وَلَا تَنَازَعُوۡا اور نہ خلاف کرو فَتَفۡشَلُوۡا کہ مخالفت کے سبب سے بد دل ہو جاؤ وَتَذۡہَبَ رِیۡحُکُمۡ اور جاتی رہے ہوا تمھاری یعنی دولت اور قوت تمھاری ہوا استعارہ ہی دولت سے اسواسطے کہ کام چلانے اور جاری کرنے مین دولت ہوا چلنے کے مشابہ ہی مصرع اذا ھبت ریاحک فاغتنمہا ✚ بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ حقیقی ہوا مراد ہی اسواسطے کہ نصرت نہین ہوتی مگر اوس ہوا کے سبب سے جو خدا اودھر سے بھیجتا ہی جدھر سے فتح کی ہوا چلتی ہی اور اوسے ریح النصرت کہتے ہین اور حدیث شریف مین ہی کہ نصرت بالصبا واہلکت عاد بالدبور وَاصۡبِرُوۡا اور صبر کرو مقاتلہ مین اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝ ساتھ صبر کرنے والون کے ہی حفاظت اور نصرت کرکے وَلَا تَکُوۡنُوۡا اور نہو تم کَالَّذِیۡنَ خَرَجُوۡا مانند اون لوگون کے جو نکلے مِنۡ دِیَارِہِمۡ اپنے گھرون سے بَطَرًا اتراتے اکڑتے فخر کرتے ہوئے وَّرِئَآءَ النَّاسِ اور لوگون کے دکھانے کو اس سے اہل مکہ مراد ہین جو قافلہ کی حمایت کو نکلے تھے اور راہ مین انھین خبر پہونچی کہ قافلہ صحیح سلامت بدر سے گذر گیا اور لوگون نے پھر آنے کا قصد کیا ابوجہل بولا ضرور ہی کہ ہم بدر کو جائین اور شراب پئین تا کہ ہماری عظمت اور بڑائی کا شہرہ عرب مین پھیلے اور لوگ ہماری شجاعت و شوکت لکھ رکھین تو حق تعالیٰ مسلمانون کو فرماتا ہی کہ تم اپنے گھرون سے کافرون کی طرح نہ نکلو کہ وہ خود بینی اور ریاکاری کرتے ہوئے نکلتے ہین وَیَصُدُّوۡنَ اور باز رکھتے ہین لوگون کو عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ دین الٰہی سے وَاللّٰہُ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین مُحِیۡطٌ ۝ جاننے والا ہی اور اون کامون کی جزا دیگا لکھا ہی کہ قریش جب مکہ سے باہر نکلے اور بنی کنانہ کی بستی کے گرد پہونچے تو اون مین اور بنی کنانہ مین جو قدیمی دشمنی تھی اوسکے سبب سے خوفناک ہوئے اور چاہا کہ وہان سے پھر آئین سراقہ بن مالک جو بنی کنانہ کا سردار تھا اوسکی صورت بنکر ابلیس نکلا اور قریش سے ملاقات کی اور بولا کہ تم خوب حمایت کرتے ہو جاؤ مین ضامن ہون کہ بنی کنانہ مین سے تمھین کچھ ضرر نہ پہونچیگا اور مین بھی رفاقت کا طریقہ مرعی رکھتا ہون پھر ابلیس شیطانون کی ایک جماعت ساتھ لیکر اونکے ہمراہ بدر کی طرف متوجہ ہوا اور حق تعالیٰ اس قصہ کی خبر دیتا ہی کہ وَاِذۡ زَیَّنَ اور یاد کرو اوسے کہ جب آراستہ کر دیے لَہُمُ الشَّیۡطٰنُ واسطے کافرون کے شیطان نے اَعۡمَالَہُمۡ عمل اونکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی مین حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اونکی قوت اونھین دکھا دی یہانتک کہ اونھون نے اوسپر اعتماد کیا وَقَالَ اور کہا شیطان نے لَا غَالِبَ لَکُمُ الۡیَوۡمَ نہین ہی کوئی غالب تمپر آجکے دن مِنَ النَّاسِ لوگون مین سے تمھارا لشکر بہت اور آراستہ ہونے کی وجہ سے وَاِنِّیۡ جَارٌ لَّکُمۡ اور مین فریادرس اور بچانے والا ہون تمھین قوم کنانہ سے فَلَمَّا تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ پھر جب دیکھا دونون گروہون نے ایک دوسرے کا لشکر نَکَصَ پھرا شیطان عَلٰی عَقِبَیۡہِ اپنی دونون ایڑیون پر اور یہ عبارت ہی مکر اور حیلہ کرکے بھاگنے سے لکھا ہی کہ جنگ بدر کے دن ملائکہ جب اوترے تو شیطان اونھین دیکھکر بھاگا اوس جگہ اوسکا ہاتھ حارث بن ہشام کے ہاتھ مین تھا حارث بولا کہ ای سراقہ

ایسے حال مین ہمین چھوڑے بھاگتا ہی ابلیس نے اوسکے سینہ پر ہاتھ مارا وَقَالَ اور بولا اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ تحقیق کہ مین بیزار ہون
تمھین بچانے سے اِنِّیْٓ اَرٰی بیشک مین دیکھتا ہون مَا لَا تَرَوْنَ جو کچھ تم نہین دیکھتے یعنی مین دیکھتا ہون فرشتے مسلمانون کی
مدد کو آتے ہین اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اللہ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہی کہ اوس دشمن خدا نے یہ
جھوٹ کہا اگر وہ خدا سے ڈرتا تو اوسکا یہ حال نہوتا وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۝ ع اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی اوسپر جو ع۶
اوس سے نہ ڈرے لکھا ہی کہ بدر کے بھگوڑے جب مکہ کو پھرے تو سراقہ کے پاس کہلا بھیجا کہ ہمارا لشکر تو نے بھگا دیا سراقہ نے قسم کھائی
کہ جب تک تمھاری شکست کی خبر مین نے نہین سنی تمھارے قصد ہی سے مجھے وقفیت نہ تھی تو سبکو معلوم ہوگیا کہ وہ شیطان تھا کہ
سراقہ کی صورت پر ظاہر ہوا اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اوسے بھی یاد کرو جب مدینہ کے منافقون نے کہا وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ اور اون لوگون نے جنکے دلون مین شک اور نفاق ہی یعنی مکہ کے منافقون یا مشرکون نے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ قریش مین سے
ایک گروہ نے اسلام ظاہر کیا تھا اور باوصف اسکے کہ وہ لوگ قدرت رکھتے تھے مگر دولت ہجرت سے سرفراز نہوئے اور جب کفار قریش کا
لشکر نکلا تو اوسکے ساتھ وہ بھی بدر مین آئے اور اونکی نیت یہ تھی کہ جو لشکر بہت ہوگا اوسکی طرف ہو جائینگے چونکہ ہجرت نہ کرکے
نافرمانی کی تھی تو بدر کے دن اس نافرمانی کی شامت اور وبال اونھین پہونچا اور مومنون کی قلت دیکھکر بولے غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ فریب دیا
ان مومنون کے گروہ کو دِیْنُهُمْ ط اونکے دین نے کہ باوجود کمی کے اور وعدہ نہونے پر ایسے آراستہ لشکر کے مقابلہ مین آئے ہین تو حق تعالیٰ اونکے
جواب مین فرماتا ہی وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ اور جو کوئی توکل کرے عَلَی اللّٰهِ اللہ پر اور اپنا کام اوسی پر چھوڑ دے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ عَزِیْزٌ
غالب ہی متوکل کو چھوڑ نہین دیتا حَكِیْمٌ۝ حکم کرنے والا ہی متوکل کی یاری اور مددگاری کرتا ہی وَلَوْ تَرٰٓی اور اگر دیکھتا تو ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا جب قبض کرتے تھے روحین ان لوگون کی جو کافر ہوگئے الْمَلٰٓئِكَةُ فرشتے جو
ملک الموت کے مددگار ہین جنگ بدر مین مکہ کے منافقون مین سے ایک گروہ جیسے علی بن امیہ اور نبیہ اور منبہ حجاج سہمی کے بیٹے قتل ہوئے تو حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ ای میرے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اگر تم دیکھتے کہ ملائکہ اونکی روح قبض کرتے وقت یَضْرِبُوْنَ مارتے تھے لوہے کے گرز
وُجُوْهَهُمْ اونکے مونہون پر وَاَدْبَارَهُمْ ج اور اونکی پیٹھون پر وَذُوْقُوْا اور کہتے تھے کہ چکھو عَذَابَ الْحَرِیْقِ۝ عذاب جلانے والا
کہ عذاب برزخ کا مقدمہ ہی تو البتہ دیکھتے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کام برا اور حال ہول بھرا اور ملائکہ کہتے تھے ذٰلِكَ یہ مارنا عذاب
بِمَا قَدَّمَتْ بسبب اون کامون کے ہی جو پہلے بھیجے ہین اَیْدِیْكُمْ تمھارے ہاتھون نے کہ وہ گناہ ہین اور ہجرت نہ کرنا وَاَنَّ اللّٰهَ
اور سبب اسکے ہی کہ اللہ لَیْسَ بِظَلَّامٍ نہین ہی ظلم کرنے والا لِّلْعَبِیْدِ۝ اپنے بندون پر کہ اونھین بے جرم پکڑے اور کافرون پر عذاب کرنا
عین عدل ہی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تمھارے ساتھ قریش کے مشرکون کی عادت ایسی ہی
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ لا جیسے عادت فرعون کے تابعون کی تھی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط اور جیسے عادت ان
لوگون کی جو فرعون کے پہلے تھے جیسے عاد اور ثمود کی عادت اپنے پیغمبرون کے ساتھ اور وہ عادت یہ تھی كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ کافر ہوگئے وہ خدا کی
نشانیون کے ساتھ یعنی وہ دلیلین جو حق تعالیٰ نے اپنی توحید پر قائم کی تھین یا انبیا کے معجزات فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پھر پکڑ لیا اونھین اللہ نے

اور عذاب کیا اونپر بِذُنُوۡبِهِمۡ بسبب اونکے گناہون کے کہ کفر تھا اور تکذیب اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ قَوِیٌّ قوت اور قدرت والا ہی
شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۝ سخت عذاب کرنے والا ہی انکار اور تکذیب کرنے والون پر ذٰلِكَ یہ پکڑ اور اگلون پر عذاب بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب
اسکے ہی کہ خدا لَمۡ یَكُ مُغَیِّرًا نہ تھا پھیرنے والا اور بدلنے والا نِّعۡمَةً اَنۡعَمَهَا نعمت کو جو انعام کی ہی عَلٰی قَوۡمٍ کسی گروہ پر حَتّٰی
یُغَیِّرُوۡا اوسوقت تک کہ اوس گروہ کے لوگ تغییر اور تبدیل دین مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ لا اوس حال کو جو اونکے جیون مین ہی اوس سے بدتر
حال کے ساتھ اور یہ قریش کو دھمکی ہی کہ بت پرستی اور مردار خواری جو اونکا حال تھا اوسے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور
قرآن کی تکذیب اور مومنون کو ایذا اور تکلیف رسانی سے ملا کر بدتر کر دیا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌ اور تحقیق کہ اللہ سننے والا ہی مشرکون کی
نالائق باتین عَلِیۡمٌ ۝ جاننے والا ہی اونکے باطل عقیدے پھر دوبارہ تاکید فرماتا ہی کہ تیری تکذیب مین قریش کا ایسا حال ہی كَدَاۡبِ
اٰلِ فِرۡعَوۡنَ جیسے عادت قوم فرعون کی وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ اور اون لوگون کی جو اونکے پہلے تھے كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمۡ
تکذیب کی اونھون نے اپنے رب کی آیتون کی فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ پس ہلاک کر دیا ہمنے اونھین بِذُنُوۡبِهِمۡ بسبب اونکے گناہون کے یا قریش نے
قرآن کی تکذیب کی اور بدر مین ہمنے اونکو قتل کیا وَاَغۡرَقۡنَاۤ اور ڈبو دیا ہمنے دریاے قلزم مین اٰلَ فِرۡعَوۡنَ فرعون کے تابعون کو
وَكُلٌّ اور ہر ایک گروہ قبطی جو غرق ہوئے اور قریشی جو قتل ہوئے كَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ ۝ ظلم کرنے والے اپنی جانون پر کفر او عصیان کے
سبب اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ تحقیق کہ بدتر چلنے والون کے زمین پر عِنۡدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وہ ہین جو مضبوط ہو گئے
کفر مین اس سے معاندین قریش مراد ہین جیسے ابو جہل و عتبہ اور نضر اور اونکے مثل یا بہ کابران یہود مقصود ہین جیسے کعب بن اشرف اور حیی
بن اخطب و رحدی اور اوسکے گروہ کے لوگ فَهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝ پھر وہ ایمان نہین لاتے ہین اور بدترین دواب الَّذِیۡنَ عٰهَدۡتَّ
وہ لوگ ہین کہ باہم عہد کیا تو نے مِنۡهُمۡ اون کافرون سے اور وہ بنی قریظہ تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے عہد باندھا تھا
ثُمَّ یَنۡقُضُوۡنَ پھر توڑتے ہین وہ عَهۡدَهُمۡ عہد اپنے فِیۡ كُلِّ مَرَّةٍ ہر بار جب عہد کرتے ہین اور تبیان مین لکھا ہی کہ بنو قریظہ نے
عہد کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کی یاری اور مدد نہ کرینگے اور بدر کے دن مشرکون کو ہتھیارون سے مدد دی اور
پھر کہنے لگے کہ ہم بھول گئے اور دوبارہ عہد کیا اور جنگ خندق کے دن ابو سفیان سے ملکر عہد توڑ ڈالا وَّهُمۡ لَا یَتَّقُوۡنَ اور وہ پرہیز
نہین کرتے عہد توڑنے سے یا نہین ڈرتے بیوفائی کے عذاب سے فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ پھر اگر پائے تو اونھین فِی الۡحَرۡبِ لڑائی مین فَشَرِّدۡ
بِهِمۡ تو بھگا دے اونھین اور متفرق کر دے اونھین قتل کے سبب سے مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ اوسے جو اونکے پیچھے ہیں یعنی تمھارے دشمنون مین سے
یعنی جب اونپر فتح پائے اونمین سے اتنے قتل کر کہ تیری ہیبت اون کافرون کو تیرے ساتھ مقابلہ کرنے سے بھگا دے لَعَلَّهُمۡ چاہیے کہ وہ بھاگنے والے
یَذَّكَّرُوۡنَ ۝ نصیحت اور عبرت پکڑین وَاِمَّا تَخَافَنَّ اور اگر جانے اور دریافت کرے تو مِنۡ قَوۡمٍ اوس گروہ سے جو تیرے ساتھ عہد کئے ہیں
خِیَانَةً عہد توڑ ڈالنا کہ علامتون سے تجھپر ظاہر ہو جائے فَانۡۢبِذۡ اِلَیۡهِمۡ تو پھینک دے اونکی طرف اونکا عہد یعنی قتال کے
قبل یہ ظاہر کر کہ مین نے تمھارا عہد توڑ دیا تاکہ تو اور وہ ہو جائین عَلٰی سَوَآءٍ برابر عہد شکنی جاننے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ
لَا یُحِبُّ الۡخَآئِنِیۡنَ ۝ع نہین دوست رکھتا خیانت کرنے والون کو اور اونکے عمل نہین پسند کرتا وَلَا یَحۡسَبَنَّ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بکرنے لَا تَحْسَبَنَّ پڑھا ہی یعنی اور نہ گمان کرای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون کو جو کافر ہوئے کہ وہ سَبَقُوْا آگے
نکل گئے میرے عذاب سے اس سے بدر کے بھاگے ہوئے مراد ہین یا عہد توڑنے والے حق تعالی فرماتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم یہ نہ سمجھو کہ
اونپر عذاب کرنے سے ہم عاجز ہو گئے ہین بلکہ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ○ تحقیق کہ وہ عاجز نہین کرتے ہمین اپنے عذاب سے اور حفص نے
لَا يَحْسَبَنَّ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی چاہیے کہ کافر یہ گمان نکرین کہ ہم اونپر عذاب کرنے سے عاجز ہین وَاَعِدُّوْا لَهُمْ اور
تیار کرو ای مومنو عہد توڑنے والون یا بدر کے بھاگے ہوؤن کے واسطے مَّا اسْتَطَعْتُمْ جو کچھ سکو تم مِّنْ قُوَّةٍ لڑائی کے
ساز و سامان مین سے کہ لشکر اوسکے سبب سے قوت پاتا ہی اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے سُنا کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ یعنی آگاہ ہو جاؤ کہ قوت سے تیر مارنا مراد ہی بعض علما نے کہا ہی کہ تیر
لگانے کو خاص کر بیان کرنا اس بات پہ دلیل ہی کہ تیر کمان سب ہتھیارون سے زیادہ قوت کا ہتھیا ہی شیخ الاسلام ابو القاسم نصیر آبادی
قدس سرہ نے کہا کہ اس آیت مین کہا ہی کہ قوت سے تیر لگانا مراد ہی سچ ہی ایسا ہی ہوگا مگر تیر لگانا تین طرح پر ہی ظاہر مین تیر لگانا کمان سے
اور باطن مین تیر اندازی صبح کو آہ کا تیر مارنا خضوع کی کمان سے اور حظوظ کے تیر دل سے پھینکنا خدا کی طرف متوجہ اور ماسوی سے فارغ
ہو کر ابو علی رودباری قدس سرہ نے کہا ہی کہ حق تعالی کی حمایت پہ اعتماد کرنے اور اوسکی عنایت پر یقین اتوق رکھنے کا نام قوت ہی بیت
گر اعتماد تو بر اسپ لشکرست و سلاح + مراست بر کرم دوست اعتماد تمام + اور بعضون نے کہا ہی کہ قوت سے حصار مراد ہین حق تعالی فرماتا ہی
کہ کافرون کو دفع کرنے کے لیے قلعے بناؤ وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ اور تیاری کرو بندھے ہوئے گھوڑون سے تُرْهِبُوْنَ بِهٖ تاکہ ڈراؤ اس
تیاری اور مستعدی سے عَدُوَّ اللّٰهِ دشمن خدا کو وَعَدُوَّكُمْ اور اپنے دشمن کو کہ کفار مکہ ہین وَاٰخَرِيْنَ اور ڈراؤ گھوڑون اور
ہتھیارون سے اور کافرون کو مِنْ دُوْنِهِمْ کفار مکہ کے سوا لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ تم نہین جانتے ہو اونھین اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ جانتا ہی
اونھین اور یہ کافر مفسرون کے قول پہ یہود ہین یا منافق یا مجوس اور مدارک مین لکھا ہی کہ جنون جن کافر ہین وہ مراد ہین اس واسطے کہ
گھوڑے کی آواز سے جن ڈرتے ہین وَمَا تُنْفِقُوْا اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِنْ شَيْءٍ اوس چیز مین سے جو رکھتے ہو تم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
راہ خدا مین یعنی ہتھیار درست کرنے اور گھوڑون کے دانے گھاس مین يُوَفَّ اِلَيْكُمْ پوری کر دی جائیگی تمھین اوسکی جزا وَاَنْتُمْ
لَا تُظْلَمُوْنَ ○ اور تم ظلم نہ کیے جاؤ گے ثواب گھٹا کر وَاِنْ جَنَحُوْا اور اگر جھکین مشرک لِلسَّلْمِ واسطے صلح اور اسلام چاہنے کے
فَاجْنَحْ لَهَا تو تو بھی جھک مصالحہ کی طرف وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر خدا پر یعنی اس بات سے نہ ڈر کہ مکر اور حیلہ سے اونھون نے
صلح کا ڈول ڈالا ہوگا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ تحقیق کہ خدا سننے والا ہی اونکا کلام الْعَلِيْمُ ○ جاننے والا ہی اونکا جھوٹ سچ اگر وہ مکر کرینگے
تو تجھے محفوظ رکھیگا اور اونکے مکر کا وبال اونھی پر ڈالیگا جیسا کہ اوسنے فرمایا ہی کہ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اور اگر چاہینگے وہ اَنْ يَّخْدَعُوْكَ
یہ کہ فریب دین تجھے اور صلح کر کے لڑائی سے باز رکھین فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ تو بیشک کافی ہی تجھے اللہ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ
وہ ہی وہ جسنے قوت دی تجھے بِنَصْرِهٖ ساتھ اپنی مدد کے اور فرشتون کو بھیجکر وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور ساتھ سب مومنون کے
اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ انصار کے سبب سے وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ اور الفت ڈالدی درمیان اونکے دلون کے

یعنی اوس اور خزرج مین کہ ایک سو بیس برس سے ان دونون قبیلون مین تعصب اور خصومت تھی اور برابر لوٹ مار کیا کرتے تھے حق تعالیٰ
تیری برکت سے اونکے دلون مین باہم الفت ڈالدی لَوْ اَنْفَقْتَ اگر خرچ کرتے اپنے احوال کی اصلاح کے واسطے مَا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا جو کچھ زمین مین ہی سب مال و متاع تو بھی مَّآ اَلَّفْتَ تالیف نکرتا اور الفت نہ ڈال سکتا تھا بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ درمیان او
دلون کے اسواسطے کہ اونمین عداوت اور خصومت نہایت درجہ تھی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا نے اپنی حکمت بالغہ سے اَلَّفَ بَيْنَهُمْ
الفت ڈالدی اونمین اِنَّهٗ عَزِيْزٌ تحقیق کہ وہ قادر اور غالب ہی جو چاہے کرے حَكِيْمٌ ۝ جاننے والا ہی اوسکی حکمت جو کچھ کرتا ہی
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ای پیغمبر حَسْبُكَ اللّٰهُ بس ہی تجھے اسد وَمَنِ اتَّبَعَكَ اور جنھون نے تیری پیروی کی ہی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع ٦
مومنون مین سے یہ آیت غزوہ بدر مین قتال کے قبل حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کی تقویت اور صحابہ رضی اسد عنہم کی تسلی کے واسطے
نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ تینتیس ۳۳ مرد اور چھ عورتین رسول مقبول صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائی تھین جب امیر المومنین حضرت عمر
رضی اسد تعالیٰ عنہ اسلام سے مشرف ہوئے اور چالیس کی گنتی پوری ہوگئی تو یہ آیت نازل ہوئی اور ابن عباس رضی اسد تعالیٰ عنہ نے
کہا ہی کہ حضرت عمر رضی اسد تعالیٰ عنہ کا اسلام یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہی اور اس تقدیر پر یہ آیت مکی ہوگی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ای نبی
رفیع قدر یا خبر دینے والے حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ تحریض کر مومنون کو یعنی اوبھار اور تیز کر اونھین عَلَى الْقِتَالِ قتال پر کافرون کے
ساتھ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اگر ہون تم مین سے عِشْرُوْنَ بیس آدمی صٰبِرُوْنَ صبر کرنے والے معرکہ قتال میں يَغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ غالب ہونگے دو سو مشرکون پر یہ شرط حکم کے معنی پر ہی یعنی چاہیے کہ تم مین سے ایک مسلمان دس مشرکون کے
مقابلہ مین صبر کرے اور بھاگے نہین وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اور اگر ہون تم مین سے مِّائَةٌ سو آدمی تو يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا غالب
ہونگے تائید الٰہی سے ہزار آدمیون پر مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اونمین سے جو کافر ہوئے اور یہ دو نہ تمھارا غالب ہونا بِاَنَّهُمْ بسبب
اسکے ہی کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ گروہ ہین نادان کہ خدا کو اور روز قیامت کو نہین پہچانتے تو نصرت نجات اور درجات سے غافل وہ گمراہی کے
وقت مومنون کے سامنے ثابت قدم اور مستقل رہنے کی قوت نہین رکھتے یہ آیت نازل ہونے کے بعد ایک ایک مسلمان ہین دس کافرون کے ساتھ
قتال کرنے سے خوفناک ہوئے اور یہ حکم اونھین گران گذرا تو حق تعالے نے اس آیت کو منسوخ کرکے فرمایا اَلْئٰنَ اب کہ یہ حکم تمھین
گران گذرا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ تخفیف کر دی اسد نے تمسے وَعَلِمَ اور دیکھا اور جانا او سنے اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا
یہ کہ تم مین سستی ہی یعنی ضعف بدن فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ پس اگر ہون تم مین سے مِّائَةٌ صَابِرَةٌ سو آدمی صبر
کرنے والے تو يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ غالب ہونگے دو سو پر یہ شرط بھی حکم کے معنی مین ہی یعنی چاہیے کہ تم مین سے ایک
مسلمان دو کافرون کے مقابلہ مین مستقل رہے اور نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اور اگر ہون تم مین سے اَلْفٌ
ہزار آدمی تو يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ غالب ہونگے دو ہزار پر بِاِذْنِ اللّٰهِ خدا کے حکم اور اوسکی مدد سے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
اور خدا ساتھ صبر کرنے والون کے ہی اعانت اور مددگاری کے سبب سے پھر جو کوئی صبر کریگا فتح پائیگا اَلصَّبْرُ مَطِيَّةُ الظَّفَرِ
قطعہ صبر و ظفر دوستان قدیم اند * صبر کن ای دل کہ بعد از ان ظفر آید * از چمن صبر رخ متاب کہ روزے * باغ شود

سبز و شاخ گل بر آید + لکھا ہی کہ جنگ بدر کے دن ستر کافر قید ہو آئے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کبار رضی اللہ
عنہم سے اونکے باب مین مشورہ کیا مہاجرون مین سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس قوم کے چھوٹے بڑے
آپکے کنبے کے لوگ اور قرابتدار ہین اگر انمین سے ہر ایک اپنی طاقت اور استطاعت کے موافق فدیہ دے تو ہو سکتا ہے کہ ایک
دن ہدایت کی دولت پائین اور اب مسلمانون کی عدد اور مدد زیادہ ہو جائے یعنی فدیہ لیکر انکی جان بخشی کر دیجیے اور حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کافرون کے پیشوا اور سردار ہین سبکو حکم فرمائیے کہ گردن مارین والحمد للہ کہ حق تعالی نے
آپکو فدیہ سے مستغنی کر دیا ہی اور انصار مین سے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اور بہت صحیح یہ ہی کہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اشارہ کردین کہ اشرار کو ہم قتل کر ڈالین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ
قول کی طرف میل فرمایا اور فدیہ مقرر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ نہین چاہیے اور نہین لائق ہی لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ کسی
پیغمبر کو کہ ہون لَهُ أَسْرَىٰ واسطے اوسکے قیدی لوگ کہ اونسے فدیہ لیلے حَتَّىٰ يُثْخِنَ یہانتک کہ بہتون کو قتل کر ڈالین اونمین سے
فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے اسواسطے کہ یہ صورت کفار کی ذلت و قلت کا سبب اور اسلام کی عزت اور ابرار کی شوکت ظاہر ہونے کا
باعث ہی تُرِيدُونَ چاہتے ہو تم عَرَضَ الدُّنْيَا مال دنیا کا کہ یہ بہت جلد زائل ہو جانے والا ہی وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ
اور خدا چاہتا ہی تمہارے واسطے ثواب آخرت کا کہ وہ بہشت اور نعمت دائمی ہی وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور اللہ غالب ہی دوستون کو دشمنون پر
غلبہ دیتا ہی حَكِيمٌ ○ دانا ہی اوس بات مین جو بندون کے ساتھ کرتا ہی لَوْلَا كِتَابٌ اگر نہوتا حکم اور فرمان مِنَ اللَّهِ خدا کی
طرف سے سَبَقَ پہلے ہو چکا ہی اور لوح محفوظ مین لکھ گیا ہی کہ بے ممانعت صریح کے عذاب نہ کریگا یا نادانی پر مواخذہ نہ فرمائیگا
یا اہل بدر پر عذاب نہ کریگا یا غنیمتین تمپر حلال فرمائیگا تو لَمَسَّكُمْ البتہ پہونچتا تمہین فِيمَا أَخَذْتُمْ بیچ اوس چیز کے کہ
لیا تمنے فدیہ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ عذاب بڑا روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو عمر
اور سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہما کے سوا اور کوئی نجات نپاتا اسواسطے کہ یہی دونون صحابی کافرون کے قتل کا مشورہ دیتے تھے
فدیہ لینے کا نہین یہ آیت نازل ہونے کے بعد سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بدر کی غنیمتون سے ہاتھ کھینچا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
فَكُلُوا پس کھاؤ مِمَّا غَنِمْتُمْ اوس چیز مین سے جو غنیمت لی ہی تمنے اور فدیہ بھی اوسی مین سے ہی حَلَالًا طَيِّبًا یہ کھانا حلال اور
پاک وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو خدا سے اوسکے حکم کی مخالفت مین إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ غَفُورٌ بخشنے والا ہی اوسنے تمہارا گناہ
بخشدیا رَحِيمٌ ○ع مہربان ہی کہ غنیمت تمپر حلال کر دی اور اگلی امتون پر حرام تھی لکھا ہی کہ عباس رضی اللہ عنہ بھی قیدیون مین تھے ع ۵
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو حکم فرمایا کہ اپنی ذات کا فدیہ دو اور اپنے دونون بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث
اور عتبہ بن جحدم کی طرف سے فدیہ ادا کرو عباس رضی اللہ عنہ بولے کہ اے محمد کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا چچا فقیر کی طرح اپنے ہر ایک کے سامنے مانگنے کو
ہاتھ پھیلائے مین اتنا مال کہان سے لاؤن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روپے کی تھیلیان جو مکہ سے نکلتے وقت ام فضل کو دیکر یہ باتین
تمنے اوس سے کہی تھین کہان ہین حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے کہ اے محمد مین نے تو یہ باتین چھپا کر کہی تھین تجھسے کسنے کہدین آپ نے

فرمایا کہ میرے رب نے میرے پاس کہلا بھیجین پس حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ رہو کہ مین حق تعالیٰ کی
وحدانیت اور تمہاری رسالت کی گواہی دیتا ہون پھر اپنا فدیہ اور اون تینون آدمیون کا فدیہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادا کیا
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ کہو اون لوگون سے جو تمہارے
ہاتھون مین ہین مِنَ الْأَسْرَىٰ قیدیون مین سے کہ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ اگر جانیگا اللہ اور دیکھیگا فِي قُلُوبِكُمْ تمہارے دلون مین
خَيْرًا بھلائی ایمان اور اخلاص تو يُؤْتِكُمْ خَيْرًا دیگا تمھین بہتر مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ اوس چیز سے جو لیگئی ہی تمسے یعنی اوس
روپیہ سے بہتر جو تمنے فدیہ دیا ہی وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدیگا تمھین وَاللَّهُ غَفُورٌ اور اللہ بخشنے والا ہی وہ گناہ جو زمانہ شرک مین
تمسے واقع ہوئے ہین رَحِيمٌ مہربان ہی کہ تمھین اسلام کی توفیق دی لکھا ہی کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے
مجھسے دو وعدے کیے ایک تو یہ کہ جو کچھ مجھسے لیا ہی اوس سے بہتر مجھے دے یہ وعدہ تو اوسنے وفا کیا اب مین بیس غلام رکھتا ہون کہ اونمین سے
ہر ایک بیس ہزار دینار کی تجارت میرے واسطے کرتا ہی اور آب زمزم پلانے کی خدمت بھی اوسنے مجھے عطا فرمائی کہ عرب کے سب مالون سے زیادہ مین
اوسے دوست رکھتا ہون اور دوسرا وعدہ مغفرت کا ہی مین امید رکھتا ہون کہ یہ وعدہ بھی وفا فرمائیگا اور مجھے بخشدیگا کہ کریم کے وعدہ مین
خلاف نہین ہوتا بیت خلاف وعدہ محال ست کز کریم آید ٭ لئیم اگر نکند وعدہ را وفا شاید ٭ وَإِنْ يُرِيدُوا اور اگر چاہین وہ
قیدی جو مسلمان ہوگئے ہین خِيَانَتَكَ خیانت کرنا تیرے ساتھ عہد شکنی کرکے یا دین سے برگشتہ ہوکر فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ پس تحقیق
کہ خیانت کر چکے خدا کے ساتھ مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے کفر کے سبب سے فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ پس خدا نے قدرت دی تجھے اونپر یہانتک کہ جنگ بدر کے
دن تیرے ہاتھ مین وہ گرفتار ہوئے اور اسکے بعد ممکن ہی کہ تجھے اونپر غالب اور قادر کردے وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بندون کا
مال کار حَكِيمٌ حکم کرنے والا اونکے احوال کے موافق إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے وَهَاجَرُوا اور ہجرت کی
خدا اور رسول کی محبت مین اپنے وطنون سے وَجَاهَدُوا اور جہاد کیا بِأَمْوَالِهِمْ اپنے مالون کے ساتھ کہ ہتھیار اور محتاجون کے مصارف مین
صرف کیا وَأَنْفُسِهِمْ اور اپنی جانون کے ساتھ کہ قتال مین مصروف ہوئے فِي سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا مین اور یہ مہاجر لوگ ہین وَالَّذِينَ
آوَوْا اور جن لوگون نے جگہ دی مہاجرون کو وَنَصَرُوا اور مدد کی حضرت رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی اس گروہ سے انصار مراد ہی
أُولَٰئِكَ وہ گروہ بَعْضُهُمْ بعضے اونکے أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ دوست ہین بعض کے اور متولی ہین میراث مین ابتدا مین یہ حکم تھا کہ مہاجر اور
انصار ہجرت اور نصرت کی وجہ سے ایک دوسرے کی میراث لین وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے وَلَمْ يُهَاجِرُوا
اور ہجرت نکی انھونے تمہارے ساتھ مَا لَكُمْ نہین ہی واسطے تمہارے مِنْ وَلَايَتِهِمْ اونکی میراث مین متولی ہونے سے مِنْ شَيْءٍ
کوئی چیز حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا یہانتک کہ ہجرت کرین وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ اور وہ مسلمان جنھون نے ہجرت نہین کی
اگر مدد چاہین تمسے فِي الدِّينِ دین کے کام مین یعنی اگر اونمین اور کافرون مین مقابلہ واقع ہو اور وہ تمسے مدد مانگین
فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ تو تمپر واجب ہی اونکی مدد کرنا إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ مگر اوپر اوس گروہ مشرک کے کہ ہو بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
درمیان تمہارے اور اونکے مِيثَاقٌ عہد و پیمان یعنی جنسے عہد ہی اونسے عہد نہ توڑو وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ

جو کچھ تم کرتے ہو ایفاے عہد یا عہد شکنی بَصِيْرٌ ○ دیکھنے والا ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوے بَعْضُهُمْ بعضے اونکے
اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ دوست ہین بعض کے باہم مدد کرنے مین اِلَّا تَفْعَلُوْهُ اگر نہ کروگے تم وہ جو حکم کیا ہی ہمنے باہم ملنے اور مدد اور محبت
کرنے کا تو تکن حاصل ہوگی فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وجہ فتنہ کی زمین مین وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ○ اور بڑے فساد کی دین مین
یعنی اگر مسلمان ایک دوسرے کے دوست نہونگے اور باہم مدد نہ کرینگے تو اونکے کام خراب جائینگے اور کافر ظہور کرینگے اور اوس سے بڑا
فتنہ اور فساد ہو سکتا ہی اور حق تعالی جب مہاجر اور انصار کی مدد اور وراثت باہمی کی خبر دیچکا اور اوسکے ترک پر تہدید کرچکا تو دوبارہ اونکی
ہجرت اور مددگاری کی جزا کی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَهَاجَرُوْا
اور ہجرت کی وَجٰهَدُوْا اور جہاد کیا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رضای الہی کی راہ مین وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا اور وہ لوگ جنھوں نے تصدیق
اور تسلیم کے بعد جگہ دی مہاجرین کو وَّنَصَرُوْٓا اور مدد کی اونھون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مشرکون سے قتال کرنے مین
اُولٰۗىِٕكَ وہ گروہ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا وہ ہین مومن سچے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ واسطے اونکے بخشش ہی خدا کی طرف سے
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ اور روزی اچھی بے محنت او منت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے مِنْ بَعْدُ بعد صلح
حدیبیہ کے وَهَاجَرُوْا اور ہجرت کی اونھون نے جیسے ابو نصر اور ابو جندل وغیرہ وَجٰهَدُوْا اور جہاد کیا مَعَكُمْ ساتھ تمھارے یعنے
تمھارے مددگار ہوے فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ تو وہ گروہ تم مین سے ہین یعنی پچھلے اور اگلے ایمان اور ہجرت اور جہاد مین یکسان ہین
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ اور قرابت والے بَعْضُهُمْ بعضے اونکے اَوْلٰى بِبَعْضٍ اولی اور انسب ہین ساتھ بعضون کے میراث لینے مین
فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ بیچ حکم الہی کے یا لوح محفوظ مین یہ آیت اوس گروہ کے باہم وارث ہونے کی ناسخ ہی جو ہجرت اور نصرت کے
سبب سے ایک دوسرے کی میراث لیتے تھے اِنَّ اللّٰهَ بیشک خدا بِكُلِّ شَيْءٍ ساتھ سب چیزون کے مِنْ اون مین سے
یا پہلے ہجرت اور نصرت کے سبب سے نسبت معتبر ہونے کی حکمت اور پھر رحم اور قرابت کے معتبر ہونے کی حکمت کا عَلِيْمٌ ○
جاننے والا ہی کسیکو اوسکے چون و چرا مین پہونچتی **بیت** نہ در احکام اوست چون چرا + نہ در افعال او چگونہ و چند +

ربع ع ۱۰



سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۃ توبہ مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی اور اسمین ایک سو اونتیس آیتین ہین

اس سورت کو سورۂ برارت اور فاضحہ اور مخزیہ اور مقشقشہ اور سورۂ عذاب بھی کہتے ہین اور اوسپر بسم اللہ چھوڑ دینا اسواسطے ہی کہ بسم اللہ امان کا سبب ہی
اور یہ سورت امان جاتے رہنے کے واسطے نازل ہوئی اور کہا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات مین اختلاف کیا ہی کہ انفال اور توبہ ایک ہی سورت ہی کہ
ساتوین بڑی سورت ہو یا دو سورتین ہین تو دونون سورتون کے بیچ مین جگہ چھوڑ دی اور بسم اللہ نہ لکھی اور دونون سورتون کو قرینتین کہا
اور ترجمۂ اسباب نزول مین بستان فقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ ثقہ مشائخ نے عن عن کرکے حضرت عثمان ذی النورین
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہی کہ خاتمہ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور شروع بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ کا لکھنے والا مین ہی تھا جناب

رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے بسم اللہ لکھنے کو نہین فرمایا لکھا ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تیس یا چالیس آیتین سورت کے اول کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکر آپکو حاجیون کا امیر کیا اور فرمایا کہ اہل موسم کو
پڑھو اور حضرت صدیق کے جانے سے چند روز کے بعد حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہا کو بلا کر ناقہ عضبا پر سوار کرکے حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے بھیجا اور حکم فرمایا کہ اونسے آیتین لیکر تم خود پڑھنا اور لوگون نے جب یہ حال حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ پیغام نہ پہونچائے کوئی مگر آپ یا وہ شخص جو آپ سے ہو
پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے جا ملے اور ترویہ کے دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ نے خطبہ پڑھا اور لوگون کو مناسک تعلیم فرمائے اور بقر عید کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جمرۂ عقبہ کے قریب
اہل موسم پر آیتین پڑھین

بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ یہ بیزاری ہے خدا کی طرف سے وَرَسُوْلِهٖٓ اور اوسکے رسول کی جانب سے اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ طرف اون
لوگون کے کہ عہد و پیمان باندھا ہے تمنے جنکے ساتھ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مشرکون مین سے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عرب کے بعضے مشرکون کے ساتھ عہد باندھا تھا ہر ایک قوم سے ایک مدت معین تک بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے سوا اور اون سب نے عہد
توڑ ڈالا حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اوسکا مضمون بیزاری ہے مشرکون کی عہد شکنی کے سبب سے یعنی جس طرح اونھون نے خدا اور رسول سے
عہد شکنی کی رسول نے بھی حکم خدا سے اونپر عہد چھوڑ دیا اور حکم ہوا کہ اے سید المرسلین کہدے اونسے کہ فَسِيْحُوْا پس سیر کرو فِي الْاَرْضِ
زمین مین یعنی آؤ جاؤ مسلمانون کے تعرض سے بخوف ہو کر اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ چار مہینے بقر عید کے دن سے کہ یہ حکم پہونچنے کا روز ہے ربیع الآخر کی
دسوین تاریخ تک اور بعض کا قول یہ ہے کہ یہ آیت شوال کے شروع مہینے مین نازل ہوئی تو چار مہینے کی مدت آخر محرم تک ہے امام ثعلبی رحمہ اللہ
تعالی نے لکھا ہے کہ جن لوگون نے عہد شکنی کی تھی اونمین سے بعضون کی مدت چار مہینے سے بہت کم باقی تھی اور بعضون کی مدت زیادہ باقی تھی
جنکی مہلت کم تھی اونھین چار مہینے کی مہلت دی کہ اپنے کام مین کچھ فکر کرین اور جنکی مدت چار مہینے سے زیادہ باقی تھی اونکی مدت گھٹا کر چار مہینے
کر دی کہ اپنے کام مین تدبیر کر لین اور جنھون نے عہد شکنی نہین کی اونھین اونکی مدت گذرنے تک امان دی ہے اور عہد توڑنے والون کو کہا کہ وَّاعْلَمُوْٓا
اَنَّكُمْ اور جان لو تم بیشک تم غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ لا نہ وہ لوگ ہو کہ عاجز کرنے والے خدا کے ہو اپنے اوپر عذاب کرنے سے ہر چند کہ اوسنے تمھین
مہلت دی مگر تیر عذاب کرنے مین وہ عاجز نہین ہے وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی جان لو کہ اللہ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ رسوا کرنے والا
کافرون کا ہے دنیا مین قتل کرکے اور آخرت مین جلا کر وَاَذَانٌ اور اعلام ہے اور آگاہ کر دینا مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ خدا اور اوسکے
رسول سے اِلَى النَّاسِ طرف لوگون کے يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ بڑے حج کے دن یعنی بقر عید کے روز کہ اوس دن حج تمام ہوتا ہے اور طواف
قربانی بال منڈانا یا کترانا کنکریان پھینکنا بڑے افعال اوس دن ہوتے ہین یا اکبر اس وجہ سے کہ اہل کتاب کی عیدین اوس دن کے
موافق پڑی تھین یا اسوجہ سے کہ اوس دن مسلمانون کی عزت اور کافرون کی ذلت ظاہر ہوئی اور بہر حال اعلام کا مضمون ہے
اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْۗءٌ یہ کہ اللہ بیزار ہے مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ڏ مشرکون سے اور اونکے عہدون سے وَرَسُوْلُهٗ اور اوسکا

بِعَلامتِ مُذکورہ
اَعُوذُ بِاللہِ
مِنَ النَّار
وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰن
وَمِنْ غَضَبِ
الجَبَّارِ العِزَّۃُ
لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
کذا فی السجاوندی

رسول بھی بیزار ہی فَاِنْ تُبْتُمْ پھر اگر باز آؤ گے تم کفر اور بیوفائی سے فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ تو وہ باز آنا بہتر ہی واسطے تمھارے اوسپر قائم
رہنے سے وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ اور اگر پھروگے توبہ سے اور کفر نہ چھوڑوگے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ تو جان لو یہ کہ تم غَيْرُ مُعْجِزِي
اللّٰهِ نہین عاجز کرنے والے ہو خدا کو یعنی نہ اوس سے بھاگ سکتے ہو نہ اوس سے مقابلہ کرسکتے ہو وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور خوشخبری دے
بدلے ڈرا کافرون کو بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ساتھ عذاب دردناک کے کہ آخرت مین ہوگا اور جب عہد توڑنے والون کا حکم حق تعالی بیان
فرماچکا تو بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے باب مین فرماتا ہی کہ انھون نے حدیبیہ مین عہد کیا تھا اور عہد شکنی نہین کی تھی اِلَّا الَّذِيْنَ مگر وہ لوگ
کہ عٰهَدْتُّمْ عہد کیا تمنے اونکے ساتھ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون مین سے ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ پھر اونھون نے کم نہین کی
شَيْـًٔا کوئی چیز تمھارے عہدون مین سے یعنی اونھون نے تمھارے عہد نہین توڑے وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا اور نہ باہم مدد اور پشت پناہی کی
عَلَيْكُمْ تمھارے قتال پر اَحَدًا کسی کی تمھارے دشمنون مین سے فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ پس تمام کرو اونکی طرف عَهْدَهُمْ
عہد اونکا اِلٰى مُدَّتِهِمْ اوس مدت تک جو مقرر ہوچکی اور اون عہد شکنون کو فقط چار ہی مہینے کی مہلت دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ
يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ دوست رکھتا ہی متقیون کو اور تقوی مین عہد وفا کرنا اور اوسکی شرطین پوری کرنا بھی ہی شیخ ابو القاسم نصیرآبادی
قدس سرہ نے فرمایا کہ متقی کے چار نشان ہین حدون کی حفاظت کمائی خرچ کرنا عہد وفا کرنا جو کچھ موجود ہو اوسپر قناعت کرنا مثنوی
متقی را بود چہار نشان + حفظ احکام شرع اول آن + ثانیاً آنچہ دسترس باشد + بر فقیران و بیکسان باشد + عہد را باوفا کند پیوند +
ہرچہ باشد بدان شود خرسند + اور جب اون مشرکون کا حال حق تعالی بیان فرماچکا جنسے عہد تھا تو اب اون مشرکون کا حال بیان
فرماتا ہی جنسے عہد نہین ہی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ پھر جب گذر جاوین ماہ حرام یعنی ذی الحجہ کے بیس دن اور پورا محرم اور
ایک قول یہ ہی کہ یہ آیت معاہدون کی شان مین نازل ہوئی اور ماہ حرام چار ہین جو مذکور ہوچکے اور حُرُم تغلیب کے اعتبار سے فرمایا
اسواسطے کہ ذی الحجہ اور محرم اونمین داخل ہین یا یہ کہ ان چار مہینون مین عہد والے کافرون سے تعرض کرنا حرام تھا اور ایک
قول یہ ہی کہ یہ سورت نازل ہونے کے وقت سے ابتداے مدت لین حکم پہونچانے کے وقت سے نہین تو ماہ حرام یعنی ذوالقعدہ و ذوالحجہ
محرم گذرنے کے بعد مدت بھی گذر جائیگی اور بہر تقدیر جب یہ مہینے گذر جائین فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ تو قتل کرو مشرکون کو
جنسے تمنے عہد نہین کیا ہی یعنی جنھون نے تمھارا عہد توڑ ڈالا حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ جہان پاؤ حرم کے اندر یا باہر وَخُذُوْهُمْ
اور پکڑو اونھین قیدی وَاحْصُرُوْهُمْ اور باز رکھو اونھین مسجد حرام کے طواف سے وَاقْعُدُوْا لَهُمْ اور بیٹھو واسطے اونکے
كُلَّ مَرْصَدٍ ہر راہ پر یعنی اونکے واسطے راہین بند کردو تاکہ وہ شہر اور بستیون مین نہ پھیلین فَاِنْ تَابُوْا پھر اگر پھرین
شرک سے ایمان کی طرف وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھین نماز وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ اپنے مالون کی اور
ان دونون کامون سے اونکی تصدیق کی دلیل ظاہر ہوجائے فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ تو خالی کردو اونکی راہ یعنی اونسے ہاتھ
کھینچو اور اونھین راہ دیدو کہ جہان چاہین چلے جائین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی اونکے گذرے ہوئے گناہ
رَّحِيْمٌ مہربان ہی اونھین ثواب بے حساب دینے مین وَاِنْ اَحَدٌ اور اگر کوئی مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون مین سے جنسے تعرض

کرنا چاہیے ماہ حرام گذرنے کے بعد اسْتَجَارَكَ پناہ چاہے تجھ سے فَأَجِرْهُ تو بخوف کردے اور پناہ دے حَتّٰى يَسْمَعَ یہانتک
کہ وہ سنے كَلَامَ اللّٰهِ کلام الٰہی کہ قرآن ہے ثُمَّ أَبْلِغْهُ پھر اگر ایمان نہ لائے تو پہونچا دے اوسے مَأْمَنَهٗ اوسکے گھر کہ وہ اوسکے
امن کی جگہ ہے اور پھر اوسکے ساتھ مقاتلہ کر ذٰلِكَ یہ امان دینا بِأَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ یہ لوگ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ گروہ ہین
نہین جانتے ہین خدا کو اور اوسکے کلام کو اونھون نے نہین سنا ہے تو اونھین امان دینا چاہیے کہ کلام الٰہی سنکر اوسمین غور و فکر کرین
كَيْفَ يَكُونُ کیونکر ہو یہ استفہام انکار اور استبعاد کے معنی مین ہے یعنی نہین ہے اور کیونکر ہو سکتا ہے لِلْمُشْرِكِينَ واسطے مشرکون کے
عَهْدٌ کوئی عہد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَعِنْدَ رَسُولِهٖ اور اوسکے رسول کے نزدیک اسلام ظاہر ہونے اور حق و باطل مین
امتیاز ہو جانے کے بعد إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مگر وہ لوگ جنسے عہد کیا تمنے یعنی بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے اونکے ساتھ عہد کیا تھا عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قریب مسجد حرام کے یعنی حدیبیہ مین جو مکہ معظمہ کے قریب ہے
فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ پس جبتک استقامت کرین اپنے عہد پر تمھارے واسطے فَاسْتَقِيمُوا تو تم بھی مستقیم رہو اپنے
عہد پر لَهُمْ واسطے اونکے إِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو جو اپنے عہد و پیمان پر قائم
رہتے ہین كَيْفَ کیونکر ہو مشرکون کے عہد پر وَإِنْ يَظْهَرُوا اور حال یہ ہے کہ اگر وہ فتح پائین عَلَيْكُمْ تم پر تو لَا يَرْقُبُوا
فِيكُمْ نہ لحاظ رکھین تمھارے باب مین إِلًّا وَّلَا ذِمَّةً حق قرابت کو نہ وفاے عہد کو يُرْضُونَكُمْ راضی کرتے ہین
تمھین بِأَفْوَاهِهِمْ ساتھ اپنی زبانون کے یعنی ایمان اور طاعت کا وعدہ کرتے ہین یا میٹھی میٹھی باتین کرتے ہین وَتَأْبٰى
اور انکار کرتے ہین قُلُوبُهُمْ دل اونکے اوس بات سے وہ زبان سے کہتے ہین یعنی دل اونکا زبان سے یکسان نہین بیت دل در خیال
عذر و زبان در ادای شکر + ای من غلام آنکہ دلش با زبان یکیست + وَأَكْثَرُهُمْ اور بہتیرے اونمین سے فَاسِقُونَ فاسق ہین یعنی
دائرہ فرمان سے باہر ہین یا ایمان قبول کرنے سے منکر ہین اور تھوڑے اونمین سے بدنامی کے ڈر کے مارے عہد شکنی سے احتراز کرتے ہین
اشْتَرَوْا بدلا اور اختیار کیا اونھون نے بِآيَاتِ اللّٰهِ ساتھ قرآن کے ثَمَنًا قَلِيلًا ایسی چیز کو جو تھوڑی قیمت رکھتی ہے متاع دنیا مین سے
ابو سفیان نے بعضے مشرکون کو مال دنیا کی طمع دیکر مسلمانون کے ساتھ قتال کرنے کے واسطے جمع کیا تھا وہ لوگ قرآن کی تکذیب کے طمع مین
گرفتار ہو کر مسلمانون کو قتل کرنے کے درپے ہوے فَصَدُّوا پس انکار کیا اونھون نے عَنْ سَبِيلِهٖ طاعت خدا سے یا باز رکھا اونھون نے
لوگون کو خانہ خدا کے حج کی راہ سے إِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ برا کام ہے جو کرتے ہین ایک قول یہ ہے کہ اس قوم سے یہود
مراد ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عہد اونھون نے توڑ ڈالا اور توریت کی آیتین تھوڑی قیمت پر بیچکر دین اسلام کی متابعت سے لوگون کو
منع کرتے تھے لَا يَرْقُبُونَ لحاظ نہین رکھتے یہود یا عہد شکن لوگ فِي مُؤْمِنٍ کسی مومن کے باب مین إِلًّا وَّلَا ذِمَّةً قرابت یا قسم
اور نہ عہد کو وَأُولٰئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُعْتَدُونَ وہی لوگ ہین حد سے گذرنے والے شرارت اور زیادتی مین
فَإِنْ تَابُوا پس اگر پھرین کفر سے وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھین نماز وَآتَوُا الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ فَإِخْوَانُكُمْ تو وہ بھائی ہین
تمھارے فِي الدِّينِ دین اسلام مین اونھین بھی وہی ہے جو تمھین تھا اور اونپر بھی وہی ہے جو تم پر ہوگا وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ اور

بیان کرتے ہین ہم آیتین لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جو سمجھتے ہین اور اونمین غور و فکر کرتے ہین وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اور اگر توڑ ڈالین مشرک اَیْمَانَهُمْ قسمین اور عہد اپنے مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ پیچھے اس سے کہ عہد کرین تھے وَطَعَنُوْا اور طعن کرین فِیْ دِیْنِكُمْ دین مین تمھارے اور احکام اسلام مین عیب جوئی کرین فَقَاتِلُوْٓا تو قتل کرو اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ لا کفر کے پیشواؤن اور مشرکون کے سردارون کو اِنَّهُمْ لَآ اَیْمَانَ لَهُمْ در تحقیق کہ نہین ہی عہد و پیمان واسطے اونکے حقیقت مین اسواسطے کہ اگر اونکا عہد و پیمان درست ہوتا تو توٹتا نہین پس مقاتلہ کرو اونکے ساتھ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ ۝ شاید کہ وہ باز رہین شرک سے یا دین پر طعن کرنے سے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ کیا نہین قتال کرتے ہو تم قَوْمًا نَّكَثُوْٓا ساتھ گروہ کے جنھون نے توڑ ڈالے اَیْمَانَهُمْ عہد و پیمان اپنے جو تمھارے ساتھ کیے تھے حدیبیہ مین اور قریش اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو عہد و پیمان ہوے تھے اونمین سے ایک عہد یہ تھا کہ ایک دوسرے سے جو لوگ قسم کیے ہوے ہین اونھین نہ ستائین اور اونکے قتال مین ایک دوسرے کی مدد نہ کرین قریش نے بنی بکر کو جو اونسے قسم کھائے ہوے تھے ہتھیار اور آدمیون سے مدد دی یہانتک کہ بنی خزاعہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قسم کیے ہوے تھے اونکے ساتھ وہ لڑے یا عہد توڑنے والون سے یہود اور بنی قریظہ مراد ہین کہ احزاب کے دن ابوسفیان کی اور اوسکے گروہ کی انھون نے مددگاری کی وَهَمُّوْا اور قصد کیا مشرکون نے بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ ساتھ باہر کردینے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ معظمہ سے اور دار الندوہ مین جاکر باہم مشورہ کیا چنانچہ یہ حال اوپر مذکور ہوچکا ہی اور لباب مین لکھا ہی کہ قریش نے حدیبیہ مین یہ قصد کیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمرہ ادا کرنے کے واسطے مکہ کی راہ دیدین اور اوسکے ارکان تمام کرنے کے پہلے سُبکی کے واسطے مکہ سے اونھین باہر کردین اور دوسرے قول کے موافق کہ یہود مراد ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے باہر کردینے کا ارادہ کیا وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ حال یہ ہی کہ اونھون نے ابتدا کی عہد توڑنے مین اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ پہلی بار اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ کیا تم ڈرتے ہو اونکے محاربہ اور لڑائی سے فَاللّٰهُ اَحَقُّ پس اللہ بہت سزاوار ہی اَنْ تَخْشَوْهُ ساتھ اسکے کہ ڈرو تم اوسکے عذاب سے قتال کفار ترک کرنے مین تو لڑائی مین مشغول ہو اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اگر ہو تم یقین رکھنے والے کہ جس کام کا حکم ہی اوسکے ترک مین عذاب الٰہی ہوگا قَاتِلُوْهُمْ لڑو مشرکون سے یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ تاکہ عذاب کرے خدا اونھین بِاَیْدِیْكُمْ تمھارے ہاتھون سے یعنی تمھاری تلوارون سے وہ مقتول ہون وَیُخْزِهِمْ اور رسوا کرے اونھین قہر اور مغلوب ہونے کی وجہ سے وَیَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ اور نصرت دے تمھین اونپر وَیَشْفِ اور شفا بخشے صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ خلا سینون کو اوس گروہ کے جو ایمان والے ہین یعنی بنو خزاعہ کو یا یمن کی ایک جماعت کو کہ یہ لوگ مکہ مین آکر اسلام لائے تھے اور مشرکون سے انھون نے بڑی ایذا پائی تھی اور جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی تو آپنے فرمایا کہ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ الْفَرَجَ قَرِیْبٌ وَیُذْهِبْ اور لیجائے خدا کافرون پر تمھاری فتح کے غَیْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ رنج اون لوگون کے دلون کا جو کافرون کی ایذا رسانی کے سبب رنجیدہ ہین وَیَتُوْبُ اللّٰهُ اور توبہ عطا کرتا ہی اللہ اور پھر آتا ہی اپنے فضل کے ساتھ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ؕ اوپر جسکے کہ چاہتا ہی حق سبحانہ تعالیٰ نے اِس آیت مین بعضے کافرون کے توبہ کرنے کی خبر دی اور یہ بات ظہور مین بھی آئی چنانچہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابوجہل اور سہیل بن عمرو وغیرہ ایمان لائے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بعض کی توبہ حَكِیْمٌ ۝ حکم کرنے والا ہی توبہ قبول ہونے کا

اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم اے مسلما تو جو کافرون کے ساتھ لڑائی سے کراہت رکھتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ حکایت منافقون کے
ساتھ ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ کیا گمان کرتے ہو تم اَنْ تُتْرَكُوْا یہ کہ تم چھوڑ دیے جاؤ گے اسی طرح پر جیسے ہو وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ اور
نہین دیکھتا ہی اسد اَلَّذِیْنَ جٰهَدُوْا اون لوگون کو جو جہاد کرتے ہین مِنْكُمْ تم مین سے اوسکی راہ مین وَلَمْ یَتَّخِذُوْا
اور نہین اختیار کریتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے وَلَا رَسُوْلِهٖ اور سوا اوسکے رسول کے وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ اور سوا
مومنون کے وَلِیْجَةً دوست دلی کہ اوس سے بھید کی باتین ظاہر کرین یعنی ایمان کا فقط دعوی کرنے سے تم چھوٹ نہ جاؤ گے خدا نے ع ۱۰
نہ تمسے جہاد دیکھا نہ مشرکون کے ساتھ دوستی نہ رکھنا وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ اور اسد جاننے والا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ع وہ چیز جو تم کرتے ہو
اور کامون مین جو تمھاری غرض ہوتی ہی وہ اوسے معلوم ہی لکھا ہی کہ عباس رضی اسد عنہ جب قید ہوے تو مسلمانون نے اونھین
شرک اور قرابتداری چھوڑنے کی ملامت کی تو عباس رضی اسد عنہ بولے کہ تم لوگ ہماری برائیان کہتے ہو اور ہماری بھلائیون کا کچھ
ذکر ہی نہین کرتے حضرت علی کرم اسد وجہہ بولے کہ تم مین کیا بات ہی جسے ہم بھلائیون مین شمار کرسکین وہ بولے کہ ہم مسجد حرام کی آبادی مین
مستعد اور قائم رہتے ہین اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرتے ہین اور حاجیون کو زمزم پلاتے ہین اور قیدیون کو رہا کرتے ہین تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ مَا كَانَ نہین لائق ہی اور درست نہین لِلْمُشْرِكِیْنَ واسطے مشرکون کے اَنْ یَّعْمُرُوْا یہ کہ آباد کرین مَسٰجِدَ اللّٰهِ
مسجدین اسد کی اور بعضون نے کہا کہ مسجد حرام کو لفظ جمع کے ساتھ ذکر کیا اسواسطے کہ وہ سب مسجدون کی قبلہ ہی پس گویا اوسے آباد کرنے والا
سب مسجدین آباد کرنے والا ہوگا اور مشرکون کو مسجد آباد کرنا درست نہین شٰهِدِیْنَ اوس حال مین کہ وہ گواہ ہون عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ
اپنی ذاتون پر بِالْكُفْرِ ساتھ کفر کے کہ وہ بتون کو سجدہ کرنا یا حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب ہی یعنی دو مخالف کام
اکٹھا کرنا چاہیے کہ خانہ خدا کی آبادی اور غیر خدا کی پرستش اُولٰٓئِكَ وہ گروہ مشرکون کا حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ تباہ اور باطل
ہوگئے ہین شرک کے سبب سے عمل اونکے جنپر فخر کرتے ہین کہ ہم مسجد آباد رکھتے ہین اور زمزم پلاتے ہین وَفِی النَّارِ اور آتش دوزخ مین
هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وہ ہمیشہ رہنے والے ہین کفر کے سبب سے اِنَّمَا یَعْمُرُ سوا اسکے نہین کہ آباد کرتا ہی مَسٰجِدَ اللّٰهِ ساجد الٰہی کو مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وہی شخص جو ایمان لایا ہو ساتھ اسد کے اور اسد کے ساتھ ایمان کامل اور پورا نہین ہی مگر اوسکے رسول کے ساتھ ایمان لا کر وَ
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی ہو نماز وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور دی ہو زکوۃ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ اور
نہ ڈرا ہو امور دین مین مگر اللہ سے فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ چاہیے اَنْ یَّكُوْنُوْا یہ کہ ہون مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝ راہ پانے والون
مین سے نجات کی راہ صیغہ توقع کے ساتھ یہ کلمہ لانا مشرکون کی طمع قطع ہونے کی جہت سے ہی یعنی جن لوگون مین کمالات علمیہ اور کمالات عملیہ جمع ہین اونکا راہ پانا
دائرہ لعل اور عسی مین ہو تو جو لوگ ہر طرح سے ناقص ہین ظاہر ہی کہ اونکا کیا حال ہوگا بیت جائیکہ شیر مردان در معرض عتاب اند+ روباہ
بیسرتان را آنجا چہ تاب باشد+ اور اپنے اعمال پر مغرور ہونے اور اونپر بھروسا کرنے سے مومنون کو اس آیت مین ممانعت ہی اسواسطے
کہ جو شخص اپنے عمل پر مغرور ہی فیض ازل سے دور ہی بیت مباش غرۂ بعلم و عمل کہ شد ابلیس+ بدین سبب در بارگاہ عزت دور+
لکھا ہی کہ زمانہ جاہلیت مین بعضے اہل حرم حاجیون کو شراب یا ستو اور شہد دیتے تھے اور حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین منصب

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق تھا اور مسجد حرام کی عمارت شیبہ بن طلحہ حجبی کے اختیار مین تھی ایکدن یہ دونون حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کے ساتھ فخر کرنے لگے عباس رضی اللہ عنہ نے کھلانے پلانے کے سبب سے اور شیبہ رضی اللہ عنہ نے عمارت مسجد کی وجہ سے فخر کیا اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ تلوار اور اسلام کے سبب فخر کرتے تھے حق تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کو یہ آیت نازل فرمائی
کہ اَجَعَلْتُمْ کیا رکھتے ہو تم سِقَايَةَ الْحَآجِّ حاجیون کے پانی پلانے والے کو وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مسجد حرام کی عمارت
والے کو كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ مثل اوس شخص کے جو ایمان لایا ہو ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے وَجَاهَدَ اور جہاد کیا ہو
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا مین لَا يَسْتَوٗنَ برابر نہین ہین یہ لوگ عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع راہ نہین دکھاتا ہے منزل مقصود کی مشرکون کے گروہ کو جو ظلم کے سبب سے اپنے اوپر ظلم کرتے ہین اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وقف لازم
جو لوگ ایمان لائے خدا اور اوس چیز کا جو خدا کے پاس سے نازل ہوئی وَهَاجَرُوْا اور ہجرت کی اپنے گھرون سے وَجَاهَدُوْا اور جہاد کیا
مشرکون پر فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا مین بِاَمْوَالِهِمْ اپنے مال مجاہدون پر خرچ کرنے کے ساتھ اور اونکے واسطے لڑائی کا اسباب
مہیا کرکے وَاَنْفُسِهِمْ اور معرکہ جنگ مین اپنی جانون پر کھیل کے اَعْظَمُ دَرَجَةً بہت بڑے ہین درجہ کی رو سے یعنی اونکا مرتبہ بہت
بلند ہے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے اون لوگون سے جو حاجیون کو پانی پلائین اور مسجد حرام کی آبادی کرین اور یہ صفتین یعنی ایمان ہجرت
وغیرہ اونمین نہین وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ جنمین یہ کمالات سب پائے جاتے ہین هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ ع وہ ہین دو جہان کی مراد
پانے والے يُبَشِّرُهُمْ خوشخبری دیتا ہے اونہین رَبُّهُمْ رب اونکا بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ ساتھ رحمت کے جو پہونچنے والی ہے سبکی طرف سے
اونہین وَرِضْوَانٍ اور اونکی خوشنودی کامل کے وَّجَنّٰتٍ اور ساتھ جنتون کے کہ لَهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ واسطے اونکے
ہوگی اون جنتون مین نعمت ہمیشہ کہ کبھی منقطع نہو اور جس جسکی خوشخبری دی ہے اوسے نکرہ لانے مین اشارہ ہے اس طرف کہ اوسکی توصیف مین زبان
تعریف کافی اور وافی نہین ہے خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ حال ہے کہ یہ گروہ ہمیشہ رہنے والے ہین جنتون مین اَبَدًا ہمیشہ یہ خلود کی تاکید ہے تاکہ
خلود سے بہت رہنا خیال نکرین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا عِنْدَهٗٓ پاس ہے اوسکے اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اجر بڑا کہ دنیا کی نعمت اوسکے
سامنے حقیر ہوگی اور جنت مین جو نعمت اور رحمت اور رضامندی ہوگی اوس سے بہتر کونسی نعمت ہوگی کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ رحمت
گنہگارون کے واسطے ہے اور رضوان یعنی رضامندی مطیعون کے لیے اور جنت سب مسلمانون کے واسطے رحمت کو خدا نے اسواسطے پہلے
ذکر فرمایا کہ گنہگار اپنے دل مین مایوس اور ناامید نہون اسواسطے کہ گناہ کتنا ہی بڑا ہو رحمت اوس سے بڑھکر ہے قطعہ گنہ ما فزون ز شمار
عفوت افزون تر از گناہ ہمہ + قطرۂ ابر رحمت تو بس ست + شستن نامۂ سیاہ ہمہ + لکھا ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کی
اجازت ہوئی تو بعضے صحابہ بڑی خوشی سے مدینہ کی طرف جلد ہی چلے اور خانمان چھوڑ دینے کو زن و فرزند کی محبت اعزا اقربا کی
مصاحبت پر ترجیح دیتے تھے اور دوسرے گروہ کو اونکے ماں باپ عزیز قریب عیال اطفال نے قسم دیکر رو پیٹ کر اپنی
جگہ اور گھر مین آرام سے رکھنا چاہا اور اونھین اتنون کی جنسیت اور زن و فرزند کی محبت ہجرت سے مانع ہوتی تھی تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوْٓا نہ پکڑو اٰبَآءَكُمْ اپنے باپون کو

وَاِخْوَانَكُمْ اور اپنے بھائیون کو اَوْلِيَآءَ دوست یعنی ان لوگون سے محبت نہ اختیار کرو اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ اگر پسند کرین وہ کفر کو عَلَى الْاِيْمَانِ ایمان پر اور تمھین ہجرت سے باز رکھین وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ اور جو کوئی دوست رکھے اونھین تم مین سے یعنی اونکا یہ کام پسند کرے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ دوست رکھنے والا هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہ لوگ ظالم ہین کہ بے محل دوستی کرتے ہین اسواسطے کہ دوستی مسلمانون سے کرنا چاہیے مشرکون سے نہین جب یہ آیت نازل ہوئی تو جو لوگ ہجرت سے موتھ پھیرے ہوئے تھے وہ بولے کہ ابتو ہم اپنے کنبے قبیلے مین ہین اور تجارت کے معاملات مین مشغول ہو کر گذران کرتے ہین اگر ہجرت کا قصد ہم کرین تو ضرور ہان باپ جورو لڑکے چھوڑنا چاہیے اور تجارت بھی ہاتھ سے جاتی ہی اور ہم بے مادر و پدر بے عزیز و اقارب بے عیال و اطفال بے تجارت بے مال رہ جائینگے تو یہ دوسری آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت چھوڑ بیٹھنے والون کو اِنْ كَانَ اگر ہین اٰبَآؤُكُمْ باپ تمھارے وَاَبْنَآؤُكُمْ اور بیٹے تمھارے وَاِخْوَانُكُمْ اور بھائی تمھارے وَاَزْوَاجُكُمْ اور جوروین تمھاری وَعَشِيْرَتُكُمْ اور قرابتدار تمھارے وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا اور مال جو کمائے ہین تمنے وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ اور تجارت کہ ڈرتے ہو كَسَادَهَا بند ہو جانا اوسکا وَمَسٰكِنُ اور گھر کہ پاکیزگی کے سبب تَرْضَوْنَهَآ پسند کرتے اونھین اَحَبَّ اِلَيْكُمْ بہت دوست ہین تمھین یعنی اگر یہ چیزین جو مذکور ہوئین تمھین طبعی محبت سے نہین بلکہ اختیاری محبت کے سبب زیادہ دوست رکھتے ہو مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا سے اور اوسکے رسول سے وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ اور جہاد کرنے سے اوسکی راہ مین فَتَرَبَّصُوْا تو انتظار کرو اور امید رکھو حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ یہانتک کہ لائے اللہ بِاَمْرِهٖ عذاب اپنا جلدی اور دیر کو وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور اللہ ہدایت کی توفیق نہین دیتا الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ فاسقون کے گروہ کو اس آیت مین بڑی تہدید ہی اور اکثر مفسرین کا قول اسطرف رجوع کرتا ہی کہ اس آیت سے ناامیدی کی بو آسکتی ہی اسواسطے کہ اکثر لوگ اپنے دین کو مال جورو قرابتی اور گھر سے زیادہ دوست نہین رکھتے اور دنیا کی لذتین دین پر اختیار کرتے ہین اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ مگر جسے خدا چاہے ای عزیز مرد ہونا چاہیے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرح ان چیزون سے موتھ پھیرے فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ مال مہمانون پر خرچ کر ڈالے اولاد کو قربان کرنے کا ارادہ کرے اپنی ذات کو جلتی ہوئی آگ پر فدا کر دے تاکہ محبت اور دوستی کے دعوی مین سچا ہو جاے رباعی آنکس کہ ترا شناخت جان راچہ کند + فرزند و عیال و خان و مان راچہ کند + دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی + دیوانہ تو ہر دو جہان راچہ کند + حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ سے منقول ہی کہ احمد بن یحیی دمشقی قدس سرہ ایکدن اپنے مان باپ کے سامنے بیٹھے ہوے قرآن شریف سے حضرت اسمعیل ع کے قربان ہونے کا قصہ پڑھتے تھے اونکے مان باپ بولے کہ ای احمد ہمارے سامنے سے اوٹھ جا کہ ہمنے تجھے خدا کے کام مین فدا کیا احمد اوٹھ کھڑے ہوے اور بولے کہ الٰہی اب سوا تیرے اور کوئی میرا نہین اور کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوے اور بعد اسکے کہ چوبیس حج کر چکے اپنے مان باپ کی زیارت کا قصد کیا جب دمشق مین پہونچے اور اپنے گھر کے دروازہ پر آکے زنجیر ہلائی مان بولی کہ کون شخص ہی دروازہ پر احمد بولے کہ مین ہون احمد تیرا بیٹا اوسکی مان نے جواب دیا کہ آگے میرا ایک بیٹا تھا اوسے مین خدا کے کام مین فدا کر چکی اب احمد محمود کو مجھسے کیا کام رباعی ما ہر چہ داشتیم فدای تو

کردہ ایم ٭ جان را اسیر بند ہوا ہے تو کردہ ایم ٭ ما کردہ ایم ترک خود و ہر دو کون نیز ٭ تنہا اگر دو ایم برائے تو کردہ ایم ٭ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ تحقیق کہ مدد دی تمھیں اے مومنو اسد نے فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ بہت مقاموں مین یعنی لڑائی کے موقعوں اور قتال کے معرکوں مین جیسے جنگ بدر کے دن اور بنی نضیر کی لڑائی مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور احزاب کے دن اور صلح حدیبیہ کے دن اور جنگ خیبر مین اور جس دن کہ معظمہ فتح ہوا اور سوا اسکے وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ اور حنین کے روز اور حنین ایک میدان ہے مکہ اور طائف کے مابین کہ حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم اوس مقام پر ہوازن اور ثقیف کے لشکر سے لڑے ہین اور یہ حال یون ہے کہ مکہ معظمہ فتح ہو چکنے کے بعد ان دونون قبیلون نے متفق ہو کر مسلمانون کے قتل کا قصد کیا یہ خبر حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ بارہ ہزار آدمیون سے اودھر متوجہ ہوئے اور دو ہزار آدمی تھے ایک صحابی بولے لَنْ نُغْلَبَ الْیَوْمَ مِنْ قِلَّةٍ یعنی ہم آج مغلوب نہ ہونگے قلت لشکر کفار کے سبب سے اپنے لشکر کی زیادتی اور کثرت پر مستند کیا یہ بات حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے سنی اور ناپسند کی اور اس کلمہ کے سبب سے لشکر اسلام کو پہلے شکست ہوئی حق تعالی یہ قصہ مسلمانون کو یاد دلاتا ہے کہ دونون لشکر ان کی دن تمھین مدد دی اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ جب خوشی مین لائی تمھین كَثْرَتُكُمْ زیادتی تمھارے لشکر کی فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ پس نفع نہ کیا تمھارے تمھاری کثرت نے شَیْـًٔا کچھ حملہ دشمن مین سے وَّضَاقَتْ اور تنگ ہو گئی عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ تم پر زمین اس میدان کی بِمَا رَحُبَتْ ساتھ فراخی اور کشادگی کے جو وہ زمین رکھتی تھی ثُمَّ وَلَّیْتُمْ پھر پھیری تم نے پیٹھ دشمن کی طرف اور پھرے تم لڑائی سے مُّدْبِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ حال یہ ہے کہ تم شکست کھائے ہوئے تھے کہ تمام لشکر پسپا ہو گیا اور فقط بارہ آدمی حضرت سلطان الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے ساتھ رہ گئے حضرت علی اور عباس اور ابو سفیان بن الحارث اور عبد اسد بن مسعود رضی اسد تعالی عنہم اجمعین اور حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم اوس روز خچر پر سوار تھے جب دشمنون کو ہزیمت ہوئی تو سب دشمن حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے آپ خچر کو تیز کرتے اور دشمن کی طرف رخ کیے ہوئے حملہ کرتے اور فرماتے تھے کہ اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اور عباس اور ابو سفیان رضی اسد عنہما خچر کی رکاب اور لگام پکڑے تھے اور نہ چھوڑتے تھے کہ حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم دشمنون مین گھس جائین اور اس صورت سے حضرت سید عالم صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کی کمال شجاعت پر دلیل پکڑ سکتے ہین کہ ایسے دن مین خچر پر سوار ہوئے جو معرکہ جنگ مین کچھ کرّ و فرّ نہین رکھتا اور بے فوج و لشکر بے یار و مددگار کافرون سے لڑنے کو مستعد ہو کر اپنا نسب بطور رجز بیان فرماتے تھے غرض کہ جب عباس رضی اسد عنہ نے حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کو نہ چھوڑا کہ آپ تنہا کفار کے لشکر مین جا کر لڑین تو حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اصحاب کو پکارو چونکہ عباس رضی اسد عنہ مرد بلند آواز تھے ندا کی یَا عِبَادَ اللّٰهِ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا اَصْحَابَ الشَّجَرَةِ یَا اَصْحَابَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عباس رضی اسد عنہ کی آواز پر مسلمان پھرے اور ایک گروہ کہ سو آدمی بھی نہ تھے حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم سے آملے اور برابر کافرون کے حملے اوٹھانے لگے اور حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ اور موسی علیہ السلام نے جو دعا دریا پھٹنے کے دن پڑھی تھی حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کو وہ دعا پڑھنے کا الہام ہوا وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَیْكَ الْمُشْتَكٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اور خچر پر سے اوتر پڑے یا اوسی طرح سوار ایک مٹھی بھر خاک اور سنگریزے زمین سے اوٹھا لیے یا اصحاب سے مانگے اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اور کافرون کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ اُنْهَزِمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ خدا کی قدرت سے کوئی ایسا نہ تھا

خراب ہوے منہ ۱۲

اوسکی آنکھ اور مونھ مین خاک اور سنگریزے بھر نہ گئے ہون اور دشمنون کو شکست ہو گئی اور مومنون کے دل کو تسکین ہوئی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ
ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ پھر نازل کی اللہ نے سَكِيْنَتَهٗ رحمت اپنی کہ دلون کے آرام اور تسکین کی سبب ہو عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر
کہ اونھون نے تنہا لڑنے کا داعیہ باندھا اور دشمنون کی کثرت سے اندیشہ نہ کیا وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون پر کہ عباس رضی اللہ
تعالی عنہ کے پکارنے سے پھر آئے وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا اور بھیجے لشکر اپنی آنکھ سے لَّمْ تَرَوْهَا نہین دیکھا تمنے اون
لشکرون کو مگر کافر دیکھتے تھے اور وہ فرشتے تھے سفید کپڑے پہنے سرخ عمامہ باندھے عمامون کے سرے دونون شانون کے بیچ مین لٹکائے ہوے
ابلق گھوڑون پر سوار اور وہ پانچ یا آٹھ یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور عذاب کیا اللہ نے اون لوگون کو جو کافر تھے
اسطرح پر کہ اونمین سے اکثر قتل ہوے اور اونکے اہل و عیال مین سے چھ ہزار کو لونڈی غلام بنایا اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی
اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریان لوٹ مین ہاتھ آئین وَذٰلِكَ اور یہ جو ہوا جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ جزا ہی کافرون کی ثُمَّ يَتُوْبُ
اللّٰهُ پھر توبہ دیگا اللہ اور فضل کریگا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ پیچھے سے اس لڑائی کے ساتھ توفیق اسلام کے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جسپر کہ
چاہیگا اونمین سے یعنی جنگ حنین کے بھاگے ہوؤن مین سے اور یہ اسطرح پر ہوا کہ بعضے ہوازن اور ثقیف جنگ حنین کے بعد حضرت
سید الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنے والون کے
گناہ رَّحِيْمٌ مہربان ہی کہ توبہ کے بعد مواخذہ نہ کریگا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ای گروہ ایمان والون کے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ
سوا اسکے نہین کہ مشرک لوگ نَجَسٌ ناپاک ہین خبث باطنی اور عقیدہ کی ناپاکی کے سبب سے یا اسوجہ سے کہ نجاستون سے پرہیز نہین کرتے
یا جنابت سے غسل نہین کرتے اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہی کہ مشرک لوگ نجس العین ہین کتون کی طرح فَلَا يَقْرَبُوا پس چاہیے کہ قریب
نہون الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مسجد حرام کے جو بیت الحرام کو گھیرے ہوے ہی بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا بعد اس سال کے کہ سن برات ہی
اور وہ ہجرت سے نوان برس تھا یا حجۃ الوداع کا سال کہ دسوان سن تھا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی اس آیت سے مراد کافرون کو
حج اور عمرہ سے منع کرنا ہی مسجد حرام سے اور مسجدون کے اندر آنیکی ممانعت مقصود نہین ہی اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی سب مسجدون مین
مشرکون کے داخل ہونے کو منع کرتے ہین مسجد حرام پر قیاس کر کے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی فقط مسجد حرام ہی مین داخل ہونے کو منع کرتے ہین
وَاِنْ خِفْتُمْ اور اگر ڈرتے ہو تم ای اہل مکہ عَيْلَةً فقیری کو اونھین منع کرنے کے سبب سے مراد یہ ہی کہ کافرون کا ایک گروہ موسم حج مین
خرید و فروخت کے واسطے کھانے پہننے کی چیزین لاتا تھا حق تعالی فرماتا ہی کہ حرم مین داخل ہونے سے منع کرو اور اگر اس بات سے ڈرتے ہو کہ اونکی
تجارت بند ہونے سے تم تنگدست اور فقیر ہو جاؤگے فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ تو قریب ہی کہ غنی کردیگا تمھین اللہ مِنْ فَضْلِهٖۤ اپنے
فضل و رحمت سے اِنْ شَآءَ اگر چاہے اور یہ وعدہ اوسنے وفا فرمایا اس طرح کہ تبالہ اور جرش جو دو شہر تھے ملک یمن مین وہان کے لوگ مسلمان
ہو گئے اور ہر سال جو کچھ کھانے کی چیزین چاہیے ہو مکہ مین لیجانے یا یہ کہ قسم قسم کے لوگون کو جا بجا کی زمینون سے حرم کی طرف متوجہ کردیا کہ وہ
انواع و اقسام کا مال تجارت وہان لیجاتے ہین اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی اپنے بندون کا حال حَكِيْمٌ حکمت
کرنے والا ہی اونکی امیدین بر لانے مین اگر ایک دروازہ بند کرتا ہی تو دوسرا دروازہ کھول دیتا ہی قطعہ گمان مدار اگر ضائعم تو بگذاری

کہ صانعم بگذارد مسبب الاسباب + بر روے من در احسان اگر تو بربندی + درِ دیگر بگشاید مفتح الابواب + بت پرستون کی لڑائی بیان فرما کر
حق تعالی اہل کتاب سے محاربہ کرنے کا حکم فرماتا ہی کہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ قتل کرو ای مومنو اور لڑو اون لوگون سے
جو ایمان نہین رکھتے خدا کا یعنی یہود کہ دو خدا کے قائل ہین اور نصارا جو تین خدا ہونے کا اعتقاد رکھتے ہین وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور نہ ایمان رکھتے ہین ساتھ روز قیامت کے یہود تو کہتے ہین کہ بہشت مین کھانا پینا نہوگا اور نصارا معاد روحانی کا اثبات کرتے ہین
تو روز قیامت کا ایمان جیسا چاہیے یہود و نصارا کو ویسا نہین وَلَا يُحَرِّمُوْنَ اور حرام نہ جانتے نہ برتتے ہین مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
اوس چیز کو جو حرام کر دی ہی اللہ نے جیسے شراب اور سور وَرَسُوْلُهٗ اور نہ اوسے جو حرام کر دی اوسکے رسول نے یعنی جس چیز کی حرمت
کتاب و سنت سے ثابت ہوئی اوسے حرام نہین جانتے ہین وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ اور نہین قبول کرتے ہین دین حق کو
کہ وہ اسلام ہی مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون مین سے جو دیے گئے ہین کتاب یعنی جنھین ہمنے توریت اور انجیل عطا
کی ہی یہ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ کا بیان ہی حق تعالی حکم فرماتا ہی کہ اہل کتاب سے مقاتلہ کرو حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ یہانتک کہ
دین وہ جزیہ یعنی اونمین سے جس کسی کی نسبت جو خراج مقرر ہو جائے وہ دیا کرین عَنْ يَّدٍ اپنے ہاتھ سے وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ ع ۵
اور حال یہ ہی کہ وہ ذلیل ہونگے یعنی جزیہ اپنے ہاتھ سے لائین اور بیٹھین نہ جبتک جزیہ سپرد نہ کر دین یا مسلمان اونسے نہ لین اور اونکی گردن کو
سیلی سے ٹھوکین آیت کا مفہوم چاہتا ہی کہ جزیہ اہل کتاب کے ساتھ مخصوص ہی اور مجوس کو کہ آتش پرست ہین چونکہ اونپر کتاب کا شبہہ ہی تو وہ بھی
اہل کتاب کے ساتھ ملائے گئے ہین اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ اہل کتاب کے سوا اور کسی سے جزیہ نہ لین اور امام اعظم رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہین کہ سب مشرکون سے جزیہ لینا چاہیے عرب کے مشرکون کے سوا اسواسطے کہ اونکا حکم یا تلوار ہی یا اسلام اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہین کہ سب کافرون سے جزیہ لینا ہی مگر مرتد سے نہین اسواسطے کہ اوسے قتل ہی کرنے کا حکم ہی وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ
اور کہا یہود نے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا جاننا چاہیے کہ عزیر بن شرخیا حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہین
لاوی کے سبط سے اور چودہ پشتون مین ہارون بن عمران علیہ السلام سے اونکا نسب ملتا ہی اور انکا مجمل قصہ یہ ہی کہ حق تعالی نے جب بخت نصر کو
بنی اسرائیل پر بادشاہ کیا تو اوسکا ظلم حد سے بڑھ گیا یہانتک کہ توریت جن جن اجزا مین لکھی تھی وہ سب جلا دیے اور بیت المقدس کو منہدم
کر ڈالا اور جنھین توریت یاد تھی اون سبکو قتل کر ڈالا اور باقی بنی اسرائیل کو لونڈی غلام بنایا اور عزیر علیہ السلام بھی قیدیون مین تھے اور توریت پڑھے تھے
مگر چونکہ کم عمر تھے تو اونکا پڑھنا کچھ شمار مین نہ تھا ورنہ وہ بھی قتل ہو جاتے بڑی مدت کے بعد جب بخت نصر کی قید سے عزیر علیہ السلام
چھوٹے تو بیت المقدس کو چلے حق تعالی نے اثناء راہ مین قریۂ سائر آباد مین اونھین مار ڈالا اور پھر سو برس کے بعد زندہ کیا چنانچہ
یہ حال سورۂ بقر مین مذکور ہو چکا ہی جب عزیر علیہ السلام قوم مین آئے تو قوم کے لوگون نے اونکی تصدیق کی اور توریت پڑھنے لکھنے مین
اونکا امتحان لیا امام ثعلبی کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اونکے دہنے ہاتھ کی پانچون اونگلیون مین پانچ قلم باندھے اور وہ پانچون اونگلیون سے
توریت لکھتے تھے دل سے یاد یہانتک کہ توریت تمام ہوئی اور پھر اون لوگون نے شبہہ کیا کہ ہم مین کوئی شخص توریت جاننے والا
اور پڑھنے والا تو ہے نہین ہم کیونکر جانین کہ یہ جو عزیر نے لکھی توریت ہی یا نہین اونمین سے ایک شخص بولا کہ مین نے اپنے دادا سے

سنا تھا وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے دادا سے سنا ہی اونھون نے بیان کیا تھا کہ بخت نصر کے زمانے مین مین توریت ایک مضبوط ظرف کے
اندر احتیاط سے رکھکر فلانے پہاڑ کی دراڑ مین رکھ آیا ہون کچھ لوگ اوس مرد کے ساتھ گئے اور توریت وہان سے اوٹھا لائے اور
مجمع مین پیش کی وہ جو عزیر علیہ السلام نے لکھی تھی اوس سے مقابلہ کیا تو ایک حرف کا بھی فرق نہ تھا متعجب ہو کر کہنے لگے کہ سو برس کے
بعد حق تعالی نے عزیر کے دل مین توریت ڈالدی مگر اسکا سبب یہی ہے کہ عزیر خدا کا بیٹا ہی تو اگلے یہود اسی بات کے قائل تھے اور کہتے ہین
کہ مدینہ کے بعض یہود نے حضرت سید الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کے عہد مین یہ بات کہی وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ
اور کہا نصارا نے کہ عیسی مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور یہ بھی نصارا کے ایک گروہ کا قول ہی کہ بے باپ کے بیٹا پیدا ہونا محال جانتے ہین یا اس
سبب سے عیسی مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہین کہ انمین مادرزاد اور کوڑھیون کا اچھا اور تندرست کر دینا اور مردون کو جلانا
اونسے دیکھا اور یہ جرأت کر بیٹھے کہ اونھین خدا کا بیٹا کہنے لگے ذٰلِكَ یہ جو مذکور ہوا قَوْلُهُمْ اونکی بات ہی بِاَفْوَاهِهِمْ اونکی
زبانون سے ہی یہ کہ اونپر اقرار کرتے ہین یا یہ کہ اونکی یہ بات مہمل ہی کہ زبان سے کہتے ہین کچھ حقیقت اور اصلیت نہین رکھتی يُضَاهِـُٔوْنَ
مشابہ کرتے ہین اپنی بات کو قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کی بات سے جو کافر ہوئے مِنْ قَبْلُ پہلے اونسے یعنی بنو مدلج کہ
وہ کہتے ہین کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یا تو بت پرستون کی بات سے کہ وہ حق تعالی کو لات اور عزی کا باپ کہتے ہین قَاتَلَهُمُ
اللّٰهُ لعنت کرے اونپر اللہ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ کیونکر پھیرے جاتے ہین اور حق سے باطل کی طرف یہ استفہام تعجب کے طریق پر ہی
اِتَّخَذُوْٓا ٹھیرایا یہود و نصارا نے اَحْبَارَهُمْ اپنے عالمون کو وَرُهْبَانَهُمْ اور اپنے عابد لوگون کو اَرْبَابًا بہت سے خدا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے یعنی حرام اور حلال کر لینے مین اونکی فرمانبرداری کرتے ہین جیسے کہ خدا کا حکم ماننا چاہیے یا سجدہ
کرتے ہین اونھین وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ اور عیسی ابن مریم کو خدا ٹھہراتے ہین وَمَآ اُمِرُوْٓا اور حال یہ ہی کہ عیسی و احبار
اور رہبان حکم نہین کیے گئے یا جو لوگ ان سبھون کو خدا ٹھہراتے ہین وہ کسی کتاب مین حکم نہین کیے گئے ہین اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا
مگر یہ کہ فرمانبرداری اور عبادت کرین اِلٰهًا وَّاحِدًا ایک خدا کی کہ وحدانیت مین لَآ اِلٰهَ کوئی معبود نہین ہی اِلَّا هُوَ مگر وہ سُبْحٰنَهٗ
پاک ہی وہ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اوس چیز سے کہ اوسکے ساتھ شریک کرتے ہین يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہین یہود و نصارا اَنْ يُّطْفِـُٔوْا
یہ کہ بجھاوین نُوْرَ اللّٰهِ نور الہی کو کہ قرآن ہی یا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو یا زن و فرزند سے اوسکے منزہ اور پاک ہونے پر
جو دلیل روشن ہی اوسے بِاَفْوَاهِهِمْ اپنے مونھون کی ہوا سے یا تکذیب کے سبب سے جو اپنی زبان پر لاتے ہین وَيَاْبَى اللّٰهُ
اور نہین چاہتا ہی خدا اور نہین پسند کرتا ہی اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ مگر یہ کہ پورا کرے نُوْرَهٗ دین روشن اپنا توحید کے نشان بلند کرکے
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اگرچہ کراہت کرنے والے ہون اوس سے کافر اور اسی مضمون کو کسی نے نظم مین نصف
کہا ہی بیت يُرِيْدُ الْجَاحِدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْهُ + وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّهٗ + چراغے را کہ ایزد بر فروزد + کسی کو تف کند سبلش بسوزد +
پھر اپنا نور تمام اور پورا کرنے کا بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی هُوَ الَّذِيْٓ وہ ہی وہ خداوند جسنے اپنے فضل شامل سے اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بھیجا اپنے رسول کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین بِالْهُدٰى ساتھ قرآن کے کہ محض ہدایت ہی وَدِيْنِ الْحَقِّ اور ساتھ

دین حق کے کہ اسلام ہی اور بھیجنا اسواسطے تھا لِيُظْهِرَهٗ تاکہ ظاہر اور غالب کردے وہ ہنلاوین عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ سب
دینون پر اور سب دینون کے احکام منسوخ کردے اور آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے کے بعد یہ ہوگا کہ تمام روے زمین پر
دین اسلام کے سوا اور کوئی دین نہ رہیگا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ○ اگرچہ کراہت رکھین مشرک اس صورت سے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ نصف
اٰمَنُوْۤا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اِنَّ كَثِيْرًا تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ یہود و نصاریٰ کے عالمون اور زاہدون سے
لَيَاْكُلُوْنَ البتہ کھاتے ہین اَمْوَالَ النَّاسِ مال لوگون کے بِالْبَاطِلِ ساتھ رشوت لینے کے حکم دینے مین وَيَصُدُّوْنَ
اور باز رکھتے ہین خلق کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دین الٰہی سے یعنی منع کرتے ہین اسلام مین داخل ہونے سے وَالَّذِيْنَ اور جو لوگ
اہل کتاب وغیرہ مین سے کہ حرص اور بخل کی راہ سے يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ خزانہ کر رکھتے ہین سونے کو وَالْفِضَّةَ اور چاندی کو
وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا اور خرچ نہین کرتے اون خزانون کو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا مین یعنی زکوٰۃ نہین دیتے اسواسطے کہ
حدیث مین ہی کہ مَا اُدِّيَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ یعنی جس مال کی زکوٰۃ دی گئی وہ خزانہ نہین ہی یعنی وہ خزانہ نہین ہی جسپر وعید مترتب ہو
اور وعید یہ ہی جو فرمایا کہ فَبَشِّرْهُمْ پس بشارت دے خزانہ رکھنے والون زکوٰۃ نہ دینے والون کو بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ○ ساتھ
عذاب دردناک کے يَّوْمَ يُحْمٰى جسدن گرم کیجائیگی آگ یعنی سلگائی جائیگی عَلَيْهَا اون خزانون پر فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ آتش
دوزخ مین فَتُكْوٰى پھر داغ دیجائینگی بِهَا ان جلتے ہوئے دینارون اور درہمون سے جِبَاهُهُمْ پیشانیان اونکی جنپر فقیرون کو
دیکھکر بل ڈالے ہین وَجُنُوْبُهُمْ اور پسلیان اونکی کہ فقیرون سے پہلوتہی کی ہی وَظُهُوْرُهُمْ اور پیٹھین اونکی جو محتاجون
کیطرف پھیری ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ ظاہری اعضا مین پیشانی اور پہلو اور پیٹھ شریف عضو ہین اسواسطے کہ اعضاے رئیسہ
یعنی دماغ دل جگر انھی کے اندر ہین انھی کو اوسدن داغ کر عذاب کرینگے اور کہینگے کہ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ یہ ہی جو تمنے
خزانہ کر رکھا تھا لِاَنْفُسِكُمْ اپنی جانون کے فائدہ کو اور آج تمھارے ضرر کا باعث ہوا فَذُوْقُوْا پس چکھو مَا كُنْتُمْ
تَكْنِزُوْنَ○ وبال اوسکا جو تھے تم کہ ذخیرہ کر رکھتے تھے اور جس ذخیرہ کے سبب سے وبال نہوگا وہ نیک عمل ہین امالی امام ظہیر الدین
ولواجی مین مذکور ہی کہ اگر اور لوگ مال کا خزانہ کرین تو تو اعمال کا خزانہ کر اور اگر اور لوگ کنوز اسباب فانی ڈھونڈھین تو تو رموز اسرار
باقی ڈھونڈھ قطعہ یکدرم کان دہی بدرویشے + بہتر از گنجہاے مدخر ست + زانچہ داری تمتعے بردار + کان گر روزی کسی دگر ست + چونکہ
اہل کتاب کے عابدون کی عیدین ماہ قمری اور سال شمسی مین دائر ہین اور سال شمسی تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہی تقریباً اور
سال قمری تین سو چوّن دن کچھ زیادہ کا ہوتا ہی تو ہر تین برس مین اونکا ایک سال تیرہ مہینے کا ہوتا ہی اور سال کی گنتی حکم الٰہی مین بارہ مہینے مین تھی
حق تعالیٰ نے مسلمانون کے اکثر اعمال کی بنا قمری مہینون پر رکھی اور روزے حج زکوٰۃ عدت وغیرہ کے احکام اوسیکے ساتھ مرتب کیے اور اوسکے عدد کے
بیان مین فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ بیشک شمار مہینون کا جو پسندیدہ ہی عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا بارہ
مہینے ہین فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ کتاب الٰہی مین یا لوح محفوظ مین یا اوسکے حکم مین اور خدا نے یہ حکم لکھا ہی يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وسدن کہ پیدا کیے آسمان اور زمین مِنْهَآ اون بارہ مہینون مین اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ چار مہینے حرام ہین تین مہینے ملے ہوئے ذو القعدہ ذو الحجہ

محرم اور ایک کیا وہ رجب ہے ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہی حساب درست مہینون کی گنتی مین فَلَا تَظْلِمُوْا پس ظلم نکرو فِيْهِنَّ
ان چار مہینون مین اَنْفُسَكُمْ اپنی جانون پر حرام کامون کے مرتکب ہوکر اور ان وقتون کی ہتک حرمت کرکے سب علما اس
بات پر ہین کہ ان مہینون مین قتال کی حرمت منسوخ ہی اور ظلم سے گناہ کرنا مراد ہی یا مشرک مقاتلون سے قتال ترک کرنا اگرچہ گناہ ترک کرنا
سب مہینون مین لازم ہی مگر ان چار مہینون کو شرف اور بزرگی کی وجہ سے خدا نے خاص کیا اسواسطے کہ ان مہینون مین گناہ کرنا ایسا ہی
جیسے حد حرم مین یا حالت احرام مین گناہ کرنا وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ اور قتال کرو مشرکون سے كَآفَّةً سب مشرکون سے حرمت والے
مہینون مین اور انکے سوا اور مہینون مین كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً جیسے کہ وہ سب تمسے قتال کرتے ہین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
اور جان لو تم کہ اللہ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ساتھ پرہیزگارون کے ہی نصرت اور حفاظت مین لکھا ہی کہ اہل جاہلیت کی طبیعتین لوٹ مار پر بہت
راغب اور عادی ہوگئی تھین اور حرمت والے مہینون مین قتال نہ کرتے تھے اور چونکہ برابر تین مہینے حرام تھے تنگ آگر بولے کہ ہم تین مہینے
متواتر بے لوٹ مار کیے تحمل نہین کر سکتے تو قلمس کنانی نے ایک صورت نکالی اور موسم حج مین منادی کی اور کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کہ ای
گروہ عرب تمھارے خدا نے ایک سال محرم کو حلال کردیا اور اوسکی حرمت صفر مین بڑھادی لوگون نے اوسکی بات مان لی پھر دوسرے
سال منادی کی کہ ایکسال خدا نے محرم کو حرام اور صفر کو حلال کردیا اور کبھی ایسا ہوتا کہ عین اونکی لڑائیون مین حرام مہینے ہوجاتے
اونکی حرمت آگے کسی مہینے مین بڑھادیتے اور اوسے حلال کرلیتے اور سال بھر مین چار مہینے حرام جانتے تھے اور اس کام کو نسی کہتے
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ سوا اسکے نہین کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے مہینے مین ہٹا دینا زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ
زیادتی ہی کفر مین اسواسطے کہ جو اللہ نے حرام کردیا اوسے حلال کرلینا اور جو اللہ نے حلال کردیا اوسے حرام ٹھہرالینا دوسرا کفر ہی کہ اونکے
کفر سے ملتا ہی يُضَلُّ بہ نے معروف کا صیغہ پڑھا ہی یعنی گمراہ کرتا ہی اور حفص نے مجہول پڑھا ہی یعنی گمراہ کیے جاتے ہین بِهٖ اس کام
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوئے گمراہی پر گمراہی يُحِلُّوْنَهٗ حلال کرلیتے ہین نسی کو حرمت والے مہینون سے عَامًا ایک سال
اور اوسکی جگہ دوسرے مہینے کو حرام کردیتے ہین وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ اور حرام رکھتے ہین نسی کو عَامًا دوسرے سال اور جس مہینے کو حلال کرلیا تھا
اوسے اوسکی حرمت پر چھوڑتے ہین اور جس سال کہ حرام مہینے کو اونھون نے حلال کرلیا ہی اوس سال حلال مہینے کو حرام کردیتے ہین لِّيُوَاطِـُٔوْا
تاکہ برابر کرین اور پورا کرلین عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ گنتی اوسکی جو خدا نے حرام کیا ہی اسواسطے کہ بیان کیا گیا کہ حرمت والے
مہینون کو وہ چار مہینے جانتے تھے فَيُحِلُّوْا پھر حلال کرلیتے عدد کے موافق مَا حَرَّمَ اللّٰهُ جو خدا نے حرام کردیا بے رعایت
وقت کے زُيِّنَ لَهُمْ زینت دی گئی ہی اونکے واسطے یعنی شیطان نے اونکے دلون مین آراستہ کردی سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ
برائی اونکے کامون کی وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ہدایت کی توفیق نہین دیتا کافرون کو ینابیع مین ع
لکھا ہی کہ کافر ہر سال مین چار مہینون کو حرام رکھتے تھے خلق کو اپنے ہاتھ اور زبان سے امن مین کردیتے تھے تو ادب والے
مومنون کو یہ بات بہت لائق اور سزاوار ہی کہ ہر مہینے مین مسلمانون کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھین اور ہاتھ اور زبان سے خلق کو ایذا اور
رنج نہ دین اسواسطے کہ آزار کا بدلا آزار ہی اور ضرر رسانی کی مکافات وہی ضرر رسانی ہی رباعی آزار دلِ خلق محجوب سبب ہ

تا بزنگند یار بے نیم شبے ٭ بر مال و جمال خویش تو تکیہ مکن ٭ کانرا بہ شبے برند و اینرا بہ تبے ٭ نقل ہے کہ ہجرت کے نوین برس جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کا قصد کیا تو ہوا نہایت گرم تھی اور مدینہ منورہ کے لوگ خشک سالی کی وجہ سے تنگ حالی مین گذران کرتے تھے جب
حکم پہونچا کہ اصحاب جہاد پر کمر باندھین اور ادھر کا قصد کرین تو بعد مسافت اور دشمنون کی کثرت زاد راہ کی قلت ہوا کی حرارت کے سبب سے
کراہت طبعی کے باعث جانے مین وہ کاہلی کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
مَا لَکُمۡ کیا ہے تمھین کہ کلمۂ دین بلند کرنے کو اِذَا قِیۡلَ لَکُمُ جب کہا جاتا ہے تمسے کہ کوشش کے ساتھ انۡفِرُوۡا نکلو فِیۡ سَبِیۡلِ
اللّٰهِ راہ خدا مین اور دین کے دشمنون پر جہاد کرو تو اثَّاقَلۡتُمۡ بوجھل ہو جاتے ہو اور دیر کرتے ہو یعنی گرے پڑتے ہو اِلَی الۡاَرۡضِ
طرف زمین کے کاہلی کی وجہ سے یا میل کرتے ہو اپنی کھیتیوں اور پھلون پر اَرَضِیۡتُمۡ کیا راضی ہوئے اور خوش ہو گئے تم بِالۡحَیٰوةِ
الدُّنۡیَا ساتھ زندگی دنیا کے مِنَ الۡاٰخِرَةِ ثواب آخرت سے ایسا نہ کرو اور دنیا کو آخرت پر نہ اختیار کرو فَمَا مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا
پس نہین ہے فائدہ زندگی دنیا کا فِی الۡاٰخِرَةِ آخرت کے مقابلہ مین اِلَّا قَلِیۡلٌ ۝ مگر تھوڑا سا حقیر اور کوئی بڑی چیز کو چھوٹی چیز کے
واسطے نہین کھوتا نظم متاع این جہان فانی و معیوب ٭ نعیم آن جہان باقی و مرغوب ٭ چرا کس دولت باقی گذارد ٭ بنعمتہائے فانی سر در آرد ٭
اِلَّا تَنۡفِرُوۡا اگر نہین نکلتے ہو اوس لڑائی کے واسطے جسکا تمھین حکم ہوا ہے تو یُعَذِّبۡكُمۡ عذاب کریگا تمھین اللہ عَذَابًا اَلِیۡمًا ۙ
عذاب دردناک اسطرح کہ دشمن کو تم پر فتح دیگا یا اسباب شاقہ مین سے کسی سبب سے تمھین ہلاک کریگا وَّیَسۡتَبۡدِلۡ اور بدل دیگا تمھین
قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ ساتھ قوم کے کہ تمھارے غیر ہو اور حکم مانے جیسے یمن اور فارس کے لوگ وَلَا تَضُرُّوۡهُ شَیۡـًٔا اور نقصان نہ پہونچا سکو گے
خدا کو کچھ کہ وہ سب سے بے نیاز ہے یا اوسکے رسول کو کہ وہ عصمت الٰہی کی پناہ مین ہے وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ اور اللہ سب چیز پر تغییر
تبدیل مین سے قَدِیۡرٌ ۝ قادر ہے اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ اگر مدد نہ دوگے اوسکے پیغمبر کو تو قریب ہے کہ اللہ اوسکی مدد کرے اور آیندہ اوسے چھوڑ نہ دے
جیسے سابق مین اوسے نہین چھوڑا فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ پس تحقیق کہ مدد دی اوسے خدا نے اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا جبکہ اوسے
مکے سے نکالنے کا قصد کیا کافرون نے اور حق تعالیٰ نے اوسے نکلنے کی اجازت دی ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اوس حال مین کہ رسول دوسرا تھا دو آدمیون کا
یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مدد دی اللہ نے اِذۡ هُمَا جب تھے وہ دونون
فِی الۡغَارِ غار ثور مین اور وہ غار ہے جبل ثور کی چوٹی پر مکہ معظمہ کی داہنی طرف تھوڑی دیر کی راہ اور اوسوقت کوئی وہان
نہ پہونچا تھا اور رعایا اور صحرائی آدمی وہان جانے سے فارغ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنجشنبہ کی شب غرہ ربیع الاول کو مکہ مین حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان سے اونکے ساتھ نکلے اور غار کے مونھ پر پہونچے اور حق تعالیٰ نے اوسی شب ببول کا درخت
غار کے مونھ پر اوگا دیا اور یہ بھی کہا ہے کہ جنگلی کبوتر کے جوڑے کو حکم فرما دیا اور اونے وہان جھونجھ بنا لیا اور انڈے دیے اور مکڑی کو
حکم کر دیا کہ اوسنے غار کے مونھ پر جالا لگایا جیسا کہ کہا ہے شعر ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى ٭ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ ٭ شد گمان کفار را
کانجا کبوتر عنکبوت ٭ پردہ ننہد بر پیمبر مرغ ننہد آشیان ٭ غرضکہ کفار غار کے مونھ پر پہونچے اور چونکہ ان حالات سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
حضرت سید انام علیہ الصلوٰة والسلام یہان نہین ہین لہذا وہ کفار ضلالت شعار اوس غار سے کچھ متعرض نہوئے اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہتے تھے کہ یا رسول اللہ اگر ان مشرکون مین سے ایک بھی اپنے قدم کے نیچے نگاہ کرے تو ضرور ہمین دیکھ لیگا حضرت خواجہ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے
فرمایا کہ ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک یہ حدیث اور یہ صحبت اور یہ مدد دلیل ہی اور حق تعالیٰ
اس حال سے خبر دیتا ہی کہ اِذْ يَقُوْلُ جب کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لِصَاحِبِهٖ واسطے اپنے یار کے یعنی حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ نہ غم کہا اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ مَعَنَا ہمارے ساتھ ہی دشمنون پر مدد دینے اور بچانے مین
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ پس نازل کی اللہ نے سَكِيْنَتَهٗ رحمت اپنی کہ تسکین کی وجہ ہی عَلَيْهِ رسول پر اور بہت مشہور یہ ہی کہ صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جہت سے کہ کمال شفقت کی وجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال پر بہت مضطرب تھے شیخ فرید الدین عطار
قدس سرہ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پر سکینہ نازل ہونے کے باب مین فرمایا کہ **نظم** خواجہ اول کہ اول یار اوست + ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا
فِي الْغَارِ اوست + چون سکینہ شد ز حق منزل برو + گشت مشکلہائے عالم حل برو + وَاَيَّدَهٗ اور قوت دی خدا نے اپنے پیغمبر کو
بِجُنُوْدٍ ساتھ لشکر ہاے کہ تم نے لَّمْ تَرَوْهَا نہین دیکھا اونھیں یعنی فرشتون کو بھیجا کہ اونھون نے غار مین آپکی حفاظت اور حراست کی
یا بدر اور حنین اور احزاب کی لڑائی مین جو ملائکہ اوترے تھے وہ مراد ہین وَجَعَلَ اور کردی كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بات اون
لوگون کی جو کافر ہوے السُّفْلٰى بہت نیچی یعنی دعوت کفر جو کافرون سے صادر ہوتی تھی اوسے خوار اور بیمقدار کردیا وَكَلِمَةُ اللّٰهِ
اور بات اللہ کی یعنی کلمۂ شہادت یا دعوت اسلام یا توحید هِيَ الْعُلْيَا وہ بہت بالا اور اونچی اور عالی قدر ہی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ
غالب ہی موحدون کو عزیز کرتا ہی حَكِيْمٌ دانا ہی مشرکون کو ذلیل اور خوار کرتا ہی اور غزوہ تبوک کے حکم کے درمیان مین غار کا قصہ
بیان کرنے سے مقصود یہ ہی کہ اے جہاد سے کراہت کرنے والو اگر تم ہمارے پیغمبر کو مدد نہ دوگے تو ہم اوسکی مدد کرینگے اوسطرح جیسے وہان پر اوسکی
مدد ہمنے کی اور دشمنون مین سے صحیح سلامت نکال لائے جہان اوسکے ساتھ ایک ہی آدمی تھا اور قریش کے تمام سردار اوسے قتل کرنے کے
قصد پر اوٹھ کھڑے ہوئے تھے تو مدد کی کنجی ہمارے ہی قبضۂ قدرت مین ہی وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ **نظم** یاری از من جو نہ از خیل و سپاہ +
راز با من گوے نہ با میر و شاہ + ہر کرا یاری کنم برتر شود + ہر کرا دور افگنم ابتر شود + اِنْفِرُوْا نکلو غزوہ تبوک کے واسطے خِفَافًا ہلکے وَّ
ثِقَالًا اور بھاری خفاف اور ثقال کی تفسیر مین مفسرین کے بہت قول ہین حاصل اونکا یہ ہی کہ خفاف اور ثقال سے سوار اور پیادے
یا تندرست اور بیمار یا جوان اور بوڑھے یا محتاج اور مالدار یا تنہا اور ہتھیار والے یا بے جورو اور جورو والے یا دبلے اور موٹے یا تنہا اور
خدمتگار والے مراد ہین اور سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ خفاف سے وہ لوگ مراد ہین جو طاعت کرتے کرتے سبکروح ہوگئے اور ثقال سے وہ
لوگ مقصود ہین جو مخالفت کرتے کرتے گرانبار ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ خفاف وہ لوگ ہین جو شہود ماسوا کی قید سے
آزاد ہین اور ثقال وہ لوگ ہین جو قید تعلقات مین قید ہین بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ خفاف مجذوب لوگ ہین کہ کشش عنایت سے
راہ سلوک پر آگئے اور ثقال سالک لوگ ہین کہ پرورش ہدایت سے جذبۂ حقانی کی طرف متوجہ ہوے یہ دونون گروہ راہ پر ہین مگر
ایک تو کشش کے شہپر سے اوڑتا ہی اور ایک پاے کوشش سے راہ چلتا ہی جو پاؤن سے چلتا ہی ہر قدم پر ایک عالم کو پامال کرتا ہی
اور جو اقبال کے بازو سے اوڑتا ہی ایکدم مین مشاہدۂ ماسوا کی بساط طی کرجاتا ہی **نظم** مرد عارف چون بدان پیسے پر د + درد مے

از نہ فلک مے بگذرد + سیر زاہد ہر دمے یک روزہ راہ + سیر عارف ہر زمان تا تخت شاہ + اسکا سبب نزول لکھا ہی کہ ایک گروہ جو سو لوگون کی
پریشانی اور دنیا کے کامون کی خرابی کے بہانے سے یہ ارادہ رکھتا تھا کہ غزوۂ تبوک سے مونھ موڑے حق تعالی نے اوسکا عذر نہ قبول کیا اور
حکم فرمایا کہ اس لڑائی کے واسطے نکلو اے وہ لوگو جو ہلکے ہو مال و منال کے بارے اور اے وہ لوگو جو بھاری ہو بوجھ اوٹھانے کے سبب سے وَجَاهِدُوا
اور جہاد کرو بِأَمْوَالِكُمْ ساتھ اپنے مالون کے کہ خرچ راہ اور ہتھیار مہیا کرو وَأَنْفُسِكُمْ اور اپنی جانون سے کہ لڑائی مین شریک ہو
فِي سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا مین ذَٰلِكُمْ یہ نکلنا اور لڑنا خَيْرٌ لَكُمْ بہتر ہی تمھارے واسطے خلاف کرنے اور جہاد نہ کرنے سے إِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ اگر ہو تم کہ جانتے ہو جہاد کرنے کا ثواب اور نہ کرنے کا عذاب لکھا ہی کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لوگون کو غزوۂ تبوک کا حکم فرمایا تو وہ لوگ تین گروہ ہو گئے ایک گروہ نے تو جلدی کی اور حکم سنتے ہی قبول کر لیا اور وہ بڑے بڑے
مہاجر اور انصار تھے اور بعضے ضعیف مومنون کو گران گذرا مگر خدا اور رسول کے حکم کو خواہش نفس پر مقدم رکھا اور اختیار کیا اور
بعضون نے مکان پر رہنے اور خلاف کرنے کی اجازت چاہی اور وہ منافق لوگ تھے اور اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ لَوْ كَانَ
اگر ہوتی وہ چیز جسکی طرف تو انھین بلاتا ہی عَرَضًا مال دنیا کا قَرِيبًا نزدیک لے لینے کے وَسَفَرًا قَاصِدًا اور سفر میانہ اور آسان تو
لَاتَّبَعُوكَ ضرور پیروی کرتے تیری مال کی طمع پر وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ اور مگر دور ہوئی عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ اونپر مسافت کہ
مشقت سے اوسے طی کرنا چاہیے وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ اور قریب ہی کہ قسم کھائین خدا کی یہ خبر قرآن کے معجزون مین سے ہی کہ قبل
وقوع بیان کرتا ہی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم جب تبوک سے پھر آؤ گے تو یہ خلاف کرنے والے عذر کے طور پر تمھارے سامنے
قسم کھائینگے کہ لَوِ اسْتَطَعْنَا اگر سکتے ہم سفر کرنا اور استطاعت رکھتے لَخَرَجْنَا البتہ نکلتے ہم مَعَكُمْ تمھارے ساتھ اور رفاقت
کرنے مین موافقت کرتے يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ہلاک کرتے ہین اپنی جانین یہ جھوٹی قسم کھا کر یعنی اپنی ذاتون کو عذاب کا مستحق کرتے ہین
وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ ع تحقیق کہ وہ لوگ البتہ جھوٹے ہین عَفَا اللَّهُ عَنْكَ یہ دعا ع ٥
واسطے اوسکے ہی حق تعالی اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتا ہی کہ عفو کرے خدا تجھسے اور لوگون کی عادت ہی کہ اوس
شخص کے واسطے عفو اور رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہین جس سے کچھ خطا سرزد نہوئی ہو جیسے کوئی پیاسے کو پانی پلاتا ہی
اور پیاسا کہتا ہی کہ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ یا جسے چھینک آتی ہی اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا ہی تو اوسکے جواب مین يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہتے ہین اور
بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضے اجازت مانگنے والون کو غزوۂ تبوک سے
باز رہنے کی اجازت دیدی تھی حق سبحانہ تعالی نے یہ اجازت دینا معاف کر دیا اور اس تقدیر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے خطاب ہوگا یعنی درگذر کرے خدا تجھسے لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ کیون اجازت دی تو نے باز رہنے کی اونھین اور
کسواسطے اونکے عذر اور حیلے سنے چاہیے تھا کہ اجازت دینے مین تم عجلت اور جرأت نہ کرتے حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ یہانتک کہ
ظاہر ہو جاتے لَكَ تجھے الَّذِينَ صَدَقُوا وہ لوگ جو سچ بولے عذر کرنے مین وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ○
اور تا کہ تو جان لیتا جھوٹ بولنے والون کو لَا يَسْتَأْذِنُكَ نہین اجازت چاہتے تجھسے الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ وہ لوگ

جو تحقیق اور یقین کے ساتھ ایمان رکھتے ہین بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے اَنْ يُّجَاهِدُوْا
یہ کہ جہاد کرین بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھ اپنے مالون اور اپنی جانون کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی
بِالْمُتَّقِيْنَ ساتھ پرہیزگارون کے جھون نے خلاف کرنے سے پرہیز کیا اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ سوا اسکے نہین کہ اجازت مانگتے ہین
تجھسے نہ نکلنے کی الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ جو لوگ کہ ایمان نہین رکھتے ہین بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا کے اور روز آخرت کے
وَارْتَابَتْ اور شک مین پڑے ہین قُلُوْبُهُمْ دل انکے یعنی وہ حقیقت اسلام مین متردد ہین فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ پس وہ لوگ
اپنے شک مین يَتَرَدَّدُوْنَ سرگردان اور حیران پھرتے ہین وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ اور اگر چاہتے یہ منافق لوگ نکلنا
غزوہ تبوک کے واسطے لَاَعَدُّوْا لَهٗ تو البتہ تیار کرتے نکلنے کے واسطے عُدَّةً سامان جو سفر مین کام آسکے یعنی نکلنے کی
استطاعت رکھتے تھے وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ اور لیکن مکروہ رکھا اللہ نے اور پسند نہ کیا اوٹھانا انکو اس سفر مین فَثَبَّطَهُمْ
پھر باز رکھا اونھین اور ڈرا اور سستی اونپر غالب کردی وَقِيْلَ اقْعُدُوْا اور کہا گیا اونھین کہ بیٹھو اپنے گھر مَعَ الْقٰعِدِيْنَ
ساتھ بیٹھنے والون کے یعنی عورتون لڑکون بیمارون اپاہجون کے ساتھ یہ بات کہنے والے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے یا اونمین سے
بعض بعض سے کہتے تھے اور یہ روایت صحت کو پہونچی ہی کہ جب لشکر ظفر پیکر ثنیۃ الوداع مین مقرر ہوا تو عبد اللہ بن ابی بھی منافقون کے ایک
غول کے ساتھ نکلا اور ذباب کے سامنے ٹھہرا اور جونکہ لشکر اسلام نے اوس منزل سے دوسری منزل تک جسے حرف کہتے ہین کوچ کیا تو وہ اپنے
ہمراہیون کے ساتھ اولٹا پھر آیا یہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اونمین کچھ بھلائی ہوتی تو ہمارا ساتھ دیتا شکر کرو کہ تم انکے
شر سے تم خلاص ہوے اور حق سبحانہ تعالی نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے موافق یہ آیت بھیجی کہ لَوْ خَرَجُوْا اگر باہر آتے
فِيْكُمْ تم مین تم مَّا زَادُوْكُمْ نہ زیادہ کرتے تمھین اِلَّا خَبَالًا مگر تباہی اور برائی اور بیوفائی وَّلَاَاوْضَعُوْا اور البتہ وضع کرتے
خِلٰلَكُمْ درمیان تمھارے سخن چینی اور غمازی اور فساد يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ڈھونڈھتے تمھارے واسطے فتنہ یعنی تم مین محبت
اور پھوٹ ڈالدیتے یا تمھین رومیون کی لڑائی سے ڈراتے وَفِيْكُمْ اور تم مین سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ جاسوس ہین اونکے تمھاری خبرین
اونمین پہونچاتے ہین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بِالظّٰلِمِيْنَ ظالمون یعنی منافقون کو لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ
البتہ چاہا تھا اونھون نے فتنہ یعنی اصحاب کو متفرق کردینا اور تیرے حکم کو سست اور پریشان کردینا مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے جنگ احد مین
کہ تجھسے پھر گئے اور جنگ خندق مین کہ اونھون نے کہا یا اہل یثرب لا مقام لکم وَقَلَّبُوْا اور اولٹ دیے لَكَ الْاُمُوْرَ واسطے
تیرے کام یعنی تیرے کام خراب کرنے مین مکر اور حیلے پیدا کیے حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ یہانتک کہ آئی مدد الٰہی وَظَهَرَ اور غالب ہوا اَمْرُ اللّٰهِ
کام اللہ کا اونکے کام پر یہانتک کہ تیرا دین بلند ہوگیا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور وہ نہ چاہنے والے ہین تیری نصرت اور
دولت کو مگر چونکہ خدا چاہتا ہی تو اونکے نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہی بیت چون ترا اندر حریم قرب خود رہ داد شاہ * از نفیر
پردہ دار و طعن دربان غم مخور * لکھا ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جند بن قیس سے فرمایا کہ ہل لک فی جلاد بنی الاصفر
تتخذ منہم سراری و وصفاء یعنی کیا شاید اہل روم کے قتال پر تو میل کرے اور اونکے گھر مین خوب اور لونڈیان مرغوب جند بن قیس نے کہا

انصار جانتے ہین کہ مین عورتون پر لوٹ ہون آتا ہون کہ رومیون کی عورتون کو دیکھکر بیتاب ہو جاؤن اور فتنہ مین مبتلا ہون تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ وَمِنْهُمْ اور او نمین سے مَّن يَقُولُ وہ شخص ہی جو کہتا ہی کہ ائْذَن لِّي اجازت دے مجھے اس لڑائی سے باز رہنے کی
وَلَا تَفْتِنِّي اور نہ فتنہ مین ڈال مجھے أَلَا فِي الْفِتْنَةِ آگاہ ہو جا کہ وہ فتنہ مین سَقَطُوا پڑے ہین کہ وہ فتنہ او نکے نفاق کا ظہور ہی
وَإِنَّ جَهَنَّمَ اور بیشک دوزخ مین داخل ہونے کے سبب سے لَمُحِيطَةٌ البتہ پکڑنے والے اور گھیرنے والے ہین بِالْكَافِرِينَ ○
کافرون کو إِن تُصِبْكَ اگر پہونچے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعضی لڑائیون مین حَسَنَةٌ بھلائی فتح اور غنیمت جیسے
کہ بدر مین ہوا تھا تَسُؤْهُمْ غمگین کرتی ہی او نھین کمال حسد کی وجہ سے وَإِن تُصِبْكَ اور اگر پہونچے تجھے بعضی لڑائیون مین
مُصِيبَةٌ زخم اور شدت جیسے جنگ اُحد مین ہوا تھا تو يَقُولُوا کہتے ہین خود پرستی کی راہ سے قَدْ أَخَذْنَا تحقیق کہ
پکڑی تھی ہمنے أَمْرَنَا احتیاط اپنے کام کی مِن قَبْلُ پہلے سے یعنی ہمنے پہلے ہی دور اندیشی کی اور اس لڑائی مین نہ گئے
وَيَتَوَلَّوا اور پھرتے ہین اپنی مجلسون سے وَّهُمْ فَرِحُونَ ○ اور وہ خوش ہوتے ہین بُرا کہنے پر یا اپنے کام پر قُل کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّن يُصِيبَنَا ہرگز نہ پہونچیگا ہمین إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا مگر وہ جو لکھا ہی خدا نے ہمارے واسطے
لوح محفوظ مین غنیمت اور ہزیمت خوشی اور سختی دولت اور نکبت هُوَ مَوْلَانَا وہ یار ہمارا ہی اور کام بنانے والا ہمارا ہی
وَعَلَى اللَّهِ اور خدا پر او سکے غیر پر نہین فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اسواسطے کہ خدا پر توکل
کرنے کا نتیجہ مرادون کا حصول مہمات کی کفایت آفتون سے امنی ہی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او نھین کہ
هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا کیا امید رکھتے ہو واسطے ہمارے یعنی انتظار نہین کرتے ہو کہ ہمین پہونچے إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ
مگر ایک کی دو اچھی چیزون مین سے کہ نصرت ہی اگر ہم قتل کرین اور شہادت ہی اگر ہم مقتول ہون وَنَحْنُ اور ہم نَتَرَبَّصُ بِكُمْ
امید رکھتے ہین تمھارے واسطے ایک کی دو چیزون مین سے أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ یہ کہ پہونچائے تمھین اللہ بِعَذَابٍ
مِّنْ عِندِهِ عذاب اپنے پاس سے جیسے کہ کل زلزلہ زمین مین دھنسا دینا تاکہ تم ہلاک ہو جاؤ أَوْ بِأَيْدِينَا یا پہونچائے
تمھین عذاب ہمارے ہاتھون سے کہ تمھین تمھارے کفر کے سبب سے ہم قتل کرین فَتَرَبَّصُوا پس تم انتظار کرو اوس چیز کا جو ہمارے
واسطے چاہتے ہو إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ ○ تحقیق کہ ہم تمھارے واسطے منتظر ہین او سکے جو تمھارے واسطے چاہتے ہین لکھا ہی
کہ جد بن قیس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ مین جنگ تبوک مین شریک ہونے کی اجازت چاہتا ہون اسواسطے کہ
رومیون کی لڑائی مین جانے سے معذور ہون مگر آپکے لشکر کو اپنے مال سے مدد دیتا ہون تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم او سکے جواب مین کہ أَنفِقُوا خرچ کرو یہ حکم ہی خبر کے معنی مین یعنی کیون خرچ کرتے ہو طَوْعًا خواہ خوشی اور رغبت سے أَوْ كَرْهًا
یا کراہت اور نفرت سے کسی طرح لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ قبول نہوگا تم سے إِنَّكُمْ كُنتُمْ تحقیق کہ تم تو ہو قَوْمًا فَاسِقِينَ ○ ایک گروہ
باہر نکلے ہوے دائرۂ اسلام سے اور کافرون کا خرچ قبول نہین وَمَا مَنَعَهُمْ اور نہین باز رکھا او نھین أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ
اس سے کہ قبول کیے جائین او نسے نَفَقَاتُهُمْ خرچ او نکے إِلَّا أَنَّهُمْ مگر اسلیے کہ وہ كَفَرُوا بِاللَّهِ کافر ہوے ساتھ خدا کے

وَبِرَسُوْلِهٖ اور ساتھ اوسکے رسول کے وَلَا يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اور نہین آتے ہین ساتھ نماز اور جماعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى مگر وہ کہ کاہل ہین یعنی نماز کو آتے ہین کاہلی اور کراہت کے ساتھ نہ صدق اور ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ
اور نہین خرچ کرتے ہین وہ راہ خدا مین اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۝ مگر وہ نہ چاہنے والے ہین یعنی کراہت کے ساتھ خرچ کرتے ہین
اسواسطے کہ اوسکے ادا کرنے مین ثواب کی امید نہین رکھتے اور اوسکے ترک مین عذاب اور عتاب سے نہین ڈرتے فَلَا تُعْجِبْكَ پس چاہیے
کہ نہ خوشی مین لائے تجھے یہ خطاب تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد آپکی امت ہے حق تعالی مسلمانون سے فرماتا ہے
کہ تمہین متعجب نہ کرین اَمْوَالُهُمْ مال منافقون کے وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ اولاد اونکی اسواسطے کہ مال اور اولاد کی کثرت اونکے واسطے
وبال ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا تاکہ عذاب کرے اونہین مال اور اولاد کے سبب سے
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین مال جمع کرنے کی تکلیف اور مشقت اور اوسکی حفاظت کے سبب سے اور اولاد سے جو مصیبتین اونہین
پہونچتی ہین اوسکے باعث سے وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکلین روحین اونکی اونکے بدنون سے بڑی سختی کے ساتھ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۝
اور وہ کافر ہون یعنی کفر ہی پر مرین نہ اونکا مال اونکی دستگیری کرے اور نہ اونکی اولاد اونکی فریاد کو پہونچے رباعی چون مرگ کشد
گردن گردان دربند * نتوان بہ ستیزہ جست ازان خم کمند * وان لحظہ کہ دست اجل از پای فگند * نی مال بفریاد رسد نی فرزند *
وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اور قسم کہاتے ہین ساتھ اللہ کے کہ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وہ تم مین سے ہین یعنی مسلمان ہین وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ
اور نہین ہین وہ تم مین سے کفر پوشیدہ رکھنے کے سبب سے وَلٰكِنَّهُمْ اور لیکن وہ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ۝ ایک گروہ ہین کہ ڈرتے ہین تم سے
کہ کہین اونکے ساتھ قتل اور قید سے اوسطرح پیش نہ آؤ جیسے مشرکون سے پیش آتے ہو تو اس واسطے بزدلی کے ساتھ اسلام ظاہر کرتے ہین لَوْ يَجِدُوْنَ
مَلْجَاً اگر پائین کوئی جگہ کہ اوسکے سبب سے آسرا پکڑ سکین جیسے قلعہ یا پہاڑ کی چوٹی یا ٹاپو اَوْ مَغٰرٰتٍ یا غار پہاڑون مین یا تہخانا اَوْ مُدَّخَلًا
یا کوئی گڑھا کہ اوسمین گھس جا سکین تو لَوَلَّوْا اِلَيْهِ البتہ مونہہ پھیرین اوسکی طرف تمہارے ڈر سے وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ۝ اور بھاگین
اسطرح کہ کسیکے سوکے سے نہ رکین جیسے مونہہ زور گھوڑا لکھا ہے کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم غنیمت تقسیم فرماتے تھے تو ابو الجواظ
منافق نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ اپنے یار کو دیکھو کہ تمہارے صدقے بکریان چرانے والون کو دیتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ مین عدل کرتا ہون تو
یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ اور منافقون مین سے مَّنْ يَّلْمِزُكَ وہ شخص ہے جو عیب لگاتا ہے تجھے فِى الصَّدَقٰتِ
صدقے بانٹنے مین اور بعضے مفسرون نے کہا کہ یہ آیت ابن ابو الخویصرہ کی شان مین نازل ہوئی جو حرقوص بن زہیر کی طرح ایمان سے
خارج ہونے والون کا سردار تھا جبکہ حنین کی غنیمتین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقسیم فرماتے تھے اور تالیف قلوب کے واسطے
نئے مسلمانونکو آپنے زیادہ حصہ دیا تو اوسنے اس بات پر طعن کی یا اوسوقت جب کھوٹا سونا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے یمن سے
بھیجا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سب سونا شرفاے عرب مین سے چار ہی آدمیون کو دیدیا تو اوسنے جرأت اور بیباکی کرکے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجیا اور آپ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ پھٹے مونہہ تیرے اگر مین نے
انصاف نہین کیا تو کون شخص انصاف کریگا اور آپ نے اوسکا اور اوسکی قوم کا لقب مارقین رکھا یعنی ایمان سے خارج ہونے والے

اور ینابیع مین لکھا ہی کہ آپ نے حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم اس قوم سے قتال کرو اور امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر مین ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے ہین کہ مین نہروان مین حاضر تھا کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے اونکے ساتھ قتال کیا اور
اس حکایت کی تفصیل جواہر التفسیر مین دریافت ہو سکتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ غنیمت کی تقسیم پر عیب اور طعن کرنے والا معتب
بن قشیر تھا اور اس طعن سے اوسکا مقصود یہ تھا کہ اوسے نفع ہو جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہی کہ فَاِنْ اُعْطُوْا پس اگر دیے جاوین
مِنْهَا صدقون مین او سقدر جتنا اونکا دل چاہتا ہو تو رَضُوْا پسند کرین اوس تقسیم کو وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اور اگر
نہ دیے جاوین اوسمین سے اونکی خواہش کے موافق تو اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ اوسوقت وہ ناخوش ہوتے ہین اور غصہ کرتے ہین
وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا اور اگر وہ پسند کرین مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ جو کچھ دے اونھین خدا وَرَسُوْلُهٗ اور اوسکا رسول غنیمت
اور صدقہ مین سے اور اوسپر خوش ہون وَقَالُوْا اور کہین کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ بس ہی ہمین فضل اللہ کا سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ قریب ہی
کہ دے ہمین خدا مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے اور غنیمت وَرَسُوْلُهٗٓ اور اوسکا رسول عطا کرے ہمین اس سے زیادہ جواب ہمین
عنایت کی ہی اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ بیشک ہم تو خدا کی طرف رٰغِبُوْنَ ۝ پھرنے والے اور امید رکھنے والے ہین تو البتہ اونکا یہ کہنا اونکے واسطے بہتر ہوتا ہی واسطے ع ۱۷
کہ قسمت پر راضی ہونا خوشی کا سبب ہوتا ہی اور اوسمین ناراض ہونا رنج اور محنت کا سبب ہی سلمی ابراہیم ادہم قدس سرہما سے نقل کرتے ہین
کہ جو شخص مقدرات پر خوش ہوا وہ رنج وملال سے چھوٹا بیت رضا بدادہ بدہ وز جبین گرہ بکشا + کہ بر من و تو در اختیار نکشادست + اور
اسی مضمون مین کہا ہی بیت بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم آزادہ کنی + خون خوری گر طلب روزی ننہادہ کنی + بعد حق تعالی مصارف
صدقات بیان فرماتا ہی تا کہ لوگ جان لین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنیمتین تقسیم کرنے مین جو کچھ کیا وہ عین صواب تھا
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ سوا اسکے نہین کہ صدقات یعنی زکوۃ لِلْفُقَرَآءِ واسطے فقیرون کے ہی وَالْمَسٰكِيْنِ اور بیچارون کے امام اعظم
رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ فقیر وہ ہی جو سوال نہ کرے اس جہت سے کہ اوسوقت کا کفاف معیشت رکھتا ہو اور مسکین وہ ہی جو سوال
کرے اس سبب سے کہ اوسوقت کا کفاف نہین رکھتا اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اسکا اولٹا ہی وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا
اور اوسپر عمل کرنے والون کے واسطے ہی یعنی جو اوسے تحصیل کرنے مین کوشش کرتے ہین وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ اور اون لوگون
واسطے جنکے دل ملائے گئے ہین یعنی جن لوگون نے اسلام قبول تو کیا مگر اونکی نیتین ابھی خالص نہین تو اونکی تالیف قلوب کے واسطے
اونھین محظوظ کرنا چاہیے اور مؤلفۃ قلوب اشراف عرب تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر نظر کرکے کہ اونکے
دلون مین دین حق کی طرف اور اسلام قبول کرنے کی جانب الفت ہی اون ایسے لوگون کو حنین کی غنیمتون مین سے پورا حصہ عطا
فرمایا جیسے ابوسفیان اور عتبہ بن حصن اور اقرع بن حابس وغیرہ کو اور چونکہ مؤلفۃ قلوب لوگون کا حصہ ان غرضون سے تھا جو
مذکور ہوئین تو ظہور اسلام اور مسلمانون کے غلبہ کے بعد صحابہ کے اجماع سے یہ حصہ ساقط ہو گیا وَفِي الرِّقَابِ اور زکوۃ
صرف کرنے کے واسطے ہی بندون کی گردن چھوڑانے مین بندگی کے پھندے سے اس سے وہ لونڈی غلام مراد ہین جو
اپنے کو مالک سے مول لیلیتے ہین تو اونھون نے اپنے آزاد ہونے کے واسطے جو رقم اپنے مالک کو لکھدی اوسے ادا کرنے مین اون لوگون کو

زکوٰۃ سے مدد دینا چاہیے اور امام مالک و امام حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ مال زکوٰۃ سے لونڈی غلام مول لیکر آزاد کرنا چاہیے
وَالْغٰرِمِيْنَ اور مفلس قرضدار کے واسطے جنھون نے اپنے واسطے قرض لیا ہو اور گناہ مین نہ خرچ کیا ہو وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور
واسطے صرف کرنے کے ہی راہ خدا مین اسطرح پر کہ غازی فقیرون پر خرچ کرین یا مجاہدون کو ہتھیار مول لیدین اور بعضون نے کہا ہی
کہ پل و سرا بنانا بھی اسی قسم سے ہی وَابْنِ السَّبِيْلِ اور راہ چلتے کے واسطے جو اپنے مال سے دور ہو گیا ہو حق تعالیٰ نے ان
لوگون کے واسطے زکوٰۃ فرض کی ہی فَرِيْضَةً فرض کرنا مِّنَ اللّٰهِ ثابت ہی اللہ کے پاس سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی
مستحقون کو حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا ہی ایسے طور پر کہ شاید و باید نظم حق تعالیٰ چون در حکمت کشاد + ہر کسی را آنچہ می بایست داد +
نیست واقع اندر ان قسمت غلط + بندہ را خواہی رضا خواہی سخط + لکھا ہی کہ آپ کے پاس بیٹھنے والے اور اصحاب جیسے رفاعہ اور
سماک اور دوسرے منافق لوگ جو ظاہر مین ایمان لائے تھے اور اونکے سینے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کینے سے خالی نہ تھے
تخلیہ مین آپکو ایسی چیزون کے ساتھ منسوب کرتے کہ زبان کو اونکے بیان کی مجال نہین ایک بولا کہ چپ رہو اگر حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے کان تک یہ بات پہونچیگی تو تم سب رسوا ہو گے وہ بولے محمد کان سننے والے ہین ہم جو چاہین کہین اور جب اونکے
سامنے جائین اور قسم کھائین کہ ہمنے یہ بات نہین کہی تو وہ باور کر لیتے ہین یا نبتل بن حارث برابر سخن چینی کیا کرتا اور مسلمانون کے
بھید منافقون مین ظاہر کر دیا کرتا اور جب اوسے منع کرتے تو کہتا کہ محمد تو بات سن لینے والے ہین ہم یہان نہین جو کچھ کہتے ہین مان لیا کرتے ہین
تو یہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُمُ اور منافقون مین سے الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وہ لوگ ہین کہ ایذا دیتے ہین نبی کو وَيَقُوْلُوْنَ
هُوَ اُذُنٌ اور کہتے ہین کہ وہ تو ایک مرد بات سننے والا ہی کہ جو کچھ اوس سے کہتے ہین سن لیتا ہی قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونھین کہ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ سننے والا بھلائی کا ہی واسطے تمھارے یعنی وہ سننے والا ہی نہ اسطرح کہ تم اوسکی مذمت کرو بلکہ سننے اور
ماننے والا نیک بات کا ہی يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ تصدیق کرتا ہی اللہ کی ہر بات مین جو اللہ نے کہی اور کہتا ہی وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
اور تصدیق کرتا ہی مومنون کی اور اونکی بات سنکر قبول فرماتا ہی اونکی نیتین خالص ہونے کی وجہ سے وَرَحْمَةٌ اور وہ رحمت کا سبب ہی
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اون لوگون کے جنھون نے ایمان اظہار کیا مِنْكُمْ تم مین سے یعنی یہ نہین کہ تمھاری بات نہ جانتا ہو تمھارا
صدق اور کذب سب جانتا ہی مگر تمھارا پردہ فاش نہین کرتا اور رحمت کی رو سے تم پر مہربانی اور نرمی کرتا ہی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
اور جو لوگ ایذا دیتے ہین قول اور فعل سے رَسُوْلَ اللّٰهِ رسول اللہ کو لَهُمْ واسطے اونکے ہی عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دردناک
آخرت مین يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ قسم کھاتے ہین اللہ کی لَكُمْ واسطے تمھارے ای مسلمانو اس بات پر کہ وہ منافق نہین ہین لِيُرْضُوْكُمْ
تاکہ تمھین خوش کرین اپنے سے وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اور خدا اور رسول اوسکا اَحَقُّ بہت سزاوار ہی اَنْ يُّرْضُوْهُ اسکا کہ خوش
کرین منافق اونھے سے اوسکو اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہین مومن جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین کہ ہم مومن ہین اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا آیا نہین جانتے
وہ اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ یہ کہ جو کوئی خلاف کرے ساتھ خدا کے وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کے اور حد سے گذرے فَاَنَّ لَهٗ
تو لائق ہی یہ کہ ہو اوسکے واسطے نَارَ جَهَنَّمَ آگ دوزخ کی خَالِدًا فِيْهَا در حالیکہ ہمیشہ رہنے والا ہی اوسمین ذٰلِكَ یہ دوزخ مین

ہمیشہ رہنا الْخِزْيُ الْعَظِيمُ رسوائی بڑی ہی قول مجاہد سے لکھا ہی کہ منافق لوگ آپس مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بات آزمانے والا اور متردد کہتے تھے اور مسخراپن اور ہنسی کے طور پر آپ کی باتون کی نقل کرتے تھے اور اونمین سے بعضے تمنا کرتے تھے کہ کیا خوب
بات ہوتی کہ ہمین سو کوڑے مار لیا کرتے اور آسمان سے آیت نہ آتی کہ ہماری رسوائی کا سبب ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ
ڈرتے ہین منافق أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ اس سے کہ نازل کیجائے مسلمانون پر سُورَةٌ ایک سورت قرآن مین سے کہ تُنَبِّئُهُمْ
آگاہ کردے وہ سورت اور خبر دے مسلمانون کو بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ساتھ اوس چیز کے جو منافقون کے دل مین کفر اور نفاق ہی
قُلِ اسْتَهْزِئُوا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین کہ ٹھٹھا کرو یہ حکم دھمکی اور ڈرانے کے طور پر ہی یعنی ٹھٹھا کرو کہ اوسکی جزا پاؤگے اور
جزا یہ ہی کہ اسکے سبب سے فضیحت ہوگے إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ تحقیق کہ اللہ ظاہر کرنے والا ہی مَا تَحْذَرُونَ اوس چیز کو جسے ظاہر ثلثة کذا فی السجاوندی ١٢
کرنے مین تم ڈرتے ہو یعنی تمھاری بری صفتین اور اخلاق لکھا ہی کہ غزوۂ تبوک مین ودیعت بن ثابت منافقون کے ایک گروہ کے ساتھ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے جاتا تھا اور وہ اور اوسکے ساتھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کرکے کہتے تھے
کہ دیکھو یہی مرد چاہتا ہی کہ شام کے مکانات لیلے اور وہان کے بادشاہون کے محلون مین مقام کرے یہ بات نور نبوت سے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دل پر ظاہر ہوگئی آپ نے عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس گروہ کے پاس جا جو چلا گیا اور اونسے استفسار کر کہ کیا کہتے ہین
اگر انکار کرین تو کہدینا کہ تمنے یہ یہ کہا عمار رضی اللہ عنہ نے اونکے پاس جاکر کہدیا اور وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آئے
اور عذر کرنے لگے کہ ہم ایک بات دل لگی کے طور پر کہتے تھے جیسے راہ چلتون کی عادت ہوتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون سے کہ کیا کہتے تھے تم تو لَيَقُولُنَّ البتہ کہین کہ إِنَّمَا كُنَّا سوا اسکے نہین کہ ہم
تھے ہم مسافرون کی طرح نَخُوضُ وَنَلْعَبُ خوض کرتے تھے ہر طرح کی باتون مین اور کھیلتے تھے اوس بات مین جو ہم کہتے تھے قُلْ
کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین تہدید کی راہ سے کہ أَبِاللَّهِ کیا ساتھ خدا کے وَآيَاتِهِ اور اوسکی باتون کے وَرَسُولِهِ اور
اوسکے رسول کے كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ہو تم کہ ٹھٹھا کرتے ہو اور اونسے مسخراپن چاہیے لَا تَعْتَذِرُوا نہ عذر کرو واسطے
کہ تمھارا عذر محض جھوٹ ہی قَدْ كَفَرْتُمْ تحقیق کہ اظہار کفر کیا تمنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کرکے بَعْدَ إِيمَانِكُمْ
بعد اسکے کہ ایمان ظاہر کیا تھا تمنے إِنْ نَعْفُ اگر معاف کرین ہم عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ ایک گروہ کو تم مین سے جو توبہ کرین اور
مخشی بن حمیر تھا اونمین سے کہ اوسنے توبہ کی اور حق تعالی سے درخواست کی کہ شرف شہادت پائے اور جنگ یمامہ مین شربت شہادت پیا
نُعَذِّبْ طَائِفَةً عذاب کرینگے ہم گروہ دوسرے کو بِأَنَّهُمْ كَانُوا بسبب اسکے کہ وہ ہین مُجْرِمِينَ ع گنہگار نفاق پہ ع ٨/٧
اڑے رہنے کے سبب سے الْمُنَافِقُونَ منافق مرد کہ تین سو تھے وَالْمُنَافِقَاتُ اور منافق عورتین ایک سو ستر تھین بَعْضُهُمْ
مِنْ بَعْضٍ بعضے اونکے بعض سے ہین یعنی نفاق مین سب ایک دوسرے کے مشابہ ہین يَأْمُرُونَ حکم کرتے ہین بِالْمُنْكَرِ ساتھ وقف لازم
برے کام کے کہ کفر ہی یا گناہ یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب وَيَنْهَوْنَ اور باز رکھتے ہین عَنِ الْمَعْرُوفِ نیکی سے
کہ ایمان ہی یا طاعت یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اور متابعت وَيَقْبِضُونَ اور روک رکھتے ہین

اَیْدِیَھُمْ ہاتھ اپنے یعنی بند کرتے ہین خیرات اور صدقات سے یا ہاتھ نہین اوٹھاتے دعا اور مناجات کے واسطے سلمی رحمہ اللہ
تعالی نے کہا کہ عاجز اور محتاجون کی مدد سے ہاتھ روکتے ہین نَسُوا اللّٰہَ چھوڑ دی اونھون نے خدا کی فرمانبرداری فَنَسِیَھُمْ پس
چھوڑ دیا خدا نے اونھین اور اپنے فضل کو اونسے باز رکھا اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ تحقیق کہ منافق مرد اور عورتین ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝
وہ فاسق ہین یعنی دائرہ ایمان سے باہر وَعَدَ اللّٰہُ الْمُنٰفِقِیْنَ وعدہ کیا ہے خدا نے منافق مردون وَالْمُنٰفِقٰتِ اور منافق عورتون
وَالْکُفَّارَ اور کافرون سے مرد ہون یا عورتین نَارَ جَھَنَّمَ آتش دوزخ کا خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ رہینگے اوس آگ مین
ھِیَ حَسْبُھُمْ وہ آگ بس ہے اونھین عذاب کرنے کو وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ اور دور کر دیا ہے اونھین خدا نے اپنی رحمت سے وَلَھُمْ
اور واسطے اونکے ہے آخرت مین عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ عذاب پایدار کہ کبھی منقطع نہو گا یا دنیا مین برابر مبتلاے عذاب ہین کہ وہ نفاق ہے
اور حسد کا رنج رباعی ای آنکہ ز تیرہ حالی و بدروزی + در باطنت آتش نفاق افروزی + در ہر نفسست شعلۂ غم بیشترست + میسوزد ازان
شعلۂ خوش میسوزی ؎ کَالَّذِیْنَ ای منافقو تم ہو مانند اون لوگون کے جو تھے مِنْ قَبْلِکُمْ پہلے تم سے یعنی گذری ہوئی امتین
کَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْکُمْ تھے بہت سخت تم سے قُوَّۃً قوت کی رو سے یعنی بدن مین تم سے بہت قوی تھے وَّاَکْثَرَ اور بہت زیادہ
تم سے اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا مال اور اولاد کی رو سے یعنی اونکا مال اور اولاد تم سے بہت زیادہ تھی فَاسْتَمْتَعُوْا پھر فائدہ
اوٹھایا اونھون نے بِخَلَاقِھِمْ اپنے حصہ سے دنیا کی لذتون مین سے اور مال و اولاد سے فائدہ اوٹھایا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِکُمْ
پھر تم نے بھی فائدہ اوٹھایا اپنے حصہ سے فنا ہو جانے والی آرزون مین سے کَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ جس طرح کہ فائدہ حاصل
کیا تھا اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِکُمْ پہلے تم سے بِخَلَاقِھِمْ اپنے حصے سے وَخُضْتُمْ اور خوض کیا تم نے اور
شروع کر دیا تم نے باطل کَالَّذِیْ خَاضُوْا مثل اوس خوض کے جو خوض کیا تھا اگلے لوگون نے اور اوسی پر گذر گئے
اُولٰٓئِکَ وہ گروہ حَبِطَتْ نیست و نابود ہوئے اور تباہ ہو گئے اَعْمَالُھُمْ عمل اونکے فِی الدُّنْیَا دنیا مین کہ اونکے
مال اور اولاد نے اونکے ساتھ وفا نہ کی وَالْاٰخِرَۃِ اور آخرت مین کہ اون عملون پر کچھ ثواب نہ مترتب ہوا وَاُولٰٓئِکَ اور وہ
گروہ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ نقصان پانے والے ہین دونون جہان مین اَلَمْ یَاْتِھِمْ کیا نہین آئی اونکے پاس یعنی
منافقون کے پاس جو دنیا کی لذت پر مغرور اور لذات باقیہ حاصل کرنے سے دور ہین نَبَاُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ خبر اون
لوگون کے عذاب اور وبال کی جو اونسے پہلے تھے قَوْمِ نُوْحٍ نوح علیہ السلام کی قوم کہ طوفان مین غرق ہو گئی وَّعَادٍ اور قوم عاد جو
تیز ہوا سے ہلاک ہوئی وَّثَمُوْدَ اور قوم ثمود کہ کڑک اور زلزلہ سے مر گئی وَقَوْمِ اِبْرٰھِیْمَ اور ابراہیم علیہ السلام کی قوم کہ
طرح طرح کے عذاب مین مبتلا ہوئی اور نمرود مچھر کے ڈنک سے ہلاک ہو گیا وَاَصْحٰبِ مَدْیَنَ اور اہل مدین جو شعیب علیہ السلام کی قوم تھی
کہ یوم الظلہ کے عذاب سے غارت ہو گئے وَالْمُؤْتَفِکٰتِ اور وہ دیہات والے جو اولٹ پلٹ ہو گئے یعنی قوم لوط کہ کسطرح ہلاک ہوئی
اَتَتْھُمْ رُسُلُھُمْ آئے ان سب کے پاس رسول ہمارے بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ دلیلون روشن اور نشانیون درست کے فَمَا کَانَ اللّٰہُ
پس نہ تھا خدا لِیَظْلِمَھُمْ کہ ظلم کرے اونپر یعنی بے جرم اونپر عذاب بھیجے وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اور لیکن تھے وہ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝

اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے کفر اور تکذیب کے سبب سے یہانتک کہ عذاب کے مستحق ہو گئے وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور مومن مرد وَالْمُؤْمِنٰتُ
اور مومن عورتین بَعْضُهُمْ بعضے اونکے اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ دوست بعض کے ہین یاری اور مددگاری کرنے مین يَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرتے ہین ساتھ نیکی کے کہ ایمان اور فرمانبرداری ہی وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھتے ہین برائی سے
کہ کفر اور گناہگاری ہی وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھتے ہین نماز اوسکی شرطون کے ساتھ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور
دیتے ہین زکوۃ اون آداب کے ساتھ جو زکوۃ سے متعلق ہین وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ اور اطاعت کرتے ہین اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ
اور اوسکے رسول کی سب حکمون مین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ قریب ہی کہ رحم کرے اللہ اونپر اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ تحقیق کہ اللہ غالب ہی جو چاہے کرے حَكِيْمٌ دانا ہی ہر چیز کو اوسکے محل پر رکھتا ہی وَعَدَ اللّٰهُ وعدہ کیا ہی
اللہ نے الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مومن مرد اور مومن عورتون سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون کا کہ میوہ دار ہین بہتی ہین
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہینگے اوسمین وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً
اور وعدہ کیا ہی اونسے پاکیزہ اور اچھے مکانون کا فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ بیچ جنتون عدن کے جنات عدن بہشت مین
ایک شہر کا نام ہی کہ چشمۂ تسنیم اوسی مین ہی یا بہشت مین درجات اعلیٰ ہین امام ثعلبی نے کہا ہی کہ وہ ایک نہر ہی جنت مین
کہ اوسکے باغ اوسکے دونون کنارون پر ہین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور خوشی اللہ کے نزدیک سے مومنون کو اَكْبَرُ
بہت بڑی ہی بہشت اور بہشت کی نعمتون سے اسواسطے کہ سب سعادتون کا مبدا اور سب کرامتون کا منشا حق تعالیٰ کی
رضامندی ہی اور وصال اور لقاے ذوالجلال وہی رضامندی سے حاصل ہوتا ہی محققان راہ اور عارفان آگاہ کو وقت بہو
حضرت الٰہی کی رضامندی کے سوا اور کچھ مطلوب ہی نہین مثنوی یکی میخواہد از تو جنت و حور ✣ یکی خواہد کہ از دوزخ شود دور ✣ ولیکن
ما نخواہیم این و آن جستہ ✣ مراد ما ہمہ خوشنودی است ✣ چو تو خوشنود گشتی در دو عالم ✣ ہمین مقصود بس واللہ اعلم ✣ صحیح حدیثون مین وارد ہی
کہ حق تعالیٰ خطاب فرمائیگا کہ یا اہل الجنۃ جنتی بولینگے کہ لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک پھر حق تعالیٰ فرمائیگا کہ تم خوش ہوے
وہ لوگ عرض کرینگے کہ کیا ہی ہمین جو ہم خوش نہون حال یہ ہی کہ عطا کیا تو نے ہمین جو کہ اپنے کسی مخلوق کو تو نے عطا نہین فرمایا حق تعالیٰ فرمائیگا
کہ کیا دون مین تمکو ان عطیون سے بھی افضل جنتی لوگ عرض کرینگے کہ اس سے افضل اور کیا چیز ہوسکتی ہی خطاب آئیگا کہ نازل کرتا ہون مین تمپر
اپنی خوشی اور ہرگز تمپر خفا نہونگا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا کی رضامندی سے افضل کوئی نعمت ہی نہین ذٰلِكَ وہ خوشنودی
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہ ہی کامیابی بڑی کہ دنیا کی نعمت اوسکے سامنے حقیر بلکہ جنت کی نعمت اوسکے مقابلہ مین بہت کم ہی يٰٓاَيُّهَا ع ۹
النَّبِيُّ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَاهِدِ الْكُفَّارَ جہاد کر کافرون پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور منافقون پر دلیل سے الزام دیکر
اور اونپر حدین قائم کرکے وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اور سختی کر اونپر جہاد مین اور محابا نہ کر وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور اون سب کے پھر جانے کی
جگہ دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری پھر جانے کی جگہ دوزخ ہی لکھا ہی کہ جنگ تبوک کا جب سامان تھا تو جلاس بن سوید ایک دراز گوش پر
سوار قبا کی طرف سے مدینہ کو آتا تھا اور راہ مین لوگون کو بھگا دینے کے واسطے بولا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ لائے ہین وہ اگر حق ہو تو جس دراز گوش پر مین سوار ہون

اس سے بدتر ہوجاؤن اوسکی جورو کے بیٹے مصعب نے یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپ نے جلاس کو طلب فرمایا اور مصعب کے
سامنے پوچھا کہ تو نے یہ کیا کہا تھا جلاس نے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز نہین کہا تھا مصعب نے خدا سے دعا کی کہ یا اللہ اپنے رسول پر ایک
آیت نازل فرما کہ میری بات کی سچائی اوس سے معلوم ہوجائے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ قسم کھاتے ہین ساتھ
اللہ کے کہ مطلق مَا قَالُوْا نہین کہی ہے اونھون نے وہ بات وَلَقَدْ قَالُوْا اور البتہ کہا ہے اونھون نے کَلِمَۃَ الْکُفْرِ کلمہ کفر کا
کہ طعن کی ہے دین اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی بات مین شک لائے ہین وَکَفَرُوْا اور کفر ظاہر کیا اونھون نے بَعْدَ
اِسْلَامِھِمْ اپنا اسلام ظاہر کرنے کے بعد وَھَمُّوْا اور قصد کیا اونھون نے بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ساتھ اوس چیز کے جو نہین پائی
اونھون نے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ سے نکال دینا اور مہاجرین کو جلاوطن کردینا اونکو مقصود تھا یا اونکا ارادہ یہ تھا کہ ابن ابی کے
سر پر سلطنت کا تاج رکھیں اور اوسے بادشاہ بنائین وَمَا نَقَمُوْا اور کینہ نہین رکھتے تھے رسول اور مومنون کے ساتھ اِلَّا
اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ مگر یہ کہ بے پروا کردیا اونھین اللہ نے وَرَسُوْلُہٗ اور اوسکے رسول نے مِنْ فَضْلِہٖ اپنے فضل سے یعنی
اہل مدینہ محتاج اور تنگ حال تھے جب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک وہان پہونچا اور اوسکی برکت سے بہت غنیمتین اونکے ہاتھ مین
آئین اور وہ مالدار ہوگئے تو اونھون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت کا موجب اور کچھ نپایا مگر یہ کہ مستغنی ہوگئے اور بعضون نے
کہا کہ جلاس کا مولا قتل ہوا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے بارہ ہزار درم اوسے دیت دیے وہ مالدار ہوگیا اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل وکرم سے دو ہزار درم وہ دیت سے زیادہ تھے یہان تعریض کے ساتھ حق تعالی فرماتا ہے کہ اس کینہ اور دشمنی کا سبب
اور کچھ نہین مگر وہ تو انگری فَاِنْ یَّتُوْبُوْا پس اگر منافق توبہ کرین نفاق سے یَکُ تو ہو وہ توبہ خَیْرًا لَّھُمْ بہتر واسطے اونکے
وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا اور اگر پھرینگے توبہ سے اور اوڑے رہینگے نفاق پر تو یُعَذِّبْھُمُ اللّٰہُ عذاب کریگا اونپر اللہ عَذَابًا اَلِیْمًا
عذاب دردناک فِی الدُّنْیَا دنیا مین قتل کے سبب سے وَالْاٰخِرَۃِ اور آخرت مین جلانے کے سبب وَمَا لَھُمْ فِی الْاَرْضِ اور
نہین ہے واسطے اونکے زمین مین مِنْ وَّلِیٍّ کوئی دوست جو ہاتھ پکڑے وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ کوئی مددگار کہ اونسے عذاب روکے
منقول ہے کہ جلاس نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد توبہ کی اور اس امت کے مخلصون مین شمار کیا گیا رضی اللہ عنہ لکھا ہے کہ ثعلبہ
انصاری کہ زاہد صحابیون مین سے تھا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوا اور التماس کی کہ آپ خدا سے درخواست
کرین کہ خدا مجھے غنی کردے ہرچند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسے نصیحت کی کہ اس دعا سے درگذر کچھ مفید
نہ پڑی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ اوسے اوسکے خاطرخواہ مال عطا فرمائے آپکی دعا قبول ہوئی
حق تعالی نے اوسکی بکریون مین برکت عطا فرمائی اور وہ بکریان اسقدر ہوگئین کہ مدینہ منورہ کے گرد اونکے چرنے کی
جگہہ نہ رہی وہ جنگل مین اپنی بکریان لیگیا اور جمعہ اور جماعت سے محروم ہوگیا پہلے تو فقط جمعہ کے دن مدینہ مین آتا آخر کو
اوس سے بھی وہ محروم ہوا اور جب زکوۃ تحصیلنے والا حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے حضور سے
اوسکے پاس گیا اور زکوۃ مانگی تو مال کی محبت کے سبب سے اوسکا یہ حال ہوا کہ حکم نبوی سے انکار کرکے بولا کہ یہ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طلب کرتے ہین جزیہ ہی اور زکوۃ نہ دی اور یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ متعجب ہوئے اور
یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ اور منافقون مین سے مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ وہ شخص ہی جسنے عہد کیا خدا سے کہ لَئِنْ اٰتٰىنَا اگر دے ہمین
مِنْ فَضْلِهٖ خدا اپنے فضل سے مال تو لَنَصَّدَّقَنَّ ضرور صدقہ دینگے ہم اور زکوۃ نکالینگے وَلَنَكُوْنَنَّ اور ضرور ہونگے ہم دیگر
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ نیکون مین سے فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ پھر جب دیا اونھین بہت مال مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل وکرم سے تو
بَخِلُوْا بِهٖ بخل کیا اونھون نے ساتھ اوس مال کے اور خدا کا حق نہ دیا وَتَوَلَّوْا اور مونھ پھیر لیا عہد وپیمان سے وَّهُمْ
مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور وہ مونھ پھیرنے والے ہین حکم سے فَاَعْقَبَهُمْ پھر پیچھے لایا اونکے وہ بخل اور زکوۃ نہ دینا نِفَاقًا فِيْ
قُلُوْبِهِمْ نفاق کو جما ہوا اونکے دلون مین کہ باقی رہے اور زائل ہی نہو اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ اوسدن تک کہ دیکھین اپنا عمل
یعنی اوسکی جزا اور وہ قیامت کا دن ہوگا بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ بسبب اسکے خلاف کیا اونھون نے خدا کے ساتھ مَا وَعَدُوْهُ
جو کہ وعدہ کیا تھا اونھون نے صدقہ دینے کا اور صلاحیت اختیار کرلینے کا وَبِمَا كَانُوْا اور بسبب اسکے کہ تھے اپنے وعدہ مین يَكْذِبُوْنَ ۝
جھوٹ کہتے اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا کیا نہین جانتے وعدہ خلاف لوگ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ یہ کہ اللہ جانتا ہی سِرَّهُمْ بھید اونکا جو پوشیدہ ہی
نفاق اور عہد کے خلاف کرنے کا ارادہ وَنَجْوٰىهُمْ اور جو بھید کہتے ہین باہم کہ یہ زکوۃ جزیہ ہی وَاَنَّ اللّٰهَ اور نہین جانتے وہ کہ اللہ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ جاننے والا بھیدون اور پوشیدہ باتونکا ہی اس آیت مین بڑی تہدید ہی بیت مکن اندیشہ عصیان جو پیدانی کہ اللہ
مبین درون وبرون ہمچو آن جو پیدانی کہ پیداند نقل ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو لشکر تبوک کے آراستہ کرنے مین خرچ
کرنے اور مدد دینے پر رغبت دلائی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ جتنا مال دنیا رکھتے تھے سب لے آئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ
تعالی عنہ اپنا نصف مال لائے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے تین سو اونٹ مال اور اسباب سے لدے ہوئے دیے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہزار
مثقال سونا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لائے اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس اوقیہ سونا یا چار ہزار درم
صدقہ دیے اور عباس طلحہ سعد عبادہ محمد بن سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بہت بہت سا مال لائے اور یہ سب مال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس جمع ہوا آخر مین عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سو وسق خرما لائے کہ دو ہزار چار سو من ہوتا ہی اور اوس لشکر کے سامان مین دیے اور ابو عقیل
انصاری رضی اللہ عنہ ایک صاع خرما لائے اور بولے کہ آج کی رات صبح تک لوگون کے واسطے کوئین سے مین نے پانی کھینچا اوسکی مزدوری دو صاع خرمے
اونھون نے مجھے دیے ایک صاع اپنے اہل وعیال کے واسطے چھوڑ آیا ہون ایک صاع یہ لایا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صاع بھر خرمے
سب صدقون کے اوپر بچھا دو صحابہ لائے ہین چنانچہ منافقون نے عیب گوئی اور غمازی کرکے کہنا شروع کیا کہ عبد الرحمن اور عاصم نے
اپنا مال برباد کیا اور خدا اور رسول ابو عقیل کے صاع بھر خرمے سے بے نیاز ہین مگر اوسنے چاہا کہ لوگون کو اپنی یاد دلائے تاکہ
صدقون مین سے کچھ لے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَّذِيْنَ وہ لوگ جو يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ عیب کرتے ہین زیادہ
دینے والون کا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون مین سے فِي الصَّدَقٰتِ صدقے ادا کرنے مین یعنی عبد الرحمن اور عاصم
رضی اللہ عنہما کا عیب کرتے ہین اور اونکے صدقہ دینے کو ریا کی طرف منسوب کرتے ہین وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اور اون لوگون کا بھی

عیب کرتے ہین جو نہین پاتے اِلَّا جُهْدَهُمْ مگر اپنی طاقت کی قدر یعنی ابو عقیل کو کہتے ہین کہ خدا اور رسول اوسکے صاع بھر
خرمون سے مستغنی ہین فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ پھر مسخراپن کرتے ہین اونسے سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ جزا دے اللہ اونھین اونکے
مسخرےپن کی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝ اور واسطے اونکے ہوگا عذاب دردناک اوس مسخرےپن اور ٹھٹھے کے سبب سے
جو وہ کرتے ہین انوار مین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ابی کا بیٹا کہ اوسکا نام بھی عبد اللہ تھا اور وہ مخلص مسلمان اور خالص مطیع تھا
اپنے باپ کی بیماری مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسنے یہ درخواست کی کہ آپ میرے باپ کے واسطے دعاے مغفرت کیجیے
آپ نے ابن ابی کے واسطے مغفرت مانگی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ مغفرت مانگ تو اونکے واسطے جو منافق ہین
اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یا مغفرت نہ مانگ تو اونکے لیے مراد یہ ہی کہ دونون امر بےفائدہ ہونے مین برابر ہین اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
اگر مغفرت مانگیگا تو اونکے واسطے سَبْعِیْنَ مَرَّةً ستر بار فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ تو بھی ہرگز نہ بخشیگا خدا اونھین لکھا ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ مین ستر بار سے بڑھاؤن تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ یَّغْفِرَ
اللّٰهُ لَهُمْ یہ آیت نازل ہونے کے بعد پھر حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین نے منافقون کے واسطے دعاے مغفرت نہین کی
اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ ستر سے کثرت مراد ہی حد معین مراد نہین ذٰلِكَ وہ دعاے مغفرت اونکے حق مین قبول ہونا بِاَنَّهُمْ
بسبب اسکے ہی کہ وہ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ کافر ہوے ساتھ اسکے وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے وَاللّٰهُ اور اللہ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ
الْفٰسِقِیْنَ۝ نہین راہ دکھاتا مقصود کی فاسقون کے گروہ کو یعنی اونھین جو اپنے کفر مین متمرد ہین فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ خوش ہوے
لڑائی سے باز رہنے والے بِمَقْعَدِهِمْ بسبب اپنے بیٹھنے کے خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ برخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
وَكَرِهُوْٓا اور کراہت رکھی اونھون نے عقیدہ سے اَنْ یُّجَاهِدُوْا یہ کہ جہاد کرین بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھ مالون
اور جانون اپنی کی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا مین بلکہ فراغت اور راحت جسمانی ڈھونڈھی وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے مومنون سے
کہ لَا تَنْفِرُوْا نہ نکلو اس لڑائی کے واسطے فِی الْحَرِّ گرمی مین خود نہ گئے اور مسلمانون کو بھی روکنا چاہا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ کہہ اونسے
کہ آتش دوزخ اَشَدُّ حَرًّا بہت سخت ہی گرمی مین اس موسم گرما کے بہ نسبت اور یہ مخالفت کے سبب سے جلنے کے مستحق
ہو گئے اوس سخت حرارت مین لَوْ كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ۝ اگر جانتے ہوتے کہ اوس جہان مین اونکا مآل آتش دوزخ ہی
فَلْیَضْحَكُوْا پس چاہیے کہ ہنسین قَلِیْلًا تھوڑا وَّلْیَبْكُوْا كَثِیْرًا اور چاہیے کہ روئین بہت یہ خبر ہی اور
صیغہ امر کے ساتھ اسوجہ سے وارد ہوئی کہ اس بات پر دلالت کرے کہ قیامت کے دن اونھین تھوڑا ہنسنا اور بہت رونا لازم ہی
اور چاہیے کہ ہنسی اور رونا خوشی اور رنج سے کنایہ ہو اور قلت کو عدم پر حمل کرین کہ فرداے قیامت کو اونھین غم ہوگا بےخوشی کے
جَزَآءً جزا دیگا اونھین خدا جزا دینے کر بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۝ بسبب اوس چیز کے جو کماتے تھے نفاق اور برے اخلاق
فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ پس اگر پھیر لائیگا خدا تجھے مدینہ مین اِلٰی طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ طرف کسی گروہ کے خلاف کرنے والے
منافقون مین سے فَاسْتَاْذَنُوْكَ تو اجازت چاہینگے تجھسے لِلْخُرُوْجِ واسطے نکلنے کے اور لڑائی کے واسطے

ع ۸

غزوۂ تبوک کے بعد فَقُل لَّن تَخْرُجُوا پس کہ نہ آؤ گے تم یہ خبر ہی نہی کے معنی مین یعنی باہر نہ نکلو مَعِيَ میرے ساتھ اَبَدًا کبھی
وَّلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ اور لڑائی نکرو میری معیت مین عَدُوًّا کسی دشمن سے اِنَّكُمْ بیشک تم رَضِيتُم خوش ہوے
بِالْقُعُودِ ساتھ بیٹھ رہنے اور خلاف کرنے کے اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار یعنی غزوۂ تبوک مین فَاقْعُدُوا پھر بیٹھو دوبارہ
مَعَ الْخَالِفِينَ ۝ ساتھ پیچھے رہنے والون کے جو لڑائی کے قابل نہین ہین جیسے لڑکے اور عورتین اسواسطے کہ جہاد مردان مرد
اور مبارزان میدان نبرد کا کام ہی ہر ایک تر دامن سے یہ کام نہین ہوتا اور جس نامرد کو درد مبارزت نہو وہ معرکہ مجاہدت مین آنے کے
لائق نہین بیت یا برو ہمچون زنان رنگے و بوئے پیشہ گیر + یا چو مردان اندر آی و گوے در میدان فگن + لکھا ہی کہ حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن ابی کی بیماری مین اوسکی عیادت کے واسطے تشریف لیگئے اور اوسنے حضرت سے التماس کی کہ آپ اپنا پیراہن
عطا فرمائین کہ میرے مرنے کے بعد لوگ میرا کفن بنائین اور میرے دفن کے وقت آپ تشریف لائیے اور میرے جنازہ کی نماز پڑھائیے
اور میری مغفرت خدا سے مانگیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو پیراہن پہنے ہوے تھے اوپر والا پیراہن آپنے اوسے دیدیا اور اوسکے
جنازہ پر بھی آپ تشریف لیگئے اور چاہا کہ نماز پڑھائین اور حضرت فاروق اعظم اس باب مین نہایت مضطرب تھے اور اوسکی برائیان
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد دلاتے تھے اور بہت منع کرتے تھے آخر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمال لطف اور مہربانی جو رکھتے تھے
اسوجہ سے آپ نے قصد کیا کہ اوسپر نماز پڑھین تو یہ آیت نازل ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ نماز پڑھنے کے بعد یہ آیت اوتری وَلَا تُصَلِّ
اور نماز نہ پڑھ عَلَىٰ أَحَدٍ کسی پر مِّنْهُم مَّاتَ منافقون مین سے جو مرے اَبَدًا کبھی ابدًا لا تصل کا ظرف ہی اور بعضون نے کہا کہ مات کا
ظرف ہی یعنی جب کوئی کفر پر مرتا ہی تو اوسے زندہ کرنا عذاب کے واسطے ہی فائدہ دینے کو نہین ہی پس گویا کہ وہ زندہ کرنے کے بعد بھی مردہ ہی
اور ہمیشہ اوسی حال پر رہیگا وَلَا تَقُمْ اور نہ کھڑا ہو عَلَىٰ قَبْرِهِ ط اوسکی قبر پر دفن یا زیارت یا دعا یا استغفار کے واسطے
اِنَّهُمْ تحقیق کہ منافق كَفَرُوا بِاللَّهِ کافر ہوے ساتھ خدا کے کہ اونھون نے شرک کیا وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کے ساتھ کہ فرمانبرداری
نہ کی وَمَاتُوا اور مرے وہ وَهُمْ فَاسِقُونَ ۝ حال آنکہ وہ باہر نکلے ہوے ہین راہ ایمان سے وَلَا تُعْجِبْكَ اور چاہیے کہ تجھے
متعجب نکرین مراد امت ہی اور خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی یعنی خوشی مین نہ ڈالدین تمھین اے امت محمدی کے لوگو
اَمْوَالُهُمْ مال منافقون کے اگرچہ بہت ہین وَأَوْلَادُهُمْ ط اور اولاد اونکی اگرچہ قوی اور صاحب اقتدار ہی اِنَّمَا يُرِيدُ
اللَّهُ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہی اللہ اَن يُعَذِّبَهُم یہ کہ عذاب کرے اونپر بِهَا اونکے مال اور اولاد کے سبب سے فِي الدُّنْيَا
دنیا مین کہ مال جمع کرنے اور اوسکی حفاظت کے سبب سے برابر رنج و تعب مین رہتے ہین اور اولاد کے احوال کی فکر اور اونکی معاش کا اسباب
جمع کرنے کے واسطے ہر وقت محنت اور مشقت کھینچتے ہین وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ اور نکلین روحین اونکی بڑی حسرت سے
وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ اور وہ کافر ہون یعنی کفر ہی پر اس جہان سے جائین ایک فقیر کہتا تھا کہ جو لوگ غنی ہین
وہ سب شقیون سے زیادہ شقی ہین دنیا کا مال جمع کرتے ہین طرح طرح کی پریشانی اور زحمت سے اور اوسکی حفاظت
کرتے ہین انواع واقسام کی مشقت سے اور آخرت مین جاتے ہین اور اوسے چھوڑتے ہین لاکھ لاکھ حسرت اور ندامت سے قطعہ دلا اول چو خواہی

کتنی مال جمع + بسے رنج بر خویش باید گماشت + بسا از بہر آن تا بماند بجاے + شب و روز مے باید پاس داشت + وزین جملہ آن حال مشکل ترست
کہ آخر بحسرت بباید گذاشت + وَاِذَآ اُنْزِلَتْ اور جب نازل کیجاتی ہے سُوْرَةٌ کوئی سورت قرآن کی پوری یا تھوڑی اسواسطے کہ
سورت دونون کو کہتے ہین اور یہ اتفاق ہے جب سورت نازل ہوئی ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ ساتھ اس حکم کے کہ ایمان لاؤ ساتھ خدا کے
وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اور جہاد کرو اوسکے رسول کی معیت مین تو اسْتَاْذَنَكَ اجازت چاہتے ہین تجسے باز رہنے مین
اُولُوا الطَّوْلِ مال اور قدرت والے مِنْهُمْ منافقون مین سے وَقَالُوْا اور کہتے ہین کہ ذَرْنَا چھوڑ دے ہمین اور اپنے ساتھ
لشکر مین نہ لیجا نَكُنْ تاکہ رہین ہم مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ گھر بیٹھنے والون کے ساتھ رَضُوْا خوش اور راضی ہوے بِاَنْ
يَّكُوْنُوْا اس بات سے کہ ہون مَعَ الْخَوَالِفِ ساتھ عورتون اور پیچھے رہنے والون کے وَطُبِعَ اور مہر کردیگئی ہے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اونکے دلون پر نفاق سے فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ پس وہ نہین سمجھتے اوسے جو جہاد مین ہین انوار سعادت اور اوسے جو خلاف
کرنے مین ہین آثار شقاوت لٰكِنِ الرَّسُوْلُ مگر رسول اللہ کا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین مَعَهٗ
ساتھ اوسکے یعنی اوسکی خدمت مین جٰهَدُوْا جہاد کیا اونھون نے بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھ اپنے مالون اور اپنی جانون کے
وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ واسطے اون لوگون کے ہین نیکیان دونون جہان کی یعنی دنیا مین غنیمت اور نصرت
اور عقبیٰ مین بہشت اور کرامت وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ ہین فلاح پانے والے اور مقصود کو پہونچنے والے
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ تیار کی ہین اللہ نے واسطے اونکے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے
اوسکے مکانون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین ذٰلِكَ وہ ہے الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ رستگاری بڑی ع
اور کامیابی پوری وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ اور آئے جنگ تبوک کی طرف توجہ کرنے کے وقت عذر کرنے والے مِنَ الْاَعْرَابِ
گنوارون مین سے یعنی اسد اور غطفان کہ اونھون نے قلت مال اور کثرت عیال کا عذر کیا یا رہط عامر بن طفیل نے عذر کیا اسطرح پر
کہ اگر ہم لڑائی پہ جائین تو بنی طے ہمارے لوگون اور چارپایون کو لوٹتے مارتے ہین اور وہ لوگ یہ عذر کرتے تھے لِيُؤْذَنَ لَهُمْ تاکہ
اذن دیا جائے اونھین خلاف کرنے مین وَقَعَدَ الَّذِيْنَ اور بیٹھ رہے وہ لوگ جو كَذَبُوا اللّٰهَ جھوٹ بولے اللہ سے
وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول سے ایمان کا دعویٰ کرتے ہین اس سے یہان منافق مراد ہین کہ وہ نہ آئے اور عذر بھی کیا سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ قریب ہے کہ پہونچے اونھین كَفَرُوْا جو کافر ہوگئے مِنْهُمْ وہ یہاتیون مین سے عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا
دنیا مین قتل کے سبب سے اور آخرت مین جلنے کے باعث سے لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ نہین ہے ناتوانون اور عاجزون پر وَلَا عَلَى
الْمَرْضٰى اور نہ بیمارون پر وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اور نہ اون لوگون پر جو نہین پاتے مَا يُنْفِقُوْنَ وہ چیز جو خرچ
کرین اپنے اوپر اور اسباب راہ بنا مین جیسے قوم جہینہ اور بنو عذرہ اور مزینہ یعنی ان تین گروہون پر نہین ہے حَرَجٌ کچھ گناہ اگر لڑائی پر
نہ جائین اِذَا نَصَحُوْا جب خیر خواہی کرین اور فرمانبردار رہین لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ واسطے خدا کے اور اوسکے رسول کے
اور نصح فعل کی اصلاح با نیت خالص کرنا ہے مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ نہین ہے اوپر نیک کام کرنے والون کے جو خیر خواہ ہین

مِنْ سَبِیْلٍ کچھ عتاب اور ملامت وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اوسے جو عذر کے سبب سے لڑائی پر نہ جائے رَّحِیْمٌ
مہربان ہی کہ معذوروں کو گھر بیٹھنے کی رخصت دیتا ہی وَّلَا عَلَی الَّذِیْنَ اور کچھ عتاب نہیں او نپر بھی جو عاجزی کے سبب سے
اِذَا مَآ اَتَوْکَ جب آئے تیرے پاس اور درخواست کی لِتَحْمِلَهُمْ تاکہ سواری دے تو اونھیں اور اپنے ساتھ لڑائی میں لیجل
قُلْتَ کہا تو نے کہ اسوقت لَآ اَجِدُ نہیں پاتا ہون میں مَآ اَحْمِلُکُمْ عَلَیْهِ وہ چیز کہ سوار کرون تمھیں اوسپر تَوَلَّوْا
پھرے وہ تیرے سامنے سے وَّاَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ اور آنکھیں اونکی بہتی ہیں آنسووں سے یعنی اونکی آنکھوں سے
آنسو جاری تھے حَزَنًا رنج کے مارے اَلَّا یَجِدُوْا اس جہت سے کہ نہیں پاتے مَا یُنْفِقُوْنَ وہ چیز جو خرچ کریں
اوس سفر میں اور اس قوم کو بکائین کہتے ہیں یعنی بہت رونے والے اور یہ سات آدمی تھے کہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی
خدمت میں حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں جہاد کا داعیہ ہی اور ہم پیادہ رہگئے ہیں سواریاں عنایت کیجیے تو او نپر سوار ہوکر
لڑائی پر چلیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم ڈھونڈھتے ہو وہ میں نہیں پاتا ہوں وہ روتے ہوے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور سے باہر آئے اور ابن عمر اور عباس اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم او نھیں زادراہ اور سواری دیکر ساتھ
لیگئے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اس قسم کے لوگ اگر لڑائی پر نجائیں تو کچھ گناہ اور عتاب او نپر نہیں ہی اِنَّمَا السَّبِیْلُ سوا اسکے
نہیں کہ عتاب اور ملامت عَلَی الَّذِیْنَ اون لوگوں پر ہی یَسْتَاْذِنُوْنَکَ جو اذن چاہتے ہیں تجھسے لڑائی پر نجانے کا
وَهُمْ اَغْنِیَآءُ حالانکہ وہ غنی لوگ ہیں اور زادراہ اور سواری اونکے پاس تیار ہی رَضُوْا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا راضی ہوے
ساتھ اس بات کے کہ ہوں وہ مَعَ الْخَوَالِفِ ساتھ عورتوں اور لڑکوں کے وَطَبَعَ اللّٰہُ اور مہر کردی ہی اللہ نے عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
اونکے دلوں پر فَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ پس وہ نہیں جانتے ہیں اپنا انجام اور اپنی عاقبت اور وہ عقوبت جو اس نافرمانی کا نتیجہ ہی



یَعْتَذِرُوْنَ عذر پیش کرینگے منافق اِلَیْکُمْ طرف تمھارے یعنی عذر خواہی کرینگے خلاف
کرنے سے اِذَا رَجَعْتُمْ جب پھروگے تم تبوک سے اِلَیْهِمْ طرف اونکے اور مدینہ میں تم پھر آؤگے قُلْ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّا تَعْتَذِرُوْا نہ عذر خواہی کرو جھوٹے بیجا عذروں کے سبب سے اسواسطے کہ
لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ باور نہ کرینگے ہم اور تمھیں سچا نہ جانینگے اسلیے کہ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰہُ یقینی خبر دیدی ہی ہمکو اللہ نے
مِنْ اَخْبَارِکُمْ تمھاری خبروں اور تمھارے حالات سے کہ تم کسواسطے نہیں آئے اور تمھارا قصد کیا تھا
وَسَیَرَی اللّٰہُ اور جلدی دیکھیگا اللہ عَمَلَکُمْ تمھارا کام وَرَسُوْلُهٗ اور اوسکا رسول بھی دیکھیگا کہ نفاق سے
تم توبہ کرتے ہو یا اوسی کو اختیار کیے رہتے ہو ثُمَّ تُرَدُّوْنَ پھر پھیرے جاؤگے قیامت کے دن اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ
وَالشَّهَادَةِ طرف جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے کہ وہ مطلع ہی سب کی ظاہری اور دلی باتوں پر فَیُنَبِّئُکُمْ
پس خبر دیگا وہ تمھیں بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے نفاق پوشیدہ اور موافقت ظاہری
اور وہ خبر دینا عذاب کے ساتھ ہوگا سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ قریب ہی کہ قسم کھائیں ساتھ خدا کے لَکُمْ واسطے تمھارے اِذَا انْقَلَبْتُمْ

اِلَیْھِمْ جب پھرو تم سفر سے اونکی طرف اور اعجاز قرآن مین سے ایک یہ بات تھی کہ بعضے منافقون کے قسم کھانے کی خبر پہلے سے دیدی جیسے جد
بن قیس اور اوسکے مثل اور منافق کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراجعت کے بعد ان منافقون نے مسجد مین آکر قسم کھائی کہ ہم لڑائی کے واسطے
نکلنے پر قادر نہ تھے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ وہ قسم کھائینگے جھوٹی لِتُعْرِضُوْا عَنْھُمْ تاکہ مونھ پھیرو تم اونپر غصہ اور ملامت کرنے سے
فَاَعْرِضُوْا عَنْھُمْ پس مونھ پھیرو اونسے اور چھوڑ دو اونھین اِنَّھُمْ رِجْسٌ تحقیق کہ وہ ناپاک ہین اور برے اور تہدید اور
ملامت جو توبہ کی طرف میل کا سبب ہوتی ہے اونکے حق مین کچھ مفید نہین پڑتی اسواسطے کہ اونکا خبث پاکی قبول کرنے والا نہین ہے وَّ
مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ اور جگہ اونکی دوزخ ہے اور عقاب و عتاب اونکا وہی ہوگی جَزَآءً واسطے جزا اور بدلے کے بِمَا کَانُوْا
یَکْسِبُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کماتے کفر اور نفاق یَحْلِفُوْنَ قسم کھاتے ہین منافق لَکُمْ واسطے تمھارے لِتَرْضَوْا
عَنْھُمْ تاکہ اوسکے سبب سے خوش ہو اونسے اور وہ تمھارے تعرض سے بےخوف ہوجائین حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی مراجعت کے بعد
ابن ابی نے قسم کھائی کہ اب کسی سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نہ کرونگا اور عبد اللہ ابن ابی سرح نے بھی جناب
فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے ایسی ہی قسم کھائی تو حق تعالی فرماتا ہے کہ اونکی قسم تمھاری خوشی چاہنے کے واسطے ہے
خدا کی خوشنودی کے لیے نہین فَاِنْ تَرْضَوْا پس اگر خوش ہوجاؤگے اے مومنو تم عَنْھُمْ جھوٹ بولنے والے منافقون سے فَاِنَّ اللّٰہَ
پس تحقیق کہ اللہ لَا یَرْضٰی خوش نہین ہوتا عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ گروہ فاسقون سے یعنی خدا کے غصہ کے ساتھ اونسے تمھارا
راضی ہوجانا اونکے حق مین کچھ مفید نہین اور اس آیت سے مسلمانون کو ممانعت مراد ہے کہ اونسے راضی نہون اور اونکے باطل عذرون کے
سبب سے فریب مین نہ آجائین اَلْاَعْرَابُ گنوار لوگ اس سے بنو تمیم اور بنو اسد اور غطفان اور اطراف مدینہ کے دیہاتی مراد ہین سب دیہاتی
مراد نہین ہین بلکہ یہ جماعت مخصوص اَشَدُّ کُفْرًا وَّنِفَاقًا بہت سخت ہین کفر اور نفاق کی رو سے یعنی اونکا کفر اور نفاق اہل شہر کے
کفر و نفاق سے بہت بڑھا ہوا ہے اسواسطے کہ وہ لوگ وحشی اور سخت دل ہین اونھون نے اہل علم کے پاس نشست برخاست نہین کی
وَّاَجْدَرُ اور بہت لائق ہین اَلَّا یَعْلَمُوْا ساتھ اسکے کہ نہ جانین حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ حدین اوس چیز کی جو اوتاری ہین
اللہ نے عَلٰی رَسُوْلِہٖ اپنے رسول پر شرع کے فرائض اور سنتین وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے اونکے حال حَکِیْمٌ حکم
کرنے والا ہے حکمت کی رو سے اونھین مہلت دینے مین وَمِنَ الْاَعْرَابِ اور دیہاتی منافقون مین سے مَنْ یَّتَّخِذُ وہ لوگ ہین
جو کہ پکڑتے ہین یعنی شمار کرتے ہین مَا یُنْفِقُ اوس چیز کو جو خرچ کرتے ہین اور صدقہ دیتے ہین مَغْرَمًا تاوان اور نقصان یعنی اپنے
صدقون کو ڈانڈ اور رائگان جانتے ہین اسواسطے کہ اوسپر ثواب کی امید نہین رکھتے اور ریا اور تقیہ کے ساتھ خرچ کرتے ہین
وَّیَتَرَبَّصُ اور انتظار کرتے ہین بِکُمُ الدَّوَآئِرَ ساتھ تمھارے زمانہ کی گردشون کا یعنی اس بات کے منتظر ہین کہ دولت اسلام نکبت سے
بدل جائے اور مسلمانون کا زمانہ پلٹ جائے تاکہ نفاق سے چھٹکارا پاجائین عَلَیْھِمْ دَآئِرَۃُ السَّوْءِ اونپر ہو گردش
بری اور اونھی کا زمانہ پلٹ جائے وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ اور اللہ سننے والا ہے وہ بات جو وہ زبان پر لاتے ہین عَلِیْمٌ
جاننے والا ہے وہ بھید جو دل مین چھپاتے ہین وَمِنَ الْاَعْرَابِ اور بدویون مین سے مَنْ یُّؤْمِنُ لوگ ہین کہ

ایمان لاتے ہین بِاللّٰہِ ساتھ خدا کے وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز قیامت کے اس سے بنو مقران مراد ہین جہینیہ مین سے اور بعضون نے
کہا ہی کہ عبداللہ ذی النجادین اور اوسکا گروہ مراد ہی کہ خدا اور قیامت کا ایمان لاتے ہین وَیَتَّخِذُ اور پکڑتے ہین مَا یُنْفِقُ اوس
چیز کو جو خرچ کرتے ہین قُرُبٰتٍ قربت کے سبب عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک خدا کے یعنی اپنے صدقون کے سبب سے تقرب ڈھونڈھتے ہین
مراد یہ ہی کہ اونہین قرب الٰہی کا وسیلہ کرتے ہین وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی دعاؤن کا کہ آپ صدقہ دینے والون کے
واسطے ہمیشہ خیر و برکت کی دعا کرتے ہین اور اونکی مغفرت چاہتے ہین اَلَآ اِنَّھَا آگاہ ہو جاؤ کہ اونکے صدقے یا رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی دعائین قُرْبَۃٌ لَّھُمْ سبب قربت کا ہی واسطے اونکے بارگاہ عنایت ربانی مین سَیُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ
قریب ہی کہ داخل کرے اللہ اونہین فِیْ رَحْمَتِہٖ اپنی بہشت مین کہ اوسکی رحمت نازل ہونے کی جگہ ہی اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ
بیشک اللہ بخشنے والا ہی صدقہ دینے والون کو رَّحِیْمٌ ؏ مہربان ہی قربت ڈھونڈھنے والون پر وَالسّٰبِقُوْنَ
الْاَوَّلُوْنَ اور پیشی کرنے والے اگلے یعنی وہ لوگ جو عام مسلمانون پر سبقت رکھتے ہین مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ مہاجرون مین سے
یعنی وہ لوگ جو مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو آگئے اس سے اہل بدر مراد ہین یا وہ مسلمان جو ہجرت کے قبل ایمان لائے
یا وہ جنھون نے دو قبلون کی طرف نماز پڑھی یا وہ جنھون نے بیعت رضوان کی وَالْاَنْصَارِ اور انصار مین سے یعنی وہ مسلمان
جو مدینہ منورہ کے رہنے والے ہین اور مکہ معظمہ کے رہنے والون کی اونھون نے مدد کی اس سے عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ کی بیعت
کرنے والے مراد ہین اور وہ ستر آدمی تھے یا وہ لوگ مقصود ہین جو مصعب بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے
عقبہ ثانیہ کی بیعت کے قبل وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ اور جن لوگون نے متابعت کی اگلون کی بِاِحْسَانٍ ساتھ ایمان اور طاعت کے
اس سے سب صحابہ مہاجر اور انصار رضی اللہ عنہم مراد ہین کہ اونھون نے اگلون کی متابعت کی اور یہ بھی کہا ہی کہ جو کوئی
قیامت تک اونکی متابعت کرے وہ متابعون مین سے ہی رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ راضی اور خوش ہوا اللہ اونسے اونکی طاعت
قبول کرکے اس رضامندی مین اگلے اور پچھلے سب داخل ہین وَرَضُوْا عَنْہُ اور خوش ہوے وہ خدا سے دین دنیا کی
نعمتین پاکر وَاَعَدَّ لَھُمْ اور تیار کی ہین اللہ نے اونکے واسطے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتین کہ جاری ہین تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ
اوسکے درختون کے نیچے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ ہمیشہ رہنے والے ہین اوس مین اَبَدًا ہمیشہ یہ تاکید ہی خلود کی ذٰلِکَ الْفَوْزُ
الْعَظِیْمُ یہ ہی کامیابی بڑی اور مقصد وری پوری وَمِمَّنْ حَوْلَکُمْ اور اون لوگون مین سے جو گرداگرد ہین تمھارے
شہر کے مِّنَ الْاَعْرَابِ بدویون مین سے مُنٰفِقُوْنَ منافق ہین جیسے اسلم اور اشجع اور غفار اور جہینیہ اور مزنیہ مین سے
ایک قوم کہ وہ لوگ کلمہ کہتے ہین اور نماز روزہ پر قائم ہین وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اور تمھارے شہر والون مین سے بھی
مَرَدُوْا لوگ ہین کہ اونھون نے عادت اور اقامت کی ہی عَلَی النِّفَاقِ نفاق پر یا منافق ہونے مین وہ اس مرتبہ پر ہین
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود کمال فطنت اور صدق فراست اپنی کے لَا تَعْلَمُھُمْ نہین جانتے ہو تم اونہین یعنی وے اپنا کفر
دل مین چھپائے رکھتے ہین اور ایمان اور احسان کے آثار ظاہر کرتے ہین تو تم اونہین اونکی حقیقتون کے ساتھ نہین پہچانتے ہو نَحْنُ

ع ۱۲/۱۰

نصف معا
عند المتقدمین

نَعْلَمُهُمْ ہم اونہیں جانتے ہین اسواسطے کہ اونکے دل کے بھیدون پر ہمین آگاہی ہی سَنُعَذِّبُهُمْ قریب ہی کہ عذاب کرین ہم اونہین مَّرَّتَيْنِ دو بار تو ایک بار دنیا مین فضیحت کرکے دوسری بار قبر مین عذاب کرکے یا ایک بار زکوۃ لیکر دوبارہ تکلیف جہاد دیکر ثُمَّ يُرَدُّونَ پھر پھیرے جائینگے قیامت مین إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ طرف بڑے عذاب کے کہ آتش دوزخ ہی اور حقیقت مین درگاہ عزت سے اونکی دوری اور نور لقا اور رویت سے اونکی محجوبی اور مہجوری بڑا عذاب ہی اور نکبت حرمان اور مصیبت ہجران سے بڑھکر کوئی عذاب نہین مثنوی از فراق تلخ میگوئی سخن + ہر چہ خواہی کن ولیکن آن مکن + تلخ تر از زہر ہجران ہیچ نیست + در فراقت غیر پیچا پیچ نیست + صد ہزاران مرگ تلخ از سوی تو + نیست مانند فراق روی تو + جور دوران ہر ان رنجیکہ ہست + سہلتر از بعد حق و غفلت ست + زانکہ اینہا بگذرد وین نگذرد + ای خوشا آندل کہ جان آگہ بود + از فراق این خاکہا شورہ شود + وز فراق این آبہا تیرہ بود + دوزخ از فرقت چنان سوزان شدست + بیداز فرقت چنان لرزان شدست + گر بگویم از فراقت یک شرار + تا قیامت یک بود آن از ہزار + لکھا ہی کہ مخلص مسلمانون مین سے دس آدمیون نے بے عذر تخلف کیا تھا جب اون عتابی تہدیدون سے واقف ہوے جو تخلف کرنے والون کے حق مین نازل ہوئین تو اونمین سے سات یا تین آدمیون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون مین باندھکر قسم کھائی کہ جب تک خدا کے حکم سے نہ کھولے جائینگے کسیکو نہ کھولنے دینگے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے پھر کر مدینہ منورہ مین داخل ہوے تو اپنی عادت کے موافق مسجد مین تشریف لیگئے اور اون لوگون کو دیکھکر پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین اونکی کیفیت عرض کی گئی پس حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ ان لوگون کو نہ کھولونگا تا وقتیکہ حکم الٰہی نہ آئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَآخَرُونَ اور اور لوگون نے منافقون کے سوا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ اقرار کیا اپنے گناہون کے ساتھ اور مقر ہوے اپنے گناہون کے خَلَطُوا ملا دیا اونہون نے عَمَلًا صَالِحًا نیک کام یعنی وہ لڑائیان جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوکر کافرون سے لڑے تھے وَآخَرَ سَيِّئًا ساتھ دوسرے برے کام کے کہ جنگ تبوک سے تخلف کیا عَسَى اللَّهُ چاہیے خدا أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ یہ کہ توبہ قبول کرے اونکی إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنے والون کو رَّحِيمٌ مہربان ہی اونپر تاویلات کاشی مین مذکور ہی کہ گناہ کا اقرار کرنا نور استعداد باقی رہنے اور گناہون کا ملکہ نہ راسخ ہوجانے کی جہت سے ہی اور اوسکے سبب سے دلیل پکڑ سکتے ہین کہ اقرار کرنے والے کے دیدہ بصیرت کھل گئے کہ اوسنے گناہ کی قباحت دیکھ لی اسواسطے کہ اگر غفلت کی ظلمت جم جائے اور برائیان طبیعت مین راسخ ہوجائین تو گناہگار کسی گناہ کو برا نہین جانتا بلکہ مناسبت کے سبب سے گناہ کو اچھا جانتا ہی اور عذاب خذلان مین رہتا ہی حکیم سنائی قدس سرہ نے کہا ہی نظم چون بدی گناہ را دانی + کشدت جانب پشیمانی + ور ندانی گناہ را کہ بدست + آن نشان شقاوت ابدست + غرضکہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے وہ لوگ کھول دیے گئے وہ چھوٹے ہوے لوگ اس نعمت الٰہی کے شکرانہ مین اپنے مال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین لائے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم لوگ انھی مالون کے سبب سے آپکی دولت خدمت سے محروم رہے یہ مال لیجیے اور راہ خدا مین تصدق کیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ مجھے تمہارے مال لینے کا حکم نہیں ہوا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ لے اونکے مالون مین سے صَدَقَةً زکوۃ فرض تُطَهِّرُهُمۡ تا کہ پاک کردے تو اونہین گناہون سے یا مال کی محبت سے جو باعث معصیت ہوتی ہی یا نجاست بخل سے وَ تُزَكِّيهِمۡ اور زیادہ کر اور بڑھا اونکی نیکیان بِهَا اوس صدقہ کے سبب سے وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ اور دعا کر اونپر اوسا اونکی مغفرت چاہ اِنَّ صَلٰوتَكَ بیشک دعا تیری سَكَنٌ لَّهُمۡ تسکین ہی اونکے دلون کو وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ اور اللہ سننے والا ہی تیری دعا عَلِيۡمٌ۝ جاننے والا ہی کہ وہ اسکے مستحق ہین اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا کیا نہیں جانتے ہین توبہ کرنے والے یا وہ لوگ جو توبہ نہیں کرتے کیا نہیں جانتے ہین اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ هُوَ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ وہ ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ عَنۡ عِبَادِهٖ اپنے بندون سے وَ يَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ اور لیتا ہی یعنی قبول کر لیتا ہی اونکے صدقے وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی نہیں جانتے کہ اللہ هُوَ التَّوَّابُ وہ ہی توبہ قبول کرنے والا الرَّحِيۡمُ۝ مہربان ہی توبہ کرنے والون پر وَقُلِ اعۡمَلُوۡا اور کہہ کہ عمل کرو اے توبہ کرنے والو یعنی توبہ قبول ہونے کے بعد قائم ہو توبہ پر یا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے وہ لوگو جو توبہ نہیں کرتے ہو کرو جو تمہارا جی چاہے حکم تہدید ہی فَسَيَرَى اللّٰهُ پس قریب ہی کہ دیکھیگا اللہ عَمَلَكُمۡ کام تمہارا نیک و بد وَرَسُوۡلُهٗ اور اوسکا رسول وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ اور ایمان والے بھی دیکھینگے وَسَتُرَدُّوۡنَ اور قریب ہی کہ پھیرے جاؤگے موت کے سبب سے اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ طرف جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے فَيُنَبِّئُكُمۡ پس آگاہ کریگا وہ تمہین بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ۝ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے تھے اور اوسکی جزا دینے کے واسطے یہ آگاہی ہوگی اسکے قبل مذکور ہوا ہی کہ مسلمان خلاف کرنے والے دس آدمی تھے اونمین سے سات آدمیون کا قصہ تو مذکور ہوا اور تین آدمی جو باقی رہے کہ وہ کعب بن مالک و ہلال بن امیہ و مرارہ بن ربیع تھے ان تینون آدمیون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون سے نہیں باندھا تھا مگر جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین کے حضور مین حاضر ہو کر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور آپنے اونکے حق مین فرمایا کہ انسے نہ کوئی مسلمان بات کرے نہ انکے پاس بیٹھے اور اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوۡنَ اور خلاف کرنے والون مین سے مُرۡجَوۡنَ تاخیر کیے گئے اور باز رکھے گئے ہین لِاَمۡرِ اللّٰهِ واسطے حکم الٰہی کے اونکے باب مین اِمَّا يُعَذِّبُهُمۡ یا عذاب کریگا اللہ اونپر اگر وہ اوس گناہ پر اڑے رہینگے وَاِمَّا يَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ اور یا توبہ دیگا اونہین اگر نادم ہونگے اوس کام سے یہ تردید یعنی یہ یا یہ کہنا بندون کے واسطے ہی ورنہ اللہ کے نزدیک تردید نہیں ہی وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ اور اللہ جانتا ہی اونکا باز رہنا حَكِيۡمٌ۝ حکم کرنے والا ہی اونہین اونکے باز رکھنے کا لکھا ہی کہ بارہ منافقون نے جیسے ثعلب بن حاطب و نبتل بن حارث و ودیعہ بن ثابت اور اونکے مثل ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد قبا کے برابر ایک مسجد بنائی صورت اوسکی یہ ہوئی کہ ابو عامر راہب قبیلۂ بنی خزرج کے شرفا مین سے تھا توریت اور انجیل کے علم مین بڑی مہارت رکھتا تھا اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت اہل مدینہ کو برابر سنایا کرتا تھا جب حضرت ہجرت کرکے مدینۂ منورہ کو تشریف لیگئے تو وہان کے لوگ آپکے جمال و کمال پر شیفتہ ہو کر ابو عامر کی صحبت سے چلے آئے اور کسیلو اوسکی پروا نرہی بیت
با وجود لب جان بخش تو ای آب حیات + چیغم آید سخن از چشمۂ حیوان گفتن +
ابو عامر کو حسد ہوا اب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے انکار مین مشغول ہوا اور جنگ بدر کے بعد مدینۂ منورہ سے بھاگ کر کفار مکہ کے ساتھ جا ملا اور جنگ اُحد مین آیا پہلے جسنے

لشکر اسلام پر تیر مارا وہ وہی تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا لقب فاسق کہا اور جنگ حنین مین بھی وہ آیا اور وہان سے بھاگ کر ہرقل کے پاس گیا جو روم کا بادشاہ تھا اور چاہا کہ روم سے ایک لشکر آراستہ کرکے مسلمانون سے لڑنے آئے اور وہان سے منافقون کے نام ایک نامہ لکھا کہ تم مسجد قبا کے سامنے اپنے محلہ مین میرے واسطے ایک مسجد بناؤ کہ مین جب مدینہ مین آؤن تو اوس مسجد مین بیٹھکر درس دیا کرون منافقون نے مسجد بنائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جنگ تبوک کا قصد کیا تو مسجد بنانے والے آپکی خدمت عالی درجت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمنے ضعیفون اور بیمارون کے واسطے جاڑے اور برسات کے لیے ایک مسجد بنائی ہے اور ہم چاہتے ہین کہ آپ چلکر اوس مسجد مین نماز پڑھین اور اونکی غرض یہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے سبب سے اپنی مہم کو مضبوط کرلین چنانچہ مثنوی معنوی مین ہے **مثنوی** مسجد و اصحاب مسجد را نواز + ای مہ ماشب دمی با ما بساز + تا شود شب از جمالت ہمچو روز + ای جمالت آفتاب دلفروز + ای دریغا کان سخن از دل بُدے + تا مراد آن نفر حاصل شُدے + غرضکہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب مین فرمایا کہ ابتو مین لڑائی کی طرف متوجہ ہون جبتک پھر آؤن پھرتے وقت جب آپ منزل ذی آوان مین پہونچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو مسجد والون نے وہی استدعا کی اور جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے **وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا** اور جن لوگون نے پکڑی اور بنالی ہے ایک مسجد **ضِرَارًا** مومنون کے ضرر اور مقابلہ کے واسطے **وَّكُفْرًا** اور کفر کی تقویت کے واسطے کہ اوسے چھپاتے ہین **وَّتَفْرِيْقًا** اور تفرقہ ڈالنے کو **بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ** درمیان مومنون کے جو مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین **وَاِرْصَادًا** اور انتظار کے لیے **لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ** واسطے اوس شخص کے جسنے لڑائی کی ساتھ اللہ کے **وَرَسُوْلَهٗ** اور اوسکے رسول کے **مِنْ قَبْلُ** پہلے اس مسجد کے بننے سے اس شخص سے ابو عامر راہب مراد ہے کہ اُحد اور حُنین کی لڑائی مین حاضر تھا **وَلَيَحْلِفُنَّ** اور البتہ قسم کھاتے ہین وہ جب کوئی پوچھتا ہے کہ تمنے یہ مسجد کیون بنائی ہے کہ **اِنْ اَرَدْنَآ** نہین ارادہ کیا ہمنے یہ مسجد بنانے سے **اِلَّا الْحُسْنٰى** مگر نیک ارادہ کہ نماز ہے اور ذکر الٰہی اور ضعیفون کی راحت **وَاللّٰهُ يَشْهَدُ** اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ **اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ** وہ جھوٹے ہین اپنی قسم مین **لَا تَقُمْ فِيْهِ** نہ کھڑا ہو تو نماز کے واسطے اوسمین **اَبَدًا** کبھی **لَمَسْجِدٌ** البتہ وہ مسجد کہ **اُسِّسَ** بنیاد رکھی گئی ہے **عَلَى التَّقْوٰى** پرہیزگاری پر **مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ** اول دن سے اس سے مسجد نبوی مراد ہے اور اشہر اور اظہر یہ بات ہے کہ مسجد قبا مراد ہے جو بنی عمرو بن عوف کے محلہ مین ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے جب مدینہ منورہ کے گرد پہونچے تو محلۂ قبا مین اوترے اور چودہ روز وہان مقیم رہے اور اوسمین دنون مین آپ نے مسجد قبا کی نیو ڈالی اور وہ پہلی مسجد ہے مدینہ مین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسمین نماز پڑھی ہے اور تشویق البحر مین ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہر شنبہ کے روز سوار یا پیادہ مسجد قبا مین تشریف لیجاتے اور وہان دو رکعت نماز پڑھتے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مسجد قبا مین دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ جس مسجد کی بنیاد تقوے پر ہے وہ **اَحَقُّ** بہت لائق ہے **اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ** یہ کہ قیام کر تو اوسمین نماز کے واسطے **فِيْهِ** اوس مسجد مین جسکی بنیاد تقوے پر ہے **رِجَالٌ** مرد ہین کہ پاک طینت ہونے کی وجہ سے **يُّحِبُّوْنَ** دوست رکھتے ہین **اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا** یہ کہ پاکی اختیار کرین نجاستون اور خباثتون سے یعنی برابر طہارت ہی پر رہتے ہین

اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ناپاک سوتے نہین منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد قبا کے لوگون سے
پوچھا کہ وہ کونسی طہارت ہی جسکے سبب سے حق تعالی نے تمھاری تعریف کی اونھون نے جواب دیا کہ تین ڈھیلے لینے کے بعد ہم پانی سے استنجا کرتے ہین
اور ایک گروہ کے نزدیک گناہون اور بُری خصلتون سے پاک ہونا مراد ہی وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ اور اللہ دوست رکھتا ہی
پاکی کرنے والون کو اَفَمَنْ اَسَّسَ کیا پھر جس کسی نے نیو ڈالی بُنْيَانَهٗ اپنے امور دین کی عمارت کی عَلٰى تَقْوٰى اوپر ڈرتے
رہنے کے مِنَ اللّٰهِ خدا سے وَرِضْوَانٍ اور اوسکی خوشنودی چاہنے پر وہ خَيْرٌ بہتر ہی اَمْ مَّنْ اَسَّسَ یا وہ شخص جسنے
نیو ڈالی بُنْيَانَهٗ اپنے امور دین کی عمارت کی عَلٰى شَفَا جُرُفٍ کرارے پر دریا کے کہ اوسکی جڑ پانی کے تھپیڑون سے خالی
ہوگئی اور دیکھنے مین وہ کرارہ کھڑا ہوا ہی هَارٍ پھٹا ہوا کہ گرا ہی چاہتا ہی اور ایسی زمین بالکل کمزور اور ناپائدار ہوتی ہی جب اوسپر
عمارت بنائین فَانْهَارَ تو وہ زمین دھنستی ہی اور بیٹھ جاتی ہی بِهٖ عمارت سمیت یا عمارت بنانے والے کو لیکر فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
آتش دوزخ مین کہ وہ دریاے آتشین ناپیداکنار ہی اور یہ مثال ہی اون لوگون کے واسطے جو اپنے دین کی بنیاد امور باطلہ پر رکھتے ہین اور
اونکے کامون کا انجام دوزخ کی طرف رجوع کرتا ہی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اللہ راہ نہین بتاتا ہی
قوم ظالمون کو اونکی منزل مقصود کی لَا يَزَالُ ہمیشہ ہی بُنْيَانُهُمُ عمارت اونکی الَّذِيْ بَنَوْا وہ عمارت کہ بنیاد رکھی ہی
اوسکی فاسد غرضون پر رِيْبَةً سبب شک اور نفاق کی فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون مین علاوہ اوس شک اور نفاق کے
جو وہ رکھتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اس سے اونکی عمارت کی خرابی مراد ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ تبوک سے پھر کر
تشریف لائے تو مسجد ضرار بنانے والون نے استدعا کی کہ آپ اونکی مسجد مین جاکر نماز پڑھین اور یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا
تو حضرت کے حکم سے وہ مسجد ضرار کھود ڈالی گئی اور جلا دی گئی اور حکم ہوا کہ وہان مدینہ کے لوگون کا پائخانہ اور گھورا ہو جائے بیت
پس نبی فرمود کانرا بکنید + مطرح خاشاک و خاکستر کنید + تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمیشہ انکی عمارت کی خرابی انکا شک اور نفاق زیادہ
ہونے کا سبب ہوتی ہی یعنی یہ لوگ ہمیشہ غم و حسرت اور نفاق اور شک ہی مین رہینگے اس خرابی کے سبب سے کہ ہمنے کیون یہ عمارت بنائی تھی
کہ اوس سے کچھ فائدہ نہوا اور اس حسرت سے اونکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جیسا فرماتا ہی کہ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ مگر یہ
کہ ٹکڑے ٹکڑے کیے جائینگے دل اونکے اس طرح پر کہ سمجھنے کے قابل ہی نہ رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا
قتل کے سبب سے واقع ہوگا یا موت سے یا قبر مین یا دوزخ مین اور ایک گروہ کا قول یہ ہی کہ ہمیشہ وہ ایسے امور کرینگے اور اوسپر
نادم ہو کر توبہ اور استغفار کرکے اونکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونگے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی اونکی عمارت کی ۱۳ ع ۱۱
بنیاد کو کہ کس نیت سے تھی حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا ہی اوسکی خرابی کا حکمت کے ساتھ اور تفسیر وسیط مین
محمد بن کعب قرظی سے منقول ہی کہ لیلۃ العقبہ مین بہتر آدمی اہل مدینہ مین سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کرتے تھے
عبد اللہ رواحہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شرط کر لیجیے جو خدا اور رسول کے واسطے آپ چاہتے ہین آپنے فرمایا کہ خدا کے واسطے تو مین یہ شرط
کرتا ہون کہ تم اوسی کی عبادت کرو اور اوسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے واسطے یہ شرط کرتا ہون کہ اون چیزون سے میری حفاظت کرو

جنسے اپنی جانون اور مالون کی حفاظت کرتے ہو انصار لوگون نے عرض کی کہ ہم اس امر پر ثابت اور قائم رہین تو ہمارا اجر کیا ہی آپنے فرمایا کہ
تمہارا اجر بہشت ہی انصار بولے کہ یہ خرید فروخت نہایت فائدہ والی ہی ہمنے اس بیع مین فائدہ پایا اور ہرگز نقصان نہ اوٹھائینگے
تو حق تعالی اوس بیع و شرا سے خبر دیتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی بیشک اللہ نے مول لیلین مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنون سے
اَنْفُسَهُمْ اونکی جانین کہ وہ جہاد کرین وَاَمْوَالَهُمْ اور اونکے مال کہ راہ خدا مین خرچ کرین بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
ساتھ اسکے کہ واسطے اونکے جنت ہی یہ تمثیل ہی مومنون کو ثواب مین بہشت دینے اور اونکی جان اور مال قبول کر لینے کی ورنہ حقیقت
مول لینا نہین ہی اسواسطے کہ بیع اور شرا اوس جگہہ واقع ہوتی ہی جہان ملک مختلف ہو یعنی چیز ایک کی ملک اور قیمت دوسرے کی ملک ہو
اور ہر چیز کی ہستی یا ہر آدمی کی ہستی حق تعالی ہی کی ملک ہی بندہ اور اوسکا مال مولی ہی کا ہی تو یہ رغبت دلانا ہی لڑائی اور جہاد پر
یعنی اے بندے تیرا کام جان و مال خرچ کرنا ہی اور مجھے انعام جنت دینا ہی جان سرمایہ شر و شرور ہی اور مال سبب طغیان و غرور یہ دو
ناقص اور معیوب چیزین میری راہ مین فدا کر اور بہشت جو باقی اور مرغوب ہی وہ مجھسے لے نظم سنگ بیند از و گہر میستان ٭ خاک زمین
سیدہ و زر میستان ٭ درعوض فانی خوار و حقیر ٭ نعمت پاکیزہ باقی بگیر ٭ کشاف اور عین المعانی وغیرہ مین لکھا ہی کہ ایک اعرابی
مسجد نبوی کے دروازہ پر سے جاتا تھا اور حضرت یہی آیت پڑھتے تھے کلام الٰہی کے انوار کی چمک نے اوسکے باطن کو فیوض ملکوتی کے
اشراقات کا عکس قبول کرنے والا بنا دیا اوسنے پوچھا یہ کسکا کلام ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ کا کلام ہی اوسنے
پوچھا کہ یہ خرید و فروخت کب ہوئی ہی آپنے فرمایا کہ روز میثاق مین جب تمام ذریات کو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا خطاب سنایا تھا اعرابی بولا
کہ واللہ کیا خوب بیع ہی کہ اسمین فائدہ ہی فائدہ ہی نقصان ہئی نہین اللہ نے جب ہمارے نفس معیوب اور مال فانی مول لیے اور اونکے
بدلے بہشت دیتا ہی تو ہم ہرگز ایسی بکری نہین چھوڑتے ہین بلکہ اپنی جان اور اپنے مال بیچتے ہین بیت آن بیع را کہ روز ازل با تو کردہ ایم
اصلا درین حدیث اقالت نمی رود ٭ ایک عزیز نے کہا ہی کہ جو شخص لونڈی غلام کا عیب جان بوجھکر اوسے مول لیتا ہی تو پھر اوسے پھیر
نہین سکتا حق تعالی نے ہمین مول لیا اور ہمارے عیب وہ جانتا تھا امید یہی ہی کہ اپنی درگاہ سے ہمین نہ پھیریگا بیت امید کہ از
فضلت مردود نگردم من ٭ چون شد ہمہ عیبے بلطف تو خریدارم ٭ اور نفحات الانس مین مذکور ہی ابوذر بوزجانی سے منقول ہی رباعی تو بعلم
ازل مرا دیدی ٭ دیدی آنگہ بعیب بخریدی ٭ تو بعلم آن و من بعیب ہمان ٭ رد مکن آنچہ خود پسندیدی ٭ حقیقت مین یہ بیع و شرا اور یہ بیان کہ
حق تعالی نے اپنے تئین مول لینے والا فرمایا اور ہمین بیچنے والا اور جان اور مال کو خاص کر کے بیان فرمایا اور رسول کو اس معاملہ مین داخل کیا نصیحت
ماننے والون کو اور محققون کے واسطے عجیب و غریب عبارات اور اشارات ہین اسمین سے کچھ ہمنے جواہر التفسیر مین لکھا ہی بیت ہر کہ خواہد کزین برد
بوئے ٭ گو تماشائے آن گلستان کن ٭ اور مول لینے کے بعد جسواسطے مول لیا اوسے بیان فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ یُقَاتِلُوْنَ
قتال کرتے ہین یہ مومن جنکی جان مول لی ہوئی ہی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا اور طلب رضا مین فَیَقْتُلُوْنَ پھر کبھی تو
قتل کرتے ہین دشمنون کو وَیُقْتَلُوْنَ اور کبھی قتل ہوتے ہین اونکے ہاتھون سے وَعْدًا عَلَیْهِ وعدہ کیا ہی اللہ نے اونسے اس خرید و فروخت پر
وعدہ حَقًّا ثابت اور باقی کہ اوسمین خلاف ہئی نہین فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ان کتابون مین

یہ دلیل ہی اس بات پر کہ اہل توریت اور اہل انجیل قتال پر مامور ہوتے رہے ہین وَمَنْ اَوْفٰى اور کون شخص ہی بڑا وفا کرنے والا بِعَهْدِهٖ
عہد کو مِنَ اللّٰهِ خدا سے کہ کریم ہی اور کریم وعدہ خلافی روا نہین رکھتا فَاسْتَبْشِرُوْا پس خوش ہو بِبَيْعِكُمُ ساتھ خرید فروخت
اپنی کے الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وہ کہ باہم لین دین کیا تمنے بسبب اوسکے وَذٰلِكَ اور وہ بیع هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝
وہ کامیابی بڑی ہی آور مدارک مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ ای مومنو تمھاری قیمت نہین ہی مگر بہشت تو نہ بیچو
اپنے تئین مگر اوسی قیمت کے ساتھ یعنی اپنے کو دنیا کی پونجی جو فنا ہو جانے والی ہی اوسکے ساتھ نہ بیچو اسواسطے کہ تمھاری قیمت تو
نعمت جاودانی ہی جو ہمیشہ باقی رہے مثنوی معنوی مین ہی مثنوی خویش را نشناخت مسکین آدمی ✣ از فزونی آمد و شد در کمی ✣
خویشتن را آدمی ارزان فروخت ✣ بود اطلس خویش را بر دلق دوخت ✣ اَلتَّآئِبُوْنَ یہ مسلمان توبہ کرنے والے ہین گناہون سے
یا تمام رجوع کرنے والے ہین حق تعالی کی طرف اَلْعٰبِدُوْنَ عبادت کرنے والے ہین حق تعالی کی اخلاص کے ساتھ
یا قائم ہین شرائط خدمت پر اَلْحٰمِدُوْنَ تعریف کرنے والے ہین اللہ کی ساتھ اوس چیز کے جو اونپر پہونچتی ہی خوشی اور
سختی یا ہر لحظہ اللہ کی نعمتین پہچانتے ہین اَلسَّآئِحُوْنَ روزہ رکھنے والے یا پھرنے والے طالب علمی کو یا نفس کے جنگل سے
نکلنے والے اور منزل انس کو پہونچنے والے اَلرّٰكِعُوْنَ رکوع کرنے والے نماز مین یا خشوع کرنے والے درگاہ بے نیاز مین
اَلسّٰجِدُوْنَ سجدہ کرنے والے خلوت مین یا قرب رفیع الدرجات کے طالب اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرنے والے
ایمان اور طاعت او سنت حضرت خاتم الرسالة کا وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھنے والے کفر اور معصیت اور ارتکاب
بدعت سے واو اسواسطے ہی کہ امر اور نہی مین تضاد ہی جیسے ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا مین یا امر معروف اور نہی منکر کے درمیان جمع کرنے کو کہ گویا
یہ دونون ایک ہی چیز ہین اور ایک دوسرے سے ملا رہے وَالْحٰفِظُوْنَ اور حفاظت کرنے والے لِحُدُوْدِ اللّٰهِ واسطے احکام
الہی کے اور سلمی یہ تفسیر کہتے ہین کہ حفاظت کرنے والے احکام کے اعضاء ظاہری اور دلون اور روحون پر وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۝
اور بشارت دے مومنون کو جو ان صفتون کے ساتھ موصوف ہین ضمیر کی جگہہ پر اسم ظاہر لانا دلیل ہی اس بات پر کہ ایمان ہی لوگون کو ان فضیلتون کی
طرف لاتا ہی آور جس چیز کی بشارت دی گئی اوسکا محذوف ہونا اشارہ اوسکی بڑائی اور بہت ہونے کی طرف ہی لکھا ہی کہ حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اور رو کر فرمایا کہ مین نے اونکی زیارت کی اجازت چاہی خدا نے
اجازت دی اور جب اونکے واسطے دعاء مغفرت کرنے کی اجازت مین نے چاہی تو مجھے منع فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ
نہین صحیح اور درست نہین لِلنَّبِيِّ واسطے نبی کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور وہ نہین جو ایمان لائے ہین اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا
یہ کہ طلب مغفرت کرین لِلْمُشْرِكِيْنَ واسطے مشرکون کے آور مفسرون نے اس آیت کا سبب نزول یہ بھی لکھا ہی
کہ جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین جب اپنے چچا ابو طالب کے مرض الموت مین اونکے ایمان لانے سے
مایوس ہوے تو آپنے اونسے وعدہ فرمایا تھا کہ مین تمھارے واسطے دعاء مغفرت کرونگا جب تک حق تعالی مجھے منع کرے
اور اونکی وفات کے بعد آپنے اونکے واسطے مغفرت طلب کی صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ

اپنے چچا ابو طالب کے واسطے دعاے مغفرت کرتے ہین تو وہ بولے کہ ہم بھی اپنے آبا اور اقربا کے واسطے دعاے مغفرت کیون نکرین حال آنکہ
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے واسطے دعاے مغفرت کی ہی اور اب ہمارے رسول حبیب اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے لیے دعاے مغفرت کرتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مسلمانون کو یہ بات درست نہین
کہ مشرکون کے واسطے دعاے مغفرت کرین وَلَوْ كَانُوْٓا اگرچہ ہون وہ مشرک اُولِيْ قُرْبٰى قرابت والے مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا لَهُمْ واسطے اونکے اَنَّهُمْ یہ کہ مشرک اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۝ دوزخ مین رہنے والے ہین وَمَا كَانَ
اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ اور نہ تھا مغفرت چاہنا ابراہیم کا لِاَبِيْهِ واسطے اپنے باپ کے اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ مگر واسطے
وعدہ وفا کرنے کے کہ مناظرہ کے وقت وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ وعدہ کیا تھا اوسنے اپنے باپ سے وہان جہان کہا ہی
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اور ینابیع مین لکھا ہی کہ وعدہ کیا تھا ابراہیم کے باپ نے ابراہیم علیہ السلام سے کہ مین تیرا ایمان لاؤنگا تو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا استغفار یہ تھا کہ اونھون نے فرمایا کہ اگر تو ایمان لائیگا تو مین تیرے واسطے دعاے مغفرت کرونگا فَلَمَّا
تَبَيَّنَ لَهٗٓ پھر جب ظاہر ہوگیا ابراہیم علیہ السلام کو کہ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ اونکا باپ دشمن ہی خدا کا یعنی کفر پر مرا اور ایمان کی توفیق
نہ پائی دیا اونھین وحی سے معلوم ہوا کہ آزر ایمان نہ لائیگا تو تَبَرَّاَ مِنْهُ بیزار ہوا اوس سے اور دعاے مغفرت موقوف کی اِنَّ
اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ تحقیق کہ ابراہیم بہت آہ کرنے والا تھا یہ اونکے دل کی نرمی اور رحم بہت کرنے سے کنایہ ہی حَلِيْمٌ۝ تحمل والا
اسقدر کہ اوسکے باپ نے کہا کہ لَاَرْجُمَنَّكَ ضرور سنگسار کرونگا مین تجھے اور ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ قریب ہی
کہ دعاے مغفرت کرون مین تیرے واسطے اپنے رب سے پھر اگلی آیت مین حق تعالی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کے
عذر کی تمہید کرتا ہی کہ انھون نے منع ہونے سے پہلے دعاے مغفرت کی تو اوسکا کچھ مواخذہ نہوگا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ
قَوْمًا اور نہین ہی خدا کہ ضائع اور تباہ کرے کسی قوم کو یا اونھین پکڑے جیسے گمراہون کو پکڑتا ہی بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ بعد اسکے
کہ ہدایت کی اونھین اسلام کی حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ یہانتک کہ ظاہر کردے واسطے اونکے مَّا يَتَّقُوْنَ وہ چیز کہ اوس سے پرہیز کرنا
واجب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اون مسلمانون کی شان مین ہی جو کعبہ کی طرف قبلہ پھرنے سے پہلے مرگئے یا شراب حرام ہونے کے
قبل اونھون نے ساغر اجل پیا حق تعالی فرماتا ہی کہ اون مسلمانون پر اون کامون کے سبب سے جو اونھون نے کیے تھے مواخذہ نہین ہی اِنَّ اللّٰهَ
تحقیق کہ اللہ بِكُلِّ شَيْءٍ ساتھ سب چیزون کے اونکے پہلے اور پچھلے احوال مین سے عَلِيْمٌ۝ جاننے والا ہی اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ
لَهٗ واسطے اوسکے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی تو جو اوسکا جی چاہتا ہی کرتا ہی نہ کوئی اوسکا
مانع ہی نہ مزاحم يُحْيٖ زندہ کرتا ہی مُردون کو وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہی زندون کو وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی واسطے تمھارے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
سوا اسکے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی کارساز وَّلَا نَصِيْرٍ۝ اور نہ کوئی یار اور مددگار اور ہوسکتا ہی کہ یہ خطاب کافرون سے ہو حق تعالی
اونھین حکم فرماتا ہی کہ خدا کی عبادت کرو کہ اوسکے سوا اور کوئی تمھارا کارساز نہین کہ اوسکے عذاب کا حکم تمسے دفع کرے اور اوسکے
سوا کوئی تمھارا یار اور مددگار نہین کہ عذاب کو تمسے روکے لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ تحقیق کہ توبہ قبول کی تمسے اللہ نے اور

توبہ قبول کرنے کے ساتھ پھر اعَلَى النَّبِيِّ اوپر اپنے پیغمبر کے اس جہت سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقون کو لڑائی مین شریک ہونے کی اجازت دیدی تھی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گناہون سے بری الذمہ فرماتا ہی جیسا یہ ارشاد کیا کہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یا توبہ پر ہوشیار کرتا ہی یعنی کوئی نہین جو توبہ اور استغفار کا محتاج نہو حتی کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اور اصحاب رضی اللہ عنہم اسواسطے کہ ہر شخص کا ایک مقام اور مرتبہ ہی کہ اوس سے کم اوس شخص کی نسبت گھٹا دینے والا ہوگا تو اپنے مرتبہ سے کم کی طرف توجہ کرنا گناہ ہی اور اوس سے توبہ کرنا لازم ہی چو آپ نے فرمایا ہی کہ مین ہر روز ستر بار خدا سے توبہ اور استغفار کرتا ہون بعضون کے نزدیک یہ بات اسی کی طرف اشارہ ہی جو ہمنے بیان کیا ہی اور محققون کے نزدیک بات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ کے مناسب نہین ہی اسواسطے کہ غیر حق کی طرف آپکی توجہ متصور ہی نتھی تو سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی توبہ کا ذکر اسواسطے ہی تاکہ امت کی توبہ کا مقدمہ ہو اور تابع یعنی امت کی توبہ مقدمہ کے سبب سے صحت قبول کریلے اور بہر تقدیر اللہ جل شانہ نے قبول فرمائی توبہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اور مہاجرون اور انصار سے یعنی انمین سے اون اصحاب سے توبہ قبول کی جو جنگ تبوک مین جانے سے طبعی کراہت رکھتے تھے عناد کی رو سے نہین الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وہ لوگ جنھون نے پیروی کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ تنگی اور عسرت کے زمانہ مین لشکر تبوک کو جیش العسرۃ کہتے تھے اس جہت سے کہ سواریون مین بڑی عسرت اور تنگی تھی دس دس آدمیون مین ایک ایک اونٹ سواری کو تھا اور کھانے کی بھی بڑی تنگی تھی کہ دو دو آدمی ایک ایک خرما ایک دن مین کھا کر بسر کرتے تھے اور پانی کی بھی بڑی تنگی اور قلت تھی کہ باوجود سواریون کی قلت کے اونٹون کو ذبح کرتے اور اونکی پاک رطوبت سے اپنے لب و زبان تر کر لیتے تھے اور ہوا نہایت گرم چلتی تھی تو حق تعالی اون مسلمانون کی تعریف کرتا ہی کہ اوس تنگی اور عسرت کے زمانے مین وہ لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرتے تھے مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ بعد اسکے کہ قریب تھا کہ نہایت عسرت کی وجہ سے يَزِيْغُ کج ہو جائیں اور اپنے حال سے بدل جائین قُلُوْبُ فَرِيْقٍ دل ایک گروہ کے مِّنْهُمْ اونمین سے یعنی یہ حال ہونچا تھا کہ شدت اور مشقت کی جہت سے کچھ لوگ جہاد سے پھر آئین یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے باز رہین ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ پھر خدا نے درگذر کی اون لوگون سے جنکے دل ایمان پر ثابت رہنے سے پھرے جاتے تھے اِنَّهٗ بِهِمْ بیشک خدا اونپر رَءُوْفٌ بڑی شفقت کرنے والا ہی جب اونھون نے توبہ کی رَّحِيْمٌ مہربان اونپر فضل کرکے وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا اور توبہ عطا کی اور بخشش کی اون تین آدمیون پر جو پیچھے رہگئے یعنی اونھون نے تخلف کیا تھا لڑائی سے اور اونکا کام حکم الٰہی پر موقوف تھا اسکے پہلے ذکر ہوچکا ہی کہ مہم بن کعب اور ہلال اور مرارہ تاخیر مین پڑے رہگئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کردیا تھا کہ کوئی مسلمان نہ انسے ملے جلے نہ بات کرے اور چالیس دن کے بعد آپ نے حکم فرمادیا اور وہ اپنی عورتون سے بھی دور ہوے اور ہلال کی عورت اوس شخص کی خدمت مین آئی جو بوڑھا اور ضعیف تھا اور نہ مباشرت کرنے کی شرط پر اوس سے نامزد ہوئی اور اون تینون آدمیون پر کام نہایت تنگ ہوا حَتّٰى

اِذَا ضَاقَتْ وسوقت تک کہ تنگ ہوگئی عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ اونپر زمین بِمَا رَحُبَتْ باوجود کشادگی اور وسعت کے یہ کنایہ ہی
نہایت حیرانی اور کمال پریشانی سے وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اور تنگ ہوئے اونپر اَنْفُسُهُمْ دل اونکے غم اور وحشت کی شدت سے
اسطرح کہ فرحت اور اُنس کو اونکے دلون مین راہ ہی نہ تھی وَظَنُّوْٓا اور جانا اونھون نے اَنْ لَّا مَلْجَاَ یہ کہ نہین ہی پناہ مِنَ اللّٰهِ
اللہ کے غصہ سے اِلَّآ اِلَیْهِ مگر اوسی کی طرف اور اوسی سے مغفرت چاہنے کی جانب ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ پھر جب وہ تینون آدمی
عاجز ہوے اور اپنی عاجزی سے واقف ہوئے تو اللہ نے اونھین توبہ کی توفیق دی لِیَتُوْبُوْا تاکہ توبہ کرین وہ اور حق تعالی
کی طرف پھرین اور اونھون نے توبہ کی اور یہ بات مسلم اور مقرر ہی کہ جب تک اللہ جل شانہ توبہ کی توفیق نہین دیتا ہی اور قبولیت کی
علامت نہین کھینچتا ہی کسی توبہ کرنے والے کی توبہ درست نہین ہوتی رباعی گر لطف تو یاری ننماید زنخست + ہم توبہ
شکستہ است وہم پیمان سست + چون توبہ باسید بذیرفتن تست + تا تو نپذیری نبود توبہ درست + غرضکہ پچاس دن کے بعد
یہ آیت نازل ہوئی اور اون تینون آدمیون کی توبہ قبول ہوگئی اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ هُوَ التَّوَّابُ وہ توبہ قبول
ع ۸ کرنے والا ہی توبہ کرنے والون سے الرَّحِیْمُ فضل کرنے والا ہی اونپر رحمت کے ساتھ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ اے گروہ مسلمانون کے ڈرو اللہ سے اور ایسا فعل جسمین حکم کی مخالفت ہو پھر نہ کرنا وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اور
رہو سچون کے ساتھ اپنے اقوال مین جیسے کعب بن مالک اور وہ دو آدمی اور کہ اونھون نے سچ کہدیا اور جھوٹا عذر نہین کیا اور
سچائی کے سبب سے کہ رسن صدق نجات دولت نجات پائی نظم از کجی افتی بہ کم و کاستی + از ہمہ غم رستی اگر راستی + راستی خویش
نہان کس نکرد + درسخن راست زیان کس نکرد + اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خطاب اہل توریت اور اہل انجیل کی طرف ہی کہ اے وہ لوگو جو موسی اور
عیسی علیہما السلام پر ایمان لائے ہو ڈرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت سے اور ہو سچون کے ساتھ کہ اونکے اصحاب اخیار ہین رضی اللہ عنہم اور
امت بزرگوار ہی غفر اللہ لہا مَا كَانَ روا نہین ہی اور نہ چاہیے لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اہل مدینہ کو وَمَنْ حَوْلَهُمْ اور اون لوگون کو
جو اونکے گرد اگرد رہین مِّنَ الْاَعْرَابِ دیہاتیون مین سے اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا یہ کہ تخلف کرین اور پیچھے جائین عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے نہی مراد ہی نفی کے صیغہ مین اور اہل مدینہ اور اوسکے حوالی کے لوگون کی تخصیص
قرب کی وجہ سے تھی اور اس وجہ سے کہ اونھین تبوک کی طرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کا جانا معلوم تھا وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ
اور نہین ہو سکتا ہی اونھین یہ امر کہ رغبت کرین اپنی جانون پر عَنْ نَّفْسِهٖ اوسکی جان سے یعنی یہ نہ چاہیے کہ خود داری کرین
اور حرج کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھینچتے ہین یہ لوگ اپنے تئین اون رنجون سے الگ رکھین روایت ہی کہ ابو خیثمہ انصاری
رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ مین رہگئے تھے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبوک کی طرف تشریف لیگئے ہوے چند روز گذرے تھے
ایک دن ابو خیثمہ اپنے گھر مین آئے اور اوسدن نہایت گرمی تھی اور اونکی دو عورتین تھین اور ہر ایک ایک چھپر مین بیٹھی تھی اون
دونون نے اوٹھکر ابو خیثمہ کے ہاتھ موبھ دھلا آبخورون مین پانی ٹھنڈا کرکے عمدہ کھانے پکا کر چنے اور ابو خیثمہ نے چھپر کے
در پر کھڑے ہوکر دونون عورتون کو دیکھا اور کھانے پانی کا وہ اہتمام ملاحظہ کیا اور بولے کہ یہ بات واہنو گی کہ رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بیابان مین شدت اور حرارت اور لون مین ہون اور ابو خیثمہ ٹھنڈی جگہ ٹھنڈا پانی پیئے اور لذیذ کھانا کھائے اور اپنی خوبصورت عورتون سے حظ اوٹھائے اور خدا کی قسم کھائی کہ تم دونون مین سے مین کسی کے پاس نہ آؤنگا اور نہ پانی پیونگا اور نہ کھانا کھاؤنگا جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ جا ملون پھر تھوڑا کھانا زاد راہ کے واسطے اوٹھا لیا اور لشکر کی راہ لی اور مقام تبوک مین لشکر ظفر پیکر سے جا ملے ذٰلِكَ یہ وجوب متابعت ور ترک مخالفت بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ یہ لوگ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے ہین تو لَا يُصِيبُهُمْ نہین پہونچتی اونھین ظَمَاٌ پیاس وَّلَا نَصَبٌ اور نہ کوئی رنج وَّلَا مَخْمَصَةٌ اور نہ بھوک فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا مین وَلَا يَطَـُٔوْنَ اور نہین طی کرتے مَوْطِئًا کوئی مکان کافرون کے مکانات مین سے گھوڑے کے سم یا اونٹون کے تلوے یا اپنے پاؤن سے ایسا طی کرنا کہ يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ غصہ مین لائے کافرون کو وَلَا يَنَالُوْنَ اور نہین پاتے ہین مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا دشمن سے کچھ پانا قتل قید لوٹنا شکست ہزیمت زخم اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ مگر لکھا جاتا ہی اونکے واسطے بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ بسبب اوسکے کام نیک یعنی انمین سے جو کچھ اونھین پہونچتا ہی ہر ایک پر وہ ثواب کے مستحق ہوتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجاہدون کے دل مین دشمن سے جو خوف اور اندیشہ آتا ہی ہر خوف اور اندیشہ پر ستر نیکیان اونکے نامۂ اعمال مین لکھتے ہین اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ تحقیق کہ اللہ ضائع نہین کرتا اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۙ اجر نیک کام کرنے والون کا یعنی مجاہدون کا وَلَا يُنْفِقُوْنَ اور نہین خرچ کرتے نَفَقَةً صَغِيْرَةً خرچ تھوڑا اور چھوٹا سا جیسے کوڑے کا تسمہ یا گھوڑے کا نعل یا صاع بھر خرمے جو دیدین جیسے ابو عقیل رضی اللہ عنہ نے دیے تھے وَّلَا كَبِيْرَةً اور نہ خرچ بہت اور بڑا جیسے کہ حضرت عثمان ذو النورین اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم نے دیا تھا وَلَا يَقْطَعُوْنَ اور قطع نہین کرتے اپنے چلنے مین وَادِيًا کوئی پانی بہنے اور بہہ آنے کی جگہ اس سے زمین مراد ہی یعنی کوئی قطعہ زمین طی نہین کرتے اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ مگر لکھا جاتا ہی اونکے واسطے اوسکا ثواب ور وہ لکھنا کسواسطے ہی لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ تا کہ جزا دے خدا اونھین اَحْسَنَ مَا كَانُوْا بہتر اوسکی جو راہ حق مین تھے کہ يَعْمَلُوْنَ ۝ عمل کرتے تھے اور جب احسن یعنی بہت اچھے عمل کی جزا دیگا تو حسن یعنی اچھے کام کی جزا بھی اوس سے ملائیگا اجر کی کثرت کے سبب سے کہ اجر کی کچھ کمی نہو گی اور ینابیع مین لکھا ہی کہ اگر مثلا غازی کی ہزار طاعتین ہون کہ اونمین ایک طاعت سب طاعتون سے بہتر ہو تو حق سبحانہ تعالی اوس طاعت پر بڑا ثواب دیگا اور نو سو ننانوے طاعتین جو باقی ہین اونھین اوس ایک بہتر طاعت کے طفیل مین قبول فرمائیگا اور ہر ایک غازی کو اوسکے برابر ثواب عطا فرماتا ہی تا کہ اوسکی بزرگی مجاہدون کی نسبت ہر ایک پر ظاہر ہو جائے **بیت**

مجاہدان شرف اینچنین ازان دارند + کہ در غزا همه جهد بر میان دارند + لکھا ہی کہ جب انواع اور اقسام کی تہدیدین خلاف کرنے والون کے باب مین نازل ہوئین تو مومنون نے عزم بالجزم کر لیا کہ جب جہاد کی خبر سنینگے تو سبکے سب لڑائی پر چلینگے تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ اور روا نہین اور نہ چاہیے مومنون کو لِيَنْفِرُوْا یہ کہ نکل جائین لڑائی کے واسطے كَآفَّةً سب اسواسطے کہ معیشت کے کام مین خلل پڑیگا فَلَوْلَا نَفَرَ تو کیون نہ نکلین ایک یا دو

یا زیادہ آدمی مِن کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ ہر ایک بڑی جماعت سے کہ انمین سے ہر اس سے قبیلہ اور شہر والے مراد ہین طَآئِفَةٌ ایک گروہ کہ جہاد کو جائے اور باقی ٹھہرین لِّيَتَفَقَّهُوا تاکہ طلب علم کرین فِي الدِّينِ دین مین اور فقہ سیکھین اور عبد الرزاق بن ہمام سے روایت ہی کہ اس سے اصحاب حدیث مراد ہین وَلِيُنذِرُوا اور تاکہ ڈرائین قَوْمَهُمْ اپنے گروہ کو إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ جب پھرین اونکے گروہ کے لوگ لڑائی سے اونکی طرف لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ○ تاکہ شاید حذر کرین اوس چیز سے جس سے ڈرائے جاتے ہین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے لوگو جو ایمان لائے ہو قَاتِلُوا الَّذِينَ قتال کرو اون لوگون کے ساتھ جو يَلُونَكُم پاس ہین تمھارے مِّنَ الْكُفَّارِ کافرون مین سے جیسے وہ یہود جو مدینہ کے گرد رہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل روم مراد ہین جو ولایت شام مین تھے اور شام مدینہ منورہ کے قریب ہی اور ہر تقدیر قتال کرو پاس والے دشمنون سے وَلْيَجِدُوا اور چاہیے کہ پائین کافر اور سمجھین کہ فِيكُمْ غِلْظَةً تم مین سختی ہی اونکے ساتھ یعنی بات مین سختی پائین قتال کے قبل یا شدت اور صبر مقاتلہ مین یا شجاعت محاربہ کے وقت وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ اور جان لو تم کہ خدا مَعَ الْمُتَّقِينَ ○ ساتھ پرہیزگارون کے ہی حفاظت اور اعانت اور نصرت کرکے فتوحات مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ مسلمانون کو پاس کے کافرون سے قتال کرنے کا حکم فرماتا ہی اور کوئی دشمن نفس امارہ کفران نعمت کرنے والے سے بدتر نہین ہی اور سب دشمنون سے زیادہ تیرے قریب ہی ہی کہ اَعْدٰی عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ تو اوسکے قتال مین مشغول ہونا کہ جہاد اکبر ہی اولی اور انسب معلوم ہوتا ہی اور مثنوی مولانائے روم علیہ الرحمہ مین اسی کی طرف اشارہ ہی **مثنوی** ای شہان کشتیم ما خصم برون + ماند از وی خصمی بتر در اندرون + قد رجعنا من جہاد الاصغریم + این زمان اندر جہاد اکبریم + سہل شیرے دان کہ صفہا بشکند + شیر آنرا دان کہ خود را بشکند + وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ اور جب نازل کیا جاتا ہی سُورَةٌ کوئی ٹکڑا قرآن کا فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ تو منافقون مین سے کوئی ہی کہ اور منافقون سے کہتا ہی انکار اور ہنسی کی راہ سے یا کمزور مسلمانون سے کہتے ہین کہ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ کون شخص ہی تم مین سے کہ زیادہ کردیا اوسے هَٰذِهِ اس سورت نے إِيمَانًا ایمان یعنی وہ شخص کون ہی جسکا ایمان اس سورت نے زیادہ کردیا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا پس جو لوگ ایمان لائے ہین راستی کے ساتھ فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا تو زیادہ کردیا اس سورت نے اونکا یقین اور دین پر ثابت قدمی یا جب اونکا علم اس سورت مین غور اور فکر کرنے کی جہت سے زیادہ ہوا تو اس سورت کا ایمان جو اونھین اب حاصل ہوا ہی یہ اوس ایمان کے ساتھ ملا جو اونھین اور سورتون کے ساتھ پہلے سے تھا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ○ اور وہ خوش ہوتے ہین وحی نازل ہونے کے سبب سے جو اونکا حال زیادہ اور کامل اور بلند ہونے کی وجہ ہی وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ اور لیکن وہ لوگ جنکے دلون مین بیماری ہی شک اور نفاق اور حسد اور بغض اسلام کی فَزَادَتْهُمْ پس زیادہ کردیتی ہی وہ سورت اونھین رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ شک ملایا گیا اونکے شک مین یعنی اور سورتون مین جو وہ شک رکھتے تھے اس سورت مین جو اونھین شک پیدا ہوا تو یہ اوس شک سے ملا اور اونکا شک زیادہ ہوگیا یا بڑھگیا اونکا کفر بالائے کفر وَمَاتُوا اور مرے وہ یعنی یہ صفت اونمین مضبوط ہوتی گئی یہانتک کہ وہ مرگئے وَهُمْ كَافِرُونَ ○ اور وہ کافر تھے أَوَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے یہ منافق کہ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ

یہ کہ وہ مبتلا ہوتے ہین انواع واقسام کی بلاؤن مین مرض ورقحط وغیرہ مین سے یا اونکا نفاق اور جھوٹ مسلمانون پر ظاہر ہوتا ہی
فِي كُلِّ عَامٍ ہر سال مین مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ایک بار یا دو بار ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ پھر توبہ نہین کرتے نفاق سے وَلَا هُمْ
يَذَّكَّرُونَ ۝ اور نہ نصیحت پکڑتے ہین وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ اور جب نازل کیجاتی ہی سُوْرَةٌ کوئی سورت قرآن کی کہ اوسمین
انکے عیب مذکور ہوتے ہین نَّظَرَ بَعْضُهُمْ تو نظر کرتے ہین بعضے اونکے اِلٰى بَعْضٍ طرف بعض کے یعنی آنکھ سے ایک دوسرے کو
اشارہ کرتے ہین انکار کی روسے یا اوس سورت پر مسخراپن کرنے کی راہ سے یا اپنے عیب سنکر غصہ کی وجہ سے یا اوس مجلس سے چلدینے کے
واسطے باہم آنکھ مارتے ہین اور آپس مین کہتے ہین کہ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ کیا دیکھتا ہی مسلمانون مین سے کوئی اگر مجلس کے
باہر جاؤ پس اگر کوئی دیکھ لیگا تو ٹھہر جائینگے اور اگر نہ دیکھیگا تو اوٹھ کھڑے ہونگے ثُمَّ انْصَرَفُوا پھر پھر جاتے ہین رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے صَرَفَ اللّٰهُ پھیر دیے اللہ نے قُلُوْبَهُمْ دل اونکے قرآن سمجھنے سے یا ایمان قبول کرنے سے اور بہت
صحیح یہ بات ہی کہ سب نیکیون سے یہ کلام خبر ہی اور دعا کا احتمال بھی رکھتا ہی یعنی پھیر دے اللہ اونکے دل نیکیون کی طرف سے بِاَنَّهُمْ
بسبب اسکے کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ گروہ ہین کہ سمجھتے ہی نہین اور حق کو دریافت نہین کرتے لَقَدْ جَآءَكُمْ بتحقیق کہ یعنی
آیا تمھارے پاس اے آدمیو رَسُوْلٌ رسول ساتھ حکم الٰہی کے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تم مین سے یعنی تمھاری جنس مین سے بشریت مین تاکہ جنسیت کی وجہ
اوس سے ملو اور فائدہ لو دویا آیا تمھارے پاس اے عرب کے لوگو رسول تم مین سے تمھاری زبان مین بولنے والا تمھارے قبیلہ مین سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ عرب مین کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے حضرت محمد مصطفی علیہ افضل الصلوۃ والثنا کا رشتۂ قرابت
نہ ملا ہو اور قرارت شاذہ مین اَنْفَسِكُمْ فے کو زبر کے ساتھ پڑھا ہی یعنی تم مین سب سے افضل اور اشرف حسب اور نسب مین عَزِيْزٌ علیہ عَلَيْهِ
دشوار اور سخت ہی اوسپر مَا عَنِتُّمْ وہ چیز جسکے سبب سے تم رنج مین پڑتے ہو اور بعضون نے لفظ عزیز پر وقف کیا ہی اور اوسے رسول کی
صفت جانتے ہین اور عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ کے یہ معنی کہتے ہین کہ اوسپر ہی جو کچھ کرتے ہو تم گناہ یعنی اوسکی عذرخواہی اوسپر ہی قیامت کے
دن کہ شفاعت سے اوسکا تدارک کریگا اور اس معنی مین جامی نے کہا ہی نظم نماند بعصیان کسے در گرو ✤ کہ دارد چنین سید پیش رو ✤
اگر فترت از گنہ باک نیست ✤ چو او عذرخواہت بود باک نیست ✤ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ یہ دوسری صفت رسول کی ہی کہ حریص ہی
تمھارے اسلام پر بِالْمُؤْمِنِيْنَ ساتھ مسلمانون کے رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی اور بخشنے والا حق تعالی نے
کسی پیغمبر کو اپنے نامون مین سے دو نامون کے ساتھ ایک جگہ پر اختصاص نہین دیا مگر ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
حق تعالی نے اپنے تئین فرمایا اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور آپکی شان مین ارشاد کیا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
اور انبیا علیہم السلام پر آپکی تفضیل کی ایک وجہ یہ بھی ہی فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر جائین منافق یاری اور رہواداری سے
اور تخلف کرین فرمانبرداری سے فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ تو کہ تو کہ بس ہی مجھے خدا جو تمھارے شر کو کفایت
کرے اور مجھے تمپر غالب کرے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود نہین مگر وہ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اوسپر توکل کیا مین نے
اور اپنا کام اوسی پر چھوڑ دیا مین نے وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اور وہ ہی رب عرش عظیم کا اس سے ع ۱۶

ملک عظیم مراد ہی یا عرش مقصود جو دعاؤن کا قبلہ اور فرشتون کے طواف کرنے کی جگہ ہی عرش کی عظمت کا حال لکھا ہی کہ عرش کے آٹھ ہزار رکن ہین اور ایک روایت مین تین لاکھ پایے ہین اور ایک پایے سے دوسرے پایے تک تین لاکھ برس کی راہ ہی اور وہ سب امین بھری ہوئی ہین گھیرے ہوئے صف باندھے ہوئے فرشتون سے اس آیت مین اشارہ ہی حق تعالی کی کمال قدرت اور حفاظت کی طرف یعنی خدا کہ عرش کو اس عظمت اور بڑائی کے ساتھ اپنی قدرت کاملہ سے نگاہ رکھتا ہی وہ اس بات پر بھی قادر ہی کہ تجھے منافقون سے پناہ مین لائے اسواسطے کہ بندون کا حافظ اور ناصر وہی ہی **نظم** از و خواہ یاری کہ یاری وہ اوست + بدو التجا کن کہ زینان بہ اوست + کسی را کہ او آورد در پناہ + چہ غم دارد از فتنۂ کینہ خواہ + ان دونون آیتون کے لطیفے اور اشارے جواہر التفسیر مین ہنے لکھے ہین اوسمین دیکھنا چاہیے

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعُ اٰيَاتٍ
سورۂ یونس مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو نو آیتین ہین



الٓرٰ نقف حروف مقطعہ ابن زید رضی اللہ عنہ کے قول پر سورتون کے نام ہین اور علم الہدی قدس سرہ نے کہا ہی کہ حق تعالی جو چاہتا ہی سورت کا وہ نام رکھتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ الٓرٰ کے معنی یہ ہین کہ انا اللہ الرحمن یعنی مین اللہ ہون رحمان اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ہر حرف حق تعالی کی طرف سے اشارہ ہی اوسکے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف حق تعالی فرماتا ہی کہ قسم کھاتا ہون اپنی نعمتون کی جو تجھپر تھین ازل مین اور اپنے لطف کی جو تیرے ساتھ ہی وجود مین اور اپنی شفقت کی جو تجھپر ہوگی ابد مین اور قسم کا جواب کیا ہی کہ **تِلْكَ** یہ سورت **اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝** آیتین ہین قرآن کی مشتمل حکمت پر یا محکم کہ اوسمین تناقض اور اختلاف نہین یا وہ منسوخ نہوگا یا کوئی شخص اوسے بدلنے پر قادر نہوگا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا ہی کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مضبوط ہوگئی اور حق سبحانہ تعالی نے آپکو رسالت کے ساتھ خاص فرمایا تو قریش کے سرداروں نے انکار ظاہر کیا اور بولے کہ تعجب ہی کہ حق تعالی اہل عالم پر آدمی کو رسول بھیجے اور آدمیون مین سے بھی ابو طالب کے یتیم کو اختیار کرے تو حق تعالی نے فرمایا کہ **اَكَانَ لِلنَّاسِ** کیا ہی لوگون کو **عَجَبًا** عجب **اَنْ اَوْحَيْنَآ** یہ کہ ہمنے وحی کی **اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ** طرف ایک مرد کے اونکی جنس سے اور اونکے قبیلے سے اور ہماری وحی کا مضمون یہ ہی کہ **اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ** یہ کہ ڈرا لوگون کو خدا کی عقوبتون سے اللہ جل شانہ نے ڈرانے کی تعمیم کی اسواسطے کہ کوئی شخص ایسی صفت سے خالی نہین رہتا کہ اوس شخص کو اوس صفت سے ڈرنا چاہیے الا ما شاء اللہ اور بشارت کو اہل ایمان کے ساتھ خاص کیا اسواسطے کہ کافرون مین ایسی صفت نہین ہی جسکے سبب سے اونھین بشارت دیجائے تو فرمایا کہ **وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا** اور بشارت دے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین **اَنَّ لَهُمْ** واسطے اونکے ہی **قَدَمَ صِدْقٍ** آگے چلنے والا نیک **عِنْدَ رَبِّهِمْ** نزدیک اونکے رب کے یعنی ایمان اور طاعت اور بعضون نے یہ بھی کہا ہی کہ قدم صدق سے سابقہ ازلی مراد ہی کہ حق تعالی نے مومنون کو نجات دینے کا وعدہ کر لیا ہی دمیاطی کہتے ہین کہ قدم صدق مقام صدق ہی کہ اوسمین زوال ہی

وقف النبی علیہ السلام

ضلال یا ایمان صادق مراد ہی یا اسکی رضامندی یا مومنون کے حق مین فرشتون کی دعا یا نیک کام جو پہلے سے بھیجین
یا اگلے بزرگ کہ اونکی برکت اونکے بعد والون کو پہونچتی ہی یا اولاد صالح جو اونسے پہلے مرجائے یا اللہ تعالیٰ کا اس امت کو طاعت کے
ساتھ مقدم کرنا جیسا کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی یا شفیع سچے کہ حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
اجمعین ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے قدم صدق کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ وہ میری
شفاعت ہی وسیلہ کیے جاؤگے تم میرے ساتھ اپنے رب کی طرف اور یہ امر یقینی ہی کہ گنہگارون کو حضرت رحمۃ للعالمین علیہ صلوات اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین کی شفاعت کے برابر کوئی وسیلہ نہین ہی شعر گفتی کہ شفاعت عاصی کنم خواہ + دل برامید آن کرم افتادہ
در گناہ + قَالَ الْكٰفِرُوْنَ کہا کافرون نے جب کہ اونپر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور معجزات دکھائے کہ
اِنَّ هٰذَا تحقیق یہ مرد لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ۝ جادوگر ہی کھلا ہوا اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ بیشک رب تمھارا اللہ ہی الَّذِیْ وہ ہی
جسنے اپنی قدرت بے عجز اور حکمت بے تسوہ کے ساتھ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے آسمان اور زمین کہ اس عالم کے
اجسام مین سب سے بڑے ہین فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ چھ دن کی مقدار مین دنیا کے دنون کے اندازے ثُمَّ اسْتَوٰی پھر قرار پکڑا اپنی عَلَی
الْعَرْشِ عرش پر کہ سب مخلوقات مین بڑا ہی یُدَبِّرُ الْاَمْرَ بناتا ہی کام کائنات کے حکمت کے موافق یا مقدر کرتا ہی جو ہونے والی
باتین جس طرح پر چاہتا ہی مَا مِنْ شَفِیْعٍ نہین ہی کوئی شفاعت کرنے والا قیامت کے دن اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ مگر بعد
اذن دینے خدا کے اوس شفیع کو اذن شفاعت یہ کلام اونکی شفاعت رد کرنے مین ہی جنھین کفار خدا جانتے ہین اور اون لوگون کی
شفاعت ثابت کرنے مین ہی جو اذن دیے گئے ہین ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خداوند جو خلق اور تدبیر اور استیلا کی صفتون سے موصوف ہی
رَبُّكُمْ رب تمھارا ہی اوسکا غیر نہین اسواسطے کہ اوسکے غیر کو ان صفتون مین شرکت نہین ہی فَاعْبُدُوْهُ تو یگانگی کے ساتھ
اوسکی عبادت کرو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا پھر نصیحت نہین مانتے ہو یا اپنے دل مین فکر نہین کرتے ہو کہ عبادت کا مستحق وہی ہی
تمھارے معبود نہین اِلَیْهِ اوسکی طرف ہی مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا پھر جانا تم سب کا مرنے اور پھر زندہ ہونے کے ساتھ اوسکے
غیر کی طرف نہین تو تم سب اوسکے جواب و سوال پر آمادہ رہو وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی خدا نے وعدہ حَقًّا
سچا اور درست اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ بیشک وہ خدا جسنے پہلے پیدا کیا خلق کو ثُمَّ یُعِیْدُهٗ پھر
مرنے کے بعد بھی زندہ کریگا اوسے اور پہلے پیدا کرنے اور پھر زندہ کرنے سے مقصود ثواب و عقاب ہی جیسا کہ خود اوسنے فرمایا
کہ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تاکہ جزا دے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کام کیے ہین اونھون نے اچھے بِالْقِسْطِ اپنے عدل کے ساتھ یا بدلا دیگا اللہ جل شانہ اونھین عدل کے ساتھ
یعنی اوس عدل کی رعایت کے ساتھ جو اونھون نے کامون مین کیا ہو یا اونکے ایمان کے ساتھ اسواسطے کہ ایمان
عدل قوی ہی اور اوسی کے مقابلہ مین شرک ظلم عظیم ہی اور یہ وجہ مقابلہ کے واسطے بہت وجیہ ہی اسواسطے کہ برابر ملاتا ہی
اپنے اس کلام کو اپنے اس قول سے کہ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ

اونکے واسطے ہی پینا و وزخ کا گرم پانی کہ جب اوسے پینگے تو اونکی آنتین جلکر ٹکڑے ہو جاینگی وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌ اور اونپر ہوگا عذاب دردناک کہ کم ہی نہوگا بِمَا كَانُوۡا بسبب اُسکے کہ تھے خدا اور رسول کے ساتھ کہ يَكۡفُرُوۡنَ ○ کافر ہوتے تھے هُوَ الَّذِىۡ وہ ہی وہ خداوند جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ الشَّمۡسَ کیا سورج کو ضِيَآءً روشنی والا وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا اور چاند کو اوجالے والا علما اس بات پر ہین کہ اگر روشنی بالذات ہو تو ضیا ہی اور اگر بالعرض ہو تو نور ہی اورا نواین لکھا ہی کہ حق تعالی نے اِس آیت مین تنبیہ فرمائی اس بات کی کہ آفتاب اپنی ذات سے روشن ہی اور ماہتاب بالعرض روشن ہوتا ہی اور اوسکی روشنی اوسی قدر ہی کہ وہ آفتاب سے مقابل رہے جیسا کہ علم ہیئت مین بیان ہی وَّقَدَّرَهٗ اور مقرر کین چاند سورج مین سے ہر ایک کے واسطے مَنَازِلَ منزلین آسمان پر اونکی سیر کرنے کی قدرت اور بہت مشہور یہ ہی کہ مقرر کین ماہتاب کے واسطے اٹھائیس منزلین کہ معین اور مشہور ہین اور ماہتاب شبانہ روز کے قریب مین ایک ایک منزل قطع کرتا ہی لِتَعۡلَمُوۡا تاکہ جانو تم عَدَدَ السِّنِيۡنَ گنتی برسون کی چونکہ سال مین مہینے ہوتے ہین اسواسطے حق تعالی نے مہینون کا ذکر نہین کیا وَالۡحِسَابَ اور تاکہ جانو گنتی وقتونکی مہینون اور دنون سے اپنے معاملات اور مہمات مین مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ نہین پیدا کیا اللہ نے وہ جو مذکور ہوا اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ مگر ساتھ راستی کے کھیل کے طور پر نہین اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بالحق مین بے لام کے معنی مین ہی یعنی بیان حق کے واسطے يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ بکرنے نُفَصِّلُ نون سے پڑھا ہی یعنی ظاہر کرتے ہین ہم اور حفص نے يُفَصِّلُ پڑھا ہی یعنی خدا بیان کرتا ہی اپنی قدرت کی دلیلین لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو جانتے ہین یعنی اونمین فکر اور غور کرتے ہین اور اوسسے فائدہ اوٹھاتے ہین اِنَّ فِى اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ تحقیق کہ آنے جانے مین رات دن کے ایک دوسرے کے پیچھے یا اندھیرے اوجالے کا جو انمین اختلاف ہی اور زمین وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ اور اوسمین جو پیدا کیا اللہ نے فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ آسمانون اور زمینون مین ہونے کی چیزون کے اقسام مین سے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین صانع کے موجود ہونے پر اور اوسکی وحدت اور کمال علم پر اور نفاذ قدرت پر لِّقَوۡمٍ يَّتَّقُوۡنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو ڈرتے ہین عاقبت امور اور انجام کار سے یعنی مآل اور معاد کا حال اول سے سوچتے ہین اور حشر کی رسوائی سے ڈرتے ہین اسواسطے کہ اسی اندیشہ اور خوف کے سبب سے وہ غور اور فکر کرتے ہین اِنَّ الَّذِيۡنَ تحقیق کہ جو لوگ لَا يَرۡجُوۡنَ نہین امید رکھتے ہین لِقَآءَنَا ہمارے دیدار کی یعنی آخرت کے منکر ہین جہان دیدار ہوگا وَرَضُوۡا اور خوش ہوتے ہین بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ساتھ زندگی دنیا کے اور پسند کیا اونھون نے اوسے وَاطۡمَاَنُّوۡا بِهَا اور آرام لیا اونھون نے ساتھ اوسکے یعنی اونھون نے اپنی ہمت محسوس لذتون اور واہیات فنا ہوجاتے والی چیزون کے ساتھ باندھ دی اور جنتون کی نعمتون اور ہمیشہ رہنے والی لذتون سے غافل ہو گئے یا دنیا مین اس طرح سو پڑے کہ گویا ہرگز یہان سے رحلت ہی نکرینگے اور نہین جانتے کہ ہر لحظہ موت کوچ کا ڈنکا بجا رہی ہی رباعی آن کیست کہ دل نہاد و فارغ بنشست + پنداشت کہ مہلتے و تاخیرے ہست + گو خیمہ مزن کہ میخ مے باید کند + گو رخت منہ کہ بار مے باید بست + وَالَّذِيۡنَ هُمۡ اور وہ لوگ کہ وہ عَنۡ اٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون یا ہماری صنعت کی نشانیون سے

غٰفِلُوْنَ غافل ہین اور آگاہ نہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جنکا ذکر ہوا مَاْوٰىهُمُ النَّارُ اونکے رہنے کی جگہ دوزخ ہے بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بسبب اوسکے کہ تھے کہ کمائی کرتے تھے گناہون مین سے یعنی کفر اور شرک اور نفاق کرتے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ راہ دکھائیگا اونھین رب اونکا آخرت مین بِاِيْمَانِهِمْ بسبب اونکے ایمان کے لوگ کے بہشت کی راہ یا اونکے ایمان کے سبب اونھین راہ دکھاتا ہی ایسی راہ چلنے کی جو ادراک حقائق تک اونھین پہونچا دے تَجْرِيْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ اونکے مکانون کے نیچے سے نہرین پانی کی فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ نعمت کے باغون مین دَعْوٰىهُمْ پکارنا جنتیون کا خدا کو فِيْهَا بہشت مین اوس وقت جب کوئی آرزو اونھین ہوگی اور وہ مانگینگے یہ ہی کہ کہینگے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہین ہم تجھے ای خدا اور اسطرح خدا کو یاد کرنا لذت کی جہت سے ہوگا عبادت کے واسطے نہین اور جنتی لوگ یہ کلمہ کہینگے تو جو کچھ اونکی خواہش ہوگی وہ اونکے پاس حاضر ہو جائیگی وَتَحِيَّتُهُمْ اور دعا اونکی ایک دوسرے کو فِيْهَا بہشت مین یا حق تعالی کا درود یا ملائکہ کی دعا اونکے حق مین سَلٰمٌ سلام ہی وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اور آخر پکارنا اونکا

ع۱ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ یہ ہوگا کہ کہینگے کہ حمد اللہ کے واسطے ہی جو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رب ہی تمام عالم کا اور لکھا ہی کہ مسلمان جب بہشت مین داخل ہونگے تو حضرت رب العزت کی عظمت و کبریا کے انوار ملاحظہ کرینگے اور اوسکے جلال کی نعت اور اوسکی تسبیح زبان پر لائینگے اور ملائکہ یا خود حق سبحانہ تعالی اونپر سلام بھیجکر انواع و اقسام کی بزرگیون اور بلند مقامون کی اونھین بشارت دیگا اور وہ اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا کرکے صفات اکرام پر ختم کلام کرینگے اور تحمید اور تسبیح کی لذت سب لذتون سے زیادہ اون لوگون کو اچھی معلوم ہوگی **قطعہ** ذوق نامش عاشق مشتاق را + از بہشت جاودانی خوشترست + گرچہ در فردوس نعمتہا بسے ست + وصل او از ہرچہ دانی خوشترست + عین المعانی مین لکھا ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم محترم کے پردہ والون مین سے کسی نے ایک قیدی کی بندش ڈھیلی کردی اور وہ قیدی بھاگ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر پاکر اوس قیدی کم کردینے والے کے واسطے بددعا کی حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ اور اگر جلدی کرے اللہ لِلنَّاسِ الشَّرَّ واسطے لوگون کے بددعا قبول کرنے کے ساتھ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ جیسے اونکی جلدی ہی جھٹ پٹ دعاے خیر قبول ہونے کے ساتھ تو لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ البتہ ردکی جائین اونکی طرف اَجَلُهُمْ اجل اونکی اور وہ ہلاک ہوجائین یعنی اگر ہم اونکی بددعائین جلدی قبول کرلین جسطرح اونکی نیک دعائین ہم قبول کرلیتے ہین تو وہ جھٹ پٹ ہلاک ہوجائین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ ای اللہ مین تجھسے عہد لیتا ہون کہ اونھین مجھسے تو خلاف نکریگا بیشک مین بشر ہون تو جس مسلمان کو مین رنج پہونچاؤن یا گالی دون یا لعنت کرون یا مارون تو ان باتون کو اوس مسلمان کے حق مین تو خیر کردے اور گناہون سے اوس مسلمان کی پاکی کا سبب کر اور ذریعۂ قرب کردے کہ قیامت کے دن اوسکے سبب سے تیری جناب مین وہ قرب حاصل کرے اور بعضے مفسر لکھتے ہین کہ کافر عذاب نازل ہونے مین جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ جو عذاب مانگتے ہین وسے نازل کرنے مین

یہن جلدی نہین کرتا فَنَذَرُ الَّذِيْنَ پس چھوڑتے ہین ہم اون لوگون کو جو لَا يَرْجُوْنَ نہین امید رکھتے ہین لِقَآءَنَا ہمارے
دیدار کی یعنی حشر کا ایمان نہین رکھتے ہین اور رجا خوف کے معنی مین بھی آتی ہی تو یہ معنی ہوے کہ نہین ڈرتے ہین ہمسے بعث و نشر کے دن کو
فِيْ طُغْيَانِهِمْ اونکی بیراہی مین یعنی استدراج کے طور پر مین اونھین مہلت دیتا ہون یہانتک کہ گمراہی مین يَعْمَهُوْنَ ۝
سرگردان ہوتے ہین وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ اور جب پہونچتی ہی آدمی کو سختی اور رنج اس سے مطلق کافر مراد ہین
یا ولید مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ اور پہر تقدیر جب اوسے ضرر پہونچتا ہی تو دَعَانَا پکارتا ہی ہمین اخلاص کے ساتھ لِجَنْۢبِهٖٓ اوس وقت جب
پڑا ہو کروٹ کے بل یعنی اوس رنج کے سبب سے صاحب فراش ہو گیا ہو اَوْ قَاعِدًا یا بیٹھے ہوے اَوْ قَآئِمًا یا کھڑے کھڑے
اور تردید کا فائدہ دعا کی تعمیم ہی سب حالون مین یا ہر قسم کے دکھ درد کے واسطے دعا کی تعمیم فَلَمَّا كَشَفْنَا پھر جب کھول دیتے ہین ہم
اور اوٹھا لیتے ہین عَنْهُ اوس سے ضُرَّهٗ دکھ درد اوسکا دعا مین اوسکے اخلاص کی جہت سے مَرَّ تو جاتا ہی اوسی راہ پر جیسا تھا کفر مین
یا مقام دعا سے چلدیتا ہی اور پھر اوس موقع کی طرف نہین پھرتا كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ گویا کہ اوسنے پکارا ہی نہ تھا ہمین اِلٰى ضُرٍّ
مَّسَّهٗ طرف دفع کرنے اوس دکھ کے جو اوسے پہونچا تھا كَذٰلِكَ زُيِّنَ اسی طرح آراستہ کیا گیا ہی لِلْمُسْرِفِيْنَ واسطے
اسراف کرنے والون کے جنھون نے حد سے تجاوز کی ہی مَا كَانُوْا جو کچھ کہ ہین وہ کہ لہو و لعب مین ڈوبے رہنے اور امر و نہی قبول
کرنے سے يَعْمَلُوْنَ ۝ عمل کرتے ہین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ اور تحقیق کہ ہلاک کر دیا ہمنے قرن والون کو مِنْ قَبْلِكُمْ
پہلے تمسے اے اہل مکہ لَمَّا ظَلَمُوْا اوس وقت جب کہ ظلم کیا اونھون نے پیغمبرون کی تکذیب کے سبب سے وَجَآءَتْهُمْ حالانکہ آئے تھے
اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول اونکے بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہر معجزون کے وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا اور
نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے اگر ہلاک نہوتے اور زندہ رہتے اس سبب سے کہ اونھین ایمان لانے کی استعداد نہ تھی اور اسد جل شانہ نے
اونھین اوس دولت سے بے نصیب کر دیا تھا كَذٰلِكَ جسطرح اونھین ہمنے جزا دی تکذیب رسل کی وجہ سے اونھین ہلاک کرکے اسی طرح
نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ جزا دینگے ہم مکہ کے مشرکون کو کہ ہمارے حبیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تکذیب کرتے ہین ثُمَّ
جَعَلْنٰكُمْ پھر کیا ہمنے تمھین اے لوگو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمپر مبعوث ہین خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ خلیفہ اون لوگون کے جو زمین پر
گذر گئے ہین مِنْۢ بَعْدِهِمْ پیچھے سے ان کافرون کے جو ہلاک ہوے ہین لِنَنْظُرَ تاکہ دیکھین ہم ظاہر مین بعد اسکے کہ جان چکے ہین غیب مین
کہ تم لوگ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ کیسے عمل کروگے خیر و شر مین سے تاکہ تمھارے ساتھ تمھارے اعمال کے موافق ہم معاملہ کرین اگر نیک عمل ہون تو
نیک جزا دین اگر برے ہون تو بری قطعہ جزا آئینہ فعل ست گوئی ✣ کہ درو ہر چہ کردی مے نماید ✣ اگر کردی نکوئی نیک بینی ✣ و کر بد
کردہ بد مشیت آید ✣ لکھا ہی کہ بعض کفار قریش نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی آیت ایسی لاؤ کہ عرب کے
سردارون کو لات اور عزیٰ کی عبادت سے باز نہ رکھے اور بتون کی مذمت اوسمین نہو تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِمْ اور جب پڑھی جاتی ہین مکہ کے مشرکون پر اٰيَاتُنَا آیتین ہماری یعنی قرآن بَيِّنٰتٍ اوس حال مین
کہ وہ واضح اور صاف ہین تو قَالَ الَّذِيْنَ کہتے ہین وہ لوگ جو لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا نہین امید رکھتے ہین

ہمارے پاس آنے کی یا نہین ڈرتے ہین ہماری وعید سے یعنی مشرک لوگ قرآن سنکر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے ہین کہ ائْتِ بِقُرْاٰنٍ لاؤ کوئی قرآن غَيْرِ هٰذَآ سوا اسکے جو ہمپر پڑھتا ہی یعنی ایسی کتاب لا جسمین بعث و نشر ثواب و عذاب کا ذکر اور ہمارے خداؤن کی مذمت نہو اَوْ بَدِّلْهُ یا بدل دے قرآن کو یعنی عذاب کی آیت کے مقام پر رحمت کی آیت رکھدے اور اونکی غرض یہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون کی خواہش کی پیروی کرین اور وہ لوگ آپکو الزام دین تو حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہ اونسے مَا يَكُوْنُ لِيْٓ نہین لائق اور روا نہین مجھے اَنْ اُبَدِّلَهٗ یہ کہ تبدیل کرون مین قرآن مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اپنے جی کے آگے سے یعنی اپنی طرف سے قرآن کو مین نہین بدل سکتا ہے وحی آئے ہوے اور اوسمین گھٹا بڑھا کر مین تصرف نہین کر سکتا اِنْ اَتَّبِعُ نہین پیروی کرتا ہون مین اِلَّا مَا يُوْحٰٓى مگر اوس بات کی جو وحی کیجاتی ہی اِلَيَّ میری طرف حق تعالی کی جانب سے بے کمی زیادتی کے اِنِّيْٓ اَخَافُ تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ اگر گنہگار ہو جاؤن مین اپنے رب کے قرآن کو بدل کر عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ عذاب سے بڑے دن کے وہ کہ قیامت کا دن ہی قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ کہ کہ اگر چاہتا خدا تو مَا تَلَوْتُهٗ نہ پڑھتا مین وہ جو مجھپر نازل ہوا ہی عَلَيْكُمْ تمپر وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ز ھ اور نہ جتاتا اللہ تمکو ساتھ قرآن کے تو اوسکے فضل و رحم کا اثر ہی کہ مجھے تو قرآن پڑھنے کا حکم کیا اور تمہین اوسکا سمجھا یا تا دیا فَقَدْ لَبِثْتُ پس تحقیق کہ مین نے دیر کی فِيْكُمْ تمہارے درمیان مین عُمُرًا بڑی عمر کہ چالیس برس کا زمانہ ہوا مِّنْ قَبْلِهٖ قرآن نازل ہونے سے پہلے یعنی جس زمانہ مین مین مبعوث ہوا تھا تو مین قرآن پڑھتا تھا نہ تم اوسے جانتے تھے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ آیا پھر کیون نہین دریافت کر لیتے ہو تم اور کیون نہین سمجھ لیتے کہ جو شخص چالیس برس تم مین رہا اور اوسنے علم کا شغل نہین کیا اور کسی عالم کے پاس نہین بیٹھا اور اب تمپر وہ ایسا کلام پڑھتا ہی کہ عرب کے بڑے بڑے فصیح اوسکی فصاحت سے حیران ہین اور بڑے بڑے بلیغ اوسکی بلاغت سے متحیر ہو کر دانت کے نیچے اونگلی دابتے ہین تو بیشک اس بات سے تم دلیل پکڑ سکتے ہو کہ ایسا کلام ایسے مرد سے ظاہر ہونا خرق عادت ہی پس قرآن رسالت کا معجزہ اور سعادت کا وسیلہ ہی مثنوی امی دانا کہ بعلم فزون + راند رقم بر ورق کاف و نون + بے قلم و کاغذ و آب سیاہ + معجزہ آورد ز وحی الٰہ + نے خط و قرطاس ز علم ازل + مشکل لوح و قلمش گشت حل + پہلی آیت کا مضمون یہ ہی کہ مین قرآن بدلنے مین خدا پر افترا نہین کرتا ہون اور تم افترا کرتے ہو کہ کلام اللہ کو میرا کلام جانتے ہو فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون شخص بڑا ظالم ہی مِمَّنِ افْتَرٰى اوس شخص سے جو افترا کرے اور باندھے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا تکذیب کرے اوسکی آیتون کی اور اس سبب سے کافر ہو جائے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ تحقیق کہ نجات نہ پائینگے جرم کرنے والے یعنی کافر وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مَا لَا يَضُرُّهُمْ اوس چیز کو جو ضرر نہ پہونچائے اونھین اگر اوسکی پرستش چھوڑ دین وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور نہ فائدہ پہونچاتی ہی اونھین اگر وہ اوسکی پرستش مین اپنی تمام اوقات صرف کرتے ہین اسواسطے کہ اونکے

معبود کنکر پتھر ہین اور کنکر پتھر نفع اور ضرر پہونچانے پر قادر نہین ہین حال آنکہ معبود ایسا چاہیے جسکی قدرت ثواب اور عذاب
دینے سے متعلق ہوتا کہ بندے نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے کی امید پر اوسکی عبادت کرین وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین
بت پرست کہ هٰٓؤُلَآءِ یہ بت شُفَعَآؤُنَا شفاعت کرنے والے ہمارے ہین عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس یعنی دنیا کے
کامون مین ہماری شفاعت کرتے ہین اور حق تعالی سے درخواست کرتے ہین تاکہ ہمارے کامون مین کافی ہو اور اگر بالفرض
بعث و نشر ہو بھی جیساکہ مومنون کا اعتقاد ہی تو یہ بت خدا سے ہماری سفارش کرینگے اور عذاب سے ہمین چھوڑا لینگے قُلْ کہہ کہ
اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ کیا خبر کرتے ہو خدا کو استفہام تہدید ہی بِمَا لَا یَعْلَمُ ساتھ اوس چیز کے جو وہ نہین جانتا ہی فِی
السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَلَا فِی الْاَرْضِ اور نہ زمین مین یہ نفی کرنا علم کی ہی معلوم کی نفی کرنے کی جہت سے یعنی تم کہتے ہو
کہ خدا کا شریک ہی اور بتون کی شفاعت ثابت کرتے ہو اور خدا جو سب معلومات کا عالم ہی وہ یہ نہین جانتا تو معلوم ہوا کہ اوسکا شریک
کوئی نہین اور بت شفاعت نہ کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ یعلم کا کلمہ صلہ ہی اور یہ معنی ہین کہ کیا خبر کرتے ہو تم خدا کو اوس چیز کی جو
زمین آسمان مین کہین نہین یعنی شریک باری سُبْحٰنَهٗ پاک ہی اسے وَتَعٰلٰی اور برتر ہی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ اوس چیز سے
کہ یہ مشرک اوسکا شریک کرتے ہین وَمَا کَانَ النَّاسُ اور نہ تھے آدمی اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً مگر امت ایک یعنی دین اسلام پر
متفق تھے آدم علیہ السلام کے زمانہ مین یا طوفان آنے کے بعد کہ حضرت نوح علیہ السلام اور کشتی کے لوگون کے سوا اور کوئی نہ تھا یا متفق تھے
کفر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت کے زمانہ مین فَاخْتَلَفُوْا پھر اختلاف کیا اونھون نے رسولون کے مبعوث ہونے کے سبب سے
یعنی بعضے ایمان لائے اور بعضے کفر پر اڑے رہے یا اہل عرب حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دین پر متفق اور متحد تھے پھر مختلف ہوے
عمرو بن لحی کے سبب سے کہ اوسنے جاہلیت کے احکام اختراع کیے وَلَوْلَا کَلِمَةٌ اور اگر نہین تو ایک کلمہ ہی کہ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّکَ پہلے ہو چکا ہی تیرے رب کی طرف سے یعنی حکم ازلی جاری ہو چکا ہی عذاب کی تاخیر کا کہ وہ عذاب فرق کرنے والا ہو محق اور
مخالف لوگون مین ورنہ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا اونمین فِیْمَا فِیْهِ بیچ اوس چیز کے کہ وہ لوگ اوسمین یَخْتَلِفُوْنَ ○
اختلاف کرتے ہین یعنی عذاب آتا اور جو لوگ باطل پر ہوتے وہ ہلاک ہو جاتے اور جو لوگ حق پر ہوتے وہ زندہ رہجاتے وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین
آیتین مانگنے والے یعنی مکہ کے مشرک کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہ نازل کیا گیا عَلَیْهِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اٰیَةٌ کوئی معجزہ مِّنْ رَّبِّهٖ
اوسکے رب کے پاس سے اون معجزون مین سے جو ہم مانگتے ہین کہ وہ نہرین جاری کرنا ہی اور آسمان کا گرانا اور باقی معجزے سورۂ بنی اسرائیل مین
بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی فَقُلْ پس کہہ اونکے جواب مین کہ ان معجزون کا نازل ہونا عالم غیب سے ہی اور بیشک اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ سوا
اسکے نہین کہ غیب اللہ ہی کے واسطے ہی شاید کہ تمھارے مانگے ہوے معجزون مین کچھ مفسدہ ہوگا کہ وہ معجزے نازل ہونے کو روکتا ہی
فَانْتَظِرُوْٓا پس تم انتظار کرو مانگے ہوے معجزے نازل ہونے کا اِنِّیْ مَعَکُمْ بیشک مین بھی تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ○ ع ۲
منتظرون مین سے ہون دیکھون کہ تمپر عذاب آتا ہی یا جو معجزے تم مانگتے ہو وہ ظاہر ہوتے ہین وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور
جب ہم چکھاتے ہین لوگون کو یعنی اہل مکہ کو رَحْمَةً صحت کا مزہ مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ بعد بیماری کے جو مَسَّتْهُمْ

پہونچی ہو اونھین یا تنگی او ر قحط کے بعد فراخی اور ارزانی اِذَا لَهُمْ تب دیکھے تو اونکو ہی مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا مکر ہماری آیتون مین یعنی اونپر
طعن کرتے ہین او ر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین مکر و فریب کرتے ہین لکھا ہی کہ اہل مکہ سات برس تک قحط مین مبتلا رہے جب رحمت
الٰہی نے وہ بلا اونپر سے دفع کی تو کلام الٰہی مین رد و قدح کرنے لگے اور حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درپے ہو کر فریب اور
حیلے ڈھونڈھنے لگے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُ کہہ اللہ اَسْرَعُ مَكْرًا تم سے زیادہ جلدی کرنے والا ہی تمھین مکر کی جزا دینے مین
یعنی تمھارا مکر ظاہر ہونے کے قبل تیز عذاب نازل ہونے کا حکم فرمائیگا اِنَّ رُسُلَنَا تحقیق کہ رسول ہمارے یعنی نامۂ اعمال
لکھنے والے فرشتے يَكْتُبُوْنَ لکھتے ہین مَا تَمْكُرُوْنَ ○ جو تم سوچتے ہو مکر اور جب تمھاری پوشیدہ تدبیر میرے فرشتون سے
نہین چھپتی ہی تو مجھسے کب مخفی رہیگی اس کلام کا مضمون یہ ہی کہ انتقام محقق ہی هُوَ الَّذِيْ وہ ہی وہ جو يُسَيِّرُكُمْ چلاتا ہی اور
مسافت طی کرنے کی قدرت دیتا ہی تمکو فِي الْبَرِّ خشکی مین سواری کے سبب سے جیسے اونٹ گھوڑا وَالْبَحْرِ ط اور تری مین خشک
مرکب کے سبب سے جیسے جہاز اور کشتی حَتّٰىٓ اِذَا كُنْتُمْ یہانتک کہ جب ہوتے ہو فِي الْفُلْكِ ج کشتی مین وَجَرَيْنَ
بِهِمْ اور کشتیان چلتی ہین اون لوگون سمیت جو اون کشتیون مین ہین بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ اچھی ہوا کے ساتھ کہ آہستہ چلتی ہی اور
خطاب سے غیبت کی طرف پھرجانے کا فائدہ یعنی پہلے تو حق تعالیٰ نے خطاب کرکے فرمایا کہ وہ چلاتا ہی تمھین خشکی و تری مین ادھر
غیبت کے ساتھ فرمایا کہ کشتیان چلتی ہین اون لوگون سمیت جو کشتیون مین ہین یہ نہ فرمایا کہ تم سمیت اسکا فائدہ مبالغہ ہی یعنی یہ
صورت ہی نصیحت کی غیر مخاطبون کو بھی تاکہ اس قوم کے احوال سے متعجب ہون جو کشتی مین بیٹھے ہین اور کشتی اونھین موافق ہوا کے ساتھ
جو کشتی کی بہتری کے انداز پر چلتی ہی لیے جاتی ہی وَّفَرِحُوْا بِهَا اور خوش ہوئے ہین وہ لوگ اوس ہوا کے سبب سے جَآءَتْهَا ناگہان
آجائے اوس کشتی پر رِيْحٌ عَاصِفٌ ہوا سخت ناموافق کہ دریا کو جوش مین لائے وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ اور آئے اونپر موج دریا کی
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ہر مکان سے یعنی کشتی کے داہنے بائین آگے پیچھے سے موج اندر آئے وَّظَنُّوْٓا اور وہ لوگ گمان کرین کہ اَنَّهُمْ
اُحِيْطَ بِهِمْ لا یقینی گھیر لیا ہی اونھین بلاؤن نے سب طرف سے تو دَعَوُا اللّٰهَ پکارتے ہین اللہ کو اپنے اوپر سے وہ
بلا دفع کرنے کے لیے مُخْلِصِيْنَ اوس حال مین کہ پاک کرنے والے ہوتے ہین لَهُ الدِّيْنَ ۵ واسطے اللہ کے دین کو یعنی
ڈر کے مارے اپنے دین کو خالص کرلیتے ہین اور فطرت اصلی ظہور کرتی ہی اور عوارض نفسانیہ شیطانیہ سب زائل ہوجاتے ہین اور کہتے ہین
وہ لوگ کہ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا اگر نجات دے تو ہمین مِنْ هٰذِهٖ ان ہولون اور بلاؤن سے لَنَكُوْنَنَّ تو
ضرور ہونگے ہم مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ شکر کرنے والون مین سے تیری نعمت نجات پر فَلَمَّآ اَنْجٰهُمْ پھر جب نجات دیتا ہی
اللہ اونھین اوس بلا سے جس سے وہ ڈرتے تھے یعنی جب حق تعالیٰ اونھین اوس ورطہ سے نجات دیتا ہی اور ڈوبنے سے
بچالیتا ہی اِذَا هُمْ اوسوقت دیکھ اونھین کہ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ ظلم کرتے ہین زمین مین اور دوڑتے ہین
اونھی کامون کی طرف جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد بِغَيْرِ الْحَقِّ ط ناحق یہ تاکید ہی یعنی اونکا فساد ناحق ہی
اونکے اعتقاد مین بھی اسواسطے کہ وہ جانتے ہین کہ ہم اس عمل مین باطل پر ہین يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ کہو لوگو اِنَّمَا بَغْيُكُمْ

سوا اسکے نہین کہ ظلم تمھارا عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ تمھاری جانون پر ہی یعنی اُسکا وبال تمھی پر پڑیگا مصرع ہر کہ او بد میکند بے شبہ
باخود میکند + اور بعضون نے کہا ہی بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مبتدا ہی اور اوسکی خبر مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہی تو یہ معنی ہوئے کہ
ظلم تمھارا اپنے اوپر فائدہ زندگی دنیا کا ہی یعنی یہ دو چار روز کا فائدہ ناپائدار ہی اور اوسکا وبال باقی رہیگا یہ تفسیر تو قرارت بکر کے
موافق ہی کہ اونھون نے مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مین عین کو پیش پڑھا ہی اور حفص نے زبر پڑھا ہی اور اس مصدر کے فعل کو محذوف
جانا ہی یعنی چند روز فائدہ اوٹھاتے ہو فائدہ اوٹھانا زندگی دنیا کا ثُمَّ اِلَيْنَا پھر ہماری طرف مَرْجِعُكُمْ
پھر آنا ہی تمھین قیامت کے دن فَنُنَبِّئُكُمْ پس خبر کر دینگے ہم تمھین بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ ساتھ اوسکے
جو ہو تم کہ عمل کرتے ہو اور اوسکے مناسب ہم تمکو جزا دینگے اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ مثل
زندگی دنیا کے جلد گذر جانے اور آگے سے پیچھے ہو جانے مین كَمَآءٍ مثل پانی کے ہی یعنی مینھ کے مثل کہ اَنْزَلْنٰهُ
نازل کیا ہمنے اوسے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے فَاخْتَلَطَ بِهٖ پھر ملی اوس پانی کے ساتھ نَبَاتُ الْاَرْضِ
گھاس اوگی ہوئی زمین سے مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ اوس چیز سے کہ کھاتے ہین آدمی جیسے غلہ پھل ساگ وَالْاَنْعَامُ
اور اوس چیز سے کہ کھاتے ہین چارپائے جیسے ہری سوکھی گھاس حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ یہانتک کہ جب حاصل کر لیا
زمین نے زُخْرُفَهَا بناؤ اپنا وَازَّيَّنَتْ اور آراستہ ہوگئی طرح طرح کے محصولون اور پھلون سے وَظَنَّ اَهْلُهَآ اور
گمان کرتے ہین زمین والے اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ کہ یہ قادر ہین وہ اوسکی کھیتی کاٹنے اور میوے چننے پر اَتٰىهَا آیا اوسپر
آگیا اوس زمین پر اَمْرُنَا عذاب ہمارا یعنی ہمارا حکم اوسکی خرابی کی نسبت پہونچ گیا لَيْلًا رات کو اَوْ نَهَارًا یا دن کو
فَجَعَلْنٰهَا پھر کر دی ہمنے وہ زراعت حَصِيْدًا جیسے کٹی ہوئی یا جڑ سے اوکھڑی ہوئی كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ گویا کہ کچھ
تھی ہی نہین بِالْاَمْسِ کل كَذٰلِكَ جیسے ہمنے اس مثال مین تفصیل کی اسیطرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ علاحدہ کرتے ہین
اور ظاہر کر دیتے ہین ہم اپنی قدرت کی دلیلین لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ○ واسطے اوس گروہ کے جو فکر کرتے ہین
ضرب المثل مین اور اوس سے فائدہ اوٹھاتے ہین یہ تمثیل دنیا کے حال سے مرکب ہی نعمت کٹ جانے اور سال زائل ہونے اور رونق
اقبال کے بعد ظہور اوبار مین حق تعالی دنیا کو مشابہت دیتا ہی گھاس کے حال کے ساتھ کہ تر و تازہ ہو کر خشک اور بدرنگ اور بے رونق
ہو جاتی ہی جسطرح گھاس مین پہلے تو سرسبزی ہی پھر بدرنگی اسیطرح دنیا کی دولت کے بھی پہلے مسرت ہی اور آخر حسرت ہین کہینا قطعہ
بنگر بانکہ روے زمین فصل نو بہار + مانند نقش خانہ مانی مزین ست + وقت خزان بہ برگ ریاحین چو بنگری + منصف شوی کہ لائق بر باد دادن ست +
اور مال جہان کو آب باران سے مشابہت دی ہی اور اس مشابہت مین بہت سے اقوال ہین کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ دنیا کے مال اور اوسکے حظون کی
تشبیہ مینھ کے پانی کے ساتھ اسوجہ سے ہی کہ مینھ آدمی کے حیلہ اور تدبیر سے نہین برستا بلکہ تقدیر اور مشیت الہی سے برستا ہی اسیطرح دنیا کا مال بھی کوشش
بناوٹ مکر حیل سے مجتمع نہین ہوتا بلکہ حلم ازلی اور قسمت لم یزلی سے ملتا ہی قطعہ رزق مقسوم ست از اول مقرر کردہ اند + ہیچکس ابیش از ان حاصل نگردد
بجہد + ہر چہ مے آید ز بیش و کم بدان خرسند باش + کانچہ خواہی ز آسمان نازل نمیگردد بجہد + دوسرے یہ کہ مینھ کا پانی جب تک جاری رہتا ہی

پاک صاف کہلاتا ہی جب کسی جگہ مدت تک ٹھہر رہتا ہی تو اوسکا رنگ بو مزہ سب بدل جاتا ہی اور فائدہ حاصل ہونا اوس سے جاتا رہتا ہی
اسیطرح دنیا کا مال بھی اگر جوانمردون کے خرچ کرنے سے ہاتھون ہاتھ ادھر سے اودھر پھرتا رہے تو اچھا اور مقبول ہوتا ہی اور اگر
بخیلون اور خسیسون کے بخل اور امساک مین پہنسا رہے برا اور نامقبول ہوتا ہی **نظم** مال چون آب ست تا باشد روان + فیضہا یابند
ازان اہل جہان + چند روزے چون کند یکجا درنگ + گندہ و بیحاصل ست و تیرہ رنگ + اور عشیرت حمیدی مین لکھا ہی کہ پانی سے
مشابہت کی یہ وجہ ہی کہ جسطرح مینھ اندازے سے حاجت کی قدر پر برستا ہی تو آدمیون کی آسائش اور اہل عالم کی آرایش کا سبب
ہوتا ہی اور حد سے زیادہ برستا ہی تو عالم کی خرابی اور بنی آدم کی حیرانی کا باعث ہوتا ہی اسیطرح مال دنیا بھی جب حاجت کی قدر
ہاتھ آتا ہی تو دین دنیا کے مقاصد بر آتے ہین اور دور و نزدیک اوسکا فائدہ پہونچتا ہی اور جب مال دنیا زیادہ ہو جاتا ہی اور خزانہ
جمع ہوتا ہی تو خرابی آتی ہی آدمی گناہ کرنے لگتا ہی ادنی اور غریب آدمیون کو نظر حقارت سے دیکھتا ہی كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى اَنْ
رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى **بیت** توانگری کہ شدت سوی عجب نخوت و ناز + خوش ست فقر کہ دارد ہزار سوز و نیاز + اور مینھ کے پانی سے مال کی
مشابہت اسوجہ سے ہی کہ پانی جب پھولون کے درخت پر برستا ہی تو اوسکی لطافت اور طراوت زیادہ کرتا ہی اور جب خاردار درخت پر برستا ہی
تو اوسکی تیزی اور قوت بڑھا دیتا ہی دنیا کے مال کا بھی یہی حال ہی کہ جب صالح آدمی کو ملتا ہی تو اوسکی صلاحیت زیادہ کرتا ہی نِعْمَ الْمَالُ
الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور اگر مفسد اور برے آدمی کو ملتا ہی تو اوسکے فساد اور عناد کا مادہ زیادہ ہو جاتا ہی **مثنوی** زر محک امتحان آمد کزان +
نقد حال ہر کسی گردد عیان + چون کریمے را بدست افتد زرے + از زرش آسودہ گردد کشورے + عام باشد کارساز یہاے او + رنج
بخشد دلنواز یہاے او + سفلۂ گمراہ یا بدسوے گنج + خلق را از وے نباشد غیر رنج + اور بعضون نے کہا ہی کہ جسطرح مینھ کا پانی زمین پر
نہین ٹھہرتا بلکہ اطراف و جوانب مین بہجاتا ہی اسیطرح دنیا کا مال بھی ایک جگہ نہین رہتا اور ایک شخص کے پاس نہین تھمتا بلکہ ہر روز
دوسرے ہی کے ہاتھ مین ہوتا ہی اور دولت دنیا ہر شب ایک کے ساتھ عقد مواصلت باندھتی ہی نہ اوسکے عہد کو کچھ وفا ہی نہ اوسکی
وفا کو کچھ بقا ہی **نظم** گنج امان نیست درین خاکدان + مغز وفا نیست درین استخوان + کہنہ سرائیست بصد جا گرو + کہنہ واندر گرو نو بنو
اور تیسیر مین ہی کہ حق تعالی اپنے بندون کو دنیا کی طرف نہین بلاتا کہ وہ آفتون کی جگہ ہی بلکہ آخرت کی طرف بلاتا ہی کہ وہ خوفون سے
سلامتی کی جگہ ہی جیساکہ اوسنے فرمایا ہی وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اور خدا پکارتا ہی اپنے بندون کو اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ سلامتی کے گھر کی
طرف اور وہ بہشت ہی یعنی ایسے کام کی طرف پکارتا ہی جو جنت مین داخل ہونے کا سبب ہی اور جنت کو دار السلام اسواسطے کہا
کہ جنتیون سے ملائکہ کی تحیت یا جنتیون سے جنتیون کی صاحب سلامت سلام ہی یا اسواسطے کہ سلام حق تعالی کا نام ہی تو اوسکی
طرف جنت کی اضافت تعظیم کے واسطے ہی جیسے ان طہرا بیتی مین بیت کی اضافت تکریم کے لیے ہی اور فصول مین لکھا ہی کہ حق تعالی
اوس گھر سے جسکا اول روفا اوسط عنا آخر فنا ہی اپنے بندونکو اوس گھر کی طرف بلاتا کہ جسکا شروع عطا ہی بیچ رضا ہی آخر بقا ہی **نظم**
واللہ یدعوا آمدہ آزادے زندانیان + زندانیان غمگین شدہ گوئی بہ زندان میکشی + شاہان سفیہان را ہمہ در بند
و زندان میکشند + تو از چہ و زندان شان سوے گلستان میکشی + حق تعالی سب کو بہشت کی طرف بلاتا ہی وَيَهْدِيْ

اور راہ دکھاتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○ طرف سیدھی راہ کے جو دار السلام کی طرف تمام ہوتی ہی اور وہ راہ اسلام ہی یا حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت آئی عزیز دعوت عام ہی حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلالت سے اور ہدایت خاص ہی متعلق توفیق آلہی اور اوسی کی عنایت سے شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا کہ پکارتا تو سب کو ہی مگر دیکھیے کسے مسند قبول پر بٹھائے مصرع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا واسطے اون لوگون کے جنھون نے نیکی کی یعنی جو ایمان لائے الْحُسْنٰى جزا بہت اچھی اور اجر خوب ہی یعنی بہشت وَزِيَادَةٌ اور زیادتی اجر سے کہ انعام اور تفضل کے طور پر عطا فرمائیگا بعضے مفسر کہتے ہین کہ حُسنیٰ جزاے حسنہ ہی ایک کے بدلے ایک اور زیادتی یہ ہی کہ ایک کے عوض دس عطا فرماتا ہی یا دس سے بھی زیادہ یا حُسنیٰ مغفرت ہی اور زیادتی خوشنودی ہی حضرت حق کی اور مدارک مین لکھا ہی کہ زیادتی محبت ہی بندون کے دل مین یاوہ ہی جو کہ دنیا مین خدا عطا کرے اور عقبیٰ مین اوسکا حساب نہ لے اور بعضون نے کہا کہ ابر ہی جو جنتیون پر گذر کریگا اور وہ جو کچھ چاہینگے اونپر برسائیگا اور سب محقق لوگ رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ زیادتی حضرت حق کی لقا ہی کہ محض اپنے کرم سے جنتیون کو عطا فرمائیگا وَلَا يَرْهَقُ اور نہ چھپائیگی وُجُوْهَهُمْ جنتیون کے مونھون کو قَتَرٌ کوئی گرد اور غبار وَّلَا ذِلَّةٌ اور نہ ذلت اور رسوائی یعنی اونکے چہرون پر ذلت کا اثر نہوگا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ نیکی کرنے والون کا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اہل جنت ہین هُمْ فِيْهَا وہ اوس جنت مین خٰلِدُوْنَ○ ہمیشہ رہنے والے ہین نہ اونسے نعمت زائل ہوگی نہ دولت اونکے پاس سے منتقل ہوگی بخلاف دنیا کی مزخرفات کے اور اسمین جو غرور کا سرمایہ ہی کہ فنا اور زوال کے معرض مین ہی وَالَّذِيْنَ اور جزا اون لوگون کی جنھون نے كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ کمائین برائیان جیسے شرک کفر نفاق جَزَآءُ سَيِّئَةٍ جزا برائی کی بِمِثْلِهَا مثل برائی کے ہی جو اونھون نے کی اوسپر زیادتی نہین ہی وَتَرْهَقُهُمْ اور چھپائیگی اونھین ذِلَّةٌ ذلت اور رسوائی یعنی ذلیل ہونے کے آثار اون برائیان کرنے والون پر ظاہر ہونگے مَا لَهُمْ نہین ہی واسطے اونکے مِّنَ اللّٰهِ عذاب آلہی سے مِنْ عَاصِمٍ کوئی حفاظت کرنے والا یعنی اونسے کوئی عذاب کو نہ روکیگا كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ گویا کہ چھپائے گئے ہین وُجُوْهُهُمْ مونھ اونکے قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ ٹکڑون مین رات کے مُظْلِمًا درحالیکہ تاریک ہو یعنی رنج وغم کے مارے اونکے مونھ ایسے کالے ہوجائینگے جیسے اندھیری رات ہوتی ہی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو برائیان کمانے والے ہین یعنی مشرک اور منافق اَصْحٰبُ النَّارِ رہنے والے ہین دوزخ کے هُمْ فِيْهَا وہ آتش دوزخ مین خٰلِدُوْنَ○ ہمیشہ رہنے والے ہین یعنی اونھین عذاب سے کبھی رہائی نہوگی وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ اور ڈراوس دن سے کہ حشر کرینگے ہم نیکون اور بدون جَمِيْعًا سب کو ثُمَّ نَقُوْلُ پھر کہینگے ہم لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اون لوگون کو جنھون نے شرک کیا کہ مَكَانَكُمْ ٹھہرو اپنے مقامون پر اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ تم اور تمھارے شریک جنکو ہمارے سوا تمنے پوجا ہی یعنی بت تاکہ دیکھو تو تمھارے ساتھ ہم کیا کرتے ہین فَزَيَّلْنَا پھر جدا کرینگے ہم بَيْنَهُمْ درمیان کافرون اور اونکے معبودون کے اور ہم پوچھینگے کافرون سے کہ تمنے بتون کی پرستش کیون کی کافر کہینگے کہ ان بتون نے ہمین اپنی عبادت کا حکم کیا تھا حق تعالیٰ بتون کو

گویائی عطا کریگا وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ اور کہینگے اونکے شریک یعنی بت کہ مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ۝ نہ تھے تم
کہ تمنے ہمین پوجا ہو بلکہ اپنی خواہش کی تم پرستش کرتے تھے اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ یناہیع مین لکھا ہی کہ کافر جھگڑا شروع کرکے
کہینگے کیا ایسا نہین ہی بلکہ تمنے ہمین اپنی پرستش کا حکم کیا تھا تو بت کہینگے فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بس بس ہی اللہ گواہ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ درمیان ہمارے اور تمہارے اِنْ كُنَّا تحقیق کہ تھے ہم عَنْ عِبَادَتِكُمْ تمہاری پرستش سے لَغٰفِلِيْنَ ۝
البتہ بیخبر اسواسطے کہ ہم نہ دیکھتے تھے نہ سنتے تھے اور عقل رکھتے تھے نہ فہم هُنَالِكَ اوس مقام پر تَبْلُوْا آزمائیگا یعنی چکھیگا
اور پائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک نفس مَّآ اَسْلَفَتْ جزا اوسکی جو پہلے سے اوسنے بھیجے ہین عمل یعنی اونکا نفع اور ضرر دیکھ لیگا
وَرُدُّوْٓا اور پھیرے جاوینگے سب نفس اِلَى اللّٰهِ خدا کے ثواب اور عذاب کی طرف وہ اللہ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ مالک ہی اونکا
نصف برحق یا اونکے کامونکا متولی ہی راستی کے ساتھ وَضَلَّ عَنْهُمْ اور کھو جائیگا کافرون سے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝
جو کچھ ہین کہ افترا کرتے ہین کہ بت ہماری شفاعت کرنے والے ہین حال آنکہ بت اونسے بیزار ہونگے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ کہہ کہ کون
شخص رزق دیتا ہی تمہین مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے کہ مینھ برساتا ہی وَالْاَرْضِ اور زمین سے کہ ساگ پات اور غلہ اوگاتا ہی
اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ آیا کون شخص مالک ہی کانون کا وَالْاَبْصَارَ اور آنکھون کا یعنی کون ہی جو سماعت اور بصارت
پیدا کرتا ہی اور آفتون سے اونھین بچاتا ہی وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ اور کون نکالتا ہی زندہ کو کہ حیوان ہی یا نبات مِنَ الْمَيِّتِ
مردہ سے کہ نطفہ ہی یا بیج وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ اور نکالتا ہی مردہ کو کہ نطفہ ہی یا بیج مِنَ الْحَيِّ زندہ سے کہ حیوان ہی یا نبات
وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ اور کون تدبیر کرتا ہی اہل عالم کے کامون کی اور آسان کرتا ہی لوگون کی مشکلین یہ تعمیم ہی
تخصیص کے بعد اور جب یہ سوال کروگے کافرون سے تو نہایت صاف اور ظاہر ہونے کی وجہ سے عناد اور جھگڑا نہ کرسکینگے
فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ پس قریب ہی کہ ان سب باتون کے جواب مین جو تو نے اونسے پوچھین کہین کہ اللہ ہی اور یہ جو انکا
یہ اقرار بہت بڑی دلیل ہی اونکے طریق کے باطل ہونے پر کہ وہ طریق بت پرستی ہی فَقُلْ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونھین کہ یہ اقرار جب تم کرچکے کہ اللہ ہی اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ آیا پھر کیون نہین ڈرتے ہو تم ایسے خدا کے عذاب سے اور بتون کو کیون
اوسکا شریک کرتے ہو تم فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ پس جسمین یہ صفتین ہون جو ابھی بیان ہوئین وہ اللہ رَبُّكُمُ الْحَقُّ رب تمہارا ہی کہ
اوسکی ربوبیت اسطرحپر ثابت ہی کہ اوسکے ثبوت مین شک کو ہرگز دخل ہی نہین فَمَاذَا پھر کیا چیز ہی تمہین بَعْدَ الْحَقِّ بعد سچ
کہنے اور حق بیان کرنے کے اِلَّا الضَّلٰلُ مگر گمراہی فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ پھر کہان سے پھرے جاتے ہو حق سے باطل کی طرف
اور توحید سے شرک کی جانب كَذٰلِكَ جسطرح حق تعالیٰ کو ربوبیت سزاوار ہی اسی طرح حَقَّتْ سزاوار ہوا كَلِمَتُ
رَبِّكَ حکم تیرے رب کا یعنی واجب ہوگیا عذاب الٰہی عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اوپر اون لوگون کے جو نکل گئے دائرۂ صلاح سے
اور تمرد اختیار کرلیا اپنے کفر مین اَنَّهُمْ اسواسطے کہ وہ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ نہین ایمان لاتے ہین قُلْ کہہ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
کیا ہی تمہارے ان شریکون مین یعنی بت جنھین خدا کا شریک کرکے تم پوجتے ہو اونمین مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ کوئی

کہ شروع کرے یعنی پیدا کرے خلق کو ثُمَّ یُعِیْدُهٗ پھر اعادہ کرے یعنی زندہ کرے اوسے موت کے بعد اور چونکہ کفار پہلی بار پیدا کرنے کے
مقر تھے اور دوبارہ پیدا کرنے کے منکر اور عناد کی وجہ سے اوسکا اقرار نہ کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے خود فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُ کہہ دو ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ پہلی بار پیدا کرتا ہی ثُمَّ یُعِیْدُهٗ پھر زندہ کریگا اوسے فنا ہو جانے کے بعد فَاَنّٰی
تُؤْفَکُوْنَ۝ پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو راہ راست سے قُلْ کہہ کہ هَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ کیا ہی تمھارے بتون مین
جنکا نام تمنے شریک رکھا ہی مَّنْ یَّهْدِیْۤ کوئی کہ راہ دکھلائے رسول بھیجکر اور کتابین نازل کرکے اور قدرت مین غور کرنے کی
توفیق دیکر یعنی دلیلین قائم کرے تاکہ راہ پاوین لوگ اِلَى الْحَقِّ طرف حق کے کہ دین اسلام ہی قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ یَهْدِیْ
لِلْحَقِّ راہ دکھاتا ہی خلق کو طرف حق کے اَفَمَنْ یَّهْدِیْۤ کیا جو کوئی راہ دکھاتا ہی اِلَى الْحَقِّ طرف حق کے وہ اَحَقُّ
اَنْ یُّتَّبَعَ بہت لائق ہی کہ متابعت کیا جائے اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْۤ یا وہ جو خود ہی راہ نہین پاتا اِلَّاۤ اَنْ یُّهْدٰی
مگر یہ کہ ہدایت کیا جائے اور راہ اوسے دکھائین تفسیر زاہدی مین ہی کہ بت پرست بتون کو چارپایون پر باندھکر ایک جگہ سے دوسری
جگہ لیجاتے تھے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تمھین راہ دکھائے وہ کیا اوسکے برابر ہی جسے تم راہ دکھاتے ہو یعنی جانورون پر لادکے
پھرتے ہو فَمَا لَکُمْ پھر کیا ہی تمھین اور کیا ہو گیا ہی کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ۝ کیسا حکم کرتے ہو کہ جسکے تم محتاج ہو اوسکے ساتھ
اونھین برابری دیتے ہو جو تمھارے محتاج ہین عاجز اور قادر کو یکسان جانتے ہو حکیم نے کہا ہی نظم عجز و قدرت کہ بر و نسد من
عقل کی گوید کہ یکسان اند + عجز بر خلق مے در اندر پوست + قادر بر کمال حضرت اوست + وَمَا یَتَّبِعُ اور نہین پیروی کرتے ہین
اَکْثَرُهُمْ بہت کافر یعنی اونکے رؤسا اپنے اعتقاد کی باتون مین اِلَّا ظَنًّا مگر گمان کی کہ جما ہوا ہی اونکے خیالات
واہیات اور قیاسات مہملات کے سبب سے جیسے غائب کو حاضر پر قیاس کرتے ہین اور خالق کو مخلوق اِنَّ الظَّنَّ
تحقیق کہ گمان لَا یُغْنِیْ نہین بے پروا کردیتا ہی مِنَ الْحَقِّ علم اور اعتقاد حق سے یعنی گمان اور خیال حق اور یقین کے
مقام پر قائم نہین ہو سکتا اور لکھا ہی کہ کفار کو یہ گمان تھا کہ بت اونکی شفاعت کرینگے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اونکا گمان کچھ
مفید نہوگا اور اونھین عذاب حق سے نہ بچائیگا شَیْـًٔا کچھ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ تحقیق کہ حق تعالیٰ جاننے والا ہی
بِمَا یَفْعَلُوْنَ۝ ساتھ اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین بتون کی متابعت اپنے گمان پر اور انکار دلیل اور برہان سے وَ
مَا کَانَ اور نہین ہی اور نہ چاہیے هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن باوجود دلیل اور اعجاز کے اَنْ یُّفْتَرٰی یہ کہ افترا کیا جائے
اور کوئی نہین کہہ سکتا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے یعنی لائق نہین کہ یہ کلام افترا کیا ہوا کسی بشر کا ہو وَلٰکِنْ اور لیکن بھیجا ہی
اللہ نے اوسے تَصْدِیْقَ الَّذِیْ واسطے تصدیق اوس چیز کے جو تھی بَیْنَ یَدَیْهِ پہلے اوسکے اگلی مقدس کتابون مین سے
یعنی اعجاز کے ساتھ اگلی کتابون کا گواہ بھی ہی وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ اور واسطے بیان اوس چیز کے جو تمپر لکھی گئی وامر اور نواہی ہین
لَا رَیْبَ فِیْهِ نہین شک ہی اوسمین اور نہ ہونا چاہیے اسواسطے کہ وہ نازل کیا گیا ہی مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝ قف
اہل عالم کے رب کی طرف سے مگر کافر اسکا ایمان نہین لاتے اَمْ یَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہین کہ افْتَرٰىهُ افترا کیا ہی

یہ کلام محمد نے اپنی طرف سے قُلْ کہہ کہ فَاْتُوْا پھر لاؤ تم بھی اور افترا کرو بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ کوئی سورت مثل اوسکے بلاغت اور فصاحت مین
اسواسطے کہ تم لوگ نظم بلیغ اور نثر فصیح مین مشہور زمان اور سرآمد دوران ہو اور اگر خود تم مقابلہ نہین کرسکتے تو مدد چاہو وَادْعُوْا
اور پکارو مدد کے واسطے بتون کو قرآن کے مثل کوئی سورت بنا دینے مین مَنِ اسْتَطَعْتُمْ جسسے مدد مانگ سکو مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ سوا اللہ کے تاکہ وہ غیر تمھاری مددگاری کرے اور قرآن کے مثل بناوے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس
بات مین کہ محمد اپنی طرف سے بنا لیتے ہین کافر ایک سورت بھی نہ لائے بَلْ كَذَّبُوْا بلکہ تکذیب کی اونھون نے اور
نہ ایمان لائے بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا ساتھ اوس چیز کے کہ نہین پہونچے ہین بِعِلْمِهٖ ساتھ علم اوس چیز کے یعنی جس چیز کو
وہ سمجھے ہی نہین اوسکی تکذیب مین جلدی کر بیٹھے اس سے مراد یہ ہی کہ قرآن سنکر اوسکی آیتون مین غور و فکر کرنے کے قبل ہی تکذیب
اور انکار کرنے لگے وَلَمَّا يَاْتِهِمْ اور ابھی نہین آئی اونکے پاس یعنی کھلے نہین اونپر تَاْوِيْلُهٗ معنی او حقیقت قرآن کی
اور اونکا ذہن قرآن کے اسرار اور دقائق تک نہ پہونچا تھا یا تکذیب کی اونھون نے جو کچھ نہ سمجھے قرآن مین بعث و جزا کا ذکر اور وعید
اور عذاب اور نہ آیا اونپر وہ عذاب جسکا وعدہ تھا اور ضرور آئیگا وہ عذاب اور آجانے کے بعد ندامت کے سوا اونکو کچھ حاصل
نہ ہوگا اور وہ ندامت بھی کچھ کام نہ آئیگی بیت پس از دیدن پشیمان گردی اما + پشیمانی ترا سودی ندارد + كَذٰلِكَ جیسی
تکذیب تیرے زمانے کے کافر کرتے ہین ایسی كَذَّبَ الَّذِيْنَ تکذیب کی اپنے انبیا کی اون لوگون نے جو تھے مِنْ
قَبْلِهِمْ پہلے اونسے فَانْظُرْ پھر نظر کر اور دیکھ كَيْفَ كَانَ کیسا ہوتا ہی عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ انجام کار ظالمون
اور تکذیب کرنے والون کا اور انپر بھی ویساہی عذاب ہوگا جیسا انکے پہلے ظالمون اور تکذیب کرنے والون پر ہوا اس آیت مین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی اور کافرون کو تہدید ہی وَمِنْهُمْ اور تکذیب کرنے والون مین سے مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ
کوئی تو وہ ہی جو ایمان لاتا ہی قرآن کا اور تصدیق کرتا ہی اپنے جی مین اور جانتا ہی کہ قرآن حق ہی مگر عداوت کی وجہ سے
تصدیق ظاہر نہین کرتا وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ اور انمین سے کوئی ایسا ہی کہ نہین ایمان لاتا ساتھ اوسکے کمال
جہل اور نادانی کی وجہ سے وَرَبُّكَ اَعْلَمُ اور رب تیرا خوب جانتا ہی بِالْمُفْسِدِيْنَ تباہکارون کو یعنی اون ع ۱۰
معاندون کو جو تکذیب پر اڑے ہوے ہین اور بعضون نے کہا کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ تیری قوم مین سے بعضے تو ایمان لاتے ہین
قرآن کا اور کفر سے توبہ کرتے ہین اور بعضے وہ ہین کہ اس سعادت سے محروم رہکر شقاوت کفر پر مرینگے وَاِنْ كَذَّبُوْكَ اور اگر
تکذیب کرین تیری یعنی تکذیب پر اصرار کرین اور تو اونکے قبول کرنے سے نا امید ہو فَقُلْ تو کہہ لِّيْ عَمَلِيْ واسطے میرے ہی
جزا میرے عمل کی وَلَكُمْ اور واسطے تمھارے ہی عَمَلُكُمْ سزا تمھارے کام کی اَنْتُمْ بَرِيْٓــُٔوْنَ تم بیزار ہو یعنی بری الذمہ ہو
مِمَّآ اَعْمَلُ اوس چیز سے کہ مین کرتا ہون میرے عمل پر تمسے مواخذہ نہوگا وَاَنَا بَرِيْٓءٌ اور مین بری الذمہ ہون مِّمَّا
تَعْمَلُوْنَ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو یعنی مین تمھارے عمل پر ماخوذ نہونگا بعضے علما کے نزدیک یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہی
وَمِنْهُمْ اور انمین سے یعنی کفار مین سے اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یہود مین سے مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ لوگ ہین کہ کان لگائے رہتے ہین اِلَيْكَ

طرف تیرے جسوقت تو قرآن پڑھتا ہی اور امت کو احکام شرع تعلیم کرتا ہی اسواسطے سنا کرتے ہین کہ ہنسی کرین اوسپر اَفَاَنْتَ
کیا تو تُسْمِعُ الصُّمَّ سناتا ہی بہرون کو یہ استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی اونھین سنانے پر تو قادر نہین وَلَوْ كَانُوْا اگرچہ ہین وہ
باوجود بہرے ہونے کے لَا يَعْقِلُوْنَ۝ نہین سمجھتے یعنی بہرے ہونے کے ساتھ نہ سمجھنا بھی ملا ہوا ہی مراد یہ ہی کہ سمجھ والا بہرا اٹکل
ساتھ اوس آواز سے جو کچھ بھی اوسکے کان مین پہونچتی ہی کسی چیز پر دلیل پکڑ سکتا ہی جب سمجھ اور سماعت دونون ندارد ہوں تو ظاہر ہی
اوس بے عقل بہرے کا کیا حال ہوگا وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَّنْ يَّنْظُرُ کوئی ہوتا ہی کہ نظر کرتا ہی اِلَيْكَ طرف تیرے اور
تیری نبوت کی دلیلین اور سچائی کی نشانیان دیکھتا ہی اور کمال کی عناد کی وجہ سے ایسا ظاہر کرتا ہی کہ رسالت کی دلیلون سے
کچھ بھی اوسنے نہین دیکھا اَفَاَنْتَ کیا تو تَهْدِی الْعُمْیَ راہ دکھاتا ہی اندھون کو یعنی اونھین راہ دکھانے پر تو قادر نہین ہی
وَلَوْ كَانُوْا اور اگرچہ ہین کہ باوجود نابینائی کے لَا يُبْصِرُوْنَ۝ نہین دیکھتے ہین چشم بصیرت سے اپنی سر کی آنکھون سے
دیکھنے کا مقصود دل کی آنکھ سے دلائل اعتبار کو مشاہدہ کرنا ہی اور وہ اس سے محروم ہین حاصل کلام یہ ہی کہ وہ دیکھتے ہین اور نہین دیکھتے ہین اسواسطے
کہ اندھاپن اور جہالت دونون اونمین اکٹھا ہین یعنی آنکھون کے بھی اندھے ہین اور دل کے بھی اندھے ہین اور یہ ممکن ہی کہ اندھا
صاحب بصیرت اوس چیز کو دریافت کرے جسکے ادراک سے احمق اندھا محروم ہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ
شَيْئًا نہین ظلم کرتا ہی لوگون پر کچھ یعنی اونکے حواس و عقلین سلب نہین کر لیتا ہی وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اور لیکن لوگ اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ۝ ظلم کرتے ہین اپنی جانون پر اور حواس اور عقل جنکے ذریعہ سے قدرت کی نشانیان سمجھتے ہین اونھین
لہو اور لعب مین استعمال کرتے ہین اور اون نشانیون کے سمجھنے سے جو فائدے ہوتے وہ اونسے فوت ہوگئے نظم
چشم از برائے دیدن آیات قدرت ست + گوش از پئے شنیدن اخبار حکمت ست + ہر کہ کہ حق نہ بیند و حق نشنود کسے + کور و کرست
بلکہ ز آن ہم بتر بسے + وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ کرتے یحشرہم نون سے پڑھا ہی یعنی یاد کر وہ دن کہ جمع کرینگے ہم اور حفص نے
یحشرہم یے سے پڑھا ہی یعنی جمع کریگا اللہ کافرون کو اور اوسدن کے ہول سے دنیا اور قبر مین رہنے کی مدت اونھین کم معلوم
ہوگی كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا گویا کہ نہ ٹھہرے تھے اِلَّا سَاعَةً مگر ایک ساعت مِّنَ النَّهَارِ دن سے امام زاہدی کی تفسیر مین
لکھا ہی کہ معتزلہ عذاب قبر کی نفی مین اسی آیت سے دلیل پکڑتے کہتے ہین کہ اگر قبر مین کافرون کو عذاب ہوتا تو اتنی مدت دراز اونھین
ایک ساعت نہ معلوم ہوتی اور جواب دیتے ہین کہ یہ قیامت کے ہولون کی سختی اور حالون کی شدت کے سبب سے یہ صورت
ہوگی کہ اوسکے سامنے عذاب قبر ایک ساعت معلوم ہوگا اور جب قبر سے اوٹھائے جائینگے تو يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ شناسائی
کرینگے درمیان ایک دوسرے کے یعنی سبکو پہچانینگے گویا کہ مفارقت کا زمانہ تھوڑا ہی سا تھا اور یہ اول بعث مین ہوگا اوسکے بعد
قیامت کی ہولین پیہم ہونے کے سبب سے وہ جان پہچان جاتی رہیگی اور ایک دوسرے کو بھول جائیگا قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
تحقیق کہ نقصان کیا نیکون کے حظون مین اُن لوگون نے جنھون نے كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ تکذیب کی ساتھ ملاقات الٰہی کے یعنی بعث
اور جزا کے منکر ہوگئے وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۝ اور نہ تھے راہ پانے والے وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ اور اگر دکھائین ہم تجھے ع

بعض الذی یعنی وہ چیز جو نعدھم وعدہ کی ہے ہمنے کافرون سے یعنی عذاب ورود اونکی ایک جماعت کی ہلاکت تھی جنگ بدر کے
روز او نتوفینک یا متوفی کردین ہم تجھے کافرون پر عذاب کھانے کے قبل تو تو جان لے کہ وہ حق ہی اور واقع ہوگا یعنی اگر ہم
دنیا مین اونسے انتقام نہ لین اور تو نہ دیکھے فالینا تو ہماری طرف ہی مرجعھم پھرنا اونکا اور آخرت مین ہم تجھے اونکا عذاب
دکھا دینگے ثم اللہ پس اللہ وہ عذاب دکھانے کے یا تجھے متوفی کرنے کے بعد شہید گواہ ہی علی ما یفعلون ○
اوپر اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین اور اوسکے لائق جزا پاینگے ولکل امۃ اور واسطے ہر امت کے اگلی امتون مین سے رسول
ایک رسول تھا کہ اوس امت کو راہ حق کی طرف بلاتا تھا فاذا جاء پھر جب آیا اونکے پاس رسولھم رسول جو مبعوث تھا
اونکی طرف اور اوس امت کے لوگون نے اوس رسول کی تکذیب کی تو قضی بینھم تو حکم کر دیا گیا رسول و تکذیب کرنے والون کے
درمیان بالقسط ساتھ انصاف اور راستی کے یعنی رسول نے تو نجات پائی اور تکذیب کرنے والے ہلاک ہوگئے وھم
لا یظلمون ○ اور وہ یعنی رسول و تکذیب کرنے والے ظلم نہ کیے جائینگے یعنی رسول کا ثواب ہم کم نہ کرینگے اور تکذیب
کرنے والے جسقدر عذاب کے مستحق ہین اوسپر اوس سے زیادہ عذاب کرنے کا حکم نہوگا لکھا ہی کہ آیۃ واما نرینک آخر تک نازل ہونے کے
بعد مکہ کے کافرون نے وہ عذاب نازل ہونے کی جلدی کی جسکا وعدہ کیا گیا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ویقولون اور
کہتے ہین کافر لوگ اسے بعید سمجھکر اور ہنسی کی راہ سے کہ متی ھذا الوعد کب ہوگا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب اور ہمپر کیون
نہین نازل ہوتا ان کنتم صدقین ○ اگر ہو تم سچے وعید مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان مخاطب ہین
جو مشرکون کو ڈراتے تھے قل لا املک کہہ کہ مالک نہین ہون مین لنفسی اپنی ذات کے واسطے ضرا نقصان کا و
لا نفعا اور نہ نفع کا یعنی اپنی ذات سے ضرر دفع کرنے اور نفع حاصل کرنے پر قادر نہین ہون الا ما شاء اللہ مگر جو کچھ چاہے
خدا تو تمھارے واسطے ضرر طلب کرنے اور تمپر عذاب نازل ہونے مین کیونکر جلدی کرون لکل امۃ ہر گروہ کے واسطے اجل ایک وقت ہی
اونکے ہلاک ہونے کا اذا جاء اجلھم جب آتا ہی وقت اونکا فلا یستاخرون تو نہ پیچھے ہٹتے ہین اپنے وقت سے ساعۃ
ایک ساعت ولا یستقدمون ○ اور نہ آگے بڑھتے ہین اوس سے یہ مشرکون کو تہدید ہی کہ ساعت بساعت عذاب الٰہی تمپر اوترتا آتا ہی
اور تکذیب کی شامت وقت پر تمھین پہونچیگی اور جب عذاب آجائیگا تو حسرت اور ندامت ظاہر کرنا بے فائدہ ہوگی بیت تدبیر خود امروز
کن ای خواجہ کہ فردا + ہر چند کہ فریاد کنی سود ندارد + قل کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ارایتم کیا دیکھا اور جانا تمنے یعنی مجھے خبر دو
کہ ان اتکم اگر آئے تمپر عذابہ عذاب الٰہی جسکے نازل ہونے کے واسطے تم جلدی کرتے ہو بیاتا جب تم سوتے ہو یعنی رات کو
او نھارا یا دن کو جب تم طلب معاش مین مشغول ہوتے ہو تو جلدی کرنے سے پشیمان ہوگے پس جب یہ حال ہی تو ماذا کیا چیز یستعجل جلدی
مانگتے ہین منہ عذاب مین سے یعنی کس قسم کا عذاب مانگتے ہین المجرمون ○ گناہگار لوگ یعنی مشرک حالانکہ سب قسم کے
عذاب سخت ہین تبیان مین لکھا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کافر بولے کہ ہم عذاب کو باور نہین کرتے اور جلدی کرتے ہین بس اگر ہمپر عذاب
نازل ہو تو ہم اوسکا ایمان لائین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اثم کیا جلدی کرنے کے بعد اذا ما وقع جب واقع ہوگا عذاب اور تم

دیکھ لوگے تو اٰمَنْتُمْ بِهٖ ایمان لاؤگے اوسکے ساتھ پھر کہا اونسے کہ آٰلْئٰنَ کیا اب ایمان لاتے ہو وَقَدْ كُنْتُمْ اور تحقیق کہ
تھے تم ہنسی کی راہ سے اور تکذیب کر کے بِهٖ ساتھ عذاب کے یعنی اوسکے نزول کی تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ جلدی کرتے تھے ثُمَّ قِيْلَ
پھر کہا جائیگا عذاب نازل ہونے کے بعد لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون کو جنھون نے شرک کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہی کہ ذُوْقُوْا
چکھو عَذَابَ الْخُلْدِ وہ عذاب ہمیشہ کا کہ اوسکا دُکھ دائمی ہوگا هَلْ تُجْزَوْنَ کیا جزا دیے جاؤگے یعنی جزا نہ دینگے
تمھین اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ مگر ساتھ اوسکے کہ تھے تم تمام عمر تَكْسِبُوْنَ ○ کماتے تھے کفر اور عصیان لکھا ہی کہ حی بن اخطب جو
مدینہ کے یہود مین سے تھا وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے قبل مکہ معظمہ مین تجارت کو گیا تھا جب حرم مین
پہونچا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اسلام کا شہرہ سُنا تو آپکی محفل شریف مین آیا اور قرآن شریف سنکر پوچھنے لگا کہ ای
محمد یہ دعوت جو تم کرتے ہو درحقیقت ہی یا ہزلیات کے طور پر اور یہ کلام جو تم پڑھتے ہو راستی کے طور پر ہی یا کھیل اور بازی ہی تو حق تعالی نے
آیت بھیجی کہ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اور خبر پوچھتے ہین تجھسے قرآن اور ادعاے نبوت کے باب مین کہ اَحَقٌّ هُوَ کیا حق اور
راست ہی یہ اور بعضون نے کہا ہی کہ ہنسنے والے کافر وعید یا بعث یا قرآن کو پوچھتے تھے کہ حق ہی یا نہین جواب آیا کہ قُلْ اِيْ
وَرَبِّيْٓ ہان قسم میرے رب کی اِنَّهٗ لَحَقٌّ بیشک میرا دعوی یا قرآن یا بعث یا عذاب موعود حق اور صحیح اور درست ہی
وَمَآ اَنْتُمْ اور نہین ہو تم بِمُعْجِزِيْنَ ○ عاجز کرنے والے خدا کو عذاب کرنے سے یعنی اوسکی قدرت مین عاجزی کو دخل نہین اور
تم اپنے اوپر سے اوسکا عذاب روک نہ سکوگے وَلَوْ اَنَّ اور اگر ہو لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ واسطے ہر جی کے جسنے کفر کر کے اپنے
اوپر ظلم کیا یعنی اگر کسی کافر کو حاصل ہو مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہی مال و متاع لَافْتَدَتْ بِهٖ البتہ بدلا دے
جو کچھ کہ رکھتا ہی تاکہ اپنے تئین عذاب سے چھوڑائے وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور چھپائین ندامت اپنی اپنے یارون اور
ہواخواہون سے کہ مبادا وہ لعنت ملامت کرین یا کہ عذاب کے ہول سے بھہوت ہو کر بولنے کی قدرت نہ رکھینگے تاج التفاسیر مین
لکھا ہی کہ اپنے باطن مین حسرت کا الم پائینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسرار اظہار کے معنی مین ہی اور لغات متضادہ مین سے ہی اور اوسکا
مضمون یہ ہی کہ مشرک لوگ اپنے اعمال پر ندامت ظاہر کرینگے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جبکہ دیکھینگے عذاب وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
اور حکم کیا جائیگا درمیان مومنون اور کافرون کے یا سردارون اور فرمانبردارون یا ظالمون اور مظلومون مین بِالْقِسْطِ
انصاف اور راستی کے ساتھ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اور وہ نہ ظلم کیے جائینگے ثواب گھٹا کر اور عذاب بڑھا کر
اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ جان تو یہ کہ بیشک خدا کے واسطے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہی وَالْاَرْضِ اور
زمین مین ہی تو کافرون سے فدیہ اور بدلا لینے کا محتاج نہین اور ثواب اور عذاب پہونچانے پر قادر ہی اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
جانتے رہو کہ خدا کا وعدہ ثواب اور عذاب کے باب مین حَقٌّ سچ ہی اور اوسمین خلاف ممکن نہین وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
اور لیکن بہتیرے کافر اور ظالم لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے ہین اسواسطے کہ دنیا پر مغرور ہین اور عقبی کو پہچاننے سے دور ہین
مثنوی ماندہ در تنگنا ے این محبس * غیر دنیا ندیدہ دیدۂ حس * چشم دل کو کہ پردہ ہا بدرد * جانب ملک آخرت نگرد *

وقفِ النبی علیہ السلام

وقفِ النبی علیہ السلام

ع ۵

مرغ کو در قفس زبون باشد + چہ شناسد کہ باغ چون باشد + هُوَ يُحْيِي وہ زندہ کرتا ہی وَيُمِيتُ اور مارڈالتا ہی وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے موت یا بعث کے سبب سے يَا أَيُّهَا النَّاسُ ای لوگو یہ ندا عام ہی قَدْ جَاءَتْكُمْ تحقیق کہ آئی تمھارے پاس مَوْعِظَةٌ نصیحت مِنْ رَبِّكُمْ تمھارے رب کے پاس سے وَشِفَاءٌ اور شفا اور دوا لِمَا فِي الصُّدُورِ اوس چیز کے واسطے جو دلون مین ہی جہالت کی بیماری وَهُدًى اور ہدایت حق کی طرف وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ اور رحمت مومنون کے واسطے یعنی قرآن جو نازل ہوا یہ لوگون کے واسطے ایک کتاب جامع ہی اسواسطے کہ اوسکی نصیحتین جو نیک کامون کی ترغیب دیتی ہین اور برائیون سے نفرت دلاتی ہین وہ حکمت علمی پر شامل ہین اور اوسکے معنی کہ شکون اور شبہون کی بیماریون اور خراب عقیدون کے مرضون سے چھوڑاتے ہین حکمت نظری پر شامل ہین اور ایسا کلام بیشک عین ہدایت اور محض رحمت ہوگا رباعی زہے کلام تو محض ہدایت و حکمت + زہے پیام تو عین عنایت و رحمت + کشند کمند کلام تو اہل عرفان را + ز شورزار خساست بہ گلشن ہمت + اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآن شریف نفوس کو نصیحت ہی صدور کو صحت ہی ارواح کو ہدایت ہی اسرار کو رحمت ہی یا عوام کو نصیحت خواص کو صحت اخص الخواص کو ہدایت اور سبکو رحمت ہی کہ اوس رحمت کی بدولت ہر ایک اپنے مرتبہ کو پہونچا قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خوشی کرو بِفَضْلِ اللَّهِ فضل خدا کے سبب سے کہ وہ قرآن ہی وَبِرَحْمَتِهِ اور اوسکی رحمت کے باعث سے کہ وہ دین اسلام ہی اور بعضون نے کہا فضل قرآن ہی اور رحمت یہ ہی کہ حق تعالی نے ہمین اہل قرآن کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت ہین یا فضل توفیق ہی اور رحمت عصمت ہی اور حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ فضل معرفت ہی اور اوس معرفت کو دریافت کر لینے کی توفیق رحمت ہی اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ ظاہری نعمتین فضل ہین اور باطنی نعمتین رحمت ہین یا جنت مین داخل ہونا فضل ہی اور دوزخ سے نجات پانا رحمت ہی پردہ اوٹھ جانا فضل ہی اور شہود لقا رحمت ہی صاحب کشف الاسرار نے کہا ہی کہ حق تعالی اشارۃً فرماتا ہی کہ ای میرے بندے میرے فضل اور میری رحمت پر اعتماد کر اپنی طاعت اور خدمت پر نہین اسواسطے کہ میرے فضل کے سوا اور کسی پر بھروسا نہین اور میری رحمت کے سوا اور کسی سے راحت نہین ہر ایک کا ایک سرمایہ ہی مگر مومنون کا سرمایہ میرا فضل ہی ہی اور ہر ایک کا ایک خزانہ ہی لیکن مومنون کا خزانہ میری رحمت ہی ہی بیت گر شاہ را خزانہ نہادن بود ہوس + درویش را خزانہ ہمین لطف دوست بس + بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے فضل اور رحمت کے سبب سے یہ نصیحت اور صحت نازل ہوئی فَبِذَلِكَ پس یہ کتاب جو اوتری اسکے سبب سے فَلْيَفْرَحُوا چاہیے کہ خوش ہون مسلمان اسواسطے کہ هُوَ خَيْرٌ وہ بہتر ہی مِمَّا يَجْمَعُونَ اوس چیز سے جو جمع کرتے ہین کافر دنیا کا اسباب جو معرض فنا و زوال مین ہی قُلْ کہہ عرب کے مشرکون سے کہ أَرَأَيْتُمْ بتاؤ مجھے مَا أَنْزَلَ اللَّهُ جو کچھ اوتاری اللہ نے لَكُمْ تمھارے واسطے مِنْ رِزْقٍ روزی یعنی چارپائے جنکا کھانا حلال ہی فَجَعَلْتُمْ پھر کر لیا تمنے اور ٹھہرالیا مِنْهُ اوسمین سے حَرَامًا وَحَلَالًا حرام اور حلال یعنی اوسمین سے بعضے کو تمنے کہا کہ حلال ہی اور بعضے کو تمنے حکم کر دیا کہ حرام ہی جیسے بحیرہ سائبہ اور اوسکے مثل اور بعضے کو تمنے کہدیا کہ کچھ لوگون پر حلال ہی اور کچھ لوگون پر

حرام ہی اسواسطے کہ تمنے یہ کہا مَا فِي بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا قُلْ کہہ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ کیا اسنے
اذن دیا تمھین حرام اور حلال کر لینے مین اَمْ عَلَى اللّٰهِ یا اسپر تَفْتَرُوْنَ افترا کرتے ہو وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ اور
کیا ہی گمان اون لوگون کا جو يَفْتَرُوْنَ افترا کرتے ہین عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اللہ پر جھوٹ حرام کو حلال اور حلال کو
حرام کر لینے مین یعنی کیا گمان رکھتے ہین کہ حق تعالی اونکے ساتھ کیا کریگا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ روز قیامت جو بدلا ملنے کا دن ہی
اس پوشیدگی مین بڑی تہدید اور وعید ہی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَذُوْ فَضْلٍ ضرور صاحب فضل کا ہی عَلَى النَّاسِ
لوگون پر کتاب نازل کرنے اور رسول بھیجنے کے ساتھ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ شکر　ع ۷
نہین کرتے اس نعمت کا وَمَا تَكُوْنُ اور نہین ہوتا ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ شَاْنٍ کسی کام مین اپنے کامون سے
وَمَا تَتْلُوْا مِنْهُ اور نہین پڑھتا ہی تو کوئی آیت اور کوئی سورت اوس سے جو بھیجا ہی اللہ نے مِنْ قُرْاٰنٍ قرآن سے
وَلَا تَعْمَلُوْنَ اور نہین کرتے ہو تم ای آدمیو مِنْ عَمَلٍ کوئی کام کامون سے اِلَّا مگر یہ کہ کُنَّا ہین ہم عَلَيْكُمْ تمپر
شُهُوْدًا گواہ یا نگہبان اِذْ تُفِيْضُوْنَ اوسوقت جب تم کرتے اور داخل ہوتے ہو فِيْهِ اوس کام مین وَمَا يَعْزُبُ
اور نہین چھپتی کوئی چیز عَنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے علم سے مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ برابر چھوٹی چینٹی کے یا اوسکے برابر جو آفتاب کی
شعاع سے روشندان کے سامنے چمکتا ہوا غبار نظر آتا ہی فِي الْاَرْضِ زمین مین وَلَا فِي السَّمَآءِ اور نہ آسمان مین وَلَا
اَصْغَرَ اور نہ بہت چھوٹی مِنْ ذٰلِكَ اوس ذرہ سے وَلَآ اَكْبَرَ اور نہ بہت بڑی اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ مگر لکھی
ہوئی ہی روشن کتاب مین یعنی لوح محفوظ مین آیت کا خلاصہ یہ ہی کہ کوئی بات اور کوئی کام حق تعالے سے پوشیدہ نہین ہی اور ہر بات
اور کام کے مناسب اوسکی جزا کا حکم فرمائیگا تو اس کلام کے ضمن مین مسلمانون کو تو کمال ثواب کا وعدہ ہی اور مشرکون کو نہایت عذاب کی
وعید ہی پھر ایمان والون کی جزا سے خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی اَلَآ اِنَّ جان لو کہ بیشک اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ خدا کے دوست لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ کچھ نہین خوف اونپر مکائد اور شدائد ہو پہنچنے سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور وہ نہ غمناک ہونگے مطالب اور مقاصد
فوت ہونے سے عین المعانی مین لکھا ہی کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہین جنکی ملاقات کے سبب سے خدا یاد آئے اور بحر الحقائق مین لکھا ہی
اولیاء اللہ سے وہ لوگ مراد ہین جو اپنے نفس کے دشمن ہون یعنی خدا کی محبت مین اپنی نفس کُشتی کرین اور کشف الاسرار مین اولیا کی
صفت یہ لکھی ہی کہ وہ لوگ عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہین اونکا ظاہر تو احکام شرع سے آراستہ ہی اور اونکا باطن انوار فقر سے
پیراستہ مثنوی رخش در میدان ازل تاختہ + گوی ز چوگان ابد باختہ + معتکفان حرم کبریا + شستہ دل از صورت کبر و ریا +
راہ تو زوان شکستہ قدم + راز کشایان فرو بستہ دم + اور بعضون نے کہا ہی کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہوتے ہین جو خدا کے واسطے باہم
دوستی کرین اور اس بات کی تائید کو یہی کلام کافی ہی کہ وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ اور اون لوگون کو سخت مقامون مین کچھ خوف نہین
اور روز قیامت کے ہولون سے غمگین نہونگے اور بعضون کے نزدیک پرہیزگار مسلمان اولیا ہین اس دلیل سے کہ حق تعالی اونکی صفت مین
فرماتا ہی کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اولیا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے اوس چیز کا جو خدا کے پاس سے آئی وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ اور ہین کہ

پرہیزگاری کرتے ہین اوس چیز سے جو خدا نے حرام کی **لَهُمُ الْبُشْرٰى** اونکے واسطے خوشخبری ہی **فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** زندگی دنیا مین یعنی وہ خوشخبری جو رسول علیہ السلام کی زبانی اونکے باب مین گذری اور ایک گروہ کے قول پر اچھے خواب مین جو مسلمان اپنے حق مین دیکھین یا کسی مسلمان کے واسطے دیکھین اور ایسے خوابون کو بشرات یعنی اچھی خبر دی ہوئی کہتے ہین یا مرتے وقت اون مسلمانون کو ملائکہ جو خوشخبری دیتے ہین وہ مراد ہی اور تبیان مین لکھا ہی کہ خوشخبری یہ ہی کہ مسلمان بہشت مین اپنی جگہ مرنے کے قبل دیکھلے اور مدارک مین لکھا ہی خوشخبری سے مراد اون مسلمانون کے ساتھ لوگون کی محبت اور اونکی نیکنامی ہی **وَفِى الْاٰخِرَةِ** اور اونمین خوشخبری ہی آخرت مین اور وہ اونپر ملائکہ کا سلام ہوگا سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ دیدار الٰہی کا وعدہ دنیا مین خوشخبری ہی اور وہ وعدہ وفا ہونا آخرت مین خوشخبری ہی اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے کہا ہی کہ ولی کو دو بشارتین ہین دنیا مین معرفت عقبی مین سرفرازی کا خلعت یہان مجاہدہ کا سرور وہان مشاہدہ کا نور یہان صفا اور وفا وہان رضا اور لقا شعر از نعمت اینجہان ثنا سے تو بس ست + وز دولت آنجہان لقا سے تو بس ست + **لَا تَبْدِيْلَ** نہین ہی بدلنا **لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ** خدا کی باتون کو یعنی اوسکے وعدہ مین فرق نہین **ذٰلِكَ** وہ خوشخبری دنیا جسکا وعدہ کیا گیا **هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ** وہی چھٹکارا ہی بڑا کہ کسیکے فہم مین نہین آسکتا اور کسی عاقل کی عقل وہانتک پہونچ نہین سکتی کہ اوسکی کنہ اور باریکی کو دریافت کرے **وَلَا يَحْزُنْكَ** اور چاہیے کہ غمگین نکرے تجھے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قَوْلُهُمْ** کافرون کی بات ربوبیت مین شریک کرنا تیری نبوت جھٹلانا تیرے قتل کا مشورہ یا جو باتین تیری نسبت کہتے ہین بیت بانگ سگان حدیث بدگویان + قرص مہ راز بانگ سگ چہ زیان + **اِنَّ الْعِزَّةَ** بیشک غلبہ **لِلّٰهِ جَمِيْعًا** اللہ کے واسطے ہی سب وہ تیرا دین غالب کریگا اور تیری مدد فرمائیگا **هُوَ السَّمِيْعُ** وہی سننے والا اونکی باتین جو بیہودہ و مزخرفات کہتے ہین **الْعَلِيْمُ** جاننے والا ہی انکے حالات ہر ایک قصد اور نیت مین وہ جو رکھتے ہین اور اوسکے مناسب اونہین جزا دیگا **اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ** جان لو کہ بیشک خدا کے واسطے ہی **مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ** جو کچھ آسمانون مین ہین فرشتے **وَمَنْ فِى الْاَرْضِ** اور جو کوئی زمین مین ہی جن و انس یہ جو مخلوقات مین معزز ہین جب یہ اوسکی ملک ہین تو اور سب بھی اوسی کی ملک ہین ہین اور اوسی کے بندے ہین تو انمین سے کسیکو نہین پہونچتا کہ اوسکے ساتھ ربوبیت مین شریک ہونے کا دعوی کرے اور جب وہ جنہون شریک ہونے کی لیاقت نہین رکھتین جنھین عقل ہی تو لنگر پتھر کو خدا کا شریک ٹھہرانا نہایت نادانی اور گمراہی ہی **وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ** اور کیا پیروی کرتے ہین وہ لوگ جو پکارتے ہین اور پوجتے ہین **مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ** خدا کے سوا شریکون کو یا وہ لوگ متابعت نہین کرتے ہین جو غیر خدا کو پوجتے ہین اور مخلوق کو حق تعالی کا شریک کرتے ہین کیونکہ ربوبیت مین شرکت محال ہی بلکہ **اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ** نہین پیروی کرتے ہین شریکون کی عبادت مین **اِلَّا الظَّنَّ** مگر گمان کی کہ اونھون نے بتون کی نسبت گمان کر لیا کہ خدا کے شریک ہین **وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ** اور نہین ہین وہ مگر جھوٹ کہتے ہین لوس شرکت کے باب مین اور شرکت کی نفی فرما کر کمال قدرت اور کمال حکمت پر آگاہ فرماتا ہی تاکہ اوسکے سبب سے اوسکی وحدانیت اور فردانیت پر دلیل پکڑ کے جان لین کہ عبادت کا مستحق وہی ہی بس جیسا کہ فرماتا ہی کہ **هُوَ الَّذِىْ** وہ ہی وہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے **جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ** کی تمہارے واسطے رات اندھیری **لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ**

تاکہ آرام کرو اوسمین اور دن کی محنت کی تھکن سے آسایش کرلو وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ط اور کیا دن کو روشن تاکہ اپنے کام بنانے مین مشغول ہو
اِنَّ فِي ذٰلِكَ تحقیق دن رات پیدا کرنے اور اونکے اندھیرے اوجالے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین صانع حکیم کی توحید پر
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو قرآن کو گوش ہوش سے سنتے ہین اور اوسمین غور اور فکر کرتے ہین قَالُوا
اتَّخَذَ اللّٰهُ کہا کچھ لوگون نے بنی مدلج مین سے کہ پکڑی خدا نے وَلَدًا اولاد یعنی ملائکہ کو فرزندی مین لیا سُبْحٰنَهٗ
پاک ہی اللہ اولاد لینے سے هُوَ الْغَنِيُّ ط وہ بے نیاز ہی اولاد لینے سے اسواسطے کہ اولاد یا کوئی ضعیف ڈھونڈھتا ہی کہ اوسکے سبب سے
قوت حاصل کرے یا کوئی فقیر کہ اولاد کی اعانت سے دن کاٹے یا کوئی ذلیل کہ اولاد کے سبب سے عزت اور شرف پائے یا کوئی حقیر گمنام
کہ اولاد کے سبب نام اور راہ و رسم پیدا کرے اور اوسکے بعد اوسکے امور کی وارث اوسکی اولاد ہو اور یہ سب باتین محتاجی کی
علامتین ہین تو جو غنی مطلق ہی وہ ہرگز اولاد نہین لیتا یا ہم یہ کہین کہ اولاد باپ کی جزو ہوتی ہی تو یہ ترکیب کی صورت ہوگی اور
ہر ایک مرکب ممکن ہوتا ہی اور جو مرکب ہی وہ غیر کا محتاج ہی اور واجب الوجود غنی مطلق ہی تو اوسمین محتاج ہونے کا دخل ہی نہین بیت
بود کمال غنا از صفات ذاتی او ٭ کسیکہ ہست غنی کی بود بکس محتاج ٭ اور حق تعالیٰ کی بے پروائی کا اشارۃً یہ بیان ہی کہ لَهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسکے واسطے ہی مالکیت کی رو سے جو کچھ آسمانون مین ہی نفائس علویات سے وَمَا فِي الْاَرْضِ ط اور جو کچھ
زمینون مین ہی بدائع سفلیات سے اِنْ عِنْدَكُمْ نہین ہی تمہارے پاس ای مشرکو مِّنْ سُلْطٰنٍ کوئی دلیل و حجت بِهٰذَا اس بات پر کہ خدا اولاد
لیتا ہی اَتَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو عَلَى اللّٰهِ اللہ پر جھوٹ و افترا مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو کچھ نہین جانتے ہو قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ بیشک جو لوگ افترا کرتے ہین اور باندھ لیتے ہین عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ خدا پر جھوٹ کہ وہ اولاد لیتا ہی اور اوسکے شریک ہین
وہ لوگ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ ط نہ چھٹکارا پائینگے یعنی دوزخ سے نہ چھوٹینگے اور جنت مین نہ پہونچینگے مَتَاعٌ اونکے واسطے فائدہ تھوڑا ہی فِي الدُّنْيَا
دنیا مین یعنی دو تین دن کی مہلت رکھتے ہین اور بہت جلد یہ وقت اونسے نکل جائیگا پھر بجز افسوس و حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا
ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پھر ہماری طرف پھرنا ہی اونہین ثُمَّ نُذِيْقُهُمْ پھر چکھاینگے ہم اونہین الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ
عذاب سخت یعنی ہمیشہ رہنے والا کہ کبھی کٹے ہی نہین بِمَا كَانُوْا بسبب اوسکے کہ تھے وہ ہماری کتاب اور رسول کے ساتھ
يَكْفُرُوْنَ ۝ ع کافر ہوتے تھے وَاتْلُ اور پڑھ عَلَيْهِمْ اونپر یعنی اپنی قوم پر جو اہل مکہ ہین نَبَاَ نُوْحٍ خبر نوح علیہ السلام کی اِذْ قَالَ ثلثہ ع ۱۰
یاد کر جب کہا اوسنے لِقَوْمِهٖ اپنی قوم سے یعنی اون لوگون سے جو مشرک تھے يٰقَوْمِ ای میری قوم اِنْ كَانَ كَبُرَ اگر ہی بہت بڑی
اور بہت گران عَلَيْكُمْ تمپر مَّقَامِيْ اقامت میری یا قیام میرا دعوت کے واسطے کلام الٰہی سے صاف ظاہر ہی کہ حضرت نوح علیٰ نبینا و
علیہ السلام نے نوسو پچاس برس اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کی اور اونسے رنج اور صدمے سہے جب قوم کا ظلم حد سے گذر گیا تو حضرت
نوح نے کہا کہ ای قوم اگر تمپر شاق ہی تم لوگون مین میرا رہنا وَتَذْكِيْرِيْ اور میرا نصیحت کرنا تمہین بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اون روشن
علامتون کے ساتھ جو خدا کی وحدانیت پر ہین اور میری تصدیق نہ کرکے مجھے رنج دیتے ہو فَعَلَى اللّٰهِ تو اللہ پر تَوَكَّلْتُ توکل کیا مین نے
تمہارے مکر و کید دفع ہونے اور دشمنون پر نصرت حاصل ہونے مین فَاَجْمِعُوْٓا آپس اکٹھا کرو اور مضبوط کرلو اَمْرَكُمْ اپنا کام یعنی

اوسکا عزم کرلو یا کام والون کو جمع کرلو اس سے قوم کے امیر اور رئیس مراد ہین وَشُرَكَاءَكُمْ اور پکارو اپنے شریکون کو یعنی جنھین نے اپنے عزم مین
خدا کا شریک جانتے ہو خلاصۂ کلام یہ ہی کہ تم بھی میرے قصد اور درپے ہونے مین متفق ہو جاؤ ثُمَّ لَا يَكُنْ پھر چاہیے کہ نہو اَمْرُكُمْ
تمھارا کام میرے درپے ہونے مین عَلَيْكُمْ غُمَّةً تم پر پوشیدہ یعنی ظاہر مین میری طرف متوجہ ہو ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ پھر کر گذرو
میری طرف جو کچھ چاہتے ہو یعنی جو برائیان کرنے کا تمھارا ارادہ ہی وہ کرلو وَلَا تُنْظِرُونِ ○ اور نہ مجھے مہلت دو تاکہ میرے قیام
اور کلام کی رنج و تکلیف سے نجات پا جاؤ یہ باتین اس بات کی دلیل ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام مقام توکل مین ثابت قدم تھے
اور اللہ جل شانہ کی مدد پر یقین اور اعتماد کامل رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ اونکی امت یہ بات سمجھکر اونکی متابعت اختیار کرے اونکو تو
کمبختی اور بے نصیبی گھیرے ہوے تھی اونکی بات سے مونھ پھیرا اور وہ بولے فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس اگر تمنے مونھ پھیر لیا اور میری
بات ماننے سے انکار کیا فَمَا سَأَلْتُكُمْ تو نہین مانگی مین نے تمسے حکم ہو بجانے مین مِنْ أَجْرٍ اجرت کہ تمھارے
انکار سے وہ جاتی رہی ہو إِنْ أَجْرِيَ نہین ہی اجرت میری دعوت کے سبب سے إِلَّا عَلَى اللَّهِ مگر خدا پر اور وہ مجھے اوسکا
ثواب دیگا تم خواہ ایمان لاؤ خواہ انکار کرو وَأُمِرْتُ اور مین حکم کیا گیا ہون أَنْ أَكُونَ ساتھ اس بات کے یہ کہ ہون مین
مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ خدا کا حکم ماننے والون مین سے تو اوسکے حکم کے خلاف مین نہین کرتا اور حکم ہو بجانے کی اجرت
حق تعالی کے سوا اور کسی سے مین نہین مانگتا فَكَذَّبُوهُ پھر جھٹلایا قوم نے نوح کو یعنی جھٹلانے پر ہٹ کی اور اتمام
حجت کے بعد اونپر ہمنے طوفان بھیجا فَنَجَّيْنَاهُ پھر نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونے سے وَمَنْ مَعَهُ اور اون لوگون کو
جو اوسکے ساتھ تھے فِي الْفُلْكِ کشتی مین قول اصح پر کشتی مین اسی آدمی تھے عورت مرد ملاکر وَجَعَلْنَاهُمْ اور کر دیا ہمنے کشتی والون کو
خَلَائِفَ رہنے والے زمین پر ہلاک ہو جانے والون کے بعد وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا اور ڈبو دیا ہمنے طوفان کے سبب سے
اون لوگون کو جنھون نے تکذیب کی بِآيَاتِنَا ہماری آیتون کی جو آیتین نوح علیہ السلام کی تھین یعنی اونکے معجزے فَانْظُرْ
پھر دیکھ اے دیکھنے والے نظر عبرت سے کہ كَيْفَ كَانَ کیسی ہوئی عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ○ عاقبت کار ڈرائے گیون کی
یعنی قوم نوح کے مشرکون کی اس آیت مین بھی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہی اور کافرون اور گمراہون کو تہدید بھی ہی
ثُمَّ بَعَثْنَا پھر بھیجے ہمنے مِنْ بَعْدِهِ بعد نوح کے رُسُلًا رسول إِلَىٰ قَوْمِهِمْ اونکی قوم کی طرف یعنی ہر رسول کو
ایک قوم کی جانب حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی جانب حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو قوم بابل کی جانب حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ اور اہل مدین کی طرف فَجَاءُوهُمْ پس آئے
ہمارے رسول اپنی امتون کی طرف بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ ظاہر معجزون اور کھلی ہوئی دلیلون کے فَمَا كَانُوا
لِيُؤْمِنُوا پس نہ تھین ان رسولون کی امتین کہ ایمان لاتین اون رسولون کا جو اونکی طرف بھیجے گئے تھے بِمَا كَذَّبُوا
بسبب اسکے کہ اونھون نے تکذیب کی تھی یعنی نہ ایمان لائے تھے بِهِ ساتھ اوسکے مِنْ قَبْلُ رسول بھیجنے سے قبل
یعنی حق کو جھٹلانے کی اونھون نے عادت ڈال رکھی تھی رسول بھیجنے کے قبل سے اور رسولون کو بھیجنے کے بعد اسی طریقے پر چلے

یا جو اس سے قبل یعنی روز میثاق میں اونھون نے جس چیز کی تکذیب کی تھی رسولون کی بعثت کے بعد اوسکا ایمان نہ لائے كَذٰلِكَ جسطرح
اگلی امتون کے دلون پر یہ مہرین ہمنے کردی تھین اسی طرح نَطْبَعُ مہر کرتے ہین ہم عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ○ حد سے
گذرنے والون کے دلون پر یعنی قریش کے مکذبون کے دلون پر اور جو اونکے مثل ہین ثُمَّ بَعَثْنَا پھر بھیجا ہمنے مِنْۢ بَعْدِهِمْ
ان پیغمبرون کے بعد مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ موسیٰ بن عمران اور اوسکے بھائی ہارون کو اِلٰى فِرْعَوْنَ طرف ولید
بن مصعب یا قابوس کی جانب جو اوس زمانہ کا فرعون تھا وَمَلَا۟ئِهٖ اور اوسکی قوم کے شریفون کی طرف بِاٰيٰتِنَا ساتھ
اپنی آیتون کے یعنی کھلے ہوئے معجزون کے ساتھ جیسے عصا اور ید بیضا فَاسْتَكْبَرُوْا پس تکبر کیا اونھون نے اوسے
قبول کرنے سے اور پیروی نہ کی وَكَانُوْا اور وے تھے قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○ گروہ گناہ کرنے والے یعنی انبیا علیہم السلام کی
تکذیب کی اور آیات کو رد کیا کے ساتھ الانت کی عادت ڈالے ہوئے فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ پھر جب آئی اونکے پاس بات حق اور درست مِنْ
عِنْدِنَا ہمارے پاس سے یعنی موسیٰ علیہ السلام اونکے پاس آئے اور حق بات او نپر ظاہر کی اور اونھین معجزے دکھائے تو قَالُوْٓا
کہا اونھون نے کمال عناد اور تمرد کی وجہ سے کہ اِنَّ هٰذَا البتہ یہ جو لایا ہی اور معجزہ اوسکا نام رکھا ہی وہ لَسِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ○ البتہ جادو ہی کھلا ہوا قَالَ مُوْسٰٓى کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات کہنے والون سے کہ اَتَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو تم
لِلْحَقِّ سچ بات اور کھلے ہوئے معجزے کو لَمَّا جَآءَكُمْ جبکہ آیا تمھارے پاس کہ یہ سحر ہی اَسِحْرٌ هٰذَا کیا سحر ہی یہ جو مینے
تمھین دکھایا یہ استفہام ہی انکار کے طریق پر یعنی یہ جادو نہین ہی وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ○ اور فلاح نہین پاتے
ساحر اور مراد کو نہین پہونچتے قَالُوْٓا کہا قوم فرعون کے سردارون نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ اَجِئْتَنَا کیا آیا ہی تو ہمارے پاس
لِتَلْفِتَنَا تاکہ پھیر دے تو ہمین عَمَّا وَجَدْنَا اوس چیز سے کہ پایا ہی ہمنے عَلَيْهِ اوس چیز پر اٰبَآءَنَا اپنے باپون کو
وس چیز سے فرعون کی عبادت مراد ہی یعنی کیا تو ہمارے پاس اسواسطے آیا ہی کہ ہمین فرعون کی عبادت سے باز رکھے وَتَكُوْنَ
در ہو لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ تم دونون بھائیون کے واسطے بادشاہی فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین وَمَا نَحْنُ لَكُمَا
در نہین ہین ہم واسطے تم دونون کے بِمُؤْمِنِيْنَ ○ تصدیق کرنے والے وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے اپنے
دگرون کی ایک جماعت سے کہ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ لاؤ تم میرے پاس ہر جادوگر عَلِيْمٍ ○ دانا کو جو اپنے فن کو خوب جانتا ہو تاکہ
موسیٰ سے مقابلہ کرے پھر جادوگرون کو جمع کیا جیسا کہ سورۂ اعراف مین مذکور ہوا اور وعدون سے اونھین مطمئن اور آمادہ کرکے
جو دن مقرر ہوا تھا اوس دن موضع معلوم مین لائے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ پھر جب آئے جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
مقابلہ مین تو قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى کہا اونسے موسیٰ علیہ السلام نے کہ اَلْقُوْا ڈالو مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○ جو کچھ تم ڈالنے والے ہو
رسیان اور عصے فَلَمَّآ اَلْقَوْا پھر جب ڈالین ساحرون نے اپنی رسیان اور لاٹھیان اور ہوا کی گرمی سے وہ ہلین اور لوگون کو سانپ کی صورت مین
دکھائی دین تو قَالَ مُوْسٰى کہا موسیٰ نے کہ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ جو کچھ لائے ہو تم جادو ہی وہ نہین ہی جو مین لایا ہون اور
فرعون والے اوسے سحر کہتے ہین اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ تحقیق کہ اللہ جلدی باطل کرتا ہی تمھارے سحر کو اور ناچیز کیے دیتا ہی اوسے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ تحقیق کہ اللہ نہین بناتا اور زور نہین دیتا عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ۝ کام مفسدون کا وَ یُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ
اور ثابت کریگا اور آگے بڑھا دیگا اللہ حق کو یعنی اون احکام الٰہی کو جو مین لایا ہون بِكَلِمٰتِهٖ اپنی باتون کے ساتھ یعنی اپنے حکم
یا مجھسے جو غلبہ اور نصرت کا وعدہ کیا ہی اوسکے سبب سے وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۝ع اگرچہ کراہت رکھین کافر اور اوپر سخت گذرے ع ۱۲
یعنی حق تعالی اپنے دوستون کی نصرت کا وعدہ وفا کریگا اور دشمنون کے غصے اور کراہت سے باک نہین رکھتا مثنوی معنوی مین
اسی طرف اشارہ ہی مثنوی حق تعالی از غم و خشم خصام + کی گذارد او لیا را در غرام + مہ فشاند نور سگ وع وع کند + سگ نے نور
ماہ کی مرتع کند + خس خسانہ میرود بر روے آب + آب صافی میرود بے اضطراب + مصطفی مہ مے شگافد نیم شب + ژاژ میخواید
زکینہ بولہب + آن مسیحا مردہ زندہ میکند + وان جہود از خشم سبلت میکند + فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى پھر نہ ایمان لائے واسطے
موسی علیہ السلام کے ابتدا مین اِلَّا ذُرِّیَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ مگر اولاد قوم موسی علیہ السلام کی اور یہ حال اسطرح پر ہی کہ موسی
علیہ السلام مدین سے جب مصر مین آئے اور بنی اسرائیل کو حق کی طرف دعوت کرنے لگے تو بڑے بوڑھون نے اونکی بات نہ مانی اور
بعضے جوان لوگ اونکا ایمان لائے عَلٰى خَوْفٍ باوجود خوف کے مِّنْ فِرْعَوْنَ فرعون سے وَ مَلَا۟ئِهِمْ اور باوصف ڈر کے
اپنے گروہ سے یعنی اپنے باپون اور اپنی قوم کے رئیسون سے مراد یہ ہی کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے لوگ حضرت موسی علیہ السلام کا
ایمان لائے باوجود اس بات کے کہ فرعون سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے لوگون سے بھی ڈرتے تھے اَنْ یَّفْتِنَهُمْ یہ کہ عذاب کرے
فرعون اونکو یا اونکے باپ اونہین کفر کی طرف پھیر لانے کے واسطے فرعون کی طرف رجوع کرین وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ اور
تحقیق کہ فرعون متکبر اور زیادتی کرنے والا تھا فِی الْاَرْضِ ع زمین مصر مین اور وہان کے لوگون پر غالب تھا وَ اِنَّهٗ اور تحقیق
کہ تھا لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ۝ البتہ حد سے گذرنے والون مین سے تکبر اور سرکشی مین یہانتک کہ اوسنے خدائی کا دعوی کیا اور
بنی اسرائیل کو اپنا بندہ بنایا وَ قَالَ مُوْسٰى اور کہا موسی نے اون ایمان والون سے جب خوف کے آثار اونہین دیکھے کہ یٰقَوْمِ
ای میرے گروہ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو بِاللّٰهِ خدا کے ساتھ اور تمنے یہ بات جان لی ہی کہ نفع پہونچانا
اور ضرر سے بچانا اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی فَعَلَیْهِ تَوَكَّلُوْۤا تو اوسپر توکل کرو اور اپنا کام اوسی پر چھوڑ دو اِنْ كُنْتُمْ
مُّسْلِمِیْنَ۝ اگر ہو تم ماننے والے اوسکے احکام تفسیر انوار مین لکھا ہی کہ یہ دو شرطون کے ساتھ تعلق حکم کے قبیل سے نہین ہی اسواسطے کہ
ایمان کے ساتھ وجوب توکل متعلق ہی اور اسلام کے ساتھ اوسکا ظہور متعلق ہی اور محققون نے کہا ہی کہ ماسوائے خدا سے خوف و رجا کا ساقط
کر دینا توکل کی حقیقت ہی بلکہ مسبب الاسباب کے شہود کے دریا مین استغراق اور بلاحظۂ اسباب سے انقطاع حقیقت توکل ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ قادر مطلق کی محبت سے دل کا تعلق اور اوسکے غیر کو بھول جانا یہ توکل ہی یعنی اپنے تئین اور اپنے غیر کو کچھ قوت اور تاثیر ثابت نہ کرے
بلکہ حکم ازلی کا اسطرح مطیع رہے جیسے غسل دینے والے کے سامنے مردہ ہوتا ہی نظم ہر کہ در بحر توکل غرق گشت + ہمتش از ماسوی اللہ در گذشت +
این توکل گرچہ دار در نہا + فہو حسبہ بخشد از وی گنجہا + اور جب حضرت موسی علیہ السلام نے اونہین توکل کا حکم کیا فَقَالُوْا تو کہا
اونھون نے کہ عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْنَا توکل کیا ہمنے اور اوسکی مہربانی پر ہم مضبوط ہوگئے اور چونکہ متوکل کی دعا

قبولیت سے ملی ہوئی ہی تو زبان نیاز سے اونھون نے دعا شروع کی اور بولے کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً نہ کر
ہمین محل عذاب لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ واسطے گروہ ظالمون کے یعنی اونھین ہمپر مسلط نہ کر کہ اونکے ہاتھ سے مبتلائے عذاب ہون
وَنَجِّنَا اور نجات دے ہمین بِرَحْمَتِكَ اپنی مہربانی اور بخشش کے سبب سے مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قوم کافرون سے
یعنی اونکے مکر اور قصد سے یا اونکے ساتھ ملاقات کرنے سے لکھا ہی کہ یہ لوگ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایمان لائے اور حق تعالیٰ کی
عبادت مین مشغول ہوے تو انھون نے جو مسجد اور عبادتگاہین محلّون اور بازارون مین بنائی تھین فرعون کے حکم سے وہ خراب اور
تباہ کردی گئین اور اونھین نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ مسلمان اپنے
گھرون کے اندر عبادتخانے بنالین تاکہ کافر اونکی عبادت پر مطلع نہون چنانچہ فرماتا ہی وَاَوْحَيْنَآ اور وحی کی ہمنے
اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ موسیٰ اور اوسکے بھائی ہارون علیہما السلام کی طرف اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا یہ کہ ٹھہراؤ تم دونون
اپنی قوم کے واسطے ٹھکانے بِمِصْرَ بُيُوْتًا شہر مصر مین بہت گھر کہ رجوع کرین اونکی طرف خدا کی عبادت کے واسطے تثنیہ کی ضمیر
لانے مین اس طرف اشارہ ہی کہ عبادتخانون کی تخصیص اور اوسکے قبلہ کی تعیین قوم کے امامون سے متعلق ہی اسواسطے کہ
اوس محل مین اونکے امام حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام تھے وَّاجْعَلُوْا اور حکم کیا ہمنے کہ بناؤ تم دونون بھائی
اور تمھاری قوم بُيُوْتَكُمْ اپنے گھرون کو جو تمنے لیے ہین قِبْلَةً مسجدین قبلہ کے رخ پر یعنی کعبہ کی طرف اور موسیٰ علیہ السلام
کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھتے تھے وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز اوس جگہہ پر یہان جمع کی ضمیر آنا اس جہت سے ہی کہ
مسجدین بنانا اور اونمین نماز قائم رکھنا سب لوگون سے تعلق رکھتا ہی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دے اے موسیٰ مومنون کو
دنیوی نجات کی اور اخروی درجات کی یہان ضمیر کا واحد لانا اسطرف اشارہ ہی کہ بشارت دینا صاحب شریعت کا حق ہی اور صاحب
شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعا مین کہ رَبَّنَآ اے رب اِنَّكَ
اٰتَيْتَ تحقیق کہ تونے دی فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ فرعون کو اور اوسکے گروہ کو زِيْنَةً وہ چیز جس سے پوشاک زیور اور گھر کے
اسباب کی آرایش کرتے ہین وَّاَمْوَالًا اور تونے دیے اونھین مال نقد اور چارپائے اور کھیتیان فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
زندگی دنیا مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ مصر سے حبشہ کی زمین تک جن پہاڑون مین سونے چاندی زبرجد کی کھانین تھین
وہ سب فرعون سے تعلق رکھتے تھے اور اوسکا حکم اون مقامون مین جاری تھا اس سبب سے بہت مال قبط کے تحت تصرف مین آیا تھا
سب صاحب تجمل اور مالدار ہوگئے اور یہ مالداری اونکے گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کی باعث ہوئی پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعا مین
یہ کہنے کے بعد کہ اے رب ہمارے فرعون کو اور اوسکی قوم کو تونے مال اور زینت دی دوبارہ الحاح کے واسطے تضرع مین مکرر
دعا کی کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے ان لوگون کو تونے یہ کچھ دیا لِيُضِلُّوْا تاکہ گمراہ کرین تیرے بندون کو عَنْ سَبِيْلِكَ
تیری عبادت کی راہ سے اور اس لیے کہ فرعون کی بندگی کی طرف بلائین رَبَّنَا اطْمِسْ اے رب ہمارے مٹانے کا
اثر بھیج عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ اونکے مالون پر یعنی اونکے مالون کی صورتین مٹا ڈال اور دوسری چیزون سے بدل دے

تاکہ اون کافرون کی شوکت ٹوٹے قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ اون لوگون کا روپیہ اشرفی سب پتھر ہوگیا اوسی صورت اور نقش کے ساتھ جو اونمین تھے اور سدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ اونکے سب مال نقد اور کھانے کی چیزین اور درخت اور پھل سب پتھر ہوگئے اور یہ بھی نو نشانیون مین سے ایک نشانی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور سختی ڈال اونکے دلون پر یعنی مُہر کردے تاکہ سخت دل ہوجائین فَلَا يُؤْمِنُوْا پھر وہ ایمان نہ لائین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وحی الٰہی سے یہ بات جان لی تھی کہ وہ کافر ایمان نہ لائینگے ناچار دعا کی کہ انکے دل سخت کردے تاکہ ایمان کے ساتھ نہ کھلین اور وہ ایمان نہ لائین حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ۝ یہانتک کہ دیکھین عذاب دردناک کہ وہ دریاے قلزم مین غرق ہونا ہی قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے قَدْ اُجِيْبَتْ تحقیق کہ قبول کی گئی دَّعْوَتُكُمَا دعا تم دونون بھائیون کی لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اور آمین کہنے والا دعا مین شریک ہی اس جہت سے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونون بھائیون کی دعا قبول کی گئی فَاسْتَقِيْمَا پس ثابت رہو دعوت اور الزام حجت پر اور جلدی نکرو اسواسطے کہ تمھارا مطلب اپنے وقت پر ہوگا کہتے ہین کہ چالیس برس کے بعد اس دعا کا اثر ظاہر ہوا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ اور پیروی نکرو جلدی کرنے مین سَبِيْلَ الَّذِيْنَ اون لوگون کی راہ کی جو کمال جہالت کی وجہ سے لَا يَعْلَمُوْنَ۝ نہین جانتے یہ بات کہ حق تعالیٰ کا وعدہ اپنے وقت پر انجام کو پہونچتا ہی مصرع کار ہا موقوف وقت آمد نگہدار ید وقت ✣ اور جب اوس قوم پر عذاب آنے کا وقت آپونچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی کہ اپنی قوم سمیت مصر سے باہر جاؤ اسواسطے کہ قبطیون پر عذاب نازل ہونے کا وقت آگیا حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے گروہ سمیت ملک شام کو چلے جب دریاے قلزم کے کنارے پہونچے تو فرعون اپنے لشکر سمیت اونکے پیچھے پہونچا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے دریا پھٹ گیا اور اس قصہ کی تفصیل سورۂ شعرا مین انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگی غرضکہ بنی اسرائیل دریا سے صحیح سلامت پار اوتر گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور پار اوتار دیا ہمنے اولاد یعقوب کو الْبَحْرَ دریاے قلزم سے صحیح سلامت فَاَتْبَعَهُمْ پس پیچھا کیا اونکا فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ فرعون نے اور اوسکے لشکریون نے بَغْيًا ظلم کرنے کے واسطے بنی اسرائیل پر وَّعَدْوًا اور اونپر حد سے زیادہ ظلم کرنے کے لیے تو جب دریا کے کنارے پہونچے اور فرعون کا گھوڑا اوس گھوڑی کی بو سے جسپر جبرئیل علیہ السلام سوار تھے دریا مین جا پڑا اور اوسکے لشکر والون نے اوسکی پیروی کرکے اپنے تئین دریا مین ڈال دیا اور فرعون نہ چاہتا تھا کہ دریا مین آئے مگر اوسکا گھوڑا اوسے لیگیا حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ یہانتک کہ جب پالیا اوسے غرق ہونے اور وہ سمجھا کہ اب مین ہلاک ہی ہونگا تو قَالَ اٰمَنْتُ بولا کہ ایمان لایا مین اور گرویدہ ہوا مین اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ ساتھ اس بات کے کہ نہین ہی کوئی معبود مستحق عبادت اِلَّا الَّذِيْٓ مگر وہ خدا کہ موسیٰ علیہ السلام کی دعوت سے اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ ایمان لائے ساتھ اوسکے بنی اسرائیل وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۝ اور مین اوسکے فرمانبردارون مین سے ہون مدارک مین لکھا ہی کہ فرعون چونکہ نہایت درجہ طمع رکھتا تھا کہ میرا ایمان قبول ہو تو یہ مضمون تین بار تین عبارت سے اوسنے کہا چونکہ ایمان یاس تھا وقت نکلجانے کی وجہ سے

مقبول نہوا وقت یہ ہوتا تو ایک ہی بار کہنا کافی تھا جب فرعون یہ کہہ چکا تو حق تعالی نے یا جبرئیل علیہ السلام نے اوسکے جواب مین
کہا کہ آلْئٰنَ کیا اب تو ایمان لاتا ہی جب کچھ اختیار باقی نرہا وَقَدْ عَصَيْتَ اور حال یہ ہی کہ تو نے نافرمانی کی قَبْلُ
پہلے اس سے اور میرے رسول کا حکم نہ سنا وَكُنْتَ اور تو تھا مِنَ الْمُفْسِدِينَ۝ گمراہون اور گمراہ کرنے والون مین سے
مدارک اور تبیان وغیرہ تفسیرون مین لکھا ہی کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام فرعون کے دیوانخانے مین آئے اور یہ سوال
لکھکر اوسکے سامنے پیش کیا کہ جس غلام کے مال اور نعمت مین آقا کی بدولت زیادتی ہو اور آقا کی پرورش سے وہ غلام اور سب
غلامون مین ممتاز ہو جائے پھر ناشکری اور کفران نعمت کرکے اس غلام نے دعوی کیا کہ مین آقا ہون اور اپنے مالک کی فرمانبرداری
نکرے تو ایسے غلام کا کیا حکم ہی فرعون نے اپنے ہاتھ سے جواب لکھدیا کہ ابو العباس ولید بن مصعب کہتا ہی کہ جو غلام اپنے مالک سے
بغاوت کرے اور اوسکی نعمت کا ناشکر گزار ہو اوس غلام کی سزا یہ ہی کہ اوسے دریا مین ڈبو دین جبرئیل علیہ السلام نے وہ کتبہ
لیلیا اور فرعون جب ڈوبنے لگا اور ایمان ظاہر کرنے لگا تو جبرئیل علیہ السلام نے وہ اوسکا لکھا اوسے دکھایا اور کہا کہ تیرے ہی
حکم کے بموجب یہ کام تیرے ساتھ ہوا پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریا سے ایک مٹھی کیچڑ اوٹھاکر اس ملعون کے مونھ مین ڈالدی کہ وہ ایمان
نہ لائے اسواسطے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جانتے تھے کہ یہ ایمان یاس ہی اور مقبول نہین بلکہ اوسے زیادہ ذلیل اور خوار کرنے کو کہا کہ اب
ایمان لاتا ہی جب تجھے کچھ اختیار اور قدرت نہ باقی رہی اور ایمان لانے کا وقت گذر گیا بیت وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود * نوشدارو
کہ پس از مرگ بہ بیمار دہند * فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ پس آج نجات دیتے ہین ہم تجھے بِبَدَنِكَ تیرے بدن کو پانی سے یعنی تیری
سب قوم تو قعر دریا مین ہی ہم تیرا بدن پانی پر تراتے ہین لکھا ہی کہ جب فرعون اور اوسکی قوم غرق ہوئی تو بنی اسرائیل کو دغدغہ ہوا
کہ فرعون ہلاک نہین ہوا اور دم کے دم مین کشتیان تیار کرکے اپنا لشکر دریا کے پار اوتار لائیگا اور ہمارے پیچھے آئیگا تو حق تعالی نے
فرعون کی لاش پانی پر ترائی اوس زرہ سمیت جو وہ پہنے تھا اور اوسکے سبب سے لوگون نے فرعون کو پہچانا اور فرعون کا جسم بے روح
دیکھکر بنی اسرائیل کو تسلی ہوئی اور اسی سبب سے بعضے عالمون نے بدن کے معنی زرہ کیے ہین اور باوصف اسکے کہ لوہا پانی مین ڈوب جاتا ہی
پھر اوسکا پانی پر ترآنا قدرت خدا کا ایک نمونہ ہی زاد المسیر مین لکھا ہی کہ فرعون کی قوم جو مصر مین باقی رہگئی تھی اوسنے فرعون کا ڈوب جانا
نمانا اور وہ لوگ بولے کہ فرعون اپنی قوم سمیت جزیرون مین چڑیون اور مچھلیون کے شکار مین مشغول ہی تو حق تعالی نے دریا کو حکم کیا کہ
فرعون کی لاش کنارے ڈالدے دریا نے اوسے اونچے ٹیکرے پر پھینکدیا اور سبھون نے اوسے دیکھ لیا اور اسی سبب سے نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ کے
یہ معنی بعضون نے کیے ہین کہ ڈالدیتے ہین ہم تجھا اونچی زمین پر پھر تقدیر یہ معنی ہین کہ تیرا بدن دریا سے ہم نکالتے ہین لِتَكُونَ تا کہ ہو تو لِمَنْ
خَلْفَكَ واسطے اوس شخص کے جو تیرے پیچھے آئے آيَةً نشانی کہ تیرے سبب سے وہ عبرت لے اور سمجھے کہ مملوک مقہور مالک اور قاہر
ہونے کے دعوے سے دور ہی جو بندہ اپنے تئین بحر فنا مین غرق ہونے سے نہ چھوڑائے وہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اہل جہان کو کیون
سنائے نظم عاجزے کو اسیر خواب و خورست * لاف قدرت زند چہ بیخبرست * آنکہ در نفس خود زبون باشد * صاحب اقتدار
چون باشد * وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِنَ النَّاسِ لوگون مین سے عَنْ اٰيٰتِنَا ہماری قدرت کی

نشانیون مین سے لَغٰفِلُوْنَ ع غافل ہین نہ انمین کچھ فکر کرتے ہین نہ انسے عبرت لیتے ہین وَلَقَدْ بَوَّاْنَا اور تحقیق کہ جگہ دی ہمنے ۹ ع ۱۰
بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اولاد یعقوب علیہ السلام کو فرعون اور اوسکی قوم کی ہلاکت کے بعد مُبَوَّاَ صِدْقٍ جگہ اچھی اور پاکیزہ
جیسی کہ ہمارے سچے وعدہ کے لائق تھی اور وہ پہلے تو ولایت شام تھی پھر مصر وَّرَزَقْنٰهُمْ اور روزی دی ہمنے اونھین
مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؞ پاکیزہ اور لذیذ چیزون مین سے اور ایک گروہ کے قول پر اجگہ بنی اسرائیل سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
زمانہ کے یہود مراد ہین کہ حق تعالی نے یثرب مین اونھین جگہ دی اور خشک اور تر خرمے اونھین روزی دیے فَمَا اخْتَلَفُوْا پس اختلاف
نہین کیا اونھون نے اپنے دین کے امر مین یا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین حَتّٰی جَآءَهُمُ الْعِلْمُ یہانتک
کہ آیا اونھین علم توریت کا اور اوسکے احکام کا اور اوسمین تاویل کرکے اونھون نے اختلاف کیا اوس زمانہ تک کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نعتین اور صفتین اونھین معلوم ہوئین اور اونکی تحریف اور تغییر مین مشغول ہوے اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ
قرآن کا علم ہی کہ نازل ہوا اور اختلاف یہود کا سبب ہوا اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بیشک رب تیرا حکم کریگا اونکے درمیان
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن فِیْمَا كَانُوْا اوس چیز مین کہ تھے عناد یا جہل کی روسے فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس
چیز مین اختلاف کرتے کہ وہ حکم توریت تھا یا امر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاِنْ كُنْتَ پھر اگر ہی تو فِیْ شَكٍّ
گمان مین مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اوس چیز سے کہ نازل کی ہمنے تیری طرف قصے اور احکام سے فَسْـَٔلِ الَّذِیْنَ تو پوچھ
اون لوگون سے جو یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ پڑھتے ہین کتاب اس سے جنس کتب مراد ہی مِنْ قَبْلِكَ ؞ پہلے سے تیرے یعنی
اہل کتاب سے اسواسطے کہ یہ نازل کی ہوئی کتاب محقق ہی اونکے نزدیک اور ثابت کی گئی اونکی کتابون مین اس آیت مین
مخاطب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مراد آپکی امت ہی اور زاد المسیر مین کہا ہی کہ ان مامے نافیہ کے معنی مین ہی
یعنی تو شک مین نہین ہی مگر بصیرت زیادہ ہونے کو اہل کتاب سے سوال کر لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ تحقیق کہ آیا تیرے پاس
بیان صحیح اور درست مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے فَلَا تَكُوْنَنَّ پس نہو مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ شک لانے والون مین سے
اور بہت صحیح بات یہ ہی کہ ایسے خطاب ظاہر مین تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہین مگر حقیقت مین مخاطب غیر ہین
اسواسطے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز مین شک اور شبہون سے معصوم اور محفوظ ہین جو آپ پر نازل ہوئی اور ایسا ہی
یہ خطاب بھی ہی کہ وَلَا تَكُوْنَنَّ اور نہو مِنَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا اون لوگون مین سے جنھون نے جھٹلائین بِاٰیٰتِ اللّٰهِ
خدا کی آیتین کہ قرآن ہی فَتَكُوْنَ تو ہو جائیگا تو اگر تکذیب کریگا مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ نقصان پانے والون مین سے
اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ تحقیق کہ وہ لوگ کہ واجب ہوگئی ہی عَلَیْهِمْ اونپر كَلِمَتُ رَبِّكَ بات تیرے رب کی یعنی وہ بات جو
لوح محفوظ مین لکھی ہی کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور فرشتون کو اوسکی خبر دی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ کلمہ یہ ہی کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ یا هٰٓؤُلَآءِ
فِی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ اور بہر تقدیر جب کلمہ اونکے حق مین ثابت ہوگیا تو لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان نہ لائینگے اسواسطے کہ حق تعالی کی
بات جھوٹ نہین اور اونکے ایمان کا سبب ازلی ارادۂ الٰہی کا متعلق ہونا ہی جب وہی مفقود ہی تو ہرگز وہ ایمان نہ لائینگے

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ اور اگرچہ آئے اونکے پاس ہر آیت جو وہ چاہتے ہین حَتّٰى يَرَوُا یہانتک کہ دیکھین الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○ عذاب دردناک کو اونکے نام رد ہوا اور عذاب نازل ہونے کے بعد ایمان انھین کچھ نفع نہ پہونچائیگا جسطرح قوم فرعون اور اگلی سب امتون کو فائدہ نہ کیا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ تبیان مین لکھا ہو کہ اکثر نحوی اس بات پر ہین کہ لولا یہان پر اے نافیہ کے معنی مین ہی یعنی نہ تھے کسی دیہہ کے لوگ گناہگار دیہات مین سے کہ عذاب نازل ہونے کے وقت اٰمَنَتْ ایمان لائے فَنَفَعَهَآ پھر نفع دیا اوس گاؤن والون کو اِيْمَانُهَآ اونکے ایمان نے اوسوقت اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ مگر قوم یونس علیہ السلام کو کہ وہ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ جب ایمان لائے تو اوٹھا لیا ہمنے اور لیگئے ہم اونسے عَذَابَ الْخِزْيِ ایسے عذاب رسوائی کو فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین وَمَتَّعْنٰهُمْ اور فائدہ دیا ہمنے اونھین اِلٰى حِيْنٍ ○ اونکی اجل پہونچنے تک اور یہ معنی جو کہے گئے اسکی تقدیر پر اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ مین استثنا متصل ہوتا ہی اور ایمان یاس کا نفع اسی قوم کے ساتھ خاص ہیگا اور آیۂ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا کے حکم سے مستثنیٰ ہوگا اور مفسرون کی ایک جماعت اس بات پر ہی کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ عذاب دیکھنے کے قبل دیہات والے کیون نہ ایمان لائے اور کیون جو اونھون نے جلدی کی کہ اونکا ایمان اونھین فائدہ دیتا مگر یونس علیہ السلام کی قوم نے جب عذاب کے آثار دیکھے تو ایمان لانے مین اونھون نے دیر نہین لگائی کہ جب عذاب آلیتا تو وہ ایمان لاتے اس تقدیر پر استثنا منقطع ہوگا اور حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ مختصر طور پر یہ ہو کہ حق تعالیٰ نے اونھین کو نینوی کی طرف بھیجا زمین موصل مین اور اونھون نے مدت تک اون لوگون کو خدا کی طرف بلایا لوگ انکار کرکے اونھین رنج پہونچاتے تھے آخر تنگ آکر حضرت یونس علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ ای اللہ میری قوم نے میری تکذیب کی اب تو انپر عذاب نازل کر حق تعالیٰ نے اونکی دعا قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ اپنی قوم کو خبر کردے کہ تین دن یا چالیس دن کے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا یونس علیہ السلام نے اونھین خبر کردی اور قوم مین سے نکلکر ایک پہاڑ کی دراڑ مین چھپ رہے جب وقت موعود قریب آیا تو حق تعالیٰ نے مالک علیہ السلام کو جو دوزخ پر متعین ہین حکم دیا کہ ایک جو کی قدر دوزخ کی گرم ہوا اوس قوم پر چلاؤ مالک حکم الٰہی بجالائے اور وہ گرم ہوا ابر سیاہ یا غلیظ دھوین اور آگ کی چنگاریون کی صورت پر آئی اور شہر نینوی کو گھیر لیا شہر والے سمجھ گئے کہ یونس علیہ السلام نے سچ کہا تھا سب اپنے بادشاہ پاس آئے وہ مرد عاقل تھا بولا کہ یونس علیہ السلام کو بلاؤ ہرچند ڈھونڈھا وہ نہ ملے بادشاہ بولا کہ اگرچہ یونس علیہ السلام چلے گئے مگر جس خدا کی طرف ہمین بلاتے تھے وہ تو موجود ہی اور جانتا سنتا ہی اب اور کچھ چارہ نہین مگر یہ کہ اوسی کی درگاہ مین ہم سب عاجزی اور زاری کرین پھر بادشاہ ننگے سر ننگے پاؤن موٹا کپڑا اوڑھے ہوے اور رعایا بھی اسی ہیئت پر صحرا کی طرف چلے عورت مرد چھوٹے بڑے سب نے نالہ و زاری کی لڑکون کو ماؤن سے چھوڑالیا تھا اور ایکبار سب نے اپنی نیتین خالص کرکے زور سے کہا کہ یا اللہ یونس علیہ السلام جو کچھ لیکر آئے ہم سب اوسپر ایمان لائے اور ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے محرم کی دسوین تاریخ تک سب اسی طرح نالہ و زاری کرتے رہے اور ان چالیس روز مین نالہ و زاری سے آسودہ نہوے ماندگی اور بیچارگی کی حالت مین دعا کیے ہی گئے **مثنوی** چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم ✤ گر تو برانی بکہ رو آوریم ✤ بے طربیم از ہمہ سازندہ ✤ جز تو ندا ریم نوازندہ ✤ پیش تو گر بے سر و پا آمدیم ✤ ہم بامید تو خدا آمدیم ✤ کچھ لوگون نے عرض کی کہ خداوندا یونس علیہ السلام نے ہمسے کہا تھا

کہ میرے خدا نے کہا ہی کہ تم لونڈی غلام مول لیکر آزاد کرو ای اللہ ہم تیرے بندے ہین تو اپنے فضل و کرم سے ہمین عذاب سے آزاد کر کچھ لوگ رو کر کہتے تھے کہ ای ہمارے اللہ یونس علیہ السلام نے ہمین خبر دی تھی کہ تو نے حکم فرمایا ہی کہ بیچارون اور عاجزون کی دستگیری کرو ہم بیچارے اور عاجز ہین تو اپنے فضل سے ہماری دستگیری کر اور بعضے لوگ یون عرض کرتے تھے کہ الٰہی ہمارے پروردگار یونس علیہ السلام تیرے فرمانے کے بموجب حکم کرتے تھے کہ جو کوئی تمپر ظلم کرے تو تم معاف کرو خداوندا ہمنے گناہ کے سبب سے اپنے اوپر ظلم کیا تو ہمین معاف فرما اور ایک گروہ اسطرح التجا کرتا تھا کہ ای خدا یونس علیہ السلام ہمسے کہتے تھے کہ میرے پروردگار نے فرمایا ہی کہ سوال کرنے والون کو رد نہ کرو ہم تیری درگاہ مین سوال کرتے ہین ہمارا سوال رد نہ کر نظم ما تہیدستان برآوردیم دستے در دعا + نقد فیضے نہ برین دست گنہکار ہمہ + قاضی حاجات درویشان و محتاجان توئی + پس وا کن از کرم حاجات بسیار ہمہ + غرض کہ چالیسوین روز کہ جمعہ اور عاشورے کا دن تھا اونکی دعا کا اثر ظاہر ہوا دیوان رحمت سے پروانۂ نجات لکھا گیا اور ابر کی سیاہی دفع ہوئی ابر رحمت نے اونکے سرون پر سایہ کیا یونس علیہ السلام چالیس دن کے بعد نینوی کی طرف متوجہ ہوئے اور چاہا کہ قوم کی خبر لین جب شہر کے قریب پہونچے اور یہ حال دیکھا تو اونھین نہایت رنج ہوا کہ مین نے تو اونھین عذاب سے ڈرایا تھا اور عذاب رحمت سے بدل گیا اب اگر مین اس شہر مین جاؤنگا تو ضرور مجھے جھوٹا کہینگے یہ خیال کرکے صحرا کی راہ لی اور اونکا دریا مین جانا اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہونا انشاء اللہ تعالی سورۂ انبیا اور سورۂ صافات مین مذکور ہوگا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا رب تیرا تو لَاٰمَنَ البتہ ایمان لاتا مَنْ فِي الْأَرْضِ جو کوئی زمین مین ہی كُلُّهُمْ جَمِيعًا ط کل اونکے سب لکھا ہی کہ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے ایمان پر بہت حریص تھے جب وہ لوگ ایمان نہ لاتے تو آپ کے دل بے غل کو ملال ہوتا تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور خلق کے ایمان کو اپنی مشیت کے ساتھ وابستہ کیا اور فرمایا کہ أَفَأَنْتَ کیا پھر تو تُكْرِهُ النَّاسَ زبردستی کرتا ہی لوگون کو حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ○ تاکہ ہو جائین وہ مومن بغیر میری مشیت کے اور یہ آیت آیۂ قتال سے منسوخ ہی وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اور نہین چاہیے اور نہین ہی کسی کو أَنْ تُؤْمِنَ یہ کہ ایمان لائے إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط مگر اللہ کے ارادے اور توفیق اور حکم سے وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ ابکر نے نجعل نون سے متکلم کا صیغہ پڑھا ہی یعنی مقرر کرتے ہین ہم عذاب یا غصہ کرتے ہین ہم یا مسلط کرتے ہین ہم شیطان کو اور حفص نے یے سے غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی خدا غضب کرتا ہی عَلَى الَّذِينَ اون لوگون پر جو لَا يَعْقِلُونَ ○ ع نہین سمجھتے آیتین اور دلیلین قُلِ انْظُرُوا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے جو نشانیان مانگتے ہین کہ دیکھو دیدۂ دل سے یا ان آنکھون سے کہ مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ کیا کچھ ہی آسمانون مین عجائب فطرت سے وَالْأَرْضِ ط اور زمین مین بدائع قدرت سے تاکہ وہ تمھارے واسطے کمال صنعت الٰہی اور منتہاے علم و حکمت بادشاہی پر دلیل ہو وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ اور دفع نہین کرتین آیتین کا وَالنُّذُرُ اور ڈرانے والون یعنی رسولون کی باتین سن لینا عذاب الٰہی کو عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ○ اوس گروہ سے جو میرے علم اور حکمت مین ٹھہرے ہوے ہین کہ ایمان نہ لائینگے فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ پھر کیا امید نہین رکھتے یہ مشرک إِلَّا مگر دنون کی یعنی واقعات کی مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ مثل واقعات

اُن لوگون کے جو خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ گذر گئے پہلے اونسے جیسے عاد و ثمود و اصحاب ایکہ اہل ہو تفکہ اس سے عذاب نازل ہونا مراد ہی
قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا کہہ کہ انتظار کرو عذاب کا کہ تمپر نازل ہوگا اِنِّيْ مَعَكُمْ تحقیق کہ مین تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○
منتظرون مین سے ہون تمھارے ہلاک ہونے کا ثُمَّ نُنَجِّيْ پھر نجات دی ہمنے رُسُلَنَا اپنے رسولون کو جب اونکے
جُھٹلانے والون پر عذاب نازل ہوا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اون لوگون کو بھی جو ایمان لائے تھے اون
رسولون کا كَذٰلِكَ جسطرح رسولون کو اور اونکی پیروی کرنے والون کو ہمنے نجات دی اسی طرح حَقًّا عَلَيْنَا وعدہ صحیح
اور درست ہمارا ہی کہ مشرکون کو ہلاک کرتے وقت نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ نجات دین ہم ایمان والون کو کہ محمد صلی اللہ ع ۱۰ ۱۱
علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب اور اونکی پیروی کرنے والے ہین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ای
لوگو یہ خطاب اہل مکہ کی طرف ہی اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ اگر ہو تم شک مین مِّنْ دِيْنِيْ میرے دین کی صحت سے تو مین
اپنا دین تمھارے واسطے بیان کرتا ہون کہ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ پس نہین عبادت کرتا مین اونکی جنھین تَعْبُدُوْنَ
تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا کہ بُت اور ملائکہ ہین وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ اور مگر عبادت کرتا ہون
خدا کی الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ وہ خدا جو مار ڈالتا ہی تمھین اور مار ڈالنے کی تخصیص تہدید کے واسطے اس لیے ہی کہ مشرکون کا
مرنا اونکے عذاب کی میعاد ہی وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون اَنْ اَكُوْنَ یہ کہ ہون مین مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایمان
لانے والون مین سے احکام الٰہی اور اخبار انبیا علیہم السلام پر وَاَنْ اَقِمْ اور یہ حکم مجھے کیا ہی یا وحی بھیجی ہی مجھپر یہ کہ قائم
رکھ وَجْهَكَ اپنا عمل لِلدِّيْنِ دین کے واسطے یعنی اوسے خالص کرے حَنِيْفًا درحالیکہ سب دینون سے دین اسلام کی
طرف تم مائل ہو وَلَا تَكُوْنَنَّ اور نہو تو مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مشرکون مین سے یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر کی
طرف ہی وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مَا لَا يَنْفَعُكَ اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے تجھے اوسکو پکارنا
وَلَا يَضُرُّكَ اور نہ ضرر پہونچائے تجھے اوسکو چھوڑ دینا فَاِنْ فَعَلْتَ پس اگر کریگا تو یعنی ایسی چیز کو پکاریگا فَاِنَّكَ
تو بیشک تو اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اوسوقت ظالمون مین سے ہوگا کہ بے محل پکاریگا وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ
بِضُرٍّ اور اگر پہونچائے خدا تجھے مرض یا شدت یا محتاجی فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ تو کوئی دفع کرنے والا اور باز رکھنے والا نہین اوسے
اِلَّا هُوَ مگر وہی جو اللہ ہی وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ اور اگر چاہے تجھے صحت اور راحت اور غنی کر دینا فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ
تو کوئی دفع کرنے والا اور باز رکھنے والا نہین اوسکے اس فضل کو اور ضمیر کی جگہ لفظ فضل لانا اس بات کی دلیل ہی کہ حق تعالی
بندون کے بغیر استحقاق اونپر فضل کرنے والا ہی خیر کے ارادے کے ساتھ بیت درویش تو بر مصلحت خویش چہ دانی + خوش باش
گر ت نیست کہ بے مصلحتے نیست + يُصِيْبُ بِهٖ پہونچاتا ہی اپنا فضل مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے
بندون مین سے وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور وہ ہی بخشنے والا تو گناہ کے ساتھ اوسکی مغفرت سے ناامید نہو الرَّحِيْمُ ○ مہربان ہی
تو عبادت کر کہ اوسکی رحمت کی امید رکھو قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ کہہ کہ ای لوگو قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس

کلام صحیح یا پیغمبر سچا مِنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب کے پاس سے اور تمہین کچھ عذر نہ باقی رہا فَمَنِ اهْتَدٰى پس جسنے راہ پائی
ایمان اور اطاعت کی فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ تو سوا اسکے نہین کہ وہ راہ پاتا ہی لِنَفْسِهٖ اپنی ذات کے واسطے یعنی اوس راہ پانے کا
فائدہ اوسی کو ہی وَمَنْ ضَلَّ اور جو شخص گمراہ ہوا انکار اور تکذیب کے سبب سے فَاِنَّمَا يَضِلُّ تو یہی ہی کہ وہ گمراہ ہوتا ہی عَلَيْهَا
اپنی ذات پر یعنی اوس گمراہی کا وبال اوسی پر ہی وَمَآ اَنَا اور نہین ہون مین عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ تمپر نگہبان کہ تمہارا
کام میرے حوالہ ہو گیا ہو دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ آیت سیف اس آیت کی ناسخ ہی وَاتَّبِعْ اور پیروی کر ای محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ اوس چیز کی جو وحی کیجاتی ہی تیری طرف خود اوسپر عمل کر اور دوسرون کو پہونچا کر وَاصْبِرْ
اور صبر کر دعوت اسلام پر اور اوس ایذا پر جو تجھے پہونچتی ہی اور تحمل اختیار کر حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ یہانتک کہ حکم کرے اللہ تیری نصرت کا
بابت پر یتون کو قتل کرنے کا اور اہل کتاب سے جزیہ لینے کا حکم فرمائے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ بہتر ہی حکم کرنے والون
اسواسطے کہ اوسکے حکم مین خطا اور طرفداری اور ظلم نہین ہی یا چھپی ہوئی باتون پر مطلع ہی اور گواہ کا محتاج نہین

بیت ز سپیدی تا سیاہی گیر تا لوح و قلم * یک رقم از خط حکمش وَہُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْن *

سورۃ هود مكية وهي	بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم	مائة وثلث وعشرون اية
سورۂ ہود مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	ایک سو تیئیس آیتین ہین

الٓرٰ احقاف مین فرمایا ہی کہ اصطلاح وضعی اور عرفی کی بہ نسبت حروف مقطعہ سے جو مراد ہی وہ فہم مین نہین آتی تو حروف مقطعہ کے معنی
پوشیدہ بھید ہین اور اسی قول کی تائید یہ بات کرتی ہی کہ شعبی سے مقطعات کے معنی لوگون نے پوچھے اونھون نے فرمایا کہ یہ اللہ کا بھید ہی آپ
نہ پوچھو اور بعضے اس بات پر ہین کہ الٓرٰ کے معنی یہ ہین کہ اَنَا اللّٰهُ اَرٰی یعنی مین خدا ہون کہ دیکھتا ہون مین مطیعین کی طاعت اور عاصیون کی
معصیت اور ہر ایک کو اوسکے عمل کے مناسب جزا دونگا تو اس کلمہ مین وعدہ اور وعید دونون ہین كِتٰبٌ یہ کتاب ہی اور اسکی صفت یہ ہی
اُحْكِمَتْ مضبوط کی گئی ہین اٰيٰتُهٗ اسکی آیتین لیلون سے یا نظم محکم کے ساتھ منتظم کی گئی ہین جیسے مستحکم عمارت کہ خلل اور نقصان کو
اوسمین دخل ہی نہین ثُمَّ فُصِّلَتْ پھر جدا کی گئی سورت سورت اور آیت آیت یا مفصل کی گئی ہی اوسمین وہ چیز کہ بندے جسکے محتاج ہین یعنی
بیان کی گئی ہی مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ پاس سے حکم کرنے والے یا حکمت دینے والے خَبِيْرٍ جاننے والے کے جو سب چیزین جانتا ہی اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اسواسطے کہ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰهَ مگر خدا کی اِنَّنِيْ لَكُمْ تحقیق کہ مین تمہارے واسطے مِّنْهُ اوس سے یعنی اوسکے
حکم سے نَذِيْرٌ ڈرانے والا ہون شرک اور زیادتی کے عذاب سے وَّبَشِيْرٌ اور خوشخبری دینے والا ہون توحید اور ایمان کے ثواب کی وَّ
اَنِ اسْتَغْفِرُوْا اور آیات کا مضبوط کرنا اور مفصل کرنا اسواسطے ہی کہ تم بخشش چاہو رَبَّكُمْ اپنے رب سے گذرے ہوئے گناہون کی ثُمَّ
تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ پھر توبہ کرو اوسکی درگاہ مین گناہون سے زمانۂ آیندہ مین يُمَتِّعْكُمْ تاکہ فائدہ دے تمہین مَّتَاعًا حَسَنًا فائدہ اچھا
یعنی عمر دراز عطا فرمائے تاکہ لوگ تمسے فائدہ اوٹھائین یا تمہین زندگی عنایت کرے ایمنی اور تندرستی کی حالت مین

ع ۱۱

آیاتہا ۱۲۳ رکوعاتہا ۱۰ حروفہا ۹۲۳

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اوس وقت تک جو نام رکھا گیا ہی کہ اوسپر عمر اخیر ہوتی ہی محققون نے کہا ہی کہ جو کچھ نعمت ہاتھ آئے اوسپر راضی رہنا
اور جور رنج و محنت پہونچے اوسپر صبر کرنا متاع حسن ہی امام قشیری قدس سرہ کے لطائف مین مذکور ہی کہ متاع حسن یہ ہی کہ لوگون کی
حاجت اوسکے ہاتھ پر چھوڑی جائے وَّيُؤْتِ اور تاکہ دے حق تعالیٰ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ ہر بڑائی والے کو جو دین مین بڑا ہی فَضْلَهٗ
ثواب اور جزا اوسکی بڑائی کی دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذو فضل یعنی بڑائی والا وہ شخص جسکی
نیکیاں برائیون سے فاضل اور زیادہ ہون جرجانی قدس سرہ نے کہا ہی کہ ذو فضل وہ شخص ہی کہ دیوان ازل مین جسکے نام فضل کا
نشان لکھا ہو تو پیدا ہونے کے بعد البتہ وہ اوس فضل سے مشرف ہوگا مصرع آنرا کہ بداوندازو بازنگیرند + وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر
تم ای کافرو پھر جاؤ اسلام سے یا انکار کرو میری متابعت سے فَاِنِّيْٓ تو بیشک مین اَخَافُ عَلَيْكُمْ ڈرتا ہون مین تپر
عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ۝ عذاب سے بڑے دن کے کہ وہ قیامت کا دن ہی اور تیسیر مین لکھا ہی کہ جنگ بدر کا دن ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ شدت اور مشقت کا دن اس سے مراد ہی اور وہ قحط او رفاقہ کا ایسا سخت دن ہی کہ مردہ اور مردار وہ کھالین اِلَى اللّٰهِ خدا کی
جزا کی طرف مَرْجِعُكُمْ پھرنا ہی تمکو وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر دوبارہ زندہ کرنے ثواب دینے عذاب کرنے پر
قَدِيْرٌ۝ قادر ہی لکھا ہی کہ سب مشرک بیباک جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت رکھتے تھے اور مصلحت کی وجہ سے
وہ عداوت چھپانے مین کوشش کرتے تھے اونھون نے ایکدن باہم ملاقات کی اور آپس مین یہ بات کہی کہ جب ہم پردے چھوڑ دین اور
اپنے تئین کپڑون مین چھپالین اور اپنے سینے محمدؐ کی عداوت مین فراہم کرلین تو کوئی اوس عداوت پر کیونکر اطلاع پائیگا تو حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ جان لو تم کہ وہ یعنی کافر يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ فراہم کرلیتے ہین اپنے سینے ہمارے حبیب کی عداوت پر
یا دوہرے کرلیتے ہین اپنے سینے سینے دوہرے کرلینا دل مین بھید چھپا رکھنے سے عبارت ہی یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت
دل کے اندر رکھتے ہین لِيَسْتَخْفُوْا تاکہ پوشیدہ رکھین مِنْهُ خدا سے اَلَا حِيْنَ آگاہ ہو جاؤ کہ جسوقت يَسْتَغْشُوْنَ
ثِيَابَهُمْ لاسر پر کھینچتے ہین اپنے کپڑے اور اپنے بچھونے پر جگہ پکڑتے ہین تو يَعْلَمُ جانتا ہی اللہ مَا يُسِرُّوْنَ جو کچھ چھپاتے ہین
سینے مین وَمَا يُعْلِنُوْنَ اور جانتا ہی جو کچھ ظاہر کرتے ہین زبانون سے اونکی پوشیدہ اور ظاہر بات خدا کے علم مین یکسان ہی
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ تحقیق کہ وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۝ بھیدون کو جو سینون مین ہین اور بعضون نے کہا کہ ذات الصدور
دل ہین حق تعالیٰ وہ باتین جانتا ہی جو دلون مین چھپی ہین بیت ای کہ در دل نہان کنی سرّے + آنکہ دل آفریدہ میداند +
لکھا ہی کہ یہ آیت اخنس بن شریف کی شان مین نازل ہوئی کہ وہ ایک مرد باتین بنانے والا اور شیرین زبان تھا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت مین آتا اور خوش آیندہ باتین کرتا اور اتحاد او ریکجہتی اور خیرخواہی کا دم بھرتا اور اوسکا باطن
ظاہر کے خلاف تھا باطن اندھیرا تھا اور ظاہر روشن دکھاتا تو حق تعالیٰ نے اوسکا خبث عقیدت اس آیت سے ظاہر کردیا
کہ کوئی شخص اوسکے ظاہر کی صفائی دیکھکر اوسکے باطن کی تاریکی اور سیاہی سے غافل نہو جائے شیخ طریقت قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ منافق
سانپ کے مشابہ ہی اوسکے اندر تو زہر بھرا ہی اور ظاہر مین نقش و نگار ہین بیت صورت ظاہر ندارد اعتبار + باطنے باید مبرّا از غبار +

الجزء الحادی عشر ١٢

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اور نہین ہی کوئی چلنے والا فِی الْاَرْضِ زمین مین اس سے سب حیوانات مراد ہین اِلَّا عَلَی اللّٰہِ مگر اللہ پر ہی
رِزْقُهَا رزق اوسکا فضل کرنے اور رحمت کی راہ سے لفظ علی کا لانا کہ شرع مین وجوب کی قید ہی مرزوق کو رزق پہونچنے کی
تحقیق کی جہت سے ہی اور بعضون نے کہا کہ علی من کے معنی مین ہی یعنی سب کی روزی اللہ سے ہی یا الی کے معنی مین ہی یعنی سب کی
روزی اللہ کی طرف مفوض ہی اگر چاہے اوسمین وسعت دے اگر چاہے قلت کرے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی حق تعالی مُسْتَقَرَّهَا
حیوان کے قرار کی جگہ اوسکی زندگی مین وَمُسْتَوْدَعَهَا ط اور اوسکے سونپنے کی جگہ مرنے کے بعد صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ
مستقر حیوان کے رہنے کی جگہہ ہی زمین پانی ہوا مین اور مستودع اونکے قرار کی جگہ ہی اپنی خواہش سے قرار پکڑنے کے قبل جیسے
صلب رحم بیضہ كُلٌّ سب جو بیان ہوے حیوانات اور رزق اور اونکے مستقر اور مستودع مذکور اور لکھے ہوے ہین فِیْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ۝ کتاب روشن یعنی لوح محفوظ مین وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ ہی جسنے کہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
پیدا کیے آسمان اور زمینین فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھہ روز مین دنیا کے دنون مین سے کہ پہلا روز ہفتہ کا دن ہوتا ہی اور اخیر
روز جمعہ وَّكَانَ اور تھا مین آسمان پیدا کرنے کے قبل عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ عرش اوسکا پانی پر چند تفسیرون مین
لکھا ہی کہ ابتداے خلقت مین حق تعالی نے ایک یاقوت سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اوسے دیکھا وہ جوہر پانی ہو گیا پھر
حق تعالی نے ہوا پیدا کی اور پانی کو ہوا پر رکھا اور عرش کو پانی کے اوپر جگہہ دی اور پانی پر عرش کے ٹھہرنے اور ہوا پر پانی کے
ٹھہرنے مین فکر کرنے والے بندون کو بڑی عبرت لینا ہی اور حق تعالی نے آسمان زمین عرش پانی ہوا کو اسواسطے پیدا کیا
لِيَبْلُوَكُمْ تاکہ آزماے تمھین یعنی آزمانے والون کا معاملہ کرے تاکہ کھل جاے کہ اَيُّكُمْ کون تم مین سے اَحْسَنُ عَمَلًا
بہتر ہی عمل کی رو سے یعنی اس نعمت پر کسکا شکر بڑھا ہوا ہی یا عرش پانی پر ہونے اور پانی ہوا پر ٹھہرنے کی تصدیق کسے کامل ہی
وَلَئِنْ قُلْتَ اور اگر کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ بیشک تم اوٹھائے جانے والے ہو
مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ موت کے بعد تو لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ضرور کہینگے وہ لوگ جو کافر ہوے کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ بات جو
اوٹھائے جانے کے باب مین کہتے ہو اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ مگر جادو ظاہر کے مثل فریب یا باطل ہونے مین وَلَئِنْ اَخَّرْنَا اور اگر
تاخیر کرین ہم عَنْهُمُ الْعَذَابَ اونسے عذاب جونسے وعدہ کیا ہی اِلٰٓی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ اوس وقت تک جو گنا گیا ہی یعنی وقت
معلوم تک تو لَّيَقُوْلُنَّ البتہ کہینگے ہنسی کی راہ سے کہ مَا يَحْبِسُهٗ ط کیا چیز روکتی ہی عذاب کو نازل اور واقع ہونے سے اَلَا يَوْمَ
يَاْتِيْهِمْ خبردار ہو جاؤ کہ جسدن آئیگا عذاب اونپر کہ وہ بدر کا دن ہی تو لَيْسَ مَصْرُوْفًا نہ ہوگا وہ عذاب پھیر لیا عَنْهُمْ اونسے
یعنی جب عذاب کا وقت آجائیگا تو کسی طرح اونپر سے عذاب دفع نہ کیا جائیگا دمیاطی نے فرمایا کہ یہ عذاب ہنسنے والون کو جبرئیل علیہ السلام کا
قتل کرنا ہی چنانچہ آیہ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی اور یہ مضمون انشاء اللہ تعالی سورہ حجر مین گزرےگا وَحَاقَ بِهِمْ
اور احاطہ کریگا اونھین ماضی کو مستقبل کی جگہہ پر لانا تحقق وقوع کی جہت سے ہی گویا کہ اونھین گھیر لیا مَّا كَانُوْا اوس چیز نے کہ تھے نادانی کی
وجہ سے بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے اور اوسکے آنے کی جلدی کرتے تھے وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ اور اگر چکھائین ہم

ع ٨

یعنی ہم دین آدمی کو مِنَّا رَحْمَةً اپنے پاس سے رحمت اور نعمت اور وہ اوسکا مزہ پائے ثُمَّ نَزَعْنٰهَا پھر چھین لین ہم وہ مِنْهُ اوس سے تو اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ بیشک وہ نا امید ہی بے صبری کی جہت سے اور ہمارے کرم پر اعتماد نہونے کی وجہ سے كَفُوْرٌ۝ ناشکرا ہی پہلی نعمت مین وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ اور اگر چکھائین ہم اوسے نَعْمَآءَ بہتری جیسے تندرستی اور مالداری بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ بعد سختی کے جو اوسے پہونچی ہو جیسے بیماری اور محتاجی تو لَيَقُوْلَنَّ البتہ کہیگا کہ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ گئین برائیان مجسے یعنی مصیبتین اور سختیان جو مجھے بری معلوم ہوتی تھین وہ مجسے دور ہوگئین اِنَّهٗ تحقیق کہ انسان لَفَرِحٌ البتہ خوش ہی نعمت پر اور مغرور ہی اوسکے سبب سے فَخُوْرٌ۝ نازاں اور فخر کرنے والا لوگون پر اور خوشی اور فخر نے نعمت کے شکر اور اوسکا حق ادا کرنے سے اوسے غافل کر دیا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا مگر وہ لوگ جنھون نے صبر کیا سختی اور بلا مین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور اونھون نے کیے نیک کام یعنی لوازم شکر ادا کیے راحت اور مصیبت مین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو صبر اور شکر کی صفت سے موصوف ہین لَهُمْ اونکے واسطے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہی گناہون کی وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ۝ اور اجرت بڑی کہ اوسمین سے تھوڑی سی جنت ہی شیخ العالم نے فرمایا کہ جنت مین ایک نعمت ہی کہ جنت کی اور نعمتین اوسکے سامنے حقیر اور ناچیز ہین یعنی انوار لقا کا مشاہدہ بیت مارا بہشت بہر لقاے تو درخورست ٭ ورنہ بے پر تو جمال تو جنت محقرست ٭ لکھا ہی کہ عرب کے کافر تعصب اور عناد کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزات نے دھڑک مانگ بیٹھتے اور کلام مجید سے اہانت اور ٹھٹھے بازی کے ساتھ پیش آتے اونکی بے دھڑک باتون مین سے ایک یہ ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ مردود کہہ بیٹھتے کہ خدا نے تجھے خزانہ کیون نہ دیا یا فرشتہ کو تیری تصدیق کے لیے کیون نہ بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی دعوت نہ قبول کرنے اور ٹھٹھے بازی اور مسخرہ پن سے تنگدل ہوتے تھے حق تعالی نے اداے رسالت اور اونکے رد و انکار مین عدم ولایت سے آپ کو خوش کرنے کے واسطے یہ آیت نازل کی کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ پس شاید کہ تو ترک کرنے والا ہو امام ماتریدی کہتے ہین کہ یہ استفہام نہی کے معنی مین ہی یعنی ترک نہ کر بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى کچھ اوس چیز مین سے جو وحی کی گئی اِلَيْكَ تیری طرف یعنی وہ چیز جو مشرکون کی راے کے خلاف ہی جیسے اونکے باطل معبودون کو برا کہنا وَضَآئِقٌۢ بِهٖ اور تنگ ہی اوسے ظاہر کرنے کے ساتھ صَدْرُكَ تیرا سینہ اَنْ يَّقُوْلُوْا اس خیال سے کہ کہین وہ کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہ بھیجا گیا عَلَيْهِ كَنْزٌ اوسپر خزانہ کہ لوگون پر خرچ کرے اور اوس خزانے کے سبب سے لوگ اوسکے تابع ہو جائین اَوْ جَآءَ مَعَهٗ یا کیون نہ آیا اوسکے ساتھ مَلَكٌ فرشتہ اوسکی نبوت پر گواہی دینے کو تو ای ہمارے حبیب تم ان باتون کے سبب سے رسالت ادا کرنے اور احکام پہونچانے سے باز نہ رہو اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانے والا ہی اور تیرے ذمے ڈرا دینا ہی پس تو اپنے اس کام مین تقصیر نہ کر اور اونکے رد و انکار سے تنگدل کیون ہونا چاہیے بیت در شب مہتاب مہ را بر سماک ٭ از سگان وعوع ایشان چہ باک ٭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزون پر وَّكِيْلٌ۝ گواہ ہی یا نگہبان یا اوسکا کام بنانے والا جو اپنا کام اوسپر چھوڑ دے اور اوسکی حفاظت کرنے والا جو اپنے تئین اوسکے سپرد کر دے تو اوسی پر توکل کر اور حسد اور عناد کرنے والے کے کہنے سننے سے باک نہ رکھ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہین کافر کہ افْتَرٰىهُ

محمد افترا کر لیتا ہی جو کچھ کہتا ہی کہ مجھپر وحی آئی ہی یعنی خود قرآن بنا لیتا ہی قُلْ فَأْتُوا کہہ کہ پھر لاؤ بِعَشْرِ سُوَرٍ دس سورتین مِّثْلِهٖ
قرآن کے مثل بیان اور خوبی نظم مین مُفْتَرَيٰتٍ افترا کی ہوئی اپنی طرف سے یعنی تمھین یہ زعم ہو کہ قرآن اپنی طرف سے بنا سکتے ہین
اور میری طرف بھی گمان کرتے ہو کہ مین خود قرآن بنا لیتا ہون تم عرب کے فصیح لوگ ہو چاہیے کہ تم بھی ایسا کلام بنا لینے پر قادر ہو بلکہ تمھین
اس بات پر مجھسے زیادہ قدرت ہی اسواسطے کہ قصص اور اخبار سے تمھین واقفیت ہی اشعار کرنے کی تمھین قدرت ہی وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
اور پکارو اپنی مدد کے واسطے جسے چاہتے ہو مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین
کہ یہ کلام بنایا ہوا ہی اور جب وہ لوگ قرآن کے مثل دس سورتین لانے سے عاجز ہوے تو دوسری آیت نازل ہوئی کہ فَأْتُوا
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنی اوسکے مثل ایک ہی سورت لاؤ اور ویسی ایک سورت لانے مین بھی اونکی عاجزی سب پر ظاہر ہو گئی
فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ پس اگر نہ قبول کیا اونھون نے تمسے وہ جو تمنے کہا کہ ایک ہی سورت ایسی لاؤ مخاطب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہین اور جمع کی ضمیر تعظیم کے واسطے ہی اور بعضون نے کہا کہ ایمان والے مراد ہین اسواسطے کہ یہ بھی رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کے واسطے کافرون سے سورت طلب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تم ہمارے رسول کو مفتری کہتے ہو
جیسے اونکا بنایا اور افترا کیا ہوا جانتے ہو ویسا ہی تم بھی بنا لاؤ اور مقابلہ کرو تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر کافرون نے اس بات کا
جواب نہ دیا فَاعْلَمُوْا تو جان لو کہ اَنَّمَآ اُنْزِلَ جو کچھ نازل کیا گیا بِعِلْمِ اللّٰهِ ساتھ علم الٰہی کے ہی یعنی اوس علم سے ملا ہوا ہی
جو خاص خدا ہی کو ہی اور وہ علم بندون کی مصلحتون کا ہی اور اوس چیز کا جو بندون کے کام آئے معاش اور معاد مین وَاَنْ
لَّآ اِلٰهَ اور جان لو یہ کہ نہین ہی کوئی معبود عبادت کے لائق اِلَّا هُوَ مگر وہ جو ایسا علم رکھتا ہی کہ اوسکا غیر نہین رکھتا اور ایسی
چیز پر قادر ہی جو اوسکے سوا کوئی نہین کر سکتا فَهَلْ اَنْتُمْ پس کیا ہو تم مُّسْلِمُوْنَ ۝ ثابت اسلام پر یہ استفہام امر کے
معنی پر بھی ہو سکتا ہی یعنی اسلام پر ثابت رہو کہ قرآن کا اعجاز تمھین متحقق ہو گیا مَنْ كَانَ جو کوئی پست ہمتی کی وجہ سے
يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا چاہے زندگی دنیا کی وَزِيْنَتَهَا اور اوسکی زینت اپنے نیک کامون کے مقابلہ مین اس سے
منافق یا ریاکار یا یہود و نصارا مراد ہین اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یہ بات سب لوگون کے واسطے عام ہی جو کوئی نیک کام کرکے دنیا کا
فائدہ چاہے اور آخرت پر نظر نہ کرے نُوَفِّ اِلَيْهِمْ پورا دینگے ہم اونھین اَعْمَالَهُمْ جزا اونکے کامون کی فِيْهَا دنیا مین صحت
دولت رزق کی وسعت اولاد کی کثرت وَهُمْ فِيْهَا اور وہ دنیا مین لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ نہ کمی کیے جائینگے یعنی اونکی اجر مین سے
کچھ کمی نہ کرینگے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہین کہ لَيْسَ لَهُمْ نہین اونکے واسطے فِي الْاٰخِرَةِ آخرت مین
اِلَّا النَّارُ مگر آتش دوزخ اسواسطے کہ اونکے اعمال کی اجرت جو کہ تھی وہ تو اونھین ملچکی اور اونکی فاسد نیتین اور باطل ارادے
جو باعث عذاب ہین باقی رہگئے وَحَبِطَ اور تباہ ہو گیا مَا صَنَعُوْا جو کچھ کیا اونھون نے فِيْهَا دنیا مین اسواسطے
کہ آخرت کا ثواب تو اخلاص پر موقوف ہی اور وہ عمل مین اخلاص نہ رکھتے تھے وَبٰطِلٌ اور ناچیز ہی حقیقت مین مَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ تھے کہ کرتے تھے دکھانے سنانے کو اَفَمَنْ كَانَ کیا جو کوئی ہو عَلٰى بَيِّنَةٍ دلیل پر مِّنْ رَّبِّهٖ

اپنے رب کی طرف سے کہ وہ اوسے راہ صواب بتاے وَيَتْلُوهُ اور پیچھے آئے اوسکی دلیل کے کہ وہ دلیل عقلی ہی شَاهِدٌ مِّنْهُ
گواہ خدا کی طرف سے کہ اوس دلیل عقلی کی صحت پر گواہی دے اور وہ قرآن ہی تو ایسی دلیل والا آدمی کیا اوسکے برابر ہی جو بیست ہمت دنیا کی
زینت چاہے اور کام وجہ صواب پر نہ کرے آور کہا ہی کہ دلیل والے اہل کتاب مومن ہین یا ہر ایک مومن مخلص ور شاہد رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ دلیل والے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور آپکا تابع شاہد ہی کہ وہ
جبرئیل علیہ السلام ہین یا وہ فرشتہ جو آپکا حافظ تھا یا حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہما یا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صورت کہ جو کوئی چشم انصاف سے دیکھتا انوار حق اور آثار صدق آپکے چہرہ مبارک مین دیکھ لیتا شعر ای صبح سعادت
ز جبین تو ہویدا + آن حسن چہ حسن ست تبارک وتعالی + بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ دلیل قرآن شریف ہی اور یتلوہ کے معنی
یہ ہین کہ پڑھتا ہی اوسے اور شاہد جبرئیل علیہ السلام ہین یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک یا قرآن کا اعجاز اور نظم اور اگر
یتلوہ کو یتبعہ کے معنی پر لین یعنی تابع ہی اوسکے تو انجیل شاہد ہی آور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ انجیل اگرچہ قبل نازل ہوئی مگر
تصدیق اور بشارت مین قرآن شریف کی تابع ہی وَمِنْ قَبْلِهِ اور پہلے انجیل سے یا قرآن سے اوسکی تابع تھی كِتَابُ مُوسَىٰ
کتاب موسی کی یعنی توریت اسواسطے کہ وہ بھی نبی امی کی تصدیق اور اونکے پیدا ہونے کی خوشخبری مین قرآن کی تابع یعنی موافق تھی
إِمَامًا حال یہ ہی کہ توریت پیشوا تھی اہل دین کی وَرَحْمَةً اور سبب بخشش کی تھی اون لوگون کے واسطے جنپر نازل ہوئی
کہ وہ مومن ہین أُولَٰئِكَ وہ لوگ جو دلیل والے ہین يُؤْمِنُونَ بِهِ ایمان لاتے ہین قرآن کے ساتھ وَمَن يَكْفُرْ
بِهِ اور جو کوئی کافر ہو قرآن کے ساتھ مِنَ الْأَحْزَابِ چند گروہون مین سے کہ مکے والے ہین اور اونمین سے جو گروہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت مین ہی فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ تو دوزخ اوسکے وعدہ کی جگہ ہی اور لامحالہ وہ
دوزخ مین جائیگا فَلَا تَكُ پس نہو تو فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ تو شک مین اس وعدہ کی جگہ سے إِنَّهُ الْحَقُّ تحقیق کہ یہ وعدہ
صحیح اور درست ہی مِن رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يُؤْمِنُونَ ۝
نہین ایمان لاتے اوسکا اور اوسکی تصدیق نہین کرتے وَمَنْ أَظْلَمُ اور کون شخص ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرَىٰ اوس سے
جو افترا کرے عَلَى اللَّهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ یعنی اوسکی وحی کی نفی کرے یا اوسکے واسطے اثبات شریک کرے أُولَٰئِكَ وہ گروہ
افترا کرنے والون کا يُعْرَضُونَ پیش کیے جائینگے وہ لوگ ٹھہرنے کے مقام پر عَلَىٰ رَبِّهِمْ اپنے رب پر وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ
اور کہینگے گواہ یعنی وہ فرشتے جو اونکی حفاظت کرتے ہین اور کرام کاتبین یا پیغمبر لوگ ہر امت کے واسطے یا اونکے ہاتھ پانون وغیرہ
گواہی دینگے کہ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ وہ گروہ وہ لوگ ہین جنھون نے عناد کی روسے كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ جھوٹ کہا
اپنے رب پر کہ وہ اولاد والا ہی اور اوسکے شریک ہین أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ آگاہ ہو کہ لعنت خدا کی ہی عَلَى الظَّالِمِينَ ۝
ظالمون پر یعنی کافرون پر اور لعنت سے مراد قرب درگاہ سے دوری ہی پھر ظالمون کا حال بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی الَّذِينَ
يَصُدُّونَ وہ لوگ ہین جو باز رکھتے ہین لوگون کو عَن سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا سے یعنی اوسکے دین سے وَيَبْغُونَهَا

عِوَجًا ؕ اور ڈھونڈھتے ہین یعنی وصف کرتے ہین راہ خدا کو کجی و ناراستی کے ساتھ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور وہ ساتھ آخرت کے
هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وہ کافر ہین ضمیر کا مکرر لانا اسواسطے کہ وہ آخرت کے ساتھ اونکے کافر ہونے کی تاکید ہو جائے اُولٰٓئِكَ وہ کافر
لَمْ يَكُوْنُوْا نہ تھے مُعْجِزِيْنَ عاجز کرنے والے خدا کو اپنے عذاب سے فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی دنیا مین وَمَا كَانَ لَهُمْ
وقف لازم اور نہین ہی واسطے اونکے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ کوئی دوستون مین سے کہ عذاب الٰہی کو اونسے روکے بلکہ
يُضٰعَفُ زیادہ کیا جائیگا لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اونکے واسطے عذاب یعنی دوبارہ اونپر عذاب ہوگا ایک گمراہ ہونے دوسرے
گمراہ کرنے کی وجہ سے مَا كَانُوْا نہ تھے کہ دنیا مین يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ سن سکتے تھے یعنی حق بات کو اسواسطے کہ اوسکے سننے مین
وہ بہرے تھے وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور نہ تھے کہ دیکھتے قدرت کی نشانیان اسواسطے کہ اونکے دیکھنے مین اندھے تھے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ لوگ وہ ہین جنھون نے معاملہ کے بازار مین خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ نقصان کیا اپنی ذاتون کا یعنی
اونکا نقصان اونہی پر پڑیگا وَضَلَّ عَنْهُمْ اور کھو گیا اونسے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ جو کچھ تھے کہ افترا کرتے تھے
بتون کی شفاعت اور ملائکہ کی درخواست لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ بیشک اور بے شبہہ وہ لوگ فِي الْاٰخِرَةِ آخرت مین هُمُ
الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وہ ہین بڑے نقصان کرنے والے سب نقصان کرنے والون مین اسواسطے کہ خدا کی عبادت ہاتھ سے
دیکر بتون کی پرستش اونھون نے مول لی اور عقباے باقی کی نعمتون پر دنیاے فانی کی متاع اونھون نے اختیار کی اور
اس سودے مین غبن فاحش ہی قطعہ مایۂ دین را بدنیا دادن از بے ہمتی ست ✤ زانکہ دنیا جملگی رنج ست و دین
آسایش ست ✤ نعمت فانی ستانی دولت باقی دہی ✤ اندرین سودا خرد داند کہ غبن فاحش ست ✤ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
تحقیق جو لوگ کہ اخلاص کی وجہ سے ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے فرائض ادا
کرکے اور نوافل زیادہ کرکے وَاَخْبَتُوْٓا اور آرام لیا اونھون نے اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اپنے رب کے ذکر سے یا عاجزی کی
اوس سے یا اوسکے واسطے ماسوا سے منقطع ہوے ہین اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ وہ لوگ رہنے والے ہین جنت کے
هُمْ فِيْهَا وہ جنت کے باغون مین خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے اور باقی ہین مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ صفت ان
دونون گروہ کی جو مومن ہین اور کافر كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ مانند اندھے اور بہرے کے ہی وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ
اور مانند دیکھنے والے اور سننے والے کے ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ کیا برابر ہین یہ دونون فریق مَثَلًا ؕ صفت اور مشابہت مین
ع ۲ / ۱۶ یعنی برابر نہین ہین اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ع کیا نصیحت نہین پکڑتے ہو ان مثالون سے اور غور و تامل نہین کرتے انہین
حق تعالیٰ نے کافرون کو اندھے سے مشابہت اس جہت سے دی کہ قدرت کی نشانیان وہ نہین دیکھتے اور بہرے کے ساتھ اس وجہ سے
مثال دی کہ وہ کلام الٰہی نہین سنتے اور مومنون دیکھنے سننے والے کے ساتھ اس جہت سے مشابہت دی کہ دیکھنے سننے مین مومنون کا
حال کافرون کے حال کے خلاف ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ اندھا وہ ہی جو باطل کو حق اور حق کو باطل دیکھے اور بہرہ وہ ہی
جو باطل کو حق اور حق کو باطل سنے اور دیکھنے والا وہ ہی کہ جو حق کو حق دیکھکر اوسکی پیروی کرے اور باطل کو باطل دیکھ کر اوس سے بچے

اور سننے والا وہ ہی جو حق کو حق سُنے اور اوسپر عمل کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اوس سے پرہیز کرے اور حقیقت مین بصیر یعنی دیکھنے والا
وہ ہی جسکی چشم بصیرت نے بِی یُبصِرُ کے سُرمے سے روشنی پائی ہو اور سُننے والا وہ ہی جسکا کان بِی یَسمَعُ کے گوشوارے سے
آراستہ ہو جو کوئی خدا کے ساتھ دیکھتا ہی وہ خدا کے سوا نہین دیکھتا اور جو کوئی خدا کے ساتھ سنتا ہی وہ خدا کے سوا نہین سُنتا رباعی
گوشے کہ بحق بار بود در ہمہ جاے + او ہیچ سخن نشنود الا از خداے + وان دیدہ کز و نور پذیرد او را + ہر ذرہ بود آئینہ دوست نماے +
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو اِلٰی قَوْمِہٖۤ طرف اوسکی قوم کے پھر کہا نوح نے اون لوگون سے
کہا اِنِّیْ لَکُمْ بیشک مین واسطے تمھارے نَذِیْرٌ ڈرانے والا ہون مُّبِیْنٌ ظاہر کرنے والا یعنی جو باتین عذاب کی
موجب ہین او رخلاصی کی راہین ہین وہ بیان کرتا ہون یا مین ڈرانے والا ہون اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا ساتھ اس بات کے
نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰہَ مگر خدا کی کہ اگر اوسکی عبادت نکروگے تو اِنِّیْۤ اَخَافُ تحقیق کہ ڈرتا ہون مین عَلَیْکُمْ تمپر
عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ایک دن کے عذاب سے کہ وہ عذاب اوس دن دُکھ دینے والا ہی اور یوم کو الیم کے ساتھ وصف
کرنا اسناد مجاز کے قبیل سے ہی اسواسطے کہ اوس روز رنج والم واقع ہوگا فَقَالَ الْمَلَاُ پس کہا اشراف اور رئیس لوگون نے
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ کہ کافر تھے مِنْ قَوْمِہٖ قوم نوح علیہ السلام مین سے کہ مَا نَرٰىکَ نہین دیکھتے ہین ہم تجھے
اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا مگر بشر مثل اپنے یعنی تجھمین وہ خصوصیات ہم نہین پاتے جسکے سبب سے نبوت ساتھ تیری تخصیص ہو اور ہمپر تیری
اطاعت واجب ہو اونھون نے بشر کی صورت دیکھی اور حقائق انسانی کے ادراک سے غافل رہے مثنوی ہمسری با انبیا برداشتند +
اولیا را ہمچو خود پنداشتند + گفتہ اینک ما بشر ایشان بشر + ما و ایشان بستہ خوابیم و خور + این ندانستند ایشان از عمی + درمیان
فرقے بود بے منتہی + ہر دو گون زنبور خوردند از یک محل + زین یکے شد زہر وزان دیگر عسل + ہر دو گون آہو گیا خوردند و آب + زان
یکے شد خون زدیگر مشک ناب + آن دو نی خوردند از یک آبخور + آن یکے خالی و دیگر پر شکر + صد ہزاران ہمچنین اشباہ بین + فرق
شان ہفتاد سالہ راہ بین + وَمَا نَرٰىکَ اتَّبَعَکَ اور نہین دیکھتے ہین ہم کہ متابعت کی ہو تیری اِلَّا الَّذِیْنَ مگر اون
لوگون نے کہ ہُمْ اَرَاذِلُنَا وہ کمینے اور رذلے ہمارے ہین بَادِیَ الرَّاْیِ ظاہر راے مین یعنی تیرا ایمان لائے نے سمجھے بوجھے
یا تیری متابعت کرنے والے سب اراذل ہین ظاہر دیکھنے مین یعنی جو کوئی اونپر نظر کرتا ہی رذیل ہونے کی صفت اونمین دیکھتا ہی وَمَا
نَرٰی لَکُمْ اور نہین دیکھتے ہین ہم تم لوگون کو یعنی تجھے اور تیری پیروی کرنے والون کو عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ اپنے اوپر کچھ زیادتی
اور فضیلت کہ اوسکے سبب سے ہمین تمھاری متابعت کرنا چاہیے ہو بَلْ نَظُنُّکُمْ بلکہ گمان کرتے ہین ہم تمھین کٰذِبِیْنَ
جھوٹ بولنے والے یعنی تجھے دعوی نبوت مین ہم جھوٹا سمجھتے ہین اور تیری پیروی کرنے والون کو تجھے سچا جاننے مین ہم
جھوٹا جانتے ہین قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اے میری قوم کے لوگو بتاؤ مجھے اِنْ کُنْتُ
عَلٰی بَیِّنَۃٍ اگر ہون مین کھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّیْ اپنے رب کے پاس سے کہ میرا دعوی سچ ہونے پر وہ دلیل گواہی دے
وَاٰتٰىنِیْ اور دے خدا نے مجھے رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِہٖ رحمت اپنے پاس سے کہ نبوت ہی فَعُمِّیَتْ عَلَیْکُمْ

بکرنے فعمیت پڑھا ہی عین کو زبر میم کو زیر نے تشدید یعنی پھر پوشیدہ رہے تیر اور حفص نے عین کو پیش میم کو تشدید اور زیر کے ساتھ فعمیت
پڑھا ہی یعنی پوشیدہ کردیجائے وہ دلیل تیپر معرفت سلب کر کے اور تمہارا علم اوس سے منع کر کے تو اَنُلْزِمُكُمُوهَا کیا
باندھ دین ہم تپر وہ دلیل یا لازم کردین ہم تپر اوسکا قبول کرنا اور بعضون نے کہا کہ یہ استفہام نفی کے معنی پر ہی یعنی لازم نکر دینگے
ہم تپر اوسکی ہدایت وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ اور حال یہ ہی کہ تم اوس دلیل سے کراہت کرنے والے اور اوسے
نہ چاہنے والے ہو قتادہ رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اگر نوح علیہ السلام چاہتے تو لازم کر دیتے مگر اختیار کی باگ حق تعالی کی
مشیت کے قبضہ مین ہی کہ اوسکا حاجب عدل کسیکو نکالدیتا ہی اور اوسکا نائب فضل کسیکو بلا لیتا ہی نظم ۔ یکے را بخوانی کہ مقبول ماست
یکے را برانی کہ مخذول ماست ✣ بد و نیک امر ترا بندہ اند ✣ بتسلیم حکمت سر افگندہ اند ✣ وَيٰقَوْمِ اور اے میرے گروہ لَآ اَسْئَلُكُمْ
نہین چاہتا ہون مین تمسے عَلَيْهِ تبلیغ رسالت پر عَلَيْهِ کی ضمیر کنایہ غیر مذکور ہی مَالًا دنیا کچھ مال کہ وہ میری اجرت ہو
کہ تپر وہ دینا شاق ہو یا نہ دینا مجھے ناگوار ہو اِنْ اَجْرِيَ نہین ہی اجر میرا اِلَّا عَلَى اللّٰهِ مگر اللہ پر لکھا ہی کہ قوم
نوح کے اشراف کہتے تھے کہ ارذال اور ادنی آدمیون کو اپنی مجلس سے نکالدے تو ہم تیرے پاس بیٹھین نوح علیہ السلام
اونکے جواب مین فرماتے کہ وَمَآ اَنَا اور نہین ہون مین بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ہنکا دینے والا اون لوگون کو جو ایمان
لائے ہین اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ ملاقات کرنے والے ہین اپنے رب کی جزا سے اور اوسکے قرب کو
پہونچنے والے ہین تو مین انہین کیونکر اپنی مجلس سے ہنکا دون وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ اور لیکن دیکھتا ہون مین تمہین قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ ۝ گروہ نادان کہ اونکی قدر تم نہین جانتے وَيٰقَوْمِ اور اے میرے گروہ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ کون شخص ہی
جو مدد دیگا اور منع کریگا مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اگر ہنکا دون مین اونہین اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
کیا نہین سمجھتے ہو جو اونکے ہنکا دینے کی خواہش کرتے ہو قوم کے لوگ بولے کہ اے نوح تو تو انکی ایسی صفت کرتا ہی حال آنکہ یہ
ظاہر مین تجھسے موافقت رکھتے ہین اور باطن مین تیرے مخالف ہین نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اور نہین
کہتا ہون مین تمسے کہ البتہ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ میرے پاس خزانے ہین علم الٰہی کے وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور نہین
جانتا ہون غیب تاکہ لوگون کے باطن کی خبر دون وَلَآ اَقُوْلُ اور نہین کہتا ہون کہ اِنِّيْ مَلَكٌ بیشک مین فرشتہ ہون کہ
تم کہو کہ تو ہمارے مثل بشر ہی وَّلَآ اَقُوْلُ اور نہین کہتا ہون لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ واسطے اون لوگون کے جنہین ذلت کے ساتھ
دیکھتی ہین اَعْيُنُكُمْ آنکھین تمہاری اور محتاجی کے سبب سے اونہین ارذال مین سے کہتے ہو کہ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ط
نہ دیگا اونہین اللہ بھلائی اسواسطے کہ حق تعالی نے آخرت مین اونہین دینے کو جو کچھ تیار کر رکھا ہی وہ اس سے بہتر ہی جو تمہین دنیا مین
دیا ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہی بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وہ بات جو اونکے جیون مین ہی صدق اور اخلاص اور اگر
مین ظاہر مین انکے اسلام کا حکم نہ کرون تو اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ بیشک مین اوسوقت ظالمون مین سے ہون
اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کو ظاہر ہی پر حکم ہی قَالُوْا بولے وہ کہ يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا اے نوح جھگڑا کیا تو نے

ہمارے ساتھ فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا پھر زیادہ کیا تو نے جھگڑا ہمارے ساتھ اور بہت بڑھایا اور طول دیا تو نے فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ
پھر لا وہ ہمارے پاس جو کچھ وعدہ دیا تو نے ہمیں عذاب کا اِنْ كُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ سچوں میں سے اپنی وعید میں
قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ اِنَّمَا سوا اسکے نہیں کہ يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ لائے تم پر اللہ عذاب اِنْ شَآءَ اگر چاہے
جلدی یا دیر کو وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے خدا کو اپنے اوپر عذاب کرنے سے اسطرح پر کہ خدا سے
لڑ رہا بھاگ ہو وَلَا يَنْفَعُكُمْ اور فائدہ نہیں رکھتا تمہارے واسطے نُصْحِيْٓ میرا نصیحت کرنا اِنْ اَرَدْتُّ اگر چاہوں
اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ یہ کہ نصیحت کروں تمہیں اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اگر ہے اللہ کہ چاہتا ہے اَنْ يُّغْوِيَكُمْ یہ کہ تمہیں
گمراہ کردے اس کلام میں تقدیم تاخیر ہے یعنی اصل میں کلام یوں ہے کہ اگر اسے تمہاری گمراہی چاہیے اور میں چاہوں کہ تمہیں نصیحت
کروں تو وہ میری نصیحت کچھ نفع نہ پہونچائیگی هُوَ رَبُّكُمْ فقد وہ ہے رب تمہارا اور اپنے ارادے کے موافق تمہارے کام میں
تصرف کرنے والا ہے وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے اور اپنے اعمال کی جزا پاؤگے
اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہا اوسکی قوم کے لوگوں نے کہ افْتَرٰىهُ بنا لیا ہے نوح اپنی طرف سے وحی اور ہمنے نوح سے کہدیا کہ
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہ اگر بنالی ہے میں نے وحی فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ تو مجھپر ہے وبال میرے کیے ہوے گناہ کا وَاَنَا بَرِيْٓءٌ
اور میں بیزار ہوں مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ○ اوس سے جو تم گناہ کرتے ہو اور میری طرف افترا کی نسبت کرتے ہو وَاُوْحِيَ اور ع ۱۱
وحی کی گئی اِلٰى نُوْحٍ نوح کی طرف کہ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ یہ کہ ایمان نہ لائیگا مِنْ قَوْمِكَ تیری قوم میں سے اِلَّا مَنْ
قَدْ اٰمَنَ مگر وہ جو ایمان لاچکے فَلَا تَبْتَىِٕسْ پس غمناک نہو بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو وہ
کرتے ہیں تکذیب اور ایذا رسانی اور جب دعوت اسلام کا فائدہ اونسے منقطع ہوگیا تو نزول عذاب کا وقت آپہونچا اور حکم ہوا کہ اے
نوح کوشش کی کمر باندھ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ اور بنا کشتی بِاَعْيُنِنَا ہماری نگاہداشت کے ساتھ یا ملائکہ کی نگہبانی سے کہ تیرے
مددگار اور موکل ہیں وَوَحْيِنَا اور ہماری وحی کرنے سے جو اوسکے بنانے میں ہم تیری طرف وحی کریں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام نہ جانتے تھے کہ کشتی کیونکر بناتے ہیں اور اوسکی کیا صورت ہوتی ہے تو اوپر وحی آئی کہ ایسی صورت بناؤ
جیسے مرغ کا سینہ ہوتا ہے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ اور خطاب نہ کر میرے ساتھ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگوں کے باب میں جنھوں نے
ظلم کیا ہے یعنی مجھسے کسی کافر کی نجات اور اوپر سے عذاب دفع ہونے کی خواہش نہ کر اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ○ بیشک وہ ڈوبے
جائینگے یعنی اونپر ڈوبنے کا حکم ہوچکا ہے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کشتی کے واسطے لکڑی مانگتے تھے حکم آیا اور حضرت
نوح علیہ السلام نے سال کا درخت بویا بیس برس میں درخت تیار ہوا اس مدت میں کوئی فرزند نہیں پیدا ہوا یہانتک
کہ قوم کے لڑکے بالغ ہوے اور اونھوں نے بھی اپنے باپوں کی متابعت کرکے نوح علیہ السلام کی دعوت قبول کرنے سے
انکار کیا پس نوح علیہ السلام کشتی بنانے میں مشغول ہوے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ فقد اور بناتے تھے کشتی وَكُلَّمَا مَرَّ
عَلَيْهِ اور جب گذرتے اونکے اوپر مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ گروہ اونکی قوم کے سرداروں میں سے تو سَخِرُوْا مِنْهُ افسوس کرتے

اوسپر اسواسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام میدان مین کشتی بناتے تھے پانی سے دور اور قوم کے سردار کہتے کہ کشتی بناتا ہی پانی کہان ہی ادہر کن تے
کہ پہلے تو نبی تھا آخر بڑھئی ہو گیا قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا کہا نوح علیہ السلام نے کہ اگر افسوس کرتے ہو تم میرے ساتھ فَاِنَّا
نَسْخَرُ مِنْكُمْ پھر ہم بھی افسوس کرینگے تمپر كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ جیسا کہ افسوس کرتے ہو تم ہمارے ساتھ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ پس قریب ہی کہ جانوگے تم مَنْ یَّاْتِیْهِ اوس شخص کو کہ آئیگا اوسپر عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ ایسا عذاب کہ رسوا
کریگا اوسے دنیا مین کہ وہ غرق ہونا ہی وَیَحِلُّ عَلَیْهِ اور اوترآئیگا اوسپر عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ عذاب ہمیشہ رہنے والا
آخرت مین کہ وہ جلنا ہی پھر حضرت نوح علیہ السلام نے دو برس مین کشتی بنائی اوسکا طول تین سو گز تھا اور بعضون نے کہا ہی
گیارہ سو گز اور عرض پچاس گز اور بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ گز اور اوسکی بلندی تیس گز اور ایک قول پر تینتیس گز اور اسکے سوا بھی
کہا ہی اور اوسکشتی مین تین درجے بنائے اور اوسپر سیاہ روغن کر دیا اور حکم الٰہی سے ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اوسمین رکھ لیا
نیچے کے درجے مین پرند اور بیچ کے درجے مین چرند درند اور اوپر کے درجے پر اسباب اور کھانے کی چیزون سمیت آدمیون کی جگہ
مقرر کی اور یہ مہم پوری کرنے کا اسباب مہیا کرنے مین مشغول رہتے تھے حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا یہانتک کہ آیا ہمارا عذاب
یا عذاب کے ساتھ ہمارا حکم وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ اور جوش مین آیا پانی تنور سے اور وہ ایک تنور تھا پتھر کا کہ حضرت حوا
علیہا السلام اوسمین روٹی پکاتی تھین اور میراث مین حضرت نوح علیہ السلام کو پہونچا تھا اور عذاب کا نشان یہ تھا کہ اوس
تنور سے پانی نے جوش کیا پس جب عذاب کی علامت ظاہر ہوئی تو قُلْنَا احْمِلْ کہا ہمنے نوح علیہ السلام کو کہ چڑھا لے
فِیْهَا کشتی مین مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ ہر ایک جنس سے دونون جوڑے حیوانات سے یعنی اونمین سے جو جفتی کرتے ہین
اثْنَیْنِ دو نر مادہ یہ تو ابوبکر کی قرأت کے موافق تفسیر ہی کہ اونھون نے کُلّ کے لام کو ایک ہی زیر پڑھا ہی اور حفص نے کُلّ
دو زیر سے پڑھا ہی یعنی ہر قسم کے جانورون مین سے دو جوڑے کشتی پر چڑھا وَاَهْلَكَ اور اپنے لوگون کو کہ مسلمان ہین کشتی پر
چڑھا لے اِلَّا مَنْ سَبَقَ مگر اوسے کہ پیشی کی ہی عَلَیْهِ الْقَوْلُ اوسپر ہماری بات نے یعنی اوسکے ہلاک ہونے کا حکم
پہلے ہی ہو چکا ہی اس سے کنعان اور واعلہ نوح علیہ السلام کا بیٹا اور جورو مراد ہی وَمَنْ اٰمَنَ ؕ اور چڑھا لے کشتی پر ہر کسیکو بھی
جو ایمان لایا ہی وَمَاۤ اٰمَنَ اور ایمان نہ لائے تھے اور موافقت نہ کی تھی مَعَهٗۤ نوح علیہ السلام کے ساتھ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝ مگر تھوڑے
مگر تھوڑے آدمیون نے کہ ایک تو اونکی مسلمان بی بی تھین اور تین بیٹے حام سام یافث اور انکی بیبیان اور انکے سوا بہتر آدمی مرد
اور عورتین کہ سب اناسی آدمی تھے اور حضرت نوح علیہ السلام کو ملا کر اسی ہوئے تو حضرت نوح علیہ السلام ان لوگون کو کشتی کے پاس لائے
اور سب پوش جو بنایا تھا کشتی پر اوڑھا دیا اور زمین سے چالیس دن رات پانی جوش مارا کیا اور آسمان سے بلا کا مینھ برسنے لگا
وَقَالَ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ ارْكَبُوْا فِیْهَا سوار ہو کشتی مین یہ کہتے ہوے کہ بِسْمِ اللّٰهِ یعنی خدا کا
نام لیتے ہوے مَجْرٖىهَا کشتی چلانے کے وقت وَمُرْسٰىهَا ؕ اور اوسے روکنے کے وقت اور بعضون نے
یہ معنی کہے ہین کہ اللہ کے نام کے ساتھ ہی اوسکا چلنا اور ٹھہرنا اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جب وہ چاہتے تھے کہ کشتی چلے

تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کہ کشتی ٹھہر جائے تو بھی بسم اللہ کہتے تھے وہ ٹھہر جاتی تھی تو حضرت نوح علیہ السلام نے اون
لوگون کو اسطرح پر بسم اللہ کہنا تعلیم کیا اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ رب میرا لَغَفُوْرٌ بخشنے والا مومنون کا ہی رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہی ربع
اونپر کہ طوفان کی بلا سے نجات دیتا ہی وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ اور کشتی لیے جاتی تھی اونھین فِيْ مَوْجٍ موجون مین جو
بڑائی مین تھین كَالْجِبَالِ مثل پہاڑون کے وَنَادٰى اور پکارا نُوْحُ ࣙابْنَهٗ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو
اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکا نام یام تھا وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ حال آنکہ وہ اوس کشتی کے کنارے تھا اور حضرت نوحؑ اوسے
مسلمان جانتے تھے تو شفقت کی راہ سے کہا کہ يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا اے چھوٹے بیٹے میرے سوار ہو کشتی مین ساتھ میرے تاکہ بیخوف
ہو جائے تو وَلَا تَكُنْ اور نہ رہ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ساتھ کافرون کے کہ غرق ہو جاوے بیٹا منافق تھا باپ سے تو اسلام ظاہر
کرتا تھا اور کافرون کے ساتھ اونکے طریقہ مین متفق تھا قَالَ بولا باپ کے جواب مین کہ سَاٰوِيْٓ قریب ہی کہ مین پھرون اور
پناہ لون اِلٰى جَبَلٍ طرف پہاڑ کے کہ نہایت بلند ہونے کی وجہ سے يَّعْصِمُنِيْ بچا لیگا مجھے مِنَ الْمَآءِ پانی مین ڈوبنے سے
قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ نہین کوئی بچانے والا آج کہ باز رکھے کسی چیز کو مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ عذاب
الٰہی سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ مگر جسپر رحم کرے خدا اور بعضے کہتے ہین کہ عاصم معصوم کے معنی مین ہی جیسے نارٍ دافِقٍ اور عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ
یعنی کوئی منع کیا گیا نہین ہی عذاب سے مگر وہ شخص جسپر خدا رحم کرے اور باپ بیٹے سے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ طوفان نے شدت پکڑی
وَحَالَ اور حائل ہو گئی بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ درمیان باپ بیٹے کے موج طوفان کی فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○
بس ہو گیا ڈوبے ہوؤن مین سے القصہ نوح علیہ السلام کوفہ یا ہندوستان یا عین وردہ سے کہ جزیرہ مین ایک موضع ہی کشتی پر
رجب کی دسوین تاریخ بیٹھے کشتی تمام روے زمین مین پھری اور جب طوفان تمام ہوا اور کافر غرق ہو گئے تو حکم الٰہی پہونچا وَقِيْلَ
اور کہا گیا یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ اے زمین پی لے مَآءَكِ پانی اپنا جو تونے اوگل دیا ہی وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ
اور اے آسمان پھیر لے اپنا پانی جو تونے چھوڑ دیا ہی وَغِيْضَ الْمَآءُ اور کم کیا گیا پانی زمین پر وَقُضِيَ الْاَمْرُ اور تمام کیا گیا
وہ کام جس سے خدا کا حکم متعلق تھا اشرار کا ہلاک ہو جانا اور ابرار کا نجات پانا وَاسْتَوَتْ اور ٹھہری کشتی عَلَى الْجُوْدِيِّ
کوہ جودی پر کہ موصل مین ہی یا شام مین عاشورہ کے دن محرم کی دسوین تاریخ اور طوفان کی مدت چھ مہینے کامل تھی وَقِيْلَ
اور کہا گیا بُعْدًا دوری اور ہلاکت ہو لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ واسطے گروہ ظالمون کے یعنی کافرون کو اور جب حضرت ربع
نوح علیہ السلام کشتی کے باہر آئے تو اوس دن شکرانہ کا روزہ رکھا اور عاشورہ کا روزہ سنت ہو گیا اور اس آیت مین نہایت ع
فصاحت اور بلاغت ہی مفتاح کشاف دلائل الاعجاز اسرار البلاغة وغیرہ کتابون مین اسکی فصاحت اور بلاغت مین باتین لکھی ہین
اور نظم اور اسلوب عجیب و غریب کے بیان مین ہر کلمہ کے لانے اور اوسکے مواقع کی خوبی کی نسبت نکتے تحریر کیے ہین چونکہ اس ترجمہ مین
اونکی گنجایش نہین تو اس حال کے دقیقے اور باریک معنا مین اسی محل پر جواہر التفسیر مین دیکھ لینا چاہیے خدا اوسکے مطالعہ کی
توفیق دے مصرع یغوص البحر من طلب اللآلی مصرع گوہر طلبی روے سوی دریا کن وَنَادٰى نُوْحٌ اور پکارا

نوح نے رَّبَّهٗ اپنے رب کو فَقَالَ پھر کہا کہ رَبِّ اے رب میرے اِنَّ ابْنِيْ بیشک میرا بیٹا کنعان مِنْ اَهْلِيْ میرے
اہل میں سے تھا اور تونے فرمایا تھا کہ تیرے اہل کو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہوگیا وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ اور بیشک وعدہ
تیرا حق ہے وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اور تو بڑا حاکم حکم کرنے والوں کا ہے اسمیں کیا حکمت ہے آثار تردیدی تاویلات میں
لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے کافر ہونے کی خبر نہ تھی اسواسطے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے تو یہ سوال نہ کرتے اسواسطے
کہ حق تعالی فرماچکا تھا کہ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور جب یہ سوال کیا تو اوسکا جواب یہ آیا قَالَ فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ
يٰنُوْحُ اِنَّهٗ اے نوح تحقیق تیرا بیٹا لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ نہیں ہے تیرے دین والوں میں سے اِنَّهٗ عَمَلٌ بیشک وہ
ایسے عمل والا ہے جو غَيْرُ صَالِحٍ نہیں نیک اور شایستہ فَلَا تَسْـَٔلْنِ بس نہ سوال کر مجھسے مَا لَيْسَ لَكَ وہ چیز کہ
نہیں ہے تجھے بِهٖ عِلْمٌ اوسکے ساتھ اوس چیز کے علم یعنی جوبات پوچھنے سے تجھے نہ معلوم ہوگی وہ مجھسے نہ پوچھ یا جوبات تجھے معلوم ہی
نہیں جیسے اپنے بیٹے کا کفر وہ مجھسے نہ پوچھ اِنِّيْ اَعِظُكَ تحقیق کہ نصیحت کرتا ہوں تجھے اور منع کیے دیتا ہوں اَنْ تَكُوْنَ
یہ کہ ہو تو مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ نادانوں میں سے سوال ناجائز میں قَالَ رَبِّ کہا نوح علیہ السلام نے اے رب میرے اِنِّيْٓ
اَعُوْذُ بِكَ تحقیق کہ پناہ لیتا ہوں میں ساتھ تیرے اسکے بعد اَنْ اَسْـَٔلَكَ اس بات سے کہ پوچھوں تجھسے مَا لَيْسَ لِيْ وہ چیز
کہ نہو مجھے بِهٖ عِلْمٌ ساتھ اوسکے علم یعنی اوسکا سوال جائز رکھنے سے وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ اور اگر نہ بخشیگا تو مجھے وَتَرْحَمْنِيْٓ
اور نہ رحم کریگا تو مجھپر اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ہونگا میں نقصان پانے والوں میں سے قِيْلَ يٰنُوْحُ کہا گیا کہ اے نوح اهْبِطْ
اوتر کشتی سے بِسَلٰمٍ مِّنَّا سلامتی کے ساتھ جو حاصل ہے ہماری درگاہ سے یا ہماری طرف سے سلام اور تحیت کے ساتھ وَبَرَكٰتٍ
اور برکتیں اور زیادتیاں عَلَيْكَ تجھپر یعنی تیری نسل میں یہانتک کہ تیری طرف آدمیوں کو منسوب کرنے میں تو آدم ثانی ہوگا اور
ایک قول یہ ہے کہ اہل کشتی میں مومنوں میں سے حضرت نوح علیہ السلام اور اونکے تین بیٹوں کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور اہل عالم کا تمام
نسب اونھیں تین آدمیوں کی طرف تمام ہوتا ہے سام تو عرب اور فرس کے باپ ہیں اور یافث ترک کے اور حام ہندوستان کے
باپ ہیں وَعَلٰٓى اُمَمٍ اور سلام اور برکت چندگروہ پر مِّمَّنْ مَّعَكَ اونمیں سے جو تیرے ساتھ ہیں یعنی وہ لوگ جو پیدا
ہونے والے اور بڑھنے والے ہیں اوس جماعت سے جو تیرے ساتھ ہے یعنی مومن لوگ وَاُمَمٌ اور جو لوگ تیرے ساتھ ہیں اونمیں سے
چندگروہ ہیں یعنی چندگروہ پیدا ہونے والے اور بڑھنے والے ہونگے سَنُمَتِّعُهُمْ قریب ہے کہ فائدہ دیں ہم اونھیں دنیا میں فراخی عیش
اور وسعت کے سبب ثُمَّ يَمَسُّهُمْ پھر پہونچیگا اونھیں مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ہمارے پاس سے عذاب دردناک آخرت میں
اس سے کفار مراد ہیں وسیط میں قرطبی رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ اوس دن سے قیامت تک جتنے مومن مرد اور عورتیں ہیں
سب اوس سلام اور برکت میں داخل ہیں اور جتنے کافر مرد اور عورتیں ہیں اس فائدہ اور عذاب میں داخل ہیں تِلْكَ
یہ قصہ جو مذکور ہوا مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ غیب کی خبروں میں سے کہ جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ
وحی کی ہمنے تیری طرف مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ نہ تھا تو کہ جانتا اوسے اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ تو اور نہ تیری قوم کہ

معانقه
عند المتاخرین ۱۲
ع ۴

قریش ہین مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا ؕ پہلے اس وقت سے فَاصۡبِرۡ ؕ پس صبر کر قوم کے ایذا دینے اور تبلیغ رسالت پر جیسے نوح
علیہ السلام نے صبر کیا تھا اِنَّ الۡعَاقِبَةَ تحقیق کہ انجام اچھا لِلۡمُتَّقِيۡنَ ع واسطے پرہیزگارون کے ہی دنیا مین دشمنون پر
فتح وظفر حاصل ہونے سے اور آخرت مین بلند درجون کی وجہ سے پیر طریقت قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ صبر کنجی ہی بستگیون کی اور
شکیبائی دوا ہی خستگیون کی صبر کا نتیجہ فتح وظفر ہی اور بے صبرون کا کام ہر روز بتر ہی نظم صبر ست کلید گنج مقصود + بے صبر
در مراد کشود + گر صبر کنی مراد یابی + وز پائے در افتی ار شتابی + گر صبر کنی بہ صبر بشتاب + دولت بتو آید اندک اندک وَاِلٰى عَادٍ
اور بھیجا ہمنے قوم عاد کی طرف اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ اونکے بھائی ہود کو بھائی ہونے کا ذکر نسب کی جہت سے ہی جیساکہ سورہ
اعراف مین ذکر ہوا قَالَ کہا ہود علیہ السلام نے يٰقَوۡمِ ای میرے گروہ اعۡبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو خدا کی یگانگی کے
ساتھ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ نہین تمھارے واسطے کوئی معبود غَيۡرُهٗ ؕ اوسکے سوا اور تم اوسکے واسطے شریک ثابت کرتے ہو
اِنۡ اَنۡتُمۡ نہین ہو تم اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ‏ ۝ مگر افترا کرنے والے خدا پر اوسکے شریک ٹھہرا کر يٰقَوۡمِ ای میرے گروہ
لَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ نہین چاہتا ہون مین تمسے عَلَيۡهِ اَجۡرًا ؕ تبلیغ رسالت پر کچھ اجرت اور یہ بات ثابت ہی کہ سب رسولون نے
اپنی قوم کو اپنی بے طمعی کی خبر دی تہمت زائل ہوجانے کے واسطے اور دنیوی غرضون سے نصیحت خالص ہونے کے لیے اسواسطے
کہ دعوت اوسوقت فائدہ دیتی ہی جب طمع فاسد کے ساتھ ملی ہوئی نہو بیت طمع بند و دفتر حکمت بشوی + طمع بگسل و ہر چہ
خواہی بگوی + تو پیغمبرون نے دعوت کی اجرت اپنی قوم سے نہین چاہی جیساکہ ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ اِنۡ اَجۡرِىَ نہین ہی
اجر میرا اِلَّا عَلَى الَّذِىۡ مگر اوسپر جسنے محض اپنی قدرت سے فَطَرَنِىۡ ؕ پیدا کیا مجھے اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ‏ ۝ کیا نہین سمجھتے ہو
اور اپنی عقل کو کام مین نہین لاتے ہو کہ حق کہنے والے کو باطل کہنے والے سے اور حق کو باطل سے تمیز کرلو اور جان لو کہ حریص مال کی طمع
نکریگا جھوٹ کیون کہیگا لکھا ہی کہ قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نکی اور حق تعالی نے اونکی شامت سے تین برس پانی نہ برسایا اور
اونکے مردون اور عورتون کو بانجھ کردیا اور چونکہ وہ لوگ زراعت والے تھے اور لوگ اونکے دشمن بھی تھے تو زراعت کے واسطے مینھ کے اور دشمنون کو
دفع کرنے کے لیے اولاد کے محتاج ہوئے ہود علیہ السلام نے فرمایا وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا اور ای میرے گروہ استغفار کرو اور بخشش چاہو رَبَّكُمۡ
اپنے رب سے ایمان کے ساتھ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا پھر توبہ کرو اِلَيۡهِ اوسکی طرف اوسکے غیر کی پرستش سے يُرۡسِلِ السَّمَآءَ تاکہ بھیجے آسمان سے
عَلَيۡكُمۡ تمھارے کھیتون پر مِّدۡرَارًا مینھ برابر وَّيَزِدۡكُمۡ اور زیادہ کرے تمھین قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ زور تمھارے زور کے
ساتھ یعنی تمھین بیٹے عنایت فرمائے کہ اونکی مدد سے دشمنون کو دفع کرنے پر قادر ہو پس میری بات سنو وَلَا تَتَوَلَّوۡا اور نہ پھرو مجھسے
اور مونھہ نہ پھیرو پیغام الٰہی سے مُجۡرِمِيۡنَ‏ ۝ اوس حال مین کہ ہٹ کرنے والے ہو گناہون پر قَالُوۡا وہ بولے کہ يٰهُوۡدُ
مَا جِئۡتَنَا بِبَيِّنَةٍ ای ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کوئی دلیل جو دلالت کرے تیرے دعوے کی صحت پر حالانکہ حضرت
ہود علیہ السلام نے اونھین معجزے دکھائے لیکن وہ لوگ اون معجزون کو شمار مین نلائے اور انکار کرکے بولے کہ وَمَا نَحۡنُ
اور نہین ہین ہم بِتٰرِكِىۡۤ اٰلِهَتِنَا چھوڑنے والے اپنے خداؤن کی عبادت عَنۡ قَوۡلِكَ تیرے کہنے سے کہ تو کہتا ہی

کہ ایک ہی خدا کی عبادت کرو وَمَا نَحْنُ لَكَ اور نہیں ہین ہم تیرے واسطے بِمُؤْمِنِينَ○ ایمان والون مین سے اِنْ نَّقُوْلُ ہم
نہین کہتے ہین تیری شان مین اِلَّا اعْتَرٰىكَ مگر یہ پہونچایا ہے تجھے بَعْضُ اٰلِهَتِنَا ہمارے بعض خداؤن نے
بِسُوْٓءٍ رنج اور صدمہ اور بیماری تو بعضے کہتے ہین کہ جنون مراد ہے قوم عاد کے لوگ بولے کہ تو ہمارے خداؤن کو چونکہ گالیان دیتا ہے
اس سبب سے اونھون نے تجھے دیوانہ کر دیا ہے کہ خلاف عقل باتین تجھ سے سنی جاتی ہین قَالَ ہود علیہ السلام نے کہا کہ اِنِّیْٓ بیشک مین اُشْهِدُ
اللّٰهَ گواہ کرتا ہون خدا کو وَاشْهَدُوْٓا اور تم بھی گواہ ہو اس بات پر کہ اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مین بیزار ہون مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ○
اوس چیز سے کہ تم شریک پکڑتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے یعنی اوسکی عبادت مین اورون کو شریک کرتے ہو فَكِيْدُوْنِيْ
پھر اجماع کرو میرے ساتھ مکر کرنے کے واسطے جَمِيْعًا تم سب یعنی تم اور تمھارے خدا مجھے ہلاک کرنے پر اتفاق کر لو ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ○
پھر مجھے مہلت نہ دو اور جو کچھ میرے ساتھ کرنے کا قصد رکھتے ہو کر گذرو کہ مین کچھ باک نہین رکھتا اور اللہ کے بچانے کی حمایت پر
تمھارے ضرر پہونچانے سے مجھے کچھ اندیشہ نہین اور یہ بھی حضرت ہود علیہ السلام کا ایک معجزہ تھا کہ ظالمون اور شوکت قوت والون کے
مقابلہ مین جو اونکے خون کے پیاسے تھے ایسا مبالغہ کیا کہ تم سب جمع ہو اور متفق ہو کر مجھے ہلاک کرنے مین کوشش کرو اور وہ لوگ اوس شدت
اور قہر اور اقتدار اور اختیار کے ساتھ اونھین ذرا سا بھی ضرر نہ پہونچا سکے اور عاجز رہے اور کسی نے کیا خوب کہا ہے بیت تو خدا را شو
اگر جملہ عالم و ریاست ✽ بخدا گر سر ہوے قدرت تر گردد ✽ اور چونکہ حضرت ہود علیہ السلام اللہ کے کرم پر اعتماد کامل رکھتے تھے بولے کہ
اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ بیشک مین نے توکل کیا عَلَى اللّٰهِ خدا پر کہ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ رب میرا اور رب تمھارا ہے اور اپنا کام مین نے
اوسی پر چھوڑا مَا مِنْ دَآبَّةٍ کوئی چلنے والا نہین ہے اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا مگر اللہ پکڑنے والا ہے اوسکی پیشانی کے
بال یعنی اوسکا مالک ہے اور اوس پر قادر اور غالب ہے پیشانی کے بال پکڑنا مالکیت اور قدرت اور تصرف کی تمثیل ہے اِنَّ رَبِّیْ
تحقیق کہ میرا رب عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○ راہ حق اور عدل پر ہے جو کوئی اوس پر توکل کرتا ہے وہ اوسے سیدھی راہ
دکھاتا ہے اور خراب نہین چھوڑتا بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ صراط مستقیم وہ ہے کہ جو حق کی طرف تمام ہو اوسکے غیر کی طرف نہین
جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى اور نقد النصوص مین کور ہے احدیت افعال کے باب اور تاثیرات اور موثرات کے
بیان مین کہ وہ ذات متعالیہ جس سے درحقیقت سب افعال صادر ہوتے ہین اور جو تاثیر قبول کرنے والی سب چیزون مین
موثر ہے وہ ذات متعالیہ ترتیب کے حکم سے ہر ایک کو قابلیتون کے موافق اپنی طرف کھینچتی ہے اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ کا یہی بھید ہے بیت کس کہ دانہ سیکشد انا الیہ راجعون ✽ چون روی جائے دگر فکر غلط باشد جنون ✽ اور اسی مضمون مین
کسی قائل کا قول ہے نظم چون ہمہ راہ اوست از چپ و راست ✽ تو بہر رہ کہ میروی او راست ✽ چون از و بود ابتداے
ہمہ ✽ ہم بدو باشد انتہاے ہمہ ✽ فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر و گے مجھ سے اور روگردانی کرو گے یعنی ہمیشہ انکار پر ثابت
رہو گے فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ تو تحقیق کہ پہونچا دیا ہے مین نے تمھین مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون مین اوسکے
ساتھ اِلَيْكُمْ تمھاری طرف یعنی خدا کی وحی تمھین پہونچا دی اور تم پر دلیل پکڑی جو تم حق نہین مانتے ہو تو حق تعالی تمھین

ہلاک کریگا وَيَسْتَخْلِفُ اور جانشین تمھارا کریگا رَبِّي میرا رب قَوْمًا غَيْرَكُمْ گروہ کو سوا تمھارے وَلَا تَضُرُّونَهُ
شَيْئًا اور ضرر نہ پہونچا سکوگے حق تعالی کو کچھ مجھسے موہنہ پھیرنے اور دعوت حق قبول کرنے کے سبب سے إِنَّ رَبِّي
بیشک رب میرا عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ سب چیزون پر نگہبان ہے یعنی سب کے افعال اقوال احوال کو نگاہ رکھتا ہے اور اونکی
جزا مین دینا اوس سے فوت نہین ہوتا جب قوم ہود کے کافرون نے اس بات سے نصیحت نہ مانی تو اونپر عذاب نازل ہونے کو حکم الٰہی
صادر ہوا وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا اور جبکہ آیا حکم ہمارا اونپر عذاب کے واسطے تو نَجَّيْنَا هُودًا نجات دی ہمنے ہود کو وَالَّذِينَ
آمَنُوا اور اون لوگون کو جو ایمان لائے تھے مَعَهُ اوسکے ساتھ اور وہ چار ہزار آدمی تھے کہ اون سب کو ہود علیہ السلام کے
ساتھ ہمنے عذاب سے نجات دی بِرَحْمَةٍ مِنَّا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے یعنی نجات ہمارے فضل کے سبب سے تھی اونکے
عمل کے باعث سے نہین وَنَجَّيْنَاهُمْ اور رہائی دی ہمنے اونھین مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ عذاب سخت سے اور وہ دوزخ کی
گرم ہوا تھی کہ اونکے نتھنون مین چلی گئی اور پاخانے کے مقام سے نکلی اور اونکے اعضا کو ٹکڑے کردیا وَتِلْكَ عَادٌ اور وہ
عاد ہے یعنی دیار احقاف مین جو اثر دیکھتے ہین یہ قبیلۂ عاد کے آثار مین سے ہے جَحَدُوا انکار کیا اونھون نے اور کافر ہوگئے
بِآيَاتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ وَعَصَوْا رُسُلَهُ اور نافرمانی کی اوسکے رسولون کی اور ایک پیغمبر کی نافرمانی
سب پیغمبرون کی نافرمانی کو مستلزم ہے وَاتَّبَعُوا اور پیروی کی اونھون نے أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ حکم کی ہر سرکش عَنِيدٍ ۝ عناد
کرنے والے کے یعنی گنہگار ہوگئے اوس شخص کے باب مین جو اونھین حق کی طرف بلاتا تھا اور مطیع ہوگئے اوسکے جسنے اونھین کفر اور
ضلالت کی جانب بلایا وَأُتْبِعُوا اور پیچھے لگائی گئی فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً اس جہان مین لعنت کہ ہلاک کرنے کے بعد ہی
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور قیامت کے دن بھی اونکے پیچھے لعنت لگی ہے أَلَا إِنَّ عَادًا آگاہ ہو جاؤ کہ قوم عاد نے كَفَرُوا رَبَّهُمْ
کفر کیا اپنے رب کے ساتھ أَلَا بُعْدًا لِعَادٍ جان لو کہ دوری ہے عاد کو یعنی رحمت سے دور ہین بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ دوری عاد کو
یعنی ہلاکت نصیب ہوا اور اونکے ہونے کے بعد پھر ہلاک ہونے کی دعا اسکی دلیل ہے کہ وہ عذاب کے مستحق ہین قَوْمِ هُودٍ ۝ یہ عاد کا ع ۱۱
عطف بیان ہے یعنی یہ عاد جو ہلاک ہوئے پہلے عاد تھے کہ اونپر حضرت ہود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے عاد ارم نہین اسواسطے کہ عاد ارم کو دوسرے
عاد کہتے ہین اسواسطے کہ یہ قوم ثمود کے ساتھ ہلاک ہوئی وَإِلَىٰ ثَمُودَ اور قبیلۂ ثمود کی طرف ہمنے بھیجا أَخَاهُمْ صَالِحًا اونکے بھائی صالح کو وقف لازم
بھائی صالح کو اس سے نسبی بھائی پن مراد ہے قَالَ کہا صالح علیہ السلام نے کہ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ اے میری قوم عبادت کرو
اللہ کی اور اوسکی وحدانیت کا ایمان لاؤ مَا لَكُمْ نہین تمھارے واسطے مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ کوئی معبود اوسکے سوا
هُوَ أَنْشَأَكُمْ اوسنے پیدا کیا تمھین مِنَ الْأَرْضِ زمین سے یعنی آدم علیہ السلام کو جو تمھارے باپ ہین اور
نطفون کے سوا جس سے نسل آدم پیدا ہوتی ہے اونھین خاک سے پیدا کیا وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا اور زندگی اور بقا دی
تمھین زمین مین مدارک مین مذکور ہے کہ قوم ثمود مین سے ہر ایک کی عمر تین سو برس سے ہزار برس تک کی تھی یا تمھین
عمارت زمین کی قدرت عطا فرمائی کہ اونمین راحت و آرام لینے کی جگہین تمنے بنائین اور نہرین کھودلے اور درخت سینچے مین تم

مشغول ہوئے فَاسْتَغْفِرُوْهُ پس بخشش چاہو اوسکی درگاہ سے یعنی ایمان لاؤ تاکہ وہ تمھین بخشدے ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ پھر رجوع
کرو اوسکی عبادت کی طرف غیر کی پرستش چھوڑکر اِنَّ رَبِّیْ تحقیق کہ میرا رب قَرِیْبٌ قریب امیدوارون کے ہی رحمت کے ساتھ
مُّجِیْبٌ قبول کرنے والا دعا مانگنے والون کا ہی اپنے فضل واحسان سے قَالُوْا یٰصٰلِحُ کہا قوم نے کہ ای صالح قَدْ كُنْتَ
تحقیق کہ تھا تو فِیْنَا درمیان ہمارے مَرْجُوًّا امید رکھا گیا یعنی بزرگی اور متانت کے آثار تیری پیشانی مین ہم دیکھتے تھے
قَبْلَ هٰذَآ قبل اسکے کہ تو نبوت کا دعوی کرے اور ہم چاہتے تھے کہ تجھے اپنا بادشاہ بنائین یا اپنے کامون مین تجھسے مشورہ لیا کرین
یا ہم یہ امید رکھتے تھے کہ تو ہمارے دین پر متدین ہوگا اب تو یہ بات جو کہتا ہی تو تجھسے ہمنے امید توڑدی اَتَنْهٰىنَآ کیا منع کرتا
تو ہمین اَنْ نَّعْبُدَ اس بات سے کہ پوجین ہم مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اوسے جسے پوجتے تھے باپ ہم لوگون کے وَاِنَّنَا لَفِیْ
شَكٍّ اور تحقیق کہ ہم شک مین ہین مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اوس چیز سے کہ بلاتا ہی تو ہمین اِلَیْهِ اوسکی طرف کہ توحید ہی اور
بتون کی پوجا ترک کردینا مُرِیْبٍ ایسے شک مین جو بدگمانی مین ڈالنے والا ہی یعنی ہمین ایسا شک ہی کہ اوس سے جی کو
اضطراب دل کو بیچینی عقل کو پریشانی ہی قَالَ یٰقَوْمِ کہا صالح علیہ السلام نے کہ ای میرے گروہ اَرَءَیْتُمْ بتاؤ مجھے اور
فرض کرلو کہ مین اِنْ كُنْتُ اگر ہون مین عَلٰى بَیِّنَةٍ کھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّیْ اپنے رب کی طرف سے وَاٰتٰىنِیْ
مِنْهُ اور دی ہو اوسنے مجھے اپنے پاس سے رَحْمَةً پیغمبری فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ پھر کون شخص ہی جو مدد کرے اور باز رکھے
مجھے مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ عَصَیْتُهٗ اگر نافرمانی کرون اوسکی تبلیغ احکام مین پس مین تو تمھین خدا کی طرف بلاتا ہون
اور تم مجھے اپنے دین کی طرف اور مجھسے جھگڑا کیسے کے ہو فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ پس تم نہین بڑھاتے ہو مجھے غَیْرَ تَخْسِیْرٍ
سوا زیانکاری کی طرف نسبت دینے کے یعنی تم مجھے نقصان کی طرف منسوب کرتے ہو یا مین تمھین نقصان کی جانب نسبت دیتا ہون
لکھا ہی کہ قوم ثمود نے بڑے جھگڑے کے بعد معجزہ طلب کیا جیسا کہ سورہ اعراف مین ذکر ہو چکا ہی اور حضرت صالح علیہ السلام نے
دعا کی خدا کے حکم سے پتھر مین سے اونٹنی پیدا ہوئی صالح علیہ السلام نے دلیل پکڑی اور اونٹنی کے باب مین نصیحت کرنا شروع کی
اور کہا کہ وَیٰقَوْمِ ای میرے گروہ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہ اونٹنی ہی خدا کی پیدا کی ہوئی لَكُمْ تمھارے واسطے اٰیَةً
اوس حال مین کہ یہ نشانی ہی قدرت خدا کی فَذَرُوْهَا پس چھوڑ دو اوسے تَاْكُلْ تاکہ کھائے اور چرے فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ
خدا کی زمین مین یعنی اوسکی روزی تمپر نہین ہی اور اوسکا فائدہ تمھارے واسطے ہی وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ اور نہ پہونچاؤ اوسے
برائی اور تکلیف اسواسطے کہ اگر اوسکے ساتھ برائی کا قصد کروگے فَیَاْخُذَكُمْ تو پکڑ لیگا تمھین عَذَابٌ قَرِیْبٌ عذاب
نزدیک یعنی تکلیف دینے کے ساتھ ملا ہوا اور تم عذاب کیے جاؤگے اور مہلت نپاؤگے فَعَقَرُوْهَا پس پانون کاٹ ڈالے
اون کافرون نے اونٹنی کے اور اسکی تفسیر سورہ قمر مین انشاء اللہ تعالی بیان ہوگی اور اونٹنی کے پانون کاٹ ڈالنے کے بعد اوسکا بچہ
پہاڑ پر چڑھا اور تین بار چلایا اور صالح علیہ السلام اوسوقت قوم مین نہ تھے جب آئے اور لوگون نے یہ حال اونسے بیان کیا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا
تو کہا صالح علیہ السلام نے کہ تم جیو اور فائدہ لو اپنی زندگی سے فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اپنے گھرون مین تین دن کہ بدھ جمعرات

جمعہ ہی اور ہفتہ کے دن تم پر عذاب آئیگا ذٰلِكَ وَعْدٌ یہ وعدہ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ نہین جھوٹا ہی لکھا ہی کہ بدھ کے دن
اون لوگون کے چہرے زرد ہوگئے اور جمعرات کو سرخ اور جمعہ کو سیاہ اور ہفتہ کو عذاب نازل ہوا فَلَمَّا جَآءَ پھر جب آیا اَمْرُنَا حکم ہمارا
اونپر عذاب کے واسطے تو نَجَّيْنَا صٰلِحًا نجات دی ہمنے صالح کو وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور اون لوگون کو جو اونکے ساتھ
تھے مومنون مین سے بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتھ فضل اور بخشش کے اپنی طرف سے اونکے عمل کے سبب سے نہین یعنی محض اپنے فضل اور رحم سے
صالح علیہ السلام کو اور مومنون کو اوس بلاسے ہمنے نجات دی وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اور اوس دن کی رسوائی سے بچایا
کہ اوس روز سے روز قیامت مراد ہو اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا هُوَ الْقَوِيُّ وہ ہی قوت والا مومنون کی نجات پر الْعَزِيْزُ
غالب دشمنون پر اونھین ہلاک کرنے کے ساتھ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اور پکڑ لیا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر
کفر کرکے الصَّيْحَةُ بڑی چیخ نے اس سے جبریل علیہ السلام کی چیخ مراد ہی زاد المسیر مین لکھا ہی کہ وہ تین روز جنمین جیتے رہنے کا
وعدہ تھا اپنے گھرون مین وہ لوگ بیٹھے قبرین کھود رکھے اور عذاب کے منتظر تھے جب چوتھے دن آفتاب نکلا اور عذاب نہ آیا
تو اپنے اپنے گھر سے نکلکر ایک دوسرے کو بلاتا اور ٹھٹھا کرتا کہ ناگاہ حضرت جبریل علیہ السلام اپنی صورت پر ظاہر ہوئے پانون
زمین پر سر بالائے آسمان پر مشرق سے مغرب تک پھیلائے پانون زرد پر سبز دانت سفید چمکتے ہوئے پیشانی صاف نورانی رخسارے
سرخ سر کے بال لال جیسے ہوگئے کا رنگ اس صورت سے ظاہر ہوکر افق کو چھپا لیا اور قوم ثمود نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھرون مین جا کر قبرون مین
گھس گئے جبریل علیہ السلام نے چیخ کر کہا کہ مرو تم تمپر خدا کی لعنت ایک ہی بار سب مر گئے اور اونکے گھرون مین زلزلہ پڑگیا اور چھتین اونپر بیٹھ پڑین
فَاَصْبَحُوْا پس ہوگئے فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ اپنے گھرون مین مردے زمین مین چپکے ہوئے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ
ہرگز نہ تھے اون گھرون مین اور وسیط مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے اوس چیخ سے اون لوگون کو ہلاک کیا جو قوم ثمود مین سے مشرقون مغربون
زمینون پہاڑون مین تھے مگر ایک شخص بچ رہا کہ اوسکا نام ابو رغال تھا حضرت محمد صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے
پوچھا کہ ابو رغال کون شخص تھا آپنے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کا باپ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا جان لو کہ بیشک قوم ثمود نے كَفَرُوْا رَبَّهُمْ
انکار کیا اپنے رب کا اَلَا بُعْدًا جان لو کہ دوری ہی میری رحمت سے لِّثَمُوْدَ قوم ثمود کو وَلَقَدْ جَآءَتْ اور البتہ یقینی ع
آئے رُسُلُنَآ ہمارے بھیجے ہوئے ملائکہ کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے دمیاطی کہتے ہین کہ تین فرشتے یعنی جبریل میکائیل اسرافیل
علیہم السلام سادہ رو خوبصورت جوانون کی صورت پر آئے اِبْرٰهِيْمَ ابرہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پاس بِالْبُشْرٰى
ساتھ خوشخبری دینے کے فرزند پیدا ہونے کی یا ہلاکت قوم لوط کی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ خلت ہمیشہ رہنے کی وہ خوشخبری تھی صاحب
کشف الاسرار نے فرمایا کہ جب پہلے سے خلیل کو سرفراز فرمایا کہ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا تو آخر مین خلت ہمیشہ رہنے کی خوشخبری دی اور خلت
منقطع ہونے سے بیخوف کر دیا اور حقائق سلمی مین یہ بھی لکھا ہی کہ اونکی صلب سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی خوشخبری تھی
اسطرح پر کہ وہ خاتم انبیا صاحب لوا حمد ہین اور اس بشارت سے بڑھکر اور کیا بشارت ہوسکتی ہی کہ باپ کا بیٹا ایسا ہو رباعی خوش وقت آن پدر
کہ چنین باشدش پسر + شاباش ازان صدف کہ چنین پرورد گہر + آبا از و مکرم و ابنا از و عزیز + صلوا علیہ ما طلع الشمس والقمر + اور دمیاطی نے

کہا ہی کہ جبریل علیہ السلام قوم لوط کو ہلاک کرنے آئے تھے اور اسرافیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے گھر بیٹا ہونے کی
خوشخبری لیکر اور میکائیل علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام اور اونکے لوگون کی محافظت کے واسطے اور اونھین مؤتفکات سے نکالنے کو
آئے تھے القصہ یہ ملائکہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کے پاس آئے تو قَالُوْا سَلٰمًا کہا اونھون نے سلام کرتے ہین تپر سلام کرنا
قَالَ سَلٰمٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ میرا جواب بھی سلام ہی تپر ابراہیم علیہ السلام نے یہ نہین جانا کہ یہ فرشتے ہین اونھین مہمان جانکر
بٹھایا فَمَا لَبِثَ پھر کچھ دیر نہین کی اَنْ جَآءَ یہانتک کہ لے آیا بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ○ گاے کا بچہ بھونا گرم تپھر پر اور دستارخوان
بچھاکر اونھین کھانا کھانے کو بلایا اونھون نے کھانے پر ہاتھ نہ بڑھایا فَلَمَّا رَاٰ پھر جب دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے اَيْدِيَهُمْ
اونکے ہاتھون کو کہ ہرگز لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نہین پہونچتے اوس بھنے بچھے کی طرف یعنی وہ لوگ کھانے کی طرف ہاتھ نہین بڑھاتے
نَكِرَهُمْ تو انکار کیا اونسے اور سنے اونسے یعنی اونھین نہ پہچانا وَاَوْجَسَ اور دل مین لایا مِنْهُمْ خِيْفَةً اونسے ڈر اسواسطے کہ اوس زمانہ مین
جو کوئی کسی شخص کے ساتھ برائی کا قصد رکھتا تھا تو اوس شخص کا کھانا نہ کھاتا تھا جب اونھون نے کھانا نہ کھایا تو ابراہیم علیہ السلام
ڈرے کہ یہ چور ہونگے اور مجھے ضرر پہونچاوینگے جب فرشتون نے اونکا خوف دریافت کرلیا تو قَالُوْا بولے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ تحقیق کہ ہم فرشتے بھیجے گئے ہین اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ○ طرف قوم لوط کے کہ اونپر ہم عذاب کرین وَامْرَاَتُهٗ اور ابراہیم
علیہ السلام کی بی بی سارہ بنت ہارون قَآئِمَةٌ کھڑی تھین پردہ کی آڑ مین اور فرشتون کی باتین سنتی تھین یا مہمانون کی
خدمت کے واسطے کھڑی ہوئی تھین اسواسطے کہ بی بی سارہ بوڑھی تھین کسی سے چھپتی نہ تھین جیسے ہی اونھون نے فرشتون کی باتین
سنین فَضَحِكَتْ تو ہنس پڑین خوشی کے مارے اور اونھین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خوف زائل ہونے کی خوشی ہوئی یا مفسدون کے
ہلاک کرنے کی خبر سنکر خوشی حاصل ہوئی بعضے کہتے ہین کہ اونکی خوشی تعجب سے تھی اور اونھین تعجب یہ ہوا کہ قوم لوط غافل ہی اور اوپر
عذاب آیا چاہتا ہی یا آدمی کی صورت پر فرشتون کے آنے سے تعجب ہوا یا اسپر ہنسین کہ اسقدر خدم حشم موجود ہوتے ہوئے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو تین شخصون سے خوف آیا جب حضرت سارہ ہنسین فَبَشَّرْنٰهَا تو بشارت دی ہمنے ملائکہ کی زبانی بِاِسْحٰقَ
بیٹا پیدا ہونے کی کہ اوسکا نام اسحق ہی وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ○ اور پیچھے سے اسحق کے یعقوب کی بشارت دی
حضرت سارہ کے ساتھ خوشخبری اس جہت سے خاص ہوئی کہ عورتون کو لڑکا پیدا ہونے کی بڑی خوشی ہوتی ہی اور دوسرے یہ بات ہی
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت ہاجرہ سے ایک بیٹا تھا یعنی حضرت اسمعیل علیہ السلام اور حضرت سارہ کے کوئی فرزند نہ تھا پس جب
فرزند کی بشارت سنی تو قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى بولین کہ ارے تعجب ءَاَلِدُ کیا جنونگی مین وَاَنَا عَجُوْزٌ حال آنکہ بوڑھی ہون
اور اوس زمانے مین ننانوے ۹۹ برس کی اونکی عمر تھی وَّهٰذَا بَعْلِيْ اور یہ شوہر میرا شَيْخًا بوڑھا ہی ایک سو بیس برس کا یا ایک سو
بارہ برس کا اِنَّ هٰذَا بیشک یہ خبر جو کہتے ہو لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ○ عجیب چیز ہی اور اونکا استعجاب عادت کی رو سے تھا
قدرت کی وجہ سے نہین قَالُوْٓا کہا فرشتون نے حضرت سارہ سے کہ اَتَعْجَبِيْنَ کیا عجب کرتی ہی تو مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اللہ کے
کام سے کچھ تعجب کی بات نہین کہ وہ اپنی صنعت بے آلت اور فضل بے علت سے دو بوڑھون سے لڑکا پیدا کردے بیت

قدرتے راکہ برکمال بود + گرچنینہا از و محال بود + رَحْمَتُ اللّٰہِ رحمت اللہ کی وَبَرَكٰتُهٗ اور برکتین یعنی اوسکی بھلائیون کی زیادتی
عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ تمپر اے اہل بیت محقق لوگ اس بات پر ہین کہ برکات الٰہی یہ تھین کہ اسباط اور سب انبیا بنی اسرائیل ابراہیم
اور سارہ علیہم السلام سے پیدا ہوے اِنَّهٗ بیشک خدا حَمِيْدٌ تعریف کیا گیا ہی نعمتین عطا فرمانے پر مَّجِيْدٌ بزرگ ہی کرم
ظاہر کرنے کے ساتھ فَلَمَّا ذَهَبَ پھر جب کہ گیا عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ ابراہیم علیہ السلام سے خوف جو پیدا ہوا تھا
وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى اور آئی اوسکے پاس خوشخبری اولاد پیدا ہونے کی تو يُجَادِلُنَا جھگڑا کیا ہمارے فرشتون سے فِيْ
قَوْمِ لُوْطٍ قوم لوط کی شان مین لکھا ہی کہ ملائکہ سے حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰة والتسلیم نے کہا کہ تم اوس بستی کے
لوگون کو ہلاک کیا چاہتے ہو جسمین سو مؤمن ہون ملائکہ بولے کہ نہین فرمایا کہ اگر نوّے مؤمن ہون وہ بولے تو بھی ہم ہلاک نہ کرینگے اسی طرح
دس دس کم کرتے کرتے دس کی نوبت پہونچی پھر پانچ کی پھر ایک کی ملائکہ بولے کہ جس بستی مین ایک مؤمن ہوگا ہمین اوسے ہلاک
کرنے کا حکم نہین تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا یعنی اوس مقام پر لوط اور اونکی بیٹیان ہین ملائکہ بولے کہ
ہم لوط کو اور اونکے لوگون کو اوس زمین سے باہر نکال لاوینگے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ تحقیق کہ ابراہیم علیہ السلام تحمل والا تھا
بدکارون سے بدلا لینے مین جلدی نہ کی اَوَّاهٌ آہ کھینچنے والا اور آدمیون پر تاسف کرنے والا مُّنِيْبٌ رجوع کرنے والا
درگاہ رب العزت کی طرف ان صفتون کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کو ملائکہ کے ساتھ جھگڑا کرنے کا باعث اونکا
فرط ترحم تھا اور اونکی نرم دلی اور اونھون نے امید کی کہ اوس قوم پر عذاب آنا رک جائے شاید کہ وہ توبہ کرین اور برائیون سے
باز آئین ملائکہ بولے کہ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ اے ابراہیم موتھ پھیر لے اور درگذر عَنْ هٰذَا اس جھگڑنے سے
اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ تحقیق کہ آچکا ہی اَمْرُ رَبِّكَ حکم تیرے رب کا اونپر عذاب کرنے اور اونھین ہلاک کردینے کو وَاِنَّهُمْ
اٰتِيْهِمْ اور تحقیق آنے والا ہی اونپر عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ عذاب نہ پھیرا گیا جھگڑے اور دعا سے پھر فرشتے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو رخصت کرکے موتفکات کی طرف متوجہ ہوے اور وہ چار شہر تھے ہر ایک مین لاکھ لاکھ آدمی تلوار کرنے والے تھے جب فرشتے
شہر سدوم کے قریب پہونچے کہ لوط علیہ السلام وہین رہتے تھے تو ناگاہ کی اونھین دیکھا کہ زمین مین کام کر رہے ہین اونکے سامنے گئے
اور سلام کیا وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا اور جسوقت کہ آئے بھیجے ہوے ہمارے لُوْطًا لوط کے پاس تو سِيْٓءَ بِهِمْ اندوہگین ہوا
وہ انکے سبب سے وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور تنگدل ہوا اونکی جہت سے مہمانداری کی کراہت سے نہین بلکہ اسوجہ سے کہ
اونھین خوشرو اور خوبصورت دیکھکر قوم کی برائی اور بیباکی سے اندیشہ کیا وَقَالَ اور کہا کہ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ
یہ دن بہت سخت ہی مجیر لکھا ہی کہ حق تعالی نے ملائکہ سے کہدیا تھا کہ جبتک لوط چار بار اپنی قوم کی بدی پر گواہی نہ دے قوم کو ہلاک نہ کرنا
لوط علیہ السلام نے مہمانون کو دیکھکر یہ بات کہی کیا تمھین اس شہر کے لوگون کی خبر نہین پہونچی اور جو کام یہ کرتے ہین تمنے
نہین سنا وہ بولے کہ کیا حال ہی اور کیا کام کرتے ہین لوط علیہ السلام کو شرم آئی کہ اونکا کام زبان سے بیان کرین
بولے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تمام دنیا کے لوگون سے بدتر یہ قوم ہی یعنی لونڈے بازیان کرتے ہین جبرئیل علیہ السلام نے

میکائیل علیہ السلام سے اشارہ کیا کہ یہ ایکبار گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام نے اونکے ساتھ شہر کی راہ لی جب شہر کے دروازے پہ پہونچے
تو دوبارہ وہی بات کہی جب شہر مین پہونچے تو تیسری دفعہ وہی بات فرمائی جب اپنے گھر پہونچے تو چوتھی مرتبہ پھر وہی کلمہ کہا اور چارون بار
گواہی ہوگئی بعضے لوگون نے لوط علیہ السلام کے ان مہمانون کو دیکھا اور اور لوگون کو خبر پہونچائی یا لوط علیہ السلام کی جورو کہ
کافرہ تھی اوسنے قوم کے بڑے آدمیون سے خبر کردی کہ خوبصورت جوان میرے گھر مہمان ہین قوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے دروازے
کی طرف چلے وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ اور آئے لوط علیہ السلام کے پاس اونکی قوم کے لوگ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ جلدی دوڑتے ہوے
اوسکی طرف وَمِنْ قَبْلُ اور اوس وقت کے قبل بھی كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ تھے کہ برے کام کرتے تھے لواطت اور
کبوتربازی اور محلون مین سیٹی بجانا اور ٹھٹھے بازی کے واسطے سرراہ بیٹھنا جب قوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے دروازہ پر آئے
اور مہمانون کو طلب کیا تو قَالَ يٰقَوْمِ کہا لوط علیہ السلام نے کہ اے میری قوم هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ یہ ہین میری بیٹیان انکی
خواہش کرو هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ یہ بہت پاکیزہ ہین تمھارے واسطے اونکے ساتھ نکاح ایمان کی شرط پر تھا یا اونکی شریعت مین
مومنون کا نکاح کافرون سے ہوسکتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے کمال جوانمردی اور کرم اور حمیت سے اپنی بیٹیان مہمانون پر
فدا کردین اور بعضون نے کہا ہی کہ بیٹیون سے قوم کی عورتین مراد ہین اسواسطے کہ نبی اپنی امت کا باپ ہی تربیت اور مرحمت کی
حیثیت سے یعنی عورتون کی خواہش کرو کہ تمھارے واسطے حلال ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے بری باتین ترک کرنے کے
ساتھ وَلَا تُخْزُوْنِ اور مجھے رسوا نہ کرو فِيْ ضَيْفِيْ میرے مہمانون کی شان مین اَلَيْسَ مِنْكُمْ کیا نہیں ہی تم مین سے
رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ کوئی مرد راہ پایا ہوا کہ تمھین نصیحت کرے اور برے کامون سے تمکو باز رکھے قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ بولے کہ اے لوط تو
جانتا ہی کہ مَا لَنَا نہین ہی ہمین فِيْ بَنٰتِكَ تیری بیٹیون مین مِنْ حَقٍّ کچھ حاجت وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ اور تحقیق کہ تو جانتا ہی
مَا نُرِيْدُ ۝ وہ بات جو ہم چاہتے ہین برا کام کرنا قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے اونکے جواب مین لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً کاش کے
مجھے تمھین دفع کرنے کی قوت یا اگر میری ذات مین قوت ہوتو البتہ مین تمھین نکالدون اَوْ اٰوِيْٓ یا پناہ لون اور پھر جاؤن اِلٰى
رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝ طرف رکن سخت کے یعنی قبیلہ کی طرف کہ اوسکی مدد سے تمھین منع کرسکون بہی صحیح حدیثون مین وارد ہی کہ حضرت سرور
انبیا علیہ افضل الصلوٰة والثنا نے فرمایا کہ خدا رحم کرے میرے بھائی لوط کو کہ اوسنے پناہ لی تھی رکن شدید کی طرف یعنی خدا کے ساتھ پناہ لی اور
حق تعالی نے اوسے مدد دی اسواسطے کہ عاجزون کی التجا کرنے کی جگہہ اوسکی درگاہ کے سوا نہیں ہی **مثنوی** آستانش کہ قبلہ گاہ ہمہ ست *
از ہمہ آفتے پناہ ہمہ ست * ہر کہ دل در حمایتش بست ست * از غم ہر دو کون وارست ست * لکھا ہی کہ حضرت لوط علیہ السلام نے گھر کا
دروازہ بند کرلیا تھا دروازہ کے اندر سے اون لوگون کے ساتھ گفتگو کرتے تھے اون لوگون نے دیوار توڑڈالی اور چاہا کہ گھر مین
گھس آئین لوط علیہ السلام نہایت مضطرب اور غمناک ہوے جب ملائکہ نے اونھین اوس اضطراب اور صدمہ مین دیکھا تو قَالُوْا
يٰلُوْطُ بولے کہ اے لوط اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ ہم بھیجے ہوے ہین تیرے رب کے اور انپر عذاب کرنے کو نازل ہوے ہین اپنا دل قوی
رکھ کہ وہ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ ہرگز نہ پہونچینگے تجھے ایذا اور ضرر پہونچانے یعنی اونکا ضرر تجھے نہ پہونچیگا تو درمیان سے

اپنا قدم نکال اور رہیں ان لوگوں میں چھوڑ دے پھر جبریل علیہ السلام ان لوگوں کے سامنے نکل آئے اور اپنے پر انکے مونہ پر ملے سب
اندھے ہو گئے اور لوط علیہ السلام کے گھر سے باہر بھاگے یہ کہتے ہوے کہ حذر کرو لوط کے مہمان جادوگر ہیں پھر جبریل علیہ السلام نے
فرمایا کہ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بس لیجا اپنے لوگوں کو بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ ساتھ ایک ٹکڑے کے رات سے یعنی تھوڑی رات گئے
وَلَا يَلْتَفِتْ اور چاہیے کہ التفات نہ کرے اور پھر کر نہ دیکھے مِنْكُمْ اَحَدٌ تم میں سے کوئی تو اپنے سب لوگوں کو لیجا
اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر اپنی جورو کو کہ وہ کافرہ ہے اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا تحقیق کہ پہونچنے والا ہے اوسے مَآ اَصَابَهُمْ جو کچھ
پہونچیگا اونھیں یعنی وہ بھی اور کافروں کی طرح ہلاک ہوگی لوط علیہ السلام نے نہایت تنگدلی کے ساتھ فرمایا کہ ان لوگوں کی
ہلاکت کب ہوگی جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ تحقیق کہ اونپر عذاب کا وقت صبح ہی لوط علیہ السلام نے
کہا کہ ابھی تو صبح میں بہت دیر ہی جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ کیا نہیں ہی صبح نزدیک یعنی
نزدیک تو ہی فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پھر جسوقت کہ آیا حکم ہمارا اونکے عذاب کے واسطے تو جبریل سے ہمنے حکم کیا وہ اپنے پر اونکے
شہروں کے نیچے لایا اور اون شہروں کو اوٹھایا اور اتنا اونچا لیگیا کہ اہل آسمان اونکے مرغوں کی بانگ اور کتوں کی آواز سنتے تھے
پھر ہمنے حکم کیا اور جبریل نے ڈالدیا اور ہمنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلْنَا کردیا ہمنے عَالِيَهَا سَافِلَهَا اون شہروں کے
اوپر کو تلے اونکے یعنی وہ شہر الٹ دیے وَاَمْطَرْنَا اور برسائے ہمنے عَلَيْهَا اون شہروں پر اولٹ دینے کے بعد حِجَارَةً
پتھر مِّنْ سِجِّيْلٍ ۵ سخت مٹی سے سجیل سنگ گل کا معرب ہی اور وہ مٹی ہی آگ میں پکی ہوئی جیسے اینٹ یا سجیل ایک پہاڑ ہی
آسمان میں یا آسمان دنیا کا نام ہی یا سجین ہی کہ اوسکا نام جہنم ہی یعنی وہ پتھر کا مینھ اونپر آسمان ست تھا یا دوزخ سے اور وہ پتھر تھے
مَّنْضُوْدٍ ۝ تہ برتہ یا پے در پے مُّسَوَّمَةً نشان کیے ہوے سیاہ اور سفید لکیروں سے جیسے سلیمانی دانے ہوتے ہیں یا لال
اور سفید زاد المسیر میں لکھا ہی کہ وہ پتھر مُہر کیے ہوئے تھے بعضے اونمیں سے سفید اور اونپر سیاہ نقطے تھے اور بعضے سیاہ اور اونپر سفید
نقطے تھے یا جسپر پتھر برسا تھا اوسکا نام اوس پتھر پر لکھا ہوا تھا یا مہیا کیے گئے تھے عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے خزانہ میں اونپر
عذاب کرنے کو اور تفسیر زاہدی میں لکھا ہی کہ اونمیں بڑے پتھر تو شتر کے برابر تھے اور چھوٹے گھڑے کے برابر اور ایک قول یہ ہی
کہ پتھر اوس قوم کی ایک جماعت کے سروں پر برسے جو جماعت وہاں نہ تھی پھر جہاں کہیں اونمیں ست کوئی تھا اوسکے نام کا
پتھر اوسکے سر پر آیا اور وہ ہلاک ہو گیا لکھا ہی کہ اونمیں ایک شخص مکہ معظمہ کے حرم میں آیا تھا تو جو پتھر اوسکے نام کا تھا چالیس
دن ہوا میں اٹکا رہا اور جیسے ہی وہ شخص حرم کے باہر نکلا وہ پتھر ہوا سے اوسکے سر پر گرا اور وہ ہلاک ہو گیا وَمَا هِيَ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور نہیں ہیں وہ عذاب کے پتھر ظالموں سے بِبَعِيْدٍ ۝ دور اسواسطے کہ وہ اسکے مستحق ہیں کہ اونپر پتھر برسیں ع ۷ ۵
نظم چو عالم را ستمگر تنگ دارد + عجب نبود کہ ہر دست سنگ بارد + سگان را سنگ درخورد ست بسیار + چو ظالم را نبینی
سنگ بزار + اور بعضوں نے کہا ہی کہ ہِيَ کی ضمیر قریٰ یعنی دیہات کی طرف پھرتی ہی کنایہ غیر مذکور ہی یعنی قوم لوط کے شہر
مکہ کے ظالموں سے دور نہیں ہیں اثنائے سفر میں اور راہ دیار سے یہ گذرتے ہیں تو انھیں اولی اور انسب ہی کہ عبرت پکڑنے کی

نظر سے اون شہرون کو دیکھین اور عذاب و عقوبت سے ڈر کر اپنا حال ایمان اور نیک کام کرنے سے بدلین اور اپنے حال کی اصلاح کرین
وَإِلَىٰ مَدْيَنَ اور بھیجا ہمنے اولاد مدین کی طرف یا شہر مدین کے رہنے والون کی جانب ہمنے بھیجا أَخَاهُمْ شُعَيْبًا اونکے بھائی
شعیب علیہ السلام کو کہ نسبی برادری رکھتا تھا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ کہا شعیب نے کہ ای میری قوم عبادت کرو اللہ کی وحدانیت کے
ساتھ مَا لَكُم نہین ہی واسطے تمہارے مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ کوئی خدا اوسکے سوا وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ اور کم نہ کرو اور
نہ گھٹاؤ پیمانہ ناپنے کی چیزین ناپنے مین وَالْمِيزَانَ اور ترازو کو تولنے کی چیزون تولنے مین إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ تحقیق
دیکھتا ہون تمکو مالداری اور نعمت کے ساتھ یعنی تم مفلس اور محتاج نہین ہو کہ اسکے سبب سے خیانت کرو بلکہ مالدار اور
نعمت والے ہو حق گزاری کی رسم یہ ہی کہ لوگون کو اپنے مال سے بہرہ مند کرو یہ نہین کہ اونکے حقوق مین سے لیلو وَإِنِّي اور
تحقیق کہ مین أَخَافُ عَلَيْكُمْ ڈرتا ہون تمپر اس خیانت کے سبب سے جو تم کرتے ہو عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ○
اوسدن کے عذاب کو جو گھیرنے والا ہی احاطہ یعنی گھیر لینا جو عذاب کی صفت ہی اوسے دن کی صفت کرنا اس جہت سے ہی کہ اوسدن
عذاب واقع ہونا تھا یعنی اوسدن عذاب تمہارے گرد کو لے لیگا کہ کسی کو اوس سے رہائی نہو گی اس سے عذاب قیامت مراد ہی
یا عذاب ہلاکت اور جب تول ناپ مین کمی کرنے کی ممانعت ہوئی تو اب اوسے پورا کرنے کا حکم ہوتا ہی اور یہ نہایت مبالغہ اور
تاکید ہی وَيَا قَوْمِ اور ای میرے گروہ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ پوری ناپو ناپ کی چیزین پیمانہ سے وَالْمِيزَانَ اور پوری
تولو تول کی چیزین ترازو مین بِالْقِسْطِ عدل اور راستی کے ساتھ اور وہ لوگ باوجود اس بات کے ناپ تول مین خیانت کرتے تھے
جو کچھ خرید کرتے اوسکی قیمت مین سے بھی کچھ واپس کر لیتے تھے اور درم دینار کی کگر بھی کاٹ لیتے تھے اس باب مین حق تعالی
فرماتا ہی وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور کم نہ کرو لوگون سے أَشْيَاءَهُمْ اونکی چیزین یعنی جو کچھ مول لیتے ہو اوسکی قیمت
یا کاٹن جو درم و دینار مین سے کاٹ لیتے ہو وَلَا تَعْثَوْا اور انتہا کی تباہی نہ ڈھونڈھو فِي الْأَرْضِ اپنے شہر کی زمین مین
مُفْسِدِينَ ○ اوس حالت مین کہ تم تباہکار ہو بَقِيَّتُ اللَّهِ جو کچھ باقی چھوڑے اللہ تمہارے واسطے حلال مین حرام ترک
کرنے کے بعد وہ خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اوس سے جو خیانت سے جمع کرتے ہو إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۵
اگر ہو تم میری بات باور کرنے والے وَمَا أَنَا عَلَيْكُم اور مین نہین ہون تمپر بِحَفِيظٍ ○ نگاہبان کہ تمھین بری باتون سے
باز رکھون یا عذاب سے تمہاری محافظت کرون بلکہ مین رسول ہون پیغام پہونچانے والا اور نصیحت کرنے والا میرے ذمے فقط پہونچا دینا ہی بس
بیت من انچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم * تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال * لکھا ہی کہ انبیا علیہم السلام دو قسم پر تھے بعضے وہ جنہین
لڑنے کا حکم تھا جیسے حضرت موسی حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضے وہ جنہین لڑنے کا حکم نہ تھا پس حضرت شعیب علیہ السلام
انھی مین سے تھے کہ جنگ کرنے کی اجازت نہ رکھتے تھے دن بھر قوم کو نصیحت کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے قَالُوا يَا شُعَيْبُ کہا اونکی
قوم نے کہ ای شعیب أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ کیا نماز حکم کرتی ہی تجھے أَن نَّتْرُكَ اس تکلیف کی کہ ہم چھوڑ دین مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا
وہ چیز کہ پوجتے تھے باپ ہمارے بتون کو أَوْ أَن نَّفْعَلَ یا ہاتھ روکین ہم اوس چیز سے جو کرتے ہین ہم فِي أَمْوَالِنَا اپنے مالون مین مَا نَشَاءُ

جو چاہتے ہین ہم تول ناپ مین کمی کرنا قیمت پھیر لینا درہم دینار کی لگر ین کاٹ لینا اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ بیشک تو تحمل والا
الرَّشِيْدُ ○ راہ پائے ہوے ہی اپنے زعم مین یہ بات منسی کی راہ سے کہتے تھے اوران صفتون ورباتون کا خلاف اونہین مقصود تھا
یا بعید جاننے کے طور پر کہتے تھے کہ باوصف اس بات کے کہ تو حلم اور رشد کے ساتھ موسوم اور موصوف ہی پھر ایسی باتین کیون کرتا ہی
قَالَ يٰقَوْمِ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ ای میری قوم کے لوگو اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھتے ہو اور کیا کہتے ہو اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ
اگر ہون مین بصیرت اور دلیل اور حجت پر مِّنْ رَّبِّيْ اپنے رب کے پاس سے وَرَزَقَنِيْ اور روزی دی ہو مجھے اوسنے مِنْهُ اپنے پاس سے
رِزْقًا حَسَنًا ط روزی اچھی یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بے خیانت اور بے کم تولے ناپے یا کمال و تکمیل کی دولت مجھے عطا کی ہو
اور روحانی اور جسمانی سعادت دی ہو تو روا ہوگا کہ مین اوسکی وحی مین خیانت کرون وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ
اور نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون تمہارے ساتھ اوس سے اور آؤن اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ط اوس چیز کی طرف کہ
تمھین منع کرتا ہون اوس سے یعنی تمھین کوئی بات منع نہین کرتا ہون جب تک مین اوسکا مرتکب رہتا ہون بلکہ جس بات سے
تمھین باز رکھتا ہون خود بھی اوس سے باز رہتا ہون اِنْ اُرِيْدُ نہین چاہتا ہون مین اِلَّا الْاِصْلَاحَ مگر درستی پر لانا
تمھارے کامون کو مَا اسْتَطَعْتُ ط جب تک کہ سکون ہین وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اور نہین ہی توفیق میری تمھارے امور کی اصلاح مین
یا صواب اور صلاح کی منزل پر پہونچ جانے مین اِلَّا بِاللّٰهِ ط مگر ساتھ ہدایت اور اعانت اللہ کے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اوسپر توکل
کیا مین نے کہ وہ سب چیزون پر قادر ہی اور اوسکے سوا سب عاجز ہین وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○ اور اوسکی طرف پھرتا ہون ہر چیز مین
جب نیت کرتا ہون وَيٰقَوْمِ اور ای میرے گروہ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ نہ اوس بات پر رکھے تمھین شِقَاقِيْٓ میری دشمنی اور میرے
ساتھ جھگڑنا اَنْ يُّصِيْبَكُمْ یہ کہ پہونچے تمھین مِّثْلُ مَآ اَصَابَ مثل اوسکے جو پہونچا قَوْمَ نُوْحٍ قوم نوح کو طوفان سے
اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ یا قوم ہود کو تیز ہوا سے اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ط یا قوم صالح کو زلزلہ سے وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ اور نہین ہی قوم لوط مِّنْكُمْ
بِبَعِيْدٍ ○ تمسے دور یعنی زمانہ مین بھی تمسے قریب ہی اور مکان مین بھی اگر اگلی امتون کے حال سے عبرت نہین لیتے تو قوم لوط سے تو
عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اور مغفرت چاہو اپنے رب سے ایمان لاکر ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ط پھر رجوع کرو اوسکی عبادت کی
طرف اوسکے غیر کی پرستش چھوڑ کر اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ رب میرا رَحِيْمٌ رحم کرنے والا ہی مغفرت چاہنے والون پر وَّدُوْدٌ ○ دوست
رکھنے والا توبہ کرنے والون کو وَدُوْد فعول کے وزن پر فاعل کے معنی مین آتا ہی یعنی بندون کو دوست رکھتا ہی اور مفعول کے معنی بھی
آتا ہی یعنی بندے اوسے دوست رکھتے ہین قطب الاقطاب مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ نے اسماے الٰہی کی شرح مین وَدُود کے یہ معنی
لکھے ہین کہ دوست رکھنے والا نیکی کا تمام خلق کے ساتھ اور دوست سب لوگون کا جو حق کے ساتھ ہین یعنی وہ نیکون کو دوست رکھتا ہی
اور نیک اوسے دوست رکھتے ہین اور حقیقت مین اونکی دوستی اوسی کی دوستی کی شاخ ہی اسواسطے کہ جب نظر تحقیق سے دیکھین تو اصل حسن اور
احسان جو محبت کا سبب ہوتا ہی اوسکے غیر کو ثابت نہین تو وہ آپ اپنے تئین دوست رکھتا ہی اور اس باب مین چند نکتے آیۂ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ کی تفسیر مین
بیان ہوے ہین اور فرزند عزیز کی یہ رباعی ہی رباعی ای حسن تو دادہ یوسفان را خوبی + وز عشق تو کردہ عاشقان یعقوبی +

گر نیک نظر کند کسے غیر تو نیست + در مرتبہ مجتبی و محبوبی + قَالُوْا يٰشُعَيْبُ کہا اون لوگون نے کہ ای شعیب مَا نَفْقَهُ نہین
سمجھتے ہین ہم كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ بہت باتین اونمین سے جو تو کہتا ہی توحید واجب ہونا تول ناپ مین کمی حرام ہونا اور یہ نہ سمجھنا
اونکے قصور عقل اور نہ فکر کرنیکے سبب سے تھا یا یہ بات عناد کی راہ سے وہ کہتے تھے ورنہ شعیب علیہ السلام کا کلام کیون نہ سمجھتے وہ
خطیب الانبیا تھے اور اون کافرون نے یہ کہا کہ ای شعیب وَاِنَّا لَنَرٰىكَ اور بیشک ہم دیکھتے ہین تجھے فِيْنَا ہم لوگون مین
ضَعِيْفًا بے زور رہین دفع کرنے مین یا ضعیف نگاہ وَلَوْلَا رَهْطُكَ اور اگر نہ ہوتی تیری قوم جو ہمارے دین پر ہی اور ہم
اوسے عزیز رکھتے ہین لَرَجَمْنٰكَ البتہ سنگسار کرتے ہم تجھے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا اور نہین تو ہم پر بِعَزِيْزٍ عزت والا
اور بزرگ اسقدر کہ تیری عزت سنگساری کی مانع یا رحم کرنے کی باعث ہو قَالَ يٰقَوْمِ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ ای میری قوم
اَرَهْطِيْٓ کیا میری برادری اور قوم اَعَزُّ عَلَيْكُمْ بہت عزیز ہی تمھارے نزدیک مِّنَ اللّٰهِ خدا سے وَاتَّخَذْتُمُوْهُ
اور پکڑا تمنے خدا کا حکم وَرَآءَكُمْ اپنی پیٹھ کے پیچھے ظِهْرِيًّا جیسے چھوڑا اور بھولا ہوا یعنی میرے عزیز قریبون کا
حق لحاظ رکھتے ہو اور میرے پروردگار کا حکم پیٹھ کے پیچھے ڈالتے ہو اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ رب میرا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس
چیز کے جو کرتے ہو تم مُحِيْطٌ آگاہ ہی اسطرح کہ کوئی چیز اوس سے پوشیدہ نہین اور اوسی حساب سے جزا دیگا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا
اور ای میرے گروہ عمل کرو عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اپنی جگھون پر جو شرک اور تول ناپ مین کمی کرتے ہو اِنِّيْ عَامِلٌ تحقیق کہ مین بھی
عمل کرنے والا ہون اور اپنے کام پر متمکن ہون سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ قریب ہی کہ جانوگے تم مَنْ يَّاْتِيْهِ اوس شخص کو کہ آوے
اوسپر عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ عذاب جو رسوا کرے اوسے یا بڑی فضیحتی کے ساتھ ہلاک کرے وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ اور اوسے
جو جھوٹا ہی تمھارے زعم مین یعنی جلدی تمھین معلوم ہو جائیگا کہ مین حق پر ہون یا تم وَارْتَقِبُوْٓا اور انتظار کرو اوسکا
جو مین کہتا ہون اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ مین بھی تمھارے ساتھ منتظر ہون وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جب آگیا عذاب
ہمارا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا نجات دی ہمنے شعیب کو وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور اون لوگون کو جو ایمان لائے تھے اوسکے ساتھ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتھ رحمت کے اپنے فضل سے وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اور پکڑ لیا اونمین جو کافر تھے
الصَّيْحَةُ جبرئیل کی آواز نے کہ اونھین کہا کہ تم سب مرجاؤ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ پھر ہو گئے وہ اپنے گھرون مین
جٰثِمِيْنَ مُردے زمین پر پڑے ہوے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ ہرگز نہ بسے تھے اون شہرون مین اَلَا
بُعْدًا لِّمَدْيَنَ جان لو قوم مدین کی ہلاکت اور میری رحمت سے دوری كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ جیسے کہ ہلاک ہوا اور ملعون ہوگیا ع ۸ ۱۲
قبیلہ ثمود مدین کو ثمود کے ساتھ اسواسطے تشبیہ دی کہ دونون قوم کا عذاب سخت آواز تھی تیسیر مین لکھا ہی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ کوئی دو امتین ایک عذاب سے نہین ہلاک ہوئین مگر شعیب و صالح علیہما السلام کی قوم مگر قوم ثمود کے واسطے سخت آواز اونکے نیچے سے تھی اور
اہل مدین کے واسطے اونکے اوپر سے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور تحقیق کہ ہمنے بھیجا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیتون کے
ساتھ کہ وہ اوسکی نبوت صحیح ہونے کی نشانیان تھین وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اور غالب واضح معجزے کے ساتھ کہ وہ عصا تھا عصا کو

خاص کرکے اوسکا ذکر کرنا اسواسطے ہی کہ وہ کھلا ہوا معجزہ تھا اِلٰی فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے وَمَلَائِهٖ اور اوسکی قوم کے گروہ اشراف کی طرف
فَاتَّبَعُوْٓا پس پیروی کی اوس گروہ نے اَمْرَ فِرْعَوْنَ حکم فرعون کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کفر کرنے مین وَمَآ اَمْرُ
فِرْعَوْنَ اور نہ تھا کام فرعون کا بِرَشِيْدٍ درست اور جب دنیا مین اوسکی متابعت کی تو قیامت کے دن بھی اوسکے لوگ اوسی کے
تابع رہینگے يَقْدُمُ قَوْمَهٗ آگے چلیگا فرعون اپنی قوم کے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ پس لیجائیگا
اونہین آگ مین وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اور برا مکان ہی لایا گیا جسمین یعنی آتش دوزخ اسواسطے کہ مورد وہ جگہ ہی جہان پانی
پیتے ہین کلیجے کو ٹھنڈک پہونچنے کے واسطے اور پیاس بجھنے کیلیے اور دوزخ مورد ہی اوسکے خلاف کہ وہان پانی پینے سے کلیجا جلیگا پیاس
زیادہ ہوگی وَاُتْبِعُوْا اور پیچھے لائی گئی فرعون اور اوسکے لوگون کے فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً اس جہان مین لعنت وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور
قیامت کے دن بھی لعنت اونکے پیچھے لگی ہوگی بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ بری عطا ہی دی گئی اونپر یعنی دونون جہان کی لعنت
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى یہ خبر غارت ہوے گانؤن کی خبرون مین سے ہی نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ قصہ بیان کرتے ہین ہم اوسکا
تجپر مِنْهَا قَآئِمٌ بعضے اونکے باقی یا آباد ہین جیسے سوکھے کھیت کھڑے وَّحَصِيْدٌ اور بعضے مفقود یا خراب جیسے کاٹے ہوے
کھیت اور بعضون نے کہا کہ قائم وہ ہی جسکا اثر دکھائی دیتا ہی جیسے عاد اور ثمود کے شہر اور حصید وہ ہی جسکا نشان نہ باقی ہو جیسے قوم نوح کے
شہر وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ہمنے ظلم نہین کیا ان بستیون کے لوگون پر اونہین ہلاک کرنے کے سبب وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور لیکن اونھون نے
خود ظلم کیا اپنی جانون پر وہ کام کرکے جنکے سبب سے اونپر عذاب آیا فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ پھر کچھ نفع نہ کیا یا دفع کرنے کی قدرت نہ رکھی اونسے
اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ اون باطل خداؤن نے جنھین نادانی کی روسے يَدْعُوْنَ پکارتے تھے اور پوجتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے
یعنی اونکے خداؤن نے روک نہ رکھی مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ جسوقت کہ آیا حکم تیرے رب کا اونہین عذاب کرنے کو
وَمَا زَادُوْهُمْ اور نہ بڑھایا اونکے واسطے بتون نے غَيْرَ تَتْبِيْبٍ سوا زیانکاری اور ہلاکت کے وَكَذٰلِكَ اور اسی پکڑ کے مانند ہی
اَخْذُ رَبِّكَ پکڑ تیرے رب کی اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى جب پکڑتا ہی دیہات والون کو وَهِيَ ظَالِمَةٌ اوس حال مین کہ وہ ظالم ہون
اِنَّ اَخْذَهٗٓ بیشک پکڑ خدا کی اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ دردناک اور سخت ہی اور اوسکی پکڑ سے کسی کو خلاصی کی صورت اور رہائی کی راہ نہین ہی
قطعہ کسے کز صرصر ظلمش نماند + چراغ عیش مظلومان بمیرد + بترس از انتقام ایزد تعالیٰ + اگرچہ دیر گیرد سخت گیرد + اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
تحقیق ان قصون مین جو ہمنے بیان کیے لَاٰيَةً البتہ عبرت ہی لِّمَنْ خَافَ اوس شخص کے واسطے جو ڈرے عَذَابَ الْاٰخِرَةِ
عذاب آخرت سے ذٰلِكَ قیامت کا دن يَوْمٌ وہ دن ہی کہ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ جمع کیے گئے اوسکے واسطے لوگ یعنی تمام
خلق کو اوسدن جمع کرینگے وَذٰلِكَ اور وہ دن يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ دن ہی کہ حاضر کیے گئے اوسدن اہل زمین اور اہل آسمان
وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اور نہین پیچھے ہٹاتے ہین ہم اوسدن کو اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ مگر مدت شمار کی ہوئی گذر جانے کے
واسطے یعنی جب تک وہ مدت نہو جائے قیامت قائم نہوگی يَوْمَ يَاْتِ جسدن آئیگا وہ روز مشہور تو لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ
نہ بات کریگا کوئی ایسی بات جو اوسے فائدہ پہونچائے اِلَّا بِاِذْنِهٖ مگر خدا کے حکم سے اور یہ حال موقف خاص مین ہوگا

اور ایک موقف ایسا ہوگا کہ اوسمین بات کرنے کی بھی اجازت نہوگی یَوْمَ لَا یَنْطِقُوْنَ وَلَا یُؤْذَنُ لَہُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ فَمِنْہُمْ پس اہل موقف مین سے
کوئی شَقِیٌّ بدبخت ہوگا کہ وعید کے موافق اوسکا ٹھکانا دوزخ ہوگا وَّسَعِیْدٌ اور نیکبخت بھی ہوگا کہ وعدہ کے موافق بہشت
اوسکی جگہ ہوگی حقائق سلمی مین ہے کہ قدس سرہ سے نقل ہے کہ سعادت کی پانچ نشانیان ہین دل کی نرمی رونا بہت دنیا سے نفرت
آرزو تھوڑی شرمناک ہونا اور شقاوت کی بھی پانچ نشانیان ہین دل کی سختی آنکھون کی خشکی دنیا کی رغبت آرزو بڑی بیحیائی
شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے کہا ہے کہ حق تعالی نے اس سورت مین دو بڑے کام بیان کیے ہین ایک سیاست جباری اور
سطوت قہاری جو زمانہ کفار کا زور شور رہے گئی اور دوسرے حکم ازلی خلق کی سعادت اور شقاوت کے باب مین نافذ ہوا اور
حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین نے اوس خبر کی ہیبت اور اس حکم کی سطوت سے یہ فرمایا کہ شَیَّبَتْنِیْ
سُوْرَۃُ ہُوْدٍ قطعہ آن یکے را از ازل لوح سعادت در کنار + وین یکے را تا ابد داغ شقاوت بر جبین + عدل او بین اند آنرا سوے
اصحاب الشمال + فضل او بین خواند این را سوے اصحاب الیمین + فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا پس جو لوگ کہ بدبخت ہو چکے فَفِی النَّارِ
تو وہ آتش دوزخ مین ہین لَہُمْ فِیْہَا اونکے واسطے آتش دوزخ مین زَفِیْرٌ زور کی چیخ وَّشَہِیْقٌ اور چیکے کی ہائے ہے
زفیر سخت آواز ہے اور گدھے کی شروع آواز کو کہتے ہین اور شہیق کم آواز ہے اور گدھے کی پچھلی آواز کو کہتے ہین حق تعالی شقیون کی
آواز کو بہت بری آواز سے تشبیہ دیتا ہے کہ وہ گدھے کی آواز ہے اور وہ بدبخت اس آواز سخت اور سست کے ساتھ خٰلِدِیْنَ
فِیْہَا ہمیشہ رہینگے اوس آگ مین مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ جب تک آسمان اور زمین قائم ہین عرف عرب مین
یہ کلمات عبارت ہین ہمیشہ کی ہمیشگی سے تو اہل نار کا دوام آسمان اور زمین کے دوام کے ساتھ متعلق نہوگا اسواسطے کہ اہل نار کے
دوام کا ابد تک رہنے اور زمین آسمان کے دوام کا منقطع ہو جانے پر نصین دلالت کرنے والی وارد ہین تو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ کفار ہمیشہ
ہمیشہ آگ مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو کچھ چاہے تیرا رب کہ اونھین عذاب آتش سے نکال کر عذاب زمہریر مین مبتلا کرے
یا اور کسی عذاب مین عذاب آتش کے سوا اسواسطے کہ ہر دوزخ مین طرح طرح کے عذاب اور عقوبتین ہین اونمین سے ایک یہ ہے
کہ آگ سے عذاب کرین تو ہمیشہ رہنے سے استثنا عذاب آتش مین ہے دوزخ مین ہمیشہ رہنے سے استثنا نہین ہے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ
رب تیرا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ کرنے والا ہے ہر چیز عذاب کرنے کے اقسام سے جو چاہے وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا اور مگر وہ لوگ جو
نیکبخت ہوے فَفِی الْجَنَّۃِ تو وہ جنت مین ہین خٰلِدِیْنَ فِیْہَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ جب تک ہو آسمان آخرت کا اور زمین اوسکی اسواسطے کہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ کے حکم سے زمین اور
آسمان اس زمین اور آسمان کے بدلے ہونگے حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا کہ آسمان اور زمین کا دوام اونکے جواہر کی حیثیت سے مراد ہے
اونکی صورت کی حیثیت سے مراد نہین اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ آسمان اور زمین سے فوق اور تحت مراد ہے اسواسطے
کہ عرب اوس چیز کو آسمان کہتے ہین جو سر کے اوپر ہو اور جو چیز پانون کے نیچے ہو اوسے زمین کہتے ہین تو جب تک فوق و
تحت ہوگا سعید لوگ جنت مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو کچھ چاہے تیرا رب کہ اونھین جنت کی نعمت سے

اور کسی دولت پر پہونچائے جو اوس سے بھی زیادہ ہو کہ وہ دیدار کا رتبہ ہی یا حق تعالی کی رضامندی کا مرتبہ کہ اوسکی کنہ کوئی نہین جانتا مگر حضرت
حق کہ عالم ہی سب معلومات کا اور فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ اس قول کا موید اور اس باب کا تتمہ سورۂ توبہ مین وَرِضْوَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ کی تفسیر مین تحریر ہوا ہی اور جاننا چاہیے کہ مفسرون نے اس استثنا مین بہت باتین کہی ہین زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یہ استثنا
ایسا ہی کہ کسی کی عقل مین نہین آتا اور معالم مین فرمایا ہی کہ اس استثنا مین خدا ہی بڑا جاننے والا ہی اور اگر سب اقوال ذکر کیے جائین تو
شرط اختصار جو پہلے ٹھہر چکی ہی باقی نہ رہے وَاللّٰهُ الْبَاقِيْ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ عَطَآءً عطا دی اونھین عطا دینا غَيْرَ
مَجْذُوْذٍ ○ نہ منقطع کی گئی یعنی کھینچی گئی بے نہایت فَلَا تَكُ بس نہو فِيْ مِرْيَةٍ گمان مین مخاطب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین اور حقیقت خطاب راجع ہی امت کی طرف حق تعالی امت محمدی سے فرماتا ہی کہ تم شک مین نہ رہو مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ
اوس چیز سے جو پوجتے ہین یہ مشرک لوگ اس بات مین کہ گمراہی ہلاک کرنے والی ہی یعنی اسمین شک نہ کرو بلکہ یقینی سمجھو کہ یہ پرستش گمراہی ہی
کہ آخر اونھین ہلاک کریگی جیسے اگلی امتون کا کفر اونکے ہلاک اور اونپر عذاب ہونے کا سبب ہوا مَا يَعْبُدُوْنَ نہین پوجتے ہین
مشرک بتون کو اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ مگر جسطرح کہ پوجتے تھے اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ باپ اونکے پہلے سے یعنی باطل طور پر
وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ اور تحقیق کہ ہمنے پورا پہونچا دیا ہی اونھین نَصِيْبَهُمْ حصہ اونکا عذاب مین غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ○
حال یہ ہی کہ وہ حصہ نہین گھٹایا گیا ہی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ ہمنے دی مُوْسَى الْكِتٰبَ موسی کو توریت فَاخْتُلِفَ
فِيْهِ پھر اختلاف کیا گیا اوسمین یعنی اونکی قوم نے اختلاف کیا بعضے توریت کا ایمان لائے بعضے اوس سے کافر ہو گئے جیسے
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مین تمھاری قوم نے اختلاف کیا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر نہ ایک بات پہلے
ہو چکی ہوتی مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے اونپر عذاب کرنے کی تاخیر مین لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ تو ضرور حکم کیا جاتا موسی
علیہ السلام کی قوم مین تاکہ باطل کرنے والے عذاب ہلاکت مین مبتلا ہو جاتے اور حق کرنے والے اوس سے نجات پاتے
وَاِنَّهُمْ اور تحقیق کہ تیری قوم کے کافر لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک مین ہین قرآن سے مُرِيْبٍ ○ ایسی شک مین ہین
جو قلق مین ڈالنے والی ہی یعنی یہ لوگ اپنے جی کو مضطرب اور عقل کو پراگندہ کرتے ہین وَاِنَّ كُلًّا اور تحقیق کہ ہر اختلاف
کرنے والا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ اون سب مین سے ہی کہ ضرور پورا دیگا رَبُّكَ تیرا رب اَعْمَالَهُمْ جزا اونکے اعمال کی
اور بعضے مفسر اِنْ کو نافیہ اور لَمَّا کو اِلَّا کے معنی مین کہتے ہین یعنی کوئی نہین ہی مگر حق تعالی اوسکے اعمال کی جزا ایسی دیگا کہ بدو یا شاید
صاحب ایجاز البیان نے فرمایا ہی کہ لَمَّا مین چونکہ ظرف کے معنی ہین تو یہان ایک محذوف مقدر ماننا چاہیے اسطرح پر کہ وَاِنْ كُلًّا
لَمَّا بَعَثُوْا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ اور چونکہ اس کلام کے اعراب اشکال سے خالی نہین لہذا اسقدر بسط مناسب معلوم ہوا اور یہ وجہین لَمَّا کو تشدید کے
ساتھ پڑھنے کی صورت پر ہین اور اگر بے تشدید کے پڑھین تو صاحب کشاف نے فرمایا کہ لَمَا کا لام قسم کا توطیہ ہی اور كُلًّا کی تنوین
مضاف الیہ کے عوض مین ہی اور مَا زائدہ ہی اور اصل مین یون ہی کہ وَاِنْ كُلَّهُمْ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ اِنَّهٗ تحقیق کہ اللہ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
ساتھ اوس چیز کے کہ تم عمل کرتے ہو خَبِيْرٌ ○ دانا ہی اور کوئی چیز اوس سے فوت نہین ہوتی کہ اوسکی پوری جزا نہ دے سکے

ملا بھی نہین جانتا کوئی کہ کیا چھپایا گیا ہے واسطے اونکے ... ١٢

ع

بیت بہمہ کار بندہ دانا اوست + بمکافات ہم توانا اوست + فَاسْتَقِمْ پس تو مستقیم رہ كَمَآ اُمِرْتَ جسطرح تو حکم
کیا گیا ہی وَمَنْ تَابَ مَعَكَ اور چاہیے کہ مستقیم رہین یا تو حکم کردے کہ مستقیم ہو جائین وہ لوگ جو کفر سے باز آئے ہین اور تیرا
ایمان لائے ہین استقامت یہ ہی کہ آدمی امر و نہی پر مستقیم رہے امام قشیری رح نے کہا ہی کہ مستقیم وہ شخص ہی کہ راہ حق سے نہ پھرے تا کہ
منزل وصال پر پہونچ جائے حقائق سلمی مین جوزجانی قدس سرہ سے منقول ہی کہ کرامت کا طالب نہ رہ استقامت کا طالب رہ
محمد بن فضیل رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ چیز جسکے ہونے سے سب نیکیان نیک ہوتی ہین اور جسکے نہونے سے سب برائیان بری
ہوتی ہین وہ استقامت ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے یہ بات سنی اور کہا کہ اوسنے بہت خوب بات کہی اوسکی دلیل فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ
ہی ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہی کہا استقامت ابو علی نسفی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو مین نے واقعہ مین دیکھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ سورۂ ہود کے سبب سے آپکے بوڑھے ہو جانے کا کیا سبب ہی فرمایا کہ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ
آئی عزیز جسکا قدم جمنے والا اور مضبوط نہین اوسکی محبت ضائع ہی شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا ہی کہ استقامت یہ ہی کہ اپنے باطن کو
ماسوی اللہ سے تو محفوظ رکھے خواجہ عصمۃ اللہ بخاری نے استقامت کی صفت مین کیا خوب فرمایا ہی نظم کسے را دانم اہل استقامت +
کہ باشد بر سر کوے ملامت + ز اوصاف طبیعت پاک مردہ + باطلاق ہویت جان سپردہ + تمام از گرد تن دامن فشاندہ + برفتہ سایہ
خورشید ماندہ + وَلَا تَطْغَوْا ط اور حد سے نہ درگذرو اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق کہ خدا ساتھ اوس چیز کے جو تم
کرتے ہو بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہی وَلَا تَرْكَنُوْٓا اور نہ میل کرو اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون کی طرف
جنھون نے ظلم کیا یعنی اونکے ساتھ دوستی نہ کرو یا اونکا حکم نہ مانو یا اونکی معاونت نہ کرو اونکی بیداد پر سفیان ثوری
قدس سرہ نے کہا ہی کہ جو شخص ظالمون کے واسطے قلم بنائے یا اونکی دوات مین سیاہی ڈالدے یا اونکے ہاتھ مین کاغذ دے
تا کہ وہ لکھین تو وہ شخص اون ظالمون کے ظلم مین شریک ہوگا اور اونھی سے پوچھا کہ اگر کوئی ظالم بیابان مین پیاسا ہو اور
پیاس کے مارے مرتا ہو تو اوسے پانی دینا چاہیے فرمایا کہ نہین کہا کہ اگر اوسے پانی نہ دین تو مر ہی جائیگا فرمایا کہ مر جانے دے
مصرع آنچنان بد زندگانی مردہ بہ + تو حق تعالی نے کمال رحمت سے فرمایا کہ ظلم کی طرف میل نہ کرو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ
پس لگے گی تمھین آگ یعنی تمھین دوزخ کی آگ پہونچیگی اگر ظلم کی طرف میل کروگے وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی تمھارے واسطے مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے مِنْ اَوْلِيَآءَ دوستون مین سے کہ عذاب کو تمسے باز رکھے ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ پھر تم نہ مدد
دیے جاؤگے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھ نماز طَرَفَيِ النَّهَارِ دونون طرف دن کے وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اور ساعتون مین
رات سے دن مین اعلی طرف کی نماز فجر کی نماز ہی اور اسفل کی نماز ظہر او عصر کی نماز ہی اور رات کی ساعتون کی نماز مغرب اور عشا ہی
لکھا ہی کہ عمرو بن عذبہ رضی اللہ عنہ خرمے بیچتے تھے ایک عورت خوبصورت خرمے مول لینے آئی تو اوس سے کہا کہ میرے گھر کے اندر
بہت خوب خرمے ہین جب وہ عورت گھر کے اندر آئی تو عمر بن عذبہ نے اوسکا بوسہ لیلیا اور فورًا نادم ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی
مجلس شریف مین حاضر ہوے اور روکر گذرا ہوا حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ

السَّیِّاٰتِ بیشک نیکیان یعنی پانچون وقت کی نماز لیجاتی ہین اور مٹا دیتی ہین برائیون کو جو گناہ کبیرہ نہون حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بن عنزیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ تو نے ظہر کی نماز میرے ساتھ پڑھی کہا کہ ہان آپ نے فرمایا کہ یہی نماز اوس گناہ کا کفارہ ہی صحابے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا یہ حال اسی کے واسطے خاص ہی آپ نے فرمایا کہ نہین علی العموم سب لوگون کے واسطے ہی اور اس قول کی تائید کرنے والا مضمون حدیث مین آیا ہی کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ ہوتے ہین بشرطیکہ کبیرہ نہون تو نماز اون گناہون کا کفارہ ہی واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ طاعت کے انوار گناہون کی ظلمت کو مٹا دیتے ہین اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ذکر اور مراقبہ جو دن کے دونون طرف اور رات کی ساعتون مین ہوتا ہی اوسکے انوار اون وقتون کی ظلمت کو دفع کر دیتے ہین جو وقت حوائج نفسانی مین گذرے ہون اور بعضے علما اس بات پر ہین کہ حسنات یہ چار کلمے کہنا ہین سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکبَر ذٰلِکَ یہ حکم اور یہ وعدہ ذِکرٰی لِلذّٰکِرِینَ نصیحت ہی یاد کرنے والون کو وَاصبِر اور صبر کر اوامر بجا لانے اور نواہی سے پرہیز کرنے پر فَاِنَّ اللهَ پس تحقیق کہ اللہ لَا یُضِیعُ ضائع نہین کرتا اَجرَ المُحسِنِینَ اجر نیک کام کرنے والون کا اجر الصابرین نہ فرمایا اجر المحسنین ارشاد کیا اسمین یہ اشارہ ہی کہ صبر حسنات مین سے ہی فَلَولَا کَانَ پھر کیون نہ ہون لولا نفی کے معنی مین ہی یعنی نتھے مِنَ القُرُونِ مِن قَبلِکُم قرن والون مین سے جو تمسے پہلے تھے اُولُوا بَقِیَّةٍ عقل اور رائے والے کہ احتیاط کی رو سے یَنهَونَ باز رکھتے تھے مفسدون کو عَنِ الفَسَادِ فِی الاَرضِ فساد کرنے سے زمین مین تا کہ عذاب آئے اِلَّا قَلِیلًا مگر تھوڑے سے تھے مِمَّن اَنجَینَا مِنهُم اون لوگون مین سے کہ نجات دی ہمنے اونھین آگے گذرے ہوون کے عذاب سے کہ وہ تھوڑے سے لوگ اونھین منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ الَّذِینَ ظَلَمُوا اور پیروی کی اون لوگون نے جو کافر تھے مَا اُترِفُوا فِیهِ اوس چیز کی جو نعمت دیے گئے تھے اوسمین یعنی اونھون نے اپنے نفس کی خواہشون کی متابعت کی اور خواہشون کا اسباب حاصل کرنے مین اپنی تمام ہمتین مصروف کین اور اوسکے سوا اور جو باتین تھین اونکی طرف سے مونھ پھیر لیا وَکَانُوا مُجرِمِینَ اور تھے کافر وَمَا کَانَ رَبُّکَ اور نہین چاہا تیرے رب نے لِیُهلِکَ القُرٰی کہ ہلاک کرے دیہات والون کو بِظُلمٍ بسبب شرک کے وَّاَهلُهَا مُصلِحُونَ حال آنکہ اوس موضع والے اصلاح کرنے والے ہون ایک دوسرے کے درمیان مین یعنی فقط شرک کرنے کے سبب سے ہلاک نہین کرتا ہی تاوقتیکہ شرک کے ساتھ ظلم اور فساد نہ شامل ہو اور اسی جگہ سے لوگون نے کہا ہی کہ بادشاہ کفر کے ساتھ باقی رہتا ہی ظلم کے ساتھ نہین باقی رہتا وَلَو شَاءَ رَبُّکَ اور اگر چاہتا رب تیرا لَجَعَلَ النَّاسَ تو البتہ کر دیتا لوگون کو اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک ہی گروہ ایک ہی دین اور آئین پر وَلَا یَزَالُونَ اور ہمیشہ رہینگے مُختَلِفِینَ اختلاف کرنے والے حق و باطل مین جیسے یہود و نصارا مجوس اِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّکَ مگر وہ شخص کہ رحم کرے تیرا رب اوسپر اور اوسے ایمان کی راہ دکھلائے جیسے ملت حنیفہ کے لوگ کہ مسلمان ہین یا یہ کہ روزی مین مختلف ہین کوئی مالدار ہی کوئی محتاج مگر یہ کہ حق تعالی اوسے قناعت دیدے وَلِذٰلِکَ اور اسی اختلاف کے واسطے خَلَقَهُم پیدا کیا ہی اللہ نے لوگون کو یا راہ پانے والون کو رحمت کے واسطے پیدا کیا ہی وَتَمَّت اور پوری ہوئی کَلِمَةُ رَبِّکَ بات تیرے

رب کی یعنی جو فرشتون سے کہی ہی اور وہ یہ ہی کہ لَاَمۡلَـَٔنَّ ضرور بھر دونگا جَهَنَّمَ دوزخ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ گنہگار جنون
اور آدمیون سے کہ اونسے کفر ظاہر ہوا اَجۡمَعِيۡنَ ۝ ان سب سے وَكُلًّا نَّقُصُّ اور ہر چیز بیان کرتے ہین ہم عَلَيۡكَ تجھپر مِنۡ
اَنۡۢبَآءِ الرُّسُلِ رسولون کی خبرون مین سے اور وہ خبر کیا ہی مَا نُثَبِّتُ بِهٖ وہ چیز ہی کہ ثابت کرتے ہین ہم اوسپر قرار رکھتے ہین
اوسکے سبب سے فُؤَادَكَ تیرا دل یعنی رسولون کی خبرون سے فائدہ یہ ہی کہ تیرا دل آرام پکڑے اور تیرا یقین زیادہ ہووے اور رسالت
ادا کرنے پر تو ثابت رہے اور کفار کی ایذا پر صبر کرے وَجَآءَكَ اور آیا ہی تیرے پاس فِيۡ هٰذِهِ الۡحَقُّ اس سورت مین جو کچھ
حق ہی عالم مین فرمایا ہی کہ اس سورت کی تخصیص اسکی بزرگی کے واسطے ہی ورنہ قرآن کی سب سورتون مین حق ہی حق ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ ہٰذا اون خبرون کی طرف اشارہ ہی جو اس سورت مین مذکور ہین یعنی یہ خبرین صحیح اور درست ہین وَمَوۡعِظَةٌ
اور نصیحت ہین وَّذِكۡرٰى اور یاد کرنا ہین لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ ایمان والون کو وَقُلۡ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لِّلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ اون لوگون کو جو ایمان نہین لاتے کہ اعۡمَلُوۡا عمل کرو عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اوس حالت پر جسپر
ٹھہرے ہوے ہو اِنَّا عٰمِلُوۡنَ ۝ تحقیق کہ ہم بھی عمل کرنے والے ہین اوسی حال پر جو ہم رکھتے ہین وَانْتَظِرُوۡا اور امید
رکھو ہمارا زمانہ پلٹ جانے کی اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ۝ تحقیق کہ ہم بھی منتظر ہین تمپر عذاب نازل ہونے کے وَلِلّٰهِ اور واسطے
اللہ کے ہی غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ علم اوس چیز کا جو غائب ہی آسمان اور زمینون سے وَاِلَيۡهِ اور اوسکی
طرف يُرۡجَعُ الۡاَمۡرُ بکر نے معروف کا صیغہ پڑھا ہی یے کو زبر جیم کو زیر یعنی اوسکی طرف پھرتا ہی کام اور حفص نے مجہول کا
صیغہ یے کو پیش جیم کو زبر کے ساتھ پڑھا ہی یعنی اوسکی طرف پھیرا جاتا ہی کام كُلُّهٗ سب کام فَاعۡبُدۡهُ پس عبادت کر اوسکی کہ سب کا
پھرنا اوسی کی طرف ہی وَتَوَكَّلۡ عَلَيۡهِ اور توکل کر اوسپر عبادت کو توکل پر مقدم کرنے مین یہ اشارہ ہی کہ توکل کا فائدہ
۱۰ ع عبادت کرنے والون کو پہونچتا ہی اور فقط زبانی توکل معتبر نہین وَمَا رَبُّكَ اور نہین تیرا رب بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝
غافل اوس چیز سے جو بندے کرتے ہین بکر نے غائب کا صیغہ پڑھا ہی اوسکے موافق یہ ترجمہ ہوا اور حفص نے مخاطب کا صیغہ
پڑھا ہی اور مخاطب سب لوگ ہین یعنی جو تم سب لوگ کرتے ہو تیسیر مین کعب الاحبار رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہی کہ توریت کی
ابتدا سورۂ انعام کی پہلی آیت سے ہی اور انتہا سورۂ ہود کی آخر آیت پر الحمد للہ اوّلاً و آخراً

آیاتها ۱۱۱ رکوعاتها ۱۲ کلماتها حروفها

سُوۡرَةُ يُوۡسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝	مِائَةٌ وَّاِحۡدٰى عَشۡرَةَ اٰيَةً
سورۂ یوسف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو گیارہ آیتین ہین

الٓرٰ تفسیر کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ یہ حروف متشابہات قرآن مین سے ہین خدا کے سوا اونکے معنی کوئی نہین جانتا اور بعضون نے کہا ہی کہ انسے
اسماء حسنی کی ترکیب مراد ہی اگر کوئی جلوے چنانچہ الر حم ن سے الرحمٰن حاصل ہوتا ہی یا اسماء الٰہی مین سے مختصر کیے ہوے ہین چنانچہ الف اللہ سے
لام لطیف سے رے رؤف سے یا اوسکی صفات سے چنانچہ الف انفراد سے لام لطف سے رے رحمت سے گویا کہ حق تعالی اسطرح قسم کھاتا ہی کہ قسم ہی

انفراد کی قسم میری ربوبیت کی قسم میرے لطف کی جو لطائف احدیت جاننے والون پر ہی اور قسم میری رحمت کی جو کہ تمام مخلوقات پر آئی
قسم کا جواب کیا ہی کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۝ یہ آیتین آیتین ہین کتاب مبین کی یعنی ایسی سورت ہی کہ اوسکا اعجاز ظاہر ہی
یا اوسکے معنی کھلے ہوے ہین غور اور تامل کرنے والے پر یا یہ سورت بیان کرنے والی ہی ایک قصہ جو یہود نے پوچھا تھا اسواسطے کہ ایک
روایت مین ہی کہ یہود کے عالمون نے بعض اشراف عرب سے یہ بات کہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرو کہ شام سے مصر مین اولاد
یعقوب علیہ السلام کے آنے کا کیا سبب ہی اور یوسف علیہ السلام کا قصہ کیا تھا تو یہ سورت نازل ہوئی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ تحقیق
کہ ہمنے بھیجی کتاب یعنی یہ سورت قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا قرآن عربی حق تعالیٰ نے قرآن کے ٹکڑے کو قرآن فرمایا یعنی ہمنے اس سورت کو
عربی زبان مین بھیجا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۝ تاکہ ایسا ہو کہ تم سمجھ لو اور اوسکے معنی کو پہونچ جاؤ اور دلیل تم پر لازم ہو جائے اسواسطے
کہ اگر ہم اور کسی زبان مین بھیجتے تو اوسکے سمجھنے مین تم عذر کرتے نَحْنُ نَقُصُّ ہم بیان کرتے ہین عَلَيْكَ اَحْسَنَ
الْقَصَصِ تجھپر سب قصون سے بہتر قصہ معالم مین کہا ہی کہ بہتر ہی اس جہت سے کہ اوسمین عجائب غرائب حکمتین اور عبرتین ہین اور
عین المعانی مین لکھا ہی کہ یہ قصہ اور قصون سے اسواسطے احسن ہی کہ جسکا یہ قصہ ہی وہ آدمیون مین حسن یعنی بہت حسین تھے اور تیسیر مین
احسن القصص کے معنی اعجب القصص لکھے ہین کہ بہت عجیب قصہ ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ یہ قصہ احسن ہی اس جہت سے کہ آدمی کے
احوال سے پوری مشابہت رکھتا ہی اگر یوسف علیہ السلام کو تاویل کرین دل کے ساتھ اور یعقوب علیہ السلام کو روح کے ساتھ اور زلیخا کو
نفس کے ساتھ اور یوسف علیہ السلام کے بھائیون کو حواس اور قوتون کے ساتھ اور حضرت شیخ قدس سرہ نے اسی انداز پر تمام قصہ کو
انسان کے احوال سے مطابق کیا ہی اور چونکہ اس ترجمہ مین اختصار کی رعایت ہی تو سب اخبار اور روایتین اس قصہ کی اور اوسکی
تاویلات نکات اور دقائق سمیت جو ہر آیت مین کہے ہین جواہر التفسیر پر حوالہ کیے جاتے ہین اور یہان فقط قصہ بیان ہوتا ہی اور لفظون کے
ترجمے پر اکتفا کیجاتی ہی لکھا ہی کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ہمسے قصہ بیان کیجیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم بہتر
کلام کہ اوسکا بعض بعض کے پیچھے ہو تجھپر بیان کرتے ہین یا یہ معنی ہین کہ خبر دیتے ہین تجھے خبرون سے بہتر بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ساتھ اپنی
وحی بھیجنے کے تیری طرف هٰذَا الْقُرْاٰنَ اس سورت پڑھی ہوئی کو وَاِنْ كُنْتَ اور تحقیق کہ تھا تو مِنْ قَبْلِهٖ یہ سورت نازل
ہونے سے پہلے لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ۝ ناواقفون مین سے یعنی یہ قصہ جاننے سے تو غافل تھا اور یہ غفلت بری نہین ہی اِذْ قَالَ
يُوْسُفُ یاد کر اوس وقت کو جب کہا یوسف علیہ السلام نے لِاَبِيْهِ اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے کہتے ہین کہ یوسف علیہ السلام بارہ برس کی
عمر مین جمعہ کی شب کو اپنے باپ کی گود مین سوتے تھے دفعۃً گھبرائے ہوے نیند سے چونکے یعقوب علیہ السلام نے پوچھا کہ بیٹا تجھے کیا ہوا
یوسف علیہ السلام نے کہا کہ يٰٓاَبَتِ اے بابا مین نے ایک عجیب خواب دیکھا ہی اِنِّيْ رَاَيْتُ تحقیق کہ مین نے خواب مین دیکھا اَحَدَ عَشَرَ
كَوْكَبًا گیارہ ستارون کو وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور سورج اور چاند کو اور مین پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا تھا کہ اوسکے گرد نہرین جاری تھین
ہرے درخت لگے ہوے تھے کہ آسمان سے یہ ستارے اور چاند سورج اوترے اور مین اونھین دیکھتا تھا رَاَيْتُهُمْ دیکھا مین نے اونھین لِيْ
سٰجِدِيْنَ۝ کہ مجھے سجدہ کر رہے تھے حضرت یعقوب علیہ السلام سمجھے کہ یوسف علیہ السلام بلند مرتبہ پائیگا گیارہ ستارے اونکے گیارہ

بھائیون کی طرف اشارہ ہی اور چاند سورج حضرت یعقوب علیہ السلام اور اونکی بی بی سے عبارت ہی جو یوسف علیہ السلام کی خالہ تھین
یہ سب یوسف کی تعظیم اور تکریم کرینگے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سوچے کہ اگر یوسف کے بھائی یہ خواب سنینگے تو اسے ہلاک کرنے کا ارادہ
کرینگے قَالَ یٰبُنَیَّ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ ای میرے چھوٹے بیٹے چھوٹا بیٹا شفقت کی راہ سے کہا لَا تَقْصُصْ بیان کر اور نہ کہنا
رُءْیَاكَ اپنا خواب عَلٰٓی اِخْوَتِكَ اپنے بھائیون پر فَیَكِیْدُوْا لَكَ کہ حیلہ کرینگے تجھے ہلاک کرنے کے واسطے كَیْدًا حیلہ
وسوسہ شیطان کے سبب سے اِنَّ الشَّیْطٰنَ تحقیق کہ شیطان لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ دشمن ہی
ظاہر کہ اوسے حیلہ اور مکر مین لگاتا ہی وَكَذٰلِكَ اور جسطرح تجھے ایسے خواب کے ساتھ برگزیدہ کیا کہ اپنے بھائیون پر تیری بلندی اور
بزرگی کی دلیل ہی اسی طرح یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ برگزیدہ کریگا تیرا رب تجھے حکومت اور سلطنت کے ساتھ وَیُعَلِّمُكَ اور تعلیم کریگا تجھے
مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ خواب کی تعبیرون سے یا نازل کی ہوئی کتابون کی مشکل باتین حل کرنے سے وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ اور پوری
کردیگا اپنی نعمت کہ نبوت ہی عَلَیْكَ تجپر وَعَلٰٓی اٰلِ یَعْقُوْبَ اور اولاد یعقوب پر یعنی تیرے بھائیون پر ایک قول کے بموجب
اونھین پیغمبر کہتے ہین یا یعقوب علیہ السلام کی نسل پر کہ اوسمین انبیا علیہم السلام پیدا کریگا كَمَآ اَتَمَّهَا جسطرح پوری کی نعمت
عَلٰٓی اَبَوَیْكَ تیرے دو باپون پر مِنْ قَبْلُ پہلے اس زمانے سے یا تجسے پہلے دو باپون سے دادا اور پردادا مراد ہین اِبْرٰهِیْمَ
وَاِسْحٰقَ ط ابراہیم اور اسحاق علیہما السلام پر یعنی حضرت ابراہیم پر تو خلت اور رسالت اور آتش نمرود سے نجات دیکر اور
حضرت اسحاق پر اونکے صلب سے یعقوب علیہ السلام اور اسباط کو پیدا کرکے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ تیرا رب عَلِیْمٌ جاننے والا ہی
کہ کون شخص برگزیدہ ہونے کا استحقاق رکھتا ہی حَكِیْمٌ ○ ع محکم کار اور درست کردار ہی کہ جو کچھ چاہیے وہ کرتا ہی لَقَدْ كَانَ ١ ع ٦
تحقیق کہ ہین فِیْ یُوْسُفَ یوسف علیہ السلام کے قصے مین وَاِخْوَتِهٖٓ اور اونکے بھائیون کی حکایت مین اٰیٰتٌ
قدرت کی نشانیان اور حکمت کی دلیلین لِّلسَّآئِلِیْنَ ○ پوچھنے والون کو اور اونکے سوا اور لوگون کو بھی حضرت یوسف
علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے ایک کا نام بنیامین تھا اور یہ حقیقی بھائی تھا اور چھ سوتیلے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کی خالہ کے
بیٹے تھے انکے نام یہودا روبیل شمعون لاوی زبالون یشجر تھے چار اور سوتیلے بھائی تھے اور یہ چارون دو حرمون سے تھے دان
نفتالی جاد اشر لکھا ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ خواب اپنے والد سے بیان کیا اور اونکے والد یعقوب علیہ السلام نے وہ خواب
چھپانے کی نصیحت کی اور برگزیدگی اور نعمت پوری ہونے کی خوشخبری اونھین دی تو حضرت یوسف علیہ السلام کی بعضی بھاوجون نے
یہ سن لیا اور مغرب کی نماز کے وقت جب اونکے شوہر گھر مین آئے تو اونکی جوروون نے اونسے حال بیان کیا اونھین حسد پیدا ہوا اور حضرت یوسف
علیہ السلام کا کام تمام کرنے کی تدبیر مین مشغول ہوے اِذْ قَالُوْا یاد کر اوسے کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے آپس مین کہا کہ لَیُوْسُفُ
وَاَخُوْهُ البتہ یوسف اور اوسکا بھائی بنیامین اَحَبُّ اِلٰٓی اَبِیْنَا بہت پیارا ہی ہمارے باپ کو مِنَّا ہمسے
وَنَحْنُ عُصْبَةٌ حال آنکہ ہم لوگ طاقت ور اور کارگزار ہین اور وہ دونون کم سن اور بیکار ہین تو چاہیے کہ ہمارا باپ ہمین
زیادہ چاہتا چونکہ وہ عاجز ضعیفون کو ہم دس قویون کے اوپر اوسنے ترجیح دی اور عزیز کرلیا تو اِنَّ اَبَانَا بیشک ہمارا باپ

لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۚ راہ صواب سے دور جا پڑنے بھلے ہوے مین ہی یعنی اوس سے اس کام مین خطا واقع ہوئی اور تیسیر مین لکھاہی
کہ جب شیطان نے انسے یہ کلمے سنے تو ایک بوڑھے آدمی کی صورت پر انکے سامنے ظاہر ہوا اور بولا کہ یوسف تمہین غلام بنانا چاہتاہی
یہ بولے کہ بڑے میان پھر کیا تدبیر ہی شیطان نے کہا کہ اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ قتل کر دیو یوسف کو اور بعضے کہتے ہین کہ دان نے
یہ بات کہی تھی کہ یوسف کو مار ڈالو اَوِ اطْرَحُوْهُ یا ڈالدو اوسے اَرْضًا کسی زمین پر بستی سے دور یا ایسی جگہ جہان درندے ہون
یعنی اوسے غائب کر دو يَخْلُ لَكُمْ تاکہ خالی رہجاے تمھارے واسطے وَجْهُ اَبِيْكُمْ توجہ تمھارے باپ کی یعنی جب وہ نہوگا
تو باپ تمھاری ہی طرف بالکل توجہ کریگا وَتَكُوْنُوْا اور ہو جاؤ مِنْۢ بَعْدِهٖ یوسف کے پیچھے یعنی اوسکا کام تمام کرنے کے بعد
قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ قوم صلاحیت والے یعنی توبہ کرنے والے اور یہ بھی شیطان کے مکرون مین سے ہی کہ بے صبر کرد و بندون سے
تاخیر کرنے کی راہ سے کہتا ہی کہ **مصرع** امروز گنہ کنید و فردا توبہ ٭ آخر تامل نہ کرکہ کل سے عذر کو کل کی عمر چاہیے اور عمر پر کچھ اعتماد نہین
شعر کار امروز بفردا انگذاری زنہار ٭ کہ چو فردا برسد نوبت کار دگر ست ٭ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ کہا کہنے والے نے اونمین سے
کہ وہ یہودا تھا یا روبیل کہ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ نہ قتل کر دیو یوسف کو اسواسطے کہ بیگناہ ہون کو قتل کرنا بڑا گناہ ہی وَّاَلْقُوْهُ
اور ڈالدو اوسے فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ کنوئے کے گہراؤ مین يَلْتَقِطْهُ تاکہ اوٹھالے اوسے بَعْضُ السَّيَّارَةِ کوئی راہ چلتا
جو وہان پر پہونچے اور اوسے کسی اور زمین مین لیجائے اور تم اوس سے چھوٹ جاؤ یعنی جب تمھاری غرض اوسکا نہونا ہی تو یہ کرنا چاہیے جو
مین نے کہا اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ اگر ہو تم کام کرنے والے میرے مشورے سے پس سب اسی بات پر متفق ہو گئے اور اپنے والد کے پاس
آکر بولے کہ جناب فصل بہار آئی ہی سبزے زمین پر اوگے ہین **نظم** سنبل سر نافہ باز کردہ ٭ گل دست بر و دراز کردہ ٭ سیراب سبزہاے نوخیز ٭
از لؤلؤ تر زمرد انگیز ٭ کیا خوب بات ہو کہ آپ یوسف کو ہمارے ساتھ صحرا مین بھیجین کہ ایکدن تفریح اور تماشے مین بسر کرین حضرت
یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف کے رخسارون کی بہار کے بغیر مین بلبل خزان دیدہ کے مثل ہو جاؤنگا یہ بات روا نہ رکھو کہ تم تو
گلزار مین ہو اور مین ہجر یوسف کے کانٹون مین گرفتار رہون **بیت** حریفان در بہار عیش خندان ٭ من اندر کنج غم چون دردمندان ٭
یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مایوس ہوکر یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور صحرا اور سبزے کی بہار اور تماشے کا کچھ حال بیان کیا **بیت**
موسم گل دوسہ روز ست غنیمت دانید ٭ کہ دگر نوبت تاراج خزان خواہد بود ٭ یوسف علیہ السلام نے جب تماشے کا حال سنا تو
اونکا دل صحرا کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے بھائیون کے ساتھ والد بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہو کر سیر کو جانے کی اجازت چاہی
اور یہ مضمون زبان حال سے عرض کیا **بیت** زین تنگناے خلوتم خاطر بصحرا میکشد ٭ کز بوستان باد سحر خوش میرسد پیغام ما ٭ یعقوب
علیہ السلام کو بڑی فکر اور دور اندیشی پیدا ہوئی قَالُوْا کہا یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے کہ يٰٓاَبَانَا اے ہمارے باپ مَا لَكَ
لَا تَاْمَنَّا کیا ہی تجھے امین نہین جانتا ہی ہمین عَلٰى يُوْسُفَ یوسف پر اور اوسے بھیجنے مین تامل کرتا ہی وَاِنَّا لَهٗ حالانکہ
ہم اوسکے واسطے لَنٰصِحُوْنَ ۝ خیر خواہ ہین اور نہایت درجہ اوسپر مہربان ہین اَرْسِلْهُ مَعَنَا بھیجدے اوسے ہمارے ساتھ
غَدًا کل صحرا کی طرف يَّرْتَعْ کہ آسودہ ہوکر میوے اور نقل کھائے وَيَلْعَبْ اور کھیلے کودے تیر لگائے اونٹ دوڑائے وَاِنَّا لَهٗ اور

ربع

ثلثة

بیشک ہم اوسکے واسطے لَحٰفِظُوْنَ ۝ ضرور نگہبان ہین کہ وہ باتون سے یا درندون اور سانپ بچھوون سے قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ یقینی غمگین کرتا ہی مجھے اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ یہ کہ لیجاؤ تم اوسے میرے سامنے سے اسواسطے کہ اوسکی جدائی مجھے سخت ناگوار ہی اور اوسے دیکھے بغیر صبر کرنا بہت دشوار ہی وَاَخَافُ اور ڈرتا ہون اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ یہ کہ کھا جائے اوسے بھیڑیا اسواسطے کہ جس سرزمین پر تم جایا چاہتے ہو وہان بھیڑیے بہت ہین یا اوکی بھیڑیا او سیر جسپنے وَاَنْتُمْ اور تم عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ اوس سے غافل ہو تماشے مین مشغول ہونے کی وجہ سے یا اوسکی محافظت مین اہتمام کی کمی کے سبب

نظم انان ترسم کز و غافل نشینید ٭ ز غفلت صورت حالش نہ بینید ٭ درین ویرانہ دشت محنت انگیز ٭ کہن گرگے برو دندان کند تیز ٭

قَالُوْا بولے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے کہ لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ خدا کی قسم اگر کھا جائے اوسے بھیڑیا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ حال آنکہ ہم گروہ قوی زبردست ہین کہ ہم مین ہر ایک دس شیرون سے مقابلہ کرسکتا ہی اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ہم جسوقت اوسے بھیڑیے کو لیجانے دین تو البتہ زیانکارون اور نقصان پانے والون مین سے ہون تو جب یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹون کا مبالغہ سنا اور اصرار سنا اور یوسف علیہ السلام کے دل کو بھی جنگل مین پھرنے پہاڑ اور صحرا کا تماشا دیکھنے کی طرف مائل پایا تو رنج مفارقت سہنے پر اپنے دل کو مضبوط کیا اور قضاے الٰہی پر راضی ہوکر حکم دیا اور اونکے فرمانے کے بموجب بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کا سر ملا بدن دھویا بالون مین کنگھی کی نئے کپڑے پہنائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا وہ کُرتا جو جبرئیل علیہ السلام نے اوسوقت بہشت سے لاکر اونھین پہنایا تھا جب نمرود اونھین آگ مین ڈالنے لگا تھا اور وہ کُرتا میراث مین یعقوب علیہ السلام کو ملا تھا وہ کُرتا تعویذ کی طرح یوسف علیہ السلام کے بازو پر باندھا اور آپ بیٹون کے ساتھ ساتھ اونھین پہونچانے کو شجرۃ الوداع تک کہ کنعان کے دروازے پر تھا تشریف لائے اور یوسف علیہ السلام کو گود مین لیکر رونے کی حالت مین رخصت کیا بیت روزی وداع گریہ نہ درخورد دیدہ بود ٭ طوفان اشک تا بگریبان رسیدہ بود ٭ یوسف علیہ السلام نے جب اپنے والد ماجد کو روتے دیکھا تو اونکے رخسارے جو گلاب کی پنکھڑی کے مانند تھے اونھین بھی گلاب کے قطرے دھونے لگے اور آبدار موتیون کے دانے پلک کی نوک مین پرونے لگے مصرع ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد ٭ اور بولے کہ بابا جان ونے کا سبب کیا ہی یعقوب علیہ السلام نے زبان حال سے یہ مضمون اپنے نور بصر کو سنایا بیت میان بعزم سفر بستۂ و براہت ٭ سرشک دیدۂ من میرود کہ رہ گیرد ٭ ای یوسف تیرے اس جانے سے بڑے غم کی بو مشام دل مین پہونچتی ہی نہین معلوم کہ انجام کار کیا ہونا ہی بیٹا مجھے بھولنا نہین مین بھی وعدہ کرتا ہون کہ تجھے نہ بھولونگا مصرع فراموشی نہ شرط دوستان ست ٭ پھر اپنے بیٹون سے یوسف علیہ السلام کی محافظت کے باب مین بہت تاکید فرمائی اور بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو کاندھے پر چڑھا کر سیرگاہ کی راہ لی بیت بچشمان پدر تا مے نمودند ٭ زیک دیگر بمہرش مے ربودند ٭ یعقوب علیہ السلام اونھین دیکھتے تھے اور فرزند ارجمند کی ملاقات کے شوق مین روتے تھے بیت ہنوز سرو روانم ز چشم ناشدہ دور ٭ دل از تصور دوری چو بید لرزان ست ٭ جب بیٹے اونکی نظر سے غائب ہوئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کنعان کی طرف پھرے فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ پھر جب بھائی لیگئے

یوسف علیہ السلام کو تو اونکے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور والد بزرگوار کی نصیحتون کو بالائے طاق رکھکر یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے مارا اور
طعن شروع کر کے کہنے لگے کہ او جھوٹا خواب دیکھنے والے وہ ستارے کہان ہین جنھون نے تجھے سجدہ کیا تھا اب آکر ہمارے ہاتھ سے تجھے
چھوڑالین یوسف علیہ السلام بولے کہ بھائیو تمھین کیا ہو گیا ہی ذرا بیر کنعان کا حال یاد کرو اور میرے بچپنے اور کم طاقت ہونے پر رحم کرو
بیت یاری دھید کز درا و دور گشتہ ام ✤ رحمے کنید کز غم او زار ماندہ ام ✤ القصہ یوسف علیہ السلام کی باتون پر بھائیون نے
کچھ التفات نہ کیا اور اونکے موتھ پر ایک طمانچہ مارا اور مٹی اور خرابی مین بھوکا پیاسا موتھ کے بل کھینچتے تھے کہ یوسف علیہ السلام ہلاک
ہونے کے قریب پہونچے یہودا نے یہ حال دیکھکر یوسف علیہ السلام کو اپنے دامن حمایت کے نیچے لیلیا اور بھائیون سے کہا کہ دست
تعدی روکو کیا تمنے مجھسے عہد نہین کیا ہی کہ اوسے قتل کرنے کا قصد ہم نہ کرینگے تو اون بھائیون کا غصہ تھما اور یوسف علیہ السلام کو
گھسیٹکر مار ڈالنے سے درگذرے **وَاَجْمَعُوْٓا** جمع ہوے اور اپنی رائے مستحکم کر لی **اَنْ يَّجْعَلُوْهُ** ساتھ اس بات کے کہ ڈالدین اوسے
فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ کنوے کے گہراو مین اور وہ ایک کنوان کنعان سے تین کوس و بیت المقدس کے قریب تھا یا زمین
اردن مین تھا کنوے کا موتھ چھوٹا سا تھا اور گول بہت پھیلا ہوا اور ستر گز گہرا تھا یا اس سے بھی زیادہ تو یوسف علیہ السلام کو کنوے کے
موتھ پر لائے اونھون نے جب سنا کہ مجھے کنوے مین ڈالتے ہین تو ہر ایک کو لپٹنے لگے اور ہر ایک کا دامن پکڑتے تھے بھائیون نے
اونکے ہاتھ بھی باندھ دیئے اور اونکی کمر مین رسی مضبوط باندھ کر کنوے مین لٹکا دیا یوسف علیہ السلام کے پیراہن کا دامن اوس پتھر سے
اٹکا جو کنوے کے موتھ پر تھا پیراہن بھی اونکے بدن پر سے کھینچ لیا جب کنوے کے بیچ مین یوسف علیہ السلام پہونچے تو بھائیون نے رسی
کاٹ دی اور جناب الٰہی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم پہونچا کہ لے میرے بندے کو یوسف علیہ السلام کنوے کی تہ کو نہ پہونچنے
پائے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کنوے مین پہونچکر حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے پنجہ مین لیلیا اور کنوے کی تہ پر ایک پتھر تھا
اوس پر آرام سے بٹھا دیا اور بہشت کا کھانا پینا اونھین دیتے تھے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا کرتا جو تعویذ کی طرح اونکے بازو پر باندھا تھا
کھولکر انھین پہنا دیا **وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ** اور وحی بھیجی ہمنے اوسکی طرف جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے یا ہمنے الہام کیا اوسے
کہ غمگین نہو عنقریب تجھے چاہ سے نکالکر مسند جاہ پر ہم پہونچاتے ہین اور تیرے بھائیون کو جا جمع کر کے تیرے پاس لاتے ہین
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ البتہ خبر دیگا تو اونھین **بِاَمْرِهِمْ هٰذَا** ساتھ اس کام کے جو اونھون نے کیا ہی اور یہ رنج جو تجھے دیا ہی
وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ حال آنکہ وہ نہ جانینگے کہ تو یوسف ہی تیرا مرتبہ عالی اور درجہ بلند ہونے کی وجہ سے اور تھوڑے
زمانے کے بعد یہ صورت ظاہر ہوئی کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی اونکے پاس آئے اور اونھین نہ پہچانا وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ اور جب یوسف
علیہ السلام کنوئے مین گر گئے اونکے بھائی پھرے اور گلے مین جاکر ایک خصی ذبح کیا اوسکے خون سے حضرت یوسف علیہ السلام کا پیراہن
جو اوتار لیا تھا تر کیا **وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ** اور آئے اپنے باپ کے پاس **عِشَآءً** رات کو اور جھوٹ موٹ **يَّبْكُوْنَ** ۝ روتے تھے
یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹون کے رونے کی آواز سنی حیران و پریشان گھر کے باہر نکل آئے اور بولے ای بیٹو تمھین کیا ہوا اور
میرا یوسف کہان ہی کہ اوسے مین نہین دیکھتا ہون **قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ** بولے وہ کہ ای ہمارے باپ **اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ**

ہم صحرا مین گئے اور ایک دوسرے کے آگے بڑھے جاتے تھے دوڑنے اور تیر لگانے مین وَتَرَكْنَا يُوسُفَ اور چھوڑا تھا ہمنے
یوسف کو تنہا عِنْدَ مَتَاعِنَا اپنے اسباب کے پاس فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ پس کھا گیا اوسے بھیڑیا وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا
اور نہین ہے تو باور کرنے والا ہمین یعنی ہماری بات باور نہین کرتا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۝ اگرچہ ہین ہم سچے ہر کام مین مگر اس موقع پہ
کہ ہماری نسبت جو آپ کو بدگمانی ہی تو ہمین آپ جھوٹا جانتے ہین اور اس بات پر کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہم ایک اور دلیل بھی
رکھتے ہین اور وہ اونکا پیراہن ہی وَجَاءُوا اور آئے عَلَى قَمِيصِهِ یوسف کے پیراہن پر بِدَمٍ كَذِبٍ ساتھ خون جھوٹے کے
یعنی یوسف علیہ السلام کا پیراہن اپنے باپ کے پاس جھوٹے خون مین تر کرکے لائے یعقوب علیہ السلام نے پیراہن خون مین بھرا
جو دیکھا تو اونکے دل مین یوسف علیہ السلام کے ہلاک ہو جانے کا دغدغہ پیدا ہوا مگر چونکہ پیراہن کے کنارے ثابت تھے تو فرمایا کہ عجب
بھیڑیا تھا کہ یوسف کو تو کھا گیا اور پیراہن سے کچھ تعرض نہ کیا پھر غصہ کی راہ سے قَالَ کہا اپنے بیٹون سے کہ تم جو کہتے ہو ایسا نہین ہی
بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ بلکہ بنایا ہی تمھارے واسطے أَنْفُسُكُمْ تمھارے جیون نے اور آسان کر دیا ہی أَمْرًا ایک بڑا کام
یعنی ہلاک یوسف علیہ السلام فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس صبر میرا کام ہی اچھا یعنی تحمل کہ اوسکے سبب سے شکایت نہین مگر خدا سے
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ اور اللہ مدد چاہا گیا ہی یعنی اوسی سے مین مدد چاہتا ہون عَلَى مَا تَصِفُونَ ۝ اوس چیز پر جو تم
بیان کرتے ہو یوسف کی ہلاکت لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام تین دن کنوے مین رہے چوتھے دن صبح کو نجات کی خوشخبری انھین
پہونچی وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ اور آیا قافلہ اوس کنوے کے پاس اور وہ لوگ مدین سے مصر کو جاتے تھے فَأَرْسَلُوا
وَارِدَهُمْ پس بھیجا اونھون نے اپنے وارد کو اوس کنوے کی طرف وارد اوسے کہتے ہین جس سے قافلہ کے واسطے پانی
کھینچنا متعلق ہوتا ہی اور اوس قافلہ کا وارد مالک بن ذعر الخزاعی تھا اہل مدین مین سے جب کنوے کی جگت پر آیا فَأَدْلَىٰ
دَلْوَهُ تو کنوے مین ڈالا اوسنے اپنا ڈول اور حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی پہونچی کہ ڈول مین بیٹھ جاؤ مصرع
ای یوسف آخر بہر تو این دلو در چاہ آمدہ ✤ یوسف علیہ السلام ڈول مین بیٹھ لیے معالم مین لکھا ہی کہ کنوے کی دیوارین حضرت
یوسف علیہ السلام کے فراق مین روتی تھین اور انیس الغریبین مین لکھا ہی کہ مالک ڈول کھینچنے مین حیران ہوا اسواسطے
کہ ڈول بہت بھاری ہو گیا تھا کنوے مین جھک کر اوسنے دیکھا اور یوسف علیہ السلام کو ڈول مین دیکھا قَالَ يَا بُشْرَىٰ بولا کہ ای
خوشخبری اور خوشوقتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بشری اوسکے دوست کا نام تھا اوسے مدد کے واسطے پکارا اور کہا کہ هَٰذَا غُلَامٌ
یہ ایک فرزند ہی کہ اسنے ڈول کو بھاری کر دیا پھر اوسکی مدد سے یوسف علیہ السلام کو کنوے سے نکالا نظم چو آن ماہ جہان آرا برآمد ✤
ز جانش بانگ یا بشرای برآمد ✤ بشارت کز چنین تاریک چاہے ✤ برآمد بس جہان افروز ماہے ✤ وَأَسَرُّوهُ اور چھپا رکھا
اوسے قافلہ والون سے بِضَاعَةً اوس حال مین کہ وہ سرمایہ تجارت تھا یا یوسف علیہ السلام کا حال قافلہ والون سے چھپایا
اور یہ کہا کہ ان پانی والون نے اسے میرے سپرد کیا ہی کہ اونکے واسطے مصر مین لیجا کر بیچون اور بعضون نے کہا ہی کہ أَسَرُّوا کی ضمیر یوسف
علیہ السلام کے بھائیون کی طرف پھرتی ہی یعنی اونکے بھائیون نے اونکا حال چھپایا اور کہا کہ یہ ہمارا غلام ہی اور یہ اسطرح ہی کہ جب بھائیون نے

یوسف علیہ السلام کی خبر پائی تو قافلہ مین آئے اور بولے کہ یہ ہمارا غلام ہی اور ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہی اسے تم مول لیلو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
اور اللہ جاننے والا ہی بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین یعنی یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اپنے بھائی اور باپ کے
ساتھ یا قافلے والے یوسف علیہ السلام کا حال جو چھپاتے ہین لکھا ہی کہ جب بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو زبان
عبری مین اونسے کہا کہ جو کچھ ہم کہین اگر تو اوسکے خلاف کہیگا تو ہم تجھے قتل ہی کر ڈالینگے یوسف علیہ السلام چپ کھڑے رہے اور
بھائیون نے مالک سے یہ بات کہی کہ یہ ہمارا غلام بھگوڑا ہی اور نافرمان کام مین جی نہین لگاتا ہم اسے بیچتے ہین تم اسے مول لیلو اور
اپنے ساتھ اور کسی شہر مین لیجاؤ کہ ہمسے یہ دور ہو جائے اور اسکی خبر ہم نہ سنین مالک بولا کہ زر نقد جو میرے پاس تھا مین نے اوسکا
مال مول لیلیا ہی ہان کئی کھوٹے درم میرے پاس باقی ہین بھائی بولے تو جانتا ہی کہ اس غلام کی قیمت تو بہت کچھ ہی مگر ہم تیرے
ہاتھ اوسی قیمت پر بیچتے ہین جو تیرے پاس ہی پھر حضرت یوسف علیہ السلام کا ہاتھ مالک کے ہاتھ مین پکڑا دیا وَشَرَوْهُ اور بیچ ڈالا
اوسے بِثَمَنٍ بَخْسٍ ساتھ دام کم اور کھوٹے کے دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ یہ چند درم گنتی کے اوس زمانے کے لوگون کی عادت یہی تھی
کہ چالیس درم سے کم گنتے تھے اور زیادہ تولتے تھے مالک نے اپنے درہم گنے سترہ تھے یا بیس ہر بھائی نے دو دو اوٹھا لیے اور بعضے کہتے ہین
لکھا ہی کہ یہودا نے کچھ نہین لیا القصہ مالک نے یوسف علیہ السلام کو مول لیا وَكَانُوْا فِيْهِ اور تھے بھائی یوسف علیہ السلام کی ع ۱۴
شان مین مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ○ بے رغبتون مین سے یہ نہ چاہتے تھے کہ وہ اونکے ساتھ رہے یا قافلہ والے اونھین مول لینے مین
بے رغبت تھے بھاگ جانے اور نافرمانی کرنے کے خیال سے پھر مالک یوسف علیہ السلام کو مصر مین لایا اوس زمانے مین مصر کا بادشاہ
ریان بن ولید عملیقی تھا اس بادشاہ نے اپنے ملک کے کامون مین تصرف کا اختیار قطفیر یا اطفیر مصری کو دیدیا تھا کہ اوسے عزیز
کہتے تھے جب مدین کے قافلے کی خبر مصر مین پہونچی اور عزیز نے کے گلگشتے قافلہ کی راہ پر آئے اور یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اونکے
حسن وجمال سے شیفتہ اور حیران ہو کر پھرے اور عزیز مصر کو خبر کی اور وہ ایک بی بی رکھتا تھا راعیل نام یا فکارا اور مشہور یہ ہی کہ اوسے زلیخا
کہتے تھے عین المعانی مین لکھا ہی کہ زُلیخا زے کو پیش لام کو زبر کے ساتھ صحیح ہی اور مشہور زَلیخا زے کو زبر لام کو زیر کے ساتھ القصہ جب عزیز نے
غلام کی خبر سُنی تو مالک کو پیغام دیا کہ اپنے غلام کو نخاس مین لاؤ دوسرے دن یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر کے مالک بازار مین لیگیا
اور اوس جمال شیرین کا شور مصریون مین پڑا بیت آراستہ آن یار ببازار برآمد ✤ فریاد وفغان از در و دیوار برآمد ✤ خریدار قیمت
بڑھانے لگے ہر ایک جو قیمت لگاتا دوسرا اوس پر اور کچھ بڑھاتا یہانتک نوبت یہ پہونچی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر تول کر چاندی
سونا مشک اور دیبا دینے لگے عزیز مصر نے خریداری مین پیشقدمی کی شعر خریداران دیگر لب ببستند ✤ پس زانوے خاموشی نشستند ✤
عزیز مصر نے قیمت دیدی اور یوسف علیہ السلام کو اپنے گھر لیگیا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ اور کہا اوسنے جسنے مول لیا
یوسف علیہ السلام کو مِنْ مِّصْرَ اہل مصر مین سے یعنی عزیز نے لِامْرَاَتِهٖٓ اپنی بی بی سے یعنی بی زلیخا سے کہ اَكْرِمِيْ
مَثْوٰىهُ بزرگ رکھ اسکی جگہ کو یہ کنایہ اچھی طرح رکھنے اور خوبی کے ساتھ پیش آنے سے ہی اسواسطے کہ کسیکو اچھی جگہ بٹھانا اوسکی
عزت اور حرمت کی دلیل ہی یعنی اس غلام کو اچھی طرح رکھنا عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ شاید یہ نفع پہونچائے ہمین ہر من تالاب کے

کام مین اور مصالح روزگار کے سرانجام مین آوَ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا یا بنا لینگے ہم اوسے بیٹا کہتے ہین کہ عزیز اس قابل نہ تھا کہ اوسکے
اولاد ہو بولا کہ اسے ہم فرزندی مین لینگے اسواسطے کہ بزرگی کے آثار اسکے چہرے سے ظاہر ہین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح یوسف کی
محبت کو اوسکے دل مین ہمنے جگہ دی اسی طرح مَكَّنَّا لِيُوسُفَ جگہ دی ہمنے یوسف کو یعنی مکان والا کر دیا ہمنے اوسے
فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین تاکہ اوسمین تصرف کرے وَلِنُعَلِّمَهٗ اور تاکہ تعلیم کرین ہم اوسے مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ
خواب کی تعبیرون سے یا کتب الٰہی کے معنی وَاللّٰهُ غَالِبٌ اور اللہ غالب ہی عَلٰٓى اَمْرِهٖ اپنے کام پر کوئی کسی چیز کو
اوس سے رو نہین کرسکتا اور کسی چیز مین اوس سے نزاع نہین کرسکتا یا غالب ہی امر یوسف علیہ السلام پر کہ بھائیون کو
خواہش تھی اونکی ہلاکت اور خواری کی اور اللہ جل شانہ کو خواہش تھی اونکی عزت و سرداری کی اور وہی ہوا جو کچھ خدا نے
چاہا تھا بیت بود ہر کسے را دگر گونہ رائے ✤ نباشد مگر انچہ خواہد خدائے ✤ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے کہ کامون کی باگ اوسی کے قبضہ اور مشیت مین ہی وَلَمَّا بَلَغَ اور جب پہونچا یوسف
علیہ السلام اَشُدَّهٗ اپنی قوت کو اٹھارہ یا بائیس برس کی عمر مین آور بعضے کہتے ہین کہ تیس اور چالیس برس کے درمیان مین تو
اٰتَيْنٰهُ دیا ہمنے اوسے حُكْمًا وَّعِلْمًا حکم کہ وہ نبوت یا حکمت ہی اور وہ علم ہوتا ہی عمل کی تائید کرنے والا اور دیا ہمنے
اوسے علم دین کا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور ایسی ہی جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو لکھا ہی کہ جب
یوسف علیہ السلام عزیز کے گھر مین آلیے تو اوسکے عشق کے بادشاہ نے زلیخا کے خانۂ دل مین دخل کیا اور اونکے حسن کے لشکر نے
اوسکے صبر و سکون کی متاع لوٹ لی نظم زلیخا چون بر ویش دیدہ بکشاد ✤ بیک دیدارش افتاد انچہ افتاد ✤ ز لطف صورت و
حسن شمائل ✤ اسیرش شد بہ یکدل نہ بصد دل ✤ جب عشق کمال کو پہونچا اور شوق نہایت درجہ بڑھا تو زلیخا نے اپنا حال
یوسف علیہ السلام سے ظاہر کیا وَرَاوَدَتْهُ اور چاہا یوسف کو الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا اوس عورت نے کہ یوسف جسکے
گھر مین تھے یعنی زلیخا نے یوسف علیہ السلام کی خواہش کی عَنْ نَّفْسِهٖ اوسکے نفس سے یعنی اپنا مطلب یوسف علیہ السلام سے
چاہا اور اونھین اوس محل مین لیگئی جسمین سات گھر ایک کے بعد ایک بنائے تھے وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ اور بند کر لیے دروازے
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور بولی کہ جلدی کر اور میرے آگے آ کہ مین تیرے واسطے ہون حضرت یوسف علیہ السلام نے جب
حال دیکھا تو قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ کہا کہ پناہ لیتا ہون مین خدا کی پناہ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ تحقیق خدا میرا رب ہی اَحْسَنَ مَثْوَايَ
نیک کی ہی اوسنے جگہ میری یا رگاہ قرب کے پاس یا عزیز میرا سردار ہی اور تجھسے مجھے اچھی طرح رکھنے کا حکم کیا ہی تو مین اوسکی حرمت
اور اوسکی نعمت کے حق کی رعایت کرکے اوسکے حرم مین خیانت کے ساتھ دست درازی نہین کرسکتا اِنَّهٗ تحقیق کہ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ چھٹکارا نہین پاتے ظالم یعنی وہ حق نہ پہچاننے والے جو نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین یا جو لوگ زنا کرتے ہین
اسواسطے کہ زنا سب ظلمون سے بدتر ہی آور حضرت یوسف علیہ السلام زبان حال سے زلیخا کے ساتھ جو خطاب فرماتے تھے
وہ لوگون نے یہ کہا ہی نظم زہی غفلت کہ در روز قیامت ✤ چو افتد بر زناکاران غرامت ✤ جزای آن جفاکیشان

نویسند ٭ ما سر دفتر الشان نویسند ٭ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ اور بیشک قصد کیا اوس عورت نے یوسف کے ساتھ اختلاط کرنے کا
زنا سے وَهَمَّ بِهَا اور قصد کیا یوسف علیہ السلام نے اوسے دفع کرنے کا بھاگنے کی راہ سے لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ اگر نہ دیکھتا
یوسف بُرْهَانَ رَبِّهٖ دلیل اپنے رب کی تو البتہ اوسکے ساتھ اختلاط کا قصد کرتا اور وہ دلیل قول اصح پر عصمت الٰہی کا
نور اور نبوت یوسفی کی روشنی تھی کہ یوسف علیہ السلام اور اوس کام کے درمیان مین حائل ہوگئی جو خدا کے غصے کا سبب ہو تو
حضرت یوسف علیہ السلام نے قوت نبوت اور مدد فتوت سے اوس حال مین اپنے تئین بچا رکھا كَذٰلِكَ اسی طرح اوسے ثبات دیا
ہمنے عصمت و عفت پر لِنَصْرِفَ تاکہ پھیر دین ہم عَنْهُ السُّوْٓءَ اوس سے برائی یعنی عزیز کے حرم مین خیانت کو وَالْفَحْشَآءَ
اور برے کام یعنی زنا کو اِنَّهٗ بیشک وہ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ ہمارے خالص بندون مین سے ہی یعنی جو باتین
نہ کرنا چاہیے اوسے پاک کیا گیا لکھا ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے پاس سے بھاگے جس بند دروازے کے پاس پہونچتے
مفتح الابواب جل شانہ کے حکم سے وہ کھل جاتا تھی زلیخا بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے پیچھے دوڑین وَاسْتَبَقَا الْبَابَ
اور آگے بڑھنا چاہا یوسف اور زلیخا نے دروازہ کی طرف ناگاہ بی بی زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام تک پہونچ گئین اور
اونھین پکڑ کر پھر کھینچا وَقَدَّتْ اور پھاڑ ڈالا کھینچنے مین قَمِيْصَهٗ کرتا یوسف علیہ السلام کا مِنْ دُبُرٍ پیچھے سے وَّاَلْفَيَا
سَيِّدَهَا اور پایا دونون نے اوس عورت کے شوہر کو یعنی عزیز کو لَدَا الْبَابِ دروازے کے پاس باہر جب عزیز نے
یوسف اور زلیخا علیہ السلام کو مضطرب دیکھا تو سمجھا کہ ایسی صورت ظاہر ہوئی ہی کہ یہ دونون آشفتہ ہین قبل اسکے کہ وہ تحقیق
کرنے مین مشغول ہو زلیخا نے پہل کی اور دلیرون کی طرح بولی قَالَتْ کہا زلیخا نے کہ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ کیا جزا ہی
اوس شخص کی جو چاہے بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا ساتھ تیرے لوگون کے برائی اوسکی مراد اپنی ذات ہی اور اس بات سے اوسنے چاہا کہ اپنے
گناہ سے خود بری الذمہ ہوجائے اور ایسا ظاہر کرے کہ یہ یوسف علیہ السلام کا جرم ہی پھر بولی کہ جو تیرے حرم کے ساتھ قصد کرے
اوسکی جزا کیا ہوسکتی ہی اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ مگر یہ کہ قید خانے مین بھیجدیا جائے یعنی اوسکی سزا قید ہی اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
یا عذاب دردناک یعنی کوڑے مارنا اور ادب دینا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ بات سنی کہ قید اور عذاب سے دھمکاتی ہی قَالَ
هِيَ رَاوَدَتْنِيْ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ اوسنے درخواست کی مجھسے عَنْ نَّفْسِيْ میری ذات کی اور مینے تندہی نہین کی
اور اوس سے بھاگا عزیز مصر نے کہا کہ ہم کیونکر جانین کہ تیری یہ بات سچ ہی کوئی یہ حال جانتا ہی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہان
اوس مکان مین چار مہینے کا ایک لڑکا جھولے مین تھا وہ میرا گواہ ہی اور وہ لڑکا زلیخا کی خالہ کا لڑکا تھا عزیز بولا کہ چار مہینے کا
بچہ کیا جانے اور کیونکر بات کریگا تو میرے ساتھ مہمل بات اور مسخراپن کرتا ہی یوسف علیہ السلام بولے کہ میرا خدا اس بات پر
قادر ہی کہ اوسے باتین کرنے والا کردے اور وہ میرے بے گناہ ہونے پر گواہی دے لطائف سبعین مین لکھا ہی کہ عزیز نے اوس
بچہ سے پوچھا کہ تو کیا کہتا ہی وہ قدرت خدا سے بولنے لگا اور یہ بات کہی کہ یوسف علیہ السلام سچ کہتے ہین حق تعالی نے اس قصہ سے
ان الفاظ مین خبر دی کہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اور گواہی دی گواہی دینے والے نے زلیخا کے لوگون مین سے

اور بعضون نے کہا ہی کہ زلیخا کے چچازاد بھائی نے گواہی دی اور حکمت کی رو سے یہ بات کہی کہ ای عزیز اِنْ كَانَ قَمِيصُهٗ
اگر ہی پیراہن یوسف علیہ السلام کا گریبان قُدَّ مِنْ قُبُلٍ پھٹا ہوا آگے سے فَصَدَقَتْ تو زلیخا سچ کہتی ہی وَهُوَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ○ اور یوسف جھوٹون مین سے ہی اسواسطے کہ یہ صورت اس بات پر دلیل ہی کہ زلیخا نے یوسف کو اپنے سے دفع کرنیکا
قصد کیا کہ اونکا گریبان آگے سے پھٹ گیا وَاِنْ كَانَ قَمِيصُهٗ اور اگر ہی یوسف علیہ السلام کا کرتا قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
پیچھے سے پھٹا ہو فَكَذَبَتْ تو زلیخا جھوٹ کہتی ہی وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ اور یوسف سچون مین سے ہی اسواسطے
کہ یہ حال اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ یوسف علیہ السلام اوس سے بھاگے اور اوسنے پیچھے آکر اونھین اپنی طرف کھینچا کہ کرتا پیچھے سے
پھٹ گیا فَلَمَّا رَاٰ پھر جب دیکھا عزیز نے قَمِيصَهٗ کرتا یوسف علیہ السلام کا قُدَّ مِنْ دُبُرٍ پھٹا ہوا پیچھے سے تو زلیخا کی
طرف متوجہ ہوا اور غصہ مین آکر قَالَ اِنَّهٗ بولا کہ بیشک یہ کام مِنْ كَيْدِكُنَّ تم عورتون کے مکر اور حیلہ سے ہی اِنَّ كَيْدَكُنَّ
تحقیق کہ مکر تمھارا عَظِيْمٌ ○ بڑا ہی جلدی دل مین آجاتا ہی اور نفس مین تاثیر کرتا ہی پھر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا
اور عذر خواہی کے طور پر کہا کہ يُوْسُفُ اَعْرِضْ ای یوسف درگذر اور موُنھ پھیر عَنْ هٰذَا سکتہ اس کام سے اور اسے پوشیدہ رکھ
وَاسْتَغْفِرِيْ اور ای زلیخا بخشش چاہ لِذَنْۢبِكِ واسطے اپنے گناہ کے تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ اس سے مراد یہ ہی کہ عذر خواہی
یوسف سے کہ وہ مسافر ہی اور راوسے تو نے آزردہ کیا اِنَّكِ كُنْتِ بیشک تو تھی مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ○ ع گناہگارون مین سے
اس صیغہ کا مذکر لانا تغلیب کے واسطے ہی لکھا ہی کہ عزیز نے اگرچہ اس قصہ کو مٹایا اور چھپایا مگر عشق کی بات کب چھپتی ہی یہ ماجرا بکچھ
لوگون کی زبانون پر آیا اور موُنھون سے نکلنے لگا اور مصر کی بعضی بیبیان بی زلیخا کو ملامت کرنے لگین اور البتہ عشق کو غوغا
ملامت در کار ہی سودا سے سلامت ناساز وار ہی **نظم** نسازد عشق را کنج سلامت ✤ خوشا رسوائی کوے ملامت ✤ غم عشق از
ملامت تازہ گردد ✤ وزین غوغا بلند آوازہ گردد ✤ وَقَالَ نِسْوَةٌ اور کہا عورتون کے ایک گروہ نے کشاف مین لکھا ہی کہ
پانچ عورتین ملک ریان کی خواصین تھین پاس بیٹھکر باہم کہنے لگین فِي الْمَدِيْنَةِ شہر مصر کے ایک موضع مین کہ اوسے
عین الشمس کہتے ہین اور اونکی تقریر کا مضمون یہ تھا کہ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ عزیز کی عورت یعنی زلیخا نے تُرَاوِدُ فَتٰىهَا
چاہا ہی اپنے غلام کو عَنْ نَّفْسِهٖ اوسکے نفس سے یعنی غلام سے درخواست کی ہی کہ اوسکا کام دے قَدْ شَغَفَهَا تحقیق کہ پھاڑا ہی
غلام نے اوسکے دل کا پردہ حُبًّا محبت کی جہت سے یعنی یوسف علیہ السلام کی محبت زلیخا کے دل مین سما گئی ہی اِنَّا لَنَرٰىهَا تحقیق کہ ہم
دیکھتے ہین اوس عورت کو فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی مین اور ظاہری خطا مین کہ عزیز ایسا شوہر موجود ہوتے ہوے
اپنے زر خرید غلام پر فریفتہ ہوئی فَلَمَّا سَمِعَتْ پھر جب سنا بی زلیخا نے بِمَكْرِهِنَّ مکر اون عورتون کا یعنی وہ
باتین جو خفیہ کہتی تھین اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ بھیجا اونکی طرف آدمی اور یہ استدعا کی کہ اوسکے بلانے سے چلی آئین لکھا ہی
کہ بی زلیخا نے چالیس عورتین بلائین اونمین وہ پانچون عورتین بھی تھین جنھون نے اپنی جگہ پر زلیخا کو ملامت کی تھی جب یہ سب
عورتین زلیخا کے گھر آئین تو اونکے ساتھ تعظیم کی رسمین ادا کین وَاَعْتَدَتْ اور تیار کین لَهُنَّ مُتَّكَاً اونکے واسطے مسندین

ع ۹

لطیف تکیون سے یا تیار کیا پاکیزہ کھانا یا آراستہ کی کھانے کی مجلس اسواسطے کہ خبر مین ہو کہ وہ عورتین تکیہ لگائے ہوئے کھانا کھاتی تھین
وَّاٰتَتْ اور دی کُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ ہر ایک کو اون عورتون مین سے سِكِّيْنًا ایک چھری کہ گوشت کاٹکر نوش
کرین اور یوسف علیہ السلام کے پاس آکر لباس فاخرہ پہنایا اور تاج مرصع اونکے سر مبارک پر رکھا وَّقَالَتِ اخْرُجْ اور کہا
زلیخا نے کہ باہر آ عَلَيْهِنَّ ان عورتون پر یوسف علیہ السلام نے انکار کیا پہلی زلیخا نے اصرار کیا یہانتک کہ یوسف علیہ السلام کو
لے ہی آئین بیت زخلوتخانہ آن گنج نہفتہ + برون آمد چو گلزار شگفتہ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ پھر جب دیکھا اون عورتون نے اوسے تو
اَكْبَرْنَهٗ بڑا پایا اوسے جمال مین ایک بار سب اونکے دیدار کی شیفتہ ہوکر آپے سے باہر ہوگئین اور اپنے تئین بھول گئین
وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اور کاٹ ڈالے اون سب عورتون نے اپنے ہاتھ اور اسکا درد اونہین نہ محسوس ہوا حقائق سلمی مین
لکھا ہو کہ حق تعالی اس آیت سے اپنی محبت کا دعوی کرنے والون کو ملامت کرتا ہو کہ دیکھو ایک مخلوق دوسرے مخلوق کے
دیدار مین اس حال کو پہونچ جاتا ہو کہ ہاتھ کاٹ ڈالنے کے درد کی تمیز نہین کرتا تمھین جمال خالق کا پرتو دیکھنے مین چاہیے کہ
کسی بلا اور تکلیف سے دردمند نہو بیت گر با تو دمے دست در آغوش توان کرد + بیداد تو سہل ست فراموش توان کرد +
القصہ مصر کی عورتین بیخودی سے جب آپ مین آئین تو تعریف کرنے لگین وَقُلْنَ اور بولین کہ حَاشَ لِلّٰهِ پاک ہو اللہ صفت
عجز سے ایسا مخلوق پیدا کرنے مین مَا هٰذَا بَشَرًا نہین ہو یہ غلام آدمی اسواسطے کہ ایسا حسن و جمال آدمی کا نہین ہوتا اور کبھی
کسینے نہین دیکھا شعر تو از سلالۂ سفلی ز آب و خاک نہ زادی + کہ از قبیلۂ روحانیان حور نژادی + اِنْ هٰذَآ نہین ہو یہ شخص
اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ مگر فرشتہ بزرگ خدا کے نزدیک اسواسطے کہ جمال اس زیبائی کے ساتھ کمال اس رعنائی کے ساتھ
اور اس درجہ عصمت خاصۂ ملکیت ہی نظم چو دیدندش کہ جز والا گہر نیست + بر آمد بانگ از ایشان کین بشر نیست + نہ چون آدم
ز آب و گل سرشتہ ست + ز بالا آمدہ قدسی فرشتہ ست + صاحب وسیط اپنے اسناد سے جابر انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس نازل ہوے اور یہ بات کہی کہ خدا
آپکو سلام پہونچاتا ہو اور فرماتا ہو کہ اے میرے حبیب کریم علیک الصلوۃ والتسلیم روے یوسف کے حسن کو نور کرسی سے مین نے ظہور دیا ہو
اور تیرے حسن کا جلوہ نور عرش سے معزز کیا ہو وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحْسَنَ مِنْكَ یوسف علیہ السلام کا جمال تھا اور سرور انبیا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا کمال تھا یوسف علیہ السلام کے جمال دیکھنے سے ہاتھ کٹ گئے اور کمال محمدی کے ظہور مین زنارین کٹ گئین بیت از حسن روے یوسف
دست بریدہ سہل ست + دریاے دلبر ما سرہا بریدہ باشد + مترجم کہتا ہو کہ یہ امر یقینی ہو کہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام سے جناب حبیب رب
العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین بہت حسین تھے اسواسطے کہ آپنے خود فرمایا ہو کہ میرا بھائی یوسف پھیکا تھا اور مین نمکین ہون اور ظاہر ہو کہ
پھیکے حسن اور نمکین حسن مین کسقدر فرق ہوتا ہو اور حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر کی عورتین بے نقاب اور آراستہ دیکھکر آپے سے خود
ہوگئین کہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے جناب حبیب کریم علیہ التسلیم ہنوز نقاب پدری مین تھے بے دیکھے آپکے اشتیاق مین مکہ کی بہت عورتون نے
اپنے گلے کاٹ ڈالے یعنی نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بدولت حضرت عبداللہ والد ماجد جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

ایسے حسین تھے کہ جب اونکے وصال سے مایوس ہوئین تو بہت عورتون نے اس غم مین اپنے تئین ہلاک کیا چنانچہ فاطمہ بنت مر کی حکایت مشہور ہی کہ اوسنے پہلے تو حضرت عبداللہ سے تمنا ے مواصلت کی اور اونھون نے نفرت کی جب آپ نے اپنی بی بی حضرت آمنہ کو سرفراز فرمایا اور نور محمدی رحم آمنہ مین منتقل ہو آیا تو حضرت عبداللہ کو فاطمہ بنت مر کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور اوسنے بے تو ہجگی کرکے صاف کہدیا کہ اے عبداللہ مین نے اپنے علم کے زور سے پہچانا تھا کہ نور نبی آخرالزمان تمھاری پیشانی مین جلوہ گر ہی اوسکی تمنا سے مین نے تجسے آرزوے وصال کی تھی آج وہ تمھاری پیشانی مین تابان نہین اسوجہ سے مجھے تمھارے وصال کا ارمان نہین ہی پس معلوم ہوا کہ مکہ کی عورتون کو حضرت عبداللہ سے جو فرط محبت تھی وہ نور محمدی کی بدولت تھی اور حضرت عبداللہ کے وصال سے مایوس ہو کر جن عورتون نے اپنے کو ہلاک کیا درحقیقت نور محمدی کے شوق مین اپنے تئین ہلاک کیا و زیہ شاعر لکھنوی نے اس مضمون کو کیا خوب موزون کیا ہی **شعر** اپنے یوسف کو مرے یوسف سے تو نسبت ندے + اے زلیخا اسپہ سر کٹتے ہین او سپر اونگلیان + ایضاً وله **شعر** حسن یوسف سے فزونتر ہی رسول اللہ کا + وہ ہی نور چشم یعقوب اور یہ نور اللہ کا + اور حق یہ ہی کہ جمال ظاہری ہو یا کمال باطنی آپکی ذات جامع الکمالات ہر وصف مین تمام انبیا علیہم السلام سے فائق ہی **نظم** یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ + مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ + لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ + بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہی کہ آپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جمال کی صفت مین فرمایا کہ **شعر** لَوَامِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَاَیْنَ جَبِیْنَهٗ + لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبِ عَلَی الْیَدِ + زنان مصر بہنگام جلوۂ یوسف + ز روے بیخودی از دست خویش ببریدند + مقرر ست کہ دل پارہ پارہ میکردند + اگر جمال تو اے نور دیدہ میدیدند + القصہ جب زلیخانے عورتون کی حیرت اور شیفتگی دیکھی تو **قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ** کہا زلیخانے کہ یہ وہ شخص ہی کہ تمنے **لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ** ملامت کی مجھے اوسکی محبت مین اب تمنے جانا کہ میری محبت حق بجانب ہی **وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ** اور بیشک چاہا مین نے اوسے **عَنْ نَّفْسِهٖ** اوسکے نفس سے یعنی مین نے چاہا کہ میری آرزو پوری کرے **فَاسْتَعْصَمَ** پس اوسنے اپنے تئین بچایا اور مجپر نہ جھکا **وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ** اور اگر ایسا نہ کریگا **مَآ اٰمُرُهٗ** جو کچھ مین اوسے حکم کرتی ہون کہ میری مراد پوری کرے تو **لَیُسْجَنَنَّ** ضرور ضرور قید کیا جاویگا **وَلَیَكُوْنًا** اور البتہ ہوگا **مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ** ذلیل ہونے والون مین سے یعنی قید خانہ مین داخل ہوگا یوسف علیہ السلام نے جب یہ کلام سُنا تو اوس جلسہ سے مونھ پھیرا اور عورتین اونکے پیچھے پیچھے باہر گئین اس حیلہ سے کہ ہم جاکر اوسے فہمایش کرتے ہین اور وہان ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ اپنی طرف اونھین بلایا اور ہر ایک جدا جدا خواہشمند ہوئی یوسف علیہ السلام نے اونکی باتون سے تنگ آکر **قَالَ رَبِّ** کہا اے رب میرے **السِّجْنُ** قید **اَحَبُّ اِلَیَّ** بہت دوست ہی مجھے **مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ** اوس چیز سے جسکی طرف بلاتی ہین وہ مجھے کہ مین زلیخا کی خوشی کرون یا انکی طرف مائل ہون **شعر** عجب درماندہ ام در کار ایشان + مرا زندان بہ از دیدار ایشان + **وَاِلَّا تَصْرِفْ** اور اگر نہ پھیریگا تو **عَنِّیْ** مجھسے **كَیْدَهُنَّ** مکر اور فریب اونکا یعنی اگر تو مجھے اپنی عصمت کی پناہ مین نہ لیگا تو **اَصْبُ اِلَیْهِنَّ** میل کرونگا مین اونکی طرف یعنی اونکی بات مان لونگا **وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ**

او ر ہو جاؤنگا مین جاہلون مین سے اوس کام کا مرتکب ہوکر جو نہ چاہیے **فَاسْتَجَابَ لَهٗ** پس قبول کرلی دعا اوسکی **رَبُّهٗ**
اوسکے رب نے **فَصَرَفَ عَنْهُ** پھر پھیر دیا اوس سے **كَيْدَهُنَّ** مکر اونکا **اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ** بیشک وہ سننے والا ہی اوسکی
دعا جو اوسکی پناہ لے **الْعَلِيْمُ ○** جاننے والا ہی اوسکا حال جو سبب دور بھاگے کے لکھا ہی کہ عورتین جب یوسف علیہ السلام سے
ناامید ہوئین تو زلیخا سے بولین کہ صلاح یہ ہی کہ اوسے دو تین دن قید رکھ شاید کہ تکلیف کے سبب سے رام ہو جائے اور راحت
او ر نعمت کی قدر جانکر تیرا کہا مان لے **بیت** چو کورہ ساز زندان را بدو گرم ✤ بود زان کورہ گردد آہنش نرم ✤ زلیخا نے یہ بات
مان لی اور عزیز کے پاس آکر کہنے لگی کہ اس عبری غلام کے سبب سے مین بدنام ہوئی ہون اور میری طبیعت کو اوس سے خدمت
لینے سے نفرت ہو گئی ہی صلاح یہ ہی کہ اوسے تو قید خانہ مین بھیجدے تاکہ لوگ یہ گمان کرین کہ وہ گنہگار ہی اور مین ملامت سے
بچون عزیز نے یہ بات قبول کرلی حکم کیا کہ یوسف کو قید خانے لیجاؤ لوگ لیگئے **ثُمَّ بَدَا لَهُمْ** پھر ظاہر ہو گیا لوگون پر
او ر اونکے دل مین پڑ گیا **مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ** بعد اسکے جب دیکھین اونھون نے یوسف علیہ السلام کی عصمت کی
دلیلین اور برات کے گواہ جیسے چار مہینے کے بچے کی گواہی اور کرتے کا چاک پیچھے کی جانب سے پھٹنا اور عورتون کے
ہاتھ کٹ جانا یعنی باوجود یہ نشانیان دیکھنے کے اونکی رائے میں یہی بات قرار پائی کہ مصلحةً **لَيَسْجُنُنَّهٗ** البتہ قید کرین اوسے
حَتّٰى حِيْنٍ ○ اوس وقت تک جو ٹھہرا ہو پس یوسف علیہ السلام کو قید مین لیگئے اور زندان کو اوس سرو قامت گل رخسار کے ع ۶
سبب سے رشک گلستان بنایا **نظم** چو آن دل زندہ در زندان درآمد ✤ بجسم مردہ گوئی جان درآمد ✤ دران محنت سرا افتادہ
ہوشے ✤ برآمد زان گرفتاران خروشے ✤ **وَدَخَلَ** اور داخل ہوے **مَعَهُ السِّجْنَ** اوسکے ساتھ قید خانہ مین **فَتَيٰنِ**
دو جوان بادشاہ ریان کے ملازمون مین سے ایک بادشاہ کا ساقی یعنی شراب پلانے والا تھا اوسکا نام یونا تھا اور دوسرا
باورچی کہ اوسے مجلت کہتے تھے بادشاہ نے انکی نسبت گمان کیا تھا کہ مجھے زہر دیدینگے اور اونھین قید کا حکم کیا تھا اتفاقاً
حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ وہ دونون بھی قید خانہ مین داخل ہوے اور یوسف علیہ السلام قید خانہ مین قیدیون کی
خبرگیری کرتے اور اونکے خوابون کی تعبیر کہتے یہانتک کہ ایک دن ان دونون قیدیون نے بھی خواب دیکھے کہتے ہین کہ ساقی نے
دیکھا باورچی نے نہین یا کسی نے خواب نہین دیکھا فقط حضرت یوسف علیہ السلام کا امتحان لینے کو **قَالَ اَحَدُهُمَاۤ**
کہا ایک نے اون دونون مین سے یعنی ساقی نے **اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ** تحقیق کہ مین دیکھتا ہون اپنے تئین خواب مین کہ باغ مین انگور کی ایک
ٹٹی ہی اور اوسپر انگور کے تین خوشے پکے ہوے لگے ہین اور بادشاہ کا کٹورا میرے ہاتھ مین ہی **اَعْصِرُ خَمْرًا** نچوڑتا ہون اوسمین انگور عرق
انگور کو خمر یعنی شراب اسواسطے فرمایا کہ اوس سے شراب بنتی ہی **وَقَالَ الْاٰخَرُ** اور کہا دوسرے یعنی باورچی نے کہ **اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ**
تحقیق مین دیکھتا ہون اپنی تئین کہ بادشاہی باورچی خانہ مین **اَحْمِلُ** اوٹھاتا ہون **فَوْقَ رَاْسِيْ** اپنے سر پر **خُبْزًا** روٹی
اور وہ تین خوان روٹیون کے ہین **تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ** کھاتے ہین پرندے اون روٹیون مین سے اور اوڑائے لیے جاتے ہین
نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ خبر دے ہمین ان دونون خوابون کی تعبیر سے **اِنَّا نَرٰىكَ** تحقیق کہ ہم دیکھتے ہین تجھے

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ نیک کام کرنے والون مین سے قیدیون کے ساتھ پھر ہمارے خوابون کی تعبیر کہکر ہمارے ساتھ بھی نیکی کر
یوسف علیہ السلام نے نہ چاہا کہ اونکے خوابون کی تعبیر جھٹ پٹ کہدین اسواسطے کہ اوسمین ایک کے واسطے بُری بات متصور تھی تو
اونکے خواب کو ٹال کر قَالَ کہا کہ لَا يَأْتِيْكُمَا نہ آیگا تمھارے پاس طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ کھانا کہ روزی دیے جاؤگے وہ
اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا مگر دونگا تمھین بِتَاْوِيْلِهٖ اوسکے انجام کی یعنی اوس کھانے کا رنگ اور مزہ تمھین بتادونگا قَبْلَ اَنْ
يَّاْتِيَكُمَا قبل اسکے کہ آئے وہ تمھارے پاس یعنی مین تمھین اوسکے غیب کی بات بتادونگا وہ بولے کہ یہ کاہنون وغیرہ
ایسی باتین سُنی ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرا معجزہ ہے کہانت نہین ذٰلِكُمَا یہ جو کہا مین نے تم دونون سے
مِمَّا عَلَّمَنِيْ اوس چیز سے ہے جو سکھائی مجھے رَبِّيْ میرے رب نے الہام اور وحی کے سبب سے اِنِّيْ تَرَكْتُ تحقیق کہ مین نے
چھوڑدی ہے مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ملت اوس گروہ کی جو ایمان نہین لاتے ہین بِاللّٰهِ خدا کے ساتھ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ اور آخرت کے ساتھ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وہ کافر ہین ضمیر مکرر لانا آخرت کے ساتھ اونکے کافر ہونے کی تاکید ہے
وَاتَّبَعْتُ اور پیروی کی مین نے مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ دین کی اپنے بابون کے اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
ابراہیم کی اور اوسکے بیٹے اسحٰق کی اور یعقوب کی جو میرا باپ ہے اپنے باپ دادا کا ذکر اسواسطے کیا کہ لوگون کو معلوم ہوجائے کہ یہ شخص
خاندان نبوت سے ہے یا اسلیے کہ اونکا یہ کلام سنکر لوگ زیادہ راغب ہون مَا كَانَ لَنَآ درست نہین اور نہ چاہیے ہمین کہ
ہم پیغمبر ہین اَنْ نُّشْرِكَ یہ کہ شریک ٹھہراوین ہم بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ خدا کے ساتھ کوئی چیز بلکہ وحدانیت کے ساتھ
ہم اوسکی عبادت کرتے ہین ذٰلِكَ یہ توحید مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ فضل الٰہی سے ہے عَلَيْنَا ہمپر کہ وحی کے ذریعہ سے ہمین
آگاہی دی ہے وَعَلَى النَّاسِ اور یہ اوسکے فضل سے ہے سب آدمیون پر کہ انبیا علیہم السلام کو اونکی ہدایت کے واسطے بھیجا
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ جنکے پاس پیغمبر آئے ہین لَا يَشْكُرُوْنَ ○ شکر نہین کرتے اس فضل کا
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اے دونون یار قیدخانہ کے ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ کہ کیا بہت سے خدا متفرق جو تم رکھتے ہو سونے چاندی
لوہے پتھر لکڑی کے یا اعلیٰ اوسط ادنیٰ خَيْرٌ بہتر ہین اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ یا وہ خدا جو ایک ہے ذات اور صفات مین
الْقَهَّارُ ○ غالب سب پر مَا تَعْبُدُوْنَ نہین پوجتے ہو تم مِنْ دُوْنِهٖٓ سوا خدا کے اِلَّآ اَسْمَآءً مگر نامون کو یعنی
چند چیزون کو اونکے نام کے اعتبار سے کہنے جمع اور دلیل کے سَمَّيْتُمُوْهَآ نام رکھ لیا ہے تمنے اونہین اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ تمنے
اور تمھارے باپون نے مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا نہین اوتاری ہے اللہ نے اونکی پرستش کے واسطے مِنْ سُلْطٰنٍ کوئی دلیل اس بات کی تحقیق
کہ ان نامون کے نام والے ہین تو تم چند نام ہی پوجتے ہو بےنام والون کے اِنِ الْحُكْمُ نہین ہے حکم عبادت اِلَّا لِلّٰهِ مگر خدا کے واسطے
جو عبادت کا مستحق ہے اَمَرَ حکم کیا اوسنے انبیا علیہم السلام کی زبانی خلق کو کہ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا یہ کہ نہ پوجو اِلَّآ اِيَّاهُ مگر
اوسی کو ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہ ہے دین حق اور ظاہر اور درست وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ
لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے ہین راہ حق اور گمراہی کے جنگل مین سرگردان پھرتے ہین يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ

ای یارو قید خانے کے أَمَّا أَحَدُكُمَا لیکن ایک تم میں سے جو بادشاہ کا ساقی ہی تین دن اور قید رہکر چھوٹ جائیگا فَيَسْقِي رَبَّهُ
پھر پلائیگا اپنے مربی کو خَمْرًا شراب جیسے پہلے پلاتا تھا وَأَمَّا الْآخَرُ اور دوسرا گروہ جو باورچی ہی فَيُصْلَبُ پس
لٹکایا جائیگا سولی پر اور مدت تک اوسے لٹکا رہنے دینگے کہ مر جائے فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ پھر کھائینگے مردار خوار پرند مِن
رَّأْسِهِ اوسکے سر میں سے تو اونھوں نے کہا ہمنے جھوٹ کہا تھا اور کچھ بھی خواب نہیں دیکھا تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے
فرمایا کہ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي حکم کیا گیا اور محکم کر دیا گیا کام اوس خواب کا کہ تمنے فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ اوس میں مجھسے تاویل
پوچھی اور جو کچھ میں نے کہدیا ہی اوسمیں خلاف نہوگا وَقَالَ اور کہا یوسف علیہ السلام نے لِلَّذِي ظَنَّ اوس شخص کے
واسطے جسے جانا کہ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا وہ قتل اور قید سے نجات پائیگا اون دونوں میں سے یعنی ساقی سے کہا اذْكُرْنِي
یاد کرنا مجھے عِندَ رَبِّكَ اپنے مربی کے پاس یعنی میری بیگناہی کا حال بادشاہ سے عرض کرنا کہ مجھے اس تکلیف سے چھوڑائے
نظم بگو ہست اندران زندان غریبی + ز عدل شاہ دوران بے نصیبے + چنینش بے گنہ پسند رنجور + کہ ہست این از
طریق معدلت دور + لکھا ہی کہ جب تین دن گذرے تو بادشاہ نے دونون کو طلب کیا اور باورچی کی خطا اور خیانت ثابت
ہوئی اوسے سولی دیدیگئی اور جانور اوسکے کاسۂ سر سے آنکھیں نکال لیگئے اور ساقی کی بیجرمی اور امانت ثابت ہوئی وہی
پہلا منصب اوسے عنایت کیا مگر جب ساقی مرتبۂ تقرب پر پہونچا اور جاہ و دولت کے ساغر سے سرخوش ہوا تو قید خانے اور
قیدیوں سے غافل ہو گیا فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ پس بھلا دیا اوسے شیطان نے ذِكْرَ رَبِّهِ یوسف کو اپنے مربی کے سامنے
یاد کرنا فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ تو رہا یوسف قید خانے میں بِضْعَ سِنِينَ کئی برس بضع ایک عدد مبہم ہی تین اور نو کے بیچ میں ع ۵
کہتے ہیں کہ اس واقعے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانے میں رہے اور مشہور یہ بات ہی کہ اول سے آخر تک
بارہ برس قید میں رہے اور معالم التنزیل میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام
قید خانہ میں آئے یوسف علیہ السلام نے اونھیں پہچانا اور کہا کہ ای رسولوں کے بھائی کیا ہی کہ آج میں تمکو گنہگاروں کے گھر میں
دیکھتا ہوں جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ای طاہروں کے طاہر حضرت رب العالمین تجھے سلام پہونچاتا ہی اور فرماتا ہی کہ تمکو شرم
نہیں آتی کہ آدمی کو اپنی خلاصی کا سبب جانتے ہو اور اوس سے سفارش چاہتے ہو قسم ہی اپنے عزت و جلال کی کہ تجھے کئی برس قید خانہ میں
رکھونگا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اس حال میں مجھسے راضی ہی یا نہیں جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں تجھسے راضی ہی حضرت یوسف
علیہ السلام نے کہا کہ اِذًا لَا اُبَالِی یعنی اب کہ وہ مجھسے راضی ہی تو میں کچھ باک نہیں رکھتا مثنوی معنوی میں ہی نظم بس جزای آنکہ دید او را
معین + ماند یوسف حبس در بضع سنین + گرچہ تقصیر آمد از بحر و سحاب + تا تو یاری خواہی از ریگ و سراب + مگر جب تکلیف کی مدت تمام
ہوئی تو بادشاہ ریان نے ایک عجیب خواب دیکھا اور اوسکی صبح سب حکیموں اور مصاحبوں کو طلب فرمایا وَقَالَ الْمَلِكُ
اور کہا بادشاہ نے إِنِّي أَرَىٰ تحقیق کہ میں نے خواب میں دیکھے سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ سات بیل موٹے کہ خشک نہر سے
نکلے پھر يَأْكُلُهُنَّ کھا گئے اور نگل لیا اونھیں سَبْعٌ عِجَافٌ سات دبلے بیلوں نے اور اونکے پیٹ کچھ بڑھے نہیں

وَسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ اور دیکھین مین نے سات بالین خُضْرٍ ہری تازی کہ اونکے دانے بندھ گئے تھے وَّاُخَرَ اور سات
بالین اور دیکھین یٰبِسٰتٍ خشک یعنی پکّی اور کاٹی ہوئی پھر یہ خشک بالین اون ہری بالون پر لپٹین اور اونھین ناک کے
نیچے کرکے چھپا دیا یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ ای کاہنو اور تعبیر دینے والو اور قوم کے شریف لوگو اَفْتُوْنِیْ فتوی دو یعنی جواب دو مجھے
فِیْ رُءْیَایَ میرے خواب کی تعبیر مین اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ علم کی رو سے لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ○ میرے خواب کی
تعبیر کہتے ہو قَالُوْٓا بولے حکیم اور اہل علم جنکی طرف بادشاہ مخاطب تھا کہ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ یہ خواب پریشان ہین
وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ ایسے خوابون کی تعبیر بِعٰلِمِیْنَ ○ جاننے والے اسواسطے کہ ہم
سچے خوابون کی تعبیر کہتے ہین اور یہ باطل خوابون سے ہی ملک ریان نے اپنے خواب اور اونکے جواب سے متحیر ہوکر دریاے فکر مین غوطہ
لگایا کہ میری یہ مشکل کون شخص حل کرے اور اسکی تعبیر کی راہ کون بتائے مصرع یارب این خواب پریشان را تعبیر چیست ساقی نے
بادشاہ کو متحیر اور متفکر دیکھا تو حضرت یوسف علیہ السلام کا حال اوسے یاد آیا وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا اور کہا اوس شخص نے
جسنے نجات پائی تھی دو قیدیون مین سے یعنی ساقی نے وَادَّكَرَ اور یاد کی یوسف علیہ السلام کی بات کہ بادشاہ کے پاس مجھے
یاد کرنا بَعْدَ اُمَّةٍ بعد مدت دراز کے تو ساقی نے یہ کہا کہ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ مین خبر دونگا تمھین بِتَاْوِیْلِهٖ اس خواب کی تعبیر کی
فَاَرْسِلُوْنِ ○ پس بھیجو مجھے قید خانے مین کہ وہان ایک شخص ہے کہ علم تعبیر خوب جانتا ہے بادشاہ یہ خبر سنکر نہایت خوش ہوا
اور فرمایا کہ جلدی اوٹھ اور خبر لا ساقی سوار ہوکر قید خانے مین آیا اور زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کی کہ یُوْسُفُ ای یوسف
اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ ای بڑے سچے اَفْتِنَا فتوی دے ہمین فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ سات بیلون فربہ مین یَّاْكُلُهُنَّ
کھاتے ہین اونھین سَبْعٌ عِجَافٌ سات بیل لاغر وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ اور سات بالیون ہری مین وَّاُخَرَ
یٰبِسٰتٍ اور دوسری سات بالین خشک کہ اون سبز پر لپٹکر خشک کرتی ہین سب حکیم لوگ اسمین حیران ہین آپ کیا جواب
دیتے ہین لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ تاکہ پھرون مین پورا جواب لیکر اِلَى النَّاسِ لوگون کی طرف یعنی بادشاہ اور اوسکے ملازمون کی طرف
لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ شاید آپکی برکت سے وہ جانین اس خواب کی تعبیر یا آپکی بزرگی اور فضیلت اونھین معلوم ہو اور اپنے پاس
بلائین قَالَ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ تم تَزْرَعُوْنَ کھیتی کرو سَبْعَ سِنِیْنَ سات برس موٹے بیل تو اسکی طرف اشارہ ہین
دَاَبًا کھیتی اپنی عادت کے موافق فَمَا حَصَدْتُّمْ پھر جو کاٹو غلے فَذَرُوْهُ تو چھوڑ دو اوسے فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اوسکی
بالون مین یعنی دانون کو نکالکر صاف نہ کرو تاکہ اور آفتون سے بےخوف رہین اور غلہ بالون سمیت ذخیرہ کرو اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑا سا
حاجت کی قدر مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ○ اوس چیز سے جو کھاؤ تم اوسے صاف کرلو ثُمَّ یَاْتِیْ پھر آئینگے مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
ان برسون کے بعد سَبْعٌ شِدَادٌ سات برس سخت کہ سات بیل دبلے اوس سے عبارت ہین یَّاْكُلْنَ کھائین ان
برسون والے یعنی وہ لوگ جو اس زمانے مین ہون مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ وہ چیز جو پہلے سے بھیجی ہو تمنے یعنی ذخیرہ کر رکھی ہو
اون قحط کے برسون کے واسطے اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑی سی مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ○ اوس چیز مین سے جو بچا رکھو تم

تخم پاشی کے واسطے ثُمَّ يَأْتِي پھر آئیگا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ان قحط کے برسون کے بعد عَامٌ فِيهِ ایسا ایک سال کہ
ع اوسمین يُغَاثُ النَّاسُ فریاد کو پہونچائے جائینگے لوگ یا مینھ دیے جائینگے وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝ ع اور اوس سال نچوڑینگے
جو نچوڑنے کی چیزین ہین جیسے انگور تل وغیرہ اور یہ کنایہ ہی بہت میوے پیدا ہونے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ گاے بکری
تھنون سے دودھ دُہنے کی طرف اشارہ ہی اور اس سے فراخ سالی مراد ہی کہ اوس سال ارزانی ہوگی جب حضرت یوسف علیہ السلام
پوری تعبیر کہہ چکے تو ساقی اونکی خدمت سے پھرا اور پادشاہ کی حضوری مین حاضر ہوا اور دربار عام مین وہ باتین جسطرح سنی تھین
بیان کین پادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند پڑی چاہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی اپنے کان سے سنے اونھین بُلانے کو لوگ بھیجے
وَقَالَ الْمَلِكُ اور کہا پادشاہ نے کہ ائْتُونِي بِهِ لاؤ میرے پاس یوسف کو فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ پھر جب آیا
اونکے پاس بھیجا ہوا پادشاہ کا تو قَالَ ارْجِعْ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ پھر جا إِلَىٰ رَبِّكَ اپنے سردار کی طرف فَاسْأَلْهُ
پھر پوچھ اوس سے یعنی درخواست کر کہ پوچھے اور کھوج کرے کہ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي کیا حال تھا اون عورتون کا جنھون نے
زلیخا کی مجلس مین قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ کاٹ ڈالے تھے اپنے ہاتھ إِنَّ رَبِّي تحقیق کہ رب میرا بِكَيْدِهِنَّ
عَلِيمٌ ۝ عورتون کے مکر اور اونکے فریب جاننے والا ہی یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ اونکا بیگناہ ہونا پادشاہ پر ظاہر ہو جائے تا کہ
کسیکو اونکے حال مین گفتگو کی مجال نہ رہے یہ بات پادشاہ پاس کہلا بھیجی پادشاہ کا بھیجا ہوا آدمی جب پھر آیا اور حضرت یوسف
علیہ السلام کا پیام پادشاہ کو پہونچایا تو پادشاہ نے حکم کیا اور وہ عورتین جمع کی گئین زلیخا کو بھی وہ لیتی آئین پھر یہ مقدمہ تحقیق
کرنے کے واسطے قَالَ کہا پادشاہ نے اون عورتون سے کہ مَا خَطْبُكُنَّ کیا حال تمھارا تھا إِذْ رَاوَدْتُنَّ جب طالب تھین تم
يُوسُفَ یوسف کو عَنْ نَفْسِهِ اوسکے نفس سے یعنی اپنے دل کی مراد اوس سے مانگتی تھین قُلْنَ بولین وہ عورتین حَاشَ لِلَّهِ
پاک ہی خدا اس بات سے کہ عاجز ہو یوسف کے مثل پاکیزہ مرد پیدا کرنے سے مَا عَلِمْنَا نہین جانتے ہم عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ یوسف پر کچھ
بُرائی نہ تھوڑی نہ بہت جب زلیخا نے دیکھا کہ سچ بولنے کے سوا اور کوئی بات فائدہ ندیگی اور عشق کمال کو پہونچ گیا تھا اوسنے بھی حضرت
یوسف علیہ السلام کی پاکی کا اقرار کیا قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ کہا عزیز کی بی بی زلیخا نے کہ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اب ظاہر
ہوگئی اور کھل گئی وہ بات جو صحیح اور درست ہی أَنَا رَاوَدْتُهُ مین نے چاہا یوسف کو عَنْ نَفْسِهِ اوسکے نفس سے اور اوسکے وصال
اور صحبت کی مین نے آرزو کی وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ اور بیشک وہ سچون مین سے ہی اوس بات مین جو اوسنے عزیز سے کہی تھی کہ
هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي نظم بجرم خویش کرد اقرار مطلق ✤ برآمد زو صدای حصحص الحق ✤ بگفتا نیست یوسف را گناہے ✤ منم در عشق
او گم کردہ راہے ✤ نخست او را بوصل خویش خواندم ✤ چو کام من نداد از پیش راندم ✤ پادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس
پیغام بھیجا کہ عورتون نے اپنے گناہ کا اقرار کیا یہان آؤ تو تمھارے سامنے اونھین سزا دون یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میری غرض
نہ تھی کہ عورتین سزا پائین اور سختی اوٹھائین ذٰلِكَ یہ درخواست مین نے اسواسطے کی لِيَعْلَمَ تا کہ جانے عزیز أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ یہ کہ مین نے
خیانت نہین کی اوسکی بِالْغَيْبِ اوسکی غیبت مین اور اوسکے اہلخانہ کی حرمت اور اوسکی تربیت کا حق مین نے نگاہ رکھا وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

اور معلوم کرے کہ اللہ نہین راہ دکھاتا یعنی اصلاح پر نہین لاتا اور چھوڑ نہین دیتا کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ۝ خیانت کرنے والون کے
مکر کو پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ اس بات پر آگاہ کر دین کہ یہ بات اپنے نفس کی پاکی اور صفائی کے واسطے مین نے
نہین کہی یا اپنے کام پر مین خوش نہین ہوا بلکہ یہ کہکر نعمت عصمت اور ترک معصیت پر توفیق جناب احدیت کا شکر مین نے ادا کیا
اور اگر حفظ ربانی حمایت نہ کرے تو معلوم ہی کہ نفس غدار سے کس قسم کے کام سرزد ہون اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسکے ساتھ ہی یہ کہا



وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اور نہین پاک کرتا ہون اپنے نفس کو یعنی نہین کہ سکتا ہون کہ نفس میرا آرزوون کی طرف
میل کرنے سے پاک ہی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ تحقیق کہ نفس میرا حکم دینے والا ہی بِالسُّوْٓءِ ساتھ برائی کے یعنی گناہ کے
اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ۚ مگر اوسکو کہ جسپر رحم کیا میرے پروردگار نے کہ وہ نفس کے حکم سے امن مین رہتا ہی اِنَّ
رَبِّیْ تحقیق کہ میرا رب غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اوسکے قصد گناہ کو کہ وقوع مین نہ آئے رَّحِیْمٌ۝ مہربان ہی کہ عصمت کیساتھ
حمایت کرتا ہی لکھا ہی کہ جب روبرو بادشاہ مصر کے یوسف علیہ السلام کی باتین بیان کین تو اوسے حضرت یوسف علیہ السلام کو
دیکھنے کی آرزو زیادہ ہوئی وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اور کہا مصر کے بادشاہ نے کہ لاؤ یوسف علیہ السلام کو میرے
پاس اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ تاکہ خالص کر لون مین اوسے اپنے ہی واسطے اور ملک کے کامون کا اوسے حکم کر دون
تیسیر مین لکھا ہی کہ ستر چوبدار ستر آراستہ سواریون اور ستر بادشاہانہ لباس اور تاجون سمیت قید خانے مین بھیجے وہ کمال
درجے کی تعظیم کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کو بارگاہ سلطانی مین لیگئے حدیث مین ہی کہ یوسف علیہ السلام جب قیدخانے سے
باہر چلے تو قیدی جو اونکے دیدار سے خوش تھے چیخین مارکر رونے لگے یوسف علیہ السلام نے اونکی دلنوازی کرکے دعا فرمائی
کہ اَللّٰھُمَّ اَعْطِفْ عَلَیْھِمْ قُلُوْبَ الْاَخْیَارِ وَقَصِّرْ عَلَیْھِمُ النَّھَارَا اور جب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے پاس پہونچے تو بادشاہ نے اونکا
بڑا اعزاز و اکرام کرکے استقبال کیا نظم زقرب مقدمش چون شہ خبر یافت ÷ باستقبال او چون بخت بشتافت ÷
کشیدش در کنار خویشتن تنگ ÷ چو سرو گلرخ و شمشاد گلرنگ ÷ بہ پہلوے خودش بر تخت بنشاند ÷ بپرسشہاے خوش باوے
سخن راند ÷ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پھر جب بادشاہ نے اوس سے بات کی اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی اور جواب دلپذیر پایا تو قَالَ
بادشاہ نے کہا کہ اے یوسف اِنَّكَ الْیَوْمَ تحقیق کہ تو آج کے دن لَدَیْنَا ہمارے پاس مَكِیْنٌ صاحب جاہ و قدر
یعنی مرتبہ والا اَمِیْنٌ۝ امین جانا گیا ہی سب چیزون پر منصبون مین سے جس منصب کی خواہش ہو مانگو اور جو کچھ آرزو تمہارے
دل مین ہو مجھسے کہو قَالَ اجْعَلْنِیْ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ مجھے کر دے حاکم عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ زمین مصر کے خزانون پر
یعنی ولایت مصر سے جو کچھ نقد و جنس حاصل ہوتا ہی مجھے اوسکا خازن کر دے اِنِّیْ حَفِیْظٌ تحقیق کہ مین حفاظت کرنے والا اور احتیاط
رکھنے والا ہون کوئی چیز اوسمین سے ضائع نکرونگا عَلِیْمٌ۝ جاننے والا ہون ملک کی مصلحتین جو کچھ مین کرونگا اصلاح سے خالی
نہوگا یا حساب جاننے والا ہون اور جو کوئی مجھسے بات کرے اوسکی زبان سمجھنے والا ہون لکھا ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام ستر زبانین
جانتے تھے تفاسیر معتبرہ مین مذکور ہی کہ بادشاہ نے سونے کا ایک جڑاؤ تخت کہ اوسمین انواع و اقسام کے جواہر لگے تھے یوسف علیہ السلام کے واسطے

لفظ مصر نہین ہے اور نیز دلیلون اور کلما او بزرگ "

مقرر کرکے تاج جواہرت چمکتا ہوا اونکے سر پر رکھا اور کنجیان خزانون کی اونکو دین اور سلطنت کا مختار کردیا اور عزیز کو معزول کیا
اور اوسکے سب لوازمات ملکی یوسف علیہ السلام کے مفوض کیے تھوڑے دنون مین عزیز رشک وحسد کے مارے مرگیا اور بادشاہ نے
بہت جستجو کرکے زلیخا کا عقد نکاح یوسف علیہ السلام کے ساتھ کردیا اور حق تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا سے دو بیٹے
عطا فرمائے میشا اور افرایم اور ان حالات کی تفصیل جواہر التفسیر پر حوالہ ہی وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے بادشاہ کو اوسپر مہربان کردیا
اسی طرح مَكَّنَّا جگہ دی ہمنے لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ یوسف کو زمین مصر مین یعنی ہمنے حکومت کے ساتھ یوسف کو وہان
آباد کردیا يَتَبَوَّاُ مِنْهَا جگہ پکڑتا تھا اوس زمین سے کہ چالیس کوس مین چالیس کوس اوسکا عرض تھا حَيْثُ يَشَاۗءُ
جس جگہ کہ چاہتا تھا نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا پہونچاتے ہین ہم اپنی نعمتون کو دینی دنیوی ظاہری باطنی نعمتون مین سے
مَنْ نَّشَاۗءُ جسے چاہتے ہین ہم وَلَا نُضِيْعُ اور ضائع نہین کرتے ہم اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اجر نیک کام کرنے والون کا
وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ اجر آخرت کا قائم اور دائم رہنے کی جہت سے خَيْرٌ بہتر ہی لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اون لوگون کے
ع ۹ جو ایمان لائے خدا کا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور تھے کہ پرہیز کرتے تھے بُری باتون سے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام
نیک کام کرنے اور پرہیزگاری کی بدولت قعر چاہ سے تخت جاہ پر پہونچے بیت بدنیا وعقبی کسے قدر یافت ✤ کہ او جانب صبر
تقوی نشافت ✤ غرض کہ یوسف علیہ السلام نے مہمات ملکی اپنے ذمے لیکر حکم دیا اور لوگ حکم کے بموجب کھیتی کرنے مین مشغول
ہوے اور یوسف علیہ السلام نے بڑے اونچے اونچے انبار خانے بنوائے اور سات برس تک جو غلہ حاصل ہوتا گیا اوسمین سے
بقدر ضرورت لوگون کو دیتے رہے اور باقی بالون سمیت جمع کرتے گئے یہانتک کہ قحط کے سال آئے اور مصر وشام کی زمین مین
تنگی عام ہوئی مصر کے لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوے پہلے سال تو جو کچھ نقد اون لوگون کے پاس تھا
وہ لیکر غلہ بیچا دوسرے برس لباس اور زیور کے بدلے غلہ دیا تیسرے سال لونڈی غلام لیکر چوتھے برس چارپایون کے عوض
پانچوین سال زمینداری لیکر چھٹے برس اولاد کے بدلے ساتوین برس سب لوگون نے غلامی کا خط لکھدیا اور غلہ لیا حضرت یوسف
علیہ السلام نے یہ کیفیت بادشاہ سے بیان کی بادشاہ نے کہا کہ یہ سب تمہارے لونڈی غلام ہین تمہین اختیار ہی یوسف علیہ السلام نے
بادشاہ کے سامنے سبھون کو آزاد کردیا اور مال اولاد زمین وغیرہ جو کچھ اون لوگون سے لیا تھا سب اونہین پھر حوالہ کیا اور اسمین حکمت
الٰہی یہ تھی کہ مصر کے لوگون نے خرید وفروخت کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو غلام کی صورت پر دیکھا تھا خدا نے اپنی قدرت
کاملہ سے اون سب کو حضرت یوسف علیہ السلام کا لونڈی غلام کردیا تاکہ پھر کوئی حضرت یوسف علیہ السلام کو کوئی بات بے ادبانہ
نہ کہہ سکے لکھا ہی کہ قحط کا اثر کنعان مین بھی پہونچا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تنگ ہوئی اونھون نے اپنے والد ماجد علیہ السلام سے
عرض کی کہ حضرت ہمنے سنا ہی کہ شہر مصر مین ایک بادشاہ ہی کہ سب قحط کے مارے ہوون کی نوازش اور پرورش کرتا ہی اور غریبون مسافرون کا
کام اونکے خاطر خواہ نکالتا ہی نظم ز احسانش آسودہ برنا و پیر ✤ وز وگشتہ خوشدل غریب و فقیر ✤ بخشش ز ابر بہاری فزون ✤ صفات
کمالش ز غایت برون ✤ اگر آپ فرمایئے تو ہم جائین اور کنعان کے بھوکون کے واسطے غلہ لائین حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی

بنیامین کو اپنی خدمت کے واسطے اپنے پاس رکھ لیا اور دس بیٹے ایک ایک اونٹ اور جو کچھ پونجی رکھتے تھے لیکر چلے اور بنیامین کے پاس جو کچھ سرمایہ تھا وہ اور ایک خالی اونٹ اونکے واسطے غلہ لانے کے لیے بھی لیلیا وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ اور آئے بھائی یوسف علیہ السلام کے کنعان سے یوسف علیہ السلام کی ملازمت مین فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ پھر داخل ہوے اوسپر یعنی اونکے سامنے آئے اور خدمت کی رسم بجالائے فَعَرَفَهُمْ تو پہچان لیا یوسف علیہ السلام نے اونھین دیکھتے ہی وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ اور وہ اوسے نہ پہچاننے والے تھے بہت زمانہ گذر جانے کی وجہ سے قول اصح یہ ہے کہ اونکے واقعہ کو چالیس برس گذر چکے تھے یا نہ پہچاننے کی یہ وجہ ہوئی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے پردے کی آڑ سے اونکے ساتھ بات کی اور اونسے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو کہ جاسوسون کے مشابہ ہو وہ بولے کہ بادشاہ سلامت معاذاللہ ہم سب ایک ہی باپ کے بیٹے ہین اور ہمارا باپ یعقوب اسرائیل اللہ علیہ السلام ہین حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تمھارے باپ کے کتنے بیٹے ہین وہ بولے کہ بارہ بیٹے تھے ایک کو بچپنے مین بھیڑیا کھا گیا اور ایک کو والد نے اپنی خدمت کے واسطے اپنے پاس رکھ لیا ہم دس بھائی آپکی ملازمت مین حاضر ہوے ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہان کوئی تمھین پہچانتا ہے وہ بولے کہ مصر کے لوگ ہمکو نہین پہچانتے یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا تم مین سے ایک یہان رہے باقی جاکر اپنے اوس بھائی کو لے آؤ کہ تمھارا حال مجھے تحقیق ہو جائے اونھون نے قرعہ ڈالا تو شمعون کے نام آیا وہ اوٹھ کھڑا ہوا یوسف علیہ السلام کے فرمانے سے لوگون نے اونکی پونجی لیکر اوسکے عوض مین گیہون دیدیے وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جبکہ بنا دیا یوسف علیہ السلام نے کام اونکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ پر گیہون بار کر دیے تو وہ بولے کہ ہمارا جو بھائی ہمارے والد کی خدمت مین ہے اوسکا اونٹ بھی ہمارے ساتھ ہے اوسپر بھی گیہون بار کر دیجیے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ مین آدمیون کے شمار سے غلہ دیتا ہون اونٹون کے حساب سے نہین اونھون نے اصرار کیا تو قَالَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ائْتُوْنِیْ لاؤ میرے پاس بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ اپنا بھائی کہ وہ تمھارے باپ سے ہے یعنی تمھارا ماں جایا بھائی نہین سگا بھائی ہے اَلَا تَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے ہو تم اَنِّیْٓ اُوْفِی الْكَیْلَ یہ بات کہ مین پورا ناپتا ہون پیمانہ اور کسی کا حق نہین رکھ چھوڑتا وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ اور مین بہتر اوتارنے والون کا ہون یعنی اپنے یہان مہمانون کو اوتار کر اونکی خاطرداشت کے ساتھ احسان کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھتا فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ پھر اگر نہ لاؤ گے میرے پاس اوس بھائی کو فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ تو نہین ہے تمھارے واسطے میرے پاس ناپی ہوئی چیز یعنی غلہ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝ اور نہ آئیو میرے پاس اور میری ولایت مین قدم نہ رکھنا قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وہ بولے کہ جلدی چاہینگے ہم اوسے باپ سے اور اسمین کوشش کرینگے وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝ اور بیشک ہم کرنے والے ہین وہ بات جو کہتے ہین وَقَالَ اور یوسف علیہ السلام نے کہدیا لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ اون غلامون سے جنسے غلہ ناپنا متعلق تھا کہ رکھدو اونکی پونجی جو گیہون کی قیمت لائے تھے اور وہ چند کھالین اور جوتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ بات نہ چاہی کہ قیمت لیکر اونھین گیہون دین حکم کر دیا کہ اونکی پونجیان رکھدو فِیْ رِحَالِهِمْ اونکے تھیلیون مین اور حضرت

یوسف علیہ السلام یہ بھی سمجھے کہ اونکے بھائیون کی دیانت یہی چاہیگی کہ وہ پونجیان چونکہ گیہون کی قیمت تھین تو اونھین پھیر لائینگے
اور اس جہت سے لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا چاہیے کہ پہچان لین وہ اپنی پونجیان اِذَا انْقَلَبُوْا جب پھرین اِلٰى اَهْلِهِمْ
اپنے لوگون کی طرف اور اپنے کھولین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝ شاید کہ پھر آئین اور میرے بھائی کو لائین فَلَمَّا رَجَعُوْا
پھر جب پھرے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اِلٰى اَبِيْهِمْ اپنے باپ کی طرف تو قَالُوْا يٰۤاَبَانَا بولے کہ ای ہمارے باپ مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ
منع کیا گیا ہی ہمسے غلہ ناپنا یعنی مصر کے پادشاہ نے حکم کردیا ہی کہ لوگ پھر ہمارے واسطے غلہ نہ ناپین اگر ہم اس بار بنیامین کو
نلیجائین فَاَرْسِلْ مَعَنَا تو بھیج ہمارے ساتھ اَخَانَا ہمارے بھائی کو نَكْتَلْ تاکہ ناپوالائین ہم غلہ اپنے واسطے اور اوسکے
واسطے وَاِنَّا لَهٗ اور بیشک کہ ہم اوسکے واسطے لَحٰفِظُوْنَ۝ نگہبان ہین اوسے برائی پہونچنے سے قَالَ کہا یعقوب
علیہ السلام نے کہ ای بیٹو هَلْ اٰمَنُكُمْ کیا اعتبار جانون تمھین عَلَيْهِ بنیامین پر اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ مگر جیسا کہ امین کیا تھا
مین نے تمکو عَلٰۤى اَخِيْهِ اوسکے بھائی پر مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے کہ تمنے کہا تھا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اب مجھے تمھاری محافظت
اعتماد نہین فَاللّٰهُ خَيْرٌ پس اللہ بہتر ہی حٰفِظًا بکرے حِفظًا پڑھا ہی یعنی حفاظت کرنے کی جہت سے اور حفص نے حَافِظًا
پڑھا ہی یعنی اللہ بہتر ہی در حالیکہ وہ حفاظت کرنے والا ہی تو اوسی پر مین توکل کرتا ہون اور اپنا کام اوسی پر چھوڑتا ہون وَهُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝ اور وہ بڑا رحم کرنے والا ہی سب رحم کرنے والون سے چاہیے کہ اوسکی محافظت کے لیے مجھپر رحم فرمائے
اور دو بیٹون کی مصیبت مین بتلا نہ کرے وَلَمَّا فَتَحُوْا اور جسوقت کھولے سب نے مَتَاعَهُمْ بوجھ اپنے وَجَدُوْا
بِضَاعَتَهُمْ پائی اونھون نے پونجی اپنی جو پادشاہ نے سونپی تھی بوجھون میں اور یوسف علیہ السلام کے حکم سے رُدَّتْ اِلَيْهِمْ
پھیر دی گئی تھی اونکی طرف قَالُوْا يٰۤاَبَانَا بولے کہ ای ہمارے باپ مَا نَبْغِيْ کیا چاہین ہم احسان اس سے زیادہ کہ هٰذِهٖ
بِضَاعَتُنَا یہی قیمت ہماری کہ غلہ اسی قیمت کے بدلے ہمین دیا ہی رُدَّتْ اِلَيْنَا پھیر دی ہی ہمین تو اس کرم کرنے کے
ساتھ ہم پھر جائینگے پادشاہ کے پاس وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا اور غلہ لائینگے ہم اپنے لوگون کے واسطے وَنَحْفَظُ اَخَانَا اور نگہبانی
کرینگے ہم اپنے بھائی کی آنے جانے مین وَنَزْدَادُ اور زیادہ لینگے ہم كَيْلَ بَعِيْرٍ ناپ ایک شتر کی یعنی اپنے بھائی کو لیجاکر
ایک اونٹ پر غلہ بار کر لائینگے ذٰلِكَ یہ ایک اونٹ کا بوجھ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ۝ پیمانہ ہوا تھوڑا سا ہی اور پادشاہ اس مقدار کے
واسطے ہمارے ساتھ تنگی نکریگا قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ لَنْ اُرْسِلَهٗ ہرگز نہ بھیجونگا مین بنیامین کو مَعَكُمْ
تمھارے ساتھ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ یہانتک کہ دو تم مجھے مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ عہد پکا اللہ کو یاد کرکے اور تبیان مین لکھا ہی
کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ جبتک تم حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی
قسم نہ کھاؤگے بنیامین کو مین تمھارے ساتھ نہ بھیجونگا یہ قسم کھاؤ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ ضرور لے آنا میرے پاس اوسے
اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ مگر یہ کہ گھیر لیے جاؤ تم سب عذاب مین اور سب ہلاک ہو جاؤ اونکے بیٹون نے یہ عہد قبول کرکے
حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی قسم کھائی کہ بنیامین کے باب مین بے وفائی نہ کرینگے فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ

پھر جب دیا اونھون نے اپنے باپ کو مَوْثِقَهُمْ اپنا عہد و پیمان قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اللّٰهُ اللہ عَلٰی مَا نَقُوْلُ
اوس بات پر جو ہم عہد و پیمان مین کہتے ہین وَكِيْلٌ ۝ نگہبان ہے اور گواہ اور مطلع وَقَالَ اور کہا یعقوب علیہ السلام نے
شفقت کی راہ سے يٰبَنِيَّ اے میرے بیٹو لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو جیو شہر مصر مین مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ ایک دروازے سے
یعنی سب بھائی ایک دروازے سے شہر مین نہ جائیو کہ تمھین اس جمال شوکت ہیبت اور کثرت کے ساتھ دیکھ کر کسی کی نظر لگ جائے
وَّادْخُلُوْا اور داخل ہو جیو دو دو تین تین مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ دروازون متفرق سے اور اوس شہر کے
چار دروازے تھے لطائف مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے پہلے تو محبت پدری ظاہر کی اور آخر کو عجز بندگی
ظاہر کیا اور کہا کہ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ اور نہین دفع کرتا مین اس نصیحت کے سبب سے جو مین نے تمھین کی مِّنَ اللّٰهِ
قضائے الٰہی مین سے مِنْ شَيْءٍ کچھ اسواسطے کہ پرہیز کرنے سے تقدیر الٰہی نہین ٹلتی بیت من جہد ہے کنم قضا میگوید * بیرون
زکفایت تو کار دگرست * اِنِ الْحُكْمُ نہین ہے حکم و فرمان اِلَّا لِلّٰهِ مگر خدا کے واسطے وہ جسمین جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اوسی پر میرا بھروسا ہے وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ اور اوسی پر چاہیے کہ توکل کرین توکل
کرنے والے نہ اوسکے سوا اسواسطے کہ اوسپر توکل کرنے کا نتیجہ توکل ہے کہ متوکل کے کامون کو وہ کافی ہو جاتا ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ وَلَمَّا دَخَلُوْا اور جس وقت آئے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ جیسا کہ حکم دیا تھا اونکو اَبُوْهُمْ
اونکے باپ نے یعنی متفرق دروازون سے داخل ہوئے مَا كَانَ يُغْنِيْ نہ تھی کہ دفع کرے عَنْهُمْ اونسے یعقوب علیہ السلام کا اندیشہ
مِّنَ اللّٰهِ قضائے الٰہی سے جو اونکے باب مین واقع ہو چکی تھی مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز بلکہ بنیامین کو چوری کی تہمت لگانے سے
بھائی غمگین ہوئے اور حضرت یعقوبؑ کی مصیبت دونی ہو گئی تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی تدبیر سے کچھ فائدہ نہوا اِلَّا حَاجَةً
مگر حاجت تھی فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ یعقوب علیہ السلام کے جی مین یعنی اپنی اولاد پر شفقت تھی کہ اوس وقت قَضٰىهَا ظاہر کیا او
اور اوسکے موافق نصیحت کر دی وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ اور یقینی یعقوب صاحب علم تھا اور قضا و قدر سے جانتا تھا لِّمَا عَلَّمْنٰهُ
اوس چیز کو جو ہمنے اوسے تعلیم کر دی تھی وحی کی راہ سے اور اسی سبب سے اوسنے کہا تھا کہ مَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
اور لیکن بہتیرے آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع نہین جانتے تقدیر کا بھید یا یہ نہین جانتے تدبیر تقدیر پر غالب نہین ہو سکتی بیت تدبیر کند
بندہ و تقدیر نداند * تقدیر خداوند بتدبیر نماند * وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اور جب داخل ہوئے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے
یوسف علیہ السلام پر یعنی اونکی ڈیوڑھی پر پہونچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نقاب ڈالے ہوئے تخت پر بیٹھے تھے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو
کہا ہم کنعان کے رہنے والے ہین ہمسے آپنے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لاؤ اوسے ہمنے باپ سے چاہا اور بڑے عہد و پیمان کے ساتھ ہم
لائے ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ہان مین نے پہچانا بیٹھو وہ لب فرش بیٹھ گئے اور حکم کے موافق کھانے کے چھ خوان
آراستہ اونکے سامنے لوگ لائے یوسف علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک ماں باپ سے جو بھائی ہون وہ دو دو ایک ایک خوان پر کھانا کھاؤ
دو دو بھائی ایک ایک خوان پر بیٹھ گئے اور بنیامین تنہا رہکر رونے لگے یہانتک روئے کہ بیہوش ہو گئے حضرت یوسف علیہ السلام کے

حکم سے اونکے چہرے پر گلاب چھڑکا گیا جب ہوش مین آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ ای کنعانی جوان تجھے کیا ہوا جو
تو بیہوش ہوگیا بنیامین بولے کہ ای بادشاہ آپنے حکم فرمایا کہ ہر ایک اپنے حقیقی بھائی کے ساتھ خوان پر بیٹھے میرا ایک حقیقی بھائی
یوسف نام تھا وہ مجھے یاد آیا اپنے جی مین مین نے کہا کہ اگر وہ ہوتا تو میرے ساتھ اس ایک خوان پر بیٹھتا اور مین اکیلا نرہجاتا
اوسکے شوق مین بیحال ہوگیا میرے رونے اور بیہوشی کا یہی سبب تھا یوسف علیہ السلام بولے کہ آ مین تیرا بھائی ہون اور
تیرے ساتھ ایک خوان پر بیٹھون پھر حکم فرمایا کہ اسکا خوان اوٹھالاؤ لوگ پردے کی آڑ مین خوان اوٹھا لیگئے اور بنیامین کو بھی بلالیا
اور اس بہانے سے اٰوٰی اِلَیۡہِ جگہ دی اپنی طرف اَخَاہُ اپنے بھائی کو اور حضرت یوسف علیہ السلام نے نقاب باندھکر
کھانے کو ہاتھ بڑھایا جب اونکے ہاتھ پر بنیامین کی نظر پڑی تو پھر رونے لگے یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اب رونے کا کیا سبب ہے
بنیامین بولے کہ ای بادشاہ آپکا ہاتھ میرے بھائی یوسف کے ہاتھ سے کیا ہی مشابہ ہے یوسف علیہ السلام نے جب یہ بات سُنی تو
اونھین بھی تاب نرہی چہرہ سے نقاب اولٹی اور بنیامین سے قَالَ کہا کہ اِنِّیۡۤ اَنَا اَخُوۡكَ بیشک مین ہی تیرا بھائی ہون
فَلَا تَبۡتَئِسۡ پھر تو غمگین نہو بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝ بسبب اوسکے جو کیا بھائیون نے ہمارے حق مین بنیامین نے
جب حضرت یوسف علیہ السلام کا چہرہ دیکھا اور یہ کلام سنا تو دوبارہ بیہوش ہوگئے اور پھر جب ہوش مین آئے تو حضرت یوسف
علیہ السلام کے گلے مین باہین ڈالکر زبان حال سے کہنے لگے بیت انچہ مے بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب ÷ خویشتن را درچنین
راحت پس از چندین عذاب ÷ پھر حضرت یوسف علیہ السلام کا دامن پکڑکر کہنے لگے کہ اب مین آپکے پاس سے نجاؤنگا یوسف علیہ السلام
بولے کہ بھائی تیرے باب مین جسقدر والد ماجد کو اہتمام ہی وہ مین جانتا ہون اگر بغیر کسی بہانے کے تجھے روک رکھون تو اونکا غم زیادہ
ہوگا اگر تیرے نزدیک صلاح ہو تو تجھے کسی بُرے کام کی تہمت لگاؤن اور اس بہانے سے اپنے پاس رکھلون بنیامین نے
عرض کی کہ اس سے مجھے باک نہین پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائیون پاس جا اور یہ بات پوشیدہ رکھ بنیامین
پردے کے اندر سے نکلے اور حکم ہوا کہ کنعانیون کی کارروائی کردو فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ پھر جب تیار کردیا اونھین
اونکا سامان تو جَعَلَ السِّقَایَةَ رکھدیا سقایہ اور وہ چاندی یا سونے یا زبرجد کا ایک کٹورا تھا جواہر سے مرصع کہ بادشاہ
اوسمین پانی پیتا تھا اوسوقت عزت اور غلہ کی نفاست کی وجہ سے اوسے پیمانہ کرلیا تھا یوسف علیہ السلام نے حکم کیا اور اونکے رازدار نے
اوسے رکھدیا فِیۡ رَحۡلِ اَخِیۡهِ اوسکے بھائی کے تھیلے مین اور سبھون کے بوجھ کسکر جانے کی اجازت دی جب شہر سے باہر نکلے
اور راہ پر چلے تو یوسف علیہ السلام کے ملازمون مین سے ایک گروہ قافلے کے پیچھے پہونچا ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ پھر پکارا پکارنے والے نے
اَیَّتُهَا الۡعِیۡرُ ای قافلے والو اِنَّكُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ ۝ یقینی تم چور ہو یہ اس لحاظ سے کہا کہ اونھون نے یوسف علیہ السلام کو
باپ سے چرایا تھا اور لکھا ہی کہ کہنے والے نے یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم سے کہی تھی القصہ جب آواز حضرت یعقوب
علیہ السلام کے بیٹون نے سُنی تو قَالُوۡا بولے وَاَقۡبَلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اور پھر کھڑے ہوے اون لوگون کی طرف کہ تمنے مَّاذَا
تَفۡقِدُوۡنَ ۝ کیا کھویا ہی جو ڈھونڈھتے ہو قَالُوۡا نَفۡقِدُ وہ بولے کہ ہم ڈھونڈھتے ہین صُوَاعَ الۡمَلِكِ

پانی پینے کا کٹورا بادشاہ کا جسے ہمنے غلّے کا پیمانہ بنایا تھا وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ اور جو کوئی لائے اوسے اوسکے واسطے حِمْلُ بَعِيْرٍ
ایک اونٹ کا بار غلہ انعام ٹھہرا ہی وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ○ اور مین جو پکارنے والا ہون اوس کٹورے کا کفیل اور ضامن ہون
قَالُوْا تَاللّٰهِ وہ بولے کہ خدا کی قسم لَقَدْ عَلِمْتُمْ بیشک تم جانتے ہو کہ ہم امانتدار لوگ ہین پہلی بار جو پونجی تمنے ہمارے
شلیتون مین رکھدی تھی اسکی بار جو ہم آئے تو اوسے پھیر لائے اور دیکھتے ہو کہ فقط اس احتیاط کے واسطے ہمنے اونٹون کے مونھ
باندھ دیے ہین کہ کسی کا کھیت نہ کھائین مَا جِئْنَا نہین آئے ہم کنعان سے لِنُفْسِدَ تاکہ فساد کرین ہم فِي الْاَرْضِ زمین
مصر مین اور لوگون کا مال ناحق تصرف کرین ہم اسواسطے نہین آئے ہین وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ○ اور نہین ہین ہم چور اور چوری
ہمارا کام نہین قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗ بولے حضرت یوسف علیہ السلام کے ملازم کہ چورون کی کیا سزا ہی اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ○ اگر ہو تم
جھوٹے اپنے کو بری الذمہ کرنے مین یعنی تم خود کہتے ہو کہ ہم چور نہین ہین اگر اسباب ہمارا تمھارے بوجھ مین سے نکلے تو اوسکا عوض کیا ہی
قَالُوْا جَزَآؤُهٗ وہ بولے کہ چور کی چوری کی سزا مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ پکڑنا ہی اوس شخص کو کہ پایا جائے چوری کا مال اوسکے
بوجھ مین فَهُوَ جَزَآؤُهٗ پس وہی شخص ہی اوسکی جزا یعنی اوسی کو غلام بنانا چاہیے ہمارے باپ کے دین مین كَذٰلِكَ
اسی طرح نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ جزا دیتے ہین ہم ظالمون کو یعنی چورون کو پھر وہ لوگ اونھین مصر مین پھیر لائے اور حضرت یوسف
علیہ السلام کی ڈیوڑھی پر ٹھہرایا فَبَدَاَ پھر کھولنا شروع کیا پکارنے والے نے اور بعضون نے لکھا ہی کہ خود حضرت یوسف
علیہ السلام نے بِاَوْعِيَتِهِمْ اونکے شلیتون کو قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ اپنے بھائی کے شلیتے کے قبل کہ اوسپر تہمت نہ لگے ثُمَّ
اسْتَخْرَجَهَا پھر نکال لیا کٹورا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ اپنے بھائی کے شلیتے سے كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ اسی طرح
تعلیم دی ہمنے یوسف علیہ السلام کو الہام کے ذریعے سے پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے شرم کے مارے سر جھکالیا
اور بنیامین پر طعن وتشنیع کرنے لگے مَا كَانَ نہ تھا یوسف علیہ السلام یعنی اوسے یہ بات زیبا نہ تھی کہ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ پکڑے اپنے
بھائی کو فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ بادشاہ مصر کے دین مین اسواسطے کہ چور کی نسبت بادشاہ کا حکم یہ تھا کہ اوسے مارو اور شہر بدر کرو
بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا کہ چور کو غلام بناؤ اور یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو نہین پکڑا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر خدا نے
جو چاہا اوسکے ساتھ اور اوسکے حکم کے سبب سے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ بلند کرتے ہین ہم درجون کی رو سے علم اور حکمت کے ساتھ
مَّنْ نَّشَآءُ جس کسی کو ہم چاہتے ہین وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ○ اور اوپر ہر علم والے کے علم والا ہی کہ اوسکا مرتبہ
بہت بلند ہی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیون سے کہا کہ یہ تمنے کیا کیا تم تو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہین تو قَالُوْٓا اِنْ
يَّسْرِقْ وہ بولے کہ اگر بنیامین نے چوری کی تو کیا عجب اسواسطے کہ فَقَدْ سَرَقَ پس یقینی چوری کی تھی اَخٌ لَّهٗ
اوسکے حقیقی بھائی نے مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے یعنی یوسف علیہ السلام نے معالم اور کشاف اور مدارک مین لکھا ہی کہ یوسف
علیہ السلام کی خالہ کے گھر مرغیان تھین ایک سائل گھر کے دروازے پر آیا اور کوئی حاضر نہ تھا یوسف علیہ السلام نے ایک مرغی
سائل کو دیدی اونکے بھائیون نے اونھین چوری لگائی سوا اسکے اور بھی اقوال ہین فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ پھر پوشیدہ کیا

یوسف علیہ السلام نے اوس بات کو فِیْ نَفْسِهٖ اپنے جی مین وَلَمْ یُبْدِهَا اور نہ ظاہر کی لَهُمْ اونپر قَالَ کہا یوسف علیہ السلام نے
اپنے دل مین اونھین کہ اَنْتُمْ تمھی ہو شَرٌّ مَّكَانًا بدتر چوری کے مرتبے کی جہت سے کہ بیٹے کو باپ سے چورا کر جدا کر دیا
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا بڑا جاننے والا ہی بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ اوس بات کو جو تم صفت کرتے ہو پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے
بنیامین کو اپنے لوگون کے سپرد کر دیا اور بھائیون نے انھین چھوڑانے کے واسطے بڑی گفتگو کی کچھ فائدہ نہوا روبیل کے
دل مین غصے کی آگ بھڑکنے لگی اور بدن کے روئین کھڑے ہوگئے بولے کہ ای بادشاہ ہمارے بھائی کو چھوڑ دے ورنہ مین ایک
ایسی چیخ مارونگا کہ اس شہر مین جہان کہین حاملہ عورت ہوگی ہول کے مارے اوسکا حمل گر جائیگا یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ
روبیل غصے مین ہی اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جا کر اونکی پیٹھ پر ہاتھ پھیر دے جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بیٹے نے روبیل کی
پشت پر ہاتھ رکھا تو اونکا غصہ جاتا رہا وہ اپنے بھائیون سے پوچھنے لگے کہ تمنے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا وہ بولے کہ نہین
روبیل نے کہا کہ خدا کی قسم اس شہر مصر مین یعقوب علیہ السلام کے نطفے سے کوئی ہی اسواسطے کہ اون لوگون مین جب کسی کو
غصہ آتا تو یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین سے جب کوئی دوسرا اوسکے بدن پر ہاتھ لگاتا تو اوسکا غصہ جاتا رہتا تھا معالم مین لکھا ہی
کہ دوسری دفعہ جب روبیل کو غصہ آیا تو اونھون نے یوسف علیہ السلام کے تخت پر چڑھجانے کا قصد کیا یوسف علیہ السلام نقاب
ڈالکر تخت پر سے اوتر آئے اور اونھین سست کر دیا اونکے سر پر ہاتھ رکھکر زمین پر بٹھا دیا اور فرمایا کہ ای کنعانیو تم اپنے زور پر
مغرور ہو اور اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے ہو جانتے ہو کہ تمپر کوئی غالب نہین ہو سکتا بیت خدائے کہ بالا و پست آفرید +
زبردست بردست آفرید + اونھون نے جب دیکھا کہ زور سے کام نہین نکلتا تو عاجزی کرنے لگے اور قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا
الْعَزِیْزُ بولے کہ ای عزیز اِنَّ لَهٗ حق یہ ہی کہ بنیامین کا اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا باپ ہی بڑا بوڑھا بڑے مرتبے والا اپنے
بیٹے یوسف علیہ السلام کے ہلاک ہو جانے کے بعد اوسکا باپ اس سے محبت رکھتا ہی فَخُذْ اَحَدَنَا تو بنا لے ہم مین سے
ایک کو غلام مَكَانَهٗ بنیامین کی جگہ پر اور اوسے چھوڑ دیجیے اِنَّا نَرٰىكَ بیشک دیکھتے ہین ہم تجھے مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝
احسان کرنے والون مین سے اپنی نسبت تو پورا احسان کیجیے قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ لیتا ہون مین
خدا کی پناہ اَنْ نَّاْخُذَ اس بات سے کہ پکڑین ہم اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مگر اوسی کو کہ پایا ہم نے مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ مال اپنا اوسکے پاس ع ۱۱
اور اگر اوسکے سوا دوسرے کو پکڑون تو اِنَّآ اِذًا البتہ ہو جاؤن اوسوقت لَّظٰلِمُوْنَ ع ظالمون مین سے تمھارے مذہب مین
فَلَمَّا اسْتَیْئَسُوْا مِنْهُ پھر جب ناامید ہوے بھائی یوسف علیہ السلام سے اور جانا کہ بھائی کو ہمین نہ پھیریگا
تو خَلَصُوْا نَجِیًّا تو کنارے ہوگئے مصریون سے اور چپکے چپکے مشورہ کر کے اور تدبیرین سوچنے لگے قَالَ
كَبِیْرُهُمْ کہا اونکے بزرگ نے جو سن مین بڑا تھا یعنی روبیل نے یا جو عقل مین بڑا تھا یعنی یہودا نے کہ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا
کیا نہین جانتے ہو تم اَنَّ اَبَاكُمْ یہ بات کہ تمھارے باپ نے قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ یقینی لیا ہی تمپر یعنی تمسے
مَّوْثِقًا عہد و پیمان مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے عہد سے یعنی اوسکے حکم سے بنیامین کی محافظت کے باب مین اور تمنے

محمد رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھائی ہی کہ ہم اوسکے ساتھ بیوفائی نکرینگے اور اب یہ صورت پیش آئی وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ اور پہلے اس سے تمنے تقصیر کی ہے فِيْ يُوْسُفَ یوسف کے حق مین فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ پس مین نہ جدا ہونگا زمین مصر سے یعنی اس شہر سے نہ نکلونگا حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ یہانتک کہ اذن دے آنیکا مجھے میرا باپ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ یا حکم کرے اللہ مجھے باپ کی طرف پھرنے کا بھائی کی خلاصی کے سبب سے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ○ اور وہ بہتر حکم کرنے والون کا ہی کہ راستی کے ساتھ حکم فرماتا ہی اوسکے حکم مین ہرگز طرفداری نہین اِرْجِعُوْٓا پھر جاؤ اِلٰٓى اَبِيْكُمْ اپنے باپ کی طرف فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ پھر کہو کہ اے ہمارے باپ اِنَّ ابْنَكَ تحقیق کہ تیرے بیٹے بنیامین نے سَرَقَ چوری کی وَمَا شَهِدْنَآ اور ہم گواہی نہین دیتے اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا مگر ساتھ اوس چیز کے جو ہم جانتے ہین کہ بادشاہ کا کٹورا اوسکے اونٹ کے شلیتے سے نکلا وَمَا كُنَّا اور نہین ہین ہم لِلْغَيْبِ چھپے ہوے حال کو حٰفِظِيْنَ ○ نگاہ رکھنے والے یعنی ظاہر مین ہمنے اوسکی چوری دیکھی مگر حقیقت حال کی خبر ہمین نہین کہ واقع مین اوسپر تہمت رکھی اور کٹورا اوسکے بوجھ مین رکھدیا ہی یا خود وہ اس کام کا مرتکب ہوا وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ اور پوچھ لے اوس گانؤن کے لوگون سے كُنَّا فِيْهَا تھے ہم جسمین یعنی مصر مین مراد یہ ہی کہ کسیکو بھیجکر مصر کے لوگون سے دریافت کرلیجیے وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اور اوس قافلے سے بھی آپ پوچھ لین کہ ہم اَقْبَلْنَا فِيْهَا چلے تھے مصر سے کنعان کو اوس قافلے مین اور وہ کنعان کے رہنے والے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پڑوسی تھے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور بیشک ہم سچے ہین یعقوب علیہ السلام کے بیٹے روبیل یا یہودا کے حکم سے کنعان کی طرف چلے اور اپنے والد بزرگوار کی خدمت مین پہونچے جو کچھ بھائی نے کہدیا تھا عرض کیا قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ بلکہ بنایا ہی تمہارے واسطے اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا تمہارے جیون نے وہ کام جو تمنے چاہا اور یا ہم ٹھہرالیا ورنہ بادشاہ کیا جانے کہ چور کی سزا غلام بنانا ہی فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ تو مجھے صبر بہتر ہی عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ چاہیے کہ خدا لائے میرے پاس بِهِمْ جَمِيْعًا اون سبکو یعنی یوسف اور بنیامین اور اوس دوسرے بھائی کو جو مصر مین ہی اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ تحقیق کہ وہ خوب جاننے والا ہی میرا حال الْحَكِيْمُ ○ حکمت والا ہی ہر چیز مین جو کچھ وہ کرتا ہی پھر کمال ملال کی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام بیت الاحزان مین چلے گئے وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ اور منہ پھیرا اپنے بیٹون سے وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى اور کہا ای افسوس میرا عَلٰى يُوْسُفَ فراق یوسف پر صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ حضرت سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یوسف علیہ السلام کے فراق مین یعقوب علیہ السلام کا رنج اور جوش کسقدر تھا جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ستر ماؤن کے برابر جنکے بیٹے مرگئے ہون پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اونھین ثواب کسقدر ملا کہا کہ سو شہیدون کا ثواب تیج ہر حضرت یعقوب علیہ السلام کے برابر کوئی مفارقت کی آگ مین نہین جلا کہ چالیس برس اور ایک قول پر اسی برس ابتدا سے جدائی یوسف علیہ السلام سے وصال کے وقت تک یعقوب علیہ السلام کی آنکھ کا آنسو خشک نہین ہوا اور فرزند کے بار فراق سے اونکی پشت مبارک خم ہوگئی تھی وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ اور سفید ہوگئین دونون آنکھین

١ بیت الاحزان وہ حجرہ جسمین حضرت یعقوب علیہ السلام بیاد فراق یوسف علیہ السلام مین سوگ کرتے تھے

اونکی مِنَ الْحُزْنِ رنج سے فَهُوَ كَظِيْمٌ ○ پس وہ بھرا ہوا تھا فرزندون پر غصے مین یعنی اونکے دل مبارک مین غصہ بھرا تھا اور وہ ظاہر نہ کرتے تھے **بیت** دردیست درین سینہ کہ گفتن نتوانم + وین طرفہ کہ آن نیز نہفتن نتوانم + مگر جب بیٹون نے یا اسفا کا نعرہ سُنا اور والد بزرگوار کا اضطراب دیکھا تو قَالُوْا بولے کہ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا قسم خدا کی ہمیشہ رہیگا تو نالہ و زاری مین تَذْكُرُ يُوْسُفَ یاد کریگا تو یوسف کو حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا یہانتک کہ بیمار ہو تو مرض الموت مین اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ○ یا ہو جا تو ہلاک ہونے والون مین سے قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ ای میرے بیٹو اِنَّمَآ اَشْكُوْا سوا اسکے نہین کہ شکایت کرتا ہون بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اپنے رنج اور غم کی اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف نہ تمسے مین شکایت کرتا ہون نہ اور کسی سے اسواسطے کہ بیکسون کا کام بنانے والا اور بیچارون کا چارہ کرنے والا وہی ہی **نظم** حاجتے را کہ از تو میجویم + باکسے نہ کہ با تو میگویم + راز گویم بخلق خوار شوم + با تو گویم بزرگوار شوم + بعضی تفسیرون مین لکھا ہی کہ جب یعقوب علیہ السلام نے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہا تو حق تعالی نے وحی بھیجی کہ ای یعقوب مجھے قسم ہی اپنی عزت اور جلال کی اگر یوسف و بنیامین مر بھی گئے ہوتے تو یہ نالہ جو تو نے کیا اسکے سبب سے مین اونھین زندہ کرکے پھر تیرے پاس پہونچا دیتا اور اسی خوشخبری اور وحی کے سبب سے تھا جو یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور مین جانتا ہون خدا کی وحی سے جو کچھ تم نہین جانتے ہو یوسف علیہ السلام کا زندہ ہونا اور پھر مجھے آیندہ ملنا لکھا ہی کہ ایکدن حضرت ملک الموت حضرت یعقوب علیہما السلام کی ملاقات کو آئے یعقوب علیہ السلام نے اونھین قسم دیکر پوچھا کہ تمنے میرے یوسف کی روح قبض کی اونھونے کہا نہین یعقوب علیہ السلام نے اوسی امید پر کہا کہ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا ای میرے بیٹو جاؤ فَتَحَسَّسُوْا پھر ڈھونڈھو اور خبر لو مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ یوسف اور اوسکے بھائی کے حال سے وَلَا تَايْـَٔسُوْا اور نا امید نہو مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ خدا کے رحم و فضل سے اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ اسمین کچھ شک نہین کہ نا امید نہین ہوتے مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ خدا کی رحمت سے اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ مگر کافر لوگ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے اسطرح پر نامہ لکھا کہ یعقوب اسرائیل اللہ ابن اسحق ذبیح اللہ ابن ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے ہی بادشاہ مصر کو اما بعد مین اوس خاندان کا ہون کہ بلا کو ہمپر موکل کر دیا ہی تیرے دادا ابراہیم کے ہاتھ پانوٗن باندھ کر آتش نمرود مین لوگون نے ڈالا حق تعالی نے اونھین نجات دی میرے باپ اسحاق کے حلق پر چھری رکھی حق تعالی نے اونکا فدیہ بھیجا ایک بیٹا تھا سب بیٹون سے زیادہ پیارا اور محبوب اوسکے بھائی اوسے صحرا مین لیگئے اور اوسکا کرتا خون آلودہ مجکو لا کر دکھا دیا اور بولے کہ اوسے بھیڑیا کھا گیا مین اوسکی جدائی مین اسقدر رویا ہون کہ میری آنکھین سفید ہوگئین اوسکا ایک حقیقی بھائی تھا کہ اوسکے سبب سے میرے دل کو تسکین اور تسلی رہتی تھی تو نے اوسے چوری لگا کے نظر بند کر رکھا ہم چورون کے خاندان سے نہین ہین کہ ہمسے چوری سرزد ہو اگر میرے اس بیٹے کو میرے پاس بھیجدے تو بہتر والا تیرے حق مین ایسی بددعا کرونگا کہ تیری ساتوین پشت تک اوسکا اثر پہونچیگا والسلام پھر یہ نامہ اپنے بیٹون کو دیا اور کچھ پونجی پشمینہ روغن پنیر اور ایسی چیزین تیار کرکے اونکے ساتھ کر دین اور اونھین مصر کی طرف بھیجا وہ مصر مین پہونچے اور وہ بھائی جو اپنی خوشی سے وہان رہگیا تھا اوس سے ملاقات کی اور اوسکے ساتھ حضرت

یوسف علیہ السلام کی ڈیوڑھی کی طرف چلے فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ پھر جب داخل ہوے بھائی یوسف علیہ السلام پر تو قَالُوْا
يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ بولے کہ اے عزیز مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ پہونچی ہمین اور ہمارے لوگون کو سختی اور بےنوائی اور بھوک
وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ اور لائے ہین پونجی مُّزْجٰىةٍ تھوڑی سی اور بے اعتبار فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ بھرپورا کے دے
ہمارے واسطے پیمانہ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا اور خیرات کر ہمپر یہ پونجی قبول کرکے یا ہماری پونجی کی قیمت سے زیادہ دیکر اِنَّ اللّٰهَ
بیشک اللہ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝ جزاے خیر دیتا ہی خیرات دینے والون کو جو زیادتی کے ساتھ خیرات کرتے ہین پھر حضرت
یعقوب علیہ السلام کا نامہ اونکے تخت کے کنارے رکھدیا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے نامہ پڑھا تو رونے اونپر غلبہ کیا اور
بے اختیار ہوگئے قَالَ کہا یوسف نے کہ بھائیو هَلْ عَلِمْتُمْ کیا جانتے ہو تم مَّا فَعَلْتُمْ جو کچھ کیا تمنے بِيُوْسُفَ وَ
اَخِيْهِ یوسف اور اوسکے بھائی کے ساتھ یہ بات یوسف علیہ السلام نے مجملاً کہی مفصل نہین اونھون نے جو کچھ یوسف علیہ السلام کے
ساتھ کیا ظاہر ہی اور بنیامین کے ساتھ اونھون نے یہ کیا تھا کہ اونھین ذلیل وخوار اور بے اعتبار رکھتے تھے یہانتک کہ وہ ہر ایک
بھائی سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ بات کرتے تھے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمنے کیا اوسکی برائی اور قباحت
جان لی جو یوسف اور اوسکے بھائی کے ساتھ تمنے کیا اور کیا اوس سے اب توبہ کی اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝ اسواسطے اوس وقت
تم نادان تھے یعنی نوجوان اور شوخ اور حاسد یا جاہل تھے کہ تمنے باپ کو رنج دیکر رشتہ توڑکر خواہش نفسانی کی پیروی کی یوسف
علیہ السلام نے یہ بات نصیحت کے طور پر کہی غصے کے ساتھ نہین پھر اپنی نقاب اولٹ دی اور سر سے تاج اوتار لیا جب بھائیون کی
نظر اوس شکل شمائل پر پڑی تو قَالُوْا بولے کہ ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ یہ استفہام مقرر کرنے اور ٹھہرا دینے کا ہی یعنی یقینی
تو ہی یوسف ہی اسواسطے کہ یہ جمال اور کمال دوسرے کو نہین حاصل بیت کہ دارد از ہمہ خوبان رخ چنین کہ تو داری + تبارک اللہ
ازین روے نازنین کہ تو داری + قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا اَخِيْ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ مین یوسف ہون اور یہ میرا
بھائی بنیامین ہی قَدْ مَنَّ اللّٰهُ بتحقیق کہ احسان کیا اللہ جل شانہ نے عَلَيْنَا ہمپر سلامت رکھکر اور بزرگی دیکر اِنَّهٗ
مَنْ يَّتَّقِ بیشک جو کوئی ڈرتا ہی خدا سے وَيَصْبِرْ اور صبر کرتا ہی طاعت پر یا گناہ سے بچکر فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ
لَا يُضِيْعُ نہین ضائع کرتا اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اجر نیک کام کرنے والون کا اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ پر لانا اس بات پر تنبیہ ہی
کہ محسن یعنی نیک کام کرنے والا وہ ہی جو تقوی اور صبر کو اکٹھا کرے جب بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچان لیا
تو تخت کی طرف منھ کرکے چاہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قدم چوم لین یوسف علیہ السلام تخت سے اوترکر اونسے بغلگیر
ہوے قَالُوْا تَاللّٰهِ وہ بولے کہ قسم خدا کی کہ حسن صورت اور کمال سیرت کے ساتھ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ البتہ برگزیدہ
کرلیا تجھے خدا نے عَلَيْنَا ہمپر وَاِنْ كُنَّا اور بیشک ہین ہم لَخٰطِئِيْنَ ۝ خطاوار اون کامون کے
سبب سے جو ہمنے کیے قَالَ کہا یوسف علیہ السلام نے اونکے جواب مین کہ لَا تَثْرِيْبَ کچھ سرزنش نہین عَلَيْكُمُ
الْيَوْمَ تمپر آج تمہارا گناہ اب ہرگز مین تمہارے منھ پر کبھی نہ لاؤنگا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ بخشے اللہ تمکو کہ تمنے

اپنے گناہ کا اقرار کر لیا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اور وہ بڑا بخشنے والا ہی بخشنے والون مین بیت بآہ سوز وجہانی
گناہ ٭ باشکے بشوید درون سیاہ ٭ بدرماندۂ تخت شاہی نہد ٭ بدرماندگان ہرچہ خواہد دہد ٭ پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام
نوازش بزرگانہ سے اپنے بھائیون کا دل تازہ کر چکے تو اپنے والد بزرگوار دلفگار کے حال پر متوجہ ہوئے اور کہا کہ اذْهَبُوا
بِقَمِيصِي هَٰذَا لیجاؤ میرا یہ پیراہن اور وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا پیراہن تھا کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے
بازو پر سے کھول کر کنوے مین یوسف علیہ السلام کو پہنا دیا تھا یوسف علیہ السلام پر وحی آئی کہ اسے کنعان مین بھیجدے تو
اونھون نے بھائیون سے کہا کہ اسے لیجاؤ فَأَلْقُوهُ پھر ڈالدو اسے عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي مونھ پر میرے باپ کے يَأْتِ بَصِيرًا
پھر آئے اونکی بینائی اور اونکی آنکھین جیسی تھین ویسی روشن ہو جائین وَأْتُونِي اور آؤ تم میرے پاس بِأَهْلِكُمْ
ع أَجْمَعِينَ اپنے سب لوگون کے ساتھ اولاد اور خادمون کو لیکر لکھا ہی کہ یہودا نے یہ بات کہی کہ ای یوسف خون آلودہ پیراہن
والد ماجد کے پاس مین لیگیا تھا یہ پیراہن بھی مجکو دیجیے کہ لیجاؤن شاید اس پیراہن کی خوشی اوس پیراہن کے غم کا تدارک
کرے یوسف علیہ السلام نے اونھی کو پیراہن دیدیا اور والد بزرگوار کے واسطے اور اونکے متعلقون کے لیے راہ کا سامان مہیا کر کے
بھائیون کو سپرد کیا یہودا مصر سے نکلکر بھائیون کے ساتھ کنعان کی طرف متوجہ ہوے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اور جب جدا
ہوا یعنی باہر آیا قافلہ مصر کی آبادی سے میدان مین تو باد صبا نے حق تعالی سے اذن لیکر یوسف علیہ السلام کے پیراہن کی بو
حضرت یعقوب علیہ السلام کے دماغ مین پہونچادی قَالَ أَبُوهُمْ کہا اونکے باپ نے اون لوگون سے جو اونکے پاس حاضر تھے
اونکے پوتون مین سے کہ إِنِّي لَأَجِدُ یقینی مین پاتا ہون رِيحَ يُوسُفَ بو یوسف کی لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ اگر تم
فتور عقل کی طرف مجھے منسوب نہ کرو قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ کہا اونھون نے جو حاضر تھے کہ قسم خدا کی بیشک تو ابتک لَفِي
ربع ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ضرور اوسی حیرت قدیم مین ہی کہ یوسف علیہ السلام کے غلبۂ محبت اور اونکے ذکر کی کثرت کے سبب سے
اونکی ملاقات کی توقع چالیس یا اسی برس کے بعد رکھتا ہی فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ پھر جس وقت آیا خوشخبری دینے والا
یعنی یہودا لکھا ہی کہ یہودا بھائیون کے ساتھ راہ مین نہین ٹھہرے اور ننگے پاؤن برہنہ سر دوڑتے ہوئے کنعان مین پہونچے اور
اپنے والد بزرگوار کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر أَلْقَاهُ ڈالدیا یوسف علیہ السلام کا پیراہن عَلَىٰ وَجْهِهِ مونھ پر اپنے باپ کے
فَارْتَدَّ بَصِيرًا پھر وہ ہو گیا بینا اور اپنے پوتون سے قَالَ کہا کہ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ کیا مین نے نہین کہا تھا تمسے کہ
ربع إِنِّي أَعْلَمُ یہ کہ مین جانتا ہون مِنَ اللَّهِ الہام الٰہی سے مَا لَا تَعْلَمُونَ جو کچھ تم نہین جانتے وہ حضرت یوسف
علیہ السلام کی زندگی تھی اور اوسکا مجھسے پھر ملنا پھر یعقوب علیہ السلام نے راہ کا تہیہ کیا اور جو کوئی اونمین ملا ہوا تھا کیا مرد کیا
عورت سب متوجہ ہوگئے اور وہ بھائی جو راہ مین تھے آکر اپنے والد بزرگوار کے قدمون پر گرے اور قَالُوا بولے کہ يَا أَبَانَا ای
باپ ہمارے اسْتَغْفِرْ لَنَا بخشش چاہ ہمارے واسطے خدا سے ذُنُوبَنَا ہمارے گناہون کی إِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین خَاطِئِينَ
۱۰ گناہگار قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ قریب ہی کہ بخشش چاہون تمھارے واسطے رَبِّي

اپنے رب سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ تحقیق کہ وہ بخشنے والا ہی توبہ کرنے والون کو اونکے گناہ محو کر دیتا ہی الرَّحِیْمُ ○ مہربان ہی بندون پر اونکی سختیان دفع کر دیتا ہی پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے جمعے کی رات یا فجر کے وقت تک دعاے مغفرت کرنے مین تاخیر کی اسواسطے کہ ان وقتون مین دعا قبول ہونے کا ظن غالب ہوتا ہی یا اسواسطے تاخیر کی تاکہ دریافت کر لین کہ حضرت یوسف ع نے بھی اونکا گناہ معاف کر دیا یا نہین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ مصر مین جب تک نہ پہونچے دعاے مغفرت نہین کی جب وہان پہونچے تو ایک شب کو نماز تہجد کے واسطے اوٹھے تہجد کے بعد قبلہ رو ہوے اور یوسف علیہ السلام کو اپنے پیچھے اور باقی بیٹون کو اونکے پیچھے لیکر حضرت یعقوب علیہ السلام دعا کرتے تھے اور سب بیٹے آمین کہتے تھے حق سبحانہ تعالی نے دعا قبول فرمائی القصہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہونچے تو حضرت یوسف علیہ السلام ملک ریان اور مصر کے سب شرفا اور سردارون کو ساتھ لیکر لشکر آراستہ کرکے اپنے والد بزرگوار کے استقبال کو شہر کے باہر آئے اور یعقوب علیہ السلام اپنے فرزندون سمیت ایک ٹیکرے پر چڑھکر اوس لشکر اور سواری کا اہتمام اور آراستگی دیکھکر خوش ہوتے تھے اور تعجب کرتے تھے جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے یہ بات کہی کہ تم اسی لشکر کو دیکھکر تعجب مین ہو ذرا اوپر تو دیکھو کہ ملائکہ کے لشکر زمین سے آسمان تک تمھاری خوشی کے سبب سے اوسیقدر مسرور ہین جسقدر اتنی مدت تک تمھارے غم اور اندوہ کی وجہ سے ملول و رنجور رہے جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو دیکھا سواری پر سے اوتر پڑے اور چاہا کہ سلام کرین جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ٹھہر جاؤ تاکہ تمھارے والد تمھین سلام کرین لکھا ہی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام بھی پیادہ ہو گئے اور جب اونکی نگاہ حضرت یوسف علیہ السلام کے جمال پر پڑی تو کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ اور دونون ہاتھ گلے مین ڈال کے خوشی کے سبب سے رونے لگے نظم چہ خوش حال ست روے دوست دیدن ✤ پس از عمرے بیکدیگر رسیدن ✤ شراب خوشدلی را نوش کردن ✤ بشادی دست در آغوش کردن ✤ بکام دل زمانے آرمیدن ✤ بہم گفتن سخن وز ہم شنیدن ✤ ز دیو بر حال عجز آغاز کردن ✤ ز عاشق دفتر غم باز کردن ✤ شہر مصر کے قریب ایک موضع حضرت یوسف علیہ السلام کی ملک تھا اوسمین اونھون نے ایک بہت بلند محل بنوایا تھا یوسف علیہ السلام وہان اوترے فَلَمَّا دَخَلُوْا پھر جب داخل ہوے عَلٰی یُوْسُفَ یوسف علیہ السلام کے اوس محل مین اٰوٰۤی اِلَیْهِ تو جگہ دی اوسنے اپنی طرف اَبَوَیْهِ اپنے باپ اور خالہ کو جو سوتیلی مان تھین اور پھر باپ سے معانقہ کیا اور خالہ سے مزاج پرسی کی اور بھتیجون پر عنایت بزرگانہ فرمائی وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اور کہا کہ داخل ہو مصر مین اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ؕ○ اگر چاہے خدا اوس حال مین کہ تم امین ہو قحط اور عسرت بلا محنت سے استثنا امن مین داخل ہی دخول مین نہین اور جب وے سب مصر مین آئے تو اونھین اپنے ہی مکان مین حضرت یوسف علیہ السلام نے اوتارا وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ اور اوٹھایا اپنے باپ اور خالہ کو یعنی چڑھا لیا عَلَی الْعَرْشِ اپنے تخت پر وَخَرُّوْا اور منھ کے بل گر پڑے باپ خالہ بھائی لَهٗ اوسکے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے اور اوس زمانے مین تحیت اور تعظیم سجدے کے ساتھ کرتے تھے یوسف علیہ السلام نے جب یہ حال دیکھا تو خوشی ظاہر فرمائی وَقَالَ اور یوسف علیہ السلام نے کہا کہ یٰۤاَبَتِ ای میرے باپ هٰذَا یہ تم سب کا مجھے سجدہ کرنا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ تعبیر ہی میرے خواب کی جو مین نے دکھا تھا مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے لڑکپن مین قَدْ جَعَلَهَا بیشک کیا اوسے رَبِّیْ حَقًّا میرے رب نے سچ

سلام ہو اے ہٹانے والے غمون کے ۱۲

وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اور یقینی احسان کیا میرے ساتھ میرے رب نے اِذْ اَخْرَجَنِيْ جب باہر نکالا مجھے مِنَ السِّجْنِ قید خانے سے کنوے کا ذکر حضرت یوسف علیہ السلام نے نہ کیا تاکہ بھائی شرمندہ نہوں وَجَآءَ بِكُمْ اور لایا تمھیں مِّنَ الْبَدْوِ جنگل سے بدو ایک مقام تھا زمین فلسطین ولایت شام مین کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اوس مقام پر بیٹھا کرتے تھے اور وہ کنعان کے قریب تھا یوسف علیہ السلام نے شکر نعمت ادا کرنے کو فرمایا کہ حق تعالی نے مجھے تو قید خانے سے تخت پر پہونچایا اور تمھین اوس مقام سے میرے پاس لایا کہ ہم تم سب ایک جگہ پاس بیٹھے ہین مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بعد اسکے کہ فساد کیا شیطان نے اور مخالفت ڈالدی تھی بَيْنِيْ درمیان میرے وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اور درمیان میرے بھائیون کے اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ میرا رب لَطِيْفٌ نیکی پہونچانے والا ہی لِّمَا يَشَآءُ جس کیو چاہتا ہی اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ بیشک وہ جاننے والا ہی تدبیرون کی وہمین الْحَكِيْمُ محکم کار تقدیرون کے موقع معین کرنے مین لطائف مین لکھا ہی کہ جب چھبیس برس اس ملاقات کو گذرے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے وفات پائی اور تیئیس برس اور گذر رہنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے یوسف مین تمھاری ملاقات کا نہایت مشتاق ہون جلدی آئین ان مین سیر این پہونچ جا یوسف علیہ السلام خواب سے جاگے اور بھائیون کو بلا کر وصیتین کین اور یہودا کو اپنا ولیعہد کرکے اپنے بیٹون کو اونھین سپرد کردیا اور مناجات کے طور پر یہ کہا کہ رَبِّ اے میرے رب قَدْ اٰتَيْتَنِيْ تحقیق کہ دی تو نے مجھے مِنَ الْمُلْكِ بادشاہی اور ملکداری وَعَلَّمْتَنِيْ اور سکھائی مجھے مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ تعبیر خوابون کی فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے اَنْتَ وَلِيّٖ تو ہی ہی میرا یار اور میرا متولی کار فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت مین تَوَفَّنِيْ وفات دے مجھے مُسْلِمًا اوس حال مین کہ مطیع ہون تیرے حکم کا یعنی مجھے مسلمان ماریو وَّاَلْحِقْنِيْ اور ملادے مجھے بِالصّٰلِحِيْنَ میرے نیک آبا و اجداد سے لکھا ہی کہ جسدن حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تھا اوسکے تیسرے ہی روز باغ وصال مین رحلت فرمائی اور حضرت حقائق پناہی نے یوسف زلیخا کے قصے کو جو لباس نظم پہنایا ہی اور اوسکے بعض اشعار ان اوراق مین لکھنے کا اتفاق ہوا ہی اوسمین حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات اسطرح بیان کی ہی نظم بکف جبریل حاضر داشت سیبے + کہ باغ خلد ازان میداشت زیبے + چو یوسف را بدست آن سیب بنہاد + روان آن سیب را بوئید و جان داد + بلے زان نکہت باغ بقا داشت + ازان نکہت بسوے باغ بشتافت + ذٰلِكَ یہ جو بیان کیا گیا یوسف علیہ السلام کا قصہ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ غیب کی خبرون مین سے ہی کہ اعجاز کی دلیلین ظاہر کرنے کو نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وحی کرتے ہین ہم اوسے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اور تو نہ تھا یوسف علیہ السلام کے بھائیون کے پاس اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ اوس وقت جب جمع کین اونھون نے اپنی رائین یوسف علیہ السلام کو کنوے مین ڈالدینے پر وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ اور وہ مکر کرتے تھے یوسف اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ اور جب تو وہان نہ تھا اور تیری تکذیب کرنے والے یہ جانتے ہین کہ تو نے کسی سے یہ قصہ سنا بھی نہین اور مطابق واقع کے اوسکی خبر دیتا ہی تو یہ بات اس امر پر کھلی ہوئی دلیل ہی کہ تو نے یہ قصہ وحی الٰہی سے

بلا ہی وَمَآ اَكۡثَرُ النَّاسِ اور نہین ہین بہت لوگ وَلَوۡ حَرَصۡتَ اگرچہ حرص کرے تو اونکے ایمان پر بِمُؤۡمِنِيۡنَ ○
ایمان لانے والے عداوت اور عناد کی وجہ سے اور اس جہت سے کہ کفر اور فساد کرنے کا اونھون نے مصمم قصد کر لیا ہی
وَمَا تَسۡـَٔلُهُمۡ اور نہین چاہتا ہی تو اونسے عَلَيۡهِ تبلیغ اور ادا سے احکام پر اور قرآنی قصے پڑھنے پر مِنۡ اَجۡرٍ کچھ اجرت
جسطرح اور قصہ خوان اجرت لینا چاہتے ہین اِنۡ هُوَ نہین ہی قرآن اِلَّا ذِكۡرٌ مگر نصیحت خدا کی طرف سے لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ○ ع ۱۱
اہل عالم کے واسطے فقط اہل مکہ کے واسطے نہین کہ وہ تیرے معجزے سے مونھ پھیرتے ہین وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ اٰيَةٍ اور بہتیری ہین نشانیان
قدرت کی اور دلیلین وجود صانع اور اوسکی حکمت پر دلالت کرنے والی فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ آسمانون اور زمینون مین کہ وہ
معاند يَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهَا گذرتے ہین اونپر وَهُمۡ عَنۡهَا اور وہ اون نشانیون سے مُعۡرِضُوۡنَ ○ مونھ پھیرنے والے ہین نہ اونمین
فکر کرتے ہین نہ اونسے عبرت لیتے ہین وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ اور نہین ایمان لاتے اکثر اونکے بِاللّٰهِ ساتھ اللہ تعالی کے
اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ ○ مگر وہ شرک کرنے والے ہین کہتے ہین کہ اس سے عرب کے کافر مراد ہین کہ اونھون نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی
اور اوسکے بعد کہنے لگے کہ ملائکہ اسکی بیٹیان ہین یا یہود مراد ہین کہ خدا کا ایمان لائے اور کہنے لگے کہ عزیر اسد کا بیٹا ہی یا نصارا مراد ہین
کہ خدا کا ایمان لائے اور یہ بات کہی کہ عیسی مسیح اللہ کا بیٹا ہی اَفَاَمِنُوۡۤا کیا نڈر ہو گئے مشرک اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ اس بات سے کہ آئے اونپر
غَاشِيَةٌ عقوبت چھپا لینے والی یعنی اونھین پکڑ لینے والی مِّنۡ عَذَابِ اللّٰهِ عذاب الہی مین سے اَوۡ تَاۡتِيَهُمُ السَّاعَةُ
یا آئے اونپر قیامت بَغۡتَةً ناگہان وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ○ اور وہ نہ جانین اوسکا آنا اور اوسکے واسطے اونھون نے کام
نہ درست کر رکھا ہو قُلۡ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هٰذِهٖ یہ توحید کی طرف بلانا سَبِيۡلِيۡۤ میری راہ ہی اور اس راہ پر مین ثابت ہون
وقف النبی علیہ السلام
اَدۡعُوۡۤا بلاتا ہون مین خلق کو اِلَى اللّٰهِ فقط خدا کی طرف عَلٰى بَصِيۡرَةٍ ظاہری بینائی اور کھلی ہوئی دلیل پر اَنَا یہ تاکید ہی
اوس ضمیر کی جو اَدۡعُوۡا مین پوشیدہ ہی وَمَنِ اتَّبَعَنِيۡ اور بلاتا ہی خدا کی طرف وہ بھی جسنے پیروی کی میری وَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ اور
پاک ہی خدا اوس شرکت سے جو تم اوسکے واسطے ثابت کرتے ہو وَمَآ اَنَا اور نہین ہون مین مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ○
مشرکون مین سے امام زاہدی نے لکھا ہی کہ کافرون نے کہا خدا کے واسطے فرشتے موجود ہین آدمی کو رسول کرکے وہ کیون
بھیجتا اگر چاہتا تو فرشتون کو رسول کرتا حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَآ اَرۡسَلۡنَا اور نہین بھیجا ہمنے مِنۡ قَبۡلِكَ
تجھسے پہلے رسول کرکے اِلَّا رِجَالًا مگر مردون کو کہ نُّوۡحِيۡۤ اِلَيۡهِمۡ بعضے يُوۡحٰى پڑھا ہی واحد غائب مجہول کا
صیغہ یعنی وحی بھیجی گئی اونکی طرف اور حفص نے نُوۡحِيۡ جمع متکلم معروف کا صیغہ پڑھا ہی یعنی وحی بھیجی ہمنے
اونکی طرف کہ وہ مرد مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰى شہر اور دیہات کے لوگون مین سے تھے وسیط مین امام حسن بصری
رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ حق تعالی نے جنگل کے آدمیون اور جن اور عورتون مین سے ہرگز کوئی رسول
خلق پر نہین بھیجا اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا پھر کیا سیر نہین کرتے کافر فِي الۡاَرۡضِ شام اور یمن کی زمین مین اور عاد
اور ثمود کے دیار مین گذر نہین کرتے یعنی چاہیے کہ سیر اور گذر کرین فَيَنۡظُرُوۡا پھر دیکھین نظر عبرت سے كَيۡفَ كَانَ

کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام کار اون لوگون کا جو انکار اور تکذیب کرنے والے تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے
تو یہ کافر اونکے حال سے نصیحت اور عبرت لیکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کی تکذیب سے پرہیز کرین اور ڈرین
وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ آخرت یعنی جنت اور اوسکی نعمت خَيْرٌ بہتر ہی دنیا گذر جانے والی کی لذت سے لِّلَّذِيْنَ
اتَّقَوْا واسطے اون لوگون کے جنھون نے شرک اور نافرمانی سے پرہیز کیا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا نہین سمجھتے ہو تم اور
نہین غور و فکر کرتے ہو تا کہ جان لو کہ عاقبت کی باقی رہنے والی لذتین بہتر ہین بیت چہ نسبت جاہ سفلی را بہ نزہتگاہ روحانی +
چہ ماند گلخن تیرہ گلشن نہاے سلطانی + تو چاہیے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے زمانے کے معاند اپنی زندگی کی مدت
اور دولت پر مغرور نہون اسواسطے کہ اگلی امتون کو ہمنے مہلت دی حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ یہانتک کہ ناامید
ہوگئے اونکے ایمان لانے سے رسول وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اور گمان کیا رسولون نے اس بات کا کہ وہ قَدْ كُذِبُوْا
تحقیق کہ جھوٹ بولے گئے یعنی کافرون نے اونسے ایمان لانے کا جھوٹا وعدہ کیا تھا یا کافرون نے گمان کیا کہ رسول اونسے
جھوٹ بولتے ہین وعدے وعید مین تو جَآءَهُمْ نَصْرُنَا آئی پیغمبرون کے پاس مدد ہماری یعنی اونکی قوم کے کافرون پر
عذاب نازل ہوا فَنُجِّيَ پھر نجات دیا گیا وہ مَنْ نَّشَآءُ جسے ہمنے چاہا یعنی پیغمبر اور اونکی پیروی کرنے والے وَلَا يُرَدُّ
اور نہین پھیرا جاتا بَاْسُنَا عذاب ہمارا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ گروہ کافرون سے جب اونپر نازل ہوتا ہی
لَقَدْ كَانَ البتہ ضرور ہی فِيْ قَصَصِهِمْ انبیا علیہم السلام اور اونکی امتون کے قصون مین یا یوسف علیہ السلام اور اونکے
بھائیون کے قصے مین عِبْرَةٌ عبرت اور نصیحت لِّاُولِي الْاَلْبَابِ عقل والون کے واسطے جنکی عقل خالص ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے ہین کہ عقل والون سے صاحب اسرار لوگ مراد ہین تو ان قصون سے اسرار والون کو
عبرت ہوتی ہی اور کلام کے حقائق اونکے آئینۂ دل بے غل مین صورت دکھاتے ہین بیت وسے دریابد اسرار معانی + کہ روشن شد بہ نور جاودانی +
مَا كَانَ نہین ہی قرآن حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى بات افترا کی ہوئی وَلٰكِنْ اور مگر ہی تَصْدِيْقَ الَّذِيْ تصدیق اوس چیز کی جو تھی
بَيْنَ يَدَيْهِ آگے اوسکے کتب الٰہی مین سے یعنی قرآن شریف اون کتابون کی تصدیق کرنے والا اور اونکے موافق ہی صحت اور راستی مین
وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ اور بیان سب چیزون کا ہی جنکی دین و دنیا مین احتیاج ہوتی ہی وَّهُدًى اور راہ دکھلانے والا ہی راہ چلنے والون کو
وَّرَحْمَةً اور رحمت ہی لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جو ایمان لاتے ہین خدا کی توحید اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا ع ۱۲

آیاتها ۴۳ کلماتها ۸۵۴ حروفها ۳۶۱۴

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورہ رعد مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تینتالیس ۴۳ آیتین ہین

الٓمّٓرٰ اقف حروف مقطعہ اون کلمات سے مختصر ہین جو صفات الٰہی پر دلالت کرتے ہین چنانچہ الٓمّٓرٰ کے معنی مین کہا ہی کہ
الف اوسکی آلا کا ہی اور لام اوسکے لطف کا اور میم اوسکے ملک کی اور رے اوسکی رافت کی اور ایک قول یہ ہی کہ اونمین سے

بعض حروف تو اسماے الٰہی پر دلالت کرتے ہین اور بعضے افعال پر چنانچہ المرٓ مین اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَرٰی کے معنی ہین تِلْكَ یہ آیتین اٰیٰتُ ۱
الْکِتٰبِ ؕ آیتین قرآن کی ہین وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اور وہ چیز جو اوتاری گئی ہی اِلَیْكَ تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب سے
الْحَقُّ صحیح اور درست ہی اوسے مضبوط پکڑ اور اوسپر عمل کر وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ مکے کے لَا
یُؤْمِنُوْنَ ○ نہین ایمان لاتے اوسکے معنی مین غور اور فکر نہ کرنے کے سبب سے اَللّٰهُ اللہ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ ۱۱
وہ ہی جسنے بلند کیے آسمان یعنی پیدا کیے اور اوپر اوٹھا دیے بِغَیْرِ عَمَدٍ بے ستون کے کہ اوپر آسمان قائم ہون تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اون
آسمانون کو اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ اوٹھائے ہین آسمان بے ستون تمھارے دیکھنے مین تو اس سے لازم آتا ہی کہ
ستون ہین مگر دکھائی نہین دیتے اور وہ ستون اوسکی قدرت ہی کہ آسمان اوسکے سبب سے بلند ہین فوائد السلوک مین لکھا ہی کہ حضرت
باری تعالیٰ نے آسمانون کی بلند چھتین بے ایسے ستونون کے بلند کر رکھی ہین جن ستونون کو دیکھ سکین یعنی آسمانون کی چھت کا
ستون ہی مگر پوشیدہ اور وہ ستون عدالت ہو سکتی ہی کہ بِالْعَدْلِ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنی آسمان اور زمین عدل کے سبب سے
قائم ہین نظم آسمان و زمین ز عدل بپاست + حق ز شاہان بغیر عدل نخواست + گر نباشد ستون خیمہ بجاے + کی بود خیمہ
بے ستون بپاے + ثُمَّ اسْتَوٰی پھر قصد کیا عَلَی الْعَرْشِ عرش پیدا کرنے کا یا قرار پکڑا ۱۲ اوسپر قدرت اور حکم جاری کرنے کے
ساتھ یا عرش ملک ہو اور حق تعالیٰ نے اوسکا قصد کیا حفاظت اور تدبیر کے ساتھ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کیا
آفتاب ماہتاب کو بندون کی مصلحتون کے واسطے اوس چیز کے ساتھ جو اوسنے چاہی حرکتون مین سے ایک حد معین تک کُلٌّ
ہر ایک اونمین سے یَّجْرِیْ جاری ہی یعنی حرکت مین ہی لِاَجَلٍ مُّسَمًّی وقت نام رکھے گئے تک یعنی ایک مدت معین تک کہ اپنی
گردش پوری کرلے یا حرکت مین ہی اوس زمانے تک کہ حرکت منقطع ہو جائے یعنی قیام قیامت تک یُدَبِّرُ الْاَمْرَ تدبیر کرتا ہی
حق تعالیٰ اپنے ملکوت کے کام کی موجود کرنے معدوم کرنے ذلت دینے عزت دینے جلانے مار ڈالنے سے یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ
بیان کرتا ہی آیتین قرآن کی یعنی امر و نہی مفصل بیان فرماتا ہی یا اپنی قدرت کی دلیلین ایک کے بعد ایک پیدا کرتا ہی لَعَلَّکُمْ
شاید کہ تم بِلِقَآءِ رَبِّکُمْ اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی جو جزا قیامت کے دن حق تعالیٰ دیگا وہ جزا پانے کا تُوْقِنُوْنَ ○
یقین کرو اور جان لو کہ جو ان چیزون کے پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوبارہ پیدا اور زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہی وَھُوَ الَّذِیْ
مَدَّ الْاَرْضَ اور وہ جسنے کھینچا زمین کو پانی پر یعنی زمین لمبی چوڑی پھیلا دی تاکہ حیوانات کے پھرنے کی جگہ ہو وَجَعَلَ
فِیْهَا اور پیدا کیے اوسمین رَوَاسِیَ پہاڑ مضبوط جمے ہوئے تاکہ زمین کی میخ ہو جائین وَاَنْهٰرًا ۱ اور پیدا کین اوسمین پانی کی
نہرین جاری وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ اور سب میوون مین سے جَعَلَ فِیْهَا پیدا کیے زمین مین زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ
دو قسم کے مثلاً سرخ زرد اور سیاہ سفید اور چھوٹے بڑے اور کھٹے میٹھے اور گرم سرد اور جنگل کے اور باغ کے اور خشک تر اور اسکے مثل
اِثْنَیْنِ کا لفظ زَوْجَیْنِ کی تاکید ہی جیسا اپنے کلام مین عرب کا داب ہی یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ ڈھنک دیتا ہی
اور کھینچ لیتا ہی رات کو دن پر یہانتک کہ ہوا جو روشن تھی تاریک ہو جاتی ہی اور اسی مین سے دن کو رات پر ڈھنک دینا

ع
یعنی بغیر ستون کا
ہونے والا اور
بیٹھنے والا ۱۲

اور کھینچ لینا دریافت ہوسکتا ہے کہ ہوا تیرگی کے بعد روشن ہوجاتی ہے اِنَّ فِي ذٰلِكَ تحقیق کہ قدرت کی ان نشانیوں اور آثار میں
لَاٰيٰتٍ البتہ کھلی ہوئی نشانیاں ہیں لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۝ واسطے اوس گروہ کے جو غور اور فکر کرتے ہیں اون نشانیوں میں
اور جانتے ہیں کہ ان چیزوں کا ہونا اور ان ہر ایک کی تخصیص ایک چیز کے ساتھ صانع حکیم ہونے پر دلیل ہے وَفِي الْاَرْضِ
اور زمین میں قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے یہ نیرنگی قدرت کی دلیلوں میں سے ہے کہ زمین کے
ٹکڑے جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اونمیں سے بعضے قابل زراعت ہیں اور بعضے ناقابل اور کسی قدر ریگستان ہے کسی قدر
کوہستان ہے وَّجَنّٰتٌ اور زمین میں باغ ہیں مِّنْ اَعْنَابٍ انگور کے وَّزَرْعٌ اور کھیت ہیں وَّنَخِيْلٌ اور خرمے کے
درخت ہیں صِنْوَانٌ کئی شاخیں ایک جڑ سے اوگی ہیں وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ اور ایسے درخت نہیں بھی ہیں بلکہ متفرق
جڑوں کے ہیں یعنی ہر ایک شاخ ایک جڑ سے اوگی ہوئی ہے يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ پانی دیے جاتے ہیں یہ درخت اور کھیت
ایک ہی پانی سے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا اور بزرگی دیتے ہیں بعضے کو اونمیں سے عَلٰى بَعْضٍ بعض پر فِي الْاُكُلِ میووں میں
صورت رنگ بو مزے کے لحاظ سے اِنَّ فِي ذٰلِكَ بیشک اوس چیز میں جو ذکر کی گئی لَاٰيٰتٍ البتہ کھلی ہوئی دلائل ہیں
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۝ واسطے اوس قوم کے جو سمجھتے ہیں اور غور کرتے ہیں کہ درختوں پر میووں کا اختلاف باوصف اس بات کے
کہ سب میوے ایک پانی سے پرورش پاتے ہیں نہیں ہوسکتا ہے مگر قادر مختار کے ارادے سے اور تبیان میں لکھا ہے کہ یہ مثال بنی آدم
کی ہے رنگ شکلیں ہیئتیں آوازیں اخلاق طبیعتیں مختلف ہونے میں باوصف اسکے کہ سبھوں کے ماں باپ ایک ہی ہیں اور مدارک میں
لکھا ہے کہ یہ دلوں کے اختلاف کی مثال ہے آثار انوار اسرار میں ہر دل کی ایک صفت ہے اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہوتا ہے کوئی دل تو
منکر اور متکبر ہوتا ہے کہ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور پھر کوئی دل حق تعالی کے ذکر سے آرام پائے ہوتا ہے کہ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ
اللّٰهِ مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + وَاِنْ تَعْجَبْ اور عجب کرتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلائل وحدت کے
سامعہ کافروں کے نہ ایمان لانے سے فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ پھر عجب ہے بات اونکی یعنی اونکی بات سے متعجب ہونے کا محل ہے کہ وہ
کہتے ہیں ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا یعنی جسوقت ہم ہونگے خاک یعنی مرنے کے بعد جب ہم خاک ہو گئے ہونگے ءَاِنَّا کیا ہم لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ہونگے نئی پیدایش میں یعنی کیا خدا پھر ہمیں زندہ کریگا اور تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ زمین آسمان کا
نام نشان کچھ بھی نہ تھا حق تعالی نے اونھیں پیدا کیا اور کچھ فکر نہیں کرتے کہ جو کوئی پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہو وہ دوبارہ پیدا
کرنے پر بھی قادر ہوسکتا ہے شعر آنکہ پیدا ساختن کارش بود + زندگی دادن چہ دشوارش بود + اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہیں
جنہوں نے كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ کفر کیا اپنے رب کے ساتھ اس بات کا ایمان نہ لاکر کہ وہ حشر نشر پر قادر ہے وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ
اور وہ گروہ ہیں کہ طوق فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اونکی گردنوں میں ہیں یعنی گمراہی کے طوق اونکی گردنوں میں پڑے ہیں اور وہ گمراہی میں
قید ہیں اور یہ امید نہیں کہ وہ اس قید سے چھوٹینگے یا قیامت کے دن آگ کے طوق اونکی گردنوں میں پہنائینگے اور دوزخ میں کافروں کی یہی
علامت ہوگی وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ اَصْحٰبُ النَّارِ رہنے والے ہیں دوزخ کے هُمْ فِيْهَا وہ دوزخ میں خٰلِدُوْنَ۝

ہمیشہ رہنے والے ہین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کافرون کو عذاب کی وعید کی اور ڈرایا دھمکایا تو نضر ابن حارث اور اوسکے
ایسے لوگون نے ہنسی کے طور پر عذاب کی جلدی کی تو حق تعالی فرماتا ہی وَيَسْتَعْجِلُونَكَ اور جلدی مانگتے ہین تجسے بِالسَّيِّئَةِ
عذاب جو خدا نے اونکے واسطے مقرر کیا ہی قَبْلَ الْحَسَنَةِ عاقبت کے قبل حق تعالی نے ہلاک کر دینیکا عذاب اس امت سے روک رکھا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرنے والون پر عذاب کرنے مین تاخیر کی اور قیامت کے دن پر اونکا عذاب موقوف رکھا اور یہ تاخیر
حسنہ ہی اور ہلاک کر دینا سیئہ ہی اور کافر عذاب ہلاکت کی جلدی کرتے تھے تاخیر کے سبب سے اور یہ جو احسان الٰہی ہی اوسکے قبل عذاب
چاہتے تھے اور اونسے عجب ہی کہ وہ عذاب مانگتے ہین وَقَدْ خَلَتْ حال آنکہ گذر چکی ہین مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ پہلے اونسے
عقوبتین تکذیب کرنے والون پر جیسے زمین مین دھنس جانا صورتین بدل جانا زلزلہ آنا اور وہ ان عقوبتون کا حال جانتے ہین
پھر اونسے عبرت کیون نہین لیتے اور اپنے واسطے اوسکے مثل عذاب کیون مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق رب تیرا لَذُوْ مَغْفِرَةٍ
البتہ صاحب بخشش کا ہی لِّلنَّاسِ واسطے لوگون کے یعنی کافر اگر ایمان لائین اور تصدیق کرین تو خدا اونہین بخشدے عَلٰى
ظُلْمِهِمْ باوجود اوس ظلم کے جو اونہون نے کر رکھا ہی یعنی کفر اسواسطے کہ ایمان اون گناہون کو کھو دیتا ہی جو کفر کی حالت مین سرزد
ہوے وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق کہ تیرا رب لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ○ البتہ سخت عذاب کرنے والا ہی کافرون پر اگر وہ کفر اور تکذیب پر اڑے
رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مسلمانون پر صاحب مغفرت ہی توبہ اور استغفار کے سبب سے اور کافرون پر سخت عذاب کرنے والا ہی انکار
اور استکبار کی وجہ سے محقق لوگ اس بات پر ہین کہ اس آیت مین خوف و رجا کی تمہید ہی فرماتا ہی کہ خدا بخشنے والا ہی تاکہ اوسکی رحمت سے
بندے نا امید نہو جائین اور عذاب کرنے والا ہی تاکہ اوسکی ہیبت سے بیخوف نہ رہین اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ اگر خدا کی بخشش
نہوتی تو کسیکا عیش کچھ بھی نہ گوارا ہوتا اور اگر حق تعالی کی وعید نہوتی تو سب بخشش پر بھروسا کر کے عمل سے باز رہتے بیت ز حق
مے ترس تا غافل نہ گردی ✲ مشو نومید تا بددل نہ گردی ✲ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوے کہ
لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہین بھیجی جاتی عَلَيْهِ محمد پر اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نشانی اوسکے رب کے پاس سے یعنی وہ معجزہ جو ہم طلب
کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا مُردے زندہ کرنا حق تعالی فرماتا ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانے والا ہی یعنی ڈرانے کے واسطے تم بھیجے گئے ہو تمپر یہی پہونچا دینا ہی بس تمہین نشانیان
ظاہر ہونے مین کیا اختیار ہی وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ○ اور ہر گروہ کے واسطے راہ دکھانے والا ہی یعنی ایسا پیغمبر جو خاص کیا گیا ہو ع ۱/۷
ایک ایسے معجزے کے ساتھ جو اوس چیز کی صورت پر ہو جو چیز اوسکی قوم پر غالب ہو جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے مین جادو کا
غلبہ تھا اور حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے مین طب کی کثرت تھی تو موسی اور عیسی علیہما السلام کے معجزے جو تم مانگتے ہو وہ تو اونہی کے
زمانے کے ساتھ خاص تھے اور چونکہ تم مین فصاحت اور بلاغت بہت ہی تو تمپر ایک بہت قوی معجزہ قرآن ہی تم اوسکے مثل کوئی سورت لاؤ
اَللّٰهُ يَعْلَمُ اللہ جانتا ہی مَا تَحْمِلُ جو اوٹھاتی ہی كُلُّ اُنْثٰى ہر عورت لڑکا یا لڑکی کالا یا گورا اچھا یا برا لمبا یا ٹھگنا اور
اسکے سوا وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ اور جانتا ہی جو کچھ گھٹاتے ہین رحم یعنی حق تعالی گھٹاتا ہی رحم مین لڑکے مین سے کہ پورا

نہین پیدا ہوتا وَمَا تَزْدَادُ اور جو کچھ بڑھا دیتا ہی یعنی لڑکے جننے مین خیہ الاعضا زیادہ کر دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ کمی زیادتی سے
لڑکون کی گنتی مراد ہی اسواسطے کہ رحم مین ایک سے چار لڑکے تک ہوتے ہین امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک نہایت درجہ ایک پیٹ مین
چار لڑکے ہین اور نوادر مین امام شافعی رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ یمن مین ایک عورت پانچ بار لڑکے جنی تھی اور ہر بار پانچ پانچ لڑکے
اللہ تعالی قادر ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی یا اس سے مدت حمل مراد ہی اور وہ کم سے کم بالاتفاق چھ مہینے ہین اور زیادہ سے زیادہ امام اعظم رحمہ اللہ
تعالی کے نزدیک دو برس ہین اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک چار سال اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک پانچ برس
وَكُلُّ شَيْءٍ اور ہر چیز عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ اوسکے پاس اندازے کے ساتھ ہی کہ اوس سے کم زیادہ نہین ہو سکتی عٰلِمُ الْغَيْبِ
وہ ہی جاننے والا اوس چیز کا جو حواس سے پوشیدہ ہی وَالشَّهَادَةِ اور آشکارا کا یعنی جو چیز حواس پر ظاہر ہی الْكَبِيْرُ بڑا ہی
الْمُتَعَالِ ۝ برتر ہی سب سے سَوَآءٌ مِّنْكُمْ برابر ہی تم مین سے اوسکے علم کے سامنے مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وہ شخص جو چھپائے
کوئی بات اپنے جی مین وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ اور وہ شخص جو ظاہر کردے بات دوسرے پر وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ اور جو شخص کہ
چھپانا چاہتا ہی اور چھپاتا ہی اپنا کام بِالَّيْلِ رات کو وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝ اور جو کوئی ظاہر اور آشکارا کرتا ہی اپنا کام
دن کو یعنی مطلقاً کوئی قول فعل پوشیدہ و ظاہر اوس سے چھپا نہین ہی لَهٗ واسطے خدا کے مُعَقِّبٰتٌ ملائکہ پے در پے ہین یا اوس
شخص کے واسطے جو چھپاتا اور ظاہر کرتا ہی اپنا قول فعل فرشتے ہین اوسکے اقوال اور افعال کے درپے دن رات مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ
اوسکے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهٖ اور اوسکے پیچھے سے يَحْفَظُوْنَهٗ حفاظت کرتے ہین اوسکی مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ حکم الٰہی سے
اور جو کچھ اوس سے صادر ہوتا ہی اوسے لکھ لیتے ہین اور ان فرشتون کو بررۃ اور کرام کاتبین کہتے ہین تبیان مین لکھا ہی کہ وہ
دس فرشتے ہین دن کے اور دس رات کے اور صحیح اور مشہور یہ ہی کہ دو فرشتے دن کے ہین دو رات کے اور کہتے ہین کہ حق تعالی
فرشتے پیدا کیے ہین کہ ضرر اور برائی کی باتون سے اوسکے بندون کی حفاظت کرین زاد المسیر مین کعب الاحبار رحمہ اللہ تعالی سے
نقل ہی کہ اگر حق تعالی آدمیون پر فرشتے نہ مقرر فرماتا تو زمین پر سے آدمیون کو جن ضرور اوڑا لیجاتے اور بعضے کہتے ہین کہ يَحْفَظُوْنَهٗ کی
ضمیر جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات کی طرف پھرتی ہی یعنی خدا کے فرشتے دشمنون کے ضرر سے آپکی حفاظت
کرتے ہین چنانچہ عامر بن طفیل اور ارید بن ربیعہ کے شر سے آپکو بچایا اور عنقریب انکا قصہ ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی
اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُغَيِّرُ نہین بدلتا مَا بِقَوْمٍ اوس چیز کو جو کسی قوم کے ساتھ ہو عافیت اور نعمت حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا جب تک اوس قوم کے لوگ بدلین مَا بِاَنْفُسِهِمْ وہ چیز جو اونکے جیون مین ہی یعنی اچھے حالات برے
احوال سے بدلین سلمی کہتے ہین کہ بدل دین اپنی زبان اوسکے ذکر سے اور بدل دین اپنے دل اوسکے بھید اور فکر سے
جب تک دل کو اوسکے ساتھ سیدھا رکھتے ہین اور غفلت نہین کرتے تو اونکے ساتھ فیض کے آثار برابر رہتے ہین شعر
گرت ہواست کہ دلدار نگسلد پیمان ٭ نگاہدار سر رشتہ تا نگہدارد ٭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ اور جب چاہتا ہی خدا بِقَوْمٍ
سُوْٓءًا کسی گروہ کے ساتھ عذاب عقوبت ہلاکت فَلَا مَرَدَّ لَهٗ تو نہین رد کیا جاتا وہ یعنی اوسے کوئی نہین رد کر سکتا

اپنے سے نہ دوسرے سے وَمَا لَهُمْ اور نہین ہین اون لوگون کے واسطے مِّنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے مِنْ وَّالٍ کوئی کہ اونکے کام
بنانے والا ہو عذاب دفع کرنے مین یا اونکی مدد کرے هُوَ الَّذِيْ وہ ہی جو يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ دکھاتا ہی تمہین بجلی اور وہ
ایک چمک ہی جھٹ پٹ زائل ہوجانے والی کہ بدلی سے ظاہر ہوتی ہی اور وہ مینہ برسنے کی نشانی ہی تو حق تمہین بجلی دکھاتا ہی خَوْفًا
ڈر کے واسطے مسافر کو اور اوسے جسے مینہ ضرر کرے وَّطَمَعًا اور طمع کے واسطے مقیم کو اور اون لوگون کو جنھین مینہ کی حاجت ہو
وَيُنْشِئُ اور اوٹھاتا ہی ہوا مین السَّحَابَ الثِّقَالَ بادلون کو جو پانی سے بھرے ہوئے ہین وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ
اور تسبیح کہتا ہی رعد بِحَمْدِهٖ ملی ہوئی اوسکی حمد کے ساتھ تسبیح کو تحمید کے ساتھ ملاتا ہی اور رعد ایک فرشتہ ہی ابر پر مقرر کہ بادل کو
چلاتا ہی اور بجلی اوسکا کوڑا ہی اور حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ رعد فرشتون کی آواز ہی اور برق اونکی آہ پرسوز اور مینہ اونکا رونا ہی وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ اور تسبیح کرتے ہین سب فرشتے یا وہ جو رعد کے مددگار ہین مِنْ خِيْفَتِهٖ خوف خدا سے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ
اور بھیجتا ہی گرنے والی بجلیان ابر سے فَيُصِيْبُ بِهَا پھر پہونچاتا ہی اوسے مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی کہ اوسکے سبب سے
ہلاک کرے جیسے اربد بن ربیعہ کو لکھا ہی کہ ہجرت کے نوین برس عامر طفیل یا اربد بن ربیعہ نے اربد بن قیس سے یہ بات کہی کہ ہم محمد کو دیکھنے جاتے ہین
جب اونھین باتون مین لگائین تو تم اونکے پیچھے سے آکر اونکی گردن پر تلوار مارنا جب وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آئے
تو عامر بن طفیل نے حضرت کو باتون مین مشغول کیا اور بڑی گفتگو کے بعد بولا کہ ای محمد ابتو ہم جاتے ہین اور بڑا لشکر جرار پیادہ سوار تجپر
لاتے ہین یہ کہکر اربد کے ساتھ باہر نکلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اكْفِهِمَا بِمَا شِئْتَ پھر عامر نے اربد سے کہا وہ سب
تجویز کیا ہوئی اور تو نے تلوار کیون نہ ماری اوسنے جواب دیا کہ مین جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو اونکے اور میرے درمیان مین
حائل ہوجاتا تھا غرضکہ جب مدینے سے وہ دونون کافر باہر نکلے تو بجلی گری اور اربد کو جلا دیا اور عامر بھی اوسی راہ مین برے حال سے
مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی مین حاضر ہوکر بولا کہ ای ابو القاسم ہمین بتاؤ کہ تیرا خدا
کس چیز کا ہی موتی کا ہی یا زمرد کا یا یاقوت کا یا سونے کا فوراً غضب الٰہی کے ابر سے بجلی گری اور اوس یہودی کو جلا دیا اور حق تعالی نے
یہ آیت نازل فرمائی کہ کافرون مین سے جسپر خدا چاہتا ہی بجلی گراتا ہی وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ اور وہ جھگڑتے ہین فِي اللّٰهِ خدا کی شان مین
کہ وہ کس چیز کا ہی یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ حق تعالی کا وصف کرتے ہین کہ وہ علم والا صاحب قدرت اکیلا معبود برحق ہی کافر
اوسکی تکذیب کرتے ہین یہ اونکا جھگڑا ہی وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی جھگڑا کرنے والون
لَهٗ خدا کے واسطے ہی دَعْوَةُ الْحَقِّ پکارنا حق کی طرف کہ وہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہی یا اوسی کو سزاوار ہی کہ اپنی عبادت کی طرف
پکارے یا اوسی کے واسطے ہی دعا قبول کی ہوئی یعنی جب اوسے پکارتے ہین تو وہ قبول کرتا ہی وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور وہ لوگ
جو پکارتے ہین مِنْ دُوْنِهٖ سوا اوسکے یعنی بتون کو جو مشرک پکارتے ہین لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ وہ نہین جواب
دیتے اور نہین قبول کرتے ہین اونکے واسطے بِشَيْءٍ کوئی چیز اونکی مرادون مین سے اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مگر جیسے
اوسکو جواب دینا جسنے پھیلا دیے ہون اپنے دونون ہاتھ اِلَى الْمَآءِ پانی کی طرف یعنی جیسے کوئی پیاسا کنوے پر آئے

اور اوسکے پاس ڈول رسّی نہو اپنے دونون ہاتھ کنوئے کی طرف پھیلاوے اور روکر پانی کو پکارے لِيَبْلُغَ فَاهُ تاکہ پہونچ جائے
اوسکے مونھ مین وَمَا هُوَ اور نہین ہی پانی بِبَالِغِهٖ پہونچنے والا اوسکے مونھ مین اسواسطے کہ پانی بیحس ہی پکارنے والے کو
جانتا ہی نہین اور یہ قدرت اوسمین نہین کہ اوس پکارنے والی کی پکار کا جواب دے اور قبول کرے اور اپنی طبیعت کے خلاف
مرکز سے محیط کی طرف حرکت کرہی نہین سکتا تو بتون کا بھی اپنے پکارنے والون کے ساتھ یہی حال ہی وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ
اور نہین ہی پکار کافرون کی بتون کو اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مگر گمراہی اور بطلان اور ناامیدی اور ضائع ہونے مین وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ اور
اللہ کے واسطے سجدہ کرتا ہی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہی آسمانون مین وَالْاَرْضِ اور جو کوئی ہی زمین مین طَوْعًا فرمانبرداری
کی وجہ سے اِس سے مسلمان مراد ہین کہ راحت اور مصیبت مین فرمانبردار ہین اور سجدہ کرتے ہین وَّكَرْهًا اور کراہت اور بیدلی کی
رو سے اِس سے کافر مراد ہین کہ شدت اور مصیبت کے وقت بضرورت سجدہ کرتے ہین وَّظِلٰلُهُمْ اور سجدہ کرتے ہین سائے اہل زمین اور
اہل آسمان کے خدا کو اونکی تبعیت کے سبب جنکے سائے ہین بِالْغُدُوِّ فجر کو مغرب کی طرف وَالْاٰصَالِ اور شام کو مشرق سجدہ
کی جانب اِس سے ہمیشہ سجدہ کرنا مراد ہی مگر اِن دو وقتون کا ذکر اسواسطے ہی کہ اسوقت سایون کا پھیلنا خوب ظاہر ہوتا ہی اور
قرآنی سجدون مین سے یہ دوسرا سجدہ ہی اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات کے ساتوین سفر مین جہان قرآنی سجدون کا ذکر کیا ہی
اِس سجدے کو سجود الظلال اور سجود الانعام لکھا ہی اور فرمایا ہی کہ بندے کو یہ بات لازم ہی کہ اِس خبر مین خدا کو سچا جان کر اوسکو
سجدہ کرے اور دوسرے سفر کے دسوین باب مین لکھا ہی کہ اِس آیت کے اسرار مین سے ایک یہ ہی کہ ہر حادث کے سایہ ہی اور
وہ سایہ خدا کو سجدہ کرنے والا ہی اور ہر حال مین اوسکی عبادت پر قائم ہی خواہ وہ حادث مطیع ہو خواہ عاصی اگر وہ حادث اپنے
سائے کے ساتھ اوس سجدے مین موافق ہی تو دونون ایک ہی ہین اور اگر مخالف ہی تو اوسکا سایہ اوس عبادت مین اوسکا
قائم مقام ہی اور حقیقت یہ ہی کہ طوع اور رغبت اون لوگون کی صفت ہی کہ عنایت ازلی نے ایمان کا درخت اونکے دل کی زمین مین لگایا ہی
اور دل مین نفرت اور کراہت کا ہونا اون لوگون کی خاصیت ہی کہ قہر لم یزلی نے بے نصیبی کا بیج اونکے دل کے کھیت مین جمایا ہی شعر
بران غمی زند کان بے نیاز یست ✦ بران مرہم نہد کاین دلنواز یست ✦ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ کون ہی پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا یعنی کافرون سے پوچھو کہ زمین آسمان کا خالق کون ہی پھر جواب کے
اونسے قبل اور قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ ہی اسواسطے کہ اونکے پاس بھی اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہین اور جب اونکا جواب یہی ہوگا
تو اونھین الزام دے اور قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ کہہ کہ کیا تم ٹھہرا لیتے ہو مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ سوا اوس سے معبود کہ اون
معبودون کو دوست رکھتے ہو یعنی جب یہ جانتے ہو کہ زمین آسمان پیدا کرنے والا خدا ہی تو اوسکے غیر کو کیون پوجتے ہو اور
کیون دوست ٹھہراتے ہو اسواسطے کہ وہ غیر لَا يَمْلِكُوْنَ نہین سکت رکھتے ہین اور مالک نہین ہین لِاَنْفُسِهِمْ اپنی
ذاتون کے واسطے نَفْعًا کچھ نفع کے وَّلَا ضَرًّا اور نہ کچھ نقصان کے یعنی نہ تو اپنے واسطے نفع حاصل کر سکتے ہین نہ اپنے سے
ضرر دفع کرنے کی اونھین قدرت ہی تو اورکسیکو کیونکر فائدہ پہونچا سکینگے اور کس طرح اوس سے نقصان روک سکین گے

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى کہ کہ کیا برابر ہوتا ہی اندھا کہ بت پرست ہی وَالْبَصِيْرُ ۵ اور دیکھنے والا کہ خدا کی عبادت کرنے والا ہی اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ یا برابر ہی کرتی ہین تاریکیان شرک اور انکار کی وَالنُّوْرُ ۚ اور روشنی توحید اور معرفت پروردگار کی (آیۃ شامی ۱۲) اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ کیا بنائے ہین کافرون نے اللہ کے واسطے شُرَكَآءَ خَلَقُوْا شریک کہ پیدا کیا اونھون نے (آیۃ غیر کوفی ۱۲) كَخَلْقِهٖ مثل پیدا کرنے خدا کے فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ پھر متشابہ ہوگیا پیدا کیا ہوا عَلَيْهِمْ ۚ اونپر یعنی اونھون نے نہ جانا کہ خدا کا پیدا کیا ہوا کون ہی اور شریکون کا پیدا کیا ہوا کون حاصل کلام یہ ہی کہ اونھون نے خدا کے واسطے ایسے شریک نہین پیدا کیے ہین جو خدا کے مثل پیدا کرنے والے ہون اور اون مشرکون پر کام مشتبہ ہوا ور کہین کہ جسطرح خدا پیدا کرتا ہی اوسی طرح یہ بھی پیدا کرتے ہین تو جس طرح حق تعالیٰ عبادت کا مستحق ہی اوسی طرح یہ بھی مستحق ہین قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پیدا کرنے والا سب چیزون کا ہی اور پیدا کرنے مین وہ کوئی شریک نہین رکھتا کہ عبادت مین بھی وہ خدا کا شریک ہو وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اور وہ ایک ہی الوہیت مین غالب سب چیزون پر اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَآءً پانی فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ پھر بہے نالے اوس پانی سے بِقَدَرِهَا اپنے اندازے پر یعنی ہر نالے نے اپنی مقدار پر چھٹائی بڑائی تنگی کشادگی کے ساتھ پانی لے لیا یا اوس اندازے پر جو خدا نے مقرر کردیا ہی کہ وہ نفع پہونچائے نقصان نہ کرے فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ پھر اوٹھایا اس بہتے پانی نے زَبَدًا رَّابِيًا ۭ پھین اونچا یعنی پانی اپنے اوپر پھین لایا وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ بکرنے مخاطب کا صیغہ پڑھا ہی تُوْقِدُوْنَ یعنی اور بعض اوس چیزین سے کہ گھریون مین رکھ کر دھونکتے ہو اور حفص نے غائب کا صیغہ یُوْقِدُوْنَ پڑھا ہی یعنی لوگ دھونکتے ہین عَلَيْهِ فِي النَّارِ اوسپر آگ یعنی گھلاتے ہین دھاتون مین سے جیسے سونا چاندی تانبا لوہا ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ واسطے خواہش زیور کے اَوْ مَتَاعٍ یا لڑائی اور کھیتی کے اسباب اور آلات کے واسطے زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ۭ پھین ہی ویسا ہی جیسا پانی پر ہی كَذٰلِكَ جس طرح کہ مذکور ہوا اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ مثال دیتا ہی اللہ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۵ حق اور باطل کو حق تعالیٰ حق بات کو فائدے اور ثبات مین اوس پانی کے ساتھ تشبیہ دیتا ہی جو خلق کی منفعتون کے واسطے آسمان سے برستا ہی اور فلزات کے ساتھ بھی تمثیل دیتا ہی کہ وہ زیور اور مختلف اسباب کے واسطے اوسکی حاجت ہوتی ہی اور کلام باطل کو فائدے کی کمی اور جلد زائل ہوجانے مین اوس پھین کے ساتھ مثال دیتا ہی جو پانی اور فلزات کے اوپر ہوتا ہی فَاَمَّا الزَّبَدُ مگر پھین پانی پر کا اور میل دھات کے اوپر کا فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ پھر جاتا رہتا ہی ناکارہ اور خراب وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ اور مگر وہ چیز جو نفع پہونچاتی ہی لوگون کو جیسے صاف پانی یا سونا چاندی بے میل فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۭ پس رہ جاتا ہی زمین مین تاکہ خلق اوس سے فائدہ اوٹھائے كَذٰلِكَ اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝ بیان کرتا ہی اللہ مثالین اسواسطے کہ لوگ اوسمین عقل لڑائین اور غور و فکر کرین اور اس آیت سے علمائے تنزیل اور ارباب تاویل نے بہت لطیفے نکالے ہین بعضے اس بات پر ہین کہ اس پانی سے قرآن پاک مراد ہی کہ اہل ایمان کے دلون کی زندگی ہی اور اس پانی کے نالے مسلمانون کے دل ہین کہ اپنی اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق اوس سے فیض لیتے ہین اور پھین نفس کے خطرے اور شیطان کے وسوسے ہین

اور جو کوئی شخص اس آیت کے بعض حقائق اور دقائق پر آگاہ ہونے کا ارادہ کرے تو ممکن ہی کہ اسی مقام پر جواہر التفسیر کے مطالعہ سے
وہ لطائف دریافت کرے لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا واسطے اون لوگون کے جنھون نے قبول کیا لِرَبِّهِمُ حکم اپنے رب کا الْحُسْنٰى وقف النبی علیه السلام
بلا نیک ہی یا حسنیٰ سے جنت مراد ہی وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ اور جن لوگون نے نہ قبول کیا حکم الٰہی لَوْ اَنَّ لَهُمْ
اگر ہو اونکے واسطے مَّا فِى الْاَرْضِ جو چیز زمین مین ہی جَمِيْعًا سب نقد جنس اسباب زمین وَّمِثْلَهٗ اور مثل ان سب کے
اور بھی مَعَهٗ اوسکے ساتھ ہو اور لَافْتَدَوْا بِهٖ البتہ بدلا دین اون سب کو تاکہ عذاب سے چھوٹین تو بھی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ
لَهُمْ واسطے اونکے سُوْٓءُ الْحِسَابِ لا برائی حساب کی ہی یعنی حساب کی سختی کہ اونکی نیکیان نہ قبول ہونگی اور برائیان نہ بخشی جائیگی
وَمَاْوٰىهُمْ اور جا اونکے رہنے کی جگہ جَهَنَّمُ دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمِهَادُ ع اور بری جگہ ہی دوزخ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ کیا پھر وہ شخص نصف ۱۱ ع
جو جانتا ہی اَنَّمَآ اُنْزِلَ یہ کہ جو چیز اوتاری گئی ہی اِلَيْكَ تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے الْحَقُّ صحیح اور درست
یعنی حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى مثل اوس شخص کے ہی جو اندھا ہو دل سے اور قرآن سے انکار کرے یعنی ابو جہل
لعنہ اللہ تعالیٰ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ سوا اسکے نہین کہ نصیحت ماننے والے ہوتے ہین قرآن کے سبب اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
صاحب عقلون کے جو عقلین صاف ہو گئی ہین وہمی انکار اور جھگڑے سے الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ وہ لوگ جو وفا کرتے ہین بِعَهْدِ اللّٰهِ
عہد الٰہی جو اونھون نے روز میثاق مین باندھا ہی وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ اور نہین توڑتے ہین اوس عہد کو وَالَّذِيْنَ
يَصِلُوْنَ اور وہ لوگ جو ملاتے ہین مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی اللہ نے ساتھ اوسکے اَنْ يُّوْصَلَ یہ کہ ملائی جائے
وہ چیز یعنی رشتہ رشتہ دارون سے یا ایمان سب کتابون اور رسولون کے ساتھ اونمین بغیر فرق کیے ہوے وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ اور ڈرتے ہین اپنے
رب کے عذاب سے وَيَخَافُوْنَ اور خوف کرتے ہین سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ سختی سے روز حساب کے وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا اور جن لوگون نے
صبر کیا نفس کی مکروہ باتون اور اوسکی خواہشون کی مخالفت پر یا جہاد پر ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی رضامندی چاہنے کو
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی اونھون نے نماز جو فرض کی گئی ہی وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اوس چیز مین سے
جو روزی دی ہی ہمنے اونھین سِرًّا پوشیدہ وَّعَلَانِيَةً اور علانیہ وَّيَدْرَءُوْنَ اور دفع کردی اونھون نے بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ نیکی کے سبب سے برائی یعنی برائی کے بدلے اونھون نے نیکی کی اور بعضون نے کہا ہی کہ سفاہت کو علم کے ساتھ اونھون نے
مقابلہ کیا اور فحش کو سلام کے ساتھ اور منکر کو معروف کے ساتھ یا گناہ کو توبہ کرکے دفع کیا یا معصیت کو عبادت کرکے چنانچہ حدیث مین
آیا ہی کہ برائی کے بعد نیکی کر مٹا دیگی اوسے اور بعضے ارباب تحقیق نے فرمایا ہی کہ اونپر جب ظلم ہوا تو اونھون نے عفو کر دیا اور جن لوگون نے
اونکو محروم رکھا اونھون نے محروم رکھنے والون کو محروم رکھنے کے برابر عطیہ دیا اور اگر کسی نے اونسے رشتہ توڑا تو وہ اوس سے
نے نظم کم مباش از درخت سایہ فگن ✢ ہر کہ سنگت زند ثمر بخشش ✢ از صدف یادگیر نکتۂ حلم ✢ ہر کہ زند برسرش گہر بخشش ✢
اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جنمین یہ صفتین ہین لَهُمْ واسطے اونکے ہی عُقْبَى الدَّارِ ۝ انجام نیک یعنی عمل کی جزا دنیا مین بھی اور عاقبت مین
اور وہ جزا کیا ہی جَنّٰتُ عَدْنٍ جنتین ہین پایدار کہ اوسمین ہمیشہ رہینگے يَّدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے اونمین وہ لوگ

ومن صلح اور وہ اہل ہوگا وہ شخص جو ایمان اور طاعت سے آراستہ ہوگا من اٰبآئهم اونکے باپون مین سے وازواجهم اور
اونکی عورتون مین سے وذریّٰتهم اور اونکی اولاد مین سے والملٰٓئکة یدخلون اور فرشتے داخل ہونگے علیهم
اونپر من کل باب ہر دروازے سے اونکے مکانون کے دروازون مین سے تبیین المعانی مین لکھا ہے کہ دنیا کے رات دن کی
مقدار مین فرشتے اونکے پاس تین بار آئینگے اور کہینگے سلٰم علیکم خوشخبری ہے تمہین ہمیشہ کی سلامتی کی یعنی ہمیشہ سلامت رہوگے
بما صبرتم بسبب اوسکے جو صبر کیا تمنے اور قوت القلوب مین لکھا ہے اسکے سبب کہ دنیا مین فقیری پر تم صابر تھے اور فقیری
سب صفتون سے زیادہ خدا کو دوست ہے اسواسطے کہ حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے
فرمایا کہ ایسا کر کہ خدا کے پاس تو فقیر جا غنی نہ جا مصرع کانجا فقر از ہمہ مقبول تر اند + فنعم عقبی الدار پس خوب ہے
یہ پچھلا اوس گھر کا جو اونھون نے پایا والذین ینقضون اور جو لوگ توڑتے ہین عهد الله عہد و پیمان خدا کا
جو اونھون نے لیا ہے من بعد میثاقه بعد اوسے مضبوط کر چکنے کے اقرار اور قبول کرکے ویقطعون اور جو لوگ
قطع کرتے ہین ما امر الله به وہ چیز کہ خدا نے حکم فرمایا ہے اوسکے ساتھ ان یوصل یہ کہ ملائین یعنی رشتہ داری کا حق
بجا لائین یا سب کتابون اور رسولون کا ایمان ویفسدون فی الارض اور خرابی کرتے ہین زمین مین کفر اور ظلم اور
گناہ کے سبب سے یا فتنہ انگیزی کرتے ہین اولٰٓئک وہ گروہ لهم اللعنة اونکے واسطے ہے دوری رحمت سے ولهم
اور اونکے واسطے ہے سوٓء الدار برائی انجام کی دنیا اور آخرت مین الله یبسط الرزق اللہ کشادہ کر دیتا ہے
روزی لمن یشاء جسکے واسطے چاہتا ہے ویقدر اور تنگ کرتا ہے جسکے واسطے چاہتا ہے وفرحوا اور خوش ہوئے ہین
اہل مکہ بالحیٰوة الدنیا ساتھ زندگی دنیا کے اور جو کچھ دنیا کی پونجی خدا نے اونھین دی ہے اوسکے سبب سے وما الحیٰوة الدنیا
اور نہین ہے زندگی دنیا کی فی الاٰخرة آخرت کے مقابلے مین الا متاع مگر فائدہ مندی تھوڑی سی یا اون پونجیون مین سے ع ۸
ایک اوچھی پونجی جو دوام اور بقا نہین رکھتی جیسے گھر کا اسباب ویقول الذین کفروا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان
نہین لائے کہ لولا انزل کیون نہین نازل کیجاتی علیه محمد پر اٰیة من ربه نشانی اوسکے رب کے پاس سے
اوس صورت پر جو ہم چاہتے ہین قل ان الله کہہ کہ بیشک اللہ یضل من یشاء گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اس سے وہ
لوگ مراد ہین جو معجزے ظاہر ہونے کے بعد اپنے خاطر خواہ معجزے چاہتے تھے یا اگر چاہے تو ہزار معجزے دکھانے کے بعد بھی گمراہ کردے
ویهدی الیه اور راہ دکھاتا ہے اپنی طرف نئے معجزہ دکھائے من اناب اوس شخص کو جو رجوع کرتا ہے اور وہ کون لوگ ہین
الذین اٰمنوا جو لوگ ایمان لائے وتطمئن اور آرام پاتے ہین قلوبهم اونکے دل بذکر الله ساتھ
ذکر الٰہی کے یعنی جب ذکر الٰہی سنتے ہین تو اوس سے انس کرتے ہین اور آرام پاتے ہین یا اونکے دل خدا کی توحید کے ساتھ
مطمئن ہین یا اوسکی رحمت کے ذکر سے یا اوسکے کلام سے جو سب معجزون سے زیادہ قوی ہے فصول مین ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالی سے
منقول ہے کہ ذکر سے جناب رحمة للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین مراد ہین کہ آپکے سبب سے مسلمانون کے دل آرام مین ہین

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ آگاہ ہو جاؤ کہ ذکر آلہی سے تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ آرام پاتے ہین دل مومنون کے مجاہد رحمۃ اللہ تعالی نے
کہا ہی کہ انسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم مراد ہین سلمی رحمۃ اللہ تعالی نے حقائق مین کہا ہی کہ عوام کے
دل کو آرام تسبیح اور ثنا سے ہی اور خواص کے دل کو اطمینان صفات اعلی سے اور علماے ربانی کے دل کو آرام حقائق اسماے حسنے سے
مگر موحدون کے دل کو چین نہین ہی بے مشاہدہ لقا کے اور یہی مقصد اعلی ہی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لاۓ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کیے اونھون نے کام نیک طُوْبٰی لَھُمْ خوب زندگی ہی اونکے واسطے وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ اور اچھی جگہ ہی پھر جانے کی طوبی
بشارت ہی خوشی خرمی راحت فرحت نعمت خوشحالی کی یا زبان حبش مین جنت کا نام ہی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ طوبی ایک درخت ہی
جنت عدن مین کہ اوسکی جڑ وہان حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کے مکان مین ہی اور کوئی گھر کی اور محل ایسا نہین
جہان اوس درخت کی شاخ نہو اور دو چشمے سلسبیل اور کافور اوسکے نیچے سے جاری ہین کَذٰلِکَ جسطرح تجھسے پہلے ہمنے رسول بھیجے ہین
اسی طرح اَرْسَلْنٰکَ بھیجا ہمنے تجھے فِیْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ امت مین کہ گذری ہین مِنْ قَبْلِھَآ اُمَمٌ پہلے اوسکے امتین
لِّتَتْلُوَا تاکہ پڑھے تو عَلَیْھِمُ اونپر الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وہ چیز جو وحی کی ہمنے تیری طرف یعنی قرآن وَھُمْ
یَکْفُرُوْنَ اور حال یہ ہی کہ وہ ایمان نہین لاتے بِالرَّحْمٰنِ ساتھ خدا کے کہ رحمان اوسکا نام ہی ان لوگون سے مکے کے مشرک
مراد ہین اسواسطے کہ اونسے جب مسلمانون نے کہا کہ سجدہ کرو رحمن کو تو وہ بولے رحمان کون ہی صلح حدیبیہ کے دن بھی جناب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم تو سہیل بن عمرو بولا کہ ہم
نہین جانتے رحمان کیا ہی قُلْ ھُوَ رَبِّیْ کہا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رحمان میرا رب ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کوئی معبود لائق
عبادت نہین مگر وہی رحمان عَلَیْہِ اوسپر اوسکے غیر پر نہین تَوَکَّلْتُ توکل کیا مین نے مدد دینے اور میرے غلبے دینے مین
وَاِلَیْہِ مَتَابِ ۝ اور اوسکی طرف ہی پھرنا میرا لکھا ہی کہ قریش سے ایک گروہ نے یہ بات کہی کہ ای محمد اگر تم چاہتے ہو کہ قرآن مین
ہم تمھاری پیروی کرین تو تو مکے کے گرد سے پہاڑ اکھاڑ دو کہ زمین ہمارے واسطے کشادہ ہو جاۓ اور زمین کو پھاڑ دو کہ اوسمین سے
چشمے اور نہرین جاری ہون اور ہم زراعت کرین اور قصی بن کلاب کو ہمارے باپون میت زندہ کرو کہ تمھارے باب مین ہم کلام کرین
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا اور اگر کوئی کتاب اس عالم مین ایسی ہوتی کہ سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ چلاۓ جاتے
اوسکے سبب سے پہاڑ یعنی جسوقت وہ کتاب پڑھی جاتی تو پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاتے اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ یا پھاڑی
جاتی اوسکے باعث سے زمین جبکہ زمین پر وہ کتاب پڑھی جاتی اَوْ کُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی یا بات کرواۓ جاتے اوسکے پڑھنے کی برکت سے
مردے تو البتہ وہ قرآن ہوتا کہ اعجاز مین کمال مرتبے پر ہی اور نصیحت کرنے اور ڈرانے مین نہایت درجے پر بَلْ
ایسا نہین ہی جو کافر کہتے ہین کہ قرآن سے یا تیرے فرمان سے یہ باتین وقوع مین آئین بلکہ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا اللہ کے
واسطے ہین کام سب یعنی سب چیزون کی قدرت جب وہ چاہے یہ باتین ظاہر ہو جائین اَفَلَمْ یَایْئَسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
کیا نا امید نہین ہوے وہ لوگ جو ایمان لاۓ یعنی مومن کیا اون کافرون کے ایمان سے نا امید نہین ہوے جو ایسے معجزات

مانگتے ہین ساتھ انکے کہ وہ جان چکے ہین اَن لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ یہ کہ اگر چاہے اللہ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا تو ہدایت کردے
سب لوگون کو صاحب کشاف نے کہا ہی کہ یاس نخع کی لغت مین علم کے معنی مین ہی یعنی کیا مومنون کو نہین معلوم کہ ہدایت مشیت الٰہی
متعلق ہی وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور ہمیشہ وہ لوگ جو کافر ہوے تُصِيبُهُم پہونچیگا اونھین بِمَا صَنَعُوا بسبب
اوس چیز کے جو کی ہی اونھون نے تکذیب اور عناد قَارِعَةٌ عذاب ٹھوکنے والا اور بلا بنیاد سے اوکھاڑنے والی اَوْ تَحُلُّ یا اوترا کرے
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَرِيبًا اوس موضع مین جو قریب ہے مِّن دَارِهِمْ اونکے گھر سے یعنی موضع حدیبیہ مین ان کافرون سے
مکے کا فر مراد ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے کی شامت سے وہ برابر بلا مین مبتلا تھے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے لوگ شب کو اونکے مکانون کے گرد جاکر اونکے مال اور مویشی لوٹ لاتے تو حق تعالی نے فرمایا کہ اونپر ہمیشہ بلا
نازل رہیگی حَتّٰى يَأْتِيَ تا وقتیکہ آئے وَعْدُ اللّٰهِ وعدہ الٰہی کہ موت ہی یا قیامت یا مسلمانون کی فتح اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ
ع ۵ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ع خلاف نہین کرتا وعدہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے فرماتا ہی کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ
اور البتہ بیشک ٹھٹا کیا گیا بِرُسُلٍ ساتھ رسولون کے مِّن قَبْلِكَ پہلے تجھسے جیسے اس قوم کے لوگ تیرے حق مین ٹھٹا کرتے ہین
فَأَمْلَيْتُ پھر مہلت دی مین نے لِلَّذِينَ كَفَرُوا اون لوگون کو جو کافر تھے اور ایک مدت تک ہمنے اونھین راحت و تن پروری مین
چھوڑ دیا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ پھر پکڑ لیا ہمنے اونھین عذاب کے ساتھ فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا عِقَابِ ○ عذاب میرا اونپر
یہ کلام ڈرانے اور ہول دلانے کے طور پر ہی اَفَمَنْ هُوَ کیا وہ جو ہو قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ نگہبان ہر جان پر یا جزا دینے والا
ہر ایک کو بِمَا كَسَبَتْ ساتھ اوس چیز کے جو ہر ایک کرتا ہی نیکی بدی کیا وہ برابر ہی اوسکے جو ایسا نہو یعنی خدا جو بندون کی نگاہ رکھنے والا
اور اونکے کام بنانے والا ہی وہ اونکے برابر نہین ہی جو عاجز ضعیف ناتوان ہین یعنی بت وَجَعَلُوا اور مقرر کرتے ہین کافر
لِلّٰهِ خدا کے واسطے شُرَكَآءَ شریک یعنی بتون کو پوجتے ہین قُلْ سَمُّوهُمْ کہہ کہ نام رکھو اور وصف کرو ان شریکون کے
وہ نام اور اوصاف جو اونکے لائق ہین اور دیکھو کہ یہ شرکت کا استحقاق اور پرستش کی لیاقت رکھتے ہین یا نہین مراد یہ ہی کہ حق تعالی کو
حی قادر خالق رازق سمیع بصیر علیم حکیم کہتے ہین اور ان نامون مین سے کوئی نام بتون کے واسطے نہین کہا جاسکتا اَمْ تُنَبِّئُونَهُ
کیا خبر دیتے ہو تم خدا کو بِمَا لَا يَعْلَمُ ساتھ اوس چیز کے جو وہ نہین جانتا فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی الوہیت مین اپنے شریک کو
نہ جاننا شریک نہونے کے سبب سے ہی اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ یا نام رکھتے ہو بتون کا شریک ظاہر بات مین یعنی معنی اور
حقیقت نے سمجھے یون ہی نام رکھدیتے ہو جیسے حبشی کا نام کافور رکھنا بَلْ زُيِّنَ بلکہ آراستہ کیا گیا ہی لِلَّذِينَ كَفَرُوا اون
لوگون کے واسطے جو ایمان نہین لائے مَكْرُهُمْ مکر اور جھوٹ اونکا وَصُدُّوا اور باز رکھے گئے ہین عَنِ السَّبِيلِ راہ
راست اور دین صحیح سے وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دے خدا اور گمراہی مین ڈالدے فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ○ تو نہین ہی
واسطے اوسکے کوئی توفیق دینے والا جو راہ دکھائے لَهُمْ واسطے کافرون کے ہی عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا عذاب زندگی دنیا مین
قتل قید قحط اور مصیبتون کے ساتھ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت اور دشوار ہی اونپر وَمَا لَهُم

اور نہین ہی اونکے واسطے مِنَ اللّٰہِ عذاب الٰہی سے مِن وَّاقٍ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اونپر عذاب ہونے سے اونہین بچاوے
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي اور وہ جو ہمنے تجھسے بیان کیا اوسمین سے اوس جنت کی صفت بھی ہی جو کل قیامت کے دن وُعِدَ الْمُتَّقُونَ
وعدہ کیے گئے ہین پرہیزگار لوگ کہ اوسمین داخل ہونگے تَجْرِي جاری ہین بہ رہی مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختونکے
یا بہشتون کے مکانون کے نیچے سے نہرین اُكُلُهَا میوہ اوس باغ کا دَآئِمٌ ہمیشہ رہنے والا ہی اور تمام نہوگا بخلاف دنیا کے
میوون کے کہ یہ ہمیشہ نہین ہین وَظِلُّهَا اور اسی طرح سایہ بھی اوسکا زائل نہوگا جیسے دنیا کا سایہ زائل ہوجاتا ہی بلکہ اوسکا
سایہ ہمیشہ رہیگا امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ ایمان والے آج سایہ رعایت مین ہین کل قیامت کے دن ظل حمایت مین ہونگے
اور عارف لوگون پر دنیا اور عقبی مین سایہ عنایت ہی اور وہ ہمیشہ ظل ظلیل مین ہین بیت سایہ دولت او در دو جہان جاوید ست
ای خوش آن بندہ کہ این سایہ فتد بر سر او تِلْكَ وہ جنت جسکی صفت کی گئی عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا اون لوگون کے حال کا
مآل اور اونکے کام کا انجام ہی جنھون نے پرہیزگاری کی ہی وَّعُقْبَى الْكٰفِرِينَ اور انجام سب کافرون کا النَّارُ آتش
دوزخ ہی وَالَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ اور وہ لوگ جنھین دی ہی ہمنے کتاب اِنسے مومن اہل کتاب مراد ہین جیسے عبد اللہ بن سلام
اور جو یہود اونکے یار ایماندار تھے اور اسی آدمی نصارا مین سے کہ چالیس نجرانی تھے اور آٹھ یمنی اور بتیس حبشی یہ لوگ يَفْرَحُونَ
خوش ہوتے ہین بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کیجاتی ہی تجھپر قرآن مین سے وَمِنَ الْأَحْزَابِ اور کفر
و ضلالت کے لشکرون سے یعنی اہل کتاب کافرون مین سے جیسے حی بن اخطب و رکنانہ بن ربیع اور اوسکے تابع یہود اور اسید اور
عاقب اور اوسکے تابع نصارا مَن يُنْكِرُ کوئی ہی کہ انکار کرتا ہی بَعْضَهٗ بعض کا فرون مین سے یعنی جسقدر اوسکی شریعت کے
خلاف ہی اوس سے وہ منکر ہی قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ کہہ انسے کہ سوا اسکے نہین کہ مین مامور ہوا ہون أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ ساتھ اس
بات کے کہ عبادت کرون اللہ کی وحدانیت کے ساتھ وَلَا أُشْرِكَ بِهٖ اور شرک نکرون ساتھ اوسکے جیسے تمنے شرک کیا اور عزیر اور مسیح کو
خدا ٹھہرایا إِلَيْهِ خدا کی طرف اوسکے غیر کی جانب نہین أَدْعُوْا پکارتا ہون مین خدا کو وَإِلَيْهِ مَاٰبِ اور اوسکی طرف ہی
پھر جانا میرا وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اگلے انبیا پر اونکی امتون کی زبانون مین ہمنے کتابین بھیجین اوسی طرح أَنْزَلْنٰهُ نازل کیا ہمنے
اوس قرآن کو تیری طرف حُكْمًا کتاب محکم کہ منسوخ اور متغیر ہونے کی اوسمین گنجایش ور راہ نہین یا کتاب حکم کرنے والی حق و باطل کے
درمیان عَرَبِيًّا زبان عرب مین تاکہ اہل عرب کو اوسے یاد کرنا اور سمجھنا آسان ہو وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور اگر متابعت کریگا تو
أَهْوَآءَهُمْ مشرکون کی خواہشون کی کہ تجھے اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہین یا یہود کی آرزوون کی کہ تجھے اپنے قبلے کی
طرف پھیرنا چاہتے ہین بَعْدَ مَا جَآءَكَ پیچھے اوس سے کہ آیا تجھے مِنَ الْعِلْمِ علم یعنی جب یہ بات تجھے معلوم ہوچکی کہ بت پرستون کا
طریقہ باطل ہی اور یہود کے قبلے کی طرف نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہی تو پھر اگر اونکی پیروی کریگا تو مَا لَكَ نہین ہی تیرے واسطے
ع ۵ مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی یار جو نفع پہونچائے وَّلَا وَاقٍ اور نہ کوئی بچانے والا کہ عذاب الٰہی کو
تجھسے روک رکھے لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہود عیب لگاتے اور کہتے تھے کہ اس شخص کی تمام

ہمت نکاح کرنے مین مصروف ہی ہمیشہ عورتون کے ساتھ نکاح کرنے اور ملے جلے رہنے مین مشغول ہو اگر پیغمبر ہوتا تو نبوت کا کام اوسے عورتون کے ساتھ مشغول رہنے سے باز رکھتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ بھیجے ہمنے رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ رسول پہلے تجسے وَجَعَلْنَا لَهُمْ اور دین ہمنے اونہین اَزْوَاجًا بیبیان وَّذُرِّيَّةً اور اولاد وَمَا كَانَ اور نہین ہوتا اور نہ چاہیے لِرَسُوْلٍ واسطے رسول کے یعنی رسول کے امکان مین نہین اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ یہ کہ لائے وہ معجزہ جو اوس سے مانگتے ہین اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر حکم خدا سے یا اوسکی مشیت و تقدیر سے اور یہ مشرکون کا جواب ہو کہ تحکم کے ساتھ معجزے طلب کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہو کہ کوئی پیغمبر آپ سے معجزہ نہین لا سکتا مگر جو خدا چاہے اور اپنی قدرت سے ظاہر کردے جب صلاح جانے لِكُلِّ اَجَلٍ ہر ایک وقت کے واسطے كِتَابٌ ۝ ایک حکم ہو لکھا ہوا کہ جب وہ وقت آتا ہو تو حکم ظہور پاتا ہو یا خلق کی اجلون مین سے ہر ایک اجل کے واسطے خدا کے پاس ایک کتاب ہو کہ خدا کے سوا خلق کی اجلون سے کسیکو اطلاع نہین يَمْحُوا اللّٰهُ مٹا دیتا ہو خدا مَا يَشَآءُ جو چاہتا ہو حکم کے ساتھ وَيُثْبِتُ اور ثابت کرتا ہو جو چاہتا ہو حکمت کے ساتھ وَعِنْدَهٗۤ اور اوسکے پاس ہو اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ اصل کتاب کہ لوح محفوظ ہو اور جتنی چیزین ہونے والی ہین سب اوسمین لکھی ہوئی ہین جو کچھ ہو چکا اور جو ہونا ہو اور جو ہوگا سب اوسمین مفصل و مشرح لکھا ہو بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ نامۂ اعمال مین جو اعمال ایسے ہین کہ اونسے کچھ جزا متعلق نہین اونہین مٹا دیتا ہو اور باقی ثابت چھوڑتا ہو یعنی بندے سے جو اقوال افعال صادر ہوتے ہین نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے جب وہ لکھکر جناب الٰہی مین عرض کرتے ہین تو حق تعالی اوس قول اور فعل کو اوسمین سے مٹا دیتا ہو جسپر کچھ ثواب اور عذاب نہین اور باقی اعمال کو ثابت رکھتا ہو یا یہ معنی ہین کہ توبہ کرنے والے کے گناہ مٹا دیتا ہو اور اونکے بدلے نیکیان لکھ دیتا ہو یا بعضے احکام شرع زمانے کی مصلحت کے موافق منسوخ کر دیتا ہو اور دوسرے احکام لکھدیتا ہو یا جوانی کی قوت اور تازگی مٹاتا ہو اور بوڑھاپے کا ضعف اور پژمردگی بڑھاتا ہو اور علماے دین اس بات پر ہین کہ حق تعالی جو چاہتا ہو مٹا دیتا ہو مگر کچھ چیزین ایسی ہین کہ اونکو مٹتا نہین ہو بیجا سعادت شقاوت موت حیات رزق اجل اور زاد المسیر مین لکھا ہو کہ اللہ جل شانہ کے پاس دو کتابین ہین ام الکتاب کے سوا کہ محو اور اثبات اون کتابون سے علاقہ رکھتا ہو اور ام الکتاب مین تغیر تبدل نہین ہوتا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہین کہ جب تین ساعت رات باقی رہتی ہو تو حق تعالی اوس کتاب مین نظر کرتا ہو جسمین اوسکے سوا کوئی نظر نہین کرتا جو کچھ چاہتا ہو اوس کتاب مین مٹا دیتا ہو اور جو چاہتا ہو بڑھا دیتا ہو فصول مین لکھا ہو کہ ابرار کے دلون سے قوم انکار مٹاتا ہو اور امور اسرار بڑھاتا ہو سلمی محمد رازی رحمہا اللہ تعالی سے نقل کرتے ہین کہ مین نے شبلی قدس سرہ سے سنا ہو کہ حق تعالی مٹا دیتا ہو جو چاہتا ہو شہود عبودیت اور اوسکے لوازم مین سے اور اثبات کرتا ہو جو چاہتا ہو شہود ربوبیت اور اوسکے لوامع مین سے کشف الاسرار مین فرمایا ہو کہ خوف کرنے والے کے دل سے ریا مٹاتا ہو اخلاص بڑھاتا ہو شک نکالتا ہو یقین ڈالتا ہو اور امید کرنے والے کے دل سے اختیار مٹاتا ہو تسلیم بڑھاتا ہو پریشانی دور کرتا ہو جمعیت سے معمور کرتا ہو دوست رکھنے والے کے دل سے انسانیت کی رسمین لے لیتا ہو

ربانیت کی نعمتین رکھدیتا ہی امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ حظوظ نفسانی مٹاتا ہی حقوق ربانی ثابت فرماتا ہی آثار شہود خلق
لیلیتا ہی شہود حق دیدیتا ہی یا بشریت کے آثار مٹاتا ہی احدیت کے انوار ظاہر فرماتا ہی بندے کی خودی گھٹاتا ہی اپنی خدائی
بڑھاتا ہی یہانتک کہ جیسا اول مین خود تھا آخر مین بھی خود ہو گیا حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ آلہی تیرے جلال و عزت نے
اشارے کی جگہ نہین چھوڑی تیرے محو و اثبات نے اضافت کی راہ بند کردی میری خودی گھٹاتے گھٹاتے اپنی خدائی بڑھاتے بڑھاتے
آخر وہی ہو گیا جو اول تھا رباعی محنت ہمہ رہنا د آب و گل ماست * بیش از آب و گل چہ بود آن حاصل ماست * در عالم غیب خانہ
داشتہ ایم * رفتیم بدان خانہ کہ سر منزل ماست * وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ اور اگر دکھائین ہم تجھے بَعْضَ الَّذِي بعضی وہ چیز جو
نَعِدُهُمْ وعدہ کی ہی ہمنے کافرون سے یعنی عقوبت اور عذاب أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا تجھے وفات دین ہم اوس سے پہلے
فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ تو سوا اسکے نہین کہ تجپر پیغام کہنا اور احکام پہونچانا ہی بس وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ○ اور ہمپر ہی شمار
اور حساب اونکی سزا اونکی أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے مکے کے لوگ اور نہین جانتے کہ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ ہم آتے ہین یعنی ہمارا
حکم آتا ہی کفار کی زمین پر نَنقُصُهَا گھٹاتے ہین ہم تھوڑی تھوڑی مِنْ أَطْرَافِهَا اوسکے کنارون سے یعنی کافرون کے
قبضے سے ہم نکالتے ہین اور مسلمانون کے تصرف مین دیتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ بات یہود کی طرف پھرتی ہی حق تعالی فرماتا ہی
کہ ہم اونکی زمینین یعنی یہود کے احاطے کھیت باغ تالاب مسلمانون کو دیے دیتے ہین وَاللَّهُ يَحْكُمُ اور اللہ حکم کرتا ہی یہود کی اراضی
گھٹانے اور اونکے ادبار کا اور مسلمانون کے مواضع بڑھانے اور اونکے اقبال کا لَا مُعَقِّبَ کوئی رد کرنے والا اور اولٹا پھیرنے والا نہین ہی
لِحُكْمِهِ اوسکے حکم کو وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○ اور وہ ہی جلدی حساب کرنے والا یعنی اونپر دنیا مین قتل اور جلاوطنی کا عذاب
کرکے آخرت مین اونکا حساب جلدی کریگا وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ اور بیشک مکر کیا اون یہود یا مشرکون نے جو تیرے
زمانے کے یہود یا کافرون کے پہلے تھے اپنے رسولون کے ساتھ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا بس اللہ کے واسطے ہی یعنی اوسکے پاس ہی اونکے
سب مکرون کی جزا يَعْلَمُ جانتا ہی مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ جو کچھ کرتا ہی جو کوئی خیر یا شر اور اوسکی جزا تیار کر رکھی ہی وَسَيَعْلَمُ
الْكُفَّارُ اور قریب ہی کہ جانین کافر یہود اور بت پرست کہ فردائے قیامت کو لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ○ کسکے واسطے ہی اچھا انجام
اوس گھر مین وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے مشرک یا یہود کے سردار کہ ہی محمد تم
نہین ہو خدا کے بھیجے ہوئے نبوت کے ساتھ دعوت کے واسطے قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ کہ اللہ بس ہی شَهِيدًا گواہ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ درمیان میرے
اور تمہارے اس بات پر کہ مین رسول ہون وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ○ اور اوسکے پاس ہی علم کتاب کا یعنی لوح محفوظ کا علم ع ۶
اور وہ علم حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین کہ لوح محفوظ سے وحی لیتے ہین یا قرآن کا علم اور وہ مسلمان لوگ ہین زاد المسیر مین لکھا ہی کہ
علم قرآن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین یا علم توریت اور وہ عبداللہ بن سلام اور اونکے یار ایماندار ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

سورة ابراهيم مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي اثنتان وخمسون اية
سورہ ابراہیم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا	اور وہ باون آیتین ہین



الٓرٰ تفسیر شرح تاویلات مین امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالی سے مذکور ہی کہ حروف مقطعہ مومن کی تصدیق اور کافر کی تکذیب کی آزمایش مین حق تعالی بندون کو جس چیز سے چاہے آزمائے اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ حروف قرآن کے نام ہین اور اس توجیہ پر کہہ سکتے ہین کہ الٓرٰ یعنی قرآن کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ کتاب ہی کہ بھیجی ہمنے اِلَیْکَ تیری طرف لِتُخْرِجَ النَّاسَ تاکہ نکالے تو لوگون کو اوس مضمون کے ساتھ دعوت کرنے کے سبب مِنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون کفر یا نفاق یا شک یا بدعت سے اِلَی النُّوْرِ طرف روشنی ایمان یا اخلاص یا سنت کے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ توفیق اور آسان کر دینے اونکے رب کے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ ظلمت تدبیر سے شہود تقدیر کے نور کی طرف نکالنا مراد ہی اور بحر مین لکھا ہی کہ ظلمت خلقیت سے صفت ربوبیت کی تجلی کے نور کی طرف اور صاحب تاویلات نے کہا ہی کہ کثرت کی تاریکیون سے وحدت کے نور کی جانب یا افعال اور صفات کے حجابون اور پردون کی جو تاریکیان ہین اونسے وحدت ذات کے نور کی طرف اور حقیقت یہ ہی کہ کوئی تاریکی اپنی ہستی سمجھنے کے برابر نہین ہی جب خطرات مٹا دینے اور شغلون سے الگ ہو جانے کی صیقل کے سبب سے تیرگی کا زنگ دل کے آئینے پر سے چھوٹ جاتا ہی تو حق تعالی کی ہستی کا نور آئینۂ باطن پہ پڑ تو ڈالتا ہی اور سالک کو خود سالک سے اور اوسکے غیر سے چھوڑا لیتا ہی یہانتک کہ اوسے نہ اپنا شعور رہتا ہی اور نہ اپنی بے شعوری معلوم جانتا ہی رباعی یا رب مددے کز خودی خود برہیم ٭ وازبد بر ہیم وازبدی خود برہیم ٭ در ہستی خود مراز خود بیخود کن ٭ تا از خودی و بیخودی خود برہیم ٭ کہا ہی کہ گمراہی کی ہر قسم ظلمات مین داخل ہی اور نور اقسام ہدایت کو شامل ہی یعنی قرآن کی دعوت کے سبب سے لوگون کو گمراہی پھیرا اور سیدھی راہ پر لگا اور اسی سے فرماتا ہی اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ نکالو نھین تاریکیون سے روشنی کی طرف یعنی خدا کی راہ جو غالب الْحَمِیْدِ تعریف کیا گیا ہی اور وہ راہ دین اسلام ہی پھر عزیز اور حمید کی صفت مین فرماتا ہی کہ اللّٰهِ الَّذِیْ معبود برحق وہ ہی کہ لَهٗ واسطے اوسکے ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہی موجودات وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی مخلوقات وَوَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ اور رنج و مصیبت ہی واسطے نہ ایمان لانے والون کے جو قرآن کا ایمان نہین لاتے مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ عذاب سخت سے جو اونھین پہونچیگا اَلَّذِیْنَ کافر وہ لوگ ہین جو جہالت کی وجہ سے یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا دوست رکھتے ہین اور بہتر جانتے ہین زندگی دنیا کو عَلَی الْاٰخِرَةِ آخرت پر وَیَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہین لوگون کو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی لوگون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کا ایمان لانے سے منع کرتے ہین وَیَبْغُوْنَهَا اور ڈھونڈھتے ہین اس راہ حق کے واسطے عِوَجًا کجی یعنی کہتے ہین کہ یہ راہ ٹیڑھی ہی یہ راہ چلنے والے منزل مقصود کو نہین پہونچتے اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جو ان صفتون سے موصوف ہی فِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ گمراہی مین ہی حق سے دور بعید حقیقت مین ضلال کی صفت ہی ضلال کو بعید کے ساتھ وصف کرنا اسناد مجازی کے قبیل سے ہی زاد المسیر مین لکھا ہی کہ قریش کہتے تھے کہ جتنی کتابین نازل ہوئین سب عجمی زبانون مین نازل ہوئین یہ کیا بات ہی کہ محمد پر جو کتاب نازل ہو رہی ہی وہ عربی زبان مین اوترتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے مِنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ مگر اوسکی قوم کی زبان کے ساتھ یعنی جس قوم مین سے وہ رسول تھا اور

جسمین پیدا ہوا اور جسپر مبعوث ہوا اسواسطے کہ ہر پیغمبر کو پہلے اپنے قرابت والون کو دعوت اور ہدایت کرنا چاہیے تو حق تعالی نے
سب انبیا کو اونکی قوم کی زبان کے ساتھ اونکی قوم مین بھیجا لِیُبَیِّنَ لَهُمْ تاکہ بیان کرے قوم کے لوگون کے واسطے اوامر اور
نواہی اور وہ لوگ سمجھ لین اور یہ عذر نہ کرین کہ ہم اس نبی کی بات نہین سمجھتے اور بعضون نے یہ بھی کہا ہی کہ لہم کی ضمیر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہی اسواسطے کہ سب کتابین عربی زبان مین نازل ہوئین اور جبرئیل علیہ السلام نے
ہر قوم کے نبی پر اوس قوم کے سمجھنے کو اوسی کی زبان مین ترجمہ کر دیا اور لباب مین اس آیت کے یہ معنی لکھے ہین کہ ہمنے ہر رسول کو
اوسی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا جس قوم پر وہ رسول مبعوث ہوا اور رای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمنے تمھین تمھاری قوم کی زبان کے
ساتھ اور سب لوگون پر بھی مبعوث کیا اور جو شخص یہ بات کہے کہ جو پیغمبر تمام امتون کی ہدایت کے واسطے مبعوث ہی تو چاہیے کہ جتنی
امتون پر مبعوث ہی اونمین سے ہر امت کی زبان کے موافق اوس رسول پر ایک کتاب نازل ہوتی اوسکے جواب مین علما نے
یہ کہا ہی کہ زبانون کے اختلاف سے الفاظ مختلف ہو جاتے اور جس لغت سے الفاظ اور معانی اون امتون کی زبان کے موافق
نہین ہین وہ اونھین سکھلانے اور سمجھانے مین بڑی کوشش کرنا پڑتی ہی اور اس کوشش کی بڑی فضیلت ہی اگر ہر امت کی زبان مین ایک
کتاب نازل ہوتی تو اس کوشش کا ثمر ضائع ہو جاتا اور اوس کتاب کے سمجھنے مین جو علوم شاخ در شاخ نکلتے ہین لوگ اون علوم سے محروم
رہجاتے تو اوس کتاب کا ایک ہی لغت مین نازل ہونا محض فضل اور عین حکمت ہی فَيُضِلُّ اللّٰهُ پھر گمراہ کرتا ہی خدا مَنْ
يَّشَاۗءُ جسے چاہتا ہی یعنی چھوڑ دیتا ہی تاکہ وہ گمراہ ہو جائے وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اور ہدایت کرتا ہی جسے چاہتا ہی یعنی ہدایت کی
توفیق دیتا ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ ہی غالب اپنے حکم مین الْحَكِيْمُ درست کام والا کہ اوسکا گمراہ کرنا اور ہدایت فرمانا
حکمت کی رو سے ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى اور بیشک ہم نے بھیجا موسی کو بِاٰيٰتِنَآ اپنی قدرت کی دلیلون کے ساتھ یا کھلے ہوے
معجزات کے ساتھ جیسے عصا اور ید بیضا اور کہا ہمنے اَنْ اَخْرِجْ کہ نکال قَوْمَكَ اپنی قوم کو کہ بنی اسرائیل ہین مِنَ الظُّلُمٰتِ
تاریکیون سے جہالت اور شبہے کی اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی علم اور یقین کے یا تو قوم والے پیغمبر تو مبعوث ہوا اونھین کفر کی تاریکی سے ایمان کی
روشنی مین نکال وَذَكِّرْهُمْ اور نصیحت کر انھین بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ اللہ کے دنون کے ساتھ یعنی اون دنون سے اونھین ڈرا جن دنون مین
حق تعالی نے اگلے کافرون پر عذاب نازل کیا یا نعمت اسرائیل کہ وہ دن یاد دلا جن دنون مین وہ اہل فرعون کے ہاتھ مین گرفتار تھے اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ یہ جو بیان کیا اوس مین لَاٰيٰتٍ البتہ دلیلین ہین قدرت الہی پر لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے جو بلا پر صابر ہین
شَكُوْرٍ اور شکر کرنے والون کے لیے جو نعمتون پر شاکر ہین وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور یاد کرا وسے جب کہا تھا موسی نے لِقَوْمِهِ اپنی
قوم یعنی بنی اسرائیل کو اذْكُرُوْا یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ اللہ کی نعمت یعنی جو انعام کیے اوسنے عَلَيْكُمْ تمپر اِذْ اَنْجٰىكُمْ جب رہائی دی
تمھین مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے لوگون سے يَسُوْمُوْنَكُمْ پہنچاتے تھے تمھین سُوْۗءَ الْعَذَابِ برائی عذاب کی یعنی برے عذاب
میں گرفتار کرتے تھے اور غلام بنا کر سخت کامون کا تمھین حکم کرتے تھے وَيُذَبِّحُوْنَ اور مار ڈالتے تھے اَبْنَاۗءَكُمْ تمھارے بیٹون کو اسواسطے کہ
نجومیون نے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ فرعون کی ہلاکت اوسکے سبب سے ہی وَيَسْتَحْيُوْنَ اور جیتی چھوڑتے تھے

نِسَآءَكُمْ تمھاری لڑکیان تاکہ اونکی عورتون کی خدمت کرین وَفِي ذٰلِكُمْ اور اوس محنت اور شدت مین بَلَآءٌ آزمایش تھی
تمھاری مِّن رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف سے یا اوس نجات مین حق تعالی کی طرف سے تمھارے لیے نعمت تھی عَظِيمٌ ۝ ع۱
بڑی اور بے نہایت وَإِذْ تَأَذَّنَ اور یاد کرو ای بنی اسرائیل اوسے کہ اطلاع کی اور آگاہی دی تمھین رَبُّكُمْ تمھارے رب نے کہ
لَئِن شَكَرْتُمْ اگر شکر کروگے میری نعمتون پر تو لَأَزِيدَنَّكُمْ ضرور زیادہ کرونگا مین تمھارے واسطے نعمت وَلَئِن
كَفَرْتُمْ اور اگر ناشکری کروگے اوسپر تو إِنَّ عَذَابِي بیشک عذاب میرا لَشَدِيدٌ ۝ البتہ سخت ہی ناشکرون پر اور عذاب کی
سختی نعمت کا سلب ہوجانا ہی دنیا مین اور عقوبت واقع ہونا ہی عقبی مین شیخ عبد الرحمن سلمی ابو علی جورجانی سے نقل کرتے ہین کہ اس آیت کے
معنی یہ ہین کہ اگر شکر کروگے نعمت اسلام پر تو اوسے بڑھا کر ایمان کے رتبے پر ہم پہونچا وینگے اور اگر نعمت ایمان پر شکر کروگے تو زیادہ کرینگے ہم
احسان اور اگر احسان پر شکر کروگے تو زیادہ کرینگے ہم معرفت اور اگر معرفت پر شکر کروگے تو مقام وصلت پر ہم تمھین پہونچا دینگے اور اگر اوسکا
شکر کروگے تو بلند کرینگے ہم تمھین مرتبۂ قربت پر اور اوسپر شکر کرنے سے تمھین ہم انس اور مشاہدے کی خلوتگاہ مین داخل کرینگے اور اس کلام
حقائق اعلام سے معلوم ہوتا ہی کہ شکر درجات اعلی پر ترقی کرنے کا زینہ ہی مثنوی معنوی شکر نعمت نعمتت افزون کند * کس بآن بر شکر
گفتن چون کند * شکر باشد دفع علتہاے دل * سود دارد شاکر از سوداے دل * وَقَالَ مُوسَىٰ اور کہا موسی نے کہ ای میری قوم
إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ اگر کافر ہوگے یا ناشکری کروگے تم وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا اور جو کوئی ہی زمین مین وہ سب آدمی اور جن
فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ تو یقینی خدا بے نیاز ہی تم سب کی عبادت اور شکر سے حَمِيدٌ ۝ تعریف کیا گیا ہی بغیر اسکے کہ خلق اوسکی تعریف کرے
یعنی خلق ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ اوسکی نعمت کا شکر کر رہی ہی اور سب چیزون کی زبانین اوسکی تسبیح مین جاری ہین بیت بذکرش جملہ
موجودات گویا * ہمہ او را ز روے شوق جویا * أَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آئی تمھارے پاس یہ حضرت موسی علیہ السلام کے قول کا تتمہ ہی یا رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے لوگون کے ساتھ حق تعالی کا نیا کلام ہی فرماتا ہی کہ کیا نہین آئی تمھارے پاس یعنی آئی نَبَأُ
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ خبر اون لوگون کی جو تم سے قبل تھے قَوْمِ نُوحٍ قوم نوح علیہ السلام کی وَعَادٍ اور قبیلہ عاد وَثَمُودَ ۛ معانقۃ عند المتقدمین
اور قوم ثمود وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۛ اور وہ لوگ جو اونکے بعد تھے لَا يَعْلَمُهُمْ نہین جانتا اونکی گنتی کثرت کے سبب سے
کوئی إِلَّا اللَّهُ ۚ مگر خدا تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے عرب اور عجم مین سے بہت استین ہلاک کردین اور اونکے آثار اور نشان مٹا دیے
کہ خدا کے سوا اور کسیکو اونپر اطلاع نہین اور معالم مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ عدنان اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے
درمیان تیس قرن گذرے اون قرنون مین جو لوگ تھے اونکی خبر اللہ جل شانہ کے سوا اور کسیکو نہین جَاءَتْهُمْ آئے اگلے لوگون کے پاس رُسُلُهُم
اونکے رسول بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ کھلی ہوئی دلیلون کے کہ اللہ جل شانہ کی کتاب مین تھین یا اون رسولون کے معجزے فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ
پھر پھیرے اون لوگون نے اپنے ہاتھ فِي أَفْوَاهِهِمْ اپنے مونھون مین یعنی امتون کے غصے کے مارے اپنے ہاتھ اپنے دانتون سے
کاٹے یا تعجب کے سبب سے اپنے ہاتھ اپنے مونھون پر رکھے یا اپنی اونگلیان اپنے مونھ پر رکھ کر اشارے سے کہا کہ چپ رہو اور بعضون نے
کہا کہ اپنے ہاتھ رسولون کے مونھون پر رکھے کہ بات نہ کرو وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا اور کہا اونھون نے کہ ہم ایمان نہین لائے بِمَا أُرْسِلْتُم

بِهٖ اوس چیز کا کہ تم بھیجے گئے ہو اوسکے ساتھ اپنے زعم مین وَاِنَّا لَفِیْ شَكٍّ اور یقینی ہم شک مین ہین مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اوس چیز سے
کہ پکارتے ہو تم ہمین اِلَیْهِ اوسکی طرف کہ وہ توحید اور ایمان ہی مُرِیْبٍ ایسا شک کہ بدگمان کرتے والا ہی یعنی شک کے ساتھ رسولون پر ثلثة
فاسد غرضون کی تہمت بھی رکھتے تھے قَالَتْ رُسُلُهُمْ کہا اونکے رسولون نے کہ ہم تمھین خدا کی طرف بلاتے ہین اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ
کیا اللہ کے ہونے مین شک ہی حال آنکہ اوسکے ہونے پر دلیلون کی کثرت کی وجہ سے اوسکے ہونے مین شک کی مجال نہین رہی فَاطِرِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ایسا خدا کہ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا ہی یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ پکارتا ہی تمھین ایمان کی
طرف تاکہ بخشدے تمھین جب کہ ایمان لاؤ یعنی اگر ایمان لاؤ گے تو بخشدیگا مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ بعضے گناہ تمھارے یعنی وہ گناہ جو ایمان
لانے کے قبل تمسے سرزد ہوے وَیُؤَخِّرَكُمْ اور تاکہ تاخیر کرے اور عذاب نہ کرے بلکہ مہلت دے تمھین اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت
نام لیے گئے تک کہ تمھاری عمرون کا اخیر وقت ہی قَالُوْۤا بولے وہ لوگ رسولون کے جواب مین کہ اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا مگر آدمی مثل ہمارے صورت اور ہیئت مین اور ظاہر کی رو سے تمھین ہم پر کچھ فضیلت نہین تو ہم مین سے تم نبوت کے ساتھ
کیون خاص کیے گئے تُرِیْدُوْنَ تم چاہتے ہو اَنْ تَصُدُّوْنَا یہ کہ باز رکھو ہمین پیغمبری کا دعوی کرکے عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اوس سے
کہ تھے پوجتے اٰبَآؤُنَا باپ ہمارے بتون کو فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ پس لاؤ کوئی دلیل مُّبِیْنٍ کھلا ہوا اپنے دعوے کی صحت پر ثلثة
یا فضیلت نبوت اور مرتبہ رسالت کے ساتھ اپنے مستحق ہونے پر گویا کہ وہ کافر معجزہ دیکھتے تھے اور اعتبار نہ کرتے تھے اور ضد
اور عداوت کے مارے اور معجزات کی فرمایش کرتے تھے جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے معاندون کا حال تھا
قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ کہا اونسے اونکے رسولون نے کہ اِنْ نَّحْنُ نہین ہین ہم اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مگر آدمی مثل تمھارے
یعنی یہ بات مسلم رکھتے ہین کہ ہم تمھاری جنس سے ہین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ اور مگر خدا احسان رکھتا ہی نبوت کی نعمت اور رسالت کی
کرامت کے سبب سے عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ جسپر چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین سے وَمَا كَانَ لَنَآ اور نہین ہی واسطے ہمارے
اور نہین قدرت رکھتے ہین ہم اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ یہ کہ لائین ہم تمھارے واسطے کوئی دلیل یعنی جو معجزہ تم مانگتے ہو اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ مگر حکم الٰہی اور اوسکی مشیت سے یعنی ہم اپنی طرف سے بے خدا کے چاہے کوئی کام نہین کرسکتے منظم ناتوانی وعجز لازم ماست
قدرت واختیار از آن خداست کار ما را بحکم راست کند او تواناست ہر چہ خواہت کند وَعَلَى اللّٰهِ اور خدا پر فَلْیَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے وَمَا لَنَآ اور کیا ہی ہمین یعنی ہمین کیا عذر ہی اَلَّا نَتَوَكَّلَ اس بات مین کہ نہ توکل
کرین ہم عَلَى اللّٰهِ خدا پر وَقَدْ هَدٰىنَا حال آنکہ ہدایت کی اوسنے ہمین سُبُلَنَا راہین سیدھی یعنی وہ راہ جس سے ہم اوسے
پہچانتے ہین اور یہ بات جانتے ہین کہ سب کام اوسی کے قبضہ قدرت مین ہین وَلَنَصْبِرَنَّ اور قسم خدا کی کہ صبر کرینگے ہم عَلٰى مَا
اٰذَیْتُمُوْنَا اوسپر جو کہ ایذا دیتے ہو تم ہمین تکذیب ومخالفت کرکے وَعَلَى اللّٰهِ اور اللہ پر فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ع چاہیے کہ ع
ثابت رہین توکل پر متوکل لوگ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو کافر تھے لِرُسُلِهِمْ اپنے رسولون کو کہ
لَنُخْرِجَنَّكُمْ ضرور نکالدینگے ہم تمھین مِّنْ اَرْضِنَآ اپنے دیار کی زمین سے اَوْ لَتَعُوْدُنَّ یا یہ کہ پھر آؤ یعنی ہمارے ساتھ

موافقت کرو فِي مِلَّتِنَا ہماری ملت مین یا اوس قوم مین سے جو لوگ ایمان لائے تھے اونکا اونکے طریقے پر پھر جانا مراد ہو فَأَوْحَىٰ
إِلَيْهِمْ تو وحی کی اون رسولون کی طرف رَبُّهُمْ اونکے رب نے اور قسم کھائی کہ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ضرور ضرور ہلاک کر دینگے ہم
ظالمون یعنی کافرون کو وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ اور ضرور بالضرور ساکن کر دینگے ہم تمہین اونکی زمین پر مِنْ بَعْدِهِمْ اونہین
ہلاک کینے کے بعد ذَٰلِكَ یہ امر مقرر اور یہ وعدہ سچ ہی لِمَنْ خَافَ اوس شخص کے واسطے جو ڈرے مَقَامِي کھڑے ہونے سے
میرے حکم کے مقام پر یعنی اس بات سے ڈرے کہ اوسے وہان ٹھہراوینگے جہان قیامت کے دن مین بندون پر حکم کرونگا وَخَافَ
وَعِيدِ اور اوسکے واسطے جو ڈرتا ہے میرے عذاب کی وعید سے وَاسْتَفْتَحُوا اور فتح چاہی رسولون نے یعنی دشمنون کے ہلاک
ہونے پر خدا سے مدد مانگی یا اپنے اور دشمنون کے درمیان مین حکم اخیر مانگتے تھے یا انبیا اور راستین ملکر حکم چاہتے تھے کہ ہم مین سے جو کوئی
باطل پر ہو اوسپر عذاب نازل ہو حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا انبیا اور مومنون نے نجات پائی وَخَابَ اور نا امید اور رنج نصیب ہوئے گیا نجات
پانے سے كُلُّ جَبَّارٍ ہر سرکش عَنِيدٍ جھگڑا کرنے والا حق کے ساتھ یا مونھ پھیرنے والا اوسکی طاعت سے مِنْ وَرَائِهِ
جَهَنَّمُ پیچھے سے اوسکے دوزخ ہی یعنی حشر کے دن اوسکی رجوع دوزخ کی طرف ہوگی اسطرح کہ اوسے دوزخ مین ڈالدینگے
وَيُسْقَىٰ اور پلایا جائیگا مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ اوس پانی پیپ ملے ہوئے مین سے جو پیپ دوزخیون کے بدن سے نکلیگی
اور بعضے کہتے ہین کہ پانی پیپ کا سا ہوگا يَتَجَرَّعُهُ تکلیف اور مصیبت کے ساتھ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اوسے وَلَا يَكَادُ
يُسِيغُهُ اور نہ سکیگا کہ حلق سے اوتارے اوسے کڑواہٹ اور سڑاہند کے مارے وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ اور آتی ہوگی تکلیف
اور شدت موت کی مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ہر جگہ سے یا ہر جانب سے اوسکے اعضا مین سے یہانتک کہ ہر ہر رونگٹے مین اور اونگلیون کی جڑ سے
وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ اور نہین ہی وہ مردہ یا مرنے والا کہ مرکے آرام پا جائے عین المعانی مین لکھا ہی کہ اوسکی روح حلقوم مین
اٹکی ہوگی نہ نکلجائیگی کہ وہ کمبخت مرجائے اور نہ تمام بدن مین پھیل جائیگی کہ زندہ رہے بلکہ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ کے حکم کے موافق
ع موت اور زندگی کے درمیان مین تڑپ تڑپ کے گذارتا ہوگا وَمِنْ وَرَائِهِ اور اوسکے پیچھے ہی اس مصیبت کے علاوہ
[illegible] عَذَابٌ غَلِيظٌ عذاب سخت یعنی اوس سے بھی بدتر اور وہ دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا جو تجسے
بیان کیا جاتا ہی اوسمین سے مثل ہی اون لوگون کے اعمال کی جو کافر ہوئے بِرَبِّهِمْ اپنے رب کے ساتھ اور اوسکی مثل یہ ہی کہ أَعْمَالُهُمْ
عمل اونکے كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ مانند خاکستر کے ہین کہ زور سے چلے بِهِ الرِّيحُ اوسپر ہوا فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ آندھی والے دن
عصوف کے معنی شدت سے ہوا چلنا ہی اور زمانے کو اوسکے ساتھ وصف کرنا نہایت مرتبے کا مبالغہ ہوتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ کافرون کے
عمل جو ظاہر مین اچھے معلوم ہوتے ہین جیسے رشتہ داری کا نباہ اور عزیزون سے میل رکھنا اور لونڈی غلام آزاد کرنا اور مہمانون کا
اعزاز و اکرام اور ایسے کام خاک کے ڈھیر کے مانند ہین کہ اوسپر آندھی چلے اور ہوا اوسکو اوڑا کر دور دور پراگندہ کر دے تو کوئی اوس
خاک کو پھر جمع نہین کر سکتا اور اوس سے نفع نہین اوٹھا سکتا اسی طرح قیامت کے دن لَا يَقْدِرُونَ قادر نہونگے کافر
مِمَّا كَسَبُوا اوسمین سے جو اونھون نے کمائی کی ہی دنیا مین عَلَىٰ شَيْءٍ کسی چیز پر اسواسطے کہ وہ ضائع ہو گئی ہوگی

جیسے پراگندہ خاکستر پس اوسکے ثواب کا اثر مطلق نہ ظاہر ہوگا ذٰلِكَ وہ اونکی سمجھ کہ ہمنے نیکی کی ہی هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝
وہ گمراہی دور ہی یعنی راہ حق سے نہایت دور ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے ای دیکھنے والے یا نہین جانا تونے ای جاننے والے
اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ نے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ ایسی وجہ پر کہ حق ہی پیدا کرنے مین
اِنْ يَّشَاْ اگر چاہے تو يُذْهِبْكُمْ لیجاے تمھین ای اہل مکہ اور معدوم کردے وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اور لائے خلق نئی
تمھاری جگہہ پر جو کفر اور تکذیب مین تمھارے مثل نہو وَّمَا ذٰلِكَ اور نہین ہی تمکو معدوم کرنا اور نئی خلق پیدا کرنا عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝
اللہ پر دشوار اسواسطے کہ وہ قادر بالذات ہی اور اوسکی قدرت ایسی نہین کہ ایک مقدور کے ساتھ ہو دوسرے کے ساتھ نہین بلکہ سب کے ساتھ
اوسکی قدرت یکسان ہی شعر کار اگر دشوار گر آسان بود ✽ پیش قدرت جملگی یکسان بود ✽ وَبَرَزُوْا اور ظاہر ہوگئے صیغہ ماضی کے ساتھ لانا
تحقق وقوع کے واسطے ہی ورنہ مراد یہ ہی کہ ظاہر ہونگے اور باہر نکلینگے اپنی قبرون سے لِلّٰهِ واسطے امر الٰہی کے اور اوسکے محاسبے کے لیے
جَمِيْعًا سب لوگ کافر اور مسلمان فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا پھر کہینگے عاجز کافر یعنی تابع اور سفلے لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اون لوگون سے
جنھون نے تکبر کیا رؤسا اور اشراف قوم مین سے یعنی اون کافرون سے جن کا فر پیشواؤن کی پیروی کی ہوگی اونسے کہینگے کہ اِنَّا كُنَّا بیشک
ہم تھے لَكُمْ تَبَعًا تمھارے تابع رسولون کی تکذیب کرنے اور اونکے حکم سے موںھ پھیرنے مین فَهَلْ اَنْتُمْ پھر کچھ ہو تم مُّغْنُوْنَ
عَنَّا دفع کرنے والے ہمسے مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز یعنی دنیا مین ہمنے تمھاری پیروی کی ابیہان
ہمپر جو عذاب الٰہی ہی اوسمین سے تم کچھ تو دفع کرو قَالُوْا کہینگے وہ متکبر کافرون کے پیشوا عذر خواہی کے طور پر کہ لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اگر
ہدایت کرتا ہمین اللہ عذاب سے نجات پانے کی راہ تو لَهَدَيْنٰكُمْ ضرور ہم بھی تمھین وہ راہ بتا دیتے مگر یہان تو نجات کی راہ مسدود
اور اس درگاہ مین ہماری شفاعت مردود ہی وہ بیچارے مایوس ہوکر کہینگے کہ آؤ ہم تم ملکر رو ئین پیٹین چیخین چلائین شاید حق تعالیٰ ہمپر
کوئی دروازہ کھولے اور نجات کی راہ ہمین بتاوے پھر پانسو برس تک چلایا کرینگے اور کچھ فائدہ نہوگا پھر کہینگے کہ آؤ صبر ہی کرین شاید صبر کی
کنجی سے فرحت کے دروازے کھلین پانسو برس تک صبر کیے بیٹھے رہینگے تو بھی نجات کی خوشخبری اونھین نہ ہوینچیگی پھر کہینگے کہ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ
برابر ہی ہمپر اَجَزِعْنَآ اگر چلائین ہم اور بے صبری کرین اَمْ صَبَرْنَا یا ہم صبر کرین یعنی کسی بات سے فائدہ نہین ہوتا نہ بے صبری
نہ صبر سے مَا لَنَا نہین ہی ہمین مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ کوئی بھاگنے کی جگہ اور پناہ عذاب دوزخ سے وَقَالَ الشَّيْطٰنُ ع ۹
اور کہیگا شیطان لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اوسوقت جب فیصل کیا جائیگا کام یعنی جب خلق کا حساب کرکے حکم الٰہی نافذ ہوگا
کہ جنت والے جنت مین آئین اور دوزخ والے دوزخ مین جائین تو سب دوزخی مجتمع ہوکر ابلیس کو ملامت کرینگے
اور ابلیس آگ کے منبر پر چڑھکر کہیگا کہ ای شقی آدمیو اور ای مجھے ملامت کرنے والو اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ بیشک اللہ نے
وعدہ دیا تھا تمھین وَعْدَ الْحَقِّ وعدہ سچا کہ حشر ہوگا جزا دیجائیگی وَوَعَدْتُّكُمْ اور مین نے وعدہ دیا تھا تمھین
جھوٹا وعدہ کہ نہ قیامت ہی نہ حساب اور اگر بالفرض ہو بھی تو بت تمھاری سفارش کرینگے فَاَخْلَفْتُكُمْ تو مین نے
اولٹا وعدہ دیا تھا تمھین خلف وعدہ بیان کرنے کو خلف کہتے ہین یعنی آج ظاہر ہوا کہ مین نے جھوٹ کہا تھا وَمَا كَانَ لِيَ

اور نہ تھا مجھے عَلَيْكُمْ تم پر مِّنْ سُلْطٰنٍ کچھ تسلط کہ تم پر زبردستی کرتا کفر اور گناہ کرنے کے واسطے یا میرے پاس اپنا قول سچا کرنے کی
کوئی دلیل نہ تھی اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ مگر یہ کہ میں نے تمہیں پکارا وسوسہ اور فریب دیکر بے دلیل اور حجت کے فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ
پھر تمنے میرا پکارنا قبول کر لیا جھٹ پٹ بے تامل اپنا انجام کچھ نہ سوچا فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ تو نہ ملامت کرو مجھے فقط وسوسہ ڈالنے پر
اسواسطے کہ میں تو تمہارا دشمن تھا یہ ذرا سی بات جو میں نے تمہارے ساتھ کی اسکے سبب سے ملامت کا مستحق نہیں ہوں اسواسطے
کہ ایک دشمن تو دوسرے دشمن کے حق میں وہ برائی کرتا ہے جس سے بڑھ کر کوئی برائی نہو وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور ملامت کرو
اپنی ذاتوں کو کہ تمنے میری فرمانبرداری کی اور حق تعالی نے جو یہ فرمایا تھا کہ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ یہ تمنے نہ سنا مَآ اَنَا
بِمُصْرِخِكُمْ نہیں ہوں میں رہائی دینے والا اور فریاد کو پہونچنے والا تمہارا کہ عذاب سے تمہیں بچاؤں وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ
اور تم نہیں ہو چھوڑانے والے اور فریادرس میرے اِنِّيْ كَفَرْتُ بیشک میں آج کافر ہو گیا بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ بسبب
اوسکے کہ شریک کرتے تھے تم مجھے خدا کا فرمانبرداری میں مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے دنیا میں یعنی تمنے جو شرک کیا تھا اوس سے
اب میں بیزار ہو گیا اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بیشک ظالم یعنی شرک لوگ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطے اونکے عذاب دردناک
ہمیشہ رہنے والا ہے وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اور داخل کیے جائینگے وہ لوگ جو اٰمَنُوْا ایمان لائے اوسکا جو کچھ خدا کے پاس سے آیا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھوں نے کام اچھے مقبول جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اوسکے درختوں کے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہونگے اوسمیں اور مسلمانوں کو جنت میں داخل کرنے والے
فرشتے اونھیں بڑے اعزاز و اکرام سے جنتوں میں لائینگے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اپنے رب کے اذن اور حکم سے تَحِيَّتُهُمْ ملائکہ کی
دعا ملاقات کے وقت اونپر فِيْهَا جنت میں یا اونکی خود ایک دوسرے کو دعا سَلٰمٌ سلام ہوگا کہ آفتوں سے سلامت رہنے پر
دلالت کرنے والا ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تونے یہ خطاب ہر شخص کی طرف ہے جو خطاب کا مستحق ہو فرماتا ہے کہ کیا نہیں دیکھا اور
نہیں جانا تونے اے دیکھنے جاننے والے بندے کہ تمہارے مومنوں کے سمجھانے کو كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کیونکر بیان کی
اللہ نے مثال اور کر دیا كَلِمَةً طَيِّبَةً کلمہ طیبہ کو کہ کلمۂ توحید ہے یا دعوت اسلام كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ مثل درخت پاکیزہ کے کہ وہ
درخت خرما ہے یا اور کوئی درخت جنت میں ہے اَصْلُهَا ثَابِتٌ اوسکی جڑ زمین میں مضبوط ہے وَّفَرْعُهَا اور اوسکی شاخ فِي
السَّمَآءِ بلندی میں ہے تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا دیتا ہے اپنا میوہ كُلَّ حِيْنٍ ہر وقت جب خدا اسے میوہ دینے کا حکم کیا اور اوس
تقدیر پر کہ وہ خرمے کا درخت ہو علما نے کہا ہے کہ حین چھ مہینے ہیں کہ کلی آنے سے پکجانے اور کاٹ لینے تک یعنی اتنی
مدت میں گدر پختہ تر خرمے سے نفع دیتا ہے بِاِذْنِ رَبِّهَا اپنے رب کے ارادے اور پیدا کرنے سے وَيَضْرِبُ
اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اور دیتا ہے اللہ مثالیں یعنی بیان کرتا ہے لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ
چاہیے کہ وہ نصیحت پائیں اسواسطے کہ مثل معنی کی صورت بناتا ہے فہم کے آئینہ پر اور معقول کو محسوس کے قریب کر دیتا ہے
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ اور مثال ناپاک بات کی کہ وہ کلمۂ کفر ہے یا بت پرستی کی طرف بلانا كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ

مانند درخت ناپاک کے ہی جیسے اندرائن کہ تلخ اور بدبو اور اچھی طبیعتون کو مکروہ معلوم ہوتا ہی اور خباثت اور کراہت کے ساتھ اِجْتُثَّتْ جنبش دیا گیا اور کاٹا اور اوکھاڑا گیا ہی مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ زمین کے اوپر سے مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ۝ نہین ہی اوسے ثبات اور استحکام یعنی نہ تو اوسکی جڑ زمین کے اندر ہی نہ اوسکی شاخ ہوا مین بیت نتیجے گران باشد و اوامدار + نہ سایہ کہ گرد واز ان سایہ دار + گیاہیست افتادہ بر روے خاک + پریشان وبے حاصل و خارناک + ایمان کا درخت کہ اوسکی جڑ تو مومن کے دل مین جمی ہوئی ہی اور اوسکے اعمال اعلیٰ علیین کی طرف بلند ہین اور اوسکا ثواب ہر وقت مومن کو پہونچتا ہی حق تعالیٰ نے اس درخت ایمان کو خرمے کے درخت سے مثال دی کہ اسکی جڑ بھی اپنی جگہ مین جمی ہوئی ہی اور شاخ اوپر کو چلی جاتی ہی اور اوسکا فائدہ ہر وقت خلق کو پہونچتا ہی اور کلمۂ کفر اور بت پرستی کہ محض بے دلیل ہی کافر مقلد کا دل اوسپر ثبات نہین رکھتا اور ایسا کام بھی اوس سے صادر نہین ہوتا جو مقبول ہو اوس کلمہ کفر کو حق تعالیٰ نے اندرائن کے درخت سے مثال دی کہ نہ تو اوسکی جڑ کو قرار ہی نہ شاخ کو اعتبار

قطعہ نہال سایہ ور شرع میوہ دار د + چنان لطیف کہ بر ہیچ شاخسارے نیست + درخت زندقہ شاخیست خشک بے سایہ کہ پیش ہیچکس ہیچ اعتبارے نیست + يُثَبِّتُ اللّٰهُ ثابت کرتا ہی خدا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور استحکام دیتا ہی بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ سچی اور پکی بات کے ساتھ کہ دلیل یقینی سے اونکے نزدیک ثابت ہوئی اور اونکے دلون مین جمگئی اور بعضون نے کہا ہی کہ قول ثابت کلمۂ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی کہ حق تعالیٰ اوسپر مسلمانون کو ثابت کھتا ہی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین یہانتک کہ بلا اور فتنے کے زمانے مین صبر کرتے ہین اور توحید کے سیدھے ڈھرے سے لغزش نہین کرتے جیسے حضرت زکریا یحیی شمعون اور اونکے مثل اور انبیا علیہم السلام اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ حق تعالیٰ مومنون کو دنیا مین ثبات دیتا ہی یعنی موت کے وقت ثابت رکھتا ہی نہایت کہ اونکا خاتمہ کلمے ہی پر ہوتا ہی وَفِي الْاٰخِرَةِ اور ثابت رکھیگا اونہین اوس گھر مین کہ آخرت کی منزلون مین سے پہلی منزل ہی تاکہ منکر نکیر کے سوال کا جواب باصواب دین اور بعضون نے دنیا سے قبر مراد لی ہی اور آخرت سے وہ مقام اور موقف جہان اعمال سے سوال ہوگا وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ اور چھوڑ دیتا ہی خدا ظالمون کو تاکہ کلمۂ توحید کی طرف وہ راہ نہ پائین نہ دنیا مین اور نہ قبر مین سوال کے وقت وَيَفْعَلُ اللّٰهُ اور کرتا ہی اللہ مَا يَشَآءُ۝ جو کچھ چاہتا ہی کسی قوم کو ثابت رکھتا ہی کسی کو اوسی کے حال پر چھوڑ کر راہ توحید نہین دکھاتا ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگون کی طرف جنھون نے بَدَّلُوْا بدل دیا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا شکر نعمت الٰہی کو کفران کے ساتھ یعنی جنھون نے شکر کی جگہ پر کفر کیا یا نفس نعمت کو کفر سے بدلا یعنی جب کفران نعمت کیا تو وہ نعمت اونسے سلب کر لیگئی اور کفر کے سوا اونہین کچھ نہ ہاتھ لگا ان لوگون سے اہل مکہ مراد ہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے اونہین اپنے حرم کا ساکن کیا اور رزق کے دروازے اونپر کھول دیے جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کے قدوم کی نعمت سے اونہین سرفراز کیا اور اونھون نے ناشکری کی اور اوس نعمت کی قدر نہ جانی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی تکلیف دی کہ اونہین مکہ معظمہ سے ہجرت کی آخر وہ ناشکرے کا فر سات برس تک قحط کی مصیبت مین مبتلا ہو کر عاجز ناچار ذلیل خوار ہوئے اونمین سے بعضے تو جنگ بدر مین قتل اور مغلوب ہوئے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہی کہ اس قوم سے دو قبیلے مراد ہین

کہ قریش کے سب قبیلون سے زیادہ وہ بدکار اور فاجر تھے یعنی بنو مغیرہ اور بنو امیہ کہ اونھون نے خدا کی نعمت کو بدل یا وَاَحَلُّوْا
قَوْمَهُمْ اور اوتارا اپنی قوم کو یعنی تابعون کو دَارَ الْبَوَارِ ہلاکت کے گھر مین جَهَنَّمَ یہ اوسکا عطف بیان ہی یعنی دار البوار
جہنم ہی يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اوسمین وَبِئْسَ الْقَرَارُ اور بُری ٹھہرنے کی جگہ ہی دوزخ وَجَعَلُوْا اور ٹھہرائے
لِلّٰهِ اللہ کے واسطے اَنْدَادًا بہت سے مثل یعنی عبادت مین کہ اونکی پرستش کی یا نام رکھنے مین کہ اونکا نام الٰہ رکھا لِيُضِلُّوْا تاکہ
گمراہ کردین لوگون کو عَنْ سَبِيْلِهٖ راہ خدا سے کہ طریق توحید ہی قُلْ تَمَتَّعُوْا کہہ کہ فائدہ اوٹھالو اپنی آرزون سے یا بتون کی
پرستش مین عمر گنوا لو یہ تہدید ہی یعنی دو چار روز ایسا کرلو فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ پھر بیشک پھر جانا تمھارا اِلَى النَّارِ آتش دوزخ کی
طرف ہی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی حکم کر لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا میرے اون بندون سے جو ایمان لائے ہین
اسطرح پر کہ نماز پڑھو خرچ کرو يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ تاکہ وہ تیرے حکم سے نماز پڑھین وَيُنْفِقُوْا اور خرچ کرین مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
اوسمین سے جو دیا ہی ہمنے اونھین سِرًّا خرچ کرنا پوشیدہ اس سے صدقہ نفل مراد ہی وَّعَلَانِيَةً اور علانیہ اس سے زکوة مراد ہی اسواسطے
کہ نفل مین چھپانا اور فرض مین ظاہر کرنا انسب ہی خلاصہ یہ ہی کہ میرے بندون سے کہہ تاکہ وہ نماز پڑھین زکوة دین مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ پہلے اس سے کہ آئے يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وہ دن جسمین خرید فروخت نہوگی تاکہ جسنے کمی کی ہی وہ وہان کوئی چیز مول لیکر اپنی
کمی پوری کرسکے وَلَا خِلٰلٌ اور اوس دن کوئی دوست بھی نہوگا کہ دوستون سے نفع طلب کرسکے بلکہ کشہ۔ دوست دشمن
ہوجائینگے اَلْاَخِلَّاۤءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آسمان اور
زمین وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً اور بھیجا آسمان سے پانی یعنی مینھ فَاَخْرَجَ بِهٖ پھر نکالی اوس پانی کے سبب سے
مِنَ الثَّمَرٰتِ میوون مین سے رِزْقًا لَّكُمْ روزی تمھارے واسطے کہ اوسے کھانا کرو وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ اور مسخر
کردی تمھارے واسطے کشتی لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ تاکہ چلے دریا مین بِاَمْرِهٖ اوسکے حکم سے جہان تم چاہو وَسَخَّرَ لَكُمُ
الْاَنْهٰرَ اور مسخر کردین تمھارے واسطے نہرین پانی کی یعنی تیار کردین تمھارے فائدے اوٹھانے اور صرف مین لانے کو
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کردیا تمھارے واسطے آفتاب ماہتاب کو دَآئِبَيْنِ اوس حال پر کہ ہمیشہ سیر کرنے والے ہین
یا اپنے پھرنے اور روشنی دینے مین کوشش کرتے ہین اور اوسمین کچھ فتور اور قصور نہین رکھتے وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
اور مسخر کردیا تمھارے واسطے رات اور دن کو کہ ایک دوسرے کے پیچھے پہونچتے ہین ایک تو سونے اور راحت کے واسطے اور ایک کمائی
اور معیشت کیلیے وَاٰتٰىكُمْ اور دیا تمھین مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ اوسمین سے جو کچھ نہین چاہا تمنے اور جو کچھ چاہا تمنے یعنی جس چیز کی
تمھین حاجت تھی مانگے اور بے مانگے تمھین عطا فرمائی وَاِنْ تَعُدُّوْا اور اگر گنا چاہو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمت الٰہی کو جو اپنے فضل و کرم
نے نہایت سے تمھین دی ہی تو لَا تُحْصُوْهَا نہ شمار کرسکوگے تم اوسے اور اوسے شمار کرنے کی تاب تم نہ لاوگے سلمی قدس سرہ نے کہا ہی
کہ اس نعمت سے حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین مراد ہین کہ بہت بڑے شفیع اور بہت قریب واسطہ ہین خلق اور حق تعالی کے درمیان مین
اور فی الحقیقہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفات کمال کا حصر اور آپکے انوار جلال وجمال کی تشریح تصور اور خیال مین آنے سے باہر

دوست اوس دن بعض اونکا بعض کا دشمن ہونگے

اور فکر وغور اوسکے ادراک مین قاصر ہی شعر بر ذروۂ مدارج قدر رفیع تو * نی عقل را دیا بد و نی فہم پی برد * اِنَّ الۡاِنۡسَانَ بیشک آدمی لَظَلُوۡمٌ
ظالم ہی كَفَّارٌ۠ ناشکر نعمت پر ظلم کرتا ہی کہ اوسکے شکر سے غافل ہی اور کفر کرتا ہی کہ منعم کی حقیقت سے جاہل ہی یا ظلوم ہی تکلیف مین صبری ع
اور شکایت کرتا ہی کفار ہی کہ نعمت مین بخل و خست کرتا ہی اور خیرات کا دروازہ نہین کھولتا وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ اور یاد کر جب کہا
ابراہیم نے مناجات مین کہ رَبِّ اجۡعَلۡ ای میرے رب کردے هٰذَا الۡبَلَدَ اس شہر مکہ کو اٰمِنًا ایمن کروہ اور خوف کی چیزون سے
وَّاجۡنُبۡنِىۡ اور دور کردے مجھے وَبَنِىَّ اور میرے بیٹون کو اَنۡ نَّـعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ ؕ اس سے کہ پوجین ہم بتون کو ابن عیینہ نے
کہا ہی کہ اسمعیل علیہ السلام کے بیٹون نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دعا کی برکت سے بت پرستی نہین کی بلکہ اونکے پاس
ایک پتھر تھا اوسکا دوار نام رکھا تھا اوسکے گرد گھومتے تھے اور کہتے تھے کہ خانۂ کعبہ پتھر کا ہی تو جہان کہین ہم پتھر نصب کرین وہ خانۂ کعبہ کے
قائم مقام ہی اور ابن عیینہ کا یہ قول عجیب ہی اور جمہور کے مخالف ہی اسواسطے کہ بیشبہہ قریش اولاد اسمٰعیل مین سے تھے اور اونکی بت پرستی
مشہور ہی رَبِّ اِنَّهُنَّ ای رب میرے بیشک بتون نے اَضۡلَلۡنَ گمراہ کردیا كَثِيۡرًا بہتون کو یعنی بت بہتون کی گمراہی کا سبب ہوے
مِّنَ النَّاسِ‌ۚ آدمیون مین سے فَمَنۡ تَبِعَنِىۡ پھر جو کوئی پیروی کرے میری میرے دین مین فَاِنَّهٗ مِنِّىۡ‌ۚ تو وہ
بیشک مجھسے ہی یعنی میری ملت والون مین سے ہی وَمَنۡ عَصَانِىۡ اور جو کوئی نافرمانی کرے میری اون امرون مین جو
نہی شرک کے علاوہ ہین فَاِنَّكَ غَفُوۡرٌ تو یقینی تو ہی بخشنے والا رَّحِيۡمٌ‏ ۝ مہربان یا قادر کہ اونھین بخشدے اور
رحم کرا ونپر توبہ کی توفیق دینے سے یا توبہ کے بعد رَبَّنَاۤ ای رب میرے اِنِّىۡۤ اَسۡكَنۡتُ تحقیق کہ مین نے بسائی مِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ بعضی
اپنی اولاد اس سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مراد ہین اسواسطے کہ جب وہ حضرت ہاجرہ سے زمین شام مین پیدا ہوے تو سارہ خاتون
جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دوسری بی بی تھین اونھین رشک آیا اونھون نے حضرت ابراہیم سے یہ بات کہی کہ میرا
جی چاہتا ہی کہ تم ہاجرہ اور اونکے بیٹے کو ایسی جگہ لیجاؤ جہان پانی اور آبادانی نہو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تامل کیا وحی آئی کہ جو سارہ
کہتی ہی ایسا ہی کرو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام براق پر سوار ہوے اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کو بھی اوسپر سوار کر کے
تھوڑی دیر مین شام سے زمین حرم پر آئے اور مکہ معظمہ کے میدان مین اونھین بے انیس و بے رفیق چھوڑ دیا اور دعا کی کہ یا اللہ
مین نے ساکن کیا انھین بِوَادٍ غَيۡرِ ذِىۡ زَرۡعٍ میدان بے کھیتی والے مین یعنی یہان پانی نہین کہ کھیتی کرسکین عِنۡدَ
بَيۡتِكَ الۡمُحَرَّمِۙ پاس تیرے گھر کے کہ حرام کیا گیا ہی اوسمین شکار اور قتال یا اوسکی اہانت حرام ہی اور گھر سے بیت المعمور کی جگہ مراد ہی
ورنہ یہ دعا مانگتے وقت وہان گھر نہ تھا پھر مکرر دعا کی کہ رَبَّنَا ای رب ہمارے انھین مین نے اس مقام پر ساکن کیا لِيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ
تاکہ قائم رکھین نماز اور تیری عبادت کرین فَاجۡعَلۡ پس کردے اَفۡـئِدَةً مِّنَ النَّاسِ دلون کو بعض لوگون کے کشش محبت کے سبب سے
تَهۡوِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ دوڑین انکی طرف حق تعالی نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا قبول کرلی اور اونکے پھر آنے کے تھوڑی دیر کے بعد چشمہ زمزم
جبرئیل امین علیہ السلام یا اسمٰعیل علیہ السلام کے پاؤن کے اثر سے پیدا ہوا اور قبیلۂ جرہم نے وہان اقامت کی اور روز بروز لوگون کو اوس گھر کا
شوق زیادہ ہی ہی محقق لوگ اس بات پر ہین کہ اگر مِنَ النَّاسِ مین تبعیض کا مِنۡ نہوتا تو روم فارس ہند ترک یہود نصارا سب حرم مین

ازدحام کرتے اور پروانے کی طرح اوس شمع کے جمال پر جلتے رباعی آنرا کہ چنان جمال باشد + گر دل ہمہ ملال باشد + وانکس کہ بران چنان
جمالے + عاشق نشود وبال باشد + اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ وَارْزُقْهُمْ اور روزی دے اس شہر والون کو
مِّنَ الثَّمَرٰتِ میوون سے لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ شاید کہ وہ شکر کرین تیری نعمتون کا یہ دعا بھی قبول ہوگئی باوجود اسکے
کہ مکہ میدان بے کیفیت والا ہی مگر انواع واقسام کے میوے وہان پیدا ہوتے ہین اور تفسیر انوار مین مذکور ہی کہ ربیع خریف جاڑے
گرمی کے فواکہ ایک دن مکہ معظمہ مین مل سکتے ہین اور چونکہ مکرر دعا کرنا تضرع اور نیاز کی دلیل ہی پھر ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ
دعا کی کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّكَ تَعْلَمُ بیشک تو جانتا ہی مَا نُخْفِيْ جو کچھ پوشیدہ کرتے ہین ہم وَمَا نُعْلِنُ
اور جو کچھ علانیہ کرتے ہین یعنی تو ظاہر اور باطن سب جانتا ہی وَمَا يَخْفٰى اور چھپی نہین ہی عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اللہ پر کوئی چیز
فِي الْاَرْضِ زمین مین وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ اور نہ آسمان مین اسواسطے کہ وہ علم ذاتی کے ساتھ عالم ہی اور اس علم کی نسبت
سب معلوم کے ساتھ یکسان ہی بیت انچہ پیدا وانچہ نہانست + ہمہ بدانش تو یکسانست + اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سب تعریف
اللہ کے واسطے ہی جسنے محض اپنے فضل سے وَهَبَ لِيْ بخشا اور عطا کیا مجھے عَلَى الْكِبَرِ بوڑھاپے پر یعنی جب مین بوڑھا اور
اولاد پیدا ہونے سے ناامید ہوگیا تو اوسنے مجھے دو فرزند عطا فرمائے اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ط اسماعیل جو چونسٹھ برس کی یا ننانوے برس کی
عمر مین اور اسحاق نوّے برس کی یا ایکسو بارہ سال کی عمر مین اِنَّ رَبِّيْ تحقیق رب میرا لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ البتہ سننے والا اور
قبول کرنے والا ہی دعا کا ان کلمات مین اس بات کا اظہار ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کر کے خدا سے بیٹے مانگے تھے رَبِّ
اجْعَلْنِيْ اے رب میرے کر مجھے مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ قائم رکھنے والا نماز کا وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ق اور میری اولاد کو بھی ہمیشہ نماز پڑھنے والا
رکھ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین ایک جماعت فطرت اسلام پر ہوتی رہی اور قیامت تک
ہوتی رہیگی رَبَّنَا اے ہمارے رب کرم کر وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ اور قبول کرلے دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ اے ہمارے رب بخشدے
مجھے وَلِوَالِدَيَّ اور میرے مان باپ کو اگر وہ تیرا ایمان لائین اونکے واسطے مغفرت کی دعا ممانعت کے قبل تھی اور اوسوقت تک
اونکے ایمان سے یاس نہوئی تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ مان باپ سے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام مراد ہین وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
اور بخشدے مومنون کو یعنی جو تیرے پاس مومن آئے يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ع جسدن قائم ہو حساب خلائق کا ابن عباس ع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومن مراد ہین وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ اور ہرگز نہ گمان کر اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کو غَافِلًا بیخبر عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط اوس سے جو کرتے ہین ظالم یعنی اوس بات پر ثابت اور
مطمئن رہو جو تمہین معلوم ہوئی ہی کہ عذاب اونپر ہونے والا ہی اسواسطے کہ وہ بیشبہہ اونپر نازل ہوگا اور اصل بات یہ ہی کہ ایسی نہون مین
جانتے ہین کہ ظاہر مین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہی اور مراد آپکے غیر ہین اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ بکر نے نُؤَخِّرُهُمْ نون سے
متکلم کا صیغہ پڑھا ہی یعنی سوا اسکے نہین کہ ہم تاخیر کرتے ہین اونکے عذاب کی اور حفص نے یے سے غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی تاخیر
کرتا ہی اللہ اونکے عذاب کی لِيَوْمٍ تَشْخَصُ واسطے اوسدن کے کہ چڑھ جائینگی فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ اوسدن نظرین

ہولین دیکھنے سے مُهْطِعِيْنَ حال یہ ہی اون نظرون والے دوڑنے والے ہونگے اسرافیل علیہ السلام کی طرف کہ انھین عرصۂ حشر کی طرف
پکارا مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ سر اوٹھائے ہوئے لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ نہ پھرتی ہونگی اونکی طرف طَرْفُهُمْ اونکی آنکھین یعنی چڑھ کر
ویسی ہی رہگئی ہونگی کہ وہ لوگ اپنے تئین نہ دیکھ سکینگے وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝ اور اونکے دل خالی ہونگے فہم اور عقل سے
غلبۂ دہشت اور حیرت کی وجہ سے وَاَنْذِرِ النَّاسَ اور ڈرا لوگون کو یعنی اہل مکہ کو ڈرا يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ
اوس روز سے جبکہ آئیگا اونپر عذاب اور وہ مرنے کا دن ہی یا قیامت کا روز فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پھر کہینگے وہ لوگ جنھون نے
ظلم کیا شرک اور تکذیب کرکے کہ رَبَّنَآ ای ہمارے رب اَخِّرْنَآ روک رکھ یعنی ہمارے عذاب مین تاخیر کر اور ہمین دنیا مین پھر بھیج اور
مہلت دے اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ایک وقت نزدیک تک نُّجِبْ دَعْوَتَكَ تاکہ قبول کرین ہم پکارنا تیرا یعنی اوسکی بات مانین جو
ہمین تیری طرف پکارے وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اور پیروی کرین ہم رسولون کی اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اونکے جواب مین فرشتے کہینگے کہ کیا نہ تھے
تم کہ مبالغہ کی وجہ سے اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ قسم کھاتے تھے تم اس سے پہلے دنیا مین کہ برقرار رہوگے مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝
نہوگا تمھین کچھ زوال مراد یہ ہی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم دنیا مین رہینگے آخرت مین نہ جائینگے وَسَكَنْتُمْ اور ساکن تھے تم فِيْ مَسٰكِنِ
الَّذِيْنَ گھرون مین اون لوگون کے جنھون نے ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ظلم کیا اپنی جانون پر جیسے عاد اور ثمود نے وَتَبَيَّنَ لَكُمْ
اور ظاہر ہوگیا تھا تمھین کہ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ کیسا کیا تھا ہمنے اونکے ساتھ یعنی اونکے گھرون مین ہمارا عذاب نازل ہونے کے
آثار تمنے دیکھ لیے تھے وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝ اور بیان کردی تھین تمھارے واسطے مثالین اونکے حال کی وَقَدْ مَكَرُوْا
مَكْرَهُمْ اور بیشک کوشش کی اونھون نے مکر کرنے مین جو نہایت مرتبہ پر اونکا مکر تھا وَعِنْدَ اللّٰهِ اور اللہ کے پاس ہی مَكْرُهُمْ اونکے
مکر کی جزا وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ اور بیشک تھا اونکا مکر سخت اور ہول مین ایسا لِتَزُوْلَ تاکہ جگہ پر سے ٹل جائین مِنْهُ
الْجِبَالُ ۝ اوس مکر سے پہاڑ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شریعت کے احکام پہاڑون کے مثل ہین یعنی کافرون نے حیلے اور مکر
بنائے تاکہ جو چیز ثبات اور استحکام مین پہاڑ کے مثل ہی وہ زائل ہوجائے اور یہ بات محال ہی بیت ہست باد مکر ایشان کہ بادے ہرگز تو اند
کوہ را بردن زجاے ہو معالم مین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ یہ آیت نمرود ظالم کے قصے مین ہی کہ جب اوسنے دیکھا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام آگ کے اندر سے صحیح و سلامت نکلے تو بولا کہ ابراہیم بہت بڑا خدا رکھتا ہی کہ اوس خدا نے ابراہیم کو آگ سے بچا لیا مین
چاہتا ہون کہ آسمان پر جاکر اوسکے خدا کو دیکھون اوسکے ملک کے سردارون نے یہ بات کہی کہ آسمان بہت بلند ہی اوسپر آسانی سے چڑھ جانا
ممکن نہین نمرود نے اونکی بات نہ سنی اور ایک منارہ بنانے کا حکم کیا تین برس مین وہ منارہ بہت بلند لوگون نے بنایا جب نمرود اوسپر چڑھا تو
اوسپر سے بھی آسمان اوتنا ہی بلند نظر آیا جتنا زمین سے دکھائی دیتا تھا دوسرے دن وہ منارہ گر پڑا اوسکا بنانا اور گرنا سورۂ نحل مین ذکر ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ غرضکہ وہ منارہ نیو سے گرا اور بہت لوگ ہلاک ہوئے نمرود غصے مین آیا اور بولا کہ مین ضرور آسمان پر جاؤنگا اور ابراہیم کے خدا نے میرا منارہ
گرا دیا آسمان پر جاکر اوس سے لڑونگا چار کرگس اوسنے پالے اور اونھین خوب کھلا پلا کر بہت قوی کیا پھر ایک صندوق چار کونے کا بنوایا اور اوسمین دو دروازے
رکھے ایک اوپر کا دروازہ ایک نیچے کا اور اوسکے چارون کونون پر چار نیزے اسطرح باندھے کہ جب چاہین اونکے پھل اوپر یا نیچے پھیرین پھر کرگسون کو

کئی فاقے دیے جب وہ خوب بھوکے ہوئے تو چار مُردار نیزون کے پھلون مین چھید کر خوب کس دیے اور صندوق کے کنارے کرگسون کو بدن مین خوب کسکر باندھ دیے کرگس بھوک کے مارے اوپر کو مُردارون کی طرف اوڑے اور صندوق کو کہ اوسمین نمرود ایک آدمی کو ساتھ لیکر بیٹھا تھا ہوا پہ لیگیے اور اوپر کو چلے ایکدن رات کے بعد نمرود نے اوپر کا دروازہ کھولا کر دیکھا تو آسمان و تنا ہی بلند نظر آیا جتنا بلند زمین پر سے نظر آتا تھا اپنے رفیق سے کہا کہ نیچے والا دروازہ کھول کر دیکھ اوسنے کھول کر نیچے دیکھا اور جواب دیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں نظر آتا پھر ایکدن رات کے بعد جو نمرود نے اوپر والا دروازہ کھولا تو آسمان وسی حال پر نظر آیا جیسا پہلے دن دکھائی دیا تھا اوسکے رفیق نے نیچے کا دروازہ کھولا تو دھوین اور اندھیرے کے سوا اور کچھ نہ دکھائی دیا نمرود ڈرا اور نیزون کے پھل مردار سمیت نیچے کر دیے کرگس نیچے کی جانب پھرے اور پھرتے وقت کرگسون کے پرون سے ایسی مہیب آواز پیدا ہوئی کہ اوسکے صدمے سے قریب تھا کہ پہاڑ اپنے مقام پر سے اوکھڑ جاین فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ پھر گمان نہ کر اللہ کو مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ خلاف کرنے والا اپنے وعدے کا اپنے رسولون سے یعنی مدد کرنے کا وعدہ جو اوسنے رسولون سے کیا ہی کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا اور كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اوسکے خلاف نہ اوسنے کیا ہی اور نہ کریگا اور تجھے دشمنون پر ضرور مظفر اور منصور فرمائیگا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ بیشک اللہ غالب ہی ذُو انْتِقَامٍ ۝ بدلا لینے والا یعنی دوستون کا کینہ دشمنون سے نکالیگا يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ جسدن بدلی جائیگی زمین غَيْرَ الْاَرْضِ دوسری زمین سے وَالسَّمٰوٰتُ اور آسمان بدلے جائینگے دوسرے آسمان سے تیسیر مین کہا ہی کہ زمین بدل جانا پہاڑون نہرون درختون کا برابر ہو جانا ہی اور آسمانون کا بدل جانا تغییر اور گرفتگی آفتاب کی اور پراگندہ ہونا ستارون کا اور معالم مین ایک قول ہی کہ آسمان کو بہشت کر دینگے اور زمین کو دوزخ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہی کہ زمین کو چاندی کی زمین سے بدل دینگے اور آسمان کو سونے کے آسمان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا جو یہ قول ہی کہ قیامت کے دن زمین کو پاک صاف چاندی کی نکالینگے کہ کوئی گناہ اوسپر نہ کیا ہو یہ قول حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کے کلام کی تائید کرتا ہی وَبَرَزُوْا اور ظاہر ہونگے لوگ اپنی قبرون سے لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ واسطے محاسبے خدا واحد قہر کرنے والے کے وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ اور دیکھیگا تو گنہگارون یعنی مشرکون کو يَوْمَئِذٍ اوسدن مُقَرَّنِيْنَ باہم باندھے اور اکٹھا کیے ہوے عقائد اور اعمال مین شارکت کے موافق یا ہر ایک کو اوسکے شیطان کے ساتھ باندھے ہوے جو اوسے وسوسہ دیتا تھا فِي الْاَصْفَادِ ۝ زنجیرون یا طوقون مین سَرَابِيْلُهُمْ اونکے کرتے مِّنْ قَطِرَانٍ قطران سے ہونگے اور وہ ایک سیاہ اور غلیظ چیز ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ پہاڑی سرو کا گوند ہی کہ پکا کر خارشی اونٹون پر طلا کرتے ہین کہ اپنی حدت سے اونکی خارش کو جلا دے قیامت کے دن دوزخیون کی کھالون پر لگائینگے تاکہ اوسکی حدت اور شدت سے اور اوسکے رنگ کی وحشت اور اوسکی بو اور اوسمین جھٹ پٹ آگ لگجانے سے اونپر عذاب ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ دنیا کے قطران اور دوزخ کے قطران مین اوتنا تفاوت ہی جتنا دنیا کی آگ اور دوزخ کی آگ مین تفاوت ہی تو دوزخ کا قطران اونکے اعضا پر لگائینگے وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝ اور پکڑیگی اور چھپا لیگی اونکے چہرون کو آگ یعنی اونکے چہرون مین آگ لگجائیگی لِيَجْزِيَ اللّٰهُ یہ بَرَزُوْا کا متعلق ہی یعنی نکلینگے قبرون سے تاکہ جزا دے اللہ كُلَّ نَفْسٍ ہر ایک کو مَّا كَسَبَتْ جزا اوسکی جو کچھ اوسنے کیا ہی اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ جلدی حساب کرنے والا ہی بندون کا اسواسطے کہ ایک کا حساب دوسرے کے حساب سے اوسے باز نہین رکھتا

هٰذَا یہ قرآن یا یہ جو اس سورت مین نصیحت ہی بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ کفایت ہی لوگون کو تاکہ نصیحت کیے جائین اوسکے ساتھ وَلِیُنْذَرُوْا
بِهٖ اور تاکہ ڈرائے جائین اوسکے سبب سے وَلِیَعْلَمُوْٓا اور تاکہ جانین اون قدرت کی دلیلون مین فکر اور تامل کرکے جو اسمین مذکور ہین
اَنَّمَا هُوَ یہ کہ وہ ہی اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ایکتا وَّلِیَذَّكَّرَ اور البتہ چاہیے کہ نصیحت پکڑین اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ عقل والے
اور جن چیزون کی نہی ہی اوسسے باز رہین اور جن کامون کا حکم ہی اوسپر قیام کرین

ع ۱۱

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ حجر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ننانوے آیتین ہین

الٓرٰ حروف مقطعہ کے باب مین علما کے بہت اقوال ہین بعضے اس بات پر ہین کہ مطلقاً اس باب مین کلام کرنا جرأت کی راہ چلنا ہی بنا بریع مین گے
کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ان حرفون کے معنی پوچھے فرمایا کہ اگر مین اس باب مین کچھ کہون تو متکلف ہون اور خدا نے اپنے پیغمبر سے
فرمایا کہ ﷺ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ اور بعضے کہتے ہین کہ ہر ایک حرف ایک اسم کی طرف اشارہ ہی چنانچہ الٓرٰ مین الف اشارہ ہی اسم اللہ کی طرف
اور لام اسم جبریل کی طرف اور رے اسم رسول کی طرف یعنی یہ کلام اللہ کا جبریل کے واسطے سے رسول علیہ السلام کو پہونچا تِلْكَ
یہ آیتین جو آئی ہین اٰيٰتُ الْكِتٰبِ آیتین سورت کی ہین وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور آیتین قرآن کی ہین جو روشن ہی یا حق کو باطل سے
بیان کرنے والا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ کتاب اور قرآن دونون ایک ہی ہین مگر دو نامون سے مذکور ہوے اسواسطے کہ ہر ایک
نام ایک معنی پر دلالت کرے اور قرآن کو نکرہ لانا تعظیم کی جہت سے ہی
رُبَمَا بہت وقت یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا دوست رکھینگے وہ لوگ جو کافر ہوے اور آرزو کرینگے کہ لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝ کاشکے
ہوتے مسلمان اور یہ آرزو دنیا مین ہوگی مسلمانون کی فتح کے وقت یا جب کافرون کو موت کا سامنا ہوگا یا قبر مین یا قیامت کے دن یا حساب کے
وقت یا جسوقت موحد گنہگار دوزخ سے نکلینگے اور دوزخ کے دروازے پھر بند کردیے جاینگے اور کافر سمجھینگے کہ دوزخ سے نکلنا ہمین نصیب نہین
تو تمنا کرینگے کہ کاشکے ہم اہل اسلام ہوتے ذَرْهُمْ چھوڑ دے اونہین یہ حکم اہانت اور حقارت کرنے کا ہی یعنی کافر کس گنتی مین ہین اونہین چھوڑ کر
جانے بھی دے تاکہ دنیا مین یَاْكُلُوْا کھائین وَیَتَمَتَّعُوْا اور فائدہ اوٹھائین مال اور منافع سے وَیُلْهِهِمُ الْاَمَلُ اور مشغول کرے
اونہین آرزو یعنی بڑی عمر ہونے اور برقرار رہنے کی توقع معاد کی تیاری اور مآل کی فکر سے اونکے حال کو باز رکھے فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝
پھر قریب ہی کہ جانین اپنے قول فعل کا خاتمہ اور انجام وَمَآ اَهْلَكْنَا اور نہین ہلاک کیا ہمنے مِنْ قَرْیَةٍ کسی بستی والون کو اِلَّا وَلَهَا مگر
یہ کہ اونہین ہلاک کرنے کو كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ ایک زمانہ اندازہ کیا ہوا تھا اور لوح محفوظ مین لکھا تھا کہ اتنی مہلت ہوگی اور اوسوقت ہلاکت
ہوگی مَا تَسْبِقُ نہ آگے بڑھا مِنْ اُمَّةٍ کوئی گروہ اَجَلَهَا اپنی مدت ہلاکت سے وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ اور نہ پیچھے رہتے اوس سے یعنی جو
ہلاک ہونے کا جو وقت مقرر تھا اوسی وقت ہلاک ہوئے نہ اوس سے قبل اونکی ہلاکت ہوئی نہ بعد وَقَالُوْا اور کہا عرب کے کافرون نے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ
اے وہ شخص کہ نازل ہوا ہی عَلَیْهِ الذِّكْرُ جسپر ذکر یعنی قرآن اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ بیشک تو دیوانہ ہی کہ ہمین نقد سے اودھار کی طرف بلاتا ہی

یہ کلام ہنسی کی راہ سے تھا اسواسطے کہ نزول قرآن کا اعتقاد اور دیوانہ پن کی نسبت باہم درست نہین ہوتی لَوْمَا تَاْتِیْنَا اور اون کافرون نے یہ بات
کہی کہ کیون نہین لاتا تو بِالْمَلٰٓئِكَةِ فرشتے اپنی رسالت کی گواہی کو اِنْ كُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ سچون مین سے
اس دعوے مین یعنی اگر تو سچ کہتا ہی کہ مین پیغمبر ہون تو فرشتے لا کہ ہمارے سامنے تیری رسالت کی گواہی دین حق تعالی اونکا جواب
فرماتا ہی مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بعضے نے مَا تَنَزَّلُ یے سے غائب کا صیغہ اور ملٰئکۃ کی تے کو پیش پڑھا ہی یعنی نازل نہین کیے جاتے
فرشتے اور حفص نے نُنَزِّلُ نون سے جمع متکلم کا صیغہ اور ملٰئکۃ کی تے کو زبر پڑھا ہی یعنی ہم نہین نازل کرتے فرشتے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر وحی کے
ساتھ یا عذاب کے ساتھ یعنی فرشتے کو اوسکی اصلی صورت پر اوسی وقت دیکھ سکتے ہین جب وہ عذاب کے واسطے نازل ہو جیسا کہ قوم ثمود نے
جبرئیل علیہ السلام کو سخت آواز کے وقت تک دیکھا یا جیسے سب لوگ مرتے وقت دیکھتے ہین وَمَا كَانُوْٓا اِذًا اور نہونگے اوس وقت جب
ملائکہ کو ہم اس صورت سے بھیجین مُّنْظَرِیْنَ ○ مہلت دیے ہوے ہونے سے یعنی فورًا عذاب کیے جائینگے اِنَّا نَحْنُ بیشک ہمنے
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ نازل کیا قرآن کہ مومنون کا ذکر ہی اور ذکر شرف کے معنی مین بھی آتا ہی یعنی یہ کتاب پڑھنے والون کے شرف کی سبب ہی
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ اور تحقیق ہم اوسکے نگاہبان ہین تحریف سے یعنی شیطان اوسمین کچھ باطل نہین بڑھا سکتا یا حق مین سے
کچھ گھٹا نہین سکتا یا اوسمین خلل پڑنے سے ہم نگہبان ہین یا جسکے دل مین ہم چاہتے ہین قرآن کی حفاظت کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ لہٗ کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہی یعنی دشمنون کے ضرر پہونچانے سے ہم اونکے نگہبان ہین نظم اگر جملہ جہانم
خصم گردند + نترسم چون نگہبانم تو باشی + زشادی در ہمہ عالم نہ گنجم + اگر یک لحظہ مہمانم تو باشی + وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشبہہ بھیجا ہمنے
مِنْ قَبْلِكَ پہلے تجھسے فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ○ اگلے گروہون مین وَمَا یَاْتِیْهِمْ اور نہین آیا اونکے پاس مِّنْ رَّسُوْلٍ
کوئی رسول اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر تھے کہ تکبر اور عناد کی وجہ سے اس رسول کے ساتھ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تھے جیسے یہ معاند تیرے
ساتھ بھی ٹھٹھول کرتے ہین اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا مقصود ہی یعنی اے حبیب قوم کی ایذا رسانی کے ساتھ کچھ تمھی خاص نہین کیے گئے ہو
بلکہ سب رسول اس بلا مین مبتلا تھے كَذٰلِكَ جسطرح انبیا سے ہنسی کرنا اگلے تکذیب کرنے والون کے دلون مین ہمنے ڈال دیا تھا
اوسی طرح نَسْلُكُهٗ چلاتے ہین ہم اوسے فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ○ تیرے زمانے کے کافرون کے دل مین لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
ایمان نہین لاتے قرآن کا وَقَدْ خَلَتْ اور بیشک گذر گئی ہی سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ ○ سنت اگلی اگلون کو
ہلاک کرنے مین یعنی اونمین سے جو کوئی ہلاک ہوا حق نہ قبول کرنے اور رسولون کی تکذیب کرنے کی وجہ سے ہوا اور یہ اہل مکہ کے
واسطے وعید ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرکے معجزات ظاہر ہونے کے بعد اور معجزون کی فرمایش کرتے
اور اصرار کرتے تھے کہ رسالت پر گواہی دینے کے واسطے فرشتے نازل ہون حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اور اگر ہم
کھولدین ان فرمایش کرنے والون پر بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا کوئی دروازہ آسمان سے تو ہو جائین تمام دن فرشتے
اونکی نظر مین کہ فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ ○ اوس کھلے دروازے مین اوپر چڑھتے اور اوسی دروازے سے باہر اوترتے ہین تو
لَقَالُوْٓا ضرور عناد کی راہ سے اور حق مین شک کرنے کی وجہ سے وہ کہین اِنَّمَا سُكِّرَتْ سوا اسکے نہین کہ باندھی گئی ہین

ع ۱ ۱۵

اَبۡصَارُنَا آنکھیں ہماری اور دیٹھ بندی کر دی ہی یا یہ معنی ہین کہ اگر آسمان کا دروازہ کھولدین اونکا و آسمان پر چڑھ کر وہان کے عجائب
دیکھین تو کہیں کہ دیٹھ بندی کر دی ہی اور یہ صورت خارج مین ہو جو نہین بَلۡ نَحۡنُ بلکہ ہم قَوۡمٌ مَّسۡحُوۡرُوۡنَ۠ گروہ جادو کیے ہوے ہین
یعنی محمد نے ہمپر جادو کر دیا ہی جسطرح اور معجزے ظاہر ہونے کے وقت کہتے تھے کہ یہ جادو استمراری ہی وَلَقَدۡ جَعَلۡنَا اور تحقیق کہ ہمنے پیدا
او رظاہر کر دیے فِي السَّمَآءِ بُرُوۡجًا آسمانون مین برج بارہ مختلف ہیئتون او رصفتون اور خاصیتون کے ساتھ وَّزَيَّنّٰهَا
اور آراستہ کر دیا ہمنے اونھین صورتون سے یا آسمان کو آفتاب ماہتاب اور سب ستارون سے ہمنے آراستہ کر دیا لِلنّٰظِرِيۡنَ ۝ واسطے
دیکھنے والون کے کہ نظر عبرت سے اونھین دیکھین اور اونھین دیکھکر پیدا کرنے والے کی قدرت پر دلیل پکڑین وَحَفِظۡنٰهَا
اور محفوظ رکھا ہمنے آسمانون کو مِنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ۝ ہر شیطان راندے ہوے سے کہ آسمانون پر وہ نہین چڑھ سکتا
اور وہان کے حالات اور خبرون سے نہین مطلع ہوتا اِلَّا مَنِ اسۡتَرَقَ السَّمۡعَ مگر جو شیطان چاہے کہ آسمان پر جاے اور
وہان سے سُنی ہوئی بات اوڑا لاے یعنی جو کچھ کہ فرشتون سے سُن لے فَاَتۡبَعَهٗ تو پیچھے لگتا ہی اوسکے اور اوسے پہونچتا ہی اور اوسے
جلا دیتا ہی شِهَابٌ مُّبِيۡنٌ ۝ ستارہ روشن اور چمکتا ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت آدم کے زمانے سے
حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے زمانے تک شیطان آسمان پر جاتے تھے اور ملائکہ جو لوح محفوظ کی خبرین پڑھتے تھے اوسپر آگاہ ہو کر
باتین اوڑا لاتے تھے اور زمین پر آکر اپنے کاہن دوستون سے کہتے تھے جب حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام پیدا ہوے تو شیطانون کو
تین آسمانون پر جانے کی ممانعت ہوگئی چو تھے آسمان تک جاتے پس جب حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ
اجمعین کی ولادت ہوئی تو سب آسمانون پر شیطانون کو جانے کی ممانعت ہوگئی اور اونھین مارنے کو شہاب ثاقب مقرر ہوے اور کاہنی کے
دروازے بالکل بند ہوگئے بیت ؎ برآمد و بازار تیر گی اشکست ؛ گل شگفت و ہیا ہوے خار آخر شد ؛ وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰهَا
اور زمین کو کھینچدیا ہمنے پانی پر خانۂ کعبہ کے نیچے سے وَاَلۡقَيۡنَا اور ڈالے ہمنے اور پیدا کیے فِيۡهَا رَوَاسِيَ زمین مین پہا
ڑ سر او ٹھاے قدم جماے وَاَنۡۢبَـتۡنَا فِيۡهَا اور اوگائی ہمنے زمین مین مِنۡ كُلِّ شَيۡءٍ مَّوۡزُوۡنٍ ۝ ہر چیز مین سے
تُلی ہوئی حکمت کی ترازو مین یعنی ایک مقدار معین پر اندازہ کی ہوئی ایسی صورت پر جو حکمت بے علت نے چاہی یا یہ معنی ہین
کہ ہمنے وہ چیز اوگائی جسے تولتے ناپتے ہین یا موزون مستحسن کے معنی مین ہو یعنی زمین سے ہمنے اچھی اچھی چیزین اوگائین جنمین کئی
منفعتین ہین اور وہ چیزین اشجار اور مزروعات ہین وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ اور رکھے ہمنے تمھارے واسطے فِيۡهَا زمین مین
مَعَايِشَ معیشت کے اسباب یعنی دودھ کھانے پہننے کی چیزین جنکے سبب سے تمھارے عیش کا قیام ہی وَمَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ اور
تمھارے واسطے اوسے بھی ہمنے بنایا کہ نہین ہو تم اوسے بِرٰزِقِيۡنَ ۝ رزق دینے والے یعنی خدام اور لونڈی غلام
اور بعضون نے کہا ہی کہ سواریان اور چارپاے وَاِنۡ مِّنۡ شَيۡءٍ اور نہین ہی کوئی چیز جسکی حاجت آدمی کو ہو اِلَّا عِنۡدَنَا
مگر ہمارے پاس ہین یعنی ہمارے حکم کے ماتحت ہین خَزَآئِنُهٗ ز اوسکے خزانے یعنی اوسے پیدا اور ایجاد کرنے پر ہم
قادر ہین یہ اقتدار اور اختیار کے واسطے ضرب المثل ہی اسواسطے کہ اپنی قدرت کی چیزون کو خزانہ رکھی ہوئی چیزون سے

تشبیہ دی ہی کہ اونکے نکالنے مین کلفت اور زحمت کی احتیاج نہین ہی وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اور نہین اوتارتے ہین ہم اوسے اِلَّا بِقَدَرٍ
مَّعْلُوْمٍ ۝ مگر جانے ہوے اندازے کے ساتھ کہ اوس سے کم ہوتی ہی نہ زیادہ چاہیے وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ اور بھیجین ہمنے
ہوائین لَوَاقِحَ بوجھل ابرسے یعنی ابر کی اوٹھانے والی یا درختون کو میوے سے بھاری کر دینے والی فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ
پھر نازل کیا ہمنے آسمان سے مَآءً پانی کہ وہ مینھ ہی فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ پھر پلایا ہمنے تمھین وہ پانی اور اوسمین تصرف عطا کیا
ہمنے تمھین وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ اور نہین ہو تم اوس برسائے ہوے پانی کے واسطے بِخٰزِنِيْنَ ۝ حفاظت کرنے والے کنوے
اور تالاب اور چشمے مین بلکہ ہم اوسکے حافظ ہین امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالی نے تاویلات مین فرمایا ہی کہ نہین ہو تم خدا کے خزانہ دار
یعنی اوسکے خزانے تمھارے ہاتھ مین نہین ہین اور تم جو کچھ خزانہ رکھتے ہو وہ سب اوسی کا خزانہ ہی وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ اور بیشک ہم
زندہ کرتے ہین فنا ہو جانے والے جسمون کو اونمین زندگی ایجاد کرکے وَنُمِيْتُ اور مار ڈالتے ہین ہم زندہ جسمون کو اونمین سے حیات
زائل کرکے لطائف قشیری مین یہ معنی لکھے ہین کہ مشاہدے کے انوار سے دلون کو ہم زندگی دیتے ہین اور مجاہدے کی آگ مین نفسون کو
ہم مار ڈالتے ہین یا طاعتون کی موافقت کے سبب سے دلون کو ہم زندہ کرتے ہین اور خواہشون کی متابعت کی وجہ سے ہم مار ڈالتے ہین
صاحب بحر الحقائق رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اسکے یہ معنی ہین کہ ہم اولیا کے دل زندہ کرتے ہین جمال کی چمک کے نورون سے
اور ہم اونکے نفس مار ڈالتے ہین جلال کی نظر کے حملون سے وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ اور ہم وارث ہین یعنی خلائق کے فنا ہو جانے کے بعد
ہم باقی ہین اسواسطے کہ میراث اوس چیز کو کہتے ہین جو ایک کے مرنے کے بعد دوسرے کو پہونچے تو سب معرض فنا مین ہین اور حق تعالی ہی صفت
بقا کے ساتھ موصوف ہی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ اور بیشبہہ ہم جانتے ہین آگے بڑھجانے والون کو مِنْكُمْ تم مین سے یعنی
جنھون نے اسلام مین پیشی کی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہین پیچھے رہنے والون کو تم مین سے
یا تم جو آدمی ہو تم مین سے اگلے پچھلے سب کو ہم جانتے ہین یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ابتک جو مرگیا ہی اوسے بھی اور قیامت تک
جو جو مریگا اوسے بھی یا گذرے ہوون مین سے جو پیدا ہوا تھا اوسے بھی ہم جانتے ہین اور آنے والون مین سے جو قیامت تک
پیدا ہوگا اوسے بھی یا اگلی امتون کو بھی ہم جان چکے اور امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جانتے ہین یا اوسے بھی ہم جانتے ہین جو
صف جہاد مین مقدم ہی یا عبادت مین سبقت رکھتا ہی اور اوسے بھی ہم جانتے ہین جو اوس سے پیچھے رہگیا یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہی
کہ ایک خوبصورت عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے عورتون کی صف مین نماز پڑھا کرتی تھی بعضے نمازی تو اگلی صفون مین چلے
جاتے تھے کہ اوس عورت پر اونکی نظر نہ پڑے اور بعضے پچھلی صفون مین چلے آتے تھے کہ رکوع مین بغل کی راہ سے اوس عورت کی دید بازی کرین
حق تعالی نے فرمایا کہ صفون کے لوگون مین سے اگلون پچھلون کو مین جانتا ہون اور اونکا حال مجھپر پوشیدہ نہین ہی وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک
تیرا رب هُوَ يَحْشُرُهُمْ وہ اکٹھا کریگا سب اگلے پچھلون کو اور ہر ایک کو جزا دیگا اِنَّهٗ حَكِيْمٌ یقینی وہ درست کام کرنے والا ہی
ع ۲ ۱۰ عَلِيْمٌ ۝ع جاننے والا پوشیدہ اور آشکارا کا وَلَقَدْ خَلَقْنَا اور بیشبہہ پیدا کیا ہمنے الْاِنْسَانَ انسان کو یعنی آدم
علیہ السلام کو مِنْ صَلْصَالٍ خشک مٹی سے کہ جب اوسپر ہاتھ مارین تو پکے برتن کی طرح بولے مِّنْ حَمَاٍ اور وہ مٹی بنی تھی کالی کیچڑ

مَّسْنُوْنٍ ۝ بُو کی ہوئی سے پانی مین بہت رہنے کے سبب سے جیسے وہ کیچڑ جو حوض اور نہر کی تہ مین ہوتی ہی تبیان مین لکھا ہی کہ
حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا اسطرح کہ اپنے لطف و کرم کا پانی اوس خاک پر برسایا یہانتک کہ وہ کیچڑ ہو گئی پھر مدت تک
اوسے چھوڑ دیا کہ وہ سیاہ مٹی ہو گئی تو اوسے بہت اچھی ترکیب پر صورت بنائی اور مسنون مصور کے معنی مین ہی یعنی صورت
بنائی گئی ہی وہ جسے چھوڑ دیا اور خشک ہو کر صلصال کے مرتبے کو پہونچ گئی وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ اور جان جو جنون کا باپ ہی اوسے
ہمنے پیدا کیا مِنْ قَبْلُ پہلے انسان کے پیدا کرنے سے مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ بے دھوین کی آگ سے کہ مسام مین گھس جاتی ہی اور
اوس سے صاعقے پیدا ہوتے ہین جسے لون کہتے ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دنیا کی سموم اوس سموم کے ستر حصون مین سے ایک
حصہ ہی جس سے جان پیدا کیا گیا ہی وَاِذْ قَالَ اور یاد کر اوسے کہ کہا رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ تیرے رب نے فرشتون سے زمین مین خلیفہ
کرنے کو کہ اِنِّيْ خَالِقٌ مین پیدا کرنے والا ہون بَشَرًا آدمی کو مِّنْ صَلْصَالٍ خشک مٹی سے جو ہونے والی ہی مِّنْ حَمَاٍ
مَّسْنُوْنٍ ۝ کیچڑ صورت بنائی ہوئی سے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ پھر جب درست کرون اوسکی صورت و ہیئت وَنَفَخْتُ فِيْهِ
اور ڈالون اوسمین مِنْ رُّوْحِيْ اوس روح مین سے جو میری پیدا کی ہوئی ہی اور وہ اوسکے سبب سے زندہ ہو جائے فَقَعُوْا لَهٗ تو گر پڑو
اوسکو سٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ کرنے والے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ پھر سجدہ کیا فرشتون نے كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ سب کے سب نے ایکہی
بار اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے کہ تکبر کی وجہ سے اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ نہ مانا اور سرکشی کی اس بات سے کہ ہو مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ
کرنے والون مین سے آدم کو قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ کہا خدا نے کہ اے ابلیس مَا لَكَ کیا ہی تجھے اور تیری غرض کیا تھی اَلَّا تَكُوْنَ اسمین
کہ نہ ہوا تو مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ ساتھ سجدہ کرنے والون کے قَالَ کہا ابلیس نے کہ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ نہین ہون کہ سجدہ کرون
لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ آدمی کو کہ پیدا کیا ہی تو نے اوسے مِنْ صَلْصَالٍ سوکھی مٹی سے مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ کالی کیچڑ بو کی ہوئی سے
یعنی خاک جو بدتر عناصر ہی اوس سے تو نے اوسے پیدا کیا اور مجھے اوس سے بہتر آگ سے پیدا کیا تو روحانی لطیف جسمانی کثیف کا
کیون فرمانبردار ہو ابلیس نے آدم کے ظاہر پر نظر کی اور اوسکے باطن سے غافل تھا اوسکی صورت کو ویرانہ دیکھا یہ نہ سمجھا کہ اسرار کا
خزانہ اس ویرانے مین مدفون ہی قطعہ گنجیست درین خانہ کہ در کون نہ گنجد ✤ آن گنج خراب از پے این گنج نہان ست ہنی اہلہ
ہر آنکس کہ درینخانہ رہے یافت ✤ سلطان زمین ست و سلیمان زمان ست ✤ قَالَ کہا اللہ نے ابلیس کو جب وہ آدم علیہ السلام کو
سجدہ کرنے سے انکار کر چکا کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پھر نکل آسمان سے یا بہشت یا ملائکہ کے زمرے یا فرشتے کی صورت
یا اوس مرتبے سے جو تجھے حاصل تھا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ پھر بیشک تو راندہ ہوا ہی خیر اور کرامت سے وَّاِنَّ
عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اور بے شبہہ تجھپر لعنت ہی اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ روز جزا تک اور لباب مین لکھا ہی کہ قیامت کے
روز تک تو تجھپر لعنت کرینگے اور پھر تجھپر عذاب ہو گا کہ تو لعنت بھی بھول جائیگا قَالَ رَبِّ کہا ابلیس نے کہ اے میرے
رب فَاَنْظِرْنِيْٓ پھر مہلت دے مجھے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس روز تک کہ اوٹھائے جائین لوگ ابلیس کی
غرض یہ تھی کہ مرون نہین اسواسطے کہ وہ جانتا تھا کہ بعث کے بعد موت نہین ہی حق تعالی نے قبول نہ کیا قَالَ

کہا کہ فَاِنَّكَ پھر بیشک تو ہی مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ مہلت دیے ہوون مین سے اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ اوس دن وقت
معلوم تک یعنی پہلے نفخے سے جب خلق فنا ہوگی اوس وقت ایک اور اس نفخے کو نفخہ صعقہ کہتے ہین اسواسطے کہ جمہور کا قول یہ ہی
کہ پہلا نفخہ نفخۂ موت ہوگا اور دوسرا نفخہ زندہ کرنے کا نفخہ ہوگا اور بہت مشہور قول کی رو سے ان دونون نفخون کے درمیان مین
چالیس برس کا فاصلہ ہوگا تو ابلیس چالیس برس مردہ رہیگا پھر اوٹھایا جائیگا قَالَ رَبِّ کہا ابلیس نے کہ اے میرے رب بِمَآ
اَغْوَيْتَنِيْ قسم کھاتا ہون اوسکی جو تو نے مجھے گمراہ کیا کہ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ ضرور آراستہ کرونگا آدمیون کے واسطے
گناہ فِي الْاَرْضِ زمین مین دنیا مین کہ غرور کا گھر ہی مدارک مین لکھا ہی کہ ابلیس نے آدمیون کو گمراہ کرنے کے واسطے دوبار قسم کھائی ایک بار تو
صفت ذات کی کہ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اور ایک بار فعل کے ساتھ کہ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ اور فقہا نے دونون قسمون مین فرق کیا ہی اہل عراق تو
اس بات پر ہین کہ صفات ذاتیہ کی قسم کھانا جیسے قدرت عظمت عزت کی یہ قسم ہی اور صفات فعلی جیسے رحمت غضب اور اسکے مثل کی قسم
قسم نہین ہی اور صحیح بات یہ ہی کہ قسمین عرف پر موقوف ہوتی ہین جسے لوگون کے عرف مین قسم کہتے ہون وہ قسم ہی اور نہین تو نہین اور
بعضون نے کہا ہی کہ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ مین بے سببیہ ہی یعنی اس سبب سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا مین آدمیون کی نظر مین گناہ آراستہ کرونگا وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ
اَجْمَعِيْنَ اور ضرور اونہین گمراہی پر رکھونگا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ مگر تیرے بندون کو اونمین سے جو الْمُخْلَصِيْنَ
خالص کیے گئے ہین شرک جلی اور خفی کے شائبون سے کہ میرا مکر و فریب اونمین نا اثر کریگا قَالَ کہا اللہ نے کہ هٰذَا ایمان مین یہ
اخلاص صِرَاطٌ ایسی راہ ہی کہ حق ہی عَلَيَّ مجھپر اوسکی رعایت مُسْتَقِيْمٌ سیدھی ہی یعنی اوسمین کجی نہین اور منزل مقصود پر
جلد پہونچا دیتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ عَلَيَّ اِلَيَّ کے معنی مین ہی یعنی اخلاص میری طرف سیدھی راہ ہی اِنَّ عِبَادِيْ بیشک
بندے میرے یعنی مخلص لَيْسَ لَكَ نہین ہی تجھے عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اونپر تسلط اور قوت بہکانے اور گمراہ کرنے کی اِلَّا مَنِ
اتَّبَعَكَ گروہ جو تیری پیروی کرے مِنَ الْغٰوِيْنَ گمراہون مین سے کہ اونپر تو تسلط ہو سکتا ہی وَاِنَّ جَهَنَّمَ اور تحقیق کہ دوزخ
لَمَوْعِدُهُمْ اونکے وعدے کی جگہ ہی یعنی تیری پیروی کرنے والون کی اَجْمَعِيْنَ سب کی لَهَا دوزخ کے واسطے سَبْعَةُ
اَبْوَابٍ سات دروازے ہین لِكُلِّ بَابٍ ہر دروازے کے واسطے مِّنْهُمْ گمراہون مین سے جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ایک حصہ قسمت ع ۳ ۱۹
کیا گیا ہی دروازون سے طبقے مراد ہین ہر طبقے کے واسطے ایک قوم مقرر اور معین ہو چکی ہی جہنم موحد گنہگارون کی جگہ ہی لظی نصاریٰ کا
مقام ہی حطمہ یہود کی جگہ ہی سعیر بے دینون کا ٹھکانا ہی سقر آتش پرستون کی قرارگاہ ہی جحیم مشرکون کا محل ہی ہاویہ جو سب طبقون سے
نیچے ہی منافقون کے واسطے مقرر ہی امام ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تاویلات مین کہا ہی کہ دروازون سے طبقے مراد ہین
اور جب کہ مومن دوزخ مین ہمیشہ نہ رہینگے تو اونکے واسطے کوئی طبقہ مقرر نہین تو پہلا طبقہ دہریون کے نامزد ہی دوسرا ثنویہ
اور عرب کے مشرکون کے واسطے ہی تیسرا براہمہ کے لیے کہ مطلقًا رسالت کے منکر ہین چوتھا یہود کے واسطے پانچوان نصاریٰ کے لیے
چھٹا مجوس کے واسطے ساتوان منافقون کا ہی بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ دوری اور محرومی کی جو دوزخ ہی اوسکے واسطے
سات دروازے ہین حرص ۱ شرہ ۲ حقد ۳ حسد ۴ غصہ ۵ خواہش ۶ تکبر ۷ ترجمۂ رشفہ مین مذکور ہی کہ دوزخ کے سات دروازے

اسواسطے ہین کہ آدمی کے ساتون اعضا کہ آنکھ کان زبان پیٹ فرج ہاتھ پانون ہین اونکے سبب سے سات دروازے کھولے ہین اور ہر عضو کے واسطے ایک دروازے سے راہ رکھی ہی قطعہ ہفت در دوزخ اندر تن تو + ساختہ نفس شان درو دربند + ہین کہ درو ست لست فعل امروز + در ہر ہفت محکم اندر بند + اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ بیشک پرہیز کرنے والے جنھون نے ابلیس کی پیروی سے پرہیز کیا فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ جنتون مین ہین اور نہرون مین یعنی ایسی جنتون ہین جنمین دودھ شراب وغیرہ کے چشمے جاری ہین اُدْخُلُوْهَا اون پرہیزگارون سے فرشتے کہینگے کہ داخل ہوان جنتون ہین بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ ہر آفت سے سلامتی کے ساتھ ملے ہوئے یا خدا کے سلام کے ساتھ اوس حال ہین کہ ایمن ہو نعمت زائل ہونے سے وَنَزَعْنَا اور نکالڈالینگے ہم مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ جو کچھ جنتیون کے سینون مین ہوگا مِّنْ غِلٍّ کینہ کہ باہم دنیا مین رکھتے ہون حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اونھون نے فرمایا مین امید رکھتا ہون کہ مین اور طلحہ اور زبیر انہین سے ہونگا اور بعضون نے کہا ہی کہ حق تعالی اونکے دلون سے حسد اسواسطے نکالڈالیگا کہ ایک دوسرے کا مرتبہ دیکھکر رشک نہ کرے اِخْوَانًا آئینگے جنت مین ایسے حال پر کہ بھائیون کے مثل ہونگے ایکدوسرے پر مہربانی اور محبت مین عَلٰى سُرُرٍ بھائیون کی طرح بیٹھے ہونگے تختون پر کہ وہ تخت سونے کے ہونگے جواہر سے جڑتے ہوئے مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ ایک دوسرے کی طرف مونھ کیے ہوئے لکھا ہی کہ جنتی لوگ ایک دوسرے کی پیٹھ نہ دیکھینگے اسواسطے کہ جہان جائینگے اور جدھر مونھ کرینگے اونکے تخت بھی اودھر پھر جائینگے تو ہر وقت ایک دوسرے کا مونھ دیکھیگا لَا يَمَسُّهُمْ نہ پہونچیگا اونھین فِيْهَا جنت مین نَصَبٌ کچھ رنج اور مشقت اسواسطے کہ وہ نعمت اور راحت کا گھر ہی وَّمَا هُمْ مِّنْهَا اور نہین ہین وہ بہشت سے بِمُخْرَجِيْنَ ۝ نکالے گئے یعنی ہمیشہ بہشت مین رہینگے لکھا ہی کہ ایک دن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب بنی شیبہ سے مسجد حرام مین داخل ہوے صحابہ کی ایک جماعت کو آپنے دیکھا کہ وہ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا کہ مَالِيْ اَرَاكُمْ تَضْحَكُوْنَ کیا ہی مجھے کہ تمھین ہنستے دیکھتا ہون صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات سے غصے کی بو پائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے چلے آئے ہنوز حجرۂ مبارک مین نہ پہونچے تھے کہ پھر مسجد مین تشریف لیکئے اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور پیغام لائے کہ میرے بندون کو کیون نا امید کرتا ہی نَبِّئْ عِبَادِيْٓ خبر کردے میرے بندون کو کہ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ بیشک مین بخشنے والا ہون اوسے جو بخشش چاہے الرَّحِيْمُ ۝ رحم کرنے والا ہون اوسپر جو توبہ کرے وَاَنَّ عَذَابِيْ اور یہ کہ میرا عذاب گنہگار پر جو توبہ اور استغفار سے منحرف ہی هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ وہ عذاب دردناک ہی محققون نے کہا ہی کہ ذات کو مغفرت اور رحمت کے ساتھ وصف کرنے اور عذاب وعقوبت کے ساتھ وصف نہ کرنے مین وعدۂ مہربانی کی ترجیح اور صفت عفو کی تاکید ہی بیت گرچہ جرم من از عد بیش ست + سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ ازان پیش ست + وَنَبِّئْهُمْ اور خبر دے میرے بندون کو عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ ابراہیم کے مہمانون سے یعنی اون تین یا آٹھ یا بارہ فرشتون کی خبر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری دینے اور قوم لوط کو ہلاک کرنے کو حضرت ابراہیم پر نازل ہوے تھے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ جب داخل ہوے اوسپر فَقَالُوْا سَلٰمًا تو بولے کہ سلام کرتے ہین ہم تجپر سلام قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ بے شبہہ ہم تمسے ڈرتے ہین اور ڈرنے کی وجہ یہ تھی کہ بے اذن اور بے وقت آئے تھے یا یہ سبب تھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے آدمی سمجھ کر کھانا فرشتون کے سامنے حاضر کیا وہ اونھون نے نہین کھایا فرشتے

یہ بات سنکر قَالُوْا لَا تَوْجَلْ بولے کہ نہ ڈر اِنَّا نُبَشِّرُكَ بیشک ہم تجھے خوشخبری دیتے ہین بِغُلٰمٍ بیٹے کی جسکا نام اسحاق ہی
عَلِیْمٍ ○ جاننے والا ہی یعنی جب سن بلوغ کو پہونچیگا تو اوسے علم نبوت حاصل ہوگا قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ کہا ابراہیم علیہ السلام نے
کہ کیا بشارت دیتے ہو تم مجھے عَلٰٓی اَنْ مَّسَّنِیَ الْکِبَرُ بعد اسکے کہ پہونچا ہی مجھے بوڑھاپا ابراہیم اس بات سے متعجب ہوے کہ بوڑھے
آدمی کے بیٹا کیونکر پیدا ہوگا یعنی پھر مین جوان ہونگا یا اسی بڑھاپے کی حالت مین بیٹا پیدا ہوگا فَبِمَ تو کس طرح پر اور کیونکر
تُبَشِّرُوْنَ ○ خوشخبری دیتے ہو مجھے قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بولے کہ خوشخبری دی ہمنے تجھے بِالْحَقِّ صحیح درست بیشک و شبہہ
فَلَا تَكُنْ پھر نہو تو مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ○ ناامیدون مین سے یعنی اس خوشخبری کے سبب سے امیدوار رہ اسواسطے کہ خلق کو بے ماں باپ کے
پیدا کرے پر جو قادر ہی وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہی کہ بوڑھے مرد اور بوڑھیا بانجھ عورت سے بھی لڑکا پیدا کرے قَالَ کہا ابراہیم
علیہ السلام نے کہ مین اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید نہین ہون وَمَنْ یَّقْنَطُ اور کون ہی جو ناامید ہو مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ
اپنے رب کی رحمت سے اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ○ مگر گمراہ لوگ کہ اونھون نے معرفت کی راہ نہین پہچانی اور حق تعالی کے علم و قدرت کے
کمال اور رحمت کی وسعت نہین جانی اور جب ابراہیم علیہ السلام نے بہت سے فرشتے دیکھے تو تامل اور سوچ مین گئے کہ ان
سب فرشتون کو ایک بشارت کے واسطے آنے کی حاجت نہ تھی انکے آنے مین اور کوئی بڑا کام ہوگا قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
کہا پھر کیا کام ہی تمہارا اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ○ اے بھیجے ہووا ور تم کہان جاتے ہو تو قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ وہ بولے
کہ بیشک ہم بھیجے گئے ہین اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ○ کافرون کے گروہ کی طرف یعنی قوم لوط کی جانب تاکہ اونھین ہم ہلاک
کرین اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ لیکن لوط کی اولاد کو یعنی اوسکے خاندان کو اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ بیشک ہم نجات دینے والے ہین اونھین
اَجْمَعِیْنَ ○ سب کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی عورت کو قَدَّرْنَآ اِنَّهَا مقرر کرلیا ہی ہمنے یہ کہ وہ عورت لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ ○ ع ۱۶
پیچھے رہنے والون مین سے ہی جو شہر مین عذاب کے واسطے رہجائینگے فرشتون نے مقرر کرنے کی نسبت اپنی طرف کی کہ ہمنے مقرر کیا ہی
حالانکہ مقرر کرنا خدا کا کام ہی یہ اس جہت سے ہوسکتا ہی کہ فرشتے مقرب اور مخصوص بندے ہین فَلَمَّا جَآءَ پھر جب آئے اٰلَ لُوْطِ
لوط کے لوگون کے پاس الْمُرْسَلُوْنَ ○ فرشتے بھیجے ہوے تو قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے اِنَّكُمْ بیشک تم قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ○
گروہ ہو بیگانے یعنی مین تمھین نہین پہچانتا قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ وہ بولے کہ ہم بیگانے نہین ہین بلکہ ہم آئے ہین تیرے پاس
بِمَا كَانُوْا اوس چیز کے ساتھ کہ تیری قوم کے لوگ تھے کہ نادانی اور عناد کی وجہ سے فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ○ اوسمین شک
کرتے تھے یعنی ہم اوس عذاب سمیت آئے ہین تو نے جسکا وعدہ اونسے کیا تھا اور وہ اوسمین شک کرتے تھے وَاَتَیْنٰكَ
بِالْحَقِّ اور لائے ہین ہم تیرے پاس سچی بات یعنی اونکے واسطے عذاب کہ حق ہی وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور بیشک ہم
سچے ہین اس بات مین فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ پھر نکال لیجا اس شہر سے اپنے لوگون کو بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ ایک ٹکڑے مین
رات سے کہ گذرے وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ اور تو بھی جا اونکے پیچھے تاکہ جلدی چلنے مین اونپر تاکید کرو وَلَا یَلْتَفِتْ
اور پیچھے پھر کر نہ دیکھے مِنْكُمْ تم مین سے اَحَدٌ کوئی تاکہ عذاب کی سختی نہ دیکھے وَّامْضُوْا اور چلے جاؤ حَیْثُ

تُؤْمَرُوْنَ۝ جہان حکم کیے گئے ہو یعنی ملک شام کو یا مصر مین یا صعوہ مین کہ پانچوان شہر ہی اور وہان کے لوگ نہ ہلاک ہو نگے
وَقَضَيْنَآ اور حکم کیا ہمنے یا وحی بھیجی ہمنے اِلَيْهِ اوسکی طرف ذٰلِكَ الْاَمْرَ اوس کام کی جسکی تفصیل یہ ہی کہ اَنَّ دَابِرَ
هٰٓؤُلَآءِ بیشک اس گروہ کی جڑ مَقْطُوْعٌ کاٹی اور کھودی گئی ہی مُّصْبِحِيْنَ۝ اوس حال مین کہ صبح کرین یعنی تیری قوم صبح کو
ہلاک ہو گی کہ اونمین سے ایک آدمی تک نہ باقی رہیگا حدیث مین ہی کہ لوط علیہ السلام کی جورو نے جب خوبصورت مہمان
دیکھے تو قوم سے کہلا بھیجا وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ اور آئے شہر سدوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے گھر مین يَسْتَبْشِرُوْنَ۝
خوشخبریان دیتے ہوے ایک دوسرے کو اور مہمانون کے ساتھ بُرے کام کی نیت فاسد رکھتے تھے قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے
کہ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ تحقیق کہ یہ لوگ میرے مہمان ہین فَلَا تَفْضَحُوْنِ۝ تو مجھے رسوا نہ کرو اونھین فضیحت کرکے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے بُرا کام کرنے مین وَلَا تُخْزُوْنِ۝ اور ذلیل اور شرمندہ نہ کرو مجھے مہمانون کے سامنے
قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ وہ بولے کہ کیا ہمنے منع نہین کیا تھا تجھے عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۝ اہل عالم کی حمایت کرنے سے یعنی
غریبون کی حمایت سے اسواسطے کہ اونکی بدکاری غریبون ہی کے ساتھ خاص تھی قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے کہ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ
یہ ہین میری بیٹیان یعنی قوم کی عورتین اسواسطے کہ ہر ایک نبی اپنی امت کے واسطے باپ کی جگہہ ہی یا یہ کہا کہ اگر ایمان لاؤ تو مین اپنی
بیٹیان تمھین دیتا ہون اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم فٰعِلِيْنَ۝ کرنے والے وہ کام جو مین کہتا ہون لَعَمْرُكَ قسم ہی تیری زندگی کی اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّهُمْ بیشک تھے قوم لوط کے لوگ کہ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ اپنی گمراہی مین يَعْمَهُوْنَ۝ سرگردان
ہوتے تھے یا مستی کی غفلت سے گمراہ ہوتے تھے تاویلات ماتریدی مین لکھا ہی کہ خدا جس مخلوق کی چاہے قسم کھائے اور کسی مخلوق کو
خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا نہ چاہیے تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل ہی کہ حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
زیادہ بزرگ کسیکو نہین پیدا کیا اور خدا نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور کسیکی زندگی کی قسم نہین کھائی سلمی قدس سرہ نے
کہا ہی کہ حق تعالی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی قسم اسواسطے کھائی کہ آپکی زندگی حق کے ساتھ تھی اور آپ بساط قرب پر
قبضۂ حق مین تھے نظم چون نبی از ہستی خود سرتافت + فرق پاکش از لعمرک تاج یافت + یافت از حق زندگی در بندگی + شد
لعمرک جلوۂ آن زندگی + لکھا ہی کہ لوط علیہ السلام اپنے لوگون کو وہان سے نکال لیگئے اور صبح کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
اوس قوم پر ایک چیخ ماری فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پھر لے لیا ہول بھری ہلاک کرنے والی آواز نے مُشْرِقِيْنَ۝ اوس حال مین
کہ آفتاب نکلنے کے وقت مین وہ داخل تھے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اونکے شہر اوٹھائے اور آسمان کے قریب لیجا کر اولٹ دیے
فَجَعَلْنَا پھر کر دیا ہمنے عَالِيَهَا سَافِلَهَا اوپر اون شہرون کا نیچا اونکا یعنی اون شہرون کو ہمنے تلے اوپر کر دیا وَاَمْطَرْنَا
عَلَيْهِمْ اور برسایا ہمنے اونپر اور بعضون نے لکھا ہی کہ اوس قوم کے اون لوگون پر جو اون شہرون مین موجود نہ تھے حِجَارَةً مِّنْ
سِجِّيْلٍ۝ پتھر مٹی سے جو مضبوط ہو گئی تھی یا ایسا پتھر جسپر اوس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جسکے وہ نامزد تھا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
تحقیق کہ قوم لوط کو جو ہمنے ہلاک کیا اس ہلاک کرنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین عبرت لینے کو لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ۝

فراست والون کے واسطے جو تیزی عقل کے سبب سے چیزون کی صورت دیکھتے ہین اونکی حقیقت پہچان لیتے ہین اور یہ مومنون کی صفت ہی
چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ لکھا ہی کہ خواجۂ بزرگ قطب الاخیار خواجہ عبد الخالق غجدوانی
قدس سرہ ایک دن معرفت کے حال مین کچھ بیان کرتے تھے دفعۃً ایک جوان زاہد صورت آیا خرقہ پہنے سجادہ کاندھے پر ڈالے آکے
ایک کونے مین بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اوٹھکر یہ بات پوچھی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہی کہ اِتَّقُوْا
فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ اس حدیث کا کیا سر اور بھید ہی خواجہ قدس سرہ نے فرمایا کہ اس حدیث کا سر یہ ہی کہ تو زنار توڑ اور ایمان
لا وہ جوان بولا کہ نعوذ باللہ منہا کہ میرے پاس زنار ہی خواجہ قدس سرہ نے اپنے خادم سے اشارہ فرمایا خادم نے اوس جوان کے سر سے خرقہ
کھینچ لیا تو زنار نکلی وہ جوان فوراً زنار توڑکر ایمان لایا خواجہ قدس سرہ نے فرمایا کہ یارو آؤ کہ اس نو مسلم نے جو ظاہر کی زنار توڑی اوسکی
موافقت کیکے ہم سب بھی باطن کی زنارین توڑ ڈالین حاضرین مجلس مین غل پڑ گیا سب خواجہ قدس سرہ کے قدمون پر گرے اور
نئے سر سے توبہ کی ¶ نظم ¶ توبہ چہ باشد پشیمان آمدن ¶ بر در حق نو مسلمان آمدن ¶ عام را توبہ ز کار بد بود ¶ خاص را توبہ ز دید خود بود ¶
وَاِنَّهَا اور بیشک سدوم کے شہر لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ○ اوس راہ پر ہین جو ہمیشہ چلتی ہی یعنی اوس راہ پر جدھر قافلے جاتے ہین اور
اون شہرون کے آثار اور نشان دیکھتے ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ جو ہمنے بیان کیا ہمین لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ البتہ
نشانی ہی ایمان والون کے واسطے قدرت ربانی پر وَاِنْ كَانَ اور تحقیق کہ تھے اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ اصحاب ایکہ یعنی قوم شعیب کے
لوگ لَظٰلِمِيْنَ ○ البتہ ظلم کرنے والے کفر کرکے ایکہ اون درختون کو کہتے ہین جو گنجان اور باہم لپٹے ہوے ہون اونکے شہر کو
اس اعتبار سے ایکہ کہا کہ جنگلون اور سبزہ زارون مین تھا اور شعیب علیہ السلام اہل مدین اور اہل ایکہ پر مبعوث تھے اہل مدین نے
اونکی تکذیب کی سخت آواز سے ہلاک ہوے جیسا کہ سورۂ ہود مین مذکور ہوا اور اصحاب ایکہ نے بھی نافرمانی کی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
پھر بدلا لیا ہمنے اونسے عذاب یوم الظلہ کے سبب سے اور وہ سورۂ شعرا مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی وَاِنَّهُمَا اور بیشک یہ
دونون یعنی سدوم اور ایکہ یا ایکہ اور مدین لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ؏ کھلی ہوئی راہ پر ہین کہ لوگ اودھر جاتے ہین اور اون شہرون کو
دیکھتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ اور تحقیق کہ تکذیب کی اَصْحٰبُ الْحِجْرِ دیار حجر کے لوگون یعنی ثمود نے الْمُرْسَلِيْنَ ○
رسولون کی یعنی صالح علیہ السلام کی اور ایک رسول کی تکذیب سب رسولون کی تکذیب ہی وَاٰتَيْنٰهُمْ اور دین ہمنے ثمود کو
اٰيٰتِنَا آیتین اپنی کتاب کی جو اونکے نبی پر نازل ہوئی تھی اور چونکہ وہ کتاب معلوم ہی نہین جو صالح علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی
اسوجہ سے اکثر مفسرون نے آیات کو معجزات پر حمل کیا ہی اور پتھر سے اونٹنی کا نکلنا بہت سی عجیب غریب باتون کو شامل ہی جیسے
بڑی لمبی چوڑی ہونا کہ ہرگز کوئی اونٹ اوسکے برابر نہ تھا اور پیدا ہوتے ہی بچہ دینا اور اس کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم
ثمود کو کافی ہوتا تھا اور جسدن اوسکے پینے کی باری ہوتی اوسدن پانی کنوین کے لب پر آجاتا اور وہ ایک ہی بار سب پانی پی جاتی
حاصل کلام یہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ یہ سب نشانیان ہمنے ثمود کو دین فَكَانُوْا پس تھے عَنْهَا اون نشانیون سے مُعْرِضِيْنَ ○
مونھ پھیرنے والے وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ اور تھے کہ کاٹتے اور تراشتے تھے مِنَ الْجِبَالِ پہاڑون سے بُيُوْتًا گھر

وقف

اٰمِنِیْنَ○ اوس حال مین کہ ایمن تھے اون گھرون کے گر پڑنے سے اور اونہین چورون کے سیند لگانے سے یا وہ جانتے تھے کہ وہ گھر اونہین
عذاب سے بچا لینگے اور رہ اون مکانون مین ایمن رہینگے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پھر لیا اونہین آواز عذاب نے
مُصْبِحِيْنَ○ اوس حال مین کہ وہ صبح کرنے والے تھے یعنی یکشنبہ کو دن چڑھتے ہی جبرئیل علیہ السلام کی آواز سے ہلاک ہو گئے
جیسا کہ سورۂ ہود مین مذکور ہوا ہی فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ پھر نہ دفع کیا اونسے مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○ اوس چیز نے جو تھے
وہ کہ کمائی کرتے تھے مال متاع یا وہ جو گھر تیار کرتے تھے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور
زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور جو کچھ اونمین ہی اوسے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حکمت کے ساتھ یا حق ظاہر ہونے کو یا حق بیان کرنے کے واسطے
وَاِنَّ السَّاعَةَ اور بیشک قیامت لَاٰتِيَةٌ البتہ آنے والی ہی اور اللہ جل شانہ تکذیب کرنے والون سے انتقام لیگا فَاصْفَحِ
الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ○ پھر در گذر وا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھا درگذر کرنا یعنی اپنے نفس کا حق معاف کر دو اور اپنے بدلے کی فکر مین
نہ رہو بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہی اِنَّ رَبَّكَ بیشبہہ تمہارا رب هُوَ الْخَلّٰقُ وہ ہی پیدا کرنے والا
خلائق اور اخلاق کا الْعَلِيْمُ○ جاننے والا موافق اور منافق لوگون کو لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ کے باہر سات ربع
قافلے بنی قریظہ اور بنی نضیر کے دیکھے کہ انواع واقسام کی خوشبوئین اور جواہر اور اسباب اور لباس فاخرہ اونکے پاس تھے اور تیسیر مین
لکھا ہی کہ قریش کے سات قافلے ایک ہی دن مکہ معظمہ مین پہونچے اونکے ساتھ کھانے کی بہت سی چیزین اور پہننے کے بہت کپڑے تھے
اور بہر تقدیر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات کہی کہ اگر یہ مال ہمارے پاس ہوتے تو سب خدا کی راہ پر ہم خرچ کر ڈالتے اور صاحب تیسیر نے
لکھا ہی کہ خود جناب رحمۃ للعالمین کے دل مبارک مین یہ بات آئی اور وقت پڑی کہ مسلمان تو ننگے بھوکے رہین اور مشرکون کے پاس
یہ سب مال ہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ اور تحقیق کہ ہمنے دین تجھے سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ سات آیتین
مثانی کی کہ قرآن ہی اور یہ سات آیتین اوس سات قافلون سے بہتر ہین اس سے سورۂ فاتحہ کی سات آیتین مراد ہین اور بعضون نے
کہا ہی کہ اول قرآن کی سات سورتین مراد ہین کہ اونہین سبع طوال کہتے ہین یا ساتون حٰمٓ کہ عرائس قرآن ہین اور حق تعالیٰ نے قرآن کو
مثانی اسواسطے فرمایا کہ احکام اور قصص اوسمین مثنیٰ ہین یعنی مکرر وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ○ اور دیا ہمنے تجھے قرآن عظیم کہ ہمارے نزدیک
اوسکی بڑی قدر ہی اور اوسے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی اور سبع مثانی کہ سورۂ فاتحہ ہی یا اول قرآن کی سات بڑی سورتین یا ساتون حٰمٓ
اوسپر قرآن کو عطف کرنا خاص پر عام کو عطف کرنے کے قبیل سے ہی لَا تَمُدَّنَّ نہ پھیلا اور نہ کھول عَيْنَيْكَ اپنی دونون آنکھین
اِلٰى مَا مَتَّعْنَا اوس چیز کی طرف کہ ہمنے فائدہ مندی دی بِهٖٓ اوس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا بہت قسمون کو مِّنْهُمْ
کافرون مین سے یہ نہی رغبت سے ہی دیکھنے کے لیے یعنی اقسام کفار یہود و نصارا مجوس بت پرستون کو جو کچھ ہمنے دیا ہی
اوسکی طرف مائل اور راغب نہو اسواسطے کہ وہ نہایت حقیر اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہی اوسکے اعتبار سے جو ہمنے تجھے
فضل و کمالات عطا فرمائے قطعہ پیش دریائے قدر حرمت تو + نہ محیط فلک حبابے نیست + داری آن سلطنت کہ در نظرت
ملک کونین در حسابے نیست + وَلَا تَحْزَنْ اور غم نہ کھا عَلَيْهِمْ اپنے یارون پر اونکی بے نوائی اور محتاجی کے سبب سے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اور سمیٹ بازو اپنا یعنی فروتنی کر لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ مومنون کے واسطے اور نرمی کر اونکے ساتھ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ خفض جناح یعنی بازو سمیٹنا خوشخوئی سے کنایہ ہے اور یہ امر یقینی ہی کہ خُلق عظیم کا خلعت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قد مبارک کے سوا اور کسی پر ٹھیک نہیں آیا نظم ذات ترا وصف نکوخوئی ست ٭ خوے تو سراپا نیکوئی ست ٭ روز ازل دوختہ حکم قدیم ٭ برقد تو خلعت خُلقِ عظیم ٭ وَقُلْ اور کہہ کہ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ بیشک مین ڈرانے والا ہون الْمُبِیْنُ ○ ظاہر یعنی پکار کر کھلی دلیل کے ساتھ تمھین ڈراتا ہون کہ میرے خدا نے کہدیا ہی کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو ضرور تم پر اپنا عذاب بھیجونگا کَمَآ اَنْزَلْنَا مثل اوس عذاب کے جو بھیجا ہی ہمنے عَلَی الْمُقْتَسِمِیْنَ ○ بٹے حصے کرنے والون پر الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ جنھون نے کیا قرآن کو عِضِیْنَ ○ ٹکڑے ٹکڑے یعنی قرآن کے حصے کیے اور کئی وصفون کے ساتھ ظاہر کیا سحر شعر کاہنی افترا اگلون کی کہانیان عین المعانی مین لکھا ہی کہ کوئی کہتا کہ سورۂ بقر میری ہی کوئی سورۂ نمل کو کہتا کوئی سورۂ عنکبوت کو اپنے ساتھ خاص کرتا اور یہ سب دل لگی بازی اور مسخراپن کی راہ سے تھا اور بعضے کہتے ہین کہ حصہ کرنے والے بارہ آدمی تھے کہ ولید مغیرہ موسم حج مین اون لوگون کو مکۂ معظمہ کی راہون پر بھیجتا کہ حاجیون کے جس قافلے سے ملاقات ہو اونھین حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین سے نفرت دلا کر کہین کہ وہ ساحر شاعر کاہن ہی اور قرآن کو اس طور پر ذکر کرین جو ابھی یہان مذکور ہوا فَوَرَبِّکَ تو قسم ہی تیرے رب کی کہ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ ضرور ہم سوال کرینگے اون سب سے عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ تھے وہ کہ عمل کرتے تھے تقسیم اور تکذیب نقل ہی کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات جب مبعوث ہوے تو پہلے خفیہ دعوت اسلام کرتے تھے تین برس تک یہی حال رہا پھر ایک دن حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آئے اور یہ آیت لائے کہ فَاصْدَعْ پھر اب آشکارا کر اور ظاہر مین قائم ہو جا بِمَا تُؤْمَرُ اوس چیز کے ساتھ جو تجھے حکم کیا ہی اوامر اور نواہی کا وَاَعْرِضْ اور مونھ پھیرلے عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ○ مشرکون سے اور اونکی طرف التفات نہ کر لکھا ہی کہ اشراف قریش مین سے پانچ آدمی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا اور تکلیف دینے مین بہت کوشش کرتے تھے اور جہان آپکو دیکھتے ہنسی کے ساتھ پیش آتے ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام مین حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے تھے کہ وہ پانچون آدمی داخل ہوے اور اپنی عادت کے موافق باتین سنا کر حرم محترم کے طواف مین مشغول ہوے جبرئیل علیہ السلام بولے کہ یا رسول اللہ مجھے حکم ہی کہ انکے شر کو کفایت کرون پھر ولید مغیرہ کی پنڈلی اور عاص بن وائل کے تلوے اور حارث بن قیس کی ناک اور اسود بن عبد یغوث کے مونھ اور اسود بن عبد المطلب کی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور وہ پانچون کافر تھوڑی دیر مین ہلاک ہو گئے ولید تو ایک تیر بنانے والے کی دکان پر گیا اور ایک پیکان اوسکے دامن مین لپٹ گیا بڑائی اور تکبر کی وجہ سے اوسنے سر نیچے نہ کیا کہ اوسے دامن سے چھوڑائے اوس پیکان نے اوسکی پنڈلی زخمی کی اور رگ شریان اوس سے کٹ گئی اور جہنم واصل ہوا اور عاص کے تلوے مین ایک کانٹا گڑا اوسکا پانون ورم کر گیا اسی مین وہ کافر مر گیا اور حارث کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا وہ کافر بھی مر کر ناری ہوا اور اسود بن عبد یغوث اپنا مونھ خاک و خاشاک پر مارتے مارتے مر گیا اور اسود بن عبد المطلب اندھا ہو گیا اور غصے کے مارے سر زمین پر دے دے مارتا تھا یہانتک کہ مر گیا اور یہ آیۂ کریمہ

نازل ہوئی کہ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ تحقیق کہ ہمنے کفایت کی تجسے ہنسی کرنے والون کے شرکو الَّذِيْنَ
يَجْعَلُوْنَ جو بناتے ہین اور شریک ٹھہرالیتے ہین مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ بہت سے اور خدا ے باطل فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہی کہ جانینگے وہ انجام کار اور دیکھینگے اپنے کردار کی سزا وَلَقَدْ نَعْلَمُ اور بیشک ہم جانتے ہین اَنَّكَ
يَضِيْقُ صَدْرُكَ یہ کہ تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝ بسبب اوسکے جو کافر کہتے ہین خدا کی شرکت قرآن پر طعن
تجسے ہنسی یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کافرون کی باتین تجھین ناگوار ہوتی ہین فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ تو تسبیح کر ولی ہوئی
اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ اور رہو نماز پڑھنے والون مین صاحب کشف الاسرار نے
کہا ہی کہ اس آیت مین حق تعالی فرماتا ہی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تمھاری تنگدلی سے آگاہ ہین اور بیگانون کے غصے سے
جو تمکو تکلیف پہونچتی ہی اوس سے ہم خبردار ہین تم حضور دل سے نماز پڑھو کہ نماز مشاہدے کا میدان ہی اور دوست کے مشاہدے مین بلا کا بوجھ
کھینچنا آسان ہوتا ہی ایک پیر طریقت نے کہا ہی کہ مین نے بغداد کے بازار مین دیکھا کہ ایک شخص کو لوگون نے سو کوڑے مارے اونے آہ تک نہ کی
مین نے اوس سے پوچھا کہ ای جوانمرد تونے اتنے زخم کھائے اور اُف تک نہ کی وہ بولا کہ ہان شیخ صاحب مجھے معذور رکھیے کہ میرا معشوق میرے
برابر تھا اور دیکھ رہا تھا کہ مجھے اوسکے واسطے مارتے ہین اوسکے نظارے کے سبب سے مجھے زخم کے درد کی تمیز نہ تھی اور مجھے کچھ
معلوم ہی نہوا بیت تو تیغ میزن و بگذار تا من بمیل ہا نظارہ میکنم آن چہرۂ نگارین را وَاعْبُدْ رَبَّكَ اور عبادت کر اپنے
رب کی حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ اوسوقت تک کہ آئے تجھے موت یقین سے یقینی کی گئی چیز مراد ہی اسواسطے کہ ہر مخلوق کی
موت یقین کی گئی ہی حاصل کلام یہ ہی کہ تم جب تک زندہ ہو اوسکی عبادت نہ چھوڑو اور اوسکی بندگی سے مونھ نہ موڑو

ع ۲۰

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مِائَةٌ وَّثَمَانُ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورہ نحل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو اٹھارہ آیتین ہین

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ قریب آیا حکم الٰہی قیامت قائم ہونے یا کافرون پر عذاب آنے کا فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ تو اوسے جلدی نہ مانگو
جب تک وقت آئے لکھا ہی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کسی چیز سے وعید کرتے کہ قیامت قائم ہوگی دنیا مین تیرہ
عذاب آئیگا تو معاند اوسے جلدی مانگتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ وعید قریب تو پہونچ چکی ہی جلدی نہ کرو تو وہ معاند اسکے جواب مین
کہتے کہ جو کچھ تم کہتے ہو اگر واقع ہوگا تو بت جو خدا کے شریک ہین ہمین اوس سے رہائی دیدینگے تو حق تعالی نے فرمایا کہ سُبْحٰنَهٗ پاک ہی خدا
وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور برتر ہی اوس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہین یعنی اس بات سے بہت بزرگ ہی کہ اوسکا کوئی شریک ہو اور جو بات کا
ارادہ فرمائے شریک اوسے دفع کر دیا کرے یا عذاب کو روک لیا کرے يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اوتارتا ہی فرشتے بِالرُّوْحِ وحی کے ساتھ یا قرآن کے ساتھ
کہ وہ دلون کی زندگی کا سبب ہی یا ملائکہ کو ارواح کے ساتھ بھیجتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روح ایک قوم ہی درگاہ الٰہی کے مقربلوگون مین اور تبیان مین
لکھا ہی کہ جو فرشتہ نازل ہوتا ہی روح اوسکے ساتھ نگہبان ہی جسطرح آدمیون پر حفاظت کرنے والے فرشتے ہوتے ہین اور بہر تقدیر فرشتون کا

نزول ہوتا ہی مِنْ اَمْرِهٖ حکم الٰہی سے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جسپر وہ چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖٓ اپنے بندون مین سے کہ اوسے نبوت کا استحکام
ثابت ہوا اور جو ملائکہ انبیا پر نازل ہوتے ہین اونکی زبانی ہم یہ کہتے ہین اَنْ اَنْذِرُوْٓا یہ کہ اشتہار کرو اور ڈراؤ اور آگاہ کرو کہ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ یہ کہ نہین کوئی خدا مستحق عبادت اِلَّآ اَنَا مگر مین پیدا کرنے والا کہ سب خلق کو روزی دینے والا ہون فَاتَّقُوْنِ ○ تو ڈرو مجھسے
اور میرے سوا اور کسیکی پرستش نہ کرو بیت مرا بندگی کن کہ دارا منم + تو از بندگانی و مولی منم + خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
پیدا کیے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ طور درست اور راست حکم کے ساتھ یا حکمت کے ساتھ یا بیان حق کے واسطے تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○
برتر ہی اللہ اور بہت بزرگ ہی اس چیز سے کہ شریک ٹھہراتے ہین اوسکے واسطے خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا آدمی کو مِنْ نُّطْفَةٍ منی
پانی سے کہ بے حس اور بے فہم چیز ہی اور ایسا ہیولا ہی کہ صنعت اور شکل نہین قبول کرتا تو اوسے عقل اور سمجھ دیدی فَاِذَا هُوَ پھر اوسوقت
وہ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ جھگڑا کرنے والا ہی کھلم کھلا یعنی جھگڑتا ہی اور چاہتا ہی کہ اپنی بات بالا کرے اس ابی بن خلف ملعون کی
کہ پرانی گلی ہوئی ہڈی حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور مین لا کر بولا کہ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ حق تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ پہلے بے حس تھا ہمنے اوسے حس اور گویائی دی اب ہمارے ساتھ جھگڑا کرتا ہی پہلے پہل پیدا کرنے سے
دوبارہ پیدا کرنے پر دلیل کیون نہین پکڑ لیتا کہ جو پہلے پیدا کرنے پر قادر تھا دوبارہ پیدا کرنے پر بھی وہ قادر ہی وَالْاَنْعَامَ
اور چارپایون کو کہ آٹھ قسمین ہین خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ پیدا کیا تمھارے واسطے اور بعضون نے کہا ہی کہ لَكُمْ مابعد کا متعلق ہی
یعنی تمھارے واسطے فِيْهَا دِفْءٌ اونمین پوشش ہی گرم کرنے والی یعنی کپڑے بال کے اور پشمی جو جاڑے سے بچاتے ہین
وَّمَنَافِعُ اور تمھین اونمین فائدے بچے اور دودھ اور کرایہ اور سواری اور تجارت وغیرہ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ اور
اونمین سے کھاتے ہو یعنی دودھ گھی پنیر دہی یا اونمین سے کھاتے ہو جو کھا سکتے ہین جیسے گوشت چربی اور چارپایون کے سوا
اور جانورون کا کھانا جیسے چڑیان اور تری خشکی کے جانور گویا کچھ شمار مین نہین وَلَكُمْ فِيْهَا اور تمھین اون چارپایون مین
جَمَالٌ زینت اور آرایش ہی یعنی جب چارپایے کھڑے ہوتے ہین تو تمھارے دروازون کی زینت ہو جاتی ہی حِيْنَ
تُرِيْحُوْنَ جسوقت کہ پھر آتے ہین چرائی پر سے اپنے آرام لینے کی جگہون پر یعنی شام کے قریب وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ○ اور جب
باہر جاتے ہین چرائی پر یعنی صبح کو وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اور اوٹھاتے ہین تمھارے بھاری بوجھ یا تمھاری سواریان اِلٰى بَلَدٍ
لَّمْ تَكُوْنُوْا طرف اوس شہر کے کہ نہو تم بٰلِغِيْهِ پہونچنے والے اوسے بھاری بوجھ لیے ہوے یا پیدل اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ
مگر ساتھ رنج اور سختی کے کہ تمھاری ہڈیون کو پہونچے حق تعالیٰ اہل مکہ سے فرماتا ہی کہ اپنا اسباب تجارت لیکر شام اور یمن کے کسی شہر مین
تم نہین جا سکتے مگر بڑی محنت اور مشقت سے تو حق تعالیٰ نے تمھین چارپایون کی نعمت عطا فرمائی اِنَّ رَبَّكُمْ بیشک تمھارا رب لَرَءُوْفٌ
البتہ مہربان ہی کہ تمھین بے سابقہ خدمت نعمت عطا فرمائی رَّحِيْمٌ ○ رحم کرنے والا کہ چارپایے عطا فرما کر تمہارا کام آسان کر دیا وَّالْخَيْلَ
اور پیدا کیے گھوڑے وَالْبِغَالَ اور خچر وَالْحَمِيْرَ اور گدھے لِتَرْكَبُوْهَا تاکہ چڑھو اونپر وَزِيْنَةً ۭ اور تاکہ آراستہ کرو
اپنا زمانہ آرایش کرکے وَيَخْلُقُ اور جس طرح انھین پیدا کیا اوسی طرح پیدا کی مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وہ چیز جو تم نہین جانتے

بل مین رہنے والون اور چڑیون اور دریائی جانورون مین سے اور بعضون نے کہا اوس نامعلوم چیز سے بہشت کی نعمتین مراد ہین یا وہ فرشتے
جو صف باندھے ہین اور وہ جو طواف کرتے ہین یا کوہ قاف کے اوس طرف کی مخلوقات اور لباب مین لکھا ہی کہ حق تعالی جس چیز کو فرماتا ہی کہ
تم نہین جانتے ہو اوسکی تفسیر مین سکوت ہی اولی ہی وَعَلَى اللّٰهِ اور اللہ پر ہی قَصْدُ السَّبِيْلِ بیان کرنا راہ وسط کا یعنی سیدھی راہ کا
جو حق کی طرف پہونچا دینے والی ہی یا اوسپر ہی راہ مستقیم کا قائم کرنا اور راہ اوسکی راستی اور درست کر دینا واجب ہونے کی راہ سے نہین بلکہ
فضل ورحمت کی راہ سے یا اوسکے واسطے ہی راہ حق یعنی دین اسلام [illegible] اور بعضی وہ راہ جو خلق چلتی ہی جَآئِرٌ ٹیڑھی اور
پھری ہوئی مقصد سے یعنی کفر اور شرک کی قسمین [illegible] وَلَوْ شَآءَ اور اگر چاہتا خدا کہ ہدایت کرے تو لَهَدٰىكُمْ
اَجْمَعِيْنَ البتہ ہدایت کرتا تم سبکو اور توفیق کو رفیق کر دیتا یہانتک کہ سب ... سیدھی راہ پر پہونچ جاتے هُوَ الَّذِيْٓ ع ۹
اَنْزَلَ وہ ہی جسنے نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی یا ابر سے یا آسمان سے ابر پر اور ابر سے زمین پر لَكُمْ مِّنْهُ
شَرَابٌ تمھارے واسطے اوس سے پینا ہی وَّمِنْهُ شَجَرٌ اور اوس مینہ سے ہوتا ہی درخت اس سے گھاس مراد ہی جو زمین سے
اوگتی ہی وہ درخت مراد نہین جسکے تنے ہوتے ہین فِيْهِ اوس گھاس مین جو اوگتی ہی تُسِيْمُوْنَ چراتے ہو اپنے چارپائے
يُنْۢبِتُ لَكُمْ بکرنے نُنْبِتُ نون سے متکلم کا صیغہ پڑھا ہی یعنی ہم اوگاتے ہین اور حفص نے یے سے غائب کا صیغہ پڑھا ہی
یعنی خدا اوگاتا ہی تمھارے واسطے بِهِ الزَّرْعَ مینہ کے پانی سے کھیتی اس سے اناج مراد ہی جو بوتے ہین وَالزَّيْتُوْنَ
اور درخت زیتون وَالنَّخِيْلَ اور کھجورین وَالْاَعْنَابَ اور انگور وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اور ہر ایک میوون مین سے
جو دنیا مین ممکن ہوتے ہین اسواسطے کہ سب میوے جنت ہی مین موجود ہونگے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ غلہ اور درخت اوگانے مین
لَاٰيَةً البتہ دلیل کھلی ہوئی ہی اللہ جل شانہ کی قدرت اور حکمت پر لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو فکر
اور غور کرتے ہین اس بات مین کہ دانہ زمین مین پڑتا ہی اور پانی اوسمین نفوذ کرکے سڑتا ہی اور اوسکے اوپر کی جانب پھٹکر
اوسمین انکھوا نکل کر ہوا مین بلند ہوتا ہی اور اوس دانے کے نیچے کی جانب پھٹکر اوسمین سے جڑ زمین مین جم جاتی ہی اور ہر گھڑی
وہ درخت بڑھتا جاتا ہی یہانتک کہ کلیان اور میوے نکلتے ہین اور ہر میوے کی شکل رنگ مزہ اور ہی ہوتا ہی اور یہ ظاہر ہی کہ
شکل رنگ مزون کا اختلاف نہین ہی مگر فاعل مختار جل جلالہ تقدس وتعالی کے کرنے سے نظم روضۂ جان بخش جہان آفرید
با غنچۂ کون ومکان آفرید + کرد زہر شاخ وگل وبرگ وبار + جلوۂ او نقش دگر آشکار + وَسَخَّرَ لَكُمُ اور مسخر کر دیے تمھارے
نفع کے واسطے الَّيْلَ وَالنَّهَارَ رات اور دن ایک آسایش کے واسطے ایک آرائش کے لیے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اور آفتاب ماہتاب کو مسخر کر دیا فواکہ پکنے اور کھیتون کے بنانے اور برسون اور مہینون کا حساب پہچاننے کو وَالنُّجُوْمُ اور
ستارون کو راہین پہچاننے کے لیے یعنی ان سب سے حق تعالی تمھین نفع پہونچاتا ہی اوس حالت مین کہ وہ ہین مُسَخَّرٰتٌ
بِاَمْرِهٖ مسخر حکم خدا کے جو سب کا پروردگار ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اونمین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان اور دلیلین ہین
صانع حکیم کی وحدانیت پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہین نباتات کے حالات جو پوشیدگی سے

خالی نہیں ہین اونمین حق تعالی نے تفکر کا ذکر کیا اور یہ دلالتین جو نہایت درجہ ظاہر ہین اونمین عقل کا ذکر کیا وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ
اور مسخر کی وہ چیز جو پیدا کی ہی تمھارے نفع کے واسطے فِي الْاَرْضِ زمین مین جسکی تمھین حاجت ہی یعنی اونسے نفع لینا تمھین میسر
کردیا کہ وہ کھانے پینے پہننے کی چیزین اور سواریان اور جو روین ہین مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اوس حال مین کہ مختلف ہین اونکی
ہیئتین اونکی شکلین اور قسمین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ہے ان مخلوقات مین لَاٰيَةً البتہ نشانی اور دلالت ہی وحدانیت پر لِّقَوْمٍ
يَّذَّكَّرُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو یاد کرتے ہین وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ ہی جسنے سَخَّرَ الْبَحْرَ مسخر کردیا دریا اس
حیثیت سے کہ تم ایک ٹھکانے ہو اوسکے سبب سے نفع لیا ایک تو یہ کہ اوسمین شکار کھیلتے ہو لِتَاْكُلُوْا تاکہ کھاؤ مِنْهُ اوس سے لَحْمًا
طَرِيًّا گوشت تازہ یعنی مچھلی کا گوشت وَتَسْتَخْرِجُوْا اور دوسرا وہ یہ کہ نکالتے ہو کہ نکالو مِنْهُ اوس مین سے حِلْيَةً
تَلْبَسُوْنَهَا زیور کہ پہنتے ہو اوسے یعنی اوس مین سے وہ چیز نکالتے ہو جس سے زیور بناتے ہو جیسے موتی مونگا اور اوسے تمھاری
عورتین پہنتی ہین چونکہ عورتون کی زینت مردون کے واسطے ہوتی ہی اسواسطے حق تعالی نے زیور پہننے کی نسبت مردون کی طرف کی وَتَرَى
الْفُلْكَ اور دیکھتے ہو کشتیون کو مَوَاخِرَ چلنے والی اور پانی کو چیرنے والی فِيْهِ دریا مین وَلِتَبْتَغُوْا اور تمھارے واسطے دریا کا مسخر ہونا
اسلیے ہی کہ ڈھونڈھو کشتی مین سوار ہو کر مِنْ فَضْلِهٖ اوسکا نفع کہ وسعت رزق کا سبب ہی وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ اور چاہیے
کہ تم شکر کرو خدا کا دریا کی تسخیر اور کشتی کی ترکیب کی نعمت پر اسواسطے کہ یہ بڑی نعمت ہی کہ حق تعالی نے ہلاکت کی چیزون کو منفعت کا سبب
کردیا صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ حق تعالی نے ظاہر کی رو سے زمین مین بہت سے دریا پیدا کیے جیسے قلزم عمان محیط وغیرہ اور
اونسے پار اوترنے کو کشتیان مقرر کین اور باطن کی رو سے آدمی کے نفس مین بہت سے دریا پیدا کیے ہین جیسے مشغولی غم حرص غفلت
پریشانی کے دریا اور اونسے پار اوترنے کے واسطے بھی کشتیان معین کی ہین جو کوئی توکل کی کشتی پر بیٹھتا ہی مشغولی کے دریا سے فراغت کے
ساحل پر پہونچ جاتا ہی اور جو کوئی رضا کی کشتی مین بیٹھتا ہی وہ غم کے دریا سے خوشی کے کنارے پر پہونچ جاتا ہی اور جو کوئی قناعت کی
کشتی پر جگہ پکڑتا ہی وہ حرص کے دریا سے زہد کے ساحل پر پہونچ جاتا ہی اور جو شخص زہد کی کشتی پر بیٹھتا ہی غفلت کے
دریا سے آگاہی کے کنارے پر پہونچ جاتا ہی اور جو کوئی توحید کی کشتی پر بیٹھتا ہی وہ پریشانی کے دریا سے جمعیت کے
کنارے پہونچ جاتا ہی اور حقیقت مین پریشانی بقا مین ہی اور جمعیت فنا مین جو لوگ اپنے مین ہین وہ پریشانی کے تھلکے مین ہین
اور جو لوگ آپ سے باہر ہین جمعیت کے مرتبے مین ہین نظم بحساب بخودی قلم درکش + در رہ بیخودی علم برکش + تا بجاروب لا نروبی راہ
کرسی در حریم الا اللہ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ اور پیدا کیے اور رکھدیے زمین مین رَوَاسِيَ پہاڑ اونچے اور بڑے اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ
تاکہ میل نہ کرے تمھارے ساتھ زمین یعنی خود بھی متحرک اور مضطرب نہو جائے اور تمھین بھی نہ کرے حدیث مین ہی کہ حق تعالی نے
جب زمین پیدا کی تو پانی پر متحرک تھی اور اوسے قرار نہ تھا ملائکہ نے یہ بات کہی کہ اس فرش زمین پر کوئی قرار نہ پکڑ سکیگا
حق تعالی نے اوسپر پہاڑ پیدا کردیے کہ زمین ٹھہر گئی تیسیر مین لکھا ہی کہ جب زمین پیدا کی گئی تو نہایت مضطرب اور متحرک تھی
حق تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا کہ اوسے صاعد بائیل کہتے ہین کہ اوسنے حکم الٰہی سے زمین پر پاؤن رکھا اور زمین نے اوسکے

پائون کے بوجھ سے جگہ پر قرار پکڑا پھر پہاڑون کو حق تعالی نے زمین کی میخ کر دیا اور زمین ٹھہر گئی وَاَنْهٰرًا اور
پیدا کین زمین مین نہرین جیسے نیل فرات دجلہ جیحون سیحون وغیرہ وَّسُبُلًا اور پیدا کین زمین مین راہین ہر موضع سے دوسرے موضع کو
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ تاکہ شاید تم اپنی اپنی منزل مقصود کی طرف راہ پاؤ وَعَلٰمٰتٍ اور پیدا کین نشانیان راہ کی چلنے والون کے
واسطے پہاڑون او ٹیکرون وغیرہ سے وَبِالنَّجْمِ اور ستارون کے ساتھ جیسے ثریا بنات النعش فرقدین شعرتین سماک جدی اور
انکے مثل کہ رات کو اونکے سبب سے هُمْ يَهْتَدُوْنَ وہ یعنی قریش خشکی اور تری مین راہ پاتے ہین اگرچہ ستارون کے سبب سے راہ پانا
مسافرون کو آسان ہی مگر وہ جاڑے گرمی کے سفر مین اس بات کے ساتھ مشہور تھے کہ ستارون کے سبب سے راہ سب لوگون سے بہتر
پہچانتے ہین اَفَمَنْ يَّخْلُقُ کیا پھر وہ جو پیدا کرتا ہی یہ سب مخلوق جو مذکور ہوئے كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ وہ ہوتا ہی مانند اوسکے جو
نہین پیدا کرتا اس سے وہ مراد ہین جنھین خدا کے سوا وہ کافر پوجتے تھے جیسے عیسی اور عزیر علیہما السلام اور ملائکہ اور بت یعنی
خالق کو مخلوق کے ساتھ کچھ مشابہت ہی نہین تو عاجز کو قادر کا شریک کرنا کمال درجے کا عناد اور نہایت مرتبے کی نادانی ہی
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پھر یاد نہین کرتے ہو انھین یعنی یاد کرو کہ تمھین اپنے عقیدے کی خرابی اور فساد معلوم ہو جائے
وَاِنْ تَعُدُّوْا اور اگر چاہو کہ گنو تم نِعْمَةَ اللّٰهِ خدا کی نعمتین جو اوسنے تمھین عطا فرمائی ہین تو لَا تُحْصُوْهَا نہ گن
سکوگے اونھین تو جب نعمتین شمار کرنے سے تم عاجز ہو تو اونکا شکر کیونکر ادا کر سکوگے اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ بیشک اللہ البتہ
بخشنے والا ہی اگر شکر ادا کرنے مین تقصیر کرو تو وہ اوس سے در گذر کرتا ہی اور اوسے چھوڑ دیتا ہی رَّحِيْمٌ مہربان ہی کہ شکر مین
تقصیر کرنے کے سبب سے نعمت تمسے روک نہین رکھتا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تُسِرُّوْنَ جو کچھ چھپاتے ہو تم عقائد
وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور جو ظاہر کرتے ہو اعمال وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور وہ باطل خدا جنکو خدائی کے ساتھ مکے کے
کافر پکارتے ہین یعنی پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا نہین پیدا کرتے ہین کچھ یعنی نہین
پیدا کر سکتے ہین اور کیونکر پیدا کرین وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ حال یہ ہی کہ وہ خود پیدا کیے گئے ہین اور جو مخلوق ہوتا ہی
وہ اپنے پیدا ہونے مین دوسرے کا محتاج ہوتا ہی اور جو محتاج ہوتا ہی وہ ممکن ہوتا ہی اور خالق واجب الوجود ہی تو وہ مخلوق
حق تعالی کی شرکت کے لائق نہین ہین اَمْوَاتٌ اور وہ باوجود مخلوق ہونے کے مردے ہین غَيْرُ اَحْيَآءٍ نہین زندے
یعنی جمادات کی طرح نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین نہ بولتے ہین وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین جانتے کہ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ کب اوٹھائے
جائینگے وہ یا اونکی عبادت کرنے والے تو جب اپنے بعث کا وقت نہین جانتے تو اپنے پوجنے والون کو جزا کیونکر دے سکینگے اور معبود ایسا چاہیے
جو اپنے بندون کے حشر کا جاننے والا ہو اور اونھین جزا دینے پر قادر ہو دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ قیامت کے دن بتون مین
روح ڈال کر حق تعالی اوٹھائیگا تاکہ اپنی پرستش کرنے والون پر تبرا کرین اِلٰهُكُمْ خدا تمھارا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا یگانہ اور یکتا ہی
فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تو جو نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کے ساتھ یعنی اوٹھنے کی تصدیق نہین کرتے
قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ اونکے دل نہ پہچاننے والے ہین اور راستی نہ قبول کرنے والے وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور

تکبر کرنے والے ہین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا ایمان قبول کرنے سے تکبر کرتے ہین لَا جَرَمَ البتہ صحیح اور درست ہی
اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ یہ کہ خدا جانتا ہی مَا یُسِرُّوْنَ جو چھپاتے ہین وہ مکر اور حیلے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وَمَا یُعْلِنُوْنَ
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین لڑائی جھگڑا حضرت کے ساتھ اِنَّہٗ بیشک اللہ تعالی لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ ۝ دوست نہین رکھتا
تکبر کرنے والون کو کہ خدا کی توحید اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق سے سرکشی کرتے ہین وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ
اور جب کہتے ہین متکبرون کو یعنی پیروی کرنے والے اور سفلے جب رؤسا اور شرفا سے پوچھتے ہین کہ مَاذَآ اَنْزَلَ کیا چیز بھیجی رَبُّکُمْ
تمھارے رب نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات ہنسی اور بناوٹ کے طور پر ہی اسواسطے کہ وہ منکر قرآن نازل ہونے کے مقر تھے
مگر جب کوئی ہنسی کے طور پر پوچھتا کہ خدا نے کیا بھیجا ہی تو قَالُوْآ کہتے ہین کہ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ لا وہ جو بھیجا ہی اگلون کی
سرگذشتین ہین یعنی کچھ بھی نہین بھیجا اور جو کچھ وہ پڑھتا ہی اگلون کی کہانیان ہین کافرون نے ایسی باتون سے کچھ
لوگون کو گمراہ کردیا حق تعالی فرماتا ہی کہ اونھون نے یہ کام کیا لِیَحْمِلُوْآ تاکہ اوٹھائین اَوْزَارَھُمْ بوجھ اپنے گناہون کے
کَامِلَۃً پورے یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ لا قیامت کے دن وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ اور اوٹھاتے ہین اونکے گناہون مین سے بھی
کہ یُضِلُّوْنَھُمْ گمراہ کیا ہی اونھون نے جنھین بِغَیْرِ عِلْمٍ ط بے علمی کے سبب سے گمراہ کرنے کے حصے کی مقدار یعنی
اپنے کفر کا عذاب پورا کھینچینگے اور اوس قوم کی عقوبت مین سے بھی حصہ لینگے جسے اونھون نے بے علمی اور نادانی کی وجہ سے
گمراہ کیا ہی اَلَا سَآءَ جان لو کہ برا بوجھ ہی مَا یَزِرُوْنَ ۝ ع وہ بوجھ جو وہ اوٹھاتے ہین قَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ ع ۴
بیشک مکر کیا ہی اونھون نے جو تھے مِنْ قَبْلِھِمْ اہل مکہ سے پہلے انبیا کی تکذیب اور قصد ہلاک کرکے فَاَتَی اللّٰہُ پھر
آیا حکم الٰہی بُنْیَانَھُمْ اون عمارتون پر جو اونھون نے بلندی کی تھین یعنی خدا کا حکم اون مکانات کی خرابی کے واسطے
صادر ہوا مِّنَ الْقَوَاعِدِ نیو کی طرف سے یا اوس ستون کی جانب سے خراب کرنے کا حکم ہوا جنپر مکان تھمے ہوے تھے
فَخَرَّ تو گر پڑی عَلَیْھِمُ السَّقْفُ اونپر چھت اونکے گھرون کی مِنْ فَوْقِھِمْ اونکے اوپر سے یعنی پہلے تو اونپہ
چھت پھٹ پڑی پھر دیوارین گرین یہ مکانات بالکل منہدم ہونا اور دب کر اونکے ہلاک ہو جانے کی طرف اشارہ ہی بعضے اس بات پر ہین
کہ اس عمارت سے نمرود کا منارہ مراد ہی جو اوسنے بابل مین بنایا تھا وہ پانچ ہزار گز بلند تھا اور یہ بھی کہا ہی کہ دو کوس کا طول و عرض تھا
کہ آسمانی کامون کو نظر کرے اور ابراہیم علیہ السلام کے خدا سے مطلع ہو کر اوس سے مقابلہ کرے جب وہ منارہ پورا بن چکا تو ہیبت الٰہی کے
رخ سے ایک ہوا چلی اور اوس عمارت کو بیخ و بنیاد سے اوکھاڑ دیا تفسیر ثعلبی مین لکھا ہی کہ اوس منارے کا سرا دریا مین گرا اور باقی
نمرود والون کے گھرون پر گر پڑا اور ایسی مہیب آواز ہوئی کہ قوم کی زبان تتلانے لگی یعنی نکل پڑی اور اونکی بات بدل گئی اور یہی
وجہ ہی کہ اوس شہر کا نام بدل کر کرتا سے بابل ہو گیا محمد جریر طبری رحمۃ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ نمرود کے زمانے مین سب لوگون کی
زبان سریانی تھی جب منارہ گرا تو زبانین بدل گئین اور ہر قوم نے ایک زبان مین بات کرنا شروع کی اور ایک دوسرے کی
زبان نہ جانتا تھا اور بہتر مختلف زبانین عالم مین پیدا ہو گئین تو حق تعالی خبر دیتا ہی کہ اوس قوم نے اس سے پہلے مکر کیا

یعنی نمرود اور اوسکی پیروی کرنے والون نے اور رہنے اونکے مکانون کی خرابی کا حکم کر دیا وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ اور آیا اونپر عذاب
مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اوس جگہ سے کہ نہین جانتے تھے کہ حق تعالی نمرود کو ہلاک کر دیگا یعنی اوسوقت کہ وہ خیال
نہ رکھتے تھے یا اوس راہ سے کہ جدھر سے توقع نہ تھی و میاطی رحمۃ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اس سے بھنگے کے سبب عذاب مراد ہی کہ
نمرود کے لشکر پر مسلط ہوا اور لباب مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے نمرود کو مچھر کے عذاب مین مبتلا کیا کہ مچھر نمرود کی ناک مین گھس گیا
اور دماغ کی جڑ مین جاکہ پہلی ورڈ اہوا اور چار سو برس وہان پر رہا اور ان چار سو برس تک برابر ہتھوڑا اوسکے سر پر مارتے تھے کہ اوس سے
ذرا آرام پاتا تھا شیخ فرید الدین عطار نے منطق الطیر کی توحید مین کہا ہی نظم نیم پشہ بر سر دشمن گماشت + در سر او چار صد سالش
بداشت + چون وہد حکمش ضعیفے را مدد + سلت خصم قوی را بر کند ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پھر قیامت کے دن يُخْزِيْهِمْ
رسوا کریگا اونھین یا آگ سے عذاب کریگا جسطرح مناره گرنے اور مچھرون کا لشکر غالب اور مسلط کر دینے سے دنیا مین اونپر
عذاب کیا وَيَقُوْلُ اور کہیگا حق تعالی اوسدن کہ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ کہان ہین میرے شریک یعنی وہ لوگ جنھین تم گمان
کرتے تھے کہ میرے شریک ہین الَّذِيْنَ كُنْتُمْ وہ کہ تھے تم ہٹھ بازی اور جھگڑے کی وجہ سے تُشَآقُّوْنَ خلاف کرتے تھے
پیغمبرون اور مومنون کے ساتھ فِيْهِمْ اونکی شان مین قَالَ الَّذِيْنَ کہینگے وہ جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہین علم یعنی اہل علم
انبیا اور ملائکہ یا دانا لوگ کہ جنھون نے خلق کو حق تعالی کی طرف پکارا ہی وہ کہینگے کہ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ بے شبہ ذلت اور رسوائی
آجکے دن وَالسُّوْٓءَ اور برائی یعنی عذاب عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کافرون پر ہی الَّذِيْنَ وہ کہ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
پکڑتے تھے ملائکہ انھین یعنی اونکی روحین قبض کرتے تھے ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اوس حال مین کہ وہ ظلم کرنے والے ہین اپنی
جانون پر کفر کے سبب سے اور اونھون نے موت جب آنکھون سے دیکھ لی فَاَلْقَوُا السَّلَمَ تو ڈالی اونھون نے صلح اور حق تعالی کی
ربوبیت اور وحدانیت کا اونھون نے اقرار کیا یا اطاعت کی اور بولے کہ مَا كُنَّا نَعْمَلُ نہ تھے ہم کہ عمل کرین مِنْ سُوْٓءٍ کچھ برائی
کفر اور ظلم یعنی شرک اور گناہ سے منکر ہو جائینگے حق تعالی فرمائیگا کہ بَلٰٓى نہین ہی ایسا جو تم کہتے ہو یعنی تم کافر تھے اور تمنے گناہ کیے ہین
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بیشک اللہ جاننے والا ہی بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کہ عمل کرتے تھے اور تمھین اوسکی
سزا دینگے اور سزا یہ ہی کہ کہینگے فَادْخُلُوْٓا پھر داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازون مین یا دوزخ کے اون طبقون مین
جو تمھارے لیے تیار ہین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہنے والے ہو تم اوسمین فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○
پھر البتہ برا مقام ہی متکبرون کا جہنم لکھا ہی کہ عرب کے لوگ حج کے موسم مین اپنے لوگون کو مکہ معظمہ مین بھیجتے کہ حضرت خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی خبر تحقیق کر کے اونھین پہونچائین جب وہ بھیجے ہوے لوگ مکے کے کافرون سے پوچھتے کہ محمد پر کیا چیز
اوترتی ہی تو وہ کافر کہدیتے کہ اگلون کی کہانیان جیسا اوپر بیان ہو چکا ہی وَقِيْلَ اور جب کہتے لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اون لوگون سے
جنھون نے شرک سے پرہیز کیا یعنی مومنون سے کہ مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ کیا چیز نازل کی تمھارے رب نے تو
قَالُوْا خَيْرًا وہ کہتے کہ نازل کی نیکی اس سے قرآن مراد ہی کہ سب نیکیون اور برکتون کو جمع کیے ہوے ہی اور دنیوی دینی

النحل

نیکیاں اور ظاہری باطنی خوبیاں اوس سے نکلتی ہین لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اون لوگون کے واسطے جنھون نے اقوال افعال مین نیکی کی ہی یا کلمۂ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا ہی فِیْ ھٰذِهِ الدُّنْیَا دنیا مین حَسَنَةٌ نیک بدلا ہی جان مال کی حفاظت اور فتح نصرت حرمت
وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ اونکا ثواب آخرت مین خَیْرٌ بہتر ہی اس سے وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ اور البتہ اچھا گھر ہی
پرہیزگارون کے واسطے بہشت اور بعضون نے کہا ہی دنیا اچھا گھر ہی کہ اسمین اداے آخرت تیار کرسکتے ہین اور الدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ کا
مضمون اس قول کا مؤید ہی اور بزرگون نے کہا ہی کہ زرع یومک حصاد غدک نظم بکوش امروز تا تخمے بپاشی + کہ فردا بر جوے قادر
نباشی + گر اینجا کشت کردن را نورزی + دران خرمن بہ نیم ارزن نیرزی + جَنّٰتُ عَدْنٍ متقیون کے گھر جنتین ہین کہ قیامت کے
دن یَدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے اونمین تَجْرِیْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے مکانون کے نہرین لَهُمْ فِیْهَا
اونکے واسطے اوس بہشت مین مَا یَشَآءُوْنَ جو کچھ چاہینگے خواہش کی چیزون کے اقسام اور جن لوگون نے یہ کہا ہی کہ اگر
سب جنتون کی خواہش ہو کہ خواہش کرنے والا انبیا کے درجون اور اولیا کے منازل اور شہیدون کے مراتب کو پہونچ جائے
تو اسکا جواب علما نے یہ دیا ہی کہ بہشت مین رشک اور حسد نہوگا جسکے سبب سے یہ تمنائین ہون بلکہ ہر جنتی کو جو مرتبہ حاصل ہوگا
وہ اوسی پر راضی رہیگا کَذٰلِكَ اس جزا کے مثل یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ جزا دیتا ہی اللہ پرہیزگارون کو اَلَّذِیْنَ
تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اونکو جنھین مار ڈالتے ہین فرشتے حکم الٰہی سے طَیِّبِیْنَ اوس حال مین کہ وہ پاک ہوتے ہین شرک اور
گناہ کے شائبون سے یا خوش وقت ہوتے ہین اس سبب سے کہ فرشتے اونھین خوشخبری دیتے ہین اور تعظیم کی رو سے یَقُوْلُوْنَ
کہتے ہین سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ سلام اللہ کا تمپر اور شاید کہ اونپر فرشتون کا سلام ہوا اور سلام کے بعد کہینگے کہ کل قیامت کو اوٹھو اور
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو بہشت مین جو تمھارے واسطے تیار ہی بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اوسکے کہ تھے تم کہ عمل
کرتے تھے خیرات اور حسنات هَلْ یَنْظُرُوْنَ کیا انتظار کرتے ہین کافر یعنی منتظر نہین ہین اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ مگر
یہ کہ آئین اونکے پاس فرشتے روح قبض کرنے کو اَوْ یَاْتِیَ یا آئے اَمْرُ رَبِّكَ حکم تیرے رب کا اونپر عذاب مہلک نازل ہونے کو
كَذٰلِكَ انکے شرک اور تکذیب کے مانند فَعَلَ الَّذِیْنَ کیا اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے اور اوس سبب سے
اونھین پہونچا جو کچھ پہونچا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ اور اونپر ظلم نہین کیا خدا نے اونھین ہلاک کرکے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور مگر وہ تھے
کہ کفر اور معصیت کے سبب سے اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے فَاَصَابَهُمْ پھر پہونچا اونھین حکم
عدل کے سبب سے سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا جزا اون برائیون کی جو اونھون نے کی تھین وَحَاقَ بِهِمْ اور اوتری اونپر یعنی لپیٹ لیا
ع ۹ اونھین مَّا كَانُوْا بِهٖ اوس چیز نے کہ اوسپر یَسْتَهْزِءُوْنَ ہنستے تھے یعنی وہ وعدہ کیا ہوا عذاب اونپر نازل ہوا جسکا
حال سنکر وہ ہنسا کرتے تھے وَقَالَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا اور کہا اونھون نے جنھون نے شرک کیا کہ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ اگر
چاہتا خدا تو مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ نہ پوجتے ہم سوا خدا کے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز نَحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا ہم اور نہ باپ
ہمارے وَلَا حَرَّمْنَا اور نہ حرام کرتے ہم مِنْ دُوْنِهٖ بے اوسکے حکم کے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز جیسے بحیرہ سائبہ وغیرہ

مشرک یہ بات ہنسی کے طور پر کہتے تھے خلوص عقیدت کے ساتھ نہین حسین بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ اگر کافر یہ بات تعظیم اور
معرفت الٰہی کی راہ سے کہتے تو حق تعالیٰ انھین اسکے سبب سے عیب نہ کرتا کَذٰلِكَ اہل مکہ کے کامون کے مثل فَعَلَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ کیا اونھون نے جو پہلے اونسے تھے کہ شرک تکذیب حلال کو حرام حرام کو حلال کرتے تھے فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ پھر
کیا ہی رسولون پر یعنی رسولون پر نہین ہی اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ مگر پہونچا دینا ظاہر یا راہ حق ظاہر کرنے والا وَلَقَدْ بَعَثْنَا
اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر امت اور گروہ مین رَّسُوْلًا ایک پیغمبر جیسے تمھین اس امت مین ہمنے بھیجا ہی اور سب
رسولون کو ہمنے یہی حکم کیا کہ اپنی اپنی قوم سے کہدو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو خدا کی وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ
اور پرہیز کرو یا ایک طرف ہو جاؤ طاغوت کو پوجنے سے اور طاغوت اوسے کہتے ہین کہ خدا کے سوا اسے پوجین فَمِنْهُمْ پھر ان
امتون مین مَّنْ هَدَى اللّٰهُ کوئی ہی کہ ہدایت کی اوسے اللہ نے اور ایمان کی توفیق دی وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ اور اونمین سے
کوئی ہی کہ واجب ہوئی عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ اوسپر گمراہی اس سبب سے کہ اللہ جل شانہ نے اوسے بے نصیب کردیا ہی فَسِيْرُوْا
پھر جاؤ اے مشرکو اور سیر کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۝
انجام کار تکذیب کرنے والون کا یعنی عاد اور ثمود کے شہرون کی طرف گذرو اور فکر اور عبرت کی نظر سے دیکھو تو تمھین ظاہر ہو جائے
کہ جو کچھ اونھون نے کیا تھا وہ جو کوئی کریگا وہ بھی اوسی طرح ہلاک ہوگا جسطرح وہ ہلاک ہوے اِنْ تَحْرِصْ اگر سخت کوشش کرو
اور للچائے رہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى هُدٰىهُمْ مشرکون کے راہ پانے پر فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِيْ
نہین ہدایت کرتا مَنْ يُّضِلُّ اوسے جسکی گمراہی چاہتا ہی وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی گمراہون کے واسطے مِّنْ نّٰصِرِيْنَ۝ کوئی
یارون مین سے جو اونسے عذاب دفع کرے تبیان مین لکھا ہی کہ ایک مسلمان کا قرض ایک کافر پر تھا وہ تقاضے کے واسطے گیا باتون مین
مسلمان کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ اوس خدا کی قسم کہ مرنے کے بعد اوسکی ملاقات کا امیدوار ہون کافر بولا کہ تو مرنے کے بعد زندہ ہونے کی
امید رکھتا ہی مسلمان بولا کہ ہان اوس کافر کے مذہب مین جو سخت قسمین مقرر تھین وہ قسمین کھا کر کہنے لگا کہ مرنے کے بعد کوئی بھی
نہ زندہ ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا اور قسم کھائی اونھون نے بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
سخت تر قسمین اپنی یعنی قسم سخت کرلے مین اونھون نے کوشش کی اور بولے کہ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ نہ اوٹھائیگا اللہ مَنْ يَّمُوْتُ
اوسے جو مریگا بَلٰى ایجاب ہی نفی کے بعد یعنی اوٹھائیگا اونھین وعدہ کیا ہی اللہ نے وَعْدًا وعدہ کہ عَلَيْهِ اوسپر
وہ وفا کرتا ہی یعنی وہ وعدہ کیا ہی جسکا وفا کرنا لازم اور حَقًّا صحیح اور درست ہی وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ نہین جانتے ہین کہ حق تعالیٰ اونھین اوٹھائیگا لِيُبَيِّنَ تاکہ بیان کرے لَهُمُ
واسطے اونکے الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہین وہ فِيْهِ اوسمین کہ وہ بعث اور حشر کے امور ہین
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور اسواسطے تاکہ جانین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے اَنَّهُمْ كَانُوْا یہ کہ وہ تھے كٰذِبِيْنَ۝
جھوٹے قیامت سے انکار کرنے مین اِنَّمَا قَوْلُنَا سوا اسکے نہین کہ کہنا ہمارا لِشَيْءٍ کسی چیز کے واسطے اِذَآ اَرَدْنٰهُ

جب چاہتے ہین ہم اوس چیز کو پیدا کرنا اَنْ نَّقُوْلَ یہ ہے کہ کہتے ہین ہم لَهٗ اوس چیز کو کہ کُنْ ہو فَيَكُوْنُ۝ تو ہو جاتی ہے وہ خلاصہ نصف ع
کلام یہ ہے کہ چیزون کو ہم جو پیدا کرتے ہین یہ پیدا کرنا مادّے اور مدد پر موقوف نہین ہے تو جو کوئی پہلے بن بے مادّے کے کوئی چیز پیدا کرنے پر
قادر ہو تو مادہ موجود ہونے کے ساتھ اوس چیز کو پھر پیدا کرنے مین اوسکی قدرت بجا ئیگی اور کمی نہ کریگی نظم آنکہ پیش از وجود جان بخشد
ہم تواند کہ بعد از ان بخشد ✦ چون در آورد از عدم بوجود ✦ چہ عجب باز گر کند موجود ✦ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا اور جنھون نے
ہجرت کی اپنے وطنون سے فِي اللّٰهِ خدا کا حق ادا کرنے مین اور اوسکی رضامندی کے واسطے مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا
پیچھے اس سے کہ مظلوم ہوے تھے اِس سے وہ اصحاب مراد ہین جنپر قریش نے ظلم کیا اور اس ظلم کے سبب سے وہ حبشہ کو
ہجرت کر گئے تھے حق تعالی نے وعدہ فرمایا کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور جگہ دینگے ہم اونھین فِي الدُّنْيَا دنیا مین حَسَنَةً
اچھا شہر یعنی مدینہ منورہ علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام اور بعضون نے کہا ہے کہ غنیمت خوب دینگے وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ وقف لازم
اور البتہ اجر آخرت کا اونکے واسطے اَكْبَرُ بہت بڑا ہے اوس غنیمت سے جو دنیا مین اونھین ملتی ہے لکھا ہے کہ امیر المومنین حضرت
عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کسی مہاجر کو کچھ عطیہ دیتے تو فرماتے کہ یہ لے خدا اسمین تجھے برکت دے یہ وہ ہے جو اللہ نے دنیا مین
دینے کا تجھسے وعدہ کیا اور جو کچھ اللہ جل شانہ نے تیرے واسطے آخرت مین جمع کر رکھا ہے وہ افضل ہے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۝ اگر
ہون کافر کہ جانین یہ بات کہ خدا ہجرت کرنے والون کو دونون جہان مین اجر دیتا ہے تو وہ ضرور ایمان لانے اور ہجرت کرنے مین
موافقت کرین یا اگر مہاجر جانین تو کوشش اور صبر کرنے مین زیادتی کرین اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا مہاجر وہ لوگ ہین جنھون نے وطن چھوڑ کے
اور کافرون کی ایذا پر صبر کیا وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر يَتَوَكَّلُوْنَ۝ توکل کرتے ہین اور اپنا کام اوسی پر چھوڑتے ہین لکھا ہے
کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ خدا اس سے برتر ہے کہ آدمی کو رسول کر کے بھیجے بلکہ وہ فرشتون کو رسول کر کے بھیجتا کہ وہ خلق کو خدا کی
طرف پکارتے کفار قریش کا یہ کلام رد کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین رسول کر کے بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ
تجھے بھیجنے سے پہلے اِلَّا رِجَالًا مگر مردون کو آدمیون مین سے کہ ملائکہ کی زبانی نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ بکر نے یُوحی پڑھا ہے یعنی
اخیر مین الف غائب مجہول کا صیغہ یعنی وحی بھیجی جاتی تھی اونکی طرف اور حفص نے اول مین نون اخیر مین یے پڑھی ہے متکلم کا صیغہ
یعنی ہم وحی بھیجتے تھے اونکی طرف خلاصہ کلام یہ ہے کہ عادت یون ہی جاری ہے کہ وہ آدمی ہی کو رسول کر کے بھیجتا ہے فرشتے کو نہین
فَسْئَلُوْٓا پھر پوچھو اَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے یعنی اونکے عالمون سے اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝ اگر ہو تم کہ نہین جانتے ہو
کہ اگلے انبیا سب آدمی تھے جو اگلی امتون پر مبعوث ہوے اور اونکی ہدایت کے واسطے بھیجے گئے بِالْبَيِّنٰتِ ظاہر معجزون کے
ساتھ وَالزُّبُرِ اور لکھی ہوئی کتابون کے ساتھ وَاَنْزَلْنَآ اور نازل کیا ہمنے اِلَيْكَ الذِّكْرَ تیری طرف قرآن کہ اللہ
جل شانہ کو یاد کرنے کا سبب ہے لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ کہ بیان کرے تو لوگون کے واسطے مَا نُزِّلَ جو کچھ نازل کیا گیا ہے
قرآن مین اِلَيْهِمْ اونکی طرف اوامر اور نواہی وَلَعَلَّهُمْ اور تاکہ شاید وہ يَتَفَكَّرُوْنَ۝ فکر کرین اوسمین اور
جانین کہ یہ مخلوق کا کلام نہین ہے اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ کیا نڈر ہو گئے وہ جنھون نے مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ کیے مکر برے

یعنی انبیا علیہم السلام کو ہلاک کرنے کے واسطے حیلے کیے یا وہ گروہ مراد ہی جسنے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
مکر کیے حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اپنے کو امن مین جانتے ہین اور بیخوف رہتے ہین اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ اس سے کہ دھنسا دے
اللہ بِهِمُ الْاَرْضَ اونھین زمین مین جیسے قارون کو دھنسا دیا اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ یا نڈر رہین اس بات سے کہ آئے
اونپر عذاب الٰہی مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اوس جگہہ سے کہ نہ جانین اور امید نہ رکھین جیسے کہ قوم لوط علیہ السلام پر
عذاب آیا اَوْ يَاْخُذَهُمْ یا لیلے اونھین فِيْ تَقَلُّبِهِمْ اونکے پھرنے مین یعنی تجارت کرنے کو جو ایک شہر سے دوسرے
شہر کو آتے جاتے ہین اس آمد و رفت مین یا سونے کے بچھونے پر ادھر سے اودھر پھرنے اور کروٹ لینے مین فَمَا هُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ ۝ تو نہین ہین وہ عاجز کرنے والے خدا کو اپنے عذاب سے اَوْ يَاْخُذَهُمْ یا نڈر رہین اس بات سے کہ لیلے خدا اونھین
عَلٰى تَخَوُّفٍ ڈرنے پر اگلون کی ہلاکت سے یعنی جو قوم اونکے پہلے تھی اوسکے عذاب سے ڈرین اور اوسی ڈر کی حالت مین اونپر عذاب
نازل ہو فَاِنَّ رَبَّكُمْ پھر بیشک رب تمھارا لَرَءُوْفٌ البتہ مہربان ہی کہ بندون کے ساتھ بردباری کرتا ہی رَّحِيْمٌ ۝ رحم
کرنے والا ہی کہ اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے یہ کافر اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ طرف اوسکے
جو پیدا کیا ہی اللہ نے مِنْ شَيْءٍ اوس چیز سے جسکے جسم ہی يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ پھرتے ہین اوسکے سایے عَنِ الْيَمِيْنِ
وَالشَّمَآئِلِ داہنے بائین سے یعنی ہر طرف سے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے لِلّٰهِ خدا کے واسطے وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ حال یہی
کہ وہ ذلیل ہین یعنی فروتنی اور خضوع کرنے والے تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اگر کافر مجھے سجدہ نہ کرین تو کیا
نقصان ہی اسواسطے کہ اونکے سایے تو میرے واسطے فروتنی اور خشوع خضوع کرتے ہین وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ اور اللہ کے واسطے سجدہ
کرتے ہین مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہین علویات وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ اور جو کچھ زمین مین ہین چلنے والے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور سجدہ کرتے ہین ملائکہ اور ملائکہ علویات مین داخل ہین پھر انکی تخصیص تعظیم کی جہت سے ہی یا سجدے مین جھکے رہنے کے
سبب سے اور اس قول کی تائید کرتا ہی یہ جو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور ملائکہ سرکشی نہین کرتے اوسکی عبادت سے سجدة
صاحب تبیان نے کہا ہی کہ سجدے کی دو صفتین ہین ایک عبادت کا سجدہ کہ زمین پر ماتھا رکھنا ہی عبادت کی رو سے یہ عقل والون کا
سجدہ ہی دوسرے فروتنی اور خضوع اور مسخر ہونے کے سجدے اور یہ اونکے سجدے ہین جو عقل نہین رکھتے اس آیت پر سجدہ کرنا چاہیے
اور قرآنی سجدون مین سے یہ تیسرا سجدہ ہی اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ اسے سجود عالم اعلی و ادنی کہتے ہین
کہ ذلت اور خوف کے مقام پر حق تعالی کو سجدہ کرتے ہین تو چاہیے کہ بندہ اس محل پر ان وصفتون سے موصوف ہو کر اپنے تئین سجدہ
کرنے والون کے زمرے مین داخل کرے کہ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین فرشتے اپنے رب کے عذاب سے کہ ناگاہ نازل ہو مِّنْ
فَوْقِهِمْ اوپر سے اونکے وَيَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہین خوشی اور رغبت سے مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ ع جو کچھ حکم کیے گئے ہین عبادت ع ۱۰
اور ذکر کا وَقَالَ اللّٰهُ اور کہا اللہ نے کہ لَا تَتَّخِذُوْٓا نہ ٹھہراؤ اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ دو خدا خدا کے ساتھ اثنین
تاکید کے واسطے ہی اِنَّمَا هُوَ سوا اسکے نہین کہ خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ہی ایک یعنی وحدت الوہیت کو

لازم ہی اسواسطے کہ الوہیت کا مرتبہ شرکت نہین قبول کرتا جیسا کہ صاف صاف دلیلون سے ثابت ہو چکا تو چاہیے کہ خدا ایک ہی ہو ہر طرح سے
اور کسی چیز سے متعلق نہو بلکہ کل اشیا اوس سے ظاہر ہون اور وہ بے اشیا کے قائم رہے بیت از ہمہ در صفات و ذات خدا ✻ لیس شئی کمثلہ
ابدا ✻ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ پھر مجھسے ڈرو ڈرانے اور دھمکانے مین غائب بننے سے متکلم ہو جانے کی طرف التفات کرنا
ابلغ ہی وَلَهٗ اور خدا کے واسطے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ آسمانون مین ہی اور زمین مین یعنی سب مخلوق خدا کے
مملوک ہین وَلَهُ الدِّيْنُ اور اوسکے واسطے طاعت ہی وَاصِبًا لازم اور واجب یا دین پسندیدہ اوسکے واسطے باقی
اور ثابت ہی یا اوسکے واسطے ہی جزا دائم غیر منقطع یعنی مطیع کا ثواب اور عاصی کا عذاب اَفَغَيْرَ اللّٰهِ کیا پھر سوا اللہ کے کسی اور سے
تَتَّقُوْنَ ۝ ڈرتے ہو حالانکہ ضرر اور نفع پہونچانے والا اوسکے سوا کوئی نہین وَمَا بِكُمْ اور جو کچھ تمھین پہونچا ہی
مِّنْ نِّعْمَةٍ نعمتون مین سے جیسے صحت الداری ارزانی فَمِنَ اللّٰهِ تو خدا کی طرف سے ہی ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
پھر جب پہونچتی ہی تمھین سختی جیسے مرض محتاجی قحط فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۝ تو اوسکی طرف فریاد کرتے ہو اور اوسکی درگاہ مین
تضرع اور زاری کرنے لگتے ہو ثُمَّ اِذَا پھر جب كَشَفَ الضُّرَّ اوٹھا لیتا ہی وہ سختی جسکے سبب سے تم فریاد کرتے تھے
عَنْكُمْ تم سے تو اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ یہی گروہ تم مین سے یعنی کافر بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ اپنے رب کے ساتھ
شرک کرتے ہین محقق لوگ اس بات پر ہین کہ یہان پر شرک سے اسباب کا لحاظ مقصود ہی یعنی مسبب الاسباب سے غافل ہو کر
ہر چیز کا دستیاب ہونا یا بلا کا رد ہونا ایک سبب کے ساتھ متعلق کر دیتے ہین لِيَكْفُرُوْا تا کہ کفران نعمت کرین بِمَآ
اٰتَيْنٰهُمْ وہ ساتھ اوس چیز کے جو اونھین ہمنے دی ہی نعمت اور دفع مصیبت فَتَمَتَّعُوْا تف پھر فائدہ لو یہ حکم تہدیدی ہی
یعنی ای کافرو دو تین دن کی نعمت سے اپنا کام چلا لو اور دنیا سے فائدہ اوٹھا لو فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پس قریب ہی
کہ جانو گے اپنا انجام کار ناشکرون کو یہ بہت سخت وعید ہی وَيَجْعَلُوْنَ اور کرتے ہین کافر یعنی ٹھہرا لیتے ہین لِمَا لَا
يَعْلَمُوْنَ واسطے اونکے جو نہین جانتے یعنی بتون کو کہ اونھین کچھ علم نہین ہی یا اوس ظلم کے واسطے جو نہین جانتے
وہ بتون کی شفاعت ہی تعین کرتے ہین اونکے واسطے نَصِيْبًا حصہ مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ اوسمین سے جو کچھ ہمنے اونھین دیا ہی
کھیت چارپائے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہی وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا آخر آیت تک اور اسکا بیان سورہ انعام مین
ہو چکا ہی تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ قسم خدا کی کہ پوچھے جاؤ گے قیامت کے دن عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ ہو تم
کہ افترا کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو کہ بت ہمارے خدا ہین اور کھیتی اور چارپایون کے حصے سے ہم اونکے ساتھ تقرب کرتے ہین
وَيَجْعَلُوْنَ اور کرتے ہین اور بناتے ہین لِلّٰهِ الْبَنٰتِ خدا کے واسطے بیٹیان خزاعہ اور کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی
بیٹیان ہین اور بنو ملیح کا یہ کلام تھا کہ حق تعالی نے جن سے دامادی کی اور فرشتے پیدا ہوے سُبْحٰنَهٗ پاک ہی اللہ اونکے قول سے
کہ اللہ بیٹیان رکھتا ہی وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ اور اونکے واسطے ہی جو وہ آرزو رکھتے ہین اور جنکے سبب سے ناز کرتے ہین یعنی بیٹے
وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہی اَحَدُهُمْ کوئی اونمین سے بِالْاُنْثٰى لڑکی پیدا ہونے کی یعنی کافرون مین سے جب کسی کو خبر دیتے ہین

کہ تیرے لڑکی پیدا ہوئی تو ظَلَّ وَجْهُهٗ ہو جاتا ہے اوسکا مونھ مُسْوَدًّا کالا رنج اور غم کی وجہ سے اور اپنی قوم مین شرمندگی حاصل
ہونے کے سبب سے وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اور وہ بھرا ہوتا ہے غصے مین اپنی جورو پر کہ تو نے لڑکی کیون جنی يَتَوٰرٰى پوشیدہ ہوتا ہے
اور اپنے کو چھپاتا ہے مِنَ الْقَوْمِ گروہ سے آشناؤن اور عزیزون کے مِنْ سُوْٓءِ برائی اور ناخوشی سے مَا بُشِّرَ بِهٖ اوس
چیز کی جو اوسے خبر دی گئی یعنی اپنی قوم سے چھپاتا ہے کہ میرے لڑکی پیدا ہوئی اور فکر مین رہتا ہے کہ اَيُمْسِكُهٗ کیا نگاہ رکھے اوس
لڑکی کو عَلٰى هُوْنٍ ذلت و خواری پر اَمْ يَدُسُّهٗ یا توپ دے اوسے فِى التُّرَابِ خاک مین یعنی اوسے زندہ زمین مین
دفن کر دے جیسے بنو تمیم اور بنو نضیر کرتے تھے اَلَا سَآءَ آگاہ ہو جاؤ کہ برا ہے مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ جو کچھ حکم کرتے ہین مشرک یعنی
لڑکی جو اونکے نزدیک کچھ قدر اور عزت نہین رکھتی اوسے خدا کی طرف نسبت کرتے ہین لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اون لوگون کے
واسطے جو ایمان نہین لاتے بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے مَثَلُ السَّوْءِ صفت بری ہے یعنی جورو لڑکون کی حاجت و لڑکیون سے
کراہت اور لڑکیون کو زندہ دفن کر دینے کی عادت وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى اور اللہ کے واسطے ہے صفت بلند یعنی وجوب ذاتی
اور غناے مطلق اور وجود شامل اور جورو لڑکے سے پاکی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے اور کافرون کو ہلاک کرنے پر قادر ہے
الْحَكِيْمُ ۝ حکم کرنے والا وقت معلوم تک اونکی مہلت کا وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ اور اگر پکڑے اللہ لوگون کو یعنی ع
کافرون کو بِظُلْمِهِمْ بسبب ظلم کے یعنی اونکے کفر کے سبب سے تو مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا نہ چھوڑے روے زمین پر مِنْ دَآبَّةٍ
کسی چلنے والے کو کفر کی شومی کے سبب سے وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اور مگر پیچھے ہٹاتا ہے اونھین اور مہلت دیتا ہے اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
وقت نام رکھے گئے تک جو اونکی موت یا اونپر عذاب کے واسطے مقرر ہے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا اَجَلُهُمْ وقت اونکا جو اونکے
عذاب کے واسطے یا اونکی موت کے لیے مقرر ہے تو لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً نہ پیچھے آئینگے ایک ساعت اوس سے وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝
اور نہ آگے بڑھ جائینگے جب وہ وقت پہونچیگا تو اوسی دم عذاب مین مبتلا ہونگے یا مر جائینگے وَيَجْعَلُوْنَ اور حکم کرتے ہین لِلّٰهِ خدا کے واسطے
مَا يَكْرَهُوْنَ اوس چیز کا جو نہین چاہتے اپنے واسطے یعنی لڑکیان یا سرداری مین شرکت وَتَصِفُ اور بیان وصف اسکے کہتی ہین
اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ زبانین اونکی جھوٹ یعنی کہتے ہین اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى یہ کہ واسطے اونکے ہے بہشت یا جزا اچھی
کافر کہتے تھے کہ اگر بالفرض خدا کی طرف ہمارا پھرنا ہو بھی تو ہمین اوسکے پاس اچھا مرتبہ ہوگا اِنَّ لِىْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى حق تعالی فرماتا ہے کہ یہ جھوٹ
کہتے ہین لَا جَرَمَ سچ تو یون ہی ہے کہ کل قیامت کے دن اَنَّ لَهُمُ النَّارَ یقینی ہوگی اونکے واسطے آتش دوزخ وَاَنَّهُمْ
مُّفْرَطُوْنَ ۝ اور بیشک وہ چھوڑے گئے اور جدا کیے ہوے ہونگے آگ مین بے عبرت اور حسرت کرنے کے آور مشرکون کی مدت
اور اونکا انجام کار بیان کرنے کے بعد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے حق تعالی فرماتا ہے کہ
تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ قسم خدا کی کہ ہمنے یقینی بھیجے رسول اِلٰٓى اُمَمٍ اون امتون کی طرف جو تھین مِّنْ قَبْلِكَ
پہلے تجھسے فَزَيَّنَ پھر آراستہ کر دیے لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اونکے واسطے شیطان نے اَعْمَالَهُمْ عمل اونکے یہانتک کہ
اونھون نے انبیا کی تکذیب کی فَهُوَ پھر شیطان وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ دوست اونکا ہے آج کے دن یعنی تمھارے زمانے کے

کافرون کے ساتھ دوستی کرتا ہی اور اوسی طرح انکے برے عمل بھی انکی نظرون مین آراستہ کرتا ہی یہانتک کہ تمھاری تکذیب کرتے ہین
وَلَهُمْ اور واسطے اونکے ہی یعنی شیطان کے لیے بھی اور اونکے واسطے بھی کل عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب رونا کر وَمَآ اَنْزَلْنَا
اور نہین بھیجا ہمنے عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تجپر قرآن اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ مگر اسلیے کہ بیان کر تو اور ظاہر کردے لوگون کے واسطے
الَّذِی اخْتَلَفُوْا وہ چیز کہ اختلاف کیا لوگون نے فِیْهِ اوسمین کہ وہ امر توحید اور احوال معاد ہی وَهُدًى اور نازل
نہین کیا ہمنے قرآن مگر ہدایت وَّرَحْمَةً اور رحمت لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اوس گروہ کے لیے جو ایمان لاتے ہین وَاللّٰهُ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ اور اللہ نے نازل کیا آسمان سے یا ابر سے مَآءً پانی فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ پھر زندہ کیا اوس پانی کے
سبب سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد اوسکی موت کے یعنی زمین کو مینھ کے سبب سے تازہ کر دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان سے
قرآن نازل فرمایا کہ مومنون کی زندگی کا سبب ہی پھر زندہ کیے اوسکے سبب سے مرے ہوے دل اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک جو ند کور ہوا اوسمین
لَاٰیَةً البتہ نشانی ہی ظاہر لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو سنتے ہین قرآن اور اوسمین غور و فکر اور ع ۵
انصاف کرتے ہین وَاِنَّ لَكُمْ اور بیشک تمھارے واسطے ہی فِی الْاَنْعَامِ چارپایون مین لَعِبْرَةً دلالت کہ اوسکی بدولت
جہل سے مرتبہ علم کو پہونچو نُسْقِیْكُمْ پلاتے ہین تمھین مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ اوس چیز سے جو پیٹ مین ہی دودھیلے چارپایون کے
مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ درمیان سے گوبر اور خون کے لَّبَنًا دودھ خَالِصًا پاک خون کے رنگ اور گوبر کی بو سے سَآئِغًا
مزے سے پیا جانے والا اور خوش آنے والا لِّلشّٰرِبِیْنَ پینے والون کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ جب چارپایہ چارہ
کھاتا ہی اور اوسکے پیٹ مین وہ پکتا ہی تو اوسمین تین درجے پیدا ہوتے ہین اوسکا اسفل گوبر ہی اوسط دودھ اعلیٰ خون تو خون رگون مین
جاری ہوتا ہی اور دودھ تھنون مین جاتا ہی اور گوبر اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہی صاحب انوار نے فرمایا ہی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کی مراد یہ ہی کہ اوسکا اوسط دودھ کا مادہ ہی اور اعلیٰ خون کا مادہ ہو اسطے کہ دودھ اور خون گوبر مین رہتا ہی نہین بلکہ جو چیزین کھائی گئین اور
ہضم ہوگئین اونکا خلاصہ اور عرق جگر جذب کر لیتا ہی اور اوسکے ثفل اور پھوک کو کہ گوبر ہی چھوڑ دیتا ہی اور اوس کیلوس کو اوچھ مین
خوب ہضم کرتا ہی یہانتک کہ چارون خلط پیدا ہو جاتے ہین اور اونھین اوس حکمت کے ساتھ اعضا پر حصے بانٹتا ہی جو حکمت کہ خداے
حکیم نے اوسمین امانت رکھی ہی پھر اگر مادہ حاملہ ہوتی ہی تو اوسکی غذا کے قدر سے اوسکے اخلاط اس جہت سے بڑھ جاتے ہین
کہ مادہ اون کے مزاج پر رطوبت اور برودت غالب ہی اور وہ خلط زائد بچے کے واسطے بچہ دان مین جاتا ہی اور جب بچہ پیدا ہوا
تو وہ زائد سب یا اوسمین سے کچھ تھنون اور چھاتیون مین جاتا ہی اور چونکہ تھنون کا گوشت سفید غدود ہی تو وہ خلط اوسمین رہنے سے
سفید ہو جاتا ہی اور اوسے دودھ کہتے ہین اور چارپائے کانٹے پتی یا ہرا چارہ جو کھاتے ہین اوس سے دودھ پیدا ہونا اور گوشت
اور خون سے اس لطافت اور صفائی کے ساتھ نکلنا حکمت اور قدرت الٰہی کی کھلی ہوئی نشانی اور صاف علامت ہی شعر از خون سرخ شیر سفید
آورد برون + وز خارہاے خشک گل تر کند پدید + قوت القلوب مین فرمایا ہی کہ پوری نعمت ہونا دودھ خالص ہونے سے ہی اگر دودھ مین گوبر
یا خون کا کچھ میل ہو تو دودھ پوری نعمت نہ ہو اور طبیعت اوسے قبول نہ کرے اسی طرح حق تعالیٰ کے ساتھ بندون کا معاملہ چاہیے

کہ خالص ہوا گر ریا کا گوبر اور ہوس وہوا کا خون اوسمین ملا ہوگا تو وہ عمل خالص نہ رہیگا اور قبول نہ ہوگا اسواسطے کہ ریا عمل مین شرک
خفی ہی اور ہوس وہوا کی لگاوٹ سے عمل کی صفائی جاتی رہتی ہی ریا مین لوگون پر نظر رہتی ہی اور ہوا مین اپنی غرض پر اور دونون
حال مین عمل آلائش اور آمیزش سے خالی نہین نظم طاعت آلودہ نیاید بکار + مشک جگرسودہ نیاید بکار + ہرچہ نہ زآلودگی افتاد
پاک + پیش نظر ہانبود تابناک + وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ اور تمہارے واسطے ہی میوون سے کھجورون کے
اور انگورون کے تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ جو کچھ لیتے ہو تم اوس سے سَكَرًا مست کرنے والی چیز یہ آیت شراب حرام ہونے کے
قبل نازل ہوئی یا شراب مراد ہی جو کھجور یا انگور سے لیتے ہین اور مفسرون مین سے ابو عبید رحمہ اللہ تعالی عنہ نے کہا ہی کہ حبشے کی
زبان مین سکر سرکے کو کہتے ہین یعنی تم سرکہ لیتے ہو وَّرِزْقًا حَسَنًا اور رزق اچھا جیسے کھجور اور انگور اور اونکا شیرہ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ان تر اور خشک میوون اور اونکے فائدون مین لَاٰيَةً البتہ دلیل ظاہر ہی اللہ جل شانہ کی قدرت پر
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہین اور غور و تامل کی نظر سے اوسے دیکھتے ہین وَاَوْحٰى رَبُّكَ
اور الہام کیا تیرے رب نے اِلَى النَّحْلِ شہد کی مکھیون کی طرف یعنی اونکے دل مین ڈالدیا اَنِ اتَّخِذِيْ یہ کہ بناؤ مِنَ الْجِبَالِ
پہاڑ کی درارون سے بُيُوْتًا گھر مسدس متساوی آراستہ حسن صنعت اور صحت قسمت کے ساتھ وَّمِنَ الشَّجَرِ اور درختون کے
بیچ مین سے گھر بناؤ یعنی پہاڑ اور درخت پر جگہ پکڑو وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ○ اور گھر بناؤ اوس سے جو لوگ بناتے ہین اونچی چھتین اور
زنبورخانے وغیرہ ثُمَّ كُلِيْ پھر کھاؤ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جس میوے سے چاہو کڑوا یا میٹھا اس سے کلی پھول مراد ہین فَاسْلُكِيْ
سُبُلَ رَبِّكِ پھر چلو راہین اپنے رب کی یعنی وہ راہ جو شہد کے واسطے تمھین الہام کی ہی ذُلُلًا اور حال ہین کہ اوسکے حکم کی مطیع اور
مسخر ہو جب مکھیان حکم الٰہی کے موافق پھول اور کلیان کھاتی ہین تو اونکے دردن مین تحلیل ہو کر میٹھا شیرہ ہوجاتا ہی اور اوسے جاڑون کے
واسطے ذخیرہ کر رکھنے کو قی کرتی ہین اور یہی حق تعالی فرماتا ہی کہ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا نکلتی ہی اونکے پیٹون سے لعاب کے طور پر
شَرَابٌ پینے کی چیز یعنی شہد مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ خلاف ہین ایک دوسرے کے رنگ اوسکے یعنی سفید شہد جوان مکھی کا اور
زرد اوسط عمر کی مکھی کا اور سرخ بوڑھی مکھی کا اور سیاہ اور سبز نادر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شہد کے رنگ کا اختلاف فصلون کے
اختلاف کے موافق ہی فِيْهِ اوس شہد مین شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ شفا ہی لوگون کے واسطے اپنی ذات سے جیسے امراض بلغمی مین
یا اور دوا کے ساتھ ملا کر جیسے سب بیماریون مین اسواسطے کہ ایسی معجون بہت کم ہوتی ہی کہ شہد اوسکا جزو نہو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی
کہ ایک مرد جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا بھائی پیٹ کے درد کے مارے
چیختا ہی آپ نے فرمایا کہ اوسے شہد پلادے وہ گیا اور پھر حاضر ہو کر بولا کہ مین نے اوسے شہد دیا کچھ فائدہ نہ کیا پھر آپ نے شہد پلانے کا حکم
فرمایا وہی پہلی سی کیفیت ہوئی تیسری یا چوتھی بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جا اور شہد ہی پلا بیشک خدا سچا ہی اور تیرے بھائی کا
پیٹ جھوٹا ہی اس بار پلاتے ہی اوسے شفاے کلی حاصل ہوگئی اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ فِيْهِ کی ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہی کہ اوسمین لوگون کی
شفا ہی چنانچہ دوسرے مقام پر حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ تمھارے واسطے دو شفائین ہین ایک قرآن دوسرا شہد سچ ہی شہد ظاہری امراض کے واسطے
شفا ہی اور قرآن باطنی بیماریون کی دوا ہی وہ ایک تو قالب کے امراض زائل کرتا ہی اور یہ دوسرا قلب کی بیماریان دفع فرماتا ہی اور حقیقت
یہ ہی کہ جو درد و رنج ظاہری یا باطنی پیدا ہو قرآن سے اوسکی دوا حاصل ہی اور جو مرض جسمی ہو یا دلی تلاوت قرآن اوسکے واسطے ذریعۂ صحت
حاصل اور سبب شفاے کامل ہی بیت رنج گر بسیار شد کی غم خورم ✣ چون شفاے جان بیمارم توئی ✣ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشبہہ شہد کی
مکھی کے امر مین لَاٰيَةً البتہ دلیل ہی کھلی ہوئی قدرت ربانی پر لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو فکر کرتے ہین صنائع
دقیقہ اور امور رقیقہ کے ساتھ شہد کی مکھی کے خاص ہونے مین اور بیشک یہ صنائع اور امور قادر علیم کے دلے الہام کیے ہوے ظاہر نہین ہو سکتے
کیا قادر ہی کہ اتنی حکمتین ایک ذراسی مکھی مین امانت رکھدین کہ وہ ایسی مطیع و منقاد ہین کہ ہرگز ذرہ برابر بھی حکم کے خلاف نہین کرتین
امانتداری وہ ہی کہ میوہ کڑوا کھاتی ہین اور شہد میٹھا پیٹ کے باہر لاتی ہین پرہیز وہ کہ پاک اور پاکیزہ کے سوا کچھ نہین کھاتین طاعت وہ
کہ یعسوب جو اونکا بادشاہ ہی اوسکے حکم کے خلاف عمل مین نہین لاتین گھر مین رہنا وہ کہ کوسون چلی جائین اور پھر اپنے وطن مین پھر آئین
طہارت وہ کہ ہرگز نجاستون پر نہین بیٹھتین اور اونمین سے نہین کھاتین صناعت وہ کہ اگر تمام جہان کے بانی جمع ہون تو اونکے مسدس مکانون کے
مثل نہ بنا سکین تو جسطرح اونکے شہد سے ظاہر بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہی اونکے احوال مین غور اور فکر کرنے سے
مرض باطن کہ جہل ہی دفع ہوتا ہی نظم فکر دل را نیک یا غمگین کند ✣ کام جان را چون عسل شیرین کند ✣ شربت فکر ار بکام جان رسد ✣
چاشنیِ آن بماند تا ابد ✣ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمھین اور عدم سے وجود مین لایا ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ پھر مار ڈالیگا
تمھین اور دوبارہ عدم مین لیجائیگا وَمِنْكُمْ اور تم مین سے مَّنْ يُّرَدُّ کوئی ہی کہ پھیرا جاتا ہی اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
نہایت ذلیل زندگی کی طرف یعنی بوڑھاپے اور خرف ہو جانے کی طرف کہ وہ سن پچھتر یا اسّی یا نوے برس کا ہی لِكَيْ لَا يَعْلَمَ
تاکہ جانے وہ بوڑھا خرف بَعْدَ عِلْمٍ جاننے کے بعد شَيْـًٔا ایک چیز کو یعنی نسیان مین لڑکپن کے حال کی طرف
پھر جائے دمیاطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ اس پیر خرف سے کفار مراد ہین اسواسطے کہ عمر کا طول مسلمانون کے واسطے بزرگی
اور عقل بڑھاتا ہی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِيْمٌ دانا ہی اور اوسکی دانائی پر جہل نہین طاری ہوتا قَدِيْرٌ ۝ توانا ہی
اور اوسکی توانائی مین عاجزی راہ نہین پاتی وَاللّٰهُ فَضَّلَ اور اللہ نے زیادتی دی بَعْضَكُمْ بعض کو تم مین سے
عَلٰى بَعْضٍ بعض دوسرون پر فِي الرِّزْقِ رزق مین یعنی مال دنیا مین کہ ایک مالدار ہوا ایک محتاج ایک نے
سرداری پائی ایک نے چاکری فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا پھر نہین ہین وہ جنھون نے زیادتی پائی ہی مالون مین یعنی جو لوگ
مال کے سبب سے سردار اور امیر ہوگئے اور لونڈی غلامون کی ایک جماعت کے مالک ہوگئے وہ نہین ہین بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ
پھیرنے والے اپنے مال کو یعنی دینے اور بانٹنے والے عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ اونپر کہ مالک ہوے ہین اونکے یعنی آقا اپنا مال لونڈی
غلامون کو نہین دیتے اسواسطے کہ اگر مالک مملوکون کو اپنے مال مین شریک کرلین فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تو ہو جائین مالک اور مملوک مالداری مین
برابر تیسیر مین لکھا ہی کہ یہ خطاب مشرکون کے ساتھ ہی اسواسطے کہ تلبیہ مین وہ کہتے تھے کہ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا شَرِيْكٌ هُوَ لَكَ تو حق تعالی

ع ۵

۵ [illegible]

فرماتا ہی کہ تم یہ بات تو تجویز نہین کرتے کہ تمھارے لونڈی غلام مال مین تمھارے شریک ہون پھر یہ کیونکر روا رکھتے ہو کہ بت الوہیت مین میرے شریک ہون اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ کیا نعمت الٰہی کے ساتھ یَجْحَدُوْنَ کرتے ہین ۔ یَجْحَدُوْنَ بکرنے تے سے پڑھا ہی تجحدون یعنی انکار رکھتے ہو اور حفص نے یے سے پڑھا یَجْحَدُوْنَ یعنی کافر اوسکی نعمتون سے انکار رکھتے ہین تو جب یہ ثابت ہو گیا کہ سب نعمتون کے ساتھ وہی نعمت دینے والا ہی پھر جو کوئی بت کو اوسکا شریک کہتا ہی وہ اوسکی نعمت سے منکر ہوتا ہی وَاللّٰهُ جَعَلَ اور اللہ نے پیدا کین لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتین کہ اونسے آرام پاتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کیے تمھارے واسطے مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ تمھاری عورتون سے بَنِيْنَ بیٹے وَحَفَدَةً اور بیٹیان یا اولاد کی اولاد یا داماد یا عورتون کے لڑکے جو دوسرے شوہرون سے ہون وَّرَزَقَكُمْ اور رزق دیا تمھین مِّنَ الطَّيِّبٰتِ پاکیزہ اور لذیذ چیزون مین سے اَفَبِالْبَاطِلِ کیا پھر بیہودہ کے ساتھ يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین یہ مشرک وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ اور خدا کی نعمت کے ساتھ هُمْ يَكْفُرُوْنَ وہ ایمان نہین لاتے باطل وہ عقیدہ ہی جو مشرک بتون کے ساتھ رکھتے ہین اونکی اعانت اور شفاعت حق جانکر اور نعمت حق تعالیٰ کی عبادت ہی وحدانیت کے ساتھ یا باطل وہ چیز ہی جو مشرکون نے حرام کر لی ہی بحیرہ سائبہ اور نعمت وہ ہی جو خدا نے اوسپر حلال کر دی اور بعضون نے کہا کہ باطل شیطان ہی کہ مشرک لوگ اوسکا ایمان لاتے ہین اور نعمت حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین ہین اور مشرک اون حضرت کا ایمان نہین لاتے وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ اوس چیز کو جو مالک نہین یعنی قدرت نہین رکھتی اونکے واسطے رِزْقًا رزق دینے کی مِّنَ السَّمٰوٰتِ آسمانون سے یعنی مینھ سے وَالْاَرْضِ اور زمین سے یعنی نباتات سے خلاصہ کلام یہ ہی کہ کافر بتون کی عبادت کرتے ہین کہ وہ بت روزی نہین دے سکتے ہین شَيْـًٔا کچھ اپنے پوجنے والون کو مینھ اور نبات سے وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اور ہرگز قدرت رکھتے ہی نہین کہ روزی دین اور یقینی اونکی پرستش عقل کے خلاف ہی اسواسطے کہ عبادت شکر نعمت ہی اور پیدا کرنے اور روزی دینے سے بڑھکر کوئی نعمت ہی نہین اور یہ دونون صفتین یعنی خالقیت اور رزاقی خدا ہی کے واسطے ثابت ہین بتون کے لیے نہین فَلَا تَضْرِبُوْا پھر نہ بناؤ لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ خدا کے واسطے مثالین اسطرح کہ بتون کو اوسپر قیاس کرو اور اوسکے ساتھ شرکت دو مصرع من لا لہ المثل لا تضرب لہ المثل اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک خدا جانتا ہی تمھاری بات کی برائی وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور تم نہین جانتے اور اگر تم جانو تو اس شریک کرنے پر جرأت نہ کرو یا تم اوسکے واسطے مثال دیتے ہو وہ جانتا ہی کہ کیونکر مثال دینا چاہیے تم نہین جانتے پھر حق تعالیٰ دو مثالین بیان فرمائین اپنے واسطے اور اونکے باطل معبودون کے لیے پہلے تو فرمایا کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کی اللہ نے ایک مثل اور وہ کیا ہی کہ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا بندہ زرخرید غیر مکاتب اور غیر ماذون کہ وہ لَّا يَقْدِرُ نہین قدرت رکھتا ہی عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر نفع نقصان مین سے وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ اور جو کچھ روزی دی ہمنے اوسے مِنَّا اپنے پاس سے رِزْقًا حَسَنًا روزی اچھی یعنی بہت اور بے کسی مزاحم کے کہ اوسمین تصرف کر سکے فَهُوَ پھر یہ جسے روزی دی ہی يُنْفِقُ مِنْهُ خرچ کرتا ہی اوس روزی مین سے سِرًّا وَّجَهْرًا پوشیدہ اور آشکارا یعنی جسطرح جی چاہتا ہی خرچ کرتا ہی اور کسی سے نہین ڈرتا

هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ کیا برابر ہین وہ یعنی بندے بے اختیار آقا صاحب اقتدار کے ساتھ برابر نہین ہوتے پھر مملوک عاجز ہی مالک کے ساتھ جو صاحب قدرت اور صاحب تصرف ہی برابر نہین تو بت جو تمام مخلوق سے زیادہ عاجز ہین یہ قادر علی الاطلاق کے کیونکر شریک ہوسکتے ہین نظم راہ تو بنور لایزالی + از شرک و شریک ہر و خالی + آن بندہ کہ عاجز ہست محتاج + کی راہ برد بہ صاحب تاج + ما للتراب و رب الارباب یعنی مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + صاحب کشف المحجوب نے لکھا ہی کہ مین ایک دن شیخ ابوالعباس شقانی رحمہ اللہ تعالی کی خدمت مین حاضر ہوا اونہین دیکھا کہ یہ آیت پڑھتے تھے اور روتے تھے اور ایسے نعرے مارتے تھے کہ مین سمجھا کہ یہ مرجاینگے مین نے عرض کی کہ ای شیخ یہ کیا حالت ہی فرمایا کہ گیارہ برس گذرتے ہین کہ یاد رہا تک یہ پہنچا ہو اور یہان سے مین بڑھ نہین سکتا ہیچ ہی حدوث قدم مین پہونچ نہین سکتا اور ممکن واجب کی کنہ سے خبر نہین دے سکتا بیت ہست با ہست چون شود مہلو + قطرہ با بحر چون کند دعوی + اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ مثال تو دونون ویسے گو مومن اور بے نصیب کیے گئے کافر کی اور مومن سے امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہین اور کافر سے ابو جہل لعین مقصود ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ؕ سب تعریف خدا کے واسطے ہی جو سب نعمتون کا مالک ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت مشرک یعنی سب مشرک لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ نہین جانتے اور اوسکی نعمتون کو اوسکے غیر کی طرف اضافت کرتے ہین پھر حق تعالی دوسری مثال بیان فرماتا ہی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور لایا خدا ایک مثال رَّجُلَيْنِ دو مردون کی کہ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ ایک اونمین سے گونگا ہی اور بے شبہ مادرزاد گونگا بہرا بھی ہوتا ہی نہ کہتا ہی نہ سنتا ہی لَا يَقْدِرُ نہین قدرت رکھتا ہی عَلٰى شَيْءٍ کوئی بات سننے پر اور اونمین غور و فکر کرنے کی وَّهُوَ كَلٌّ اور یہ ایسا ہی کہ وہ گران ہی عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اوپر جو اوسکے کام کا متولی ہو یعنی اوسکا ولی اوسکے حال کی رعایت سے عاجز ہی اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ جدھر بھیجتا ہی اوسے اور جس کام کی طرف اوسے متوجہ کرتا ہی لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ نہین آتا بھلائی کے ساتھ یعنی کچھ کام نہین بناتا اور کچھ کفایت نہین کرتا نہ اپنے دل کی بات کہہ سکتا ہی اور نہ دوسرے کی بات سمجھ سکتا ہی هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ کیا برابر ہی یہ گونگا وَمَنْ يَّاْمُرُ اور وہ جو حکم کرتا ہی بِالْعَدْلِ ۙ ساتھ راستی اور درستی کے یعنی بات کرنے والا نہایت مرتبہ کفایت شعار کمال درجہ رشید درست فہم ہو کہ عدل کے ساتھ حکم کرتا ہی اور عدل ایک صفت ہی سب فضائل اور مکارم کو جامع وَهُوَ اور وہ اپنی ذات مین عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ ع ٦
راہ راست پر ہی اور سیرت درست اور طریقہ پسندیدہ پر کہ جس مطلب کی طرف توجہ کرتا ہی جلد مقصد اور مقصود کو پہونچ جاتا ہی جس طرح گونگا نکما اس کامل فاضل کے برابر نہین ہی طرح بے اعتبار بتون کو بھی حضرت پروردگار سے برابری کی نسبت نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ مثل بھی مومن اور کافر کے واسطے ہی مومن حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہین اور کافر اُبی بن خلف یا مومن حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہین اور کافر اسید بن ابی العیص جو اونکا غلام تھا اور حضرت ذوالنورین اوس غلام کو اسلام کی طرف راہ دکھلاتے اور اسید اونہین راہ خدا مین خرچ کرنے سے منع کرتا تھا لکھا ہی کہ کفار قریش ہنسی کی راہ سے قیامت آنے مین جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہی غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جاننا آسمان اور زمین کی چھپی چیزون کا یعنی ان چیزون مین جو کچھ پوشیدہ ہی یعنی محسوس نہین ہوتا اوسے وہی جانتا ہی بس یا زمین آسمان کی چیزون سے

نبات اور نہیں مراد ہی وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اور نہیں ہی قیامت کا کام یعنی قیامت قائم ہونا یا سرعت اور سہولت کے ساتھ مُردون کا
زندہ ہونا اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ مانند دیکھنے آنکھ کے یعنی پلک مارنے کے مثل یعنی قیامت لانا یا اوسدن مُردون کو جلانا خدا کے نزدیک
اس سے بھی زیادہ آسان ہی جیسے تمھین پلک مارنا اَوْ هُوَ بلکہ وہ اَقْرَبُ بہت نزدیک ہی اسواسطے کہ پلک مارنا دو کام ہین ایک پلک
جھکانا اور دوسرا اوٹھانا اور قیامت قائم کرنا یا مُردے جلانا ایک ہی کام ہی تو اس کام کا ان دو کامون کی آدھی دیر مین واقع
ہونا ممکن ہی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر بعث ہو یا نشر قَدِيْرٌ۝ قادر ہی یعنی جسطرح خلائق کو بتدریج
زندہ کرنے پر قادر ہی اسی طرح خلائق کو دفعةً زندہ کرنے پر بھی قادر ہی پھر اونکی ابتداے ظہور سے حق تعالیٰ نے خبر دی تاکہ مبدے سے
معاد پر دلیل پکڑین اور فرمایا کہ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ اور اللہ نے نکالا تمھین مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ تمھاری ماؤن کے
پیٹون سے لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا نہ جانتے تھے تم کچھ نہ منفعتین اپنے واسطے حاصل کرنا نہ مضرتین اپنے سے دور کرنا وَّجَعَلَ
لَكُمُ السَّمْعَ اور دیے تمھین کان وَالْاَبْصَارَ اور آنکھین وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دل یعنی علم حاصل کرنے کے آلات تمھین دیے تاکہ
اشیا کے جزئیات حواس سے دریافت کرلو اور اشیا مین مشارکت اور مباینت جو ہو تکرار احساس کے سبب سے دل مین سمجھ لو تاکہ علوم
بدیہی تمھین حاصل ہو جائین اور اونمین نظر اور فکر کرکے علوم نظری حاصل کرسکو تو کلام اور کتاب سے فائدہ اور فیض حاصل کرنے کے
آلات کہ کان اور آنکھین ہین تمھین عطا فرمائے اور دل کہ گویا بادشاہ ہین اور تم جو فائدے حاصل کرتے ہو اونکے تمیز کرنے والے ہین
اونھین تمھاری سمجھ کی مسند پر بٹھا دیا لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝ شاید کہ تم شکر کرو ان نعمتون کا اَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے
آدمی قدرت الٰہی پر دلیل پکڑنے کی راہ سے اِلَى الطَّيْرِ پرندون کی طرف تاکہ اونھین دیکھین مُسَخَّرٰتٍ تسخیر کیے گئے اوڑنے کے
واسطے فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ہوا مین زمین آسمان کے درمیان مَا يُمْسِكُهُنَّ نہین تھام رکھتا اونھین ہوا مین اِلَّا اللّٰهُ
مگر اللہ ورنہ چاہیے کہ اپنے بدن کے بوجھ سے گر پڑین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اوڑنے کے واسطے اوڑنے والے جانور کے مسخر ہونے مین
لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝ اوس گروہ کے واسطے جو ایمان لاتے ہین یعنی مومن فائدہ حاصل کرتے ہین
اس بات مین فکر کرکے کہ حق تعالیٰ نے پرندون کو اس وضع پر پیدا کیا ہی کہ اوڑ سکتے ہین اور ہوا کو اس انداز پر پیدا کیا کہ اوسمین اونکا
اوڑنا ممکن ہی اور اونکی طبیعت کے خلاف اونھین ہوا مین تھام رکھتا ہی تو مومن تفکر کے پہرون سے معرفت الٰہی کی ہوا مین اوڑکر
اپنے تئین تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً کے آشیان کرامت نشان مین پہونچتے ہین بیت فکر از بن نانہ فرازت کشد
سوے سراپردۂ رازت کشد وَاللّٰهُ اور اللہ نے جَعَلَ بنایا لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ تمھارے گھرون سے جو
پتھر اینٹ لکڑی سے بنے ہوتے ہین سَكَنًا آرام لینے کی جگہ کہ اقامت کے وقت اونمین سکونت کرسکتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور بنائے
تمھارے واسطے مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ چارپایون کے چمڑون سے بُيُوْتًا گھر جیسے خیمہ وغیرہ کہ کھالون کا بھی بناتے ہین اور
تم تَسْتَخِفُّوْنَهَا ہلکا پاتے ہو اوسے اوٹھانے اور اپنے ساتھ لیجانے مین يَوْمَ ظَعْنِكُمْ اپنے سفر اور کوچ کے وقت وَيَوْمَ
اِقَامَتِكُمْ اور اپنی اقامت کے وقت یعنی جب منزل پر اوترتے ہو وَمِنْ اَصْوَافِهَا اور پیدا کیا تمھارے لیے چارپایون کے روئیون سے

یعنی بھیڑ دُنبے کے رویون سے وَاَوْبَارِهَا اور نرم رویون سے جو اونٹ کے ہوتے ہین وَاَشْعَارِهَا اور بالون سے جو بکری کے
ہوتے ہین اَثَاثًا بہت اسباب اوڑھنے بچھانے کے وَّمَتَاعًا اور فائدہ مندی اوسکی خرید فروخت سے اِلٰی حِيْنٍ۝ ایک وقت تک
کہ وہ برقرار ہین اور اونسے نفع ہوسکتا ہی یا جسوقت تک تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ اور اللہ نے ظاہر کیا تمھاری راحت کے
واسطے مِّمَّا خَلَقَ اوس چیز سے کہ پیدا کیے یعنی درخت پہاڑ مکان ابر سے پیدا کیے ظِلٰلًا سایے کہ اونمین آفتاب کی گرمی سے
پناہ لیتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور بنائین تمھارے واسطے مِّنَ الْجِبَالِ پہاڑون سے اَكْنَانًا پوشیدہ نشستین یعنی غار اور حجرے
کہ اونمین سکونت کرتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور کیے تمھارے واسطے سَرَابِيْلَ پیراہن یعنی پہننے کی چیزین جیسے کپڑے ریشمی اور
کتان کے اور روئی وغیرہ کے کہ بیشک تَقِيْكُمُ الْحَرَّ بچاتے ہین تمھین گرمی کے ضرر سے اور حق تعالی نے جاڑے کا ذکر نہین کیا
دو ضدون مین سے ایک پر اکتفا کرنے کی نظر سے یا اسواسطے کہ بلاد عرب مین گرمی سے بچاؤ بہت ضروری امر ہی وَسَرَابِيْلَ اور
بنائی تمھارے واسطے لوہے سے زرہ اور جوشن کہ وہ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ بچاتے ہین تمھین دشمنون کے ہتھیارون سے یعنی تم
جب لڑتے ہو تو تمھین دشمنون کے تیر تلوار نیزون سے بچاتے ہین كَذٰلِكَ جسطرح یہ نعمتین تمھین تمام وکمال دین اسی طرح يُتِمُّ
نِعْمَتَهٗ تمام کرتا ہی نعمت اور نیکی اپنی عَلَيْكُمْ تم پر لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ۝ چاہیے کہ پورا اسلام لاؤ یا اوسکے حکم کے مطیع ہو جاؤ
فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جائین وہ اور انکار کرین اسلام سے فَاِنَّمَا عَلَيْكَ تو سوا اسکے نہین کہ تجھ پر الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۝ پیغام
پہونچانا ہی ظاہر اور جب تو نے اونھین پیغام پہونچا دیا تو اونکا انکار تجھے کچھ نقصان نہ کریگا يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ پہچانتے ہین
مشرک خدا کی نعمت کہ اونپر کی گئی اور اقرار کرتے ہین کہ یہ نعمتین اوسی کی طرف سے ہین ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا پھر انکار کرتے ہین
اوسکا نعمت دینے والے کے سوا اورون کی پرستش کرکے یا کہتے ہین کہ بتون کی سفارش سے اوسنے نعمت دی یا سختی کے وقت پہچانتے ہین
اور آسانی کے وقت منکر ہوجاتے ہین یا زبان سے پہچانتے ہین اور دل سے منکر ہین اور شاید کہ نعمت الٰہی سے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کی نبوت مراد ہو کہ یہ نعمت معجزون کے سبب سے کافرون نے پہچانی کہ حق ہی اور عناد کے سبب سے اوس سے منکر ہو گئے
ع ۱۱ وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝ اور اکثر اونکے کافر ہین وَيَوْمَ نَبْعَثُ اور ڈرا اونھین اوس دن سے جسدن اوٹھائینگے ہم
مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک گروہ مین سے شَهِيْدًا ایک گواہ اونکے ایمان اور کفر پر اس سے امتون کے پیغمبر مراد ہین ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ
پھر اذن نہ دیا جائیگا لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اونھین جو کافر ہوئے ہین عذر خواہی کا یا دنیا مین پھر آنے کا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۝
اور نہ وہ رضامندی طلب کیے جائینگے یعنی اونسے یہ نہ کہا جائیگا کہ تم خدا کو خوش کرو یا ایسے عمل کرو کہ خدا تمسے راضی ہو اسواسطے کہ آخرت
تکلیف کی جگہ نہین ہی امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالی کی تاویلات مین ہی کہ کافرون کو عذر کرنے کی اجازت نہ دینگے اور اگر وہ عذر کرینگے تو
قبول نہوگا وَاِذَا رَاَ اور جب دیکھینگے قیامت کے دن الَّذِيْنَ ظَلَمُوا وہ لوگ جنھون نے شرک کیا الْعَذَابَ عذاب دوزخ کو
اور دوزخ مین وہ داخل کیے جائینگے تو چلائینگے اور مالک سے تخفیف عذاب چاہینگے فَلَا يُخَفَّفُ تو نہ کم کیا جائیگا عَنْهُمْ اونسے
ثلثة عذاب وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ۝ اور نہ وہ مہلت دیے جاینگے یعنی کسی وقت اونھین مہلت نہ دینگے اور دعوے عذاب نجھو ڑ ینگے

وَاِذَا رَاَ اور جب دیکھینگے قیامت مین الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وہ لوگ جنھون نے شرک کیا شُرَكَآءَهُمْ اپنے شریکون کو یعنی بتون کو
جنھین خدا کا شریک کہتے تھے تو قَالُوْا رَبَّنَا کہینگے مشرک اے ہمارے رب هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا یہ ہین ہمارے شریک
الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا وہ جنھین ہم کہ پوجتے تھے مِنْ دُوْنِكَ سوا تیرے اور کفر مین انھی کا حکم ہم سنتے تھے فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ
ڈالینگے بت اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اونکی طرف بات یعنی حق تعالیٰ بتون کو گویا کردیگا اور انھین جلدی جواب دین اور کہین کہ اِنَّكُمْ
لَكٰذِبُوْنَ بیشک تم جھوٹے ہو ہرگز ہمنے تمھین حکم نہین کیا تھا ہماری پرستش کرو یا یہ جواب دینگے کہ تم ہماری پرستش نہ کرتے تھے
بلکہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے تبیان مین لکھا ہے کہ نصاریٰ یہود اور جو اونکے مانند ہین حضرت عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام کو جنت مین
دیکھینگے اور خود دوزخ مین ہونگے تو اوسوقت کہینگے اے اللہ ہم انھی کی پرستش کرتے تھے انکے حکم سے تو وہ دونون پیغمبر اور فرشتے
کہینگے کہ تم جھوٹ کہتے ہو اور وہ شرمندہ ذلیل بے نصیب رہینگے اور اونپر الزام ہوگا تو دوسری فکر کرینگے وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ
اور ڈالینگے اللہ کے ساتھ يَوْمَئِذِ السَّلَمَ اوس دن صلح یعنی چاہینگے کہ صلح کی راہ نکالین تو اپنے گناہ کا اقرار کرکے حکم الٰہی مانینگے
یا اسلام لائینگے مگر کسی بات سے کچھ بھی فائدہ نہوگا مصرع پس کار ز دست رفت فریاد چہ سود وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوجائیگا
اونسے یعنی زائل اور باطل ہوجائیگا مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ وہ جو کہ افترا کرتے تھے بتون کی شفاعت اور دستگیری اسواسطے
کہ شفاعت کی جگہ پر بتون سے برائی دیکھینگے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ جو منکر ہوئے خدا کا وَصَدُّوْا اور باز رکھا اونھون نے
لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کا ایمان لانے سے زِدْنٰهُمْ زیادہ کرینگے ہم
اونھین عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ عذاب پر عذاب بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے لوگون کو اسلام سے منع کرکے يُفْسِدُوْنَ
فساد کرتے تو ایک عذاب اونکے کفر کے سبب سے ہوا اور ایک اسواسطے کہ لوگون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ عذاب کی
زیادتی یہ ہی کہ بڑے بڑے سانپ اور بچھو اونپر مقرر کرینگے اور وہ کافر بھاگ کر چاہینگے کہ خود آگ مین چھپ رہین اور زاد المسیر مین لکھا ہی
کہ اژدہات کھولا کر اونکی پانچ نہرین کافرون کی طرف جاری ہونگی دنیا کی راتون کے اتنے زمانے تک تین نہرون سے اونپر عذاب ہوگا اور
دنیا کے دنون کی قدر مدت تک دو نہرون سے عذاب ہوگا اور بعضون نے کہا ہی کہ زمہریر سے یہ عذاب زیادہ ہوگا وَيَوْمَ نَبْعَثُ اور
یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ اوٹھائینگے ہم فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر گروہ مین شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ ایک گواہ اونکے افعال اور
اقوال پر مِّنْ اَنْفُسِهِمْ انھین کی ذاتون سے یعنی اوس پیغمبر کو جو انھی مین سے اونپر مبعوث ہوا تھا وَجِئْنَا بِكَ اور لائینگے ہم
تجھے بھی شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ گواہ اس گروہ پر یعنی تیری امت پر کہ مومنون کی تصدیق اور مشرکون کی تکذیب پر تو گواہی
دے وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہمنے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تجھپر قرآن تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ بیان صاف سب چیزون کے واسطے
کہ دین و دنیا کے امور اوسمین مفصل اور مجمل بیان ہین صاحب مدارک نے کہا ہی کہ جن امور شرعیہ اور احکام منصوصہ کی احتیاج ہی
اونکا بیان تو ظاہر ہی اور جو شرع کی باتین سنت اور اجماع اور قیاس سے ثابت ہون وہ بھی قرآن ہی کی طرف رجوع کرتی ہین
اسواسطے کہ بحکم اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اون باتون مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت پر ہم مامور ہین اور ترک اجماع پر تہدید کر

قرآن ہی سے ہمین اجماع پر بھی حکم فرمایا ہی کہ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور عبرت اور استدلال اہل قیاس ہی اسواسطے کہ حق تعالی نے فرمایا ہی
کہ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ تو قرآن سب چیزون کا بیان ہی وَّھُدًی اور راہ حق دکھاتا ہی وَّرَحْمَۃً اور رحمت ہی سب پر اگر اوسکا
ایمان لائین وَّبُشْرٰی اور خوشخبری ہی جنت کی لِلْمُسْلِمِیْنَ ؏ مسلمانون کے واسطے خاص اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ تعالی ع ۱۳
یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ حکم کرتا ہی ساتھ راستی کے یعنی ساتھ توسط کے سب چیزون مین خواہ اعتقاد مین ہو جیسے توحید کہ بندگی نہ کرنے
اور شرک کرنے مین متوسط ہی اور کسب کا قائل ہونا کہ جبر اور قدر مین متوسط ہی خواہ عمل مین جیسے فرض ادا کرنے کے ساتھ عبادت کرنا
بالکل عبادت نہ کرنے اور ہروقت عبادت کرنے مین متوسط ہی خواہ اخلاق مین جیسے جود کہ بخل اور اسراف مین متوسط ہی اور شجاعت کہ نامردی
اور بہت غصہ کرنے مین متوسط ہی وَالْاِحْسَانِ اور حکم فرماتا ہی بھلائی کا عبادت مین یا بحسب کمیت جیسے نوافل ادا کرنا یا بحسب
کیفیت کہ خدا کی عبادت اسطرح ادا کرنا کہ عبادت کرنے والا گویا خدا کو دیکھتا ہی وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی اور حکم کرتا ہی دینے کا قرابت والون کو
اور جس چیز کی اونھین حاجت ہو وہ اونھین پہونچانے کا وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ اور منع کرتا ہی برے کام سے کہ قوت شہوانی کی
متابعت مین افراط کرنا ہی جیسے زنا لواطت وغیرہ کرنا وَالْمُنْکَرِ اور اوس کام سے جسکے کرنے والے کو برا کہین اور وہ قوت غضبی کو
بے محل صرف کرنا ہی جیسے لوگون کو قتل کر ڈالنا اونکے مال غصب کر لینا وَالْبَغْیِ اور ظلم سے یعنی صفت شیطنت سے کہ قوت وہمیہ کے
سبب سے پیدا ہوتی ہی جیسے آدمیون پر فوقیت اور غلبہ ڈھونڈھنا اور جبر اور کبر کرکے یَعِظُکُمْ نصیحت کرتا ہی اللہ تمھین امر اور نہی
کرکے لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ شاید کہ تم نصیحت مانو اس آیت مین سب خیر اور شر جمع ہین جو خیر ہی اقسام مامورات مین مندرج ہی اور
جو شر ہی وہ منہیات مین مندرج ہی اور چونکہ یہ آیت ایسی نصیحت ہی کہ اسمین سب خیر و شر جمع ہین اسی واسطے خطبہ پڑھنے والے جمعے کے خطبے کے
آخر مین یہ آیت پڑھتے ہین عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے ابتدا مین اسی جہت سے اسلام قبول کیا تھا کہ جناب رسول کریم
علیہ الصلوۃ والتسلیم کے اصرار سے مجھے شرم آئی اور میرے دل مین ایمان نے قرار نہ پکڑا تھا یہانتک کہ ایک روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین مین حاضر تھا اور یہ آیت نازل ہوئی جو شبہہ مجھے تھا زائل ہو گیا اور مین نے دین اسلام کی تصدیق کی اور مجلس نبوی سے باہر
نکل کر ولید مغیرہ کے سامنے مین نے یہ آیت پڑھی وہ بولا کہ اے میرے بھتیجے پھر پڑھ مین نے پھر پڑھی ولید بولا کہ اس کلام مین بڑی حلاوت ہی اور اسکی
تلاوت پر دل راغب ہوتا ہی حقیقت مین یہ کلام آدمی کا نہین ہی اور ابوجہل نے یہ آیت سنکر کہا کہ خدا محمد کو مکارم اخلاق کا حکم کرتا ہی اور زلال الصفا مین
کہا ہی کہ اکثم بن صیفی کہ عرب مین بزرگ اور حکیم تھا اوسنے اسی آیت کی بدولت اسلام قبول کیا اور علما نے ان مامورات اور منہیات مین بہت
تقریرین کی ہین بعضنے کہتے ہین کہ عدل کلمۂ شہادت ہی یا شریکون کو چھوڑ دینا یا ظاہر مین اور چھپاکر عبادت کرنا یا فرائض ادا کرنا یا حقوق مین
جانبداری نہ کرنا یا حق حق حکم دینا اور احسان خرچ کرنا اور نعمت دینا ہی یا گناہ بخشنا یا امر اور نہی پر صبر کرنا یا نوافل ادا کرنا یا برائی کے بدلے نیکی کرنا
یا عمل مین اخلاص یا عبادت مین مشاہدہ یا غیر پر ایثار یعنی بہت خرچ کرنا یا دوسرے کے واسطے وہ بات چاہنا جو اپنے واسطے چاہتا ہی اور دوسرے کے
واسطے وہ بات بری جاننا جو اپنے واسطے بری جانتا ہی اور ایتآء ذی القربی قرابت ملانا ہی اور قرابتدارون کے ساتھ نیکی کرنا اوس چیز کے سبب جو
اپنی معاش سے زیادہ ہو اور اگر محتاج آدمی ہو اور اپنی معاش سے زیادہ اوسکے پاس نہو تو اپنے ہاتھ پانون سے اونکے کامون مین مدد کرنا

اور اگر ضعیف اور عاجز ہو اور ہاتھ پانؤن سے قرابتدارون کی مدد بھی نہ کرسکے تو اونکے حق مین دعاے خیر کرے اور فحشا زنا ہی یا جو برے
کام چھپا کے کرے یا بخل یا شریعت کی اہانت چاہنا یا گناہ مین افراط یا وہ گناہ جسپر شرع مین کوئی حد مقرر ہی یا قول اور فعل مین مخالفت اور
منکر شرک ہی یا وہ چیز جس سے عقل انکار کرے یا شرع مین جسکی کوئی وجہ اور اصل نہو یا جس بات پر اللہ جل شانہ کی طرف سے کوئی وعید
مقرر ہو یا جو بات خداے کریم و رحیم کو غصے مین لائے یا گناہ پر اصرار اور بغی ظلم ہی یا کبر یا نے سبب برائی کرنا اور بڑھانا یا لوگون کے
عیب ڈھونڈھنا یا مومنون کی غیبت اور اونپر طعن کرنا یا حق سے باطل کی طرف تجاوز کرنا لطائف التقریر مین اِس آیت کی تفسیر یون
لکھی ہی کہ جن تین چیزون کا حکم اس آیت مین ہی اونکے سبب سے مُلک کی استقامت ہی اور جن تین چیزون کی ممانعت ہی اونکے باعث سے
اضطراب اور پریشانی ہوتی ہی اور اِن چھوون چیزون مین سے ہر ایک کا ایک نتیجہ ہی عدل کا ثمرہ فتح اور نصرت ہی احسان کا نتیجہ ثنا اور
صفت ہی صلۂ رحم کا فائدہ اُنس اور الفت ہی اور فحشا کا نتیجہ دین اور دنیا کا فساد اور تباہی ہی منکر کا ثمرہ دشمنون کا آمادہ کرنا ہی بغی کا
حاصل اون چیزون سے محروم رہنا ہی جنکی تمنا ہو فصول عبدالوہاب مین کہا ہی کہ عدل توحید ہی اور خدا کی محبت اور احسان رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپ پر درود شریف بھیجنا ہی اور ایتاء ذی القربی اہل بیت علیہم السلام کی محبت ہی اور صحابہ رضی اللہ
عنہم کی دعا وسیط مین کہا ہی کہ عدل افعال مین ہی اور احسان اقوال مین تو وہی کرنا چاہیے جسپر عدل کی صفت صادق آئے اور وہی
کہنا چاہیے جسپر احسان کی تعریف راست آئے سلمی قدس سرہ نے حقائق مین لکھا ہی کہ فحشا کذب اور بہتان ہی اور جو برائی باتون مین ہو اور
منکر گناہ کرنا ہی اور جو برائی کامون مین ہو بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ عدل یہ ہی کہ جو کچھ تجھے دیا ہی اعضاے جسمانی قواے روحانی علوم
احوال سب رضاے حق کی طلب مین توصرف کر اسواسطے کہ غیر حق کی طلب مین اونھین صرف کرنا ظلم ہی اور احسان یہ ہی کہ جس قسم کی بھلائی
تو قولاً اور فعلاً کرسکے خلق کے ساتھ کر اور ایتاء ذی القربی یہ ہی کہ قرابت والون کے ساتھ بھلائی کر اور سب سے زیادہ تیرا قریب تیرا
نفس ہی لو سے خواہشون سے باز رکھ کہ یہی سبب ہلاکت ہین اور فحشا وہ چیز ہی جو تجھے خدا سے باز رکھے اور منکر وہ گمراہی اور بدعت ہی
جسپر کوئی حد مقرر ہو اور بغی صفات نفسانی ہین اونھین ریاضت کے زور سے توڑنا چاہیے تاکہ سلوک کے قواعد درست ہو جائین اسواسطے کہ
٩١ اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ کے موافق تیرے سب دشمنون سے بدتر تیرا النفس ہی کسی نے کیا خوب کہا ہی **نظم** این سگِ نفسِ شوم بدکارہ ✤ کہ
ہم آغوش تست ہموارہ ✤ بدترین قاصدیست جان ترا ✤ بخورد مغز استخوان ترا ✤ بیش ازان کان ترا بہ بند جیست ✤ محکمش بند کن
کہ دشمن تست ✤ اور اس آیت کے باقی حقائق اور نکات اور دقائق جواہر التفسیر مین آدمی دریافت کرسکتا ہی **وَاَوْفُوْا** اور پورا کرو
بِعَهْدِ اللّٰهِ عہد اللہ کا **اِذَا عَاهَدْتُّمْ** جب عہد باندھا تمنے اس سے عہد الست مراد ہی یا وہ عہد مقصود ہین جو لوگون کے
درمیان باندھے گئے ہون اور بہت صحیح بات یہ ہی کہ یہ آیت اوس گروہ کی شان مین نازل ہوئی ہی جسنے جناب رسول خدا علیہ افضل الصلوٰۃ
والثنا سے مکہ معظمہ مین عہد باندھا تھا اور کفار قریش کا غلبہ اور مسلمانون کی کمزوری دیکھ کر اونھین بے صبری اور پریشانی
پیدا ہوئی شیطان نے چاہا کہ اونھین فریب دے تاکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کرین حق تعالی نے یہ آیت نازل
فرماکر اونھین راہ وفا پر ثابت قدم کر دیا اور حکم کیا کہ عہد پورا کرو **وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ** اور نہ توڑو اپنی قسمین یعنی اپنے عہد

جو تمنے کیے تھے بَعْدَ تَوْكِيدِهَا بعد اونکی مضبوطی کے قسم سے وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ اور بیشک کیا ہی تمنے اللہ کو عَلَيْكُمْ اپنے عہدون پر كَفِيلًا گواہ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہی مَا تَفْعَلُوْنَ ○ جو کرتے ہو تم عہد شکنی اور قسم کے خلاف وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو تم عہد و پیمان توڑنے مین كَالَّتِيْ نَقَضَتْ مانند اوس عورت کے جسنے کھولا اور توڑ ڈالا غَزْلَهَا اپنا کاتا سوت مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ بعد قوت کے یعنی اوسے پکا کرنے کے بعد اَنْكَاثًا ٹکڑے ٹکڑے یعنی اپنے کاتے کو اوسنے توم ڈالا اوس حالت مین کہ تاگے پکے کرچکی تھی لکھا ہی کہ عرب مین ایک عورت تھی اوسکا نام ریطہ یا رابطہ تھا اور دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ خطیہ نام تھا اور حمقا یا جعرا یا حروقا لقب اوس عورت کی بہت سی لونڈیان تھین وہ صبح تڑکے سے دوپہر تک اون اور صوف خود کاتتی اور لونڈیون سے بھی حکم کرکے کتواتی اور دوپہر ڈھلے سے حکم کردیتی کہ جو کچھ کاتا اولٹا پھرا کر تاگے کے بل کھول ڈالتین کہ پکا کیا ہوا تاگا خراب اور ضائع ہو جاتا اور ہمیشہ اوسکی یہی عادت تھی تو حق تعالی عہد توڑ ڈالنے کو تاگا توم ڈالنے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ جسطرح کہ حمقا عورت اپنے پکے کیے تاگے توم کر خراب کرتی تھی اوس طرح تم اپنے عہد ضائع نہ کرو مرد عاقل کو چاہیے کہ اپنے عہد کا تاگا عہد شکنی کی چٹکیون سے توم نہ ڈالے تاکہ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ کے حکم سے وفا کی جزا پائے بیت گرت ہواست کہ دلدار نگسلد پیمان نگاہدار سر رشتہ تا نگہدارد تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ پکڑ لیتے ہو اپنے عہد و پیمان کو دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ خیانت و مکر اور غرور درمیان اپنے اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ اس سبب سے کہ ہو جائے ایک گروہ یعنی گروہ کفار هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ وہ زیادہ دوسرے گروہ سے عدد اور مال مین یعنی مسلمانون سے مراد یہ ہی کہ کفار قریش کو مسلمانون سے زیادہ اور اونکا مال کثرت سے تمنے دیکھا تو چاہتے ہو کہ فریب اور حیلے سے معاش کرو اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ سوا اسکے نہین کہ اللہ آزماتا ہی تمھین عہد پورا کرنے کے ساتھ تاکہ لوگون کو معلوم ہو جائے کہ وفاداری کی راہ سے خدا کا عہد اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کون وفا کرتا ہی وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور البتہ ظاہر کریگا تمھارے واسطے قیامت کے دن مَا كُنْتُمْ فِيْهِ وہ کہ ہو تم اوسمین کہ تَخْتَلِفُوْنَ ○ اختلاف کرتے ہو یعنی بعث و جزا کے حال مین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اور اگر چاہتا اللہ تو البتہ کر دیتا تمھین اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ اسلام پر متفق وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ اور لیکن چھوڑ دیتا ہی گمراہی مین مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَيَهْدِيْ اور راہ دکھاتا ہی توفیق کے ساتھ مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَلَتُسْـَٔلُنَّ اور البتہ پوچھے جاؤ گے محشر مین عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ اور نہ ٹھہراؤ اپنی قسمون کو دَخَلًاۢ غدر اور مکر بَيْنَكُمْ درمیان اپنے فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ پھر ڈگجائیگا قدم اسلام کے رستے سے بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اوسکے جمنے کے بعد وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ اور چکھو گے رنج و غم دنیا مین بِمَا صَدَدْتُّمْ بسبب اسکے کہ پھر کھڑے ہوئے تم عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی عہد پورا کرنے سے وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہی آخرت مین عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ عذاب بڑا اون ضعیف مسلمانون کے واسطے یہ بڑی تہدید ہی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سے پھر جانا چاہتے تھے اور کفار قریش اونسے وعدے کرتے تھے کہ اگر تم لوگ ہمارے دین مین پھر آؤ تو ہم

اس اس صورت سے تمھین فائدے پہونچاینگے اوسے حق تعالی فرماتا ہو وَلَا تَشْتَرُوْا اور نہ مول لو یعنی نہ بدلو بِعَهْدِ
اللّٰهِ اللہ کے عہد اور اوسکے رسول کے عہد کے ساتھ ثَمَنًا قَلِيْلًا قیمت تھوڑی یعنی قریش جو تمھین تھوڑا سا مال دنیا دیتے ہین
اوسکے بدلے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نہ توڑو اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ بیشک وہ چیز جو اللہ کے پاس ہی عہد پورا کرنے والون کے
واسطے دنیا کی نعمت اور ثواب آخرت هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وہ بہتر ہی تمھارے واسطے اوس سے جو قریش تمھین دینے کا وعدہ
کرتے ہین اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے مَا عِنْدَكُمْ جو کچھ تمھارے پاس ہی دنیا کا عارضی اسباب وہ
يَنْفَدُ گذر جائیگا اور ہو چکیگا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہی رحمت کا خزانہ بَاقٍ ہمیشہ ہی کبھی نہ ہو چکیگا
ایک مرد عزیز نے گلشن راز کی شرح مین لکھا ہی کہ خارج مین جو اعیان موجود ہین اونمین سے ہر ایک عین کے واسطے دو اعتبار ہین
ایک حقیقت کی حیثیت سے وہ مظاہر ممکنات کی صورتون مین نور حق کے ظہور سے عبارت ہی اور اوسی کو تجلی شہود کہتے ہین اور دوسرا
اعتبار تعین اور تشخص کی حیثیت سے ہی اور اسی حیثیت سے انھین ممکن کہتے ہین اور خلق بھی انکا نام رکھتے ہین اور موجودات
ممکنہ کے ساتھ سب نقص اسی وجہ سے منسوب رکھتے ہین مثنوی از رہ صورت نماید غیر دوست + چون نظر کردی بمعنی جملہ اوست +
زان یکی ما عندکم ینفد شنو + جز پے ما عنده باقٍ مشو + ما عندکم ینفد دوسرے اعتبار کی طرف اشارہ ہی اور ما عند اللہ باق پہلے
اعتبار کی طرف نظم ای بوصفت بیان ما ہمہ ہیچ + ہم آن تو آن ما ہمہ ہیچ + ہرچہ بیند خیال ما ہمہ نقش + ہرچہ گوید زبان ما ہمہ ہیچ +
ما گمنہ حقیقت نرسیم + این یقین و گمان ما ہمہ ہیچ + وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اور ضرور جزا دینگے ہم اونکو جنھون نے صبر کیا
فلتے فقر پر یا مشقت تکالیف پر یا کفار کی ایذا پر یا اپنے عہد و پیمان پر صبر کیا اور منقول ہے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کہ محتاجی
اور تہیدستی پر اونھون نے صبر کیا اور عہد سے نہ پھرے اونھین دینگے ہم اَجْرَهُمْ اجر اونکا کہ جنت کی نعمت ہی یا اونکا ثواب بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
ساتھ اوس چیز کے کہ اخلاص کی رو سے تھے يَعْمَلُوْنَ عمل کرتے امام زاہدی رحمۃ اللہ تعالی نے اسکی تفسیر مین کہا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی
کہ اگر انمین سے ایک کی سو عبادتین ایک قسم کی ہون جیسے نماز یا روزہ یا زکوۃ یا صدقہ اور اون سو مین سے ایک بہتر اور پوری ہو تو اوس ایک بہتر کا
ثواب ہم پورا دینگے اور باقی کو بھی ہم قبول کر لینگے اور ہر ایک کا ثواب اوس ایک بہتر کے ثواب کے برابر ہم دینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کرے
کام اچھا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد یا عورت مین سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور وہ ایمان والا ہو اسواسطے کہ جب تک ایمان کے ساتھ عمل نہو تو ثواب کا
استحقاق نہین رکھتا فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً تو ضرور زندگی دینگے ہم اوسے دنیا مین زندگی اچھی یعنی اوسے رزق حلال ہم عطا کرینگے
تاکہ اوسکے کھانے پینے کی چیزین پاک ہون اور بعض نے کہا ہی کہ حیات طیبہ عبادت کی حلاوت ہی یا کفاف پر قناعت یا نیک کام یا عنایت
یا قضا پر رضا ایک قول یہ ہی کہ حیات طیبہ بہشت مین ہوگی اسواسطے کہ دنیا کی زندگی نقصان اور تفرقے کی آمیزش سے پاک نہین ہی
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ حیات طیبہ اوس شخص کو حاصل ہی جسمین یہ چار صفتین ہون خدا کی معرفت خدا کے ساتھ سچ بولنا امر
الٰہی کی شاہراہ پر قائم رہنا ماسوائے خدا سے مونھ پھیرنا حقائق سلمی مین مذکور ہی کہ اللہ جل شانہ کے سبب سے ماسوی اللہ سے استغنا
حیات طیبہ ہی مصرع چون تو دارم ہمہ دارم دگرم ہیچ نباید + وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ اور ضرور دینگے ہم اونھین اجر اونکا

بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ بہتر اوس کام کے کہ تھے کرتے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ پھر جب چاہے تو کہ پڑھے قرآن فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ تو پناہ ڈھونڈھ اللہ کے ساتھ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ شیطان راندے ہوئے سے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہہ خواجہ محمد پارسا قدس سرہ نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ جو وہ روایتین جو اعوذ پڑھنے مین باختلاف الفاظ وارد ہوئی ہین اوسمین مختار یہی ہی اور قرآن شریف پڑھنے کے قبل اعوذ پڑھنا بہتون کے نزدیک مستحب ہی اور اکابر دین کے ایک گروہ نے یہ بات اختیار کی ہی کہ قرآن پڑھنے کے قبل اعوذ پڑھنا واجب ہی امام قرطبی کی تفسیر مین ایک قول یہ ہی کہ فقط جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات خاص پر قرآن شریف پڑھتے وقت اعوذ پڑھنا فرض تھا اور اس امر مین آپکی اقتدا امت کے واسطے سنت ہی اور جواہر التفسیر کی ابتدا مین اعوذ پڑھنے کی بحثین تمام وکمال ہین اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ بیشک نہین ہی ابلیس کو سُلْطٰنٌ تسلط اور غلبہ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اونپر جو ایمان لائے ہین اسواسطے کہ وہ خدا کی پناہ لیتے ہین وَعَلٰی رَبِّہِمْ اور اپنے رب پر شیطانی وسوسے دفع کرنے مین یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ توکل کرتے ہین اِنَّمَا سُلْطٰنُہٗ سوا اسکے نہین کہ اوسکا تسلط عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ اونپر ہی جو اوسے دوست رکھتے ہین اور اوسکا وسوسہ مان لیتے ہین وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِہٖ اور وہ لوگ کہ تو شیطان کی اطاعت کے سبب سے مُشْرِکُوْنَ ۝ شرک کرنے والے ہین خدا کے ساتھ لکھا ہی کہ جب بعض احکام منسوخ ہوے تو کہ معظمہ کے کافرون نے ع ۱۳
یہ بات کہی کہ نعوذ باللہ محمد اپنے یارون کے ساتھ مسخرا پن کرتا ہی آج اونھین ایک حکم کرتا ہی اور کل منع کر دیتا ہی غالب ہی کہ وہ خدا پر افترا کرتا ہی اور اپنے جی سے باتین بنا کر کہہ دیتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَۃً اور جب بدلتے ہین ہم آیت ناسخ کو مَّکَانَ اٰیَۃٍ جگہہ پر آیت منسوخ کے وَّاللّٰہُ اَعْلَمُ اور خدا بڑا جاننے والا ہی بِمَا یُنَزِّلُ اوس چیز کو جو نازل کرتا ہی اور حکمت اور مصلحت کی جہت سے منسوخ کر دیتا ہی تو قَالُوْٓا کہتے ہین کافر کہ اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ سوا اسکے نہین کہ تو مفتری ہی خدا پر افترا کرتا ہی اور اپنی طرف سے باتین بنا لیتا ہی بَلْ اَکْثَرُھُمْ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بلکہ بہتیرے اونکے لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے منسوخ کرکے دوسرے احکام جاری کرنے کی حکمت قُلْ نَزَّلَہٗ کہدے اونسے کہ اوتارا ہی اوسے یعنی قرآن کو رُوْحُ الْقُدُسِ روح پاک نے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین مِنْ رَّبِّکَ تیرے رب کے پاس سے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تا کہ ثابت رکھے اونھین جو ایمان لائے ہین اور اونکے اعتقاد کو اس بات پر مضبوط کر دے کہ یہ حق تعالی کا کلام ہی یعنی آیت ناسخ کو سنین اور اوسکی مصلحت اور حکمت کی رعایت مین غور اور فکر کرین تو اونکا دل مطمئن ہو جائے وَھُدًی اور قرآن نازل ہونا ہدایت کے واسطے ہی وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور خوشخبری دینے والا مسلمانون کو جنت کی لکھا ہی کہ عامر بن حضرمی کا ایک غلام رومی تھا اوسے جبر کہتے تھے اور یہ بھی کہتے ہین کہ دو غلام تھے جبر اور یسار تلوارون کو صیقل کیا کرتے تھے اور اہل کتاب سے تھے توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی طرف گذرتے تو اونکی قرات سنا کرتے اور بعضون نے کہا ہی کہ حویطب کا ایک غلام تھا عائش نام اہل کتاب یا یعیش یا بلعام یا نجیس یا عداس نام اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ اوسے ابو فکیہہ کہتے تھے راتون کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتا اور قرآن کی تعلیم لیتا کفار قریش کہتے کہ تو بہ

محمد اس غلام سے کلام سیکھ کر جسے کہتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اور البتہ یقینی جانتے ہین ہم اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ یہ کہ وہ کہتے ہین کہ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ سوا اسکے نہین کہ اوسے سکھاتا ہی آدمی یعنی جبر یا ابو فکیہہ لِسَانُ الَّذِیْ وہ زبان اوسکی کہ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ سکھانے کو اوسکی طرف نسبت کرتے ہین یعنی گمان کرتے ہین کہ وہ سکھاتا ہی اَعْجَمِیٌّ صاف نہین ہی یعنی غیر فصیح ہی وَّھٰذَا اور یہ قرآن لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ زبان عربی صاف ہی کہ تم باوصف اسکے کہ عربی عبارت بنانے مین کمال درجہ فصاحت اور نہایت مرتبہ قدرت رکھتے ہو اوسکے مثل بنانے مین عاجز ہو اور نہین بناسکتے تو یہ دعوی کہ مرد عجمی کجی زبان والا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس فصاحت اور بلاغت کے ساتھ کلام سکھا دیتا ہی صریح باطل ہی اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک وہ لوگ جو لَا یُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لاتے بِاٰیٰتِ اللّٰهِ آیات کتاب الٰہی کے ساتھ اور تصدیق نہین کرتے کہ اللہ کے پاس سے آئی ہین لَا یَھْدِیْھِمُ اللّٰهُ راہ نہین دکھاتا اونہین اللہ نجات کی یا جنت کی وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اور واسطے اونکے ہی عذاب دردناک آخرت مین قرآن کے ساتھ اونکے کفر کے سبب سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف افترا کی نسبت کرنے سے حالانکہ وہ کافر خود مفتری ہین اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ سوا اسکے نہین کہ بنالیتے ہین جھوٹ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ وہ لوگ جو ایمان نہین لاتے بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآن کا اور کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہی وَاُولٰٓئِکَ اور وہ مفتری لوگ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۝ وہ ہین جھوٹے کہ کہتے ہین اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ اور حقیقت مین جھوٹ بولنا اونھی کی عادت ہی لکھا ہی کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے قریش کے آلہہ باطلہ سے تعرض فرمایا تو قریش نے اون غریب صحابہ کو ایذا دینا شروع کی جو کوئی حمایت نہ رکھتے تھے جیسے بلال خباب عمار اور اونکے باپ یاسر اور اونکی مان سمیہ رضی اللہ عنہم او سکافران غریب صحابہ پر جبر کرتے کہ تم کفر کی طرف پھر آؤ صحابہ نے اپنے طریقے پر ثابت قدمی کرکے کافرون کی ایذا رسانی پر صبر کیا یہانتک کہ عمار کے مان باپ شہید ہوگئے اور عمار رضی اللہ عنہ ضعف جسمانی اور بے طاقتی اور ناتوانی کی وجہ سے کافرون کی ایذا نہ اوٹھاسکے جس بات مین کافرون کی رضامندی تھی وہ کہدی کہ بَلْ اٰمَنْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی کہ عمار نے طریق کفر اختیار کرلیا اور اپنے دین سے بیزار ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہین ہی عمار تو سر سے پاؤن تک ایمان سے بھرا ہوا ہی اور ایمان اوسکے گوشت اور خون مین مل گیا ہی یعنی اوسکے باطن مین ایمان نے ایسی جگہ کرلی ہی کہ ہرزہ بیہودہ کہنے والے کی گفتگو سے اوسمین فرق نہین پڑسکتا عمار بھی روتے ہوے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جناب مین حاضر ہوے آپ اپنے دست مبارک سے اونکے آنسو پوچھتے اور فرماتے تھے کہ تجھے کیا ہی اِنْ عَادُوْا لَکَ فَعُدْ لَهُمْ اگر پھر وہ تیری طرف اور زبردستی کرین تو اوسی کلمے کے ساتھ اونکی طرف پھر جا اور یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی کہ مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ جو کوئی کافر ہو جائے اللہ کے ساتھ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِهٖٓ بعد اپنے ایمان کے اور مرتد ہو جائے جیسے ابن خطل طعمہ مقیس اور اونکے مثل وہ محل عذاب الٰہی مین ہین اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ مگر جو کوئی زبردستی کیا جائے وَقَلْبُهٗ اور اوسکا دل مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ آرام مین رہے ساتھ ایمان کے اور اوسکا عقیدہ نہ پھرے جیسے عمار رضی اللہ عنہ وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ اور مگر جو کوئی کھولدے بِالْکُفْرِ صَدْرًا کفر کے ساتھ اپنا سینہ

یعنی جو لوگ اپنے کفر پر پھر آئین اور اوس پر اعتقاد کرین فعلیہم تو اونپر ہی غضب من اللہ غصہ اللہ کی طرف سے ولہم
اور اونکے واسطے ہی عذاب عظیم عذاب بڑا بڑے گناہ یعنی مرتد ہو جانے کے سبب سے ذلک یہ بڑا عذاب اونپر بانہم
استحبوا بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے دوست رکھا اور اختیار کر لیا الحیوۃ الدنیا زندگی دنیا کو علی الاخرۃ
نعمت عقبی پر وان اللہ اور اس سبب سے ہی کہ اللہ لا یہدی نہین چاہتا ہی کہ راہ دکھائے القوم الکفرین گروہ
کافرون کو یعنی مرتدون کو اونکی راہ جو ایمان پر ثابت رہنے کا سبب ہوا اولئک وہ کافرون کا گروہ الذین طبع اللہ وہ
لوگ ہین کہ مہر کر دی اللہ نے علی قلوبہم اونکے دلون پر کہ اونھون نے حق بات نہ سمجھی وسمعہم اور اونکے کانون پر کہ اونھون
حق بات نہ سنی وابصارہم اور اونکی آنکھون پر کہ حق تعالی کی قدرت کے آثار اونھون نے نہ دیکھے واولئک اور وہ گروہ ہم
الغفلون وہ غافل ہین حق سے بیخبر لا جرم انہم سچ ہی اینمین کچھ شبہہ نہین کہ وہ فی الاخرۃ آخرت بین ہم
الخسرون وہ نقصان پانے والے ہین اسواسطے کہ عمر کا سرمایہ ضائع کر کے بازار دنیا مین کچھ فائدہ نہ حاصل کیا اور اہل غفلت کے پاس
بازار قیامت مین ہاتھ خالی اور حسرت بھرے دل کے سوا اور کچھ نہوگا مثنوی قیامت کہ بازار مینو نہند ✝ منازل باعمال نیکو دہند ✝
بضاعت بچندانکہ آری بری ✝ وگر مفلسی شرمساری بری ✝ کہ بازار چندانکہ آگندہ تر ✝ تہیدست را دل پراگندہ تر ✝ ثم ان ربک
پھر بیشک رب تیرا بخشنے والا ہی للذین ہاجروا اونکے واسطے جنھون نے ہجرت کی مدینہ منورہ کی طرف جیسے خباب صہیب
سالم بلال رضی اللہ عنہم من بعد ما فتنوا پیچھے اوس سے کہ سختی کھینچ چکے تھے اور کافرون سے بڑی ایذا پا چکے تھے ثم جاہدوا
پھر جہاد کیا اونھون نے وصبروا اور صبر کیا جہاد پر ان ربک بیشک تیرا رب من بعدہا بعد ہجرت اور جہاد اور صبر کے لغفور
البتہ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہی اونکے گذرے ہوے گناہ رحیم مہربان ہی اونپر اونھین آیندہ عبادت کی توفیق دیگا ع ۱۰
یوم تاتی یاد کرو وہ دن کہ آئیگا کل نفس ہر نفس یعنی ہر ایک انسان تجادل جھگڑتا ہوا عن نفسہا اپنے نفس سے یعنی اپنے کو
آپ ملامت کریگا گنہگار کہیگا کہ مین نے کیون گناہ کیا عبادتگذار کہیگا کہ مین نے عبادت زیادہ کیون نہ کی یا ہر ایک جھگڑیگا اپنے نفس کی
رہائی کے واسطے اور نفسی نفسی کہیگا وتوفی کل نفس اور پوری پوری دیجائیگی ہر نفس کو ما عملت جزا اوسکی جو کچھ اوسنے کیا ہی وہم
لا یظلمون اور وہ ظلم نہ کیے جاوینگے جزا دینے مین وضرب اللہ مثلا اور بیان کی اللہ نے ایک مثال قریۃ
کانت ایک بستی کو کہ تھی امنۃ امن والی قیصرون کے اوترنے اور جبارون کے ارادے سے مطمئنۃ چین والی
اور اوس بستی کے لوگ آسودہ تھے یاتیہا رزقہا آتا تھا اوس بستی مین بستی والون کا رزق رغدا فراغت اور کثرت کے
ساتھ من کل مکان ہر جگہہ سے یعنی اوسکے اطراف و جوانب سے فکفرت پھر کافر ہو گئے یعنی اوس بستی والون نے
ناشکری کی بانعم اللہ اللہ کی نعمتون کے ساتھ اور شکر نہ کیا فاذاقہا اللہ پھر چکھایا اللہ نے اوس بستی والون کو
لباس الجوع والخوف پہناوا بھوک اور ڈر کا بما کانوا یصنعون بسبب اوسکے کہ تھے کرتے
برے کام چکھنے کو استعارہ کیا ہی اثر ضرر کے ادراک کے واسطے اور لباس کو اوس چیز کے واسطے جو کسی کو گھیرے اور پھیلے

یعنی حق تعالی نے ایسا کیا کہ اون لوگون نے بھوک اور ڈر کا اثر پایا جو اونھین گھیرے ہوے تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ یہ مثل مکہ معظمہ کے لوگون کے واسطے ہی کہ لوٹ مار سے امن مین تھے اور فراغت اور ارزانی مین اوقات بسر کرتے تھے چونکہ جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی نعمت نبوت سے کافر ہوگئے اور شکر نہ کیا تو حق تعالی نے اونکی فراغت کو قحط سے بدل دیا یہانتک کہ سات برس تنگی اور خشکسالی مین مبتلا رہ کر بھوک کے مارے مردار کھانے لگے اور خون پینے لگے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بد دعا تھی کہ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ اور اونکی بیخوفی کو خوف سے بدل دیا یعنی مسلمانون کا خوف اونکے دلون مین ڈالدیا یہانتک کہ سفر شام کا تردد اور ارادہ اونھون نے ترک کیا اور اپنی جان مال سے بیخوف نہ تھے **وَلَقَدْ جَآءَھُمْ** اور تحقیق کہ آیا اونکے پاس **رَسُوْلٌ مِّنْھُمْ** رسول اونھین سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فَکَذَّبُوْہُ** پھر تکذیب کی اونھون نے اوسکی **فَاَخَذَھُمُ الْعَذَابُ** تو لے لیا اونھین عذاب نے یعنی قحط اور ڈر نے **وَھُمْ ظٰلِمُوْنَ** ○ حال یہ ہی کہ وہ ظلم کرنے والے ہین اپنے اوپر شرک اور تکذیب کے سبب سے لکھا ہی کہ قریش کی عورتون نے کسی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت مین بھیجا اور یہ بات عرض کی کہ ہمارے مردون نے اگر آپکے ساتھ دشمنی کی تو ہمکو کی عورتون اور بچون کا کیا گناہ ہی کہ قحط کے مارے مرنے کے قریب ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور لوگ مکہ معظمہ مین کچھ غلہ لیگئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **فَکُلُوْا** پھر کھاؤ اے مکے کی عورتو اور لڑکو **مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ** اوس مین سے جو روزی دی تمھین اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوے لوگون کے ہاتھ سے **حَلٰلًا طَیِّبًا** اس حلال پاک اور بعضے کہتے ہین کہ یہ خطاب مومنون کے ساتھ ہی اونھین حق تعالی فرماتا ہی کہ حلال روزی کھاؤ **وَّاشْکُرُوْا** اور شکر کرو **نِعْمَتَ اللّٰہِ** نعمت الہی کا **اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ** اگر تم اللہ تعالی کو **تَعْبُدُوْنَ** ○ عبادت کرتے یا اوسکا حکم مانتے ہو **اِنَّمَا حَرَّمَ** سوا اسکے نہین کہ حق تعالی نے حرام کردیا **عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ** تمپر مردا **وَالدَّمَ** اور خون جاری **وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ** اور گوشت سور کا اور جو کچھ وسمین سے آدمی کھا سکے **وَمَآ اُھِلَّ** اور وہ چیز کہ آواز نکالی جائے **لِغَیْرِ اللّٰہِ** غیر خدا کے واسطے **بِہٖ** ساتھ اوسکے ذبح کرتے وقت یعنی جس جانور کو بتون کے نام پر قتل کرین **فَمَنِ اضْطُرَّ** پھر جو کوئی بے بس ہو اور اوسے حرام چیزون مین سے کچھ کھانا ضرور پڑجائے **غَیْرَ بَاغٍ** نہ مزہ ڈھونڈھنے والا **وَّلَا عَادٍ** اور نہ سیری سے زیادہ کھانے والا **فَاِنَّ اللّٰہَ** تو بیشک اللہ جل شانہ **غَفُوْرٌ** بخشنے والا ہی بے بس کے گناہ **رَّحِیْمٌ** ○ مہربان ہی اوسے اجازت دینے مین **وَلَا تَقُوْلُوْا** اور نہ کہو **لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ** واسطے اوس چیز کے جسے بیان کرتی ہین زبانین تمھاری یعنی اپنے بیان زبانی کے ساتھ نہ بولو **الْکَذِبَ** جھوٹ یعنی جو جھوٹ بات تمھاری زبان پر آئے اوسے زبان سے نہ نکالو اور وہ جھوٹ بات یہ ہی جو اونھون نے کہی کہ **ھٰذَا حَلٰلٌ** یہ حلال ہی یعنی بحیرہ اور سائبہ کے پیٹ مین جو کچھ ہو وہ حلال ہی ہمارے مردون پر **وَّھٰذَا حَرَامٌ** اور یہ حرام ہی یعنی وہی جو مذکور ہوا وہ حرام ہی ہماری عورتون پر اونکے واسطے حلال انکے لیے حرام اسواسطے کہتے ہو **لِّتَفْتَرُوْا** تاکہ افترا کرو **عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ** خدا پر جھوٹ اور کہتے ہو کہ اللہ تعالی نے ہمین یہ حکم فرمایا ہی **اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ** بیشک جو لوگ افترا کرتے ہین **عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ** خدا پر جھوٹ وہ **لَا یُفْلِحُوْنَ** ○ نہ چھٹکارا پائینگے عذاب قیامت سے **مَتَاعٌ قَلِیْلٌ** اس جسواسطے وہ افترا کرتے ہین وہ فائدہ تھوڑا سا ہی

دنیا مین جبت پٹ جاتا رہیگا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ اور اونکے واسطے ہی عذاب دُکھ دینے والا یعنی آخرت مین ہمیشہ رہنے والا
وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا اور اون لوگون پر جو دین یہودی مین داخل ہوے حَرَّمْنَا حرام کردیا ہمنے مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ
جو بیان کیا ہی ہمنے تجھ سے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی یہ سورت نازل ہونے کے قبل سورۂ انعام مین اور وہ اللہ جل شانہ کا یہ کلام ہی وَعَلَى
الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ آخر آیت تک وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ظلم نہین کیا ہمنے اونپر وہ چیزین حرام کرنے کے سبب سے
وَلٰكِنْ كَانُوْا اور لیکن تھے وہ کہ گناہون کی کثرت کے سبب سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے یہانتک
کہ عذاب کے مستحق ہوگئے ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ پھر بیشک رب تیرا لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ واسطے اون لوگون کے جنھون نے
گناہ کیے بِجَهَالَةٍ بسبب غفلت اور نادانی کے اور انجام کار مین غور و فکر نہ کرنے کے سبب سے ثُمَّ تَابُوْا پھر توبہ کی اونھون نے
مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پیچھے سے اوس گناہ کے وَاَصْلَحُوْٓا اور درستی پر لائے اپنے کام اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب مِنْ بَعْدِهَا ع ۱۵ ۹
پیچھے سے توبہ کے لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا ہی گناہون کو توبہ کے سبب سے رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہی کہ بندون سے توبہ قبول کرلیتا ہی
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ بیشک ابراہیم کہ خلیل جلیل ہی كَانَ اُمَّةً تھا ایک امت یعنی بہت سے کمالات اور فضائل وے مین جمع تھے کہ
بہت لوگون کے سوا ایک آدمی مین وہ نہین پائے جاتے شعر لَيْسَ عَلَى اللّٰهِ بِمُسْتَنْكَرٍ ٭ اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ ٭ بیت جانا تو یگانہ
ولے ذاتِ تو ہست ٭ مجموعۂ آثارِ کمالاتِ ہمہ ٭ کہتے ہین جب اونھین آگ مین ڈالا اوس سے قبل اونکے سوا روے زمین پر کوئی مومن
نہ تھا تو وہ تنہا امت تھے قَانِتًا لِّلّٰهِ فرمانبردار خدا کا اور قائم اوسکے حکم پر حَنِيْفًا باطل دینون سے دین حق کی طرف جھکنے والا
وَلَمْ يَكُ اور نہ تھا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ شرک کرنے والا جیسا کہ قریش کو گمان ہی اور تھا شَاكِرًا شاکر کرنے والا لِّاَنْعُمِهٖ
اللہ کی نعمتون کا اِجْتَبٰهُ برگزیدہ کرلیا اللہ نے اوسے نبوت کے ساتھ وَهَدٰىهُ اور ہدایت کی اوسے خدا کی طرف دعوت
کرنے مین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ طرف سیدھی راہ کے کہ توحید ہی وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا اور دی ہمنے اوسے
دنیا مین حَسَنَةً نیکی کہ ذکر خیر ہی یا اولاد ابرار یا خلق کے دلون مین محبت کہ سب ملتون والے اونھین دوست رکھتے ہین اور اونپر ثنا
کہتے ہین یا یہ کہ حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا اونکی نسل مین ہین یا یہ کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین پر درود کے ساتھ
اونپر درود بھیجا جاتا ہی اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِنَّهٗ اور بیشک ابراہیم فِي الْاٰخِرَةِ
آخرت مین لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ سزاوار ہی درجات عالی کا امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ دنیا مین اونکی نیکیان
کم ہونگی آخرت مین اونکی نیکیون کے سبب سے ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ پھر وحی کی ہمنے تیری طرف اَنِ اتَّبِعْ یہ کہ پیروی کر
توحید مین مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ملت ابراہیم کی کہ مائل تھا سب دینون سے اوس ملت کی طرف یا خلق کو حق کی طرف
دعوت کرنے مین اوسکا متبع رہ جسطرح وہ نرمی کے ساتھ اور ایک کے بعد ایک دلیل لاکر اور ہر ایک سے اوسکی فہم کے موافق گفتگو اور
بحث کرکے دعوت کرتا تھا تو بھی اوسی طرح دعوت کر صاحب تیسیر نے لکھا ہی کہ اتباع متبوع کی راہ چلنا ہی تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم
اتباع حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کو اس سبب سے تھی کہ آپ اونکے بعد مبعوث ہوے اس سبب سے نہین کہ آپ اونسے کم تھے

اسواسطے کہ اَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ کے حکم سے یہ امر مقرر اور مسلم ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سب انبیا علیہم السلام سے
اکمل اور افضل ہی اور فضیلت مین آپکا حصہ سب اصفیا سے زیادہ اور شامل ہی بیت تو اصلی وباقی طفیل تو اند + تو شاہی و مجموع خیل تو اند
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ اور نہ تھا ابراہیم مشرکون مین سے یہ کفار قریش کی رد ہی وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے باپ ابراہیم کا
دین رکھتے ہین لکھا ہی کہ حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہدو کہ جمعے کے دن کام چھوڑ کر خدا کی
عبادت مین مشغول ہون جب بنی اسرائیل کو حکم پہونچا تو کچھ لوگون نے قبول کیا اور بہتون نے سرکشی کی اور اونمین بھی اختلاف پڑا ایک
جماعت بولی کہ ہم ہفتے کا دن اختیار کرتے ہین اسواسطے کہ اوسدن حق تعالی نے خلق کو پیدا کرنے سے فراغت پائی ہی اور ایک گروہ نے
اس طرف رجوع کی کہ اتوار کا دن اولی ہی اسواسطے کہ اوسدن حق تعالی نے خلق کو پیدا کرنا شروع کیا حق تعالی نے اونکی مخالفت اور
نافرمانی کی شامت سے ہفتے کے دن کی تعظیم اونپر فرض کردی اور اس باب مین مبالغہ کیا اور تشدید فرمائی چنانچہ فرماتا ہی اِنَّمَا جُعِلَ
السَّبْتُ سوا اسکے نہین کہ کردی گئی ہفتے کے روز کی تعظیم یعنی فرضیت کے ساتھ لکھدی گئی عَلَی الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا اونپر
جنھون نے اختلاف کیا فِیْهِ اوسدن مین اور ہفتے کے دن کی تعظیم یہ تھی کہ اوسدن کمائی نہ کرین کسی کام مین مشغول نہون
اوس روز کو عید ٹھہرالین اللہ جل شانہ کی عبادت کے سوا اور کچھ نہ کرین اور یہ حکم اونپر نہایت مرتبہ شاق تھا زاد المسیر مین لکھا ہی کہ حضرت
موسی علیہ السلام نے اوسدن ایک شخص کو دیکھا کہ مال اوٹھائے ہوے کسی جگہہ لیے جاتا ہی تو اونکے حکم سے لوگون نے اوسکی گردن ماری اور
اوسکی نعش ایسے مقام پر پھیکدی کہ مردار خوار جانور چالیس روز تک نوچ نوچ کر کھایا کیے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَيَحْكُمُ البتہ حکم
کریگا بَيْنَهُمْ درمیان اونکے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فِيْمَا كَانُوْا اوسمین کہ تھے فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○ جسمین
اختلاف کرتے یعنی اوسدن مین جو عبادت کے واسطے مقرر تھا تبیان مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ حق تعالی نے
ہمسے پہلے ایک جماعت کو حکم کیا تھا کہ جمعے کے دن عبادت کیا کرے اوسنے اوسدن مین اختلاف کیا حق تعالی نے ہمین اوسکی ہدایت کردی
تو ہمارے واسطے آج کا دن ہی یعنی جمعہ اور یہود کے واسطے کل یعنی ہفتہ اور نصارا کے لیے پرسون یعنی اتوار اُدْعُ پکار اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم خلق کو اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ اپنے رب کی راہ کی طرف بِالْحِكْمَةِ ساتھ پکی بات کے یعنی ایسی دلیل کے ساتھ کہ حق کو ثابت اور
شبہے کو زائل کردے وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور ساتھ نصیحت نیک کے کہ فائدہ دینے والے خطاب اور نفع کرنے والی حکایتین ہین
وَجَادِلْهُمْ اور جھگڑا کر اونسے یعنی مباحثہ کر بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ایسی راہ سے جو بہتر ہی یعنی نرمی اور خوشخوئی کے ساتھ اور
ظاہری مقدمات مرتب کرکے اور بعضون نے کہا ہی کہ حکمت دعوت خواص کے واسطے ہی اور موعظت حسنہ ہدایت عوام کے لیے اور جدال
معاندون کو دفع کرنے کو ترجمۂ کشف مین لکھا ہی کہ دعوت کے تینون طریقے پہونچنے کی تینون راہون کی طرف اشارہ ہی یعنی حقیقت طریقت
شریعت کی طرف اسواسطے کہ بعضے محقق حقیقت اوسے کہتے ہین کہ بندے کو بلا واسطہ حق تعالی سے حاصل ہو اور شریعت وہ ہی جو رسول کے
واسطے سے حاصل ہو اور طریقت طریق سلوک مین رعایت ادب کا نام ہی اسواسطے کہ دعوت کا دروازہ تین طور سے کھلا ہی ایک تو حکمت کا
دروازہ اور وہ بڑی عطا بے واسطۂ جبریل علیہ السلام پہونچی ہی اور حقیقت اوس کرامت سے عبارت ہی کہ خلق کو اوسمین شرکت اور وساطت کی

مجال نہو تو مورد حقیقت کے ساتھ باب حکمت کی تخصیص مناسب ہی دوسرے موعظت حسنہ کا باب ہی اوسکی تخصیص علم طریقت کے ساتھ مناسب معلوم ہوتی ہی کہ علم طریقت کی بنا نیکی اور ادب کی رعایت اور جانب خوشخوئی کی حفاظت پر ہی تیسرے ایسی راہ سے مباحثے کا باب جو راہ بہتر ہی اور وہ راہ شریعت کے ساتھ خاص ہی کہ اوسکی بنیاد تکلیف احکام اور بیان حلال و حرام پر ہی اور اوسکی تشریح اور توضیح دلیلوں اور حجتوں کی محتاج ہی اور اس کلام حقائق نظام سے حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کا کمال اور خواص و عوام کے گروہوں کو اوسکا شامل ہونا معلوم اور مفہوم ہوتا ہی شیخ عطار قدس سرہ فرماتے ہین **نظم** تو را چون اصل موجودات بود + ذات او چون معطی ہر ذات بود + واجب آمد دعوت ہر بہتش + دعوت ذرات پیدا و نہانش + **اِنَّ رَبَّكَ** بیشک تیرا رب **هُوَ اَعْلَمُ** وہ بڑا جاننے والا ہی **بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ** جو بھولا اوسکی راہ سے **وَهُوَ اَعْلَمُ** اور وہی بہتر جاننے والا ہی **بِالْمُهْتَدِيْنَ** ○ راہ پائے ہوون کو اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی طرف بلانے اور احکام پہونچانے کے سوا اور کچھ تمپر نہین لکھا ہی کہ حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے جنگ بدر مین جب دیکھا کہ کفار اشرار سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو مثلہ کرتے ہین یعنی شہید کرنے کے بعد اونکے ہاتھ پانون کاٹتے ہین تو آپ نہایت مرتبہ مغموم و ملول ہوے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے خطاب کرکے آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ اگر کافرون پر خدا مجھے فتح دیگا تو تمھارے عوض مین ستر کافرون کو ضرور مثلہ کرونگا تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **وَاِنْ عَاقَبْتُمْ** اور اگر عقوبت کرو بدلے مین اوس شخص کو جسنے تمپر عقوبت کی ہی **فَعَاقِبُوْا** تو عقوبت کرو **بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ** مانند اوس چیز کے کہ عقوبت کیے گئے ہو ساتھ اوسکے یعنی اونھون نے تو تم مین سے ایک آدمی کو مثلہ کیا تم بھی اوسکے برابر نہین سے ایک ہی کو مثلہ کرو ستر کو نہین **وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ** اور اگر صبر کرو اور اونپر عقوبت کرنے سے درگذر رو تو **لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ** ○ البتہ وہ صبر بہتر ہی صبر کرنے والون کے واسطے بدلا لینے سے ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کا لانا اس بات کی خبر دیتا ہی کہ اللہ جل شانہ اونکی تعریف فرماتا ہی اس بات پر کہ وہ صابر ہین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافرون سے بدلا نہین لیا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا **وَاصْبِرْ** اور صبر کر اوس تکلیف پر جو جنگ اُحد مین تجھے پہونچی **وَمَا صَبْرُكَ** اور نہین ہی صبر تیرا **اِلَّا بِاللّٰهِ** مگر بسبب توفیق اور مدد الٰہی کے **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ** اور نہ رنجیدہ ہو اس بات پر کہ کافرون نے تجھسے مونھ پھیر لیا و تیرے لشکر پر غالب ہوگئے **وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ** اور نہ رہ تنگدلی مین **مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ** ○ اوس چیز سے جو وہ برے حیلے کرتے ہین **اِنَّ اللّٰهَ** بیشک اللہ نصرت اور مدد کرنے مین **مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا** ساتھ اون لوگون کے ہی جنھون نے شرک اور معصیت سے پرہیز کیا **وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ** ○ ع اور وہ لوگ کہ نیک کام کرنے والے ہین یعنی موحد اور مخلص لوگ اور بعضون نے لکھا ہی کہ تقوی امر الٰہی کی تعظیم کی طرف اشارہ ہی اور احسان خلق خدا پر شفقت کی جانب اشارہ ہی اور اسلام و ایمان کا مدار انھی دو صفتون پر ہی **نظم** ز احسان خاطر مردم شود شاد + بہ تقوی خانہ دین گردد آباد + بسوے این صفتہا گر شتابی + رضاے خلق و خالق ہر دو یابی

ع ۹ (۶)

سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ مِائَةٌ وَّاَحَدَ عَشَرَ اٰيَةً
سورہ بنی اسرائیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو گیارہ آیتین ہین

ایاتہا ۱۱۱
رکوعاتہا ۱۲
کلماتہا ۱۵۸۲
حروفہا ۶۷۲۰

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ پاکی اور بے عیبی اوسکے واسطے ہی جو بزرگی کی جہت سے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لیگیا اپنے بندے کو کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہین لَیْلًا ایک رات یعنی رات کے ایک حصے مین مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام سے کہ حرم کعبہ کو کہتے ہین یا حضرت امّ ہانی
رضی اللہ عنہا کے گھر سے اسواسطے کہ مکہ اور اوسکی حریم سب مسجد ہی اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا ایسی مسجد کی طرف جو بہت دور ہی اہل مکہ سے
یعنی بیت المقدس الَّذِیْ بٰرَکْنَا ایسی مسجد کہ برکت دی ہمنے حَوْلَہٗ اوسکے گرداگرد کو کہ شام کی زمین ہی دینی برکت بھی کہ ہمنے اوسے
وحی اوترنے کی جگہ اور انبیا علیہم السلام کی عبادتگاہ بنایا اور دنیوی برکت بھی کہ وہ زمین مبارک درختون اور نہرون سے گھری ہوئی ہی
میوون کی کثرت فراخی معیشت اور ارزانی کے سبب سے مالامال ہی تو اس جگہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیگئے لِنُرِیَہٗ تاکہ دکھاوین
ہم اونھین مِنْ اٰیٰتِنَا کچھ دلیلین اپنی قدرت کی کہ تھوڑی ہی دیر مین مکہ معظمہ سے ملک شام کو پہونچ گئے اور بیت المقدس کو
مشاہدہ فرمایا اور انبیا علیہم السلام کو دیکھکر اونکے مقامون پر ٹھہرے اور آسمانون کے عجایب غرائب پر مطلع ہوئے اکثر علما اس بات پر ہین
کہ معراج شریف بعثت کے بارھوین برس ہوئی اور معراج کے مہینے مین اختلاف ہی کہ ربیع الاول ہی یا ربیع الآخر یا رمضان یا شوال
یا رجب کی ستائیسوین شب کے بہت مشہور ہی اور مکہ معظمہ سے بیت المقدس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف لیجانا نص قرآنی سے
ثابت ہی اسکا منکر کافر ہی اور آسمانون پر چڑھنا اور مرتبۂ قرب پر پہونچنا اون احادیث مشہورہ سے ثابت ہی جو حد تواتر کے قریب ہین
جو اسکا منکر ہو وہ گمراہ اور مبتدع ہی مثنوی شاہ معراج نبی افرست + ہر کہ مقر نیست بدین کافرست + دستگہ سلطنت این جمال +
نیست بپا مردی خیل خیال + عقل چہ داند چہ مقامست این + عشق شناسد کہ چہ دامست این + اکثر اہل اسلام کا اعتقاد اس بات پر ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج معاً جسم اور روح کے ساتھ جاگنے مین واقع ہوا اور جو لوگ اس قصے مین جسم کے ثقل کو بلند ہونے سے
مانع جانتے ہین وہ اہل بدعت اور منکر قدرت ہین بیت آنکہ سرشت تنش از جان بود + سیر عروجش بہ تن آسان بود + اوس شب کو
حضرت جبرئیل ملائکہ علیہم السلام کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہوئے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امّ ہانی رضی اللہ عنہا کے
حجرے سے مسجد الحرام مین لیگئے سینۂ مبارک شق کیا دل حق منزل دھوکر پھر اپنے مقام پر رکھدیا پھر براق پر سوار کیا اور تھوڑی دیر مین
بیت المقدس پہونچادیا نظم شبے رخ تافتہ زین دار فانی + بخلوت در سراے امّ ہانی + رسیدش جبرئیل از بیت معمور + براق برق سیر آورد از دور +
قوی پشت و گران سیر و سبک خیز + براندن دور بین وقت شدن تیز + صحیح روایت یہی کہ حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا نے
بیت المقدس مین ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کو دیکھا اور اونکی امامت کی پھر صخرۂ معظمہ پر سے براق پر یا پر جبرئیل پر سوار ہوکر معراج پر گئے
پہلے آسمان پر حضرت آدم دوسرے پر حضرت یحیی اور عیسی تیسرے پر حضرت یوسف چوتھے پر حضرت ادریس پانچوین پر حضرت ہارون چھٹے پر حضرت
موسی ساتوین پر حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا اور اونکو سلام کیا اعزاز و اکرام کے ساتھ سبھون نے جواب دیا سدرۃ المنتہی بیت المعمور
حوض کوثر نہر الرحمۃ نظر مبارک سے گذرین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام حجاب نور کے قریب آپکی رفاقت سے باز رہے اور عرض کی
کہ اب اگر ذرہ بھی مین بڑھون تو جل جاؤن بیت چنان گرم در تیہ قربت براند + کہ در سدرہ جبرئیل ازو باز ماند + وہان سے تنہا نور اور
ظلمت کے حجاب قطع فرماتے ہوئے ایسے مقام پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے کہ براق بھی چلنے سے باز رہا پھر رفرف پر آپ سوار ہوئے اور

پایۂ عرش کے قریب پہونچے اور بہزار بار درگاہ الٰہی سے اُدْنُ مِنِّیْ کا خطاب سُنا اور ہر بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ہی ترقی حاصل ہوئی یہانتک کہ بچھونے پر قدم مبارک رکھا اور وہان سے فَتَدَلّٰی کی منظر گاہ پر پہونچے پھر کَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی خلوت خاص مین داخل ہوے فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی کے اسرار سُنے نظم کلام سرمدی بے نقل بشنید + خداوند جہان را بے جہت دید + بدید انچہ از حد دیدن برون بود + مپرس از ماز کیفیت کہ چون بود + اور صحیح روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھی کلمات سے ثنائے الٰہی ادا کی کہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کے خطاب سے اعزاز واکرام پایا اور اس سلام کے خلعت مین اپنی امت کو بھی داخل فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ بیت چو کردہ وعدہاے لطف در گوش + نہ کردہ امت خود را فراموش + اور پھرتے وقت جنت اور اوسکے درجات اور دوزخ اور اوسکے درکات آپکو دکھائے اور نماز کا ہدیہ امت مرحومہ کے واسطے معین ہوا اور آپ بیت المقدس مین پھر آئے اور مکۂ معظمہ کی طرف متوجہ ہوے راہ مین قریش کے قافلے دیکھے اور اس سفر معراج مین تین ساعت یا چار ساعت کی دیر لگی نظم راہ ز اندازہ برون رفتہ + پی نہ توان برد کہ چون رفتہ + عقل درین واقعہ حاشا کند + عشق نہ حاشا کہ تماشا کند + لکھا ہے کہ جب رات گذری اور صبح ہوئی تو آپنے معراج کا قصہ بیان فرمایا مسلمانون نے تصدیق کی اور کافرون نے کہا کہ یہ بات عقل سے بہت بعید ہے بیت المقدس کی نشانیان پوچھین فوراً وہ مسجد نظر انور کے سامنے صورت پکڑے موجود تھی جو کچھ کفار پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے تکلف بتا دیتے کافرون نے اپنے قافلون کی خبر پوچھی آپنے مفصل کہدی توفیق الٰہی جسکے شامل حال نہوئی اوسنے انکار اور تکذیب زیادہ کی غرض کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج پر بلایا تا کہ آپ ملک اور ملکوت کی نشانیان دیکھین اور اونکا حال اہل عالم سے کہین اور مطلب یہ تھا کہ منکرون کی تکذیب مقرون کی تصدیق ظاہر ہو جائے اور منافق موافق مین امتیاز ہو جائے اِنَّہٗ بیشک خدا ھُوَ السَّمِیْعُ وہ تو ہی سننے والا کافرون کی باتین تکذیب کے باب مین اَلْبَصِیْرُ ○ دیکھنے والا مسلمانون کے حال تصدیق کے باب مین اور ایک قول کے موافق سمیع اور بصیر مستمع اور مبصر کے معنی مین ہے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا کلام سنایا اور اپنی قدرت لازوال کی نشانیان دکھائین اور بعضے مفسر اِنَّہٗ کی ضمیر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھیرتے ہین نفحات الانس مین مذکور ہے کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خطاب سنتے تھے جو اونسے کیا اور وہ چیز دیکھتے تھے جو اونکو دکھائی اور بحر الحقائق مین یہ معنی مذکور ہین کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ نشانیان دکھائین جو ہمارے جلال وجمال کے ساتھ مخصوص ہین بیشک وہ سمیع ہین ہماری سمع سے اور بصیر ہین ہماری بصر سے نظم چو در کتب بے نشانی رسید + چہ گویم کہ آنجا چہ دید و شنید + ورق در نوشتند و گم شد سبق + شنیدن بحق بود و دیدن بحق + وَاٰتَیْنَا اور دی ہمنے مُوْسَی الْکِتٰبَ موسیٰ کو توریت وَجَعَلْنٰہُ اور کیا ہمنے کتاب یا موسیٰ کو ھُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ راہ دکھانے والا فرزندان یعقوب کے واسطے اور کہا ہمنے اونسے اَلَّا تَتَّخِذُوْا یہ کہ نہ ٹھہراؤ مِنْ دُوْنِیْ میرے سوا وَکِیْلًا ○ کوئی پروردگار کہ اپنی مہم اوسپر چھوڑ دو ذُرِّیَّۃَ مَنْ حَمَلْنَا ای اوسکی ذریت جسے چڑھایا ہمنے کشتی پر مَعَ نُوْحٍ ط نوح کے ساتھ اوس سے سام مراد ہے اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے جد ہین وہ اوسی کی نسل سے تھے یعنی تمہارے بزرگون کو طوفان سے نجات کی نعمت جو ہمنے عطا فرمائی اوسے یاد کرو اور اوسکا شکر بجا لاؤ اِنَّہٗ کَانَ بیشک نوح تھا عَبْدًا شَکُوْرًا ○ بندہ شکر گذار

اسواسطے کہ ہر وقت کھاتے پیتے پہنتے اوڑھتے اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے حضرت نوح علیہ السلام خدا کا شکر کرتے تھے یہ اونکی ذریت کو ترغیب ہی
اپنے دادا کی پیروی کرنے کے لیے نعمت الٰہی کا شکر ادا کرنے کے باب میں کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہی لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ف۱ وَقَضَيْنَا
اور اعلام دیا ہمنے یعنی پیام بھیجا ہمنے اِلٰى بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ بنی اسرائیل کی طرف فِي الْكِتٰبِ توریت میں اور بیان کر دیا
ہے کہ لَتُفْسِدُنَّ تم ضرور فساد کروگے اور تمسے تباہی آئیگی فِي الْأَرْضِ زمین شام میں مَرَّتَيْنِ دوبار آونکا پہلا فساد تو یہ
ہوا کہ اونھوں نے احکام توریت کی مخالفت کی اور ارمیا علیہ السلام جو اونکے پیغمبر تھے اونکا حکم نہ سُنا اور دوسرا فساد یہ ہوا کہ اونھوں نے
حضرت یحیی علیہ السلام کو قتل کیا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا حق تعالی نے اونکو خبر دی کہ تم دوبار فساد کروگے وَلَتَعْلُنَّ
اور اونچے ہوگے عُلُوًّا كَبِيرًا ۝ بڑا اونچا ہونا یعنی میری طاعت سے سرکشی اور میری خالقیت سے تکبر کروگے فَإِذَا جَآءَ پھر
جب آئیگا وَعْدُ أُولٰىهُمَا وعدہ پہلے عذاب اور فساد کا اون دونوں میں سے تو بَعَثْنَا اوٹھا کھڑا کرینگے اور مسلط کرینگے ہم
عَلَيْكُمْ تمپر عِبَادًا لَّنَآ بندوں کو جو ہمارے واسطے ہیں یہ اضافت خلق ہی اضافت مدح نہیں اسواسطے کہ بندوں سے ف۲
بخت نصر مراد ہی اور صحیح قول یہی ہی اور بعضوں نے کہا کہ جالوت مقصود ہی یا سنجاریب یا اسما اللہ کا رئیس پھر اونکی کیفیت میں
حق تعالی فرماتا ہی کہ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ سخت لڑائی والے دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے اسکے معنی یہ کہے ہیں کہ اونکی آواز مہیب ہوگی
رعد کی طرح اور اونکی آنکھیں برق کے مثل ہونگی فَجَاسُوا پھر گھس آئینگے خِلٰلَ الدِّيَارِ تمھارے گھروں کے اندر لوٹ مار اور
قید کرلیجانے کو وَكَانَ اور ہی یہ حکم وَعْدًا مَّفْعُولًا ۝ وعدہ کیا ہوا یعنی ضرور رہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا ثُمَّ رَدَدْنَا
پھر پھیر دی ہمنے لَكُمُ الْكَرَّةَ تمھارے واسطے دولت تاکہ غلبہ کرو عَلَيْهِمْ اونپر جنھوں نے تمھیں لوٹا مارا اور مغلوب مقہور کر دیا تھا
وَأَمْدَدْنٰكُمْ اور مدد دیں ہم تمھیں بِأَمْوٰلٍ مالوں سے ہر قسم کے وَبَنِينَ اور بیٹوں کی کثرت سے وَجَعَلْنٰكُمْ اور کر دیں ہم تمھیں
أَكْثَرَ زیادہ سے زیادہ نَفِيرًا ۝ گنتی کی رو سے یعنی قتل ہونے سے پہلے تم لوگ جسقدر تھے اوس سے زیادہ ہم تمھیں کر دیں تاکہ مجتمع ہوکر
دشمنوں سے مقابلہ کر سکو إِنْ أَحْسَنتُمْ اگر بھلائی کروگے أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ تو بھلائی کی ہوگی تمنے اپنی جانوں کے
ساتھ اسواسطے کہ اوس بھلائی کا ثواب تمھی کو تو پہونچیگا وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا اور اگر برائی کروگے تو اوسکا وبال تمھاری ہی جانوں کے
واسطے ہوگا تفسیر مدارک میں ہی کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مینے ہرگز کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کی اور برائی بھی کسی کے ساتھ
نہیں کی یہ فرماکر یہ آیہ کریمہ پڑھی یعنی جو کوئی جو کچھ کرتا ہی وہ اپنے ہی ساتھ کرتا ہی بیت در جہان گر نیک و گر بد کردہ ام ÷ ہر چہ کردم جملہ با خود
کردہ ام ÷ فَإِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعْدُ الْآخِرَةِ وعدہ عذاب کا دوسری بار یعنی دوسرا فساد ہوگا اور دونوں فسادوں کے درمیان میں
دو سو تیس برس کا وقفہ تھا حق تعالی فرماتا ہی کہ جب دوسری سختی کرنے کا وعدہ آپہونچیگا تو بھیجینگے ہم ایک گروہ تمھارے پاس یعنی طرطوس رومی
اور اوسکی قوم کو اوٹھا کھڑا کرینگے لِيَسُوٓءُا وُجُوهَكُمْ تاکہ اوس قوم کے لوگ برے کر دیں تمھارے مونھ یعنی تمھارے چہروں پر رنج اور
غم کے آثار ظاہر کریں حفص کی قراءت کے موافق یہ ترجمہ ہوا اور بکر نے لِيَسُوٓءَ واحد کا صیغہ پڑھا ہی یعنی تاکہ اوس قوم کا بھیجنا تمھارے
چہرے بگاڑے وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ اور تاکہ داخل ہوں بیت المقدس میں كَمَا دَخَلُوهُ جسطرح داخل ہوگئے تھے

ف۱ اگر شکر کروگے تم تو ضرور زیادہ کرونگا میں تمھارے واسطے ۱۲ ف۲ یعنی حق تعالی نے بندوں کو اپنی ذات سے منسوب کیا اس سے یہ مراد ہی کہ ہمنے انھیں پیدا کیا ہی یہ مقصود نہیں کہ وہ ہمارے خاص بندے ہیں ۱۲

اوسمین اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار یعنی جسطرح پہلی بار بخت نصر کا لشکر اوسمین داخل ہوا تھا اور مسجد کو خراب کر دیا تھا اوسی طرح طرطوس کا لشکر بھی داخل ہو وَلِيُتَبِّرُوا اور تاکہ ہلاک کرین اور نیست ونابود کر دین مَا عَلَوْا اوس چیز کو جسپر غالب ہون تَتْبِيرًا ۝ پورا ہلاک کرنا اس قصہ مین بڑا اختلاف ہی اور جس مفسر کو جو روایت پہونچی اسکی تفسیر مین اوسنے لکھدی مختار القصص وغیرہ کتابین جنمین انبیا علیہم السلام کے حالات لکھے ہین اونمین معتبر اور صحیح قول یہ لکھا ہی کہ ولایت شام مین بنی اسرائیل کی سلطنت جب صدیقہ نام ایک مرد ضعیف کو پہونچی اور وہ سلما کی اولاد مین سے تھا تو اطراف وجوانب کے بادشاہ ولایت ایلیا کی طمع کرکے اودھر متوجہ ہوے پہلے سنحاریب موصل کا بادشاہ آیا اوسکے پیچھے سلما آذربایجان کا بادشاہ آیا اور دونون نے شہر بیت المقدس کو تلاش کرکے باہم لڑائی شروع کی اور بڑی لڑائی ہوئی **نظم** سپہداران سپہ درہم فگندند ✤ صلاے مرگ در عالم فگندند ✤ ز پیکان عالمی را ژالہ بگرفت ✤ زخون روے زمین را لالہ بگرفت ✤ آخر ہیبت الٰہی ظاہر ہوئی اور دونون لشکر ایک دوسرے سے بھاگ گئے اور اونکی غنیمتین بنی اسرائیل کے ہاتھ لگین آخر دوبارہ روم اور صقالیہ اور اندلس کے بادشاہ لشکر جرار لیکر بیت المقدس پر جمع ہوے اور چونکہ سلطنت مین شرکت نہین ہوتی یہ بادشاہ بھی باہم جنگ و جدال کرتے رہے **بیت** در افتادند چون شیر غران ✤ بہ گرز و نیزہ و شمشیر بران ✤ بنی اسرائیل نے دعا مانگنا شروع کی کہ یا اللہ ظالم آپسمین لڑ مرین اور ہم صحیح وسلامت رہ کر اونکا مال لوٹین خدا نے اونکی دعا قبول کی وہ بادشاہ بھی آپسمین شکست کھا کر بھاگ گئے **بیت** نہ جاے قرار و نہ جاے ستیز ✤ نہادند ناکام رو در گریز ✤ اونکا مال بھی بنی اسرائیل کے ہاتھ لگا چونکہ پانچ لشکرون کا مال بطور غنیمت اونکے قبضہ وتصرف مین آیا لہذا اونکے سرون مین تکبر سمایا جبر اور گناہ کرنا شروع کیا توریت کے احکام بالاے طاق رکھے ارمیا پیغمبر علیہ السلام نے ہر چند نصیحت کی اور توریت کے احکام سنائے اور کہا کہ یہ جو تم کرتے ہو بھلا فساد ہی اپنے تئین خدا کے غضب مین مبتلا کرو گمراہون نے مالدارون نے کچھ نہ سنا بس حق تعالی نے بخت نصر مجوسی بادشاہ کو اونپر مسلط کر دیا اوسنے اونپر چڑھائی کی اور اونکو بڑی شکست دی اور مسجد کو خراب کیا توریت کو جلا دیا بنی اسرائیل مین سے ستر ہزار آدمیون کو گرفتار کر لایا اور اونکو لونڈی غلام بنایا اور یہ اونپر پہلی سختی اور عقوبت تھی اور بخت نصر کی کیفیت یہ ہی کہ وہ سنحاریب بادشاہ کا منشی تھا جب بادشاہ مرنے لگا تو یہ وصیت کی کہ میرے بعد بخت نصر بادشاہ ہو اوسکی وصیت کے موافق بخت نصر کو سلطنت ملی اوس خرابی اور عقوبت کے بعد گورش ہمدانی جسکے گھر مین بنی اسرائیل کی ایک عورت تھی اوسنے اوس خرابی کا حال سنا بہت سا مال اور تیس ہزار معمار اور مزدور اپنے ساتھ لاکر تیس برس تک ولایت ایلیا بنوا تا رہا یہانتک کہ مثل سابق آبادی ہو گئی اور دوبارہ بنی اسرائیل خوشوقت اور مرفہ حال ہوے اور اونکے مال اور اولاد مین کثرت ہوئی پھر اونکے دماغون مین سوداے مخالفت سمایا یحیی علیہ السلام کو قتل کر ڈالا اور عیسی علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا دوسری سختی اور عقوبت یہ پہونچی طرطوس رومی اونپر غالب ہو گیا اور دوبارہ مسجد کو خراب کیا اور بنی اسرائیل کا مال اور اسباب لوٹ لیا اور حق تعالی نے توریت مین ان دونون عقوبتون کے وعدے کے بعد بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ عَسٰی رَبُّكُمْ شاید تمہارا رب دوسری سختی کے بعد اگر توبہ کرو تو اَنْ يَّرْحَمَكُمْ رحم کرے تمپر اور پھر تمھین نعمت دے وَاِنْ عُدْتُّمْ اور اگر پھر و گے دوبارہ نافرمانی کی طرف تو عُدْنَا پھر ینگے ہم تیسری بار سختی کرنے کی طرف وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ اور کر دیا ہی ہمنے دوزخ کو

وقف لازم

لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے حَصِيْرًا ۝ قیدخانہ کہ وہان روک رکھے جاوینگے اور نکلنے پر قادر نہونگے اور بنی اسرائیل نے تیسری بار
حضرت سرور انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی قتل ورجلاوطنی اور جزیہ مین مبتلا کرکے حق تعالی نے اونپر عقوبت
اور تعذیب کی اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بیشک یہ قرآن يَهْدِيْ ہدایت کرتا ہی لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وہ راہ جو سیدھی ہی اور سب راہون سے
مضبوط ہی یعنی اوامر اور نواہی کی راہ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دیتا ہی قرآن ایمان والون کو الَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اون لوگون کو جو کرتے ہین نیک کام اَنَّ لَهُمْ اس بات کی کہ اونکے واسطے ہی اَجْرًا كَبِيْرًا ۝
اجر بڑا یعنی بہشت وَّاَنَّ الَّذِيْنَ اور مومنون کو اس بات کی بھی خوشخبری دیتا ہی کہ جو لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ
آخرت کا اَعْتَدْنَا لَهُمْ تیار کیا ہی ہمنے اونکے واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا یعنی دوزخ کی آگ تو مسلمانون کے واسطے ع۱۰
دو بشارتین ہین اپنا ثواب اور اپنے دشمنون کا عذاب وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ اور دعا کرتا ہی آدمی اور خدا کو پکارتا ہی غضب کے وقت بِالشَّرِّ
ساتھ برائی کے اپنی جان اور اپنے اہل وعیال اور مال پر دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ جیسے بھلائی کے واسطے اوسے پکارنا اس سے نضر بن حارث مراد ہی
کہ دعا کرکے خدا سے عذاب مانگتا تھا اور کہتا تھا کہ اَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہی آدمی عَجُوْلًا ۝ ۵
جلدی کرنے والا دعا مین بے انجام سوچے ہوے یا ایک حال سے دوسرا حال بدل جانے مین جلدی کرتا ہی نہ خوشی کا تحمل رکھتا ہی نہ رنج کا
نہ گرمی مین اوسے صبر ہی نہ جاڑے مین وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور کردیا ہمنے رات اور دن کو اٰيَتَيْنِ دو نشانیان کہ ایک دوسرے
بعد آکر حکیم مطلق جل جلالہ کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہین فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ پھر مٹادی ہمنے ایک نشانی کہ رات ہی
یعنی اوسکی تاریکی مٹادی آفتاب نکال کر وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ اور کردی ہمنے ایک نشانی کہ دن ہی مُبْصِرَةً روشن کہ ہمین اوسمین
سب چیزین دکھائی دیتی ہین لِّتَبْتَغُوْا تاکہ ڈھونڈھو اوسکی روشنی مین فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ زیادتی معاش مین اپنے
رب سے اور بعضون نے کہا ہی کہ دن کی نشانی آفتاب ہی اور رات کی نشانی ماہتاب اور رات کی نشانی مٹ جانا بدر کامل ہونے کے بعد
چاند کی روشنی کا گھٹ جانا ہی یہانتک کہ وہ چھپ جائے تفسیر لباب مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ سابق مین چاند
سورج روشنی مین یکسان تھے اور اسی سبب سے دن رات مین امتیاز نہ تھی حق تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے اپنے پر چاند پر
ملے اوسکا نور محو ہوگیا اور سورج جیسا تھا ویسا ہی رہا تو اس روایت کے موافق اس آیت کی تفسیر یہ ہوئی کہ چاند کی روشنی ہمنے مٹادی اور
سورج کو روشن رکھا تاکہ تم لوگ دن کو اپنی روزی کمانے جاؤ وَلِتَعْلَمُوْا اور تاکہ جانو چاند سورج کی گردش مختلف ہونے کے سبب سے
عَدَدَ السِّنِيْنَ گنتی برسون کی وَالْحِسَابَ اور حساب وقتون کا اور موسم کامون کا وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز کو جسکے تم محتاج ہو
دینی کام ہون یا دنیوی فَصَّلْنٰهُ بیان کردیا ہی ہمنے قرآن مین یعنی ظاہر کردیا ہی ہمنے تَفْصِيْلًا ۝ مفصل بیان کرنا وَكُلَّ
اِنْسَانٍ اور ہر آدمی کو خواہ مومن ہو خواہ کافر اَلْزَمْنٰهُ لگادیا ہمنے اوسکو طٰٓئِرَهٗ عمل اوسکا یعنی روز ازل مین اوسکے
کردار کا جو اندازہ مقرر کیا وہ ہمنے لٹکادیا فِيْ عُنُقِهٖ اوسکی گردن مین کہ وہ کام کیے بغیر اوسے چارہ ہی نہین اور وہ تقدیر کا
لکھا اوسکی گردن کا طوق ہی اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ جو لڑکا پیدا ہوتا ہی اوسکی تقدیر کا لکھا اوسکی گردن مین لٹکایا جاتا ہی

اور اوسمین لکھا ہوا ہی کہ وہ لڑکا شقی ہی یا سعید آور بعضے اس بات پر ہین کہ عرب کے لوگ سابق مین جانور اوڑا کر فال لیتے تھے اگر جانور داہنی جانب اوڑا تو سعادت اور برکت کی علامت جانتے تھے اور اگر بائین طرف اوڑا تو شامت اور شقاوت کی نشانی سمجھتے تھے تو اونکی عادت قدیم کے موافق حق تعالی نے یہان طائر کو استعارہ کیا ہی اوس چیز کے ساتھ جو خیر اور شر کا سبب ہی اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ طائر وہ کتاب ہی جو قیامت کے دن اوڑتی ہوئی بندے کے ہاتھ مین آئیگی اور فِیْ عُنُقِهٖ کے یہ معنی ہین کہ اوسکا عمل اوسکی گردن پر ہی وَنُخْرِجُ لَهٗ اور نکالینگے ہم ہر آدمی کے واسطے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن کِتٰبًا ایک لکھا کہ اوسکا نامۂ اعمال ہی یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا۝ دیکھیگا اوس لکھے کو ہاتھ مین کھلا ہوا تبیان مین لکھا ہی کہ آدمی کو جب سکرات ہوتی ہی تو اوسکا اعمالنامہ لپیٹ لیتے ہین پھر جب قیامت کے دن اوٹھیگا تو نامۂ اعمال کھول کر اوسکے ہاتھ مین دینگے اور کہینگے کہ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ پڑھ اپنا اعمالنامہ جو لکھا ہوا ہی اور اوس روز سب آدمی پڑھنے والے ہونگے اور ہر ایک سے خطاب ہوگا کہ اعمالنامہ اپنا لکھا ہوا پڑھ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ کافی ہی تیری جان آج عَلَیْكَ حَسِیْبًا۝ تجپر حساب لینے والی یعنی تو خود دیکھ کہ تونے کیا کیا ہی اور مستحق کیسی جزا کا ہی امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا یعنی آج اپنے دفتر اعمال پر نظر کر کہ نیک و بد کیا کیا اور چونکہ فرصت رکھتا ہی اپنے اعمال کے تدارک مین کوشش کر کہ کل قیامت کے دن تدارک اور تلافی کی مجال نہوگی آج عمل بے حساب ہی اور کل حساب بے عمل ہوگا کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک باپ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج جو کچھ لوگون سے کہے اور اونسے سنے اور جو کام شام تک تو کرے مجھسے کہنا اور اپنے سب حرکات سکنات مجھسے عرض کرنا اوس بیٹے نے مغرب کی نماز بڑی کلفت کے ساتھ اوس روز ادا کی اور اپنے قول فعل سب باپ سے بیان کیے باپ نے دوسرے دن بھی بیٹے کو وہی حکم کیا بیٹا بولا کہ قبلہ وکعبہ اور جو کچھ رنج وکلفت آپ کو منظور ہو مجھے گوارا ہی اس حکم سے معاف رکھیے کہ اسکی طاقت تو مجھے نہین باپ بولا کہ بیٹا یہ کام لیکر مین نے تجھے نصیحت کی تاکہ تو ہوشیار رہے اور روز حساب سے غافل نہو جائے اپنے باپ کو ایک دن کا حساب دینے کی طاقت تجھے نہین تمام عمر کا حساب حق تعالی کو کیونکر دیگا **نظم** تونمے دانی حساب صبح وشام + پس حساب عمر چون گوئی تمام + زین عملہا ے نہ بر نہج صواب + نیست جز شرمندگی وقت حساب + مَنِ اهْتَدٰى جو کوئی راہ پائے اور سیدھی راہ چلے فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ تو سوا اسکے نہین کہ راہ پاتا ہی لِنَفْسِهٖ اپنی جان کے واسطے یعنی راہ پانے سے اوسکی نجات ہوگی وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ ہوا فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا تو سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اپنی جان پر یعنی اوسی کی گمراہی اوسیکو ہلاک کریگی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہ اوٹھا کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى گناہ دوسرے کا ولید مغیرہ کا فرون سے کہتا تھا کہ تم میری متابعت کرو مین تمھارے گناہون کا بوجھ اوٹھا لونگا تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ہر شخص اپنا ہی بوجھ اوٹھائیگا دوسرے کا نہین وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ اور نہین ہین ہم عذاب کرنے والے کسی قوم کو حَتّٰى نَبْعَثَ جب تک کہ مبعوث کرین اور بھیجین ہم رَسُوْلًا کوئی رسول کہ وہ اوس قوم کو سیدھی راہ کی طرف بلائے اونکو دلیل اور معجزہ دکھائے وَاِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اور جب چاہتے ہین ہم اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً کہ ہلاک کرین ہم کسی شہر یا گاؤن کے لوگون کو اَمَرْنَا بہت کر دیتے ہین ہم مُتْرَفِیْهَا اسکے

دولتمندون کو یا حکم کرتے ہین ہم اوس شہر کے جابرون اور سرکشون کو اوس رسول کی فرمان برداری کا جو اونکی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوا ہی
فَفَسَقُوْا فِیْهَا پھر وہ بابر ہو جاتے ہین رسول کے حکم سے اور تمرد کرتے ہین فَحَقَّ پھر واجب ہو جاتا ہی عَلَیْهَا الْقَوْلُ اوس
بستی والون پر عذاب کا کلمہ جو علم ازلی مین پہلے ہو چکا ہی یعنی تمرّد کرنے کے سبب سے وہ لوگ عذاب کے مستحق ہو جاتے ہین فَدَمَّرْنٰهَا
پھر جڑ سے اوکھاڑ دیتے ہین ہم اونھین اور خراب کر دیتے ہین ہم اونکے گھر تَدْمِیْرًا ○ بڑی اوکھاڑ بگاڑ وَکَمْ اَهْلَکْنَا
اور کس کثرت سے ہلاک کر دیے ہمنے مِنَ الْقُرُوْنِ قرنون والے مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ وفات نوح کے بعد جیسے قوم عاد
قوم ثمود اور اونکے مثل ایک قرن ایک سو بیس برس کا ہوتا ہی یا چالیس برس یا اسی برس کا یا اوتنی مدت کو قرن کہتے ہین جس مدت سے
زیادہ اوس زمانہ کے لوگون کی عمر نہوتی ہو وَکَفٰی بِرَبِّکَ اور کافی ہی تیرا رب بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ اپنے بندون کے گناہ
خَبِیْرًا جاننے والا کہ اونکے چھپے گناہ جانتا ہی بَصِیْرًا ○ دیکھنے والا کہ اونکے کھلے گناہ دیکھتا ہی لکھا ہی کہ منافق لوگ لڑائیون مین
مومنون کے ساتھ نکلتے تھے اور اونھین مقصود مال غنیمت ہوتا تھا خلوص مجاہدت نہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ مَنْ کَانَ
جو کوئی ہو کہ پست ہمتی کے باعث سے یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ چاہے اس جہان جلد گذر جانے والے کو یعنی اوسکی نعمتون اور لذتون کی
خواہش کرے عَجَّلْنَا لَهٗ جلدی کر دیتے ہین ہم اوسے فِیْهَا دنیا مین مَا نَشَآءُ جو کچھ چاہتے ہین ہم نعمتون مین سے لِمَنْ
نُّرِیْدُ جس کیلئے واسطے چاہتے ہین ہم دنیا طلب کرنے والون مین سے ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ پھر تیار کر دیتے ہین ہم
اوسکے واسطے جہنم آخرت مین یَصْلٰهَا آئیگا وہ دوزخ مین مَذْمُوْمًا بدحال مَّدْحُوْرًا ○ راندہ ہوا رحمت الٰہی سے
وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ اور جو کوئی چاہتا ہی آخرت یعنی بہشت وَسَعٰی لَهَا اور جلدی کرتا ہی اوسکے واسطے یعنی نیک کام کرکے
طلب جنت مین کوشش کرتا ہی سَعْیَهَا جو کہ کوشش کرنے کا حق ہی وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ مومن ہو اور اوسکے ایمان مین شرک کا
شائبہ بھی نہو فَاُولٰٓئِکَ تو وہ گروہ جنمین یہ تینون شرطین ذکر کی ہوئی پائی جاتی ہین یعنی طلب آخرت اعمال نیک مین کوشش ثبوت ایمان
تو کَانَ سَعْیُهُمْ ہے دوڑنا اونکا مَّشْکُوْرًا ○ مقبول اور پسندیدہ خدا کے نزدیک کُلًّا ان دونون گروہون مین سے کہ ایک طالب
دنیا ہی دوسرا طالب عقبی نُّمِدُّ امداد کرتے ہین ہم اور عطا دیتے ہین ہم هٰٓؤُلَآءِ اوس گروہ کو بقدر کفایت وَهٰٓؤُلَآءِ اور اوس
گروہ کو بقدر ہمت یعنی کسی کو ہم محروم نہین رکھتے بلکہ مدد کرتے ہین ہم مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ بخشش سے تیرے رب کی وَمَا کَانَ
اور نہین ہی عَطَآءُ رَبِّکَ بخشش تیرے رب کی مَحْظُوْرًا ○ روکی گئی اور باز رکھی گئی مومن اور کافر سے مومن کو تو دونون جہان مین
بخشش پہونچی ہی اور کافر کو فقط دنیا مین اُنْظُرْ دیکھ بنظر عبرت سے کہ حکمت کی راہ سے کَیْفَ فَضَّلْنَا کیسی زیادتی دی ہمنے بَعْضَهُمْ
بعضے آدمیون کو عَلٰی بَعْضٍ بعض پر روزی مین کہ بعض کو روزی مین وسعت ہی اور بعض کو وسعت نہین ہی یا فضیلت
دی ہمنے ایک جماعت کو توفیق دیکر کہ وہ طالب آخرت ہین دوسری جماعت پر کہ وہ دنیا کے طالب ہین وَلَلْاٰخِرَةُ اور البتہ
آخرت اَکْبَرُ دَرَجٰتٍ بہت بڑی ہی درجون کی رو سے وَّاَکْبَرُ تَفْضِیْلًا ○ اور بہت بڑی ہی بزرگی دینے کی راہ سے
یعنی آخرت مین بڑا تفاوت ہی اسواسطے کہ بہشت مین تفاوت درجون کے سبب سے ہی اور ایک کمتر دوسرے برتر درجے مین

زمین آسمان کا تفاوت اور مسافت ہی اور دوزخ مین درکات کے سبب سے تفاوت ہی اور مین بھی نیچے والے درکے سے اوسکے اوپر والے
درکے تک اوسی قدر تفاوت اور مسافت ہی لَا تَجْعَلْ نہ مقرر کرے اُو آدمی مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ خدا دوسرا کہ
فَتَقْعُدَ پھر بیٹھے تو دوزخ مین ہمیشہ مَذْمُوْمًا برے حال یعنی سب برائیون کے ساتھ مَّخْذُوْلًا ۝ چھوڑا ہوا ع ١٢
یعنی سب نیکیون سے محروم وَقَضٰى رَبُّكَ اور حکم کر دیا تیرے رب نے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مکلف لوگون پر
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا یہ کہ نہ بندگی کرو اِلَّآ اِيَّاهُ مگر اوسکو جو خداوند برحق ہی اسواسطے کہ عبادت نہایت تعظیم ہی تو نہ چاہیے مگر اوسی کو
جو نہایت عظمت پر ہو وَبِالْوَالِدَيْنِ اور یہ حکم کر دیا کہ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اِحْسَانًا بھلائی کرنا حق تعالی نے
اپنی عبادت کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے سے ملا کر بیان فرمایا اسواسطے کہ ماں باپ اولاد کی پیدایش اور تربیت کے واسطے
بہت قریب ہین اِمَّا يَبْلُغَنَّ اگر پہونچے عِنْدَكَ الْكِبَرَ تیرے پاس بوڑھاپے کو اَحَدُهُمَآ ایک اون دونون مین سے
اَوْ كِلٰهُمَا یا وہ دونون یعنی اسقدر جیتے رہین کہ بوڑھے ہو جائین اور تجھسے خدمت لینے کے محتاج ہو جائین فَلَا تَقُلْ
لَّهُمَآ اُفٍّ تو نہ کہہ اونھین اُف اور اُف زجر کا کلمہ ہی جب کوئی کسی چیز سے بہ تنگ آتا ہی یا اوس پر بار ہوتا ہی یا کوئی ناپاکی مین آلودہ
ہوتا ہی تو یہ کلمہ کہتا ہی حق تعالی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ماں باپ کو نہ کہو یعنی اونسے تنگ نہ آؤ اور اونکی صحبت کو بار نہ جانو وَّلَا تَنْهَرْهُمَا
اور نہ ڈانٹ اونھین اور اونکی بات کا سخت جواب نہ دے وَقُلْ لَّهُمَا اور کہہ اون دونون سے قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ بات اچھی
ادب اور تعظیم کے ساتھ یعنی ماں باپ کو نام لیکر نہ پکارو اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ماں باپ کے ساتھ اسطرح بات کہو جیسے
گنہگار اور خطاوار لونڈی غلام اپنے غضبناک اور تند خو آقا کے سامنے بات کرتے ہین وَاخْفِضْ لَهُمَا اور پست کر اونکے واسطے
جَنَاحَ الذُّلِّ بازو ذلت اور فروتنی کے یعنی اونکے ساتھ تکبر نہ کر اور اپنی بڑائی نہ جتا بلکہ نرمی اور مہربانی سے پیش آ
مِنَ الرَّحْمَةِ فرط رحمت سے اونپر اسواسطے کہ ابھی کل تو اونکا محتاج تھا اپنی تربیت مین اور اب وہ تیرے محتاج ہین
اپنی خدمت اور تقویت مین وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا اور کہہ ای میرے رب رحم کر اون دونون پر كَمَا رَبَّيٰنِيْ
جسطرح پرورش کیا اونھون نے مجھے صَغِيْرًا ۝ اوس حال مین جب مین چھوٹا تھا اور اولاد کی دعاء رحمت والدین کے
حق مین ہوتی ہی اوسکی حقیقت یہ ہی کہ اگر وہ مومن ہین تو اونھین جنت مین پہونچا اور اگر کافر ہین تو اونھین اسلام اور ایمان ہدایت
فرما اور اللہ جل شانہ کی خوشی ماں باپ کی رضامندی کے ساتھ بندھی ہی مَنْ رَضِيَ عَنْهُ وَالِدَاهُ فَاَنَا عَنْهُ رَاضٍ حدیث قدسی ہی
تو اونکے اگلے حقوق بھول کر اونھین ایذا نہ دینا چاہیے مثنوی آنکہ منت بارۂ از جان اوست + قطرۂ از چشمۂ حیوان اوست +
آب از دیدہ نہال برت + شیر از خوردہ لبان ترت + زو چو بشیریت فتوت بود + خونش خورانی چہ مروت بود + رَبُّكُمْ اَعْلَمُ
تمہارا رب خوب جانتا ہی بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اوس بات کو جو تمہارے جیون مین ہی ماں باپ کے ساتھ بھلائی یا برائی کرنا اِنْ
تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ اگر ہوسکے تم صالح یعنی ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والے فَاِنَّهٗ كَانَ تو بیشک وہ ہی لِلْاَوَّابِيْنَ
واسطے توبہ کرنے والون کے جو ماں باپ کے ساتھ توبہ کرتے ہین برائی کرنے سے یا خدا کی درگاہ مین رجوع کرتے ہین غَفُوْرًا ۝

ف جس گہر میں ہون اوسکا ہمان ہے تم میں بھی اور کس رہتی ہون ١٢

بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى اور دے قرابت والوں کو حَقَّهٗ جو اونکا حق ہی خرچ اور اچھی طرح نباہ کرنا اونکے ساتھ اور
حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ قرابت والوں کا حق یہ ہی کہ اگر وہ فقیر اور محتاج ہوں تو اونکو خرچ دو اور بعضوں نے
کہا ہی کہ ذوی القربیٰ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار مراد ہیں اور اونکا حق خمس عطا کرنا ہی اونھیں اوس چیز میں سے
جو حق تعالیٰ نے اونکے واسطے مقرر کی ہی امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں ہی کہ امام علی بن حسین علیہما السلام نے شام کے لوگوں میں سے
ایک مرد سے بات پوچھی کہ تو قرآن پڑھتا ہی وہ بولا کہ ہاں امام نے کہا کہ سورۂ بنی اسرائیل میں کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ وَاٰتِ
ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ اوس مرد نے جواب دیا کہ ہاں پڑھی تو ہی کیا آپ وہ قرابت والے ہیں جنکا حق دینے کا خدا نے حکم دیا ہی امام علیہ السلام نے فرمایا
کہ ہاں وہ قرابت والے ہم ہی ہیں وَالْمِسْكِيْنَ اور دے فقیر کو وَابْنَ السَّبِيْلِ اور راہ چلتے کو حق اونکا زکوٰۃ میں سے وَلَا تُبَذِّرْ
اور فضول خرچی نہ کر یعنی جن مقاموں پر مال نہ خرچ کرنا چاہیے وہاں اپنا مال پراگندہ نہ کر تَبْذِيْرًا پراگندہ کرنا امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے
کہا ہی کہ کار خیر میں اگر اُحُد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کریں تو ہرگز اسراف نہیں اور اگر جو برابر باطل اور خلاف شرع صرف کریں تو وہ
اسراف ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ بیشک اسراف کرنے والے كَانُوْٓا ہیں اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ بھائی شیطانوں کے یعنی شرارت
اور مال تلف کرنے میں شیطانوں کے مثل ہیں عرب کی عادت ہی کہ جب کسی قوم کی عادت پر کسی ور شخص کو پاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ شخص اوس قوم کا
بھائی ہی لکھا ہی کہ مکہ معظمہ کے کفار لوگوں کے دکھانے سنانے کے واسطے اپنا مال خرچ کیا کرتے تھے اور ایک مہمان کے واسطے کئی
اونٹ ذبح کر ڈالتے تھے حق تعالیٰ اونکی مذمت کرتا ہی کہ مال ضائع کرنے میں وہ کافر شیطانوں کے مثل ہیں وَكَانَ الشَّيْطٰنُ اور ہی شیطان
لِرَبِّهٖ اپنے رب کے واسطے كَفُوْرًا منکر یعنی اوسکی نعمت کی ناشکری کرنے والا تو چاہیے کہ اس سیرت میں کوئی آدمی شیطان کی متابعت
نکرے حدیث میں ہی کہ بلال اور صہیب اور خباب اور فقیر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک گروہ نے ایک وقت حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ
علیہ وآلہ اجمعین سے کوئی چیز مانگی کہ موجود نہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرم کے مارے اون صحابہ کی طرف سے روے مبارک پھیر لیا
تو آیت نازل ہوئی کہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ اور اگر موںھ پھیرے تو محتاج صحابہ سے ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ واسطے انتظار
روزی کے مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا اپنے رب کے پاس سے امید رکھتا ہی تو اوسکی فَقُلْ لَّهُمْ تو کہہ اونسے قَوْلًا
مَّيْسُوْرًا بات نرم اور اچھی یا دعا کر واونکے واسطے کہ فقر فاقہ کا بوجھ اونپر آسان ہو جائے یا وعدہ کر لو اونسے بھلائی کرنیکا
اور یہ آیت نازل ہونے کے بعد جب وہ محتاج صحابہ آپ سے کچھ مانگتے اور حاضر نہوتا تو آپ فرماتے کہ اللہ ہمیں تمہیں دونوں کو روزی
دے لکھا ہی کہ ایک مسلمان عورت نے ایک یہودی عورت سے یہ دعویٰ کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ کلیم اللہ سے زیادہ سخی ہیں
اور حضرت موسیٰ کی سخاوت یہ تھی کہ جو چیز اونکے پاس حاصل ہوتی اور کوئی سوال کرتا تو وہ چیز اوسے دیدیتے سوال رد نہ کرتے یا نرم اور
شیریں جواب دیکر سائل کو راضی کر دیتے غرضکہ یہ بات آزمانے کے واسطے اوسنے اپنی لڑکی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں بھیجا وہ لڑکی آئی اور یہ بات زبان پر لائی کہ یا رسول اللہ میری ماں آپ سے ایک پیراہن مانگتی ہی آپ نے
فرمایا کہ اچھا جب ہوگا تو دینگے تو پھر آنا تھوڑی دیر کے بعد وہ لڑکی پھر آئی اور بولی کہ یا رسول اللہ میری ماں وہ پیراہن

مانگتی ہی جو آپ کے جسم پر ہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرۂ شریف مین تشریف لیگئے اور جسم مبارک پر سے پیراہن اوتار دیا
اور خود برہنہ بیٹھ رہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی صحابہ نماز کو جمع ہوئے اور آپکا انتظار کرنے لگے اور حال یہ تھا
کہ بے پیراہن آپ نماز کو باہر نہ آسکتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ اور نہ کرلے اپنے ہاتھ کو مَغْلُولَةً
إِلَىٰ عُنُقِكَ بندھا ہوا اپنی گردن مین جیب تک کشادہ رکھنے پر قادر نہو ہاتھ گردن مین باندھ لینا کنایہ ہی بخل اور امساک سے
وَلَا تَبْسُطْهَا اور نہ کشادہ کردے اپنا ہاتھ كُلَّ الْبَسْطِ بالکل کشادہ کردینا ہاتھ کشادہ کرنا عبارت ہی بخشش سے اور بالکل
ہاتھ کشادہ کردینا اشارہ ہی اسراف کی طرف یعنی اسراف نکر فَتَقْعُدَ مَلُومًا کہ بیٹھے تو ملامت کیا ہوا مَّحْسُورًا درماندہ
اور محتاج حق تعالی سخاوت کی صفت مین اعتدال کا حکم فرماتا ہی اسکے دونون طرفون سے کہ ایک خست دوسری فضول خرچی ہی
منع فرماتا ہی مجمع البحرین مین ابو موسی کا قطعہ اس آیت کے معنی مین لکھا ہی اور وہ یہ ہی قطعہ مبند از سر امساک دست بگردن ع
کہ خصلتیست نکوہیدہ پیش اہل نہا ✦ مکن بجانب اسراف نیز چندان میل ✦ کہ ہرچہ ہست بیکدم کنی ز دست رہا ✦ چو درمیانۂ این دو
راہ چند انے ✦ تفاوت ست کہ از آفتاب تا بہ سہا ✦ پس احتیاط وسط راست در جمیع امور ✦ بدان دلیل کہ خیر الامور اوسطہا ✦ إِنَّ رَبَّكَ
بیشک تیرا رب يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَن يَشَاءُ جسکے واسطے کہ چاہتا ہی وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی جسکے
واسطے کہ چاہتا ہی یہ روزی کی کشادگی اور تنگی محض حکمت کی رو سے ہی کسی کو مجال نہین کہ اعتراض کرسکے إِنَّهُ كَانَ بیشک وہ ہی
بِعِبَادِهِ اپنے بندون کی مصلحتین خَبِيرًا بَصِيرًا جانتا دیکھتا وَلَا تَقْتُلُوا اور نہ قتل کرو أَوْلَادَكُمْ اپنی اولاد کو ع ۸
خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ افلاس کے ڈر سے نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ ہم روزی دیتے ہین اونہین وَإِيَّاكُمْ اور تمھین بھی تو اونکی روزی کا
غم تم نہ کرو مصرع کہ ہر کس کہ او جان دہد نان دہد ✦ إِنَّ قَتْلَهُمْ بیشک قتل کرنا انہین كَانَ ہی خِطْئًا كَبِيرًا خطا
بڑی اسواسطے کہ اسمین نسل قطع ہوتی ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ اور نہ نزدیک ہو زنا کے اور اوسکے گرد نہ پھرو إِنَّهُ بیشک زنا
كَانَ فَاحِشَةً ہی برا کام وَسَاءَ سَبِيلًا اور بری راہ تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ آتش پرستون کی راہ ہی وَلَا تَقْتُلُوا
اور نہ مار ڈالو النَّفْسَ الَّتِي وہ جان کہ حَرَّمَ اللَّهُ حرام کیا ہی اللہ نے جسے مار ڈالنا اور وہ ایمان لائے اور ذمی اور عہد والا ہی
انہین نہ قتل کرنا چاہیے إِلَّا بِالْحَقِّ مگر راستی کے حکم سے یعنی اگر اونپر قصاص لازم آئے یا جو کوئی اونمین سے مرتد ہوجائے یا محصن ہوکر
زنا کرے تو قتل کرو وَمَن قُتِلَ اور جو کوئی قتل کیا جائے مَظْلُومًا مظلوم یعنی قتل کا مستحق نہوا اور قتل کر ڈالا جائے
فَقَدْ جَعَلْنَا تو بیشک ہمنے دیا ہی لِوَلِيِّهِ اسکے وارث کو جو اسکے قتل کے بعد اسکے امور کا متولی ہو سُلْطَانًا
تسلط اور قوت کہ قاتل سے قصاص یا دیت لے فَلَا يُسْرِف پھر چاہیے کہ ولی اسراف نہ کرے فِّي الْقَتْلِ اوسکے قتل مین
جسپر قصاص لازم ہوا یعنی قتل کرنے کے بعد اوسے مثلہ نکرے یعنی اوسکے ہاتھ پاون ناک کان نہ کاٹے یا غیر قاتل کو نہ قتل
کرے اسواسطے کہ جاہلیت کے زمانے مین جب کوئی قتل ہوجاتا تو مقتول کا وارث قاتل کو نہ قتل کرتا بلکہ قاتل کے قبیلہ مین
جو شخص سردار ہوتا اُسے قتل کرنے کا ارادہ کرتا حق تعالے نے اوس سے منع فرمایا تو چاہیے مقتول کا ولی قاتل کے سوا اور کسی کو

نہ قتل کرے اِنَّهٗ بیشک ولی کَانَ مَنْصُوْرًا ؀ ہی مدد دیا گیا قصاص مین اُمرا اور حکام کی مدد سے وَلَا تَقْرَبُوْا اور نہ نزدیک ہو
مَالَ الْيَتِيْمِ مال یتیم کے اور یا اوسمین تصرف نہ کرو اِلَّا بِالَّتِيْ مگر اوس طریقے سے جو شرعًا اور عرفًا هِيَ اَحْسَنُ وہ بہتری
یعنی اوسکے مال مین ایسا معاملہ کرو کہ اصل اوسکے واسطے باقی رہے اور نفع اوسکے روٹی کپڑے کے کام آئے اور یہ بات اپنے ذمے لازم
رکھو حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہانتک کہ پہونچے یتیم کمال قوت کو یعنی بالغ ہو جائے اور بزرگی کے آثار اوسمین ظاہر ہو جاوین
وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اور پورا کرو وہ عہد جو خدا نے تمھارے ساتھ باندھا ہی احکام شرعی سے یا وہ عہد جو تم لوگ آپس مین
کرتے ہو اِنَّ الْعَهْدَ بیشک عہد کرنے والا كَانَ مَسْئُوْلًا ؀ ہی سوال کیا گیا یعنی اوس سے سوال کیا جائیگا کہ تو نے
اپنا عہد پورا کیا یا توڑ ڈالا اسلمی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ خدا کے بہت سے عہد ہین آدمی کے ہاتھ پاؤن سے تو ادب لازم رکھنے کا
عہد ہی اور اوسکی جان سے فرائض ادا کرنے کا اور اوسکے دل سے خوف و ڈر کا اور اوسکی روح سے یہ عہد ہی کہ مقام قرب سے دور نہو اور اوسکے
سر سے یہ کہ ماسوی اللہ کا مشاہدہ نہ کرے اور ہر عہد کی بابت آدمی سے سوال کیا جائیگا مصرع یکسے زعہدۂ این عہد چون آید برون
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اور پوری کرو ناپ اِذَا كِلْتُمْ جب ناپو اوروں کے واسطے وَزِنُوْا اور تولو بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
سیدھی ترازو اور پورے بٹون سے ذٰلِكَ یہ پوری ناپ تول خَيْرٌ بہتر ہی تمھارے واسطے خیانت سے وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ؀
اور بہت خوب ہی عاقبت کی رو سے وَلَا تَقْفُ اور نہ پیروی کر مَا لَيْسَ لَكَ اوس چیز کی کہ نہین ہی تجھے بِهٖ عِلْمٌ اوس چیز کا
علم یعنی تقلید اور گمان پر کسی چیز کا پیچھا نہ کر جبتک تجھے معلوم نہو یہ نہ کہہ کہ مین جانتا ہون اور جب تک تو نے دیکھا نہو یہ نہ کہہ کہ مین نے
اوس چیز کو دیکھا ہی اور جب تک تو نے کوئی بات سنی نہو یہ نہ کہہ کہ مین نے سنی ہی امام محمد بن حنفیہ علیہم السلام نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہی
کہ جھوٹی گواہی نہ دے اِنَّ السَّمْعَ بیشک کان وَالْبَصَرَ اور آنکھ وَالْفُؤَادَ اور دل كُلُّ اُولٰٓئِكَ ہر ایک انمین سے
كَانَ عَنْهُ ہوگا اپنی ذات سے مَسْئُوْلًا ؀ سوال کیا گیا یعنی اونسے پوچھینگے کہ تم جسکے کان آنکھ دل ہو اوسنے کیا معاملہ کیا تھا
یا کان سے سوال ہوگا کہ تو نے کیا سنا اور کیون سنا اور آنکھ سے پوچھینگے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیون دیکھا اور دل سے پوچھا جائیگا کہ تو نے
کیا جانا اور کیون جانا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ اور نہ چل زمین پر مَرَحًا متکبرون کی چال یعنی نہ ٹہل اکڑتا ہوا جسطرح متکبر
ٹہلتے ہین اِنَّكَ تحقیق کہ تو لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ نہ پھاڑ سکیگا تو زمین دبیر پاؤن کھینچکر وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ اور نہ پہونچیگا
پہاڑون کو طُوْلًا ؀ لمبا قد ہونے کی وجہ سے یعنی جو ایسا عاجز ہو کہ نہ زمین پھاڑ سکے اور نہ پہاڑون کی برابری کر سکے اوسے تکبر اور
بڑائی کیون کرنا چاہیے بیت ز خاک آفریدت خداوند پاک ✤ پس ای بندہ افتادگی کن چو خاک ✤ كُلُّ ذٰلِكَ یہ سب جو مذکور ہوا
یعنی آیہ و لا تجعل سے یہانتک جو امر و نہی بیان ہوے وہ گیارہ امر اور جو وہ نہی ہین اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہی کہ یہ سب
حضرت موسی علیہ السلام کی تختیون مین لکھا تھا كَانَ سَيِّئُهٗ ہی برائی اوسکی یعنی جسکی ممانعت ہوئی عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے
نزدیک مَكْرُوْهًا ؀ ناپسند ذٰلِكَ یہ جو احکام مذکور ہوے مِمَّآ اَوْحٰٓى اوس چیزون مین سے ہین جو وحی کی ہی اِلَيْكَ رَبُّكَ
تیری طرف تیرے رب نے مِنَ الْحِكْمَةِ اوس علم کی رو سے جو اپنی ذات مین حق ہی اور جسکا جاننا عمل کرنے کے واسطے بہتر ہی وَلَا تَجْعَلْ

مَعَ اللّٰهِ اور نہ ٹھہرائے خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرا خدا اس حکم کو مکرر بیان فرمانا اس بات پر آگاہ کرنے کے واسطے ہی کہ توحید سب
احکام کی اصل ہی اسیواسطے ان احکام کی ابتدا مین پہلے شرک سے منع فرمایا اور آخر مین بھی شرک کرنے کی ممانعت کی پہلے تو شرک کا وہ برا
نتیجہ بیان فرمایا جو دنیا مین ہوتا ہی کہ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا اور اب یہان آخر مین اوس عذاب کو ذکر فرمایا ہی جو شرک کے سبب سے شرکون کو
عقبیٰ مین ہوگا کہ فَتُلْقٰى اگر شرک کریگا تو ڈالدیا جائیگا فِىْ جَهَنَّمَ دوزخ مین مَلُوْمًا ملامت کیا ہوا کہ ایمان والے آدمی
اور ملائکہ تجھے ملامت کرتے ہونگے مَّدْحُوْرًا○ رانده ہوا اور دور کیا ہوا رحمت الٰہی سے اور شرک سے منع فرما کر حق تعالیٰ اون
لوگون پر عتاب کرتا ہی جو کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین اور فرماتا ہی کہ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ کیا پس برگزیدہ کرلیا تمکو تمھارے
رب نے بِالْبَنِيْنَ بیٹون کے ساتھ وَاتَّخَذَ اور مقرر کرلین اپنے واسطے مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا فرشتون مین سے
بیٹیان یہ بات اوسکے خلاف ہی جو تمھاری عادت ہی کہ بیٹیون سے شرم رکھتے ہو اور بیٹون پر ناز کرتے ہو اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ
ع ۱۰ بیشک تم کہتے ہو قَوْلًا عَظِيْمًا○ بڑی بات کہ بیٹیون کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہو اور اپنی ذات کو اوپر فضیلت دیتے ہو
کہ بیٹے جو تمھین مرغوب ہین اونھین اپنے واسطے اور بیٹیان جو تمھارے نزدیک مکروہ اور معیوب ہین خدا کی طرف منسوب کرتے ہو
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور بیشک پھیر پھیر کر اور مکرر کہدیا ہے اپنا منزہ اور مبرا ہونا اولاد سے فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین کئی جگہ
لِيَذَّكَّرُوْا تاکہ دریافت کرلین اور نصیحت مانین وَمَا يَزِيْدُهُمْ اور نہین زیادہ کرتا ہی اونکو یہ بات مکرر بیان کرنا اِلَّا
نُفُوْرًا○ مگر نفرت کو اور حق سے دوری کو قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ اگر ہوتے خداے
برحق کے ساتھ اور خدا كَمَا يَقُوْلُوْنَ جیسا کہ کافر کہتے ہین اور بکر نے تَقُوْلُوْنَ پڑھا ہی یعنی جیسا تم کہتے ہو اے مشرکو تو اِذًا لَّابْتَغَوْا
اوسوقت وہ خدا طلب کرتے اِلٰى ذِى الْعَرْشِ خداوند عرش یا مالک ملک کی طرف سَبِيْلًا○ کوئی راہ کہ اوسے دفع کرنے مین
مشغول ہوتے جسطرح اور بادشاہ کرتے ہین یعنی حق تعالیٰ اور خداؤن کے عیب بند سمعا مین آیتین نازل فرماتا ہی اور خدا اگر ہوتے
تو چاہیے تھا کہ خداے برحق سے جھگڑا کرتے اور اپنی ذاتون سے عیب اور عجز کی نفی کرتے سُبْحٰنَهٗ پاک ہی خدا وَتَعٰلٰى اور برتر ہی
عَمَّا يَقُوْلُوْنَ اوس بات سے جو وہ کہتے ہین عُلُوًّا كَبِيْرًا○ بڑی برتری تیسیر مین منقول ہی کہ خباب بن ارت کی اولاد مین سے
ایکنے روایت کی ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک مین عصے نے اسطرح خدا کی تسبیح کی کہ تمام قوم نے
سنی اور تعجب کی راہ سے یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ یہ خشک لکڑی کیونکر تسبیح کرتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تُسَبِّحُ لَهُ تسبیح کرتے ہین خدا کے
واسطے السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ ساتون آسمان اور زمین وَمَنْ فِيْهِنَّ اور جو کچھ اون مین ہی ملائکہ جن انسان
وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اور نہین ہی کوئی مخلوقات مین سے اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مگر تسبیح کرتی ہی خدا کی ایسی تسبیح کہ ملی
ہوئی ہی اوسکی حمد کے ساتھ یعنی ہر چیز نقصان کی باتون سے خدا کی پاکی بیان کرتی ہی اور کمال کی صفتون کے ساتھ
خدا کی تعریف کرتی ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ آسمان اور زمین مین زندے زبان قال سے تسبیح کہتے ہین اور باقی
زبان حال سے یعنی اپنے ممکن اور حادث ہونے کے سبب سے صانع واجب قدیم پر دلالت کرتے ہین اور لوازم امکان اور توابع حدوث سے

یہ خدا کی تنزیہ ہی تو سب چیزین خدا کی تسبیح کرتی رہتی ہین وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ اور مگر تم ای مشرکو نہین سمجھتے ہو تَسْبِيْحَهُمْ
اونکی تسبیح اسواسطے کہ تمھارے واسطے ایسی نظر صحیح اور عقل صاف نہین ہی جس سے اونکی تسبیح سمجھ سکو اِنَّهٗ كَانَ بیشک ہی خدا
حَلِيْمًا بردبار کہ تمھاری غفلت کی جزا دینے کو عذاب مین جلدی نہین کرتا غَفُوْرًا۝ بخشنے والا اوسے جو خدا کے کلام کا
ایمان لائے حقائق سلمی مین ابو عثمان مغربی قدس سرہ سے منقول ہی کہ سب مخلوقات مختلف زبانون مین خدا کی تسبیح کرتے ہین
مگر جن علماے ربانی کے دلون کے کان کھلے ہوے ہین اونکے سوا اور کوئی اون مخلوقات کی مختلف تسبیحین نہین سمجھتا کسی نے
کیا خوب کہا ہی نظم زکرش ہر چہ بینی در خروش ست ✤ ولے داند درین معنی کہ گوش ست ✤ نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست ✤ کہ ہر خارے
بہ تسبیحش زبانیست ✤ اور فتوحات مین مذکور ہی کہ اگر اس تسبیح سے مراد یہ ہی کہ سب چیزین زبان حال سے تسبیح کرتی ہین تو لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ
تَسْبِيْحَهُمْ کے لانے سے کچھ فائدہ نہو گا اور دوسرے سفر کے بارھوین باب مین فرمایا ہی کہ مین نے اپنے کان سے سنا کہ ایک پتھر زبان قال سے
خداے متعال کا ذکر کرتا تھا اور اوسنے مجھسے خطاب کیا جیسے عارف لوگ باہم خطاب کرتے ہین اور ایسی باتین کہین کہ ہر ایک آدمی اوسے
نہین سمجھتا اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ موجودات مین سے ہر ہر ذرے کی ایک زبان ملکوتی ہی کہ خدا کی حمد و تسبیح مین گویا ہی اور اوسی زبان سے
حضرت محمد مصطفی علیہ اکمل الصلوۃ و افضل الثنا کے دست مبارک مین سنگریزون نے تسبیح کی اور اعضا کی گواہی کہ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ
اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ اوسکی طرف اشارہ ہی اوسی زبان سے ہو گی اور اس باب مین پوری گفتگو جواہر التفسیر مین مطالعہ ہو سکتی ہی لکھا ہی کہ ابو جہل
اور اوسکے ساتھیون نے یہ قصد کیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قرآن شریف پڑھنے کے وقت ایذا دین حق تعالی نے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اون کافرون کی آنکھون سے پوشیدہ کر دیا اور یہ آیت بھیجی کہ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ
اور جب پڑھتا ہی تو قرآن جَعَلْنَا بَيْنَكَ کر دیتے ہین ہم درمیان تیرے وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
اور درمیان اون لوگون کے جو ایمان نہین لاتے آخرت کا حِجَابًا مَّسْتُوْرًا۝ پردہ چھپا ہوا جس سے تاکہ ای محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم وہ تمھین نہ دیکھین اور نہ تکلیف پہونچائین بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ حمالۃ الحطب نے سورۃ تبت نازل ہونے کے بعد
ایک پتھر اوٹھایا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ڈھونڈھتی ہوئی چلی اور چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو وہ پتھر مارے لوگون نے
بتا دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق کے گھر مین ہین وہان وہ کافرہ آئی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہان بیٹھے قرآن مجید کی
تلاوت کرتے تھے اوس کافرہ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمھارے دوست نے میری ہجو کی ہی مین آئی ہون کہ اوس سے بدلا لون حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ تو شاعر نہین ہین کسی کی ہجو کہین وہ بولی کہ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کیا ہی اور وہ کیا جانے کہ میری گردن مین کیا
ہو گا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب صدیق سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ اس گھر مین تمھارے سوا اور کسی کو بھی دیکھتی ہی ام جمیل
اوس کافرہ کا نام تھا حضرت صدیق نے پوچھا کہ ام جمیل اس گھر مین میرے سوا اور کسی کو تو دیکھتی ہی وہ بولی تم مجھسے ہنسی کرتے
خداے کعبہ کی قسم کہ تیرے سوا اور کسی کو مین نہین دیکھتی پھر وہ پھر گئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ ہمارے حبیب ہم
تمھین قرآن پڑھتے وقت کافرون کی نظر سے پوشیدہ کر لیتے ہین وَجَعَلْنَا اور کر دیتے ہین ہم یعنی ڈال دیتے ہین ہم عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اونکے دلون پر اَكِنَّةً پوششین اَنْ يَّفْقَهُوْهُ تاکہ نہ سمجھین قرآن کو اور وہ پوشش اونکے دل اور قرآن سمجھنے مین حائل ہوجاے
وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ اور رکھدیتے ہین ہم اونکے کانون مین وَقْرًا ؕ بوجھ تاکہ قرآن نہ سنین اور چونکہ لفظا اور معنی دونون حیثیت سے معجز ہی
تو اوسکے منکرون کے واسطے حق تعالی نے اوس چیز کا اثبات فرمایا جو لفظ کے ادراک اور معنی کے فہم سے اونکو مانع ہی وَاِذَا ذَكَرْتَ اور جب
یاد کرتا ہی تو رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ اپنے رب کو قرآن مین وَحْدَهٗ اکیلے اور یکتا کو تو وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ پھرتے ہین کافر اپنی
پیٹھون پر نُفُوْرًا ۝ بھاگتے ہوے توحید سننے سے اسواسطے کہ اونکو یہ داعیہ ہی کہ اپنے خداے برحق کے ساتھ اونکے باطل خداون کو بھی
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم یاد کرو نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اوس بات کو جسواسطے یہ کافر قرآن
سنتے ہین کہ وہ مسخراپن اور بیہودگی ہی مراد یہ ہی کہ قرآن کو کافر اسواسطے سنتے ہین کہ اوسمین طعن اور مسخراپن کرین اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ
اِلَيْكَ جب کان لگاتے ہین وہ تیری طرف وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اور جب وہ بھید کہتے ہین یعنی جب باہم کہتے ہین کہ اوسکا
کلام تو سحر اور شعر ہی عین المعانی مین لکھا ہی کہ نضر بن حارث نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ محمد کیا کہتے ہین ابوسفیان بولا کہ مین اونکی
بعضی باتین سچ جانتا ہون ابوجہل نے کہا کہ وہ تو مجنون آدمی ہی ابولہب کہنے لگا کہ کاہن ہی خویطب بولا کہ شاعر ہی تو اس جماعت
سراپا حماقت کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ظالمون یعنی
مشرکون نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ متابعت نہین کرتے ہو تم اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ مگر مرد
سحر کیے ہوے کی یعنی لوگون نے اوسپر سحر کردیا ہی اور اوسکی عقل زائل ہوگئی ہی یا مسحور یہان ساحر کے معنی پر جیسے ماتی یعنی لایا گیا
آتی یعنی آنے والے کے معنی مین ہی اُنْظُرْ كَيْفَ دیکھ کہ کیونکر ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ دین اونھون نے تیرے واسطے
مثلین اور مجنون ساحر کاہن شاعر کے ساتھ تمثیل دی اور توصیف کی فَضَلُّوْا پھر گمراہ ہوگئے وہ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَبِيْلًا ۝ پھر نہین پاسکتے راہ صواب یا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمپر طعن کرتے ہین ایسی راہ وہ نہین پاسکتے کہ طعن معقول اور
موجہ ہو بلکہ اپنے کام مین وہ خود کھوئے گئے ہین اور حیران ہورہے ہین اور تمھارے باب مین مختلف باتین کہتے ہین کبھی تمکو شاعر
کہتے ہین اور شعر کمال عقل کے ساتھ آدمی کہ سکتا ہی اور کبھی تمکو مجنون جانتے ہین اور یہ زوال عقل ہی وَقَالُوْٓا اور بولے کافر جو بعث و
نشر کے منکر ہین ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہوجاینگے ہم مرنے کے بعد بہت دن اور زمانہ گذرنے پر عِظَامًا ہڈیان وَّرُفَاتًا
اور خاک مین گلے ملے تو ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا اوٹھائے گئے ہونگے ہم خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ نئے پیدا ہوکر تعجب
کرتے تھے کہ خشک خاک تر و تازہ مخلوق کیونکر بنجائیگی قُلْ كُوْنُوْا کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہوجاو تم یہ حکم تمثیلی ہی
یعنی فی المثل اگر اپنے ذیل سے تم ہوجاو حِجَارَةً پتھر اَوْ حَدِيْدًا ۝ یا لوہا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ یا پیدا اوس چیز سے
جو بڑی ہی اور بزرگی رکھتی ہی فِيْ صُدُوْرِكُمْ تمھارے سینون مین یعنی دلون مین جیسے آسمان اور پہاڑ اور جو چیز
زندہ ہونے سے بہت دور ہی تو بھی بیشک خداے تعالی تمکو مارڈالے اور زندہ کرے فَسَيَقُوْلُوْنَ پھر قریب ہی کہ کہین
مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ کون ہی کہ پھر لائے ہمکو یعنی زندہ کردے مرنے کے بعد قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ وہی جسنے پیدا کیا تمھین اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار کہ تم خاک تھے تو جو کوئی پہلے خاک کو جان دے سکتا ہی آخر مین بھی زندہ کر سکتا ہی
فَسَيُنْغِضُوْنَ پھر قریب ہی کہ ہلائین اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ تیری طرف اپنے سر یعنی جیسے کوئی شخص تعجب سے اپنا سر
ہلاتا ہی اوسطرح یہ کافر انکار سے اپنے سر ہلائین وَيَقُوْلُوْنَ اور کہین مَتٰى هُوَ کب ہوگا یہ بعث و حشر قُلْ کہہ کہ
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ شاید ہو قَرِيْبًا قریب اسواسطے جو کچھ آنے والا ہی اوسے قریب کہہ سکتے ہین اور تمھارا پھر زندہ ہونا
واقع ہوگا يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ اوسدن کہ پکاریگا تمھین خدا محاسبہ کے واسطے یا اسرافیل پکاریگا نفخۂ اخیرہ مین جو قبرون سے اوٹھ کھڑے
ہونے کے واسطے ہوگا فَتَسْتَجِيْبُوْنَ پھر جواب دوگے تم خدا کو یا اسرافیل کو بِحَمْدِهٖ حق تعالی کی حمد کے ساتھ حدیث مین ہی
کہ مخلوقات قبرون سے نکل کر خاک اپنے سرون سے جھاڑتی ہوگی اور کہتی ہوگی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اور تفسیر بصائر مین حمد کو امر کے معنی مین
لکھا ہی جیسا کہ آیۂ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ یعنی نماز پڑھ اپنے رب کے حکم سے تو اس آیت کے معنی اسطرح ہونگے کہ خدا تمکو پکاریگا اور اوسکے حکم سے
اوسے جواب دوگے وَتَظُنُّوْنَ اور گمان کروگے ہول قیامت سے کہ اپنی قبرون مین اِنْ لَّبِثْتُمْ دیر نہین کی اِلَّا قَلِيْلًا ع ۵ ربع
مگر تھوڑی یا جب آخرت کو دیکھ لوگے تو اوسکی بہ نسبت زندگی دنیا کو بہت تھوڑا جانوگے تو عقلمند کو چاہیے کہ آج زندگی دنیا کو زندگی
عقبی کے مقابلہ مین بہت تھوڑا جانے اور اس تھوڑی سی فنا ہو جانے والی کو اوس بہت اور باقی رہنے والی کے کام مین صرف کرے
تاکہ اوسدن حسرت اور ندامت کے عذاب مین نہ رہے نظم مدنیا تو انی کہ عقبی خری + بخر جان من ورنہ حسرت بری + کسے گوے
دولت زدنیا برد + کہ باخود نصیبے بہ عقبی برد + لکھا ہی کہ مکۂ معظمہ کے مشرک صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایذا دینے مین ہاتھ اور زبان سے
کچھ کمی نکرتے تھے مسلمانون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین یہ حال عرض کر کے جدال و قتال کی اجازت چاہی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے ان مشرکون کے حق مین برائی کرنے کا حکم نہین فرمایا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقُلْ
لِّعِبَادِيْ اور کہہ میرے بندون یعنی مومنون کو کہ کافرون سے يَقُوْلُوا الَّتِيْ کہین وہ بات کہ هِيَ اَحْسَنُ وہ بہتر ہو یعنی اونکے
ظلم کے مقابلہ مین سختی نہ کرین بلکہ دعا کرین کہ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ تبیان مین لکھا ہی کہ ایک کافر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالی دی حضرت ۷
فاروق نے اوسکے عوض سختی کرنا چاہی تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور معاف کر دینے کا حکم فرمایا اور بعضے کہتے ہین کہ کلمۂ احسن
شہادتین ہی یا امر معروف و نہی منکر ہی اور محقق لوگ اس بات پر ہین کہ کلمۂ احسن یعنی بہتر یہ ہی کہ مسلمان جس کسی کو یاد کرین نیکی ہی کے ساتھ یاد
کرین اور اگر کوئی سختی کرے اوسکے مقابلہ مین اوس سے نرمی کے ساتھ بات کرین کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ بیشک شیطان يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ دشمنی
ڈالتا ہی آدمیون مین تو ممکن ہی کہ سختی کے مقابلہ مین سختی جھگڑے اور عداوت کا سبب ہو جائے اور وہ صورت بڑھکر نوبت بہ فساد پہونچائے
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ بیشک شیطان ہی لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے عَدُوًّا مُّبِيْنًا دشمن ظاہر کہ ہرگز اوسکی
بھلائی نہین ڈھونڈھتا اور اوسکی خرابی ہی کی کوشش کرتا ہی رَبُّكُمْ رب تمھارا اَعْلَمُ بِكُمْ خوب جانتا ہی تمھارا حال
ایک قول کے موافق مومن لوگ مخاطب ہین اسواسطے اونکو کہتا ہی اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اگر چاہے خدا تو رحم کرے
تمکو اور کافرون کی سختی سے نجات دے اَوْ اِنْ يَّشَاْ یا اگر چاہے تو يُعَذِّبْكُمْ عذاب کرے تمکو بسبب کافرون کو مسلط کر

اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ رحم کرے خدا ہدایت کرکے یا توبہ کی توفیق دیکر اور عذاب کرے گمراہ کرکے گناہ پر قائم رکھکر اور ایک قول کے
موافق یہ خطاب کافرون سے ہی حق تعالی اونھین فرماتا ہی کہ اگر چاہے بخشش کرے تمپر اور عذاب دنیا کو ٹال دے اور اگر چاہے تو دنیا مین بھی
عذاب کرے تو مشیت عذاب دنیا سے متعلق ہی اور عذاب اخروی کے باب مین حکم مطلق ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہی ہمنے
تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَيْهِمْ کافرون پر وَكِيْلًا۝ نگہبان کہ اونکو کفر سے نگاہ رکھو یا ضامن کہ اونکا ایمان تمھارے ضامن ہو
اور اگر مومنون سے خطاب ہی تو آیت کے یہ معنی ہونگے کہ نہین بھیجا ہی ہمنے تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنون کا کفیل کہ اونکے اعمال کے
ضامن ہو یعنی مومنون کے افعال کا مواخذہ تمسے نہوگا وَرَبُّكَ اَعْلَمُ اور تیرا رب خوب جانتا ہی بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اوسے جو آسمان اور زمین مین ہی یعنی اونکا حال جانتا ہی اور اونکی مصلحت نہین چھوڑتا اور تفسیر انوار مین فرمایا ہی
کہ کفار قریش تعجب کرتے تھے کہ ابوطالب کا یتیم پیغمبر کیون ہوا اور چند ننگے بھوکون نے اوسکی متابعت کیون کی تو حق
تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم اہل آسمان اور اہل زمین کا حال خوب جانتے ہین جسے چاہین نبوت کے واسطے برگزیدہ کرین
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا اور تحقیق کہ فضیلت دی ہی ہمنے بَعْضَ النَّبِيّٖنَ بعضے پیغمبرون کو عَلٰي بَعْضٍ بعض پر نفسانی
فضائل کی روسے اور جسمانی رذائل سے پرہیز کرنے کے لحاظ سے مال اور تابعون کی کثرت کے لحاظ سے نہین چنانچہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو خلت اور موسی علیہ السلام کو مکالمت اور حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج
اور رویت اور شفاعت کے ساتھ فضیلت دی وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ اور دی ہمنے داود کو زَبُوْرًا۝ کتاب زبور تو حضرت داود
علیہ السلام کو زبور کے سبب سے شرف ہی پادشاہی کے سبب سے نہین اور زبور ڈیڑھ سو سورتین ہین کہ اونمین حلال حرام حدود
فرائض کے احکام نہین ہین بلکہ سب خدا کی ثنا اور نصیحت اور حضرت سلطان الانبیا کی صفت اور امت محمدی کی فضیلت تھی اور زبور کا
ذکر کرنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت پر آگاہ کرنا ہی اسواسطے کہ اوسمین لکھا تھا کہ وہ خاتم الانبیا ہین اور اونکی امت
خیر الامم ہی اور آیہ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مین اسی طرف اشارہ ہی نظم ای وصف تو در کتاب موسی + وی نعت تو در زبور داود + مقصود توئی
ز آفرینش + باقی بطفیل تست موجود + لکھا ہی کہ قریش قحط اور گرانی مین مبتلا ہوے اور حق تعالی نے اونھین الزام دینے کو یہ آیت
بھیجی کہ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے کہ پکارو جنکو گمان کرتے تھے کہ خدا ہین
مِّنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے کہ یہ بلا تمپر سے ٹالین فَلَا يَمْلِكُوْنَ تو یہ وہ نہین قدرت رکھتے كَشْفَ الضُّرِّ سختی اوٹھا دینے کی
یعنی قحط دفع کرنے کی عَنْكُمْ تمسے وَلَا تَحْوِيْلًا۝ اور نہین قدرت رکھتے اوسے بدل دینے کی یا تمھارے قبیلے مین سے
دوسرے قبیلون مین لیجانے کی لکھا ہی کہ بنو ملیح فرشتون کو اور بنو خزاعہ جن کو پوجتے تھے جن خود ایمان لائے اور وہ اپنے کفر پر
رہے یہ آیت نازل ہوئی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ ملائک اور جن کا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ وہ ہین کہ پکارتے ہین کافر اونھین
اور پوجتے ہین يَبْتَغُوْنَ وہ ڈھونڈھتے ہین اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اپنے رب کی طرف وسیلہ یعنی اوسکی درگاہ مین
تقرب کرتے ہین طاعت اور عبادت کرکے اَيُّهُمْ اَقْرَبُ جو کوئی اونمین سے بہت قریب ہین منزلت مین یعنی جن

اور ملائکہ مین جو مقرب درگاہ الٰہی ہین وہ وسیلہ ڈھونڈھتے ہین حق تعالی کی طرف تو غیر مقرب بطریق اولی اوس درگاہ کی طرف متوجہ ہونگے خلاصہ کلام یہ ہی کہ تمھارے معبود باطل معبود برحق جل جلالہ کے محتاج ہین وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ اور امیدوار ہین اوسکی رحمت کے وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ اور ڈرتے ہین اوسکے عذاب سے إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک عذاب تیرے رب کا كَانَ ہی مَحْذُورًا خوف کیا گیا یعنی خدا کے عذاب سے خوف ہی کرنا چاہیے اور جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اونکے معبود بھی اور بندون کی طرح امید اور خوف مین ہین تو اونکی پرستش کیونکر کرسکتے ہین وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ اور نہین ہی کوئی گانون اور شہر إِلَّا نَحْنُ مگر ہم مُهْلِكُوهَا ہلاک کرنے والے ہین اوسکے لوگون کو موت اور فنا کے سبب سے قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ روز قیامت کے قبل أَوْ مُعَذِّبُوهَا یا عذاب کرنے والے ہین اونھین قحط اور قتل وغیرہ کے سبب سے عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت یعنی اگر وہ مومن اور صالح ہین تو موت کی تکلیف ہی اور اگر کافر اور فاسق ہین تو عذاب ہی كَانَ ذَٰلِكَ ہی یہ حکم فِي الْكِتَابِ لوح محفوظ مین مَسْطُورًا لکھا ہوا لکھا ہی کہ کفار قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو معجزے طلب کیے اونمین سے ایک معجزہ یہ تھا کہ اُحُد پہاڑ کو سونا کردین اور مکہ کے پہاڑ ہٹ جائین کہ زمین کھلجائے کھیتی کے قابل اور نہرین جاری کردین تا کہ باغ بنالین حق تعالی نے یہ معجزے اون کافرون کو نہ دکھائے اور فرمایا کہ وَمَا مَنَعَنَا اور باز نہین رکھتا ہمین أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ اس سے کہ بھیجدین ہم معجزات قریش کے مانگے ہوے إِلَّا أَنْ كَذَّبَ مگر یہ کہ تکذیب کی بِهَا الْأَوَّلُونَ اپنے مانگے ہوے معجزون کی اگلون نے یعنی اگلی امتون نے معجزے مانگے ہمنے پیغمبرون کے ہاتھ پر ظاہر کردیے اون مانگنے والون نے تکذیب کی ہمنے اونکو ہلاک کر دیا تو یہ امت جو معجزے مانگتی ہی اگر ہم ظاہر کردین اور ہم جانتے ہین کہ وہ ایمان نہ لائینگے تو عذاب ہلاکت اونپر بھیجنا چاہیے اور ہم ازل مین حکم کر چکے ہین کہ انھین ہلاک نہ کرینگے اسواسطے کہ انکی نسل سے ہم مومن پیدا کرینگے وَآتَيْنَا اور دیا ہمنے ثَمُودَ النَّاقَةَ قوم ثمود کو ناقہ اونکی طلب کے موافق مُبْصِرَةً ظاہر یعنی اگلی امتون کو اونکی تکذیب کے سبب سے جو ہلاکت ہوئی اونمین سے ایک یہ ہی کہ قوم ثمود نے صالح علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا اور حق تعالی نے اونکے واسطے پتھر مین سے اونٹنی نکالی فَظَلَمُوا پھر کافر ہو گئے بِهَا ساتھ اوس اونٹنی کے ساتھ اور اوسکی کوچین کاٹ ڈالین اور تمام قوم ہلاک ہو گئی وَمَا نُرْسِلُ اور نہین بھیجتے ہین ہم بِالْآيَاتِ مانگے ہوے معجزے إِلَّا تَخْوِيفًا مگر ڈرانے کو اور عذاب استیصال سے جدا کرنے کو پھر اگر وہ معجزہ ظاہر ہونے کے بعد کفر پر مضبوط رہین تو نیست و نابود ہو جائین وَإِذْ قُلْنَا لَكَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے تجھسے اور وعدہ کر لیا کہ رنج نہ کہ إِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب یعنی اوسکا عذاب أَحَاطَ بِالنَّاسِ گھیر لیگا لوگون کو یعنی قریش کو ہلاک کر دیگا ماضی کے صیغہ سے تعبیر کرنا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہمنے الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ اوس خواب کو جو تجھے دکھایا إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ مگر فتنہ آدمیون کے واسطے یعنی لوگون کی آزمائش کا سبب اس سے وہ خواب مراد ہی جو جنگ حدیبیہ کے سال مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا کہ عمرہ کر کے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا مروہ پر دوڑ کر سر کے بال اوترواے یہ خواب سنکر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کعبہ شریف کی طرف رخ کیا

اوس سال عمرہ نہ میسر آیا اور منافقون نے طعن کرنا شروع کی کہ یہ خواب تو سچ نہوا حال آنکہ حکم الٰہی یہ تھا کہ خواب کی تعبیر آیندہ سال
ظاہر ہوگی اور علما کو اِس قول مین تردد ہی اس جہت سے کہ یہ سورت مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور یہ قصہ مدینہ منورہ کا ہی مگر ہان
یہ کہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خواب مکہ معظمہ مین دیکھا ہو اور مدینہ منورہ مین بیان کیا ہو اور بعضے مفسرون نے کہا ہی
کہ جو خواب آدمیون کے فتنہ کا سبب ہوا وہ یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ کے لوگ آپکے منبر پر
دوڑتے اور وہان بندرون کی طرح کودتے ہین اور فتنہ یہ تھا جو بنی امیہ کی حکومت کے زمانے مین واقع ہوا اور بعضے مفسر رؤیا کو رویت
یعنی دیکھنے کے معنی پر لیتے ہین یعنی یا رسول اللہ ہمنے شب معراج مین جو کچھ تمھین دکھایا اور تمنے دیکھا وہ خلق مین فتنہ پڑنے کا
سبب ہوا اسواسطے کہ آپ نے جب معراج کی خبر لوگون کو سُنائی تو بعضے کچے مسلمان مرتد ہوگئے اور منافقون نے طعن کرنا شروع کی
اور کفار کا انکار زیادہ ہوا اور مومنون نے تصدیق کی وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ اور نہین بیان کیا ہمنے درخت لعنت کیے ہوے کو
فِي الْقُرْاٰنِ ط قرآن مین مگر لوگون کے فتنہ کے واسطے لکھا ہی کہ مشرکون نے جب درخت زقوم کا ذکر سُنا کہ دوزخ مین اُگا ہی
تو متعجب ہوے جیسا اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي اَصْلِ الْجَحِيْمِ ابوجہل بولا کہ محمدؐ کہتے ہین کہ دوزخ کی آگ پتھر جلا دیتی ہی
اور پھر کہتے ہین کہ اوسمین درخت اُگتا ہی یہ بڑے تعجب کی بات ہی اور تعجب اونسے ہی کہ سبز درخت سے آگ لیتے تھے جیسا حق
تعالی نے فرمایا ہی جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا اور اونھون نے کچھ فکر نہ کی کہ جو کوئی درخت مین آگ ودیعت رکھ دے اوس سے کیا عجب کہ
آگ مین درخت اُگائے یا جو قادر مطلق آگ مین سمندر کے پر و بال کو جلنے سے بچاتا ہی اور شتر مرغ کے پوٹون کو آگ کی چنگاریان کھلتے وقت جلنے سے
بچاتا ہی وہ دوزخ مین درخت اُگانے پر بھی قادر ہی اور زقوم کو حق تعالی نے شجرہ ملعونہ یعنی لعنت کیا ہوا درخت فرمایا اسواسطے کہ اوسکے
کھانے والے کافر ہین اور کافر ملعون ہین آیا یہ کہ ملعون مکروہ کے معنی مین ہو جیسے طعام ملعون اوس کھانے کو کہتے ہین جس سے ضرر پہونچے
اور جو مکروہ معلوم ہو اور بعضے مفسرون نے ابوجہل یا حکم بن عاص کے شجرہ کو تاویل کیا ہی اور یہ حکم بن عاص مروان کا باپ ہی اور ابن البحر نے
کہا کہ یہ شجرہ یہود ہین وَنُخَوِّفُهُمْ لا اور ڈراتے ہین ہم کافرون کو انواع واقسام کی ڈرونی چیزون سے جیسے دوزخ کی آگ اور زقوم وغیرہ
فَمَا يَزِيْدُهُمْ تو نہین زیادہ کرتا ہی وہ ڈرانا اونمین اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ع مگر بڑی سرکشی کو یعنی اونکا تکبر اور سرکشی حد سے
زیادہ ہوگئی اور چونکہ یہ اونکا تکبر ابلیس کے وسوسہ کی جہت سے ہی تو اِس آیت کے بعد ابلیس کے تکبر سے حق تعالی نے خبر دی کہ وَاِذْ قُلْنَا اور
یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا فرشتون کو کہ سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کو تعظیم کی جہت سے
فَسَجَدُوْٓا پھر سجدہ کیا اون سب نے اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے سجدہ نہین کیا اور جب حق تعالی نے پوچھا کہ تونے سجدہ
کیون نہ کیا تو قَالَ ءَاَسْجُدُ کہا ابلیس نے کہ کیا مین سجدہ کرون یعنی نہ کرونگا لِمَنْ خَلَقْتَ اوس شخص کو جسے پیدا کیا تونے
طِيْنًا ۝ مٹی سے پھر حق تعالی نے اوسپر لعنت کی اور اپنی درگاہ قرب سے اوسے نکالدیا قَالَ کہا ابلیس نے دوبارہ
اَرَءَيْتَكَ کہ خبر دے مجھے کہ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ اِس شخص کو بزرگ کیا اور فضیلت دی تونے مجھپر تونے اسے کیون فضیلت
دی حال آنکہ وہ خاک سے ہی اور مین آگ سے لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اگر آخر تک رکھے تو مجھے اور میری موت مین تاخیر کرے

ع ۸

اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ روز قیامت تک تو لَاَحْتَنِکَنَّ ضرور جڑ سے اوکھاڑ دون ذُرِّیَّتَہٗ آدم کی اولاد کو اغوا کرکے اور
ایسا کرون کہ تیرے عذاب سے نیست و نابود ہو جائین اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑے کہ اونھین تیری عصمت اور حمایت کے سبب سے
گمراہ نہ کرسکونگا قَالَ اذْهَبْ کہا حق تعالی نے اوسے کہ جا یہ حکم اہانت اور دور کرنے کا ہی یعنی حق تعالی نے ابلیس کو اپنی درگاہ
قرب سے نکالدیا اور فرمایا کہ اپنے کام سے لگ فَمَنْ تَبِعَكَ پھر جو کوئی تیری متابعت و فرمانبرداری کریگا مِنْهُمْ اولاد آدم
مین سے فَاِنَّ جَهَنَّمَ تو بیشک دوزخ جَزَاؤُكُمْ تم لوگون کی جزا ہی یعنی تیری بھی جزا ہی اور اون آدمیون کی بھی
مخاطب کو غائب پر غالب کیا یعنی تجھے اور تیرے سب تابعون کو جزا دینگے ہم جَزَاءً مَّوْفُوْرًا جزا تمام یعنی عذاب علی الدوام
وَاسْتَفْزِزْ اور بہکا اور ڈگا مَنِ اسْتَطَعْتَ جسے ڈگا سکے تو مِنْهُمْ اونمین سے بِصَوْتِكَ اپنی آواز سے یعنی خرابی کی
پکار کر اور بعضون نے کہا کہ شیطان کی آواز گانا اور مزامیر ہی امام زاہدی رحمہ اللہ تعالی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہی
کہ جو آواز مونھ سے نکلے اور رضائے الٰہی اوسمین نہو وہ آواز شیطان کی ہی وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ اور کھینچ لا اونپر بِخَيْلِكَ
وَرَجِلِكَ اپنے سوار اور پیادے یعنی جو شیاطین وسوسہ ولانے اور اغوا کرنے مین تیرے مددگار ہین اون سب کو اونپر
مسلط کرنے کے واسطے جمع کر وَشَارِكْهُمْ اور شرکت کر اونکی فِی الْاَمْوَالِ مالون مین تاکہ مال حرام جمع کرین یا سود دین
یا گناہ مین خرچ کرین وَالْاَوْلَادِ اور اولاد مین بھی شریک ہو تاکہ زنا سے پیدا کرین یا عبدالعزی اور عبد الشمس اور مثل اسکے نام رکھین
وَعِدْهُمْ اور وعدہ کر اونسے باطل وعدے جیسے بتون کی شفاعت یا توبہ مین تاخیر یا بعث و حشر بہشت و دوزخ کا انکار وَمَا
يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اور وعدہ نہین کرتا شیطان اونسے اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب کا یعنی خطا کو صواب کی صورت مین
دکھاتا ہی اِنَّ عِبَادِيْ بیشک میرے خاص بندے جو ہُوْلَاۤءِ فِی الْجَنَّۃِ کے حکم کے موافق جنت کے واسطے پیدا کیے گئے ہین
لَيْسَ لَكَ نہین ہی تجھے عَلَيْهِمْ اونھین اغوا کرنے پر سُلْطٰنٌ تسلط یعنی تو سب کو فریب دیگا مگر میرے بندون کو
امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ بندہ حق وہ شخص ہی جو غیر کے پھندے مین نہو شیخ عطار قدس سرہ فرماتے ہین بیت
چو تو در بند صد چیزی خدا را بندہ چون باشی + کہ تو در بند ہر چیزے کہ ہستی بندۂ آنی + وَكَفٰى بِرَبِّكَ اور کافی ہی
سب تیرا وَكِيْلًا نگاہ رکھنے والا اپنے بندون کو ابلیس کے گمراہ کرنے سے رَبُّكُمُ رب تمھارا الَّذِيْ وہ ہی جو اپنی قدرت
کاملہ سے يُزْجِيْ ہنکاتا ہی اور روان کرتا ہی لَكُمُ الْفُلْكَ تمھارے واسطے کشتی کو فِی الْبَحْرِ دریا مین لِتَبْتَغُوْا تاکہ
ڈھونڈھو مِنْ فَضْلِهٖ اوسکے فضل سے یعنی اپنی روزی اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ فضل نفع ہی یا وہ اسباب جسکی
حاجت ہو اور بے دریا مین سفر کیے ہاتھ نہ آئے اِنَّهٗ كَانَ بیشک وہ ہی بِكُمْ رَحِيْمًا تمپر مہربان کہ مشکل کام تمپر
آسان کردیتا ہی اور جن چیزون کی تمکو حاجت ہی تمھارے واسطے مہیا کردیتا ہی وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ اور جب پہونچتی ہی
تمکو سختی یعنی ڈوب جانے کا خوف فِی الْبَحْرِ دریا مین ضَلَّ گم ہو جاتا ہی اور جاتا رہتا ہی تمھارے دلون سے مَنْ
تَدْعُوْنَ وہ جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو اِلَّاۤ اِيَّاهُ مگر اوسکو جو خدا واحد ہی اور یکتا ہی کہ اوس محل پر اوسکے سوا

اور کسی کو نہین پکارتے اور اوسکی درگاہ کے سوا اور کہین سے نجات نہین چاہتے فَلَمَّا نَجّٰکُمْ پھر جب نجات دی اوسنے تمکو
ڈوبنے سے اور پہونچا دیا اِلَی الْبَرِّ میدان کی طرف اَعْرَضْتُمْ پھر گئے تم توحید سے اور پھر گئے پوجنے کی طرف متوجہ ہوے
وَکَانَ الْاِنْسَانُ اور ہے آدمی کَفُوْرًا ۝ بڑا ناشکرا اپنے خدا کی نعمت پر اَفَاَمِنْتُمْ کیا نڈر ہو گئے تم کہ دریا سے صحرا مین
آگئے یعنی بیخوف نہ رہو اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ اس سے کہ دھنسا دے تمکو جَانِبَ الْبَرِّ زمین کے کنارے یعنی جو اس بات پر قادر ہی
کہ دریا مین تمھین ڈبو دے وہ اوسپر بھی قادر ہی کہ خاک مین دھنسا دے اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ یا بھیجے تم پر حَاصِبًا ہوا کہ
پتھر تم پر گرائے یعنی وہ قادر ہی کہ تم پر پتھر برسائے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا پھر نہ پاؤ لَکُمْ اپنے واسطے وَکِیْلًا ۝ نگہبان کہ اوس سے
تمھاری حفاظت کرے اَمْ اَمِنْتُمْ یا بیخوف ہو گئے تم اَنْ یُّعِیْدَکُمْ اس سے کہ پھیر لیجائے اور داخل کر دے تمکو فِیْهِ
دریا مین تَارَةً اُخْرٰی دوسری بار یعنی تمھارے دل مین آرزو پیدا کرے تاکہ دوبارہ تم کشتی مین سوار ہو فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ پھر بھیجے
تم پر قَاصِفًا توڑنے والی مِّنَ الرِّیْحِ ہوا یعنی ایسی ہوا چلائے جو کشتی کو توڑ ڈالے فَیُغْرِقَکُمْ پھر ڈبو دے تمھین بِمَا کَفَرْتُمْ
بسبب اسکے کہ ناشکری کی تمنے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا پھر نہ پاؤ تم لَکُمْ اپنے واسطے عَلَیْنَا ہم پر بِهٖ ڈوبنے کے ساتھ تَبِیْعًا ۝
پیچھے آنیوالا کہ ہم سے مقابلہ کرے اور بدلا لینا چاہے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا اور بیشک ہمنے بزرگ کیا بَنِیْٓ اٰدَمَ اولاد آدم کو
وَحَمَلْنٰهُمْ اور اوٹھایا ہمنے اونھین یعنی اونکو سوار کیا فِی الْبَرِّ میدان مین چارپایون پر وَالْبَحْرِ اور دریا مین کشتیون پر
وَرَزَقْنٰهُمْ اور روزی دی ہمنے اونھین مِّنَ الطَّیِّبٰتِ پاکیزہ کھانون مین سے وَفَضَّلْنٰهُمْ اور زیادتی دی ہمنے
اونکو عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا بہتون پر اونمین سے جنھین پیدا کیا ہمنے تَفْضِیْلًا ۝ بزرگی دینا انسان کی بزرگی ع ۱۰
اور تکریم کے باب مین علما کی بہت تقریرین ہین اس ترجمے مین ایک قول جامع پر اکتفا کیجاتی ہی صاحب بحر الحقائق رحمہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہی کہ انسان کی بزرگی دو قسمون پر ہی ایک جسمانی دوسری روحانی جسمانی بزرگی سب انسانون کو حاصل ہی کیا مسلمان کیا کافر
اور وہ یہ ہی کہ دونون ہاتھون سے اوسکا تخمیر کرنا رحم مین صورت بنانا خوبصورتی مزاج قریب اعتدال ہونا
قد کی راستی دونون ہاتھون سے چیز لینا اونگلیون سے کھانا ڈاڑھی اور گیسوون سے زینت عقل سے تمیز سمجھانا زبان اشارے
خط سے اسباب معیشت کی راہ پانا صناعت اور کتابت سے برقرار رہنا اور روحانی بزرگی بھی دو قسمون پر ہی ایک عام دوسری
خاص عام مین تو مومن اور کافر دونون شریک ہین جیسے اونمین روح پھکنا آدم علیہ السلام کی پشت سے نکلنا قول اَلَسْتُ
سنایا جانا جواب مین بلٰی کہنا بندگی پر عہد باندھنا فطرت پر پیدا کرنا اونکے پاس رسولون کو بھیجنا اونکے واسطے کتابین نازل کرنا
جنت کے ثواب کی ترغیب دوزخ کے عذاب کی تخویف اونکے واسطے قدرت کے آثار اور دلائل و معجزات کا ظاہر کرنا
مگر خاص روحانی بزرگی وہ ہی جسکے سبب سے انبیا اولیا مومنون کو بزرگ کیا ہی وہ نبوت رسالت ولایت ہدایت ایمان
اسلام ارشاد اکمال اخلاق آداب سیر اللہ کی طرف اللہ مین اللہ کے ساتھ لاہوتی جذبون کے سبب سے ناسوتی تنگیون سے
ترقی اور مقامات پر عبور انانیت سے فنا ہویت کے ساتھ بقا اور بزرگیان جو حد سے باہر ہین محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالی نے

لکھا ہی کہ آدمیون کی بزرگی اس سبب سے ہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونمین سے ہین **نظم** ای شرف دادہ آدم بتو + روشنی
دیدۂ عالم ہتو + کیست درین خانہ کہ خیل تو نیست + کیست برین خوان کہ طفیل تو نیست + از تو صلا ئے بہ الست آمدہ + نیست مہانی
ہست آمدہ + حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ بزرگ کیا ہمنے آدمی کو معرفت اور توحید کے سبب سے اور
اوٹھایا ہمنے اوسے نفس کے بر یعنی میدان اور دل کے بحر یعنی دریا مین آور بعضون نے کہا کہ بر یعنی میدان وہ ہی جو نعتین اور
صفتین ظہور رکھتی ہین اور بحر یعنی دریا وہ ہی جو حقائق ذات پوشیدہ ہین تاویلات کاشی مین لکھا ہی کہ بر عالم اجسام ہی اور بحر
عالم ارواح اور آدمیون کا اون دونون مین اوٹھانا اون دونون سے اونھین ترکیب دینا ہی آور روزی دی ہمنے اونھین پاکیزہ
علمون اور معرفتون مین سے اور بزرگی عطا کی ہمنے اونھین بہتیری مخلوق پر اس سبب سے کہ اونھین اونکے عیبون پر بینا کیا اور سب
ملائکہ یا خواص ملائکہ مستثنی ہین اور علما کو آدمی اور فرشتے کی فضیلت مین بہت گفتگو ہی کہ یہ افضل ہین یا وہ مگر جمہور اہل سنت
جس بات پر ہین وہ یہ ہی کہ آدمیون کے رسول ملائکہ کے رسولون سے افضل ہین اور ملائکہ کے رسول افضل ہین ولی آدمیون سے اور
اولیا آدمی اشرف ہین اولیا فرشتون سے اور صالح مسلمان افضل ہین عوام ملائکہ سے اور عوام ملائکہ بہتر ہین فاسق مسلمانون سے
امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ بنی آدم سے ایماندار ہی مراد ہین اسواسطے کہ کفار کے واسطے وَمَنْ يُهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ کی
نص سے کچھ نصیب نہین اور مسلمانون کی بزرگی اس سبب سے ہی کہ انکے ظاہر کو مجاہدہ کی توفیق سے آراستہ کیا اور اونکے باطن کو
مشاہدہ کی توفیق سے منور فرمایا جسطرح تمام مومنون کو عام بزرگی عطا کی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص بزرگی کے
ساتھ مخصوص کیا از انجملہ رضا خاص ہونے کا مرتبہ ہی کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ آور محبت کا درجہ ہی کہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اور ذکر کی
بزرگی ہی کہ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ غرضکہ یہ آیت انسان کی فضیلت اور جامعیت کی دلیل ہی کہ صفات آلہی کا پرتو پڑنے کے واسطے سب مخلوقات کی
بہ نسبت یہی انسان صاف آئینہ ہی بس جیساکہ ان ابیات کے مضمون سے فہم مین آسکتا ہی **مثنوی** آمد آئینہ جملہ کون ولی + ہیچو آئینہ نکرد
جلی + بنمودند روبوجہ کمال + صورت ذوالجلال والافضال + وانکہ بود این تفرق عددی + مانع از سر جامع احدی + گشت آدم جلاے
این مرآت + شد عیان ذات او بجملہ صفات + مظہرے گشت کلی و جامع + ہستر ذات و صفات از و لامع + شد تفاصیل کون او مجمل + بر مثال
تعین لعل + بوسے این دائرہ مکمل شد + آخر این نقطہ عین اول شد + يَوْمَ نَدْعُوْا یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوس دن کو کہ پکارینگے ہم كُلَّ اُنَاسٍ ہر گروہ کو لوگون مین سے بِاِمَامِهِمْ اونکے پیشوا کے ساتھ یعنی اوس نبی کے ساتھ
جو اوس گروہ پر مبعوث تھا چنانچہ کہینگے ای امت موسی ای امت عیسی یا اوس کتاب کے ساتھ جو اونپر اوتری تھی چنانچہ ہم خطاب
کرینگے کہ ای اہل قرآن ای اہل انجیل یا اوس مقتدا کے ساتھ کہ مذہب مین جسکی متابعت کی تھی جیسے پکارینگے کہ ای حنفی ای شافعی یا اون
کے دین اور ملت کے ساتھ پکارینگے جیسے ای مسلم ای یہودی ای مجوسی آور بعضون نے کہا ہی کہ امام ام کی جمع ہی کل قیامت کے دن خلق کو
ماؤن کی طرف منسوب کر کے پکارینگے حضرت عیسی علیہ السلام کی کرامت اور حضرت حسنین علیہما السلام کی شرافت
ظاہر کرنے کو یا اسواسطے کہ جو لوگ زنا سے پیدا ہوے ہین وہ رسوا نہون اور لباب مین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے

اور یہی ابن کثیر [illegible]
[illegible] کی بزرگی [illegible]
[illegible] رضی [illegible]
[illegible]

منقول ہو کہ قیامت کے دن ہر قوم کو پکارینگے اوسکے زمانے کے امام اور اوپر جو کتاب نازل ہوئی ہی اوسکے اور اونکے پیغمبر کی سنت کے
ساتھ اور ایک قول یہ ہی کہ نسبون کا تعلق منقطع ہو کر اعمال کی نسبت باقی رہیگی تو ہر گروہ کو اوسکی کتاب اور عمل کے ساتھ پکارینگے اور کہینگے
کہ ای ایسی کتاب والے فَمَنْ اُوْتِيَ پھر جسے دیا جائیگا كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ نامۂ اعمال اوسکا اوسکے داہنے ہاتھ مین فَاُولٰٓئِكَ
يَقْرَءُوْنَ تو وہ لوگ پڑھینگے كِتٰبَهُمْ اپنے اعمالنامے خوشی کے ساتھ بار بار اسواسطے کہ اوسمین نیک عمل دیکھینگے وَلَا يُظْلَمُوْنَ
اور نہ ظلم کیے جائینگے اپنے اجر مین فَتِيْلًا اوس میل کی بتی کے برابر جو گٹھلی مین ہوتی ہی یعنی اونکے اجر مین ذرہ بھی کمی نہوگی
اور یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ جسکو نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین دینگے خجالت اور حیرت کے مارے اوسکی زبان پڑھنے سے عاجز رہیگی
وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہی فِيْ هٰذِهٖٓ اس دنیا مین اَعْمٰى اندھا یعنی جسکے دل کی آنکھ راہ صواب نہین دیکھتی فَهُوَ فِي
الْاٰخِرَةِ تو وہ آخرت مین بھی اَعْمٰى اندھا ہوگا یعنی نجات کی راہ نہ پائیگا وَاَضَلُّ سَبِيْلًا اور اندھے بھی بڑے
گمراہ اس جہت سے کہ بینائی کی استعداد زائل ہوگئی اور فرصت باقی نہ رہی محققون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی دنیا مین طاعت سے
اندھا ہی عقبی مین ثواب سے اندھا ہوگا اور جو کوئی یہان توبہ کا موقع نہین دیکھتا وہان مغفرت کی صورت نہ دیکھیگا لکھا ہی کہ وفد ثقیف نے
کہا کہ ای محمد ہم تمھارا ایمان نہ لائینگے جب تک تم سال بھر ہمین بت پرستی کی اجازت نہ دو اور زمین طائف ہماری آرامگاہ ہی اوسے حرم
مکہ کی طرح معظم اور محترم نہ کرو اور نماز مین رکوع سجود سے ہمین معاف رکھو اگر لوگ تمسے پوچھین کہ تمنے یہ کیون کیا تو کہدینا کہ میرے
خدا نے مجھے یہ حکم کر دیا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ كَادُوْا اور بیشک چاہا ثقیف نے لَيَفْتِنُوْنَكَ یہ کہ پھیر دے تمھین
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اوس چیز سے جو وحی کی ہمنے تمھاری طرف لِتَفْتَرِيَ تاکہ افترا
کرو اور بندش کرلو عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ہمپر سوا اوسکے جو ہمنے وحی کی ہی یعنی یہ کہو کہ خدا نے مجھے یہ فرمایا ہی وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ
اور جب تم ایسا کرو تو بنالیں وہ تمکو خَلِيْلًا دوست اور بعضون نے یہ کہا ہی کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہا کہ ہم حجر اسود نہ چھونے دینگے جب تک ہمارے بتون کو نہ چھو لو اگرچہ انگلی کے سرے ہی سے سہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
چونکہ طواف حرم کا شوق کمال مرتبہ تھا دل مبارک مین خیال آیا کہ اگر مین ایسا کرون تو کیا ہوگا خدا تو جانتا ہی کہ دل سے اس کام کو مین نہین جانتا ہون
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ کافر چاہتے ہین کہ تمھین ہماری وحی سے پھیرلین تو دوست بنالین وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ اور اگر نہ یہ ہی
کہ اپنی عصمت کی مدد سے راستی پر تمکو ہمنے ثبات دیا ہی تو لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ بیشک قریب تھا کہ میل کرتے تم اِلَيْهِمْ
طرف اونکی اوس آرزو کے شَيْـًٔا قَلِيْلًا تھوڑا سا میل کرنا اور خیال جو مذکور ہوا محققون کے نزدیک محقق نہین ہی بلکہ وہ کہتے ہین
کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ یا رسول اللہ اگر ہم تمھین ثابت نہ کر دیتے تو تم میل کیا چاہتے تھے مگر ہماری عصمت نے تمھین لیا اور میل کے
قریب ہونے سے تم ممنوع ہوگئے اور یہ تصریح ہی اس بات کی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میل کے قریب مین بھی نہین ہوے تو آپ کو مطلق
میل تھا تبیان مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم تھے مگر امت محمدی کو ڈرانے کے واسطے تاکہ مشرکون کی بات کی طرف میل نہ کرین
آیت نازل ہوئی کہ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ جب میل کرتے تم تو البتہ چکھاتے ہم تمھین ضِعْفَ الْحَيٰوةِ عذاب زندگی کا یعنی دنیا مین وَضِعْفَ

الْمَمَاتِ اور عذاب موت کا یعنی آخرت مین ثُمَّ لَا تَجِدُ پھر نہ پاتے تم لَكَ اپنے واسطے عَلَیْنَا ہمپر عذاب دفع کرنے کو نَصِیْرًا ۝ کوئی یار اور مددگار کہ اوسکے باعث اوس عذاب سے رہائی پاتے امام ثعلبی نے کہا ہی کہ یہ آیت نازل ہونیکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ مِیتَ اِلٰہی بر رہ عو و دار مارا + و مے بانفس مگذار مارا + لکھا ہی کہ مکے کے کافرون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخراج کے باب مین باہم مشورہ کیا اور اونکی راے اس بات پر قرار پائی کہ دشمنی مین اسقدر زیادتی کرنا چاہیے کہ حضرت کو ضرور بالضرور نکلجانا پڑے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ کَادُوْا اور بیشک چاہا اہل مکے لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ کہ تجکو بچلا وین عداوتین کرکے مِنَ الْاَرْضِ مکے کی زمین سے لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا تا کہ نکالدین تجھے اوس سے وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ اور جب ایسا ہو تو دیر نہ کرین خِلٰفَكَ پیچھے تیرے جانے سے اور ابوبکر نے خَلْفَكَ پڑھا ہی اِلَّا قَلِیْلًا ۝ مگر تھوڑے دن اور ایسا ہی ہوا کہ ہجرت کے بعد تھوڑے دنون مین واقعۂ بدر پیش آیا اور کفار ہلاک ہوے اور ایک قول یہ ہی کہ یہود کو مدینۂ منورہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام پر حسد آیا بولے کہ ای ابو القاسم اگلے انبیا علیہم السلام زمین شام پر اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمھاری تصدیق کرین تو چاہیے کہ ملک شام مین جا کر رہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک شام کے سفر کا قصد مصمم فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہود چاہتے ہین کہ زمین یثرب سے تجھے دور پھینکدین اور اگر ایسا ہو تو تیرے بعد وہ بہت نہ رہینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فسخ عزیمت فرمائی اور تھوڑے ہی زمانے مین یہود کے قبیلے قتل اور جلاوطنی کے عذاب مین پڑے تو اس قول پر یہ آیت مدنی ہوتی ہی اور پہلے قول کے موافق مکی ہی پھر حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے سنت مقرر کردی ہی سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا سنت مقرر کرنا اون لوگون کے واسطے جنھین بھیجا تھا ہمنے قَبْلَكَ قبل تیرے مِنْ رُّسُلِنَا اپنے رسولون مین سے اور وہ سنت اور عادت پیغمبرون کی تکذیب کے سبب سے اونکی امتون کی ہلاکت ہی وَلَا تَجِدُ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ۝ ہماری سنت مین کچھ تغییر و تبدیل اَقِمِ الصَّلٰوةَ قائم رکھ نماز لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ آفتاب ڈھلنے کے بعد اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ رات کی تاریکی تک آفتاب ڈھلنے کے بعد ظہر اور عصر کی نماز ہی اور رات کے اندھیرے تک مغرب اور عشا کی وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اور قائم رکھ فجر کی نماز اور نماز کو حق تعالی نے قرآن فرمایا اسواسطے کہ اوسمین قرآن کی قرات فرض ہی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ بیشک نماز فجر کی کَانَ مَشْهُوْدًا ۝ ہی دیکھی ہوئی یعنی دن رات کے ملائکہ اوسے دیکھتے ہین اور رات کے فرشتے اوسے نامۂ اعمال کے آخر مین لکھ لیتے ہین اور دن کے فرشتے اوسے دیکھتے ہین اور دن کے اعمالنامے کی ابتدا اوسی سے کرتے ہین وَمِنَ الَّیْلِ اور تھوڑی رات مین سے فَتَهَجَّدْ پس جاگ بِهٖ قرآن یعنی نماز کے ساتھ نَافِلَةً لَّكَ زیادتی ہی تیرے واسطے فرض نماز پر یا فضیلت ہی تیرے لیے اور بزرگی ہی خاص تیرے ہی واسطے عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ چاہیے اور البتہ ایسا ہی ہوگا کہ رکھیگا تیرا خدا تجھے مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ مقام پسندیدہ مین یعنی اوس مقام پر کہ وہان کھڑے ہونے والے کی سب تعریف کرنے والون نے تعریف کی ہوگی اور وہ مقام شفاعت ہی کہ اوس مقام پر سب اگلے پچھلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرینگے اور آپ سب پر مشرف ہونگے اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ قیامت کے دن حق تعالی حضرت صلی اللہ

ای اللہ نہ چھوڑ مجھکو ہمیشہ نفس کی طرف پلک مارنے ۱۲

ع

علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھالیگا اور لباب مین امیرالمومنین حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مقام محمود کی تفسیر مین فرمایا کہ حق تعالی مجھے نزدیک کریگا اور عرش پر اپنے ساتھ بٹھالیگا اور حدیث شریف کی عبارت یہ ہی کہ
یُدْنِیْنِیْ اللّٰہُ فَیُقْعِدُنِیْ مَعَہٗ عَلَی الْعَرْشِ اور معیت کے وہی معنی کہتے ہین جو عندیت کے معنی اس آیت مین کہے ہین کہ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ
یعنی مراد منزلت ہی منزل نہین اور مقصود مکانت ہی مکان نہین امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ عرش پر اللہ جل شانہ کا قرار پکڑنا
اسطرح پر نہین ہی کہ اوسے چھو جائے تاکہ عرش اوسکا مکان ہو جائے بلکہ وہ اب بھی اوسی صفت پر ہی جسپر عرش پیدا کرنے کے
قبل تھا اسواسطے کہ ازل اور ابد مین وہ اپنی ذات سے قائم ہی تو حضرت محمد مصطفی علیہ افضل الصلوۃ والثنا کو عرش پر بٹھانا اوسے اپنی
ذات کی بہ نسبت یکسان ہی اور عرش پر بٹھانے سے مقصود آنحضرت کی تعظیم اور تکریم ہی عین المعانی مین لکھا کہ مقام محمود عرش مین سے
ایک مقام ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی اوسکے سبب سے ظاہر کرینگے اور ایک قول یہ ہی کہ مقام محمود وہان ہی جہان
حضرتؐ کے دست مبارک مین لواے حمد دینگے اور کوئی پیغمبر نہو گا حضرت آدم علیہ السلام ہون یا اونکے سوا اور کوئی حضرت ہی کے لوا
یعنی جھنڈے کے نیچے ہو گا **بیت** زہی ہمین زیر لواے دولتش مائیم بس؎ آدم ومن دونہ تحت لواے مصطفی ست؛ صاحب فتوحات
قدس سرہ نے لکھا ہی کہ مقام محمود ایک مقام ہی سب مقامون کا مرجع اور تمام اسما الٰہی کا منظر کہ مقامون مین مختص ہی اور وہ حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خاص ہی اور دروازہ شفاعت کا اسی مقام پر کھلتا ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ
مقام محمود اللہ ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام حق کے ساتھ اپنے نفس کے ساتھ نہین زبان اشارت سے مقام محمود ہی
شعر ای ذات تو در دو کون مقصود وجود؛ نام تو محمد و مقامت محمود؛ **وَقُلْ رَّبِّ** اور کہہ ای رب میرے **اَدْخِلْنِیْ** داخل کر
مجھے قبر مین **مُدْخَلَ صِدْقٍ** داخل کرنا اچھا بے ندامت **وَّاَخْرِجْنِیْ** اور نکال مجکو اوس سے **مُخْرَجَ صِدْقٍ**
نکالنا اچھا بزرگی کے ساتھ یا داخل کر مجکو مدینہ مین غنیمت پانے والا اور نکال مکے سے سلامت رہنے والا یا داخل کر مکے مین
فتح کے واسطے اور نکال وہان سے حنین کی طرف یا داخل کر بہشت مین اور نکال دنیا سے یا داخل کر دعوت نبوت مین اور
نکال عہدۂ تبلیغ رسالت سے **وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ** اور دے مجھے اپنے پاس سے **سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝**
حجت مدد دینے والی اور قوت اعانت کرنے والی **وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ** کہہ آیا حق یعنی دین اسلام **وَزَهَقَ الْبَاطِلُ**
اور ناچیز ہوگیا باطل یعنی شرک اور بعضون نے کہا ہی کہ حق قرآن ہی اور باطل شیطان جہان قرآن ظاہر ہوتا ہی شیطان چھپ جاتا ہی
مصرع دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند؛ **اِنَّ الْبَاطِلَ** بیشک باطل **کَانَ زَهُوْقًا ۝** ہی نیست ہوا اور ناچیز ہوگیا
امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ حق وہ ہی جو خدا کے واسطے ہو اور باطل وہ ہی جو اوسکے غیر کے لیے ہو صاحب تاویلات اس بات پر ہین
کہ حق وجود ثابت واجب ہی جل شانہ کا ازلی اور ابدی ہی اور باطل وجود بشری امکانی ہی جو فنا اور زوال قبول کرنے والا ہی اور جب وجود حقانی کی
شعاعون کی چمکین ظاہر ہوتی ہین تو اوسکے مقابل مین وجود موہوم ممکن پراگندہ اور مضمحل ہو جاتا ہی **نظم** ہمہ ہرچہ ہستند ازان کمتر اند؛ کہ با ہستیش
نام ہستی برند؛ چو سلطان عزت علم بر کشد؛ جہان سر بجیب عدم در کشد؛ **وَنُنَزِّلُ** اور اوتارتے ہین ہم **مِنَ الْقُرْاٰنِ** قرآن مین سے

مَا هُوَ شِفَاءٌ وہ چیز جو شفا ہی امراض کے واسطے جیسے فاتحہ یا آیات شفا یا شفا ہی جہل اور شبہے کی بیماری کے واسطے اور بہت صحیح یہ بات ہی
کہ اون کو بیانیہ رکھین یعنی تمام قرآن شفا ہی ظاہری باطنی جسمی و دلی بیماریون کے واسطے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہی لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا
مومنون کے واسطے کہ اوس سے نفع لیتے ہین وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اور نہین زیادہ کرتا ہی قرآن ظالمون کے واسطے
اِلَّا خَسَارًا ۝ مگر نقصان اور ہلاکت کہ تکذیب کرتے ہین اور اوسکا ایمان نہین لاتے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا اور جب نعمت بھیجتے ہین
عَلَى الْاِنْسَانِ آدمی پر صحت و مالداری اور رہجوئی اَعْرَضَ موںھ پھیرتا ہی ہماری یاد سے اس سے کافر مراد ہین کہ جب خدا کتاب
نازل کرے اور رسول بھیجکر اونھین نعمت دیتا ہی یا اور ظاہری اور باطنی نعمتین عطا فرماتا ہی تو موںھ پھیرتے ہین وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ
اور اپنی ذات سے دور ہوتا ہی اور کنارہ کشی کرتا ہی یعنی تکبر اور بڑائی دکھاتا ہی اور راہ حق سے کنارے ہو جاتا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
اور جب چھو جاتی ہی اوسے بیماری محتاجی وحشت تو كَانَ يَـُٔوْسًا ۝ ہوتا ہی نا امید رحمت الٰہی سے یعنی جاہل ہوتا ہی فضل بادشاہی سے اور
فیض سونا نہین رہتا اگر نا شناسی ہی پر مگر مومن نعمت مین شکر کرتا ہی اور محنت مین راحت کی امید پر صبر کرتا ہی قُلْ كُلٌّ کہ ہر ایک يَّعْمَلُ
عمل کرتا ہی عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ایسے طریقہ پر جو اوسکے حال کا مشکل ہوتا ہی خیر و شر ہدایت اور ضلالت سے یعنی کافر تو نعمت مین
موںھ پھیرتا ہی اور محنت سے مایوس ہوتا ہی اور مومن سکھ مین شکر اور دکھ مین صبر کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ شاکلہ طبیعت ہی یا عادت
یا سنت یا دین یا مقدار قوت اور سب کے معنی اس طرف رجوع کرتے ہین بیت ہر کسے آن کند کزو بسزد + ہر کسے آن کند کزو شاید + شبلی
قدس سرہ سے لوگون نے پوچھا کہ کونسی آیت قرآن مجید مین ایسی ہی جس پر بڑی امید ہو فرمایا کہ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ لوگون نے
کہا کہ اس آیت مین کیا امید ہی کہا کہ بندے سے جفا اور خطا ہوتی ہی اور جو کچھ اوسکی لئیمی کو سزاوار ہی اور خدا سے وفا اور عطا ظاہر ہوتی ہی
اور جو کچھ اوسکی کریمی کے لائق ہی بیت از من گنہ آید و من آنم + وز تو کرم آید و تو آنی + فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ پھر تمھارا رب خوب جانتا ہی
بِمَنْ هُوَ اوس شخص کو کہ وہ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝ بہت ہدایت پر ہی اور صواب سے بہت نزدیک ہی یا دین اور ع
مذہب کی جہت سے بہت نیک ہی لکھا ہی کہ عرب کے کفار جیسے نضر بن حارث اور اُبی بن خلف نے عتبہ بن ابی معیط کو
مدینہ مین بھیجا کہ یثرب کے یہود سے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھین اون لوگون نے یہود سے ملاقات
کرکے حضرت کی کیفیت بیان کی اور اونسے پوچھا کہ تم اس شخص کے باب مین کیا کہتے ہو یہود متعجب ہو کر بولے کہ ای عرب کے سردارو
ہم جانتے ہین کہ ظہور پیغمبر کا زمانہ قریب آیا اور تمھاری باتون سے اوس نبی کی بو ہمارے دماغ مین آتی ہی تم اوس سے
آزمائش کے طور پر پوچھو کہ مشرق اور مغرب کا طواف کسنے کیا اور جو دو جوان اگلے زمانے مین گم ہو گئے اونکا کیا حال ہی
اور روح کیا چیز ہی اگر اون تینون باتون کا جواب دین یا ایک کا بھی جواب نہ دین تو جاننا کہ وہ پیغمبر نہین ہین اور اگر دو سوالون کا
جواب دین اور روح کا حال نہ بیان کرین تو بیشک پیغمبر ہین وہ کافر مکہ معظمہ مین آئے اور مجلس منعقد کی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اوسی مجلس مین تینون سوال کیے دو سوالون کا جواب آیا اور روح کے باب مین یہ آیت نازل ہوئی
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہین تجھسے عَنِ الرُّوْحِ روح کی کیفیت جس سے انسان کا بدن زندہ ہی قُلِ الرُّوْحُ

مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ روح امر پروردگار سے ہی یعنی اون مخلوقات مین سے جو امر کن سے پیدا ہوے
بے مادہ اور وہ اون چیزون مین سے ہی جو خدا کے علم کے ساتھ مخصوص ہی اور اللہ جل شانہ کے سوا اوسے کوئی نہین جانتا
وَمَآ اُوْتِیْتُمْ اور نہین دیے گئے ہو تم مِّنَ الْعِلْمِ علم مین سے اِلَّا قَلِیْلًا ۝ مگر تھوڑا سا علم الٰہی کی نسبت شیخ ابو مدین
مغربی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ یہ تھوڑا سا علم جو حق تعالی نے ہمکو دیا یہ ہماری ملک نہین بلکہ ہمارے پاس عاریت ہی اور ہم اوسمین سے
بہت علم کو نہین پہونچے ہین تو ہم ہمیشہ جاہل ہین اور جاہل کو علم کا دعولی نہین پہونچتا وَلَئِنْ شِئْنَا اور اگر ہم چاہین تو
لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ البتہ لیجائین اوس چیز کو کہ قرآن مین سے اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وحی کی ہی ہمنے تیری طرف یعنی سینون
اور ورقون مین سے ہم مٹا دین ثُمَّ لَا تَجِدُ پھر نہ پائے تو لَکَ اپنے واسطے بِهٖ ساتھ اوسکے یعنی یا رسول اللہ لیجانے کے بعد تم
نہ پاؤ گے عَلَیْنَا وَکِیْلًا ۝ ہمپر کوئی وکیل کہ اوسکو پھیر سے اور سینون اور ورقون مین پھیر لاسکے اِلَّا رَحْمَةً مگر رحمت ہی
مِّنْ رَّبِّکَ تیرے رب کی طرف سے کہ اوسے باقی رکھتا ہی اور مٹاتا نہین اِنَّ فَضْلَهٗ کَانَ بیشک اوسکا فضل ہی
عَلَیْکَ کَبِیْرًا ۝ تجھپر بڑا کہ اوسنے تمام اولاد آدم کا تمکو سردار کر دیا اور رسولون کا خاتم کیا اور لواے حمد اور مقام محمود تمکو
عطا کیا اور قرآن تمپر بھیجا اور قرآن تمہاری امت مین باقی رکھیگا قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ
الْاِنْسُ اگر جمع ہون سب آدمی وَالْجِنُّ اور جن کہ تم ان سب کی طرف مبعوث ہو عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا اس بات پر کہ لائین بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ ساتھ مثل اس قرآن کے یعنی لائین اس قرآن کے مثل فصاحت بلاغت حسن نظم کمال معنی غیب کی خبر دینے مین تو
لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ نہ لائین اوسکے مثل ان صفتون مین باوصف اسکے کہ انمین بہت لوگ فصیح بلیغ ہین یہ آیت نضر بن حارث کے
جواب مین نازل ہوئی وہ کہتا تھا کہ لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ یعنی اگر ہم چاہین تو اس قرآن کے مثل کہلین تو حق تعالی نے فرمایا کہ سب جن و
انس اس قرآن کے مثل نہین کہ سکتے وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ اگرچہ ہون بعضے اونکے لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ۝ بعض کے پشت پناہ
اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور بیشک پھیر دیا ہمنے اور مکرر کیا ہمنے بہت تقریر کرنا لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے فِیْ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین مِنْ کُلِّ مَثَلٍ ہر نوع اور ہر قسم سے جیسے رغبت دلانا ڈرانا قصے خبرین جنت دوزخ کا
ذکر اور مثل اسکے فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ پھر انکار کیا بہت لوگون نے اور نہ چاہا اِلَّا کُفُوْرًا ۝ مگر ناشکری کو کہ انکار حق ہی
لکھا ہی کہ ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ ہو کر یہ بات کہی کہ ای محمد تم جانتے ہو کہ کوئی شہر ہمارے شہر سے
زیادہ تنگ اور کم پانی نہین ہی تو ان پہاڑون کو ہمارے گرد سے ہٹا کر دور کر دو تا کہ زمین قابل زراعت کھل جاے اور ملک شام اور
عراق مین جیسی نہرین جاری ہین ویسی نہرین یہان بھی جاری ہو جائین کہ ہم لوگ خوب کھیتی کرین اور اپنے خدا سے کہو کہ تمہارے
دعوے کی تصدیق کے واسطے ملائکہ کو بھیجے اور ہمین چاندی سونے کے پہاڑ دے تا کہ فقیری سے بچاؤ رکھو کہ آسمان کو ہمارے سر پر گرا دے
تا کہ ہم اوسکے عذاب سے تو آگاہ ہون اور ایسی ہی باتین سرکشی کی راہ سے بار بار کہتے اور جب قرآن کے اعجاز سے اونپر حجت اور
دلیل لازم کی گئی تو اونھون سے یہ نشانیان چاہین اور عبد اللہ بن امیہ مخزومی بولا کہ ای محمد ہم تمہارا ایمان نہ لائینگے جب تک

ایک سیڑھی لگاکر ہمارے سامنے آسمان پر نہ چڑھو اور ہم نہ دیکھ لین اور آسمان پر سے ہمارے ہر ایک کے نام ایک ایک خط لاؤ اس مضمون کا
کہ تم پیغمبر ہو اور باوصف اسکے کہ تم یہ سب باتین ہمین کر دکھاؤ پھر بھی مین گمان کرتا ہون کہ شاید تمھاری تصدیق مین نہ کرونگا تو
حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَقَالُوْا اور کہا قریش کے سرکشون نے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ ہرگز ایمان نہ لائینگے ہم تیرا
حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا یہان تک کہ جاری کر ہمارے واسطے مِنَ الْاَرْضِ زمین پر سے يَنْۢبُوْعًا ۝ ایک چشمے پانی سے لبریز کہ
ہرگز اوسکا پانی کمی نہ کرے اَوْ تَكُوْنَ لَكَ یا ہو تیرے واسطے جَنَّةٌ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ خرمے اور انگور کے درختون سے
یعنی یہ درخت اوس باغ مین ہون فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ پھر جاری کرے پانی کی نہرین خِلٰلَهَا اوسکے بیچ مین تَفْجِيْرًا ۝ جاری
کرکے اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ یا جب ڈال دے تو آسمان کو كَمَا زَعَمْتَ جیسا گمان کیا اور وعید سنائی تو نے کہ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ
كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ عَلَيْنَا ہم پر كِسَفًا ٹکرے ٹکرے اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ یا لا خدا کو وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور فرشتون کو قَبِيْلًا ۝
مقابلہ مین یعنی ظاہر مین ہمین دکھا یا انھین اپنی رسالت پر گواہ لا اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ یا ہو تیرے واسطے کوئی گھر مِّنْ
زُخْرُفٍ سونے کا کہ وہان بیٹھا اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ یا چڑھ جا آسمان مین وَلَنْ نُّؤْمِنَ اور نہ ایمان لائینگے ہم لِرُقِيِّكَ
آسمان پر تیرے چڑھ جانے کا حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا جب تک تو اتار لا ہم پر كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ کتاب کہ پڑھین ہم اوسے اور
اوسمین تیری تصدیق لکھی ہو قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ کہہ کہ پاک ہی میرا رب اس بات سے کہ اوسپر تحکم کرین یا اس بات سے کہ کسی کو
قدرت مین اوسکا شریک کرین جو کچھ تم طلب کرتے ہو اوسپر اوسکے سوا اور کوئی قادر نہین هَلْ كُنْتُ کیا ہون مین یعنی نہین ہون مین
اِلَّا بَشَرًا مگر آدمی رَّسُوْلًا ۝ سب رسولون کی طرح اور اگلے سب رسولون نے وہی معجزے ظاہر کیے جو انکی قوم کے مناسب تھے ع ۹
اور معجزات کا ظاہر ہونا حق تعالی کی قدرت اور ارادے سے ہی رسولون کے اختیار اور مشیت سے نہین یہ اون کافرون کی باتون کا
مجمل جواب ہی اور مفصل جواب متفرق آیتون مین ہی جیسا اوپر گذرا کہ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ اور وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اور
وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اور منع نہین کیا لوگون کو یعنی اہل مکہ کو اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا یہ کہ ایمان لائین هُمُ
الْهُدٰٓى جسوقت آیا اونپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی بیان حق اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اونھون نے اَبَعَثَ
اللّٰهُ کیا بھیجا اللہ نے بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ آدمی کو رسول یعنی اس بات نے اونکو ایمان سے باز رکھا اور منع کیا کہ بشریت
رسالت کو مانع ہی اور اونھون نے اس بات مین خطا کی اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم انس و محبت کا سبب ہوتا ہی اور غیر جنس
ہونے سے باہم نفرت ہوتی ہی تو رسول اونھین لوگون کی جنس سے ہونا چاہیے جنکی طرف بھیجا جائے تاکہ اونھین فائدہ دے
اور وہ فائدہ لین اور چونکہ کافر کہتے تھے کہ رسول فرشتہ ہونا چاہیے تو حق تعالی اونکا شبہہ رد کرنے کو فرماتا ہی کہ قُلْ لَّوْ كَانَ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہوتے آدمی کی جگہ پر فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ زمین مین فرشتے کہ
آدمیون کی طرح يَّمْشُوْنَ چلتے اپنے پاؤن سے مُطْمَئِنِّيْنَ قیام کرنے والے آرام لینے والے زمین مین تو
لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ ضرور بھیجتے ہم اونپر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ فرشتہ کو پیغمبر یعنی اوسے

اونھی کی جنس سے ہم رسول بھیجتے تاکہ جمع ہوسکتے اور ہدایت و تلقین لے سکتے اسواسطے کہ تعلیم دینے اور تعلیم پانے مین مناسبت اور جنسیت باہم شرط ہی چونکہ زمین پر آدمی رہتے ہین تو اونپر آدمی ہی رسول آنا چاہیئے **نظم** اوبشر بود و خور و ر شکلم ٭ تابجنس آیند و کم گرد ند گم ٭ زانکہ جنسیت عجائب جاذبیست ٭ جاذبش جنس ست ہر جا طالبیست ٭ لباب مین لکھا ہی کہ کافرون نے کہا تمھاری رسالت کا گواہ کون ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ کہہ خدا کافی ہی شَهِيْدًا گواہ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ میرے تمھارے درمیان خدا کی گواہی معجزہ ظاہر کرنا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر اسواسطے کہ معجزہ زبان حال سے ناطق ہی اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے رسول ہین تو معجزہ کی گواہی حق سبحانہ تعالی کے قول کے قائم مقام ہی کہ وہ اپنے دعوے مین سچے ہین اِنَّهٗ كَانَ بیشک خدا ہی بِعِبَادِهٖ اپنے بندون سے خَبِيْرًا خبردار کہ اونکے پوشیدہ اسرار اور احوال جانتا ہی بَصِيْرًا ۝ دیکھنے والا کہ اونکے ظاہری اعمال اور اقوال دیکھتا ہی وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ اور جس کسی کو ہدایت کرتا ہی اللہ یعنی جسکی ہدایت کا حکم کرکے توفیق دیتا ہی فَهُوَ الْمُهْتَدِ تو وہ راہ پائے ہوئے ہی وَمَنْ يُّضْلِلْ اور جس کسی کو گمراہ کرے یعنی جسکی گمراہی کا حکم کرے اور اوسے اوسکے حال پر چھوڑ دے فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ تو نہ پائیگا تو گمراہون کے واسطے اَوْلِيَآءَ دوست جو اونکی مدد کرین مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا وَنَحْشُرُهُمْ اور حشر کرینگے ہم اونھین يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے روز عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اونکے مونہون کے بل صحیحین مین انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے وارد ہی کہ مین نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ گمراہ اپنے مونہون کے بل کیونکر چلینگے آپ نے فرمایا کہ جو اونھین پانؤن کے بل چلاتا ہی وہ قادر ہی اس بات پر بھی کہ اونھین مونہون کے بل چلائے مگر اس مونھ کے بل چلنے کی اصل یہ ہی کہ وہ دنیا مین اپنے مونہون کو ہر میل اور ذلت سے بچاتے تھے یعنی تکبر کرتے تھے عُمْيًا اور ہم حشر کرینگے اونھین اندھا یعنی وہ ایسی چیز نہ دیکھینگے جسکے سبب سے آنکھ روشن ہو جائے اسواسطے کہ دنیا مین قدرت کی نشانیون کو مشاہدہ نہین کرتے تھے وَّبُكْمًا اور گونگے یعنی وہ بات نہ کہینگے جو قبول ہو اسواسطے کہ دنیا مین حق بات نہ کہتے تھے وَّصُمًّا اور بہرے یعنی ایسی بات نہ سنینگے جس سے خوش ہون اس جہت سے کہ اس عالم مین حق بات نہ سنتے تھے مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اونکی جگہ دوزخ ہی كُلَّمَا خَبَتْ جسوقت دھیمی لگیگی آنچ دوزخ کی یعنی دوزخ کی آگ جب اونھین لپیٹیگی اور اونکے گوشت پوست کو جلا دیگی اور وہ کوئلے کے مثل ہو جائینگے تو دوزخ کی آگ بھی اوسی طرح بجھیگی جیسے دنیا کی آگ لکڑی جلنے کے بعد بجھتی ہی تو زِدْنٰهُمْ زیادہ کردینگے ہم اونکے واسطے سَعِيْرًا ۝ آگ جلتی ہوئی یا جلادینگے ہم آگ اسطرح پر کہ اونکی کھالین اور گوشت تبدیل کردینگے تاکہ آگ پھر اونھین لپیٹے ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ وہ عذاب اونکی جزا ہی بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بسبب اسکے کہ اونھون نے کفر کیا بِاٰيٰتِنَا ہماری کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدق پر دلالت کرتی تھین کہ وہ اونکے معجزات ہین یا قرآن کی آیتین وَقَالُوْٓا اور وہ بولے کہ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا کیا جسوقت ہو جائینگے ہم ہڈیان وَّرُفَاتًا اور خاک ریزہ ریزہ تو ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ نئے پیدا ہوکر چونکہ وہ نئی پیدائش کے منکر تھے تو ہر ساعت مین سو بار جلائے جائینگے اور اونکا گوشت پوست اوسی دم

نصف

تازہ کر دیا جائیگا تا کہ خوب عذاب کھینچیں اَوَلَمْ یَرَوْا کیا وہ نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے کہ اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ اس بات کو کہ
جس خدا نے اپنی قدرت سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمان اور زمین اس بڑائی اور پھیلاوے کے ساتھ
قَادِرٌ قادر ہی عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے مِثْلَهُمْ اونھی کو دوبارہ نفس شی کو مثل کے ساتھ تعبیر
کرتے ہیں جیسے مِثْلُكَ لَا يَفْعَلُ كَذَا یعنی تجھسا آدمی ایسا نہیں کرتا یعنی تو ایسا نہ کر تو حق تعالی نے فرمایا کہ جو بے چیز کے چیز پیدا
کرتا ہی وہ اس بات پر قادر ہو کہ پورانی چیز کو نئی پیدائش پھیر دے وَجَعَلَ لَهُمْ اور بیشک خدا نے مقرر کی ہی اونکی فنا کے واسطے
اَجَلًا مدت کہ لَّا رَيْبَ فِيْهِ کچھ شک نہیں ہی اوسمین اور وہ موت کا وقت ہی یا اونکے دوبارہ پیدا ہونے کے واسطے ایک مدت مقرر
رکھی ہی کہ وہ قیامت ہی فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ کہ پھر انکار کیا اور نہ چاہا ظالموں نے باوجود حق ظاہر ہونے کے اِلَّا كُفُوْرًا ○
مگر انکار اور کفر بعث و حشر کا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ اگر تم مالک ہو جاؤ اور تصرف میں
کر لو خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ خزانے میرے رب کی روزی کے جو وہ مخلوقات کو دیتا ہی تو اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ اوسوقت
ضرور پھر کھڑے ہو اور بخل کرنے لگو خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ڈر سے محتاجی کے یا اس خوف کے مارے کہ خرچ کرنے سے مال کم ہو جائیگا
اور روی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اگر مخلوقات میں سے ایک بھی اللہ جل شانہ کی نعمتوں کے خزانے کا مالک ہو جائے تو ہر گز اوسکی
بخشش اللہ کی بخشش کے برابر نہو گی اس جہت سے کہ اوسمیں سے کچھ تو اپنی ذات کے واسطے بھی لیگا اور اوسکے کم ہو جانے سے ڈریگا
اور حق تعالی اپنی بخشش میں ان دونوں باتوں سے منزہ ہی وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہی آدمی قَتُوْرًا ع بخیل اور جمع کرنے والا ع
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى اور بیشک ہمنے دیں موسی کو تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ نو نشانیاں کھلی ہوئیں کہ وہ عصا تھا اور ید بیضا
اور کمی برس اور طوفان ٹیڑیاں کلنیاں مینڈک لہو پھلوں کی کمی اور اسکے سوا بھی کہا ہی جیسے دریا پھٹ جانا پانی جاری ہونا
بنی اسرائیل پر طور کا اوٹھانا قبطیوں کا مال مٹا دینا اور موسی علیہ السلام کی زبان سے عقدہ کشائی ہونا ساحروں کی رسیاں اور
عصوں کو اونکے عصے کا نگلجانا اور اسکے مثل اور وہ جو صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہی کہ دو یہودیوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ان نو نشانیوں کو پوچھا او حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ شرک اور خون ناحق نہ کرو زنا چوری سود خوری غمازی
جادو بیاہی عورتوں کو تہمت لگانے سے دور رہو جہاد سے نہ بھاگو تو اس حدیث میں آیات سے وہ احکام مراد ہیں جو ہر ملت میں
ثابت اور نافذ تھے اور واسطے آخر میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو یہود ہو تمہارے واسطے حکم خاص ہی کہ ہفتہ کے
دن خواہ کے حد سے نہ درگذرو فَسْئَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ تو پوچھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل سے یعنی اونکے علماؤں سے
یہی نشانیاں تا کہ تمہارے قول کی سچائی مشرکوں پر ظاہر ہو جائے یا یہ کہ پوچھو یہود سے اِذْ جَآءَهُمْ جب آیا موسی اونکے پاس
تو فرعون اور اوسکے درمیان کیا گذری فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ تو کہا موسی علیہ السلام سے فرعون نے کہ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ
يٰمُوْسٰى بیشک میں گمان کرتا ہوں تجھے اے موسی مَسْحُوْرًا ○ جادو کیا ہوا اور تیری عقل خبط کر دی گئی قَالَ کہا موسی
علیہ السلام نے کہ لَقَدْ عَلِمْتَ بیشک تو جان چکا ہی اپنے دل میں اگرچہ زبان سے نہیں کہتا کہ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ

نشانیان ہین یہ تو آیتین اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مگر آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے نے بَصَآئِرَ ج
آیتین کھلی ہوئی ہین کہ ہر ایک میری نبوت پر دلیل ہی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ اور یقینی جانتا ہون تجھے اے فرعون
مَثْبُوْرًا ۝ ہلاک کیا گیا یا مغلوب یا ناقص العقل فَاَرَادَ پھر چاہا فرعون نے اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ یہ کہ اوبھارے اور بھگا دے
موسٰی کو اور اوسکی قوم کو مِّنَ الْاَرْضِ زمین مصر سے فَاَغْرَقْنٰهُ تو ڈبو دیا ہمنے اوسے وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ۝ اور جو
کوئی تھا اوسکے ساتھ سب کو وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ اور کہا ہمنے فرعون کے غرق ہو جانے کے بعد لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
اولاد یعقوب کو کہ اسْكُنُوا الْاَرْضَ رہو اوس زمین پر جہان سے وہ تمکو نکالدینا چاہتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آوے
وَعْدُ الْاٰخِرَةِ وعدہ آخرت کا جِئْنَا بِكُمْ لائینگے ہم اونھین اور تمکو میدان حشر مین لَفِیْفًا ۝ جماعت باہم ملی ہوئی
پھر حکم کرینگے ہم تم لوگون مین سعیدون کو شقیون مین سے چھانٹ لینے اور تمیز کر دینے کا وَبِالْحَقِّ اور حق کے ساتھ اَنْزَلْنٰهُ
اوتارا ہمنے قرآن کو وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط اور حق کے ساتھ اوترا وہ تبیان مین لکھا ہی کہ بے کا حرف بالحق مین علی کے معنی پر ہی
اور حق سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور مدارک مین لکھا ہی کہ محمد بن سماک
رحمہ اللہ تعالی بیمار تھے اونکا قارورہ ایک کافر طبیب کے پاس مین لیے جاتا تھا ایک مرد نہایت خوبصورت نیک سیر پاکیزہ
کپڑے پہنے میرے پاس آیا اور حال پوچھا مین نے کیفیت بیان کی وہ بولا کہ سبحان اللہ خدا کے دوست کے کام کے لیے خدا کے
دشمن سے مدد چاہتے ہو پھر جاؤ اور ابن سماک سے کہدو کہ جس مقام پر درد ہی وہان ہاتھ رکھے اور وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ پڑھے
یہ کہکر وہ مرد ہماری نظر سے غائب ہو گیا مین پھر آیا اور شیخ سے قصہ بیان کیا شیخ نے درد کے مقام پر ہاتھ رکھکر یہ الفاظ پڑھے
فوراً شفا حاصل ہو گئی اور لوگون نے کہا ہی کہ وہ مرد حضرت خضر علیہ السلام تھے بیت ز انبیاء حکمت الٰہی ست این + کار طبیبان الٰہی
این + وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا مطیعون کو
ثواب کی وَّنَذِیْرًا ۝ م اور ڈرانے والا گنہگارون کو عذاب سے سلمی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اوسے بشارت دینے والا جو محب
مونھ پھیرے اور اوسے ڈرانے والا جو میری جانب متوجہ ہو یعنی بدکارون کو یہ بشارت دے کہ میری رحمت وسیع ہی اور بخشش کامل ہی
تاکہ میری درگاہ کی طرف متوجہ ہون اور نیک کام کرنے والون کو ڈراوے میرے قہر کی ہیبت اور جلال سے تاکہ وہ اپنے اعمال نیک پر اعتما
نہ کرین وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ اور متفرق بھیجا ہی ہمنے قرآن یعنی آیت آیت اور سورہ سورہ کرکے لِتَقْرَاَهٗ تاکہ پڑھو تم اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے عَلَی النَّاسِ لوگون پر عَلٰی مُكْثٍ آہستگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اسواسطے کہ یہ طریقہ حفظ
کرنے کے واسطے بہت آسان ہی اور فہم سے بہت قریب ہی وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ۝ اور اوتارا ہمنے قرآن کو اوتارنا آہستہ آہستہ
یکبارگی نہین قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ کہ لوگون سے کہ ایمان لاؤ قرآن کے ساتھ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ط یا ایمان نہ لاؤ یہ حکم ہی تہدید کی
راہ سے یعنی اگر تم اوسکا ایمان لاؤگے تو اوسکے کمال مین کچھ نہ بڑھ جائیگا اور نہ ایمان لاؤگے تو اوسمین کچھ نقصان نہ آئیگا اِنَّ الَّذِیْنَ
بیشک وہ لوگ اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہین علم مِنْ قَبْلِهٖٓ قرآن نازل ہونے کے قبل سے یعنی جو لوگ آسمانی کتابین پڑھے ہین

وقف لازم

اور وحی کی حقیقت پہچانتے ہین اور نبوت کی نشانیان معلوم کر چکے ہین جیسے ابن سلام اور اونکے تابع یہودی لوگ اور نجاشی اور اوسکے مصاحب نصاری یا دین کے طالب جیسے سلمان اور ابو ذر اور ورقہ بن نوفل اور اونکے مثل اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ جب پڑھا جاتا ہی قرآن اونپر يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ گرتے ہین اپنی ٹھوڑیون کے بل یعنی مونہون کے بل سُجَّدًا ۝ سجدہ کرنیوالے امر خدا کی تعظیم کے واسطے یا وعدۂ الٰہی پورا ہونے کے شکر مین جو کتابون مین اونھون نے پڑھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہونگے اور قرآن شریف اونپر نازل ہوگا وَّيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کہ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ پاک ہی ہمارا رب وعدہ خلافی کرنے سے اِنْ كَانَ بیشک ہی وَعْدُ رَبِّنَا وعدہ ہمارے رب کا لَمَفْعُوْلًا ۝ البتہ کیا ہوا یعنی ضرور وفا ہو وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ اور گرتے ہین اپنے مونہون کے بل یعنی سجدہ مین ذقن یعنی ٹھوڑی کا ذکر اس جہت سے ہی کہ سجدہ کرنیوالے کے چہرے مین جو چیز پہلے زمین کی طرف جھکتی ہی وہ ٹھوڑی ہی مفسرون نے کہا ہی کہ پہلا سجدہ شکر کے واسطے ہی اور یہ سجدہ قرآن شریف کی نصیحتون کا اثر قبول کرنے کی جہت سے تو خاص کر اس سجدہ مین فرمایا کہ يَبْكُوْنَ روتے ہین وَيَزِيْدُهُمْ اور زیادہ کر دیتا ہی قرآن کا سننا اونکے واسطے خُشُوْعًا ۝ عاجزی اور فروتنی کو قرآنی سجدون مین سے یہ چوتھا سجدہ ہی اور حضرت شیخ قدس سرہٗ نے اسے سجود العلما کہا ہی اور فرمایا کہ حقیقت مین یہ سجود تجلی ہی اسلیے کہ عاجزی تجلی الٰہی واقع ہونے سے ہوتی ہی تو عاجزی کی زیادتی تجلی کی زیادتی کی دلیل ہوتی ہی اور اس تقدیر پر یہ سجود تجلی ہوگا اور سجدہ کرنیوالے کو چاہیے کہ اس سجدہ کی برکت سے تجلی کے فیض سے بہرہ مند ہو اور اوسکا خشوع خضوع زیادہ ہو جائے مثنوی لمعۂ نور تجلی از قدم ✤ بر حدوث افتد فرو ریزد زہم ✤ پس خضوع اینجا زوال ہستی ست ✤ آن بلندی موجب این پستی ست ✤ لکھا ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین کہتے یا اللہ یا رحمٰن تو مشرک لوگ طعن کرتے کہ محمد ہمکو تو دو خدا کی پرستش سے منع کرتے ہین اور خود دو خداؤن کو پکارتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پکارو اللہ کو اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط یا پکارو رحمٰن کو کہ یہ دونون لفظین ایک ہی ذات پر بولی جاتی ہین اور دونون سے ایک ہی ذات مقصود ہی اور بعضے مفسرون نے لکھا ہی کہ اہل کتاب نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ خدا نے توریت مین رحمٰن کا ذکر بہت کیا ہی اور تم اس نام سے کم یاد کرتے ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ دونون نام بولنے کی خوبی مین برابر ہین اَيًّا مَّا تَدْعُوْا جسے پکارو برابر اور بہتر ہی اور اوسے حق تعالی ہی کو تم پکارتے ہو فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ پس اوسکے واسطے تو بہت نام نیک ہین بعضے اوسکی صفات جلال پر دلالت کرتے ہین بعضے صفات کمال پر ابن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نمازون مین چلّا کر قراءت کیا کرتے تھے جب ان کی نمازون مین مسجد الحرام کے اندر آپ قراءت کرتے تو مشرک لوگ ہنسی کھیل کرتے سیٹی بجاتے تکلیف پہونچانے مین مشغول ہوتے تا کہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلطی ہو جائے اور آپ قراءت کرنا چھوڑ دین تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اور ظاہر نہ کر یعنی نماز مین قراءت یعنی چلّا کر نہ پڑھو تا کہ مشرک لوگ ہنسی ٹھٹھا نہ کرین وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اور نہ بہت آہستہ پڑھو اسقدر کہ جو تمھارے پیچھے نماز پڑھتے ہین وہ نہ سنین وَابْتَغِ اور ڈھونڈھو بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ درمیان چلّا کر اور آہستہ پڑھنے کے ایک راہ اسواسطے کہ راہ اوسط سب کامون مین خوب اور محبوب ہی لکھا ہی کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق

سجدة ٤

رضی اللہ تعالی عنہ قرآن آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا سے مناجات کرتا ہون اور وہ میری حاجت جانتا ہی اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ قرآن شریف چلاکر پڑھتے اور فرماتے کہ شیطان کو بھگاتا ہون اور سوتون کو جگاتا ہون جب یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق رضی سے فرمایا کہ ذرا آواز بلند کرو اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنی آواز ذرا پست کرو اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ یا رسول اللہ نہ سب نمازون مین چلاکر قرات کیا کرو نہ سب مین آہستہ اِن دونون صورتون مین ایک راہ اوسط نکال لو یعنی دن کی نمازون مین آہستہ پڑھنا ہی اور رات کی نمازون مین چلاکر وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور کہہ تعریف خدا کے واسطے ہی الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وہ خدا جسنے نہین پیدا کر لیا وَلَدًا کوئی فرزند یہ یہود و نصارا اور بنو ملیح کی داہی کہ حق تعالی کے واسطے فرزند ثابت کرتے تھے وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور نہین ہی اوسکے واسطے شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ کوئی شریک بادشاہی مین یہ مشرکون کی رد ہی کہ بتون کو بادشاہی مین خدا کا شریک کہتے تھے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور نہین ہی اوسکے واسطے وَلِيٌّ کوئی دوست مِّنَ الذُّلِّ مذلت کی راہ سے کہ وہ رکھتا ہو تاکہ دوست کے سبب سے عزت دار ہو جائے علم الہدی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ حق تعالی اسواسطے دوست نہین کرتا کہ اوسکی مدد کے باعث خود ذلت سے عزت کو پہونچے بلکہ اسواسطے دوست کر لیتا ہی کہ اپنی مہربانی سے اوسے ذلت کی پستی سے عزت کی بلندی پر پہونچادے وَكَبِّرْهُ اور تعظیم کر اوسکی تَكْبِيْرًا ۝ تعظیم کرکے یعنی وصف کرنے والون کے وصف اور عارفون کی معرفت سے بڑھکر حق تعالی کو جان منظم فکرہا عاجز ست ز اوصافش ✢ عقلہا ہرزہ میزند لافش ✢ عقل عقل ست و جانِ جان ست او ✢ آن کزان برترست آن ست او ✢ اور بعضون نے کہا ہی کہ کَبِّرْهُ کے معنی یہ ہین کہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہی کہ بندہ کو اللہ اکبر کہنا دنیا سے اور جو کچھ دنیا مین ہی سب سے بہتر ہی اس سورت کی آخری اس آیت کو آیۃ العز یعنی عزت کی آیت کہتے ہین حضرت عبد المطلب کی اولاد مین جو لڑکا باتین کرنے لگتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے یہ آیۂ کریمہ سکھاتے فقط اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا

ع ١٢

آیاتها ۱۱۰ — رکوعاتها ۱۲ — کلماتها ۱۶۰۹ — حروفها ۶۶۳[illegible]

سورۃ الکہف مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وهي مائة وعشر آيات
سورۂ کہف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو دس آیتین ہین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حمد و ثنا اللہ کے واسطے ہی الَّذِيْ اَنْزَلَ جسنے نازل کیا عَلٰى عَبْدِهِ اپنے بندے پر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الْكِتٰبَ قرآن قرآن اوتارنے پر حمد کے استحقاق کا مترتب ہونا اس بات کی تنبیہ ہی کہ خدا نے جو نعمتین اپنے بندون کو عطا فرمائین اون سب نعمتون سے بڑی نعمت قرآن مجید ہی وَلَمْ يَجْعَلْ اور نہین رکھی لَّهٗ اوس مین عِوَجًا ۝ کچھ کجی لفظ کے اختلاف اور معنی کے تفاوت کی وجہ سے یا کچھ عدول حق سے باطل کی طرف اور کر دیا قرآن کو قَيِّمًا راست یعنی معتدل بے افراط اور بے تفریط یا ایسا کہ اوسپر اعتماد کیا گیا ہی اور اوسکی طرف رجوع کیجاتی ہی یا بندون کی مصلحتون کے ساتھ قائم تاویلات مین لکھا ہی کہ لہ کی ضمیر عبد کی طرف پھرتی ہی اور معنی یہ ہین کہ

اپنے بندے کو اپنے سوا اور کسی کی طرف میلان نہین دیا اور سب حالون مین مستقیم کیا لِّيُنذِرَ تاکہ ڈراٰئین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن
بَأْسًا شَدِيدًا عذاب سخت سے کہ ہلاکت ہی یا دوزخ کا عذاب اور عقوبت ایسا عذاب کہ صادر ہوا ہی مِّن لَّدُنْهُ خدا کے پاس سے
کہ وہی عذاب کرنے والا ہی اوسکے سوا اور کوئی نہین وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ اور تاکہ خوشخبری دین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن مجید
ایمان والون کو الَّذِينَ جو يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ کرتے ہین کام نیک کہ أَنَّ لَهُمْ اونکے واسطے ہی أَجْرًا حَسَنًا اجر نیک
یعنی پسندیدہ اور پورا مَّاكِثِينَ حال یہ ہی کہ وہ رہنے والے ہونگے فِيهِ اوس اجر مین أَبَدًا ہمیشہ بے انقطاع اور بے انتقال
سلمی قدس سرہ نے لکھا ہی کہ عمل صالح وہ ہی کہ اللہ ہی کے واسطے ہو اور نیک اجر وہ ہی جو لقاے الٰہی کو مانع نہو وَيُنذِرَ
الَّذِينَ اور ڈرائے اون لوگون کو جنھون نے نادانی کی راہ سے قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ کہا کہ پیدا کر لیا ہی خدا نے وَلَدًا
فرزند اور یہ بات کہنے والے یہود و نصارا اور بنو ملیح ہین مَّا لَهُم نہین ان کہنے والون کو بِهِ فرزند دن کا یا اس بات کا جو وہ
کہتے ہین مِنْ عِلْمٍ کچھ علم بلکہ جھوٹا وہم کرکے یہ بات کہتے ہین وَلَا لِآبَائِهِمْ اور نہ علم تھا اونکے باپ دادا کو اس بات مین
اگر یہ اونکی تقلید کرتے ہین تو كَبُرَتْ كَلِمَةً بڑی بات ہی جو جرأت کی روسے تَخْرُجُ نکلتی ہی مِنْ أَفْوَاهِهِمْ اونکے
مونہون سے کافرون کی ورباتون کی بہ نسبت یہ بات حق تعالیٰ نے بہت بڑی کرکے بیان فرمائی اسواسطے کہ یہ ایک بات ان بڑی باتون کو
شامل ہی کہ معاذ اللہ حق تعالیٰ کا شریک دوسرا ہی اور خدا محتاج ہی اور حدوث کی صفتین اوسمین پائی جاتی ہین إِن يَقُولُونَ
نہین کہتے ہین وہ إِلَّا كَذِبًا مگر جھوٹ لیکن بڑا جھوٹ ہی اوسکے سبب سے قریب ہی کہ زمین آسمان پھٹجائے اور پہاڑ اپنی
جگہون سے ہٹجائین تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یہ باتین سنکر رنجیدہ ہوے اور اون کافرون کے ایمان کی جو امید آپ کو تھی قریب تھا کہ منقطع ہو جائے حق تعالیٰ نے
آپکے دل مبارک کی تسلی کے واسطے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ پھر مگر تو بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ہلاک کرنے والا ہی اپنی جان عَلَىٰ
آثَارِهِمْ اونکے پھر جانے کے بعد تجھسے یا وہ تجھسے انکار کرتے ہین اوسکے بعد یعنی اپنا اور اونکا کام آسان کرو اور اپنے دل
نے غم یہ رنج نہ لاؤ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا اگر وہ ایمان نہ لائین بِهَٰذَا الْحَدِيثِ اس بات کا یعنی قرآن کا اور اونکے کفر و
عصیان کے پیچھے تم اپنے کو ہلاک نکرو أَسَفًا غم کے مارے یا نے صبری یا حسرت یا غصہ کرکے إِنَّا جَعَلْنَا بیشک ہمنے کر دیا
مَا عَلَى الْأَرْضِ اوس چیز کو جو زمین پر ہی کان درخت حیوان زِينَةً لَّهَا زینت اہل زمین کے واسطے محقق لوگ اس
بات پر ہین کہ ما معنی مین مَن کے ہی اور اوس سے انبیا علیہم السلام مراد ہین یا علما یا حافظ لوگ کہ زمین کی زینت یہی لوگ ہین
اور بعضون نے کہا ہی کہ مردان خدا زمین کی زینت ہین اسواسطے کہ عالم کا قیام اونھی کی ذات اور ہستی سے بندھا ہی
بیت روے زمین بہ طلعت ایشان منورست + چون آسمان بزہرہ و خورشید و مشتری + اور بعضون نے کہا ہی کہ ما على الأرض سے
وہ خواہش کی چیزین مراد ہین جو حرام ہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ ہمنے اونھین خلق کی آرائش بنایا ہی یعنی لوگون کی
آنکھون مین آراستہ کر دیا ہی لِنَبْلُوَهُمْ تاکہ آزمائین ہم اونھین یعنی آزمانے والون کا ایسا معاملہ کرین تاکہ یہ بات

ظاہر ہو جائے کہ اَیُّھُمْ اُن مین سے کون اَحْسَنُ بہت نیک ہی عَمَلًا ۝ عمل کی راہ سے یعنی کون شخص ہی جو ان حرام چیزون کو ترک کرے وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ اور بیشک ہم کر دینے والے ہین مَا عَلَیْھَا اوس چیز کو جو زمین پر ہی پہاڑ درخت مکان صَعِیْدًا جُرُزًا ۝ زمین بنجر بے گھاس یعنی آخر کو ہم یہ عمارتین خراب کر دینگے تو اوس سے دل نہ لگاؤ اور اوسکی ناپائدار زینت پر فریفتہ نہو جاؤ مثنوی جہان از رنگ و بو ساز داسیرت * و لے نزدیک ارباب بصیرت * نہ رنگ دلکشش را اعتباریست * نہ بوے دلفریبش را مداریست * لکھا ہی کہ یہود نے جب قریش کو تین سوال سکھا دیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو تو وہ آپس مین کہنے لگے کہ جوانون کا قصہ بہت عجیب ہی اور محمد اوسکا جواب دے سکین تو اونسے عجب ہی حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اَمْ حَسِبْتَ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین کہ کیا گمان کرتے ہو تم اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ یہ کہ اصحاب کہف و رقیم کہ تین سو نو برس سوتے رہے کَانُوْا تھے مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝ ہماری قدرت کی آیتون مین سے عجیب چیز یعنی زمین آسمان پیدا کرنے مین ہماری قدرت کی جو نشانیان ہین اونمین انکا قصہ ایسا کچھ عجیب و غریب نہین ہی کہف سے وہ غار جیرم مراد ہی جو تباخلوس پہاڑ مین ہی اور یہ پہاڑ شہر افسوس کے حوالی مین ہی اور یہ شہر دقیانوس کا دار السلطنت تھا اور رقیم ایک گانون کا نام ہی یا ایک میدان کا کہ وہین تباخلوس پہاڑ مین ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک تختی سیسے کی تھی یا ایک پتھر کہ اصحاب کہف کے نام اوسمین کھود کے غار کے مونھ پر لٹکائے تھے ایک حدیث مرفوع مین ہی کہ اصحاب رقیم تین آدمی تھے کہ مینھ کے خوف سے پہاڑ کے ایک غار مین اونھون نے پناہ لی تھی اور پتھر کا ایک ٹکڑا غار کے مونھ پر پھٹ پڑا تھا اور وہ تینون آدمی غار مین بند ہو گئے تھے ہر ایک نے ایک نیک کام کو اپنا وسیلہ کیا کہ یا اللہ اسکی برکت سے ہمین نجات دے جیسے مزدور کی پوری مزدوری دینا خواہش نفسانی کی مخالفت کرنا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا جب ایسے کامون کے وسیلے سے اونھون نے نجات مانگی حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی پتھر غار کے مونھ پر سے ہٹا اونھون نے نجات پائی اور اصحاب کہف کے باب مین مختلف قول ہین مگر اس ترجمہ مین وہی قول مذکور ہوتا ہی جو بہت صحیح اور مشہور ہی لکھا ہی کہ دقیانوس ممالک روم کو تسخیر کرتے وقت جب شہر افسوس مین پہونچا تو وہان ایک مقتل بنایا جن بتون کی وہ عبادت کرتا تھا شہر والون کو حکم دیا کہ تم سب بھی انکی پرستش کرو جسنے اوسکا حکم مانا نجات پائی اور جسنے نہ مانا اوسپر آفت آئی اوس مقتل پر قتل کیا گیا چھ نوجوان خدا پرست بزرگزادے اوس شہر کے رہنے والے ایک گوشے مین بیٹھ رہے عبادت اور دعا مین مشغول ہوے جناب الہی مین عرض کی ہمین اس ظالم کے ظلم سے بچا غرض کہ انکا حال بھی دقیانوس کے گوش گذار ہوا اوسنے حکم کیا کہ حاضر کرو حاضر ہوے نہایت دھمکیان دین مگر اونھون نے توحید کا طریقہ نہ چھوڑا راہ توحید پر ثابت قدم رہے ہرگز اوسکا حکم نہ مانا پس دقیانوس نے حکم دیا کہ انکے کپڑے اور زیور اوتار و اوتار لیے گئے پھر بولا کہ تم ابھی نوجوان ہو مین نے تمکو دو تین دن کی مہلت دی تم اپنے کام مین غور و تامل کرو اور دیکھو تمھاری بہتری میری یہ بات ماننے مین ہی یا نہ ماننے مین پھر اوس شہر سے اور کسی موضع کی طرف متوجہ ہوا اون نوجوانون نے اوسکا چلا جانا غنیمت جانکر اپنے امر مین باہم مشورہ کیا سبھون کی رائے یہی قرار پائی کہ یہان سے بھاگ چلو ہر ایک اپنے باپ کے گھر سے تھوڑا تھوڑا مال خرچ راہ کے واسطے لایا اور ایک پہاڑ جو اوس شہر کے قریب تھا اوس طرف چل نکلے راہ مین ایک چرواہا

اونکے پاس جا پہونچا اور انکے دین مین داخل ہوا اور انکے ساتھ ہولیا چرواہے کا کتا بھی انکے پیچھے پیچھے دوڑتا چلا ہر چند اوسے ہانکا اوسنے
پیچھا نہ چھوڑا حق تعالی نے اوسے بات کرنے کی قوت دی وہ بولا کہ تم مجھسے نہ ڈرو اسواسطے کہ مین خدا کے دوستون کو دوست رکھتا ہون تم
آرام سے سوؤ مین تمھاری پاسبانی کرون جب پہاڑ کے پاس پہونچے تو چرواہا بولا کہ مین اس پہاڑ مین ایک غار جانتا ہون کہ اوسمین پناہ
لے سکتے ہین متفق ہوکر سب غار کی طرف پھرے اونکے پھرنے کی خبر حق تعالی اسطرح دیتا ہے اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اور یاد کرو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پھرے جوان لوگ اور جا پہونچے اِلَى الْكَهْفِ غار جیرم تک فَقَالُوْا تو بولے رَبَّنَآ اٰتِنَا اے رب ہمارے
دے ہمین مِنْ لَّدُنْكَ اپنے پاس سے رَحْمَةً رحمت یعنی مغفرت یا روزی یا امن دشمن سے وَّهَيِّئْ لَنَا اور مہیا کردے ہمارے
واسطے مِنْ اَمْرِنَا ہمارے کام مین سے کہ وہ کفار کی مفارقت ہے رَشَدًا ۝ راستی اور بھلائی فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ
پھر رکھدیا ہمنے اونکے کان پر ایک پردہ کہ کسی کی بات نہ سنین یعنی ہمنے اونھین سلادیا فِی الْكَهْفِ غار مین سِنِيْنَ عَدَدًا ۝
کئی برس عدد والے یعنی گنے ہوے ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ پھر اوٹھایا ہمنے یعنی جگایا ہمنے اونھین لِنَعْلَمَ تاکہ دیکھ لین ہم جو کچھ اپنے علم
ازلی سے ہمنے جانا ہے یعنی تاکہ ہمارے بندے جان جائین کہ اس قصے مین اَیُّ الْحِزْبَيْنِ کون دو گروہون مین سے مراد یہود و
نصارا ہین یا مومن و کافر یا اگلے پچھلے اور بہر تقدیر معلوم ہوجائے کہ کون اونمین سے اَحْصٰى گنتی بہت یاد رکھنے والا ہے لِمَا لَبِثُوْٓا
ع ۱۲ اَمَدًا ۝ اوس مدت کے انداز کو جتنی مدت وہ غار مین رہے تھے یعنی تاکہ معلوم ہوجائے کہ اونکے رہنے کا زمانہ کس گروہ نے یاد
رکھا ہے اور کیسا شمار بہت صحیح ہے نَحْنُ نَقُصُّ ہم قصہ کہتے ہین یعنی پڑھتے ہین عَلَيْكَ تجپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَبَاَهُمْ
اونکی خبر بِالْحَقِّ ساتھ سچائی کے اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ بیشک وہ جوان تھے کہ صدق کی روسے اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ ایمان لائے
اپنے رب کا وَزِدْنٰهُمْ اور زیادہ کردی ہمنے اونکو هُدًى ۝ ہدایت یعنی ثبات اور یقین وَّرَبَطْنَا اور باندھا ہمنے عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر یعنی اونکے دل مضبوط کردیے اور حق ظاہر کرنے کی قوت دیدی اور جرات عطا کی کہ اونھون نے دقیانوس کی
بات رد کردی اِذْ قَامُوْا جب کھڑے ہوے اوسکے سامنے اور اوسنے انھین بت پوجنے کا حکم دیا فَقَالُوْا تو وہ بولے رَبُّنَا ہمارا رب
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہے آسمانون اور زمینون کا لَنْ نَّدْعُوَا ہرگز نہ پوجین گے ہم مِنْ دُوْنِهٖٓ
اوسکے سوا اِلٰهًا کسی معبود کو لَقَدْ قُلْنَآ قسم خدا کی کہ کہا ہوتا ہمنے اِذًا اوسوقت جب دوسرے کو ہم پوجین شَطَطًا ۝ بات
باطل اور جھوٹ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا یہ گروہ جو ہمارے ہم نسب لوگ ہین یعنی شہر افسوس کا رہنے والا ایک گروہ اِتَّخَذُوْا بنالیے ہین
اون لوگون نے دقیانوس کی دھمکی اور قتل کے خوف سے مِنْ دُوْنِهٖٓ خداے برحق کے سوا اٰلِهَةً اور بہت سے خدا جو باطل ہین
لَوْلَا يَاْتُوْنَ کیون نہین لاتے کافر عَلَيْهِمْ بتون کی پرستش پر اور اس بات پر کہ وہ عبادت کے مستحق ہین بِسُلْطٰنٍ
بَيِّنٍ دلیل کھلی ہوئی یعنی دقیانوس دھمکا کر لوگون کو بت پرستی کی تکلیف دیتا تھا دلیل کے ساتھ نہین فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون ہے
بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اوس سے جسنے افترا کیا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ اللہ پر جھوٹ کہ اوسکی طرف شریکون کو منسوب کرتا ہے
اور اس سے قبل ذکر ہوچکا ہے کہ دقیانوس نے گفتگو کے بعد انھین مہلت دی اور یہ لوگ بھاگ گئے پس اثناے راہ مین الیخا انکے

سرداروں نے انسے کہا کہ وَاِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡهُمۡ اور جب تم ایک کنارے ہو گئے مشرکون سے اور اونسے دوری اختیار کی وَمَا
یَعۡبُدُوۡنَ اور اوس چیز سے جو وہ پوجتے ہین یعنی سب کو چھوڑا اِلَّا اللّٰهَ مگر اللہ کو وہ کافر خدا کو معبود جانتے تھے اور بتون کو عبادت مین
شریک کرتے تھے املیخا نے اونسے یہ بات کہی کہ جب تم اونسے اور اونکے معبودون سے الگ ہو گئے فَاۡوٗۤا اِلَى الۡكَهۡفِ تو پھر غار کی
طرف اور اوسمین جگہ پکڑو یَنۡشُرۡ تاکہ پھیلا وے لَكُمۡ رَبُّكُمۡ تمہارے واسطے تمہارا رب اور زیادہ کرے تمہارے لیے مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ
اپنی رحمت دونون جہان مین وَیُهَیِّئۡ لَكُمۡ اور تیار کر دے تمہارے واسطے مِّنۡ اَمۡرِكُمۡ تمہارے کام مین سے مِّرۡفَقًا۝
وہ چیز جس سے تم نفع لو دین دنیا مین لکھا ہی کہ وہ جوان متفق ہو کر پہاڑ پر چڑھے اور چرواہا اونھین غار مین لیگیا جب غار مین وہ سب
ٹھہرے تو حق تعالی نے نیند کو اونپر مسلط کر دیا وہین سو گئے اور دقیانوس دو تین روز کے بعد شہر افسوس مین پھر آیا اور ان جوانون کا
حال پوچھا جب سُنا کہ وہ بھاگ گئے تو اونکے باپون کو بُلا کر حکم دیا کہ اپنے بیٹون کو حاضر کرو وہ بولے ای بادشاہ وہ ہمارا مال لیکر اس
پہاڑ مین چھپ رہے ہین دقیانوس ایک گروہ لیکر وہان پہونچا اور اونھین اوس غار مین دیکھا کہ تکیہ لگائے ہین سمجھا کہ جاگتے ہین حکم دیا کہ غار کا
مونھ پتھر سے بند کرو کہ یہ سب یہین مر جائین غار کا مونھ خوب بند کر دیا گیا اور دقیانوس کے مقربون مین سے دو ایماندارون نے اون
جوانون کا حال پتھر کی ایک تختی پر لکھ کر غار کی دیوار مین جڑ دیا کہ شاید کبھی کوئی یہان آئے تو انکے حال سے خبر پائے اور اونکا غار جو تھا جنوب
پہاڑ کے دکن طرف تھا تو آفتاب طلوع اور غروب کے وقت اوسکے دونون طرف جھکتا تھا اور اوسکی عفونت تحلیل کر کے ہوا کو اعتدال کے ساتھ
پھیر لاتا اور غار کے اندر اوسکی تابش اور تپش نہ جاتی تاکہ اونکے رنگ اور جسم کو متغیر اور اونکے کپڑون کو خراب نہ کرے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی
وَتَرَى الشَّمۡسَ اور دیکھتا ہی تو ای دیکھنے والے آفتاب کو اِذَا طَلَعَتۡ جب کہ وہ طلوع کرتا ہی تو تَّزٰوَرُ جھک جاتا ہی
عَنۡ كَهۡفِهِمۡ اونکے غار سے ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ داہنی طرف اسواسطے کہ غار کا مونھ قطب شمالی کے سامنے واقع ہوا تھا وَاِذَا
غَرَبَتۡ اور جب غروب ہوتا ہی تو تَّقۡرِضُهُمۡ کترا جاتا ہی اونسے اور پھرتا ہی ذَاتَ الشِّمَالِ بائین طرف وَهُمۡ اور وہ فِىۡ
فَجۡوَةٍ مِّنۡهُ کشادگی مین ہین غار کی یعنی اوسکے وسط مین ہین اس طرح پر کہ ہوا کی روح اونھین پہونچتی ہی اور غار کی تعفن سے
محفوظ ہین ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہ انکی خبر قدرت الٰہی کی دلیلون مین سے ہی مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ جسے اللہ ہدایت کرتا ہی
اپنی توفیق سے فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ تو وہ راہ پائے ہوئے ہی فلاح کی وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ اور جسے چھوڑ دیتا ہی فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ تو ہرگز
نہ پائیگا تو اوسکے واسطے وَلِيًّا مُّرۡشِدًا۝ کوئی دوست سیدھی راہ دکھانے والا وَتَحۡسَبُهُمۡ اور گمان کرتا ہی تو اونکو اَيۡقَاظًا ع ۵
جاگتے اسواسطے کہ اونکی آنکھین کھلی رہتی ہین وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ حالانکہ وہ سوتے ہین کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ یہ حال طریقت کے جوانمردون کے
کام کا نمونہ ہی جب اونکے ظاہر کو دیکھیے تو معلوم ہوتا ہی کہ اعمال کے میدان مین جلوہ کیے ہوے ہین اور جب اونکے باطن کو دریافت کیجیے
تو دکھائی دیتا ہی کہ خداے ذوالجلال کی مہربانی کے باغ مین بالکل فارغ البال ہین باطن مین مست ظاہر مین ہوشیار ہین دل بیار
دوست بکار ہین بیت ظاہرے با این و آن در ساختہ ✥ باطنے از جملہ وا پرداختہ ✥ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ اصحاب کہف
ہر چھ مہینے مین ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پھیر دیتے ہین تاکہ زمین سے جو اونکا بدن ملا ہوا ہی اوسے زمین گلا نہ دے

اور بعضون نے کہا ہی کہ ہر سال عاشورہ کے دن اونکی کروٹ بدل دیتے ہین تو بہر تقدیر اونکی کروٹ بدلنا ثابت ہی جیسا خود حق تعالی نے
فرمایا ہی کہ وَنُقَلِّبُهُمْ اور پھیر دیتے ہین ہم اونکو یعنی ملائکہ ہمارے حکم سے اونھین پھیر دیتے ہین ذَاتَ الْيَمِينِ داہنے ہاتھ کی طرف
وَذَاتَ الشِّمَالِ اور بائین ہاتھ کی جانب وَكَلْبُهُمْ اور اونکا کتا بَاسِطٌ پھیلائے ہی ذِرَاعَيْهِ اپنے دونون ہاتھ بِالْوَصِيدِ
غار کے سامنے کی طرف یا اوسکی چوکھٹ پر اور وہ زرد کتا تھا یا لال یا مٹیارا اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ اوسکا سر سرخ تھا اور پیٹھ کالی اور
پیٹ سفید اور دُم ابلق اور اوسکا نام قطمیر ہی یا قطفیر یا قطمور یا حمران یا زیان یا مہیا اور امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین لکھا ہی کہ جو کوئی
دن رات مین حضرت نوح علیہ السلام پر درود بھیجے اوسے بچھو سے ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی یہ کلمات کہ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ
لکھکر اپنے پاس رکھے کتّے سے ضرر نہ پائے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ اگر اطلاع پائے تو اونپر اور دیکھے اونھین تو لَوَلَّيْتَ
ضرور مونھ پھیرے مِنْهُمْ اونسے فِرَارًا بھاگنے کو وَلَمُلِئْتَ اور البتہ بھر دیا جائے تو مِنْهُمْ رُعْبًا اونسے ڈر یعنی تیرے
دل کو اونکے ڈر سے بھر دین اس سے مراد یہ ہی کہ کسی کو یہ طاقت نہین کہ اونکو دیکھ سکے اس جہت سے کہ اونکی آنکھین کھلی ہوئی ہین اور اونکے
بال اور ناخن بڑھ گئے ہین اور اندھیرے بھیانک مکان مین ہین یہ خطاب جو مذکور ہوے بظاہر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
طرف ہین اور مراد اور لوگ ہین غرضکہ دقیانوس جب غار کا مونھ اونکے واسطے خوب مضبوط بند کرکے پھرا اور دار السلطنۃ مین پھر آیا تو
تھوڑے ہی زمانے مین موت کی آندھی نے اوسکی حیات کی عمارت گرا دی یعنی وہ کافر مرگیا اور وہ سب ملک و مال جاہ و جلال پراگندہ ہوا
بیت دمے چند بشمرد و ناچیز شد + زمانہ بخندید کین نیز شد + اوسکے بعد اوس مُلک مین اور کئی مالکون نے تصرف کیا یہانتک
کہ پادشاہ صالح تندروس کی نوبت پہونچی اور بعضے تندروسیس کہتے ہین اور وہ ایک مرد ایماندار خداترس تھا اوسکے زمانہ کے اکثر لوگون کو حشر
جسم مین شبہہ ہوا ہر چند پادشاہ نے نصیحت کی کچھ فائدہ نہوا حق تعالی نے چاہا کہ جسم کے حشر پر کوئی دلیل اونھین دکھائے تو اصحاب کہف کو
خواب سے بیدار کیا جیسا کہ فرمایا ہی وَكَذٰلِكَ اور جسطرح اونھین ہمنے سلا دیا تھا اوسی طرح بَعَثْنٰهُمْ اوٹھایا ہمنے کمال قدرت کے
ساتھ اور جگایا ہمنے تو بہت زمانہ گذرنے سے نہ اونکے جسم مین تغیر آیا تھا اور نہ اونکے کپڑے بوسیدہ ہوے اور گلے تھے اونھین ہمنے
سُلایا تھا حکمت کے ساتھ اور جگایا قدرت کے ساتھ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ تاکہ سوال کرین ایک دوسرے سے اور اپنا حال پہچانین اور
ہمارے کمال قدرت کے باب مین اونکا یقین زیادہ ہو قَالَ قَائِلٌ کہا ایک کہنے والے نے مِنْهُمْ اونمین سے یعنی مکسلمینا نے جو سن مین سب سے
زیادہ تھا کہ كَمْ لَبِثْتُمْ کتنی دیر رہے تم اس غار مین اونکا مقصود یہ تھا کہ رہنے کی مدت دریافت کرکے جو نمازین فوت ہوئی ہین
قضا کرین وہ صبح کے وقت غار مین آئے تھے اب جو اونھون نے دیکھا تو چاشت کا وقت تھا تو قَالُوا لَبِثْنَا وہ بولے کہ رہے ہم یہان
يَوْمًا ایک دن اگر کل سوئے تھے أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا تھوڑا دن اگر آج ہی ہم سوئے ہون جب اپنے ناخن بڑھے ہوے اور سر کے
بال لمبے پائے تو قَالُوا بولے اونمین سے بعض کہ رَبُّكُمْ تمھارا رب أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ خوب جانتا ہی جتنی مدت
تم رہے ہو فَابْعَثُوا تو بھیجو أَحَدَكُمْ ایک کو اپنے مین سے بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اپنے روپیہ سمیت جو یہ تمھارے پاس ہی
إِلَى الْمَدِينَةِ شہر افسوس کی طرف فَلْيَنْظُرْ تو چاہیے کہ بھیجا ہوا آدمی دیکھے کہ أَيُّهَا کون شخص شہر والون مین سے

اَزْكٰى طَعَامًا بہت پاکیزہ ہو کھانے کی راہ سے یعنی دیکھے کہ کس شخص کا کھانا بہت حلال اور پاکیزہ ہو اسواسطے کہ اونکے زمانے مین
اوس شہر مین ایسے لوگ تھے جو اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے ان اصحاب کہف کی غرض یہ تھی کہ اونکے ذبح کیے جانور کا گوشت ملے فَلْيَأْتِكُمْ
بِرِزْقٍ مِّنْهُ تو چاہیے کہ لائے وہ بھیجا ہوا آدمی تمہارے واسطے کھانا اوس پاک کھانے مین سے وَلْيَتَلَطَّفْ اور چاہیے کہ وہ
نرمی کرے خرید فروخت مین وَلَا يُشْعِرَنَّ اور ہرگز نہ خبر دے بِكُمْ اَحَدًا تمہاری کسی شہر والے کو اِنَّهُمْ بیشک اوس
شہر والے کا اکثر دقیانوس کے متبع ہین اِنْ يَّظْهَرُوْا اگر مطلع ہو جاینگے یا قدرت پاینگے یا فتحیاب ہونگے عَلَيْكُمْ تم پر تو يَرْجُمُوْكُمْ
سنگسار کرینگے تمکو اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ یا پھیر لیجاینگے تمکو فِيْ مِلَّتِهِمْ اپنے دین مین وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا اور
نہ نجات پاؤگے جبکہ … گے یملیخا جو اون مین بڑا کامل اور عاقل تھا اوسنے
یہ نصیحتین قبول کین … اور جب شہر مین آیا تو بازار محلون اور لوگون کی
شکلون اور رنگون … ہر آیا اور جو روپیہ اوسکے پاس تھا نان بائی کو دیا
کہ روٹی مول لے … ئی خزانہ پایا ہی وہ روپیہ دوسری دکان پر اور
دکاندار کو دکھایا … یخا کو بلا کر بہت دھمکایا اور باقی زر نقد طلب کیا
یملیخا بولے کہ مین … لیا تھا آج بازار مین لایا ہون تھانہ دار نے اوسکے
باپ کا نام پوچھا … وہ ڈر کے مارے بولے کہ مجھے دقیانوس پاس لیچلو
وہ میری کیفیت … ی کہ تین سو برس کے قریب زمانہ گذرا کہ دقیانوس مر گیا
تو ہمارے ساتھ … خرابی کرتے ہو کل ہم کچھ لوگ اوس سے بھاگ کے پہاڑ مین
گیے ساتھیون … تا غرض کہ یملیخا کو بادشاہ پاس لیگئے اور کیفیت
بیان کی بادشاہ … یملیخا آگے بڑھ کر غار مین آئے اور اپنے یارون کو
خبر کی بادشاہ … ی پڑھی اصحاب کہف کے نام اور کیفیت معلوم
ہوئی پھر بادشاہ … ما کہ چہرے بحال اور کپڑے نئے ہین دیکھ کر

سخت متحیر ہو کر سلام علیک کی اونھون نے جواب دیا حق تعالیٰ اس حال سے خبر دیتا ہی وَكَذٰلِكَ اور جسطرح اونہین
ہمنے جگایا اسی طرح اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ مطلع کر دیا ہمنے تندروس اور اوسکی قوم کو اونکے حال پر لِيَعْلَمُوْٓا تا کہ یہ بات
جان لین کہ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک اللہ کا وعدہ بعث و حشر کے بابت مین حَقٌّ سچ صحیح اور درست ہی اسواسطے کہ اونکا سونا جاگنا
مرنے اور قیامت کے دن اوٹھنے سے بڑی مشابہت رکھتا ہی وَّاَنَّ السَّاعَةَ اور دوسری یہ بات جان لین کہ روز قیامت
لَا رَيْبَ فِيْهَا نہین ہی کچھ شبہہ اوسمین پھر حق تعالیٰ نے اطلاع دی اون لوگون کے حال سے اِذْ
يَتَنَازَعُوْنَ جب جھگڑتے تھے اوس زمانے کے لوگ بَيْنَهُمْ آپس مین اَمْرَهُمْ اپنے دین کے کام کی بابت

بعضے کہتے تھے کہ حشر فقط روح کو ہوگا اور بعضے قائل تھے کہ روح اور جسد ساتھ ہی مبعوث ہونگے اسواسطے کہ وہ خدا جسنے
اصحاب کہف کی جانین نکال کر تین سو نو برس تک اونکے بدن قائم رکھے اور نہ بگڑنے دیے اور پھر اونکے بدنون مین روح ڈالی اور
وہ جاگ اوٹھے وہ خدا سب لوگون کی جان لینے اور اونکے بدن کے اجزا روک رکھنے اور دوبارہ پھر روح ڈالنے پر قادر ہی بیت مثنوی
قدرت کار ما دشوار نیست * عجز را با قدرت حق کار نیست * لکھا ہی کہ اون جوانون یعنی اصحاب کہف نے بادشاہ کے حق مین دعا کی
اور اپنے ٹھکانون پر سو رہے اور اونکی روحین قبض کر لیگئین تفسیر ثعلبی مین مذکور ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
یہ آرزو ہوئی کہ اصحاب کہف کو دیکھیے پس جبرئیل امین نازل ہوئے اور یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ آپ اونھین دنیا مین نہ دیکھینگے مگر اپنے
اصحاب مین سے چار بڑے بڑے صحابیون کو آپ بھیجین کہ اونھین آپکے دین کی دعوت کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیونکر
بھیجون اور جانے کا حکم کسے کرون جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اپنی چادر مبارک بچھا دیجیے اور امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق
اور علی مرتضی اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حکم کیجیے کہ ایک ایک کونے پر بیٹھین اور اوس ہوا کو جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسخر تھی طلب
کیجیے اسواسطے کہ حق تعالی نے اوسے آپکا مسخر کر دیا ہی اور اوس ہوا کو حکم فرمایئے کہ اون چارون صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کو اوٹھا کر اوس
غار مین لیجائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور صحابہ کبار غار کے مونھ پر پہونچے اور پتھر ہٹایا اصحاب کہف کے کتے نے روشنی دیکھی
تو بھوکنا شروع کیا اور جھپٹا جب اوسکی نگاہ صحابہ کبار پر پڑی تو دم ہلانے لگا اور سر سے اشارہ کیا کہ آئیے صحابہ کبار نے غار مین داخل ہو کر
کہا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حق تعالی نے روحین اونکے جسمون مین داخل کر دین پس اصحاب کہف اوٹھ کھڑے ہوئے اور سلام کا جواب دیا
صحابہ کبار نے کہا کہ اللہ کے نبی محمد بن عبد اللہ نے تمکو سلام کہا ہی اصحاب کہف نے جواب مین کہا کہ محمد رسول اللہ پر سلام ہو پھر صحابہ کبار نے
اونھین دین اسلام کی دعوت کی اور اونھون نے قبول کر لی اور پھر دوبارہ کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ کو ہمارا سلام پہونچانا پھر اپنے اپنے
مقام پر سو رہے اور پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خروج کے قریب زندہ ہونگے اور امام مہدی اونپر سلام کرینگے اور وہ جواب دینگے اور
پھر مر جائینگے تو قیامت کے دن اوٹھینگے غرضکہ جب تندروس اور اوسکے ساتھیون نے یہ حالات جو مذکور ہوئے مشاہدہ کر لیے فَقَالُوا
ابْنُوا عَلَيْهِمْ تو بولے کہ بناؤ اونپر بُنْيَانًا ایک دیوار کہ لوگون کی نگاہ سے یہ پوشیدہ رہین یا اسواسطے کہ اوس ہلکے سبب سے
لوگ انکا مقام پہچانین رَبُّهُمْ اونکا رب اَعْلَمُ بِهِمْ خوب جانتا ہی اونکا حال جو لوگ جھگڑتے ہین اونکے باب مین اونمین سے
قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوا کہا اون لوگون نے جو غالب ہوئے عَلٰٓى اَمْرِهِمْ اونکے دین پر یعنی وہ لوگ جو حشر اجساد کے قائل تھے
بولے لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ البتہ بنائینگے ہم اونپر مَّسْجِدًا ۝ مسجد کہ لوگ اوسمین نماز پڑھین سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ
کہینگے یہود یا نصاری مین سے یعقوبیہ کہ اصحاب کہف ثَلٰثَةٌ تین آدمی تھے رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ چوتھا اونکا کتا تھا اونکا وَيَقُوْلُوْنَ
اور کہینگے نصاری مین سے نسطوریہ کہ خَمْسَةٌ پانچ آدمی ہین سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ چھٹا اونکا کتا ہی اونکا اور کہنا اونکا اٹکلاتے ہین
وہ یہ بات رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ڈالنا ساتھ پوشیدگی کے یعنی یہ بات اپنی اٹکل سے یا خود گڑھ کر کہا جاتے ہین
وَيَقُوْلُوْنَ اور کہینگے مسلمان لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دینے سے کہ سَبْعَةٌ وہ سات آدمی ہین

وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ اور آٹھوان اونکا کتا اونکا ہے قُلْ رَّبِّيْٓ کہہ میرا رب اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ خوب جانتا ہے اونکا شمار
مَّا يَعْلَمُهُمْ نہین جانتے ہین اونکے عدد کو اِلَّا قَلِيْلٌ ۥ مگر تھوڑے آدمی یعنی رسول مقبول اور اونکے صحابہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین بھی اون تھوڑے آدمیون مین سے ہون اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اصحاب کہف سات آدمی تھے
اور اونکے یہ نام ہین ملیخا مکسلمینا مشلینا مرنوش دبرنوش شاذنوش اور چرواہے کا نام مرطونس ہے اور اونکے کتے کا نام قطمیر ہے اسکے
نامون مین اور بھی روایتین ہین سب مین جو کچھ صحت رکھتی ہے وہ یہی ہے جو بیان ہوئی تیسیر مین حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے منقول ہے کہ جہان کہین آگ لگے اگر یہ نام لکھکر وہان پھینکدین تو آگ فورًا بجھ جاتی ہے اور اہل تاویل کو اصحاب کہف کے
باب مین بہت تاویلین ہین بعضے کہتے ہین کہ سات ابدال جنکے سبب سے ساتون اقلیمین قائم ہین یہ قصہ اونکا احوال ظاہر کرتا ہے
اور کہف اونکا خلوتخانہ تھا اور کتا اونکا نفس حیوانی تھا اور بعضون کے نزدیک یہ اشارہ ہے روح عقل قلب نظر معیشت قوت قدسیہ
سِرّ خفی کی طرف کہ کہف بدن سے علاقہ رکھتے ہین اور دقیانوس نفس امارہ ہے اور یہ باتین جواہر التفسیر مین مفصل لکھی ہین فَلَا تُمَارِ
پھر تم نہ جھگڑو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْهِمْ اصحاب کہف کے باب مین اگر یہود و نصارا جھگڑا کرین اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا مگر
جھگڑنا ظاہری یعنی جھگڑے مین غور اور فکر نہ کرو جو کچھ قرآن مین ہے وہی پڑھدو اور اونکی جہالت ذکر نے مین مشغول ہو وَلَا تَسْتَفْتِ
اور فتوی نہ لو یعنی نہ پوچھو فِيْهِمْ اونکے باب مین مِّنْهُمْ اہل کتاب مین سے اَحَدًا ۝ کسی کو لکھا ہے کہ تینون سوال جو مذکور ہوے جب ع ۵
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھے تو آپنے فرمایا کہ اچھا کل آنا تو تمکو ہم جواب دینگے اور اتفاقًا اوسوقت انشاء اللہ آپنے نہین فرمایا
پندرہ دن یا کچھ کم زیادہ وحی نہ آئی اور قریش نے طعن کرنا شروع کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکی باتون سے رنج ہوا تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی وَلَا تَقُوْلَنَّ اور ہرگز نہ کہا کرو لِشَايْءٍ کسی بات اور کسی کام کو جسکا قصد رکھتے ہو کہ اِنِّيْ فَاعِلٌ یقینی
مین کرنے والا ہون ذٰلِكَ غَدًا ۙ یہ کام کل اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ مگر یہ کہ چاہے اللہ یعنی یون کہا کرو کہ اگر خدا چاہے
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اور یاد کر لیا کرو اپنے رب کی مشیت کو اِذَا نَسِيْتَ جب تم بھول جاؤ اور انشاء اللہ کہنا یا کر دیا یاد کیا کرو اپنے
رب کو جب اپنے تئین بھولا کرو اسواسطے کہ ذکر کی حقیقت یہ ہے کہ ذکر کرنے والا اوسمین فنا ہوجائے جسکا ذکر کرتا ہے شیخ الاسلام قدس
سرہ نے فرمایا کہ ذکر حقیقی یہ ہے کہ ذاکر یعنی ذکر کرنے والے کا دل اپنے مذکور مین ہو یعنی اوسمین جسکا ذکر کرتا ہے اور ذاکر کی جان ستر نور مین
غیر عیان اور ظاہر ہوجاے اور ظاہر بیان مین آئے مثنوی نی بیان میگنجد نہ بجانی عیان + زمن نی ماند نی نام و نشان + ذکر و ذاکر محو
گردد بالتمام + جملگی مذکور ماند والسلام وَقُلْ عَسٰٓى اور کہہ شاید اَنْ يَّهْدِيَنِ یہ کہ ہدایت کرے مجھے رَبِّيْ میرا رب لِاَقْرَبَ
اوس چیز کی طرف جو بہت قریب ہے مِنْ هٰذَا اس نشان اصحاب کہف سے جو کہ تم پوچھتے ہو رَشَدًا ۝ صواب اور بھلائی کی راہ
اور چونکہ عسی حق سبحانہ تعالی سے لابد ہے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے بہت بڑی خبر بتادی کہ وہ
اصحاب کہف کا قصہ اور انبیا علیہم السلام کا حال اور اگلی امتون کی کیفیت اور آیندہ ہونے والی باتین ہین وَلَبِثُوْا اور
رہے وہ سب جوانمرد فِيْ كَهْفِهِمْ اپنے غار مین جب سوتے تھے ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ تین سو برس وَازْدَادُوْا

تِسْعًا اور زیادہ کیے نو برس اور لباب مین لکھا ہی کہ تین سو برس آفتاب کے حساب سے تھے اور نو برس اوسپر اور بڑھائے ہین کہ ماہتاب کے
حساب سے سال ہوگئے اسواسطے کہ شمسی اور قمری سال مین ہر سال گیارہ دن کے قریب فرق ہی اور تحقیق بات یہ ہی کہ تین سو برس شمسی
تین سو نو برس قمری دو مہینے انیس روز اوپر ہوتے ہین حدیث مین ہی کہ نصارا بولے ہم تین سو برس جانتے ہین نو برس نہین معلوم حق تعالی نے
فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ خدا اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا خوب جانتا ہی اوس مدت کو جس مدت تک وہ وہان رہے لَهٗ غَيْبُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسکے واسطے ہین چھپی چیزین آسمانون اور زمین کی اہل آسمان و اہل زمین کے مخفی امور وہ جانتا ہی
اَبْصِرْ بِهٖ کیا خوب دیکھنے والا ہی خدا ہر موجود کو وَاَسْمِعْ اور کیا خوب سننے والا ہی ہر مسموع کو مَا لَهُمْ نہین ہی اہل زمین
اور اہل آسمان کے واسطے مِّنْ دُوْنِهٖ اوسکے سوا مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست جو اونکے امور کا متکفل اور متولی ہو وَّلَا يُشْرِكُ
اور نہین شریک کرتا ہی خدا فِيْ حُكْمِهٖٓ اپنے حکم مین اَحَدًا کسی کو موجودات علوی اور سفلی مین سے وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ
اور پڑھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وحی کی گئی ہی اِلَيْكَ تیری طرف مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ تیرے رب کی کتاب مین سے
کہ وہ کتاب قرآن ہی لَا مُبَدِّلَ نہین کوئی بدلنے والا اوسمین لِكَلِمٰتِهٖ اوسکی باتون کو جو اصحاب کہف کی شان مین اوسنے
بھیجین وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو مِنْ دُوْنِهٖ اوسکے سوا مُلْتَحَدًا کوئی پناہ صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ کافرون کے
رؤسا مین سے ایک گروہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت مین عرض کی کہ یہ کملی اوڑھنے والے بیقدر
لوگ جیسے صہیب بلال عمار خباب رضی اللہ عنہم جو آپکے مصاحب ہین انکے کپڑون مین بدبو آتی ہی اور ہمین تکلیف اور ایذا پہونچاتی ہی ان لوگون کو
آپ اپنی مجلس مین سے نکال دیجیے تو ہم آپ کے پاس آیا کرین اور آپکی صحبت سے فائدہ اوٹھایا کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاصْبِرْ
نَفْسَكَ اور روک رکھ اپنے دل کو اور صبر کر مَعَ الَّذِيْنَ اون لوگون کے ساتھ جو يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ عبادت کرتے ہین اپنے
رب کی بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ صبح شام ان دونون وقتون سے یا فجر اور عصر کی نماز مراد ہی یا یہ مقصود ہی کہ دن رات وہ لوگ خدا کی
عبادت ہی مین مشغول ہین يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہین اوسکی رضامندی یا اوسی کو ڈھونڈھتے ہین اوسکے سوا اور
کسی کے طالب نہین ہین بعض کے نزدیک یہ آیت مدینہ مین نازل ہوئی اور اسکے نازل ہونے کا سبب یہ ہی کہ جنکی تالیف قلوب
کی گئی تھی اونمین سے ایک گروہ جیسے عیینہ ابن حصین اور اقرع بن حابس اور انکے مثل اور لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم عرب کے
اشراف ہین سلمان اور ابوذر اور مسلمان فقیرون کے پاس ہم نہ بیٹھ سکینگے اگر آپ انھین دور کر دین تو البتہ ہم لوگ آپ پاس آکر احکام
شرع سیکھا کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کرو اون فقیرون کی صحبت پر جو خدا کی رضامندی کے
واسطے شب و روز ہر وقت خدا کی رضا کے لیے اوسکی عبادت مین بسر کرتے ہین وَلَا تَعْدُ اور چاہیے کہ نہ درگذرین عَيْنٰكَ
عَنْهُمْ تیری آنکھین اون سے یعنی اونسے نظر نہ پھیر لو اور اونکے اغیار کی طرف التفات نہ کرو تُرِيْدُ چاہتا ہی تو زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا زینت زندگی دنیا کی جاننا چاہیے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا اور زینت کی طرف ہرگز میل
نہ تھا تو اس آیت کے یہ معنی ہین کہ اون لوگون کے ایسے کام نہ کرو جو آرائش دنیا کی طرف مائل ہین اسواسطے کہ

جو شخص دنیا کی طرف مائل ہوتا ہی فقیرون سے کراہت امیرون کی طرف رغبت رکھتا ہی وَلَا تُطِعْ اور اطاعت نہ کر مَنْ اَغْفَلْنَا
اوس شخص کی کہ غافل کردیا ہی ہمنے قَلْبَهٗ اوسکے دل کو عَنْ ذِكْرِنَا اپنی یاد سے اور وہ شخص امیہ بن خلف تھا اور اوسکے تبع لوگ
یا عیینہ اور اوسکا گروہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ فقیر مسلمانون کو اپنی صحبت اور مجلس سے نکال دو حق تعالی نے
فرمایا کہ ہمنے اوسکے دل کو غافل کردیا ہی وَاتَّبَعَ اور اوسنے پیروی کی ہی هَوٰىهُ اپنی خواہش نفسانی کی وَكَانَ اَمْرُهٗ
ثلثة اور ہی اوسکا کام فُرُطًا ○ خراب اور ضائع یا حسرت اور ندامت اور ہلاکت کا سبب وَقُلِ اور کہہ اونسے جو چیز مین تمھارے
پاس لایا ہون یعنی قرآن اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ سچا پیغام اور صحیح بات ہی تمھارے رب کے پاس سے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ
پھر جو اوسکا ایمان لانا چاہے اوسے چاہیے کہ ایمان لائے وَمَنْ شَآءَ اور جو نہ ایمان لانا چاہے فَلْيَكْفُرْ لا تو کہدو کہ
ایمان نہ لائے امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہ حکم وعید اور تہدید کا ہی اجازت اور اباحت کا حکم نہیں اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ہی کہ یہ حکم خبر دینے کے معنی مین ہی یعنی جسے خدا چاہتا ہی کہ ایمان لائے وہ ایمان لاتا ہی اور جسے خدا چاہتا ہی
کہ کافر ہو جائے وہ بیشک کافر ہو جاتا ہی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ جس بات سے مشیت ازلی متعلق ہو چکی وہ نہ ٹل سکتی ہی
نہ بدل سکتی ہی بیت ہر کرا خواہی بران وہر کرا خواہی بخوان ❊ حکم حکم تست کس را چارہ جز تسلیم نیست ❊ اِنَّآ اَعْتَدْنَا بیشک ہمنے
تیار کر رکھی ہی لِلظّٰلِمِيْنَ ظالمون کے واسطے یعنی کافرون کے لیے نَارًا آگ اَحَاطَ بِهِمْ ایسی آگ کہ گھیر لیا ہی اونہین
سُرَادِقُهَا اوسکے پردون نے جو آگ کافرون کو گھیرے ہوگی اوسکو ایسے پردے کے ساتھ تشبیہ دی ہی جسکے اندر اوسکے
لوگ ہون حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہی کہ آگ کے پردے چار دیواری ہی اوسکی گندگی چالیس برس کی راہ ہوگی
کہ کافر اوسکے اندر ہونگے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا اور اگر فریاد کرینگے اور چلائینگے پیاس کے مارے تو يُغَاثُوْا بِمَآءٍ فریاد کو
پہونچائے جائینگے اور داد پائینگے ایسے پانی کے سبب سے جو كَالْمُهْلِ گھلائے ہوئے تانبے کے مانند ہی کہ اوس پانی کو اونکے
ثلثة مونھ کے پاس لیجائینگے تو يَشْوِي الْوُجُوْهَ بھون ڈالیگا اور جلا دیگا اونکے مونھون کو نہایت گرم ہونے کے
سبب سے بِئْسَ الشَّرَابُ برا پینا ہی وہ پانی وَسَآءَتْ اور بری ہی آگ مُرْتَفَقًا ○ رہنے کی جگہ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے خدا کا اور اوسکے رسول اور کتاب کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے
کام نیک اِنَّا لَا نُضِيْعُ بے شبہہ ضائع نہ کرینگے ہم اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ اجر اوسکا جو بہت نیک ہی عَمَلًا ○
عمل کی رو سے اُولٰٓئِكَ وہ مومنون اور اچھے لوگون کا گروہ لَهُمْ اونکے واسطے ہین جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ قیام
کرنے کے یعنی ایسی جنتین جنہین ہمیشہ رہینگے تَجْرِيْ بہتی ہین مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ نیچے سے اونکے مکانون کے
یا اونکے حکم سے نہرین يُحَلَّوْنَ گہنا پہنائے جائینگے فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ اون باغون مین کنگن جو بنائے گئے ہین
مِنْ ذَهَبٍ سونے سے زاد المسیر مین ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل ہی کہ ہر جنتی کے واسطے تین تین کنگن ہونگے ایک چاندی کا ایک
سونے کا ایک موتی اور یاقوت کا وَيَلْبَسُوْنَ اور پوشاک پہنینگے ثِيَابًا خُضْرًا کپڑے سبز رنگ مِّنْ سُنْدُسٍ باریک لاہی

[illegible]

وَّاِسْتَبْرَقٍ اور سنگین اطلس کے اپنے اپنے شوق کے موافق مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا تکیہ لگانے والے ہونگے بہشت مین عَلَى الْاَرَآئِكِ
تختون پر جیسے امیرون کی عادت ہی نِعْمَ الثَّوَابُ خوب اجر ہی جنت اور اوسکی ہر ایک نعمت وَحَسُنَتْ اور خوب ہین وہ تخت
مُرْتَفَقًا ؏ تکیہ گاہ یا بہشت خوب مقام اور آرامگاہ ہی وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اور بیان کر مومنون اور کافرون کے ع ۹
واسطے ایک مثال اور وہ مثال کیا ہی کہ رَّجُلَيْنِ دو مرد بھائی بھائی تھے بنی اسرائیل مین ایک یہودا یا یملیخا نام سلمان دوسرا
قطروس یا قطرس نام کا ذباب کے ترکہ مین سے آٹھ ہزار دینار اونھین پہونچے ہر ایک نے چار چار ہزار دینار قبضہ کیا کافر نے تو اون
دینارون سے زمین تالاب اور گھر کی گرستی پیدا کی اور سلمان نے چارون ہزار دینار نیک کامون مین خرچ کر ڈالے تو حق تعالی
اونکے مال اور حال سے خبر دیتا ہی کہ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا دیے ہمنے ایک کو اون دو مین سے جَنَّتَيْنِ دو باغ مِنْ
اَعْنَابٍ انگورون سے وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ اور گھیر ا ہمنے اون دونون کو کھجورون سے یعنی کھجورون کے درخت ہمنے اونکے
گرد کر دیے وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا اور پیدا کی ہمنے اون دونون باغون کے بیچ مین زَرْعًا ۝ کھیتی تاکہ وہان اناج اور میوے
اکٹھا ہو جائین كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ وہ دونون باغ اٰتَتْ اُكُلَهَا دیتے اپنے میوے اور محصول پورے وَلَمْ تَظْلِمْ اور
ظلم نکرتے یعنی کم نہ کرتے مِّنْهُ شَيْـًٔا اپنے مقرری میوے مین سے کچھ یعنی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک سال میوہ زیادہ پیدا ہوتا ہی ایک سال
کم اون باغون کا میوہ کبھی کم نہوتا وَّفَجَّرْنَا اور جاری کر دین ہمنے خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ اون دونون باغون کے بیچ مین نہرین کہ
تاکہ اوسکا پانی ہمیشہ پیا جاے وَّكَانَ لَهٗ اور تھا اوس کافر کے واسطے ثَمَرٌ بہت میوہ یعنی انگور اور کھجور کے سوا اور میوے بھی
اور خاص انھی دو میوون کا ذکر اس جہت سے ہی کہ یہ بہت تھے لکھا ہی کہ یہودا نے محتاج ہو کر اپنے بھائی کی طرف رجوع کی اور معیشت مین
اوس سے توقع رکھی قطروس بولا کہ میرا تیرا روپیہ تو برابر تھا مین نے یہ باغ اور گرستی پیدا کی میرے غلام بھی ہین نوکر چاکر بھی تو کیون
مفلس اور پریشان حال ہو گیا یہودا نے جواب دیا کہ بھائی اوس مال سے تو نے دنیا کے باغ مول لیے اور مین نے جنت کے باغ تو نے دنیا مین
گھر بنایا مین نے جنت مین تو نے اپنی شادی کی مین نے حور عین کا مہر ادا کیا تو نے لونڈی غلام اور نوکر چاکر جمع کیے مین نے غلمان کی
طلبگاری کی قطروس نے اِسے ملامت کرنا شروع کی اور یہ بات کہی کہ تو نے زر نقد وعدہ کے بھروسے پر ہاتھ سے کھویا اور اپنے کو
ذلیل اور محتاج کر دیا فَقَالَ پھر کہا قطروس نے لِصَاحِبِهٖ اپنے یار یعنی اپنے بھائی سے وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اور وہ جھگڑتا تھا اوس سے
اور گفتگو کرتا تھا یعنی یہ کہتا تھا اور وہ جواب دیتا تھا کافر بولا کہ اَنَا اَكْثَرُ مین بہت زیادہ ہون مِنْكَ مَالًا تجھسے مال
دنیا کی راہ سے وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ اور بہت عزت دار ہون اولاد اور خادمون کی وجہ سے پھر یہودا کا ہاتھ پکڑا وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ
اور داخل ہوا اپنے باغ مین وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ حالانکہ وہ ظالم تھا اپنی جان پر فخر اور خود بینی کے سبب سے پھر محبت دنیا کے
سبب سے قَالَ مَآ اَظُنُّ بولا کہ مین گمان نہین کرتا اَنْ تَبِيْدَ یہ کہ فنا ہو اور چک جائے اور نیست و نابود ہو جائے هٰذِهٖٓ
اَبَدًا ۝ یہ باغ میرا ہرگز یلکہ مجھے یہ گمان نہین کہ یہ دنیا گذر جائیگی وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً اور مین گمان
۱۰ نہین کرتا ہون قیامت کو کہ آنے والی ہی وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اور اگر پھیرا جاؤن تیرے زعم کے موافق اِلٰى رَبِّيْ

اپنے رب کی طرف جیسا تو کہتا ہے اور مجھے اوٹھائیں تو لَاَجِدَنَّ ضرور ضرور پاؤنگا مین خَیْرًا مِّنْهَا بہتر ان باغون سے
مُنْقَلَبًا ○ جگہ پھر جانے کی یعنی مین اسکا مستحق ہون کہ کل قیامت کے دن مجھے جنت ملے جسطرح آج یہ باغ ملے ہین قَالَ لَهٗ
کہا قرطوس سے صَاحِبُهٗ اوسکے یار یہودا نے وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ حال آنکہ وہ جھگڑتا تھا اوسکے ساتھ اَكَفَرْتَ کیا کافر
ہوگیا تو بعث ونشر کے انکار اور اوسمین تردد کرنے کے سبب سے بِالَّذِيْ خَلَقَكَ اوسکے ساتھ جسنے پیدا کیا ہے تجھے مِنْ
تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر نطفے سے کہ مادہ قریب ہے یعنی تیرے باپ کو جو تیرا اصل ہے وہ ہی یا خود تیرے مادہ اصل کو
ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ○ پھر تجھے سڈول کردیا مرد بنا کر یا تجھ پانون درست کرکے لٰكِنَّا مگر مین کہتا ہون کہ هُوَ اللّٰهُ وہ ہے
خدائے برحق رَبِّيْ میرا رب خاک اور نطفے سے میرا پیدا کرنے والا وَلَآ اُشْرِكُ اور نہین شریک کرتا ہون مین بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ○
اپنے رب کے ساتھ کسی کو وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ اور کیون جب داخل ہوا تو جَنَّتَكَ اپنے باغ مین قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ
نہ کہا تونے کہ جو کچھ خدا چاہے وہ ہوگا یعنی وہ جو تونے کہا کہ میرے اس باغ کو ہرگز زوال نہوگا تجھے یہ کہنا چاہیے تھا کہ اگر خدا
چاہیگا تو رہیگا اگر وہ چاہیگا تو فنا ہوجائیگا اور تونے یہ کیون نہ کہا کہ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نہین کسی کو قوت مگر خدا کے سبب
یعنی تجھے چاہیے تھا کہ اپنی عاجزی کا تو اقرار کرتا اور یہ بات جانتا کہ اس باغ کی عمارت اور درستی جو تجھے میسر ہوئی جناب باری کی مدد اور
مدد سے ہے اِنْ تَرَنِ اَنَا اگر دیکھتا ہے تو مجھے اَقَلَّ مِنْكَ بہت کم اپنے سے مَالًا وَّوَلَدًا ○ مال اور اولاد کی رو سے
فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ تو قریب ہے کہ دے مجھے میرا رب خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ بہتر تیرے باغ سے دنیا مین یا آخرت مین
ایمان کی بدولت وَيُرْسِلَ اور بھیجے عَلَيْهَا تیرے باغ پر تیرے کفر کے سبب حُسْبَانًا کچھ بلایان یعنی سخت عذاب مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے
فَتُصْبِحَ تو ہوجاوے تیرا باغ صَعِيْدًا ایسی زمین زَلَقًا ○ بے گھاس کی کہ اوس پر پانون پھسلے اَوْ يُصْبِحَ یا ہوجاوے مَآؤُهَا
اوسکا پانی غَوْرًا زمین کے اندر فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ پھر نہ سکے تو لَهٗ اوس پانی کو جو زمین کے اندر رہ گیا ہے طَلَبًا ○ ڈھونڈھنا
یعنی اوسے ڈھونڈھنا جب تیری قدرت سے باہر ہے تو نہر مین لانا کیونکر ہو سکیگا لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے اوس مرد مومن کی بات
سچ کردی اور اوس باغ پر خرابی اور تباہی ڈال وَاُحِيْطَ اور گھیر لیا عذاب الٰہی نے بِثَمَرِهٖ اوسکے میوون کے ساتھ یعنی اوس کافر
باغ کے میوون پر تباہی آئی سب پھل اور درخت اور عمارت خراب اور مسمار ہوگئی فَاَصْبَحَ پھر صبح کی قرطوس نے اور وہ خرابی
دیکھی يُقَلِّبُ ملتا تھا كَفَّيْهِ دونون ہتھیلیاں اپنی یعنی حسرت کی وجہ سے ہاتھ ملتا تھا اور پشیمان ہوتا تھا عَلٰى مَآ اَنْفَقَ
اوس چیز پر جو اوسنے خرچ کیا تھا فِيْهَا اوسکی عمارت مین وَهِيَ اور حال یہ ہے کہ اوس باغ کی عمارتین خَاوِيَةٌ
گر پڑی تھین عَلٰى عُرُوْشِهَا اپنی چھتون پر یعنی پہلے چھتین گرین پھر اونپر دیوارین یا ٹٹیان جو باندھی تھین
پہلے وہ گرین پھر اونپر انگور کے خوشے غرض جب قرطوس نے وہ عذاب اور تباہی دیکھی تو ہاتھ ملتا تھا وَيَقُوْلُ اور کہتا تھا
کہ يٰلَيْتَنِيْ اے کاشکے مین لَمْ اُشْرِكْ نہ شریک کرتا مین بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ○ اپنے رب کے ساتھ کسی دوسرے کو
تاکہ میرے باغ میرے شرک کے سبب سے خراب نہوتے وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ اور نہ تھا اوسکے واسطے فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ

کوئی گروہ کہ مدد دین اوسے اوسکے باغ پر سے عذاب دفع کرنے مین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے کہ وہ مدد کرنے پر قادر تھا
اور اوسنے مدد نہ کی وَمَا كَانَ اور نہ تھا قرطوس مُنْتَصِرًا ؃ مدد کرنے والا اپنی اور خدا سے بدلا لینے والا هُنَالِكَ وقف لازم
وہین یعنی نعمت زائل ہونے کے وقت یا قیامت کے دن یا جزا دینے کے محل پر الْوَلَايَةُ مدد دینا اور یاری کرنا لِلّٰهِ خدا ہی کے
واسطے ہی بس الْحَقِّ ؕ ایسا خدا کہ سچا اور درست کام کرنے والا ہی هُوَ خَيْرٌ وہ بہتر ہی ثَوَابًا ثواب دینے کی رو سے ع ۵ ۱۳
اون لوگون کو جو اوس سے بہت امید رکھتے ہین وَّخَيْرٌ عُقْبًا ؃ اور بہتر ہی عاقبت کی رو سے اوس بندے کے واسطے
جو ڈرتا ہی یعنی اوسکی طاعت کا انجام اور عاقبت بہتر ہی اوسکے سوا اور لوگون کی طاعت کے انجام و عاقبت سے اور صاحب تاویلات
دو مردون کو مثال دی ہی نفس کافر اور قلب مومن سے کہ ساتھ اور دو باغون کو دنیا کی ہوا و ہوس کے ساتھ کہ اونمین خواہشون کے
انگور مزون کی کھجور چاریایون کی طرح فائدہ اوٹھانے کی کھیتی ہی اور باقی احوال مین بھی اسی مثال کے موافق کلام کیا ہی اہل التفسیر مین
مفصل ذکر ہوا ہی وَاضْرِبْ لَهُمْ اور بیان کر دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل جہان کے واسطے مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
مثال اونکی زندگی کی دنیا مین كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مثل گھاس کے جو اوگی ہی اوس پانی سے جو برسایا ہمنے مِنَ السَّمَآءِ ابر سے
یا آسمان کی طرف سے فَاخْتَلَطَ پھر ملی بِهٖ اوس سے نَبَاتُ الْاَرْضِ وہ اوگی ہوئی گھاس اور زور پکڑ گئی اور خوب
بڑھی اور زمین اوسکے سبب سے تر و تازہ ہو گئی فَاَصْبَحَ پھر صبح کی یعنی دوسرے دن وہ تر و تازہ گھاس ہو گئی هَشِيْمًا
سوکھی ہوئی تنکے تنکے ایسی کہ تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ پراگندہ کر دیتی ہین اوسے ہوائین اور زمین سے اوٹھا کر ہر طرف اوسے
لیجاتی ہین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز پر یعنی پیدا کرنے اور فنا کر دینے پر مُّقْتَدِرًا ؃ قادر
حق تعالی نے دنیا کی زندگی کو اوس گھاس کے ساتھ مشابہت دی جو مینھ کے پانی سے ہری ہو جاے اور بڑھنے لگے اور
جو اوسکے بڑھنے کی حد ہی وہانتک پہونچ جاے اور وہ وقت آئے کہ اوس سے نفع اوٹھائین صرف مین لائین اور ناگاہ پانی
اوس سے رک جائے اور وہ گھاس خشک اور بے فائدہ رہ جائے اسی طرح آدمی زندگی اور نازکی کے سبب سے خوب نکلتا ہی
جیسے ہی اوسکی عمر کا حساب پورا ہو جاتا ہی موت آجاتی ہی اوسکا نخل مراد فنا کی لُون سے خشک ہو جاتا ہی اور اوسکی آرزوون کے
کھڑیان برباد جاتے ہین بیت بہار عمر ہیسے دلفریب و رنگین ست ✤ ولے چہ سود کہ دارد خزان مرگ از پی ✤ لکھا ہی کہ رؤساے
عرب مال اور اولاد کے سبب سے دنیا مین فخر کرتے تھے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس وجہ سے طعن کرتے تھے کہ آپ
بے مایہ اور بے فرزند تھے حق تعالی نے فرمایا اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ مال اور بیٹے زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ زینت ہین زندگی
دنیا کے زاد راہ آخرت نہین ہین اسواسطے کہ تھوڑے ہی زمانہ مین تلف اور فنا ہو جائینگے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ اور اچھے کام پائدار
جنکا پھل ابد الآباد باقی رہے خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ بہتر ہی تیرے رب کے پاس ثَوَابًا ثواب کی رو سے وَّخَيْرٌ اَمَلًا ؃ اور
بہتر ہی امید کی راہ سے یعنی نیک کامون والا آدمی جو کچھ امید رکھتا ہی آخرت مین حق تعالی سے پاتا ہی بعضے علما اس بات پر ہین کہ باقیات صالحات
پانچون وقت کی نماز ہی بعضے کہتے ہین کہ پانچون کلمے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پایہ مین

لا الٰہ الا اللہ و استغفر اللہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ وسلم یا اچھی باتین جنسے لوگون کے دل خوش ہون یا نیک نیتین جنکے سبب سے
اعمال قبول ہون یا نیک بیٹیان کہ ہُنّ سترٌ من النار کے حکم پر نظر کرکے اپنے مان باپ کی خلاصی اور نجات کا سبب ہونگی امام قشیری
رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ باقیات الصالحات وہ عمل ہین جنمین طمع اور غرض کو لگاو نہو بلکہ وہ عمل خالص اللہ ہی کے واسطے ہون
تاکہ اونکا نتیجہ ہمیشہ رہ سکے اور یہ بھی اونھی امام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خلوص عمل کی یہ صورت ہی کہ عمل کو دیکھنا موقوف ہو جائے
یعنی تو یہ نہ دیکھ اور یہ نہ جان کہ یہ عمل مین کرتا ہون وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوس روز کو کہ ہنکا دینگے ہم پہاڑون کو یعنی جڑسے اوکھاڑ کر ہوا مین اوڑا دینگے وَتَرَى الْأَرْضَ اور دیکھے تو
زمین کو بَارِزَةً کھلی ہوئی پہاڑون کے نیچے سے اور سب مردے زمین پر آئے ہونگے وَحَشَرْنَاهُمْ اور اٹھا کرینگے ہم
سب کو یعنی جمع کرینگے موقف مین فَلَمْ نُغَادِرْ پھر نہ چھوڑینگے مِنْهُمْ أَحَدًا اونمین سے کسی کو بے اٹھائے ہوے
وَعُرِضُوا اور پیش کیے جائینگے عَلَىٰ رَبِّكَ تیرے رب کے حساب پر صَفًّا کھڑے اور صف باندھے ہوے اور حق تعالیٰ
اونسے فرمائیگا کہ لَقَدْ جِئْتُمُونَا تحقیق آئے تم ہمارے پاس ننگے اور اکیلے بے حشمت و وقار بے خدمتگار بے مال و بے منال
كَمَا خَلَقْنَاكُمْ جسطرح پیدا کیا تھا ہمنے تمکو أَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار کہ تم کچھ بھی نہ رکھتے تھے بَلْ زَعَمْتُمْ بلکہ تم گمان
کرتے تھے اور سمجھتے تھے أَلَّن نَّجْعَلَ یہ کہ نہ کرینگے ہم لَكُم تمہارے واسطے مَّوْعِدًا ایسا وقت جو تمہارا تماوعدہ کے
واسطے یا ایسا مکان جسکا وعدہ تھا حساب لینے کو یہ خطاب بعث و نشر کے منکرون کے واسطے خاص ہی وَوُضِعَ الْكِتَابُ
اور رکھے جائینگے نامۂ اعمال اہل محشر کے ہاتھون مین یا ترازو مین فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ پھر دیکھیگا تو گنہگارون کو مُشْفِقِينَ
ڈرنے اور انکار کرنے والے مِمَّا فِيهِ اوس چیز سے جو اونکے نامۂ اعمال مین لکھی ہوگی معصیت اور گناہ اور بھول گئے ہونگے
یعنی جب اپنے اعمال پر مطلع ہونگے تو اونپر خوف غالب ہوگا وَيَقُولُونَ اور کہینگے کہ يَا وَيْلَتَنَا اے وائے ہمپر مَالِ
هَٰذَا الْكِتَابِ کیا ہی اس اعمالنامہ کو کہ ہرگز لَا يُغَادِرُ نہین چھوڑا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً گناہ صغیرہ کو
نہ گناہ کبیرہ کو إِلَّا أَحْصَاهَا مگر گن لیا ہی اون سب کو اور گھیر لیا اور نگاہ رکھا ہی وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا اور ع ٥
پائینگے جو کچھ اونھون نے کیا ہی حَاضِرًا سامنے وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اور ظلم نکریگا تیرا رب أَحَدًا کسی پر کہ نیکی گھٹا
یا برائی بڑھا کر وَإِذْ قُلْنَا اور یاد کر اوسے جبکہ کہا ہمنے لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا فرشتون کو کہ سجدہ کرو لِآدَمَ آدم کے
واسطے فَسَجَدُوا تو سجدہ کیا سب نے إِلَّا إِبْلِيسَ مگر ابلیس نے كَانَ مِنَ الْجِنِّ تھا جن سے یعنی قوم بنی الجان
مین سے یا جن ایک گروہ ہی ملائکہ مین سے نور سے پیدا ہوے ہین اور پہلا قول بہت صحیح ہی اسواسطے کہ اسی آیت سے
جن کی ذریت ثابت کرتے ہین اور فرشتون کی ذریت نہین ہی اور ایک دلیل اور یہ ہی جو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ فَفَسَقَ پھر باہر
ہو گیا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ اپنے رب کے حکم سے نے سببیت کے واسطے ہی یعنی عاصی ہو گیا اس سبب سے کہ اصل مین جنی تھا
أَفَتَتَّخِذُونَهُ کیا بنا لیتے ہو شیطان کو وَذُرِّيَّتَهُ اور اوسکی اولاد کو أَوْلِيَاءَ دوست مِن دُونِي سوا میرے یعنی

اونھین دوست بناتے ہو اور اونکی فرمانبرداری کرتے ہو اور میرے حکم مین عاصی ہوجاتے ہو وَهُمْ حالانکہ ابلیس اور اوسکی ذریت لَكُمْ عَدُوٌّ تمھارے واسطے دشمن ہین بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ برا ہی ظالمون کے واسطے ابلیس اور اوسکی ذریت بَدَلًا ۝ بدلا خداوند سے بعضے کہتے ہین کہ ذریت تابعون کے معنی مین ہی اور تابعون کو ذریت مجازًا کہتے ہین اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ اوسکی ذریت ہی تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے جب ابلیس کو راندا تو اوسکی بائین پسلی سے اوسکی جورو کو پیدا کیا اوسکا نام آدہ ہی اور بیابان کی ریت کے شمار کے برابر اوسکے فرزند ہین اوسکی اولاد مین سے ایک مرہ ہی اور دوسرا لاقیس اور دلہان ہی عین المعانی مین لکھا ہی کہ لاقیس طہارت مین وسوسہ ڈالتا ہی اور دلہان نماز مین اور بعضون نے برعکس کہا ہی اور اسپر اتفاق ہی کہ اوسکی اولاد مین سے بلنبور گلیون مین پھرتا ہی جھوٹ بولنے کم تولنے خیانت کرنے کا وسوسہ ڈالتا ہی اور اعور زنا کی راہون پر مقرر ہی اور مسوط مومنون کا یار ہی اور داسم کھانے مین اوسکا شریک رہتا ہی جو شخص کھانا کھاتے وقت بسم اللہ نہین کہتا اور مدحش ظالمون پر تعین ہی اور اونکو مختلف خواہشون پر رکھتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ شریدہ بھی اوسکی اولاد مین سے ہی اور مصیبت کے حال مین ودے چلانے مونھہ اور سر پیٹنے بال نوچنے گریبان پھاڑنے واویلا کرنے پر آدمیون کو آمادہ کرتا ہی مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ نہین حاضر کیا مین نے شیطان اور اوسکی اولاد کو خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین پیدا کرنے کے وقت کہ اونسے مشورہ کرون یا مدد چاہون وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ اور نہ اونکی جانین پیدا کرتے وقت کافرون کے ایک گروہ کا اعتقاد یہ تھا کہ علوم غیبی پر جن مطلع ہین حق تعالی نے اونکے اعتقاد کی نفی کردی اور فرمایا کہ آسمان زمین پیدا کرتے وقت وے حاضر نتھے کہ اوسکے غیب کی باتین جانین اور اپنی جانین پیدا ہونے سے بھی بیخبر ہین پھر تم کیون اونھین میری عبادت مین شریک کرتے ہو وَمَا كُنْتُ اور نہین ہون مین مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ کر لینے والا گمراہ کرنے والون کو کہ ابلیس اور اوسکی ذریت ہی عَضُدًا ۝ یار اور مددگار یعنی پیدا کرنے مین مین یار اور مددگار سے بے نیاز ہون وَيَوْمَ يَقُوْلُ اور یاد کر اوس دن کو بھی کہ کہیگا خدا یا فرشتہ خدا کے حکم سے مشرکون کو کہ اپنی شفاعت کے واسطے یا اپنے اوپر سے عذاب دفع کرنے کو نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ پکارو چلا کر میرے شریکون کو جنھین تم گمان کرتے تھے کہ میرے شریک ہین شرکائی کی اضافت اونکے زعم کے موافق ہی اور شاید کہ اونکی ذلت اور دھمکی کے واسطے ہو فَدَعَوْهُمْ پھر پکارینگے کافر بتون کو اور فریاد کرینگے اور داد چاہینگے فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ تو نہ جواب دینگے بت اونھین اور اونکی فریاد کو نہ پہونچینگے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کردی ہمنے کافرون اور اونکے معبودون کے درمیان مین مَّوْبِقًا جگہہ ہلاکی کی یعنی جہنم کے میدانون مین سے ایک میدان ہم پیدا کرینگے وہ بڑی ہلاکت کی جگہہ ہوگی اور اون سب کافرون پر وہان ہم عذاب کرینگے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ موبق ایک گہرا میدان ہی وہان پر لا الٰہ الا اللہ کہنے کو اون لوگون سے جدا کرینگے جو یہ کلمہ نہ کہتے تھے وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ اور دیکھینگے مشرک النَّارَ دوزخ کی آگ کو چالیس برس کی راہ سے فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ تو یقین کرلینگے کہ وہ مُّوَاقِعُوْهَا گرنے والے ہین اوسمین وَلَمْ يَجِدُوْا اور نہ پاوینگے عَنْهَا اوس آگ سے مَصْرِفًا ۝ ایسا مکان کہ وہان پھر آوین یا بھاگ جانے کی جگہہ نہ پاوینگے اس جہت سے کہ سب طرف سے آگ نے اونکو گھیر لیا ہوگا

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور تحقیق کہ ہمنے بیان کر دی او رمفصل کہہ دی فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ ہر ایک مثال کہ لوگ جسکے محتاج ہین اگلی امتون کے قصے کہ عبرت کا سبب ہوا و قدرت کاملہ کی دلیلین کہ بصیرت زیادہ
ہونے کا باعث ہو حکیم سنائی کہتے ہین کہ نظم حق تعالی بہ محض فضل عظیم + در کتاب کریم و حکم قدیم + انچہ ہر جملہ را بکار آید + گفتہ است
آنچنانکہ مے باید + وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہوا آدمی اَكْثَرَ شَيْءٍ بہت بڑھ کر ہر چیز سے جو خدا نے پیدا کی ہے جَدَلًا ۝
جھگڑنے والا خصومت باطل کی راہ سے یعنی آدمی سب مخلوقات سے زیادہ جھگڑنے والا ہی اور کار حق مین اوسکی خصومت
بہت بڑھی ہوئی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ اس سے نضر بن حارث مراد ہی کہ قرآن شریف مین جھگڑا کیا کرتا تھا
یا ابی بن خلف مقصود ہی کہ بعث و نشر کے باب مین جھگڑتا تھا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اور نہین منع کیا اہل مکہ کو اور باز نہین رکھا
اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اس بات سے کہ ایمان لائین اور تصدیق کرین اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى جب آیا اونکے پاس ہدایت کا سبب
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا قرآن وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اور منع نہین کیا اس بات سے کہ وہ استغفار کرین گناہون سے
اور بخشش چاہین اپنے رب سے اوسکا ایمان لا کر اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ مگر اس بات کی طلب نے کہ آئے اونکے پاس سُنَّةُ
الْاَوَّلِيْنَ سنت اللہ کی جو اگلون کو ہلاک کرنے کے باب مین جاری تھی اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ یا آئے اونکے پاس عذاب
قُبُلًا ۝ سامنے یعنی ہلاک ہو جائین روز بدر مین وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اور نہین بھیجا ہمنے رسولون کو اِلَّا
مُبَشِّرِيْنَ مگر خوشخبری دینے والے اہل ایمان کو نعمت ابدی کی وَمُنْذِرِيْنَ ۚ اور ڈرانے والے مشرکون کو ہمیشہ کی
مصیبت سے وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جھگڑتے ہین وہ لوگ جو کافر ہو گئے ہین بِالْبَاطِلِ بیہودہ کہ معجزات کی
فرمائش کیا کرتے ہین معجزے ظاہر ہو چکنے کے بعد اور وہ لوگ یہ کیون کرتے ہین لِيُدْحِضُوْا تاکہ زائل اور باطل کر دین
بِهِ الْحَقَّ اوس جھگڑے کے سبب سے حق کو کہ قرآن مجید ہی یا دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وَاتَّخَذُوْۤا اٰيٰتِيْ اور بنالیا ہی
قرآن کی آیتون کو یا میری قدرت کی دلیلون کو وَمَاۤ اُنْذِرُوْا اور اوس چیز کو جس سے ڈرائے گئے ہین کہ وہ قیامت اور عذاب ہی
یعنی قرآن کو اور آیتین جو عذاب کی وعیدین ہین اونھین بنالیا ہی هُزُوًا ۝ ہنسی کی بات وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم
مِمَّنْ ذُكِّرَ اوس شخص سے جو نصیحت کیا جائے بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ کہ وہ قرآن ہی فَاَعْرَضَ
عَنْهَا پھر مونھ پھیرے اوس سے اور قبول نہ کرے وَنَسِيَ اور بھول جائے مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ انجام اون کامون کا
جو آگے بھیج چکے ہین اوسکے دونون ہاتھ یعنی اپنے کفر اور گناہون کو بھولے ہوئے ہین اور اوسکا انجام نہین سوچتے اِنَّا جَعَلْنَا
بیشک ہم والدین ہمنے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر اَكِنَّةً پوششین اَنْ يَّفْقَهُوْهُ تاکہ نہ سمجھین اوسے وَفِيْۤ
اٰذَانِهِمْ اور اونکے کانون مین دیدی ہمنے وَقْرًا ؕ ثقیلی تاکلام حق کما حقہ نہ سنین وَاِنْ تَدْعُهُمْ اور اگر پکارے تو اونھین
اِلَى الْهُدٰى اوس چیز کی طرف جو سبب ہدایت ہی یعنی ایمان اور قرآن فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا تو ہرگز ہدایت نہ پاوینگے اِذًا اوس وقت
جب کہ تم اونھین دعوت کرو یعنی تمھاری دعوت سے راہ پر نہ آئینگے اَبَدًا ۝ ہرگز کبھی کفار مکہ مین سے وہ گروہ مراد ہی جسکا

نہ ایمان لانا حق تعالی کو معلوم تھا وَرَبُّكَ الْغَفُورُ اور تیرا رب بخشنے والا اور عیب چھپانے والا ذُو الرَّحْمَةِ
رحمت والا ہی لَوْ يُؤَاخِذُهُم اگر پکڑے خدا اونھین یعنی کافرون کو بِمَا كَسَبُوا بسبب اوسکے جو کرتے ہین وہ گناہ
یعنی شرک اور قرآن اور پیغمبر کی تکذیب تو لَعَجَّلَ البتہ جلد بھیجے لَهُمُ الْعَذَابَ اونکے واسطے عذاب نیا ہین بَل لَّهُم
بلکہ عذاب مشرکون کے واسطے ہی مَّوْعِدٌ وعدہ یا وعدے کے وقت کہ وہ بدر کا دن ہی یا قیامت کہ جب وہ وعدہ آئیگا تو لَّن
يَجِدُوا نہ پاوینگے مِن دُونِهِ خدا کے سوا مَوْئِلًا ۝ پناہ اور بھاگنے کی جگہ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ اور وہ دیہات جسکا
قصہ ہمنے تمھین پڑھ کر سنایا یعنی جو اصحاف موتفکات أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کر دیا ہمنے اونکے لوگون کو لَمَّا ظَلَمُوا اوسوقت
جب اونھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر اور تکذیب پیغمبر اور جھگڑے اور گناہ کے سبب سے وَجَعَلْنَا اور مقرر کردیا ہمنے لِمَهْلِكِهِم
اونکی ہلاکت کے واسطے مَّوْعِدًا ۝ ع ایک وقت معلوم کہ جب وہ وقت آپہونچیگا تو نہ گھٹیگا نہ بڑھیگا تو قریش عبرت کیون نہین
لیتے اور شرک اور نافرمانی سے دست بردار کیون نہین ہوجاتے سعید وہ ہی جو غیر کے سبب سے نصیحت مانے رشید الدین وطواط
رحمہ اللہ تعالی نے اس کلام سعادت اعلام کے ترجمہ مین کہا ہی قطعہ نیکبخت آن کسے بود کہ دلش + انچہ نیکو تر ست ہذیرد
دیگر آنرا چو پند دادہ شود + او ازان پند بہرہ برگیرد + لکھا ہی کہ جب فرعون کے لوگ ہلاک ہو چکے تو حضرت موسی علیہ السلام نے
بنی اسرائیل کو جمع کرکے خطبہ پڑھا کہ سننے والون مین شور مچ گیا سب لوگ وہ الفاظ کہتے اور اونکے معنی اور حقیقت اور باریکیون مین
متحیر ہوتے قوم کے بڑے آدمیون مین سے ایک شخص بولا کہ اے کلیم اللہ تمام روے زمین پر تمسے زیادہ کوئی بھی عالم ہی موسی علیہ السلام نے کہا
کہ تمام عالم مین اپنے سے زیادہ اور کوئی عالم مین تو نہین جانتا اور بعضے کہتے ہین کہ فقط اونکے دل مبارک ہی مین یہ خیال گذرا زبان پر
یہ بات نہ لائے تھے کہ حق تعالی نے اونپر وحی بھیجی کہ مجمع البحرین مین میرا ایک بندہ ہی اوسے علم خاص کے ساتھ ہمنے خاص کر لیا ہی
اپنے مصاحبون مین سے ایک آدمی ساتھ لیکر اوس بندہ کی منزل اور مکان تک جاؤ اور اپنے ساتھ ایک بھنی ہوئی مچھلی لیتے جاؤ
کہ وہ تمھین اوسکی راہ بتاوے حضرت موسی علیہ السلام نے تیاری کی اور اوس طرف چل نکلے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ اور یاد کر اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا تھا موسی علیہ السلام نے لِفَتَاهُ اپنے شاگرد اور خادم کو کہ اوسکا نام یوشع تھا اور اوسکے باپ کا نام
نون اور اوسکی والدہ کا نام افرایم اور اوسکے والد کا اسم شریف یوسف یہ کہا کہ خضر کے ڈھونڈھنے کے لیے لَا أَبْرَحُ برابر چلا جاؤنگا مین
حَتَّىٰ أَبْلُغَ یہان تک کہ پہونچ جاؤن مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ مجمع البحرین تک کہ خضر کا مکان ہی اور وہ وہ جگہ تھی جہان روم اور
فارس کے دو دریا ملے تھے اور کہتے ہین کہ وہ مقام افریقیہ ہی اور زاد المسیر مین طنجہ مغرب لکھا ہی اور در مجلد نوشیروان بھی کہا ہی غرضکہ موسی
علیہ السلام نے فرمایا کہ مین برابر چلتا ہون تاکہ اونکے مقام پر پہونچون أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ یا چلون مین مدت دراز کہ اسی سال ہوتے ہین
یعنی جب تک اونسے ملاقات نہوگی سفر سے موہنہ نہ پھیرونگا بیت دست از طلب ندارم تا کار من برآید + یا تن رسد بجانان
یا جان ز تن برآید + اے یوشع اس نیک بندہ کی تلاش مین تم میرے ساتھ رفاقت اور موافقت کرو یوشع علیہ السلام بولے کہ ہان مین آپکی
رفاقت کو غنیمت جانتا ہون اور آپکے ساتھ ہون مصرع خوش ست آوارگی آنرا کہ ہمراہے چنین دارد + پھر یوشع علیہ السلام نے

چند روٹیان اور بھنی ہوئی مچھلی اوٹھا لی اور حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ چلے فَلَمَّا بَلَغَا پھر جب وہ دونون پہونچے مَجْمَعَ
بَيْنِهِمَا اوس جمع ہونے کی جگہ جو دو دریا کے بیچ مین ہی وہان چشمے کے کنارے ایک پتھر پر بیٹھے موسی علیہ السلام تو سو گئے
یوشع علیہ السلام نے اوس چشمے مین وضو کیا اونکے ہاتھ سے ایک قطرہ بھنی ہوئی مچھلی پر ٹپک پڑا فوراً زندہ ہو گئی اور دریا کی طرف چلی
اور یوشع علیہ السلام متحیر ہوے اور حضرت موسی علیہ السلام جاگے تو نہ یوشع علیہ السلام کے حال سے متعرض ہوے نہ مچھلی کی
خبر لی وہان سے چل نکلے اور سفر کی جلدی کے مارے نَسِيَا حُوتَهُمَا بھول گئے دونون اپنی مچھلی کو فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ
تو پکڑی مچھلی نے اپنی راہ فِي الْبَحْرِ دریا مین سَرَبًا سردابہ کی طرح کہ اوسمین جا سکتے ہین جہان مچھلی جاتی پانی اوسکے
اوپر اونچا ٹھہر جاتا اور زمین خشک ہو جاتی فَلَمَّا جَاوَزَا پھر جب مجمع البحرین سے چلے گئے قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے لِفَتٰهُ
اپنے جوانمرد یعنی یوشع علیہ السلام سے کہ چاشت کا وقت ہوا اٰتِنَا غَدَآءَنَا لاؤ صبح کا کھانا میرا کہ ہم بھوکے ہین کھائین اور
تھوڑی دیر استراحت کرین لَقَدْ لَقِيْنَا البتہ دیکھا ہمنے مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا اس سفر سے جو ہمنے کیا ہی نَصَبًا رنج
اور سختی جب یوشع علیہ السلام دسترخوان لائے تو اونھین مچھلی کا حال یاد آیا قَالَ اَرَاَيْتَ کہا یوشع علیہ السلام نے کہ تمھین
کچھ خبر ہی اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ جب ٹھہرے تھے ہم اس سفر مین بیت چشمے کے کنارے فَاِنِّيْ تو بیشک مین نَسِيْتُ
الْحُوْتَ بھول گیا مین مچھلی یعنی اوسکی کیفیت تمسے بیان کرنا بھول گیا وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اور نہین بھلایا مجھے اوسکا ذکر
اِلَّا الشَّيْطٰنُ مگر شیطان نے کہ مجھے باز رکھا اَنْ اَذْكُرَهُ اس بات سے کہ ذکر کرون اوسکا تمسے وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ اور
پکڑی مچھلی نے اپنی راہ فِي الْبَحْرِ دریا مین عَجَبًا عجب راہ کہ جہان جاتی تھی راہ کشادہ پیدا ہو جاتی تھی اور دریا کی زمین بھی
خشک ہو جاتی تھی قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ ذٰلِكَ یہ مچھلی کا قصہ مَا كُنَّا نَبْغِ وہ چیز ہی جسے تھے ہم ڈھونڈھتے
اسواسطے کہ حق تعالی نے مجھے وحی بھیجی تھی کہ وہ مچھلی مجھے اوس شخص کی راہ بتائیگی جسے ہم ڈھونڈھتے ہین فَارْتَدَّا پھر پھرے
عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا اپنے قدمون کے نشان پر قَصَصًا پیروی کرتے ہوے یہانتک کہ اوس جگہ پہونچے جہان مچھلی دریا مین
گئی تھی وہان پر کشادہ اور خشک راہ دیکھی اوسمین داخل ہوے فَوَجَدَا تو پایا اون دونون نے عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ
ایک بندہ ہمارے بندون مین سے کہ محض اپنی عنایت سے اٰتَيْنٰهُ دی ہمنے اوسے رَحْمَةً رحمت مِّنْ عِنْدِنَا
اپنے پاس سے کہ وحی اور نبوت ہی یہ اون لوگون کے قول کے موافق ہی جو اونھین پیغمبر جانتے ہین یا دی ہمنے اوس بندے کو
درازی عمر یہ اون لوگون کے مذہب کے موافق ہی جو اونکی نبوت کے قائل نہین ہین وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہی ہمنے اوسے
مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اپنے پاس سے ایسا علم جو ہمارے ساتھ خاص ہی اور بے ہمارے سکھائے ہوے کوئی وہ علم نہین جانتا
حقائق سلمی مین حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ سے منقول ہی کہ علم لدنی وہ ہی کہ خلق پر توفیق اور خذلان کا حکم کرین اور
بعضون نے کہا ہی کہ علم لدنی وہ علم ہی جو بے حاصل کیے اور حرف پڑھے ہوے حاصل ہو جاے صاحب کشف الاسرار نے
فرمایا کہ یہ علم جاننے والا محقق ہی جو کچھ پاتا ہی وہی زبان پر لاتا ہی فتوحات مین حضرت سلطان العارفین قدس سرہ سے

نقل ہی کہ علما کے ایک گروہ سے کہتے تھے کہ تمنے مردہ علم لیا مردے سے اور ہمنے اوس زندہ سے علم لیا جو کبھی نہ مریگا مثنوی
گلشنے کز بقل روید یک دم ست + گلشنے کز عشق روید خرم ست + گلشنے کز گل دمد گردد تباہ + گلشنے کز دل دمد وا فرحتاہ + علم چون
بر دل زندیارے شود + علم چون بر گل زند بارے شود + لکھا ہی کہ جب حضرت خضر علیہ السلام کی جگہ پر پہونچے تو اونھین دیکھا کہ تکیہ
لگائے ہین اور اپنا کپڑا اونھ پر ڈالے ہین موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا خضر علیہ السلام نے کپڑا اپنے مونھ پر سے ہٹا کر جواب دیا
اور پوچھا کہ تم کون ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے کہ مین موسیٰ ہون بنی اسرائیل کا نبی حق تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ تمسے صحبت
رکھون اور کچھ سیکھون اونھون نے جواب دیا کہ جو شخص یہ کہے کہ مین پیغمبر شریعت والا ہون وہ دوسرے سے کیونکر کچھ سیکھیگا تو
کہا ہی کہ رسول ایسا چاہیے کہ جنکی طرف بھیجا گیا ہی اونسے اون اصول وفروع دین کا عالم زیادہ ہو جو اونکی طرف لایا ہی اور جو علم
اس قبیل سے نہین اوسکی تعلیم امور نبوت کے منافی نہین اور اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ اس قول کا موئید ہی قَالَ لَهٗ مُوْسٰی کہا
حضرت موسیٰ نے خضر علیہما السلام سے هَلْ اَتَّبِعُكَ کیا پیروی کرون مین تیری عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ اس شرط پر کہ سکھا مجھے
مِمَّا عُلِّمْتَ اوس چیز مین سے جو تجھے سکھایا ہی رُشْدًا ایسا علم کہ موقوف ہو رُشد پر یعنی خبر پہونچانے پر قَالَ
اِنَّكَ کہا خضر علیہ السلام نے تحقیق کہ تو لَنْ تَسْتَطِيْعَ نہ کرسکیگا تو مَعِيَ صَبْرًا میرے ساتھ صبر موسیٰ علیہ السلام نے
کہا کیون نہ صبر کر سکونگا خضر علیہ السلام نے کہا اس سبب سے کہ تم پیغمبر ہو تمھارا حکم ظاہر پر ہی شاید کہ مجھسے ایسا کوئی فعل صادر ہو جو ظاہر مین
مکروہ اور ناپسند دکھائی دے اور تم اوسکی حکمت نہ جانو اور اوسپر صبر نہ کرسکو وَكَيْفَ تَصْبِرُ اور کیونکر صبر کریگا تو عَلٰی
مَا لَمْ تُحِطْ اوس چیز پر کہ احاطہ نہین کیا تونے بِهٖ اوس چیز کو خُبْرًا علم کی رو سے یعنی تمھارا علم وہانتک نہین پہونچا ہی
قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ کہا موسیٰ علیہ السلام نے قریب ہی کہ پائے تو مجھے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا صَابِرًا صبر کرنے والا
اوس چیز پر جو تجھسے دیکھون وَلَآ اَعْصِيْ اور نافرمانی نہ کرونگا لَكَ اَمْرًا تیری کسی کام مین قَالَ کہا خضر علیہ السلام نے
کہ ای موسیٰ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ پھر اگر پیروی کرتا ہی تو میری فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ تو نہ پوچھ مجھسے عَنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو بری معلوم ہو
اور اوسکی صحت کی وجہ تو نہ جانے یعنی اپنی طرف سے ابتداے سوال نہ کرنا حَتّٰٓی اُحْدِثَ لَكَ جب تک مین نہ کرون
تیرے واسطے مِنْهُ اوس چیز سے ذِكْرًا ایسا بیان جو تمھین دریافت ہوجائے موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا اور دونون
ساتھ چلے اور یوشع علیہ السلام اونکے پیچھے پیچھے تھے فَانْطَلَقَا پھر دونون گئے دریا کے کنارے یہانتک کہ کشتی کے
قریب پہونچے اور کشتی والون سے استدعا کی کہ ہمکو بھی اسپر سوار ہونےدو ملاح پہلے تو راضی نہین ہوے آخر حضرت خضر کو پہچانکر اونکی
بڑی تعظیم کی اور اوس کشتی پر جگہ دی حَتّٰٓی اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ یہانتک کہ جب بیٹھے کشتی مین اور دریا کے
بیچ مین پہونچے حضرت خضر نے ایک تیر اوٹھا لیا اور لوگون سے چھپ کر خَرَقَهَا سوراخ کردیا کشتی مین قَالَ
اَخَرَقْتَهَا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا سوراخ کردیا تونے کشتی مین لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا تاکہ ڈبو دے تو
کشتی والون کو اسواسطے کہ سوراخ کے سبب سے کشتی مین پانی بھر جائیگا اور پانی بھرنے سے کشتی ڈوب جاتی ہی

لَقَدْ جِئْتَ بیشک لایا تو شَيْئًا اِمْرًا ۝ چیز عجیب اور بُری اور ناگوار قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ کہا خضر نے کہ کیا نہین کہا تھا مین نے کہ یقینی تو لَنْ تَسْتَطِيْعَ نہ کر سکیگا تو مَعِيَ صَبْرًا ۝ میرے ساتھ صبر قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ بات مین بھول گیا تھا لَا تُؤَاخِذْنِيْ مواخذہ نہ کر مجھے بِمَا نَسِيْتُ اوس چیز کے سبب سے جو مین بھول گیا ہون وَلَا تُرْهِقْنِيْ اور نہ پہونچا مجھے مِنْ اَمْرِيْ میرے کام سے عُسْرًا ۝ دشواری یعنی میرے ساتھ سخت گیری نہ کرو اور اپنی بھول پر مجھے تنگ نہ پکڑو فَانْطَلَقَا پھر کشتی سے باہر نکل کر چلے یہانتک کہ ایک گانوٗن مین پہونچے گانوٗن کے باہر لڑکے کھیلتے تھے ایک لڑکا خوبصورت سرو قد سبزہ آغاز تھا اوسکا نام خوش تھا یا حیسور اور اوسکے باپ کا نام سلاس یا کماروی تھا اور اوسکی ماں کا نام شاہو یہ یا رحمی تھا یہ لڑکا بھی لڑکون کے غول مین کھیل رہا تھا اور حضرت موسی اور حضرت خضر علیہما السلام چلے جاتے تھے حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا یہانتک کہ جب دیکھا ایک لڑکے کو جسکا ذکر ابھی ہوا خضر علیہ السلام نے اوسے لڑکون مین سے الگ بلایا اور ایک دیوار کی آڑ مین لیگئے فَقَتَلَهٗ پھر قتل کر ڈالا اوسے ذبح کر کے یا گلا گھوٹ کر قَالَ اَقَتَلْتَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ کیا مار ڈالی تو نے نَفْسًا زَكِيَّةً ایک جان پاک بِغَيْرِ نَفْسٍ بغیر دوسری جان کے جسے اسنے مار ڈالا ہو یعنی یہ لڑکا قتل ناحق سے پاک ہی پھر بے قصاص اوسے تمنے کیون مار ڈالا لَقَدْ جِئْتَ بیشک لایا تو شَيْئًا نُّكْرًا ۝ چیز بُری

جلد اول ترجمہ اُردو تفسیر حسینی مسمی بہ تفسیر قادری پارہ اول الم سے تا پارہ پندرھوان سبحان الذی ختم ہوئی فقط

جواب السائلین - فقہ مین -
اظہار الحقیقت - بعض مسائل فقہ کا حل -
اشرف المسائل - معروف بہ جواہر اشرف
مصنفۂ مولوی اشرف علی خان -
ترجمۂ اُردو کنز الدقائق - مسمیٰ بہ تحفۃ العجم -
چہل مسائل - مصنفۂ مولوی ابراہیم حسینی بنگلوری
احسن المواعظ - مولفۂ حافظ غلام محمد غوث صاحب
یہ کتاب جامع در آداب وعظ گوئی و حاوی در یکا مردِ آ
موعظت پُر ہے خصوصاً فقہ مین مفید و کثیر النافع ہے مطبوعہ ۱۲۹۱ھ

کتب مذہبی اسلام فقہ فارسی

بدائع منظوم - مسائل فقہ مین ہے -
نام حق - مشہور کتاب مسائل فقہ کی -
مائۃ مسائل - مسائل امتناع شرک و بدعت -
شرح وقایہ - مع ملتقی الابحر مشہور ترجمہ از مولوی عبد الحق
مسالک المتقین منظوم علماے ولایت نے جسمین
مسائل حنفیہ فقہ کے مبسوط مندرج کیے ہین -
رسالہ فرائض مصنفۂ فیاض الدین صاحب تقسیم ترکہ مین
فتاوی المیراث - معروف بہ شرح نظم الفرائض -
بنار الاسلام -
ترجمۂ فارسی ہدایہ و بدایہ - حامل المتن مع ترجمہ
شرح فارسی منقول از مطبوعہ کلکتہ جو چند علماے نامدار
نے باتفاق راے مرتب کیا کار آمد وکلاے عدالت
شرح مختصر وقایہ - کو ہیری از مولانا جلال الدین سمرقندی
تذکرۃ الجمعہ - از مولوی عبد السلام -
فتاوی برہنہ - از مفتی نصیر الدین -
قدوری - مترجمۂ مولانا ابو القاسم -
کنز الدقائق - فقہ مین ہے -
مالا بد منہ مع وصیت نامہ - از قاضی ثناء اللہ پانی پتی
شرح فارسی مختصر وقایہ - از مولانا عبد الرحمن جامی -
رسالہ تنبیہ الانسان - در حلت و حرمت جانوران
رسالہ قاضی قطب - ذکر ایمان و ارکان -

کتب متفرقات دینیہ فارسی

تذکرۃ المعاد - قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی تصنیف
بیان معاد مین -
فتوح الحرمین - منظوم فارسی مع نقشجات از
حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تعالی علیہ
و علے والدیہ -
خصائل السعادت - در تحقیق حسب و نسب
بنی نوع آدم - مولفۂ منشی سعادت خان صاحب
سررشتہ دار محکمۂ کلکٹری ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ -
تحقیق الانساب - المشتہر باسم تاریخی نظر الحق
در باب حالات نسب از کتب فقہ مرتبہ مولوی عبد الرزاق
صاحب عرف سپہدار خان کلیانوی -
شواہد النبوت - اسمین حالات سیر و اخلاق حضرت
خیر البشر اور اذکار آل اطہار و اصحاب کبار از ملا جامی -
نفحات الانس - مع سلسلۃ الذہب - مصنفۂ
حضرت ملا عبد الرحمن جامی -
معارج النبوۃ - تصنیف ملا معین الدین کاشی بیان
شرائف احوال حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والتسلیم
مدارج النبوۃ - احوال فضیلت خاتم الرسالت دو جلد مین
شرح سفر السعادت - مشہور کتاب ہے -
دواء الشفاء جدید شرح قصیدہ بردہ - جو قصیدہ نعتیہ
جناب سرور عالم صلعم معروف ہے از تصنیف مولوی
نذیر خان صاحب مطبوعہ ۱۸۵۸ء
مقالات الصوفیہ - از حضرت شاہ تراب
قدس سرہ مطبوعہ غیر -
وصیت نامہ - مع رسالہ دانشمندی از مولانا ولی اللہ
شرح قصیدہ بردہ - مولفۂ سید محمد صادق علی
رضوی مطبوعہ ثمر ہند لکھنؤ -
روضۃ الشہدا - تصنیف ملا حسین واعظ -
اوراد فتحیہ - مع دعاے رقاب از امیر علی ہمدانی
مع ترجمۂ فارسی -

شرح اوراد فتحیہ - و شرح دعاے رقاب و خلاصہ
اوراد - بہت نادر کتاب ہے تصنیف ملا محمد جعفر علی
صاحب یہ خلاصۃ الاوراد بہت نادر کتاب ہے جسمین
کل اوراد ماہواری اور سالانہ ہین عاملین کی
نجات کا بہت بڑا کافی ذخیرہ ہے -
سفینۃ الاولیا - تصنیف شاہزادہ دارا شکوہ -
تبیان فی احکام الدخان - حلت و حرمت
قلیان کشی مین از ابو الخیر مولوی معین الدین مشہدی
حج الحج - مسمیٰ بنجابت الشعور از تصنیف جناب
مولوی محمد شاہ صاحب -
کربلاے معلیٰ - معروف بہ کربلا نامہ - از سید
مظفر علی آسیر - بشرح و بسط احوال مصائب حسنین
علیہما السلام مذکور ہین -
جامع طیبی - از شاہ طیب نجات الٰہی احوال
سرور کائنات -
نقوش معظم - دافع ہر درد و غم جملہ نقوش مجرب
و نقشۂ کعبۂ شریف و مدینہ منورہ ایک سطح تختے پر
چھپا ہے تعویذ بنا کر بچون کے گلے مین ڈالا جاتا ہے -
مولود النبی - از مولوی میر محمد اتالیق -
دعاے گنج العرش - مع شش قفل وغیرہ یہ سب
دعائین حفاظت کے لیے تعویذ کر کے گلے مین ڈالنا
سودمند ہین تختہ سطح پر چھپی ہے فقط اطفال کے لیے
اکثر خریدار لیتے ہین -
جواہر منظوم - مع رسالہ میزان الصرف مصنفۂ منشی دولت رام
ظہیر الاسلام - از منشی ظہیر الدین بلگرامی -
اسرار محبت - از منشی موصوف -
واقعات نظم کربلا - بطور شیعہ از ملا محمد خطا -
مجموعہ مرثیہ ہاے - اساتذہ شیعہ فارسی از ملا مقبل
واسفتے و ملا مخلص و ملا محتشم کاشی و ملا حسین خان
و ملا ظہوری مع نوحہ جات جدید الطبع -
حلیۃ المتقین - مکارم و محاسن ہو شرعیہ از ملا محمد باقر مجلسی

مقصود نجات - در مناقب حیدر کرار بمذہب امامیہ از سید مختار حسین -

مجموعۂ وظائف - اس رسالہ مین مجموعہ اوراد ادعیہ ماثورہ اور اعمال عاشورہ وغیرہ مذہب اثنا عشریہ ہی -

جوشن **صغیر وکبیر** - مترجم با ترجمہ فارسی -

جواہر القرآن - مترجم وظائف قرآنی مذہب حنفی

زاد المعاد - با ترجمہ فارسی ادعیہ زیارت وغیرہ از ملا محمد باقر مجلسی -

کتب علم فقہ و اصول فقہ وغیرہ

عربی

ہدایہ مع الکفایہ - محشی حاشیہ ہدایہ کا ہی جلدین اولین عبادات مین یعنے کتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک پہلی جلد اور کتاب النکاح سے تا کتاب [illegible] دوسری جلد بصحت و تحشی علمائے فرنگی محل چھپی -

حسامی محشی - متن متین اصول علم فقہ مین نادر مصنفہٗ مولانا حسام الحق مرحوم بصحت علمائے فرنگی محل چھپی -

کتاب التحقیق - شرح حسامی محشی معروف بغایۃ التحقیق - یہ شرح اصول علم فقہ مین مستند از مولانا عبد العزیز بن احمد البخاری بصحت علمائے فرنگی محل نہایت اہتمام سے طبع ہوئی -

برجندی - شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی

فتاوئے عالمگیری - یہ فتاوی لاجواب ہی بخارا شریف اور افغانستان اور حرمین شریفین کے فتوون کا مدار اس فتاوی پر ہی اسکی چار جلدین ہین -

اصول الشاشی - اصول فقہ مین بہت نادر کتاب درسی ہی - بتصحیح علمائے فرنگی محل چھپی -

حاشیہ میر زاہد - شرح مواقف یہ حاشیہ نادر درسی تصنیف مولوی محمد زاہد سے مشہور ہی -

شرح عقائد نسفی - محشی علم عقائد مین مشہور درسی کتاب از ملا سعید الدین تفتازانی -

حاشیۂ خیالی محشی - بر شرح عقائد نسفی نادر و نایاب حاشیہ شرح عقائد کا درسی -

حاشیہ عبد الحکیم - بر خیالی یہ حاشیہ کا حاشیہ عقائد نسفی کا بہت مستند ہی مصنفہٗ مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی -

قدوری محشے - فقہ مین بہت نادر کتاب از ملا ابو الحسن بن احمد متداول درسی نادر ہی -

درمختار عربی - بہت نادر فتاوی فقہ کا ہی خوشخط کاغذ حنائی گندہ چھاپہ صاف بمقابلہ نسخہ صحیحہ مولوی خرم علی مرحوم بڑی کوشش سے چھپا اور اختلاف نسخ حاشیہ پر لکھا ہی اسی فتاوے پر تمام علما ء نا مدار کا عملدرآمد ہی -

ابو المکارم - شرح مختصر وقایہ یہ شرح نہایت مستند و پایہ اعتبار کی ہی عربی زبان خط نستعلیق جامع مسائل فقہ حنفیہ چار جلد مین مصنفہٗ علامۂ فقیہ ابو المکارم بن عبد اللہ بن محمد -

مختصر نافع - فقہ مذہب امامیہ مصنفہٗ ابو القاسم نجم الدین الحلی -

فتح القدیر - مع تکملہ نتائج الافکار و مع عربی ہدایہ کامل تصنیف شیخ الاسلام کمال الدین ابن ہمام اور تکملہ تصنیف علامہ زین الدین افندی یہ کتاب شرح ہدایہ فقہ حنفیہ مین مبسوط و معتبر ہی -

عینی شرح ہدایہ - حامل المتن من الشیخ الاجل امام محمد محمود بن احمد العینی ہی اس کتاب کا سارے ہندوستان مین صرف ایک نسخہ بہم پہونچا - بصحت تمام و خوشخط تقطیع مناسب پر طبع ہوا -

عینی شرح کنز - محشے از کتاب البیوع تا کتاب الغصب تصنیف مولوی عبد العزیز بتصحیح علمائے فرنگی محل اہتمام بلیغ سے منطبع ہوئی -

توضیح و تلویح - مع حاشیہ چلپی اور حاشیہ شیخ الاسلام و حاشیہ ملا خسرو -

النافع یوم المحشر فی شرح باب حادی عشر موافق مذہب اثنا عشریہ مصنفہٗ شیخ مقداد بن عبد اللہ السیوری -

فتاوی قاضی خان - جلدین اولین مع فتاوے سراجیہ عبادات مین -

ایضاً - جلدین آخرین - معاملات مین واضح ہو کہ مطبوعہ حال مین سراجیہ علیحدہ مستقل طور پر طبع ہوا ہی -

کنز الدقائق خرد - محشی عربی از عبد اللہ بن احمد علم فقہ مین -

اشباہ والنظائر - شرح حموی از سید احمد بن محمد حنفی اصول فقہ مین -

شرح الیاس - مسائل فقہ مین مستند -

مختصر الوقایہ - محشے علم فقہ مین -

جامع الرموز - ہر چہار جلد نہایت خوشخط مطبوعۂ کلکتہ سے منقول -

شرح وقایہ - عربی محشے -

ذخیرۃ العقبی - یہ حاشیہ شرح وقایہ کا بہت معتبر ہی -

ہدایہ - بتحشی جدید مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل -

ملا مشہ - بتحشی جدید از مولوی محمد حسن سنبھلی مرحوم مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق -

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ [illegible] مجلس انتظامی [illegible]
مجالس تعلیمات و نصاب [illegible] کتابیں ایک ایک [illegible]

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و [illegible] ایک ایک وقت میں [illegible] پانچ [illegible]
اور اراکین دارالترجمہ [illegible] دو دو کتابیں لی [illegible] اور [illegible]

۳۔ طلبائے ایم اے، ایل ایل بی [illegible] لے سکیں گے۔
کے طلبہ [illegible] کتابیں دو [illegible] ایک [illegible] پاس [illegible]

۴۔ طلبہ [illegible] کتابیں مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ کی گئیں [illegible] ایک [illegible]
ایک آنہ یومیہ فی کتاب [illegible] جائیگا۔ [illegible] دینا لازم ہے۔

۵۔ بشرط موقع کتابیں گھر [illegible] کتاب کا [illegible]

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible] ادا [illegible]
کرنی ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ نہ
لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہ کی جائیں گی۔ فقط